



صحیح بخاری شریف

جميع حقوق الطبع محفوظة للناس
جميع حقوق النشر محفوظة من

ماتم

علامہ ابوالتراب
محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری

تصنیف
امام ابوالبخاری محمد بن اسماعیل البخاری
سنہ ۲۵۵ھ
سنہ ۸۷۰ھ و ۸۵۵ھ

جلد اول

بار اول نومبر 2016

پر نثر آر۔ آر پر نثر

سردق النافع گرافکس

تعداد 1100/-

ناشر چوہدری غلام رسول۔ میان جواد رسول

میان شہزاد رسول

قیمت / = روپے

ملنے کے پتے

ملات چلی گیشن

Ph: 051-2254111 آباد
E-mail: millat_publication@yahoo.com

Ph: 042-37112241
042-37239201

0321-4146464 دوکان نمبر 5- مکہ سنٹر نیوار دو بازار لاہور
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

پروکسٹو بکس

فون 042-37124354 گیس 042-37352795

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

فہرست

73	کرے جو اپنے پسند کرتا ہے	49	عرض ناشر
74	رسول اللہ ﷺ کی محبت ایمان ہے	51	ابتدائیہ
74	ایمان کی لذت	53	حالات امام بخاری رحمہ اللہ
75	انصار سے محبت رکھنا	1- کتاب بَدِئِ الْوَحْيِ	
75	ایمان کی علامت ہے	59	رسول اللہ ﷺ پر وحی کا آغاز کیسے ہوا؟
75	باب	59	باب
76	فتنوں سے بھاگنا	60	باب
76	دین میں سے ہے	63	باب
	نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مجھے تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ	64	باب
76	کا کے بارے میں علم ہے اور معرفتِ دل کا فعل ہے	64	باب
	جو کفر میں لوٹنے کو ایسا ناپسند کرے جیسے کہ آگ میں ڈالے	2- کتابُ الْإِيمَانِ	
77	جانے کو ناپسند کرتا ہے یہ ایمان سے ہے		نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر
77	اعمال کے لحاظ سے اہل ایمان کی ایک دوسرے پر فضیلت	71	ہے اور تمہارا دعا کرنا بھی تمہارے ایمان سے ہے
78	حیا ایمان کا حصہ ہے	71	امور ایمان
	اگر وہ توبہ کریں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا راستہ		مسلمان وہ ہے جس نے اپنی زبان اور اپنے ہاتھ سے
78	چھوڑ دو	72	دوسرے مسلمانوں کو سلامت رکھا
79	جس نے کہا کہ ایمان عمل ہے	73	افضل اسلام کیا ہے؟
	جب حقیقی طور پر اسلام نہ لایا ہو بلکہ قتل ہونے کے خوف سے	73	کھانا کھانا بھی اسلام ہے
80	اسلام کا دعویٰ کیا ہو		یہ بھی ایمان میں سے ہے کہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند

92	احسان اور علم قیامت کے بارے میں پوچھنا	81	سلام کو عام کرنا اسلام سے ہے
93	باب		خاوند کی ناشکری اور یہ کہ ایک کفر درجے میں دوسرے سے کم تر ہے
94	دین کو قائم رکھنے کی خاطر گناہوں سے اجتناب کی فضیلت	81	گناہ جاہلیت کے کام ہیں اور سوا شرک کے سوا اُن کے کرنے والے کو کافر نہ کہا جائے
94	خمس ادا کرنا ایمان سے ہے	82	اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کراؤ (پارہ ۲۶، الحجرات ۹)
95	اسے اسکی نیت کے مطابق ہے	82	ایک ظلم دوسرے سے کم ہے
97	حضور پر نور ﷺ ارشاد فرمایا کہ دین نصیحت ہے اللہ، اُس کے رسول، آئمہ مسلمین اور عوام کے لیے	83	منافق کی نشانی
	3- کِتَابُ الْعِلْمِ	83	شب قدر کا قیام ایمان سے ہے
99	علم کا بیان	84	جہاد ایمان سے ہے
99	جس سے کوئی علمی سوال کیا جائے اور وہ گفتگو میں مصروف ہو تو	84	رمضان کا نقلی قیام ایمان سے ہے
100	اپنی بات مکمل کر کے سائل کو جواب دے	85	بدنیت ثواب رمضان کے روزے رکھنا ایمان سے ہے
100	جو علم کے لیے آواز بلند کرے	85	دین سہل ہے
100	محدث کا حَدَّثْنَا، أَخْبَرَنَا، اور آتَبَاكَ کہنا	86	نماز ایمان سے ہے
101	علمی امتحان کی غرض سے امام کا اپنے ساتھیوں سے کوئی بات پوچھنا	86	آدمی کا بہترین اسلام
101	علم کا بیان	87	اللہ کے نزدیک دین میں وہ عمل پیارا ہے جس پر بیعت کی جائے
104	اہل علم کا علم کے لیے اپنی کتاب شہروں میں بھیجنا	88	ایمان کا زیادہ اور کم ہونا
106	جو مجلس کے آخری سرے پر بیٹھے اور جو مجلس میں خالی جگہ پائے وہاں بیٹھ جائے	88	زکوٰۃ اسلام سے ہے
106	حضور پر نور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بعض اوقات جس تک بات پہنچے وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے	89	جنازے کے پیچھے جانا ایمان سے ہے
106	قول و فعل سے پہلے علم درکار ہے	90	مومن کا خوف کہ کہیں اُس کے اعمال ضائع ہو جائیں اُسے معلوم بھی نہ ہو
		91	حضرت جبریل کا حضور پر نور ﷺ سے ایمان، اسلام،

122	حضور پر نور ﷺ کا وعظ و نصیحت کرنا حسب موقع ہوتا تا کہ وہ	جو امام یا محدث کے حضور روزانہ بیٹھے
122	اکتاہت کا شکار نہ ہوں	جو سمجھانے کے لیے بات کی تین بار تکرار کرنا
123	جو اہل علم دینے کے لیے دن مقرر کرے	اپنی لونڈی اور گھروالوں کو تعلیم دینا
124	اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمائے تو اُسے دین کی	امام کا عورتوں کو نصیحت اور تعلیم دینا
124	فقہ (سمجھ) عطا فرما دیتا ہے	علم حدیث کا ذوق و شوق
125	علم کی سمجھ بوجھ	علم کیسے اٹھالیا جائے گا؟
126	علم و حکمت میں رخصت	کیا عورتوں کی تعلیم کے لیے کوئی دن مخصوص کیا جائے؟
127	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حضرت خضر کے پاس جانے کے	جو کوئی بات سُنے اور نہ سمجھنے لہذا پھر سُنے حتیٰ کہ سمجھ جائے
127	لیے سمندر کی جانب جانے کا واقعہ	حاضر کو چاہیے کہ علمی بات غائب تک پہنچا دے
128	حضور پر نور ﷺ کا دعا فرمانا کہ اے اللہ! اسے کتاب کا علم	نبی کریم ﷺ پر جھوٹ بولنے والے کا گناہ
129	عطا فرما	علمی باتیں لکھنا
132	نوعمر کا سننا کب درست ہوتا ہے؟	رات کے وقت تعلیم و تذکیر
132	طلب علم میں ٹکنا	رات کو علمی مذاکرہ کرنا
133	علم سیکھنے اور سکھانے کی فضیلت	علم کو حفظ کرنا
134	علم کا اٹھنا اور جہالت کا پھیلنا	علماء کے سامنے خاموش رہنا
134	علم کی فضیلت	مستحب ہے کہ جب عالم سے پوچھا جائے کہ لوگوں میں زیادہ
134	کسی کا جانور وغیرہ کی پیٹھ پر سوار ہو کر فتویٰ دنیا	علم کس کا ہے تو علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کر دے
137	استثناء کا ہاتھ یا سر کے اشارے سے جواب دینا	بیٹھے ہوئے عالم سے کھڑے کھڑے سوال کرے
138	حضور پر نور ﷺ کا عبد القیس کی جماعت کو ترغیب دینا کہ	رمی کے وقت
138	اپنے ایمان اور علم کی حفاظت کریں اور پیچھے والوں کو بتا	مسئلہ پوچھنا
138	دیں جو مسئلہ درپیش ہو اس کے لیے سفر کرنا	ارشاد باری تعالیٰ کہ (ترجمہ کنز الایمان:)"اور تمہیں علم نہ ملا
138	علم کے لیے باری مقرر کرنا	مگر تھوڑا" (پارہ ۱۵، بنی اسرائیل: ۸۵)
138	نصیحت کرنے اور تعلیم دینے میں ناپسندیدہ بات دیکھ کر ناراض	جس نے کچھ جائز امور کو اس خوف سے ترک کر دیا کہ کچھ کم فہم
139	ہونا	لوگ اس سے شدید بات میں مبتلا نہ ہو جائیں

150	گھروں میں حاجت رفع کرنا	جو تعلیم دینے کے لیے بعض کو مخصوص کرے کہ دوسرے سمجھ
151	باب	نہیں سکیں گے
151	پانی سے استنجا کرنا	علم میں شرمنا
151	جو شخص طہارت کے وقت اُس کے لیے پانی لے جائے	جو حیا کے سبب اور دوسرے سے مسئلہ پوچھنے کے لیے
152	استنجا کے وقت پانی کے ساتھ نیزہ بھی رکھنا	کہے
152	دامیں ہاتھ سے استنجا کرنے کی ممانعت	مسجد میں علمی مذاکرہ کرنا اور فتویٰ دینا
152	پیشاب کرتے وقت عضو مخصوص کو دامیں ہاتھ سے نہ پکڑے	جو سائل کو اُس کے سوال سے زیادہ جوابات دے
152	پکڑے	4- کِتَابُ الْوُضُوءِ
153	ڈھیلوں سے استنجا کرنا	وضو کا بیان
153	گوبر سے استنجانہ کرے	وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی
154	اعضائے وضو ایک ایک بار دھونا	وضو کی فضیلت اور اعضائے وضو کے چمکنے سے بیخ کلیان
154	اعضائے وضو کو دو مرتبہ دھونا	ہونا
154	اعضائے وضو تین تین بار دھونا	شک کے سبب دوبارہ وضو نہ کرے جب تک یقین نہ ہو
155	وضو میں ناک صاف کرنا	ہلکا وضو کرنا
156	استنجا کے لیے طاق عدد میں ڈھیلے لینا	پوری طرح وضو کرنا
156	دونوں پیروں کو دھونا اور اُن پر مسح نہ کرنا	دونوں ہاتھوں کے ساتھ ایک چٹو پانی سے چہرے کو
156	وضو میں گلی کرنا	دھونا
157	ایڑیاں دھونا	ہر حالت میں بسم اللہ پڑھنا اور صحبت سے پہلے بھی
157	جوتے پہنا ہوا دونوں پیروں کو دھوئے اور جوتوں پر مسح نہ کرے	بیت الخلاء میں جاتے وقت کیا کہے؟
157	رفع حاجت کے وقت پانی رکھنا	رفع حاجت کے وقت پانی رکھنا
158	وضو اور غسل داہنی طرف سے شروع کرنا	قضاء حاجت یا پیشاب کرتے وقت قبلے کی طرف منہ نہ کرے مگر جب کہ عمارت یا دیوار وغیرہ کی آڑ ہو
159	نماز کا وقت ہو جانے پر پانی تلاش کرنا	دواہینوں پر بیٹھ کر حاجت رفع کرے
160	وہ پانی جس سے کسی آدمی کے بال دھوئے جائیں	قضاء حاجت کے لیے عورتوں کا باہر نکلنا
160	جب مکتا برتن میں منہ ڈال کر پی لے	

178	جو صرف پیشاب اور پاخانہ کے بعد وضو کرنا ضروری سمجھے	162	سے وضو کو لازم نہ سمجھے
178	جو اپنے ساتھی کو وضو کروائے	164	حدث کے بغیر وضو
179	بغیر وضو قرآن پاک پڑھنا	165	پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنا کبار سے ہے
180	جو وضو نہ کرے مگر غشی کے شدید دورے سے	166	پیشاب کو دھونے کا بیان
180	تمام سر کا مسح کرنا	167	عذاب قبر میں ذکر الہی کے سبب عذاب قبر میں کمی ہوتا
180	دونوں پیروں کو ٹخنوں تک دھونا	168	حضور ﷺ نے اور لوگوں نے اعرابی کو چھوڑ دیا حتیٰ کہ وہ
181	لوگوں کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو استعمال کرنا	168	مسجد میں پیشاب کر کے فارغ ہو گیا
181	حضور ﷺ کے وضو کا پانی متبرک تھا	169	مسجد میں پیشاب پر پانی بہانا
182	جو ایک ہی چٹو سے کٹی کرے اور ناک میں پانی لے	170	پیشاب پر پانی بہانا
182	سر کا مسح ایک بار ہے	170	شیر خوار بچوں کا پیشاب
182	مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ وضو کرنا اور عورت کے وضو کا بچا ہوا	171	کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر پیشاب کرنا
183	پانی	171	اپنے ساتھی کے پاس پیشاب کرنا اور دیوار کی آڑ لینا
183	نبی کریم ﷺ کا اپنے وضو سے بچا ہوا	171	کسی قوم کی کوڑی پر پیشاب کرنا
184	پانی بے ہوش آدمی پر چھڑکنا	171	خون دھونا
184	لگن، پیالے، لکڑی اور پتھر کے برتنوں سے غسل اور وضو	172	منی کا دھونا اور کھرچنا، نیز اس چیز کا دھونا جو عورت سے لگ جاتی ہے
185	طشت سے وضو کرنا	173	جب کوئی منی وغیرہ کو دھوئے اور اس کا اثر نہ جائے
186	ایک مد پانی سے وضو کرنا	174	اونٹ، چوہا یوں اور بکری کا پیشاب اور ان کے متعلق
187	موزوں پر مسح کرنا جب کہ پاک پیروں کو موزوں میں داخل کیا	176	کھی اور پانی میں نجاستوں کا گرنا
188	ہو	176	ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا
188	جو گوشت کھانے اور سٹوپینے کے بعد وضو نہ کرے	177	اگر نمازی کی پیٹھ پر نجاست کو مردار ڈال دیا جائے تو نماز
190	جو سٹوپنی کر گئی کرے اور وضو نہ کرے	177	فاسد نہ ہوگی
190	کیا دودھ پینے کے بعد کٹی کرے؟	177	تھوک اور رینٹ وغیرہ کو کپڑے میں لینا
190	نہند سے وضو کا لازم آنا اور جو ایک دو دفعہ اونگھنے اور جھونکا لینے	190	نبیذ اور نشہ لانے والی چیز سے وضو جائز نہیں

191	عورت کا اپنے باپ کے چہرے سے خون دھونا	203	پانی بہا دینا
191	بسواک کا بیان	204	اعضائے وضو کو دوبارہ نہ دھوئے
191	حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ میں نے ایک رات نبی کریم ﷺ کے پاس گزاری	204	جب مسجد میں جنبی ہونا یاد آجائے تو اسی طرح نکل جائے اور تیمم نہ کرے
192	بسواک بڑے کو دینا	205	غسل جنابت کے بعد دونوں ہاتھوں کو جھاڑنا
193	با وضو سونے کی فضیلت	205	جو سر کے دائیں سے غسل شروع کرے
194	5۔ کتاب الغُسل	205	جو تنہائی میں برہنہ نہائے اور دوسرے نے پردہ کیا تو پردہ کرنا افضل ہے
194	غسل سے پہلے وضو کرنا	207	نہاتے وقت لوگوں کے سامنے پردہ کرنا
195	مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ غسل کرنا	208	جب عورت کو احتلام ہو جائے
195	ایک ضاع تقریباً پانی سے غسل کرنا	208	جنبی کا پسینہ اور یہ کہ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا
196	جو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہائے	208	جنبی کا بازار وغیرہ میں جانا
197	غسل ایک ہی بار ہے	209	جنبی کا غسل سے پہلے وضو کر کے گھر میں رہنا
198	جو غسل کرتے وقت جلاب یا خوشبو سے ابتدا کرے	209	جنبی کا سو جانا
198	غسل جنابت میں کلی کرنا اور ناک میں پانی لینا	210	جنبی وضو کر لے پھر سو جائے
199	صاف کرنے کے لیے ہاتھ کو مٹی سے ملنا	210	جب دونوں ختنے مل جائیں؟
199	کیا دھونے سے پہلے جنابت والا اپنا ہاتھ برتن میں ڈال سکتا ہے جب کہ جنابت کے سوا اس کے ہاتھ میں کوئی اور نجاست نہ لگی ہو	211	عورت کی شرمگاہ سے لگی ہوئی تری کو دھونا
200	دھونے اور وضو کے درمیان وقفہ	211	6۔ کتاب الحيض
201	غسل میں اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالنا	213	حيض کی شروعات کیسے ہوئی؟ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: یہ امر اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دیا ہے
201	جب کہ جماع کے بعد جماع کرے اور جو ایک ہی غسل سے اپنی تمام بیویوں کے پاس جائے	214	حائضہ کا اپنے شوہر کے سر کو دھونا اور اس میں کنگھا کرنا
202	غذی کو دھونا اور اس سے غسل لازم آتا	214	مرد کا اپنی حائضہ بیوی کی گود میں تلاوت کرنا
202	جو خوشبو لگا کر غسل کرے اور خوشبو کا اثر باقی رہے		

215	جو حیض کو نفاس کہے	عید گاہ سے الگ رہنا اور حیض اور حمل کے بارے میں جو
215	حائضہ سے مباشرت کرنا	عورتوں کا اعتبار کیا جاتا ہے جب کہ حیض ممکن ہو
216	حائضہ کا روزے چھوڑنا	ایام حیض کے علاوہ زرد اور میا لے رنگ دیکھنا
217	حائضہ طواف بیت اللہ کے علاوہ تمام مناسک حج ادا کرے	استحاضہ کی رگ
218	استحاضہ	طواف زیارت کے بعد اگر عورت حائضہ ہو جائے
219	حیض کے خون کو دھونا	جب مستحاضہ پاکی دیکھے
219	مستحاضہ کا اعتکاف کرنا	حائضہ کی نماز جنازہ اور اس کا طریقہ
220	کیا عورت اس کپڑے میں نماز پڑھے جس میں حیض آیا تھا؟	حائضہ کے بارے میں احکام
220	غسل حیض کے وقت عورت کا خوشبو لگانا	7 - کِتَابُ التَّيْمِيمِ
221	عورت جب حیض سے پاک ہونے لگے تو اپنا جسم کیسے ملے	تیمم کا بیان
221	اور کیسے غسل کرے اور مشک لگا پھایا لے کر خون کی جگہ پر	جب پانی اور مٹی نہ پائے
221	پھیرنا	حالات اقامت میں پانی نہ ملے تو نماز فوت ہونے کے ڈر
221	غسل حیض	سے تیمم کرنا
222	غسل حیض کے وقت	تیمم کے لیے مٹی پر ہاتھ مارنے کے بعد کیا اُن پر پھونک
222	عورت کا سنگھا کرنا	مارے؟
222	غسل حیض کے وقت عورت کا اپنے سر کے بال کھولنا	تیمم منہ اور تھیلیوں کا ہے
223	ارشادِ ربانی: مختلفہ اور غیر مختلفہ کا مطلب؟	پاک مٹی مسلمان کو وضو کے لیے پانی کی جگہ کفایت کرتی
224	حائضہ حج اور عمرہ کا احرام کس طرح باندھے؟	ہے
224	حیض آنا اور بند ہونا	جب جنبی بیماری یا موت یا پیاس کے خوف سے تیمم کرے
225	حائضہ نمازوں کی قضا نہ کرے	تیمم کی ایک ضرب سے جنابت کے لیے تیمم کی اجازت
225	حائضہ کے ساتھ سونا جب کہ وہ لباس حیض میں ہو	8 - کِتَابُ الصَّلَاةِ
226	جو پاک کپڑوں کے علاوہ حیض کے کپڑے رکھے	معراج میں نماز کیسے فرض کی گئی؟
	حائضہ کا عیدین کے وقت مسلمانوں کی دعا میں شامل ہونا اور	کپڑے پہن کر نماز پڑھنا ضروری ہے

247	نماز میں ازرا کو گدڑی سے باندھ لینا	263	گرمی کی حدت کے باعث کپڑے پر سجدہ کرنا
248	ایک ہی کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھنا	263	جوتوں کے ساتھ نماز پڑھنا
249	جب ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اُسے اپنے شانوں پر ڈال لے	263	موزے پہن کر نماز پڑھنا
250	جب کپڑا تنگ ہو	264	جب کوئی پورا سجدہ نہ کرے
251	شامی بیچے میں نماز پڑھنا	264	سجدوں میں بازوؤں کو کھلا رکھے اور پہلوؤں کو علیحدہ رکھے
251	نماز میں اور علاوہ ازیں ننگے ہونے کی کراہت	265	قبلہ رخ ہونے کی فضیلت
252	قمیض، شلوار، پاجامہ اور قبا سے نماز پڑھنا	266	اہل مدینہ اور اہل شام و مشرق کا قبلہ
253	ستر عورت سے کیا چھپائے	266	ارشادِ بانی ہے کہ مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ
254	چادر کے بغیر نماز پڑھنا	268	قبلہ کی طرف متوجہ ہونا خواہ کہیں ہو
254	ران کے متعلق روایات	270	قبلہ کا بیان، جس کے نزدیک غلطی سے غیر قبلہ کی جانب پڑھی ہوئی نماز کا اعادہ نہیں
256	عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے؟	271	مسجد سے تھوک کو ہاتھ سے صاف کرنا
257	جب کشیدہ کاری والے کپڑے میں نماز پڑھے اور اُس کے نقوش دیکھے	272	مسجد سے ریخت کو کنکریوں کے ذریعے صاف کرنا
257	اگر کپڑے پر صلیب یا تصویر ہو تو کیا نماز فاسد ہو جائے گی اور اس کی ممانعت	273	دوران نماز دائیں جانب نہ تھو کے بائیں جانب یا بائیں پیر کے نیچے تھو کے
258	جوریشی بیچے میں نماز پڑھے، پھر اُسے اُتار دے	274	مسجد میں تھوکنے کا کفارہ
258	سرخ کپڑے میں نماز پڑھنا	274	مسجد میں بلغم کو دفن کرنا
259	چھتوں، منبر اور لکڑی پر نماز پڑھنا	275	جب تھوکنے پڑے تو کپڑے کے پلو میں لے
260	جب سجدے میں آدمی کا کپڑا اس کی عورت سے لگ جائے تو کیا حکم ہے؟	275	امام کا لوگوں کو نماز مکمل کرنے کی نصیحت کرنا اور قبلہ کا ذکر
261	چٹائی پر نماز پڑھنا	276	کیا بنی فلاں کی مسجد کہا جائے؟
261	چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھنا	276	مسجد میں تقسیم کرنا اور خوشے لٹکانا
262	فراش پر نماز پڑھنا	277	جس کو مسجد میں دعوتِ طعام دی جائے اور جو اُسے قبول کرے
		277	مسجد میں مردوں اور عورتوں کے درمیان فیصلے کرنا اور لعان

289	مسجد نبوی کی تعمیر	278	کراتا
290	مسجد کی تعمیر میں تعاون کرنا		جب گھر میں داخل ہو تو جہاں چاہے نماز پڑھ لے یا جہاں کا
291	برہمنی اور صنعت کار سے منبر اور مسجد کی تیاری میں مدد لینا	278	حکم دیا جائے اور کھوج نہ لگائے
291	جو مسجد بنائے	278	گھروں میں مسجدیں بنانا
292	جب مسجد سے گزرے تو تیر کا پھل تھامے رکھے		مسجد وغیرہ میں داخل ہونے کی داہنی طرف سے شروع
292	مسجد سے گزرنا	280	کراتا
292	مسجد میں شعر پڑھنا		کیا جاہلیت کے مشرکوں کی قبریں کھود کر ان جگہوں پر مسجدیں
293	نیزہ بازوں کا مسجد میں جانا	280	بنائی جائیں
293	مسجد میں منبر پر خرید و فروخت کا ذکر کرنا	282	بکریوں کے بازے میں نماز پڑھنا
294	مسجد میں تقاضا اور تعاقب کرنا	282	اؤٹوں کے تقاضوں میں نماز پڑھنا
	مسجد کو صاف کرنا اور چیتھڑے، کوڑا کرکٹ اور جھکے چمن		جو تنور، آگ یا ایسی چیز کی جانب رخ کر کے نماز پڑھے جس کی
295	لینا	283	پوجا کی جاتی ہو اور اس کا مقصد رضائے الہی ہو
295	مسجد میں شراب کی تجارت کا حرام ہونا	283	قبروں میں نماز پڑھنے کی کراہت
295	مسجد کے لیے خادم رکھنا	283	خسف یا عذاب کی جگہ پر نماز پڑھنا
296	قیدی یا قرض دار مسجد میں باندھ دیا جائے	284	گرجے میں نماز پڑھنا
296	اسلام لاتے وقت غسل کرنا اور قیدی کو مسجد میں باندھنا	284	انبیاء کی قبروں پر مسجدیں بنانا
297	مریض وغیرہ کے لیے مسجد میں خیمہ لگانا		نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ زمین میرے لیے مسجد اور پاک
297	ضرورت کے تحت اؤٹ کو مسجد میں لے جانا	285	کرنے والی بنا دی گئی ہے
298	حضور پر نور ﷺ کا نورانی معجزہ	286	عورت کا مسجد میں سونا
298	مسجد میں کھڑکی اور گزرگاہ رکھنا	287	مردوں کا مسجد میں سونا
300	کعبہ اور مسجدوں میں دروازے رکھنا اور انہیں بند کرنا	288	سفر سے واپسی پر نماز پڑھنا
300	مشرک کا مسجد میں داخلہ		جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اس سے پہلے کہ بیٹھے،
300	مسجد میں آواز اونچی کرنا	288	دور کھتیں پڑھ لے
302	مسجد میں حلقہ بنانا اور بیٹھنا	289	مسجد میں حدیث ہو جانا

319	جب چھوٹی بچی کو دوران نماز اپنی گردن پر اٹھائے رکھے	303	مسجد میں چت لینا
319	جب اس بستر کی طرف نماز پڑھے جس میں حائضہ ہو	303	راستے میں مسجد بنانا جب کہ لوگوں کو ضرر نہ پہنچے
320	کیا آدمی سجدے کے وقت اپنی بیوی کو دبا دے تاکہ سجدہ کر سکے	304	بازار کی مسجد میں نماز پڑھنا
320	عورت کا نمازی سے گندگی کو دُور کرنا	305	مسجد وغیرہ میں انگلیوں کی تشبیہ
320	9 - کِتَابُ مَوَاقِیْتُ الصَّلَاةِ	306	مدینہ منورہ کے راستوں پر موجود مساجد اور وہ مقامات جن میں نبی کریم ﷺ نے نماز ادا فرمائی
322	نماز کے اوقات اور اُن کی فضیلت	310	نمازی کے سترہ کے متعلق ابواب
323	ارشاد خداوندی ہے: ”ترجمہ کنز الایمان: اس کی طرف رجوع لاتے ہوئے اور اس سے ڈرو اور نماز قائم رکھو اور مشرکوں سے نہ ہو“	310	امام کا سترہ پیچھے والوں کا بھی سترہ ہے
323	نماز قائم کرنے پر بیعت ہونا	311	نمازی اور سترہ کے درمیان کتنا فاصلہ ہونا چاہیے
324	نماز کفارہ ہے	311	نیزے کی جانب نماز پڑھنا
325	وقت پر نماز پڑھنے کی فضیلت	312	برچھی کی جانب نماز پڑھنا
325	پانچوں نمازیں گناہوں کا کفارہ ہیں	312	مکہ وغیرہ میں سترہ کرنا
326	نماز کو بے وقت پڑھنا	313	ستون کی جانب نماز پڑھنا
326	نمازی اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے	313	جماعت کے علاوہ ستونوں کے درمیان نماز پڑھنا
327	سخت گرمی میں ظہر کو ٹھنڈا کرنا	314	حضور ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ پر نماز پڑھنا
328	سفر میں ظہر کو ٹھنڈی کرنا	315	سواری اُونٹ، درخت اور پالان کی جانب رخ کر کے نماز پڑھنا
329	ظہر کا وقت زوال کے بعد ہے	315	چارپائی کی طرف نماز پڑھنا
330	ظہر کو عصر تک مؤخر کر دینا	315	نمازی سامنے سے گزرنے والے کو روک دے
331	عصر کا وقت	316	نمازی کے سامنے سے گزرنے کا گناہ
333	عصر کا وقت	317	دوران نماز ایک شخص کا دوسرے کی جانب رخ کرنا
333	نماز عصر قضا ہو جانے کا گناہ	318	سوئے ہوئے کے پیچھے نماز پڑھنا
333	نماز عصر ترک کرنے کا گناہ	318	عورت کے سامنے ہوتے ہوئے نکل پڑھنا
		318	جس نے کہا کہ نماز کو کوئی چیز فاسد نہیں کرتی

نماز عصر کی فضیلت	334	جو نماز پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے اور اسی
جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت	335	نماز کو پڑھے
پائی	335	قضا نمازوں کو ترتیب سے پڑھنا
نماز مغرب کا وقت	336	عشاء کے بعد باتیں کرنا ناپسندیدہ ہے
جو مغرب کو عشاء کہنا ناپسند کرے	337	عشاء کے بعد فقہ اور بھلائی کی باتیں کرنا
عشاء اور عتمہ کا بیان اور جس کے نزدیک وسعت ہے	338	اہل خانہ اور مہمانوں کے ساتھ عشاء کے بعد بات چیت
عشاء کا وقت وہی ہے جب لوگ اکٹھا ہو جائیں خواہ دیر	339	کرنا
سے	339	10 - کتاب الاذان
نماز عشاء کی فضیلت	339	اذان کی ابتدا
عشاء سے پہلے سونا ناپسندیدہ ہے	340	اذان دو دفعہ ہے
غلبہ کی صورت میں عشاء سے پہلے سونا	341	کلمات اقامت ایک ایک دفعہ سوائے قدامت الصلاة
عشاء کا وقت نصف رات تک ہے	342	کے
نماز فجر کی فضیلت	343	اذان کہنے کی فضیلت
نماز فجر کا وقت	344	بلند آواز سے اذان کہنا
جس نے نماز فجر کی ایک رکعت پائی	345	اذان کی وجہ سے خون کا ممنوع ہونا
جس نے نماز کی ایک رکعت پائی	345	جب اذان سنے تو کیا کہے؟
فجر کے بعد نماز حتیٰ کہ آفتاب بلند ہو جائے	346	اذان کے بعد کی دعا
سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھنے کا قصد نہ کرے	347	اذان کے لیے قرعہ اندازی
جو نماز پڑھنے میں کراہت نہ جانے مگر عصر اور فجر کے بعد	348	دوران اذان باتیں کرنا
عصر کے بعد قضا وغیرہ نماز پڑھنا	349	ناہین کا اذان دینا جب کہ اسے وقت بتانے والا ہو
ابرآلود دن میں نماز کی جلدی کرنا	350	صبح صادق کے بعد اذان کہنا
وقت گزرنے کے بعد اذان کہنا	350	فجر طلوع ہونے سے پہلے اذان کہنا
جس نے وقت گزرنے کے بعد لوگوں کو باجماعت نماز	351	اذان اور اقامت کے درمیان کتنا وقفہ ہو
پڑھائی	351	جو اقامت کا انتظار کرے

374	ظہر کو اذان کا وقت پڑھنے کی فضیلت	364	اذان و اقامت کے درمیان جو چاہے نماز پڑھے
375	قدموں پر ثواب ملنا	365	جس نے کہا کہ سفر میں ایک ہی مؤذن اذان کہے
375	نماز عشاء باجماعت پڑھنے کی فضیلت		مسافر کے لیے اذان و اقامت جب کہ وہ کئی ہوں اور یونہی
376	دو یا اس سے زیادہ جماعت کے حکم میں ہیں		عرفہ و مزدلفہ میں اور مؤذن کا اَلصَّلَاةُ فِي الرَّحَالِ کہنا سرد
376	جو نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھے اور مساجد کی فضیلت	365	اور بارش والی رات ہوتا ہے
377	اُس کی فضیلت جو صبح و شام مسجد میں جائے		کیا مؤذن اذان میں اپنا منہ ادھر ادھر پھیرے اور کیا اذان
	جب اقامت ہو جائے تو فرض نماز کے سوا کوئی نماز نہیں	367	میں کسی جانب دیکھے
378	پڑھی جائے	368	آدی کا یہ کہنا کہ ہم نے نماز فوت کر دی
378	جماعت میں شامل ہونے کے لیے مریض کی حد		ابن سیرین یوں کہنے کو ناپسند کرتے کہ ہم نے نماز فوت کر دی
	بارش اور کسی عذر کی وجہ سے گھر میں نماز پڑھ لینے کی		بلکہ یوں کہے کہ ہم نماز نہ پڑھ سکے اور نبی کریم ﷺ کا
380	اجازت کا بیان	368	ارشاد درست ترین ہے
	کیا جو حاضر ہو جائیں امام انہیں نماز پڑھائے اور کیا جمعہ کے	368	نماز کے لیے سرعت نہ کرو بلکہ اطمینان اور وقار سے آؤ
381	روز بارش میں بھی خطبہ دے؟	369	اقامت کے وقت امام کو دیکھ کر لوگ کب کھڑے ہوں؟
382	جب کھانا آجائے اور اقامت کہہ دی جائے		نماز کے لیے سرعت سے نہ اٹھے بلکہ اطمینان اور وقار سے
383	جب امام کو نماز کے لیے بلایا جائے اور کچھ کھا رہا ہو	369	اُٹھے
	جو اپنے گھر والوں کے کام کاج میں مشغول ہو، پس نماز کی	369	کیا حاجت کے سبب مسجد سے نکل سکتا ہے؟
384	اقامت ہونے پر چلا جائے		جب امام کہے کہ اپنی جگہوں پر رہ کر انتظار کرنا حتیٰ کہ وہ
	جو لوگوں کو نماز پڑھائے اور اُس کا ارادہ نبی کریم ﷺ کی	370	واپس لوٹے
384	نماز اور آپ کی سنت سکھانے کا ہو	370	کسی کا یہ کہنا کہ ہم نے نماز نہیں پڑھی
385	صاحب علم و فضل امامت کا زیادہ مستحق ہے	371	جب امام کو اقامت کے بعد کوئی ضرورت درپیش ہو
387	جو کسی وجہ سے امام کے برابر میں کھڑا ہو	371	اقامت کے وقت باتیں کرنا
	جو لوگوں کی امامت کرنے لگے کہ پہلا امام آجائے تو یہ بٹے یا	371	جماعت سے نماز پڑھنے کا وجوب
388	نہ بٹے، کیا اُس کی نماز ہو جائے گی	372	باجماعت نماز کی فضیلت
389	جب لوگ علم قرآن میں برابر ہوں تو بڑا امامت کرائے	373	نماز فجر کو جماعت کے ساتھ پڑھنے کی فضیلت

جب امام لوگوں کے پاس جائے تو اُن کی امامت کر سکتا ہے	390	جب امام کو شک لاحق ہو تو کیا مقتدیوں کے کہنے پر عمل کرے	404
امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے	390	جب امام نماز میں روئے	405
امام کے پیچھے کب سجدہ کرے؟	393	اقامت کے وقت اور اس کے بعد صفوں کو درست کرنا	405
اپنے امام سے پہلے سر اٹھانے کا گناہ	394	صفیں درست کرتے وقت امام کا لوگوں کی طرف متوجہ ہونا	406
غلام اور آزاد کردہ غلام کی امامت	394	پہلی صف	406
جب امام نے نماز پوری نہ کی اور مقتدیوں نے کر لی	395	صف درست کرنا نماز کی تکمیل سے ہے	407
مفتون اور بدعتی کی امامت	395	اُس کا گناہ جو صفیں پوری نہ کرے	407
جب دو نمازی ہوں تو مقتدی امام کے برابر داہنی طرف کھڑا ہو	396	صف میں کندھے سے کندھا اور قدم سے قدم ملانا	408
جب کوئی شخص امام کے بائیں طرف کھڑا ہو اور امام اُسے داہنی طرف کر لے تو دونوں میں سے کسی کی نماز نہیں ٹوٹے گی	396	جب آدمی امام کے بائیں طرف کھڑا ہو اور امام پیچھے سے اُسے داہنی طرف کرے تو اس کی نماز صحیح ہے	408
جب امام کی نیت امامت کی نہ ہو لیکن لوگ آجائیں تو اُن کی امامت کرے	397	عورت تنہا بھی صف ہے	409
جب امام نماز پڑھائے اور کسی کو ضرورت ہو تو نماز پڑھ کر نکل جائے	397	مسجد اور امام کے دائیں جانب جب کہ امام اور لوگوں کے درمیان دیوار یا ستھرہ ہو	409
امام کا قیام میں کمی کرنا اور رکوع سجدے پورے کرنا	398	رات کی نماز	410
جب تنہا نماز پڑھے تو جتنا چاہے طویل کرے	398	تکبیر تحریمہ کا وجوب اور نماز کا آغاز	411
جس نے نماز طویل کرنے پر اپنے امام کی شکایت کی	399	تکبیر اولیٰ میں آغاز کرتے ہوئے ہاتھوں کو اٹھانا	412
نماز مختصر اور پوری پڑھنا	400	تکبیر کہتے وقت، رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع یدین کرنا	412
جو بچے کے رونے کی وجہ سے نماز تخفیف کر دے	400	ہاتھوں کو کہاں تک اٹھائے؟	413
نماز پڑھ کر پھر اپنی قوم کی امامت کرنا	402	رفع یدین کرنا جب کہ دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو	414
جو لوگوں کو امام کی تکبیر سنائے	402	نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا	414
جو امام کی اقتدا کرے اور لوگ اُس کی اقتدا کریں	403	نماز میں خشوع	414

432	پہلی رکعت کو طویل دینا	415	تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھے؟
432	امام کا جہری آمین کہنا	416	حضور ﷺ کی نماز کا حال
432	آمین کہنے کی فضیلت	417	نماز میں امام کی طرف نظر اٹھانا
433	مقتدی کا جہری آمین کہنا	418	نماز میں آسمان کی جانب نگاہ اٹھانا
433	جب کوئی صف میں ملنے سے پہلے رکوع کر لے	418	نماز میں ادھر ادھر دیکھنا
433	رکوع میں تکبیر مکمل کرنا		جب کوئی امر واقع ہو یا قبلہ کی جانب تھوک وغیرہ کوئی چیز دیکھے
434	سجدوں میں تکبیر مکمل کرنا	419	تو کیا اس کی طرف توجہ کرے
435	سجدے سے اٹھتے وقت تکبیر کہنا		امام اور مقتدی کے لیے تمام نمازوں میں قرأت کا وجوب خواہ
436	رکوع میں گھٹنوں پر ہتھیلیاں رکھنا	420	نماز حضری ہو یا سفری اور جہری ہو یا سہری
436	جب کوئی مکمل رکوع نہ کرے	423	ظہر کی نماز میں قرأت
437	رکوع میں پیٹھ برابر کرنا	423	عصر کی نماز میں قرأت
	پورا رکوع کونے کی حد اور اس میں اعتدال و اطمینان کا	424	مغرب کی نماز میں قرأت
437	ہونا	424	مغرب کی نماز میں جہر
	جو رکوع پورا نہ کرے نبی کریم ﷺ نے اسے نماز کے اعادہ	425	عشاء کی نماز میں جہر
437	کا حکم فرمایا	425	عشاء میں سجدے والی سورت پڑھنا
438	رکوع میں دعا کرنا	426	عشاء کی نماز میں قرأت
438	امام اور مقتدی جب رکوع سے سر اٹھائیں تو کیا کہیں؟	426	پہلی دو رکعتوں کو طویل اور آخری دو میں اختصار کرے
439	اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہنے کی فضیلت	426	فجر کی نماز کی قرأت
439	قنوت پڑھنا	427	فجر کی نماز میں جہر سے قرأت کرنا
440	جب رکوع سے سر اٹھائے تو اطمینان سے کھڑا ہو		ایک رکعت میں دو سوتوں کو اکٹھا کرنا اور آخری آیات پڑھنا
441	سجدے میں جاتے وقت تکبیر کہتا ہوا جھکے	429	اور سورت سے پہلی سورت اور سورت کی پہلی آیتیں
443	سجدے کی فضیلت	430	آخری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھی جائے
446	سجدے میں پہلو کھلے ہوئے اور پیٹ رانوں سے جدا ہو	431	جس نے ظہر عصر میں آہستہ قرأت کی
446	بیدوں کی انگلیاں قبلہ زور رکھنا	431	جب امام کوئی آیت سنائے

459	سلام پھیرنا	446	جب کوئی سجدہ پورا نہ کرے
459	سلام اُس وقت پھیرے	446	سات ہڈیوں پر سجدہ کرنا
459	جب امام سلام پھیرے	447	ناک پر سجدہ کرنا
459	جو امام کے سلام کا جواب نہ دے اور نماز میں سلام کرنے	448	کیچڑ میں ناک پر سجدہ کرنا
459	کو کافی سمجھے	449	کپڑوں میں گرہ لگانا اور باندھنا
460	نماز کے بعد ذکر کرنا	449	جو ستر کھلنے کے خوف سے کپڑے کو لپیٹ لے
462	سلام پھیر کر امام لوگوں کی طرف منہ کر لے	449	بالوں کو درست نہ کرنا
463	سلام کے بعد امام کا اپنے مصلے پر ٹھہرنا	449	نماز میں اپنے کپڑے کو نہ سیٹے
463	جو لوگوں کو نماز پڑھائے، پھر حاجت یاد آنے پر لوگوں کے	450	سجدوں میں تسبیح اور دعا کرنا
465	درمیان سے جائے	450	دونوں سجدوں کے درمیان رکنا
465	نماز کے بعد دائیں یا بائیں طرف رخ کرنا	451	سجدوں میں کلائیوں کو نہ بچھائے
466	لہسن، پیاز اور گندنا کے بارے میں احکام	452	جو نماز کے اندر طاق رکعت میں سیدھا بیٹھے پھر کھڑا ہو
466	بچوں کا وضو اور اُن پر غسل، طہارت، جماعت میں حاضر ہونا،	452	جب رکعت پڑھ کر کھڑا ہو تو زمین سے کس طرح ٹیک
467	عیدین اور جنازے کی نماز کب واجب ہوتی ہے اور اُن کی	452	لگائے
467	صفیں	453	دونوں سجدوں سے اُٹھے تو تکبیر کہے
470	عورتوں کا رات اور تاریکی میں مسجدوں کی طرف جانا	453	تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ
471	عالم امام کا قیام نماز کے لئے لوگوں کا انتظار کرنا	455	جس کے نزدیک پہلا تشہد واجب نہیں ہے
472	عورتوں کا مردوں کے پیچھے نماز پڑھنا	456	پہلے قعدہ میں تشہد
472	صبح کی نماز سے عورتوں کا جلد واپس لوٹنا اور اُن کا مسجد میں کم	456	آخری رکعت میں تشہد
473	ٹھہرنا	456	سلام سے پہلے دعا کرنا
473	عورت کا اپنے شوہر سے مسجد میں جانے کی اجازت مانگنا	458	تشہد کے بعد چاہے جس دعا کو اختیار کرے کوئی ایک واجب
474	مردوں کے پیچھے عورتوں کی نماز کا بیان	458	نہیں
475	11 - کتاب الجمعة	458	جو اپنی پیشانی اور ناک کو نماز پوری ہونے سے پہلے نہ
475	جمعہ کا فرض ہونا	458	پونچھے

489	اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: جب نماز کی اذان جمعہ کے دن کی اذان
489	ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت جمعہ کے دن ایک ہی مؤذن ہو
490	چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو (پارہ ۲۸، المجموعہ: امام جب منبر پر اذان سنے تو جواب دے
490	(۹) 475 اذان کے وقت منبر پر بیٹھنا
490	جمعہ کے دن غسل کرنے کی فضیلت اور کیا بچے بھی جمعہ میں خطبہ کے وقت اذان کہنا
491	حاضر ہوں اور غور تیں بھی؟ 475 منبر پر خطبہ دینا
492	جمعہ کے لیے خوشبو لگانا 476 کھڑے ہو کر خطبہ دینا
493	جمعہ کی فضیلت 477 خطبہ کے وقت
493	جمعہ کے دن غسل کرنا 477 لوگوں کا امام کی طرف منہ کرنا
493	جمعہ کے لیے تیل لگانا 478 جس نے خطبہ میں ثنا کے بعد انا بعد کہا
497	عمدہ لباس پہنے جو میسر آئے 479 جمعہ کے دن دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا
497	جمعہ کے دن مسواک کرنا 480 خطبہ غور سے سنتا
497	جو دوسرے کی مسواک استعمال کرے 480 جب امام کسی کو خطبہ کے دوران آتا دیکھے تو اُسے دو رکعتیں
498	جمعہ کے دن فجر کی نماز میں کیا پڑھا جائے؟ 481 پڑھنے کا حکم دے
498	گاؤں اور شہروں میں جمعہ پڑھنا 481 جو آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو خفیف سی دو رکعتیں پڑھ
498	کیا جو غورتیں اور بچے وغیرہ جمعہ نہ پڑھیں اُن پر غسل ہے؟ 482 لے
498	باب 483 خطبہ میں رفع یدین کرنا
499	بارش کے سبب جمعہ میں حاضر نہ ہونے کی اجازت 484 جمعہ کے دن خطبہ میں بارش کے لیے دعا کرنا
500	جمعہ کے لیے کہاں سے آئے اور کن پر واجب ہے؟ 485 جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے تو خاموش رہنا
500	جب سورج ڈھل جائے تو جمعہ کا وقت ہو گیا 485 وہ ساعت جو صرف جمعہ کے دن میں ہے
500	جمعہ کے دن سخت گرمی ہو 486 اگر جمعہ کی نماز میں کچھ لوگ امام سے الگ ہو جائیں تو امام اور
500	جمعہ کی نماز کے لیے چلنا 487 باقی لوگوں کی نماز جائز ہے
501	جمعہ کے دن دو آدمیوں کے درمیان حائل نہ ہو 488 جمعہ کی نماز کے بعد اور اُس سے پہلے نماز پڑھنا
501	کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو اٹھا کر اُس کی جگہ پر نہ بیٹھے 488 ارشاد خداوندی: ترجمہ کنز الایمان: پھر جب نماز ہو چکے تو

517	ایام تشریق کے عمل کی فضیلت	زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو (پارہ ۲۸، المجمعہ: ۱۰)
501	منی کے دنوں میں تکبیر کہنا اور جب اگلے دن عرفات کو	(۱۰)
518	جائے	502 نماز جمعہ کے بعد قیلولہ کرنا
519	عید کی نماز برچھی کی آڑ میں پڑھنا	12 - کتاب صلاۃ الخوف
519	عید کے دن امام کے سامنے نیزہ اور برچھی لے جانا	503 نماز خوف کا بیان
520	عورتوں اور حیض والیوں کا عید گاہ کی جانب جانا	504 پیدل یا سوار ہو کر نماز خوف پڑھنا
520	بچوں کا عید گاہ کی جانب جانا	504 نماز میں ایک دوسرے کی محافظت کرنا
520	عید کے خطبے میں امام کا لوگوں کی طرف رخ کرنا	505 قلعوں پر حملہ اور دشمن سے مقابلہ کرتے ہوئے نماز پڑھنا
521	عید گاہ میں جھنڈا نصب کرنا	پہچھا کرنے یا ہونے کی صورت میں سواری پر یا اشارے سے نماز پڑھنا
522	عید کے دن امام کا عورتوں کو وعظ و نصیحت کرنا	506 باب
523	جب عورت کے پاس نماز عید کے لیے چادر نہ ہو	506 شب خون اور جنگ کے وقت تکبیر، اندھیرا، صبح اور نماز
524	حائفہ کا عید گاہ سے جدا رہنا	13 - أبواب العیدین
524	قربانی کے دن عید گاہ میں نحر اور ذبح کرنا	508 عیدین اور ان میں خوشی کے اظہار کا حکم
524	خطبہ عید میں امام اور لوگوں کا کلام کرنا اور جب امام سے خطبے	508 عید کے روز برچھیاں اور ڈھالیں
524	کے دوران کسی چیز کے بارے میں پوچھا جائے	509 مسلمانوں کے لیے عید کی سنتیں
526	جو عید کے دن دوسرے راستے سے واپس لوٹے	511 عید الفطر کو جانے سے پہلے کھانا
526	جب نماز عید فوت ہو جائے تو دو رکعتیں پڑھ لے اسی طرح	511 قربانی کے دن کھانا
526	عورتیں جو اپنے گھروں اور گاؤں میں ہوں	512 بغیر منبر کے عید گاہ کی طرف جانا
527	نماز عید سے پہلے اور بعد میں نماز پڑھنا	عید کے لیے پیدل اور سوار ہو کر جانا اور وہ بغیر اذان و اقامت کے ہے
529	وتر کے بارے میں روایات	513 خطبہ نماز عید کے بعد ہے
531	وتر کے اوقات	516 عید گاہ اور حرم میں ہتھیار لے جانا مکروہ ہے
532	نبی کریم ﷺ کا وتر کے لیے گھر والوں کو جگانا	517 نماز عید کے لیے جلدی کرنا
532	آخری نماز کو وتر بنانا	

544	برسا	532	سواری پر وتر ادا کرنا
545	کھڑے ہو کر بارش کے لیے دعا کرنا	533	سفر میں وتر ادا کرنا
545	نماز استسقاء میں جہر سے قرأت کرنا	533	رکوع سے پہلے اور بعد قنوت پڑھنا
نبی کریم ﷺ نے اپنی پشت مبارک لوگوں کی جانب کس طرح پھیری؟		15- أَبْوَابُ الْإِسْتِسْقَاءِ	
546	نماز استسقاء کی دو رکعتیں	535	استسقاء اور نبی کریم ﷺ کا نماز استسقاء کے لیے نکلنا
546	عید گاہ میں نماز استسقاء کی ادائیگی	535	نبی کریم ﷺ کا دعا کرنا کہ ان پر حضرت یوسف کے زمانے جیسا قحط مسلط فرما
547	نماز استسقاء میں قبلہ زد ہونا	537	قحط میں لوگوں کا امام سے استسقاء کے لیے کہنا
547	نماز استسقاء میں لوگوں کا امام کے ساتھ ہاتھ اٹھانا	538	استسقاء میں چادر کو الٹ دینا
548	نماز استسقاء میں امام کا ہاتھ اٹھانا	538	جب حرام کاموں کی حد ہو جائے تو اللہ تعالیٰ قحط کے ذریعے اپنی مخلوق سے انتقام لیتا ہے
548	بارش کے وقت کیا کہے؟	538	جامع مسجد میں نماز استسقاء کی ادائیگی
549	جو بارش رکا رہے حتیٰ کہ داڑھی سے قطرے ٹپکنے لگیں	538	جمعہ کے خطبہ میں قبلہ کی جانب رخ کیے بغیر بارش کی دعا کرنا
550	جب آندھی آئے	539	منبر پر بارش کی دعا
550	نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ میری بادِ صبا سے مدد فرمائی گئی ہے	541	جس نے جمعہ کی نماز میں بارش کی دعا کرنے پر اکتفا کیا
550	زلزلوں اور فتنوں کے بارے میں جو کہا گیا ہے	542	جب زیادہ بارش کے سبب راستے بند ہو جائیں تو دعا کرنا
551	ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور اپنا حصہ یہ رکھتے ہو کہ جھٹلاتے ہو (پارہ ۲، الواقعہ: ۸۲)	542	جمعہ کے دن بارش کی دعا کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ کے چادر پلٹنے کے بارے میں جو کہا گیا ہے
552	اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب برسائی جائے گی	543	جب بارش کی دعا کے لیے لوگ امام کو سفارشی بنائیں تو وہ ان کی خواہش کو منع نہ کرے
16- أَبْوَابُ الْكُسُوفِ		543	جب مشرک قحط کے وقت مسلمانوں سے دعا کرنے کی درخواست کریں
553	سورج گرہن میں نماز پڑھنا	543	زیادہ بارش ہو تو دعا کرنا کہ ہمارے اطراف برسا اور ہم پر نہ
554	سورج گرہن میں صدقہ دینا		
555	سورج گرہن میں الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ کہہ کر دعا کرنا		

570	جس نے آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا	556	نماز کسوف میں امام کا خطبہ پڑھنا
570	سورۃ الشقاق میں سجدہ	557	سورج گرہن کو کسوف کہا جائے یا خسوف
570	جس نے قاری کے سجدے کے سبب سجدہ کیا	557	نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ سورج گرہن کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے
571	جب امام آیت سجدہ پڑھے تو لوگوں کا اڑدھام ہو جانا	558	سورج گرہن میں عذاب قبر سے پناہ مانگنا
571	جس کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے سجدہ تلاوت کو واجب قرار نہیں دیا	559	نماز کسوف میں طویل سجدے کرنا
572	جس نے نماز میں آیت سجدہ تلاوت کی اور سجدہ کیا	559	نماز کسوف باجماعت پڑھنا
573	اڑدھام کے سبب سجدہ کرنے کے لیے جگہ نہ پائے	561	مردوں کے ساتھ عورتوں کا نماز کسوف کا پڑھنا
		562	جو سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنا پسند کرے
		562	مسجد میں نماز کسوف پڑھنا
		563	کسی کی موت یا زندگی کے سبب سورج گرہن نہیں ہوتا
		564	سورج گرہن میں ذکر کرنا
		565	سورج گرہن میں دعا کرنا
		565	امام کا خطبہ کسوف میں اتنا بعد کہنا
		565	چاند گرہن کے وقت نماز پڑھنا
		566	نماز کسوف میں پہلی رکعت زیادہ طویل ہو
		566	نماز کسوف میں جہری قرأت
			17- أَبْوَابُ سُجُودِ الْقُرْآنِ
		568	قرآن کریم میں سجدہ تلاوت اور اُن کا سنت ہونا
		568	سورۃ تنزیل میں سجدہ
		568	سورہ ص میں سجدہ
		569	سورۃ النجم میں سجدہ
			مسلمانوں کا مشرکوں کے ساتھ سجدہ کرنا اور مشرک ناپاک ہے
		569	اُس کا کوئی وضو نہیں
			18- أَبْوَابُ تَقْصِيرِ الصَّلَاةِ
		564	قصر کے بارے میں حکم اور کتنے قیام پر بھی قصر کرے
		564	مینی میں نماز
		565	نبی کریم ﷺ نے حج کے موقع پر کتنے دن قیام فرمایا
		566	کتنی نماز کب قصر کرے
		567	جب اپنی بستی سے نکل جائے تو قصر کرے
		567	سفر میں مغرب کی نماز کی تین رکعتیں پڑھے
		568	سواری پر نوافل پڑھنا خواہ اُس کا رخ کسی جانب ہو
		569	سواری پر اشارے سے نماز
		569	فرض نماز کے لیے سواری سے نیچے آنا
		580	گدھے پر نفل نماز
		581	جو دوران سفر نماز سے قبل اور بعد نوافل نہ پڑھے
		581	جس نے سفر میں نماز قبل اور بعد کے نوافل پڑھے
		582	دوران سفر مغرب اور عشاء جمع کر لینا
			جب مغرب و عشاء کو جمع کیا جائے تو کیا اذان و اقامت بھی

کبھی جائے؟	583	نبی کریم ﷺ کا قیام لیل اور سونا اور جورات کے قیام
سورج ڈھلنے سے پہلے روانہ ہونا ہو تو ظہر کو عصر تک مؤخر سے منسوخ ہوا	597	
کرے	584	جب رات کی نماز نہ پڑھے تو شیطان کا گدی پر گرہ لگاتا
جب سورج ڈھلنے کے بعد روانہ ہو تو نماز ظہر پڑھ کر سوار ہو	584	جو بغیر نماز پڑھے سو جائے تو شیطان اُس کے کان میں پیشاب
بیٹھ کر نماز ادا کرنا	585	کر دیتا ہے
بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنا	586	رات کے آخری حصے میں دعا کرنا اور نماز پڑھنا
جب بیٹھ کر نہ پڑھ سکے تو لیٹ کر پڑھ لے	586	جورات کے ابتدائی حصے میں سو جائے اور آخری میں بیدار
جب بیٹھ کر نماز پڑھے، پھر شدت یا مرض میں کمی پائے تو باقی نماز کو مکمل کر لے	587	نبی کریم ﷺ کا رمضان وغیرہ میں قیام لیل
19- کِتَابُ التَّهَجُّدِ		
رات کو تہجد کی ادائیگی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: (ترجمہ کنز)		شب دروز میں با وضو رہنے کی فضیلت اور شب و روز میں وضو
الایمان:) اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد کرو یہ خاص		کرنے کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت
تمہارے لئے زیادہ ہے	589	عبادت میں جوشدت مکروہ ہے
رات کے قیام کی فضیلت	590	ہمیشہ قیام لیل کرنے والے کو اُسے ترک کر دینا مکروہ ہے
رات کے قیام میں لمبے سجدے کرنا	591	عبادت میں میانہ روی اختیار کرنا
مریض کا رات کا قیام چھوڑ دینا	591	رات کو بیدار ہو کر نماز پڑھنے کی فضیلت
نبی کریم ﷺ کا قیام لیل اور نوافل کی ترغیب دلانا اور بغیر		فجر کی دو رکعتوں کی پابندی
واجب قرار دیئے	592	فجر کی دو رکعتوں کے بعد دائیں کروٹ پر لیٹنا
نبی کریم ﷺ کا قیام کہ قدم مبارک سوچ جاتے	594	جو دو رکعتوں کے بعد گفتگو کرے اور نہ لیٹے
جو صبح کے وقت سوئے	594	نوافل کی دو دو رکعتیں پڑھنے کا بیان
جس نے سحری کھائی اور نہ سویا حتیٰ کہ صبح کی نماز پڑھی	595	فجر کی دو رکعتوں کے بعد گفتگو کرنا
رات کی نماز میں لمبا قیام کرنا	595	فجر کی دو رکعتوں کی پابندی اور جس نے انہیں نوافل کہا
نبی کریم ﷺ کی نماز کی کیا کیفیت تھی اور نبی کریم ﷺ		فجر کی دو رکعتوں میں کیا پڑھے؟
رات میں کتنی نماز پڑھا کرتے تھے؟	596	فرض نمازوں کے بعد نوافل
		جو فرض نمازوں کے بعد نوافل نہ پڑھے

627	جب نماز میں ماں اپنے بیٹے کو بلائے	612	سفر میں نماز چاشت پڑھنا
628	نماز میں کنکریاں ہٹانا	613	جو نماز چاشت نہ پڑھے اور اس میں وسعت جانے
628	نماز میں سجدے کے لیے کپڑا بچھانا	613	حالتِ حضر میں نماز چاشت پڑھنا
629	نماز میں کتنا عمل جائز ہے؟	614	نمازِ ظہر سے پہلے دو رکعتیں
629	جب نماز کے دوران کسی کا جانور بھاگ جائے	615	نمازِ مغرب سے پہلے نماز پڑھنا
631	نماز میں تھوکانا اور پھونک مارنا جائز ہے	616	جماعت سے نوافل پڑھنا
631	جس نے بے خبری میں نماز میں تالی بجائی تو اُس کی نماز فاسد نہیں ہوگی	618	گھر میں نوافل پڑھنا
632	جب نمازی سے کہا جائے کہ آگے بڑھ یا انتظار کر اور اُس نے انتظار کیا تو کوئی حرج نہیں	20- کِتَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ	
632	نماز میں سلام کا جواب نہ دے	619	مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت
633	نماز میں کوئی حاجت درپیش ہو تو اپنے ہاتھوں کو اٹھانا	620	مسجد قباء کی فضیلت
634	دورانِ نماز کمر پر ہاتھ رکھنا	620	جو ہر ہفتے کو مسجد قباء میں آئے
635	دورانِ نماز آدمی کا کسی چیز کے بارے میں سوچنا	621	مسجد قباء میں پیدل اور سوار ہو کر آنا
22- کِتَابُ السَّهْوِ		621	قبرِ انور اور منبرِ رسول کے درمیانی حصے کی فضیلت
637	جب فرض کی دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو جائے تو سجدہ سہو کس طرح کرے؟	621	بیت المقدس کی مسجد
637	جب پانچ رکعتیں پڑھ لی جائیں	21- کِتَابُ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ	
638	جب دو یا تین رکعتوں پر سلام پھیر دے تو سہو کے دو سجدے نماز کے سجدوں جیسے کرے یا اُن سے طویل	623	نماز میں نماز کے کسی کام کی خاطر ہاتھ سے مد لینا
638	جو سہو کے دو سجدوں کے بعد تشهد نہ پڑھے اور سلام پھیر دے	624	جو کلام نماز میں کرنا منع ہے
639	جو سجدہ سہو کے لیے تکبیر کہے	625	نماز میں مردوں کے لیے سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنے کا جواز
627	جب بھول جائے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو بیٹھ کر دو طرف بڑھے	626	جس نے کسی قوم کا نام لیا یا نماز میں کسی کو مخاطب کیے بغیر سلام کیا اور وہ جانتا نہ ہو
		626	تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے
		627	جو نماز میں پیچھے کی جانب ہٹے یا کسی کام کے لیے آگے کی طرف بڑھے

655	میت کو کیسے لینا جائے؟	640	سجدے کرے
656	کیا عورت کے بالوں کی تین ٹہیں بنائی جائیں؟	641	فرائض و نوافل میں سجدہ سہو
656	عورت کے بال اُس کی پشت کی جانب ڈال دیئے جائیں	641	جب نماز کے دوران کلام کرے اور ہاتھ سے اشارہ کرے
656	کفن کے لیے سفید کپڑا	641	اور اُسے سنے
657	دو کپڑوں کا کفن	642	نماز میں اشارہ کرنا
657	میت کو خوشبو لگانا	23-	کِتَابُ الْجَنَائِزِ
657	احرام والے کو کیسے کفن دیا جائے؟	645	جنازے کے احکام اور جس کا آخری کلام لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہو
658	قمیص کا کفن دینا جو سلی ہو یا نہ سلی ہو اور بغیر قمیص کے کفن دینا	645	جنازوں کے پیچھے چلنے کا حکم
659	قمیص کے بغیر کفن دینا	646	میت کے پاس جانا جب کہ بعد وفات اُسے کفن پہنا دیا گیا ہو
660	عمامہ کے بغیر کفن دینا	649	کسی کی فوتگی کی اُس کے ورثاء کی جانب سے خبر دینا
660	میت کے مال سے کفن دینا	650	جنازے کی خبر دینا
661	جب ایک کپڑے کے سوا کچھ نہ ملے	650	اس کی فضیلت جس کا بچہ فوت ہو جائے اور وہ صبر کرے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: (ترجمہ کنز الایمان:) اور خوشخبری سنانا صبر والوں کو (پارہ ۲، البقرہ: ۱۵۵)
661	جب کفن نہ ملے مگر جو سر کو چھپائے یا قدموں کو تو سر کو چھپایا جائے	650	قبر کے پاس بیٹھی ہوئی عورت سے کسی مرد کا کہنا کہ صبر کرو
662	آپ نے اُس پر ممانعت نہ فرمائی	651	میت کو بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دینا اور وضو کرانا
662	عورتوں کا جنازے کے پیچھے چلنا	651	طاق مرتبہ غسل دینا مستحب ہے
663	عورت کے لیے اپنے خاوند کے علاوہ دوسرے کا سوگ منانا	653	میت کے دائیں طرف سے آغاز کرنا
664	زیارت قبور	653	میت کے اعضائے وضو سے شروع کرنا
664	نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ میت کو اُس کے گھر والوں کے رونے کے سبب عذاب دیا جاتا ہے جب کہ اُن میں نوحہ خوانی رائج ہو	653	کیا عورت کو مرد کی ازار کا کفن دیا جاسکتا ہے؟
664		654	آخر میں کا فور ملانا
		654	عورت کے سر کے بال کھولنا

- 680 چار پائی پر میت کا کہنا کہ مجھے جلدی لے چلو
680 جس نے امام کے پیچھے جنازے پر دو یا تین صفیں بنائیں
681 نماز جنازہ کے لیے صفیں بنانا
682 جنازے پر مردوں کے ساتھ لڑکوں کی صفیں
682 نماز جنازہ کا طریقہ
683 جنازے کے ساتھ چلنے کی فضیلت
684 جو تدفین تک زکا رہے
684 لوگوں کے ساتھ لڑکوں کا نماز جنازہ پڑھنا
685 نماز جنازہ، عید گاہ یا مسجد میں پڑھنا
685 قبروں پر مسجدیں بنانے کی کراہت
686 نفاس والی کی نماز جنازہ جب کہ وہ حالت نفاس میں مرے
686 عورت اور مرد کے لیے کہاں کھڑے ہو؟
687 نماز جنازہ کی چار تکبیریں ہیں
687 نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا
688 تدفین کے بعد قبر پر نماز پڑھنا
689 مردہ جو توں کی آہٹ سنتا ہے
689 جو کسی مبارک جگہ یا اس کے قریب دفن ہونا پسند کرے
690 رات کے وقت دفن کرنا
690 قبر پر مسجد کی تعمیر
691 عورت کی قبر میں کون اترے؟
691 شہید کی نماز جنازہ
692 دیا تین آدمیوں کی ایک ہی قبر میں تدفین
692 جس کے نزدیک شہید کو غسل نہیں دیا جاتا
693 لحد میں کون پہلے رکھا جائے
- 668 میت پر نوحہ کرنے کی کراہت
669 میت پر فرشتوں کا سایہ لگنا ہوتا
670 وہ ہم سے نہیں جس نے گریبان چیرا
670 نبی کریم ﷺ نے حضرت سعد بن خولہ کا افسوس کیا
671 مصیبت کے وقت بال نوچنے سے منع فرمایا گیا ہے
671 جو رخصتوں کو پیٹے وہ ہم میں سے نہیں
671 مصیبت کے وقت چیخنے چلانے اور زمانہ جاہلیت کی طرح شور
672 مچانے سے منع فرمایا گیا ہے
672 جو مصیبت کے وقت اس طرح بیٹھے کہ غم ظاہر ہو
673 جو مصیبت پر اپنے غم کا اظہار نہ کرے
674 صبر وہ ہے جو مصیبت پیش آتے وقت ہو
674 نبی کریم ﷺ کا فرمان کہ بے شک ہم تیرے غم میں رنجیدہ
674 ہیں
675 بیمار کے پاس رونا
675 نوحہ کرنے اور چلانے کی ممانعت اور اس پر زجر و توبیخ
676 کرنا
677 جنازے کے لیے کھڑا ہونا
677 جب جنازے کے لیے کھڑا ہو تو کب بیٹھے!
677 جو جنازے کے ساتھ جائے وہ نہ بیٹھے حتیٰ کہ اسے لوگوں کے
677 کندھوں سے اتار کر رکھ دیا جائے، اگر بیٹھ گیا تو کھڑے
678 ہونے کو کہا جائے
678 جو یہودی کے جنازے کے لیے کھڑا ہو
679 عورتوں کے بجائے جنازہ مرد اٹھائیں
679 جنازہ جلدی لے جانا

718	رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مردوں کو برا کہنے کی ممانعت	694	قبر میں اذخر اور گھاس استعمال کرنا
718	شریر مردوں کا ذکر	694	کسی سبب سے میت قبر یا لحد سے نکالی جائے
	24- کِتَابُ الزَّكَاةِ	696	قبر میں لحد اور شق بنانا
719	زکوٰۃ کا وجوب		جب بچہ اسلام قبول کرے اور فوت ہو جائے تو کیا اُس پر نماز پڑھی جائے گی اور بچے پر اسلام پیش کیا جائے؟
722	زکوٰۃ دینے پر بیعت کرنا	696	
722	زکوٰۃ نہ دینے کا گناہ	700	جب مشرک نے بوقت موت لا الہ الا اللہ کہا
724	جس مال کی زکوٰۃ دی جائے وہ کنز نہیں ہے	700	قبر پر ٹہنی گاڑنا
726	مال کو راہِ حق میں خرچ کرنا		عالم کا قبر کے پاس وعظ کرنا اور اُس کے ساتھیوں کا اُس کے اطراف بیٹھ جانا
727	خیرات میں دکھاوا کرنا	701	
	اللہ عز وجل حرام (چوری، خیانت وغیرہ) مال سے صدقہ قبول نہیں فرماتا اور پاک کمائی سے قبول فرماتا ہے	702	خودکشی کرنے والے کا حکم
727	حلال کمائی سے خیرات کرنا		منافقوں کی نماز جنازہ پڑھنے اور مشرکوں کے لیے دعائے مغفرت کرنے کی کراہت
727	رد ہونے سے پہلے صدقہ دینا	703	
728	آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر، یعنی تھوڑا صدقہ	704	لوگوں کا میت کی تعریف کرنا
730	ضرورت اور صحت میں صدقہ دینے کی فضیلت	705	عذاب قبر کے بارے میں
732	سخاوت کا بیان	708	قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا
732	علانیہ صدقہ دینا	709	غیبت اور پیشاب کے سبب قبر کا عذاب ہونا
733	پوشیدہ صدقہ دینا	709	میت کو صبح و شام اُس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے
733	جب بے علمی میں کسی مالدار کو صدقہ دے دیا	710	میت کا چار پائی پر کلام کرنا
733	جب بیٹے کو صدقہ دے دیا اور اُسے علم نہ تھا	710	مسلمانوں کی اولاد کا حکم
734	دائے ہاتھ سے خیرات کرنا	711	مشرکوں کی اولاد کا حکم
735	جو خادم کو صدقہ دینے کا حکم دے اور خود اپنے ہاتھ سے نہ دے	712	کچھ گناہوں کی سزا
735		714	بیر کے دن کی موت
736	صدقہ وہی ہے کہ مالدار کی قائم رہے	715	اچانک موت کا بیان
			نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر

747	کیے جائیں	738	دے کر احسان جتنا
747	جب مال دو حصے داروں کا ہو تو دونوں سے برابر زکوٰۃ لی جائے	738	جو صدقہ میں جلدی کرنا پسند کرے
747	گی	738	صدقہ کی ترغیب اور اس کی سفارش کرنا
747	اونٹ کی زکوٰۃ کا بیان	739	حسب استطاعت صدقہ دینا
748	جس پر ایک سالہ اونٹنی لازم آتی ہو لیکن اُس کے پاس نہ ہو	739	صدقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے
749	بکریوں کی زکوٰۃ	740	جس نے حالت شرک میں صدقہ دیا پھر مسلمان ہو گیا
750	زکوٰۃ میں بوڑھی اور نقص والی بکری نہیں لی جائے گی اور نہ زرگر	741	خادم کا بغیر جھگڑا کیے اپنے مالک کی اجازت سے صدقہ دینے کا
750	جب کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا چاہے	741	عورت کا فساد کے بغیر اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ دینے کا
751	زکوٰۃ میں لوگوں کے مال سے اعلیٰ مال نہ لیا جائے	741	کھانا کھلانے کا اجر
752	پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے		اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: (ترجمہ کنز الایمان:) تو وہ جس نے
752	گائے کی زکوٰۃ		دیا اور پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی کو بیچ مانا تو بہت جلد ہم
753	رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا		اسے آسانی مہیا کر دیں گے اور وہ جس نے بخل کیا اور بے
755	مسلمان پر اُس کے گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے		پرواہ بنا اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا اور سب سے
755	مسلمان پر اُس کے غلام کی زکوٰۃ نہیں ہے		اچھی کو جھٹلایا تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کر دیں گے (پارہ
756	یتیموں کو زکوٰۃ دینا	742	۳۰، اللیل: ۵-۱۰)
756	شوہر اور زیر کفالت بچوں کو زکوٰۃ دینا	743	صدقہ دینے والے اور بخیل کی مثال
	ارشاد خداوندی ہے: (ترجمہ کنز الایمان:) اور گردنیں	744	کمائی اور تجارت سے صدقہ دینا
	چھوڑانے میں اور قرضداروں کو اور اللہ کی راہ میں سوال کرنے	744	صدقہ ہر مسلمان پر ہے، جو نہ کر سکے تو نیکی کرے
759	سے بچنا		زکوٰۃ اور صدقہ سے کس قدر دیا جائے اور جس نے ایک
	جس کو اللہ تعالیٰ سوال اور بغیر لالچ دلائے اور ان کے مالوں	745	بکری صدقہ کی
761	میں سوال کرنے والے اور محروموں کا حق ہے	745	چاندی کی زکوٰۃ
761	جو مال میں اضافہ کے لیے لوگوں سے مانگے	745	زکوٰۃ میں سامان لینا
	ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: لوگوں سے سوال نہیں		دو متفرق مال جمع نہ کیے جائیں اور دو اکٹھے مال متفرق نہ

775	کرتے کہ گڑاٹا پڑے (پارہ ۳، البقرہ: ۲۷۳) غنی کب شمار لانا	775	ہوتا ہے
775	حاکم کا اپنے ہاتھ سے زکوٰۃ کے اؤٹوں کو داغنا	762	کھجوروں کا تخمینہ لگانا
776	صدقہ فطر کا فرض ہونا	765	بارانی اور نہری فصل میں عشر ہے
776	صدقہ فطر غلام وغیرہ ہر مسلمان پر ہے	766	پانچ وقت سے کم میں زکوٰۃ نہیں
776	صدقہ فطر ایک صاع جو ہیں	767	کھجوریں اتارتے وقت اُن کی زکوٰۃ لینا اور کیا زکوٰۃ کی
777	صدقہ فطر میں ایک صاع کھانا ہے	767	کھجوروں میں سے بچے لے سکتا ہے؟
777	صدقہ فطر کی ایک صاع کھجوریں ہیں	767	جس نے اپنے پھل، درخت، زمین یا فصل فروخت کی اور
778	ایک صاع کشکاش	778	اُس پر عشر یا زکوٰۃ واجب تھی تو کیا دوسرے مال سے زکوٰۃ
778	صدقہ فطر نماز عید سے قبل دینا	779	ادا کرے یا اُس کے پھل فروخت کرے اور اُن پر زکوٰۃ نہیں
779	صدقہ فطر آزاد اور غلام سب پر ہے	780	تھی
780	صدقہ فطر ہر بچے بڑے پر ہے	768	کیا اپنا صدقہ خرید سکتا ہے؟
781	25- کتاب الحج	769	نبی کریم ﷺ اور آپ کی آل کے لیے صدقہ کا حکم؟
781	حج کا وجوب اور اُس کی فضیلت	770	ازواج مطہرات کے آزاد کردہ غلاموں کو صدقہ دینا
781	ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: وہ تیرے پاس	770	جب صدقہ کی ملکیت بدل جائے
781	حاضر ہوں گے پیادہ اور ہر دلی اونٹنی پر کہ ہر دور کی راہ سے آتی	771	امیروں سے صدقہ لے کر غریبوں کو دیا جائے خواہ وہ کہیں
781	ہیں	772	ہوں
782	کجاوے میں بیٹھ کر حج کرنا	772	امام کا صدقہ دینے والوں کو دعائے خیر دینا
783	حج مبرور کی فضیلت	773	جو مال سمندر سے نکالا جائے
784	فرض حج اور عمرہ کے اوقات	773	رکاز میں سے خمس دینا
784	ارشاد خداوندی ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: اور توشہ ساتھ لو کہ	774	ارشاد خداوندی ہے: ترجمہ کنز الایمان: محتاج اور نرمے نادار
784	سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے	774	اور جو اسے تحصیل کر کے لائیں (پارہ ۱۰، التوبہ: ۶۰) اور
784	اہل مکہ کے لیے حج اور عمرہ کا احرام باندھنے کی جگہ	774	مصدقوں سے امام کے ساتھ حساب لینا
785	اہل مدینہ کا میقات اور وہ ذوالحلیفہ پہنچنے سے پہلے احرام نہ	774	زکوٰۃ کے اؤٹوں اور اُن کے دودھ کو مسافروں کے استعمال میں
785	باندھیں		

797	وادی میں اترتے وقت تلبیہ کہنا	785	اہل شام کے احرام باندھنے کی جگہ
797	حیض اور نفاس والی عورتیں کس طرح احرام باندھیں	786	اہل نجد کے احرام باندھنے کی جگہ
	جس نے نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں نبی کریم ﷺ		مواقیت کے علاوہ دوسرے ممالک کے لوگ کہاں سے
798	کی طرح احرام باندھا	786	احرام باندھیں
	ارشاد خداوندی ہے کہ حج کے معروف مہینے ہیں جو ان میں حج	787	اہل یمن کے احرام باندھنے کی جگہ
800	کرے تو حج میں بیہودہ بات، نافرمانی اور جھگڑانہ کرے	787	اہل عراق کا میقات ذات عرق ہے
	حج میں تمتع، قرآن اور افراد اور جس کے پاس قربانی کا جانور نہ	787	ذوالحلیفہ میں نماز پڑھنا
801	ہو اس کا حج فسخ کرنا	788	نبی کریم ﷺ کا شجرہ کے راستے سے لکنا
806	جوج کا نام لے کر تلبیہ کہے	788	نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ تحقیق مبارک وادی ہے
806	نبی کریم ﷺ کے دور مبارک میں تمتع کرنا	789	کپڑے میں خوشبو لگی ہو تو تین مرتبہ دھونا
	ارشاد خداوندی ہے: ترجمہ کنز الایمان: یہ حکم اس کے لئے ہے		احرام کے وقت خوشبو لگانا اور احرام باندھتے وقت کیسے کپڑے
806	جو مکہ کا رہنے والا نہ ہو	790	پہنے نیز کنگھی کرنا اور تیل لگانا
807	مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا	791	جو بالوں کو جما کر احرام باندھے
808	مکہ مکرمہ کے اندر دن اور رات میں داخل ہونا	791	مسجد ذوالحلیفہ کے قریب تلبیہ کہنا
808	مکہ مکرمہ میں کس جانب سے داخل ہو	791	احرام والا کیا کپڑے پہنے؟
808	مکہ مکرمہ کی کس جانب سے نکلے؟	792	حج میں سوار ہونا اور کسی کو پیچھے بٹھانا
810	مکہ مکرمہ کی فضیلت اور اس کی تعمیر	792	احرام والا چادر اور ازار وغیرہ کیسے کپڑے پہن سکتا ہے؟
813	حرم کی فضیلت	794	جوج تک ذوالحلیفہ میں رات گزارے
	مکہ مکرمہ کے گھروں کی میراث اور خرید و فروخت نیز خاص	794	لبیک کہتے وقت آواز بلند کرنا
814	طور پر مسجد حرام میں سب لوگ برابر ہیں	795	لبیک کہنا
815	نبی کریم ﷺ کا مکہ مکرمہ میں نزول اجلال		احرام باندھنے اور سوار ہونے سے پہلے تحمید، تسبیح اور تکبیر
816	ارشاد باری تعالیٰ ہے:	795	کہنا
816	ارشاد باری تعالیٰ ہے:	796	جو اس وقت تلبیہ کہے جب سواری سیدھی کھڑی ہو جائے
817	کعبہ کو غلاف پہنانا	796	قبلہ رخ ہو کر تلبیہ پڑھنے کا باب

828	طواف میں وقفہ کرنا	818	کعبہ کو ڈھانا
828	نبی کریم ﷺ نے طواف کیا اور سات پھیروں کے بعد دو	818	حجر اسود کے بارے میں
828	رکعتیں پڑھیں	819	خانہ کعبہ کو بند کر کے بیت اللہ کی جس جانب چاہے رخ کر کے
829	جو کعبہ کے نزدیک نہ آئے اور نہ طواف کرے بلکہ عرفات چلا جائے اور طواف اول کے بعد واپس ہو	819	نماز پڑھے
830	جس نے طواف کی دو رکعتیں مسجد سے باہر پڑھیں	820	کعبہ میں نماز پڑھنا
830	جو طواف کی دو رکعتیں مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھے	820	جو کعبہ میں داخل نہ ہو
831	فجر اور عصر کے بعد طواف کرنا	820	جو اطراف کعبہ میں تکبیر کہے
832	مریض سوار ہو کر طواف کرے	821	رمل کا آغاز کیسے ہوا؟
832	حاجیوں کو پانی پلانا	821	جب مکہ مکرمہ میں آئے تو پہلے طواف کے وقت حجر اسود کو بوسہ دے اور تین بار رمل کرے
833	زمزم کا بیابلی	821	حج اور عمرہ میں رمل کرنا
834	قرآن کرنے والے کا طواف	822	لکڑی کے ساتھ حجر اسود کو بوسہ دینا
836	با وضو طواف کرنا	823	جس نے دونوں رکن یمانی کے علاوہ استلام نہیں کیا
837	صفاء مروہ کی سعی کا وجوب اور یہ اللہ کی نشانیاں ہیں	823	حجر اسود کو بوسہ دینا
838	صفاء مروہ کے درمیان سعی کرنے کا بیان	824	جو حجر اسود کی جانب اشارہ کرے جب کہ اُس کے نزدیک آئے
840	حائفہ سارے مناسک پورے کرے علاوہ بیت اللہ کے طواف کے اور جب کوئی وضو کے بغیر صفاء مروہ کے درمیان سعی کرے	824	حجر اسود کے نزدیک تکبیر کہنا
842	نفلے	825	جو مکہ مکرمہ آئے تو اپنے گھر لوٹنے سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرے، پھر دو رکعتیں پڑھے، پھر صفا کی طرف جائے
843	آٹھویں ذوالحجہ کو نماز ظہر کہاں پڑھے؟	826	عورتوں کا مردوں کے ساتھ طواف کرنا
844	منیٰ میں نماز پڑھنا	827	طواف کے دوران کلام کرنا
845	عرفہ کے دن کا روزہ	827	جب کوئی طواف کے دوران تمہ یا ناپسندیدہ چیز دیکھے اور اُسے کاٹ دے
		828	برہنہ بیت اللہ کا طواف نہ کرے اور نہ مشرک حج کرے

857	قربانی کے جانور پر سوار ہونا	845	منی سے عرفات کو واپس لوٹے تو تلبیہ اور تکبیر کہنا
858	جو قربانی کے جانور کو اپنے ساتھ لے جائے	845	عرفہ کے دن دوپہر کو روانگی
859	جو راستے میں قربانی کا جانور خریدے	846	عرفات میں سواری پر وقوف کرنا
جس نے ذوالحلیفہ میں اشعار کیا اور قلاوہ ڈالا پھر احرام		846	عرفات میں دو نمازوں کو جمع کرنا
860	باندھا	847	عرفات میں خطبہ مختصر رکھنا
861	اؤٹ اور گائے کے لئے قلاوہ بٹنا	847	وقوف میں جلدی کرنا
861	قربانی کے جانور کا اشعار کرنا	847	عرفات میں وقوف کرنا
862	جو قلاوہ اپنے ہاتھ سے بٹے	848	عرفات سے لوٹتے ہوئے کس طرح چلے؟
862	بکریوں کو قلاوہ دے پہنانا	849	عرفات اور مزدلفہ میں اُترنا
863	روٹی کے قلاوے بنانا	نبی کریم ﷺ کا واپس نے لوٹتے وقت سکون کا حکم اور آپ	
863	جوتے کا ہار بنانا	850	کالوگوں کی جانب کوڑے سے اشارہ فرمانا
864	قربانی کے جانور پر جھول ڈالنا	850	مزدلفہ میں دو نمازیں ملانا
جس نے قربانی کا جانور راستے میں خریدا اور اُسے ہار پہنایا		851	جو دونوں نمازوں کو جمع کرے اور نوافل پڑھے
864	کسی شخص کا اپنی بیویوں کی جانب سے اُن کی اجازت کے بغیر	851	جو ان میں سے ہر ایک نماز کے لیے اذان و اقامت کہے
865	گائے ذبح کرنا	جوابے ضعیف اہل خانہ کو رات ہی میں مزدلفہ کے اندر ٹھہرنے	
865	منی میں جہاں نبی کریم ﷺ نے قربانی کی وہاں قربانی	852	کے لیے بھیج دے کہ دعا کریں اور چاند ڈوبتے ہی بھیجے
866	کرنا	854	جو نماز فجر مزدلفہ میں پڑھے
866	جو اپنے ہاتھ سے نحر کرے	855	مزدلفہ سے کب واپس ہو
867	اؤٹ کو باندھ کر نحر کرنا	یوم النحر کی صبح کو جمرہ پر کنکریاں مارتے ہوئے تلبیہ اور تکبیر کہنا	
867	اؤٹ کو کھڑا کر کے نحر کرنا	855	اور راستے میں کسی کو اپنے پیچھے بٹھانا
868	تصاب کو قربانی کے گوشت — بٹو نہ دیا جائے	جو حج کے ساتھ عمرہ ملا کر تمتع کرے پس میسر آئے تو قربانی	
868	قربانی کی کھالیں صدقہ کی جائیں	دے اور جس کو میسر نہ ہو تو دوران حج تین دن کے روزے اور	
869	قربانی کے جانوروں کی جھولیں	سات روزے واپس لوٹنے پر، یہ پورے دس ہوئے، یہ اُس	
869	صدقہ کی جائیں	856	کے لیے ہے جو مسجد حرام نزدیک نہ رہتا ہو

884	دوئوں جہروں کے پاس دعا کرنا	869	باب
885	اتروانا	870	قربانی کے جانور میں سے کیا کھایا جائے اور کیا صدقہ دیا
885	طواف وداع	871	جائے
886	جب طواف زیارت کے بعد عورت کو حیض شروع ہو جائے	872	سرمنڈانے سے پہلے قربانی کرنا
888	جو روانگی کے دن عصر کی نماز اربع میں پڑھے	873	جو احرام باندھتے وقت بالوں کو جمائے اور سرمنڈانا
888	محض	874	احرام کھولتے وقت سرمنڈانا اور بال کتروانا
874	مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے قبل ذی طویٰ میں اترنا اور مکہ	874	عمرہ کا حقیق کرنے والوں کا بال کتروانا
875	مکہ سے لوٹنے وقت وادی طویٰ میں اترنے کا بیان	874	قربانی کے دن زیارت کرنا
890	ایام حج کے دنوں میں تجارت اور جاہلیت کے بازاروں میں	875	جب شام کے بعد رمی کی یا قربانی کرنے سے قبل سرمنڈالیا،
890	خرید و فروخت کرنا	876	بھول کر یا بے علمی میں
890	محض سے رات کے آخری حصے میں روانہ ہونا	877	جہرہ کے نزدیک سواری پر مسائل بتانا
26- أَبْوَابُ الْعُمْرَةِ		880	ایام منیٰ میں خطبہ دینا
892	عمرہ کا وجوب اور فضیلت	880	کیا پانی پلانے والے اور دوسرے لوگ منیٰ کی راتیں مکہ مکرمہ
892	جس نے حج سے پہلے عمرہ کیا	881	میں گزاریں؟
893	نبی کریم ﷺ نے کتنے عمرے کیے؟	881	کنکریاں مارنا
895	رمضان میں عمرہ	881	وادی کی ڈھلان سے کنکریاں مارنا
895	محض کی شب وغیرہ میں عمرہ کرنا	882	جہرہ پر سات کنکریاں مارنا
896	تعمیم سے عمرہ	882	جو جہرہ عقبہ پر کنکریاں مارتے تو بیت اللہ کو بائیں طرف
897	حج کے بعد ہدی کے بغیر عمرہ کرنا	883	رکھے
898	عمرہ کا ثواب مشقت کے لحاظ سے ہے	883	ہر کنکری کے ساتھ بکیر کہے
	محترم جب عمرہ کا طواف کر کے چلا جائے تو کیا وہ طواف وداع	883	جو جہرہ عقبہ پر رمی کرے اور وہاں نہ رکے
		883	جب دوئوں جہروں پر رمی کرے تو نرم زمین پر قبلہ زد کھڑا
		883	ہو
		883	قریبی اور درمیانی جہرہ کے پاس ہاتھوں کو اٹھانا

911	قربانی	898	کی طرف سے کفایت کرے گا
911	ارشادِ ربانی: اَوْ صَدَقَةٍ سے مراد ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے	899	عمرہ میں وہی کرے جو حج میں کرتے ہیں
912	فدیہ میں نصف صاع کھانا کھلانا	900	عمرہ کرنے والا کب احرام کھولے
912	بکری کی قربانی	903	جب حج، عمرہ یا جہاد سے لوٹے تو کیا کہے؟
913	ارشادِ ربانی کہ رَفَقَ نہ ہو	903	حاجیوں کا استقبال کرنا اور تین شخصوں کا ایک جانور پر سوار ہونا
913	باب: اللہ تعالیٰ کا فرمان (سورۃ البقرہ میں) ترجمہ کنز الایمان: حج میں گناہ کا کام اور جھگڑانہ ہو	903	صبح کے وقت گھر آنا
914	28- کِتَابُ جَزَاءِ الصَّيْدِ	904	شام کے وقت گھر آنا
914	ارشادِ باری تعالیٰ ہے:	904	مدینہ منورہ پہنچ کر رات کے وقت گھر والوں کے پاس نہ جائے
914	جب بغیر احرام والا شکار کر کے احرام والے کو ہدیہ دے تو وہ اُسے کھالے	904	جو مدینہ منورہ کے قریب پہنچ کر اپنی اونٹنی کو تیز کرے
914	جب احرام والے شکار کو دیکھ کر نہیں اور بغیر احرام والا سمجھ جائے	905	ارشادِ ربانی ہے کہ اپنے گھروں میں دروازوں سے آیا کرو
915	احرام والا شکار کی طرف اشارہ نہ کرے کہ غیر احرام والا اُسے شکار کر لے	905	سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے
916	شکار کر لے	906	مسافر کو جب سفر میں جلدی ہو اور جلد گھر پہنچنا چاہے
917	احرام والا شکار کی طرف اشارہ نہ کرے تاکہ غیر احرام والا اُسے شکار کر لے	27- کِتَابُ الْمُحْصَرِّ	
918	اگر احرام والے کے زندہ گور خر بھیجا جائے تو نہ لے	907	محرم کے روکے جانے کا بیان
918	احرام والا کن جانوروں کو مار سکتا ہے؟	907	محرم کے روکے جانے اور شکار کا بدلہ دینے کے بیان میں
920	حرم کا درخت نہ کاٹا جائے	907	جب عمرہ کرنے والا روک دیا جائے
921	حرم کا شکار نہ بھڑکایا جائے	908	حج سے روکا جاتا
922	مکہ مکرمہ میں قتال حلال نہیں	909	روکے جانے کی صورت پر سر منڈانے سے پہلے قربانی کرنا
923	احرام والے کا بچھنے لگوانا	909	جس نے کہا کہ روکے جانے والے پر کوئی بدلہ نہیں
			ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہے تو بدلے دے روزے یا خیرات یا

938	مدینہ منورہ کے دونوں پتھر پلے مقام	923	احرام والے کا نکاح
938	جو مدینہ منورہ سے نفرت کرے	923	احرام والے مرد و عورت کے لیے جو خوشبو ممنوع ہے
939	ایمان مدینہ منورہ کی طرف سمٹ جائے گا	924	احرام والے کا غسل کرنا
939	اہل مدینہ کو دھوکہ دینے کا گناہ	925	جوتے نہ ہونے کے سبب احرام والے کا موزے پہننا
940	مدینہ منورہ کے مکانات	926	اگر ازار میسر نہ ہو تو پا جامہ پہن لے
940	دجال مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوگا	926	احرام والے کا ہتھیار بند ہونا
941	مدینہ خبیث کو زور کر دیتا ہے	927	حرم اور مکہ مکرمہ میں احرام باندھے بغیر داخل ہونا
942	حضور ﷺ کا مدینہ منورہ کے لیے دعا کرنا		جب بے علمی احرام باندھ لے اور اُس نے قمیض پہن رکھی ہو
943	نبی کریم ﷺ نے مدینہ	928	
943	چھوڑنے کو ناپسند فرمایا		احرام والاعرفات میں عوفات پا جائے تو نبی کریم ﷺ نے
943	مدینہ منورہ میں جنت کا ایک باغ		اُس کی طرف ٹھسے حج کے باقی ارکان ادا کرنے کا حکم نہیں فرمایا
	30- کِتَابُ الصَّوْمِ	928	
946	رمضان کے روزوں کا ضروری ہونا	929	احرام والا فوت ہو جائے تو اُس کے بارے میں سنت
947	روزے کی فضیلت		میت کی طرف سے حج اور منت پوری کرنا اور خاوند کا بیوی کی
947	روزہ کفارہ ہے	930	طرف سے حج کرنا
948	روزہ داروں کے لیے باب ریان	930	اس کی طرف سے حج کرنا جو سواری پر جم نہ سکے
949	صرف رمضان کہا جائے یا ماہ رمضان؟	931	عورت کا مرد کی طرف سے حج کرنا
949	جس کے نزدیک دونوں درست ہیں	931	بچوں کا حج
	جو ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان کے	932	عورتوں کا حج
950	روزے رکھے	934	جس نے پیدل کعبہ جانے کی نذر مانی
	نبی کریم ﷺ رمضان میں بہت زیادہ سخاوت کیا کرتے تھے		29- کِتَابُ فَضَائِلِ الْمَدِينَةِ
951		936	مدینہ منورہ کا حرم ہونا
	جو روزے میں جھوٹ بولنے اور اُس کے مطابق عمل کو نہ	937	مدینہ منورہ کی فضیلت اور یہ لوگوں کی چھاننی کر دیتا ہے
951	چھوڑے	938	مدینہ منورہ طابہ ہے

965	نہیں کیا	952	جب گالی دی جائے تو کیا یہ کہے کہ میں روزے سے ہوں
965	جو رمضان میں جماع کر بیٹھے	952	جنسی خواہش بڑھنے پر روزہ رکھنا
	جب رمضان میں جماع کر بیٹھے اور اُس کے پاس کچھ نہ ہو پس		نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب چاند دیکھو تو روزے رکھو
966	اُسے صدقہ دیا گیا تو وہ کفارہ میں دیدے	953	اور جب اُسے دیکھ لو تو ترک کر دو
	رمضان میں جماع کرنے والا کیا کفارے میں سے اپنے گھر	954	عیدین کے دنوں میں کھینچے کم نہیں ہوتے
967	والوں کو کھلا سکتا ہے جب کہ وہ ضرورت مند ہوں؟	955	نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہم حساب کتاب نہیں کرتے
968	روزے دار کا بچھنے لگوانا اور قے کرنا		رمضان سے ایک دو دن پہلے روزے رکھنے شروع نہ کیے
969	سفر میں روزہ رکھنا اور چھوڑنا	955	جائیں
970	جب رمضان کے کچھ روزے رکھنے کے بعد سفر کرے	956	ارشاد باری تعالیٰ ہے:
971	باب	957	ارشاد ربانی ہے:
	جس پر گرمی کی شدت کے باعث سایہ کیا گیا تھا اُس سے نبی		نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ بلال کی اذان تمہیں سحری
	کریم ﷺ نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنے میں بھلائی	958	کھانے سے نہ روکے
971	نہیں	958	سحری میں تاخیر کرنا
	نبی کریم ﷺ کے صحابہ ایک دوسرے کو روزہ رکھنے اور نہ	958	سحری اور نماز فجر کے درمیان کتنا وقفہ ہو
971	رکھنے پر ملامت نہیں کرتے تھے	959	سحری کی برکت جبکہ وہ واجب نہیں
972	جو لوگوں کو دکھانے کے لیے سفر میں روزہ نہ رکھے	959	جب دن چڑھے روزے کی نیت کی
972	طاقت رکھنے والوں پر فدیہ ہے	960	روزہ دار کا حالت جنابت میں صبح کرنا
973	رمضان کے روزوں کی قضا کب رکھے؟	961	روزہ دار کا مباشرت کرنا
974	حائضہ روزے اور نماز چھوڑ دے	961	روزہ دار کا بوسہ دینا
974	جو وفات پا جائے اور اُس کے اوپر روزے باقی ہوں	962	روزہ دار کا غسل کرنا
976	کس وقت افطار کرنا جائز ہے؟	963	روزہ دار جب بھول کر کھاپی لے
977	پانی وغیرہ جو میسر آئے اُسی سے افطار کر لے	964	روزہ دار کا تر اور خشک مسواک کرنا
977	افطار میں جلدی کرنا		نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب وضو کرو تو ناک کے
978	جب کوئی روزہ افطار کر لے اور پھر سورج نظر آجائے		نقھنوں میں پانی لو اور اس میں روزہ دار اور غیر روزہ دار کا فرق

994	ایام تشریق کے روزے	978	بچوں کا روزے رکھنا
995	عاشورہ کا روزہ		وصال کے روزے جس نے کہا کہ رات میں روزہ نہیں
998	نماز تراویح کا بیان	979	ہے
998	رمضان میں قیام کرنے فضیلت	980	زیادہ روزے رکھنے سے روکنا
	32- کِتَابُ فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ	981	سحری تک مسلسل روزہ رکھنا
1001	لیلۃ القدر کی فضیلت کا بیان		جو اپنے بھائی کو نفلی روزہ توڑنے کی قسم دے اور اُس پر قضاء
1001	شب قدر کو آخری سات	981	نہیں جب کہ یہی اُس کے موافق ہو
1001	راتوں میں تلاش کرنا	982	شعبان کے روزے
1003	شب قدر کو آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرنا	983	نبی کریم کے روزے اور افطار کرنے کا بیان
1005	شب قدر کی معرفت کالوگوں کی	984	روزے کے بارے میں مہمان کا حق
1005	بھلائی کے لئے اٹھ جانا	984	روزے کے بارے میں جسم کا حق
1005	رمضان کے آخری	985	ہمیشہ روزے رکھنا
1005	عشرے میں عمل کرنا	986	روزے کے بارے میں بیوی کا حق
	33- کِتَابُ الْإِعْتِكَافِ	987	ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن چھوڑنا
	آخری عشرے کا اعتکاف کرنا اور اعتکاف تمام مساجد میں ہوتا	987	حضرت داؤد علیہ السلام والے روزے
1007	ہے		ایام بیض یعنی تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں تاریخ کے
1008	حائضہ کا معتکف کے سر میں کنگھی کرنا	988	روزے
1009	معتکف گھر میں داخل نہ ہو مگر ضرورت سے	989	جو کسی کے پاس جائے اور نفلی روزہ نہ توڑے
1009	معتکف کا سردھونا	989	مہینے کے آخری ایام میں روزہ رکھنا
1009	ایک رات کا اعتکاف	990	جمعہ کے دن روزہ رکھنا
1010	عورتوں کا اعتکاف کرنا	991	کیا روزے کے لیے دن مخصوص ہیں؟
1010	مسجد میں خیمہ نصب کرنا	991	عرفہ کے روز کا روزہ
	کیا معتکف اپنی حاجت کے لیے مسجد کے دروازے سے	992	عید الفطر کے روز کا بیان
1011	نکل سکتا ہے؟	993	عید الاضحیٰ کے دن کا روزہ

1026	تجارت کے لیے نکلنا	1011	اعتکاف اور نبی کریم ﷺ کا بیسویں کی صبح کو نکلنا
1027	تجارت کی غرض سے بحری سفر کرنا	1012	مستحاضہ کا اعتکاف کرنا
1027	”جب تجارت یا کوئی کھیل دیکھتے ہیں تو اُس کی طرف دوڑتے ہیں“	1012	بیوی کا اپنے مستکف شوہر کی زیارت کرنا
1027	ارشاد خداوندی ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو	1013	کیا مستکف اپنے متعلق غلط فہمی دُور کر سکتا ہے؟
1028	جورزق میں کشادگی چاہیے	1014	جو صبح کے وقت اپنے اعتکاف سے نکلے
1028	نبی کریم ﷺ کا لین دین میں ادھار کرنا	1014	شوال میں اعتکاف کرنا
1029	آدمی کا اپنے ہاتھ سے کمانا	1015	جس کے نزدیک مستکف پر روزہ نہیں ہے
1029	خرید و فروخت میں سہولت اور احسان کو پیش نظر رکھنا اور نرمی کے ساتھ اپنا حق طلب کرنا	1016	جس نے زمانہ جاہلیت میں اعتکاف کی نذر مانی اور پھر مسلمان ہو گیا
1031	جو مال دار کو مہلت دے	1016	رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کرنا
1031	جو تنگ دست کو ڈھیل دے	1016	جو اعتکاف کا ارادہ کرے اور پھر باہر نکل آئے
1032	جب خرید و فروخت کرنے والے صاف بات کریں، کوئی بات مخفی نہ رکھیں اور خیر خواہی کریں	1017	مستکف کا سردھلوانے کے لیے گھر میں داخل کر دینا
1032	ملی خلی بھجوریں بیچنا	34- کِتَابُ الْبُيُوعِ	
1033	گوشت فروش اور قصاب کے بارے میں حکم	1018	ارشاد باری تعالیٰ ہے:
1033	جو جھوٹ ملائے اور فروخت کے وقت عیب کو چھپائے	1021	حلال اور حرام واضح ہیں اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں
1034	اے ایمان والو! بڑھ چڑھ کر سود نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو	1021	مشتبہات کی تفسیر
1035	تا کہ فلاح پاؤ	1023	مشتبہ چیزوں سے بچنا
1035	سود خور اور اس کا گواہ اور لکھنے والا	1023	بعض وسوسوں والی اور مشتبہ چیزوں کی پرواہ نہ کرنا
1035	ارشاد خداوندی ہے:	1024	ارشاد ربانی کہ ترجمہ کنز الایمان: اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیئے
1036	سود کھانے والا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:	1024	جو اس باعث کی پرواہ نہ کرے کہ مال کہاں سے کمایا
	اللہ سود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ ناشکرے	1025	خفگی میں تجارت کرنا

1037	گنہگار کو پسند نہیں کرتا	بیع کے بعد جب ایک اپنے ساتھی کو اختیار دے تو بیع واجب
1037	تجارت میں قسم کھانا مکروہ ہے	ہو گئی 1049
1038	سنار کے بارے میں روایتیں	جب بائع کو اختیار ہو تو کیا بیع جائز ہوگی 1049
1039	لوہار کا ذکر	جب کوئی چیز خریدے تو اسی وقت ہبہ کر دے اس سے پہلے
1039	درزی کا ذکر	کے وہ دونوں متفرق ہوں اور بائع مشتری کو انکار نہ کرے یا
1040	جولاہے کا بیان	غلام خریدے تو اسے آزاد کر دے 1050
1041	برہمن کا ذکر	تجارت میں دھوکا دینا مکروہ ہے 1051
1041	حاجت کی چیزیں خود خریدنا	بازاروں کا ذکر 1051
1042	مویشی اور گدھے کی خریداری اور جب کوئی مویشی یا اونٹ کو بیچے	بازاروں میں شور کرنے کی کراہت 1054
1042	اور اس پر سوار ہو تو کیا اترنے سے پہلے قبضہ ہو جائیگا؟	ناپ تول کی اجرت بائع اور دینے والے پر ہے 1055
1043	جاہلیت کے وہ بازار جن میں زمانہ اسلام کے اندر بھی	تول کر لینا مستحب ہے 1056
1043	خرید و فروخت ہوتی تھی	نبی کریم ﷺ کے صاع اور منہ کی برکت 1056
1044	آلہائے ہر چیز میں میانہ روی کے خلاف ارادہ کرنے کو کہتے	غلے کی تجارت اور ذخیرہ اندوزی کا بیان 1057
1044	ہیں، استسقاء اور خارش والے اونٹ کی خریداری	قبضہ کرنے سے پہلے غلے کی فروخت اور وہ چیز بیچنا جو اپنے
1044	فتنہ کے دوران اسلحہ کی خرید و فروخت	پاس نہ ہو 1058
1045	عطار اور مشک کی تجارت کا بیان	جو دیکھے کہ غلہ اندازاً بیچا جا رہا ہے اور اُسے فروخت نہ کرے
1045	بچھنے لگانے والے کا بیان	جب تک اپنے ٹھکانے پر نہ آئے اور اس کا ادب 1059
1046	اُن کپڑوں کی تجارت جن کا پہننا مردوں اور عورتوں کے	جب کوئی چیز یا مویشی خریدا اور بائع کے پاس رکھا یا قبضہ
1046	لیے مکروہ ہے	کرنے سے پہلے مر گیا 1059
1047	مال والا قیمت بتانے کا زیادہ حق دار ہے	اپنے مسلمان بھائی کی بیع پر بیع اور اپنے بھائی کے مول پر مول
1047	اختیار کب تک ہے؟	نہ کرے مگر جب کہ اجازت دے یا چھوڑ دے 1060
1048	جب اختیار کی وضاحت نہ ہو تو کیا بیع جائز ہے	نیلام کے ذریعے بیچنا 1061
1048	فروخت کرنے والے اور خریدنے والے کو جدا ہونے سے	بولی دینا اور جس کے نزدیک یہ بیع جائز نہیں ہے 1061
1048	پہلے اختیار ہے	بیع غرر اور بیع جبل الجبلہ 1062

1075	سونے کا چاندی کے عوض نقد سودا	1062	بیع ملامہ
1075	بیع مزانہ یہ کھجور کے عوض کھجور اور کشمش کے عوض انگور کا سودا	1063	بیع متابذہ
1075	ہے اور بیع عرایہ سے	1063	بائع کو اونٹنی گائے اور بکری کا دودھ روکنے سے منع کیا گیا ہے ہر
1076	درخت پر لگی ہوئی کھجوریں سونے اور چاندی کے عوض فروخت	1064	محفلۃ
1078	کرنا	1064	اگر خریدار چاہے تو دودھ روکے ہوئے جانور کو واپس کر دے اور
1079	عرایہ کی تفسیر	1065	دودھ کے بدلے ایک صاع کھجوریں بھی ادا کرے
1080	پکنے سے پہلے پھلوں کی فروخت	1065	زانی غلام کی بیع
1080	پکنے سے پہلے کھجوروں کی فروخت	1066	عورتوں کے ساتھ خرید و فروخت کرنا
1080	جب پکنے سے پہلے کھجوریں فروخت کر دی جائیں اور کوئی	1067	کیا شہری دیہاتی کا مال بغیر اجرت کے فروخت کر سکتا ہے اور
1081	مصیبت آجائے تو نقصان بائع پر پڑے گا	1067	اس کی مدد اور خیر خواہی کر سکتا ہے؟
1081	مدت طے کر کے غلہ خریدنا	1067	جس کے نزدیک مکروہ ہے کہ شہری کی دیہاتی کی بیع
1081	جب کوئی عمدہ کھجوروں کے عوض کھجوریں فروخت کرنا	1068	اجرت پر کرے
1081	چاہے	1068	شہری دیہاتی کا مال دلالی پر نہ بیچے
1082	جس نے پیوند لگی کھجوریں یا زراعت والی زمین نیچی یا ٹھیکے پر	1068	آگے جا کر قافلے والوں سے ملنے کی ممانعت
1082	دی	1069	آگے جا کر ملنے کی انتہا
1083	فصل کو ناپ والے غلے کے عوض فروخت کرنا	1070	بیع میں جن شرطوں کا عائد کرنا جائز نہیں ہے
1083	درخت سمیت کھجوروں کی فروخت	1071	کھجوروں کے عوض کھجوروں کی فروخت
1083	بیع مختصرہ	1071	کشمش کے عوض کشمش اور اناج کے عوض اناج فروخت
1084	گاہے کا سودا اور اُسے کھانا	1072	کرتا
1084	جو شہر میں تجارت، ٹھیکے اور ناپ تول میں وہی	1072	جو کے عوض جو کا سودا
1086	اصطلاحات اور عرف عام نافذ کرے جو ان کے درمیان	1073	سونے کے عوض سونے کی سود
1086	معروف ہوں	1073	چاندی کے عوض چاندی کا سودا
1086	ایک شریک کا دوسرے شریک سے سودا کرنا	1074	دینار کے بدلے دینار کا ادھار سودا
1086	غیر منقسم زمین، گھر اور سامان کا سودا	1074	چاندی کا سونے کے عوض ادھار سودا

1103	کھجوروں میں سلم کرنا	جب کسی کی چیز اس کی اجازت کے بغیر خرید لی جائے اور پھر وہ
1103	سلم میں ضمانت دینا	راضی ہو جائے
1104	سلم میں رہن رکھنا	مشکوٰۃ اور حربوں سے خرید و فروخت
1104	معین مدت تک سلم کرنا	کافر حربی سے غلام خرید کر اسے ہبہ یا آزاد کرنا
1105	اوتنی کے بچہ جننے تک سلم کرنا	مردار جانوروں کی کھانوں کا حکم دباغت سے قبل
36- کِتَابُ الشُّفْعَةِ		خنزیر کو قتل کرنا
1106	غیر منقسم میں شفعہ ہے، جب حد بندی ہو گئی تو شفعہ کا حق نہ	مردار کی چربی نہ پگھلائی جائے اور نہ فرضت کی جائے
1106	پہلے شفعہ کو پیش کرنا	بے جان چیزوں کی تصویریں فروخت کرنا اور اس کا مکروہ رہا
1106	کون سا ہمسایہ زیادہ حق دار ہے؟	ہونا
1107	37- کِتَابُ الْإِجَارَةِ	شراب کی تجارت کا حرام ہونا
1108	مزدوری کا بیان اور نیک آدمی کو مزدوری پر لگانا	آزاد آدمی کو فروخت کرنے کا گناہ
1108	چند قیراط پر بکریاں چرانا	جب آقا ﷺ نے یھود کو جلا وطن فرمایا تو انہیں انکی زمینیں
1109	مسلمان میسر نہ ہو	بیع کرنے کا حکم فرمایا جن میں انکی قبریں تھیں
1110	جب کوئی کسی کو مزدوری پر رکھے کہ تین روز یا ایک مہینہ یا ایک	غلام کی بیع اور حیوان کی حیوان کے بدلے ادھار بیع کا
1111	سال کے بعد اس کا کام کرے گا تو جائز ہے اور جب معینہ	بیان
1112	مدت آجائے تو دونوں اپنی شرطوں پر قائم رہیں	لونڈی غلام کی بیع
1113	غزوہ میں اجیر رکھنا	مدت غلام کا سودا
1114	جب کسی کو اجرت پر رکھے اور اسے مدت بتادے لیکن کام نہ	کیا استبراء سے پہلے لونڈی کے ساتھ سفر کر سکتا ہے
1115	بتائے	مردار اور بتوں کی خرید و فروخت
1116	کسی کو یوں اجرت پر رکھے کہ جب یہ دیوار گرنے لگے تو	مٹنے کی قیمت
1117	سیدھی کھڑی کر دے، یہ جائز ہے	35- کِتَابُ السَّلَمِ
1118	دو پہر تک اجرت پر رکھنا	معین ناپ تول میں سلم کرنا
1119		معین وزن میں سلم کرنا
1120		اس سے سلم کرنا جس کے پاس راس المال نہ ہو

نماۂ عصر تک کام پر رکھنا	1112	جب میت کا قرض کسی کی طرف منتقل کر دیا جائے تو جائز ہے	1123
مزدور کی مزدوری نہ دینے کا گناہ	1113		
عصر سے شام تک کے لیے اجیر رکھنا	1113		
جو اجیر رکھے اور پھر وہ اپنی اجرت چھوڑ کر چلا جائے	1114	قرض اور دین میں کفالت کا بیان	1125
متاجر اُس پر محنت کر کے اُسے بڑھائے	1114	ارشادِ ربانی: ترجمہ کنز الایمان: "اور وہ جن سے تمہارا حلف	
جس نے اپنی پیٹھ پر بوجھ اٹھانے کے لیے مزدوری کی، پھر		بندھ چکا انہیں اُن کا حقہ دو،"	1127
اُسے خیرات کر دیا اور بوجھ اٹھانے والے کی اجرت	1116	جو کسی میت کے قرض کی ذمہ داری لے تو اُسے پھرنے کا	
دلالی کی اجرت	1116	حق نہیں ہے	1128
درالحرب میں اجرت پر کسی مشرک کا کام کرنا	1117	نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں حضرت ابو بکر کا پناہ دینا	
سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرنے پر عرب کے کسی قبیلے کی طرف سے		اور عہد کرنا	1128
کچھ بدلہ دیا جاتا	1117	قرض کا بیان	1131
غلام اور لونڈی کو اُس کی معین اجرت دینا	1119		
بچنے لگانے کی اجرت	1119	تقسیم وغیرہ میں شریک کی وکالت	1133
جو غلام کے آقاؤں سے بات کرے کہ اُس کی اجرت کم		جب مسلمان کسی حربی کو دارالحرب یا دارالاسلام میں وکیل	
دیں	1120	بنالے تو جائز ہے	1133
بدکار عورت اور لونڈی کی کمائی	1120	صرافی اور تول میں کسی کو وکیل بنانا	1134
نرسے بھفتی کروانے کی اجرت	1121	جب چرواہا یا وکیل کسی بکری کو مرتی ہوئی یا کسی چیز کو خراب ہوتی	
جو ٹھیکے پر زمین لے لیکن دونوں میں سے کوئی ایک فوت		دیکھے تو بگڑنے کے خوف سے ذبح یا درست کر دے	1135
ہو جائے	1121	حاضر یا غائب کی وکالت جائز ہے	1135
		قرض کی ادائیگی میں وکیل بنانا	1136
38- کتاب الحوالات			
قرض سپرد کرنے کا بیان اور کیا سپرد کرنے میں رجوع ہو سکتا		جب کسی قوم کے وکیل یا شفیع کے لیے کوئی چیز ہبہ کی جائے	
ہے؟	1123	تو جائز ہے	1136
جب قرض کسی مال دار کے حوالے کیا جائے تو رد کرنا اس کے		جب کسی کو کچھ دینے کے لیے وکیل بنایا جائے اور بتایا نہ جائے	
لیے مناسب نہیں ہے	1123	کہ کتنا دے تو لوگوں کے عرف کے مطابق دے	1138

1149	جب مزارعت میں سالوں کی شرط نہ ہو	1139	نکاح میں عورت کا حاکم کو وکیل بنانا
1150	بٹائی پر زمین دینا		جب کسی کو وکیل بنایا جائے اور وکیل کوئی چیز چھوڑ دے لیکن
1150	یہود کے ساتھ مزارعت	1139	موکل اُسے اجازت دے تو جائز ہے
1150	مزارعت میں جو شرطیں مکروہ ہیں		جب وکیل کوئی فاسد چیز فروخت کرے تو اُس کی بیع مردود
	لوگوں کی اجازت کے بغیر اُن کی زمین میں کاشت کرنا اور اس	1141	ہے
1151	سے اُن کے ساتھ بھلائی مقصود ہو		وقف میں وکالت اور نفقہ میں اور یہ کہ کوئی اپنے دوست کو
	نبی کریم ﷺ کے صحابہ کے اوقاف، خراجی زمین اور	1142	کھلائے تو عرف کے مطابق کھائے
1153	مزارعت وغیرہ	1142	حدود میں وکالت کرنا
1153	جس نے بخر زمین کو آباد کیا	1143	قربانی کے جانوروں کی وکالت اور اُن کی نگرانی کرنا
1153	ذوالحلیفہ میں مبارک ترین جگہ		جب آدمی اپنے وکیل سے کہے کہ جہاں سمجھو اسے خرچ کرو
	جب زمین والا کہے کہ ہم تمہیں اُس وقت تک برقرار رکھیں گے	1143	اور وکیل کہے کہ میں نے آپ کی بات سن لی ہے
	جب تک اللہ چاہے گا اور کوئی مدت معین نہ کی تو وہ دونوں کی	1144	خزانے وغیرہ کی امانت کا کسی کو وکیل بنانا
1154	مرضی تک ہے		41- کِتَابُ الْمُزَارَعَةِ
	نبی کریم ﷺ کے صحابہ ایک دوسرے کی کاشتکاری اور		کاشتکاری کرنا اور پھل دار درخت لگانے کی فضیلت جب کہ
1155	پھلوں میں مدد کیا کرتے تھے	1145	اُس سے لوگ کھائیں
1157	زمین کو سونے چاندی کے عوض ٹھیکے پر دینا		آلاتِ زراعت اور کاشتکاری میں حد سے زیادہ مشغول ہو
1158	ایک جنتی کی خواہش کہ وہ کاشتکاری کرے	1145	جانا بڑا ہے
1158	درخت لگانے کا بیان	1146	کھیت کی نگرانی کے لیے عتقا رکھنا
	42- کِتَابُ الْمُسَاقَاةِ	1146	بیل کو کاشتکاری میں استعمال کرنا
1161	پانی پلانے کا بیان		جب کوئی کہے کہ تم میرے کھجور کے درختوں میں محنت کرو اور
	پانی پلانا اور جس کے نزدیک پانی کا صدقہ، ہبہ اور وصیت جائز	1147	پھلوں میں تم میرے شریک ہو
1161	ہے خواہ وہ تقسیم شدہ ہو یا غیر تقسیم شدہ	1147	درختوں اور کھجوروں کو کاٹنا
	جس نے کہا کہ پانی والے کا اُس پر زیادہ حق ہے حتیٰ کہ وہ	1148	ٹھیکے پر زمین دینا
	سیراب کر لے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اضافی	1148	نصف یا کم و بیش بٹائی پر کاشتکاری کرنا

1176	جو لوگوں کا مال لے اور نیت ادا کرنا یا ہڑپ کرنا ہو	1162	پانی کو نہ روکا جائے
1176	قرض ادا کرنا		جو اپنی زمین میں کنواں کھودے تو وہ کسی کے گرنے کا ذمہ
1177	اؤٹ قرض لینا	1163	دار نہیں ہے
1177	اچھے طریقے سے مطالبہ کرنا	1163	کنوئیں کے بارے میں
1178	کیا بدلے میں زیادہ عمر کا جانور دیا جاسکتا ہے	1163	تنازعہ اور اس کا فیصلہ
1178	احسن طریقے سے قرض ادا کرنا	1164	مسافروں کو پانی سے روکنے کا گناہ
	جو اس کے حق سے کم ادا کرے یا قرض خواہ معاف کر دے	1164	نہر کا پانی روکنا
1179	تو جائز ہے	1165	بلند زمین کو نشیب سے پہلے سیراب کرنا
	جب بات کرے اور قرض کی کھجوروں کے عوض کھجوریں وغیرہ	1165	بلند زمین والے کا شخنوں تک سیراب کرنا
1179	اُسے دے	1166	پانی پلانے کی فضیلت
1180	جو قرض سے پناہ مانگے		جس کے نزدیک حوض اور مشک والا اپنے پانی کا زیادہ حقدار
1181	مقروض کی نماز جنازہ	1167	ہے
1181	مال دار کا ٹال مٹول سے کام لینا ظلم ہے	1169	نہیں ہے کوئی چراگاہ مگر اللہ اور اس کے رسول کی
1181	صاحب حق کو تقاضا کرنے کا حق ہے	1169	آدمیوں اور جانوروں کا نہروں سے پانی پینا
	اگر کوئی کسی مفلس کے پاس اپنا مال بیع، قرض یا امانت کی	1170	ابندھن اور سوکھی گھاس کی خرید و فروخت
1182	صورت میں پائے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے	1172	جاگیریں لکھنا
	جو قرض خواہوں سے کل پرسوں کی مہلت لے اور اس کا مقصد	1172	جاگیریں لکھ کر دینا
1183	ٹال مٹول نہ ہو	1173	اؤٹنیوں کو پانی کے قریب ڈوہنا
	جو مفلس یا دیوالیہ کا مال فروخت کر کے قرض خواہوں میں تقسیم		وہ آدمی جس کے باغ میں سے گزر گاہ یا پانی پینے کی چیز
1183	کر دے یا اسی کو عطا کر دے کہ اپنے اوپر خرچ کر لے	1173	ہو
1184	مقررہ مدت کے وعدے پر قرض دینا یا بیع کرنا	43- کتاب فی الاستقراض و اداء	
1184	قرض میں کمی کرنے کی سفارش کرنا	الدَّيُونِ وَالْحَجْرِ وَالتَّقْلِيلِ	
1185	مال ضائع کرنے کی ممانعت		جو کوئی چیز ادھار خریدے خواہ اس کے پاس قیمت ہو یا اس
	غلام اپنے آقا کے مال کا نگہبان ہے اور تصرف نہ	1175	وقت موجود نہ ہو

1197	والے کا ہے	1188	کی اجازت سے
1198	جب دریا میں لکڑی یا کوز یا اسکی مثل پایا جائے	44- کِتَابُ الْخُصُومَاتِ	
1198	جب کوئی راستے میں کھجور پائے	مقروض کو گرفتار کر کے لے جانے کا بیان اور مسلمانوں اور	
1199	اہل مکہ کی گری پڑی چیز کی کس طرح تشہیر کیا جائے؟	1188	یہودیوں کے درمیان دشمنی
1200	کسی کا موشی بغیر اجازت کے نہ دوہا جائے	جس نے پاگل اور کم عقل کے معاملے کو رد کیا ہو اگرچہ حاکم نے	
	جب سال کے بعد گرے پڑے مال کا مالک آئے تو اُسے	1190	اُسے منع نہ کیا ہو
1201	واپس لوٹائے کیونکہ یہ اُس کے پاس امانت ہے	جو کمزور وغیرہ کی کوئی چیز فروخت کر کے قیمت ادا کر دے اور	
	کیا گری پڑی چیز اس لئے اٹھائی جائے کہ تلف نہ ہو اور کسی	اُسے سنبھالنے اور حفاظت کرنے کا حکم دے، اگر وہ منع کرنے	
1202	نا اہل کے ہاتھ نہ آ جائے	کے بعد بھی خراب کر دے جب کہ نبی کریم ﷺ نے مال کو	
	جس نے گری پڑی چیز کی خوب تشہیر کی اور وہ حاکم کے سپرد نہ	تلف کرنے سے منع فرمایا ہے اور اُس شخص سے فرمایا جس کو	
1202	تجارت میں دھوکا دیا جاتا تھا کہ کہہ دیا کرنا: دھوکا نہ دینا اور نبی	کی	
1203	چرواہے سے دودھ مانگنا	1190	کریم ﷺ نے اُس کا مال نہیں لیا
46- کِتَابُ الْمَظَالِمِ وَالْغَصَبِ		1191	فریقین کا ایک دوسرے کے بارے میں گفتگو کرنا
1205	مظالم کا بدلہ	1193	مجرموں اور جھگڑنے والوں کو گھروں سے نکال دینا
	ارشاد خداوندی ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: "ارے ظالموں پر	1193	میت کے وحی کا دعویٰ کرنا
1206	خدا کی لعنت،،	1193	جس سے نقصان کا اندیشہ ہو اُسے باندھ کر رکھنا
	کوئی مسلمان نہ کسی پر ظلم کرے اور نہ اُسے ظالم کے حوالے	1194	حرم میں کسی کو باندھنا یا قید کرنا
1207	کرے	1194	مقروض کا پیچھا کرتے رہنا
1207	اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم	1195	قرض کا مطالبہ کرنا
1208	مظلوم کی مدد	45- کِتَابُ فِي اللَّقَطَةِ	
1208	ظالم سے بدلہ لینا	1196	جب مالک صحیح نشانیاں بتادے تو مال اُسے دے دیا جائے
1208	مظلوم کا معاف کر دینا	1196	گم شدہ اونٹ
1209	ظلم قیامت میں تاریکیوں کی شکل میں ہوگا	1197	گم شدہ بکری
1209	مظلوم کی بددعا سے ڈرنا اور بچنا		جب گرے ہوئے مال والا سال تک نہ ملے تو یہ پانے

1218	جس نے کسی پر ظلم کیا اور مظلوم نے اُسے معاف کر دیا تو کیا رکھنا
1210	اُس ظلم کو بیان کرے؟ جو اپنے اونٹ کو بلاط یا مسجد کے دروازے پر باندھ دے
1223	جب کوئی کسی کے ظلم کو معاف کر دے تو اب رجوع نہیں کر سکتا
1223	کسی قوم کی کوڑی کے پاس ٹھہرنا اور پیشاب کرنا
1210	جب کوئی کسی کو اجازت یا معافی دے اور واضح نہ کرے کہ وہ جو لوگوں کو ازیت دینے والی شاخ کو لے کر راستے سے دور کتنی؟
1211	ظلم از میں دبا لینے کا گناہ
1211	جب راستہ عام میں اختلاف رائے پیدا ہو جائے اور وہ جگہ راستے میں پڑتی ہو، مالک وہاں عمارت بنانا چاہیں تو سات گز
1212	زمین اُس میں سے راستے کے لیے چھوڑ دیں
1224	ارشاد خداوندی ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: اور وہ سب سے بڑا
1224	جھگڑا ہے
1213	صلیب کو توڑنا اور خنزیر کو قتل کرنا
1213	جانتے بوجھتے ناجائز بات پر جھگڑنے کا گناہ
1214	جب جھگڑے تو بدکلامی کرے
1225	مظلوم جب ظالم کا مال پائے تو کیا قصاص کے طور پر لے سکتا
1214	ہے؟
1227	جواپنے مال کی حفاظت میں لڑے
1215	ساہبانوں کا بیان
1227	جب کوئی کسی کا پیالہ یا اور چیز توڑ دے
1227	ایک پڑوسی دوسرے کو اپنی دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے منع نہ کرے
47- کتاب الشکر	کھانے، نوشہ اور سامان میں شرکت
1229	کھانے، نوشہ اور سامان میں شرکت
1216	گھروں کے صحنوں اور راستوں میں بیٹھنا
1216	جو مال دو حصے داروں کا ہو تو دونوں زکوٰۃ میں برابر برابر
1231	راستے میں کنواں کھودنا جب کہ کسی کو اُس سے تکلیف نہ ہو
1231	بکریاں تقسیم کرنا
1217	تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانا
1218	مشتز کہ کھجوروں میں سے دو ملا کر نہ کھائے جب تک اُس کا
1232	بالا خانوں میں اونچے اور نیچے جھرد کے اور روشن دان وغیرہ
	ساتھی اجازت نہ دے

49- کتاب العتق

- 1245 غلام آزاد کرنے کی فضیلت
- 1245 کس غلام کا آزاد کرنا افضل ہے
- 1245 غلام آزاد کرنا سورج گرہن اور دوسری علامتوں کے وقت مستحب ہے
- 1246 جب دو آدمیوں کے مشترک غلام یا مشترک لونڈی کو آزاد کیا جائے
- 1246 جب کسی نے غلام کو اپنے حصے کا آزاد کیا اور اس کے پاس مال نہ ہو تو غلام سے کام لیتے وقت مشقت میں نہ ڈالا جائے بلکہ مکاتبت کی طرح ہو
- 1248 آزاد کرنے اور طلاق دینے میں غلطی اور بھول کر آزاد کرنا صرف رضا الہی کے لیے ہے
- 1249 جب کوئی اپنے غلام سے کہے کہ وہ اللہ کے لیے ہے اور آزاد کرنے میں نیت اور گواہوں کا ہونا
- 1250 ائم و لد کا بیان
- 1251 مدبر کی بیع
- 1252 ولاء کی فروخت اور اس کا بہہ کرنا
- 1252 جب کسی کا بھائی یا چچا قید ہو جائے، اگر وہ مشرک ہو تو کیا اس کا فدیہ دیا جاسکتا ہے؟
- 1253 مشرک غلام کو آزاد کرنا
- 1254 جو کسی عربی کا مالک ہو جائے تو اس کو بہہ کرنے، فروخت کرنے، جماع کرنے، فدیہ دینے اور اس کے بچوں کو قید کرنے کا بیان
- 1254 اپنی لونڈی کو ادب سکھانے اور تعلیم دینے کی فضیلت
- 1233 چیزوں کو ساتھیوں میں مناسب قیمت کے ساتھ تقسیم کرنا
- 1233 کیا تقسیم کرنے اور حصہ لینے میں قرعہ اندازی کی جائے
- 1234 یتیم اور اہل میراث کی شرکت
- 1235 زمین وغیرہ میں شرکت
- 1236 جب شرکاء گھر کو تقسیم کر لیں تو واپس لوٹانے اور شفعہ کرنے کا حق نہیں
- 1236 سونے چاندی میں شرکت اور جو چیز مصرف میں آئے
- 1237 زراعت میں ذمیوں اور مشرکوں کی مشارکت
- 1237 بکریوں کو تقسیم کرنا اور ان میں انصاف
- 1237 کھانے وغیرہ میں شرکت
- 1238 لونڈی غلام میں شرکت
- 1239 قربانی کے جانوروں اور اونٹوں میں شریک ہونا اور جب ایک شخص دوسرے کا اس وقت شریک ہو جبکہ قربانی کا جانور روانہ کر دیا ہو
- 1239 جس نے تقسیم کے وقت دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا
- 48- کتاب الزہن
- 1241 حالت اقامت میں رہن رکھنا
- 1241 جس نے اپنی زرہ گروی رکھی
- 1241 ہتھیار گروی رکھنا
- 1242 سواہی کا جانور اور دودھ کا جانور گروی رکھنا
- 1243 یہود وغیرہ کے پاس رہن رکھنا
- 1243 جب راہن اور مرتہن میں اختلاف ہو تو مدعی علیہ کی پوزیشن

1272	حضور ﷺ نے فرمایا کہ غلام تمہارے بھائی ہیں انہیں وہی شکار کا ہدیہ قبول کرنا
1273	کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو 1257 ہدیہ قبول کرنا
1273	جو غلام اپنے رب کی عمدہ عبادت کرے اور اپنے آقا کی ہدیہ قبول کرنا
1275	بھلائی چاہے 1258 جو اپنے صاحب کے لیے تحفہ بھیجے اور تحفہ بھیجے وقت اس کی
1278	غلام پر ہاتھ اٹھانا ناپسندیدہ ہے، نیز عبدی یا امتی کہنے کا خاص بیوی کی باری کا لحاظ رکھے
1278	بیان 1259 جو ہدیہ واپس نہ کیا جائے
1278	جب کسی کا خادم کھانا لے کر آئے 1262 جو غائب چیز کے ہبہ کرنے کو جائز سمجھے
1278	غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے 1262 ہبہ کا بدلہ لینا
1279	جب غلام کو مارے تو چہرے پر مارنے سے بچے 1263 بیٹے کے لیے ہبہ کرنا جب کوئی اپنے بیٹے کو کوئی چیز دے تو جائز
1279	50- کتاب المکاتب اپنے مکاتب غلام پر تہمت لگانے کا گناہ مکاتب کی قسطوں کا دے اور اس پر کوئی گواہی نہ دے
1279	بیان اور سالانہ ایک قسط ہے 1264 ہبہ میں گواہ بنانا
1280	مکاتب سے کیا شرط کرنا جائز ہے اور جو ایسی شرط رکھے کہ اللہ خاوند کا بیوی کو اور بیوی کا خاوند کو ہبہ کرنا
1282	کی کتاب میں نہ ہو تو وہ باطل ہے 1265 عورت کا شوہر کے ہوتے ہوئے دوسرے کو ہبہ کرنا اور آزاد
1282	مکاتب کا تعاون چاہنا اور لوگوں سے سوال کرنا 1266 کرنا یہ جائز ہے جبکہ عورت احمق نہ ہو اگر عورت احمق ہو تو جائز
1282	مکاتب کی بیع جبکہ وہ راضی ہو 1267 نہیں ہے
1283	جب مکاتب کسی سے کہے کہ مجھے خرید کر آزاد کر دو اور وہ اسی کس سے ہدیہ کا آغاز کیا جائے؟
1283	لیے خریدے 1268 جو کسی وجہ سے ہدیہ قبول نہ کرے
1285	51- کتاب الہبۃ وفضلہا وَالْتَّحْرِیضُ عَلَیْہَا جب کوئی ہبہ یا وعدہ کرے اور چیز دینے سے پہلے فوت ہو جائے
1285	ہبہ کرنے کی فضیلت اور اس کی رغبت دلانا 1269 غلام اور سامان پر کس طرح قبضہ کیا جائے
1286	تھوڑی چیز ہبہ کرنا 1270 کسی نے کوئی چیز ہبہ کی، دوسرے نے قبضہ کر لیا اور یہ نہ کہا
1287	جو اپنے دوستوں سے کوئی چیز مانگے 1270 کہ میں نے قبول کی
1287	جس نے پانی مانگا 1271 جب کوئی اپنا قرضہ کسی کو ہبہ کرے

- 1288 ایک چیز چند آدمیوں کو ہبہ کرنا
- 1289 مقبوضہ غیر مقبوضہ، تقسیم شدہ اور غیر تقسیم شدہ چیز کا ہبہ کرنا
- 1290 جب چند آدمی کوئی چیز کسی قوم کو ہبہ کریں
- جس کو ہدیہ دیا جائے اور اس کے پاس لوگ بیٹھے ہوں تو
- 1291 حقدار وہی ہے
- جب کسی آدمی کو اونٹ ہبہ کیا اور وہ اس پر سوار ہو، تو جائز
- 1292 ہے
- 1292 وہ ہدیہ جس کا پہننا پسند نہ ہو
- 1294 مشرکوں کا ہدیہ قبول کرنا
- 1295 مشرکوں کے لیے ہدیہ
- کسی کے لیے جائز نہیں کہ اپنی ہبہ کی ہوئی چیز اور صدقہ کو
- 1296 واپس لے
- 1297 ہبہ کی گواہی ایک بھی کافی ہے
- 1298 عمری اور رقبی کے بارے میں اقوال
- 1299 جس نے لوگوں سے عاریتاً گھوڑا لیا
- 1299 دلہن کے لیے زفاف کے موقع پر کوئی چیز عاریتاً لینا
- 1299 دودھ دینے والے جانور کی فضیلت
- اگر کوئی کہے کہ میں نے رواج کے مطابق خدمت کرنے کیلئے
- 1302 تجھے یہ لونڈی دی تو جائز ہے
- جب کوئی سواری کے لئے گھوڑا دے تو وہ عمری اور صدقہ کی طرح
- 1302 ہے

عرض ناشر

الحمد للہ کہ ادارہ پروگریسو بکس کے قیام سے لے کر اب تک ہم کارپردازان ادارہ ہمت وقت اور ہر آن اسی کوشش میں مصروف رہتے ہیں کہ اس ادارے سے مذہبیات اور ادبیات پر بہترین کتب اپنے کرم فرما حضرات کی خدمت میں پیش کی جائیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور نبی رحمت ﷺ کی نگاہِ رحمت اور قارئین کرام کے تعاون سے ہم آج تک اسی نصب العین کی تکمیل میں مشغول و مصروف رہے ہیں اور اب تک ہم نے اپنی جو مطبوعات آپ کی خدمت میں پیش کی ہیں ان کی پسندیدگی اور قبولیت نے اس راہ میں ہمیں اور زیادہ سرگرم عمل بنادیا ہے اور اب تک دینی کتب کے اصل متون یا ان کے تراجم کو موجودہ نسل کی رہنمائی کے لیے پیش کرنا ہی ہمارا مقصود اور نصب العین بن گیا ہے۔ انشاء اللہ! ہم اس راہ میں اور زیادہ سرگرمی سے اپنے قدم اٹھائیں گے۔

آفتاب رسالت سے اقتباس شدہ ہدایت کا ذریعہ آیات قرآنی اور احادیث رسول ﷺ ہیں۔ پھر فکر آخرت کا یہ تقاضا ہے کہ انسان ایسے عقائد و خیالات اور اعمال کو اپنائے جن پر اللہ تعالیٰ ناراض نہ ہو بلکہ راضی ہو اور یہ ان بارگاہ رسالت کی رہنمائی کے بغیر ممکن نہیں۔

اسی بات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے آپ کا ادارہ پروگریسو بکس نے انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے بہت سی نادر کتابیں شائع کی ہیں جیسے صحیح ابن حبان، صحیح ابن خزیمہ، مسند حمیدی، سنن ابوداؤد شریف، مؤطا امام مالک، مؤطا امام محمد، شرح مسند امام اعظم، شرح المعجم الصغیر للطبرانی، ریاض الصالحین (ترجمہ)، شرح آثار السنن، مختصر صحیح بخاری، مختصر صحیح مسلم، احیاء العلوم، تاریخ الخلفاء اور دیگر ادارہ خریدار حضرات کی ڈیمانڈ پوری کرنے میں مصروف عمل ہے۔

اسی حوصلہ افزائی کا نتیجہ ہے کہ ہم نے حدیث شریف کی عظیم اور مستند کتاب ”صحیح بخاری“ کا عام فہم اور سلیس ترجمہ اپنے کرم فرماؤں کی خدمت میں پیش کیا ہے۔

اس عظیم کتاب کا آسان اور سلیس ترجمہ کرنے والے علامہ ابو تراب محمد ناصر الدین ناصر الممدنی عطاری ہیں، ادارہ اس سے پہلے مولانا کی شرح ریاض الصالحین، شرح شمائل ترمذی، شرح درود تاج، شرح کشف المحجوب، شرح آثار السنن وغیرہ بھی شائع کر چکا ہے اور انشاء اللہ یہ سلسلہ آگے جاری رہے گا۔

ہم نے اپنی مطبوعات کو حسن صوری سے آراستہ پیراستہ کرنے میں کبھی کوتاہی سے کام نہیں لیا ہے، جس قدر بھی ممکن ہو سکا اور جماعتی حسن سے اپنے کرم فرماؤں کی خدمت میں پیش کیا ہے اور آپ نے ہماری اس کوشش کو سراہا ہے۔

اسی نصب العین کے تحت پیش نظر کتاب ”صحیح بخاری“ کو بھی بھرپور طریقے سے حسن معنوی کی طرح حسن ظاہری سے آراستہ کرنے میں بے اعتنائی نہیں برتی ہے۔

امید ہے کہ یہ گراں مایہ کتاب ہماری دیگر مطبوعات کی طرح آپ سے شرف قبول حاصل کرے گی۔
آخر میں گزارش ہے کہ جب آپ اس عظیم کتاب سے استفادہ کریں تو اپنے لیے دعا کرتے ہوئے ہمارے ادارہ کے تمام لوگوں کے لیے بھی ضرور دعا مانگیں۔

والسلام!
میاں غلام رسول
میاں شہباز رسول
میاں جواد رسول
میاں شہزاد رسول



ابتداء

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ایک مسلمان اپنے رب عزوجل کی رضا و خوشنودی اپنے رب عزوجل کی عبادت اور اس کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت و تعلیمات پر عمل کے ذریعہ ہی حاصل کر سکتا ہے جو اپنے رب عزوجل کی رضا پانے میں کامیاب ہو گیا درحقیقت وہی دنیا و آخر کی بھلائیاں و کامیابیاں پانے میں کامیاب ہو گیا۔ بلاشبہ ہمارے نبی کریم و رحیم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انسانوں کی رشد و ہدایت کے لیے اس دنیا میں جلوہ افروز ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک اقوال و افعال، سیرت و کردار، اخلاق و معاملات، طلب حق کے متلاشیوں کے لیے نور ہدایت ہیں۔

ہمارے اسلاف و بزرگان دین کی زندگی کے انمول لمحات نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرنے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان و ارشادات کو پھیلانے میں صرف ہوئے اور اس طرح انہوں نے زندگی کے ان لمحات کو بیش قیمت بنا کر اپنے لیے سرمایہ آخرت بنا لیا، یقیناً انہوں نے یہ عظیم دینی کام محض رضائے الہی پانے اور جذبہ اصلاح امت کی خاطر کیا، اسی لیے بارگاہ الہی میں ان کی یہ عظیم دینی خدمت ایسی مقبول ہوئی کہ قیامت تک کے لیے لوگوں کے دلوں میں ان کی عظمت و عقیدت نقش ہو گئی۔

ان ہی بزرگوں میں سے ایک عظیم بزرگ امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ رحمۃ اللہ القوی ہیں جنہوں نے نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک اقوال و افعال کو اپنی گرانقدر مایہ ناز تصنیف لطیف بنام ”صحیح بخاری“ میں انتہائی عمدہ و احسن انداز میں جمع فرمایا ہے اور راہ حق کے سالکین کے لیے مشعل راہ کا انتظام فرمایا ہے۔

بزرگ موصوف کی اس عظیم دینی خدمت اور اس کے صلہ میں انہیں ملنے والی عزتیں، کرامتیں اور آخرت کے لیے جمع ہونے والے اجر و ثواب کے خزانے اس قدر قابل رشک ہیں کہ حقیر پُر تقصیر کو ان رحمتوں اور برکتوں میں کچھ حصہ پانے کا جذبہ و شوق بیدار ہوا اور ذہن بنایا کہ اس مایہ ناز تصنیف کی شرح لکھی جائے، مگر فوراً اپنے بے وقعتی و کم علمی کا احساس ہوا اور قلم اٹھانے کی جرأت نہ ہوئی، مگر روز بروز یہ خیال جڑ پکڑتا گیا کہ اس مایہ ناز تصنیف کی شرح کے ذریعے مسلمانوں کو نہایت قیمتی علمی خزانے سے مالا مال کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ رب عزوجل کی رحمت پر بھروسہ اور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر کرم کی امید رکھتے ہوئے قلم اٹھانے کی جرأت کی اور توجہ ~~مشرشت~~ آسانیاں

پیدا ہوتی چلی گئیں اور یوں الحمد للہ عزوجل یہ شرح پایہ تکمیل کو پہنچی اور اس طرح حقیر پر تقصیر سے رب عزوجل نے اپنے محبوب کے مبارک اقوال و افعال کو سہل انداز میں مسلمانوں تک پہنچانے کا کام لے لیا۔ اے کاش! وہ اس خدمت کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرما لے ورنہ دین کا کام تو وہ اپنے فاسق بندوں سے بھی لے لیتا ہے۔

اس تالیف میں کوشش کی گئی ہے کہ ہر حدیث کا ترجمہ سہل اور عام فہم انداز میں کی جائے۔ ساتھ ہی یہ خیال بھی رکھا گیا ہے کہ انداز اصلاحی ہو اس کے علاوہ چند اور خصوصیات بھی اس شرح میں شامل ہیں۔

آیات مبارکہ و احادیث کریمہ اور دیگر عبارات و جزئیات کی تخریج کی گئی ہے۔

کئی مقامات پر حسب ضرورت فوائد کو شامل کیا گیا ہے۔

الحمد للہ احسان! اپنی خصوصیات کے سبب صحیح بخاری کا یہ ترجمہ نہ صرف طلباء بلکہ استاذ و علماء کے لیے بھی بے حد مفید ثابت ہوگی۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اور اپنے پیاروں کے وسیلے سے فقیر کی اس کاوش کو قبول فرما کر آخرت میں ذریعہ نجات بنائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

علامہ ابو تراب محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری



حالات امام بخاری رحمہ اللہ

امام بخاری رحمہ اللہ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے اور نام و نسب یہ ہے: محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزبہ۔ اس لفظ کو باء موحده کے فتح اور رائے مہملہ کے سکون اور دال مہملہ کے کسرہ اور زاء مجمرہ کے سکون اور اُس کے بعد کی باء موحده کو فتح اور تاء تانیث موقوفہ سے پڑھنا چاہیے۔ بردزبہ دہقان بخارا کی لغت میں کاشکار یا کارندہ کو کہتے ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ کو ولاء کی طرف نسبت کر کے جعلی کہتے ہیں چونکہ اُس زمانہ کا یہ دستور تھا کہ جو شخص کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہوتا تھا اُس کو اُسی کے قبیلہ کی طرف منسوب کرتے تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کے جد ثانی مغیرہ حاکم بخارا ایمان (بخاری) کے ہاتھ پر اسلام لائے تھے اُس وجہ سے امام بخاری کو بھی جعلی کہنے لگے۔

امام بخاری رحمہ اللہ ۱۳ شوال ۱۹۴ھ کو جمعہ کے دن نماز جمعہ پیدا ہوئے۔ آپ کمزور جسم کے تھے نہ دراز قامت نہ کوتاہ قد بلکہ درمیانہ قدر رکھتے تھے۔ امام بخاری بچپن میں ہی یتیم ہو گئے تھے اُس وجہ سے اُن کی والدہ کو اس کا سخت قلق رہتا تھا (اور وہ نہایت گریہ وزادی سے خدا تعالیٰ کی جناب میں اُن کی بصارت کے لیے دعا کیا کرتی تھیں) ایک شب کو اُن کی والدہ نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں دیکھا آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تیری گریہ وزاری اور دعا کے سبب سے تیرے فرزند کو بصارت عنایت فرمائی۔ جب وہ صبح کو اُٹھیں تو اپنے لخت جگر کی آنکھوں کو روشن دیکھا پایا۔

(امام بخاری رحمہ اللہ کو احادیث یاد کرنے کا شغف و شوق بچپن ہی سے تھا) چنانچہ دس سال کی عمر میں یہ حالت تھی کہ مکتب میں جس جگہ پر حدیث کا نام سنتے فوراً اُس کو یاد کر لیتے۔ مکتب سے فراغت پائی اور یہ معلوم ہوا کہ بخارا میں داخلی علماء حدیث میں سے ہیں تو اُن کی خدمت میں آمد و رفت شروع کی۔ ایک روز کا واقعہ ہے کہ داخلی اپنے نسخہ میں سے لوگوں کو احادیث سنارہے تھے۔ اشادرس میں اُن کی زبان سے نکلا: ”سفیان عن ابی الزبیر عن ابراہیم“۔ امام بخاری رحمہ اللہ فوراً بول پڑے کہ حضرت ابو الزبیر رضی اللہ عنہ تو ابراہیم سے روایت نہیں کرتے۔ مگر جب داخلی نے اُن کی بات کو تسلیم نہ کیا تو امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا کہ اس کو اصل نسخہ میں تو دیکھنا چاہیے چنانچہ داخلی اپنے مکان میں تشریف لے گئے اور اصل نسخہ پر نظر ڈالی باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ اُس لڑکے کو بلاؤ۔ جب امام بخاری حاضر ہوئے تو داخلی نے فرمایا کہ میں اُس وقت جو پڑھا تھا بے شک وہ غلط نکلا۔ اب آپ بتلائیں کہ صحیح کس طرح ہے۔ اس پر امام بخاری رحمہ اللہ نے عرض کیا کہ صحیح ”سفیان عن الزبیر بن عدی عن ابراہیم“ ہے۔ داخلی حیران ہو گئے اور کہا کہ واقعی ایسا ہی ہے۔ پھر قلم اٹھا کر

قرآن نے نسخہ کی تصحیح کی۔

یہ واقعہ اُن کی عمر کے گیارہویں سال کا ہے۔ جب امام بخاری سولہ سال کے ہوئے تو آپ نے (عبداللہ) ابن المبارک کی تمام کتابیں یاد کر لیں۔ اور وکیع کے نسخے بھی ازبر کر لئے۔ پھر اپنی والدہ اور بھائی احمد کے ہمراہ برائے حج مکہ معظمہ تشریف لے گئے۔ حج سے فراغت پائی تو اُن کی والدہ اور بھائی وطن واپس چلے آئے اور وہ خود بلادِ حجاز میں طلبِ حدیث کے لیے رُک گئے۔ جب اٹھارہ سال کے ہوئے تو سلسلہ تصنیف شروع کیا اور فضائلِ صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمۃ اللہ علیہم اور اُن کے اقوال کا ذخیرہ فراہم کرنے لگے یہاں تک کہ اس کو ایک مجموعہ کی شکل دے کر اور مرثیہ کر کے رسول اللہ ﷺ کے روضہ مبارک پر کتاب التاریخ کا مسودہ شروع کر دیا۔ آپ راتوں کو چاند کی روشنی میں لکھ کر کرتے تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ اس تاریخ میں کوئی ایسا نام نہیں ہے جس کے بارے میں ایک طویل قصہ مجھے یاد نہ ہو۔ اگر کتاب کی طوالت اور شاگردوں کے ملال اور اُکتا جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ان تمام قصوں کو اس تاریخ میں لکھ دیتا۔

حاشد بن اسمعیل (جو امام بخاری کے زمانہ کے محدث ہیں) کہتے ہیں کہ امام بخاری طلبِ حدیث کے لئے میرے ہمراہ شیوخِ وقت کی خدمت میں آمد و رفت رکھتے تھے لیکن اُن کے پاس قلم و دوات یعنی لکھنے کا سامان کچھ نہ ہوتا تھا اور نہ وہاں کچھ لکھتے تھے۔ میں نے اُن سے کہا کہ جب تم حدیث کو سن کر لکھتے نہیں تو تمہارے آنے جانے سے کیا فائدہ۔ اس طرح کا سننا تو ہوا کی طرح ہے کہ ایک کان سے گھس کے دوسرے کان سے نکل جاتی ہے۔ سولہ دن کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ تم لوگوں نے مجھ کو بہت تنگ کر دیا۔ آؤ اب میری یاد کا اپنے نوشتوں سے مقابلہ کرو۔ اس مدت میں ہم نے پندرہ ہزار حدیثیں لکھی تھیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے ازبرِ صحت کے ساتھ سب کو اس طرح سنایا کہ میں خود اپنی لکھی ہوئی کو اُن سے صحیح کرتا تھا۔ اس کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا کہ تم یہ خیال کرتے ہو کہ میں عبث اور بے فائدہ سرگردانی کرتا ہوں۔

حاشد بن اسمعیل کہتے ہیں کہ میں اُسی روز سمجھ گیا کہ یہ ہونہار ہیں اور (آگے چل کر) کوئی اُن سے مقابلہ نہ کر سکے گا۔

اس جامع (صحیح بخاری) کی تصنیف کا سبب یہ ہوا کہ وہ ایک دن اسحاق بن راہویہ کی مجلس میں حاضر تھے۔ اسحاق بن راہویہ کے احباب نے کہا کہ کیا اچھا ہو اگر اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اس کی توفیق دے کر سنن میں کوئی ایسا مختصر تیار کرے جس میں صرف وہ صحیح حدیثیں ہوں جو صحت میں اعلیٰ مرتبہ رکھتی ہیں۔ تاکہ عمل کرنے والے بلا خوف و تردد مجتہدین کی طرف مراجعت کے بغیر اس پر عمل پیرا ہوں۔ امام بخاری رحمہ اللہ کے دل میں یہ بات جاگزیں ہو گئی اور اُسی وقت سے

اس جامع کی تصنیف کا خیال پیدا ہوا۔ چنانچہ چھ لاکھ حدیثوں کے اس ذخیرہ میں سے جو اُن کے پاس موجود تھا، انتخاب شروع کیا جو اُن میں صحیح ترین تھیں اُن پر اکتفا کیا۔ اور بعض وہ احادیث جو اسی درجہ پر صحیح تھیں ان کو طوالت کے خوف یا کسی دوسرے سبب سے چھوڑ بھی گئے۔

امام بخاری رحمہ اللہ جب کسی حدیث کو لکھنے کا ارادہ کرتے تھے تو اڈل غسل کر کے دو رکعت نفل ادا کرتے اور پھر اس کو لکھتے۔ چنانچہ سولہ سال کے عرصہ میں اس انتخاب سے فراغت پائی۔ جب اس کا قصد کیا کہ اُن حدیثوں کی اُن کے مضمون کے مطابق ترتیب دی جائے (اس کو اصطلاح محدثین میں ترجمۃ الباب کہتے ہیں) تو مدینہ منورہ میں قبر مبارک اور منبر رسول اللہ ﷺ کے درمیانی مقام میں اس اہم کام کو انجام دیا۔ ہر ترجمہ پر دو رکعت نفل ادا کرتے تھے۔

الغرض امام بخاری رحمہ اللہ کی حُسن نیت کا نتیجہ تھا کہ یہ جامع اس قدر مقبول ہوئی کہ اُن کی زندگی میں ہی اُس کو نوے ہزار آدمیوں نے آپ سے بلا واسطہ سنا جن میں سب سے آخری فربری ہیں اور آج کل اُن کی روایت میں علو اسناد کی وجہ سے شائع و مشہور ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کی نادر باتوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے: مجھ کو اُمید ہے کہ قیامت کے دن مجھ سے کسی شخص کی غیبت کا سوال نہ کیا جائے گا کیونکہ میں نے بفضل کسی کی غیبت نہیں کی۔ سبحان اللہ کس قدر تعقّف اور تواضع تھا۔ (خدا تعالیٰ ہر مسلمان کو اس کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین)

طریقہ صالحین کے مطابق امام بخاری رحمہ اللہ کو بھی محنت و ابتلاء یہ پیش آیا کہ خالد بن احمد ذہلی امیر بخارا نے اُن کو اس امر کی تکلیف دینی چاہی کہ اس کے مکان پر آ کر اس کے بیٹوں کو جامع و تاریخ اور دوسری کتابوں کا درس دیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ یہ حدیث کا علم ہے میں اس کو ذلیل کرنا نہیں چاہتا۔ اگر تم کو غرض ہے تو اپنے بیٹوں کو میری مجلس میں بھیج دیا کرو تا کہ دوسرے طلبہ کی طرح وہ بھی علم حاصل کریں۔ امیر نے کہا کہ اگر ایسا ہے تو جس وقت میرے بیٹے آپ کے پاس آئیں آپ دوسرے طلبہ کو اپنی خدمت میں نہ آنے دیں۔ میرے دربان اور چوہدرار دروازہ پر تعینات رہیں گے میری نخوت اس کی اجازت نہیں دیتی کہ جس مجلس میں میرے بیٹے موجود ہوں وہاں جو لائے دھنئے بھی اُن کے ہم نشین ہوں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کو بھی قبول نہ کیا اور فرمایا کہ یہ علم پیغمبر کی میراث ہے اس میں ساری اُمت شریک ہے کسی کو کوئی خصوصیت نہیں۔ اس گفت و شنید سے امیر مذکور امام بخاری رحمہ اللہ سے رنجیدہ ہو گئے۔ طرفین میں کدورت بڑھتی رہی۔ نوبت بایں جا رسید کہ امیر مذکور نے ابن ابی الورقا اور اُس وقت کے دوسرے علماء ظاہری کو اپنے ساتھ ملا لیا اور امام بخاری رحمہ اللہ کے مسلک پر طعن کرنے لگے اور ان کے اجتہاد میں غلطیاں نکال کر ایک محضر تیار کرایا اور اس حیلہ و بہانہ سے بخارا سے ان کو نکال دیا۔ امام بخاری رحمہ اللہ وہاں سے روانہ ہوئے تو انہوں نے جنابِ الہی میں دعا کی کہ اے

اللہ! ان لوگوں کو اُس بلا میں مبتلا کر جس میں وہ مجھ کو کرنا چاہتے ہیں۔ ابھی ایک ماہ بھی پورا گزرنے نہ پایا تھا کہ خالد بن احمد معزول ہوئے، خلیفہ کا حکم پہنچا کہ اُن کو گدھے پر سوار کر کے شہر میں گھمائیں۔ انجار کار اُن کو کامل تباہی کا سامنا ہوا جیسا کہ کتب تاریخ میں لکھا ہوا ہے اور مشہور ہے۔ حریث بن ابی الوراق کو بھی بجمہ رسوائی اور فضیحت کا منہ دیکھنا پڑا، ان کا وقار خاک میں مل گیا۔ نیز اس وقت کے اُن علماء کو بھی جو امام بخاری رحمہ اللہ کے در پی تذلیل اور (خالد بن احمد ذہلی کے) مشورہ میں شریک تھے پوری پوری آفت پہنچی۔

امام بخاری رحمہ اللہ اس بیکسی کی حالت میں پہلے نیشاپور گئے جب وہاں کے امیر سے بھی نہ بنی تو وہاں سے مراجعت کر کے خرنگ تشریف لائے (یہ ایک گاؤں کا نام ہے جو سمرقند سے تین فرسخ (دس میل کے فاصلہ) پر واقع ہے) ۲۵۶ھ میں شب شنبہ کو جو لیلۃ الفطر تھی عشاء کی نماز کے وقت اُسی جگہ امام بخاری رحمہ اللہ کا انتقال ہوا۔ عید کے دن نمازِ ظہر کے بعد دفن کر دیئے گئے۔

امام بخاری کی عمر ۶۲ سال کی ہوئی۔ چنانچہ کہا گیا:

”وَلَدَفِي صَدَقٍ وَعَاشٍ حَمِيدًا وَمَاتَ فِي نَوْرٍ“

اس جملہ میں صدق کے اعداد ۱۹۴، ان کی پیدائش، حمید کے اعداد ۶۲، ان کی عمر اور نور کے اعداد ۲۵۶، ان کی وفات کا سال ظاہر کرتے ہیں۔

عبدالواحد طوسی رحمہ اللہ نے جو اس زمانہ کے صلحاء اور اکابر اولیاء میں سے تھے خواب میں دیکھا کہ جناب رسول اللہ ﷺ مع اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کے برسرِ راہ منتظر کھڑے ہیں، انہوں نے سلام کر کے عرض کیا: یا رسول اللہ! کس کا انتظار ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: محمد بن اسماعیل بخاری کا انتظار کر رہا ہوں۔

وہ فرماتے ہیں کہ اس خواب کے چند روز بعد ہی میں نے امام بخاری رحمہ اللہ کی وفات کی خبر سنی۔ جب میں نے لوگوں سے وقت وفات کی تحقیق کی تو وہی ساعت معلوم ہوئی جس میں میں نے حضور سرور کائنات ﷺ کو خواب میں منتظر دیکھا تھا۔

وقت شدت، خوف دشمن، سختی مرض، قحط سالی اور دیگر بلاؤں میں اس جامع صحیح کا پڑھنا تریاق کا کام دیتا ہے۔ چنانچہ اکثر اس کا تجربہ ہو چکا ہے۔ بہت سے خواب میں آنحضرت ﷺ نے اس کتاب کو اپنی طرف منسوب فرمایا ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک دفعہ محمد بن مروزی مکہ معظمہ میں مقام ابراہیم اور حجر اسود کے مابین سوئے ہوئے تھے تو یہ خواب دیکھا کہ حضور سرور کائنات ﷺ فرماتے ہیں: اے ابو زید! کتاب شافعی کا درس کب تک دو گے ہماری کتاب کا درس کیوں نہیں دیتے؟ محمد بن احمد نے سراسیمہ ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میری جان آپ پر قربان ہو! آپ ﷺ کی

کتاب کون سی ہے؟ فرمایا: جامع محمد بن اسماعیل۔ امام الحرمین سے بھی اسی طرح کا خواب منقول ہے۔

ایک شخص نے امام بخاری رحمہ اللہ کی وفات اور سنین عمر کو اس طرح نظم کیا ہے:

کان البخاری حافظاً ومحدثاً جمع الصحيح مكمل التحرير

امام بخاری رحمہ اللہ حافظ حدیث اور محدث تھے انہوں نے ایسی صحیح کو جمع کیا جو کامل اور مستح ہے

میلا دلا صدق ومدة عمرة فیہا حمید والنقطی فی نور

اُن کا سال ولادت صدق (۱۹۴) ہے مدت عمر حمید (۶۲) ہے اور سال وفات نور (۲۵۶) ہے

امام بخاری رحمہ اللہ کبھی نظم کا شوق فرماتے تھے۔ چنانچہ طبقات (شافعیہ) کبریٰ میں سبکی نے یہ قطعہ اُن کی طرف منسوب کیا ہے:

اغتنم فی الفراغ فضل رکوع فعی ان یکون مؤتک بغتة

فرمت کے وقت ایک رکعت نماز کی فضیلت کو غنیمت جان کیونکہ شاید تیری موت اچانک آ جائے

کم صحیح رأیت من غیر سقم ذهب نفسہ الصحیحة فلتة

میں نے بہت سے تندرستوں کو دیکھا ہے کہ بلا کسی مرض کے اُن کا تندرست نفس اچانک چل بسا



1- کتاب بدء الوحي

کتاب وحی کے بیان میں

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
الشیخ امام حافظ ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم
بن مغیرہ بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُغِيرَةِ
الْبُخَارِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى آمِينَ:

1- کَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر

وحی کا آغاز

کیسے ہوا؟

اللہ عز وجل کا فرمان کہ ہم نے تمہاری طرف وحی کی
جیسے ہم نے نوح اور اُس کے بعد والے نبیوں کی طرف
وحی کی۔

وَقَوْلُ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: (إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا
أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ) (النساء: 163)

1- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، قَالَ:
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيُّ،
أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ:
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:
إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى،
فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ
يَنْكِحُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ

حمیدی، سفیان، یحییٰ بن سعید انصاری، محمد بن
ابراہیم تیمی، علقمہ بن وقاص لیشی نے حضرت عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا: بے شک اعمال کا مدار نیتوں
پر ہے اور ہر ایک کے لیے وہی ہے جس کی اُس نے نیت
کی۔ جس کی ہجرت دنیا کے لیے یا کسی عورت سے نکاح
کرنے کے لیے ہے تو اُس کی ہجرت اُسی چیز کی طرف
ہے جس کی جانب ہجرت کی ہے۔

000- باب

باب

اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

2- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

1- انظر الحديث: 54، 3898، 5070، 6689، 6953، صحيح مسلم: 4904، سنن ابو داود: 2201، سنن

ترمذی: 1647، سنن نسائی: 3803، 3437، 75، سنن ابن ماجه: 4227

2- انظر الحديث: 3215، سنن ترمذی: 3634، سنن نسائی: 933، 148

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

سے مروی ہے کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ﷺ آپ کی طرف وحی کس طرح آتی ہے! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کبھی تو گھنٹی کی آواز کی طرح آتی ہے اور وہ مجھ پر سب سے شدید ہوتی ہے۔ جب وہ مکمل ہوتی ہے تو جو کہا میں اُسے یاد کر لیتا ہوں اور کبھی میرے پاس فرشتہ آدمی کی شکل میں آکر کلام کرتا ہے جو وہ کہے میں یاد کر لیتا ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ سخت سردی کے دن میں آپ پر وحی نازل ہوتی اور وہ مکمل ہوتی تو آپ کی مقدس پیشانی سے پسینہ مبارک بہہ رہا ہوتا۔

باب

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی کا آغاز اچھے خوابوں سے ہوا۔ آپ ﷺ جو خواب ملاحظہ فرماتے وہ صبح کی روشنی کی طرح ظاہر ہو جاتا۔ پھر آپ ﷺ تنہائی پسند فرمانے لگے اور غار حرا میں تشریف لے جانے لگے۔ وہاں کئی کئی راتیں ٹھہر کر عبادت فرماتے، کاشانہ نبوت کی طرف واپس لوٹنے سے پہلے اور کھانے پینے کی چیزیں لے جاتے۔ پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف لوٹے اور وہ اُسی طرح کھانے پینے کا بندوبست کر دیا کرتیں حتیٰ کہ آپ ﷺ کے پاس حق آگیا جب کہ آپ ﷺ غار حرا میں تشریف فرما تھے یعنی فرشتے نے آپ ﷺ کی بارگاہ اورس میں حاضر ہو کر عرض کی: پڑھئے، ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی کرتی ہیں: میں نے کہا: میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اُس

مَالِكُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ الْخَارِثَ بْنَ هِشَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحْيَانًا يَأْتِينِي مِثْلَ صَلَاسَةِ الْحَرَسِ، وَهُوَ أَشَدُّ عَلَيَّ، فَيَقْصِمُ عَلَيَّ وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ، وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَأُبَيِّ مَا يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يُنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْبَرْدِ، فَيَقْصِمُ عَنْهُ وَإِنْ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا

000- باب

3 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بَدَأَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْهُ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبِبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ، وَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّنُ فِيهِ - وَهُوَ السَّعْدُ - اللَّيَالِيَ كَوَابِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يُلَوحَ إِلَى أَهْلِهِ، وَيَتَزَوَّدُ لِدَلِكِ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيمَتِهِ فَيَتَزَوَّدُ لِيُفْلِحَهَا، حَتَّى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ، فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ: اقْرَأْ، قَالَ: مَا أَنَا بِقَارِءٍ، قَالَ: فَأَخَذَنِي فَعَظَّمَنِي حَتَّى بَلَغَ مِثْلَ الْجَهْدِ ثُمَّ أَرْسَلَنِي، فَقَالَ: اقْرَأْ، قُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِءٍ، فَأَخَذَنِي فَعَظَّمَنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِثْلَ الْجَهْدِ ثُمَّ أَرْسَلَنِي، فَقَالَ:

اقْرَأْ، فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِءٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي، فَقَالَ: (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ. اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ) (العلق: 2) "فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُفُ فَوَادُهُ، فَدَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقَالَ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمِّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوَغُ، فَقَالَ لِحَدِيجَةَ وَأَخَذَهَا الْخَبَرُ: لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي فَقَالَتْ خَدِيجَةُ: كَلَّا وَاللَّهِ مَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا، إِنَّكَ لَتَتَّصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ، فَأَنْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلٍ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى ابْنَ عَمِّ خَدِيجَةَ وَكَانَ أَمْرًا تَنْظُرُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِيَّ، فَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيلِ بِالْعِبْرَانِيَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ، فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ: يَا ابْنَ عَمِّ، اسْمَعْ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ، فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى؟ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَأَى، فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي نَزَّلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى، يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَدْعًا، لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْ خُرِجِي هُمْ، قَالَ: نَعَمْ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِي، وَإِنْ يُنْذِرُكُنِي يَوْمُكَ أَنْ تُصْرِكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا، ثُمَّ لَمْ يَنْسَبْ وَرَقَةَ أَنْ تُؤْتَى، وَفَتَرَ الْوَحْيَ

نے مجھے پکڑ کر بڑے زور سے دبا یا۔ پھر چھوڑتے ہوئے کہا: پڑھیے میں نے کہا: میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اُس نے مجھے پکڑ کر دوبارہ بڑے زور سے بھیجا۔ پھر چھوڑ دیا اور کہا: پڑھیے۔ میں نے کہا: میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اُس نے مجھے پکڑا اور سہ بارہ بھیجا۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا: ”پڑھیے اپنے رب کے نام سے، جس نے پیدا کیا۔ آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔ پڑھیے اور آپ کا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے۔ (۳۱:۹۶)۔ رسول اللہ ﷺ اس طرح واپس لوٹے کہ آپ ﷺ کا قلب مبارک لرزیدہ تھا۔ پس حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: مجھے کبمل اڑھا دو، مجھے کبمل اڑھا دو۔ انہوں نے کبمل اڑھا دیا، حتیٰ کہ خوف دور ہو گیا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سارا ماجرا بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا خوف ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ خدا کی قسم، ہرگز نہیں، اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو کبھی رسوا نہ کرے گا کیونکہ آپ ﷺ صلہ رحمی کرتے، کمزوروں کا بوجھ اٹھاتے، محتاجوں کے لیے کماتے مہمان کی مہمان نوازی کرتے اور راہِ حق کی صعوبتیں برداشت کرتے ہیں۔ پس حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ ﷺ کو ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزیٰ کے پاس لے گئیں جو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچا زاد تھے۔ وہ زمانہ جاہلیت میں نصرانی ہو گئے تھے اور عبرانی میں کتابت کیا کرتے تھے۔ پس جو اللہ چاہتا وہ انجیل سے عبرانی میں لکھا کرتے۔ وہ بوڑھے اور بینائی سے محروم تھے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے کہا: اے چچا کے بیٹے! اپنے بھتیجے کی بات سنئے۔ ورقہ نے

آپ ﷺ سے کہا: اے پیغمبر! تم کیا دیکھتے ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے جو دیکھا تھا بیان فرما دیا۔ پس ورقہ نے آپ ﷺ سے کہا کہ یہی تو وہ ناموس ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر اتارا تھا۔ اے کاش! میں جو ان ہوتا۔ اے کاش! میں جب تک زندہ رہتا جب کہ آپ ﷺ کی قوم آپ ﷺ کو نکالے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا وہ مجھے نکالیں گے؟ کہا ہاں، کیونکہ جب بھی کوئی شخص یہ چیز لے کر آیا جیسی آپ ﷺ لائے ہیں تو اُس کے ساتھ دشمنی کی گئی۔ اگر میں اُس وقت تک زندہ رہا تو آپ ﷺ کی بھرپور مدد کروں گا۔ چند دنوں کے بعد ورقہ کی وفات ہو گئی اور وحی آنے کا سلسلہ موقوف ہو گیا

ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے بتایا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا انہوں وحی کا موقوف ہونا بیان کرتے ہوئے اپنی حدیث میں کہا میں (حضور ﷺ) چلا جا رہا تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی۔ نگاہ اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ زمین و آسمان کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جو میرے پاس حرام میں آیا تھا۔ میں خوف زدہ گیا، واپس لوٹا اور کہا: مجھے کبل اڑھاؤ، مجھے کبل اڑھاؤ۔ پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی۔ ”اے بالا پوش اوڑھنے والے! کھڑے ہو جاؤ، پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب کی ہی بڑائی بولو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور بچوں سے ڈور رہو ۲۹ (المذثر: ۵ تا ۱۱) پس وحی کا سلسلہ شروع ہو گیا متواتر آنے لگی۔ متابعت کی ہے اس کی عبد اللہ بن

4- قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ: وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: "بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ، فَرَفَعْتُ بَصَرِي، فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِوَارِ جَالِسٍ عَلَى كُرْسِيِّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَرُعِبْتُ مِنْهُ، فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ: زَمِلُونِي زَمِلُونِي" فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ. قُمْ فَأَنْذِرْ) (المذثر: 2) إِلَى قَوْلِهِ (وَالرُّجُزَ فَاهْجُرْ) (المذثر: 5). فَحِينَ الْوَحْيِ وَتَتَابَعَ تَابِعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، وَأَبُو صَالِحٍ وَتَابِعَهُ هِلَالُ بْنُ رَدَّادٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ يُوسُفُ وَمَعْمَرُ بَوَاجِرُهُ

یوسف اور ابوصالح نے ہلال بن رواد نے زہری سے
جب کہ یونس اور معمر نے ہوا جڑ کا کہا ہے۔

باب

000- باب

سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس
فرمان الہی: تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ
اپنی زبان کو حرکت نہ دو (۲۹، القیامۃ: ۱۶) کے تحت فرمایا
کہ رسول اللہ ﷺ نزول قرآن کے ساتھ بہت جلدی
فرما کرتے اور اپنے مبارک ہونٹوں کو جلدی جلدی حرکت
دیتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ
میں تمہیں اپنے ہونٹ حرکت دے کر دکھاتا ہوں جیسے
رسول اللہ ﷺ نے انہیں حرکت دی تھی اور سعید نے
فرمایا کہ میں تمہیں حرکت دے کر دکھاتا ہوں جیسے میں
نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا۔ پس
آپ حرکت دیتے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی:
”تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو
حرکت نہ دو۔ بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا
ہمارے ذمہ ہے۔“ (۲۹ القیامۃ: ۱۶ تا ۱۷) یعنی
تمہارے سینے میں قرآن جمع کر دینا اور اسے پڑھو دینا،
لہذا: ”جب ہم اسے پڑھ چکیں تو اُس وقت پڑھے
ہوئے کی اتباع کرو۔“ (۲۹ القیامۃ: ۱۸) یعنی اُسے غور
سے سنو اور خاموش رہو۔ ”پھر بے شک اُس کی باریکیوں
کا تم پر ظاہر فرمانا ہمارے ذمہ ہے (۲۹ القیامۃ: ۱۹) یعنی
پھر ہمارے ذمہ کرم پر ہے تم سے اس کا پڑھوانا پس اس
کے بعد جب رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت جبرائیل
آئین حاضر ہوئے تو آپ ﷺ بغور سے سنتے اور جب

5- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: (لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتُحْجِلَ بِهِ) (الْقِيَامَةُ: 16) قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَاجِلُ مِنَ الثَّانِيلِ شِدَّةً، وَكَانَ إِذَا يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ - فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَأَنَا أَحَرُّ كُفْهًا لَكُمْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُ كُفْهًا، وَقَالَ سَعِيدٌ: أَنَا أَحَرُّ كُفْهًا كَمَا رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُ كُفْهًا، فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ - فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتُحْجِلَ بِهِ إِنْ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ) (الْقِيَامَةُ: 17) قَالَ: يَجْمَعُهُ لَكَ فِي صَدْرِكَ وَتَقْرَأُهُ: (فَإِذَا قَرَأْتَهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ) (الْقِيَامَةُ: 18) قَالَ: فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ: (ثُمَّ إِنْ عَلَيْنَا بَيَانَهُ) (الْقِيَامَةُ: 19) ثُمَّ إِنْ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَرَأَهُ

جبرائیل میں چلے جاتے تو نبی کریم ﷺ اسی طرح پڑھتے جیسے آپ کو پڑھایا گیا ہوتا۔

باب

عبدان، عبد اللہ، یونس، زہری بشر بن محمد، عبد اللہ یونس اور معمر، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں میں سے سب سے بڑھ کر سخی تھے اور رمضان میں جب حضرت جبرائیل سے ملاقات ہوتی تو آپ ﷺ کی سخاوت مزید بڑھ جاتی۔ جبرائیل امین رمضان کی ہر رات آپ ﷺ سے ملنے اور آپ ﷺ کے ساتھ قرآن مجید کا دور کرتے۔ پس رسول اللہ ﷺ احسان کرنے میں تیز ہوا سے بھی بڑھ کر سخی تھی۔

باب

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ انہیں حضرت ابوسفیان بن حرب نے بتایا کہ انہیں ہر قل نے قریش کی ایک جماعت کے ساتھ اپنے پاس بلایا جب کہ وہ شام میں تجارت کی غرض سے گئے ہوئے تھے، ان ایام مدت کے دوران جب کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوسفیان اور قریش سے معاہدہ کیا ہوا تھا۔ وہ لوگ ہر قل کے پاس گئے جب کہ وہ سب ایلیا میں تھے۔ ہر قل نے انہیں اپنے دربار میں طلب کیا اور ہر قل کے گرد رومی سردار تھے۔ جماعت قریش کو بلا کر اس نے اپنے ترجمان کو بلایا اور کہا: جس شخص نے نبوت کا

000- باب

6- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، وَمَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، نَحْوَهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جَبْرَائِيلُ، وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ

000- باب

7- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ تَافِعٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَزْظٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ هِرْقُلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ، وَكَانُوا تَجَارًا بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَادًّا فِيهَا أَبَا سُفْيَانَ وَكَفَّارَ قُرَيْشٍ، فَأَتَوْهُ وَهُمْ بِإِيلِيَاءَ، فَدَعَاهُمْ فِي مَجْلِسِهِ، وَحَوْلَهُ عُظَمَاءُ الرُّومِ، ثُمَّ دَعَاهُمْ وَدَعَا بِتَرْجُمَانِهِ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا بِهَذَا الرَّجُلِ الَّذِي

6- انظر الحديث: 1902، 3220، 3554، 4997، صحيح مسلم: 5984، سنن نسائي: 2094

7- انظر الحديث: 51، 2681، 2804، 2941، 2978، 3174، 4553، 5980، 6260، 7196، 7541

صحيح مسلم: 4583، سنن ابوداؤد: 5136، سنن ترمذی: 2718

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: فَقُلْتُ أَنَا أَقْرَبُهُمْ نَسَبًا، فَقَالَ: أَذْنُوهُ مِثْلِي، وَقَرَّبُوا أَصْحَابَهُ فَاجْعَلُوهُمْ عِنْدَ ظَهْرِهِ، ثُمَّ قَالَ لِيَزْجُمَا: قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَأِلْتُ هَذَا عَنْ هَذَا الرَّجُلِ، فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِبُوا، فَوَاللَّهِ لَوْ لَا الْحَيَاءُ مِنْ أَنْ يَأْتِرُوا عَلَيَّ كَذِبًا لَكَذَبْتُ عَنْهُ، ثُمَّ كَانَ أَوَّلَ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَنْ قَالَ: كَيْفَ نَسَبُهُ فَيَكُمُ؟ قُلْتُ: هُوَ فِينَا ذُو نَسَبٍ، قَالَ: فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ مِنْكُمْ أَحَدٌ قَطُّ قَبْلَهُ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَأَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُونَهُ أَمْ ضَعَفَاؤُهُمْ؟ فَقُلْتُ بَلْ ضَعَفَاؤُهُمْ، قَالَ: أَيْزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ؟ قُلْتُ: بَلْ يَزِيدُونَ، قَالَ: فَهَلْ يَزِيدُ أَحَدٌ مِنْهُمْ سَخَطَةً لِيَدِينَهُ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَهَلْ كُنْتُمْ تَقْبَلُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَهَلْ يَغْدِرُ؟ قُلْتُ: لَا، وَنَحْنُ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ لَا تَدْرِي مَا هُوَ فَاعِلٌ فِيهَا، قَالَ: وَلَمْ تُمَكِّبِي كَلِمَةً أُدْخِلَ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هَذِهِ الْكَلِمَةِ، قَالَ: فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ؟ قُلْتُ: الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سَجَالٌ، يَتَّالِ مِتًّا وَتَتَّالِ مِنْهُ، قَالَ: مَاذَا يَأْمُرُكُمْ؟ قُلْتُ: يَقُولُ: اعْبُدُوا اللَّهَ وَحْدَهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَاتَّقُوا مَا يَقُولُ آبَاؤُكُمْ، وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّيْدِ وَالْعَقَافِ وَالصِّلَةِ، فَقَالَ لِلتَّزْجُمَانِ: قُلْ لَهُ: سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ فَيَكُمُ ذُو نَسَبٍ، فَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي نَسَبِ قَوْمِهَا، وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ مِنْكُمْ هَذَا الْقَوْلَ

دعویٰ کیا ہے تم میں بلحاظ نسب اُس کا سب سے زیادہ قریبی کون ہے؟ ابوسفیان نے کہا کہ میں نسب کے لحاظ سے اُس کے زیادہ قریب ہوں۔ ہرقل نے کہا کہ اسے میرے نزدیک کرد اور باقی لوگوں کو اس کے نزدیک کرد۔ پس درباریوں نے ان لوگوں کو اُس کے پیچھے کر دیا۔ پھر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا: میں اب اس (ابوسفیان) سے اُس شخص کے متعلق پوچھنے لگا ہوں (خبر نبوت کا دعویٰ کیا ہے)۔ اگر یہ (ابوسفیان) غلط بیانی کرے تو اس کی تکذیب کر دینا۔ (ابوسفیان کا بیان ہے کہ) خدا کی قسم اگر مجھے جھوٹا کہلانے سے حیا نہ آتی تو میں ضرور جھوٹ بولتا۔ پھر ہرقل نے مجھ سے سب سے پہلے حضور ﷺ کے متعلق پوچھتے ہوئے کہا: تم میں اُس کا نسب کیسا ہے؟ میں نے کہا کہ وہ ہم میں سے اعلیٰ نسب والے ہیں۔ اُس نے کہا: کیا تم میں سے پہلے بھی (نبوت سے متعلق) یہ بات کسی نے کہی تھی؟ میں نے کہا: نہیں۔ اس نے کہا کہ اُس کی پیروی کرنے والے مالدار لوگ ہیں یا غریب؟ میں نے کہا: غریب لوگ۔ اُس نے کہا: وہ تعداد میں بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں؟ میں نے کہا: بلکہ بڑھ رہے ہیں۔ اس نے کہا: اُس کے دین میں داخل ہونے کے بعد کیا کوئی ناراض ہو کر دین سے پھرا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ اُس نے کہا: کیا یہ بات کہنے سے پہلے تم اُس پر جھوٹ کی تہمت لگاتے تھے؟ میں نے کہا: نہیں اُس نے کہا: کیا وہ وعدہ کی خلاف ورزی کرتا ہے؟ میں نے کہا: نہیں اور یہ ہمارے معاہدے کی موت ہے نہیں معلوم وہ اس میں کیا کرنے والا ہے ایفاء عہد یا وعدہ خلافی۔ اس لفظ کے سوا اور کوئی غلط لفظ ملانا میرے لیے ممکن نہیں رہا تھا۔ اُس نے کہا: کیا کبھی تم نے

فَدَّ كَرْتُ أَنْ لَا، فَعَلْتُكَ: لَوْ كَانَ أَحَدٌ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ، لَعَلْتُكَ رَجُلٌ يَأْتِيهِ بِقَوْلٍ قَبْلَهُ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ، فَدَّ كَرْتُ أَنْ لَا، فَعَلْتُ فَلَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ، فَعَلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ أَبِيهِ، وَسَأَلْتُكَ، هَلْ كُنْتُمْ تَتَّبِعُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ، فَدَّ كَرْتُ أَنْ لَا، فَقَدْ أَعْرِفُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَنْدِرَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ. وَسَأَلْتُكَ أَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ ضَعَفَاءُ هُمْ، فَدَّ كَرْتُ أَنْ ضَعَفَاءُ هُمْ اتَّبَعُوهُ، وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ. وَسَأَلْتُكَ أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ، فَدَّ كَرْتُ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ، وَكَذَلِكَ أَمْرُ الْإِيمَانِ حَتَّى يَتِمَّ. وَسَأَلْتُكَ أَيَزِيدُ أَحَدٌ سَخَطَهُ لِيَدِينَهُ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ، فَدَّ كَرْتُ أَنْ لَا، وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حِينَ تَخَالِطُ بِشَاشَتِهِ الْقُلُوبَ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ، فَدَّ كَرْتُ أَنْ لَا، وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ. وَسَأَلْتُكَ مَتَى يَأْمُرُكُمْ، فَدَّ كَرْتُ أَنَّهُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَيَنْهَآكُمْ عَنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ، وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقِ وَالْعَقَابِ، فَإِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيْ هَاتَيْنِ، وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ لَمْ أَكُنْ أَظُنُّ أَنَّهُ مِنْكُمْ، فَلَوْ أَنِّي أَعْلَمْتُ أَنِّي أَخْلَصُ إِلَيْهِ لَتَجَشَّعْتُ لِقَاءَهُ، وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ. ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي بَعَثَ بِهِ دُخْيَةَ إِلَى عَظِيمِ بُضْرَى، فَدَخَعَهُ إِلَى هِرَقْلَ، فَقَرَأَ فَإِذَا فِيهِ "بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ: سَلَامٌ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ

اُس سے جنگ کی ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ کہا: تمہاری جنگ کا انجام کیا ہوا؟ میں نے کہا کہ جنگ کی کیفیت ہمارے درمیان ڈول کی طرح رہی، کبھی وہ بھر لیتے اور کبھی ہم۔ کہا: وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے میں نے کہا: وہ کہتا ہے کہ صرف ایک خدا کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور اُن (شرکیہ) باتوں کو چھوڑ دو جو تمہارے آباؤ اجداد کرتے تھے اور وہ ہمیں نماز، سچائی، پاکیزگی اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔ ہر قل نے ترجمان سے کہا کہ ان لوگوں سے کہو کہ میں نے تم سے اُس کے نسب کے متعلق پوچھا تو تم نے بتایا کہ وہ تم میں اعلیٰ نسب ہے اور رسول اپنی قوم کے اعلیٰ نسب میں مبعوث فرمائے جاتے تھے اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا تم میں سے کسی نے نبوت سے متعلق یہ بات پہلے بھی کہی تھی تو تم نے بیان کیا کہ نہیں۔ میں نے سوچا کہ اگر یہ بات پہلے کسی نے کہی ہوتی تو کمسن ہے یہ شخص پہلے کہی ہوئی بات کی نقل کر رہا ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ اُس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہے تو تم نے کہا کہ نہیں میں نے سوچا کہ اگر اُس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو یہ اپنے بڑے کی بادشاہی حاصل کرنا چاہتا ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ یہ بات کہنے سے پہلے کیا اس پر جھوٹ کی تہمت لگاتے تھے تو تم نے جواب دیا۔ نہیں تو میں جان گیا کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک آدمی لوگوں کے متعلق جھوٹ بولنے سے تو بچے لیکن خدا کے متعلق جھوٹ بولے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ اس کس پیروی کرنے والے تمہارے مالدار ہیں یا غریب لوگ تو تم نے بیان کیا کہ غریبوں نے اُس کی پیروی کی ہے جب کہ رسولوں کے پیروکار غریب لوگ ہی ہوتے

ہیں اور میں نے تم سے پوچھا کہ پیروکار تعداد میں بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں تو تم نے بتایا کہ بڑھ رہے ہیں جب کہ ایمان کا معاملہ یہی ہے حتیٰ کہ مکمل ہو جاتا ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا کوئی ناراض ہو کر دین قبول کرنے کے بعد (دین سے) پھرتا بھی ہے تو تم نے نفی میں جواب دیا اور ایمان کا یہی معاملہ ہے جب کہ اُس کی بشارت دلوں میں سما جائے اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا وہ وعدہ خلافی کرتا ہے تو تم نے کیا نہیں اور رسول وعدہ خلافی نہیں کیا کرتے اور میں نے تم سے پوچھا کہ وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے تو تم نے بتایا کہ وہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک اللہ کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور تمہیں بتوں کی پوجا کرنے سے منع کرتا ہے اور تمہیں نماز، سچائی اور پاکیزگی کا حکم دیتا ہے۔ اگر تمہاری یہ باتیں صحیح ہیں تو جلد ہی وہ میرے ان قدموں کی جگہ کے بھی مالک ہو جائیں گے۔ مجھے اچھی طرح معلوم تھا کہ وہ ظاہر ہونے والے ہیں لیکن یہ نہیں سوچا تھا کہ وہ تم میں سے ہوں گے۔ اگر میں جانتا کہ اُن تک پہنچ پاؤں گا تو ضرور شرف زیارت حاصل کرتا اور اگر میں اُن کی بارگاہ میں حاضر ہوتا تو اُن کے قدموں کو دھونے کی سعادت حاصل کرتا۔ پھر اُس نے رسول اللہ ﷺ کے نامہ مبارک کو منگوا یا جو آپ ﷺ نے حضرت دحیہ کلبی کے ہاتھ گورنر بصری کے پاس بھیجا تھا اور گورنر بصری نے ہر قل تک پھر ہر قل نے اُسے پڑھا تو اُس میں تھا: اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ محمد کی طرف سے جو اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں، روم کے بادشاہ ہر قل کے لیے سلام اُس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔ اما بعد: میں تمہیں اسلام کی

الْهُدَى، أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِ أَدْعُوكَ بِدَعَايَةِ الْإِسْلَامِ، أَسْلِمْتُ تَسْلِمًا، يُؤْتِيكَ اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، فَإِن تَوَلَّيْتَ فَإِن عَلَيْكَ إِثْمُ الْأَرِيسِيِّينَ " وَ (بِأَهْل الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أُنْ لَا نَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّبِعَدَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ) قَالَ أَبُو سَفْيَانَ: فَلَمَّا قَالَ مَا قَالَ، وَفَرَّغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ، كَثُرَ عِنْدَهُ الصَّعَبُ وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ وَأُخْرِجْنَا، فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ أُخْرِجْنَا: لَقَدْ أَمَرَ ابْنُ أَبِي كَبْشَةَ، إِنَّهُ يَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ، فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا أَنَّهُ سَيُظْهِرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللَّهُ عَلَى الْإِسْلَامِ. وَكَانَ ابْنُ النَّظَّارِ، صَاحِبُ إِبِلِيَاءَ وَهَرَقُلْ، سَفَقًا عَلَى نَصَارَى الشَّامِ يُحَدِّثُ أَنَّ هَرَقُلْ حِينَ قُبِمَ إِبِلِيَاءَ، أَصْبَحَ يَوْمًا خَبِيبَ النَّفْسِ، فَقَالَ بَعْضُ بَطَارِقِيهِ: قَدْ اسْتَنْكَرْنَا هَيْئَتَكَ، قَالَ ابْنُ النَّظَّارِ: وَكَانَ هَرَقُلْ حَزَاءً يَنْظُرُ فِي الثُّجُومِ، فَقَالَ لَهُمْ حِينَ سَأَلُوهُ: إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ حِينَ نَظَرْتُ فِي الثُّجُومِ مَلِكَ الْخِتَانِ قَدْ ظَهَرَ، فَمَنْ يَخْتَرُ مِنْ هَذِهِ الْأُمَمَةِ؟ قَالُوا: لَيْسَ يَخْتَرُ إِلَّا الْيَهُودُ، فَلَا يَهْمُكَ شَأْنُهُمْ، وَكَتُبَ إِلَى مَدَائِينَ مُلْكِكَ، فَيَقْتُلُوا مَنْ فِيهِمْ مِنَ الْيَهُودِ، فَبَيَّنَّا لَهُمْ عَلَى أَمْرِهِمْ، أَنِّي هَرَقُلْ بِرَجُلٍ أَرْسَلَ بِهِ مَلِكُ غَسَّانَ يُخْبِرُ عَنْ خَيْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اسْتَعْمَرَهُ هَرَقُلْ قَالَ: احْبَبُوا فَاظْطَرُّوا الْمُخْتَرِينَ هُوَ أَمْرٌ لَا، فَتَظَرُّوا إِلَيْهِ، فَخَدَّوْهُ أَنَّهُ مُخْتَرٌ، وَسَأَلَهُ عَنِ الْعَرَبِ فَقَالَ: هُمْ

يَخْتَبِرُونَ. فَقَالَ هِرَقْلُ: هَذَا مُلْكُ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَدْ
ظَهَرَ. ثُمَّ كَتَبَ هِرَقْلُ إِلَى صَاحِبٍ لَهُ بِرُومِيَّةٍ،
وَكَانَ نَظِيرَهُ فِي الْعِلْمِ، وَسَارَ هِرَقْلُ إِلَى حَضْرَةٍ
فَلَمْ يَرَهُ حَضْرٌ حَتَّى أَتَاهُ كِتَابٌ مِنْ صَاحِبِهِ
يُؤَافِقُ رَأْيَ هِرَقْلٍ عَلَى خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، وَأَنَّهُ نَبِيٌّ، فَأَذِنَ هِرَقْلُ لِعُظَمَاءِ الرُّومِ فِي
دَسْكَرَةٍ لَهُ بِحَضْرَةٍ، ثُمَّ أَمَرَ بِأَبْوَابِهَا فُغِّلَتْ، ثُمَّ
اُطْلِعَ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الرُّومِ، هَلْ لَكُمْ فِي الْفَلَاحِ
وَالرُّشْدِ، وَأَنْ يَغْبُتَ مُلْكُكُمْ، فَتُبَايَعُوا هَذَا
النَّبِيَّ، فَمُحَاصِنَا حَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ إِلَى الْأَبْوَابِ،
فَوَجَدُوهَا قَدْ غُلِّقَتْ، فَلَمَّا رَأَى هِرَقْلُ نَفَرَتَهُمْ،
وَأَيْسَ مِنَ الْإِيمَانِ، قَالَ: رُدُّوهُمْ عَلَيَّ، وَقَالَ: إِلَيَّ
قُلْتُ مَقَالَتِي أَيْفَا أُخْتَبِرُ بِهَا شِدَّتُكُمْ عَلَى
دِينِكُمْ، فَقَدْ رَأَيْتُ، فَسَجَدُوا لَهُ وَرَضُوا عَنْهُ،
فَكَانَ ذَلِكَ آخِرَ شَأْنٍ هِرَقْلُ

دعوت دیتا ہوں اور اسلام قبول کرلو گے تو سلامت رہو
گے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ڈوگنا اجر دے گا اور اگر منہ پھیرو
گے تو تمہاری رعیت کا گناہ بھی تم پر ہوگا۔ اے اہل
کتاب! اس بات کی طرف آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے
درمیان یکساں ہے کہ اللہ کے سوا کسی کہ عبادت نہ کریں
اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور آپس میں ایک
دوسرے کو خدا نہ بنائیں اللہ کو چھوڑ کر۔ اگر اس سے پھر تو
کہہ دو کہ گواہ رہنا کیونکہ ہم مسلمان ہیں (۳: ۶۴)۔
ابوسفیان کا بیان ہے کہ جب ہرقل نے اپنی بات مکمل کی
اور نامہ مبارک پڑھ کر فارغ ہوا تو اُس کے آس پاس
شور ہونے لگا اور آوازیں بلند ہو گئیں اور ہمیں وہاں سے
نکال دیا گیا۔ تو نکلتے وقت میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا
ابن ابی کبشہ محمد ﷺ کا معاملہ حتیٰ بڑھ گیا کہ بنی اصف
(روم) کا بادشاہ اُس سے ڈرتا ہے۔ اُس وقت سے مجھے
یقین ہو گیا کہ بہت جلد اس کا غلبہ ہوگا محمد ﷺ حتیٰ کہ
اللہ تعالیٰ نے مجھے دائرہ اسلام میں داخل فرما دیا۔ ابن
ناطور جو ہرقل کی طرف سے حاکم ایلیا اور شام کے
نصرانیوں کا سردار تھا، اس کا بیان ہے کہ ہرقل جب ایلیا
میں آیا تو ایک صبح کو افسردہ تھا۔ اُس کے کسی مصاحب نے
کہا کہ ہم آپ کو افسردہ دیکھتے ہیں۔ ابن ناطور کا بیان
ہے کہ ہرقل علم نجوم کا ماہر تھا لہذا اُس نے سوال کے جواب
میں کہا کہ آج رات جب میں نے تاروں کو دیکھا تو نظر
آیا کہ ختنہ والوں کا بادشاہ ظاہر ہو چکا ہے اس زمانہ میں
ختنہ کون لوگ کرواتے ہیں! لوگوں نے کہا کہ یہود کے سوا
کوئی بھی ختنہ نہیں کرواتا۔ اور اُن کی طرف سے آپ کو
کوئی اندیشہ نہیں۔ اپنے ملک کے شہروں کو لکھ بھیج دیجئے
کہ اُن میں جتنے یہودی ہوں قتل کر دیئے جائیں۔ ابھی

اسی غور و فکر جاری تھا کہ ہر قل کے سامنے میں ایک شخص کو پیش کیا گیا جس کو غستان کے بادشاہ نے رسول اللہ ﷺ کی خبر دینے کے لیے بھیجا تھا جب اُس نے ہر قل کو خبر دی تو اُس نے کہا: جا کر دیکھو کہ وہ لوگ ختنہ کرواتے ہیں یا نہیں؟ انہوں نے دیکھا اور بتایا کہ وہ ختنہ کرواتے ہیں اور عرب کے متعلق پوچھا تو اُسے بتایا گیا کہ وہ بھی ختنہ کرواتے ہیں۔ پس ہر قل نے کہا کہ اُس ظاہر ہونے والی اُمت کا بادشاہ یہی ہے۔ پھر ہر قل نے اپنے ایک رومی مصاحب کو یہ بات لکھی جو علم نجوم میں مہارت میں اُس کا ہم پلہ تھا اور خود ہر قل حمص کی جانب نکل گیا۔ ابھی حمص سے باہر نہیں گیا تھا کہ اُس مصاحب کا خط آ گیا جو ہر قل کی تائید میں تھا کہ نبی کریم ﷺ ظاہر ہو چکے اور وہ برحق نبی ہیں۔ پھر ہر قل نے حمص کے بڑے بڑے آدمیوں کو رہے محل میں طلب کیا اور حکم دیا کہ محل کے دروازے بند کر دیئے جائیں۔ وہ بند کر دیئے گئے۔ وہ سامنے آیا اور کہا: اے رومی سردارو! اگر تمہیں نجات اور ہدایت چاہیے اور تم یہ چاہتے ہو کہ تمہاری حکومت قائم رہے تو اُس نبی کی بیعت کر لو۔ پس وہ رومی سردار جنگلی گدھوں کی طرح دروازوں کی طرف بھاگے جو بند پائے۔ جب ہر قل نے اُن لوگوں کی اسلام سے کی نفرت دیکھی تو اُن کے ایمان لانے سے مایوس ہو گیا اور کہا۔ میں نے تو یہ بات اس لیے کہی تھی کہ دین میں تمہاری مضبوطی کو جانچوں اور میں نے دیکھ لیا۔ پس ان سرداروں نے ہر قل کے لیے سجدہ کیا اور اُس سے خوش ہو گئے۔ ہر قل کا آخری حال یہ ہے۔

امام بخاری نے فرمایا کہ مروی کیا ہے اسے صالح بن کیسان اور یونس اور معمر نے زہری سے۔

7م - رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ وَيُونُسُ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

2- کتاب الایمان

ایمان کے بیان

ایمان کے لغوی معنی ہیں: امن دینا۔ شریعت میں ایمان اُن اسلامی عقائد کا نام ہے جنہیں مان کر انسان عذاب الہی سے امن میں آجاتا ہے، یعنی تمام ان چیزوں کو ماننا جو حضور رب کی طرف سے لائے، چونکہ ایمان محض ماننے اور تصدیق کا نام ہے اس لیے اس میں مقدار ناممکن ہے، ہاں کیفیت کی زیادتی و کمی ممکن ہے، چونکہ ایمان عبادت کی اصل ہے اس لیے پہلے اسے بیان فرمایا۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۱)

1- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ

وَهُوَ قَوْلٌ وَفِعْلٌ وَيَزِيدُ وَيَنْقُصُ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى (لِيُزِدَاكُمَا إِيْمَانًا مَعَ إِيْمَانِهِمَا) (الفتح: 4) (وَزِدَاكُمَا هُدًى) (الكهف: 13) (وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى) (مريم: 76) (وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ) (محمد: 17) وَقَوْلُهُ: (وَيَزِدَاكَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيْمَانًا) (المدثر: 31) وَقَوْلُهُ: (أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَذِهِ إِيْمَانًا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَرَزَادَتْهُمْ إِيْمَانًا) (التوبة: 124) وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: (فَاخْشَوْهُمْ فَرَازَدَهُمْ إِيْمَانًا) (آل عمران: 173) وَقَوْلُهُ تَعَالَى: (وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيْمَانًا وَتَسْلِيمًا) (الأحزاب: 22) وَالْحُبُّ فِي اللَّهِ وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ مِنَ الْإِيْمَانِ "وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ: إِنَّ لِلْإِيْمَانِ فَرَائِضَ وَشَرَائِعَ وَحُدُودًا، وَسُنَنًا، فَمَنْ اسْتَكْمَلَهَا اسْتَكْمَلَ الْإِيْمَانَ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَكْمِلْهَا لَمْ يَسْتَكْمِلِ الْإِيْمَانَ، فَإِنْ أَعِشَ فَسَابِقَتْهَا لَكُمْ حَتَّى تَعْمَلُوا بِهَا، وَإِنْ أُمِتَ فَمَا أَنَا عَلَى صُحْبَتِكُمْ بِعَرِيضٍ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللَّهُ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اسلام کی

بنیاد پانچ باتوں پر ہے

اور وہ قول ہے اور فعل ہے اس میں زیادتی ہوئی ہے اور کمی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے تاکہ انہیں یقین پر یقین بڑھے (۲۶ الفتح ۴) اور ہم نے اُن کے لیے ہدایت کو بڑھا (۱۵ الکھف ۱۳) اور جنہوں نے ہدایت پائی اللہ انہیں اور ہدایت بڑھائے گا (۱۶ المريم ۷۶) اور جنہوں نے راہ پائی اللہ نے انکی ہدایت اور زیادہ فرمائی اور ان کی پرہیزگاری انہیں عطا فرمائی (۲۹ مدثر ۳۱) پس جو ایمان والے تھے اُن کے ایمان کو بڑھایا (التوبہ، ۱۲۴) اور ارشادِ ربانی ہے: پس وہ ڈرے تو ان کے ایمان کو بڑھا دیا (پ آل عمران ۱۷۳) اور ارشادِ ربانی ہے: اور نہیں زیادہ کیا مگر اُن کے ایمان اور اسلام کو قواعد (پ الاحزاب ۲۲) نیز اللہ کے لیے محبت رکھنا اور اللہ کے لیے عداوت رکھنا ایمان سے ہے اور عمر بن عبد العزیز نے عدی بن عدی کے لیے لکھا کہ ایمان کے کچھ فرائض، ضابطے قواعد، حدود اور طریقے ہیں، جس نے اُن کو پورا کیا اُس نے ایمان کی تکمیل کردی اور جس نے ان کو پورا نہ کیا اُس نے ایمان کی تکمیل نہ کی۔ اگر میں زندہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَكِنْ لِيُظَنَّنَ قَلْبِي وَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: اجْلِسْ بِنَانُؤُ مِنْ سَاعَةٍ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: الْيَقِينُ الْإِيمَانُ كُلُّهُ وَقَالَ ابْنُ عُثْمَرَ: لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ حَقِيقَةَ التَّقْوَى حَتَّى يَدَعَ مَا حَاكَ فِي الصُّدْرِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ أَوْصِيَانَا يَا مُحَمَّدُ وَإِنَّا دِينًا وَاحِدًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: شَرَعَهُ وَمِنْهَا جَانِبٌ سَبِيلًا وَسُنَّةٌ

رہا تو تمہیں انکی تفصیل بیان کرونگا تاکہ تم انہیں جان لو اور اگر فوت ہو گیا تو مجھے تمہارے پاس زندہ رہنے کا حریص بھی نہیں ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا: تاکہ میرے دل کو عین الیقین ہو جائے (پ البقرہ ۲۶۰) اور حضرت معاذ نے کہا: ہمارے پاس بیٹھو تاکہ ہم ایک ساعت مطمئن رہیں حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ یقین ہی سارا ایمان ہے اور حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ بندہ تقویٰ کی حقیقت تک نہیں پہنچ پاتا حتیٰ کہ اُن چیزوں کو چھوڑ دے جو دل میں تک ڈالتی ہیں اور مجاہد نے شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا کی تفسیر میں کہا: ”اے محمد! ہم نے تمہیں اور اُسے ایک ہی دین کی وصیت فرمائی۔“ حضرت ابن عباس نے شَرَعَهُ وَمِنْهَا جَانِبٌ کی تفسیر میں فرمایا: ”راستہ اور طریقہ۔“

اور تمہارا دعا کرنا بھی

تمہارے ایمان سے ہے

2- باب دُعَاؤُكُمْ

إِيمَانُكُمْ

8- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عُثْمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بَيْنَ الْإِسْلَامِ عَلَى تَحْمِيسٍ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَالْحَجُّ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ"

عکرمہ بن خالد حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے۔ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور حج اور رمضان کے روزے۔

أُمُورِ الْإِيمَانِ

3- بَابُ أُمُورِ الْإِيمَانِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (لَيْسَ الْبِرُّ أَنْ تُولُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، وَلَكِنَّ الْبِرَّ

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: دیکھ اصلی نیکی یہ نہیں کہ منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرواں اصل نیکی یہ کہ ایمان

مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ كَوَى الْغُرُبَى
وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينَ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ
وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ
وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ فِي
الْبَأْسَاءِ وَالطَّرَاقِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَئِكَ الَّذِينَ
صَدَقُوا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ (البقرة: 177)
وَقَوْلِهِ: (قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ) (المؤمنون: 1)
الآية

9 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ

5- بَابُ: الْمُسْلِمُ مَنِ سَلِمَ

الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ

10 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ.

10 م - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ،

لائے اللہ پر اور قیامت پر الْمُتَّقُونَ تک (پ ۲ البقرہ ۱۷۷) نیز فرمایا: بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے (پ ۱۸ المؤمنون ۱)

عبداللہ بن محمد جعفی، ابو عامر عقدی، سلیمان بن بلال، عبداللہ بن دینار، ابوصالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایمان کی ساٹھ سے اوپر کچھ شاخیں ہیں اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

مسلمان وہ ہے جس نے اپنی زبان اور اپنے ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کو سلامت رکھا

شعبی حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مسلمان وہ ہے جس نے اپنی زبان اور اپنے ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کو سلامت رکھا اور مہاجر وہ ہے جو ان کاموں کو چھوڑ دیے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

امام بخاری ابو معاویہ، داؤد بن ابوبند، عامر کا بیان

ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو کو نبی کریم ﷺ کے حوالے سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا۔ عبدالاعلیٰ، داؤد عامر، حضرت عبداللہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی۔

حَدَّثَنَا دَاوُدُ هُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّادٍ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

افضل اسلام کیا ہے؟

سعید بن یحییٰ بن سعید اموی قرشی، اُن کے والد ماجد، ابو بردہ بن عبداللہ بن ابی بردہ، ابی بردہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! افضل اسلام کیا ہے؟ فرمایا کہ جس نے اپنی زبان اور اپنے ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کو سلامت رکھا۔

کھانا کھلانا بھی

اسلام ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! بہتر اسلام کیا ہے؟ فرمایا کہ تم کھانا کھلاؤ اور سلام کرو جسے تم جانتے ہو اسے بھی جسے نہ جانتے ہو۔

یہ بھی ایمان میں سے ہے کہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے پسند کرتا ہے
مسدّد، یحییٰ، شعبہ، قتادہ، حضرت انس نے مرفوعاً

5- بَابُ: أَمَى الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟

11 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَمَى الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ سَلَّمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ

6- بَابُ: إِطْعَامُ الطَّعَامِ

مِنَ الْإِسْلَامِ

12 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَى الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: تَطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ

7- بَابُ: مِنَ الْإِيمَانِ أَنْ يُحِبَّ

لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ

13 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ

11- صحیح مسلم: 162، سنن ترمذی: 2504، سنن نسائی: 5014

12- انظر الحديث: 6236، 28، صحیح مسلم: 159، سنن نسائی: 5015، سنن ابن ماجه: 3253

13- صحیح مسلم: 168، 169، سنن ترمذی: 2515، سنن نسائی: 5031، 5032، 5054، سنن ابن ماجه: 66

حسین معلم، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی

محبت ایمان ہے

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اُس کے والد اور اُس کی اولاد سے زیادہ محبوب تر نہ ہو جاؤں۔

یعقوب بن ابراہیم، ابن علیہ، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس، نبی کریم ﷺ آدم بن ابویاس، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ میں اُس کے والد، اُس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب تر نہ ہو جاؤں۔

ایمان کی لذت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس میں تین باتیں موجود ہوں گی اُس نے ایمان کی لذت پالی۔ وہ یہ کہ اللہ اور اُس

شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ، حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ

8- بَابُ: حُبِّ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْإِيمَانِ

14 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزَّكَاةِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ

15 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا ابْنُ عُكَيْتَةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صَهْبِيٍّ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وَحَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ، حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالْغَائِبِ أَجْمَعِينَ

9- بَابُ حَلَاوَةِ الْإِيمَانِ

16 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَهَّابِ الْعَقْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ

14- سنن نسائی: 5030

15- صحیح مسلم: 166، 167، سنن نسائی: 5028، 5029، سنن ابن ماجہ: 67

16- صحیح مسلم: 163، سنن ترمذی: 2624

کا رسول اُسے دوسروں سے زیادہ محبوب تر ہو جائیں اور یہ کہ آدمی کسی سے محبت رکھے تو صرف اللہ کے لیے رکھے اور کفر میں واپس جانے کو ایسا ناپسند کرے جیسے آگ میں ڈالا جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ: أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولَهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ، وَأَنْ يَكْرَهُ أَنْ يُعَوِّذَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقَدِّفَ فِي النَّارِ

10- بَابُ: عَلَامَةُ الْإِيمَانِ

حُبُّ الْأَنْصَارِ

17- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ، وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ

انصار سے محبت رکھنا

ایمان کی علامت ہے

عبداللہ بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انصار سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے اور انصار سے عداوت نفاق کی نشانی ہے۔

11- بَابُ

بَابُ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جو غزوہ بدر میں شریک تھے اور بیعت عقبہ والوں میں ایک نقیب تھے کہ نبی کریم ﷺ کو صحابہ کرام کے جھرمٹ میں جلوہ افروز تھے آپ ﷺ نے اُن سے فرمایا: مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرو گے، چوری نہیں کرو گے، زنا سے باز رہو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے، دانستہ کسی پر بہتان نہیں باندھو گے اور نیکی کے کاموں میں نافرمانی نہیں کرو گے۔ تم میں سے جو یہ عہد پورا کرے تو اُس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر اور جو ان میں سے کسی کا

18- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ شَهِيدًا بَدْرًا وَهُوَ أَحَدُ الثَّقَبَاءِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: يَا بَعْثُوا عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ، وَلَا تَأْتُوا بِهَتَّانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ، فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا

17- صحیح مسلم: 232، 233، سنن نسائی: 5034

18- انظر الحديث: 7468، 7213، 7199، 7055، 6873، 6801، 6784، 4894، 3999، 3893، 3892

صحیح مسلم: 4436، 4437، سنن ترمذی: 1439، سنن نسائی: 5017، 4221، 4189، 4173، 4172

مرتکب ہو جائے اور دنیا میں اُس کی سزا پائے تو وہ اُس کا کفارہ ہوگا اور جو ان میں سے کسی بات میں مبتلا ہوا، پھر اللہ نے اُس کی برائی پر پردہ ڈالے رکھا تو وہ اللہ کے سپرد ہے کہ چاہے معاف فرمائے اور چاہے اُسے سزا دے۔ پس ہم نے اس بات پر آپ ﷺ سے بیعت کی۔

فتنوں سے بھاگنا

دین میں سے ہے

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابوصعصعہ، ان کے والد ماجد نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال اُس کی بکریاں ہوں گی جن کے پیچھے وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور چٹیل میدانوں میں تاکہ اپنے دین کو فتنوں سے بچالے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مجھے تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا کے بارے میں علم ہے اور معرفتِ دل کا فعل ہے

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بلکہ تمہیں اُن چیزوں پر پکڑے گا جو تمہارے دلوں نے کمائیں۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو ہمیشہ اُن کاموں کا حکم فرماتے جو اُن کی استطاعت کے اندر ہوتے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم آپ کی مثل تو نہیں کیونکہ آپ کی خاطر تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ، معاف فرما دیئے ہیں۔ آپ ﷺ ناراض

فَعُوقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ. وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَكَرَ اللَّهُ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ. إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذَلِكَ

12- بَابُ: مِنَ الدِّينِ

الْفِرَارُ مِنَ الْفِتَنِ

19 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ،

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ

13- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِاللَّهِ. وَأَنَّ

الْمَعْرِفَةُ فِعْلُ الْقَلْبِ

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَلَكِنْ يُؤْخَذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ) (البقرة: 225)

20 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَهُمْ أَمَرَهُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ بِمَا يُطِيقُونَ، قَالُوا: إِنْ أَلَسْنَا كَهَيْئَتِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، فَيَغْضَبُ حَتَّى يُعْرِفَ

ہوئے حتی کہ پرنور چہرے پر ناراضگی کے آثار نمایاں ہوئے، پھر فرمایا کہ میں تم میں زیادہ خدا ترس اور اللہ کا زیادہ علم رکھنے والا ہوں۔

جو کفر میں لوٹنے کو ایسا ناپسند کرے جیسے کہ آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا

ہے یہ ایمان سے ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس میں تین باتیں موجود ہوں اُس نے ایمان کی لذت پالی وہ یہ کہ جس کو اللہ اور اُس کا رسول تمام لوگوں دوسروں سے زیادہ محبوب ہوں اور جو کسی بندے سے محبت رکھے تو صرف اللہ کے لیے محبت رکھے اور کفر میں لوٹنے کو جب کہ اللہ نے اُس سے بچالیا ہے ایسے ناپسند کرے جیسے یہ ناپسند کرتا ہے کہ اُسے آگ میں ڈالا جائے۔

اعمال کے لحاظ سے اہل ایمان کی ایک

دوسرے پر فضیلت

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ جس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہے اُسے (دوزخ سے) باہر نکال لو۔ پس اُس سے نکال لیے جائیں گے جو سیاہ ہو گئے ہوں گے پس وہ نہر حیا یا نہر حیات میں ڈالے جائیں گے۔ امام مالک کو شک ہے۔ پس وہ یوں اُگیں گے جیسے رواں پانی کے کنارے دانہ

الغَضَبُ فِي وَجْهِهِ، ثُمَّ يَقُولُ: إِنَّ أَتَقَاكُمْ وَأَعْلَمَكُمْ بِاللَّهِ أَنَا

14- بَاب: مَنْ كَرِهَ أَنْ يَعُودَ فِي

الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقَى فِي

النَّارِ مِنَ الْإِيمَانِ

21 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ: مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولَهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ، بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ "

15- بَاب: تَفَاضُلُ أَهْلِ

الْإِيمَانِ فِي الْأَعْمَالِ

22 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَدَنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ، ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرَدَلٍ مِنَ الْإِيمَانِ، فَيَخْرُجُونَ مِنْهَا قِدَاسُ وَكُؤُا، فَيُلْقَوْنَ فِي نَهْرِ الْحَيَاةِ، أَوْ الْحَيَاةِ - شَكَ مَالِكٌ - فَيَنْبُثُونَ كَمَا تَنْبُثُ

21- انظر الحديث: 16، صحيح مسلم: 164، سنن نسائي: 5003

22- انظر الحديث: 4581، 4919، 6560، 6574، 7438، 7439، صحيح مسلم: 456، 457

اگ جاتا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ زردی مائل سبز کو نپل ہو کر نکلتا ہے

وہیب نے کہا کہ ہم سے حدیث مروی کرتے ہوئے عمرو نے نہر حیات کہا نیز رائی کے برابر بھلائی کیا۔

ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا تو میں نے دیکھا کہ مجھ پر لوگ پیش کیے جا رہے ہیں۔ جن پر قمیص ہیں۔ کچھ کی قمیص سینے تک اور کچھ کی کچھ نیچے تک ہے اور مجھ پر عمر بن خطاب کو پیش کیا گیا جن پر قمیص تھی جسے گھسیٹ رہے تھے۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے اس سے کیا تعبیر لی؟ فرمایا کہ دین۔

الْحَيَاءُ فِي جَانِبِ السَّمِيلِ أَلَمْ تَرَ أَكُنَّا تَخْرُجُ صَفَرَاءَ مُلْتَوِيَةً

22م - قَالَ وَهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عُمَرُو: الْحَيَاءُ، وَقَالَ: خَرَجَ مِنْ عَمْرٍو

23 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا أَكُنَّا نَائِمٌ، رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْغُدِيَّ، وَمِنْهَا مَا هُوَ ذَلِكِ، وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قُمِيصٌ يَجْرُؤُ. قَالُوا: فَمَا أَوَّلَتْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الْتَيْنِ

16- بَابُ: الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ

24 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ

17- بَابُ: (فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ) (التوبة: 5)

25 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُسَدِّقِيُّ

حیا ایمان کا حصہ ہے

عبداللہ بن یوسف، مالک بن انس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ اپنے والد ماجد سے مروی کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو انصار میں سے تھا اور اپنے بھائی کو حیا کے متعلق نصیحت کر رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جانے دو کیونکہ حیا تو ایمان سے ہے۔

اگر وہ توبہ کریں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ

دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو

عبداللہ بن محمد مسندی، ابوروح حرمی بن عمارہ،

23- صحیح مسلم: 6139، سنن ترمذی: 2285، 2286، سنن نسائی: 5026

24- انظر الحديث: 6118، سنن ابوداؤد: 4795، سنن نسائی: 5048

25- صحیح مسلم: 128

شعبہ، واقد بن محمد سے مروی ہے کہ میرے والد ماجد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے حتیٰ کہ وہ گواہی دیں کہ سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ محمد ﷺ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں جب ایسا کریں تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور مال کو محفوظ کر لیا مگر جو اسلام کا حق ہو اور اللہ ان کا حساب لینے والا ہے۔

جس نے کہا کہ

ایمان عمل ہے

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”یہ جنت ہے جس کے تم وارث بنائے گئے، اُن اعمال کے عوض جو تم نہ کیے کئی اہل علم نے کہا کہ ارشادِ ربانی: تمہارے رب کی قسم، ہم اُن سب سے ضرور پوچھیں گے جو وہ کرتے تھے۔“ اس سے مراد لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنا ہے اور فرمایا: ”اسی کی طرح عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے۔“

احمد بن یونس اور موسیٰ بن اسماعیل، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کی گئی کہ کون سا عمل سب سے زیادہ فضیلت والا عمل کون سا ہے؟ فرمایا کہ اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لانا۔ عرض کی گئی کہ پھر کون سا ہے؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ عرض کی گئی کہ پھر کون سا ہے؟ فرمایا کہ حج مقبول جو گناہوں سے پاک ہو۔

جب حقیقی طور پر اسلام نہ لایا ہو بلکہ قتل

قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَوْحٍ الْحَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَوْا مِلِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ

18- بَابُ مَنْ قَالَ إِنَّ

الْإِيمَانُ هُوَ الْعَمَلُ

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَبِتِلْكَ الْجَنَّةِ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ) (الزخرف: 72) وَقَالَ عِدَّةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: (فَوَرَّتْكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ) (الحجر: 93) عَنْ قَوْلٍ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَقَالَ: (لِيُفْلِحَ هَذَا فَلَْيَعْمَلِ الْعَامِلُونَ) (الصفات: 61)

26 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ: إِيْمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ. قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: حَجٌّ مَمْرُورٌ

19- بَابُ إِذَا لَمْ يَكُنِ الْإِسْلَامُ عَلَى

الْحَقِيقَةُ، وَكَانَ عَلَى الْإِسْتِسْلَامِ أَوْ الْخَوْفِ مِنَ الْقَتْلِ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: (قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ
تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا) (الحجرات: 14) فَإِذَا
كَانَ عَلَى الْحَقِيقَةِ، فَهُوَ عَلَى قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: (إِنَّ
الَّذِينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ) (آل عمران: 19) (وَمَنْ
يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ)

27 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ،
عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي
وَقَّاصٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ رَضِيٍّ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى رَهْطًا وَسَعْدُ جَالِسٌ،
فَتَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا هُوَ
أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ
فَوَاللَّهِ إِنْ لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا، فَقَالَ: أَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُ
قَلِيلًا، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ، فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي،
فَقُلْتُ: مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ؟ فَوَاللَّهِ إِنْ لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا،
فَقَالَ: أَوْ مُسْلِمًا، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ
لِمَقَالَتِي، وَعَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
ثُمَّ قَالَ: يَا سَعْدُ إِنْ لَأُعْطِيَ الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ
إِلَيَّ مِنْهُ، خَشْيَةً أَنْ يَكْتِبَهُ اللَّهُ فِي النَّارِ

ہونے کے خوف سے اسلام کا

دعویٰ کیا ہو

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اعرابیوں نے کہا
کہ ہم ایمان لے آئے۔ فرمادو کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ
یوں کہو کہ ہم مسلمان ہو گئے ہیں اور جب حقیقتاً اسلام لایا
ہو جیسے ارشادِ ربانی ہے: بے شک دین اللہ کے نزدیک
دین صرف اسلام ہی ہے (۱۹:۳)

عامر بن سعد بن ابی وقاص نے حضرت سعد رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
کچھ لوگوں کو مال عطا فرمایا اور حضرت سعد وہیں بیٹھے
ہوئے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو چھوڑ
دیا جو مجھے اُن سب میں پسند تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا
رسول اللہ! فلاں کو آپ نے چھوڑ دیا حالانکہ خدا کی قسم،
میری نظر میں تو وہ مومن ہے۔ فرمایا یا مسلمان کچھ دیر
کے لیے میں خاموش ہو گیا۔ پھر جو میں اُس شخص کے
بارے میں جانتا تھا اُس بات نے مجھے ابھارا لہذا اپنی
بات کو دہراتے ہوئے عرض کی کیا وجہ ہے کہ فلاں کو آپ
نے چھوڑ دیا حالانکہ خدا کی قسم، میری نظر میں وہ مومن
ہے۔ فرمایا یا مسلمان۔ پس میں کچھ دیر خاموش رہا۔ پھر
جو میں اُس شخص کے متعلق جانتا تھا اُس بات نے مجھے
ابھارا تو میں نے پھر اپنی بات دہرائی اور رسول
اللہ ﷺ نے بھی وہی ارشاد فرمایا۔ پھر فرمایا کہ اے
سعد میں ایک آدمی کو مال دیتا ہوں اس خوف سے کہ کہیں
اُسے اللہ تعالیٰ دوزخ میں نہ جھونک دے۔ حالانکہ دوسرا
شخص بھی اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔

مروی کیا اسے یونس اور صالح اور معمر اور زہری کے
بھیجے نے زہری سے۔

سلام کو عام کرنا

اسلام سے ہے

اور حضرت عمار نے فرمایا کہ جس نے تین چیزوں کو
یکجا کر لیا اُس نے ایمان کو جمع کر لیا۔ اپنی جان کے
مقابلے میں انصاف کرنا۔ سلام کو دنیا میں عام اور غربت
میں خرچ کرنا۔

ابوالخیر حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ ایک شخص نے رسول
اللہ ﷺ سے عرض کی کہ کون سا اسلام بہتر ہے؟ فرمایا
کہ تم کھانا کھلاؤ اور سلام کرو جسے جانتے ہو اسے ابھی جسے
نہ جانتے ہو اسے بھی۔

خاوند کی ناشکری اور یہ کہ ایک کفر درجے میں

دوسرے سے کم تر ہے

اس کے متعلق حضرت ابوسعید کی مرفوع حدیث

ہے۔

عطاء بن یسار حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے مروی کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے
جہنم دکھائی گئی تو اُس میں اکثر عورتیں تھیں کیونکہ وہ کفر
کرتی ہیں۔ عرض کی گئی کہ کیا اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟
فرمایا کہ ہے خاوند کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان کا انکار
کردیتی ہیں۔ اگر تم اس کے ساتھ عمر بھر بھی احسان کرو،

27 م - وَرَوَاهُ يُونُسُ، وَصَالِحٌ، وَمَعْمَرٌ، وَابْنُ

أَبِي الزُّهْرِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

20- بَابُ: إِفْشَاءُ السَّلَامِ

مِنَ الْإِسْلَامِ

وَقَالَ عَمَّارٌ: "ثَلَاثٌ مَن يَجْتَعِهِنَّ فَقَدْ جَمَعَ

الْإِيمَانَ: الْإِنْصَافُ مِنْ نَفْسِكَ، وَبَذْلُ السَّلَامِ
لِلْعَالَمِ، وَالْإِنْفَاقُ مِنَ الْإِقْتَارِ"

28- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ

يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عَمْرٍو، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ،

وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ

21- بَابُ كُفْرَانِ الْعَشِيرِ،

وَكَفْرُ دُونَ كُفْرٍ

فِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

29- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ،

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

أَرَيْتُ النَّارَ فَإِذَا أَكْثَرُ أَهْلِهَا النِّسَاءُ، يَكْفُرْنَ

قِيلَ: أَيْ كَفَرْنَ بِاللَّهِ؟ قَالَ: "يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ،

وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتُ إِلَى إِحْدَاهُنَّ

28- راجع الحديث: 12

29- انظر الحديث: 431، 748، 1052، 3202، 5197، صحيح مسلم: 2106، سنن ابو داؤد: 1189، سنن

لسانی: 1492

الذَّهْر، ثُمَّ رَأَيْتُ مِنْكَ شَيْئًا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُكَ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ"

22- بَابُ: الْمَعَاصِي مِنْ أَمْرِ
الْجَاهِلِيَّةِ، وَلَا يُكْفَرُ صَاحِبُهَا
بِأَرْكَانِهَا إِلَّا بِالشِّرْكِ

لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكَ
أَمْرٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (إِنَّ اللَّهَ لَا
يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا حَوْلَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ)
(النساء: 48)

پھر تم سے ایک تکلیف پہنچے تو کہہ دے گی کہ میں نے تم
سے کبھی کوئی بھلائی نہ پائی۔

گناہ جاہلیت کے کام ہیں اور سوا شرک کے
سوا اُن کے کرنے والے کو
کافر نہ کہا جائے

جیسے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم ایسے آدمی ہو
جس میں جاہلیت موجود ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”
ترجمہ کنز الایمان: بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس
کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے
چاہے معاف فرما دیتا ہے۔ (پارہ ۵، النساء ۴۸)

معروڑ سے مروی ہے کہ ربذہ کے مقام پر میری
ملاقات حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی اور
انہوں نے اور اُن کے غلام نے ایک جیسے لباس پہنے
ہوئے تھے میں نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا: میں نے
ایک آدمی کو گالی دی اور اس کی ماں کا طعنہ دیا۔ پس نبی
کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! تم نے اُس کی ماں کو
طعنہ دیا ہو، تمہارے اندر جاہلیت کا اثر موجود ہے
تمہارے غلام بھی تمہارے بھائی ہیں جن پر اللہ نے
تمہیں اختیار دیا، پس جو تم کھاتے ہو انہیں بھی وہی کھلاؤ
اور جو تم پہنتے ہو انہیں بھی وہی پہناؤ اور ان پر ایسے کام کا
بوجھ نہ ڈالو جو اُن پر گراں ہو اور اگر بوجھ ڈالو تو خود بھی اُن
کا ساتھ دو۔

اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ
آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کراؤ

000- بَابُ (وَأِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ
الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا)

(الحجرات: 9)

(پارہ ۲۶، الحجرات ۹)

اور دونوں کو مونین کہا۔

احف بن قیس فرماتے ہیں کہ میں اُس شخص (حضرت علی) کی مدد کی نیت سے جلد تو راہ میں مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہو گئی۔ فرمایا: کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا کہ اُس شخص کی مدد کا۔ فرمایا واپس لوٹ جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ سامنے آئیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں ہیں۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! قاتل کے متعلق تو صحیح ہے لیکن مقتول کیوں؟ فرمایا کہ وہ کہ وہ بھی اپنے حریف کو قتل کرنے کی خواہش رکھتا تھا۔

ایک ظلم دوسرے سے کم ہے

ابو الولید، شعبہ، بشر، محمد، شعبہ، سلیمان، ابراہیم، علقمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب وحی ترجمہ کنز الایمان: وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی۔ (پارہ ۷، الانعام ۸۲) آئی تو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے کہا: ہم میں سے کون ایسا ہے جو ظلم نہیں کرتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی: ”ترجمہ کنز الایمان: بیشک شرک بڑا ظلم ہے۔ (پارہ ۲۱، لقمان: ۱۳)

منافق کی نشانی

فَسَبَّاهُمُ الْمُؤْمِنِينَ

31 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَمَادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، وَيُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْأَحْمَدِ بْنِ قَبِيصٍ، قَالَ: كُفِّتُ لِأَنْصُرَ هَذَا الرَّجُلَ، فَلَمَّ يَسِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ أَتَيْتُ تُرِيدُ؟ قُلْتُ: أَنْصُرَ هَذَا الرَّجُلَ، قَالَ: ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا تَلَقَّى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ: إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ

23- بَابُ: ظُلْمٌ دُونَ ظُلْمٍ

32 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ مَعْمَرٍ، عَنْ الْعَشْكَرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: لَمَّا تَرَكْتُ: (الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا) (الأنعام: 82) إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (إِنَّ الْفُزْرَكَ) (لقمان: 13) لَظْلَمَ عَظِيمٌ

24- بَابُ عَلَامَةِ الْمُنَافِقِ

31- انظر الحديث: 7083, 6875، صحيح مسلم: 7181، سنن ابوداؤد: 4269, 4268، سنن لساني: 4133, 4134

32- انظر الحديث: 6937, 6918, 4776, 4629, 3429, 3428, 3360، صحيح مسلم: 324, 323، سنن

نافع بن مالک بن ابوعمر ابو سہیل کے والد ماجد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب اسکے پاس امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے۔

مسروق نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص میں چار باتیں جس میں ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس کے اندر ان میں سے کوئی ایک ہو تو اُس میں نفاق کا ایک حصہ ہے، جب تک کہ اسے چھوڑ نہ دے۔ جب امانت رکھوائی کی جائے تو خیانت کرے اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے اور جب جھگڑے تو بیہودہ بولے۔ متابعت کی ہے اس کی شعبہ نے اعمش سے۔

شب قدر کا قیام

ایمان سے ہے

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کیا کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو حالت ایمان میں بہ نیت ثواب شب قدر میں قیام کرے اُس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

جہاد ایمان سے ہے

33- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ أَبُو الرَّبِيعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي عَامِرٍ أَبُو سَهِيلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا أُؤْتِمِنَ خَانَ "

34- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ الْتَفَاقِ حَتَّى يَدْعَهَا: إِذَا أُؤْتِمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ " تَابَعَهُ شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ

25- بَابُ: قِيَامُ لَيْلَةٍ

الْقَدْرِ مِنَ الْإِيمَانِ

35- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

26- بَابُ: الْجِهَادُ مِنَ الْإِيمَانِ

33- انظر الحديث: 6095, 2749, 2682، صحيح مسلم: 208، سنن ترمذی: 2631، سنن نسائی: 5036

34- انظر الحديث: 3178, 2459، صحيح مسلم: 207، سنن ترمذی: 2632، سنن نسائی: 5035

35- انظر الحديث: 2014, 2009, 2008, 1901, 38, 37

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لیا ہے کہ جو میری راہ میں نکلے اور اسے نہ نکالے مگر مجھ پر ایمان رکھنا یا میرے رسول کی تصدیق کرنا تو میں اُسے اجر یا بدلے میں مال غنیمت کے ساتھ واپس لوٹاؤں یا جنت میں داخل کر دوں۔“ بعد اگر میری امت پر شاق نہ گزرتا تو میں مجاہدوں کے کسی لشکر میں شامل ہونے سے نہ رکتا کیونکہ مجھے یہ پسند ہے کہ اللہ کی راہ میں شہید کیا جاؤں، پھر مجھے زندہ کیا جائے، پھر شہید کیا جاؤں، پھر مجھے زندہ کیا جائے، پھر شہید کیا جاؤں۔

رمضان کا نفلی قیام

ایمان سے ہے

حمید بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ثواب کی نیت سے رمضان میں قیام کیا اُس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

بہ نیت ثواب رمضان کے

روزے رکھنا ایمان سے ہے

ابو سلمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کرتے ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے حالت ایمان میں بہ ثواب نیت رمضان کے روزے

36 - حَدَّثَنَا حَرْمَةُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: انْكَدَبَ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ، لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا إِيْمَانًا بِي وَتَصَدِيقًا بِرُسُلِي، أَنْ أَرْجِعَهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرِ أَوْ غَنِيمَةٍ، أَوْ ادْخَلَهُ الْجَنَّةَ، وَلَوْلَا أَنْ أَشَقَى عَلَى أُمَّتِي مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ، وَلَوْ دِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ

27- بَابُ: تَطَوُّعُ قِيَامِ

رَمَضَانَ مِنَ الْإِيْمَانِ

37 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

28- بَابُ: صَوْمُ رَمَضَانَ

اِحْتِسَابًا مِنَ الْإِيْمَانِ

38 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

36- انظر الحديث: 7463, 7457, 7227, 7226, 3123, 2972, 2797, 2787، صحيح مسلم: 4836، سنن

نسائي: 5045، سنن ابن ماجه: 2753

37- راجع الحديث: 35، صحيح مسلم: 1776، سنن نسائي: 5041, 5040, 2200, 2199, 2198, 1601

38- راجع الحديث: 35، سنن نسائي: 2204، سنن ابن ماجه: 1641

رکھے تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

دین سہل ہے

حضور نور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو سیدھا اور معتدل دین زیادہ محبوب ہے۔

سعید بن ابوسعید مقبری حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں حضور پر نور ﷺ نے فرمایا: بے شک دین سہل ہے اور جو اسے سخت بنائے گا تو یہ اس پر غالب آجائے گا پس تم سیدھے رہو اعتدال رکھو، اور خوشی حاصل کرو نیز صبح و شام کی عبادت اور صدقہ خیرات سے مدد حاصل کرو۔

نماز ایمان

سے ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ”ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ کی شان نہیں کہ تمہارا ایمان اکارت کرے۔ (پارہ ۲، البقرة: ۱۷۳)“ یعنی تمہاری نمازوں کو بیت اللہ کی طرف ضائع کر دے۔

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور ﷺ جب مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے تو اپنی تنہیال میں اترے یا بیان کیا کہ اپنے انصاری ماموؤں کے پاس اور آپ ﷺ سولہ یا سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے رہے تھے اور یہ خواہش کرتے تھے کہ نماز کے لیے قبلہ بیت اللہ کی مقرر فرما دیا جائے۔ آپ ﷺ نے پہلی نماز

اللہ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

29- بَاب: الدِّينُ يُسْرٌ

وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحَبُّ الدِّينِ إِلَى اللَّهِ الْحَيِيفَةُ السَّنْحَةُ

39 - حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْغِفَارِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ، وَلَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ، فَسَدِّحُوا وَقَارِبُوا، وَأَبْشِرُوا، وَاسْتَعِينُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدَّلْجَةِ

30- بَاب: الصَّلَاةُ

مِنْ الْإِيْمَانِ

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: (وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ إِيْمَانَكُمْ) (البقرة: 143) يَغْنَى صَلَاتُكُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ

40 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ نَزَلَ عَلَى أَجْدَادِهِ، أَوْ قَالَ أُنْحَوَالِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَأَنََّّهُ صَلَّى قَبْلَ بَيْتِ الْمُقَدِّسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا، أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، وَكَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ تَكُونَ قَبْلَتُهُ قَبْلَ الْبَيْتِ، وَأَنََّّهُ صَلَّى أَوَّلَ صَلَاةٍ

صَلَّاهَا صَلَاةَ الْعَصْرِ، وَصَلَّى مَعَهُ قَوْمٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ
مِنْ صَلَّى مَعَهُ، فَمَرَّ عَلَى أَهْلِ مَسْجِدٍ وَهُمْ رَاكِعُونَ،
فَقَالَ: أَشْهَدُ بِاللَّهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَكَّةَ، قَدَّارُوا كَمَا هُمْ قَبْلَ
الْبَيْتِ، وَكَانَتِ الْيَهُودُ قَدْ أَهْجَرَهُمْ إِذْ كَانَ يُصَلِّي
قَبْلَ بَيْتِ الْمُقَدِّسِ، وَأَهْلُ الْكِتَابِ، فَلَمَّا وَلَّى
وَجْهَهُ قَبْلَ الْبَيْتِ أَتَوْا ذَلِكَ. قَالَ زُهَيْرٌ:
حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ فِي حَدِيثِهِ هَذَا: أَنَّهُ
مَاتَ عَلَى الْقِبْلَةِ قَبْلَ أَنْ يُحَوَّلَ رِجَالٌ وَقُتِلُوا،
فَلَمْ تَلِدْ مَا نَقُولُ فِيهِمْ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (وَمَا
كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ عِمَّا نَكُمُ) (البقرة: 143)

جو اس کی طرف رہا کر کے پڑھی وہ نماز عصر تھی اور لوگوں
نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ ﷺ
کے ساتھ نماز پڑھنے والوں میں سے ایک کا گزر ایک
مسجد کے پاس سے ہوا جہاں نماز پڑھی جا رہی تھی اُس
فحش نے کہا کہ میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے
رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف منہ کر کے
نماز پڑھی ہے۔ پس وہ لوگ اُسی حالت میں بیت اللہ کی
طرف پھر گئے جب کہ بیت المقدس کی جانب رخ کر
کے نماز پڑھا جانا یہود اور دوسرے اہل کتاب پسند کرتے
تھے۔ جب لوگوں نے بیت اللہ کی طرف منہ کر لیے تو یہ
بات اُن کو ناگوار گزری۔ زہیر، ابواسحاق، حضرت براء
نے اپنی حدیث میں فرمایا کہ جو لوگ تحویل قبلہ سے قبل
ہی فوت ہو گئے یا شہید کر دیئے گئے تو ان کے متعلق ہم
نہیں جانتے تھے کہ کیا کہا جائے۔ پس اللہ نے یہ وحی
نازل فرمائی۔ اللہ کا یہ کام نہیں کہ تمہارے ایمانوں کو
ضائع کر دے۔

آدمی کا بہترین اسلام

مالک، زید بن اسلم، عطاء بن یسار سے حضرت ابو
سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے
حضور پر نور ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جب
کوئی اسلام قبول کر لے اور وہ اسلام کا حسن اپنا لے تو اللہ
تعالیٰ اُس کی تمام خطاؤں کو معاف فرما دیتا ہے اور اس
اس کے بعد اس کے لیے ہر نیکی کا بدلہ دس گنا سے ستر گنا
تک ہے اور بُرائی کا ایک کے برابر ہے اور اللہ تعالیٰ
چاہے تو اُس سے بھی معاف فرمائے۔

31- بَابُ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ

41- قَالَ مَالِكٌ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ
عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ
أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِذَا
أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسَنَ إِسْلَامَهُ، يُكَفِّرُ اللَّهُ عَنْهُ كُلَّ
سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا، وَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ الْقِصَاصُ:
الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ،
وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَتَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهَا"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے اندر اسلام کا حسن پیدا کر لیتا ہے تو جو نیکی بھی وہ کرتا ہے اُس کا ثواب دس گنا سے ستر گنا تک لکھا جاتا ہے اور جو بُرائی بھی کرے تو اُس کی ایک ہی بُرائی لکھی جاتی ہے۔

اللہ کے نزدیک دین میں وہ عمل پیارا ہے جس پر ہمیشگی کی جائے

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لائے اور اُن کے پاس ایک عورت موجود تھی۔ فرمایا کہ یہ کون ہے؟ عرض کی کہ فلاں عورت ہے اور اُس کی نمازوں کا ذکر کرنے لگیں۔ فرمایا کہ ٹھہرو۔ اعمال طاقت کے مطابق ہیں۔ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نہیں جھکتا بلکہ تم تھک جاتے ہو اور اللہ تعالیٰ کو وہ عمل بہت محبوب ہے جس کو کرنے والا اُسے ہمیشہ کرتا رہے۔

ایمان کا زیادہ اور کم ہونا

اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ترجمہ کنز الایمان: اور ایمان والوں کا ایمان بڑھے (پارہ ۲، البقرة: ۱۷۷) اور فرمایا ترجمہ کنز الایمان: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا (پارہ ۶، المائدہ: ۳) جب کمال میں سے کچھ چھوڑ دیا جائے تو وہ چیز ناقص رہ جاتی ہے۔

42- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ: فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ ضِعْفٍ، وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِمِثْلِهَا"

32- بَابُ: أَحَبُّ الدِّينِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَذْوَمُهُ

43- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ، قَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ قَالَتْ: فُلَانَةٌ، تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا، قَالَ: مَهْ، عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُونَ، فَوَاللَّهِ لَا يَمَلُّ اللَّهُ حَتَّى تَمُوتُوا وَكَانَ أَحَبُّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ

33- بَابُ زِيَادَةِ الْإِيمَانِ وَنُقْصَانِهِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَزِدْنَاهُمْ هُدًى) (الكهف: 13) (وَيُزَادُ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا) (البدر: 31) وَقَالَ: الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ فَإِذَا تَرَكَ شَيْئًا مِنَ الْكَمَالِ فَهُوَ نَاقِصٌ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور ﷺ نے فرمایا: دوزخ سے اُسے بھی نکال لیا جائے گا جس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا اور اُس کے دل میں جو کے برابر بھی بھلائی ہوگی اور دوزخ سے اُسے بھی نکال لیا جائے گا جس نے إِلَه إِلَّا اللَّهُ کہا اور اُس کے دل میں دانہ گندم کے برابر بھی بھلائی ہوگی اور دوزخ سے اُسے بھی نکال لیا جائے گا جس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا اور اُس کے دل میں ذرہ برابر بھلائی ہوگی۔

امام بخاری ابان، قتادہ، حضرت انس نے نبی کریم ﷺ سے خیر کی جگہ ایمان روایت کیا۔

طارق بن شہاب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے اُن سے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ لوگ ایک آیت اپنی کتاب میں پڑھتے ہیں، اگر وہ آیت ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اُس دن کو عید بنا لیتے۔ فرمایا کہ وہ کون سی آیت ہے؟ کہا: ”آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور اسلام کو تمہارے لیے بطور دین پسند کیا۔“ (۳:۵) حضرت عمر نے فرمایا: ہم اُس دن کو جانتے ہیں اور اُس جگہ کو جانتے ہیں جس میں نبی کریم ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی وہ جمعہ کا روز تھا اور آپ ﷺ عرفات میں قیام فرماتے تھے۔

زکوٰۃ اسلام سے ہے

44 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَفِي قَلْبِهِ وَزُنْ شَعِيرَةٌ مِنْ خَيْرٍ، وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَفِي قَلْبِهِ وَزُنْ بُرَّةٌ مِنْ خَيْرٍ، وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَفِي قَلْبِهِ وَزُنْ خُزَّةٌ مِنْ خَيْرٍ

44م - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ أَبَانُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ إِيْمَانٍ مَكَانٍ مِنْ خَيْرٍ

45 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ، سَمِعَ جَعْفَرَ بْنَ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا أَبُو الْعَتَّيْسِ، أَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، أَنَّ رَجُلًا، مِنَ الْيَهُودِ قَالَ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، آيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَعُونَهَا، لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ نَزَلَتْ، لَأَتَّخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا. قَالَ: أَيْ آيَةٍ؟ قَالَ: (الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا) (البائدة: 3) قَالَ عُمَرُ: قَدْ عَرَفْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ، وَالْمَكَانَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ يَوْمَ بَجْعَةِ

34- بَابُ: الزَّكَاةُ مِنَ الْإِسْلَامِ

44م- انظر الحديث: 7516, 7510, 7509, 7440, 7410, 6565, 4476 صحيح مسلم: 447 سنن

ترمذی: 2593 سنن ابن ماجه: 4312

45- انظر الحديث: 7268, 4606, 4407 صحيح مسلم: 7442, 7441 سنن ترمذی: 3043 سنن

نسائی: 5027, 3002

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی بندگی کریں بڑے اسی پر عقیدہ لاتے ایک طرف کے ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہ سیدھا دین ہے (پارہ ۳۰، البینہ: ۵)

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اہل نجد میں سے ایک شخص حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جس کے بال پراگندہ تھے۔ ہم اس کی گنگناہٹ تو سنتے تھے لیکن معلوم نہیں چلتا تھا کہ یہ کیا کہتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ نزدیک آیا اور اسلام کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دن اور رات میں پانچ نمازیں۔ عرض کی کہ کیا ان کے علاوہ بھی مجھ پر کی ہیں! فرمایا نہیں مگر جو تم بہ خوشی پڑھو۔ رسول پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے روزے۔ عرض گزار ہوا کیا مجھ پر ان کے علاوہ بھی کچھ ہیں؟ فرمایا نہیں مگر جو تم بہ خوشی رکھو اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔ عرض کی کہ: کیا مجھ پر اس کے علاوہ بھی کچھ لازم ہے؟ فرمایا نہیں مگر جو بہ خوشی خیرات کرو۔ وہ مڑا اور یہ کہتا ہوا چلا گیا: خدا کی قسم، نہ میں اس میں اضافہ کروں گا اور نہ کچھ کمی کروں گا۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ اپنی بات میں سچا ہے تو نجات پا گیا۔

جنارے کے پیچھے جانا

ایمان سے ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی مسلمان کے

وَقَوْلُهُ: (وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ) (البینہ: ۵)

46 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ أَبِي سَهْلٍ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ قَائِرَ الرَّأْسِ، يُسَبِّحُ دَوَائِي صَوْتِهِ وَلَا يُفْقَهُ مَا يَقُولُ، حَتَّى كَثُرَ، فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَحْمُسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ. فَقَالَ: هَلْ عَلَيْكَ غَيْرُهَا؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَصِيَامُ رَمَضَانَ. قَالَ: هَلْ عَلَيْكَ غَيْرُهَا؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ. قَالَ: وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ. قَالَ: هَلْ عَلَيْكَ غَيْرُهَا؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ. قَالَ: فَأَذْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ: وَاللَّهِ لَا أُرِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُضُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ

35- بَاب: اتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ

مِنَ الْإِيمَانِ

47 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ الْمَنْجَوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ،

جنارے کے ساتھ گیا، حالت ایمان میں بہ نیت ثواب اور اُس کے ساتھ رہا، حتیٰ کہ اُس پر نماز پڑھی اور اُس کے دُفن سے فارغ ہوا تو وہ دو قیراط ثواب لے کر واپس لوٹا ہے جب کہ ہر قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہوگا اور جس نے اُس پر نماز پڑھی اور اسکے دُفن سے پہلے واپس لوٹ آیا تو وہ ایک قیراط ثواب لے کر واپس لوٹے گا۔

عثمان مؤذن، عوف، محمد حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی کے مطابق مروی کی ہے۔

مومن کا خوف کہ کہیں اُس کے اعمال ضائع ہو جائیں اور اُسے معلوم بھی نہ ہو

ابراہیم تیمی فرماتے ہیں: جب میں اپنے قول اور عمل کا موازنہ کرتا ہوں تو خوف زدہ ہو جاتا ہوں کہ جھٹلانے والوں میں شامل نہ ہو جاؤں۔ ابن ابی مُلیکہ فرماتے ہیں: میں نے حضور پر نور ﷺ کے تیس صحابہ کو اس حال میں پایا کہ سارے ہی اپنے بارے میں نفاق سے خوف زدہ تھے اور اُن میں سے کوئی ایک بھی یہ نہیں کہتا تھا کہ وہ جبریل اور میکائیل کے ایمان پر ہے۔ حسن بصری سے منقول ہے کہ مومن خدا سے ڈرتا ہے مگر منافق اُس سے بے خوف رہتا ہے جو ڈرایا گیا ہے جنگ و جدل اور گناہوں پر اصرار سے بغیر توبہ کے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور اپنے کئے پر جان بوجھ کر اڑ نہ جائیں (پارہ ۴، آل عمران: ۱۳۵)

زُہید کا بیان ہے کہ میں نے ابوہریرہ سے مرچید

عَنِ الْحَسَنِ، وَمُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ، إِمَانًا وَاحْتِسَابًا، وَكَانَ مَعَهُ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا وَيَقْرَأَ مِنْ دَفْنِهَا، فَإِنَّهُ يَزِجُ مِنَ الْأَجْرِ بِقِيرَاطَيْنِ، كُلُّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ، وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ، فَإِنَّهُ يَزِجُ بِقِيرَاطٍ

47م - تَابِعَهُ عُثْمَانُ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

36- بَابُ خَوْفِ الْمُؤْمِنِ مِنْ أَنْ يَحْبُطَ عَمَلُهُ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ التَّمِيمِيُّ: مَا عَرَضْتُ قَوْلِي عَلَى عَمَلٍ إِلَّا خَشِيتُ أَنْ أَكُونَ مُكَلِّبًا وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: "أَخَذْتُ ثَلَاثِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كُلُّهُمْ يَخَافُ النِّفَاقَ عَلَى نَفْسِهِ، مَا مِنْهُمْ أَحَدٌ يَقُولُ: إِنَّهُ عَلَى إِيْمَانٍ جَدِيدٍ وَمِكَائِيلُ" وَيَذْكُرُ عَنِ الْحَسَنِ: "مَا خَافَهُ إِلَّا الْمُؤْمِنُ وَلَا أَمِنَهُ إِلَّا مُنَافِقٌ. وَمَا يُخَلِّدُ مِنَ الْإِصْرَارِ عَلَى النِّفَاقِ وَالْعِصْيَانِ مِنْ غَيْرِ تَوْبَةٍ، يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: (وَلَمْ يُبَيِّزُوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ) (آل عمران: 135)

48 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزْرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

47م- انظر الحديث: 1323, 1325 سنن نسائي: 5047, 1995

48- انظر الحديث: 6044, 7076 صحيح مسلم: 218 سنن ترمذی: 2635, 1983 سنن

نسائي: 4121, 4122, 4123, 4124

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

فرقے کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث بیان کی نے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اُسے قتل کرنا کفر۔

حضرت انس سے مروی ہے کہ مجھ سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم شب قدر کی خبر دینے کے لیے باہر تشریف لائے۔ دیکھا تو دو مسلمان آپس میں لڑ رہے تھے۔ فرمایا کہ میں تمہیں شب قدر کی خبر دینے آیا تھا لیکن فلاں اور فلاں آپس میں لڑ رہے تھے تو وہ اٹھالی گئی اور شاید یہ تمہارے حق میں بہتر ہو، پس اُسے رمضان کی آخری دس راتوں کی ساتویں، نویں اور پانچویں روز تلاش کرو۔

حضرت جبریل کا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم

سے ایمان، اسلام، احسان

اور علم قیامت کے

بارے میں پوچھنا

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُن سے بیان فرمانا۔ پھر فرمایا کہ جبریل علیہ السلام تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔ پس یہ سب کچھ دین ہے اور جو نبی کریم نے وفد عبد القیس سے بیان فرمایا نیز ارشاد ربانی: ترجمہ کنز الایمان: اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا (پارہ ۳، آل عمران: ۸۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان رونق

شُعْبَةُ، عَنْ زُبَيْدٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنِ الْمَرْجَةِ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ

49 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يُخْبِرُ بَلِيلَةَ الْقَدْرِ، فَتَلَاخَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ: إِنِّي خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُم بَلِيلَةَ الْقَدْرِ، وَإِنَّهُ تَلَاخَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ، فَرَفَعَتْ، وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمُ التَّيْسُوهَا فِي السَّبْعِ وَالْتِسْعِ وَالْخَمْسِ

37- بَابُ سُؤَالِ جِبْرِيلَ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِيمَانِ،

وَالْإِسْلَامِ، وَالْإِحْسَانِ، وَعِلْمِ

السَّاعَةِ

وَبَيَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ، ثُمَّ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ فَمَعَلَّ ذَلِكَ كُلَّهُ دِينًا، وَمَا بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْفِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ مِنَ الْإِيمَانِ، وَقَوْلِهِ تَعَالَى: (وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ) (آل عمران: 85)

50 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ

بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي

رُزِعَةً، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارِزًا يَوْمًا لِلنَّاسِ، فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ: مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: الْإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ. قَالَ: مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: "الْإِسْلَامُ: أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ، وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤَدِّيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ." قَالَ: مَا الْإِحْسَانُ؟ قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ. قَالَ: مَعَى السَّاعَةِ؟ قَالَ: "مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، وَسَأُخْبِرُكَ عَنْ أَهْلِهَا: إِذَا وَلَدَتِ الْأُمَّةُ رَبِّهَا، وَإِذَا تَطَاوَلَ رِعَاةُ الْإِبِلِ الْبُئْيَانِ فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ" ثُمَّ تَلَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ) (لقمان: 34) الْآيَةَ، ثُمَّ أَذْبَرَ فَقَالَ: رُدُّوهُ فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا، فَقَالَ: هَذَا جِبْرِيلُ جَاءَ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِينَهُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: جَعَلَ ذَلِكَ كُلَّهُ مِنَ الْإِيمَانِ

افروز تھے کہ ایک شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ ایمان کیا ہے؟ فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر ایمان لاؤ اور اُس کے فرشتوں پر اور اُس سے ملنے پر اور اُس کے رسولوں پر اور تمہارا دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان ہو۔ عرض گزار ہوا کہ اسلام کیا ہے؟ فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو شرک نہ کرو اور نماز قائم کرو اور فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ عرض گزار ہوا کہ احسان کیا ہے؟ فرمایا کہ تم اللہ کی اس طرح عبادت کرو کہ جیسے تم اُسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اُسے نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ عرض گزار ہوا کہ قیامت کب آئیگی؟ فرمایا کہ مسؤل سائل سے زیادہ نہیں جانتا اور میں تمہیں اُس کی علامات بتاتا ہوں کہ جب لونڈی اپنے آقا کو جنے اور جب سیاہ اونٹوں کے چرواہے عالی شان مکانوں میں رہنے لگیں اور پانچ چیزیں ہیں جنہیں کوئی نہیں جانتا مگر اللہ، پھر حضور پر نور ﷺ نے اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ ترجمہ کنز الایمان: بے شک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم (۲۱ لقمان ۳۴) والی آیت پڑھی۔ پھر جب وہ چلا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اُسے واپس بلاؤ، لیکن کسی کو نہ پایا فرمایا وہ جبرئیل تھے جو لوگوں کو اُن کا دین سکھانے آئے تھے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ ان سب کو ایمان کا حصہ قرار دیا۔

باب

38- باب

عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ كُوْحَضَرَتْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فِي خَبَرٍ دِي كَمْ مَجَّهْ سَعِ حَضَرَتْ الْبُوسَفِيَانِ بْنِ حَرْبٍ فِي بَيَانِ كَيْفَا كَمْ هَرْقَلُ فِي اُنْ سَعِ كَيْفَا: فِي تَمْ

51- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَزَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ

سے پوچھا کہ وہ تعداد میں بڑھتے ہیں یا گھٹ رہے ہیں تو تم نے بتایا کہ وہ بڑھ رہے ہیں۔ ایمان کا یہی حال ہے حتیٰ کہ وہ مکمل ہو جاتا ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اُس کے دین سے نہ خوش ہو کر اُس میں داخل ہونے کے بعد کوئی پھر ابھی ہے تو تم نے کہا نہیں۔ ایمان کا یہی حال ہے کہ جب وہ دلوں کو اس سے تازگی ملتی ہے تو اُس سے کوئی بھی ناخوش نہیں ہوتا۔

دین کو قائم رکھنے کی خاطر گناہوں سے اجتناب کی فضیلت

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور دونوں کے درمیان شبہ والی چیزیں ہیں جن کا بہت سے لوگوں کو علم نہیں۔ پس جو ان مشتبہ چیزوں سے بچ گیا تو اُس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچا لیا اور جو اُن میں مبتلا ہوا جیسے وہ چرواہا جو چراگاہ کے قریب چراتا ہے اندیشہ ہے کہ اُس میں داخل ہو جائے۔ جان لو کہ ہر بادشاہ کی چراگاہ ہوتی ہے۔ خبردار رہو کہ زمین میں اللہ کی چراگاہ اُس کی حرام قرار دی ہوئی چیزیں ہیں۔ جان لو کہ جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے۔ الگ وہ درست ہو تو پورا جسم درست رہتا ہے اور اگر وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے خبردار رہو کہ وہ دل ہے۔

خمس ادا کرنا ایمان سے ہے

ابو جہرہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی

أَخْبَرَهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ، "أَنَّ هِرْقُلَ قَالَ لَهُ: سَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ؟ فَرَعَيْتُ أَفْهَمُ يَزِيدُونَ، وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَتَمَّ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُ أَحَدٌ سَخَطَهُ لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ؟ فَرَعَيْتُ أَنْ لَا، وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حِينَ تَخَالِطُ بِشَاشَتِهِ الْقُلُوبَ لَا يَسْخَطُهُ أَحَدٌ"

39- بَابُ فَضْلِ مَنْ

اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ

52 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الثَّعْبَانَ بْنَ بَشِيرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "الْحَلَالُ بَيِّنٌ، وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا مُمْتَلِكَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنْ اتَّقَى الْمُشْتَبَهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِزِّهِ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ: كَرَاخٍ يَزْعِي حَوْلَ الْحِمَى، يُوشِكُ أَنْ يَوَاقِعَهُ، أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلَا إِنَّ حِمِّيَ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ تَحَارُمُهُ، أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً، إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ"

40- بَابُ: أَدَاءِ الْخُمْسِ مِنَ الْإِيمَانِ

53 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَجَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

52- النظر الحديث: 2051، صحيح مسلم: 4070، سنن ابوداؤد: 3330، 3329، سنن ترمذی: 4073، 4072،

4071، 1205، سنن نسائی: 5726، 4465، سنن ابن ماجہ: 3984

53- النظر الحديث: 7556، 7266، 6176، 4369، 4368، 3510، 3095، 1398، 523، 87،

شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي جَبْرَةَ، قَالَ: كُنْتُ أَقْعُدُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ يُجْلِسُنِي عَلَى سِرِيرَةٍ فَقَالَ: أَلَمْ عِنْدِي حَقِّي أَجْعَلَ لَكَ سَهْمًا مِنْ مَالِي فَأَكُنْتُ مَعَهُ شَهْرَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ وَقْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَنَا أَتَوَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ الْقَوْمُ؟ - أَوْ مِنَ الْوَقْدِ؟ - قَالُوا: رَبِيعَةُ. قَالَ: مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ، أَوْ بِالْوَقْدِ، غَيْرَ خَزَائِي وَلَا تَدَايِي، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْكَ لَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَأْتِيكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الْحَقُّ مِنْ كُفَّارٍ مُطَهَّرٍ، فَمَرَّتَا بِأَمْرِ فَضْلِ تُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا، وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ، وَسَأَلُوهُ عَنِ الْأَشْرَبَةِ: فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ، وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ، أَمَرَهُمْ: بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَحْدَهُ، قَالَ: أَتَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَحْدَهُ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَأَنْ تُعْطُوا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمْسَ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: عَنِ الْخَنَازِيرِ وَالنَّثَاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمَرْقَةِ، وَرُبَّمَا قَالَ: الْمُقِيرِ وَقَالَ: احْفَظُوهُنَّ وَأَخْبِرُوا بِهِنَ مَنْ وَرَاءَكُمْ

اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھا تو مجھے انہوں نے اپنے تخت پر بٹھالیا اور فرمایا کہ میرے پاس رہتا کہ میں تمہیں اپنے مال سے کچھ دوں۔ پس میں دو ماہ ان کی خدمت میں حاضر رہا۔ پھر فرمایا کہ قبیلہ عبد القیس کی ایک جماعت جب حضور پر نور ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئی تو فرمایا: تم کس قوم یا قبیلے سے ہو؟ عرض کی، ربیعہ سے، فرمایا کہ خوش آمدید رسوائی و ندامت کے بغیر۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ کی بارگاہ میں حاضر نہیں ہو سکتے سوائے حرمت والے مہینوں میں کیونکہ ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر کے قبیلے ہیں۔ پس ہمیں ایسی بنیادی باتیں ارشاد فرمائیں جو ہم اپنے پیچھے والوں کو بتا دیں اور اُس کے سبب جنت میں داخل ہو جائیں اور اپنے کی چیزوں کے بارے میں پوچھا۔ پس آپ ﷺ نے انہیں چار باتوں کا حکم دیا اور چار سے منع فرمایا۔ انہیں ایک اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: تم جانتے ہو کہ پر ایمان لانا کیا ہے؟ عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا یہ گواہی دینا کہ نہیں ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور رمضان کے روزے اور یہ کہ مالِ غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرو اور چار چیزوں کے استعمال سے منع فرمایا یعنی سبز لاکھی برتن، کدو کے توئے، لکڑی کے روغنی برتن اور رال کئے ہوئے مرتبان سے۔ فرمایا کہ انہیں یاد کر لو اور اپنے پیچھے والوں کو بھی بتا دینا۔

اس کا بیان کہ اعمال کا انحصار نیت اور خلوص ہے اور ہر ایک کے لیے اسکی نیت کے

41- بَابُ: مَا جَاءَ إِنْ الْأَعْمَالِ
بِالنِّيَّةِ وَالْحِسْبَةِ، وَلِكُلِّ

امْرِءٍ مَا تَوَى

فَدَخَلَ فِيهِ الْإِيمَانُ، وَالْوُضُوءُ، وَالصَّلَاةُ،
وَالزَّكَاةُ، وَالْحَجُّ، وَالصُّومُ، وَالْأَحْكَامُ، وَقَالَ اللَّهُ
تَعَالَى: (قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَى شَأْنِهِ) (الإسراء: 84)
عَلَى يَدَيْهِ. نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ يَحْتَسِبُهَا
صَدَقَةً وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَكِنْ
جِهَادٌ وَبَرِيَّةٌ

54 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ،
عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَاصٍ، عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَلِكُلِّ
امْرِءٍ مَا تَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ
فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا
يُصِيبُهَا، أَوْ امْرَأَةٍ يَتَرَوُّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ
إِلَيْهِ

55 - حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عِدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ
يَحْتَسِبُهَا فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ

56 - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ تَافِعٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ،
عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

مطابق ہے

پس اس میں ایمان، وضو، نماز، زکوٰۃ، حج، روزے
اور سب احکام داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: فرما
دو کہ ہر ایک اپنے خیال یعنی نیت کے مطابق عمل کرتا
ہے۔ کسی شخص کا ثواب کی نیت سے اپنے گھروالوں پر
خرچ کرنا صدقہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لیکن
جہاد اور نیت۔

علمہ بن وقاص نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے راوی ہیں کہ حضور پر نور ﷺ نے فرمایا: اعمال کا
انحصار نیت پر ہے اور ہر ایک کے لیے اسکی نیت کے
مطابق ہے۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور اُس کے رسول
کے لیے ہے تو اُس کی ہجرت اللہ اور اُس کے رسول کے
لیے شمار ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی
عورت سے شادی کرنے کے لیے ہے تو اُس کی ہجرت
اُسی کے لیے ہے جس کی طرف ہجرت کی۔

حجاج ابن منہال، شعبہ، عدی بن ثابت، عبد اللہ
بن یزید حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
کہ حضور پر نور ﷺ نے فرمایا: جب آدمی اپنے گھر
والوں پر بہ نیت ثواب خرچ کرے تو وہ اس کے لیے
صدقہ ہے۔

عامر بن سعد سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضور پر نور ﷺ نے فرمایا
کہ تم جو کچھ کرتے ہو اگر تمہارا مقصود رضائے الہی ہو تو

54- راجع الحديث: 1

55- صحیح مسلم: 2320، 2319، سنن ترمذی: 1965، سنن نسائی: 2544

56- النظر الحديث: 1295، 2742، 2744، 3936، 4409، 5354، 5659، 5668، 6373، 6733، صحیح

مسلم: 4185، 4186، سنن ابوداؤد: 2864، سنن نسائی: 3628، سنن ابن ماجہ: 2708

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اُس پر تمہیں اجر دیا جاتا ہے حتیٰ کہ جو قسم تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو (اُس پر بھی ثواب پاتے ہو۔)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا أُجِزْتَ عَلَيْهَا، حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فَمِّ امْرَأَتِكَ

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا کہ
دین نصیحت ہے اللہ، اُس کے
رسول، آئمہ مسلمین
اور عوام کے لیے

42- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الدِّينُ النَّصِيحَةُ: لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأُمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ"

ارشادِ ربانی ہے: جب کہ وہ اللہ اور کے رسول کے
خیر خواہ رہیں (پ ۱۰- التوبہ ۹۱)

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: (إِذَا نَهَضُوا لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ) (التوبہ: 91)

قیس بن ابوحازم سے مروی ہے کہ حضرت جریر
بن عبد اللہ بجلي رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے حضور
پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کا
خیر خواہ رہنے پر بیعت کی۔

57 - حَدَّثَنَا مُسْنَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالتُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

زیادہ بن علاقہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت
جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا جس روز
کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ کی وفات ہوئی ہوئے تو وہ
کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنائیاں کی اور فرمایا۔
تم پر اللہ کا خوف جو اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں اور
وقار و اطمینان سے رہنا لازم ہے، حتیٰ کہ دوسرا امیر
آجائے جو تمہارے پاس آنے والا ہے۔ پھر فرمایا کہ
اپنے امیر کی غرضوں سے درگزر کرو کیونکہ وہ خود بھی درگزر
کرنے کو پسند فرماتے تھے۔ پھر فرمایا اما بعد: میں نے
بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ مجھے اسلام پر

58 - حَدَّثَنَا أَبُو الثُّعَيْنَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ رِثَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ يَوْمَ مَاتَ الْبَغْدَادِيُّ بْنُ شُعْبَةَ، قَامَ تَحْمِيدُ اللَّهِ وَأَتْنَى عَلَيْهِ، وَقَالَ: عَلَيْكُمْ بِاتِّقَاءِ اللَّهِ وَخِدَّةِ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَالْوَقَارِ، وَالسَّكِينَةِ، حَتَّى يَأْتِيَكُمْ أَمِيرٌ، فَإِنَّمَا يَأْتِيكُمْ الْآنَ. ثُمَّ قَالَ: اسْتَغْفُوا لِأَمِيرِكُمْ، فَإِنَّهُ كَانَ يُحِبُّ الْعَفْوَ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: أَبَايَعُكَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَشَرَّطَ عَلَيَّ: وَالتُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ فَبَايَعْتُهُ عَلَى هَذَا، وَرَبِّ

57- النظر الحديث: 58، 1401، 2157، 2714، 2715، 7204، صحيح مسلم: 197، سنن ترمذی: 1925

58- راجع الحديث: 57، صحيح مسلم: 198، سنن نسائی: 4167

هَذَا الْمَسْجِدُ إِلَى لَنَا صَاحِبُكُمْ، ثُمَّ اسْتَغْفَرُوا وَلَزَلْ

بیعت فرما لیجئے۔ آپ ﷺ نے مجھ سے ہر مسلمان کا
خیر خواہ رہنے کی شرط بھی فرمائی پس میں نے اس بات پر
آپ ﷺ سے بیعت کر لی۔ لہذا اس مسجد کے رب کی
قسم میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ پھر دعائے استغفار کی اور اتر
آئے۔



اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

کتاب علم کے بیان میں

علم کا بیان

ارشاد ربانی ہے: اللہ تم میں سے ایمان والوں اور اہل علم کے درجے بلند کرتا ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے (۱۱:۵۸) نیز فرمایا: اے رب میرے علم کو زیادہ کر۔ (۱۱۳:۲۰)

جس سے کوئی علمی سوال کیا جائے اور وہ گفتگو میں مصروف ہو تو اپنی بات مکمل کر کے سائل کو جواب دے

محمد بن سنان، فلیح، ابراہیم بن منذر، محمد بن فلیح، ان کے والد ماجد، ہلال بن علی، عطاء بن یسر سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ اپنی مجلس میں لوگوں سے گفتگو فرما رہے تھے کہ ایک اعرابی نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: قیامت کب آئے گی؟ رسول اللہ ﷺ اسی طرح گفتگو فرماتے رہے تو کچھ لوگ کہنے لگے کہ: حضور ﷺ نے اس کی بات ناپسند فرمائی ہے جب کہ کچھ نے کہا کہ آپ ﷺ نے اس کی بات سنی نہیں ہے۔ جب حضور ﷺ گفتگو فرما چکے تو فرمایا: قیامت کے بارے میں پوچھنے والا کہاں ہے؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا جب امانت ضائع کی جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔ عرض کی کہ اُسے کیسے ضائع کیا جائے گا؟ فرمایا جب ذمہ داری نااہلوں کے سپرد کی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

3- کتاب العلم

1- بَابُ فَضْلِ الْعِلْمِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (يَرْفَعُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ) (البقرة: 178) وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَقُلْ رَبِّ ارْحَنِي عِلْمًا) (طه: 114)

2- بَابُ مَنْ سُئِلَ عِلْمًا وَهُوَ مُشْتَغِلٌ فِي حَدِيثِهِ فَأَتَمَّ الْحَدِيثَ ثُمَّ أَجَابَ السَّائِلَ

59 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ ح وَحَدَّثَنِي إِبرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ جَاءَهُ أَعْرَابِي فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ فَمَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: سَمِعَ مَا قَالَ فَكِرَةً مَا قَالَ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ لَمْ يَسْمَعْ حَتَّى إِذَا قُطِعَ حَدِيثُهُ قَالَ: أَيْنَ - أَرَأَهُ - السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ: هَا أَتَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: فَإِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ: كَيْفَ إِضَاعَتُهَا؟ قَالَ: إِذَا وَتِدَ الْأَمْرَ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ

جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔

جو علم کے لیے
آواز بلند کرے

یوسف بن ماہک کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک سفر کے دوران حضور پر نور ﷺ ہم سے پیچھے ہو گئے۔ آپ ہم سے اُس وقت ملے جب نماز کا وقت تنگ ہو گیا ہم وضو کر رہے تھے۔ ہم اپنے پیروں پر مسح کر رہے تھے تو آپ نے بلند آواز سے دو یا تین دفعہ فرمایا: ایڑیوں کی دوزخ سے خرابی ہے۔

محدث کا حَدَّثَنَا، أَخْبَرَنَا،
اور أَنْبَأَنَا کہنا

حمیدی کا قول ہے کہ ابن عیینہ کے نزدیک حَدَّثَنَا، أَخْبَرَنَا، أَنْبَأَنَا اور سَمِعْتُ سے ایک ہی مراد ایک ہے۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ ہم سے حدیث بیان کی رسول اللہ ﷺ نے اور آپ ﷺ صادق و مصدوق تھے۔ شقیق نے حضرت عبداللہ سے مروی کی کہ میں نے حضور پر نور ﷺ سے فلاں بات سنی۔ حضرت حذیفہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے دو حدیثیں بیان فرمائیں۔ ابو العالیہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور پر نور ﷺ سے مروی کی جو وہ اپنے رب عزوجل سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت انس نے حضور پر نور ﷺ سے روایت کی جو وہ اپنے رب سے عزوجل کرتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ نے حضور پر نور ﷺ سے مروی کی جو وہ اپنے

3- بَابُ مَنْ رَفَعَ
صَوْتَهُ بِالْعِلْمِ

80 - حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْبَانِ عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: تَخْلَفُ عَنَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرَةٍ سَافَرْنَاَهَا فَأَذْرَكْنَا - وَقَدْ أَزْهَقْنَا الصَّلَاةَ - وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ، فَجَعَلْنَا نَمْسُحُ عَلَى أَرْجُلِنَا، فَتَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ: وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا

4- بَابُ قَوْلِ الْمُحَدِّثِ: حَدَّثَنَا،
وَأَخْبَرَنَا، وَأَنْبَأَنَا

وَقَالَ لَنَا الْحَمِيدِيُّ: "كَانَ عِنْدَ ابْنِ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا، وَأَخْبَرَنَا، وَأَنْبَأَنَا، وَسَمِعْتُ وَاحِدًا وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ وَقَالَ شَقِيقٌ: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَقَالَ حَذِيقَةُ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِيمَا يَزُورُ عَنْ رَبِّهِ وَقَالَ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِيمَا يَزُورُ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَزُورُ عَنْ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ

رب عز وجل سے روایت کرتے ہیں۔

عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ علیہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور پر نور ﷺ نے فرمایا: ایک درخت ایسا ہے کہ اُس کے پتے نہیں گرتے اور اُس کی مثال مسلمان جیسی ہے، بتاؤ وہ کون سا درخت ہے؟ لوگ جنگلی درختوں کے بارے میں سوچنے لگے۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا: مجھے خیال ہوا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں جھجکا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ ہی ارشاد فرما دیجئے کہ وہ کون سا درخت ہے؟ فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

علمی امتحان کی غرض سے
امام کا اپنے ساتھیوں سے
کوئی بات پوچھنا

عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ حضور پر نور ﷺ نے فرمایا: درختوں میں سے ایک ایسا بھی ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے اور اُس کی مثال ایک مسلمان جیسی ہے۔ مجھے بتاؤ وہ کون سا درخت ہے؟ لوگ جنگلی درختوں کے بارے میں غور کرنے لگے۔ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں میرے دل میں کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن مجھے جھجک ہوئی۔ پھر لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ﷺ! خود ارشاد فرما دیجئے کہ وہ کون سا درخت ہے؟ فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔

علم کا بیان

61 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا، وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ، فَحَدِّثُونِي مَا هِيَ فَوْقَ النَّاسِ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَكْثَرُ النَّغْلَةِ، فَاسْتَحْيَيْتُ، ثُمَّ قَالُوا: حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: هِيَ النَّغْلَةُ

5- بَابُ طَرَجِ الْإِمَامِ الْمَسْأَلَةِ
عَلَى أَصْحَابِهِ لِيُخْتَبَرَ مَا
عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ

62 - حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ فَخْلِدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا، وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ، فَحَدِّثُونِي مَا هِيَ فَوْقَ النَّاسِ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَكْثَرُ النَّغْلَةِ، فَاسْتَحْيَيْتُ، ثُمَّ قَالُوا: حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: هِيَ النَّغْلَةُ

6- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعِلْمِ

اور اللہ عزوجل کا ارشاد: اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما! محدث کے سامنے حدیث پڑھنا اور پیش کرنا۔ حسن، ثوری اور مالک نے قرأت کو جائز مانا ہے اور بعض نے عالم کے سامنے قرأت کرنا حضرت ضمام بن ثعلبہ کی حدیث سے ہے کہ وہ حضور پر نور ﷺ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے: کیا آپ کو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ ہم نماز پڑھا کریں؟ فرمایا، ہاں۔ پس یہ حضور پر نور ﷺ کے حضور قرأت کرنا ہے، جس کی حضرت ضمام نے اپنے قوم کو خبر دی تو انہوں نے جائز رکھا اور اس سے استدلال کیا اور امام مالک نے تحریر سے دلیل لی ہے جو لوگوں کے سامنے پڑھی جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم فلاں کی خدمت میں حاضر تھے اور ہمارے سامنے فلاں چیز پڑھی گئی یعنی معلم کے سامنے پڑھی جاتی ہے تو پڑھنے والا کہتا ہے کہ مجھے فلاں نے پڑھایا۔

محمد بن سلام، محمد بن حسن الواسطی، عوف سے مروی ہے کہ حسن بصری نے فرمایا: عالم کے سامنے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں

اور بیان کی ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی کہ سفیان نے فرمایا: جب محدث کے سامنے پڑھ چکا ہو تو حدیثی کہنے میں کوئی حرج نہیں۔ فرمایا کہ میں نے ابو عاصم کو مالک اور سفیان کے حوالے سے فرماتے ہوئے سنا: عالم کے سامنے پڑھنا اور عالم کا خود پڑھنا دونوں یکساں ہیں۔

عبد اللہ بن ابونمر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم مسجد کے اندر حضور پر نور ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر تھے کہ ایک شخص

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: (وَقُلْ رَبِّ رَحْمِي عَلَيَّ) (طہ):
 (114) الْقِرَاءَةُ وَالْعَرَضُ عَلَى الْمُحَدِّثِ وَرَأَى الْحَسَنَ وَالْقُورَيْشِيَّ وَمَالِكَ: الْقِرَاءَةُ جَائِزَةٌ وَاحْتِجَّ بَعْضُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْعَالِمِ "بِحَدِيثِ ضَمَامِ بْنِ ثَعْلَبَةَ: قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تُصَلِّيَ الصَّلَاةَ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَهَذِهِ قِرَاءَةٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ ضَمَامٌ قَوْمَهُ بِذَلِكَ فَأَجَازُوهُ وَاحْتِجَّ مَالِكٌ: "بِالصَّكِّ يَقْرَأُ عَلَى الْقَوْمِ، فَيَقُولُونَ أَشْهَدْنَا فُلَانٌ وَيَقْرَأُ ذَلِكَ قِرَاءَةً عَلَيْهِمْ وَيَقْرَأُ عَلَى الْمُقْرِءِ فَيَقُولُ الْقَارِءُ: أَقْرَأَنِي فُلَانٌ"

62 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: لَا بَأْسَ بِالْقِرَاءَةِ عَلَى الْعَالِمِ

62 - وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْقُرْبَرِيُّ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: إِذَا قُرِئَ عَلَى الْمُحَدِّثِ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَقُولَ: حَدَّثَنِي قَالَ: وَسَمِعْتُ أَبَا عَاصِمٍ يَقُولُ عَنْ مَالِكٍ، وَسُفْيَانَ الْقِرَاءَةُ عَلَى الْعَالِمِ وَقِرَاءَتُهُ سَوَاءٌ

63 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ هُوَ الْمُقْرِئُ، عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ثَمَرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ

مَا لِكَ، يَقُولُ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى بَجَلٍ، فَأَتَاهُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ؟ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانِهِمَا، فَقُلْنَا: هَذَا الرَّجُلُ الْأَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ أَجَبْتُكَ، فَقَالَ الرَّجُلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِي سَائِلُكَ فَمَشَيْدٌ عَلَيْكَ فِي الْمَسْأَلَةِ، فَلَا تَجِدْ عَلَيَّ فِي نَفْسِكَ، فَقَالَ: سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ فَقَالَ: أَسْأَلُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ، اللَّهُ أَرْسَلَكَ إِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: أَنْشُدْكَ بِاللَّهِ، اللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ، قَالَ: اللَّهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: أَنْشُدْكَ بِاللَّهِ، اللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تَصُومَ هَذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ، قَالَ: اللَّهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: أَنْشُدْكَ بِاللَّهِ، اللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ هَذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَانِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلَى فَقَرَانِنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ نَعَمْ. فَقَالَ الرَّجُلُ: آمَنْتُ بِمَا جِئْتُ بِهِ، وَأَنَا رَسُولٌ مِنْ وَرَائِي مِنْ قَوْمِي، وَأَنَا ضِمَامُ بَنِي ثَعْلَبَةَ أَخُو بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرِ

اؤٹ پر سوار ہو کر آیا۔ اُسے مسجد میں بٹھایا اور اسکا گھٹنا باندھ دیا۔ پھر عرض کی کہ آپ حضرات میں محمد کون ہیں؟ حضور پر نور ﷺ ٹیک لگائے ہوئے تشریف فرما تھے۔ ہم نے کہا: یہ حضور پر نور ﷺ ٹیک لگانے والے۔ اُس شخص نے کہا اے ابن عبد المطلب! حضور پر نور ﷺ نے اُس سے فرمایا کہو میں تمہیں جواب دوں گا۔ اس نے عرض کی کہ میں آپ سے سختی کے ساتھ کچھ پوچھوں گا لیکن مجھ پر برہم نہ ہونا۔ فرمایا: جیسے چاہو پوچھو۔ عرض کی کہ میں آپ سے آپ کے رب کی اور آپ سے پہلوں کے رب کی قسم دیتا ہوں کہ آپ بتائیں کہ کیا اللہ نے آپ کو تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے؟ فرمایا اللہ گواہ ہے۔ ہاں عرض کی کہ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ ہم دن اور رات میں پانچ نمازیں پڑھا کریں؟ فرمایا: ہاں خدا گواہ ہے ہاں عرض کی کہ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ ہم سال میں اس مہینے کے روزے رکھا کریں؟ فرمایا: خدا گواہ ہے ہاں۔ عرض کی کہ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں، کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ ہمارے امیروں سے زکوٰۃ وصول کر کے ہمارے فقرا میں تقسیم فرمائیں؟ حضور پر نور ﷺ نے فرمایا: خدا گواہ ہے ہاں۔ اُس شخص نے کہا۔ آپ جو لے کر آئے ہیں میں اُس پر ایمان لایا۔ مجھے میری قوم کی طرف سے بھیجا گیا ہے۔ میں نبی سعد بن بکر کا بھائی ضمام بن ثعلبہ ہوں۔

مروی کیا اسے موسیٰ اور علی بن عبد الحمید سلیمان، ثابت، حضرت انس نے نبی کریم ﷺ سے۔

63م - وَرَوَاهُ مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ،

هَذَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا
7- بَابُ مَا يُذَكَّرُ فِي الْمُنَاوَلَةِ

وَكِتَابُ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْعِلْمِ
إِلَى الْمُلْدَانِ

وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: نَسَخَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ
الْمَصَاحِفَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَى الْأَقَاقِيهِ وَرَأَى عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ عُمَرَ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ذَلِكَ
جَائِزًا وَاحْتَجَّ بَعْضُ أَهْلِ الْحِجَازِ فِي الْمُنَاوَلَةِ
بِحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ كَتَبَ
لِأُمِّهِ الشَّرِيفَةَ كِتَابًا وَقَالَ: لَا تَقْرَأُهُ حَتَّى تَبْلُغَ
مَكَانَ كَذَا وَكَذَا. فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ الْمَكَانَ قَرَأَهُ عَلَى
النَّاسِ وَأُخْبِرُوهُمْ بِأَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

اہلِ علم کا علم کے لیے
اپنی کتاب شہروں
میں بھیجنا

حضرت انس سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن مجید پاک کے نسخے لکھوائے اور
انہیں اطرافِ عالم میں بھیجا۔ حضرت عبداللہ بن عمر، یحییٰ
بن سعید اور امام مالک کے نزدیک یہ جائز ہے۔ بعض اہل
حجاز نے اس کے متعلق اس حدیث نبوی سے دلیل لی ہے
کہ آپ ﷺ نے ایک اسلامی لشکر کے امیر کے لیے
خط لکھوایا اور قاصد کو تاکید فرمائی کہ وہ فلاں جگہ پہنچنے سے
پہلے اسے نہ پڑھیں۔ جب اُس جگہ پہنچ جائیں تو لوگوں کو
پڑھ کر سنائیں کہ حضور پر نور ﷺ نے انہیں کیا حکم دیا
ہے۔

64 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ
مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بَعَثَ بِكِتَابِهِ رَجُلًا
وَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهُ
عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى. فَلَمَّا قَرَأَهُ مَرَّقَهُ
فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ الْمُسْتَبِ قَالَ: فَدَعَا عَلَيْهِمْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلُّ
مُزْقٍ

عبداللہ بن عبد اللہ بن عقبہ بن مسعود سے مروی
ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
نے خبر دی کہ حضور پر نور ﷺ نے ایک شخص کو خط
مبارک دے کر بھیجا اور اُسے حکم فرمایا کہ یہ خط حاکم
بحرین کے سپرد کر دیا جائے اور حاکم بحرین اسے کسریٰ
تک پہنچا دے۔ جب اُس (کسریٰ) نے اُسے پڑھا تو
پھاڑ ڈالا۔ میرا (ابن شہاب کا) خیال ہے کہ ابنِ مستب
نے فرمایا کہ حضور پر نور ﷺ نے اُن لوگوں کے خلاف
دعا فرمائی کہ وہ مکمل طور پر ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے
جائیں۔

65 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ

قَادَهُ سَ مَرُوى هَ كَ حضرت انس بن مالک رضی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضور پر نور ﷺ نے ایک خط مبارک لکھوایا یا لکھوانے کا ارادہ فرمایا تو عرض کی گئی کہ وہ لوگ اس خط کو نہیں پڑھتے جس پر مہر نہ ہو۔ پس آپ ﷺ نے چاندی کی مہر بنوائی اور اُس پر محمد رسول اللہ نقش کروادیا۔ گویا میں اب بھی آپ ﷺ کے دست مبارک میں اُس کی چمک دیکھ رہا ہوں میں (شعبہ) نے قنادہ سے کہا کہ کس نے کہا کہ محمد رسول اللہ نقش تھا؟ فرمایا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

جو مجلس کے آخری سرے پر بیٹھے

اور جو مجلس میں خالی جگہ پائے

وہاں بیٹھ جائے

ابومرہ مولیٰ عقیل بن ابوطالب نے حضرت ابو اقدیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کرتے ہیں کہ حضور پر نور ﷺ مسجد میں رونق افروز تھے اور صحابہ کرام آپ ﷺ کے اعتراف میں حاضر تھے کہ تین آدمی آئے۔ دو حضور پر نور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اور ایک واپس چلا گیا۔ یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کھڑے رہے حتیٰ کہ اُن میں سے ایک نے مجلس میں خالی جگہ پائی اور وہاں بیٹھ گیا۔ جبکہ دوسرا شخص لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا جب کہ تیسرا منہ پھیر کر واپس چلا گیا تھا۔ جب حضور پر نور ﷺ فراغت پائی تو فرمایا: کیا میں تمہیں ان تینوں شخصوں کا حال نہ بتاؤں؟ ان میں سے ایک اللہ کی طرف آیا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے جگہ دے دی۔ دوسرے نے حیا کی تو اللہ

الْمَرْوَرِي أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا - أَوْ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ - فَعَمِلَ لَهُ: إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا عَمَلُوا، فَأَتَا نَحْنًا مِنْ قِطْطَةٍ نَفْسُهُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ، فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ مَنْ قَالَ: نَفْسُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ؟ قَالَ أَنَسُ

8- بَابُ مَنْ قَعَدَ حَيْثُ يَنْتَهِي بِهِ

الْمَجْلِسُ، وَمَنْ رَأَى فُرْجَةً

فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا

66- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا مَرْثَةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذْ أَقْبَلَ ثَلَاثَةٌ تَفَرُّ، فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَضَبَ وَاحِدُهُ قَالَ: فَوَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَّا أَحَدُهُمَا: فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا، وَأَمَّا الْآخَرُ: فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ، وَأَمَّا الثَّالِثُ: فَأَذْهَبَ ذَاهِبًا، فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ الثَّفَرِ الثَّلَاثَةِ؟ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَأَوَى إِلَى اللَّهِ فَأَوَاهُ اللَّهُ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا

اللَّهُ مِنْهُ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ

9- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَبِّ مُبَلِّغٌ أَوْ عَى

مِنْ سَامِعٍ

67- حَدَّثَنَا مُسْنَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ، قَالَ:

حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعْدًا عَلَى بَعِيرِهِ، وَأَمْسَكَ إِنْسَانٌ بِخَطَامِهِ - أَوْ بِرَمَاهِهِ - قَالَ: أَلَيْسَ يَوْمَ هَذَا، فَسَكَنَّا حَتَّى ظَلَمْنَا أَنَّهُ سَيُسَيِّئُ سِوَى اسْمِهِ، قَالَ: أَلَيْسَ يَوْمَ الْخَيْرِ قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: فَأَتَى شَهْرٌ هَذَا فَسَكَنَّا حَتَّى ظَلَمْنَا أَنَّهُ سَيُسَيِّئُ بِغَيْرِ اسْمِهِ، فَقَالَ: أَلَيْسَ بِذِي الْحِجَّةِ قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: فَإِنْ دِمَاءُكُمْ، وَأَمْوَالُكُمْ، وَأَعْرَاضُكُمْ، بَيْنَكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، لِيُتَبَلِّغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَإِنْ الشَّاهِدُ عَسَى أَنْ يُتَبَلِّغَ مَنْ هُوَ أَوْ عَى لَهُ مِنْهُ

10- بَابُ: الْعِلْمُ قَبْلَ

الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) (محمد: 19) فَتَبَدَّى بِالْعِلْمِ وَأَنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، وَرَثُوا الْعِلْمَ، مَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَبْلِ وَافِرٍ.

تعالیٰ نے اس سے حیا فرمائی اور تیسرے نے منہ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اُس سے رخ پھیر لیا۔

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بعض اوقات جس تک بات پہنچے وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے

عبدالرحمن بن ابوبکرہ اپنے والد ماجد سے راوی ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اُونٹ پر تشریف فرما تھے اور اس کی مہار یا نگیل ایک شخص کے ہاتھ میں تھی۔ فرمایا کہ آج کون سادہ ہے! ہم خاموش رہے اور سوچا کیا کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا کوئی دوسرا نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کہ یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم خاموش رہے اور سوچا کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا کوئی دوسرا نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن تمہارے اس مہینے اور تمہارے اس شہر کی حرمت جو۔ حاضر ہے اسے غیر حاضر تک پہنچا دے کیونکہ حاضر کبھی ایسے شخص تک بھی بات پہنچا دیتا ہے جو بات کو اُس سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے۔

قول وفعل سے پہلے

علم درکار ہے

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ: جان لو کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ یہاں علم سے ابتدا فرمائی علماء ہی انبیاء کرام کے وارث ہیں۔ جنہوں نے میراث میں علم پایا اور جس

67- النظر الحديث: 7447, 7078, 5550, 4662, 4406, 3197, 1741, 105, 108 صحيح

مسلم: 4360, 4359 سنن ترمذی: 1520 سنن نسائی: 4401

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ بِهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ
طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَقَالَ جَلُّ ذِكْرُهُ: (إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ
مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ) (فاطر: 28) وَقَالَ: (وَمَا
يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ) (العنكبوت: 43) (وَقَالُوا
لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ)
(الملك: 10) وَقَالَ: (هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ
وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ) (الزمر: 9) وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفْقِهْهُ فِي
الدِّينِ وَإِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ " وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ: لَوْ
وَضَعْتُمُ الضُّمُصَامَةَ عَلَى هَذِهِ - وَأَشَارَ إِلَى قَفَاهُ -
ثُمَّ ظَنَنْتُ أَنِّي أَنْفَعُ كَلِمَةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ تُجِيزُوا عَلَيَّ لَأَنْفَعَهَا
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (كُونُوا رَبَّانِيِّينَ) (آل عمران: 79)
" حُلَمَاءُ فُقَهَاءُ، وَيُقَالُ: الرَّبَّانِيُّ الَّذِي يُزَيِّقُ
النَّاسَ بِصِغَارِ الْعِلْمِ قَبْلَ كِبَارِهِ "

نے اُسے حاصل کیا اس نے پورا حصہ پالیا اور جو علم حاصل
کرنے کے لیے کسی راستے پر چلا تو اللہ تعالیٰ اس کے
لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے اور فرمایا ہے: بے
شک اللہ سے اُس کے بندوں میں سے علماء ہی ڈرتے
ہیں اور فرمایا کہ اسے نہیں سمجھتے مگر علم والے اور فرمایا:
لوگ کہیں گے کہ اگر ہم سنتے اور سمجھتے تو اہل جہنم سے نہ
ہوتے اور فرمایا: کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے
برابر ہو جائیں گے۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس
کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ فرماتا ہے اُسے دین کی فقہ
(سمجھ بوجھ) عطا فرماتا ہے اور علم سیکھنے سے ہی حاصل
ہوتا ہے۔ حضرت ابوذر غفاری نے اپنی گردن کی طرف
اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تم اس پر تکیہ رکھ دو کیا پھر
مجھے گمان ہو کہ ایک بات جو میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنی ہے اُسے تمہارے کام کر گزرنے سے پہلے بیان
کر سکتا ہوں تو ضرور بیان کر دوں گا۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم
کا ارشاد ہے: جو موجود ہو اسے چاہیے کہ غائب تک پہنچا
دے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ
کوئی ربانیتین سے مراد حکماء، علماء اور فقہاء ہیں۔ کہا گیا ہے
کہ ربانی وہ ہے جو لوگوں کو علم کی بڑی باتیں سکھانے سے
پہلے چھوٹی باتیں سکھائے۔

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا وعظ و نصیحت کرنا

حسب موقع ہوتا تا کہ وہ اکتاہٹ کا

شکار نہ ہوں

ابوداؤد سے مروی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں

11- بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُهُمُ بِالْوَعْظِ وَالْعِلْمِ
كَيْ لَا يَنْفَرُوا

68 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ

صحیح کر لے کے لیے مخصوص دن مقرر فرما دیے تھے اور اتنا زیادہ ناپسند فرماتے جس سے ہمارے اکتا جانے کا اندیشہ ہوتا۔

محمد بن بشار، یحییٰ بن سعد، شعبہ، ابو التیاح، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور ﷺ نے فرمایا: آسانی پیدا کرو، مشکل میں نہ ڈالو۔ خوشخبری دو اور متغیر نہ کرو۔

جواہل علم دینے کے لیے دن مقرر کرے

ابو وائل سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر جمعرات لوگوں میں وعظ ارشاد فرمایا کرتے۔ ایک شخص نے ان سے کہا اے ابو عبدالرحمن! ہماری خواہش ہے کہ آپ روزانہ ہمیں وعظ فرمایا کریں۔ فرمایا کہ ایسا کرنے سے مجھے یہ بات رکاوٹ ڈالتی ہے کہ مجھ پر پسند نہیں کہ تم اکتا جوؤ۔ میں نے تم سے وعظ کہنے کے لیے دن مخصوص کیا ہوا ہے جیسے حضور پر نور ﷺ نے ہمارے لیے مقرر فرمایا ہوا تھا، ہمارے اکتا جانے کے پیش نظر۔

اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھائی کا

ارادہ فرمائے تو اُسے دین کی

فقہ (سمجھ) عطا فرمادیتا ہے

حمید بن عبدالرحمن نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ

مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَوَّلُنَا بِالنُّوْعَةِ فِي الْأَيَّامِ، كَرَاهَةَ السَّامَةِ عَلَيْنَا

69- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو التِّيَاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَتَّبِعُوا وَلَا تُعَيِّرُوا، وَتَبَيَّرُوا وَلَا تُكْفِّرُوا

12- بَابُ مَنْ جَعَلَ لِأَهْلِي الْعِلْمِ أَيَّامًا مَعْلُومَةً

70- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُدْخِلُ النَّاسَ فِي كُلِّ تَحْمِيسٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَوْ دَخَلْتُ أَتَاكَ ذَكَرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ؟ قَالَ: أَمَا إِنَّهُ يَمْتَنِعُنِي مِنْ ذَلِكَ أَلَّا أَكْرَهُ أَنْ أُمْلِكُكُمْ، وَإِنِّي أَتَقَوَّلُكُمْ بِالنُّوْعَةِ، كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَوَّلُنَا بِهَا، كَرَاهَةَ السَّامَةِ عَلَيْنَا

13- بَابُ مَنْ يُرِيدُ

اللَّهُ بِهِ خَيْرًا

يُفْقَهُهُ فِي الدِّينِ

71- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

69- النظر الحديث: 6125، صحيح مسلم: 4503

70- راجع الحديث: 68، صحيح مسلم: 7060

71- النظر الحديث: 7460، 7312، 3641، 3116، صحيح مسلم: 2389

عندہ کو خطبہ دیتے ہوئے بنا۔ فرمایا کہ میں نے حضور پر نور کو فرماتے سنا ﷺ بنا: اللہ تعالیٰ جس کے لیے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اُسے دین کی فتنہ (سمجھ) عطا فرمادیتا ہے بے شک میں تقسیم کرنے والا ہوں جب کہ اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور یہ اُمت ہمیشہ اللہ کے دین پر قائم رہے گی اور ان کے مخالف انہیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے حتیٰ کہ قیامت آپہنچے۔

علم کی سمجھ بوجھ

مجاہد سے مروی ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ مدینہ منورہ تک رہا لیکن اس دوران میں نے انہیں حضور پر نور ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا، سوائے ایک حدیث کے۔ فرمایا کہ ہم حضور پر نور ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ خدمتِ اقدس میں گاہا پیش کیا گیا۔ فرمایا کہ درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے جس کی مثال مسلمان جیسی ہے۔ میں نے بتانا چاہا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں لوگوں میں سب سے چھوٹا تھا لہذا خاموش رہا۔ حضور پر نور ﷺ نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

علم و حکمت

میں رشک

حضرت عمر فرماتے ہیں کہ پیشوا بنائے جانے سے پہلے علم حاصل کرلو۔ امام بخاری نے فرمایا کہ پیشوا بنائے جانے کے بعد بھی کیونکہ حضور پر نور ﷺ کے اصحاب نے عمر رسیدہ ہونے کے باوجود بھی علم حاصل کیا۔

ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، سَمِعْتُ مُعَاوِيَةََ، يَخْطُبُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَإِنَّمَا أَنَا قَائِمٌ وَاللَّهُ يُعْطِي، وَلَنْ تَزَالَ هَذِهِ الْأُمَّةُ قَائِمَةً عَلَى أَمْرِ اللَّهِ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ، حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ

14- بَابُ الْفَهْمِ فِي الْعِلْمِ

72- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمْ أَسْمَعْهُ يُحَدِّثْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى بِخُبَّارٍ، فَقَالَ: إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً مَقْلَاهَا كَمَقْلِ الْمُسْلِمِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ: هِيَ النَّخْلَةُ، فَإِذَا أَنَا أَصْغَرُ الْقَوْمِ، فَسَكَتُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيَ النَّخْلَةُ

15- بَابُ الْإِغْتِبَاطِ فِي

الْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ

وَقَالَ عُمَرُ: تَفَقَّهُوا قَبْلَ أَنْ تُسَوَّدُوا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَبَعْدَ أَنْ تُسَوَّدُوا وَقَدْ تَعَلَّمُوا أَهْضَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كِتَابِهِمْ

حمیدی، سفیان، اسماعیل بن ابوالخالد، زہری، قیس بن ابوحازم، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رشک نہیں ہے مگر دو آدمیوں پر۔ ایک وہ جسے اللہ نے مال عطا فرمایا اور وہ اُسے راہ حق میں خرچ کرتا ہے۔ دوسرا وہ جس کو اللہ نے حکمت عطا فرمائی تو وہ اُس کے مطابق فیصلے کرتا اور اُس کی تعلیم دیتا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حضرت خضر کے پاس جانے کے لیے سمندر کی جانب جانے کا واقعہ

اور ارشاد خداوندی: ترجمہ کنز الایمان: کیا میں تمہارے ساتھ رہوں اس شرط پر کہ تم مجھے سکھا دو گے نیک بات جو تمہیں تعلیم ہوئی (پارہ ۱۵، الکھف: ۶۶)

عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابن عباس سے مروی کی ہے کہ اُن کا اور حضرت حزن بن قیس ابن حصن فزاری کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے رفیق کے بارے میں اختلاف رائے ہو گیا۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ وہ حضرت خضر ہیں۔ اچانک دونوں کے پاس سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ گزرے تو حضرت ابن عباس نے انہیں بلایا اور کہا کہ میں اور میرے اس ساتھی میں موسیٰ علیہ السلام کے رفیق کے متعلق اختلاف رائے ہو گیا ہے جن سے ملاقات کے لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے راستہ معلوم کیا تھا۔ کیا آپ نے حضور پر

73- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَلَى غَيْرِ مَا حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَارِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسَلَّطَ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا"

16- بَابُ مَا ذَكَرَ فِي ذَهَابِ

مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فِي الْبَحْرِ إِلَى الْخَضِرِ

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: (هَلْ أَتَبَعَكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رَشَدًا)

74- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِبرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْخَضِرُ بْنُ قَيْسٍ بْنِ حِصْنِ الْفَزَارِيِّ فِي صَاحِبِ مُوسَى، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُوَ الْخَضِرُ، فَمَرَّ بِهِمَا أَبُو بَنٍ كَعْبٍ، فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: إِنِّي تَمَارَيْتُ أَتَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى، الَّذِي سَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَى لِقَائِهِ، هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَلَأٍ مِنْ
بَنِي إِسْرَائِيلَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا
أَعْلَمَ مِنْكَ؟" قَالَ مُوسَى: لَا، فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
إِلَى مُوسَى: بَلَى، عِنْدَنَا خَصِيرٌ، فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ
إِلَيْهِ، فَجَعَلَ اللَّهُ لَهُ الْحَوْتَ آيَةً، وَقِيلَ لَهُ: إِذَا فَقَدْتَ
الْحَوْتَ فَارْجِعْ، فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ وَكَانَ يَتَّبِعُ أَكْرَ
الْحَوْتَ فِي الْبَحْرِ، فَقَالَ لِمُوسَى فَتَاهُ: (أَرَأَيْتَ إِذَا
أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحَوْتَ وَمَا
أَنْسَاهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ)، قَالَ: (ذَلِكَ مَا
كُنَّا تَبْعِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا)، فَوَجَدَا
خَصِيرًا، فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا الَّذِي قَضَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
فِي كِتَابِهِ

نور محمد ﷺ سے اُن کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ فرمایا:
ہاں میں نے حضور پر نور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ
حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کے امیروں میں بیٹھے تھے کہ
ایک شخص نے آکر کہا: کیا آپ کے علم میں کوئی ایسا آدمی
ہے جو آپ سے بڑا عالم ہو؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے
کہا: نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی
طرف وحی نازل فرمائی: کیوں نہیں، ہمارا بندہ خضر ہے۔
پس حضرت موسیٰ نے اُن کی طرف جانے کا راستہ پوچھا تو
اللہ نے اُن کے لیے ایک مچھلی کو نشانی بنا دیا اور اُن سے کہا
گیا کہ جب تم سے مچھلی گم ہو جائے تو پلٹ آنا کیونکہ وہ مل
جائیں گے۔ پس یہ سمندر میں مچھلی کی نشانی کے منتظر
رہے۔ تو پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اُن کے خادم
نے کہا: کیا آپ نے دیکھا کہ جب ہم پتھر کے پاس
آئے تو مجھے مچھلی یاد نہ رہی اور مجھے یاد رکھنے سے شیطان
نے بھلایا۔ فرمایا کہ اسی کے ہم متلاشی تھے۔ پس وہ
اپنے قدموں کے نشانوں پر پلٹ۔ تو انہیں حضرت خضر
مل گئے۔ اُن کے اس واقعے کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب
میں بیان فرمایا ہے۔

17- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ عَلِّمْنِي الْكِتَابَ

75 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَالَ: اللَّهُمَّ عَلِّمْنِي الْكِتَابَ

حضور پر نور ﷺ کا دعا
فرمانا کہ اے اللہ! اسے
کتاب کا علم عطا فرما

عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: حضور پر نور ﷺ نے مجھے اپنے
ساتھ چٹا کر اور دعا فرمائی: اے اللہ! اسے کتاب
(قرآن مجید) کا علم عطا فرما۔

18- بَاب: مَتَى يَصِحُّ

نوعمر کا سننا کب

درست ہوتا ہے؟

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں ایک گدھی پر سوار ہو کر آیا اور ان دنوں میرے بالغ ہونے کا وقت قریب تھا جبکہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں بغیر کسی دیوار کی آڑ کے نماز پڑھا رہے تھے۔ پس میں کسی صف کے سامنے سے گزرا اور اپنی گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور خود صف میں شامل ہو گیا اور کسی نے مجھے ایسا کرنے سے منع نہیں کیا۔

محمد بن یوسف، ابو مسہر، محمد بن حرب، زبیدی، زہری سے مروی ہے کہ حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈول سے پانی لیا اور میرے منہ میں کھلی فرمائی اس وقت میری عمر پانچ برس تھی۔

طلب علم

میں نکلنا

اور حضرت جابر بن عبد اللہ نے حضرت عبد اللہ بن انیس کی طرف ایک حدیث کے لیے ایک ماہ کا سفر کیا۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود حضرت ابن عباس سے مروی کرتے ہیں کہ ان کا حضرت حرب بن قیس بن حصن سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے رفیق کے

سَمَاعُ الصَّغِيرِ؟

76 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى جَمَارٍ أَكَانِ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ تَاهَرْتُ الْإِحْتِلَامَ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِمَنًى إِلَى غَيْرِ جِدَارٍ، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ بَعْضَ الصُّفَى، وَأُرْسَلْتُ الْأَكَاكَ تَرْتَعُ، فَدَخَلْتُ فِي الصُّفَى فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ

77 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ، قَالَ: عَقَلْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَّةً فَجَّهًا فِي وَجْهِهِ وَأَنَا ابْنُ ثَمِينٍ سِلْدَنٍ مِنْ دَلُو

19- بَابُ الْخُرُوجِ فِي

طَلَبِ الْعِلْمِ

وَرَحَّلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ، إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، فِي حَدِيثٍ وَاحِدٍ

78 - حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ خَالِدُ بْنُ خَلْفٍ قَاضِي جَنْصَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ

76- النظر الحديث: 4412, 1857, 861, 493، صحيح مسلم: 257, 256, 255, 254، سنن ابو داؤد: 715، سنن

ترمذی: 337، سنن نسائی: 751، سنن ابن ماجہ: 947

77- النظر الحديث: 6422, 6354, 1185, 838, 189، صحيح مسلم: 1496

78- النظر الحديث: 74

اللَّهُ بْنُ عَثْمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحَزْرُ بْنُ قَيْسٍ بْنِ حِصْنِ الْفَزَارِيِّ فِي صَاحِبِ مُوسَى، فَمَرَّ بِهِمَا أَبُو بَنِي كَعْبٍ، فَدَعَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: إِيَّيْ تَمَارِيكَ أَكَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُغَيْتِهِ، هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ؟ فَقَالَ أَبُو بَنِي كَعْبٍ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ يَقُولُ: "بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَلَأَمِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: أَتَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ؟ قَالَ مُوسَى: لَا، فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى: بَلَى، عَبْدًا خَصِيرًا، فَسَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُغَيْتِهِ، فَجَعَلَ اللَّهُ لَهُ الْحَوْتَ آيَةً، وَقِيلَ لَهُ: إِذَا فَقَدْتَ الْحَوْتَ فَارْجِعْ، فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ، فَكَانَ مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ يَتَّبِعُ أَكْرَ الْحَوْتَ فِي الْبَحْرِ، فَقَالَ فَتَنَى مُوسَى لِمُوسَى: (أَرَأَيْتَ إِذْ أَوْيْنَا إِلَى الصُّغْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحَوْتَ وَمَا أَنْسَايَهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ)، قَالَ مُوسَى: (ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَأَرْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا)، فَوَجَدَا خَصِيرًا، فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ"

متعلق اختلاف رائے ہوا۔ پس دونوں کے پاس سے حضرت ابی بن کعب کا گزر ہوا تو حضرت ابن عباس نے انہیں بلایا اور کہا: ہم دونوں کا حضرت موسیٰ کے ساتھی کے اختلاف ہو گیا ہے جن سے ملنے کے لیے موسیٰ علیہ السلام نے راستہ پوچھا تھا کیا آپ نے اسکے متعلق حضور پر نور ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہاں میں نے حضور پر نور ﷺ کو ان کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا: حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کے اسراء میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آ رہا اور کہا: کیا آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جو آپ سے زیادہ علم والا ہو؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی نازل فرمائی: کیوں نہیں ہمارا بندہ خضر ہے۔ پس انہوں نے ان سے ملاقات کے لیے راستہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو ان کے لیے نشانی قرار دیا اور ان سے فرمایا کہ جب تم مچھلی کو نہ دیکھ پاؤ واپس تو پلٹ آنا وہ تمہیں مل جائے گا۔ موسیٰ علیہ السلام کے خادم نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: کیا آپ نے دیکھا کہ جب ہم پتھر کے پاس پہنچے تو مجھے مچھلی یاد نہ رہی اور اُسے یاد رکھنا مجھے شیطان نے بھلایا۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اسی جگہ کے تو ہم متلاشی تھے۔ پس دونوں اپنے قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے واپس چلے تو اور حضرت خضر کو پایا۔ یہ ہے دونوں حضرات کا واقعہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

علم سیکھنے اور سکھانے

کی فضیلت

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

20- بَابُ فَضْلِ مَنْ

عَلِمَ وَعَلَّمَ

79 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

عَمَّا ذُنُوبِ أَسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَقْلٌ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ، كَمَقْلٍ الْغَيْثِ الْكَوْبَرِ أَصَابَ أَرْضًا، فَكَانَ مِنْهَا نَهْيَةٌ، قِيلَتِ الْمَاءُ، فَأَنْبَتَتِ الْكَلَّا وَالْعُشْبَ الْكَوْبَرِ، وَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبُ، أُمْسَكَتِ الْمَاءُ، فَتَفَعَّ اللَّهُ بِهَا النَّاسَ، فَشَرِبُوا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا، وَأَصَابَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ أُخْرَى، لَمَّا هِيَ قَيْحَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلًّا، فَذَلِكَ مَقْلٌ مَنْ فَقَهُ فِي دِينِ اللَّهِ، وَتَفَعَّ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ، وَمَقْلٌ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا، وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللَّهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ إِنْشَاءً: وَكَانَ مِنْهَا طَائِفَةٌ قِيلَتِ الْمَاءُ، قَاعٌ يَغْلُوهُ الْمَاءُ، وَالطُّفُفُفُفُفُفُفُفُفُفُفُفُفُفُفُفُفُفُفُفُفُفُفُفُفُفُفُفُفُفُفُفُفُفُفُفُفُفُفُفُفُفُفُفُفُفُفُF

مروی ہے کہ حضور پر نور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس علم و ہدایت کے ساتھ مجھے بھیجا اُس کی مثال اس بارش جیسی ہے جو زوردار طریقے سے عمدہ زمین پر برسی تو وہ اُسے جذب کر کے گھاس اور سبزہ اُگاتی ہے زمین کا بعض حصہ سخت ہوتا ہے وہ پانی کو جذب نہیں کرتا تو لوگ اُس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں کہ پیتے ہیں، پلاتے ہیں اور اپنے کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں جب کہ زمین کا وہ حصہ جو چٹیل میدان ہے۔ نہ پانی کو روکتا ہے نہ سبزہ اُگاتا ہے۔ پس پچھلے کی مثال اُس کی ہے جس نے اللہ کے دین کی سمجھ پوجھ حاصل کی اور نفع حاصل کیا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے یعنی اُسے سیکھا اور سکھایا۔ جب کہ وہ دوسرے کی مثال ہے جس نے سر اٹھا کر توجہ بھی نہ کی اور اللہ کی عطا کردہ اس ہدایت کو جس کے ساتھ مجھے بھیجا ہے قبول نہ کیا امام بخاری نے فرمایا کہ اسحاق نے ابو اسامہ سے مروی کی ہے کہ زمین کا ایک حصہ وہ ہے جو پانی کا روک لینا ہے اور جمع کرتا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ سطح زمین کے برابر ہو جاتا ہے۔

علم کا اٹھنا اور

جہالت کا پھیلنا

ربیعہ کا قول ہے کہ جس کے پاس تھوڑا علم بھی ہے اُس کے لیے مناسب نہیں کہ اپنی جان کو ضائع کرے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اُٹھ جائے گا، جہالت مسلط ہو جائے گی، شراب پی جانے لگے گی اور بدکاری عام ہو جائے گی۔

21- بَابُ رَفْعِ الْعِلْمِ

وَزُحُورِ الْجَهْلِ

وَقَالَ رَبِيعَةُ: لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يُضَيِّعَ نَفْسَهُ

80- حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي الْوَيْحَانِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنْ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ: أَنْ يَرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَقْبُتَ

الْجَهْلُ وَيُشْرَبُ الْخَمْرُ وَيُظْهَرُ الزِّنَا"

81 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَا أَحَدِيَّتُكُمْ حَدِيثًا لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ: أَنْ يَقْلُ الْعِلْمُ، وَيُظْهَرَ الْجَهْلُ، وَيُظْهَرَ الزِّنَا، وَتَكْثُرَ النِّسَاءُ، وَيَقْلُ الرِّجَالُ، حَتَّى يَكُونَ لِلْخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ"

قتادہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں تم سے وہ حدیث بیان کرتا ہوں جو میرے بعد کوئی بیان نہیں کرے گا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ علم گھٹ جائے گا، جہالت پھیل جائے گی، بدکاری عام ہو جائے گی، عورتیں بڑھ جائیں گی اور مرد کم ہو جائیں گے، حتیٰ کہ پچاس عورتوں کی نگرانی کرنے والا ایک ہی مرد ہوگا۔

علم کی فضیلت

حمزہ بن عبد اللہ بن عمر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کرتے ہیں کہ میں نے حضور پر نور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میں سویا ہوا تھا کہ خواب میں مجھے دودھ کا ایک پیالہ پیش کیا گیا۔ میں نے پی لیا حتیٰ کہ اس کی طراوت اپنے ناخنوں سے نکلتی ہوئی محسوس کی۔ پھر اپنا بچا ہوا عمر بن خطاب کو دے دیا۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ فرمایا کہ علم۔

22- بَابُ فَضْلِ الْعِلْمِ

82 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَقِيلٌ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَا أَنَا وَأَبِي، أُتِيتُ بِقَدَحٍ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ فِي الرَّجِيِّ يَخْرُجُ فِي أَظْفَارِي، ثُمَّ أُعْطِيتُ فَضِلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوا: فَمَا أَوْلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الْعِلْمُ

کسی کا جانور وغیرہ کی

پیٹھ پر سوار ہو کر فتویٰ دینا

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور ﷺ حجتہ الوداع کے

23- بَابُ الْفُتْيَا وَهُوَ وَاقِفٌ

عَلَى الدَّابَّةِ وَغَيْرَهَا

83 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُمَيْرٍ،

81- راجع الحديث: 80، صحيح مسلم: 6727، سنن ترمذی: 2200، سنن ابن ماجہ: 4051، 4050

82- النظر الحديث: 3681، 7006، 7007، 7027، 7032، صحيح مسلم: 6140، 6141، سنن ترمذی: 2284

83- النظر الحديث: 124، 1736، 1737، 1738، 6665، صحيح مسلم: 3147، 3148، 3149، 3150

3143، 3144، 4145، 3146، سنن ترمذی: 916، سنن ابن ماجہ: 3051

موقع پر منی میں تشریف فرما ہوئے تاکہ لوگ آپ سے سوال کر لیں۔ ایک شخص حاضر خدمت ہو کر عرض گزار ہوا: مجھے علم نہ تھا تو میں نے قربانی سے پہلے ہی اپنا سرمٹا لیا؟ فرمایا کوئی حرج نہیں۔ دوسرا نے حاضر ہو کر عرض کی: مجھے علم نہیں تھا تو میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی؟ فرمایا کہ اب کنکریاں مار لو اور کوئی ڈر نہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ حضور پر نور ﷺ سے جس چیز کی بھی مقدم یا مؤخر ہونے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے یہی فرمایا کہ اب کر لو اور کوئی حرج نہیں۔

استفتاء کا ہاتھ یا سر کے

اشارے سے جواب دینا

عمرہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کرتے ہیں کہ حضور پر نور ﷺ سے حج کے موقع پر سوالات کیے گئے۔ کسی نے کہا میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی ہے؟ آپ ﷺ نے دست مبارک کے اشارے سے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔ دوسرے نے کہا کہ میں نے قربانی سے پہلے سرمٹا لیا ہے تو آپ ﷺ نے دست مبارک کے اشارے سے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور ﷺ نے فرمایا: علم اٹھا لیا جائے گا، جہالت اور فتنے ظاہر ہو جائیں گے اور ہرج کی کثرت ہو جائے گی۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ ﷺ ہرج کیا ہے؟ تو دست مبارک کو اس طرح حرکت دے کر اشارہ

اللہ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ يَمْنَى لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ لُجَاءً كَأَنَّ رَجُلًا فَقَالَ: لَمْ أَشْعُرْ فَخَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أُدْخِجَ، فَقَالَ: ادْخِجْ وَلَا خَرَجَ لُجَاءً آخَرَ فَقَالَ: لَمْ أَشْعُرْ فَتَخَرْتُ قَبْلَ أَنْ أُزْمِيَ، قَالَ: ازْمِ وَلَا خَرَجَ فَمَا سَبَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَدِمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ: افْعَلْ وَلَا خَرَجَ

24- بَابُ مَنْ أَجَابَ الْفُتْيَا

بِإِشَارَةِ الْيَدِ وَالرَّأْسِ

84 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّلَ فِي حُجَّتِهِ فَقَالَ: فَخَرْتُ قَبْلَ أَنْ أُزْمِيَ، فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ، قَالَ: وَلَا خَرَجَ قَالَ: خَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أُدْخِجَ، فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ: وَلَا خَرَجَ

85 - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ سَالِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُقْبَضُ الْعِلْمُ، وَيُظْهَرُ الْجَهْلُ وَالْفِتْنُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ، قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا الْهَرْجُ؟ فَقَالَ:

84- انظر الحديث: 6666, 1735, 1734, 1723, 1722, 1721، مسنن ابن ماجه: 3049

85- انظر الحديث: 7121, 7115, 7061, 6935, 6506, 6037, 4636, 4635, 3609, 3608, 1412، مسنن ابن ماجه: 7121

هَكَذَا يَتَّبِعُهُ فَخَرَفَهَا، كَأَنَّهُ يُرِيدُ الْقَتْلَ

86 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ، عَنْ قَاطِئَةَ،

عَنْ أَسْمَاءَ، قَالَتْ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّي

فَقُلْتُ: مَا شَأْنُ النَّاسِ؟ فَأَشَارَتْ إِلَى السَّمَاءِ،

فَإِذَا النَّاسُ قِيَامًا، فَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللَّهِ، قُلْتُ: آيَةٌ؟

فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: أَمَى نَعَمْ، فَقُمْتُ حَتَّى تَجْلُو لِي

الْعَشَى، فَجَعَلْتُ أَصْبُ عَلَى رَأْسِي الْمَاءَ، فَحَمِدَ اللَّهُ عَزَّ

وَجَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَلْغَى عَلَيْهِ، ثُمَّ

قَالَ: "مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ أَرِيئُهُ إِلَّا رَأَيْتُهُ فِي

مَقَامِي، حَتَّى الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَأَوْجِئُ إِلَيْ: أَتُكْمُ

تُفْتَنُونَ فِي قُبُورِكُمْ - مِثْلُ أَوْ - قَرِيبٌ - لَا أُخْرِى

أَمَى ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ - مِنْ فِئْتَةِ الْبَيْتِ الدَّجَالِ،

يُقَالُ مَا عَلِمْتُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ؟ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوْ

الْمُؤْمِنَةُ - لَا أُخْرِى بِأَيِّهَا قَالَتْ أَسْمَاءُ - فَيَقُولُ: هُوَ

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى،

فَأَجَبْنَا وَاتَّبَعْنَا، هُوَ مُحَمَّدٌ قَلَّا، فَيُقَالُ: نَمُ

صَالِحًا قَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُؤْمِنًا بِهِ، وَأَمَّا

الْمُتَأَفِّقُ أَوْ الْمُزْتَابُ - لَا أُخْرِى أَمَى ذَلِكَ قَالَتْ

أَسْمَاءُ - فَيَقُولُ: لَا أُخْرِى، سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ

شَيْئًا فَقُلْتُهُ"

فرمایا گویا آپ قتل مراد لے رہے تھے۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ
 میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئی آپ
 نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا کہ لوگوں کی یہ گھبراہٹ
 کی حالت کیوں ہے؟ انہوں نے آسمان کی طرف سورج
 گہن کا اشارہ کیا اور لوگ قیام میں تھے کہا سبحان اللہ میں
 نے کہا کوئی علامت ہے؟ انہوں نے سر کے اشارے
 سے ہاں کہا۔ پس میں بھی کھڑی ہوئی، حتیٰ کہ طویل قیام
 کے سبب بے ہوش ہو چلی تو اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی۔
 پس نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔ پھر
 فرمایا: کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے دکھائی نہیں گئی تھی لیکن وہ
 میں نے اپنی جگہ دیکھ لی حتیٰ کہ جنت اور دوزخ بھی۔ پس
 مجھ پر وحی فرمائی گئی کہ قبروں میں تم سے سوال ہوگا۔ مجھے
 یاد نہیں کہ حضرت اسماء نے اسی طرح فرمایا یا فرمایا
 عنقریب، جیسے فتنہ دجال کے ساتھ۔ کہا جائے گا کہ تو اس
 شخص کے بارے میں کیا جانتا ہے؟ مجھے یاد نہیں کہ
 حضرت اسماء نے ایمان والا فرمایا یا یقین رکھنے والا تو وہ
 کہے گا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے رسول محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں جو
 ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت لے کر آئے تو ہم نے
 بات مانی اور اطاعت کی۔ یہ بات وہ تین مرتبہ کہے گا کہ
 یہ محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ کہا جائے گا کہ چین سے سو جا، ہم
 جانتے تھے کہ تو ان پر یقین رکھنے والا ہے۔ جو منافق یا
 شک کرنے والا ہوگا، مجھے یاد نہیں کہ حضرت اسماء نے
 دونوں میں سے کون سا فرمایا، وہ کہے گا کہ نہیں جانتا۔
 لوگوں کو جو کچھ کہتے ہوئے سنا تو وہی کہہ دیتا۔

حضور پر نور ﷺ کا عبد القیس کی جماعت

25- بَابُ تَحْرِيزِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

کو ترغیب دینا کہ اپنے ایمان
اور علم کی حفاظت کریں
اور پیچھے والوں کو بتادیں

حضرت مالک بن حویرث سے مروی ہے کہ حضور
پر نور ﷺ نے ہم سے فرمایا: اپنے گھر والوں کے پاس
واپس جاؤ اور انہیں بھی علم سکھاؤ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی
ہے کہ عبد القیس کی جماعت حضور پر نور ﷺ کی خدمت
میں حاضر ہوئی۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: کس کی
طرف سے بھیجے ہوئے ہو یا کس قوم سے تعلق رکھتے ہو؟
عرض کی کہ ربیعہ سے فرمایا کہ اُس قوم یا اس جماعت کو
خوش آمدید بغیر رسوائی اور ندامت کے۔ عرض کی کہ ہم
آپ کی خدمت میں بہت دُور سے حاضر ہوئے ہیں
ہمارے اور آپ کے درمیان یہ قبیلہ مضر کفار کا پڑتا ہے
اس لیے ہم آپ کی خدمت میں حاضری سے محروم ہیں مگر
حرمت والے مہینوں میں پس ہمیں ان اعمال کا حکم ارشاد
فرمائیے جو ہم اپنے پیچھے والوں کو بھی بتادیں اور اسکے
سبب جنت میں داخل ہو جائیں۔ پس آپ ﷺ نے
انہیں چار باتوں کا حکم دیا اور چار چیزوں سے منع فرمایا
یعنی انہیں اللہ واحد پر ایمان لانے کا حکم دیا۔ اور فرمایا کیا
تمہیں علم ہے کہ اللہ واحد پر ایمان لانا کیا ہے عرض کی کہ
اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا یہ گواہی دینا
کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد
مصطفیٰ ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا
کرنا، رمضان کے روزے اور مال غنیمت سے پانچواں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَبْدَ الْقَيْسَ عَلَى
أَنْ يَحْفَظُوا الْإِيمَانَ وَالْعِلْمَ، وَيُخْبِرُوا
مَنْ وَرَاءَهُمْ .

وَقَالَ مَالِكُ بْنُ حُوَيْرِثٍ: قَالَ لَنَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ
فَعَلُّوهُمْ

87 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا
عُثْمَرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، قَالَ:
كُنْتُ أَتُرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ، فَقَالَ:
إِنَّ وَقَدْ عَبْدَ الْقَيْسَ أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ الْوَفْدُ أَوْ مِنَ الْقَوْمِ قَالُوا:
رَبِيعَةُ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْوَفْدِ، غَيْرَ خَزَايَا
وَلَا لَدَائِمِي قَالُوا: إِنْكَ تَأْتِيكَ مِنْ شَقَّةٍ بَعِيدَةٍ،
وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارٍ مُضَرٍّ، وَلَا
نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيكَ إِلَّا فِي شَهْرِ حَرَامٍ، فَمَرَّتَا بِأَمْرِ
تُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا، نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ، فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ
وَنَهَاَهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَحَدَّهُ قَالَ: هَلْ تَذَرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَحَدَّهُ؟
قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَأَقَامَ الصَّلَاةَ،
وَأَيْتَاءَ الزَّكَاةَ، وَصَوْمَ رَمَضَانَ، وَتَعَطُّوا الْخُمْسَ
مِنَ الْمَغْنَمِ وَنَهَاَهُمْ عَنِ الذُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ
وَالْمَرْقَبِ "قَالَ شُعْبَةُ: رُبَّمَا قَالَ: التَّقِيرُ وَرُبَّمَا
قَالَ: الْمُقَيَّرُ قَالَ: احْفَظُوا وَأَخْبِرُوا مَنْ
وَرَاءَكُمْ

حصہ ادا کرنا نیز انہیں کدو کے تونبے، سبز لاکھی، برتن اور رال لگے ہوئے مرتبان کے استعمال سے منع فرمایا۔ شعبہ کا بیان ہے کہ انہوں (ابو جمرہ) نے کبھی اَللِّقِیُّوْہُ کہا اور کبھی اَلْمُقِیُّوْہُ۔ (روغنی برتن) ارشاد فرمایا کہ انہیں یاد کرلو اور اپنے پیچھے والوں کو بتا دینا۔

جو مسئلہ درپیش ہو

اس کے لیے سفر کرنا

26- بَابُ الرَّحْلَةِ فِي الْمَسْأَلَةِ الْثَّانِيَةِ، وَتَعْلِيمِ أَهْلِهِ

88 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي حُسَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِأَبِي إِيَّاهَبِ بْنِ عَزِيزٍ، فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالْأَبِي تَزَوَّجَ فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ: مَا أَعْلَمُ أَنَّكَ أَرْضَعْتَنِي، وَلَا أَخْبَرْتَنِي، فَرَكِبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ، وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ

27- بَابُ التَّنَاوُبِ

فِي الْعِلْمِ

89 - حَدَّثَنَا أَبُو التَّيْمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ،

محمد بن مقاتل ابوالحسن، عبد اللہ، عمر بن سعید بن ابوحسین، عبد اللہ بن ابوملیکہ نے حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ان کی شادی ابواہاب بن عزیز کی صاحبزادی سے ہوئی ہے تو ایک عورت نے اُن کے پاس آکر کہا: میں نے عقبہ اور جس عورت سے اُس کی شادی ہوئی ہے، دونوں کو اپنا دودھ پلایا ہے۔ حضرت عقبہ نے اُس سے کہا: مجھے تو علم نہیں کہ آپ نے مجھے دودھ پلایا ہے اور نہ آپ نے کبھی بتایا۔ پس وہ سوار ہو کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نکاح کس طرح ہو سکتا ہے جب کہ یہ کہا گیا۔ پس حضرت عقبہ نے اپنی اس عورت کو جدا کر دیا اور دوسری عورت سے نکاح کر لیا۔

علم کے لیے

باری مقرر کرنا

ابوالیمان، شعبہ، زہری، ابن وہب، یونس، ابن شہاب عبید اللہ بن ابوثور، حضرت عبد اللہ بن عباس سے

88- النظر الحديث: 2052, 2640, 2659, 2660, 5103 سنن ابو داؤد: 3603, 3604 سنن ترمذی: 1151

سنن نسائی: 3330

89- صحيح مسلم: 3679 سنن ترمذی: 2461 سنن نسائی: 2131, 275

مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اور میرا انصاری پڑوسی جو بنو امیہ بن زید سے تھا، ہم دونوں مدینہ منورہ کے حوالی میں رہتے تھے اور ہم حضور پر نور ﷺ کی بارگاہ میں باری باری حاضر ہوتے، ایک دن وہ حاضر ہوتا اور ایک دن میں۔ جس روز میں حاضر ہوتا اُس روز کی وحی وغیرہ کی خبریں میں اُسے لا کر دیتا اور جس روز وہ حاضر ہوتا تو اسی طرح مجھے پہنچایا کرتا۔ میرا انصاری دوست اپنی باری پر حاضر ہوا تو زور سے میرا دروازہ پیٹا اور کہا: وہ یہاں ہے؟ میں پریشان ہو کے پہنچا تو کہا کہ بہت بڑا سانحہ ہو گیا ہے۔ چنانچہ میں حفصہ کے پاس پہنچا تو وہ رو رہی تھیں۔ میں نے کہا: کیا حضور پر نور ﷺ نے تمہیں (ازواج مطہرات کو) طلاق دے دی ہے؟ کہا کہ مجھے تو علم نہیں۔ پھر میں نے حضور پر نور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کھڑے کھڑے عرض کی: کیا آپ نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ فرمایا: نہیں تو میں نے اللہ اکبر کہا۔

نصیحت کرنے اور تعلیم دینے میں ناپسندیدہ

بات دیکھ کر ناراض ہونا

قیس بن ابو حازم سے مروی ہے کہ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا: ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! ممکن ہے کہ میں نماز میں شامل نہ پاؤں کیونکہ فلاں ہمیں بہت لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ میں نے حضور پر نور ﷺ کو اس روز سے زیادہ ناراض کبھی نہ دیکھا۔ فرمایا: اے لوگو! تم متغفر کرتے ہو، جو تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے تو تحفیف کر کے پڑھائے کیونکہ اُن نمازوں میں بیمار نحیف میں

أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنْتُ أَكُفِّرُ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَيْتِ أُمِّئَةَ بْنِ زَيْدٍ وَهِيَ مِنْ عَوَالِي الْمَدِينَةِ وَكُنَّا نَتَنَاقَشُ الْكُفُولَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَكُفِّرُ يَوْمًا وَالْأُفْلَحُ يَوْمًا، فَإِذَا تَوَلَّيْتُ حِفْظَهُ يَخْتَرُ ذَلِكَ الْيَوْمَ مِنَ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ، وَإِذَا تَوَلَّى فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ، فَتَوَلَّى صَاحِبِي الْأَنْصَارِيَّ يَوْمَ تَوْبَتِهِ، فَصَرَبَ بَابِي صَرْبًا شَدِيدًا، فَقَالَ: أَلَمْ تَكُنْ تَقْفِرُ عَنْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: قَدْ حَدَّثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ، قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي، فَقُلْتُ: طَلَّقَكُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: لَا أَدْرِي، ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ وَأَنَا قَائِمَةٌ: أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ؟ قَالَ: لَا فَقُلْتُ: اللَّهُ أَكْبَرُ

28- بَابُ الْغَضَبِ فِي الْمَوْعِظَةِ

وَالْتَّعْلِيمِ إِذَا رَأَى مَا يَكْفُرُهُ

90 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَارِثٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا أَكْأَدُ أَنْ تُرِكَ الصَّلَاةُ بِمَا يَطُولُ بَنَاءُ فَلَانٍ، فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْ يَوْمِئِذٍ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّكُمْ مُتَقَرُّونَ، فَمَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَخَفْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ وَالطَّعِيفَ وَذَا

الحاجة

اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔

91- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو الْعَقَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُليمانُ بْنُ بِلَالٍ التَّمِيمِيُّ عَنْ رَبيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُتَمِيمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْفَقْطَةِ فَقَالَ: اَعْرِفْ وَكَاءَهَا، أَوْ قَالَ وَعَاءَهَا، وَعِقَاصَهَا، ثُمَّ عَرَفَهَا سَنَةً، ثُمَّ اسْتَمْتَعَ بِهَا، فَإِنْ جَاءَ رُبُّهَا فَأَذِهَا إِلَيْهِ قَالَ: فَضَالَةُ الْإِبِلِ؛ فَغَضِبَ حَتَّى اخْمَرَتْ وَجَلَّتْ نَافَةُ أَوْ قَالَ اخْمَرَتْ وَجْهَهُ فَقَالَ: وَمَالِكَ وَلَهَا، مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِدَاؤُهَا، تَرُدُّ الْمَاءَ وَتَرْعَى الشَّجَرَ، فَذَرَهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا قَالَ: فَضَالَةُ الْغَنَمِ؛ قَالَ: لَكَ، أَوْ لَا يَحِيكَ، أَوْ لِلذَّئِبِ

عبد اللہ بن محمد، ابو عامر عقدی، سلیمان بن بلال مدینی، ربیعہ بن ابو عبد الرحمن، یزید مولى المتیم، حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور ﷺ سے ایک شخص نے نقطہ (گری پڑی چیز) کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اُس کی بندش یا داؤلی کو پہچان لو اور اُس کی تھیلی کو ایک سال اُس کی تشہیر کرو اور پھر اُس سے نفع اٹھا لو۔ اگر اُس کا مالک آجائے تو اُس کے سپرد کر دو۔ عرض کی کہ گم شدہ اونٹ ملے تو؟ آپ ناراض ہوئے حتیٰ کہ رخسار مبارک یا پرنور چہرہ سرخ ہو گیا۔ فرمایا کہ تمہیں اُس سے کیا تعلق؟ اُس کا مشکیزہ اور پاؤں اُس کے پاس ہیں۔ گھاٹ پر پانی پئے گا اور درختوں کے پتے کھائے گا حتیٰ کہ اُس کا مالک آئے گا۔ عرض کی کہ گم شدہ بکری کا کے؟ فرمایا کہ وہ تمہارے بھائی کی یا بھیڑیے کی ہے۔

92- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: سِئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا، فَلَمَّا أُكِّدَ عَلَيْهِ غَضِبَ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ: سَلُونِي عَنْهَا شَيْئًا قَالَ رَجُلٌ: مَنْ أَبِي؟ قَالَ: أَبُوكَ حَذَافَةُ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ: مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَأَى عَمْرُو مَافِي وَجْهِهِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْكَارُ تَتُوبُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

ابو بردہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا: حضور پر نور ﷺ سے ایسے سوالات کیے گئے جو ناگوار خاطر ہوئے۔ جب کثرت سے کیے گئے تو آپ ﷺ ناراض ہو گئے۔ پھر لوگوں سے فرمایا کہ جو چاہو مجھ سے پوچھ لو۔ ایک شخص نے عرض کی کہ میرا والد کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا والد حذافہ ہے پھر دوسرا شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! میرا والد کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا والد عالم مولى شیبہ ہے۔ پھر جب حضرت عمر نے آپ ﷺ کے

91- انظر الحديث: 6112, 5292, 2438, 2436, 2429, 2428, 2427, 2372، صحيح مسلم: 4474،

4473، سنن ابوداؤد: 1708, 1707, 1705, 1704، سنن ترمذی: 1372، سنن ابن ماجه: 2504،

92- انظر الحديث: 7291، صحيح مسلم: 6078،

چہرہ مبارک دیکھا تو عرض کی: یا رسول اللہ! ہم اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرتے ہیں۔

جو امام یا محدث کے
حضور دوزانو بیٹھے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور ﷺ باہر تشریف لائے تو حضرت عبداللہ بن حذافہ نے کھڑے ہو کر عرض کی: میرا والد کون ہے؟ فرمایا کہ حذافہ۔ پھر آپ بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو۔ پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوزانو ہو کر عرض کی ہم اللہ ذوجل کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہیں۔ یہ تین بار کہا تو آپ ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی۔

جو سمجھانے کے لیے بات کی
تین بار تکرار کرنا

حضور پر نور ﷺ نے فرمایا کہ جھوٹی بات سے بچو اور اس کی تکرار کی۔ حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ حضور پر نور ﷺ نے فرمایا: کیا میں نے پہنچا دیا یہ تین بار فرمایا۔

عبدہ، عبدالصمد، عبداللہ بن العطلی، ثمامہ بن عبد اللہ بن انس حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور ﷺ جب کوئی بات ارشاد فرماتے تو اسے تین بار تکرار فرماتے تاکہ وہ خوب ذہن میں بیٹھ جائے

29- بَابُ مَنْ بَرَكَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ
عِنْدَ الْإِمَامِ أَوِ الْمُحَدِّثِ

93- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَذَافَةَ فَقَالَ: مَنْ أَبِي؟ فَقَالَ: أَبُوكَ حَذَافَةُ ثُمَّ أَكْثَرُ أَنْ يَقُولَ: سَلُونِي فَبَرَكَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا فَسَكَتَ

30- بَابُ مَنْ أَعَادَ الْحَدِيثَ
ثَلَاثًا لِيُفْهَمَ عَنْهُ

فَقَالَ: أَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ يُكْثِرُهَا وَقَالَ: ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ بَلَغْتُ ثَلَاثًا؟

94- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُغَلَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا، وَإِذَا

93- النظر الحديث: 7295, 7294, 7091, 7090, 7089, 6486, 6488, 6362, 4821, 749, 540

صحیح مسلم: 6078

94- النظر الحديث: 6244, 981 سنن ترمذی: 2723

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا فَلَا تَأْكُلُ

ذہن نشین ہو جائے اور جب کسی قوم کے پاس تشریف لے جاتے اور انہیں سلام کرتے تو تین بار سلام کیا کرتے۔

95 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّقَّارُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا فَلَا تَأْكُلُ، حَتَّى تَفْهَمَ عَنْهُ، وَإِذَا أَقْبَلَ عَلَى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَلَا تَأْكُلُ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات کہتے تو اس کو تین مرتبہ فرماتے یہاں تک کہ لوگ اسے اچھی طرح سمجھ لیتے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی جماعت کے پاس آتے اور سلام کرنے کا ارادہ فرماتے تو تین مرتبہ سلام کرتے۔

96 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي يَحْيَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: تَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ سَافَرْنَا، فَأَذْرَكْنَا وَقَدْ أَرْهَقْنَا الصَّلَاةَ، صَلَاةَ الْعَصْرِ، وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ، فَجَعَلْنَا نَمْسُحُ عَلَى أَرْجُلِنَا فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ دوران سفر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے پیچھے رہے۔ جب آپ ہم سے آگے تو نماز عصر کا وقت تنگ ہو رہا تھا۔ ہم وضو کر رہے تھے تو اپنے پیروں کا مسح لگے آپ نے با آواز بلند فرمایا: ایڑیوں کی آگ سے خرابی ہے۔ دو یا تین بار فرمایا۔

31- بَابُ تَعْلِيمِ الرَّجُلِ أُمَّتَهُ وَأَهْلَهُ

اپنی لونڈی اور گھروالوں کو تعلیم دینا

97 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ، حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيَّانَ، قَالَ: قَالَ عَامِرُ الشَّعْبِيِّ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " فَلَا تَأْكُلُ لَهُمْ أَجْرَانِ: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، آمَنَ بِنَبِيِّهِ

ابو بردہ اپنے والد ماجد سے مروی کرتے ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمیوں کے لیے دو گنا ثواب ہے ایک وہ جو کہ اہل کتاب ہو کہ اپنے نبی پر ایمان لایا اور محمد مصطفیٰ پر ایمان لایا۔ وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرے اور اپنے مالکوں کے حقوق ادا کرے۔

95- انظر الحديث: 94

96- انظر الحديث: 60

97- انظر الحديث: 2544, 2547, 2551, 3011, 3446, 5083، صحيح مسلم: 385, 386، سنن

ترمذی: 1116، سنن نسائی: 3344، سنن ابن ماجہ: 1956

وہ آدمی جس کے پاس لونڈی ہو تو اس سے وطی کرے اور اُسے ادب و تعلیم سے خوب آراستہ کر کے اس کے ساتھ نکاح کرے تو اس کے لیے دگنا اجر ہے۔ پھر عامر نے فرمایا کہ ہم نے یہ حدیث بغیر کسی بدل کے نہیں دے دی حالانکہ اس سے مختصر حدیث کے لیے مدینہ منورہ تک کا سفر کیا جاتا تھا۔

امام کا عورتوں کو نصیحت
اور تعلیم دینا

عطاء بن ابی رباح سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: میں حضور پر نور ﷺ پر گواہی دیتا ہوں۔ یا عطاء نے فرمایا کہ میں حضرت ابن عباس پر گواہی دیتا ہوں کہ حضور پر نور ﷺ باہر جلوہ افروز فرما ہوئے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے آپ ﷺ کا خیال ہوا کہ عورتوں نے خطبہ نہیں سنا ہے لہذا انہیں نصیحت فرمائی اور صدقہ کا حکم دیا۔ پس کوئی بالی اور کوئی انگوٹھی ڈالنے لگی جنہیں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے کپڑے کے پلو میں لینے لگے اسمعیل، ایوب، عطاء سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس نے اَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرمایا تھا۔

علم حدیث کا ذوق و شوق

سعید بن ابوسعید مقبری سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول

وَأَمَّنْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ، وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا، وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا، ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ"، ثُمَّ قَالَ عَامِرٌ: أَعْظَمْنَا كُفَّاهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ، قَدْ كَانَ يُرَكَّبُ فِيهَا كُفَّاهَا إِلَى الْمَدِينَةِ

32- بَابُ عِظَةِ الْإِمَامِ

النِّسَاءِ وَتَعْلِيمِهِنَّ

98- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَيُّوبَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوْ قَالَ عَطَاءٌ: أَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - خَرَجَ وَمَعَهُ بِلَالٌ، فَقَطَّنَ أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعْ فَوَعظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَجَعَلَتِ النِّزَاةُ تُلْقِي الْقُرْطَ وَالْخَاتَمَ، وَبِلَالٌ يَأْخُذُ فِي ظَرْفِ ثَوْبِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ: إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَطَاءٍ، وَقَالَ: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

33- بَابُ الْحَرِصِ عَلَى الْحَدِيثِ

99- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ

98- النظر الحديث: 5881, 5880, 5249, 4895, 1449, 1431, 989, 979, 977, 975, 964, 962, 863 سنن ابوداؤد: 1144 و 1142

99- النظر الحديث: 6570

اللہ ﷻ! قیامت کے دن آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ حقدار کون ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ! میرا بھی یہی گمان تھا کہ اس چیز کے متعلق تم سے پہلے کوئی مجھ سے نہیں پوچھے گا کیونکہ میں نے حدیث میں تمہارا ذوق و شوق دیکھا ہے۔ قیامت کے دن میری شفاعت کا حقدار وہ ہوگا جس نے دل و جان کی سچائی سے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ) کہا ہوگا۔

علم کیسے اٹھالیا جائے گا؟

عمر بن العزیز نے ابو بکر بن خرم کے لیے تحریر فرمایا کہ تمہارے پاس رسول اللہ ﷺ کی جتنی احادیث ہیں انہیں لکھ لو کیونکہ مجھے علم کے اٹھ جانے اور علماء کے چلے جانے کا خدشہ ہے اور کوئی چیز قبول نہ کرنا مگر نبی کریم ﷺ کی حدیث۔ علم کو پھیلاؤ اور اہل علم مجلسوں میں بیٹھا کرو، حتیٰ کہ جن باتوں کا تمہیں علم نہیں انہیں جان لو کیونکہ علم مٹا نہیں جب اسے راز نہ بنا لیا جائے۔

علاء بن عبد الجبار، عبد العزیز بن مسلم، عبد اللہ بن دینار نے حضرت عمر بن عبد العزیز کے مذکورہ خط کو دُحَابُ الْعُلَمَاء تک نقل کیا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ علم کو یکدم نہیں اٹھائے گا کہ بندوں سے چھین لے بلکہ علماء کو اٹھا کر علم کو اٹھا لے گا، حتیٰ کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جہلا کو اپنا پیشوا بنا لیں گے۔ اُن سے مسائل پوچھے جائیں گے تو علم کے بغیر

بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْ لَا يَسْأَلَنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوْلَ مِنْكَ لِيَا رَأَيْتُ مِنْ جِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ

34- بَابُ: كَيْفَ يُقْبَضُ الْعِلْمُ

وَكُتِبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ خَزِيمٍ: انْظُرْ مَا كَانَ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكْتُبْهُ، فَإِنِّي خِفْتُ كُزُوسَ الْعِلْمِ وَدُحَابَ الْعُلَمَاءِ، وَلَا تَقْبَلْ إِلَّا حَدِيثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلْتَقِفُوا الْعِلْمَ، وَلْتَجْلِسُوا حَتَّى يُعَلِّمَ مَنْ لَا يَعْلَمُ، فَإِنَّ الْعِلْمَ لَا يَهْلِكُ حَتَّى يَكُونَ سِرًّا

100 - حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ: بِذَلِكَ، يَعْنِي حَدِيثَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، إِلَى قَوْلِهِ: دُحَابُ الْعُلَمَاءِ

100 م - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ:

حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ، وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ، حَتَّى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا

نہیں دیں گے۔ خود گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

فربری، عباس، قتیبہ، شام سے بھی مذکورہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

کیا عورتوں کی تعلیم کے لیے کوئی دن مخصوص کیا جائے؟

ابوصالح ذکوان نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ عورتوں نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ: آپ کی طرف مرد ہم سے آگے نکل گئے لہذا ہمارے استفادہ کے لیے بھی ایک دن مخصوص فرما دیجیے۔ آپ ﷺ نے ایک دن کا وعدہ فرمایا۔ اُن سے ملے چنانچہ نصیحت فرمائی اور احکام بتائے ان کے ساتھ ہی اُن سے فرمایا: تم میں سے کوئی عورت ایسی نہیں جو اپنے تین بچے آگے بھیجے مگر وہ اُس کے لیے دوزخ سے آڑ ہو جائیں گے۔ ایک عورت نے عرض کی کہ دو بچے؟ فرمایا کہ دو بچے بھی۔

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، عبد الرحمن بن اسمانی، ذکوران، حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہی فرمایا،

عبد الرحمن بن اسمانی، ابو حازم سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تین بچے جو سن بلوغ کو نہ پہنچے ہوں۔

اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُحَالًا، فَسُئِلُوا فَأَمَّتُوا بَعْدَهُ عِلْمِهِمْ، فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا

100 م۔ قَالَ الْفَرَبِيُّ: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ هِشَامٍ مَخْوَةَ

35- بَاب: هَلْ يُجْعَلُ لِلنِّسَاءِ

يَوْمٌ عَلَى حِدَةٍ فِي الْعِلْمِ؟

101- حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ:

حَدَّثَنِي ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ ذُكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَتْ النِّسَاءُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَلَبَنَا عَلَيْكَ الرِّجَالُ، فَأَجْعَلْ لَنَا يَوْمًا مِنْ نَفْسِكَ، فَوَعَدَهُنَّ يَوْمًا لِقَائِهِنَّ فِيهِ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ، فَكَانَ فِيهَا قَالَ لَهُنَّ: مَا مِنْكُمْ أَمْرَأَةٌ تُقَدِّمُ ثَلَاثَةً مِنْ وَلَدِهَا، إِلَّا كَانَ لَهَا جِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ: وَالثَّنَتَيْنِ، فَقَالَ: وَالثَّنَتَيْنِ

102- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ ذُكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدِي

102 م۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَارِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَهُمْ يَبْلُغُوا الْحَيْضَ

101- النظر الحديث: 7310، 1249، صحيح مسلم: 6642

102 م- النظر الحديث: 1250، راجع الحديث: 101

36- بَابُ مَنْ سَمِعَ شَيْئًا فَلَمْ يَفْهَمْهُ فَرَجَعَ فِيهِ حَتَّى يَعْرِفَهُ

103 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا قَافِعُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَتْ لَا تَسْمَعُ شَيْئًا لَا تَعْرِفُهُ، إِلَّا رَاجَعَتْ فِيهِ حَتَّى تَعْرِفَهُ، وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حُوسِبَ عُذِبَ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ أَوَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: (فَسَوْفَ يُحَاسِبُ حِسَابًا يَسِيرًا) (الانشقاق: 8) قَالَتْ: فَقَالَ: "إِنَّمَا ذَلِكَ الْعَرَضُ وَلَكِنْ: مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ يَهْلِكُ"

37- بَابُ: لِيَبْلُغَ الْعِلْمَ

الشَّاهِدُ الْغَائِبُ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

104 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مَرْثُومٍ، أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ: - وَهُوَ يَتَعَفَّى الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ - اذْهَبْ لِي أَتِيهَا الْأَمِيرُ، أُحَدِّثُكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَمُ يَوْمَ الْفَتْحِ، سَمِعْتُهُ أَكْثَايَ وَوَعَاكَ قَلْبِي، وَأَبْصَرْتُهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ: حَمْدُ اللَّهِ وَأَثْنِي عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: "إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ، وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ، فَلَا يَحِلُّ لِمَرْءٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ

جو کوئی بات سُنے اور نہ سمجھنے لہذا

پھر سُنے حتیٰ کہ سمجھ جائے

ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب کسی بات کو سُننے اور سمجھنے نہ پاتیں تو دوبارہ پوچھیں حتیٰ کہ سمجھ لیتیں اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کا حساب ہوا وہ عذاب دیا گیا۔ پس حضرت عائشہ نے عرض کی کہ کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا: ”ترجمہ کنز الایمان: (اس سے عنقریب اہل حساب لیا جائے گا) (پارہ ۳۰، الانشقاق: ۸)“ فرمایا کہ یہ تو اعمال کا پیش ہوتا ہے اور جس سے حساب ہوا وہ ہلاک ہوا۔

حاضر کو چاہیے کہ علمی بات

غائب تک پہنچا دے

اسے حضرت ابن عباس نے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

حضرت ابو شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عمرو بن سعید سے فرمایا جب کہ وہ مکہ مکرمہ کی طرف بھیج رہا تھا کہ اے امیر! مجھے اجازت دیجیے کہ آپ کے سامنے رسول اللہ ﷺ کی وہ حدیث بیان کروں جو آپ ﷺ نے فتح مکہ کے اگلے دن فرمائی۔ اسے میرے دونوں کانوں نے سنا، دل نے محفوظ رکھا اور میری دونوں آنکھوں نے دیکھا جب کہ آپ ﷺ فرما رہے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا: مکہ مکرمہ کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا

103- النظر الحديث: 6537, 6536, 4939

104- النظر الحديث: 4295, 1832 'صحیح مسلم: 3291' سنن ترمذی: 1406, 809 'سنن نسائی: 2876

ہے لوگوں نے اُسے حرام نہیں کیا۔ پس کسی شخص کے لیے حلال نہیں ہے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو کہ اس میں کسی کا خون بہائے اور اس کا کوئی درخت کاٹے۔ اگر کوئی اللہ کے رسول کی اجازت کو دلیل بنائے تو اُس سے کہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اجازت دی تھی جب کہ تمہیں تو اجازت نہیں دی اور مجھے بھی دن کی ایک ساعت کے لیے اجازت دی گئی تھی۔ پھر آج اس کی حرمت اُسی طرح لوٹ آئی جیسی کل تھی۔ حاضر کو چاہیے کہ یہ بات غائب تک پہنچا دے۔ حضرت ابو شریح سے کہا گیا کہ عمرو نے کیا کہا؟ اُس نے کہا کہ اے ابو شریح! مجھے آپ سے زیادہ علم ہے۔ نافرمان اور قتل و غارت کر کے بھاگنے والے کو پناہ نہیں دی جاتی۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے خون اور تمہارے مال، محمد راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال یہ بھی فرمایا اور تمہاری عزتیں تم پر حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے اس مہینے میں۔ حاضر کو چاہیے یہ بات تمہارے غائب تک پہنچا دے اور محمد راوی کہا کرتے کہ رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا اور دو مرتبہ فرمایا کہ کیا میں نے پیغام پہنچا دیا۔

نبی کریم ﷺ پر جھوٹ
بولنے والے کا گناہ

علی بن جعد، شعبہ، منصور، ربیع بن حراش نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی

الْأَخِيرَ أَنْ يَشْفِكَ بِهَا دَمًا، وَلَا يَعْصِدَ بِهَا شَجَرَةً، فَإِنْ أَحَدٌ تَرَحَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا، فَقُولُوا: إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ، وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ، وَلِيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ "فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ مَا قَالَ عَمْرُو قَالَ: أَكَا أَعْلَمُ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ لَا يُعِيدُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِشَجَرَةٍ

105 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، ذُكِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَإِنْ دِمَاءُكُمْ وَأَمْوَالُكُمْ - قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ - وَأَعْرَاضُكُمْ، عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، أَلَا لِيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ مِنْكُمْ الْغَائِبَ . وَكَانَ مُحَمَّدٌ يَقُولُ: صَدَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ ذَلِكَ أَهْلٌ بَلَغَتْ مَرَّتَيْنِ

38- بَابُ إِثْمِ مَنْ كَذَبَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

106 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَجَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْصُورٌ قَالَ: سَمِعْتُ رَبِيعَ

کریم ﷺ نے فرمایا: میری طرف جھوٹی بات منسوب نہ کرو کیونکہ جو میرے متعلق جھوٹ بولے وہ دوزخ میں ڈالا جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن زبیر سے مروی ہے کہ میں حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض کی میں نے آپ کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا جیسے فلاں اور فلاں بیان کرتے ہیں۔ فرمایا کہ میں حضور ﷺ سے کبھی دور نہیں رہا لیکن میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔

عبدالعزیز سے مروی کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم سے زیادہ حدیثیں بیان کرنے سے مجھے یہ بات روکتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو دانستہ میرے متعلق جھوٹی بات کہے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو میرے بارے میں ایسی بات کہے کہ میں نے نہ کہی ہو تو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے نام پہ نام رکھ لو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو واقعی اُس نے مجھے دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں منتقل نہیں ہو سکتا اور جس نے دانستہ مجھ پر جھوٹ باندھا تو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے۔

بْنِ حِرَاشٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَّبِعِ النَّارَ 107 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ: إِنِّي لَا أَسْمَعُكَ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يُحَدِّثُ فَلَانٌ وَفُلَانٌ، قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَقْرِفُهُ، وَلَكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

108 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ يَلْنَسُ: إِنَّهُ لَيَمْنَعُنِي أَنْ أَحَدًا يَكُفُّ حَدِيثًا كَبِيرًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَعَمَّدَ عَلَيَّ كَذِبًا، فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

109 - حَدَّثَنَا مَعْنَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ يَقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

110 - حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَسْمُوا بِأَسْمِي وَلَا تَكْتُمُوا بِكُنْيَتِي، وَمَنْ رَأَى فِي السَّمَاءِ فَقَدْ رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِي صُورَتِي، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعِدًّا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

39- بَابُ كِتَابَةِ الْعِلْمِ

111 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي جَحِيفَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِعَلِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: هَلْ عِنْدَكُمْ كِتَابٌ؟ قَالَ: "لَا، إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ، أَوْ فَهْمٌ أُعْطِيَهِ رَجُلٌ مُسْلِمٌ، أَوْ مَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ." قَالَ: قُلْتُ: فَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: الْعَقْلُ، وَفَكَانَ الْأَسِيرُ، وَلَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ"

علمی باتیں لکھنا

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: کیا آپ کے پاس کوئی کتاب ہے؟ فرمایا نہیں ماسوائے اللہ کی کتاب کے یا وہ سمجھ جو مسلمان شخص کو عطا فرمائی جاتی ہے یا جو کچھ اس کتابچے میں ہے۔ میں نے کہا کہ اس کتابچے میں کیا ہے؟ فرمایا کہ دینت اور قیدی کے بارے میں احکام اور یہ کہ کافر کے بدلے مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

112 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ خُرَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا مِنْ بَنِي لُثَيْبٍ - عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ - بِقَتِيلٍ مِنْهُمْ قَتَلُوهُ، فَأَخْبَرَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَرِبَ رَاحِلَتُهُ فَخَطَبَ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْقَتْلَ، أَوْ الْفِيلَ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ كَذَا، قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ وَاجْعَلُوهُ عَلَى الشَّكِّ الْفِيلَ أَوْ الْقَتْلَ وَغَيْرُهُ يَقُولُ الْفِيلَ - وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنِينَ، أَلَا وَإِنَّهَا لَمْ تَجَلْ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَلَمْ تَجَلْ لِأَحَدٍ بَعْدِي، أَلَا وَإِنَّهَا حَلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، أَلَا وَإِنَّهَا سَاعَتِي هَذِهِ حَرَامٌ، لَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا، وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلَا تُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِلْمُسْلِمِ، فَمَنْ قَتَلَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ: إِمَّا أَنْ يُعْقَلَ، وَإِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْقَتِيلِ". فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ: اكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ خزاعہ والوں نے بنی لثیب کے ایک شخص کو فتح مکہ کے سال اپنے ایک مقتول کے بدلے قتل کر دیا۔ نبی کریم ﷺ کو اس کی اطلاع دی گئی تو آپ ﷺ سوار ہو کر تشریف لے گئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ سے قتل یا ہاتھی کو روک دیا ہے۔ محمد راوی کا بیان ہے کہ اسے شک میں رکھو۔ ابو نعیم نے بھی قتل یا ہاتھی کہا ہے جب کہ دوسرے ہاتھی کہتے ہیں اور اللہ کے رسول کو ان پر مسلط کیا اور ایمان والوں کو۔ خبردار یہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں تھا اور میرے بعد کسی کے لیے حلال نہیں ہے۔ جان رکھو کہ میرے لیے بھی دن کی ایک گھڑی کے لیے حلال ہوا تھا اور اس گھڑی کے بعد حرام ہے۔ نہ اس کا کوئی کاٹنا توڑا جائے، نہ اس کا کوئی درخت کاٹا جائے اور نہ اس کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے۔ جن کا آدمی قتل ہوا انہیں دو میں سے ایک بات کا اختیار ہے۔ چاہے دینت لے لیں اور چاہے قصاص۔

111- النظر الحديث: 7300, 6915, 6903, 6755, 3176, 3172, 3047, 1870، سنن نسائي: 4758

112- النظر الحديث: 6880, 2434، سنن ابو داود: 4505, 2017

پس اہل یمن کا ایک شخص حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! یہ مجھے لکھ دیجیے۔ فرمایا کہ ابوفلاں کو لکھ دو۔ قریش میں سے ایک آدمی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اذخر کے سوا، کیونکہ اُسے ہم اپنے گھروں اور قبروں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اذخر کے سوا، اذخر کے سوا۔

علی بن عبد اللہ، سفیان، عمرو، وہب بن منبہ، اُن کے بھائی سے مروی کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے کوئی ایک بھی مجھ سے زیادہ حدیثیں مروی کرنے والا نہیں ماسوائے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص کے کیونکہ وہ انہیں لکھ لیا کرتے تھے۔ متابعت کی اس کی معمر، ہام نے حضرت ابو ہریرہ سے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب نبی کریم ﷺ کی علالت نے طول پکڑا تو فرمایا: میرے پاس لکھنے کی چیزیں لاؤ تاکہ میں تحریر لکھ دوں تاکہ تم میرے بعد گمراہ نہ ہو سکو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ پر مرض کا غلبہ ہے اور اللہ کی کتاب ہمارے پاس موجود ہے جو کافی ہے۔ اس پر اختلاف کیا گیا اور بڑا شور ہوا۔ فرمایا کہ میرے پاس سے اٹھ جاؤ اور میرے پاس جھگڑا مناسب نہیں ہے۔ حضرت ابن عباس یہ کہتے ہوئے باہر نکلے: ہائے مصیبت ایسی مصیبت جو رسول اللہ ﷺ اور آپ کی تحریر کے بیچ میں حائل ہو گئی۔

اُكْتُبُوا لِأَبِي فَلَانٍ . فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ: إِلَّا الْإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللَّهِ . قَالَا تَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَّا الْإِذْخِرَ إِلَّا الْإِذْخِرَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: يُقَالُ: يُقَادُّ بِالْعَاقِبِ فَقِيلَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ أُمِّي شَيْءٌ كَتَبَ لَهُ: قَالَ: كَتَبَ لَهُ هَذِهِ الْخَطْبَةُ

113 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو، قَالَ: أَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ عَنْ أَخِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: مَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْهُ مِنِّي، إِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَلَا أَكْتُبُ تَابِعَهُ مَعْمَرٌ عَنْ هَمَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

114 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا اشْتَدَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ قَالَ: ائْتُونِي بِكِتَابٍ أَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ قَالَ عُمَرُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَهُ الْوَجَعُ، وَعِنْدَنَا كِتَابُ اللَّهِ حَسْبُنَا . فَاتَّخَذُوا وَكُتْرَ اللَّغَطِ، قَالَ: قَوْمُوا عَلَيَّ، وَلَا يَنْتَبِغِي عِنْدِي التَّنَازُعُ فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِنَّ الزَّرِّيَّةَ كُلَّ الزَّرِّيَّةِ، مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ كِتَابِهِ

40- بَابُ الْعِلْمِ

وَالْعِظَةُ بِاللَّيْلِ

115 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ، أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَمِيْنَةَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِنْدٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، وَعَمْرٍو، وَبُخَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِنْدٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: اسْتَيْقِظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، مَاذَا أَتَوَّلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ، وَمَاذَا فُتِحَ مِنَ الْخَزَائِنِ، أَيْقِظُوا صَوَاحِبَاتِ الْحَجَرِ، فَرُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا غَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ

رات کے وقت

تعلیم و تذکیر

صدقہ، ابن عیینہ، معمر، زہری، ہند، حضرت ام سلمہ، عمرو بن لُحی بن سعید، زہری ایک عورت سے مروی ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ ایک رات بیدار ہوئے اور فرمایا: سبحان اللہ آج رات کتنے فتنے اترے ہیں اور کتنے خزانے کھول دیئے گئے ہیں۔ ان حجرے والی عورتوں کو جگا دو۔ دنیا میں لباس پہننے والی کتنی ہی ایسی ہیں جو آخرت میں نگلی ہوں گی۔

41- بَابُ السَّهْرِ

فِي الْعِلْمِ

116 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، وَأَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو، قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ، فَقَالَ: أَرَأَيْتُكُمْ لَيْلَتُكُمْ هَذِهِ، فَإِنْ رَأَسَ مِائَةَ سَنَةٍ مِنْهَا، لَا يَبْقَى مِنْهُ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ

رات کو علمی

مذاکرہ کرنا

سالم اور ابو بکر بن سلیمان بن ابو حاتم سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں اپنی حیات طیبہ کے آخری ایام میں عشاء کی نماز پڑھائی۔ جب سلام پھیر دیا تو کھڑے ہو کر فرمایا: کیا تم نے اس رات کو دیکھا؟ کیونکہ اس سے ایک صدی بعد کوئی ایک بھی باقی نہ بچے گا جو آج زمین کی پیٹھ پر موجود ہیں۔

117 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنِ

سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اپنی خالہ اور نبی

115- النظر الحديث: 7069, 6218, 5844, 3599, 1126، سنن ترمذی: 2196

116- النظر الحديث: 801, 564، صحيح مسلم: 6426، سنن ابوداؤد: 4348، سنن ترمذی: 2251

117- النظر الحديث: 7452, 6316, 6215, 5919, 4572, 4571, 4570, 4569, 1198, 992, 859، سنن ترمذی: 1356

728, 726, 699, 698, 697, 183, 138، سنن ابوداؤد: 1356

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ابن عباس قال: كنت في بيت عائشة ميمونة بنت الحارث زوج النبي صلى الله عليه وسلم وكان النبي صلى الله عليه وسلم عندها في لياليها، فصل النبي صلى الله عليه وسلم العشاء، ثم جاء إلى منزله، فصل أربع ركعات، ثم قام، ثم قال: قام الغليم أو كلمة تشبهها، ثم قام، فقمت عن يساره، فجعلني عن يمينه، فصل خمس ركعات، ثم صلى ركعتين، ثم قام، حتى سمعت غطيطة أو خطيطة، ثم خرج إلى الصلاة

کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں رات گزاری اور اُس رات نبی کریم ﷺ اُن کے پاس ہی تھے۔ پس نبی کریم ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھی، پھر اپنی قیام گاہ پر تشریف لے آئے اور چار رکعتیں پڑھ کر سو گئے۔ پھر کھڑے ہوئے اور فرمایا: بچو گڑا سو گیا یا اس جیسا ہی لفظ تھا۔ پھر کھڑے ہو گئے اور میں بھی آپ ﷺ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے اپنی داہنی جانب کر لیا۔ پس پانچ رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں اور سو گئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے مبارک خراثوں کی آواز سنی۔ پھر آپ ﷺ نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

علم کو حفظ کرنا

42- بَابُ حِفْظِ الْعِلْمِ

118- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: "إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ أَكْثَرُ أَبُو هُرَيْرَةَ، وَلَوْ لَا آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا حَدَّثْتُ حَدِيثًا، ثُمَّ يَتْلُو (إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى) (البقرة: 159) إِلَى قَوْلِهِ (الرَّحِيمِ) (البقرة: 160) إِنَّ إخواننا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الطَّفَقُ بِالْأَسْوَاقِ، وَإِنْ إخواننا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الْعَمَلُ فِي أَمْوَالِهِمْ، وَإِنْ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ بَطْنِيهِ، وَيَحْضُرُ مَا لَا يَحْضُرُونَ، وَيَحْفَظُ مَا لَا يَحْفَظُونَ"

اعرج سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ کثرت سے روایت کرتا ہے۔ اگر اللہ کی کتاب میں دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں ایک حدیث بھی روایت نہ کرتا۔ پھر تلاوت کی: بے شک جو لوگ چھپاتے ہیں جو نازل کیں ہم نے نشانیوں سے اور ہدایت (۱۵۹:۲) بے شک ہمارے مہاجر بھائی تو خرید و فروخت میں بازاروں کے اندر مشغول رہتے اور ہمارے انصاری بھائی اپنے کھیتوں اور باغات میں مصروف ہوتے جب کہ ابو ہریرہ نے اپنے پیٹ میں کچھ ڈال کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر رہنا لازم کر لیا۔ وہ حاضر رہتا جب دوسرے حاضر نہ ہوتے اور وہ یاد رکھتا جسے دوسرے یاد نہیں رکھ سکتے تھے۔

119- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَبُو مُصْعَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبرَاهِيمَ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ

سعید مقبری سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے عرض کی ہوا کہ یا رسول

اللہ! میں کثرت سے حدیثیں سنتا ہوں مگر مجھے یاد نہیں رہتیں۔ فرمایا کہ اپنی چادر بچھاؤ۔ پس میں نے اُسے بچھا دیا۔ پس آپ ﷺ نے دونوں مبارک ہاتھوں سے لپ ڈالی اور فرمایا: لپیٹ لو۔ میں نے اُسے لپیٹ لیا تو کسی چیز کو نہ بھولا۔

ابراہیم بن منذر نے ابن ابی ندیک سے بھی اسے روایت کیا اور کہا کہ دونوں مبارک ہاتھوں سے اُس میں لپ ڈالی۔

سعید مقبری سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے دو تھیلے علم حاصل کیا ہے۔ ایک کو میں نے لوگوں میں پھیلا دیا ہے جب کہ دوسرے کو اگر میں ظاہر کروں تو یہ گلا کاٹ ڈالا جائے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ اَلْبَلْعُوْمُ کھانا اندر جانے کے راستے کو کہتے ہیں۔

علماء کے سامنے خاموش رہنا

ابوزرعہ نے حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اُن سے فرمایا: لوگوں کو چپ کراؤ۔ پھر فرمایا کہ میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

مستحب ہے کہ جب عالم سے پوچھا جائے کہ لوگوں میں زیادہ علم کس کا ہے تو علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کر دے

أَبِي ذُئْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِلَيَّ أَسْمَعُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا أَنْسَاهُ قَالَ: ابْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُهُ قَالَ: فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: طُمَهُ فَطَمَمْتُهُ، فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا بَعْدَهُ.

119 م - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ بِهَذَا أَوْ قَالَ: غَرَفَ بِيَدَيْهِ فِيهِ

120 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: "حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَاءَيْنِ: فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَبَثْنَتُهُ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَلَوْ بَثْنَتُهُ قُطِعَ هَذَا الْبَلْعُومُ"

43- بَابُ الْإِنْصَاتِ لِلْعُلَمَاءِ

121 - حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُدْرِكٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ جَرِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: اسْتَنْصِصِ النَّاسَ فَقَالَ: لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

44- بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْعَالِمِ إِذَا

سُئِلَ: أَمَّا النَّاسُ أَعْلَمُ؟
فَيَكِلُ الْعِلْمَ إِلَى اللَّهِ

122- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لَابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ تَوْفَا الْبَكَّاءِ يُرْعَمُ أَنَّ مُوسَى لَمْ يَسْمَعْ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ، إِنَّمَا هُوَ مُوسَى آخَرٌ، فَقَالَ: كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ بَنِي كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَامَ مُوسَى النَّبِيُّ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فُسِّدَ أُتَى النَّاسِ أَعْلَمُ، فَقَالَ: أَنَا أَعْلَمُ، فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ، إِذْ لَمْ يَزِدْ الْعِلْمَ إِلَيْهِ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ: أَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي يَمُتُجِجُ الْبَحْرَيْنِ، هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ، قَالَ: يَا رَبِّ، وَكَيْفَ بِهِ؟ فَقِيلَ لَهُ: احْمِلْ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ، فَإِذَا افْقَدْتَهُ فَهُوَ لَمْ، فَاَنْطَلَقَ وَانْطَلَقَ يَفْتَاهُ يَوْشَعَ بْنِ نُونٍ، وَحَمَلًا حُوتًا فِي مِكْتَلٍ، حَتَّى كَانَا عِنْدَ الصَّخْرَةِ وَضَعَا رُءُوسَهُمَا وَكَامَا، فَاَنْسَلَ الْحُوتُ مِنَ الْمِكْتَلِ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا، وَكَانَ لِمُوسَى وَفَتَاهُ عَجَبًا، فَاَنْطَلَقَا بَقِيَّةَ لَيْلِهِمَا وَيَوْمَهُمَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ: آتِنَا غَدَاءَنَا، لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا، وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى مَسًّا مِنَ النَّصَبِ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أَمَرَ بِهِ، فَقَالَ لَهُ فَتَاهُ: (أَرَأَيْتَ إِذْ أَوْتَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ) قَالَ مُوسَى: (ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا) فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ، إِذَا رَجُلٌ مُسَجَّى بِثَوْبٍ، أَوْ قَالَ تَسَجَّى بِثَوْبِهِ، فَسَلَّمَ مُوسَى، فَقَالَ الْخَضِرُ: وَأَلَّى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ، فَقَالَ: أَكَا مُوسَى، فَقَالَ: مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ، قَالَ: نَعَمْ،

سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ میں حضرت ابن عباس کی خدمت میں عرض کی کہ نوح بکالی کہتا ہے کہ وہ بنی اسرائیل والے حضرت موسیٰ نہیں تھے بلکہ وہ کوئی اور موسیٰ ہے۔ فرمایا کہ اللہ کا دشمن جھوٹ بکتا ہے۔ ہمیں حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو ان سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟ فرمایا: میں سب سے زیادہ علم والا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے عتاب فرمایا کیونکہ علم کی نسبت اُس کی طرف نہیں کی تھی۔ پس اللہ نے اُن کی طرف وحی فرمائی کہ مجمع البحرین کے مقام پر میرا ایک بندہ ہے جو تم سے زیادہ علم والا ہے۔ عرض کی کہ اے رب ان سے کیسے ملوں؟ اُن سے کہا گیا کہ زنبیل میں مچھلی رکھ لو، جہاں مچھلی گم ہو جائے وہ وہیں پر ہوگا۔ وہ اپنے خادم یوشع بن نون کے ساتھ چلے اور مچھلی کو زنبیل میں ڈال لیا، یہاں تک کہ جب پتھر کے پاس پہنچے اور دونوں سر رکھ کر سو گئے تو مچھلی زنبیل سے نکلی اور سمندر میں اپنا راستہ لیا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اُن کے خادم کے لیے حیران کن بات تھی وہ باقی رات اور دن بھر چلتے رہے۔ جب صبح ہوئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خادم سے فرمایا: ناشتہ لاؤ ہمیں تو اس سفر میں تھکاوٹ ہو گئی ہے حالانکہ حضرت موسیٰ کو بالکل تھکاوٹ نہیں ہوئی تھی مگر جب کہ وہ اُس مقام سے آگے چلے گئے جس کا حکم فرمایا گیا تھا۔ خادم نے عرض ہوا کہ آپ نے ملاحظہ نہیں فرمایا کہ جب ہم پتھر کے پاس پہنچے تو میں مچھلی کو بھول گیا۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اسی جگہ کی تو ہمیں تلاش ہے۔

قَالَ: هَلْ أَتَيْتُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي مَعَا عَلِمْتَ رَشْدًا
 قَالَ: إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا، يَا مُوسَى إِيَّيَ عَلَى
 عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمْتَنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ أَنتَ، وَأَنْتَ
 عَلَى عِلْمٍ عَلَّمْتَهُ لَا أَعْلَمُهُ، قَالَ: سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ
 اللَّهُ صَابِرًا، وَلَا أَغْصِي لَكَ أَمْرًا، فَأَنْطَلَقَا يَمْشِيَانِ
 عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ، لَيْسَ لِهَمَّا سَفِينَةٌ، فَمَرَّتْ بِهِمَا
 سَفِينَةٌ، فَكَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمَا، فَعَرَفَ الْحَظِيرُ
 فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ تَوَلٍّ، فَجَاءَ عُصْفُورٌ، فَوَقَعَ عَلَى حَرْفِ
 السَّفِينَةِ، فَتَنَقَّرَ نَقْرَةً أَوْ نَقَرَتْنِ فِي الْبَحْرِ، فَقَالَ
 الْحَظِيرُ: يَا مُوسَى مَا نَقَضَ عَلَيَّ وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ
 اللَّهِ إِلَّا كَنَقْرَةٍ هَذَا الْعُصْفُورُ فِي الْبَحْرِ، فَعَمِدَ الْحَظِيرُ
 إِلَى لُوجٍ مِنْ أَلْوِاجِ السَّفِينَةِ، فَكَزَعَهُ، فَقَالَ مُوسَى:
 قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ تَوَلٍّ عَمِدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ
 فَحَرَقْتَهَا لِتَغْرِقَ أَهْلَهَا، قَالَ: أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ
 تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا، قَالَ: لَا تَوَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ
 وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا - فَكَانَتْ الْأُولَى مِنْ
 مُوسَى نِسْيَانًا - فَأَنْطَلَقَا، فَإِذَا غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ
 الْغُلَّانِ، فَأَخَذَ الْحَظِيرُ بِرَأْسِهِ مِنْ أَعْلَاهُ فَاقْتَلَعَ
 رَأْسَهُ بِيَدِهِ، فَقَالَ مُوسَى: أَقْتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ
 نَفْسٍ، قَالَ: أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ
 صَبْرًا - قَالَ ابْنُ عِيْنَةَ: وَهَذَا أَوْ كَدُ - فَأَنْطَلَقَا،
 حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا، فَأَتَوْا أَنْ
 يُضَيِّفُوهُمَا، فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَ
 فَأَقَامَهُ، قَالَ الْحَظِيرُ: بِيَدِهِ فَأَقَامَهُ، فَقَالَ لَهُ
 مُوسَى: لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا، قَالَ: هَذَا
 فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ " قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ: يَزُحُّمُ اللَّهُ مُوسَى، لَوْ دَخَلْنَا لَوْ صَبَرَ حَتَّى يُقَضَّ

پس دونوں اپنے قدموں کے نشانات پر لوٹے اور جب
 پتھر کے پاس پہنچے تو وہاں ایک آدمی کپڑے میں لپٹا ہوا
 تھا یا فرمایا کہ کپڑا لپیٹ رکھا تھا۔ حضرت موسیٰ نے سلام
 کیا۔ حضرت خضر نے کہا کہ آپ کی زمین میں سلام کہاں
 سے آیا؟ کہا کہ میں موسیٰ ہوں۔ پوچھا کہ بنی اسرائیل
 کے موسیٰ؟ کہا، ہاں اور اجازت مانگی کہ کیا میں آپ کے
 ساتھ رہ سکتا ہوں تاکہ مجھے بھی سکھا دیں جو رشاد آپ کو
 سکھائی گئی ہے؟ کہا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں
 کر سکتے۔ اے موسیٰ! مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے علموں میں
 سے ایک ایسا علم دیا ہے جس کو آپ کو علم نہیں اور آپ کو
 اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا علم دیا ہے جس کا مجھے علم نہیں۔
 حضرت موسیٰ نے کہا کہ عنقریب آپ مجھے صبر کرنے والا
 پائیں گے اور میں آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نہیں
 کروں گا۔ پس دونوں ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ چلنے
 لگے کیونکہ کشتی نہ تھی۔ دونوں کے پاس سے ایک کشتی
 گزری۔ کشتی والوں سے گفتگو کی کہ سوار کر لیا جائے۔
 انہوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان لیا تو کرائے
 کے بغیر سوار کر لیا۔ ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر
 بیٹھ کر ایک یا دو چونچیں سمندر میں ماریں۔ حضرت خضر
 علیہ السلام نے کہا: اے موسیٰ! میرا اور آپ کا علم اللہ تعالیٰ
 کے علم کے سامنے اسی طرح ہے جیسے چڑیا کا سمندر میں
 چونچ مارنا۔ اب حضرت خضر علیہ السلام نے کشتی کے
 تختوں میں سے ایک تختے کو توڑ ڈالا۔ حضرت موسیٰ علیہ
 السلام نے کہا کہ ان لوگوں نے ہمیں کرائے کے بغیر اپنی
 کشتی میں سوار کیا اور آپ نے اُسے توڑ دیا تاکہ سوار
 ڈوب جائیں۔ کہا کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ
 آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ

عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِ هَذَا

السلام نے کہا کہ بھول پر مواخذہ نہ کیجیے اور میرے معاملے کو تنگی میں نہ ڈالیے۔ فرمایا کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پہلی بھول ہوئی۔ پس دونوں چل دیئے تو ایک لڑکا لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا حضرت خضر علیہ السلام نے اوپر سے اُس کا سر پکڑا اور تن سے جدا کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آپ نے ایک پاک جان کو ناحق قتل کر دیا۔ کہا کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے۔ ابن عیینہ نے کہا کہ یہ اُس سے زیادہ تاکید ہے دونوں چل دیئے یہاں تک کہ ایک بستی والوں کے پاس آئے اور اُن سے کھانا مانگا تو انہوں نے ضیافت کرنے سے انکار کر دیا۔ اُس میں ایک گرنے والی دیوار ملی جس کو حضرت خضر علیہ السلام نے ہاتھ سے سیدھا کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُن سے کہا: اگر آپ چاہتے تو ان سے مزدوری لے لیتے۔ کہا کہ اب میرے اور آپ کے درمیان جدائی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم کرے، اگر وہ صبر کرتے تو دونوں کا مزید قصہ ہمیں بتا دیا جاتا محمد بن یوسف، علی بن خشرم سفیان بن عیینہ نے اسے تفصیلاً بیان کیا ہے۔

بیٹھے ہوئے عالم سے کھڑے
کھڑے سوال کرے

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص سے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا کیا ہے جب کہ کوئی مخالفت کے باعث لڑتا اور کوئی حمایت میں لڑتا ہے۔ آپ ﷺ نے سر مبارک اٹھا کر اُس کی

45- بَابُ مَنْ سَأَلَ، وَهُوَ
قَائِمٌ، عَالِمًا جَالِسًا

123 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ

مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا الْقِتَالُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ فَإِنْ أَحَدُنَا يُقَاتِلُ غَضَبًا، وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً، فَرَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ،

طرف دیکھا۔ سراسر اس لیے اٹھایا کہ وہ کھڑا تھا اور فرمایا: جو اس لیے لڑے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو تو وہ اللہ کی راہ میں لڑنا ہے۔

رمی کے وقت

مسئلہ پوچھنا

عیسیٰ بن طلحہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو جمرہ کے پاس دیکھا کہ آپ سے سوال کئے جارہے تھے۔ ایک آدمی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی ہے فرمایا کہ کنکریاں مار لو اور کوئی حرج نہیں۔ دوسرے نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نے قربانی سے پہلے سرمٹا لیا ہے۔ فرمایا کہ قربانی کر لو اور کوئی حرج نہیں۔ آپ ﷺ سے جس چیز کی مقدم یا موخر ہونے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ اب کر لو اور کوئی حرج نہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ کہ (ترجمہ کنز الایمان):

”اور تمہیں علم نہ ملا مگر تھوڑا“ (پارہ ۱۵، بنی

اسرائیل: ۸۵)

علقمہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں مدینہ منورہ کے کھنڈرات میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ ایک چھڑی سے ٹیک لگاتے تھے کہ یہودیوں کے ایک گروہ کے پاس سے گزر ہوا۔ کچھ نے کہا کہ ان سے رُوح کے

قَالَ: وَمَا رَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسُهُ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ قَائِمًا، فَقَالَ: مَنْ قَاتَلَ لِيَتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا، فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

46- بَابُ السُّؤَالِ وَالْفُتْيَا

عِنْدَ رَمِي الْجِمَارِ

124 - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْجَمْرَةِ وَهُوَ يُسْأَلُ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تَحَرَّتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: أَرْمِ وَلَا حَرَجَ، قَالَ آخَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، خَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَتَحَرَّ، قَالَ: اتَحَرَّ وَلَا حَرَجَ، فَمَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ قَبْلَهُ وَلَا أُخِرَ إِلَّا قَالَ: افْعَلْ وَلَا حَرَجَ

47- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَمَا

أَوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا

قَلِيلًا) (الإسراء: 85)

125 - حَدَّثَنَا قُتَيْبُ بْنُ خَفِصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سُلَيْمَانُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: بَيْنَمَا أَكَا أُمِّئِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْبِ الْمَدِينَةِ، وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَصِيْبٍ

124- راجع الحديث: 83

125- انظر الحديث: 7462, 7456, 7297, 4721، صحيح مسلم: 6990, 6991، سنن ترمذی: 3141

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

متعلق پوچھو جب کہ دکھ کہنے کہ نہ پوچھو کیونکہ ہو سکتا ہے کوئی ایسی بات کہیں جو تمہیں ناپسند ہو۔ بعض نے کہا کہ ہم ضرور پوچھیں گے۔ پس ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا: اے ابوالقاسم روح کیا ہے؟ آپ ﷺ خاموش ہو گئے تو میں نے کہا کہ آپ کی طرف وحی نازل ہو رہی ہے۔ میں کھڑا رہا جب وہ کیفیت ختم ہوئی تو فرمایا: اور تم سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں۔ ”ترجمہ کنز الایمان: اور تم سے روح کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہ ملا مگر تھوڑا“ (پارہ ۱۵، بنی اسرائیل: ۸۵) آتش نے کہا کہ ہماری قرأت میں یہ وَمَا أُوتُوا ہے۔

جس نے کچھ جائز امور کو اس خوف سے ترک کر دیا کہ کچھ کم فہم لوگ اس سے شدید بات میں مبتلا نہ ہو جائیں

اسود کا بیان ہے کہ مجھ سے ابن الزبیر نے کہا کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے تم بڑے رازدار تھے۔ انہوں نے تم سے کعبہ کے بارے میں کیا بات کی؟ میں نے کہا کہ انہوں نے مجھے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر ابھی چند دنوں کی بات نہ ہوتی تو میں کعبہ کو توڑ کر اس کے دودروازے بنا دیتا۔ ایک دروازے سے لوگ داخل ہوتے اور دوسرے سے باہر نکلتے۔ پس حضرت ابن الزبیر نے ایسا ہی کیا۔

جو تعلیم دینے کے لیے بعض کو مخصوص کرے کہ دوسرے سمجھ نہیں سکیں گے

مَعَهُ فَمَنْ يَنْفَرُ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: سَلُوا عَنِ الرُّوحِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَسْأَلُوهُ، لَا يَجِبُ فِيهِ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَنَسْأَلَنَّهُ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، فَقَالَ يَا أَيُّهَا الْقَاسِمُ مَا الرُّوحُ؟ فَسَكَتَ، فَقُلْتُ: إِنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ، فَقُمْتُ، فَلَمَّا انْجَلَى عَنْهُ، قَالَ: (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتُوا مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا) قَالَ الْأَعْمَشُ: هَكَذَا فِي قِرَائَتِنَا

48- بَابُ مَنْ تَرَكَ بَعْضَ الْإِخْتِيَارِ، خَافَةَ أَنْ يَقْصُرَ فَهُمْ بَعْضُ النَّاسِ عَنْهُ، فَيَقْعُوا فِي أَشَدِّ مِنْهُ

126 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ الزُّبَيْرِ، كَانَتْ عَائِشَةُ تُسِرُّ إِلَيْكَ كَيْدًا فَمَا حَدَّثْتُكَ فِي الْكُفَّةِ؟ قُلْتُ: قَالَتْ لِي: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا عَائِشَةُ لَوْلَا قَوْمُكَ حَدِيثُ عَهْدِهِمْ - قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ - بِكَفَرٍ، لَنَقَضْتُ الْكُفَّةَ فَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ: بَابٌ يَدْخُلُ النَّاسُ وَبَابٌ يُخْرَجُونَ" فَفَعَلَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ

49- بَابُ مَنْ خَصَّ بِالْعِلْمِ قَوْمًا دُونَ قَوْمٍ، كَرَاهِيَةً أَنْ لَا يَفْهَمُوا

وَقَالَ عَلِيٌّ: حَدِّثُوا النَّاسَ بِمَا يَعْرِفُونَ
أَتَحِبُّونَ أَنْ يُكْذِبَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگوں سے
اُن کے علم کے مطابق بات کرو۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ
اور اُس کے رسول کو جھٹلایا جائے۔

عبید اللہ بن موسیٰ، معروف، ابوالطفیل نے حضرت
علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس ارشاد کو روایت کیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پیچھے سواری پر حضرت
معاذ بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ بن
جبل! نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں حاضر اور
خادم ہوں۔ فرمایا کہ جو کوئی خلوص دل سے گواہی دے کہ
نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں
تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم پر حرام کر دیتا ہے۔ عرض کی کہ یا
رسول اللہ ﷺ! کیا میں لوگوں کو بتا نہ دوں تاکہ وہ
خوش ہو جائیں۔ فرمایا کہ پھر صرف اسی پر اکتفا کر لیں
گے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنے وصال کے وقت
گناہ سے بچنے کی خاطر یہ بات بتائی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ
نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
فرمایا: جسکی اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات ہو کہ کسی
کو اُس کو اُس کا شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل
ہوگا۔ عرض کی کہ کیا میں لوگوں کو اس کی خوش خبری نہ
دوں؟ فرمایا: نہیں کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ وہ اسی پر تکیہ نہ کر
لیں۔

127 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ
مَعْرُوفِ بْنِ خَزْرَادٍ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ عَنْ عَلِيٍّ بِذَلِكَ
128 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:
حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ
قَتَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمُعَاذُ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ، قَالَ:
يَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: يَا مُعَاذُ، قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ
اللَّهُ وَسَعْدَيْكَ فَلَا قَا، قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ،
إِلَّا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ، قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَفَلَا
أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا؟ قَالَ: إِذَا يَتَّكَلَّمُوا
وَأُخْبِرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأْتِمًا

129 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْتَبِرٌ،
قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ،
قَالَ: ذُكِرَ لِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ: مَنْ لَعَنَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا
دَخَلَ الْجَنَّةَ، قَالَ: أَلَا أَبْهَرُ النَّاسَ؟ قَالَ: لَا إِلَهَ
إِلَّا أَنَا أَنْ يَتَّكَلَّمُوا

50- بَابُ الْحَيَاءِ فِي الْعِلْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: لَا يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ مُسْتَعْمِي وَلَا

علم میں شرمانا

مجاہد کا قول ہے کہ شرمانے والا اور متکبر علم حاصل

نہیں کر سکتا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ انصاری عورتیں بہت اچھی ہیں کہ ان کے دین کو سمجھنے میں حیا آڑ نہیں بنتی۔

زینب بنت اُم سلمہ سے مروی ہے کہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمائی ہیں: رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حضرت اُم سلمہ حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے حیا نہیں فرماتا۔ کیا عورت پر غسل لازم ہے جب کہ اسے احکام ہو جائے؟ فرمایا ہاں جب کہ وہ پانی (مٹی) دیکھے۔ حضرت اُم سلمہ نے چہرہ چھپا لیا اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا عورتوں کو بھی احکام ہوتا ہے؟ فرمایا: ہاں تمہارا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو، ورنہ بچہ اس سے مشابہت کیوں رکھتا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: درختوں میں سے ایک ایسا درخت ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے اور اس کی مثال مسلمان جیسی ہے۔ بتاؤ وہ کون سا ہے؟ پس لوگ جنگل کے درختوں کے متعلق غور کرنے لگے اور میرے دل میں خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ حضرت عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں شرمایا۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! خود ہی فرمائیے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں جو خیال آیا تھا میں نے اس کا والد محترم سے ذکر کیا۔ فرمایا کہ اگر تم بتا دیتے

مُسْتَكْبِرٌ وَقَالَكَ عَائِشَةُ: نِعْمَ النِّسَاءُ لِيَسَاءَ الْأَنْصَارُ لَمْ يَتَعَفَّ عَنْ الْحَيَاءِ أَنْ يَتَفَقَّهُنَ فِي الدِّينِ

130 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلِ إِذَا احْتَلَمَتْ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ، تَغْبِي وَجْهَهَا، وَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ تَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ قَالَ: نَعْمَ، تَرَبَّتْ بَيْتُكَ، فَبِمَ يُشَبِّهُهَا وَلَدُهَا

131 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا، وَهِيَ مَقْلُ الْمُسْلِمِ، حَدَّثَنِي مَا هِيَ؟ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَادِيَةِ، وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَاسْتَحْيَيْتُ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخْبَرْنَا بِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيَ النَّخْلَةُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَحَدَّثْتُ أَبِي بِمَا وَقَعَ فِي نَفْسِي، فَقَالَ: لَأَنْ تَكُونَ قُلُوبُهَا أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي كَلًا وَكَلًا

130- النظر الحديث: 6121, 6091, 3328, 282، صحيح مسلم: 711, 710، سنن ترمذی: 122، سنن ابن ماجه: 600

131- النظر الحديث: 61، سنن ترمذی: 2867

تو مجھے بے حد خوشی ہوئی۔

جو حیا کے سبب اور دوسرے سے

مسئلہ پوچھنے کے لیے کہے

محمد بن حنفیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میری مذی نکلا کرتی تھی تو میں نے حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے معلوم کریں۔ انہوں نے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی وجہ سے وضو کرنا پڑتا ہے۔

مسجد میں علمی مذاکرہ کرنا

اور فتویٰ دینا

نافع مولیٰ عبد اللہ بن عمر بن خطاب نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ ایک شخص مسجد میں کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں کہاں سے احرام باندھنے کا حکم ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں۔ اہل شام حجفہ سے احرام باندھیں اور اہل نجد قرن سے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا: لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور اہل یمن یلمم سے احرام باندھیں۔ حضرت ابن عمر فرمایا کرتے کہ میں اس بات کو رسول اللہ ﷺ سے پوری طرح سمجھ نہ پایا۔

جو سائل کو اس کے سوال سے

51- بَابُ مَنْ اسْتَحْيَا

فَأَمَرَ غَيْرَهُ بِالسُّؤَالِ

132 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

بْنُ دَاوُدَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُثَنِّ بْنِ الْفُورِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَمَرْتُ الْبَقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ أَنْ يَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: فِيهِ الْوُضُوءُ

52- بَابُ ذِكْرِ الْعِلْمِ

وَالْفُتْيَا فِي الْمَسْجِدِ

133 - حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

الْكَئِيفُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا تَائِفٌ، مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَجُلًا قَامَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مِنْ أَيْنَ تَأْمُرُنَا أَنْ نُهْلَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُهْلُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحَلِيفَةِ، وَيُهْلُ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْحَجْفَةِ، وَيُهْلُ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَيَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَيُهْلُ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلْمَمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: لَمْ أَفْقَهُ هَذِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

53- بَابُ مَنْ أَجَابَ السَّائِلَ

بِأَكْثَرِهَا سَأَلَهُ

زیادہ جوابات دے

134 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

ذُئْبٍ عَنْ كَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ: مَا يَلْبَسُ الْمُحَرَّمُ؟ فَقَالَ: لَا يَلْبَسُ الْقَبِيضَ، وَلَا الْعِمَامَةَ، وَلَا الشَّرَاوِيلَ، وَلَا الْبُزْلُسَ، وَلَا ثَوْبًا مَشَّةَ الْوَرَسُ أَوْ الزُّعْفَرَانِ، فَإِنْ لَمْ يَجِدِ الثَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخَفَيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا تَحْتَ الْكُعْبَيْنِ

آدم، ابن ابی ذئب، کافع، حضرت ابن عمر نے نبی کریم ﷺ سے اور زہری سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے ایک آدمی نے عرض کی: احرام باندھنے والا کیا پہنے؟ فرمایا کہ قمیص، عمامہ، شلوار اور ٹوپی نہ پہنے اور نہ ایسا کپڑا پہنے جو زعفران یا درس سے رنگا ہوا ہو۔ اگر جوتے میسر نہ ہوں تو موزے پہن لے لیکن انہیں کاٹ ڈالے تاکہ ٹخنے کھل جائیں۔

☆☆☆☆☆□

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وضو کا بیان

وضو کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ: ”ترجمہ کنز الایمان: جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گتوں تک پاؤں دھوؤ (پارہ ۶، ۷۱)“ کے متعلق جو منقول ہے۔ امام بخاری نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا کہ وضو میں ایک مرتبہ دھونا فرض ہے۔ جبکہ آپ ﷺ نے دو دو اور تین تین بار بھی دھویا لیکن تین سے زائد نہ کیا۔ اہل علم نے ذکر کیا کہ نبی کریم ﷺ کے فعل سے زائد کرنا اسراف ہے۔

وضو کے بغیر نماز

قبول نہیں ہوتی

ہمام بن منبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُس کی نماز قبول نہیں جس کا وضو ٹوٹ جائے، حتیٰ کہ کہ دوبارہ وضو کر لے۔ حضرت موت کے ایک شخص نے کہا: اے حضرت ابو ہریرہ! اللہ کی کیا ہے؟ فرمایا کہ ہوا نکلتا۔

وضو کی فضیلت اور اعضائے وضو کے

چمکنے سے بیچ کلیان ہونا

نعم مجر سے مروی ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

4- كِتَابُ الْوُضُوءِ

1- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی: اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَتَيْنِ قَالَ اَبُو عَبْدٍ اللّٰهِ: وَتَكُنِ الثَّيْبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ قَرَضَ الْوُضُوءَ مَرَّةً مَّرَّةً وَتَوَضَّأَ اَيْضًا مَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ثَلَاثٍ وَكَرَّهَ اَهْلُ الْعِلْمِ الْاِسْتِرَافَ فِيْهِ وَاَنْ يُجَاوِزُوا فِعْلَ الثَّيْبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2- بَابُ: لَا تُقْبَلُ

صَلَاةٌ بِغَيْرِ طَهْوٍ

135 - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ مَنْ اُخْدَفَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ حَظَرِ مَوْتٍ: مَا اُخْدَفَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: فُسَاءٌ اَوْ طَرَاظٌ

3- بَابُ فَضْلِ الْوُضُوءِ وَالْغُرَّةِ

الْمُحْتَجِّلُوْنَ مِنْ اَثَارِ الْوُضُوءِ

136 - حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مسجد کی چھت پر گیا۔ انہوں نے وضو کیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے روز میرے امتیٰ اعضائے وضو کی چمک کے باعث بیچ کلیان کہہ کر بلائے جائیں گے۔ جو تم میں سے جو اسکی طاقت رکھتا ہے اُسے اپنی چمک بڑھانی چاہیے۔

شک کے سبب دوبارہ وضو نہ کرے

جب تک یقین نہ ہو

عباد بن تمیم نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں شکایت کی کہ جس شخص کو نماز میں خیال پیدا ہو کہ شاید کچھ ہوا ہے؟ فرمایا کہ نماز نہ توڑے یا ختم نہ کرے حتیٰ کہ آواز سنے یا بدبو پائے۔

ہلکا وضو کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سو گئے حتیٰ کہ کہ خراٹے لینے لگے۔ پھر نماز پڑھی۔ کبھی فرمایا کہ لیٹ گئے حتیٰ کہ کہ خراٹے لیے، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ پھر حدیث بیان کی سفیان نے کئی مرتبہ عمرو، کریب، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ کے پاس رات گزاری تو نبی کریم ﷺ نے رات کو قیام کیا۔ جب رات کا کچھ حصہ باقی رہ گیا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور لٹکے ہوئے

اللَّيْفُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ نَعِيمِ الْمُجَبِّرِ، قَالَ: رَقِيبٌ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ، فَتَوَضَّأَ، فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ أُمَّيْ يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُجَبِّلِينَ مِنْ أَثَارِ الْوُضُوءِ، فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ

4- بَابُ مَنْ لَا يَتَوَضَّأُ مِنْ

الشَّكِّ حَتَّى يَسْتَيَقِنَ

137 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، ح وَ عَنْ عُبَادِ بْنِ ثُمَيْمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ، أَنَّ شَكَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ الَّذِي يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: لَا يَنْتَفِلِ - أَوْ لَا يَنْصَرِفَ - حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا

5- بَابُ التَّخْفِيفِ فِي الْوُضُوءِ

138 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حَتَّى تَفْخَ، ثُمَّ صَلَّى - وَرُفْنَا قَالَ: اضْطَجَعَ حَتَّى تَفْخَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى -" ثُمَّ حَدَّثَنَا بِهِ سُفْيَانُ، مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: بَشَّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ لَيْلَةً فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَيْنٍ

137- النظر الحديث: 2056, 177، صحيح مسلم: 98، سنن ابوداؤد: 176، سنن نسائي: 160، سنن ابن ماجه: 513

138- صحيح مسلم: 1790، سنن نسائي: 441، سنن ابن ماجه: 423

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مُعَلَّى وَضُوءًا خَفِيفًا يُخَفِّفُهُ - عَمَرُو وَيُقِلُّلَهُ - وَقَامَ يُصَلِّي، فَتَوَضَّأَتْ نَحْوًا عَمَّا تَوَضَّأُ، ثُمَّ جِثَّتْ فَقَعَتْ، عَنْ بَسَارَةَ - وَرُحْمَا قَالَ سَفِيَانٌ عَنْ شِمَالِهِ - فَحَوَّلَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ، ثُمَّ صَلَّى مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَعَ، ثُمَّ أَتَاهُ الْمُتَادِي فَأَذَنَهُ بِالصَّلَاةِ فَقَامَ مَعَهُ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ، قُلْنَا لِعَمْرٍو إِنَّ كَلْسًا يَقُولُونَ: إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ عَمَرُو سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: "رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَنَحْوِ، ثُمَّ قَرَأَ (إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ إِلِي أَذْهَبُكَ) (الصافات: 102)"

مشکیزے سے ہلکا سا وضو کیا اور نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ میں نے بھی آپ ﷺ کی طرح وضو کیا اور پھر آکر آپ ﷺ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ کبھی سفیان نے مثالہ کہا۔ پس آپ نے مجھے اپنے دائیں طرف کر لیا۔ پھر نماز پڑھی جو اللہ نے چاہی۔ پھر لیٹے اور سو گئے اور مہارک خراٹے لینے لگے۔ پھر منادی نے نماز کے لیے بلایا۔ پس آپ ﷺ اُس کے ساتھ نماز کے لیے چلے گئے تو نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ ہم نے عمرو سے کہا: لوگوں کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں سوتی تھیں اور دل نہیں سوتا تھا۔ عمرو کا بیان ہے کہ میں نے عبید بن عمر کو فرماتے ہوئے سنا کہ انبیاء کا خواب وحی ہوتا ہے، پھر یہ آیت پڑھی: "ترجمہ کنز الایمان: میں نے خواب دیکھا میں تجھے ذبح کرتا ہوں (پارہ ۲۳، الصافات: ۱۰۲)"

پوری طرح وضو کرنا

حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اسْبَاغُ الْوُضُوءِ سے مراد پوری طرح وضو کرنا ہے۔

غریب مولیٰ ابن عباس نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ عرفات سے لوٹے حتیٰ کہ جب گھائی میں تھے تو اترے، پیشاب کیا، پھر منہ ہاتھ دھوئے اور پورا وضو نہ کیا۔ میں عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! نماز فرمایا کہ نماز تو آگے ہے۔ پس سوار ہو گئے۔ جب مزدلفہ پہنچے تو اتر گئے۔ پس وضو کیا اور پورا وضو کیا۔ پھر اقامت کہی گئی تو آپ ﷺ نے مغرب کی نماز پڑھائی۔ پھر

6- بَابُ اسْبَاغِ الْوُضُوءِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اسْبَاغُ الْوُضُوءِ الْإِنْقَاءُ

139 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْبُقْعِ كَرَلَ فَبَالَ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسَبِّحِ الْوُضُوءَ فَقُلْتُ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ، فَلَمَّا جَاءَ الْمَزْدَلِفَةَ كَرَلَ فَتَوَضَّأَ، فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ أَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى

ہر نے اپنے اُونٹ کو اپنی قیام گاہ پر بٹھادیا۔ پھر نماز عشاء کی اقامت ہوئی تو نماز پڑھی اور دونوں کے درمیان کوئی اور نماز نہ پڑھی۔

دونوں ہاتھوں کے ساتھ ایک چلو پانی سے چہرے کو دھونا

عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وضو کیا تو اپنا منہ دھویا اور ایک چلو پانی لے کر اُس سے کلی کی اور ناک میں پانی لیا۔ پھر ایک چلو پانی لے کر اُسے اس طرح کیا یعنی دوسرے ہاتھ پر ڈالا اور اس کے ساتھ اپنے چہرے کو دھویا پھر ایک چلو پانی لے کر اُس سے داہنے ہاتھ کو دھویا۔ پھر ایک چلو پانی لے کر اُس سے دوسرے دست مبارک کو دھویا پھر سر کا مسح کیا اور ایک چلو پانی لے کر داہنے پیر پر ڈالا اور اُسے دھویا۔ پھر دوسرا چلو لے کر دوسرے پیر مبارک کو دھویا۔ پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا۔

ہر حالت میں بسم اللہ پڑھنا اور صحبت سے پہلے بھی

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو کہے: اللہ کے نام کے ساتھ، اے

التَّغْرِبَ ثُمَّ أَكَاخَ كُلِّ إِنْسَانٍ يَعْبُدُكَ فِي مَلِكِهِ ثُمَّ أَقِيمَتِ الْعِشَاءَ فَصَلَّى، وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا

7- بَابُ غَسْلِ الْوَجْهِ بِالْيَدَيْنِ مِنْ غَرْفَةٍ وَاحِدَةٍ

140 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخَزَاعِيُّ مَنصُورُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ بِلَالٍ يَغْيِي سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ، فَتَضَخَّ بِهَا وَاسْتَلْشَقَّ، ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ، فَجَعَلَ بِهَا مَكَّنًا، أَضَافَهَا إِلَى يَدَيْهِ الْأُخْرَى، فَغَسَلَ بِهَا وَجْهَهُ، ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ، فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُمْنَى، ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ، فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُسْرَى، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ، فَرَشَّ عَلَى رِجْلِهِ الْيُمْنَى حَتَّى غَسَلَهَا، ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً أُخْرَى، فَغَسَلَ بِهَا رِجْلَهُ الْيُسْرَى، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ

8- بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَعِنْدَ الْوِقَاعِ

141 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، يَتْلُغُ التَّيْسُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

140- سنن ابوداؤد: 137، سنن ترمذی: 36، سنن نسائی: 101، سنن ابن ماجہ: 439، 403

141- النظر الحديث: 7396، 6388، 5165، 3283، 3271

اللہ! شیطان سے ہماری حفاظت فرما اور اُس کو بھی شیطان سے حفاظت فرمانا جو تو ہمیں عطا فرمائے۔ پس جو بچ انہیں عطا ہوا اُسے وہ نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

بیت الخلاء میں جاتے وقت کیا کہیں؟

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت کہتے: اے اللہ! میں ناپاکوں اور ناپاکیوں سے تیری پناہ لیتا ہوں۔

متابعت کی اس کی ابن عرعرہ نے شعبہ سے اور غندر نے شعبہ کے حوالے سے کہا جب بیت الخلاء جاتے۔ موسیٰ نے ہمارے حوالے سے کہا کہ جب داخل ہوتے۔ سعید بن زید نے کہا کہ ہم سے حدیث بیان کی عبد العزیز نے کہ جب داخل ہونے کا ارادہ فرماتے۔

رفع حاجت کے

وقت پانی رکھنا

عبید اللہ بن ابویزید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوئے تو میں نے آپ ﷺ کے لیے استنجاء کے لیے پانی رکھا۔ فرمایا کہ یہ کس نے رکھا ہے؟ آپ کو بتایا گیا۔ دعا فرمائی: اے اللہ! اسے دین کی فتح (کجھ بوجھ) عطا فرما۔

قضائے حاجت یا پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کرے مگر جب کہ عمارت

وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، فَقَطِّعْ بَيْنَهُمَا وَلَدَلَمْ يَطْرُقْهُ

9- بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ الْخَلَاءِ

142- حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ

عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا، يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ

142 م- تَابَعَهُ ابْنُ عَرُورَةَ، عَنْ شُعْبَةَ، وَقَالَ

غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ إِذَا أَتَى الْخَلَاءَ وَقَالَ مُوسَى عَنْ حَمَّادٍ إِذَا دَخَلَ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ

10- بَابُ وَضْعِ الْمَاءِ

عِنْدَ الْخَلَاءِ

143- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَاءَ، فَوَضَعَتْ لَهُ وَضُوءًا قَالَ: مَنْ وَضَعَ هَذَا فَأَخْبِرْ فَقَالَ اللَّهُمَّ فَقَّهْهُ فِي الدِّينِ

11- بَابُ: لَا تُسْتَقْبَلُ الْقِبْلَةُ بِغَائِطٍ

أَوْ بَوْلٍ، إِلَّا عِنْدَ الْبِنَاءِ،

جَدَارٍ أَوْ مَحْوَةٍ

یاد یوار وغیرہ کی آڑ ہو

144 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَلَى أَحَدُكُمْ الْغَائِطَ، فَلَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَلَا يَوَلِّهَا ظَهْرَهُ، شَرُّ قَوْمٍ أَوْ غَرَبُوا

آدم، ابن ابی ذئب، زہری، عطاء بن یزید لیثی، حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی قضاء حاجت کے لیے جائے تو قبلے کی طرف منہ اور پیٹھ نہ کرے بلکہ مشرق یا مغرب کی جانب کرے۔

12- بَابُ مَنْ تَبَرَّزَ

دو اینٹوں پر بیٹھ کر

عَلَى لَبَتَيْنِ

حاجت رفع کرے

145 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، وَاسِيعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ إِذَا قَعَدْتَ عَلَى حَاجَتِكَ فَلَا تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: لَقَدْ ارْتَقَيْتُ يَوْمًا عَلَى ظَهْرِ بَيْتِ لَنَا، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى لَبَتَيْنِ، مُسْتَقْبِلًا بَيْتَ الْمَقْدِسِ بِحَاجَتِهِ، وَقَالَ: لَعَلَّكَ مِنَ الَّذِينَ يُصَلُّونَ عَلَى أَوْرَاكِهِمْ، فَقُلْتُ: لَا أُحْدِي وَاللَّهِ، قَالَ مَالِكٌ: يَغْنَى الَّذِي يُصَلِّي وَلَا يَرْتَفِعُ عَنِ الْأَرْضِ، يَسْجُدُ وَهُوَ لَا صِقْ بِالْأَرْضِ

واسع بن حبان سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے: جب تم رفع حاجت کے لیے بیٹھو تو قبلہ یا بیت المقدس کی جانب منہ نہ کیا کرو۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک روز میں اپنے گھر کی چھت پر گیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ دو اینٹوں پر بیٹھے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے حاجت رفع فرما رہے تھے اور فرمایا کہ شاید تم ان میں سے ہو جو اپنی رانوں پر نماز پڑھتے ہیں؟ میں نے کہا: خدا کی قسم، مجھے تو معلوم نہیں۔ امام مالک نے فرمایا کہ مراد وہ نمازی ہے جو سجدہ کے وقت زمین سے اٹھا ہوا نہیں ہوتا بلکہ زمین سے چمٹا رہتا ہے۔

13- بَابُ خُرُوجِ

قضاء حاجت کے لیے

النِّسَاءِ إِلَى الْبَرَّازِ

عورتوں کا باہر نکلنا

144- صحیح مسلم: 608، سنن ابوداؤد: 9، سنن ترمذی: 8، سنن نسائی: 22، 21، سنن ابن ماجہ: 318

145- انظر الحديث: 3102، 149، 148، صحیح مسلم: 611، 610، سنن ترمذی: 11، سنن نسائی: 23، سنن ابن ماجہ: 322

146 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ أَرْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِذَا تَوَزَّنَ إِلَى الْمَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيدٌ أَفِيحٌ "فَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْتِ بِنِسَاءٍ لَكَ، فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ"، فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ، زَوْجَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي عِشَاءً، وَكَانَتْ امْرَأَةً طَوِيلَةً، فَنَادَاهَا عُمَرُ: أَلَا قَدْ عَرَفْنَاكَ يَا سَوْدَةُ جِرْ صَاعِلًا عَلَى أَنْ يَأْخُذَ الْحِجَابَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الْحِجَابِ

عروہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات رفع حاجت کے لیے رات کے وقت مناصع کی طرف جایا کرتی تھیں۔ وہ بہت کشادہ ٹیلہ ہے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ ازواج مطہرات کو پردہ کا حکم دیجئے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ ایسا نہیں کرتے تھے۔ پس نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت سودہ بنت زمعہ ایک رات عشاء کے وقت باہر نکلیں جن کا قدم لبا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں آواز دی: اے حضرت سودہ! ہم نے آپ کو پہچان لیا ہے، مقصد یہ تھا کہ پردے کا حکم نازل ہو جائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم نازل فرمادیا۔

147 - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَدْ أُذِنَ أَنْ تَخْرُجْنَ فِي حَاجَتِكُنَّ قَالَ هِشَامٌ: يَعْنِي الْبَرَازَ

ہشام بن عروہ کے والد ماجد نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں حاجت کے لیے باہر نکلنے کی اجازت مل گئی ہے۔ ہشام نے فرمایا کہ رفع حاجت کے لیے۔

14 - بَابُ التَّبَرُّزِ فِي الْبُيُوتِ

148 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَرْتَقَيْتُ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِي، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

گھروں میں حاجت رفع کرنا
ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عبید اللہ بن عمر، محمد بن یحییٰ بن حبان، واسع بن حبان سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں اپنا ایک ضرورت کے تحت ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان کی چھت پر گیا تو میں نے رسول

146- انظر الحديث: 6240, 5237, 4795, 147، صحيح مسلم: 5635

147- راجع الحديث: 146، صحيح مسلم: 5633

148- راجع الحديث: 145

وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ مُسْتَلْبِزَ الْقَبْلَةِ، مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاجت فرماتے ہوئے دیکھا قبلہ کو پیٹھ کیے اور شام کی جانب رخ کر کے۔

000- باب

باب

149 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، أَنَّ عَمَّهُ، وَاسِعَ بْنَ حَبَّانَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِوَةَ قَالَ: لَقَدْ ظَهَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِنَا، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا عَلَى لِبْنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ

يعقوب بن ابراہیم، یزید بن ہارون، یحییٰ، محمد بن یحییٰ بن حبان، ان کے چچا جان واسع بن حبان سے مروی ہے کہ انہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ ایک بار میں اپنے مکان کی چھت پر گیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس کی طرف رخ کر کے دو اینٹوں پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔

15- بَابُ الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ

پانی سے استنجا کرنا

150 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي مُعَاذٍ، وَاسْمُهُ عَطَاءُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ، أَجْبَأُ أَكَاوِغَ غَلَامٍ، مَعَنَا إِذَا وَثَقْنَا مِنْ مَاءٍ، يَغْنَى يَسْتَنْجِي بِهِ

ابو معاذ یعنی عطاء بن میمونہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کے لیے تشریف لے جاتے تو میں اور ایک لڑکا پانی کا ایک ڈول لے کر حاضر خدمت ہو جاتے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس سے استنجا فرمائیں۔

16- بَابُ مَنْ حَمَلَ مَعَهُ

جو شخص طہارت کے وقت اُس کے لیے

المَاءُ لِطَهُورِهِ

پانی لے جائے

وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: أَلَمْ يَسْ فِيكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالطَّهُورِ وَالْوَسَادِ؟

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا تم لوگوں میں نعلین، طہارت اور تکیہ والے صاحب نہیں ہیں؟

151 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

عطاء ابن ابو میمونہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ

149- راجع الحديث: 145

150- النظر الحديث: 151, 152, 217, 500، صحيح مسلم: 618، سنن ابو داؤد: 43، سنن نسائي: 45

151- راجع الحديث: 150

عنه کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ جب قضائے حاجت کے لیے تشریف لے جاتے تو میں اور ایک لڑکا آپ کے پیچھے جاتے اور ہمارے ساتھ پانی کا ایک ڈول ہوتا۔

استنجا کے وقت پانی کے

ساتھ نیزہ بھی رکھنا

عطاء بن ابی مہمونہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کے بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت میں اور ایک لڑکا ڈول میں پانی اور نیزہ لے کر حاضر خدمت ہو جاتے تاکہ آپ ﷺ پانی سے استنجا فرمائیں۔ نظر اور شاذان نے شعبہ سے اس کی متابعت کی ہے۔ اَلْعَنْزَقَةُ وہ لاشی جس کے ایک سرے پر لوہے کا پھل ہو۔

دائیں ہاتھ سے استنجا

کرنے کی ممانعت

عبداللہ بن ابوقادہ نے اپنے والد ماجد سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی پئے (پانی وغیرہ) تو برتن میں سانس نہ لے اور جب بیت الخلاء میں جائے تو نہ داہنے ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو چھوئے اور نہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرے۔

پیشاب کرتے وقت عضو مخصوص کو

دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے

شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مُعَاذٍ هُوَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ، تَبِعْتُهُ أَنَا وَغُلَامٌ مِنَّا، مَعَنَا إِذَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ

17- بَابُ حَمْلِ الْعَنْزَقَةِ مَعَ

الْمَاءِ فِي الْإِسْتِنْجَاءِ

152 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ، فَأَحْمِلُ أَنَا وَغُلَامٌ إِذَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ وَعَنْزَقَةٌ، يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ تَابِعَهُ النَّظَرُ وَشَاذَانُ، عَنْ شُعْبَةَ الْعَنْزَقَةُ: عَصَا عَلَيْهِ زُجْجٌ

18- بَابُ النَّهْيِ عَنْ

الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِينِ

153 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

هِشَامٌ هُوَ الدُّسْتَوَائِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ، وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسُّ ذَكَرَهُ يَمِينِهِ، وَلَا يَتَمَسَّحُ بِيَمِينِهِ

19- بَابُ: لَا يُمْسِكُ ذَكَرَهُ

بِيَمِينِهِ إِذَا بَالَ

154- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا تَلَّ أَحَدُكُمْ فَلَا يَأْخُذُكَ ذِكْرُهُ بِمِيْنِهِ وَلَا يَسْتَنْجِي بِمِيْنِهِ وَلَا يَتَنَفَّسُ فِي الْإِثَاءِ

عبداللہ بن ابوقادہ نے اپنے والد ماجد سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنے عضو خاص کو داہنے ہاتھ سے نہ پکڑے اور نہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرے اور نہ برتن میں سانس لے۔

20- بَابُ الْإِسْتِنْجَاءِ

بِالْحِجَارَةِ

155- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اتَّبَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَكَانَ لَا يَلْتَفِتُ فَنَدَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ: ابْغِي أَحْجَارًا اسْتَنْفِضِي بِهَا - أَوْ نَحْوَهُ - وَلَا تَأْتِي بِعَظْمٍ وَلَا رَوْثٍ فَاتَيْتُهُ بِأَحْجَارٍ بِطَرَفِ ثِيَابِي فَوَضَعْتُهَا إِلَى جَنْبِهِ وَأَعْرَضْتُ عَنْهُ فَلَمَّا قَضَى اتَّبَعَهُ مِنْ

ڈھیلوں سے
استنجا کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے گیا جب کہ آپ ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے جا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ملاحظہ فرمایا کہ میں آپ کے قریب پہنچ گیا ہوں۔ فرمایا کہ میرے لیے پتھر ڈھیلے تلاش کرو۔ تاکہ میں اُن سے استنجا کروں یا ایسا ہی لفظ فرمایا لیکن ہڈی اور گوبر نہ لانا۔ میں اپنے کپڑے کے ایک پلو میں ڈھیلے لے کر حاضر خدمت ہوا اور وہ آپ ﷺ کے پاس رکھ دیئے اور آپ ﷺ کے پاس سے ہٹ گیا۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو انہیں استعمال فرمایا۔

21- بَابُ: لَا يُسْتَنْجَى

بِرَوْثٍ

156- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: - لَيْسَ أَبُو عُبَيْدَةَ ذَكْرُهُ -

عبدالرحمن بن اسود کے والد ماجد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ

گوبر سے استنجا
نہ کرے

154- راجع الحديث: 153

155- انظر الحديث: 3860

156- سنن نسائي: 42، سنن ابن ماجه: 314

نبی کریم ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے جانے لگے تو مجھے تین ڈھیلے لانے کا حکم فرمایا۔ مجھے دو ڈھیلے تول گئے لیکن تیسرا تلاش باوجود بھی نہ ملا تو میں نے گوبر کا ٹکڑا لے لیا اور حاضر خدمت ہو گیا۔ آپ ﷺ نے دونوں ڈھیلے لے لیے اور گوبر پھینک دیا اور فرمایا کہ یہ ناپاک ہے۔

اعضائے وضو ایک ایک بار دھونا

عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے اپنے مبارک اعضائے وضو ایک ایک مرتبہ دھوئے۔

اعضائے وضو کو دو

دو مرتبہ دھونا

حسین بن عیسیٰ، یونس بن محمد، فلیح بن سلیمان، عبد اللہ بن ابوبکر ابن محمد بن عمرو بن خرم، عباد بن تیم نے حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے مبارک اعضائے وضو دو مرتبہ دھوئے۔

اعضائے وضو تین تین بار دھونا

حمران مولیٰ عثمان سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک برتن منگوایا تو اپنے ہاتھوں پر تین بار پانی ڈالا اور انہیں دھویا۔ پھر داہنا ہاتھ برتن میں ڈالا تو کلی کی

وَلَكِنْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ: أَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَائِطُ فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَهُ بِغَلَاظَةِ أَحْجَارٍ، فَوَجَدْتُ حَجَرَيْنِ وَالْتَمَسْتُ الْغَالِيفَ فَلَمْ أَجِدْهُ فَأَخَذْتُ رَوْثَةً فَأَتَيْتُهَا بِهَا، فَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَاللَّيْ الرُّوثَةَ وَقَالَ: هَذَا رِثَسٌ

22- بَابُ الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً

157 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً

23- بَابُ: الْوُضُوءِ

مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

158 - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عِيسَى، قَالَ:

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزِيمٍ، عَنْ عُبَادِ بْنِ ثَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

24- بَابُ: الْوُضُوءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

159 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

الْأَوْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْرَاهِيلُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ حَمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا يَأْتِيَهُ

157- سنن ابوداؤد: 138، سنن ترمذی: 42، سنن نسائی: 80، سنن ابن ماجہ: 411

159- انظر الحديث: 160، 164، 1934، 6433، صحيح مسلم: 537، 538، سنن ابوداؤد: 106، سنن

نسائی: 84، 85

اور ناک میں پانی لیا۔ پھر تین بار اپنے چہرے کو دھویا اور دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ کہیوں تک۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر دونوں پیروں کو کٹھنوں تک تین دفعہ دھویا۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جو میرے وضو جیسا وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے جن میں خیالات نہ آنے دے تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

فَأَفْرَغَ عَلَى كَفْيِهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ، فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْإِثْمَانِ، فَتَضَمَّنَ، وَاسْتَلْشَقَّ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مِرَارٍ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ لِحَوْ وَضُوءِي هَذَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ،

ابراہیم، صالح بن کیسان، ابن شہاب، عروہ نے حمران سے روایت کی ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو کر لیا تو فرمایا: میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اور ایک آیت نہ ہوتی تو میں تم سے حدیث بیان نہ کرتا۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو اچھی طرح وضو کر کے نماز پڑھے تو اس کے اور اگلی نماز کے بیچ ہونے والے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں جب کہ نماز پڑھ لے۔ عروہ نے فرمایا کہ آیت یہ ہے: جو لوگ چھپاتے ہیں جو ہم نے نازل کیا۔

160 - وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، قَالَ: ابْنُ شِهَابٍ، وَلَكِنْ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ عَنْ حُمْرَانَ، فَلَمَّا تَوَضَّأَ عُثْمَانُ قَالَ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا لَوْلَا آيَةُ مَا حَدَّثْتُكُمْوه سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ يُحْسِنُ وَضُوءَهُ وَيُصَلِّي الصَّلَاةَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ حَتَّى يُصَلِّيَهَا قَالَ عُرْوَةُ: "الآيَةُ (إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ) (البقرة: 159)"

وضو میں ناک

صاف کرنا

اس کو حضرت عثمان، حضرت عبداللہ بن زید اور حضرت ابن عباس نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

ابو اور یس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو وضو

25- بَابُ الْإِسْتِنْشَارِ

فِي الْوُضُوءِ

ذَكَرَهُ عُثْمَانُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

161 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو

160- راجع الحديث: 159، صحيح مسلم: 541، 540، 539، سنن نسائي: 146

161- انظر الحديث: 162، صحيح مسلم: 562، 561، سنن نسائي: 88، سنن ابن ماجه: 409

کرے تو اُسے ناک میں پانی بھی لے اور جو استنجا کرے
تو وہ طاق عدد میں ڈھیلے لے۔

إِبْرِيْسَ. أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْجِزْ، وَمَنْ
اسْتَجْمَرَ فَلْيُؤَيِّرْ

استنجا کے لیے طاق عدد میں ڈھیلے لینا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی وضو
کرے تو اُسے چاہیے کہ ناک میں بھی پانی لے، پھر اُسے
صاف کرے اور جو استنجا کرے تو طاق عدد میں ڈھیلے
لے اور جو تم میں سے سو کر اُٹھے تو اپنا ہاتھ دھو لے اس
سے پہلے کہ وضو کے پانی میں ڈالے کیونکہ تم سے کوئی کیا
جانے کہ اُس کا ہاتھ رات میں کہاں کہاں گیا۔

دونوں پیروں کو دھونا

اور اُن پر مسح نہ کرنا

حضرت عبداللہ بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
مروی ہے کہ ایک سفر میں نبی کریم ﷺ ہم سے پیچھے
رہے۔ پھر آپ ﷺ ہم سے آگے آئے اور ہمیں نماز عصر
کے لیے کافی دیر ہو گئی تھی۔ پس ہم نے وضو کیا اور اپنے
پیروں پر مسح کرنے لگے تو آپ ﷺ نے دو یا تین بار
بلند آواز سے فرمایا۔ ایڑیوں کے لیے دوزخ کی آگ کی
خرابی ہے۔

وضو میں گلی کرنا

اسے حضرت ابن عباس اور حضرت عبداللہ بن زید
نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

26- بَابُ الْإِسْتِجْمَارِ وَثَرًّا

162 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ، ثُمَّ لِيَنْتِزِ،
وَمَنْ اسْتَجْمَرَ فَلْيُؤَيِّرْ، وَإِذَا اسْتَيْقِظَ أَحَدُكُمْ مِنْ
تَوْمِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَهَا فِي وَضُوئِهِ،
فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ

27- بَابُ غَسْلِ الرَّجُلَيْنِ، وَلَا

يَمْسُحُ عَلَى الْقَدَمَيْنِ

163 - حَدَّثَنَا مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ،

عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: تَخَلَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنَّا فِي سَفَرَةٍ سَافَرْنَاَهَا، فَأَخْرَجْنَا وَقَدْ أَرْهَقْنَا
الْعَصْرَ، فَجَعَلْنَا نَتَوَضَّأُ وَنَمْسُحُ عَلَى أَرْجُلِنَا، فَتَنَادَى
بِأَعْلَى صَوْتِهِ: وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْ
ثَلَاثًا

28- بَابُ الْمَضْبُضَةِ فِي الْوُضُوءِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

164 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ جُرَّانَ مَوْلَى عُمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ رَأَى عُمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا يَوْضُوءَ، فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ مِنْ إِيَّاهُ، فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ ادْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْوُضُوءِ، ثُمَّ تَمَضَّضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثًا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ نَحْوَ وُضُوءِي هَذَا، وَقَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوءِي هَذَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يَخْتِلِفُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

حمران مولی عثمان بن عفان سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کے لیے پانی منگایا۔ پس اپنے دونوں ہاتھوں پر برتن سے پانی اُنڈیلا اور انہیں تین بار دھویا۔ پھر اپنا داہنا ہاتھ پانی میں ڈال کر گلی کی، ناک میں پانی لیا اور ناک صاف کی۔ پھر تین بار اپنے چہرے کو دھویا اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک تین بار۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر ہر پاؤں کو تین بار دھویا۔ پھر فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اپنے اسی وضو کی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا اور ارشاد ہوا کہ جو میرے وضو جیسا وضو کرے اور دو رکعتیں پڑھے جن کے دوران دل میں خیالات نہ آنے دے تو اُس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

ایڑیاں دھونا

اور ابن سیرین وضو کے وقت انگلی کی جگہ کو بھی دھویا کرتے۔

محمد بن زیاد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جب کہ وہ ہمارے پاس سے گزر رہے تھے اور لوگ ایک برتن سے وضو کر رہے تھے۔ فرمایا کہ اچھی طرح وضو کرو کیونکہ ابو القاسم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایڑیوں کے لیے دوزخ کی آگ کی خرابی ہے۔

جوتے پہنا ہوا دونوں پیروں کو دھوئے
اور جوتوں پر مسح نہ کرے

29- بَابُ غَسْلِ الْأَعْقَابِ

وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ: يَغْسِلُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ إِذَا تَوَضَّأَ

165 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِبَرِيسَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَكَانَ يَمُرُّ بَيْنَا وَالنَّاسُ يَتَوَضَّئُونَ مِنَ الْبِظْهَرَةِ قَالَ: أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ فَإِنَّ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

30- بَابُ غَسْلِ الرَّجُلَيْنِ فِي التَّغْلِيْنِ
وَلَا يَمْسَحُ عَلَى التَّغْلِيْنِ

عُبَید بن جُرَیج کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض کی: اے ابو عبد الرحمن! میں نے چار چیزیں آپ میں ایسی دیکھی ہیں جو آپ کے ساتھیوں میں نہیں دیکھیں۔ فرمایا اے ابن جُرَیج! وہ کیا ہیں؟ عرض کی کہ آپ رکنوں میں سے دو کے سوا کسی کو ہاتھ نہیں لگاتے اور میں نے آپ کو دیکھا کہ بغیر بالوں والے جوتے پہنتے ہیں اور میں نے آپ کو دیکھا کہ زرد خضاب کرتے ہیں اور میں نے دیکھا جب کہ آپ مکہ مکرمہ میں تھے تو چاند دیکھتے ہی لوگوں نے احرام باندھ لیے تھے اور آپ نے آٹھویں تاریخ کو احرام باندھا تھا۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ارکان کی بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا مگر دو رکنوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے اور سستی جوتوں والی بات تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو بغیر بالوں کے جوتے پہنتے دیکھا اور ان میں وضو کر لیتے تو میں وہی پہننے پسند کرتا ہوں اور زرد خضاب تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ لگاتے ہوئے دیکھا تو میں بھی یہی لگانا پسند کرتا ہوں اور احرام تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر جب کہ آپ کی اُوشی کھڑی ہو جاتی۔

وضو اور غسل داہنی

طرف سے شروع کرنا

حضرت ابراہیم علیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

166 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَیجٍ أَنَّهُ قَالَ: لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْتَعًا لَمْ أَر أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا، قَالَ: وَمَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَیجٍ قَالَ: رَأَيْتُكَ لَا تَمْسُ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانَيْنِ، وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ الْقَعَالَ السَّبْتِيَّةَ، وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالطُّفْرَةِ، وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهْلَ النَّاسِ إِذَا رَأَوْا الْهَلَكَ وَلَمْ يَهْلُ أَنتَ حَتَّى كَانَ يَوْمَ التَّزْوِيَةِ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: أَمَّا الْأَرْكَانُ: قَالِي لَمْ أَر رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسُ إِلَّا الْيَمَانَيْنِ، وَأَمَّا الْقَعَالَ السَّبْتِيَّةَ: قَالِي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ الثَّغْلَ الَّذِي لَيْسَ فِيهَا شَعْرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا، فَأَنَا أَحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا، وَأَمَّا الطُّفْرَةُ: قَالِي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا، فَأَنَا أَحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا، وَأَمَّا الْإِهْلَالُ: قَالِي لَمْ أَر رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْلُ حَتَّى تَنْتَعِفَ بِهِ وَرَاجِلَتُهُ

31- تَابُ التَّيْمَنِ فِي

الْوُضُوءِ وَالْغَسْلِ

167 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا

166- الطر الحديث: 1514, 1552, 1609, 2865, 5851, صحيح مسلم: 2810, 2811, سنن

ابو داود: 1772, سنن نسائي: 117, 2759, 2950, 5258, سنن ابن ماجه: 3626

167- الطر الحديث: 1253, 1263, صحيح مسلم: 2171, 2172, سنن ابو داود: 3145, سنن ترمذی: 990, سنن

نسائي: 1883, 1884

کہ نبی کریم ﷺ نے عورتوں سے فرمایا جب کہ وہ آپ ﷺ کی صاحبزادی کو غسل دیں لگیں کہ داہنی جانب اور اعفائے وضو سے ابتدا کرنا۔

مسروق سے مروی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جوتے پہننے، کنگھا کرنے اور وضو وغیرہ کرنے اور تمام کاموں میں داہنی طرف سے ابتدا کرنا پسند فرماتے تھے۔

نماز کا وقت ہو جانے پر
پانی تلاش کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ فجر کا وقت ہو گیا، پانی تلاش کیا تو نہ ملا۔ پس تیمم کا حکم نازل ہوا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ لوگوں نے پانی تلاش کیا تو نہ ملا۔ پس رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں وضو کے لیے پانی پیش کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اُس برتن میں اپنا دست مبارک ڈالا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اُس سے وضو کریں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے آپ ﷺ کی انگلیوں مبارک کے نیچے سے پانی کو اُلتے ہوئے دیکھا،

إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سَيْدِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهْنٌ فِي غَسْلِ الْبَيْتِ: الْبِدَانُ وَمِثْلُهَا وَمَوَاضِعُ الْوُضُوءِ مِنْهَا

168 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيْمُّنُ فِي تَغْلِيهِ وَتَرْجُلِهِ وَظُهُورِهِ وَفِي شَأْيِهِ كُلِّهِ

32- بَابُ الْيَمَاسِ الْوُضُوءِ
إِذَا حَاطَتْ الصَّلَاةُ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: كَحَرَبِ الصُّبْحِ، فَالْتَمَسَ الْمَاءَ فَلَمْ يَجِدْ فَكَوَّلَ التَّيْمُ

169 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَاطَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ، فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوُضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْضُوءَ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ الْإِثَامِ يَدَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّعُوا مِنْهُ قَالَ: فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ

168- النظر الحديث: 5926, 5854, 5380, 426، صحيح مسلم: 616, 615، سنن ابوداؤد: 4140، سنن

ترمذی: 608، سنن نسائی: 419، سنن ابن ماجہ: 401

169- النظر الحديث: 3575, 3574, 3573, 3572, 200, 195، صحيح مسلم: 5901، سنن ترمذی: 3631،

سنن نسائی: 76

حتیٰ کہ آخری شخص نے بھی وضو کر لیا۔
وہ پانی جس سے کسی آدمی کے
بال دھوئے جائیں

اور عطاء اُن سے ڈوریاں اور رسیاں بنانے میں
کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے اور مٹے کے جھوٹے اور اُن کے
مسجد سے گزرنے میں۔ زہری نے کہا کہ کُتّا جب برتن
میں منہ ڈال دے اور اُس کے سوا وضو کے لیے کوئی دوسرا
پانی نہ ہو تو اُسی سے وضو کرے۔ سفیان ثوری کا قول ہے
کہ یہ فقہ بالکل اللہ کے حکم کے مطابق ہے کہ جب تم پانی
نہ پاؤ تو تیمم کر لو اور یہ بھی پانی ہے۔ چونکہ اس سے دل
میں شبہ سا ہوتا ہے لہذا اُس سے وضو کرے اور تیمم بھی
کرے۔

ابن سیرین سے مروی ہے کہ میں نے حضرت
عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض کی کہ
ہمارے پاس نبی کریم ﷺ کے موئے مبارک ہیں جو
ہمیں حضرت انس یا حضرت انس کے گھر والوں سے
حاصل ہوئے ہیں۔ فرمایا کہ میرے پاس ان میں سے
ایک بھی موئے مبارک ہوتا تو مجھے وہ دنیا و مافیہا سے عزیز
تر ہوتا۔

ابن سیرین نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر
مبارک منڈوا یا تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب
سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے آپ ﷺ کے موئے
مبارک حاصل کیے۔

جب کُتّا برتن میں منہ

مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ حَتَّى تَوَضَّعُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ
33- بَابُ الْمَاءِ الَّذِي يُغْسَلُ

بِهِ شَعْرُ الْإِنْسَانِ

وَكَانَ عَطَاءُ: لَا يَرَى بِهِ بَأْسًا أَنْ يُتَّخَذَ مِنْهَا
الْحَبِيطُ وَالْحَبَالُ. وَسُورُ الْكِلَابِ وَمِزَّهَا فِي
الْمَسْجِدِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: إِذَا وَلَغَ فِي إِيَّاهُ لَيْسَ لَهُ
وَضُوءٌ غَيْرُهُ يَتَوَضَّأُ بِهِ وَقَالَ سُفْيَانُ: هَذَا الْفَقْهُ
بِعَيْنِهِ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: (فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً
فَتَيَمَّمُوا) (النساء: 43) وَهَذَا مَاءٌ وَفِي النَّفْسِ
مِنْهُ شَيْءٌ يَتَوَضَّأُ بِهِ وَيَتَيَمَّمُ

170 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ:

حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ
قَالَ: قُلْتُ لِعَبِيدَةَ عِنْدَكَ مِنْ شَعْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَغَاةً مِنْ قَبْلِ أَنَسٍ أَوْ مِنْ قَبْلِ
أَهْلِ أَنَسٍ فَقَالَ: لَأَنْ تَكُونَ عِنْدِي شَعْرَةٌ مِنْهُ
أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

171 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ:

أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَادَةُ عَنْ
ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ رَأْسَهُ كَانَ أَبُو
طَلْحَةَ أَوَّلَ مَنْ أَخَذَ مِنْ شَعْرِهِ

000- بَابُ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِيَّاهُ

أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا

ڈال کر پی لے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب ممکتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال کر پی لے تو وہ اُسے سات مرتبہ دھو لے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے ممکتا دیکھا جو پیاس کے مارے مٹی کو چاٹ رہا ہے۔ اس شخص نے اپنا موزہ لیا اور اس کے ذریعے مکتے کے لیے پانی نکالا، یہاں تک کہ وہ سیر ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کے اس عمل کو قبول فرمایا اور اُسے جنت میں داخل فرمادیا۔

احمد بن شعیب، ان کے والد ماجد، یونس، ابن شہاب، حمزہ بن عبد اللہ، ان کے والد ماجد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں مکتے مسجد میں آجاتے تھے لیکن لوگ اس جگہ پر کچھ نہیں چھڑکتے تھے۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میرے سوال پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم سدھائے ہوئے مکتے کو چھوڑو اور وہ شکار مارے تو اُسے کھا لو اور اگر وہ اس میں سے کھائے تو نہ کھاؤ کیونکہ اُس نے اسے اپنے لیے روکا ہے۔ میں نے عرض کی کہ مثلاً میں اپنے مکتے کو چھوڑوں اور اُس کے ساتھ دوسرا ممکتا

172 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزَّكَاذِكَةِ عَنْ الْأَعْوَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا هَرَبَ الْكَلْبُ فِي إِقَامِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا

173 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ رَجُلًا رَأَى كَلْبًا يَأْكُلُ الْكُرْسِيَّ مِنَ الْعَطَشِ، فَأَخَذَ الرَّجُلُ حُفَّةً فَجَعَلَ يَغْرِفُ لَهُ بِهِ حَتَّى أَزْوَاهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ

174 - وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَتْ الْكِلَابُ تَبُولُ وَتَقْبِلُ وَتَنْدُبُ فِي الْمَسْجِدِ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَكُونُوا يُؤْثِرُونَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ

175 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي الشَّافَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِذَا أُرْسِلَتْ كَلْبُكَ الْبُعْلَمَ فَقَتَلَ فَكُلْ وَإِذَا أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكُهُ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ: أُرْسِلْ كَلْبِي فَأَجِدْ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ قَالَ: فَلَا

172 - صحيح مسلم: 648، سنن نسائي: 63، سنن ابن ماجه: 364

173 - النظر الحديث: 6009, 2466, 2363

174 - سنن ابوداؤد: 382

175 - النظر الحديث: 7397, 5487, 5486, 5485, 5484, 5483, 5477, 5476, 5475, 2054

پاؤں؟ فرمایا کہ نہ کھاؤ کیونکہ تم نے بسم اللہ اپنے منہ پر پڑھی ہے اور دوسرے پر نہیں پڑھی۔

جو صرف پیشاب اور پاخانہ کے بعد وضو کرنا ضروری سمجھے

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”یا تم میں سے کوئی جائے ضرورت سے آئے۔“ عطاء نے کہا کہ جس کی ذر سے کھڑا یا عضو مخصوص سے مجوں وغیرہ نکلے تو وہ دوبارہ وضو کرے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب کوئی نماز میں ہنس پڑے تو نماز کو لوٹائے اور دوبارہ وضو کرے۔ حسن نے کہا کہ جس نے بال یا ناخن کاٹے یا موزے اتار دیئے تو اُس پر وضو نہیں ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وضو نہیں ہے مگر حدث سے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ غزوہ ذات الرقاع میں تھے کہ ایک شخص کو تیرا لگا۔ اُس نے رکوع سجدہ کیا اور نماز جاری رکھی۔ حسن کا قول ہے کہ مسلمان زخمی ہونے کے باوجود مستقل نماز پڑھتے رہتے تھے۔ طاؤس، محمد بن علی، عطاء اور اہل جاز کا قول ہے کہ خون نکلنے سے وضو لازم نہیں آتا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی پھنسی کو دبایا جس سے خون نکلا اور وضو نہ کیا۔ حضرت ابن ابی اوفی نے خون تھوکا اور نماز پڑھتے رہے حضرت ابن عمر اور حسن بصری کا قول ہے کہ جو بچھنے لگوائے اُس پر نہیں ہے مگر ہتھکڑوں کی جگہ کو دھونا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ مسلسل نماز میں شمار

تاکل۔ فَاَلَمَّا سَمِعَتْ عَلَىٰ كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَىٰ كَلْبٍ آخَرَ

34- بَابُ مَنْ لَمْ يَزِ الوُضُوءَ إِلَّا مِنَ

الْمَغْرَجَيْنِ: مِنَ الْقُبْلِ وَالذُّبُرِ

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: (أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ) (النساء: 43) وَقَالَ عَطَاءٌ: - فَيَمْنُ يَخْرُجُ مِنْ ذُبُرِهِ الدُّودُ أَوْ مِنْ ذَكَرِهِ تَخْرُجُ الْقَنْلَةُ - يُعِيدُ الوُضُوءَ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: إِذَا طَهَّكَ فِي الصَّلَاةِ أَغَادَ الصَّلَاةَ وَلَمْ يُعِدِ الوُضُوءَ وَقَالَ الْحَسَنُ: إِنْ أَخَذَ مِنْ شَعْرَةٍ وَأَظْفَارِهِ أَوْ خَلَعَ خُفَّيْهِ فَلَا وُضُوءَ عَلَيْهِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَا وُضُوءَ إِلَّا مِنْ حَدِيثٍ وَيَذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ فَرَمَى رَجُلٌ بِسَهْمٍ، فَكَرَفَهُ الدَّمُ، فَكَرَعَ، وَسَجَدَ وَمَطَّحَ فِي صَلَاتِهِ وَقَالَ الْحَسَنُ: مَا زَالَ الْمُسْلِمُونَ يُصَلُّونَ فِي جَزَائِحِهِمْ وَقَالَ طَاوُسٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، وَعَطَاءٌ، وَأَهْلُ الْحِجَارِ لَيْسَ فِي الدَّمِ وُضُوءٌ وَعَصْرُ ابْنِ عُمَرَ بِمَرَّةٍ تَخْرُجُ مِنْهَا الدَّمُ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَبَزَقَ ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ مِمَّا قَمَحَى فِي صَلَاتِهِ " وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ، وَالْحَسَنُ: " فَيَمْنُ يَخْتَجِمُ: لَيْسَ عَلَيْهِ إِلَّا غَسْلُ تَحَائِجِهِ "

176- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

ابْنُ أَبِي ذُلَيْبٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي

ہوتا ہے جب تک مسجد میں نماز کا انتظار کرتا رہے اور اسے حدث نہ ہو۔ ایک عجمی شخص نے عرض کی کہ اے حضرت ابو ہریرہ! حدث کیا چیز ہے۔ فرمایا کہ ہوا خارج ہونے کی آواز۔

عباد بن تمیم کے چچا جان سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نماز سے نہ پھرے جب تک ہوا کی آواز یا بدبو محسوس نہ کرے۔

محمد بن حنفیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میری مذی بہت نکلتی تھی اور رسول اللہ ﷺ سے پوچھتے ہوئے حیا محسوس کرتا تھا۔ میں نے مقداد بن اسود سے پوچھنے کے لیے کہا تو فرمایا: اس سے وضو لازم آتا ہے۔ شعبہ نے بھی اعمش سے اسے روایت کیا ہے۔

زید بن خالد سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کوئی جماع کرے مگر انزال نہ ہو تو آپ کی کیا رائے ہے؟ فرمایا کہ وضو کرے جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہیں اور اپنی شرمگاہ کو دھوئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ پس میں (راوی) نے حضرت علی، حضرت زبیر، حضرت طلحہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی پوچھا تو انہوں نے بھی یہی فرمایا۔

هُرَيْرَةُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ فِي الْمَسْجِدِ يَلْتَمِظُ الصَّلَاةَ مَا لَمْ يُحْدِثْ فَقَالَ رَجُلٌ أَتَعْجِبُ: مَا الْحَدَثُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: الصَّوْتُ يَغِي الطَّرْقَةَ

177 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمْرِو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا

178 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُنْذِرِ أَبِي يَعْلَى الْقَوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنْفِيَّةِ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ رَجُلًا مَذْمُومًا فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرْتُ الْبَقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: فِيهِ الْوُضُوءُ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ

179 - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قُلْتُ أَرَأَيْتَ إِذَا جَامَعَ فَلَمْ يُمْسِ، قَالَ عُثْمَانُ يَتَوَضَّأُ سَمًا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ قَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ عَلِيًّا، وَزُبَيْرًا، وَطَلْحَةَ، وَأَبَا بَكْرٍ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَأَمَرُوهُ بِذَلِكَ

177- راجع الحديث: 137

178- راجع الحديث: 132

179- صحيح مسلم: 779

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کے ایک شخص کو بلوایا۔ وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شاید ہم نے تمہیں جلدی میں ڈال دیا؟ عرض کی جی ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہیں جلدی ہو یا انزال نہ ہوا ہو تو تم پر صرف وضو لازم ہے۔

180 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّطَرُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ الْحَكَمِ، عَنْ ذَكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرْسِلَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَجَاءَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَلَّنَا أَجْعَلْنَاكَ، فَقَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أُجْعِلْتَ أَوْ قُحِطَتْ فَعَلَيْكَ الْوُضُوءُ تَابِعَهُ وَهَبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَلَمْ يَقُلْ غُنْدَرٌ، وَيَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ الْوُضُوءِ

جوابنے ساتھی کو وضو کروائے

غریب مولیٰ ابن عباس نے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب عرفات سے واپس ہوئے تو گھاٹی کی طرف منہ گئے۔ پس قضائے حاجت فرمائی۔ حضرت اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں پانی ڈالتا رہا اور آپ ﷺ نے وضو فرمایا۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ نماز ادا فرما سکتے؟ فرمایا کہ معلیٰ تمہارے سامنے ہے۔

عمرو بن علی، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید، سعید بن ابراہیم، نافع بن بخیر بن مطعم، عروہ بن مغیرہ بن شعبہ نے

35- بَابُ: الرَّجُلُ يُوضِئُ صَاحِبَهُ

181 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا أَقَاصُ مِنْ عَرَفَةَ عَدَلْ إِلَى الشَّعْبِ فَقَطَعْنِي حَاجَتَهُ، قَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَجَعَلْتُ أَصْبُ عَلَيْهِ وَيَتَوَضَّأُ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُصَلِّي؟ فَقَالَ: الْمُصَلَّى أَمَامَكَ

182 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، قَالَ:

180- صحیح مسلم: 776، سنن ابن ماجہ: 606

181- راجع الحديث: 139

182- النظر الحديث: 203، 206، 363، 388، 2918، 4421، 5798، 5799، صحیح

مسلم: 951، 626، 625، سنن ابوداؤد: 151، 149، سنن نسائی: 124، 82، 79، سنن ابن ماجہ: 545

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ سے روایت کی ہے کہ ایک سفر میں وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے کہ حضور ﷺ رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے اور (واپسی پر) حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پانی ڈالتے رہے اور آپ ﷺ نے وضو فرمایا یعنی مبارک چہرہ اور دونوں دست مبارک دھوئے اور سر مبارک پر مسح فرمایا اور موزوں پر مسح فرمایا۔

بغیر وضو قرآن پاک

پڑھنا

منصور نے ابراہیم سے مروی کی کہ حمام میں قرأت کرنے اور بغیر وضو خط لکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ حماد نے ابراہیم سے مروی کی کہ اگر اس (نہانے والے) پر ازار ہو تو سلام کرے ورنہ سلام نہ کرے۔

غریب مولیٰ ابن عباس سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ ایک رات انہوں نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گزاری جو ان کی خالہ تھیں۔ میں چوڑائی میں تکیہ کی طرف لیٹ گیا جب کہ رسول اللہ ﷺ سو گئے یہاں تک کہ آدمی رات ہو گئی یا کسی قدر کم و بیش۔ پھر رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو دست مبارک سے چہرے کو مل کر نیند کا اثر مٹانے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے سورہ آل عمران کی آخری دس آیتیں پڑھیں۔ پھر وضو کرنے کے لیے لٹکے ہوئے مشکیزے کی جانب گئے اور اچھی طرح وضو فرمایا۔ پھر نماز پڑھنے

أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ ابْرَاهِيمَ، أَنَّ تَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعِمٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الْمُبَرِّقَةِ بْنِ شُعْبَةَ، يُحَدِّثُ عَنِ الْمُبَرِّقَةِ بْنِ شُعْبَةَ، أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، وَأَنَّهُ كَتَبَ لِحَاجَةٍ لَهُ، وَأَنَّهُ مُبَرِّقَةٌ جَعَلَ يَصُبُّ الْمَاءَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ، فَنَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، وَمَسَحَ عَلَى الْخَفَّيْنِ

36- بَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

بَعْدَ الْحَدِيثِ وَغَيْرِهِ

وَقَالَ مَنْصُورٌ، عَنْ ابْرَاهِيمَ: لَا تَأْسُ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْحَمَامِ، وَبِكَتَابِ الرِّسَالَةِ عَلَى غَيْرِ وَضُوءٍ وَقَالَ حَمَادٌ، عَنْ ابْرَاهِيمَ: إِنْ كَانَ عَلَيْهِمْ إِذَا وَفَسَلِمُوا، وَإِلَّا فَلَا تُسَلِّمُوا

183- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَمْرِوَةَ بِنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبِ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوَسَادَةِ " وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي ظُلُمَاتِهَا، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ، أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ، اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسَ يَمْسَحُ الثُّومَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ

ثُمَّ قَامَ إِلَى شَيْءٍ مُعَلَّقَةٍ، فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ
وُضُوئَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَلَقِيتُ
فَصَنَعْتُ مِنْهُ مَا صَنَعَ، ثُمَّ لَقِيتُ فَلَقِيتُ إِلَى
جَنْبِهِ، فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي، وَأَخَذَ بِأُذُنِي
الْيُمْنَى يَفْتِلِحُهَا، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ
رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ،
ثُمَّ أَوْتَرَ، ثُمَّ اطَّطَجَعَ حَتَّى أَتَاهُ الْبُؤْدُنُ، فَقَامَ
فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ

37- بَابُ مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ إِلَّا

مِنَ الْغَشْيِ الْمُثْقِلِ

184 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَمْرِئِهِ قَاطِمَةَ عَنْ جَدِّهَا أَشْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَكْثَرُ قَالَتْ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ يُصَلُّونَ، وَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّي، فَقُلْتُ: مَا لِلنَّاسِ؟ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا نَحْوَ السَّمَاءِ وَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللَّهِ، فَقُلْتُ: آيَةٌ؟ فَأَشَارَتْ: أَيْ نَعَمْ، فَقُمْتُ حَتَّى تَجَلَّيَ الْغُشَى، وَجَعَلْتُ أَصْبُ قَوْقِي رَأْسِي مَاءً، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَدَ اللَّهَ وَأَثَمَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: "مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ أَرَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا، حَتَّى الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ مِثْلَ - أَوْ قَرِيبَ مِنْ - فِتْنَةِ الدُّجَالِ - لَا أُخْبِرُ أَحَدًا بِذَلِكَ، قَالَتْ: أَشْمَاءُ -

کھڑے ہو گئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں بھی کھڑا ہو گیا اور اُسی طرح کیا جیسے آپ ﷺ نے کیا پھر آکر آپ ﷺ کے برابر میں کھڑا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے داہنا دست مبارک میرے سر پر رکھا اور میرا دایاں کان پکڑ کر دبایا۔ پس دو رکعتیں پڑھیں، پھر دور کعتیں، پھر دور کعتیں، پھر دور کعتیں، پھر دور کعتیں، پھر وتر، پھر لیٹ گئے، حتیٰ کہ کہ مؤذن حاضر ہوا۔ پس کھڑے ہو کر ہلکی سی دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھی۔

جو وضو نہ کرے مگر غشی کے

شدید دورے سے

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئی جب کہ سورج گرہن تھا اور لوگ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے وہ بھی کھڑی ہو کر نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور سبحان اللہ کہا۔ میں نے کہا کہ کوئی نشانی ہے؟ پس اثبات میں اشارہ کیا۔ میں کھڑی رہی حتیٰ کہ مجھ پر غشی طاری ہونے لگی تو میں نے اپنے سر پر پانی ڈالا۔ جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنایاں کی۔ پھر فرمایا: کوئی چیز ایسی نہیں جو میں نے نہیں دیکھی تھی مگر اس جگہ پر دیکھ لی یہاں تک کہ جنت اور دوزخ بھی اور مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ قبروں میں تمہارا امتحان ہوگا، دجال کے فتنے آزمائش یا اُس کے قریب مجھے علم نہیں کہ

حضرت اسماء نے ان میں سے کون سی بات فرمائی۔ تم میں سے ہر ایک کے پاس فرشتہ آئے گا۔ اُس سے پوچھا جائے گا کہ اس شخص کے متعلق تو کیا جانتا ہے؟ جو ایمان والا یا یقین والا ہوگا، میں نہیں جانتی کہ حضرت اسماء نے کون سا لفظ فرمایا، وہ کہے گا کہ یہ اللہ کے رسول محمد مصطفیٰ ہیں جو ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت لے کر تشریف لائے۔ ہم نے ان کی بات مانی، ایمان لائے اور اطاعت کی اُس سے کہا جائے گا کہ چھین سے سو جا ہم یہ بات جانتے تھے کہ تو ایمان والا ہے۔ اگر وہ منافق یا شک کرنے والا ہوگا، مجھے علم نہیں کہ حضرت اسماء نے کون سا لفظ کہا، تو کہے گا کہ میں نہیں جانتا میں لوگوں کو جو کچھ کہتے ہوئے سنا تھا تو وہی کہہ دیتا تھا۔

تمام سر کا مسح کرنا

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”ترجمہ کنز الایمان: اور سروں کا مسح کرو (پارہ ۶، المآئدہ: ۶)“ پورے سر کا مسح کرنا اور ابن مسنب نے کہا کہ عورت مرد کی طرح سر کا مسح کرے۔ امام مالک سے پوچھا گیا کہ کیا سر کے کچھ حصے کا مسح کرنا کافی ہے! انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید کی حدیث کو دلیل بنایا۔

عمر بن یحییٰ مازنی کے والد ماجد سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا جو عمرو بن یحییٰ کے دادا جان تھے کہ کیا آپ مجھے دکھا سکتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن زید نے فرمایا، ہاں پس پانی منگا کر اُسے اپنے ہاتھوں پر ڈال تو ہاتھوں کو دو مرتبہ

يُؤْتِي أَحَدُكُمْ، فَيَقَالُ لَهُ: مَا عَلِمَكَ بِهَذَا الرَّجُلِ؟ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُؤْمِنَةُ - لَا أُخْرِى أَمَّا ذَلِكَ قَالَتْ: أَتَسَاءُ - فَيَقُولُ: هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى، فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا وَاتَّبَعْنَا، فَيَقَالُ لَهُ: تَمَّ صَلَاتُكَ، فَقَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لِمُؤْمِنًا، وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْكَابُ - لَا أُخْرِى أَمَّا ذَلِكَ قَالَتْ أَتَسَاءُ - فَيَقُولُ: لَا أُخْرِى، سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ

38- بَابُ مَسْحِ الرَّأْسِ كُلِّهِ

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ) وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: الْمَرْأَةُ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ تَمْسَحُ عَلَى رَأْسِهَا وَسُئِلَ مَالِكٌ: أَجُزْءٌ أَنْ يَمْسَحَ بَعْضُ الرَّأْسِ؟ فَاحْتَجَّ بِحَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ

185 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَدَنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا، قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى أَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي، كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ: نَعَمْ، فَدَعَا بِمَاءٍ، فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَعَسَلَ

185- انظر الحديث: 199, 197, 192, 191, 186، صحيح مسلم: 554, 555, 556, 557، سنن

ابوداؤد: 100، سنن ترمذی: 119, 118، سنن نسائی: 98, 97، سنن ابن ماجه: 471, 434, 405

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

دھویا۔ پھر گلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی لیا۔ پھر تین مرتبہ چہرے کو دھویا پھر دو مرتبہ کہنیوں تک دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا تو انہیں آگے سے پیچھے کو لے گئے یعنی سر کی ابتداء سے گدی تک پھر اسی جگہ کی طرف واپس لائے جہاں سے ابتدا کی تھی۔ پھر دونوں پیروں کو دھوئے۔

دونوں پیروں کو

نخنوں تک دھونا

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم ﷺ کے وضو کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے ایک برتن میں پانی منگوایا اور ان کے سامنے نبی کریم ﷺ کے وضو کی طرح وضو کیا یعنی برتن سے اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈال کر گلی کی، ناک میں پانی لیا اور اسے صاف کیا تین چلوں میں پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈال کر تین مرتبہ چہرے کو دھویا۔ پھر ہاتھ ڈال کر دونوں ہاتھوں کو دو بار کہنیوں تک دھویا۔ پھر ہاتھ ڈال کر اپنے سر کا مسح فرمایا کہ انہیں آگے لائے اور پیچھے لے گئے۔ ایک بار پھر اپنے دونوں پیروں کو نخنوں تک دھویا۔

لوگوں کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو

استعمال کرنا

حضرت جریر بن عبداللہ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ ان کے سواک سے بچے ہوئے پانی سے وضو کر لیں۔

مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْبِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ، فَأَقْبَلَ بِيَمَانِهِ وَأَذْبَرَ، بَدَأَ بِمُقَدِّمِ رَأْسِهِ حَتَّى ذَهَبَ بِيَمَانِهِ إِلَى قَفَاةِ، ثُمَّ رَدَّهَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ

39- بَابُ غَسْلِ الرَّجُلَيْنِ

إِلَى الْكَعْبَيْنِ

186 - حَدَّثَنَا مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ،

عَنْ عَمْرِو، عَنْ أَبِيهِ، شَهِدْتُ عَمْرَو بْنَ أَبِي حَسَنٍ، سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ، عَنْ وَضُوءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ، فَتَوَضَّأَ لَهُمْ وَضُوءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَكْفَأَ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرِ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي التَّوْرِ، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْشَقَ، ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْبِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَمَسَحَ رَأْسَهُ، فَأَقْبَلَ بِيَمَانِهِ وَأَذْبَرَ مَرَّةً وَاحِدَةً، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ

40- بَابُ اسْتِعْمَالِ فَضْلِ

وَضُوءِ النَّاسِ

وَأَمَرَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَهْلَهُ أَنْ يَتَوَضَّعُوا بِفَضْلِ سِوَاكَه

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دوپہر کے وقت ہمارے پاس قدم رنجہ فرمایا پانی لایا گیا تو آپ ﷺ نے وضو فرمایا۔ لوگ آپ ﷺ کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو لینے لگے اور اُسے اپنے اوپر ملنے لگے۔ پس نبی کریم ﷺ نے ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور آپ ﷺ کے سامنے نیزہ تھا۔

حضرت ابو موسیٰ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پانی کا ایک پیالہ طلب فرمایا۔ پس اپنے مقدس ہاتھوں اور چہرے کو اُسی میں دھویا اور اُسی میں گلی کی۔ پھر اُن دونوں سے فرمایا کہ اس میں سے پی لو اور اپنے چہروں اور سینوں پر ڈال لو۔

علی بن عبد اللہ، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، ابن کے والد ماجد، صالح ابن شہاب، محمود بن ربیع سے مروی ہے جن کے چہرے پر اُن کے کنوئیں کے پانی سے رسول اللہ ﷺ نے گلی فرمائی تھی اور عروہ نے حضرت مسور بن مخزومہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ سے مروی کی جن میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کی تصدیق کرتا ہے کہ نبی کریم ﷺ جب وضو فرماتے تو قریب تھا کہ لوگ آپ ﷺ کے وضو کے پانی پر جھکڑ پڑتے۔

حضور ﷺ کے وضو کا پانی متبرک تھا

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

187- حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ، يَقُولُ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ، فَأَتَى بِوُضُوئِهِ فَتَوَضَّأَ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُونَ مِنْ فَضْلِ وَضُوئِهِ فَيَتَمَشَّحُونَ بِهِ، فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَزَازَةٌ

188- وَقَالَ أَبُو مُوسَى: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَاحٍ فِيهِ مَاءٌ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ، وَخَجَّ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ لَهُمَا: اشْرَبَا مِنْهُ، وَأَقْرِعَا عَلَى وُجُوهِكُمَا وَتُحُورَكُمَا

189- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحِ بْنِ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ، قَالَ: وَهُوَ الَّذِي خَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ غُلَامٌ مِنْ بَنِي هِمْ، وَقَالَ عَزَازَةٌ عَنِ الْيَسُورِ، وَغَيْرُهُ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ وَإِذَا تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَفْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ

000- بَابُ

190- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يُونُسَ، قَالَ:

187- النظر الحديث: 5859, 5786, 3566, 3553, 634, 633, 501, 499, 495, 376، صحيح

مسلم: 1123, 1122، سنن نسائي: 469

188- النظر الحديث: 4328, 196، صحيح مسلم: 6355

189- راجع الحديث: 77

190- اطرافه في: 6352, 5670, 3541, 3540، صحيح مسلم: 6040، سنن ترمذی: 3643

مروی ہے کہ میری خالہ جان مجھے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں لے گئیں اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میرا بھانجا بیمار ہے آپ ﷺ نے میرے سر پر دست مبارک پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ پھر وضو فرمایا تو میں نے آپ ﷺ کے وضو کا پانی پیا۔ پھر آپ ﷺ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت کی زیارت کی جو کبوتروں کے انڈے جیسی تھی۔

جو ایک ہی چُلو سے گُلی کرے
اور ناک میں پانی لے

عمر بن یحییٰ کے والد ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برتن سے اپنے ہاتھوں پر پانی گرایا اور انہیں دھویا، پھر دھویا یا گلی کی اور ناک میں پانی لیا ایک ہی چُلو سے اور تین مرتبہ ایسا کیا اور دو مرتبہ اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے اور سر کا مسح کیا، اگلے اور پچھلے حصے کا اور دونوں پیروں کو ٹخنوں تک دھویا۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا وضو ایسا تھا۔

سر کا مسح ایک بار ہے

عمر بن ابوحسن نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم ﷺ کے وضو کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ایک برتن میں پانی منگوا لیا اور انہیں وضو کر کے دکھایا۔ اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور انہوں نے تین مرتبہ دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا تو

حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ الْحَجَّاجِ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: كُفَّتُ بِخَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ أَخِي وَجِعَ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبُرْكَ، ثُمَّ تَوَضَّأَ، فَكُفِّرْتُ مِنْ وَضُوئِهِ، ثُمَّ كُفِّتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَتَنَظَّرْتُ إِلَى خَاتِمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَيْفَيْهِ، مِقْلَ زُرِّ الْحَجَلَةِ

41- بَابُ مَنْ مَضَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ غُرْفَةٍ وَاحِدَةٍ

191- حَدَّثَنَا مُسْنَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ أَفْرَغَ مِنَ الْإِثْمَاءِ عَلَى يَدَيْهِ فَعَسَلَهُمَا، ثُمَّ غَسَلَ - أَوْ مَضَضَ وَاسْتَنْشَقَ - مِنْ كَفِّهِ وَاحِدَةً فَقَعَلَ ذَلِكَ فَلَاكًا، فَعَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْيَرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، مَا أَقْبَلَ وَمَا أَذْبَرَ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا وَضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

42- بَابُ مَسْحِ الرَّأْسِ مَرَّةً

192- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ: شَهِدْتُ عَمْرُو بْنَ أَبِي حَسَنٍ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ عَنْ وَضُوءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَا بِتَوَضُّؤِهِ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ لَهُمْ، فَكَفَّا عَلَى يَدَيْهِ

گئی کی، ناک میں پانی لیا اور صاف کی، تین مرتبہ پانی کے تین چلوں سے پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر تین مرتبہ منہ دھویا۔ پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دو دو مرتبہ دھویا۔ پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر سر کا مسح کیا، اپنے ہاتھوں کو آگے لائے اور پیچھے لے گئے۔ پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا اور دونوں پھر دھوئے۔

موسیٰ نے وہیب سے مروی کی ہے کہ سر کا مسح ایک مرتبہ کیا۔

مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ وضو کرنا اور عورت کے وضو کا بچا ہوا پانی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لہرائیہ کے گھر سے گرم پانی کے ساتھ وضو کیا۔

ناصح سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں مرد اور عورت مکٹھے وضو کر لیا کرتے تھے۔

نبی کریم ﷺ کا اپنے وضو سے بچا ہوا پانی بے ہوش آدمی پر چھڑکنا

محمد بن مکندر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے جبکہ میں بیمار اور بے ہوش تھا۔ آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور بچا ہوا پانی میرے اوپر چھڑکا تو مجھے ہوش آگیا۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! میری

فَعَسَلَهُمَا فَلَكَأ. ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِكَاءِ فَمُطَّطَضَ وَاسْتَنْفَقَ وَاسْتَعْفَرَ فَلَكَأ. بِفَلَكَأٍ غَرَفَاتٍ مِنْ مَاءٍ. ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِكَاءِ، فَعَسَلَ وَجْهَهُ فَلَكَأ. ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِكَاءِ، فَعَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْبِرْقَفَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ. ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِكَاءِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، فَأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَأَذْبَرَهُمَا. ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِكَاءِ فَعَسَلَ رِجْلَيْهِ

وَحَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ: مَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً

43- بَابُ وُضُوءِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَأَتِهِ وَفَضْلِ وُضُوءِ الْمَرْأَةِ وَتَوَضُّأَ عَمْرٍَا الْحَبِيبِ وَمَنْ يَبْتَئِ تَضَرَّائِيَّةً

193 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍَا أَنَّهُ قَالَ: كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُونَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا

44- بَابُ صَبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوءَهُ عَلَى الْمُغْتَسِي عَلَيْهِ

194 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُوكُنِي وَأَنَا مَرِيضٌ لَا أَغِيقُ، فَتَوَضَّأَ وَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوءِهِ، فَعَقَلْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَنِ

میراث کس کے لیے ہوگی جب کہ میرا وارث تو میرا
ایک کلالہ ہے۔ پس آیت میراث نازل ہوئی۔

لگن، پیالے، لکڑی

اور پتھر کے برتنوں سے

غسل اور وضو کرنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ
نماز کا وقت ہو گیا تو جسکا گھر قریب تھا وہ اپنے گھر والوں
کی طرف گیا اور باقی حضرات وہیں ٹھرے رہے۔ پس
رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں پتھر کا لگن پیش
کیا گیا جس میں پانی تھا۔ منہ چھوٹا ہونے کے باعث
سب بیک وقت ہاتھ نہیں ڈال سکتے تھے لیکن سب لوگوں
نے وضو کر لیا۔ ہم نے عرض کی کہ آپ کتنے افراد تھے؟
فرمایا کہ اسی یا زیادہ۔

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پیالہ طلب فرمایا
جس میں پانی تھا۔ آپ ﷺ نے دونوں مبارک ہاتھ
اور چہرہ انور اس میں دھویا اور اسی میں کھلی فرمائی۔

عمرو بن یحییٰ کے والد ماجد سے مروی ہے کہ
حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول
اللہ ﷺ تشریف لائے تو ہم نے عیسیٰ کے طشت میں
پانی پیش کیا۔ آپ نے تین مرتبہ پُر نور چہرہ دھویا اور درود
مرتبہ دونوں ہاتھ دھوئے اور سر کا مسح کیا اس کے آگے
سے اور پیچھے سے اور دونوں پیروں کو دھویا۔

الْبِدَاثُ، إِنَّمَا يُرَى كَلَاكَةً، فَكَذَلِكَ آيَةُ الْفَرَايِضِ

45- بَابُ الْغُسْلِ وَالْوُضُوءِ

فِي الْمِخْضَبِ وَالْقَدَاحِ

وَالْخَشَبِ وَالْحِجَارَةِ

195- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعِيذٍ، سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ بَكْرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ:
خَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ الدَّارِ إِلَى
أَهْلِهِ وَبَقِيَ قَوْمٌ، فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ فِيهِ مَاءٌ، فَصَغُرَ
الْمِخْضَبُ أَنْ يَنْسُطَ فِيهِ كَفُّهُ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ
كُلُّهُمْ قُلْنَا: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: ثَمَانِينَ وَزِيَادَةً

196- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا
أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِقَدَاحٍ فِيهِ
مَاءٌ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ، وَجَّحَ فِيهِ

197- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ
يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: أَتَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْرَجَنَا لَهُ مَاءً
فِي تَوْرٍ مِنْ صُفْرِ فَتَوَضَّأَ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَيَدَيْهِ
مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، فَأَقْبَلَ بِهِ وَأَذْبَرَ،
وَوَضَّأَ بِرِجْلَيْهِ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ علیل ہوئے اور آپ ﷺ کی علالت نے شدت پکڑ لی۔ آپ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات سے علالت کے دوران میرے گھر میں رہنے کی اجازت طلب فرمائی۔ آپ کو اجازت مل گئی۔ پس نبی کریم ﷺ دو آدمیوں کے درمیان تشریف لائے اور آپ ﷺ کے پیر مبارک زمین پر گھسٹ رہے تھے یعنی حضرت عباس اور دوسرے آدمی کے درمیان۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس نے بتایا اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ دوسرا آدمی کون تھا؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا کہ حضرت علی تھے۔ حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ میرے گھر میں داخل ہونے اور مرض بڑھنے پر آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر سات مشک پانی بہاؤ جن کے بند کھولے نہ گئے ہوں، شاید میں لوگوں کو وصیت کر سکوں آپ کو نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لگن میں بٹھایا گیا تو ہم آپ ﷺ پر مشکیں بہانے لگے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم تعمیل کر چکے پھر لوگوں کی طرف تشریف لائے۔

طشت سے وضو کرنا

عمرو بن یحییٰ کے والد ماجد سے مروی ہے کہ میرے چچا جان وضو میں بہت پانی بہاتے۔ پس انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض کی کہ مجھے بتائیے کہ آپ نے نبی کریم ﷺ

198 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ، اسْتَأْذَنَ أَرْوَاحُهُ فِي أَنْ يَمْرُضَ فِي بَيْتِي، فَأَذِنَ لَهُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ، تَحْتَ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ، بَيْنَ عَبَّاسٍ وَرَجُلٍ آخَرَ. قَالَ عُثَيْدُ اللَّهِ: فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: "أَتَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الْآخَرُ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ" وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَحْدِثُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَعْدَمَا دَخَلَ بَيْتُهُ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ: هَرِّقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قَرَبٍ، لَمْ تُحْلَلْ أَوْ كَيْتُمُنَّ، لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ وَأُجْلِسَ فِي مَعْظَبٍ بِحُفْصَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُ عَلَيْهِ تِلْكَ، حَتَّى طَفِقَ يُشِيرُ إِلَيْنَا: أَنْ قَدْ فَعَلْتُمُنَّ. ثُمَّ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ

46- بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ التَّوَرِ

199 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ عُمَى يُكُونُ مِنَ الْوُضُوءِ، قَالَ لِعَبِيدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ: أَخْبِرْنِي كَيْفَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

198- انظر الحديث: 4442, 3384, 3099, 2588, 716, 713, 712, 687, 683, 679, 665, 664

صحیح مسلم: 936, 937, 938 سنن ابن ماجہ: 1618

199- راجع الحديث: 185

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ، قَدَعًا يَتَوَضَّأُ مِنْ مَاءٍ، فَكَفَّأَ
عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي
التَّوْرِ، فَتَضَمَّنَ وَاسْتَنْكَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ غُرْفَةٍ
وَاحِدَةٍ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاعْتَرَفَ بِهَا، فَغَسَلَ وَجْهَهُ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْبِرْفَقَيْنِ
مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَتَمَسَحَ رَأْسَهُ
فَأَذْبَرَهُ وَأَقْبَلَ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ فَقَالَ: هَكَذَا
رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ

کو کس طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے طشت
میں پانی منگایا اور اپنے ہاتھوں پر ڈال کر تین دفعہ انہیں
دھویا۔ پھر طشت میں ہاتھ ڈال کر کلی کی اور ناک میں پانی
لیا۔ تین دفعہ ایک ہی چلو سے۔ پھر دونوں ہاتھ ڈالے اور
لب بھر کر منہ دھویا، تین دفعہ۔ پھر دونوں ہاتھ دو دو دفعہ
کہنیوں تک دھوئے۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں میں پانی
لے کر سر کا مسح کیا کہ ہاتھوں کو پیچھے لے گئے اور آگے
لائے۔ پھر اپنے دونوں پیر دھوئے اور فرمایا کہ میں نے
نبی کریم ﷺ کو ایسے وضو کرتے دیکھا۔

200 - حَدَّثَنَا مُسْنَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمَّادٌ عَنْ
قَابِطٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَعَا بِإِكْلَاءٍ مِنْ مَاءٍ، فَأَتَى بِقَدَاحٍ رَحْوًا فِيهِ شَيْءٌ مِنْ
مَاءٍ، فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ فِيهِ قَالَ أَنَسٌ: لَجَعَلْتُ أَنْظُرَ
إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ قَالَ أَنَسٌ:
لَحَزَزْتُ مَنْ تَوَضَّأَ مَا بَيْنَ السَّبْعَيْنِ إِلَى الثَّمَانِيَيْنِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ
نبی کریم ﷺ نے پانی کا برتن طلب فرمایا تو خدمت
اقدس میں کھلے منہ کا پیالہ پیش کیا گیا جس میں تھوڑا سا
پانی تھا۔ آپ ﷺ نے اس میں مبارک انگلیاں
ڈالیں۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں پانی کو دیکھ رہا تھا
جو آپ ﷺ کی انگلیوں سے ابل کر بہہ رہا تھا۔
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے وضو
کرنے والوں کی تعداد کا اندازہ لگایا تو وہ ستر سے اسی
تک تھے۔

47 - بَابُ الْوُضُوءِ بِالْمَدِّ

201 - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ
قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ جُمَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ:
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ أَوْ كَانَ
يَغْتَسِلُ بِالطَّبَاحِ إِلَى خَمْسَةِ أَمْذَادٍ وَيَتَوَضَّأُ بِالْمَدِّ

ایک مد پانی سے وضو کرنا
ابن جبیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ
ایک صاع سے پانچ مد تک پانے کے ساتھ غسل فرماتے
اور ایک مد سے وضو فرمایا کرتے۔

48 - بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

موزوں پر مسح کرنا

202- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ الْبِظَرِيُّ عَنِ
النَّبِيِّ وَهَبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي
أَبُو النَّظَرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَأَنَّ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو سَأَلَ عُمَرَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: نَعَمْ.
إِذَا حَدَّثَكَ شَيْئًا سَعَدُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَا تَسْأَلْ عَنْهُ غَيْرَهُ وَقَالَ مُوسَى بْنُ
عُثْبَةَ: أَخْبَرَنِي أَبُو النَّظَرِ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ
سَعْدًا حَدَّثَهُ فَقَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ اللَّهِ: نَحْوَهُ

203- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْحَرَّاقِيُّ قَالَ:
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ جُبَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُبَرَّزِ
عَنْ أَبِيهِ الْمُبَرَّزِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
لَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَاتَّبَعَهُ
الْمُبَرَّزُ بِلَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَصَبَّ عَلَيْهِ حِينَ فَرَغَ
مِنْ حَاجَتِهِ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ

204- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا
شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ
عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمَرِيِّ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ
وَتَلْبَعُهُ حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ وَأَبَانُ عَنْ يَحْيَى

205- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

حضرت عبداللہ بن عمر حضرت سعد بن ابی وقاص
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی
کریم ﷺ نے موزوں پر مسح فرمایا اور حضرت عبداللہ
بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عمر سے اس کے حلق
پوچھا تو فرمایا، ہاں اور جب حضرت سعد تمہیں نبی
کریم ﷺ کی کوئی حدیث سنائیں تو اس کے بارے
میں کسی دوسرے سے نہ پوچھا کرو۔ ابن موسیٰ بن غنی،
ابو النصر، ابوسلمہ نے حضرت سعد سے اسی طرح مروی کی
اور حضرت عمر نے حضرت عبداللہ سے اسی طرح فرمایا۔

عروہ بن مغیرہ نے اپنے والد ماجد حضرت مغیرہ بن
شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول
اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے تو
حضرت مغیرہ ڈول میں پانی لے کر آپ ﷺ کے پیچھے
گئے۔ جب آپ ﷺ حاجت سے فراغت پائی تو
انہوں نے پانی ڈالا۔ لہذا حضور ﷺ نے وضو فرمایا اور
موزوں پر مسح فرمایا۔

جعفر بن امیہ صمری کو ان کے والد ماجد نے بتایا
کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں پر مسح فرماتے
ہوئے دیکھا ہے۔ حرب اور ابان نے یحییٰ سے اس کی
متابعت کی ہے۔

جعفر بن عمرو ابن امیہ سے مروی ہے کہ ان کے

202- راجع الحديث: 182، صحيح، سلم: 121، 122

203- راجع الحديث: 182

204- انظر الحديث: 205، سنن نسائي: 119، سنن ابن ماجه: 562

205- راجع الحديث: 204

والد ماجد نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو اپنے عمامہ مقدس اور موزوں پر مسح فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔ متابعت کی ہے اس کی معمر، بھٹی، ابوسلمہ، عمرو سے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا۔

جب کہ پاک پیروں کو
موزوں میں داخل کیا ہو

عروہ بن مغیرہ کے والد ماجد سے مروی ہے کہ ایک سفر کے دوران میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھا۔ میں نے آپ ﷺ کے موزے مبارک اتارنا چاہے تو فرمایا: چھوڑ دو کیونکہ پہنتے وقت میرے پیر پاک تھے اور اُن پر مسح فرمایا۔

جو گوشت کھانے اور سٹوپینے کے

بعد وضو نہ کرے

حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے گوشت کھا کر وضو نہ فرمایا۔

عطاء بن یسار نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بکری کا شانہ تناول فرمایا پھر نماز ادا فرمائی اور وضو نہ فرمایا۔

جعفر بن عمرو بن اُمیہ کو ان کے والد ماجد نے بتایا

قَالَ: أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أُمِيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى عِمَامَتِهِ وَخُفَيْهِ وَتَابِعَهُ مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

49- بَابُ إِذَا ادَّخَلَ رِجْلَيْهِ

وَهُمَا ظَاهِرَتَانِ

206- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكْرِيَاءُ

عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْبَغِيَّةِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَمُوتُكَ لِأَنْزَعِ خُفَيْهِ فَقَالَ: دَعُوهَا فَإِنِّي ادَّخَلْتُهَا ظَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا

50- بَابُ مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْ

لَحْمِ الشَّاةِ وَالسَّوِيقِ

وَأَكَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمْ فَلَمْ يَتَوَضَّأُوا

207 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَيْفَ شَاءَ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

208 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

206- انظر الحديث: 182 راجع الحديث: 182

207- انظر الحديث: 5405, 5404 صحيح مسلم: 788 سنن ابوداؤد: 187

208- انظر الحديث: 5462, 5422, 5408, 2923, 675 صحيح مسلم: 790, 791, 792 سنن

ترمذی: 1836 سنن ابن ماجه: 492

کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کاٹ تناول فرماتے دیکھا۔ پس آپ ﷺ کو نماز کے لیے بلایا گیا تو پھر رکھ دی اور نماز ادا فرمائی لیکن وضو نہ فرمایا۔

الْبَيْهَقِيُّ عَنْ عَقِيلٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ أُمَيَّةَ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَلِفُ مِنْ كَيْفِ شَأْنِهِ فَيَدْعُو إِلَى الصَّلَاةِ فَأَلْفَى الشَّيْئِينَ، فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

جوستو پی کرکلی کرے

اور وضو نہ کرے

بشیر بن یسار مولیٰ بن حارثہ سے مروی ہے کہ حضرت سید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں خبر دی کہ خیبر کے سال وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ میں نکلے۔ جب صہباء کے مقام پر پہنچے جو خیبر کے قریب ہے تو آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی، پھر توشہ منگوا یا لیکن ستو ہی موجود تھے جو آپ ﷺ کے حکم سے گھولے گئے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے تناول فرمائے اور ہم نے بھی پیئے۔ پھر نماز مغرب پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے گلی فرمائی اور ہم نے بھی پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

51- بَابُ مَنْ مَضْبُضٌ مِنَ

السَّوْبِيعِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

209 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ الثُّعْمَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ، حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالصَّهْبَاءِ، وَهِيَ أَدْنَى خَيْبَرَ، فَصَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ دَعَا بِالْأَزْوَاجِ، فَلَمْ يَأْتِ إِلَّا بِالسَّوْبِيعِ، فَأَمَرَ بِهِ فَنُزِجَ، فَأَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلْنَا، ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ، فَمَضْبُضٌ وَمَضْبُضْنَا، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اُن کے پاس بکری کے شانے کا گوشت تناول فرمایا۔ پھر نماز ادا فرمائی اور وضو نہ فرمایا۔

210 - وَحَدَّثَنَا أَصْبَغُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ

وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ عِنْدَهَا كَبْشًا، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

کیا دودھ پینے کے بعد

52- بَابُ: هَلْ يُمْضِضُ

209- النظر الحديث: 5455, 5454, 5390, 5384, 4195, 4175, 2981, 215 سنن نسائي: 186 سنن

ابن ماجه: 492

210- صحيح مسلم: 794, 793

مِنَ اللَّيْلِ؟

گلی کرے؟

211 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، وَقَتَيْبَةُ، قَالَا:

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ نوش فرمایا تو گلی فرمائی اور فرمایا کہ اس میں چکناٹ ہوتی ہے۔ متابعت کی اس کی یونس اور صالح بن کیسان نے زہری سے۔

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "شَرِبَ لَبَنًا فَمُضِضٌ، وَقَالَ: إِنَّ لَهُ دَسْمًا تَابِعَهُ يُونُسُ، وَصَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

نیند سے وضو کا لازم آنا اور جو ایک

دو دفعہ اوگھنے اور جھونکا لینے سے

وضو کو لازم نہ سمجھے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی نماز پڑھتا ہوا اوگھنے لگے تو چاہیے کہ سو جائے، حتیٰ کہ نیند کی شدت چلی جائے کیونکہ جب کوئی نیند کی حالت میں نماز پڑھے تو اسے کیا معلوم کہ بخشش مانگنے کے بجائے خود کو برا بھلا کہہ رہا ہو۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب کسی کو نماز میں نیند آئے تو نیند لے لے حتیٰ کہ کہ جو پڑھ رہا ہے اسے سمجھ آنے لگے۔

حدث کے

بغیر وضو

53 - بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ، وَمَنْ لَمْ

يَرَى مِنَ النَّعْسَةِ وَالنَّعَسَتَيْنِ، أَوْ

الْخَفَقَةَ وَضُوءًا

212 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ، حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ، فَإِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ، لَا يَدْرِي لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ

213 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَكْبُوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَتَمَّ، حَتَّى يَعْلَمَ مَا يَقْرَأُ

54 - بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ

غَيْرِ حَدَثٍ

211- النظر الحديث: 5609، صحيح مسلم: 797، 796، سنن ابو داود: 196، سنن ترمذی: 89، سنن نسائی: 187، سنن

ابن ماجه: 498

212- صحيح مسلم: 1832، سنن ابو داود: 1310

محمد بن یوسف، سفیان، عمرو بن عامر نے حضرت انس سے عناسہ و یحییٰ، سفیان، عمرو بن عامر سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ ہر نماز کے لیے وضو فرمایا کرتے۔ میں عرض کی کہ آپ ﷺ کس طرح کرتے تھے؟ فرمایا کہ ہم اسی وضو کو کافی سمجھتے جب تک حدث نہ ہو جائے۔

بشیر بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت سید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: خیبر کے سال ہم رسول اللہ ﷺ کی ہمراہی میں نکلے حتیٰ کہ جب مقام صہبا پر پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز عصر پڑھائی۔ نماز کے بعد آپ ﷺ نے کھانا منگوایا تو سقو کے سوا کچھ نہ ملا۔ پس ہم نے کھائے پئے۔ پھر نبی کریم ﷺ نماز مغرب کے لیے کھڑے ہوئے اور کھلی فرمائی۔ پھر ہمیں نماز مغرب پڑھائی اور وضو نہ فرمایا۔

214- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَامِرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ قُلْتُ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ؟ قَالَ: يُخْزِرُ أَحَدَنَا الْوُضُوءَ مَا لَمْ يُحْدِثْ 215- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سُوَيْدُ بْنُ الثُّعْبَانَ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصُّهْبَاءِ، صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ، فَلَمَّا صَلَّى دَعَا بِالْأَطْعِمَةِ، فَلَمْ يُؤْتِ إِلَّا بِالسُّوْبِيِّ، فَأَكَلْنَا وَشَرَبْنَا، ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَغْرِبِ، فَمَضَضَ، ثُمَّ صَلَّى لَنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

55- بَابُ: مِنَ الْكَبَائِرِ أَنْ

لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ

216- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ، أَوْ مَكَّةَ، فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَلِّمَانِ فِي قُبُورِهِمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

پیشاب کی چھینٹوں سے

نہ بچنا کبائر سے ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ یا مکہ معظمہ کے ایک باغ کے پاس سے تشریف لے گئے تو دو انسانوں کی آوازیں سنیں جن کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ انہیں عذاب دیا جا رہا

214- سنن ابوداؤد: 171، سنن ترمذی: 60، سنن نسائی: 131، سنن ابن ماجہ: 509

215- النظر الحديث: 209

216- النظر الحديث: 218، 1361، 1378، 6052، 6055، سنن ابوداؤد: 21، سنن نسائی: 2067

ہے اور کسی کبیرہ گناہ کے سبب نہیں۔ پھر فرمایا: کیوں نہیں، ان میں سے ایک تو پیشاب کے چھینٹوں سے خود نہیں بچاتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا تھا۔ پھر ایک ٹہنی منگائی اور اُس کے دو حصے کئے ہر قبر پر اُن میں سے ایک حصہ لگا دیا۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں تو شاید ان کے عذاب میں کمی ہوتی رہے۔

پیشاب کو

دھونے کا بیان

نبی کریم ﷺ نے ایک قبر والے کے بارے میں فرمایا کہ یہ پیشاب کی چھینٹوں سے خود نہیں بچاتا تھا اور آدمی کے سوا کسی کے پیشاب کا ذکر نہ فرمایا۔

عطاء بن ابویمونہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب قضائے حاجت سے فارغ ہو جاتے تو میں آپ کی خدمت میں پانی پیش کر دیتا تو آپ اُس سے استنجا فرما لیتے۔

عذاب قبر میں ذکرِ الہی کے

سبب عذاب قبر میں کمی ہونا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا دو قبروں کے پاس سے گزر ہوا تو فرمایا کہ انہیں عذاب ہو رہا ہے اور کسی کبیرہ گناہ کے سبب نہیں۔ ان میں سے ایک تو پیشاب کی چھینٹوں سے خود کو نہیں بچاتا تھا اور دوسرا چغلیاں کھاتا تھا۔ پھر ایک ہبز

يُعَذِّبَانِ وَمَا يُعَذِّبَانِ فِي كَبِيرٍ ثُمَّ قَالَ: بَلَى، كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَكَانَ الْآخَرُ يَتَمَشَّى بِالْعَصِيَّةِ. ثُمَّ دَعَا بِحَرِيذَةٍ فَكَسَرَهَا كِسْرَتَيْنِ فَوَضَعَ عَلَى كُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا كِسْرَةً فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ فَعَلْتَ هَذَا؟ قَالَ: لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَهُ تَيْبَسَا أَوْ إِلَى أَنْ يَتَيْبَسَا

56- بَابُ مَا جَاءَ فِي

غَسْلِ الْبَوْلِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَاحِبِ الْقَبْرِ: كَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ. وَلَمْ يَذْكُرْ سِوَى بَوْلِ الثَّانِسِ

217 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إسماعيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنِي عطاءُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّعَ لِحَاجَتِهِ أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَيَغْسِلُ بِهِ

000- بَابُ

218 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَارِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ

نہی لی اور اس کے دو حصے کر کے ہر قبر پر ایک حصہ گاڑ دیا۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! ایسا کیوں کیا؟ فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں تو شاید ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے۔ ابن شنی، کعب، اعمش نے مجاہد سے ایسا ہی سنا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اور لوگوں نے اعرابی کو چھوڑ دیا حتیٰ کہ وہ مسجد میں پیشاب کر کے فارغ ہو گیا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کو مسجد میں پیشاب کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: رہنے دو۔ جب وہ فارغ ہو گیا تو پانی منگا کر اس پر بہا دیا۔

مسجد میں پیشاب پر پانی بہانا

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو لوگ اُسے پکڑنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ رہنے دو اور اس کے پیشاب پر ایک ڈول پانی بہا دینا کیونکہ تمہیں آسانی کرنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے سختی کرنے کے لیے نہیں۔

عبدان، عبد اللہ، یحییٰ بن سعید، حضرت انس بن مالک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مِنَ الْبَوْلِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّيْمَةِ ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً، فَصَفَّهَا بِصَفْطَيْنِ، فَغَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لِمَ فَعَلْتَ هَذَا؟ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفِّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَنْبَسَا وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ، وَحَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا مِثْلَهُ: يَسْتَرُونَ مِنْ بَوْلِهِ

57- بَابُ تَرْكِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسِ الْأَعْرَابِيَّ حَتَّى يَفْرَغَ

مِنَ بَوْلِهِ فِي الْمَسْجِدِ

219 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى أَعْرَابِيًّا يَبُولُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: دَعُوهُ حَتَّى إِذَا فَرَغَ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ

58- بَابُ صَبِّ الْمَاءِ عَلَى

الْبَوْلِ فِي الْمَسْجِدِ

220 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عُثْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوهُ وَهَرِّقُوا عَلَى بَوْلِهِ سَجَلًا مِنْ مَاءٍ، أَوْ ذُنُوبًا مِنْ مَاءٍ، فَإِنَّمَا بَعْثْتُمْ مُبَشِّرِينَ، وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَذِّبِينَ

220 م - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ

أَنَّسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

000- بَابُ: يُهْرِيقُ

الْمَاءَ عَلَى الْبَوْلِ

221- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا

سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ قَبَالَ فِي طَائِفَةِ الْمَسْجِدِ، فَزَجَرَهُ النَّاسُ، فَتَهَاهُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى بَوْلَهُ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَنُوبٍ مِنْ مَاءٍ فَأَهْرِيقَ عَلَيْهِ

پیشاب پر
پانی بہانا

خالد بن خالد، سلیمان، یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی اعرابی آکر مسجد کے ایک کونے میں پیشاب کرنے لگا تو لوگوں نے اُسے ڈانٹا پس نبی کریم ﷺ نے انہیں منع فرمایا۔ جب وہ پیشاب سے فارغ ہو گیا تو نبی کریم ﷺ نے ایک ڈول پانی کا حکم فرمایا جو اُس پر بہا دیا گیا۔

شیر خوار بچوں کا پیشاب

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک شیر خوار بچہ لایا گیا جس نے آپ ﷺ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ آپ ﷺ نے پانی منگا کر اُس پر بہا دیا۔

حضرت اُمّ قیس بنت محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ وہ اپنے ایک چھوٹے بچے کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اُسے اپنی گود میں بٹھالیا تو اس نے آپ ﷺ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ آپ ﷺ نے پانی منگا کر اُس پر چھڑک دیا اور اُسے نہ دھویا۔

59- بَابُ بَوْلِ الصَّبِيَّانِ

222- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ: أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ، قَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ إِيَّاهُ

223- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مُحْصَنٍ، أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ، لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ، إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجْرِهِ، قَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ، فَتَضَعَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ

221- صحیح مسلم: 658، سنن نسائی: 54، 55

222- انظر الحديث: 6355، 6002، 5468، سنن نسائی: 302

223- انظر الحديث: 5693، صحیح مسلم: 664، 663، سنن ابو داؤد: 374، سنن ترمذی: 71، سنن ابن ماجہ: 524

60- بَابُ الْبَوْلِ قَائِمًا وَقَاعِدًا

224 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حَدِثَقَةَ، قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَسَحَهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ

کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر پیشاب کرنا

ابوداؤد سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم ﷺ ایک قوم کی کوڑی پر تشریف لے گئے تو کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا پھر پانی منگایا تو آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کیا گیا اور آپ ﷺ نے وضو فرمایا۔

اپنے ساتھی کے پاس پیشاب

کرنا اور دیوار کی آڑ لینا

ابوداؤد سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھے یاد ہے کہ میں اور نبی کریم ﷺ جا رہے تھے تو دیوار کے پیچھے ایک قوم کی کوڑی پر آئے اور تمہاری طرح کھڑے ہوئے اور پیشاب فرمایا۔ میں دور ہٹ گیا تو مجھے اشارے سے بلایا پس میں پیچھے کھڑا رہا حتیٰ کہ آپ ﷺ فارغ ہو گئے۔

کسی قوم کی کوڑی پر

پیشاب کرنا

ابوداؤد سے مروی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیشاب کے بارے میں بہت سخت احتیاط پسند تھے اور فرماتے کہ بنی اسرائیل میں سے کسی کے کپڑے کو پیشاب لگ جاتا تو اسے کاٹ دیتا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کاش! وہ اس سے

61- بَابُ الْبَوْلِ عِنْدَ صَاحِبِهِ

وَالْتَسْتُرُ بِالْحَائِطِ

225 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حَدِثَقَةَ، قَالَ: رَأَيْتُنِي أَنَا وَالنَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَمَشَّى، فَأَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ خَلْفَ حَائِطٍ، فَقَامَ كَمَا يَقُومُ أَحَدُكُمْ، فَبَالَ، فَأَنْتَبَذْتُ مِنْهُ، فَأَشَارَ إِلَيَّ بِمِخْنَتِهِ، فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ حَتَّى فَرَغَ

62- بَابُ الْبَوْلِ عِنْدَ

سُبَاطَةِ قَوْمٍ

226 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزْرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: كَانَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ يُشَدِّدُ فِي الْبَوْلِ، وَيَقُولُ: "إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا أَصَابَتْ قَوْمٌ أَحَدَهُمْ قَرَضُهُ" فَقَالَ: حَدِثَقَةُ لَيْتَنِي أُمْسَكَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

224- انظر الحديث: 225، 226، 2471، صحيح مسلم: 622، 623، 624، سنن ابوداؤد: 23، سنن ترمذی: 13

سنن نسائی: 27، 28، سنن ابن ماجه: 305، 306

225- انظر الحديث: 224

226- راجع الحديث: 224

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا

باز آجائیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ ایک قوم کی کوڑی پر آئے تو کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا۔

خون دھونا

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی بخد مت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: فرمائیے کہ ہم میں سے کسی کے کپڑے میں خون حیض لگ جائے تو وہ کیا کرے؟ فرمایا کہ اُسے ملے۔ پھر اُس پر پانی ڈالے اور پانی سے دھو کر اُس میں نماز پڑھ لے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ فاطمہ بنت ابوجہش نبی کریم ﷺ کی بخد مت اقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ ﷺ! میں مستحاضہ ہوں، پاک نہیں ہوتی تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں، یہ تورک کا خون، حیض تو نہیں۔ جب تمہارے حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دیا کرو اور جب گزر جائیں تو غسل کر کے خون دھویا کرو اور نماز پڑھا کرو۔ میرے والد محترم نے فرمایا کہ پھر ہر نماز کے لیے وضو کر لیا کرو حتیٰ کہ ایام حیض آجائیں۔

منی کا دھونا اور کھرچنا، نیز اُس چیز کا

دھونا جو عورت سے لگ جاتی ہے

سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ

63- بَابُ غَسْلِ الدَّمِ

227 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا

يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي فَاطِمَةُ، عَنْ أَسْمَاءَ، قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا تَحِيضُ فِي الثُّوبِ، كَيْفَ تَصْنَعُ؟ قَالَ: تَحْتُهُ، ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالنَّاءِ، وَتَنْضَحُهُ، وَتُصَلِّي فِيهِ

228 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ:

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِدُثْنِ أَبِي حَبِيشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِيَّيْ امْرَأَةٍ أَسْتَحَاضُ فَلَا أَظْهَرُ أَفَادَعُ الصَّلَاةَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا، إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ، وَلَيْسَ بِحَيْضٍ، فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتُكَ فَدَعِيَ الصَّلَاةَ، وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكَ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي - قَالَ: وَقَالَ أَبِي: - ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ حَتَّى يَهِيَ ذَلِكَ الْوَقْتُ

64- بَابُ غَسْلِ الْمَنِيِّ وَفَرْكِهِ، وَغَسْلِ

مَا يُصِيبُ مِنَ الْمَرْأَةِ

229 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

227- صحیح مسلم: 673، سنن ابوداؤد: 362، 361، سنن نسائی: 392، 292، سنن ابن ماجہ: 629

228- النظر الحديث: 331، 325، 320، 306، صحیح مسلم: 751، سنن ترمذی: 125، سنن نسائی: 357، سنن ابن

ماجہ: 621

229- النظر الحديث: 232، 231، 230، صحیح مسلم: 670، سنن ابوداؤد: 373، سنن ترمذی: 117

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کے کپڑے سے جنابت کو دھو دیا کرتی۔ آپ ﷺ نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور پانی کی تری آپ ﷺ کے کپڑے میں باقی رہتی تھی۔

ثقیف، یزید، عمرو، سلیمان بن یسار نے حضرت عائشہ صدیقہ سے سنا،

مسدد، عبد الواحد، عمرو بن میمون، سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اُس منی کے بارے پوچھا جو کپڑے کو لگ جائے؟ فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کو دھو دیا کرتی تو آپ ﷺ نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور پانی سے دھونے کا اثر کپڑے پر باقی رہتا۔

جب کوئی منی وغیرہ کو دھوئے

اور اُس کا اثر نہ جائے

سلیمان بن یسار سے اُس کپڑے کے بارے مروی ہے جس کو منی لگ جائے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں اُسے رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے دھو دیا کرتی آپ ﷺ نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور پانی سے دھونے کا اثر باقی رہتا تھا۔

بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ الْجَزْرِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَإِنْ بَقِيَ الْمَاءُ فِي ثَوْبِهِ

230 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ

قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ابْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، ح

230 م - وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَاحِدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ، يُصِيبُ الثَّوْبَ، فَقَالَتْ: كُنْتُ أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَكْثَرُ الْغَسْلِ فِي ثَوْبِهِ بَقِيَ الْمَاءُ

65- بَابُ إِذَا غَسَلَ الْجَنَابَةَ أَوْ

غَيْرَهَا فَلَمْ يَذْهَبِ أَثَرُهُ

231 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُقَيْرِيُّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ

مَيْمُونٍ، قَالَ: سَأَلْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ فِي الثَّوْبِ

تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: كُنْتُ

أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَكْثَرُ الْغَسْلِ فِيهِ بَقِيَ الْمَاءُ

سلیمان بن یسار نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے کپڑے سے منی کو دھو دیا کرتیں۔ پھر بھی ایک یا کئی دھبے دکھائی دیا کرتے تھے۔

اونٹ، چوپایوں اور بکری کا پیشاب اور اُن کے متعلق

حضرت ابو موسیٰ نے دار البرید اور سرقین میں نماز پڑھی جب کہ گوبر اور جنگل اُس کے اطراف میں تھا اور فرمایا کہ یہ اور وہ دونوں ایک جیسے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ عکَل یا عرینہ کے بعض لوگ باگاہ اقدس میں حاضر ہوئے تو مدینہ منورہ میں بیمار پڑ گئے۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں چراگاہیں اُنٹوں کے پاس جانے کا حکم فرمایا کہ اُن کا پیشاب اور دودھ پیئیں۔ وہ چلے گئے جب تندرست ہو گئے تو انہوں نے نبی کریم ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور جانوروں کو ہانک کر لے گئے۔ صبح کے وقت یہ خبر پہنچی تو اُن کا پیچھا کرنے آدمی بھیجے گئے۔ دن چڑھے وہ انہیں پکڑ کر لے کر آئے تو آپ ﷺ کے حکم سے اُن کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے گئے اور اُن کی آنکھوں میں سلاخیاں پھیری گئیں اور وہ دھوپ میں ڈال دیئے گئے۔ پانی مانگتے مگر نہ پلایا گیا۔ ابو قلابہ کا بیان ہے

232 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ النَّبِيَّ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَرَاهُ فِيهِ بُقْعَةً أَوْ بُقْعًا

66- بَابُ أَبْوَالِ الْإِبِلِ، وَالذَّوَابِ،

وَالْغَنَمِ وَمَرَابِضِهَا

وَصَلَّى أَبُو مُوسَى فِي دَارِ الْبَرِيدِ وَالسَّرَقِينَ، وَالْبَرِيَّةِ إِلَى جَنْبِهِ، فَقَالَ: هَاهُنَا وَثَمَّ سَوَاءٌ

233 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَدِمَ أَنَسٌ مِنْ عُكْلٍ أَوْ عُرَيْنَةَ، فَاجْتَمَعُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِإِلْقَائِهِمْ، وَأَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَانْطَلَقُوا، فَلَمَّا صَحُّوا، قَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتَأْفَوْا النَّعَمَ، فَجَاءَ الْخَبَرُ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ، فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ، فَلَمَّا ارْتَفَعَ النَّهَارُ جِئَ بِهِمْ، فَأَمَرَ فَنُقِطِعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلُهُمْ، وَسُمِرَتْ أَعْيُنُهُمْ، وَأُلْقُوا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَلَا يُسْقَوْنَ. قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: فَهَؤُلَاءِ سَرَقُوا وَقَتَلُوا، وَكَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ، وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ

232- راجع الحديث: 229

233- النظر الحديث: 1501, 3018, 4192, 4192, 4610, 5685, 5686, 5727, 6802, 6803

صحیح مسلم: 4330, 4331, 4332, 4333 سنن ابوداؤد: 4364, 4365, 4366 سنن نسائی: 4039,

4036, 4037, 4038

کہ انہوں نے چوری کی، قتل کیا، ایمان لانے کے بعد کافر ہوئے نیز اللہ اور اُس کے رسول سے جنگ کی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مسجد بننے سے پہلے نبی کریم ﷺ بکریوں کے رکھے جانے کی جگہ پر نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔

گھی اور پانی میں
نجاستوں کا گرنا

زہری کا بیان ہے کہ پانی میں کوئی حرج نہیں جب تک ذائقہ، بو یا رنگ نہ بدلے۔ حماد کا بیان ہے کہ مردار کے بالوں میں کوئی خدشہ نہیں۔ زہری نے ہاتھی وغیرہ مردار کے بارے میں فرمایا کہ میں نے اگلے علماء میں سے کئی حضرات کو اُن سے کٹھنسی کرتے دیکھا اور اُن میں تیل رکھنے میں کوئی حرج نہ جانتے۔ ابن سیرین اور ابراہیم کا بیان ہے کہ ہاتھی دانت کی تجارت میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے چوہے کے بارے میں پوچھا گیا کہ اگر وہ گھی میں گر جائے۔ فرمایا کہ اُسے نکال دو اور اُس کے اطراف سے اور اپنے (باقی) گھی کو کھا لو۔

علی بن عبد اللہ، معن، امام مالک، ابن شہاب، عبید

234- حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ:

أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْثَّيَّاجِ يُزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، قَبْلَ أَنْ يُبْنَى الْمَسْجِدُ فِي مَرَايِضِ الْغَنَمِ

67- بَابُ مَا يَقَعُ مِنَ النَّجَاسَاتِ فِي

السَّمْنِ وَالْمَاءِ

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَا بَأْسَ بِالْمَاءِ مَا لَمْ يُغَيِّرْهُ طَعْمٌ أَوْ رِيحٌ أَوْ لَوْنٌ وَقَالَ حَمَّادٌ: لَا بَأْسَ بِرَيْشِ الْمَيْتَةِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: " فِي عِظَامِ الْمَوْتَى، نَحْوُ الْفِيلِ وَغَيْرِهِ: أَحَدُكُمُ تَأَسَّأَ مِنْ سَلَفِ الْعُلَمَاءِ، يَمْتَسِطُونَ بِهَا، وَيَدَّهِنُونَ فِيهَا، لَا يَرَوْنَ بِهَذَا بَأْسًا " وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ وَابْرَاهِيمُ: وَلَا بَأْسَ بِتِجَارَةِ الْعَاجِ

235- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ،

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سُئِلَ عَنْ فَأْرَةٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ، فَقَالَ: أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا فَاطْرَحُوهُ، وَكُلُّوا سَمْنَكُمْ

236- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

234- النظر الحديث: 3932, 2779, 2774, 2771, 2106, 1868, 429, 428, سنن ترمذی: 350

235- سنن ابوداؤد: 3842، سنن ترمذی: 1798، سنن نسائی: 4271, 4270, 4269

236- راجع الحديث: 235

اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود حضرت ابن عباس، حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے چوہے کے بارے میں پوچھا گیا کہ اگر وہ گھی میں گر جائے۔ فرمایا کہ اُس جگہ سے اور اُس کے اطراف سے پھینک دو۔ معن، امام مالک، (زہری) متعدد مرتبہ، حضرت ابن عباس نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو جو زخم رگہ خدا میں لگے وہ قیامت میں اُسی طرح ہوگا جیسے آج ہی زخم لگا ہو اور خون کے رنگ کا خون بہہ رہا ہوگا، مشک کی طرح خوشبودار۔

ٹھہرے ہوئے پانی میں

پیشاب کرنا

ابو الیمان، شعیب، ابو الزناد، عبد الرحمن بن ہرمز الاعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ہم سب میں آخری اور سب سے پہلے ہیں۔

نیز اپنی دوسری اسناد کے ساتھ فرمایا: تم میں سے کوئی ٹھہرے پانی میں پیشاب نہ کرے، جو بہتا نہ ہو کہ پھر اُسی سے غسل کرے۔

اگر نمازی کی پیٹھ پر نجاست کو مردار

مَعْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ قَارِئَةٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ، فَقَالَ: خَذُوهَا وَمَا حَوْلَهَا قَاطِرَ حَوْثٍ قَالَ مَعْنٍ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، مَا لَا أَحْصِيهِ يَقُولُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ

237 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ كَلِمٍ يُكَلِّمُهُ الْمُسْلِمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، يَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا، إِذْ طُعِنَتْ، تَفْجَرُ دَمًا، لَوْنُ لَوْنِ الدَّمِ، وَالْعَرَفُ عَرَفُ الْمِسْكِ

68- بَابُ الْبَوْلِ فِي

الْمَاءِ الدَّائِمِ

238 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ هُرْمَزٍ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: نَحْنُ الْأَخِرُونَ السَّابِقُونَ

239 - وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ: لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَتَجَرَّى، ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ

69- بَابُ إِذَا أُلْقِيَ عَلَى ظَهْرِ الْمُصَلِّي

ڈال دیا جائے تو نماز فاسد نہ ہوگی

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب نماز پڑھتے ہوئے اپنے کپڑے پر خون دیکھتے تو اسے اتار پھینکتے اور نماز پڑھتے رہتے۔ ابن مسیب اور شعبی نے کہا کہ جب کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور اُس کے کپڑے میں خون یا جنابت لگی ہوئی ہو یا قبلہ کی طرف رخ نہ ہو یا تیمم کر کے نماز پڑھ رہا ہو اور وقت کے اندر پانی مل جائے تو اعادہ نہ کرے۔

عبدان، ان کے والد ماجد، شعبہ، ابو اسحاق، عمرو بن میمون، حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے۔

احمد بن عثمان، شریح بن مسلمہ، ابراہیم بن یوسف، ان کے والد ماجد، ابو اسحاق، عمرو بن میمون، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ بیت اللہ کے قریب نماز ادا فرما رہے تھے جب کہ ابو جہل اور اُس کے ساتھی بیٹھے ہوئے تھے۔ تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا تم میں سے ایسا کون ہے جو فلاں قبیلے سے اونٹ کی اوجھڑی لا کر کوئٹہ کی پیٹھ پر رکھ دے جب کہ وہ سجدے میں ہو۔ قوم کا ایک بڑا شقی اٹھا اور جا کر لے آیا۔ انتظار کیا، حتیٰ کہ جب نبی کریم ﷺ سجدے میں تشریف لے گئے تو اس نے مبارک کندھوں کے درمیان پیٹھ اقدس پر رکھ دی۔ میں لا چاری سے دیکھ رہا تھا۔ کاش! میرے ساتھ کوئی ہوتا۔ وہ ہنستے ہوئے ایک دوسرے پر گرنے لگے اور رسول

قَدْ أَوْجِيفَةً، لَمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ صَلَاتُهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ: إِذَا رَأَى فِي ثَوْبِهِ دَمًا، وَهُوَ يُصَلِّي، وَضَعَهُ وَمَطَّى فِي صَلَاتِهِ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَالشَّعْبِيُّ: إِذَا صَلَّى فِي ثَوْبِهِ دَمٌ أَوْ جَنَابَةٌ، أَوْ لَغْوٌ الْفَهْلَةِ، أَوْ تَيْمَمَ صَلَّى، لَمْ تُدْرِكِ السَّاعَةَ فِي وَقْتِهِ، لَا يُعِيدُ

240 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا قَالَ: ح

240 م - وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيحُ بْنُ مَسْلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ، وَأَبُو جَهْلٍ وَأَصْحَابُ لَهُ جُلُوسٌ إِذْ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَيُّكُمْ يَجِيءُ بِسَلِيٍّ جَزُورٍ يَبِي فُلَانٍ، فَيَضَعُهُ عَلَى ظَهْرِ مُحَمَّدٍ إِذَا سَجَدَ، فَأَنْتَبَهَتْ أَشَقَى الْقَوْمِ لِمَجَاءِهِ، فَتَنَظَرُ حَتَّى سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَضَعَهُ عَلَى ظَهْرِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، وَأَنَا أَنْظُرُ لَا أَغْبِي شَيْئًا، لَوْ كَانَ لِي مَنَعَةٌ، قَالَ: فَجَعَلُوا يَضْحَكُونَ وَيُحِيلُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا لَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ حَتَّى

اللہ ﷺ سجدے میں رہے اور سر مبارک نہ اٹھایا۔ حتیٰ کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشریف لے آئیں اور اُسے آپ کی پیٹھ سے دور کیا تو سر اٹھایا۔ پھر تین دفعہ فرمایا: اے اللہ قریش کو سنبھال۔ اُن پر آپ ﷺ کا یہ دعا کرنا شاق گزرا کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ اس شہر میں دعا قبول ہوتی ہے۔ پھر نام لیوے: اے اللہ! ابو جہل کو سنبھال نیز عقبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عقبہ، اُمیہ بن خلف، اور عقبہ بن ابومعیط کو سات کی تعداد گنی مگر مجھے ساتواں یاد نہیں۔ قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جن کے رسول اللہ ﷺ نے نام لیے وہ بدر کے گڑھے میں پھینکے ہوئے تھے۔

تھوک اور رینٹ وغیرہ کو
کپڑے میں لینا

عروہ، مسور اور مردان سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیبیہ سے تشریف آواری ہوئی۔ حدیث بیان کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے جب بھی مبارک تھوک پھینکا تو وہ اُن میں سے کسی آدمی کی تھیلی پر گرتا، جسے وہ اپنے منہ اور جسم پر مل لیتا۔

حمید سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے اپنے کپڑے میں تھوکا۔

امام بخاری فرماتے ہیں: ابن ابومریم نے طویل حدیث بیان کی اور فرمایا: مجھے یحییٰ بن ایوب ازحمید نے خبر دی، فرمایا: میں نے حضرت انس از نبی ﷺ سنا۔

نبیز اور نشہ لانے والی
چیز سے وضو جائز نہیں

جَاءَتْهُ فَاطِمَةُ، فَطَرَحَتْ عَنْ ظَهْرِهِ، فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ. ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَشَقَّ عَلَيْهِمْ إِذْ دَعَا عَلَيْهِمْ، قَالَ: وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الدَّعْوَةَ فِي ذَلِكَ الْبَلَدِ مُسْتَجَابَةٌ، ثُمَّ سَقَى: اللَّهُمَّ عَلَيْكَ يَا بَنِي جَهْلٍ، وَعَلَيْكَ بِعُثْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَالْوَلِيدِ بْنِ عُثْبَةَ، وَأُمِّيَةَ بْنَ خَلْفٍ، وَعُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ - وَعَدَّ السَّابِعَ فَلَمْ يَحْفَظْ - قَالَ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِينَ عَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرْعِي فِي الْقَلْبِ قَلْبِ بَنِي

70 - بَابُ الْبُرَاقِ وَالْمُخَاطِ
وَمَحْوَةٍ فِي الثُّوبِ

قَالَ عُرْوَةُ، عَنِ الْيَسُورِ، وَمَرْوَانَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ حَدِيثِيَّةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ: وَمَا تَنَعَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَامَةً، إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَذَلِكَ بِهَا وَجْهَةٌ وَجَلَدَهُ

241 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: بَرَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: طَوَّلَهُ ابْنُ أَبِي مَرْزِيٍّ، قَالَ: أَتَمَرَتَا يَحْيَى بْنُ أَبِي وَاسِيلٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

71 - بَابُ لَا يَجُوزُ الْوُضُوءُ
بِالنَّبِيلِ وَلَا الْمُسْكِرِ

وَكَرِهَهُ الْحَسَنُ، وَأَبُو الْعَالِيَةِ وَقَالَ عَطَاءُ:
الْقِيَمَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْوُضُوءِ بِالنَّهْيِ وَاللَّتَمِ

حسن اور ابو العالیہ نے اسے مکروہ جانا ہے اور عطاء
کا قول ہے کہ میرے نزدیک نہی اور دودھ سے وضو
کرنے کے بجائے تیمم کرنا زیادہ پسند ہے۔

242 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ
عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ
شَرَابٍ أَشْكُرُ فَهُوَ حَرَامٌ

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شہد لانے
والا ہر مشروب حرام ہے۔

72- بَابُ غَسْلِ الْمَرْأَةِ أَبَاهَا

الدَّمْعُ عَنْ وَجْهِهِ

عورت کا اپنے باپ کے

چہرے سے خون دھونا

وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ: امْسَحُوا عَلَى رَجُلٍ، فَإِنَّهَا
مَرِيضَةٌ

ابو العالیہ نے کہا کہ میرے پیروں پر ماش کرو
کیونکہ وہ مریض تھے۔

243 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَلَامٍ، قَالَ:
أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي حَارِثٍ، سَمِعَ
سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ، وَسَأَلَهُ النَّاسُ، وَمَا
بَنِي وَبَيْنَهُ أَحَدٌ: بِأَيِّ شَيْءٍ خُورِي جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: مَا بَقِيَ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي،
كَانَ عَلَى يَمِينِي يُبْزِسُهُ فِيهِ مَاءٌ، وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ
وَجْهِهِ الدَّمَ، فَتَأْخُذُ حَصِيرًا فَتُخْرِقُ، فَتُخِشِي بِهِ جُرْحَهُ

حضرت سہل بن سعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
لوگوں کے پوچھنے پر سنا کہ میرے اور آپ کے درمیان
کوئی چیز آڑ نہ تھی کہ نبی کریم ﷺ کے زخم کا علاج کس
چیز سے کیا گیا۔ فرمایا کہ اس چیز کا مجھ سے زیادہ جاننے
والا کوئی نہ بچا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ڈھال
میں پانی لاتے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ
کے چہرہ مبارک سے خون دھور ہی تھیں۔ پس ٹاٹ کا ٹکڑا
لے کر جلایا گیا اور وہ آپ ﷺ کے زخم میں بھرا گیا۔

73- بَابُ السَّوَالِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنْ

مسواک کا بیان
حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ میں نے ایک رات نبی
کریم ﷺ کے پاس گزاری۔

242- النظر الحديث: 5586, 5585، صحيح مسلم: 5179, 5180, 5181، سنن ابو داود: 3682، سنن

ترمذی: 1863، سنن نسائی: 5608, 5609, 5610

243- النظر الحديث: 2903, 2911, 7, 5248, 5722، صحيح مسلم: 4620، سنن ترمذی: 2085، سنن ابن

ماجه: 3464

244 - حَدَّثَنَا أَبُو الثُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا جَدُّ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ غِيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي بُرْكَهٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ يَسْتَنْ بِسِوَاكٍ بِيَدِهِ يَقُولُ أَعُ أَعُ وَالسِّوَاكُ فِي يَدِهِ كَأَنَّهُ يَتَهَوَّعُ

ابو بردہ سے مروی ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کو اپنے دست مبارک سے مسواک کرتے ہوئے پایا۔ اُعُ اُعُ فرماتے جب کہ مسواک آپ کے منہ میں بھی گویا تے کر رہے ہیں۔

245 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَدِيقَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ

ابوداؤد سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جب رات بیدار ہوتے تو مسواک سے اپنے منہ مبارک کو صاف کرتے۔

فائدہ: مسواک اور سواک سُوْكَ سے بنا بمعنی ملنا، مسواک دانتوں کے ملنے کا آلہ۔ شریعت میں مسواک وہ لکڑی ہے جس سے دانت صاف کئے جاتے ہیں۔ سنت یہ ہے کہ یہ کسی پھول یا پھلدار درخت کی نہ ہو، کڑوے درخت کی ہو، موٹائی چنگلی کے برابر ہو، لمبائی بالشت سے زیادہ نہ ہو، دانتوں کی چوڑائی میں کی جائے نہ کہ لمبائی میں، بے دانت والا انسان اور عورتیں انگلی پھیر لیا کریں۔ مسواک اتنے مقام پر سنت ہے: وضوء میں، قرآن شریف پڑھتے وقت، دانت پیلے ہونے پر، بھوک، یا دیر تک خاموشی، یا بے خوابی کی وجہ سے منہ سے بو آنے پر۔ احتناف کے ہاں مسواک سنت وضوء نہ کہ سنت نماز، لہذا با وضوء دی نماز کے لیے مسواک نہ کرے۔ امام شافعی کے ہاں سنت نماز ہے نہ کہ سنت وضوء اور وجہ ظاہر کہ ان کے ہاں خون وضوء نہیں توڑتا تو اگر مسواک سے دانت میں خون نکل بھی آیا تو نماز درست ہوگی۔ لیکن ہمارے ہاں بہتا خون وضوء توڑ دیتا ہے۔ (مرآۃ الناجح ج ۱ ص ۲۳۱)

74- بَابُ دَفْعِ السِّوَاكِ

إِلَى الْأَكْبَرِ

246 - وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا صَطْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ كَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَرَانِي أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاعَلَنِي

عفان، صخر بن جویریہ، نافع، حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ مسواک کر رہا ہوں۔ میرے پاس دو شخص

244- صحیح مسلم: 591، سنن ترمذی: 2085، سنن ابن ماجہ: 3464

245- النظر الحديث: 1136, 889، صحیح مسلم: 592, 593, 594، سنن ابوداؤد: 550، سنن

نسائی: 1620, 1621, 1622, 1623، سنن ابن ماجہ: 286

246- صحیح مسلم: 7432, 5892

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

آئے جن میں ایک دوسرے سے بڑا تھا۔ میں نے مسواک چھوٹے کو پکڑا دی مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو۔ پس میں نے بڑے کے سپرد کر دی۔ امام بخاری نے فرمایا کہ نعیم، ابن مبارک، اُسامہ، نافع، حضرت ابن عمر نے اسے مختصر بیان کیا ہے۔

باوضو سونے کی فضیلت

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم سونے لگو تو نماز جیسا وضو کر لیا کرو۔ پھر دائیں کروٹ لیٹ جایا کرو۔ پھر کہو: ”اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیری جانب کر دیا اور اپنا معاملہ تیرے حوالے کر دیا اور تجھ سے رغبت اور ڈر رکھتے ہوئے اپنی پیٹھ جھکا دی۔ تیرے سوا کوئی جائے پناہ اور نجات کی جگہ نہیں۔ اے اللہ! میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے اپنے نبی پر نازل فرمائی جنہیں تو نے بھیجا۔“ اگر اس رات موت آگئی تو تم فطرت پر ہو گے اور ان کلمات کو اپنی آخری کلام بنائے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے یہ کلمات نبی کریم ﷺ کے سامنے دہرائے۔ جب میں اَللّٰهُمَّ اَمْنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي اَنْزَلْتَ اَلزَّلْتُ پر پہنچا اور وَرَسُولِكَ کہا تو فرمایا: نہیں بلکہ وَنَبِيِّكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ کہو۔

رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ، فَنَاقَا لَتِ السَّوَالِكِ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا، فَحِيلَ لِي: كَيْتُ، فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا " قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: الْخُتَصَرَةُ نَعِيمٌ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ أُسَامَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ

75- بَابُ فَضْلِ مَنْ بَاتَ عَلَى الْوُضُوءِ

247- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ الزَّوَّارِ بْنِ عَارِبٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ، فَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِلضَّلَاةِ ثُمَّ اطْبَعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ قُلْ: اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، اَللّٰهُمَّ اَمْنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ، فَإِنْ مِتُّ مِنْ لَيْلَتِكَ، فَأَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَتَكَلَّمُ بِهِ " . قَالَ: فَرَدَّدْنَاهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا بَلَغْتُ: اَللّٰهُمَّ اَمْنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي اَنْزَلْتَ قُلْتُ: وَرَسُولِكَ، قَالَ: لَا، وَنَبِيِّكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

5- کتاب الغسل

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ) (المائدة: 6)

وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّى تَغْتَسِلُوا وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا) (النساء: 43)

1- بَابُ الْوُضُوءِ قَبْلَ الْغُسْلِ

248 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، بَدَأَ فغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يَدْخُلُ أَصَابِعُهُ فِي الْمَاءِ، فَيَغْتِيلُ بِهَا أَصُولَ شَعْرِهِ، ثُمَّ يَضْبُكُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ غُرَفٍ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ يُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى جُلْدِهِ كُلِّهِ "

غسل کا بیان

ارشاد ربانی ہے "ترجمہ کنز الایمان: اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب سترے ہو لو (پارہ ۶، المائدہ: ۶)" "لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ" تک اور فرمایا کہ اے ایمان والو! یہ عَفُوًّا غَفُورًا تک۔

غسل سے پہلے وضو کرنا

نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب غسل جنابت کی ابتدا فرماتے تو پہلے اپنے مبارک ہاتھوں کو دھوتے۔ پھر نماز جیسا وضو فرماتے پھر اپنی مبارک انگلیوں کو پانی میں ڈالتے اور ان سے بالوں کی جڑوں میں خلال فرماتے پھر ہاتھوں سے تین لپ پانی لے کر اپنے سر پر ڈالتے۔ پھر پانی کو اپنے سارے جسم پر

بہا لیا کرتے تھے۔

فائدہ: اسلام میں غسل چار طرح کے ہیں: فرض، مستحب اور مباح۔ فرض غسل تین ہیں۔ جنابت سے، حیض سے، نفاس سے۔ جنابت خواہ شہوت سے منی نکلنے کی وجہ سے ہو یا صحبت سے انزال ہو یا نہ ہو۔ غسل سنت پانچ ہیں: جمعہ کا غسل، عیدین کا غسل، احرام کے وقت کا غسل، عرفہ کے دن کا غسل۔ غسل مستحب بہت ہیں: مسلمان ہوتے وقت، مردے کو نہلا کر قربانی کے دن، طواف زیارت کے لیے، مدینہ منورہ حاضری کے موقع پر، وغیرہ۔ غسل مباح جو ٹھنڈک وغیرہ کے لیے کیا جائے۔ اس باب میں بہت سے اقسام کے غسل بیان ہوں گے۔ غسل میں تین فرض ہیں: کھلی کرنا، ناک میں پانی

ڈالنا، تمام ظاہری بدن پر پانی بہانا۔ (مرآۃ الناجح ج ۱ ص ۴۰۹)

249- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، غَيَّرَ رِجْلَيْهِ، وَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ مِنَ الْأَذَى، ثُمَّ أَقَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ، ثُمَّ نَحَى رِجْلَيْهِ، فَغَسَلَهُمَا، هَذِهِ غُسْلُهُ مِنَ الْجَنَابَةِ

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا جیسے نماز کے لیے مگر پیر نہیں دھوئے۔ اپنی شرمگاہ اور جو نجاست لگی ہوئی تھی اُسے دھویا پھر اپنے اوپر پانی بہایا۔ پھر اپنے پیروں پر ڈال کر انہیں دھویا۔ آپ کا غسل جنابت یہ تھا۔

مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ
غسل کرنا

عروہ سے مروی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں اور نبی کریم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے جو قدح تھا اور اسے فرق کہا جاتا تھا۔

ایک صاع تقریباً
پانی سے غسل کرنا

2- بَابُ غُسْلِ الرَّجُلِ
مَعَ امْرَأَتِهِ

250- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِبَرِاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِيَّاهُ وَاحِدٍ مِنْ قَدَاحٍ يُقَالُ لَهُ الْفَرَقِيُّ

3- بَابُ الْغُسْلِ
بِالصَّاعِ وَنَحْوِهِ

249- انظر الحديث: 257، 259، 260، 265، 266، 274، 276، 281، صحيح مسلم: 720، 721، 722، سنن

ابن داود: 245، سنن ترمذی: 103، سنن نسائی: 417، 418، 253، سنن ابن ماجہ: 467

250- انظر الحديث: 261، 263، 273، 299، 5956، 7339

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ابوسلمہ سے مروی ہے کہ میں اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بھائی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اُن کے بھائی نے اُن سے رسول اللہ ﷺ کے غسل کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ایک برتن منگوایا جس میں تقریباً ایک صاع پانی تھا اور غسل کیا۔ یعنی اپنے سر پر پانی بہایا جب کہ ہمارے اور اُن کے درمیان پردہ حائل تھا۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ یزید بن ہارون اور ہنر اور جعدی نے شعبہ سے مروی کی ہے کہ ایک صاع کی مقدار میں۔

ابو جعفر سے مروی ہے کہ وہ اور اُن کے والد ماجد حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھے اور ان کے پاس اور لوگ بھی تھے۔ انہوں نے ان سے غسل کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا کہ تمہیں ایک صاع پانی کافی ہے۔ ایک آدمی نے کہا کہ مجھے تو کافی نہیں ہوگا۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ اتنا پانی اُن کے لیے کافی ہوتا تھا جن کے تم سے زیادہ بال تھے اور تم سے بہتر تھے، پھر ایک کپڑے میں ہماری امامت کرتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک ہی برتن سے غسل فرمالیا کرتے تھے * * امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ ابن غنیمہ آخر میں ابن عباس عن میمونہ کہا کرتے جب کہ صحیح وہی ہے جو ابونعیم نے مروی کی ہے۔

جو اپنے سر پر تین مرتبہ

251- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ، يَقُولُ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَخُو عَائِشَةَ عَلَى عَائِشَةَ، فَسَأَلَهَا أَخُوهَا عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَدَعَتْ بِإِثْمٍ نَحْوًا مِنْ صَاعٍ، فَأَغْتَسَلَتْ، وَأَفَاضَتْ عَلَى رَأْسِهَا، وَبَيَّنَّا وَبَيَّنَّا حِجَابَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَبَهْزُ، وَالْجَدِّي، عَنْ شُعْبَةَ، قَدْرُ صَاعٍ

252- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ، أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ وَأَبُوهُ وَعِنْدَهُ قَوْمٌ فَسَأَلُوهُ عَنِ الْغُسْلِ، فَقَالَ: يَكْفِيكَ صَاعٌ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا يَكْفِيهِ، فَقَالَ جَابِرٌ: كَانَ يَكْفِي مَنْ هُوَ أَوْفَى مِنْكَ شَعْرًا، وَخَيْرٌ مِنْكَ لُحْمًا أَمْنًا فِي ثَوْبٍ

253- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَيْمُونَةَ كَانَا يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِثْمٍ وَاحِدٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ، يَقُولُ أَخِيرًا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ، وَالطَّبَّحِيُّ مَا رَوَى أَبُو نُعَيْمٍ

4- بَابُ مَنْ أَفَاضَ عَلَى

251- صحیح مسلم: 726، سنن نسائی: 227

252- انظر الحديث: 255، 256، سنن نسائی: 252

253- صحیح مسلم: 732

رَأْسِهِ فَلَا تَأْكُلُ

254 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا أَنَا فَأُفِيضُ عَلَى رَأْسِي فَلَا تَأْكُلُ، وَأَشَارَ بِيَدَيْهِ كَلْتُمَاهَا

255 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَعْوِلِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُفْرِغُ عَلَى رَأْسِهِ فَلَا تَأْكُلُ

256 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَائِمٍ، حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ، قَالَ: قَالَ لِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَتَالِي ابْنُ عَزْكَ يُعْرِضُ بِالْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ. قَالَ: كَيْفَ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ؟ فَقُلْتُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ فَلَا تَأْكُلُ أَكْفٍ وَيُفِيضُهَا عَلَى رَأْسِهِ، ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ فَقَالَ لِي الْحَسَنُ إِنِّي رَجُلٌ كَثِيرُ الشَّعْرِ، فَقُلْتُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْكَ شَعْرًا

پانی بہائے

سلیمان بن مرد نے حضرت جُمیر بن معطم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اپنے سر پر تین دفعہ پانی بہاتا ہوں اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرمایا۔

محمد بن علی سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ اپنے سر اقدس پر تین دفعہ پانی ڈالا کرتے تھے۔

ابو جعفر سے مروی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تمہارے چچا زاد بھائی حسن بن محمد بن حنیفہ میرے پاس آئے اور غسل جنابت کے بارے میں پوچھا تو میں نے کہا: نبی کریم ﷺ تین لپ پانی لے کر اپنے سر اقدس پر ڈالا کرتے۔ پھر اپنے تمام جسم پر بہاتے تھے۔ حسن نے مجھ سے کہا کہ میرے جسم پر بال زیادہ ہیں۔ میں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کے موئے مبارک تم سے زیادہ تھے۔

5- بَابُ الْغُسْلِ مَرَّةً وَاحِدَةً

257 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ

غسل ایک ہی بار ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی

ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں

254 - صحيح مسلم: 739,738 'سنن ابو داود: 239 'سنن نسائي: 423,250 'سنن ابن ماجه: 570

255 - راجع الحديث: 252 'سنن نسائي: 425

256 - راجع الحديث: 255

257 - راجع الحديث: 249

نے نبی کریم ﷺ کے غسل کے لیے پانی رکھا تو آپ ﷺ نے دو دفعہ اپنے مبارک ہاتھ دھوئے یا تین مرتبہ۔ پھر اپنے بائیں ہاتھ میں پانی لے کر شرمگاہ کو دھویا۔ پھر زمین سے اپنا ہاتھ رگڑا، پھر گلّی کی، ناک میں پانی لیا نیز اپنے منہ اور ہاتھوں کو دھویا۔ پھر اپنے جسم پر پانی ڈالا۔ پھر اُس جگہ سے ہٹ کر اپنے پیروں کو دھویا۔

جو غسل کرتے وقت حلاب یا خوشبو سے ابتدا کرے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب غسل جنابت فرماتے تو حلاب وغیرہ کوئی خوشبودار چیز منگواتے اور اُسے اپنے ہاتھ میں لے کر سر کی داہنی جانب سے شروع فرماتے، پھر بائیں جانب۔ پھر دونوں ہاتھوں سے سر کے درمیان میں لگاتے۔

غسل جنابت میں کلی کرنا اور ناک میں پانی لینا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کے غسل کے لیے پانی رکھا۔ آپ ﷺ نے دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونوں کو دھویا۔ پھر اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مٹی سے گڑے اور انہیں دھویا۔ پھر گلّی کی اور ناک میں پانی لیا۔ پھر چہرے کو دھویا اور اپنے سر پر پانی ڈالا۔ پھر

أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ: قَالَتْ: مَيْمُونَةُ: وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً لِلْغُسْلِ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَفْرَغَ عَلَى شِمَالِهِ، فَغَسَلَ مَذَاكِرَهُ، ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ، ثُمَّ مَضَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ أَقَاضَ عَلَى جَسَدِهِ، ثُمَّ تَحَوَّلَ مِنْ مَكَانِهِ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ

6- بَابُ مَنْ بَدَأَ بِالْحَلَابِ أَوِ الطِّيبِ عِنْدَ الْغُسْلِ

258 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، دَعَا بِشَيْءٍ نَحْوِ الْحَلَابِ، فَأَخَذَ بِكَفِّهِ، فَبَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ الْأَيْسَرِ، فَقَالَ: بِمَا عَلَى وَسَطِ رَأْسِهِ

7- بَابُ الْمَضَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ فِي الْجَنَابَةِ

259 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَيْمُونَةُ قَالَتْ: صَبَبْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا، فَأَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلَى يَسَارِهِ فَغَسَلَهَا، ثُمَّ غَسَلَ قَرَجَهُ، ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَهَا بِالثَّرَابِ، ثُمَّ غَسَلَهَا، ثُمَّ تَمَضَضَ

وہاں سے ہٹ گئے اور اپنے پیروں کو دھویا۔ پھر رومال پیش کیا گیا لیکن اُسے استعمال نہ فرمایا (یعنی اُس سے جسم نہ پونچھا)۔

وَأَسْتَنْشَقُ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ، وَأَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ، ثُمَّ تَنَعَّى، فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ، ثُمَّ أَتَى بِمَنْدِيلٍ فَلَمْ يَنْفُضْ بِهَا

صاف کرنے کے لیے

ہاتھ کو مٹی سے ملنا

عبداللہ بن زبیر حمیدی، سفیان، اعش، سالم بن ابو الجعد، کزیم حضرت ابن عباس، حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غسل جنابت فرمایا تو اپنے ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ پھر ایک دیوار سے مل کر دھویا۔ پھر وضو کیا جیسا نماز کے لیے کرتے ہیں۔ جب غسل سے فارغ ہو گئے، تو اپنے دونوں پیروں پر دھوئے۔

8- بَابُ مَسْحِ الْيَدِ

بِالْطُّرَابِ لِتَكُونَ أُنْقَى

260 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحَمْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَغَسَلَ فَرْجَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ ذَلِكَ بِهَا الْحَائِظُ، ثُمَّ غَسَلَهَا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ غَسَلَ رِجْلَيْهِ

9- بَابُ: هَلْ يُدْخِلُ الْجَنْبُ يَدَهُ فِي

الْإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا، إِذَا لَمْ يَكُنْ

عَلَى يَدِهِ قَدْ غُيِّرَ الْجَنَابَةُ

وَأَدْخَلَ ابْنُ عُمَرَ، وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ يَدَهُ فِي الظُّهْرِ وَلَمْ يَغْسِلَهَا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَرِ ابْنُ عُمَرَ، وَابْنُ عَبَّاسٍ بِأَسَاءٍ يَتَنَضَّحُ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ

کیا دھونے سے پہلے جنابت والا اپنا ہاتھ

برتن میں ڈال سکتا ہے جب کہ جنابت کے

سوا اس کے ہاتھ میں کوئی اور نجاست نہ لگی ہو

چنانچہ حضرت ابن عمر اور حضرت براء عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو کے پانی میں اپنے ہاتھ ڈالے اور انہیں دھویا نہیں تھا، پھر وضو کیا۔ حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم غسل جنابت کی چھینٹوں میں کوئی حرج نہ جانتے تھے۔

قاسم سے مروی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں اور نبی کریم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے اور اُس میں ہمارے ہاتھ آپس میں ٹکرا بھی جاتے تھے۔

261 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، أَخْبَرَنَا

أَفْلَحُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ، فَتُخْتَلِفُ أَيْدِينَا فِيهِ

260- راجع الحديث: 249

261- راجع الحديث: 250، صحيح مسلم: 729

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہشام کے والد ماجد سے، مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت فرماتے تو اپنا ہاتھ دھویا کرتے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے، مروی ہے کہ میں اور نبی کریم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل جنابت کر لیا کرتے تھے۔ عبدالرحمن بن قاسم، ان کے والد ماجد نے حضرت عائشہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کی ازواج مطہرات میں سے کوئی بھی ایک ہی برتن سے غسل فرمایا کرتے تھے۔ مسلم اور وہب بن جریر نے شعبہ سے یہ بھی مروی کی کہ غسل جنابت۔

262 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَكَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَهُ

263 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنْ جَنَابَةٍ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ

264 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْأَةُ مِنْ نِسَائِهِ يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ زَادَ مُسْلِمٌ، وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ مِنَ الْجَنَابَةِ

دھونے اور وضو کے

درمیان وقفہ

حضرت ابن عمر کے متعلق مذکور ہے کہ انہوں نے اعضائے وضو خشک ہونے کے بعد پیر دھوئے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے پانی رکھا تا کہ اُس سے غسل فرمالیں۔ آپ ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھوں پر

10- بَابُ تَفْرِيقِ

الْغُسْلِ وَالْوُضُوءِ

وَيَذْكُرُ عَنْ ابْنِ كَعْبٍ: أَنَّهُ غَسَلَ قَدَمَيْهِ بَعْدَ مَا جَفَّ وَضُوءُهُ

265 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَتْ مَيْمُونَةُ: وَضَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ

262- سنن ابوداؤد: 242

263- راجع الحديث: 250، سنن نسائي: 410، 233

265- راجع الحديث: 249

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً يَغْتَسِلُ بِهِ، فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ، فَغَسَلَهُمَا مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ، فَغَسَلَ مَذَاكِرَهُ، ثُمَّ دَلَكَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ، ثُمَّ مَضَضَ وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَغَسَلَ رَأْسَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَفْرَغَ عَلَى جَسَدِهِ، ثُمَّ تَنَحَّى مِنْ مَقَامِهِ، فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ

11 - بَابٌ مَنْ أَفْرَغَ بِيَمِينِهِ

عَلَى شِمَالِهِ فِي الْغُسْلِ

266 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، قَالَتْ: وَضَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا وَسَتَرْتُهُ، فَصَبَّ عَلَى يَدَيْهِ، فَغَسَلَهَا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ - قَالَ: سَلِمَانٌ لَا أُحْدِثُ، أَذْكَرُ الْعَالِفَةِ أَمْ لَا؟ - ثُمَّ أَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ، فَغَسَلَ فَرْجَهُ، ثُمَّ دَلَكَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ أَوْ بِالْحَاظِطِ، ثُمَّ مَضَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَغَسَلَ رَأْسَهُ، ثُمَّ صَبَّ عَلَى جَسَدِهِ، ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ، فَنَاقَلْتُهُ خِرْقَةً، فَقَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا، وَلَمْ يُرَحِّهَا"

12 - بَابُ إِذَا جَامَعَ ثُمَّ عَادَ وَمِنْ دَارٍ

عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلِ وَاحِدٍ

267 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

پانی ڈال کر انہیں دو یا تین دفعہ دھویا۔ پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ پھر زمین سے اپنا ہاتھ ملا۔ پھر گلی کی اور ناک میں پانی لیا۔ پھر اپنے چہرہ انور اور ہاتھوں کو دھویا۔ پھر اپنے سراقہ کو تین مرتبہ دھویا۔ پھر اپنے جسم پر پانی ڈالا۔ پھر اس جگہ سے ہٹ کر اپنے دونوں پیر دھوئے۔

غسل میں اپنے دائیں ہاتھ سے

بائیں ہاتھ پر پانی ڈالنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ميمونة بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے غسل کے لیے پانی رکھ دیا اور پردہ کر دیا۔ آپ ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھ پر پانی ڈال کر اسے ایک یا دو مرتبہ دھویا۔ سلیمان راوی کا بیان ہے کہ میں نہیں جانتا کہ تیسری مرتبہ کا ذکر کیا یا نہیں۔ پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ زمین یا دیوار سے ملا۔ پھر گلی کی اور ناک میں پانی لیا اور چہرہ، اقدس دونوں ہاتھوں اور سر کو دھویا۔ پھر سارے جسم پر پانی ڈالا۔ پھر اس جگہ سے ہٹ کر دونوں پیر دھوئے۔ میں نے ایک کپڑا پیش کیا تو ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا اور اسے واپس نہ کیا۔

جب کہ جماع کے بعد جماع کرے اور جو ایک

ہی غسل سے اپنی تمام بیویوں کے پاس جائے

ابراہیم بن محمد بن منشر کے والد ماجد سے مروی

ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ
إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُثَنَّى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:
ذَكَرْتُهُ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ: يَزَحْمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ
كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَيَطْوِفُ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحَرِّمًا يَنْضَعُ
طِيبًا

268 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا
مُعَاذُ بْنُ إِسْهَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ:
حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُورُ عَلَى نِسَائِهِ فِي السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ
مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَهُنَّ إِحْدَى عَشْرَةَ قَالَ: قُلْتُ
لَأَنْبَسَ أَوْ كَانَ يُطِيقُهُ؟ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ
أَعْطَى قُوَّةَ ثَلَاثِينَ وَقَالَ سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، إِنَّ
أَنْسًا، حَدَّثَهُمْ تَشْخِيشَ نِسْوَةٍ

13- بَابُ غَسْلِ الْمَذْيِ

وَالْوُضُوءُ مِنْهُ

269 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا
زَائِدَةُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ
عَلِيٍّ، قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَمَرْتُ رَجُلًا أَنْ
يَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِمَ كَانَ ابْنَتُهُ،
فَسَأَلَ فَقَالَ: تَوَطَّأُ وَاغْتَسِلُ ذَكَرَكَ

14- بَابُ مَنْ تَطَيَّبَ ثُمَّ اغْتَسَلَ

وَبَقِيَ أَكْثَرُ الطِّيبِ

270 - حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو

ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابو عبد الرحمن پر
رحم فرمائے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگاتی اور وہ
اپنی ازواج مطہرات کے پاس جاتے۔ پھر صبح کو احرام
باندھ لیتے اور خوشبو آ رہی ہوتی۔

قنادہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ رات اور دن کی
ایک ہی گھڑی میں اپنی ازواج مطہرات کے پاس دورہ
فرماتے تھے جو گیارہ تھیں۔ میں نے حضرت انس سے کہا
کہ کیا اتنی قوت تھی؟ فرمایا کہ ہم یہ کہا کرتے تھے کہ
آپ ﷺ کو تیس مردوں کی قوت عطا فرمائی گئی ہے۔
سعید نے قنادہ سے مروی کی کہ حضرت انس نے اُن سے
تو ازواج مطہرات بیان فرمائیں۔

مذی کو دھونا اور اُس سے

غسل لازم آتا

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ
میری مذی بہت نکلتی تھی تو میں نے حضور ﷺ کی
صاحبزادی کی وجہ سے ایک شخص سے کہا کہ نبی
کریم ﷺ سے پوچھئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وضو
کرو اور شرمگاہ کو دھولیا کرو۔

جو خوشبو لگا کر غسل کرے

اور خوشبو کا اثر باقی رہے

محمد بن منتشر کا بیان ہے کہ میں نے ام المومنین

حضرت عائشہ سے حضرت ابن عمر کا قول: ”مجھے یہ پسند نہیں کہ صبح کو احرام باندھوں اور مجھ سے خوشبو آئے۔“ بیان کر کے حکم پوچھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگاتی۔ پھر اپنی ازواجِ مطہرات کے پاس دورہ فرماتے۔ پھر صبح کو احرام باندھ لیتے۔

آدم بن ابویاس، شعبہ، حکم، ابراہیم، اسود سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: گویا میں نبی کریم ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں جب کہ آپ ﷺ حالتِ احرام میں تھے۔

بالوں میں خلال کرنا اور چلد گیلی ہونے کا یقین ہو جانے پر پانی بہا دینا

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت فرماتے تو اپنے مبارک ہاتھوں کو دھوتے اور نماز جیسا وضو فرماتے۔ پھر غسل فرماتے یعنی اپنے دستِ مبارک سے بالوں میں خلال کرتے۔ جب یقین ہو جاتا کہ جلد تر ہو گئی ہے تو اس پر تین مرتبہ پانی ڈالتے، پھر سارے جسم کو دھوتے۔

وہ فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے، دونوں اس سے چلوؤں سے پانی لیتے۔

عَوَانَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُثَنَّى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ، قَدْ كَرِهَتْ لَهَا قَوْلُ ابْنِ عُثْمَرَ: مَا أَحَبُّ أَنْ أَصْبَحَ مُحَرِّمًا أَنْضَخُ طَيِّبًا، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَكَا طَيِّبُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ طَافَ فِي نِسَائِهِ، ثُمَّ أَصْبَحَ مُحَرِّمًا

271- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطَّيِّبِ فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحَرِّمٌ

15- بَابُ تَخْلِيلِ الشَّعْرِ، حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ أَرَوَى بَشَرَتَهُ أَفَاضَ عَلَيْهِ

272- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، غَسَلَ يَدَيْهِ، وَتَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اغْتَسَلَ، ثُمَّ يُخْلِلُ بِيَدِهِ شَعْرَهُ، حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ أَرَوَى بَشَرَتَهُ، أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ

273- وَقَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَكَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِكَاءٍ وَاحِدٍ، نَغْرِفُ مِنْهُ جَمِيعًا

271- النظر الحديث: 5923, 5918, 1538، صحيح مسلم: 2828، سنن نسائي: 2696

272- سنن نسائي: 418

273- راجع الحديث: 250، سنن نسائي: 409, 232

16- بَابٌ مَنْ تَوَضَّأَ فِي الْجَنَابَةِ، ثُمَّ
غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ، وَلَمْ يُعِدْ غَسْلَ
مَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مَرَّةً أُخْرَى

274 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى، قَالَ:

أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ،
عَنْ سَالِمٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ: وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوءَ الْجَنَابَةِ، فَأَكْفَأَ بِيَمِينِهِ عَلَى
شِمَالِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ، ثُمَّ ضَرَبَ
يَدَهُ بِالْأَرْضِ أَوْ الْحَائِطِ، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ
مَضَضَ وَاسْتَلْشَقَّ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ
أَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ، ثُمَّ غَسَلَ جَسَدَهُ، ثُمَّ
تَنَعَّى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ قَالَتْ: فَأَتَيْتُهُ بِخِرْقَةٍ فَلَمْ
يُرِدْهَا، فَجَعَلَ يَنْفُضُ بِيَدِهِ

17- بَابٌ إِذَا ذَكَرَ فِي الْمَسْجِدِ أَنَّهُ

جُنُبٌ، يَخْرُجُ كَمَا هُوَ، وَلَا يَتَيَّمَّمُ

275 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

عُمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَقِيمَتِ الصَّلَاةُ
وَعَلَيْتِ الطُّفُوفَ قِيَامًا، فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ ذَكَرَ
أَنَّهُ جُنُبٌ، فَقَالَ لَنَا: مَكَانَكُمْ ثُمَّ رَجَعَ فَاعْتَسَلَ،
ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا وَرَأْسُهُ يَفْظُرُ، فَكَبَّرَ فَصَلَّيْنَا مَعَهُ

جو حالت جنابت میں وضو کرے، پھر تمام
جسم کو دھوئے لیکن اعضائے وضو کو

دوبارہ نہ دھوئے

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:
رسول اللہ ﷺ کے غسل جنابت کے لیے پانی رکھا گیا
پس آپ ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر
دو یا تین دفعہ پانی ڈالا۔ پھر اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ پھر اپنا
ہاتھ زمین یا دیوار پر دو یا تین مرتبہ مارا۔ پھر گلی کی اور
ناک میں پانی لیا نیز اپنے مبارک چہرے اور کلائیوں کو
دھویا۔ پھر اپنے سر پر پانی بہایا پھر اس جگہ سے ہٹ کر پیر
دھوئے۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے ایک کپڑا پیش کیا تو
قبول نہ فرمایا اور اپنے ہاتھ سے پونچھتے رہے۔

جب مسجد میں جنبی ہونا یاد آ جائے تو اسی

طرح نکل جائے اور تیمم نہ کرے

ابوسلمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نماز کی اقامت کہی گئی اور کھڑے
ہو کر صفیں برابر کر لی گئیں تو رسول اللہ ﷺ ہمارے
پاس تشریف لائے۔ جب اپنے مصلے پر کھڑے ہوئے تو
آپ ﷺ کو جنبی ہونا یاد آیا۔ ہم سے فرمایا کہ اپنی جگہ
پر رہنا۔ پھر جا کر غسل کیا اور ہمارے پاس تشریف لائے
اور سرمبارک سے پانی ٹپک رہا تھا۔ پس تکبیر کہی اور

كَاتِبُهُ عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَزَوَّاهُ الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

ہمارے ساتھ نماز پڑھی۔ متابعت کی اس کی عبدالاعلیٰ معمر نے زہری سے اور مروی کیا اسے اوزاعی نے زہری سے۔

غسل جنابت کے بعد

دونوں ہاتھوں کو جھاڑنا

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کے غسل کے لیے پانی رکھا اور کپڑے سے پردہ کر دیا۔ آپ ﷺ نے ہاتھ پر پانی ڈال کر انہیں دھویا۔ پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ پس اپنا ہاتھ زمین پر مار کر رگڑا پھر اُسے دھویا۔ چنانچہ کلی کی اور ناک میں پانی لیا اور مبارک چہرے اور کلائیوں کو دھویا۔ پھر اپنے سر پر پانی بہایا اور اپنے جسم پر پانی ڈالا۔ پھر دور ہٹ کر اپنے پیر دھوئے میں نے ایک کپڑا پیش کیا تو نہ لیا اور اپنے ہاتھوں کو جھاڑتے ہوئے تشریف لے گئے۔

جو سر کے دائیں سے

غسل شروع کرے

صفیہ بنت شیبہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب ہم میں سے کسی کو جنابت ہوتی تو اپنے ہاتھوں سے تین لپ پانی اپنے سر پر بہاتیں پھر اپنے ایک ہاتھ سے سر کی دائیں جانب کو اور دوسرے ہاتھ سے بائیں جانب کو رگڑا جاتا۔

18- بَابُ نَفْضِ الْيَدَيْنِ مِنَ الْغُسْلِ عَنِ الْجَنَابَةِ

276- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَازِمَةَ

قَالَ: سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَتْ مَيْمُونَةُ: وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا، فَسَوَّيْتُهُ بِغُوبٍ، وَصَبَّ عَلَى يَدَيْهِ، فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ صَبَّ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ، فَغَسَلَ فَرْجَهُ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ، فَمَسَحَهَا، ثُمَّ غَسَلَهَا، فَمَضَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَفَرَاعِيَهُ، ثُمَّ صَبَّ عَلَى رَأْسِهِ وَأَفَاضَ عَلَى جَسَدِهِ، ثُمَّ تَدَخَّى، فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ، فَنَاولَتْهُ ثَوْبًا فَلَمْ يَأْخُذْهُ، فَانْطَلَقَ وَهُوَ يَنْفُضُ يَدَيْهِ

19- بَابُ مَنْ بَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ

الْأَيْمَنِ فِي الْغُسْلِ

277- حَدَّثَنَا حَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا

إِبْرَاهِيمُ بْنُ كَافِعٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنَّا إِذَا أَصَابَتْ أَحَدًا جَنَابَةٌ، أَخَذَتْ بِيَدَيْهَا فَلَا تَأْخُذُ رَأْسَهَا، ثُمَّ تَأْخُذُ بِيَدِهَا عَلَى شِقِّهَا الْأَيْمَنِ، وَبِيَدِهَا الْأُخْرَى عَلَى شِقِّهَا الْأَيْسَرِ

276- راجع الحديث: 249

277- سنن ابوداؤد: 253

20- بَابُ مَنْ اغْتَسَلَ عَزِيًّا وَحْدَهُ فِي

الْخَلْوَةِ وَمَنْ تَسَلَّى فَالتَّسَلَّى أَفْضَلُ

وَقَالَ بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَا
مِنْهُ مِنَ النَّاسِ

278 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "كَانَتْ
بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً، يَنْظُرُ
بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، وَكَانَ مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ، فَقَالُوا: وَاللَّهِ مَا يَمْنَعُ
مُوسَى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ أَخَذَ، فَذَهَبَ مَرَّةً
يَغْتَسِلُ، فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ، فَفَرَ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ،
فَخَرَجَ مُوسَى فِي الثَّرْبَةِ يَقُولُ: ثَوْبِي يَا حَجَرُ، حَتَّى نَظَرْتُ
بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلَى مُوسَى، فَقَالُوا: وَاللَّهِ مَا يَمْنَعُ
مِنْ بَابِ وَأَخَذَ ثَوْبَهُ، فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا" فَقَالَ
أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاللَّهِ إِنَّهُ لَنَدَبَ بِالْحَجَرِ، سِتَّةً أَوْ سَبْعَةً،
ضَرْبًا بِالْحَجَرِ

279 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عَزِيًّا،
فَكَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ كَثَبٍ فَجَعَلَ أَيُّوبُ يَخْتَمِي فِي
ثَوْبِهِ، فَتَنَادَاهُ رَبُّهُ: يَا أَيُّوبُ، أَلَمْ أَكُنْ أَغْنِيْكَ عَمَّا

جو تنہائی میں برہنہ نہائے اور دوسرے نے

پردہ کیا تو پردہ کرنا افضل ہے

بہز، ان کے والد ماجد، ان کے جد امجد نے نبی
کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ لوگوں سے زیادہ اللہ
تعالیٰ مستحق ہے کہ اُس سے حیا کی جائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل برہنہ غسل کیا
کرتے اور ایک دوسرے کو دیکھتے رہتے جب کہ حضرت
موسیٰ تنہا غسل کرتے۔ لوگوں نے کہا کہ خدا کی قسم،
حضرت موسیٰ ہمارے ساتھ اسی لیے غسل نہیں کرتے کہ
ان کے خبیثے پھولے ہوئے ہیں۔ ایک مرتبہ وہ غسل
کرنے لگے اور اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ دیئے۔
پتھر کپڑے لے کر بھاگا اور حضرت موسیٰ نے اس کا پیچھا
کیا اور کہتے: اے پتھر! میرے کپڑے، اے پتھر!
میرے کپڑے۔ حتیٰ کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ کو
دیکھ لیا اور کہا: خدا کی قسم، موسیٰ کو کچھ نہیں۔ انہوں نے
کپڑے لے لیے اور پتھر کو ضرب لگائی۔ حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: خدا کی قسم، حضرت
موسیٰ علیہ السلام کی ضرب کے پتھر پر چھ یا سات نشان
ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے مروی
ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام برہنہ غسل فرما رہے تھے تو
ان پر سونے کی ٹڈیاں برسنے لگیں۔ حضرت ایوب علیہ
السلام انہیں اپنے کپڑے میں اکٹھا کرنے لگے۔ ان کے

رب نے ندا فرمائی اے ایوب! جو تو دیکھتا ہے کیا میں نے تجھے اس سے بے نیاز نہیں کر دیا ہے؟ عرض کی کہ تیری عزت کی قسم، کیوں نہیں لیکن میں تیری برکت سے بے نیاز نہیں ہو سکتا اور مروی کیا ہے اسے ابراہیم، موسیٰ بن عقبہ، صفوان، عطاء بن یسار، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے کہ حضرت ایوب علیہ السلام برہنہ غسل کر رہے تھے۔

نہاتے وقت لوگوں کے

سامنے پردہ کرنا

ابومرہ مولیٰ اُمّ ہانی بنت ابوطالب سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت اُمّ ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ فتح مکہ کے سال میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی تو آپ ﷺ کو غسل فرماتے ہوئے پایا اور فاطمہ نے پردہ کیا ہوا تھا۔ فرمایا کہ یہ کون ہے؟ عرض کی کہ میں اُمّ ہانی ہوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کے لیے پردہ کر دیا جب کہ آپ ﷺ غسل جنابت فرما رہے تھے، آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنی شرمگاہ کو دھویا اور جو کچھ لگ گیا تھا۔ پھر اپنا ہاتھ دیوار یا زمین پر ملا۔ پھر نماز جیسا وضو کیا سوائے پیروں کے۔ پھر اپنے مبارک جسم پر پانی ڈالا۔

تَرَى، قَالَ: بَلَى وَعِزَّتِكَ، وَلَكِنْ لَا غِيَى لِي عَنْ بَرَكَتِكَ " وَرَوَاهُ ابْرَاهِيمُ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيًا

21- بَابُ التَّسْتُرِ فِي الْغُسْلِ

عِنْدَ النَّاسِ

280- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْتَبٍ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّظَرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَا مَرْثَدَةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِي بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِي بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ: فَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ فَقَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ فَقُلْتُ: أَنَا أُمُّ هَانِي

281- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ: سَتَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَعَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ صَبَّ بِمِيمِيهِ عَلَى شِمَالِهِ فَعَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ ثُمَّ مَسَحَ بِيَدِهِ عَلَى الْحَائِطِ أَوْ الْأَرْضِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ غَيْرَ رَجُلِيهِ ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى جَسَدِهِ

280- النظر الحديث: 357, 3171, 6158، صحيح مسلم: 1666، سنن ترمذی: 2734, 1579، سنن ابن

ماجه: 465

281- راجع الحديث: 239, 349

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

الْمَاءِ ثُمَّ تَغْتَسِلُ، فَعَسَلَ قَدَمَيْهِ تَابِعَهُ أَبُو عَوَّانَةَ،
وَابْنُ فَضِيلٍ فِي السُّنَنِ

پھر اس جگہ سے ہٹ کر جا کر اپنے پیر دھوئے۔ پردے
کے بارے میں ابو عوانہ اور ابن فضیل نے ان کی متابعت
کی ہے۔

22- بَابُ إِذَا احْتَلَمَتِ الْمَرْأَةُ

282 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
زَيْدِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أُمِّ
الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ امْرَأَةُ أَبِي
طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، هَلْ عَلَى
الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلِ إِذَا هِيَ احْتَلَمَتْ؟ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ

جب عورت کو احتلام ہو جائے

زینب بنت ابوسلمہ نے اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ حضرت ابوطحہ کی
بیوی حضرت اُمّ سلیم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت
اقدم میں حاضر ہو کر عرض گرا ہوئیں کہ یا رسول
اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے حیا نہیں فرماتا
تو کیا عورت پر غسل ہے جب کہ اُسے احتلام ہو جائے؟
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں جب کہ وہ پانی دیکھے۔

23- بَابُ عَرَقِ الْجَنْبِ، وَأَنَّ

الْمُسْلِمَ لَا يَتَجَسَّسُ

283 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا

يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ أَبِي
رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَقِيَهِ فِي بَعْضِ طَرِيقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ جُنُبٌ،
فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ قَدْهَبٌ فَأَغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ:
أَتَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنْتُ جُنُبًا، فَكَرِهْتُ
أَنْ أَجَالِسَكَ وَأَنَا عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ فَقَالَ: سُبْحَانَ
اللَّهِ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَتَجَسَّسُ

جنبی کا پسینہ اور یہ کہ مسلمان

ناپاک نہیں ہوتا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
کہ نبی کریم ﷺ انہیں مدینہ منورہ کی کسی راہ میں ملے
جب کہ یہ جنبی تھے۔ میں آپ ﷺ سے ایک جانب
ہو گیا۔ جا کر غسل کیا اور بارگاہ اقدس میں حاضر ہو گیا۔
فرمایا کہ اے ابو ہریرہ! تم کہاں تھے عرض کی کہ میں جنبی
تھا لہذا طہارت کے بغیر آپ کی خدمت میں حاضر ہونا
میں نے ناپسند کیا۔ فرمایا کہ سبحان اللہ مومن کبھی ناپاک
نہیں ہوتا۔

24- بَابُ: الْجَنْبُ يَخْرُجُ

وَيَمْشِي فِي السُّوقِ وَغَيْرِهِ

جنبی کا بازار وغیرہ

میں جانا

282- راجع الحديث: 130

283- صحيح مسلم: 822، سنن ابوداؤد: 231، سنن نسائي: 269، سنن ابن ماجه: 534

عطاء کا قول ہے کہ بچے لگو اسکا ہے، ناخن کٹوا سکتا ہے اور سر منڈوا سکتا ہے اگرچہ وضو نہ کیا ہو۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو بتایا کہ نبی کریم ﷺ ایک ہی رات میں اپنی ازواج مطہرات کے پاس دورہ فرمالیا کرتے تھے اور ان دنوں آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کی تعداد نو تھی۔

ابورافع سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مجھے ملے اور میں جنبی تھا آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور میں آپ ﷺ کے ساتھ چلتا رہا۔ حتیٰ کہ آپ تشریف فرما ہوئے تو میں ہٹ گیا اور مکان پر آکر غسل کیا اور بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ تشریف فرما تھے۔ فرمایا کہ اے ابو ہریرہ! تم کہاں تھے؟ میں نے عرض کر دی۔ فرمایا: سبحان اللہ، مومن ناپاک نہیں ہوتا۔

جنبی کا غسل سے پہلے وضو کر کے

گھر میں رہنا

ابوسلمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ کیا نبی کریم ﷺ حالت جنابت میں سو جاتے تھے؟ فرمایا: ہاں اور وضو فرمایا کرتے تھے۔

جنبی کا سو جانا

وَقَالَ عَطَاءٌ: يَخْتَجِمُ الْجُنُبُ وَيَقْلَمُ أَظْفَارَهُ وَيَخْلِقُ رَأْسَهُ. وَإِنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ

284 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَمَادٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ. وَلَهُ يَوْمَ مِئَةِ نِسْوَةٍ

285 - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ بَكْرِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جُنُبٌ فَأَخَذَ بِيَدِي، فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى قَعَدَ فَاِنْسَلَسْتُ. فَأَتَيْتُ الرَّحْلَ. فَأَغْتَسَلْتُ ثُمَّ جُمْتُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ: أَتَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هِرَّةٍ، فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ يَا أَبَا هِرَّةٍ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ

25- بَابُ كَيْفُونَةِ الْجُنُبِ فِي الْبَيْتِ،

إِذَا تَوَضَّأَ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ

286- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ، وَشَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ "أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُودُ وَهُوَ جُنُبٌ، قَالَتْ: نَعَمْ وَيَتَوَضَّأُ"

287- رَاجِعُ الْحَدِيثِ: 283

26- بَابُ تَوَمِّ الْجُنُبِ

284- انظر الحديث: 268، سنن نسائي: 3198، 148

285- راجع الحديث: 283

286- انظر الحديث: 288

287 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ قُدِّ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ، قَالَ: نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ، فَلْيَزِدْهُ وَهُوَ جُنُبٌ

27- بَابُ الْجُنُبِ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَنَامُ

288 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ، وَهُوَ جُنُبٌ، غَسَلَ فَرْجَهُ، وَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ

289 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: اسْتَفْتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ، قَالَ: نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ

290 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ: ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَاغْتَسَلَ ذَكَرَكَ، ثُمَّ نَمَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ ہم میں سے کوئی حالت جنابت میں سو سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں جب کہ تم میں سے کوئی وضو کر لے تو وہ حالت جنابت میں سو جائے۔

جنبی وضو کر لے پھر سو جائے

عروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جب حالت جنابت میں سونا چاہتے تو اپنی شرمگاہ کو دھوتے اور نماز جیسا وضو کر لیا کرتے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے فتویٰ لیا کہ کیا ہم میں سے کوئی حالت جنابت میں سو جائے۔ فرمایا: ہاں جب کہ وہ وضو کر لے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا کہ انہیں رات کو جنابت ہو جاتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا: وضو کرو، اپنی شرمگاہ کو دھولیا کرو اور سو جایا کرو۔

287- انظر الحديث: 289, 290

288- راجع الحديث: 286

289- راجع الحديث: 287

290- صحيح مسلم: 702، سنن ابوداؤد: 221، سنن نسائي: 260

28- بَابُ: إِذَا التَّكَلَّى الْخُتَّانِ

291- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ قُصَّالَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعْبَيْهِمَا الْأَرْبَعِ، ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ كَاتِبُهُ عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، عَنْ شُعْبَةَ، مِثْلَهُ وَقَالَ مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ مِثْلَهُ

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا أَجْوَدُ وَأَوْكَدُ وَأَمَّا بَيْنَنَا الْحَدِيثُ الْأَخْرَجَ لَنَا فِيهِمُ وَالْغُسْلُ أَحْوْطُ

جب دونوں ختنے مل جائیں؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب آدمی اپنی بیوی کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھ جائے اور اُس کے ساتھ عمل زوجیت کرے تو اُس پر غسل واجب ہو گیا۔ متابعت کی اس کی عمر و نے شعبہ سے اور موسیٰ، ابان، قتادہ حسن سے اسی طرح مروی ہے۔

امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ یہی زیادہ عمدہ اور ٹھوس بات ہے اور ہم نے آخری حدیث کو لوگوں کے اختلاف کے سبب بیان کیا ہے اور زیادہ احتیاط غسل میں ہی ہے۔

29- بَابُ غَسْلِ مَا يُصِيبُ مِنْ فَرْجِ الْمَرْأَةِ

292- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنِ الْحُسَيْنِ، قَالَ: يَحْيَى، وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجَهَنِّيَّ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عُمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَلَمْ يَمْنِ، قَالَ: عُمَانُ: يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَيَغْسِلُ ذِكْرَهُ قَالَ عُمَانُ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ، وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ وَأَبِي بَكْرٍ

عورت کی شرمگاہ سے لگی ہوئی تری کو دھونا

عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت زید بن خالد جہنی نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آدمی اپنی بیوی سے جماع کرے اور انزال نہ ہو تو کیا کرے! حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز جیسا وضو کرے اور اپنی شرمگاہ کو دھو لے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہی سنا ہے۔ میں (حضرت زید) نے حضرت علی، حضرت زبیر بن العوام، حضرت طلحہ بن عبید اللہ اور حضرت ابی بن کعب سے پوچھا تو انہوں نے بھی یہی حکم

بتایا۔ مجھے (یعنی راوی کو) خبر دی ابو سلمہ، عروہ بن زبیر
حضرت ابو ایوب نے رسول اللہ ﷺ سے یہی سنا
ہے۔

كَعْبٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ - فَأَمَرُوهُ بِذَلِكَ. قَالَ:
يَحْيَى. وَأُخْبِرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ
أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
کہ حضرت اُمّی بن کعب نے عرض کی: یا رسول
اللہ ﷺ! جب مرد عورت سے جماع کرے اور انزال
نہ ہو؟ فرمایا کہ عورت سے جو چیز لگی ہو اُسے دھو دے اور
وضو کر کے نماز پڑھ لے۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا
کہ زیادہ احتیاط غسل میں ہے اور یہی آخری حکم ہے۔ ہم
نے اسے لوگوں کے اختلاف کے سبب بیان کیا ہے اور
پانی زیادہ پاک کرنے والا ہے۔

293 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ
هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو
أَيُّوبَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ قَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ: إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فَلَمْ يُنْزِلْ؛
قَالَ: يَغْسِلُ مَا مَسَّ الْمَرْأَةَ مِنْهُ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ
وَيُصَلِّي قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: الْغَسْلُ أَحْوْظُ. وَذَلِكَ
الْآخِرُ، وَإِنَّمَا بَيَّنَّا لِاخْتِلَافِهِمْ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

6- کتاب الحيض

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذَى فَأَعْرِضُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ) (البقرة: 222) - إِلَى قَوْلِهِ - (وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ) (البقرة: 222)

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حيض کا بیان

اور ارشاد خداوندی ہے: ”ترجمہ کنز الایمان: اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں اور ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک پاک نہ ہو لیں پھر جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا بیشک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو (پارہ ۲، البقرة: ۲۲۲)“

حيض کی شروعات کیسے ہوئی؟ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: یہ امر اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دیا ہے

1- بَابُ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْحَيْضِ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ

وَقَالَ بَعْضُهُمْ: كَانَ أَوَّلُ مَا أُرْسِلَ الْحَيْضُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَحَدِيثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ

294 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: خَرَجْنَا لَا تَرَى إِلَّا الْحَجَّ، فَلَمَّا كُنَّا بِبَيْتِ رَبِّ حِطُّ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي، قَالَ: مَا لِكَ أَنْفُسِي؟

بعض نے کہا ہے کہ سب سے پہلے حیض بنی اسرائیل میں بھیجا گیا۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی حدیث زیادہ قابل اعتماد ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہم حج کے لیے نکلے۔ جب مقام سرف پر تھے تو مجھے حیض آگیا۔ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا، کیا حیض آگیا؟ میں نے کہا، ہاں۔ فرمایا کہ یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دیا ہے۔ تم بھی دوسرے

294- انظر الحديث: 7229, 6157, 5559, 5548, 5329, 4408, 4401, 4395, 2984, 2952,

1788, 1787, 1786, 1783, 1772, 771, 1762, 1757, 1733, 1720, 1709, 1650,

1638, 1562, 1561, 1560, 1556, 1518, 1516, 328, 319, 317, 316, 305 صحیح

مسلم: 119، سنن نسائی: 2740, 347, 289، سنن ابن ماجہ: 2963

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حاجیوں کی طرح سب کام کرتی رہو صرف بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواجِ مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی دی۔

حائضہ کا اپنے شوہر کے سر کو دھونا اور اس میں کنگھا کرنا

عروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے سر اقدس میں کنگھا کر دیا کرتی جبکہ میں حائضہ ہوتی۔

عروہ سے پوچھا گیا کہ حائضہ بیوی میری خدمت کر سکتی ہے یا حالتِ جنابت میں میرے قریب آ سکتی ہے؟ عروہ نے فرمایا کہ میری بیوی تو ہر حالت میں خدمت کرتی ہے اور اس میں کسی کے لیے بھی حرج نہیں ہے کیونکہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ وہ حائضہ ہو کر رسول اللہ ﷺ کے سر اقدس میں کنگھا کر دیتیں اور رسول اللہ ﷺ اُس وقت مسجد میں معتکف ہوتے تو اپنا سر اقدس اُن کے قریب کر دیتے اور وہ اپنے حجرے میں ہوتے ہوئے کنگھا کر دیتیں جبکہ حائضہ ہوتیں۔

مرد کا اپنی حائضہ بیوی کی گود میں تلاوت کرنا

ابوداؤد اپنی خادمہ کو حالتِ حیض میں ابورزین کے پاس بھیجتے اور وہ قرآن مجید کو فیتے سے پکڑ کر لے آتی۔

قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى نَبَاتٍ آدَمَ، فَأَقْبَضِي مَا يَقْبِضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطْلُوِي بِالنَّيْتِ قَالَتْ: وَهَظِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالنَّبْرِ

2- بَابُ غَسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا وَتَرْجِيلِهِ

295 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أُرْجِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ

296 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرْجُجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّهُ سُئِلَ أَتَخْدُمُنِي الْحَائِضُ أَوْ تَدْنُو مِنِّي الْمَرْأَةُ وَهِيَ جُنُبٌ؟ فَقَالَ عُرْوَةُ: كُلُّ ذَلِكَ عَلَى هَدْيٍ، وَكُلُّ ذَلِكَ تَخْدُمُنِي وَلَيْسَ عَلَى أَحَدٍ فِي ذَلِكَ بَأْسٌ أَخْبَرَنِي عَائِشَةُ: أَنَّهَا كَانَتْ تُرْجِلُ، تُعْنِي رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِيَ حَائِضٌ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْنِي مُتَاوِرٌ فِي الْمَسْجِدِ، يُدْنِي لَهَا رَأْسَهُ، وَهِيَ فِي خُجْرَتِهَا، فَتُرْجَلُهُ وَهِيَ حَائِضٌ

3- بَابُ قِرَاءَةِ الرَّجُلِ فِي خُجْرَةِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ

وَكَانَ أَبُو وَائِلٍ: يُزِيلُ خَادِمَهُ وَهِيَ حَائِضٌ إِلَى أَبِي رَزِينٍ، فَتَأْتِيهِ بِالنَّصْفِ، فَتُنْسِكُهُ بِعِلَاقَتِهِ

297 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، سَمِعَ زُهَيْرًا، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَهْبَةَ، أَنَّ أُمَّهُ، حَدَّثَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ يَتَكَبَّرُ فِي حَجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ

منصور بن صفیہ کی والدہ ماجدہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ میری گود سے ٹیک لگا لیتے حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔ پھر تلاوت قرآن فرماتے۔

فائدہ: غسل مسنون کے بعد فرض غسلوں کا ذکر فرما رہے ہیں۔ حیض اور حوض کے لغوی معنی بہنا ہیں۔ شریعت میں عورتوں کے ماہواری خون کو جو رحم سے آئے حیض کہا جاتا ہے۔ ولادت کے بعد آنے والا خون نفاس کہلاتا ہے۔ بیماری کا خون استحاضہ۔ حیض کی مدت کم از کم تین دن رات اور زیادہ سے زیادہ دس دن و رات۔ نفاس کی کم مدت ایک ساعت اور زیادہ چالیس دن ہے، استحاضہ کی کوئی مدت نہیں۔ حیض و نفاس کے احکام جنابت کی طرح ہیں کہ اس میں نماز و روزہ، قرآن شریف پڑھنا، چھونا، مسجد میں جانا سب حرام ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۵۱۱)

4- بَابُ مَنْ سَمِيَ النَّفَاسِ حَيْضًا، وَالْحَيْضَ نَفَاسًا

جو حیض کو نفاس کہے

298 - حَدَّثَنَا الْبَيْهَقِيُّ بْنُ إِبرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ، حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ: بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مُضْطَجِعَةً فِي خِمِصَةٍ، إِذْ حِضْتُ، فَأَنْسَلْتُ، فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيضَتِي، قَالَ: أَنْفَسْتَ قُلْتُ: نَعَمْ، فَدَعَانِي، فَأَضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَبِيلَةِ

زینب بنت اُم سلمہ سے مروی ہے کہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ مجھے حیض آگیا۔ میں جا کر حیض کے کپڑے پہن آئی فرمایا کہ کیا تمہیں نفاس آگیا۔ عرض کی۔ ہاں۔ آپ ﷺ نے مجھے بلایا تو میں آپ ﷺ کے ساتھ چادر میں لیٹ گئی۔

5- بَابُ مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

حائضہ سے مباشرت کرنا

299 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أُغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ بَلَا نَا جُنُبَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں اور نبی کریم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے اور دونوں جنبی ہوتے۔

297- انظر الحديث: 7549، صحيح مسلم: 691، سنن نسائي: 379، 273، سنن ابن ماجه: 634

298- انظر الحديث: 1929، 323، 322، صحيح مسلم: 681، سنن نسائي: 369، 282

299- انظر الحديث: 250، صحيح مسلم: 686، سنن ابوداؤد: 77، سنن نسائي: 411، 235، 234

300 - وَكَانَ يَأْمُرُنِي، فَأَلْزَمْتُ، فَيَبْأُشِرُنِي وَأَنَا

حَائِضٌ

301 - وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَهُوَ مُغْتَسِكٌ

فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ

302 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ هُوَ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا، فَأَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبْأُشِرَهَا "أَمْرَهَا أَنْ تَلْزَرَ فِي قَوْرِ حَيْضَتِهَا، ثُمَّ يَبْأُشِرُهَا، قَالَتْ: وَأَيْكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ، كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ إِرْبَهُ "تَابِعَهُ خَالِدٌ وَجَرِيرٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ

303 - حَدَّثَنَا أَبُو الثُّغَمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَاحِدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مَيْمُونَةَ، تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَبْأُشِرَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ أَمْرَهَا، فَأَلْزَمَتْ وَهِيَ حَائِضٌ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ

6- بَابُ تَرْكِ الْحَائِضِ الصَّوْمِ

304 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ:

اور حکم فرمانے پر ازار باندھ لیتی تو مجھ سے مباشرت فرماتے جبکہ حائضہ ہوتی۔

اور حالت اعتکاف میں اپنا سراقدس میری جانب نکال دیتے تو میں حائضہ ہو کر دھو دیا کرتی۔

عبدالرحمن بن اسود کے والد ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب ہم میں سے کسی کو حیض ہوتا اور رسول اللہ ﷺ اُس کے ساتھ مباشرت کا ارادہ فرماتے تو حالت حیض میں اُسے ازار باندھنے کا حکم فرماتے۔ پھر اُس سے مباشرت فرماتے فرمایا کہ تم میں سے نبی کریم ﷺ کی طرح کون اپنی خواہش پر قابو رکھتا ہے۔ خالد اور جریر نے شیبانی سے اس کی متابعت کی ہے۔

عبداللہ بن شداد سے مروی ہے کہ حضرت ميمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنی ازواجِ مطہرات میں سے جب کسی کے ساتھ مباشرت کا ارادہ فرماتے تو اُسے ازار باندھنے کا حکم فرماتے حالانکہ وہ حائضہ ہوتی۔ اسے سفیان نے بھی شیبانی سے مروی کیا ہے۔

حائضہ کا روزے چھوڑنا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

300- النظر الحديث: 2030, 302، صحيح مسلم: 132، سنن ابو داود: 268، سنن ترمذی: 132، سنن نسائي: 285

سنن ابن ماجه: 636

301- راجع الحديث: 295، صحيح مسلم: 686، سنن نسائي: 385, 274

302- راجع الحديث: 300، صحيح مسلم: 678، سنن ابو داود: 273، سنن ابن ماجه: 435

303- صحيح مسلم: 679، سنن ابو داود: 2167

304- النظر الحديث: 1462, 1951, 2658، صحيح مسلم: 2050, 239، سنن ابو داود: 1288، سنن

نسائي: 1578, 1575

ہے کہ عید الاضحیٰ یا عید الفطر کو رسول اللہ ﷺ عید گاہ کی جانب تشریف لے گئے تو عورتوں کے پاس سے گزرے۔ فرمایا کہ اے عورتو! صدقہ کرو کیونکہ میں نے دوزخ میں تمہاری تعداد زیادہ دیکھی ہے۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ وہ کس لیے؟ فرمایا کہ زیادہ لعنت کرنے اور خاوند کی ناشکری کرنے کے سبب۔ میں نے کسی ناقص عقل اور دین والی کو نہیں دیکھا جو تمہاری طرح دانش مند آدمی پر بھی حلیہ پالیتی ہو۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ ہمارے دین اور ہماری عقل کی کمی کیا ہے؟ فرمایا: کیا تمہاری گواہی مرد کی گواہی سے نصف نہیں ہے؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ تمہاری عقل کی کمی کے باعث ہے۔ کیا یہ نہیں کہ جب تم حائضہ ہو تو نہ نماز پڑھتی ہو اور نہ روزے رکھتی ہو۔ عرض کی کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہی اُس کے دین کی کمی ہے۔

حائضہ طواف بیت اللہ کے علاوہ

تمام مناسک حج ادا کرے

ابراہیم نے کہا کہ اُس کے ایک آیت پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت ابن عباس جنبی کی قرأت میں کوئی حرج نہ جانتے سمجھتے تھے اور نبی کریم ﷺ ہر حالت میں ذکر الہی کر لیا کرتے تھے۔ حضرت اُم عطیہ فرماتی ہیں کہ ہمیں حکم دیا جاتا کہ حائضہ عورتوں کو عید گاہ کی جانب لائیں تاکہ وہ تکبیریں کہیں اور دعا کریں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے حضرت ابو سفیان نے بتایا کہ ہر قل نے نبی کریم ﷺ کا مکتوب مبارک منگا کر پڑھا تو اُس میں لکھا تھا: اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اے اہل کتاب

أُخْبِرْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ هُوَ ابْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَحْضَى أَوْ فِظْرٍ إِلَى الْمُصَلَّى، فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَيَايَ أَرِيئُكُمْ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ: وَبِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: تُكْفِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلِ وَدِينٍ أَكْثَرَ لِبَيْتِ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ، قُلْنَ: وَمَا نُقْصَانُ دِينِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلُ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ: بَلَى، قَالَ: فَذَلِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا، أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ: بَلَى، قَالَ: فَذَلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِينِهَا

7- بَابُ: تَقْضِي الْحَائِضُ الْمَنَاسِكَ

كُلَّهَا إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: لَا بَأْسَ أَنْ تَقْرَأَ الْآيَةَ، وَلَمْ يَرِ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالْقِرَاءَةِ لِلْجُنُبِ بَأْسًا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَايِهِ" وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ: كُنَّا نَوْمُرُ أَنْ يَخْرُجَ الْحَائِضُ فَيُكَبِّرُونَ بِتَكْبِيرِهِمْ وَيَدْعُونَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ، أَنَّ هِرْقَلَ دَعَا بِكِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَرَأَ فَإِذَا فِيهِ: "بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ (آل عمران: 64) " الْآيَةَ وَقَالَ عَطَاءٌ: عَنْ جَابِرٍ، حَاضَتْ عَائِشَةُ فَتَسَكَّتُ الْمَنَاسِكَ غَيْرَ

الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ وَلَا تُصَلِّيَ وَقَالَ الْحَكَمُ: "إِنِّي
لَأُذْبَحُ وَأَنَا جُنُبٌ وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَلَا تَأْكُلُوا
مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ) (الأنعام: 121)

ایک بات کی طرف آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان
برابر ہے کہ ہم عبادت نہ کریں مگر اللہ کی اور اُس کے ساتھ
کسی چیز کو شریک نہ کریں..... مُسْلِمُون تک۔ عطاء نے
حضرت جابر سے مروی کی ہے کہ حضرت عائشہ کو حیض آ گیا
تو انہوں نے طوافِ بیت اللہ کے علاوہ تمام مناسک حج ادا
کیے اور نماز نہ پڑھی۔ حکم نے کہا کہ میں جنابت کی حالت
میں جانور ذبح کر لیتا ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اور اُسے
مت کھاؤ جس پر (بوقتِ ذبح) اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔

قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہم حج کے لیے رسول
اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ جب ہم مقام سرف پر پہنچے تو
مجھے حیض آ گیا۔ نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف
لائے تو میں رو رہی تھی۔ فرمایا کہ تم کیوں رو رہی ہو۔
عرض کی کہ خدا کی قسم میں اس سال حج نہ کرتی۔ فرمایا کہ
شاید تمہیں حیض آ گیا ہے؟ عرض کی ہوئی ہاں۔ فرمایا کہ یہ
امر تو وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دی
ہے۔ پس جو دوسرے حاجی کرتے ہیں تم بھی وہی کرتی
رہنا اور بیت اللہ کا طواف نہ کرنا حتیٰ کہ پاک ہو جاؤ۔

استحاضہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی
ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں فاطمہ
بنت ابوجہش نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں پاک نہیں
رہتی تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
یہ ایک خونِ رگ ہے، حیض نہیں ہے۔ جب حیض کے دن
آئیں تو نماز چھوڑ دینا اور جب اُتنے دن گزر جائیں تو

305 - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ،
عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: خَرَجْنَا
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ،
فَلَمَّا جِئْنَا سِرْفَ طَبْعَةٍ، فَدَخَلَ عَلَيْكَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكِ؟
قُلْتُ: لَوِ دِدْتُ وَاللَّهِ أَنِّي لَمْ أَحْجِ الْعَامَ، قَالَ: لَعَلَّكِ
نَفْسٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّ ذَلِكَ شَيْءٌ كَتَبَهُ
اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ، فَاَفْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ
أَنْ لَا تَطْوِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهَرِي

8- بَابُ الْإِسْتِحَاضَةِ

306 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ:
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حَبِيشٍ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ،
إِنِّي لَا أَطْهَرُ أَفَادَعُ الصَّلَاةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ،

فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةَ فَأَتْرُكِي الصَّلَاةَ، فَإِذَا ذَهَبَ قَدْ هَارَ، فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِي

غسل کر کے، خون دھو کر، نماز پڑھا کرنا۔

حيض کے خون کو دھونا

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! جب ہم میں سے کسی عورت کے کپڑے میں خون حیض لگ جائے تو وہ کیا کرے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے کپڑے میں حیض کا خون لگ جائے تو اُسے مل ڈالے اور پھر پانی سے دھو کر اُس میں نماز پڑھ لے۔

9- بَابُ غَسْلِ دِمِ الْمَحِيضِ

307 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُثَنَّى، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَكْبَاهَا قَالَتْ: سَأَلْتُ امْرَأَةً رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ إِحْدَاكَ إِذَا أَصَابَتْ قُوبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَصَابَتْ قُوبَ إِحْدَاكِنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُضْهُ، ثُمَّ لَتَنْضُحْهُ بِمَاءٍ، ثُمَّ لَتُصَلِّي فِيهِ

308 - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَتْ إِحْدَاكَ تَحِيضُ، ثُمَّ تَقْرُضُ الدَّمَ مِنْ قُوبِهَا عِنْدَ طَهْرِهَا، فَتَغْسِلُهُ وَتَنْضُحُ عَلَى سَائِرِهِ، ثُمَّ تُصَلِّي فِيهِ

عبدالرحمن بن قاسم کے والد ماجد سے مروی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہم میں سے کسی کو حیض آتا تو پاک کرتے وقت وہ اپنے کپڑے سے خون کو کھرچ دیتی اور اُسے دھو کر سارے کپڑے پر پانی چھڑک دیتی اور پھر اُس میں نماز پڑھ لیتی۔

مستحاضہ کا

اعتکاف کرنا

10- بَابُ اعْتِكَافِ

الْمُسْتَحَاضَةِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اعتکاف میں تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ آپ کی ایک زوجہ مطہرہ بھی جو مستحاضہ تھیں اور

309 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ مَعَهُ بَعْضُ النِّسَاءِ

307- راجع الحديث: 227

308- سنن ابن ماجه: 630

309- النظر الحديث: 310, 311, 2037، سنن ابو داؤد: 2476، سنن ابن ماجه: 1780

خون کی تری دیکھتی تھیں۔ بعض وقت خون کے سبب وہ نیچے طشت رکھ لیتی تھیں۔ حضرت عائشہ نے کسم کا پانی دیکھا تو کہا یہ اسی طرح کا ہے جیسا کہ ہم نے فلاں (اُمّ المؤمنین) کا دیکھا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کی ازواج مطہرات میں سے ایک نے اعتکاف کیا۔ اُس نے خون اور زردی دیکھی اور اُس کے نیچے طشت تھا اور وہ نماز پڑھتی تھیں۔

عکرمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ انتہات المؤمنین میں سے ایک نے اعتکاف کیا اور وہ مستحاضہ تھیں۔

کیا عورت اُس کپڑے میں نماز پڑھے جس میں حیض آیا تھا؟

مجاہد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہم میں سے کسی کے پاس ایک کپڑے سے زیادہ نہیں ہوتا تھا اور حیض اُسی میں آتا تھا۔ جب اُس میں خون وغیرہ کوئی چیز لگ جاتی تو تھوک سے تر کر کے ناخن سے اُسے کھرچ دیا کرتے۔

غسل حیض کے وقت

عورت کا خوشبو لگانا

حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے

نِسَائِهِ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ تَرَى الدَّمَ، فَرِيحًا وَطَعْبَ الطَّلَسْتِ تَحْتَهَا مِنَ الدَّمِ، وَرَعِمَ أَنَّ عَائِشَةَ رَأَتْ مَاءَ الْعُصْفُرِ، فَقَالَتْ: كَانَ هَذَا شَيْءٌ كَأَنَّهُ فُلَانَةٌ تَجِدُهُ

310 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: اعْتَكَفْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً مِنْ أَزْوَاجِهِ، فَكَانَتْ تَرَى الدَّمَ وَالْصُّفْرَةَ وَالطَّلَسْتِ تَحْتَهَا وَهِيَ تُصَلِّي

311 - حَدَّثَنَا مُسْلَبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ بَعْضَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ اعْتَكَفَتْ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ

11 - بَاب: هَلْ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ

فِي ثَوْبٍ حَاضَتْ فِيهِ؟

312 - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ تَافِعٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا كَانَ لِأَحَدَانَا إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ يَحِيضُ فِيهِ، فَإِذَا أَصَابَهُ شَيْءٌ مِنْ دَمٍ قَالَتْ بِرِيحِهَا، فَقَصَعَتْهُ بِظَفْرِهَا

12 - بَاب: الطِّيبُ لِلْمَرْأَةِ

عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ

313 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ،

310- راجع الحديث: 309

311- راجع الحديث: 309

312- سنن ابوداؤد: 358

313- النظر الحديث: 1278, 1279, 5340, 5341, 5342, 5343، صحيح مسلم: 3720, 3721, 3722

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کہ ہمیں میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے کی ممانعت کردی گئی تھی مگر اپنے خاوند کا چار ماہ دس دن ہے کہ نہ ہم شرمہ لگائیں اور نہ خوشبو اور نہ عصب کے علاوہ کوئی رنگ دار کپڑا پہنیں اور ہمیں اجازت دی کہ جب کوئی ہم میں سے حیض سے پاک ہو تو قسط اظفار استعمال کر سکتی تھی اور ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے سے ممانعت کردی گئی تھی۔ اسے ہشام بن حسان، حفصہ، حضرت اہم عطیہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: أَوْ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: كُنَّا نَكْتُمِي أَنْ نُحْدِثَ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى رَوْحِ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَلَا نَكْتَحِلُ وَلَا نَتَّكِبُ وَلَا نَلْبَسُ ثَوْبًا مَضْبُوعًا، إِلَّا ثَوْبَ عَصَبٍ وَقَدْ رُخِصَ لَنَا عِنْدَ الظُّهْرِ إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَاكَا مِنْ مَوْبِطِهَا فِي بُدْءٍ مِنْ كُسْبِ أَظْفَارٍ، وَكُنَّا نَكْتُمِي عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

13- بَابُ ذَلِكَ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا إِذَا

تَطَهَّرَتْ مِنَ الْحَيْضِ، وَكَيْفَ تَغْتَسِلُ، وَتَأْخُذُ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً،

فَتَتَّبِعُ أَثَرَ الدَّمِ

314- حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ،

عَنْ مَنصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ، عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْحَيْضِ، فَأَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ، قَالَ: تُحْدِي فِرْصَةً مِنْ مَسِكَ، فَتَطْهَرِي بِهَا قَالَتْ: كَيْفَ أَتَطْهَرُ؟ قَالَ: تَطْهَرِي بِهَا، قَالَتْ: كَيْفَ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، تَطْهَرِي فَاجْتَبِدْهَا إِلَيَّ فَقُلْتُ: تَتَّبِعِي بِهَا أَثَرَ الدَّمِ

عورت جب حیض سے پاک ہونے لگے
تو اپنا جسم کیسے ملے اور کیسے غسل کرے
اور مشک لگا پھایا لے کر خون کی
جگہ پر پھیرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ سے غسل حیض کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے اسے غسل کا طریقہ ارشاد فرمایا۔ فرمایا کہ مشک لگا پھایا لے کر اس کے ساتھ جسم کو پاک کرو۔ عرض کی۔ اس کے ساتھ کیسے پاکی حاصل کروں؟ فرمایا کہ اس سے پاک کرو۔ عرض کی: کس طرح؟ فرمایا سبحان اللہ پاکی حاصل کرو۔ میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور کہا کہ اس کے ساتھ خون کی جگہ صاف کرو۔

غسل حیض

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انصار کی ایک عورت نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ میں حیض کا غسل کیسے کروں؟ فرمایا کہ مشک لگا پھایا لے کر اُس کے ساتھ تین مرتبہ دھو ڈالو۔ پھر نبی کریم ﷺ نے حیا فرماتے ہوئے اپنا مبارک چہرہ دوسری طرف کر لیا فرمایا کہ اُس کے ساتھ دھو ڈالو۔ میں نے اُسے پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا اور بات بتائی جو نبی کریم ﷺ بتانا چاہتے تھے۔

غسل حیض کے وقت

عورت کا کنگھا کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حجۃ الوداع میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ احرام باندھا۔ میں اُن میں تھی جنہوں نے تمتع کیا تھا۔ اور ہدی نہیں لائے۔ اُن کا خیال ہے کہ مجھے حیض آگیا اور پاک نہیں ہوئی تھی کہ عرفہ کی رات آگئی۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! یہ نوبی ذوالحجہ کی رات ہے اور میں نے عمرہ کے ساتھ تمتع کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا: اپنا سر کھول دو، اس میں کنگھا کرو اور اپنے عمرہ سے رُک رہو۔ میں نے یہی کیا۔ جب میں نے حج پورا کر لیا تو آپ نے حضرت عبدالرحمن کو حصہ والی رات فرمایا تو وہ مجھے تنعم سے عمرہ کروا لائے میرے اُس عمرہ کی جگہ جس کا میں نے احرام باندھا تھا۔

غسل حیض کے وقت عورت کا

14- بَابُ غَسْلِ الْمَحِيضِ

315 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ، حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ أَغْتَسِلُ مِنَ الْمَحِيضِ؟ قَالَ: تُحْدِي فِرْصَةً مُمَشَّكَةً، فَتَوَضَّئِي فَلَا تَأْكُلُ ثُمَّ إِنْ تَوَضَّئِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْيَا، فَأَعْرِضْ بِوَجْهِهِ أَوْ قَالَ: تَوَضَّئِي بِهَا فَأَخْذُهَا فَجَذْبُهَا، فَأَخْبَرْتُهَا بِمَا يُرِيدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

15- بَابُ امْتِشَاطِ الْمَرْأَةِ

عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ

316 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَهْلَكْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَكُنْتُ مِمَّنْ تَمْتَعُ وَلَمْ يُسَقِ الْهَدْيُ، فَزَعَمْتُ أَنَّهَا حَاضَتْ وَلَمْ تَطْهَرْ حَتَّى دَخَلْتُ لَيْلَةَ عَرَفَةَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ لَيْلَةُ عَرَفَةَ وَإِنَّمَا كُنْتُ تَمْتَعْتُ بِعُمْرَةٍ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْقَضَى رَأْسُكَ وَامْتَشِطِي، وَأَمْسِكِي عَنْ عُمْرَتِكَ، فَفَعَلْتُ، فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ أَمَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لَيْلَةَ الْحَضْبَةِ، فَأَعْمَرَنِي مِنَ التَّنْعِيمِ مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي نَسَكْتُ

16- بَابُ نَقْضِ الْمَرْأَةِ شَعْرَهَا

عِنْدَ غُسْلِ الْمَحِيضِ

317 - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَوَافِينَ لِهَلَالِ ذِي الْحِجَّةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَهْلَ بِعُمْرَةٍ فَلْيَهْلِلْ، فَإِنِّي لَوَلَا آلِي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَأَهْلَ بَعْضُهُمْ بِعُمْرَةٍ وَأَهْلَ بَعْضُهُمْ بِحَجٍّ، وَكُنْتُ أَنَا مِنْ أَهْلِ بِعُمْرَةٍ فَأَذَرَ كُنِيَ يَوْمَ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ، فَشَكَوْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: دَعَى عُمَرَتِكَ، وَانْقَضَى رَأْسُكَ، وَامْتَشِطِي وَأَهْلِي بِحَجٍّ، فَفَعَلْتُ حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْحَضْبَةِ، أُرْسِلَ مَعِيَ أَحْمَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَخَرَجْتُ إِلَى الثَّنْعِيمِ، فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمَرَتِي قَالَ هِشَامٌ: وَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ هَذِي، وَلَا صَوْمٌ وَلَا صَدَقَةٌ

17- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (مُخَلَّقَةٌ

وغير مُخَلَّقَةٍ) (الحج: 5)

318 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُذَّافٌ عَنْ

عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا، يَقُولُ: يَا رَبِّ نُطْفَةٍ، يَا رَبِّ عَلَقَةٍ، يَا رَبِّ مُضْغَةٍ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَ خَلْقَهُ قَالَ: أَذْكَرٌ أَمْ أُنْثَى، شَعْبِي أَمْ سَعِيدٌ، فَمَا الزُّرْقَى وَالْأَجَلُ فَيُكْتُبُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ"

اپنے سر کے بال کھولنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہم ذوالحجہ کا چاند نظر آتے ہی نکل پڑے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے وہ باندھ لے کیونکہ میں بھی اگر ہدی نہ لاتا تو عمرہ کا احرام باندھتا۔ پس بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا اور میں ان میں تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ پس یوم عرفہ آگیا اور میں حائفہ تھی۔ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں شکایت کی تو فرمایا: اپنا عمرہ چھوڑ دو۔ سردھوڑ الو۔ اُس میں کنگھا کرو اور حج کا احرام باندھ لو۔ میں نے یہی کیا۔ حتیٰ کہ جب خصبہ کی رات آئی تو میرے ساتھ میرے بھائی حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر کو بھیجا تو میں تنعمیم کی طرف گئی اور عمرہ کا احرام باندھ لیا، اپنے عمرہ کی جگہ۔ ہشام نے کہا کہ اس میں قربانی، روزہ اور صدقہ وغیرہ کوئی چیز نہیں ہوتی۔

ارشادِ ربانی: مخلقہ اور

غیر مخلقہ کا مطلب؟

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہوا ہے جو کہتا ہے: اے نطفہ کے رب! اے جے ہوئے خون کے رب! اے لوتھڑے کے رب! جب اللہ تعالیٰ اسے پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو فرما دیتا ہے کہ نر ہے یا مادہ بد بخت ہے یا نیک بخت، رزق کتنا ہے اور عمر کتنی ہے۔ پس وہ اُس کی ماں کے پیٹ

میں لکھ دیتا ہے۔

حائضہ حج اور عمرہ کا احرام کس طرح باندھے؟

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلے۔ ہم میں سے بعض نے عمرہ کا اور بعض نے حج کا احرام باندھا۔ ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے عمرہ کا احرام باندھا اور قربانی نہیں لایا وہ احرام کھول دے اور جس نے عمرہ کا احرام باندھا اور ہدی لایا ہے تو حلال نہ ہو جب تک قربانی ذبح نہ کرے اور جس نے حج کا احرام باندھا ہے تو وہ اپنا حج پورا کرے۔ وہ فرماتی ہیں کہ مجھے حیض آگیا اور یومِ عرفہ تک حائضہ رہی اور میں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ اپنا سر کھول دوں، کنگھا کروں اور حج کا احرام باندھ لوں اور عمرہ چھوڑ دوں۔ میں نے یہی کیا، حتیٰ کہ حج پورا کر لیا تو آپ ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر کو میرے ساتھ بھیجا اور مجھے حکم فرمایا کہ اپنے عمرہ کی جگہ تنعیم سے عمرہ کر لوں۔

حیض آنا اور بند ہونا

عورتیں ڈبیہ میں روئی رکھ کر حضرت عائشہ کے پاس بھیجا کرتیں جس میں زرد رنگ ہوتا۔ یہ فرماتیں کہ جلدی نہ کرو، حتیٰ کہ صاف پانی دیکھ لو۔ اس سے اُن کی مراد حیض سے پاک ہونا تھا۔ حضرت زید بن ثابت کی صاحب زادی کو معلوم ہوا کہ عورتیں آدمی رات کو چراغ منگا کر پاکی دیکھا کرتیں۔ انہوں نے فرمایا کہ عورتیں ایسا نہ

18- بَابُ: كَيْفَ يُهْلُ الْحَائِضُ

بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

319 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَرِئْنَا مِنْ أَهْلِ بَعْثَرَةَ، وَمِنَّا مَنْ أَهْلًا بِحَجٍّ، فَقَدِمْنَا مَكَّةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهِدِ، فَلْيُخَلِّ، وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدَى، فَلْيُحِلَّ حَتَّى يُحِلَّ بِخَيْرٍ هَدْيِهِ، وَمَنْ أَهْلًا بِحَجٍّ، فَلْيَتِمَّ حَجَّهُ قَالَتْ: فَحُضْتُ فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتَّى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ، وَلَمْ أَهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ، فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُنْقِضَ رَأْسِي وَأُمْتَشِطَ، وَأَهْلًا بِحَجٍّ وَأَتْرَكَ الْعُمْرَةَ، فَفَعَلْتُ ذَلِكَ حَتَّى قَضَيْتُ حَجِّي، فَبَعَثَ مَعِيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، وَأَمَرَنِي أَنْ أَغْتَبِرَ مَكَانَ عُمْرَتِي مِنَ التَّنْعِيمِ

19- بَابُ إِقْبَالِ الْمَحِيضِ وَإِدْبَارِهِ

وَكُنَّ نِسَاءٌ يَتَّبِعْنَ إِلَى عَائِشَةَ بِالدَّجَةِ فِيهَا الْكَزْسُ فِيهِ الطُّفْرَةُ، فَتَقُولُ: لَا تَعْجَلْنَ حَتَّى تَرَيْنَ الْقِطْعَةَ الْبَيْضَاءَ تُرِيدُ بِذَلِكَ الظُّهْرَ مِنَ الْحَيْضَةِ وَبَلَّغَ بَنَاتُ زَيْدِ بْنِ كَلْبٍ: أَنَّ نِسَاءً يَذْهَبْنَ بِالنِّصَابِيحِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَنْظُرْنَ إِلَى الظُّهْرِ، فَقَالَتْ: مَا كَانَ لِلنِّسَاءِ يَصْنَعْنَ هَذَا وَعَابَتْ

کریں اور انہیں ملامت کی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ فاطمہ بنت ابی جحش مستحاضہ تھیں۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض فرمایا: یہ خون رگ ہے، حیض نہیں ہے۔ جب حیض شروع ہو تو نماز چھوڑ دو اور جب بند ہو ہو جائے تو غسل کر کے نماز پڑھا کرو۔

عَلَيْهِنَّ
320 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي جَحْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ. فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ. فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ قَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَأَغْتَسِلِي وَصَلِي

فائدہ: مستحاضہ وہ عورت ہے جسے استحاضہ کا خون آتا ہو۔ استحاضہ بیماری ہے جس میں عورت کی رگ کھل کر خون جاری ہو جاتا ہے۔ یہ خون حیض یا نفاس کا نہیں ہوتا، اس کی کوئی مدت نہیں اور اس میں نماز، روزہ، صحبت، مسجد میں داخلہ کچھ بھی منع نہیں، بلکہ اس کا حکم معذور کا سا ہے کہ ایک وقت وضو کر کے نماز پڑھتی رہے اگرچہ خون آتا رہے وقت نکل جانے پر وضو ٹوٹ جائے گا۔ (مراۃ الناجح ج ۱ ص ۵۲۳)

حائضہ نمازوں کی قضا نہ کرے

20- بَابُ: لَا تَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ

وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: وَأَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَدْعُ الصَّلَاةَ

321 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا هَمَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاذَةُ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لِعَائِشَةَ: أَتَجْزِي إِحْدَانَا صَلَاتَهَا إِذَا ظَهَرَتْ؟ فَقَالَتْ: أَحْرُورِيَّةٌ أَنْتِ؟ كُنَّا نَحْيِضُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَأْمُرُنَا بِهِ أَوْ قَالَتْ: فَلَا تَفْعَلُهُ

21- بَابُ النََّوْمِ مَعَ الْحَائِضِ

وَهِيَ فِي ثِيَابِهَا

322 - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

حضرت جابر بن عبد اللہ اور حضرت ابو سعید نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ نماز چھوڑ دو۔
معاذہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض کی: کیا ہم میں سے کوئی پاک ہو کر اپنی نماز کی قضا پڑھے؟ فرمایا کہ کیا تم حروریہ ہو؟ ہمیں نبی کریم ﷺ کے پاس حیض آتا تھا لیکن آپ ﷺ ہمیں اس کا حکم نہیں فرماتے تھے یا فرمایا کہ ہم ایسا نہیں کرتے تھے۔

حائضہ کے ساتھ سونا جب کہ

وہ لباس حیض میں ہو

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے

320- النظر الحديث: 228

321- صحيح مسلم: 761,760,759 'سنن ابوداؤد: 263,262 'سنن ترمذی: 130 'سنن نسائی: 317,380!

سنن ابن ماجه: 631

322- النظر الحديث: 298

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کہ مجھے حیض آگیا اور میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ چادر میں تھی۔ میں کھسک کر اس سے نکل گئی اور اپنا حیض والا لباس پہن لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے سے فرمایا: کیا تمہیں حیض آگیا؟ عرض کی، ہاں۔ آپ ﷺ نے چادر میں مجھے اپنا پاس بلا لیا۔

راویہ کا بیان ہے کہ انہوں نے مجھے بتایا کہ نبی کریم ﷺ روزے کی حالت میں مجھے بوسہ دیتے۔ اور میں اور نبی کریم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل جنابت کر لیا کرتے تھے۔

جو پاک کپڑوں کے علاوہ حیض کے کپڑے رکھے

زینب بنت ابوسلمہ سے مروی ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ اس دوران مجھے حیض آگیا۔ میں نے جا کر اپنے حیض کے کپڑے پہن لیے۔ فرمایا کہ کیا تمہیں حیض آگیا؟ عرض کی، ہاں۔ آپ نے مجھے بلایا تو میں چادر میں آپ کے ساتھ لیٹ گئی۔

حائضہ کا عیدین کے وقت مسلمانوں کی دعا میں شامل ہونا اور عید گاہ سے الگ رہنا حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم اپنی جوان عورتوں کو عیدین سے روکا کرتے تھے۔ ایک

شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: حِضْتُ وَأَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَمِيلَةِ، فَأَنْسَلْتُ فَمَرَجْتُ مِنْهَا، فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيْضِي فَلَبِسْتُهَا، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلْفِيسِي قُلْتُ: نَعَمْ، فَدَعَانِي، فَأَدْخَلَنِي مَعَهُ فِي الْحَمِيلَةِ

قَالَتْ: وَحَدَّثَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ يَقْبَلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ

22- بَابُ مَنْ اتَّخَذَ ثِيَابَ

الْحَيْضِ سِوَى ثِيَابِ الظُّهْرِ

323 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعَةٌ فِي حَمِيلَةٍ حِضْتُ، فَأَنْسَلْتُ، فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيْضِي، فَقَالَ: أَلْفِيسِي، فَقُلْتُ: نَعَمْ فَدَعَانِي، فَأَضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْحَمِيلَةِ

23- بَابُ شُهُودِ الْحَائِضِ الْعِيدَيْنِ

وَدَعْوَةِ الْمُسْلِمِينَ، وَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلَّى

324 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ،

عورت نے ہمارے پاس آ کر قصر بنی خلف میں قیام کیا۔ اُس نے اپنی بہن کی نسبت سے بتایا کہ اُس کے شوہر نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ بارہ غزوات میں حصہ لیا جب کہ چھ میں میری بہن اُن کے ساتھ تھی۔ اُس نے کہا کہ ہم زخمیوں کی مرہم پٹی کرتے اور بیماروں کی تیمارداری کرتے میری بہن نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ اگر ہم میں سے کسی کے پاس بڑی چادر نہ ہو تو کیا وہ باہر نہ نکلے؟ فرمایا کہ اپنی سہیلی کی چادر کا ایک حصہ اپنے اوپر ڈال لے، بھلائی اور اہل ایمان کی دعا میں شامل ہو جائے۔ جب اُم عطیہ آئیں تو میں نے اُن سے پوچھا کہ کیا آپ نے نبی کریم ﷺ سے یہ بات سنی ہے؟ کہا: ہاں میرے باپ کی قسم اور میرے باپ کی قسم اُن کا تکیہ کلام تھا۔ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جوان، پردہ دار اور حائضہ بھی بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں۔ حائضہ عید گاہ سے دور ہیں۔ حضرت حفصہ نے کہا کہ حائضہ بھی؟ کہا: کیا وہ عرفات وغیرہ میں حاضر نہیں ہوتیں۔

اور حیض اور حمل کے بارے میں جو

عورتوں کا اعتبار کیا جاتا ہے

جب کہ حیض ممکن ہو

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”ترجمہ کنز الایمان: اور انہیں حلال نہیں کہ چھپائیں وہ جو اللہ نے ان کے پیٹ میں پیدا کیا (پارہ ۲، البقرة: ۲۲۸)“ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شریح سے منقول ہے کہ اگر اُس کے رشتہ داروں میں سے ایک اعزاء شخص گواہی دے کہ اُسے ایک مہینے میں تین مرتبہ حیض آیا تو اُس کی تصدیق کی

قَالَتْ: كُنَّا نَمْتَحِعُ عَوَاتِقَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ فِي الْعِيْدَيْنِ، فَقَدِمَتْ امْرَأَةٌ، فَكَرَرْتُ قَصْرَ بَنِي خَلْفٍ، فَخَدَّشْتُ عَنْ أَحْوِثَهَا، وَكَانَ زَوْجُ أَحْوِثَهَا غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِي عَشْرَةَ غَزْوَةً، وَكَانَتْ أُخْبِي مَعَهُ فِي سَبْعَةٍ قَالَتْ: كُنَّا نُدَاوِي الْكَلْبَى، وَنَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى، فَسَأَلْتُ أُخْبِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعَلَى إِحْدَانَا بَأْسٌ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا جَلْبَابٌ أَنْ لَا تَخْرُجَ؟ قَالَ: لِثَلْبِسْهَا صَاحِبَتَهَا مِنْ جَلْبَابِهَا وَلْتَشْهَدْ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ، فَلَمَّا قَدِمْتُ أُمُّ عَطِيَّةَ، سَأَلْتُهَا أَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: بَأَيِّ نَعَمْ، وَكَانَتْ لَا تَذْكُرُهُ إِلَّا قَالَتْ: بَأَيِّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: يَخْرُجُ الْعَوَاتِقُ وَخَوَاتُ الْخُدُورِ، أَوِ الْعَوَاتِقُ خَوَاتُ الْخُدُورِ، وَالْحَيْضُ، وَلَيْشْهَدَنَّ الْخَيْرَ، وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ، وَيَعْتَرِلُ الْحَيْضُ الْمُصَلِّيَ، قَالَتْ حَفْصَةُ: فَقُلْتُ الْحَيْضُ، فَقَالَتْ: أَلَيْسَ تَشْهَدُ عَرَفَةَ، وَكَذَا وَكَذَا

24- بَابُ إِذَا حَاضَتْ فِي شَهْرٍ ثَلَاثَ

حَيْضٍ، وَمَا يُصَدِّقُ النِّسَاءُ فِي الْحَيْضِ

وَالْحَمْلُ، فِيمَا يُمَكِّنُ مِنَ الْحَيْضِ

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَلَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ يَكْتُمَنَّ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ) (البقرة: 228) وَيَذْكُرُ عَنْ عَلِيٍّ وَشُرَيْحٍ: إِنْ امْرَأَةٌ جَاءَتْ بِبَيِّنَةٍ مِنْ بَطَانَةِ أَهْلِهَا مَعْنَى يُرْضَى دِينُهُ، أَنَّهَا حَاضَتْ ثَلَاثًا فِي شَهْرٍ صَدِّقَتْ وَقَالَ عَطَاءٌ: أَقْرَأُهَا مَا كَانَتْ وَبِهِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَقَالَ عَطَاءٌ: الْحَيْضُ يَوْمٌ إِلَى خَمْسٍ

جائے گی۔ عطاء کا قول ہے کہ ایام حیض وہی رہیں گے جو پہلے تھے۔ ابراہیم اور عطاء کا قول ہے کہ ایام حیض ایک دن سے پندرہ دن تک ہیں۔ معمر، اُن کے والد ماجد نے ابن سیرین سے ایک عورت کے متعلق پوچھا جس نے ایام حیض کے پانچ دن بعد خون دیکھا۔ فرمایا کہ عورتیں اپنا معاملہ زیادہ جانتی ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں فاطمہ بنت ابی حنیس نے عرض کی کہ مجھے استحاضہ کی شکایت ہے لہذا پاک نہیں رہتی تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ فرمایا: نہیں یہ تو خونِ رگ ہے، ہاں تم اُن دنوں میں نماز چھوڑ دیا کرو جب تمہیں حیض آئے۔ پھر غسل کر کے نماز پڑھنا۔

ایام حیض کے علاوہ زرد

اور مٹیالے رنگ دیکھنا

محمد سے مروی ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہم مٹیالے اور زرد رنگ کے خون کو اہمیت نہیں دیا کرتے تھے۔

استحاضہ کی رگ

نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سات سال مستحاضہ رہیں۔ انہوں

عُمَرُوہَ وَقَالَ مُعْتَمِرٌ: عَنْ أَبِيهِ: سَأَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى الدَّمَ بَعْدَ قُرْبِهَا بِخَمْسَةِ أَيَّامٍ؟ قَالَ: النِّسَاءُ أَعْلَمُ بِذَلِكَ

325 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتُ أَبِي حَبِيشٍ، سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَتْ: إِنِّي أَسْتَحَاضُ فَلَا أَظْهَرُ، أَفَادَعُ الصَّلَاةَ؟ فَقَالَ: لَا إِنَّ ذَلِكِ عِرْقٌ، وَلَكِنْ دَعِيَ الصَّلَاةَ قَدْزِ الْأَيَّامِ الَّتِي كُنْتَ تَحِيضِينَ فِيهَا، ثُمَّ اغْتَسِلِي وَصَلِي

25- بَابُ الصُّفْرَةِ وَالْكُدَّةِ

فِي غَيْرِ أَيَّامِ الْحَيْضِ

326 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ، قَالَتْ: كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدَّةَ وَالصُّفْرَةَ شَيْئًا

26- بَابُ عِرْقِ الْإِسْتِحَاضَةِ

327 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، وَعَنْ عُمَرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ

325- راجع الحديث: 228

326- سنن ابو داؤد: 308، سنن نسائي: 366، سنن ابن ماجه: 647

327- صحيح مسلم: 754، سنن ابو داؤد: 288، سنن نسائي: 203، 204، 205، 210، 355، سنن ابن ماجه: 626

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے انہیں غسل کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ خونِ رگ ہے۔ پس وہ ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھیں۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ اسْتَحْيِضَتْ سَبْعَ سَيِّدِينَ، فَسَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ، فَقَالَتْ: هَذَا عِرْقِي فَكَاثَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

طوافِ زیارت کے بعد

اگر عورت حائضہ ہو جائے

عمرہ بنت عبد الرحمن سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! حضرت صفیہ بنت جحش کو حیض آگیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شاید وہ ہمیں روکے گی۔ کیا اُس نے تمہارے ساتھ طوافِ زیارت کیا ہے؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا تو چلی چلے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حائضہ کو واپس جانے کی اجازت عطا فرمادی ہے جبکہ اُسے حیض آجائے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شروع میں فرمایا کرتے تھے کہ واپس نہ ہو لیکن پھر میں (طاؤس) نے انہیں فرماتے ہوئے سنا کہ واپس لوٹ جائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اجازت عطا فرمادی ہے۔

27- بَابُ الْمَرْأَةِ تَحِيضُ

بَعْدَ الْإِفَاضَةِ

328 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُجَيْبٍ قَدْ حَاضَتْ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا أَلَمْ تَكُنْ طَائِفًا مَعَكُمْ، فَقَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَأَخْرِجِي 329 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: رُحِصَ لِلْحَائِضِ أَنْ تَتَغَيَّرَ إِذَا حَاضَتْ

330 - وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: " فِي أَوَّلِ أَمْرِهِ إِتْمَانًا لَا تَتَغَيَّرُ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: تَتَغَيَّرُ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحَّصَ لَهُنَّ

28- بَابُ إِذَا رَأَتْ

الْمُسْتَحَاضَةُ الطُّهْرَ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَلَوْ سَاعَةً، وَيَأْتِيهَا رُؤُوسُهَا إِذَا صَلَّتْ، الصَّلَاةُ أَكْبَرُ

جب مستحاضہ

پاکی دیکھے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ غسل کر کے نماز پڑھے خواہ وہ دن کی ایک گھڑی ہو اور شوہر اُس کے پاس آئے جب کہ وہ نماز پڑھ لے کیونکہ نماز اہم ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب حیض شروع ہو جائے تو نماز چھوڑ دو اور جب بند ہو جائے تو اپنے بدن سے خون دھو ڈالو اور نماز پڑھو۔

331 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ زُهَيْرٍ،

قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ، فَدَعِيَ الصَّلَاةَ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ، فَأَغْسِلِي عَنْكَ الدَّمَ وَصَلِّي

29- بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى

النَّفْسَاءِ وَسُنَّتِهَا

332 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

شَبَابَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ جُنْدُبٍ: أَنَّ امْرَأَةً مَاتَتْ فِي بَطْنٍ، فَصَلَّى عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ وَسَطَهَا

حائضہ کی نماز جنازہ

اور اُس کا طریقہ

عبداللہ ابن بریدہ نے حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ ایک عورت حالت زچگی میں وفات پا گئی تو نبی کریم ﷺ نے اُس پر نماز جنازہ پڑھی اور اُس کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔

حائضہ کے بارے میں احکام

عبداللہ بن شداد سے مروی ہے کہ میں نے اپنی خالہ یعنی نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ

30- بَابُ

333 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَمَاءٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ اسْمُهُ

331- انظر الحديث: 228، سنن ابوداؤد: 331

332- انظر الحديث: 1331، 1332، صحيح مسلم: 2232، 2234، سنن ابوداؤد: 3195، سنن ترمذی: 1035

سنن نسائی: 1975، 1978، سنن ابن ماجه: 1493

333- انظر الحديث: 379، 381، 517، 518، صحيح مسلم: 1146، سنن ابوداؤد: 656، سنن ابن ماجه: 1028

رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ وہ حائضہ تھیں اور نماز نہیں پڑھتی تھیں۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے جانماز کے سامنے لیٹی ہوتی تھیں اور آپ ﷺ چادر اوڑھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب سجدے میں جاتے تو آپ کا کپڑا مجھ سے چھو جاتا تھا۔

الْوَضَاحُ مِنْ كِتَابِهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ خَالَتِي مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَكْثَرًا كَانَتْ تَكُونُ حَائِضًا، لَا تُصَلِّي وَهِيَ مُفْتَرِشَةٌ بِحِذَاءِ مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِيَ يُصَلِّي عَلَى خُمُرِهِ إِذَا سَجَدَ أَصَابَتْنِي بَعْضُ ثَوْبِهِ



اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تیمم کا بیان

تیمم کا بیان

ارشادِ ربانی ہے: ”ترجمہ کنز الایمان: اور پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو (پارہ ۲، البقرة: ۲۳۸)“

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ حتیٰ کہ جب بیداء یا ذات الجیش کے مقام پر تھے تو میرا ہار ٹوٹ گیا۔ پس اُس کی تلاش میں رسول اللہ ﷺ رک گئے اور آپ ﷺ کے ساتھ لوگ بھی رک گئے اور وہ پانی کی جگہ نہ تھی۔ لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور کہا: دیکھتے نہیں کہ عائشہ نے یہ کیا کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو رکوا دیا اور لوگوں کو بھی جب کہ وہ پانی کی جگہ پر نہیں ہیں اور نہ اُن کے پاس پانی ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور رسول اللہ ﷺ میرے زانو پر سراقص رکھ کر آرام فرما رہے تھے۔ فرمایا کہ تم نے رسول اللہ ﷺ اور لوگوں کو روک لیا جب کہ وہ پانی کی جگہ پر نہیں ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے ڈانٹا اور جو اللہ نے چاہا میرے لیے کہتے رہے بلکہ میری کوکھ میں گھونسا مارا۔ میں حرکت کرنے سے رُک رہی کیونکہ رسول اللہ ﷺ میرے زانو پر آرام فرما تھے۔ جب صبح کے وقت رسول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

7- کِتَابُ التَّيَمُّمِ

1- بَابُ التَّيَمُّمِ

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: (فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا، فَامْسَحُوا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ) (المائدة: 6)

334 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدِي، فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّجَاسَةِ، وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيَسُوا عَلَى مَاءٍ، فَأَتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، فَقَالُوا: أَلَا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ؟ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسِ وَلَيَسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعُ رَأْسِهِ عَلَى فُجْدِي قَدْ نَامَ، فَقَالَ: حَبَسَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسِ، وَلَيَسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ، وَقَالَ: مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُنِي بِبِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي، فَلَا يَمْتَنِعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

نماز کا وقت ہو گیا اور لوگوں کے پاس پانی نہیں تھا۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمادی۔ حضرت انس بن خضیر نے حضرت عائشہ سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر جزا عطا فرمائے خدا کی قسم، آپ پر کوئی بات نہیں اتری جس کو آپ نے ناپسند کیا ہو مگر اللہ تعالیٰ نے اُسے آپ کے اور مسلمانوں کے لیے بھلائی بنا دیا۔

حالت اقامت میں پانی نہ ملے تو نماز فوت ہونے کے ڈر سے تیمم کرنا

عطاء اور حسن کا اُس بیمار کے بارے میں کہنا ہے جس کے پاس پانی ہو لیکن دینے والا نہ ہو تو تیمم کر لے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی جوف کی زمین سے واپس لوٹے تو نماز عصر کا وقت مر بد النعم میں ہو گیا، لہذا نماز پڑھ لی۔ پھر مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو سورج بلند تھا لیکن اعادہ نہیں کیا۔

عمیر مولیٰ ابن عباس سے مروی ہے کہ میں اور نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مولیٰ عبد اللہ بن یسار دونوں حضرت ابو جہم بن حارث بن صمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت ابو جہم نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ بر جمل کی جانب سے تشریف لارہے تھے تو ایک شخص ملا جس نے آپ کو سلام کیا۔ نبی کریم ﷺ نے اُسے جواب نہ دیا۔ حتیٰ کہ ایک دیوار کے پاس گئے۔ چہرے مبارک اور ہاتھوں پر مسح فرمایا، پھر اُسے سلام کا جواب

قُلَادَةً فَهَلَكْتَ، فَتَعَفَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَوَجَدَهَا، فَأَذَرَ كَتَمَهُمُ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَصَلُّوا، فَسَكُّوا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنزَلَ اللَّهُ آيَةَ التَّيْمِيمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ لِعَائِشَةَ: جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا، فَوَاللَّهِ مَا نَزَلَ بِكَ أَمْرٌ تَكْرِهِيْنَهُ، إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ ذَلِكَ لَكَ وَلِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ خَيْرًا

3- بَابُ التَّيْمِيمِ فِي الْحَضَرِ، إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ، وَخَافَ قُوتَ الصَّلَاةِ

وَبِهِ قَالَ عَطَاءٌ: وَقَالَ الْحَسَنُ: فِي الْمَرِيضِ عِنْدَهُ الْمَاءُ، وَلَا يَجِدُ مَنْ يَتَاوَلُهُ يَتَيَّمُ وَأَقْبَلَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ أَرْضَى بِالْجُرْفِ فَحَضَرَتِ الْعَصْرُ مَرَّ بِدِ النَّعِيمِ فَصَلَّى، ثُمَّ دَخَلَ الْمَدِينَةَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَلَمْ يُعِدْ

337 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسَارٍ، مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصَّيْتَةِ الْأَنْصَارِيِّ، فَقَالَ أَبُو الْجُهَيْمِ الْأَنْصَارِيُّ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بَلْرَجٍ فَلَهُيْئِهِ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى

دیا۔

الْجِدَارِ، فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

4- بَابُ: التَّيَمُّمُ هَلْ

يَنْفَعُ فِيهَا؟

338 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

حَدَّثَنَا الْحَكَمُ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 بْنِ أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ
 الْخَطَّابِ، فَقَالَ: إِنِّي أَجَنَّبْتُ فَلَمْ أَصِبِ الْمَاءَ،
 فَقَالَ عُمَارُ بْنُ يَاسِرٍ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: أَمَا تَذْكُرُ
 أَكَّا كُنَّا فِي سَفَرٍ أَكَّا وَأَنْتَ، فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ،
 وَأَمَّا أَنَا فَتَبَعْتُكَ فَصَلَّيْتُ، فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ: إِمَّا كَانَ يَكْفِيكَ هَكَذَا فَضَرَبَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفِّهِ الْأَرْضَ، وَنَفَعَ
 فِيهَا، ثُمَّ مَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ

تیمم کے لیے مٹی پر ہاتھ مارنے کے بعد کیا

اُن پر پھونک مارے؟

عبدالرحمن بن ابزی سے مروی ہے کہ ایک شخص
 نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر
 عرض کی کہ مجھے جنابت لاحق ہوگئی اور پانی نہیں ملا؟
 حضرت عمار نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: کیا
 آپ کو یاد نہیں کہ ہم ایک سفر میں تھے تو ہمیں جنابت
 ہوگئی۔ آپ نے تو نماز نہ پڑھی اور میں نے زمین میں
 لوٹ پوٹ ہو کر نماز پڑھ لی۔ میں نے نبی کریم ﷺ
 سے اس بات کا ذکر کیا تو نبی کریم ﷺ نے
 فرمایا: تمہیں ایسا کرنا کافی ہوتا پس نبی کریم ﷺ نے
 اپنی دونوں مبارک ہتھیلیاں زمین پر ماریں، اُن پر
 پھونکا، پھر اُن کے ساتھ اپنے چہرے اور ہتھیلیوں پر مسح
 فرمایا۔

تیمم منہ اور ہتھیلیوں

کا ہے

5- بَابُ التَّيَمُّمِ لِلْوَجْهِ

وَالْكَفَّيْنِ

339 - حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ،

أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 بْنِ أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ عُمَارُ: يَهْدَا وَضَرَبَ -
 شُعْبَةُ - بِيَدَيْهِ الْأَرْضَ، ثُمَّ أَذَاتَاهُمَا مِنْ فِيهِ، ثُمَّ
 مَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ وَقَالَ النَّظَرُ: أَخْبَرَنَا

حجاج، شعبہ، حکم، ذر، سعید بن عبدالرحمن بن ابزی،
 ان کے والد ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ نے اسی طرح فرمایا۔ شعبہ راوی نے اپنے ہاتھ
 زمین پر مارے، پھر انہیں منہ کے قریب کیا، پھر اُن کے
 ساتھ اپنے چہرے اور ہتھیلیوں پر مسح کیا۔ نصر، شعبہ، حکم،

338- النظر الحديث: 339, 340, 341, 342, 343, 345, 346, 347، صحيح مسلم: 818, 819، سنن

ابوداؤد: 323, 324, 328، سنن ترمذی: 144، سنن نسائی: 311, 315, 316, 317, 318، سنن ابن

ماجہ: 569

339- راجع الحديث: 338

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

فد، ابن عبد الرحمن بن ابزی، حکم، ابن عبد الرحمن بن ابزی، ان کے والد ماجد نے حضرت عمار سے مروی کی۔

شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ: سَمِعْتُ ذُرًّا يَقُولُ: عَنْ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي، قَالَ الْحَكَمُ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ عَمَّارٌ

سلیمان بن حرب، شعبہ، حکم، ذر، ابن عبد الرحمن بن ابزی، ان کے والد ماجد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے کہ حضرت عمار نے اُن سے کہا۔ ہم ایک سریہ میں تھے کہ ہمیں جنابت ہوگئی اور تفل فیہما کہا۔ محمد بن کثیر، شعبہ، حکم، ذر، ابن عبد الرحمن بن ابزی، ان کے والد عبد الرحمن سے مروی ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: میں مٹی میں لیٹا اور بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کر دیا۔ فرمایا کہ تمہارے لیے چہرہ اور ہتھیلیاں کفایت کر جاتیں۔

340 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ ذُرٍّ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ شَهِدَ عُمَرَ وَقَالَ لَهُ عَمَّارٌ: كُنَّا فِي سَرِيَّةٍ، فَأَجَعَلْنَا، وَقَالَ: تَفَلَّ فِيهِمَا 341 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ ذُرٍّ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي، قَالَ: قَالَ عَمَّارٌ لِعُمَرَ: تَمَعَّكْتُ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَكْفِيكَ الْوَجْهَ وَالْكَفَّيْنِ

مسلم بن ابراہیم، شعبہ، حکم، ذر، ابن عبد الرحمن بن ابزی، عبد الرحمن سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے کہا اور سابقہ حدیث بیان کی۔

342 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ ذُرٍّ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي، قَالَ: شَهِدْتُ عُمَرَ، فَقَالَ لَهُ عَمَّارٌ، وَسَأَلَ الْحَدِيثَ

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، حکم، ذر، ابن عبد الرحمن بن ابزی، ان کے والد ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھ زمین پر مارے اور اپنے چہرے اور ہتھیلیوں

343 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ ذُرٍّ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ عَمَّارٌ: فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ الْأَرْضَ

340- راجع الحديث: 338

341- راجع الحديث: 338

342- راجع الحديث: 338

343- راجع الحديث: 338

فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ

6 باب: الصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وَضُوءُ

الْمُسْلِمِ، يَكْفِيهِ مِنَ الْمَاءِ

وَقَالَ الْحَسَنُ: يُجْزِئُهُ التَّيَمُّمُ مَا لَمْ يُجْزِئِ
وَأَمَّ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَيَّمٌ " وَقَالَ يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ: لَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ عَلَى الشَّبَعَةِ وَالتَّيَمُّمِ بِهَا

344 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ

سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ،
عَنْ عِمْرَانَ، قَالَ: كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّا أَسْرَيْنَا حَتَّى كُنَّا فِي آخِرِ اللَّيْلِ،
وَقَعْنَا وَقْعَةً، وَلَا وَقْعَةً أَحَلَّ عِنْدَ الْمَسَافِرِ مِنْهَا،
فَمَا أَيْقَظُنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ، وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ
اسْتَيْقَظَ فُلَانٌ، ثُمَّ فُلَانٌ، ثُمَّ فُلَانٌ - يُسَيِّدُهُمْ أَبُو
رَجَاءٍ فَلَيْسَ عَوْفٌ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الرَّابِعُ -
وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ لَمْ يُوقَظْ
حَتَّى يَكُونَ هُوَ يَسْتَيْقِظُ، لِأَنَّهُ لَا تَدْرِي مَا يَخْدُكُ لَهُ
فِي نَوْمِهِ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ وَرَأَى مَا أَصَابَ
النَّاسَ وَكَانَ رَجُلًا جَلِيدًا، فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ
بِالتَّكْبِيرِ، فَمَا زَالَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ
حَتَّى اسْتَيْقَظَ بِصَوْتِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ شَكَّوْا إِلَيْهِ الَّذِي أَصَابَهُمْ، قَالَ: لَا
ضَلَمَ - أَوْ لَا يَضِيرُ - اذْجَلُوا، فَارْتَحَلْ، فَسَارَ غَيْرَ
بَعِيدٍ، ثُمَّ تَرَلَّ فَدَعَا بِالْوُضُوءِ، فَتَوَضَّأَ، وَتَوَدَّعَى
بِالصَّلَاةِ، فَصَلَّى بِالنَّاسِ، فَلَمَّا انْقَضَتْ مِنْ صَلَاتِهِ
إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَرِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ، قَالَ: مَا

پرسح فرمایا۔

پاک مٹی مسلمان کو وضو کے لیے پانی کی
جگہ کفایت کرتی ہےحسن کا قول ہے کہ تیمم کفایت کرتا ہے جب تک
حدیث نہ ہو۔ حضرت ابن عباس نے تیمم سے امامت
کرائی۔ یحییٰ بن سعید کا قول ہے کہ شور زمین پر نماز
پڑھنے اور اُس کے ساتھ تیمم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ
ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے اور چل
رہے تھے کہ رات کا آخری پہر آگیا تو ہم نے پڑاؤ کیا۔
مسافر کو اُس وقت نیند سب سے محبوب ہوتی ہے۔ ہمیں نہ
جگایا مگر سورج کی تپش سے پہلے فلاں بیدار ہوئے، پھر
فلاں، ابورجاء نے اُن کے نام لیے لیکن عوف کو یاد نہ
رہا۔ چوتھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور نبی
کریم ﷺ جب سو جاتے تو ہم آپ ﷺ کو جگاتے
نہیں تھے حتیٰ کہ خود بیدار ہو جاتے کیونکہ ہم نہیں جانتے
کہ خواب میں آپ سے کیا گفتگو کی جا رہی ہو۔ جب
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیدار ہوئے اور انہوں نے
لوگوں کی پریشانی دیکھی تو وہ جلالی آدمی تھے لہذا انہوں
نے بلند آواز سے تکبیر کہی۔ وہ برابر بلند آواز سے تکبیر
کہتے رہے حتیٰ اُن کی آواز سے نبی کریم ﷺ بیدار
ہو گئے۔ بیدار ہونے پر لوگوں کی پریشانی عرض کی گئی۔
فرمایا کہ کوئی نقصان نہیں ہوا مگر کوچ کرو۔ پس کوچ کیا اور
تھوڑی دُور جا کر اتر گئے۔ وضو کے لیے پانی منگایا اور
وضو فرمایا۔ پھر نماز کے لیے اذان کہی گئی اور لوگوں کے
ساتھ نماز پڑھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک شخص

مَنَعَكَ يَا فُلَانُ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ؟ قَالَ: أَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ، قَالَ: عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ، فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ، ثُمَّ سَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَكَى إِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ، فَذَلَّ قَدْعًا فُلَاكًا - كَانَ يُسَيِّمُهُ أَبُو رَجَاءٍ نَسِيَهُ عَوْفٌ - وَدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ: اذْهَبَا، فَابْتَغِيَا الْمَاءَ فَانْطَلِقَا، فَتَلَقَّيَا امْرَأَةً بَلْنٍ مَزَادَتَيْنِ - أَوْ سَطِيحَتَيْنِ - مِنْ مَاءٍ عَلَى بَعِيرٍ لَهَا، فَقَالَا لَهَا: أَيْنَ الْمَاءُ؟ قَالَتْ: عَهْدِي بِالْمَاءِ أُمِسَ هَذِهِ السَّاعَةُ وَنَفَرْنَا خُلُوفَ، قَالَا لَهَا: انْطَلِقِي، إِذَا قَالَتْ: إِلَى أَيْنَ؟ قَالَا: إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِيُّ، قَالَا: هُوَ الَّذِي تَعِينِينَ، فَانْطَلِقِي، فَجَاءَا بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَدَّثَاهُ الْحَدِيثَ، قَالَ: فَاسْتَنْزَلُوهَا عَنْ بَعِيرِهَا، وَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ، فَفَرَّغَ فِيهِ مِنْ أَقْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ - أَوْ سَطِيحَتَيْنِ - وَأَوْكَأَ أَقْوَاهُمَا وَأَطْلَقَ الْعَزَالِي، وَنَوْدِي فِي النَّاسِ اسْقُوا وَاسْتَقُوا، فَسَقَى مَنْ شَاءَ وَاسْتَقَى مَنْ شَاءَ وَكَانَ آخِرُ ذَلِكَ أَنْ أُعْطِيَ الَّذِي أَصَابَتْهُ الْجَنَابَةُ إِنَاءً مِنْ مَاءٍ، قَالَ: اذْهَبْ فَأَفْرِغْهُ عَلَيْكَ، وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ إِلَى مَا يَفْعَلُ بِمَا يَفْعَلُ، وَابْتَدَأَ اللَّهُ لَقَدْ أَفْلَحَ عَنْهَا، وَإِنَّهُ لَيَعْمَلُ إِلَيْنَا أَشَدَّ مِلَّةً مِنْهَا حِينَ ابْتَدَأَ فِيهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْمَعُوا لَهَا فَجَمَعُوا لَهَا مِنْ بَلْنٍ حِمْوَةً وَكَفَيْقَةً وَسَوِيقَةً حَتَّى يَجْمَعُوا لَهَا طَعَامًا، فَجَعَلُوا فِي قُوبٍ وَحَمَلُوهَا عَلَى بَعِيرِهَا وَوَضَعُوا الْقُوبَ بَلْنٍ يَدْيِهَا، قَالَ لَهَا: تَعْلَمِينَ، مَا رَزَيْتُنَا مِنْ مَا لَكَ شَيْئًا، وَلَكِنَّ اللَّهَ هُوَ

کو علیحدہ بیٹھے ہوئے دیکھا جس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ فرمایا کہ اے فلاں! تمہیں لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کیا چیز نے مانع ہوئی؟ عرض کی کہ مجھے جنابت ہے اور پانی نہیں ہے۔ فرمایا کہ تمہارے لیے مٹی کافی تھی۔ پھر نبی کریم ﷺ تشریف لے گئے تو لوگوں نے آپ سے پیاس کی عرض کی۔ آپ ﷺ اترے اور فلاں شخص کو بلایا۔ ابورجاء نے اس کا نام لیا لیکن عوف کو یاد نہ رہا۔ اور حضرت علی کو بلایا۔ فرمایا کہ دونوں جاؤ اور پانی تلاش کرو۔ دونوں گئے تو انہیں ایک عورت ملی جس کے اپنے اونٹ پر دو تھیلے یا مشکیزے لگے ہوئے تھے۔ دونوں نے اُس سے کہا کہ پانی کہاں ہے؟ اُس نے کہا کہ کل اسی وقت مجھے پانی ملا تھا اور ہمارے مرد پیچھے رہ گئے ہیں۔ دونوں نے اُس سے کہا کہ چلو تو اُس نے کہا: کدھر دونوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس۔ کہا اُس کے پاس جوئے دین والا پہچانا جاتا ہے؟ دونوں نے کہا کہ ہاں وہی۔ وہ اُسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے اور سارا واقعہ عرض کر دیا۔ فرمایا کہ اسے اونٹ سے اتار لو اور نبی کریم ﷺ نے ایک برتن منگا کر اُس میں دونوں تھیلوں یا مشکیزوں کے منہ کھول دیئے اور پانی نکالا اور لوگوں میں اعلان کر دیا گیا کہ پانی پیو اور پلاؤ۔ پس پینے والے نے پیا اور جس نے چاہا پلایا اور اس کے آخر میں اُس شخص کو بھی پانی کا برتن دیا گیا جس کو جنابت تھی۔ فرمایا کہ جاؤ اور اسے اپنے اوپر ڈالو اور وہ عورت کھڑی دیکھ رہی تھی کہ اُس کے پانی کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ خدا کی قسم، پانی لینا بند کیا تو محسوس ہوتا تھا کہ وہ پہلے سے بھی زیادہ بھرے ہوئے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ

اس کے لیے کچھ اکھا کر دو۔ لوگوں نے اُس کے لیے عجوہ کھجوریں، آنا اور سٹوا کھٹے کینے جو دافر مقدار میں تھے۔ اُسے ایک کپڑے میں باندھ کر اُس کے اونٹ پر لاد دیا اور کپڑا اُس کے سامنے رکھ دیا گیا۔ آپ ﷺ نے اُس سے فرمایا تم جانتی ہو کہ ہم نے تمہارے پانی میں سے ذرا بھی کم نہ کیا بلکہ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے پانی پلایا ہے۔ وہ اپنے گھر والوں میں پہنچی جن سے اُسے روک لیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا: اے عورت! تجھے کس نے روکا تھا؟ کہا کہ عجیب بات ہے کہ مجھے دو شخص ملے جو مجھے اُس شخص کے پاس لے گئے جس کو نئے دین والا کہا جاتا ہے۔ تو اُس نے ایسا اور ایسا کیا۔ خدا کی قسم وہ اس کے اور اُس کے درمیان سب سے بڑا جادوگر ہے اور اُس نے اپنی درمیانی اور شہادت کی اُننگی آسمان اور زمین کی طرف اٹھائی اور یادہ اللہ کا برحق رسول ہے۔ پس اس کے بعد مسلمان اُس کے اطراف مشرکوں پر حملے کرتے لیکن جس قبیلے میں وہ تھی اُسے چھوڑ دیتے۔ ایک دن اُس نے اپنی قوم سے کہا کہ میں یہی سمجھتی ہوں کہ یہ لوگ تمہیں دانستہ کر چھوڑ دیتے ہیں تو کیا تمہیں اسلام کی طرف رغبت نہیں؟ انہوں نے اس کی بات مان لی اور اسلام قبول کر لیا۔

امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ صَبَّاءُ ایک دین سے دوسرے کی طرف نکلنے کو کہتے ہیں اور ابو العالی نے کہا کہ صابین اہل کتاب کا ایک فرقہ ہے جو زبور پڑھتے ہیں اصْب کا مطلب ہے کہ میں مائل ہوا۔

جب جنبی بیماری یا موت
یا پیاس کے خوف سے

الَّذِي أَشَقَّانَا، فَأَنْتَ أَهْلُهَا وَقَدْ احْتَبَسْتَ عَنْهُمْ، قَالُوا: مَا حَبَسَكَ يَا فُلَانَةُ، قَالَتْ: الْعَجَبُ لَيْسَ بِي رَجُلَانِ، فَلَهَبَا بِي إِلَى هَذَا الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِيُّ فَقَعَلَ كَذَا وَكَذَا، قَوْلَهُ إِنَّهُ لَا تُشْعَرُ النَّاسِ مِنْ بَيْنِ هَلِيهِ وَهَلِيهِ، وَقَالَتْ: يَأْصُبُهَا الْوَسْطَى وَالسَّبَابَةُ، فَرَفَعَهُمَا إِلَى السَّمَاءِ - تَعْبَى السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ - أَوْ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللَّهِ حَقًّا، فَكَانَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَ ذَلِكَ يُغَيِّرُونَ عَلَى مَنْ حَوْلَهَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، وَلَا يُصِيبُونَ الضَّرْمَ الَّذِي هِيَ مِنْهُ، فَقَالَتْ: يَوْمًا لِقَوْمِهَا مَا أَرَى أَنَّ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ يَدْعُونَكُمْ عَمْدًا، فَهَلْ لَكُمْ فِي الْإِسْلَامِ؟ فَأَطَاعُوهَا، فَدَخَلُوا فِي الْإِسْلَامِ.

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: "صَبَّاءُ: خَرَجَ مِنْ دِينٍ إِلَى غَيْرِهِ" وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ: الصَّابِيُّ بَيْنَ فِرْقَةٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ يَفَرُّونَ الزُّبُورَ

7- بَابُ: إِذَا خَافَ الْجُنُبُ عَلَى نَفْسِهِ
الْمَرَضِ أَوِ الْمَوْتِ، أَوْ خَافَ الْعَطَشَ،

تَيَمُّمٌ

وَيُذَكِّرُ أَنَّ عُمَرَو بْنَ الْعَاصِ: "أُجْتَبَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فَتَيَمَّمَهُ وَتَلَا: (وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا) (النساء: 29) فَذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَيِّفْ"

تیمم کرے

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سردیوں کی ایک رات جہنمی ہو گئے تو انہوں نے تیمم کیا اور یہ آیت پڑھی: "ترجمہ کنز الایمان: اور اپنی جانیں قتل نہ کرو بے شک اللہ تم پر مہربان ہے (پارہ ۵، النساء: ۲۹)" اس کا نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے کچھ نہیں کہا۔

ابو وائل سے مروی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ جب کوئی پانی نہ پائے تو نماز نہ پڑھے۔ حضرت عبداللہ نے کہا: ہاں اگر میں ایک مہینہ پانی نہ پاؤں تو نماز نہیں پڑھوں گا۔ اگر میں لوگوں کو اس کی اجازت دے دوں تو جب اُن میں سے کسی کو سردی کا خوف ہوگا تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے گا۔ میں نے کہا کہ حضرت عمار کا حضرت عمر سے کہنا کیا سمجھا جائے گا؟ کہا کہ میں نے نہیں دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمار کے قول پر اکتفا کیا ہو۔

شیق بن سلمہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا تو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے کہا: اے ابو عبدالرحمن! آپ کی دوائے میں جب کوئی جہنمی ہو جائے اور پانی نہ ملے تو کیا کرے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جب تک پانی نہ پائے تو نماز نہ پڑھے۔ پس حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آپ حضرت عمار کے اُس معاملے کو کیا کہیں گے جب کہ نبی کریم ﷺ نے اُن سے فرمایا کہ

345 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ غُنْدَرٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ أَبُو مُوسَى لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ: إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ لَا يُصَلِّيْ؟ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَوْ رَخِصْتُ لَهُمْ فِي هَذَا كَانَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُهُمُ الْبَرْدَ قَالَ: هَكَذَا - يَعْنِي تَيَمَّمَهُ - وَصَلَّى، قَالَ: قُلْتُ: فَأَيُّنَ قَوْلٍ عَمَارٍ لِعُمَرَ؟ قَالَ: إِنِّي لَمْ أَرِ عُمَرَ قَبَعَ يَقُولُ عَمَارٍ

346 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ شَيْقِيَّ بْنَ سَلَمَةَ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ، وَأَبِي مُوسَى، فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى: أَرَأَيْتَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِذَا أُجْتَبَ فَلَمْ يَجِدْ مَاءً، كَيْفَ يَصْنَعُ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَا يُصَلِّي حَتَّى يَجِدَ الْمَاءَ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: فَكَيْفَ يَصْنَعُ يَقُولُ عَمَارٌ حِينَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ يَكْفِيكَ قَالَ: أَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَفْتَحْ بِذَلِكَ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: قَدْ عَنَّا مِنْ قَوْلٍ

345 - راجع الحديث: 338، صحيح مسلم: 817، 816، سنن ابوداؤد: 321، سنن نسائي: 319

346 - راجع الحديث: 338، 345

تمہارے لیے یہ کافی تھا۔ انہوں نے کہا: کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ حضرت عمرؓ نے ان کی اس بات پر اکتفا نہیں کیا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم قول عمار کو چھوڑ دیتے ہیں لیکن آپ اس آیت کے بارے میں کیا کہیں گے؟ حضرت عبداللہ سے جواب نہ بنا جو دیتے اور کہنے لگے کہ اگر ہم لوگوں کو اس کی اجازت دے دیں تو خدشہ ہے کہ جب ان میں سے کسی کو پانی سرد محسوس ہوگا تو وہ اسے چھوڑ کر تیمم کرے گا۔ میں (اعمش) نے شقیق سے کہا کہ حضرت عبداللہ نے اسے مکروہ جانا؟ فرمایا: ہاں۔

تیمم کی ایک ضرب سے

شقیق سے مروی ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو موسیٰ شعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو حضرت ابو موسیٰ نے ان سے کہا: اگر ایک شخص جنبی ہو جائے اور ایک مہینے تک پانی نہ پائے تو تیمم کر کے نماز پڑھتا رہے، حضرت عبداللہ نے کہا کہ تیمم نہ کرے خواہ مہینہ بھر پانی نہ پائے۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا کہ آپ سورۃ المائدہ کی اس آیت کا کیا کریں گے کہ اگر پانی نہ ملے پاک مٹی سے تیمم کرلو (۴۳: ۴)۔ حضرت عبداللہ نے کہا کہ اگر اس صورت میں انہیں رعایت دی گئی تو خدشہ ہے کہ انہیں پانی سرد لگا تو پاک مٹی سے تیمم کر لیں گے۔ میں نے کہا کہ آپ نے اس لیے اسے ناپسند کیا ہے؟ کہا، ہاں۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آپ نے حضرت عمار کی بات نہیں سنی کہ انہوں نے حضرت عمرؓ سے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک کام بھیجا تو میں جنبی ہو گیا اور پانی نہ پایا پس میں پاک مٹی میں

عَمَّارٌ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهَذِهِ الْآيَةِ، فَمَا كَذَى عَبْدُ اللَّهِ مَا يَقُولُ، فَقَالَ: إِنْ لَوْ رَخَصْنَا لَهُمْ فِي هَذَا لَأَوْشَكُ إِذَا بَرَدَ عَلَى أَحَدِهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَدَعَهُ وَيَتَيَمَّمُ فَقُلْتُ لِمَقْبِي فَإِنَّمَا كَرِهَ عَبْدُ اللَّهِ لِهَذَا، قَالَ: نَعَمْ

8- بَابُ: التَّيَمُّمُ ضَرْبَةً

347- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى: لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَجْتَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا، أَمَا كَانَ يَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّي، فَكَيْفَ تَصْنَعُونَ بِهَذِهِ الْآيَةِ فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ: (فَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا) (النساء: 43) فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَوْ رَخِصَ لَهُمْ فِي هَذَا لَأَوْشَكُوا إِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَتَيَمَّمُوا الصَّعِيدَ. قُلْتُ: وَإِنَّمَا كَرِهْتُمْ هَذَا لِذَا، قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ، فَأَجْتَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ، فَتَتَرَعْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَمَرُّغُ الدَّابَّةُ، فَدَكَّرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ يَكْهِنُكَ أَنْ تَصْنَعَ هَكَذَا، فَضَرَبَ بِكَفِّهِ ضَرْبَةً عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ لَفَضَهَا، ثُمَّ مَسَحَ بِهَا

ظَهَرَ كَفُّهُ بِشِمَالِهِ أَوْ ظَهَرَ شِمَالُهُ بِكَفِّهِ، ثُمَّ مَسَحَ
بِهَا وَجْهَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: أَفَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ
بِقَوْلِ عُمَارٍ وَزَادَ يَعْلَى، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ:
كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى، فَقَالَ أَبُو مُوسَى:
أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عُمَارٍ لِعُمَرَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي أَنَا وَأَنْتَ، فَأَجْنَبْتُ فَتَمَنَعَكُ
بِالصُّعَيْدِ، فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَخْبَرْنَاكَ، فَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هَكَذَا، وَمَسَحَ
وَجْهَهُ وَكَفَّهُ وَوَاحِدَةً

مویٹیوں کی طرح لوٹ پوٹ ہوا۔ جب رسول
اللہ ﷺ کو بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے
لیے کافی تھا کہ ایسا کر لیتے اور زمین پر اپنی مبارک ہتھیلی
ماری، پھر اُسے جھاڑا، پھر اُس کے ساتھ بائیں ہاتھ کی
پشت پر مسح فرمایا یا بائیں میں ہاتھ کی پشت سے ہتھیلی پر،
پھر دونوں سے اپنے مبارک چہرے کا مسح فرمایا۔ حضرت
عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ کیا آپ نے نہیں
دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمار کے
قول پر اکتفا نہیں کی۔ یعلیٰ، اعش، شقیق نے یہ بھی کہا:
میں حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو موسیٰ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا تو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے کہا: کیا آپ نے نہیں سنا جو حضرت عمار رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ
رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور آپ کو ایک کام بھیجا تو میں
جنبی ہو گیا اور پاک پٹی پر لیٹا۔ ہم رسول اللہ ﷺ کی
خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ کو بتایا۔ فرمایا کہ
تمہارے لیے یہی کافی تھا اور آپ ﷺ نے اپنے
مبارک چہرے اور ہتھیلیوں پر ایک مرتبہ مسح فرمایا۔

جنابت کے لیے تیمم کی اجازت

حضرت عمران ابن حصین خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا
کہ علیحدہ بیٹھا ہے اور لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ فرمایا
کہ اے فلاں! تمہیں لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کیا
چیز نے رکاوٹ بنی؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں
جنبی ہو گیا ہوں اور پانی نہیں ہے۔ فرمایا کہ تم پر پاک مٹی
لازم ہے اور وہی تمہارے لیے کافی ہے۔

9- بَابُ

348- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ،
قَالَ: أَخْبَرَنَا عَوْفٌ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا
عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ الْخَزَاعِيُّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا مُعْتَزِلًا لَمْ يُصَلِّ فِي
الْقَوْمِ، فَقَالَ: يَا فُلَانُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ فِي
الْقَوْمِ؟ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا
مَاءَ، قَالَ: عَلَيْكَ بِالصُّعَيْدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

8- کتاب الصَّلَاةِ

1- باب: کَيْفَ فُرِضَتْ

الصَّلَاةُ فِي الْاَسْرَاءِ؟

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ فِي حَدِيثٍ مَرْقُومٍ، فَقَالَ: يَا مَرْثَدَا يَغْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقِ وَالْعَقَابِ

349 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "فُرِجَ عَنِ سَقْفِ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ، فَكَرَّ لَ جَبْرِيلُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفَرَجَ صَدْرِي، ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءٍ زَمْزَمٍ، ثُمَّ جَاءَ بِطُشْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُنْتَلِمٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا، فَأَفْرَغَهُ فِي صَدْرِي، ثُمَّ أَطْبَقَهُ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي، فَعَرَّجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، قَالَ جَبْرِيلُ: الْخَارِجُ السَّمَاءِ افْتَحْ، قَالَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ هَذَا جَبْرِيلُ، قَالَ: هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ مَعِيَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أُرْسِلْ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا، فَإِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلَى تَمِيمِهِ أَسْوَدَةٌ، وَعَلَى يَسَارِهِ أَسْوَدَةٌ، إِذَا تَنَظَّرَ قَبْلَ تَمِيمِهِ طُحْيُوكَ، وَإِذَا تَنَظَّرَ قَبْلَ يَسَارِهِ بَكَى، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْإِبْنِ الصَّالِحِ، قُلْتُ لَجَبْرِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا آدَمُ، وَهَذِهِ

نماز کا بیان

معراج میں نماز کیسے

فرض کی گئی؟

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ مجھ سے حضرت ابوسفیان نے حدیث ہرقل میں بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں نماز سچائی اور پاک دامنی کا حکم دیا ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں مکہ مکرمہ میں تھا کہ میرے مکان کی چھت کھولی گئی اور جبریل علیہ السلام نازل ہوئے۔ میرا سینہ کھولا گیا، پھر اُسے آب زم زم سے دھویا گیا، پھر سونے کا ایک طشت لایا گیا جو حکمت و ایمان سے بھرا ہوا تھا اور وہ میرے سینے میں اُنڈیل دیا گیا، پھر اُسے بند کر دیا، پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آسمان کی جانب لے کر چڑھے۔ جب میں آسمان دنیا پر پہنچا تو جبریل علیہ السلام نے آسمان کے خازن سے کھولنے کے لیے کہا۔ اُس نے کہا: کون ہو؟ کہا: میں جبریل ہوں۔ اُس نے کہا: کیا تمہارے ساتھ کوئی اور ہے؟ کہاں ہاں میرے ساتھ محمد ﷺ ہیں۔ کہا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا، ہاں جب کھولا تو ہم آسمان دنیا کے اوپر گئے۔ وہاں ایک شخص بیٹھا ہوا تھا، جس کے دائیں اور بائیں بہت سارے لوگ تھے۔ جب وہ اپنی داہنی طرف دیکھتا تو ہنستا اور جب بائیں طرف دیکھتا تو روتا۔ اُس نے کہا: صالح نبی اور صالح بیٹے مرحبہ خوش آمدید میں نے جبریل

الْأَسْوَدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ نَسَمُ بَدِيهِ فَأَهْلُ
الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْأَسْوَدَةُ أَلْيَى عَنْ
شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ. فَإِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِينِهِ طَمَعَكَ وَإِذَا
نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى حَتَّى عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ
الثَّانِيَةِ. فَقَالَ لِخَازِنِهَا: افْتَحْ. فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا
مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ: فَفَتَحَ. قَالَ أَنَسُ: فَذَكَرَ أَنَّهُ
وَجَدَ فِي السَّمَوَاتِ آدَمَ، وَإِدْرِيسَ، وَمُوسَى،
وَعِيسَى، وَإِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ
يُفِيضْ كَيْفَ مَنَازِلَهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ
فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ.
قَالَ أَنَسُ: فَلَمَّا مَرَّ جَبْرِيلُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِإِدْرِيسَ قَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ
وَالْأَخِ الصَّالِحِ. فَقُلْتُ مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا
إِدْرِيسُ. ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسَى فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ
الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ. قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا
مُوسَى. ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسَى فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالأَخِ
الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ. قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا
عِيسَى. ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ. فَقَالَ: مَرْحَبًا
بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْإِبْنِ الصَّالِحِ. قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟
قَالَ: هَذَا إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ
ابْنُ شَهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ
وَأَبَا حَبِيبَةَ الْأَنْصَارِيَّ، كَانَا يَقُولَانِ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثُمَّ عَرَجَ بِي حَتَّى ظَهَرْتُ
لِمُسْتَوَى أَسْمَعَ فِيهِ صَرِيحَ الْأَقْلَامِ. قَالَ ابْنُ
حَزْمٍ: وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: "فَفَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى أُمَّيِّ تَحْسِينِ
صَلَاةٍ فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى،

سے کہا کہ یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ حضرت آدم ہیں اور
دائیں بائیں جو یہ صورتیں ہیں یہ ان کی اولاد ہے۔ دائیں
طرف والے جنتی ہیں اور بائیں طرف والے دوزخی
ہیں۔ جب یہ داہنی طرف دیکھتے ہیں تو ہنستے ہیں اور
بائیں جانب دیکھتے ہیں تو روتے ہیں۔ حتیٰ کہ مجھے
دوسرے آسمان تک لے گئے اور اُس کے خازن سے
کھولنے کے لیے کہا اور اُس کی خازن سے وہی بات ہوئی
جو پہلے ہوئی تھی۔ اُس نے کھول دیا۔ حضرت انس رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضور
ﷺ نے آسمانوں میں حضرت آدم، حضرت ادریس،
حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام
سے ملاقات کی اور اُن کے مقامات یاد نہیں رہے ہاں
حضرت آدم آسمان دنیا پر ملے اور حضرت ابراہیم علیہ
السلام چھٹے آسمان پر۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ کو لے کر حضرت جبریل
علیہ السلام حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس سے
گزرے تو انہوں نے کہا: صالح نبی اور صالح بھائی خوش
آمدید مرحبا۔ میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ حضرت
ادریس علیہ السلام ہیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام
کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا: صالح نبی اور صالح
بھائی مرحبا خوش آمدید۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہیں؟ کہا
کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ پھر میں حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کے پاس سے گزرا انہوں نے کہا: صالح نبی
اور صالح بھائی مرحبا خوش آمدید۔ میں نے کہا کہ یہ کون
ہیں؟ کہا کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ پھر میں
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرا۔ انہوں
نے کہا کہ صالح نبی اور صالح بیٹے خوش آمدید۔ میں نے

فَقَالَ: مَا فَرَضَ إِلَهُكَ عَلَى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: فَرَضَ
تَحْمِيسِينَ صَلَاةً قَالَ: فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ، فَإِنْ أَمَّتَكَ لَا
تُطِيقُ ذَلِكَ، فَارْجِعْهُ، فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَارْجَعْتُ
إِلَى مُوسَى، قُلْتُ: وَضَعَ شَطْرَهَا، فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ،
فَإِنْ أَمَّتَكَ لَا تُطِيقُ، فَارْجِعْهُ، فَوَضَعَ شَطْرَهَا،
فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ، فَإِنْ أَمَّتَكَ لَا
تُطِيقُ ذَلِكَ، فَارْجِعْهُ، فَقَالَ: هِيَ تَحْمِيسٌ، وَهِيَ
تَحْمُسُونَ لَا يُبْدَلُ الْقَوْلُ لَدُنِّي، فَارْجَعْتُ إِلَى مُوسَى،
فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ، فَقُلْتُ: اسْتَخَيِّتُكَ مِنْ رَبِّي،
ثُمَّ انْطَلَقَ بِي، حَتَّى انْتَهَى بِي إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى،
وَعَشِيهَا أَلْوَانٌ لَا أُخْرِى مَا هِيَ، ثُمَّ أَدْخَلْتُ الْجَنَّةَ،
فَإِذَا فِيهَا حَبَائِلُ اللَّوْلُؤِ وَإِذَا تَرَابُهَا الْبِسْكَ

کہا کہ یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
ہیں۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے ابن حزم نے بتایا کہ
حضرت ابن عباس اور حضرت ابو حنیفہ انصاری دونوں کہا
کرتے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر مجھے لے کر
چڑھے حتیٰ کہ میں بہت بلند مقام پر پہنچ گیا جس میں
قلموں سے چلنے کی آواز سناتا تھا۔ ابن حزم اور حضرت انس
بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ
نے فرمایا: پس اللہ تعالیٰ نے میری اُمت پر پچاس
نمازیں فرض کیں۔ میں اس کے ساتھ واپس ہوا لوٹا اور
حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ
تعالیٰ نے آپ پر آپ کی اُمت کے لیے کیا فرض کیا ہے؟
میں نے کہا کہ پچاس نمازیں۔ انہوں نے کہا کہ اپنے
رب کی طرف واپس لوٹ جائیے کیونکہ آپ کی اُمت
میں یہ طاقت نہیں ہے۔ میں واپس لوٹا تو اُن کا ایک حصّہ کم
کر دیا گیا میں حضرت موسیٰ کی طرف واپس لوٹا اور کہا کہ
ایک حصّہ کم کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپنے رب کی
طرف واپس جائیے کیونکہ آپ کی اُمت میں ان کی
طاقت نہیں ہے پس میں واپس لوٹ گیا تو ایک حصّہ مزید کم
کر دیا گیا۔ میں ان کی طرف آیا تو انہوں نے پھر کہا کہ
اپنے رب کی طرف واپس جائیے کیونکہ آپ کی اُمت میں
ان کی طاقت بھی نہیں ہے میں واپس لوٹا تو فرمایا کہ یہ پانچ
ہیں اور یہی پچاس ہیں میرے نزدیک بات تبدیل نہیں
ہوا کرتی۔ میں حضرت موسیٰ کے پاس آیا تو انہوں نے کہا:
اپنے رب کی طرف واپس جائیے۔ میں نے کہا کہ مجھے
اب اپنے رب سے حیا آتی ہے۔ پھر مجھے لے کر چلے حتیٰ
کہ سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے جس پر رنگ چھائے ہوئے تھے،
نہیں جانتا کہ وہ کیا ہیں۔ پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا

جس میں موتیوں کے ہار میں اور اُس کی مٹی مشک ہے۔

فائدہ: صَلَوةٌ صَلَّی سے بنا بمعنی گوشت بھونا، آگ پر پکانا، رب فرماتا ہے: "سَيَصْلِي نَازًا اِذَا ذَاتَ لَهَبٍ"۔ نیز آگ سے لکڑی سیدھی کرنے کو تصلیہ کہا جاتا ہے، چونکہ نماز اپنے نمازی کے نفس کو مجاہدہ و مشقت کی آگ پر جلاتی ہے، نیز اسے سیدھا کرتی ہے اس لئے اسے صَلَوةٌ کہتے ہیں۔ اب صَلَوةٌ کے معنی دعا، رحمت، انزال، رحمت، استغفار، سرین ہلانا ہیں۔ چونکہ یہ سب چیزیں نماز میں ہوتی ہیں اس لئے نماز کو صَلَوةٌ کہتے ہیں۔ اسلام میں سب اعمال سے پہلے نماز فرض ہوئی، یعنی نبوت کے گیارہویں سال ہجرت سے دو سال کچھ ماہ پہلے، نیز ساری عبادتیں اللہ تعالیٰ نے فرش پر بھیجیں مگر نماز اپنے محبوب کو عرش پر بلا کر دی اس لئے کلمہ شہادت کے بعد سب سے بڑی عبادت نماز ہے۔ جو نماز سیدھی کر کے پڑھے تو نماز اسے بھی سیدھا کر دیتی ہے۔ نماز کے اسرار اور نکات ہماری کتاب "اسرار الاحکام" اور "تفسیر نعیمی" پارہ اول میں دیکھو۔ نمازیں چار قسم کی ہیں: فرض، واجب، سنت مؤکدہ، نفل۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۵۲۹)

عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب نماز فرض کی تو حضر اور سفر کے لیے دو دور کعتیں فرض فرمائیں۔ سفر کی نماز تو یوہنی رکھی گئی اور حضر کی نماز میں زیادتی کر دی گئی۔

کپڑے پہن کر نماز پڑھنا ضروری ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: "ترجمہ کنز الایمان: اپنی زینت لوجب مسجد میں جاؤ (پارہ ۸، الاعراف: ۳۱)" جو ایک ہی کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھے۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی گئی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اُسے سی لوخواہ کانٹوں سے ہو۔ اس کی اسناد میں کلام ہے اور جو اسی کپڑے سے نماز پڑھے جس میں صحبت کی جب تک اُس میں نجاست نہ دیکھے اور نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا کہ کوئی برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت اُم عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہمیں حکم فرمایا گیا ہے کہ

350 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَتْ: فَرَضَ اللَّهُ الصَّلَاةَ حِينَ فَرَضَهَا، رَكْعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، فَأَقَرَّتْ صَلَاةَ السَّفَرِ، وَزِيدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ

2- بَابُ وَجُوبِ الصَّلَاةِ فِي الثِّيَابِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ) (الأعراف: 31) وَمَنْ صَلَّى مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ "وَيَذْكُرُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَزُودُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ فِي إِسْنَادِهِ نَظَرٌ وَمَنْ صَلَّى فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُ فِيهِ مَا لَهُ يَرَأَى وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ

351 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ،

عیدین کے روز حیض والی اور پردہ نشین خواتین بھی نکلیں اور مسلمانوں کی جماعت اور ان کی دعا میں شامل ہوں۔ حیض والی نماز کی جگہ سے علیحدہ رہیں۔ ایک عورت نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! اگر ہم میں سے کسی کے پاس دوپٹہ نہ ہو؟ فرمایا کہ اُس کے ساتھ والی اپنے دوپٹے کا ایک حصہ اُس پر ڈالے رکھے۔ عبد اللہ بن رجاء، عمران، محمد بن سیرین حضرت اُم عطیہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح سنا ہے۔

نماز میں ازار کو گڈی سے باندھ لینا

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد سے مروی کی ہے کہ لوگوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اپنی ازاروں کو اپنے کندھوں سے لپیٹے ہوئے۔

محمد بن المنکدر سے مروی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ازار کے ساتھ نماز پڑھی جس کو اپنی گردن کے سامنے باندھا ہوا تھا حالانکہ دوسرا کپڑا کھوٹی پر لٹک رہا تھا۔ اُن سے کسی کہنے والے نے کہا کہ آپ ایک ازار میں نماز پڑھتے ہیں؟ فرمایا کہ میں نے یہ اس لیے کہا ہے کہ تمہارے جیسا کوئی احق مجھے دیکھ لے کیونکہ ہم میں سے کون سا تھا جس کے پاس رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں دو کپڑے تھے۔

محمد بن منکدر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

قَالَتْ: أُمِرْنَا أَنْ نُخْرِجَ الْحَيْضَ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ، وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَيَشْهَدْنَ بِجَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ، وَدَعَوَهُمْ وَيَعْتَزِلُ الْحَيْضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ، قَالَتْ: أَمْرٌ أَقْبَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ، قَالَ: لِثَلَاثِهَا صَاحِبَتَهَا مِنْ جِلْبَابِهَا، وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ، حَدَّثَنَا أُمُّ عَطِيَّةٍ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدِي

3- بَابُ عَقْدِ الْإِزَارِ عَلَى الْقَفَا فِي الصَّلَاةِ

وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: صَلَّوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِي أَزْرِهِمْ عَلَى عَوَاتِقِهِمْ

352 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعْتَدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: صَلَّى جَابِرٌ فِي إِزَارٍ قَدْ عَقَدَهُ مِنْ قَبْلِ قَفَاهُ وَثِيَابُهُ مَوْضُوعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ، قَالَ لَهُ قَائِلٌ: تُصَلِّي فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ، فَقَالَ: إِنَّمَا صَنَعْتُ ذَلِكَ لِئَرَانِي أَحْمَقُ مِثْلَكَ وَأَيُّنَا كَانَ لَهُ ثَوْبَانِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

353 - حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ أَبُو مُصْعَبٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، وَقَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ

352- انظر الحديث: 370, 361, 353

353- راجع الحديث: 352

4- بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثُّبُوبِ

الْوَاحِدِ مُلْتَحِفًا بِهِ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: " فِي حَدِيثِهِ الْمُلْتَحِفُ الْمُتَوَشِّحُ: وَهُوَ الْمُخَالِفُ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ، وَهُوَ الْإِسْتِمَالُ عَلَى مَنْكَبَيْهِ " قَالَ: قَالَتْ أُمُّ هَانِي: التَّحَفُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثُوبٍ وَخَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ

ایک ہی کپڑے میں

لیٹ کر نماز پڑھنا

زہری نے اپنی حدیث میں کہا کہ الْمُلْتَحِفُ سے مراد الْمُتَوَشِّحُ ہے یعنی کپڑے کے دونوں کناروں کو مخالف کندھوں پر ڈال لینا اور یہی کندھوں پر لٹکانا ہے اور حضرت اُمّ ہانی نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ایک کپڑے کو لپیٹا کہ اُس کے دونوں کنارے مخالف شانوں پر ڈال لیے۔

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک ہی کپڑے میں نماز ادا فرمائی اور اُس کے دونوں کنارے اُلٹ لیے تھے۔

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم کو حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں ایک ہی کپڑے میں نماز ادا فرماتے ہوئے دیکھا جس کے دونوں کنارے اپنے مبارک شانوں پر ڈالے ہوئے تھے۔

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں دیکھا کہ ایک ہی کپڑے کو لپیٹ کر نماز پڑھ رہے ہیں اور اُس کے دونوں کنارے

354 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، قَالَ:

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي ثُوبٍ وَاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ

355 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا

يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثُوبٍ وَاحِدٍ فِي بَيْتٍ أُمِّ سَلَمَةَ قَدْ أَلْفَى طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ

356 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثُوبٍ وَاحِدٍ مُشْتَبِلًا بِهِ فِي

354- النظر الحديث: 355, 356، صحيح مسلم: 1152, 1153, 1154، سنن ترمذی: 339، سنن نسائی: 763

سنن ابن ماجہ: 1049

355- راجع الحديث: 354

356- راجع الحديث: 354

357- النظر الحديث: 280

بَيَّنَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَابْنُ عَاطِقٍ عَلَى عَاتِقِهِ
 357 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ:
 حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي النَّظَرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ
 عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَا مَرْثَدَةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئِ بْنِ طَالِبٍ،
 أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئِ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ، تَقُولُ:
 ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ
 الْفَتْحِ، فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتَوِئُهُ،
 قَالَتْ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ هَذِهِ، فَقُلْتُ: أَنَا
 أُمُّ هَانِئِ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئِ،
 فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ، قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِي رَكَعَاتٍ
 مُلْتَجِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قُلْتُ: يَا
 رَسُولَ اللَّهِ، رَعِمَ ابْنُ أُمِّي أَنَّهُ قَاتِلُ رَجُلٍ قَدْ
 أَجَزْتُهُ، فَلَانَ ابْنُ هُبَيْرَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ أَجَزْنَا مَنْ أَجَزْتَ يَا أُمُّ هَانِئِ
 قَالَتْ أُمُّ هَانِئِ: وَذَلِكَ طَهَى

358 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ
 الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبٍ
 وَاحِدٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
 أَوَّلُكُمْ ثَوْبَانِ

5- بَابُ: إِذَا صَلَّى فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

فَلْيَجْعَلْ عَلَى عَاتِقِهِ

359 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي

اپنے مبارک شانوں پر ڈالے ہوئے تھے۔

مرثدہ مولى ام ہانی نے حضرت ام ہانی بنت ابوطالب
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ فتح مکہ کے
 سال میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر
 ہوئی تو آپ ﷺ غسل فرما رہے تھے اور فاطمہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہا نے آپ کا پردہ کیا ہوا تھا۔ میں نے سلام عرض
 کیا تو فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی کہ ام ہانی بنت
 ابوطالب ہوں۔ فرمایا کہ ام ہانی خوش آمدید۔ جب آپ
 ﷺ غسل سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر آٹھ رکعت
 نماز پڑھی ایک ہی کپڑے کو لپیٹ کر۔ جب فارغ ہوئے
 تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میرا ماں جایا
 بھائی کہتا ہے کہ میں اس شخص کو قتل کروں گا حالانکہ فلاں
 بن ہبیرہ کو میں نے پناہ دی ہے رسول اللہ ﷺ نے
 فرمایا: اے ام ہانی! جس کو تم نے امان دی اس کو ہم نے
 امان دی۔ حضرت ام ہانی نے فرمایا کہ وہ نماز چاشت تھی۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ ایک آدمی نے رسول
 اللہ ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے
 میں پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم سب کو دو
 دو کپڑے میسر ہیں؟

جب ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اسے

اپنے شانوں پر ڈال لے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

کہہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک ہی کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے کہ وہ اُس کے شانوں پر نہ ہو۔

عکرمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اُس کے دونوں کناروں کو کندھوں پر ڈال لے۔

جب کپڑا تنگ ہو

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے پوچھا گیا تو فرمایا کہ میں کسی سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلا۔ رات کے وقت ایک حاجت کے تحت میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے پایا اور میرے اوپر ایک ہی کپڑا تھا۔ میں نے اُس کا اشتمال کیا اور آپ ﷺ کے برابر میں نماز پڑھنے لگا۔ جب میں فارغ ہوا تو فرمایا: اے جابر! رات کے وقت کیسے آئے؟ میں نے حاجت عرض کی۔ جب فارغ ہوا تو فرمایا یہ اشتمال کیسا تھا جو میں نے دیکھا۔ عرض کی کہ ایک ہی کپڑا ہے۔ فرمایا کہ وسیع ہو تو احتاف کیا کرو اور تنگ ہو تو ازار بنالو۔

حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے اور اپنی

الزناد، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُصَلِّي أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقَيْهِ شَيْءٌ 360 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُهُ - أَوْ كُنْتُ سَأَلْتُهُ - قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ ظَرْفَيْهِ

6- بَابُ: إِذَا كَانَ الثَّوْبُ ضَيِّقًا

361 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فَلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، فَقَالَ: خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، فَجِئْتُ لَيْلَةً لِبَعْضِ أُمْرِي، فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي، وَعَلَى ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَاسْتَمَلْتُ بِهِ وَصَلَّيْتُ إِلَى جَانِبِهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: مَا السَّرِيُّ يَا جَابِرُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا جِئْتُ، فَلَمَّا فَرَعْتُ قَالَ: مَا هَذَا الْإِسْتِمَالُ الَّذِي رَأَيْتُ، قُلْتُ: كَانَ ثَوْبٌ - يَعْنِي ضَاقَ - قَالَ: فَإِنْ كَانَ وَاسِعًا فَالْتَحِفْ بِهِ، وَإِنْ كَانَ ضَيِّقًا فَاتَّزِرْ بِهِ

362 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَارِثٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ

360- راجع الحديث: 359 سنن ابوداؤد: 627

361- انظر الحديث: 352

362- انظر الحديث: 1215, 814، صحيح مسلم: 986، سنن ابوداؤد: 631، سنن نسائي: 765

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اُزاروں کو بچوں کی طرح اپنی گردنوں میں باندھ لیا کرتے اور عورتوں سے کہہ دیا جاتا تھا کہ اپنے سروں کو نہ اٹھائیں حتیٰ کہ مرد سیدھے ہو کر بیٹھ جائیں۔

سَعْدِیُّ قَالَ: كَانَ رِجَالٌ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِي أَرْزِهِمْ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ، كَهَيْئَةِ الصَّبِيَّانِ، وَيُقَالُ لِلنِّسَاءِ: لَا تَرْفَعْنَ رُءُوسَكُمْ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرَّجَالُ جُلُوسًا

7- بَابُ الصَّلَاةِ فِي

الْجَبَّةِ الشَّامِيَّةِ

شامی جتے میں

نماز پڑھنا

حسن بصری کا قول ہے کہ مجوس کے بنے ہوئے کپڑے میں کوئی حرج نہیں۔ معمر کا بیان ہے کہ میں نے زہری کو یمن کا کپڑا پہنے ہوئے دیکھا جو پیشاب سے رنگا جاتا تھا اور حضرت علی نے کورے کپڑے میں نماز پڑھی۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا۔ فرمایا: اے مغیرہ! پانی کا برتن دو۔ میں نے پیش کر دیا تو رسول اللہ ﷺ لے کر چلے گئے حتیٰ کہ میری نظروں سے غائب ہو گئے۔ آپ ﷺ نے حاجت رفع کی اور آپ کے اوپر شامی جبہ تھا تو اس کی آستین سے ہاتھ نکالنے لگے جو تنگ تھی۔ پس آپ ﷺ نے نیچے سے ہاتھ نکالے۔ میں نے پانی ڈالا اور آپ نے نماز کے لیے وضو فرمایا اور اپنے موزوں پر مسح فرمایا، پھر نماز پڑھی۔

وَقَالَ الْحَسَنُ: فِي الْقِيَابِ يَلْسُجُهَا الْمَجُوسِيُّ لَمْ يَرِ بِهَا تَابَسًا وَقَالَ مَعْمَرٌ: رَأَيْتُ الزُّهْرِيَّ يَلْبَسُ مِنْ قِيَابِ الْيَمَنِ مَا صُبِغَ بِالْبَوْلِ وَصَلَّى عَلَى بَنِي أَبِي طَالِبٍ فِي ثَوْبٍ غَيْرِ مَقْصُورٍ

363- حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَقَالَ: يَا مُغِيرَةُ خُذِ الْإِدَاوَةَ، فَأَخَذْتُهَا، فَاذْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَارَى عَلَيَّ، فَقَضَى حَاجَتَهُ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ، فَذَهَبَ لِيُخْرِجَ يَدَهُ مِنْ كَتِفِهَا فَضَاقَتْ، فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ أَسْفَلِهَا، فَصَبَّحْتُ عَلَيْهِ، فَتَوَضَّأَ وَضُوءَةً لِلصَّلَاةِ، وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ، ثُمَّ صَلَّى

8- بَابُ كَرَاهِيَةِ التَّعَرِّيِ

فِي الصَّلَاةِ وَغَيْرِهَا

نماز میں اور علاوہ ازیں

نگے ہونے کی کراہت

عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بیان کرتے ہوئے سنا

364- حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفُضْلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَوْحٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عُمَرُو

363- راجع الحديث: 182، صحيح مسلم: 629، 628، سنن نسائي: 123، سنن ابن ماجه: 389

364- صحيح مسلم: 770

کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ کے لیے پتھر اٹھا اٹھا کر لارہے تھے اور آپ ﷺ کے اوپر ازار تھی۔ آپ ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ سے کہا: کاش! تم اپنی ازار کو پتھر کے نیچے اپنے شانوں پر رکھ لو۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے اُسے کھول کر آپ کے شانوں پر رکھ دیا تو آپ بیہوش ہو کر گر پڑے اس کے بعد آپ کو برہنہ نہیں دیکھا گیا۔

قمیض، شلوار، پاجامہ

اور قبا سے نماز پڑھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کھڑے ہو کر ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا: کیا تم میں سے سب کو دو کپڑے میرے ہیں؟ پھر ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو فرمایا: جب اللہ کشادگی دے تو تم بھی کشادگی سے کام لو۔ آدمی اپنے اوپر کپڑے رکھے کہ نماز پڑھے تو ازار اور چادر میں یا ازار اور قمیض میں یا ازار اور قبا میں یا شلوار اور چادر میں یا شلوار اور قمیض میں یا شلوار اور قبا میں یا پاجامہ اور قبا میں یا پاجامہ اور قمیض میں۔ راوی کہتے ہیں کہ میرے خیال میں انہوں نے پاجامہ اور چادر بھی کہا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: محرم کیا پہنے؟ فرمایا کہ قمیض شلوار اور بڑا کوٹ نہ پہنے اور نہ وہ کپڑا جس کو زعفران یا درس لگایا گیا ہو اور جو جوتے نہ پائے وہ

بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ الْحِجَارَةَ لِلْكَعْبَةِ وَعَلَيْهِ إِزَارُهُ، فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ عَمَّةُ: يَا ابْنَ أُمِّی، لَوْ حَلَلْتَ إِزَارَكَ لَجَعَلْتَ عَلَى مَنْكَبَيْكَ دُونَ الْحِجَارَةِ قَالَ: لِحُلَّةٍ لَجَعَلَهُ عَلَى مَنْكَبَيْهِ، فَسَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ، فَمَا رُبِّي بَعْدَ ذَلِكَ عَرِيًّا قَالَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

9- بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْقَبِيصِ

وَالسَّرَاوِيلِ وَالتُّبَانِ وَالْقَبَاءِ

365- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمَّا دَيْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي يُوَيْبٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثُّوبِ الْوَاحِدِ، فَقَالَ: أَوْكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ ثُمَّ سَأَلَ رَجُلٌ عُمَرَ، فَقَالَ: إِذَا وَسَّعَ اللَّهُ فَأَوْسِعُوا، يَجْتَمِعُ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابُهُ صَلَّى رَجُلٌ فِي إِزَارٍ وَرِدَاءٍ، فِي إِزَارٍ وَقَمِيصٍ فِي إِزَارٍ وَقَبَاءٍ، فِي سَرَاوِيلٍ وَرِدَاءٍ، فِي سَرَاوِيلٍ وَقَمِيصٍ، فِي سَرَاوِيلٍ وَقَبَاءٍ، فِي تُّبَانٍ وَقَبَاءٍ، فِي تُّبَانٍ وَقَمِيصٍ، قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: فِي تُّبَانٍ وَرِدَاءٍ

366- حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ؟ فَقَالَ: لَا يَلْبَسُ

موزے پہن لے لیکن انہیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کر لے۔ نافع نے حضرت ابن عمر سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ذکر کردہ حدیث کے مطابق فرمایا ہے۔

الْقَبِيضَ وَلَا الشَّرَاطِيلَ وَلَا الْبُرُتْسَ وَلَا تَوْبًا
مَشَهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا وَرْسَ فَمَنْ لَمْ يَجِدِ الثُّغْلَيْنِ
فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ
مِنَ الْكَعْبَيْنِ، وَعَنْ كَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

ستر عورت سے

کیا چھپائے

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اشتمالِ صماء سے منع فرمایا ہے یعنی ایک ہی کپڑا ہوا اور آدمی اسے اس طرح لپیٹے کہ اس کا کچھ حصہ اسکی شرمگاہ پر ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے چھونے اور پھینکنے والی دونوں قسم کی تجارت کی ممانعت فرمائی ہے اور اشتمالِ صماء سے کہ آدمی ایک ہی کپڑے میں لپٹ جائے۔

حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھے اُس حج میں حضرت ابوبکر نے اعلان کرنے والوں کی طرف

10- بَابُ مَا يَسْتُرُ

مِنَ الْعَوْرَةِ

367- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا
لَيْثٌ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اشْتِمَالِ
الْصَّمَاءِ، وَأَنْ يَخْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ
عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ

368- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزَّكَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،
قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ
عَنِ اللَّيَاسِ وَالذَّبَابِ وَأَنْ يَشْتِمِلَ الصَّمَاءُ، وَأَنْ
يَخْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ

369- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ
بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شِهَابٍ،
عَنْ عَمْرِو، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

367- النظر الحديث: 6284, 5822, 5820, 2147, 2144, 1991، سنن نسائي: 5355

368- النظر الحديث: 5821, 5819, 2146, 2145, 1992, 588, 584، صحيح مسلم: 3781، سنن

ترمذی: 1310

369- النظر الحديث: 4657, 4656, 4655, 4363, 3177, 1622، صحيح مسلم: 3275، سنن

نسائي: 2957

بھیجا کہ ہم قربانی کے روز منیٰ میں اعلان کریں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا جائے۔ حمید بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کو اپنے پیچھے سوار کر لیا اور انہیں برأت کا اعلان کرنے کا حکم دیا۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ یوم النحر کو منیٰ والوں میں حضرت علی نے بھی ہمارے ساتھ اعلان کیا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

چادر کے بغیر

نماز پڑھنا

محمد بن المنکدر سے مروی ہے کہ میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو وہ ایک کپڑے کو لپیٹ کر نماز پڑھ رہے تھے اور ان کی چادر رکھی ہوئی تھی جب وہ فارغ ہوئے تو میں نے عرض۔ اے ابو عبد اللہ! آپ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کی چادر رکھی ہوئی تھی؟ فرمایا: ہاں میں نے چاہا کہ تمہارے جیسے لاعلموں کو دکھاؤں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

ران کے متعلق روایات

امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس، حضرت جرہد اور حضرت محمد بن جحش نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ ران چھپانے کی چیز ہے۔ حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی ران ظاہر فرمائی۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ

عَوْفٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي تِلْكَ الْحَجَّةِ فِي مُؤَدِّينَ يَوْمَ النَّحْرِ، نُوَدِّنَ يَمْنَى: أَنَّ لَا يَخُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ " قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: ثُمَّ أَرَدَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا، فَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَدِّنَ بِدَوَاءَةٍ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَأَذِنَ مَعَنَا عَلِيٌّ فِي أَهْلِ مَنَى يَوْمَ النَّحْرِ: لَا يَخُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ

11- بَابُ الصَّلَاةِ

بِغَيْرِ رَدَاءٍ

370 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي التَّوَالِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: وَهُوَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ مُلْتَحِفًا بِهِ، وَرِدَاؤُهُ مَوْضُوعٌ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْنَا: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ تُصَلِّي وَرِدَاؤُكَ مَوْضُوعٌ قَالَ: نَعَمْ، أَحَبَبْتُ أَنْ يَرَانِي الْجُهَالُ مِنْكُمْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي هَكَذَا

12- بَابُ مَا يُذَكَّرُ فِي الْفَحْدِ

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَيُذَوَّى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

وَجَزْهٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ بَخِيشٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْفَحْدُ عَوْرَةٌ وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: حَسَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فُجْدِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَحَدِيثُ أَنَسٍ أَسْنَدُهُ وَحَدِيثُ جَزْهٍ أَخْوَطُ

حدیث انس کی سند زیادہ مضبوط ہے اور حدیث جرہد میں احتیاط زیادہ ہے، یوں ہم اُن کے اختلاف سے نکل جاتے ہیں حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا کہ حضرت عثمان کے حاضر خدمت ہونے پر نبی کریم ﷺ نے اپنے گھٹنے ڈھانپ لیے۔ حضرت زید بن ثابت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر وحی فرمائی تو آپ ﷺ کی ران میری ران پر تھی۔ مجھے اتنا بوجھ لگا کہ اپنی ران ٹوٹ جانے کا خدشہ لاحق ہوا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر پر چڑھائی کی۔ ہم نے صبح کی نماز اُس کے قریب اندھیرے میں پڑھی پس نبی کریم ﷺ سوار ہوئے اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی سوار ہو گئے اور میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے بیٹھا۔ نبی کریم ﷺ خیبر کی گلیوں میں تشریف لے جا رہے تھے اور میرا گھٹنا۔ آپ کی ران سے مس ہو جاتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی ران سے ازار ہٹا دی اور میں نبی کریم ﷺ کی ران کی سفیدی کو دیکھ رہا تھا۔ جب بستی میں پہنچے تو آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور فرمایا کہ خیبر تباہ ہو گیا کیونکہ جب ہم کسی قوم کے صحن میں اترتے ہیں تو ڈرائے گئے ہوؤں کی صبح اچھی نہیں ہوتی۔ یہ تین مرتبہ فرمایا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ لوگ اپنے کام کاج کے لیے نکلے تو کہا: ”محمد“ پہنچ گئے عبدالعزیز راوی نے کہا کہ ہمارے بعض ساتھیوں نے

حَتَّى يُخْرَجَ مِنْ اِخْتِلَافِهِمْ وَقَالَ أَبُو مُوسَى: غَلَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْبَتَيْهِ حِينَ دَخَلَ عُثْمَانُ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: أُنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُجِدَا عَلَى فُجْدَى، فَفُجِدَتْ عَلَى حَتَّى خَفَّتْ أَنْ تَرَضَّ فُجْدَى

371 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ، فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ، فَرَكِبَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ، وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ، فَأَجْرَى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رُقَايِ خَيْبَرَ، وَإِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُ فُجْدَا نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ حَسَرَ الْإِزَارَ عَنْ فُجْدِي حَتَّى إِنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ فُجْدَا نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ: "اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنْكَ إِذَا تَرَكْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ (فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ) (الصفات: 177) " قَالَهَا ثَلَاثًا، قَالَ: وَخَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى أَهْمَالِهِمْ، فَقَالُوا: مُحَمَّدٌ، قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا: وَالْخَبِيسُ - يَعْنِي

371- النظر الحديث: 7333,6369,6363,6185,5968,5528,5425,5387,5169,5159,

5085,4213,4212,4211,4201,4200,4199,4198,4197,4084,4083,3647,

3367,3086,3085,2991,2945,2944,2943,2893,2889,2235,2228,

947,619 'صحیح مسلم: 4641,3482 'سنن ابو داؤد: 3009,2998 'سنن نسائی: 3380

الْحَيْضُ - قَالَ: فَأَصْبَحَتْهَا عَنُوقَةٌ فَجَمَعَ السَّهْمِيُّ، فَجَاءَ دَحِيَّةُ الْكَلْبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أُعْطِنِي جَارِيَةً مِنَ السَّهْمِيِّ، قَالَ: اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً، فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حَبِيبٍ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أُعْطِنِي دَحِيَّةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حَبِيبٍ، سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ، لَا تَصْلُحُ إِلَّا لَكَ، قَالَ: ادْعُوهُمَا فَجَاءَ بِهِمَا، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّهْمِيِّ غَيْرَهَا، قَالَ: فَأَعْتَقَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَزَوَّجَهَا، فَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ: يَا أَبَا حَمْزَةَ، مَا أَصْدَقَهَا، قَالَ: نَفْسَهَا، أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا، حَتَّى إِذَا كَانَ بِالطَّرِيقِ، جَهَّزَهَا لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ، فَأَهْدَتْهَا لَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَأَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا، فَقَالَ: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِئْ بِهِ وَبَسَطَ يَطْعًا، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالتَّنْبَرِ، وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالسَّنَنِ، قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَدْ ذَكَرَ السَّوِيْقَ، قَالَ: فَحَاسُوا حَيْسًا، فَكَانَتْ وَلِيْمَةً رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا: اور فوج آگئی۔ پس ہم نے خیر حاصل کر لیا اور قیدی اکٹھے کیے گئے۔ حضرت دحیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور عرض کی: یا نبی اللہ ﷺ! مجھے قیدیوں میں سے ایک لونڈی عطا فرمائیے۔ فرمایا جاؤ اور ایک لونڈی لے لو۔ پس انہوں نے صفیہ بنت حبیبہ کو لے لیا۔ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: یا نبی اللہ ﷺ آپ نے دحیہ کو صفیہ بنت حبیبہ عطا فرمادی جو قرینہ اور نظیر کی سردار ہے۔ وہ صرف آپ کے لیے ہی مناسب ہے۔ فرمایا کہ انہیں بلاؤ۔ وہ لے کر آئے۔ جب نبی کریم ﷺ نے اُس کی طرف دیکھا تو فرمایا: قیدیوں میں سے کوئی اور لونڈی لے لو۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں آزاد کر کے اُن سے نکاح فرمایا۔ ثابت نے اُن سے پوچھا: اے ابو حمزہ! اُن کا مہر کیا تھا؟ فرمایا کہ ان کی آزادی اور اُن سے نکاح کر لیا۔ حتیٰ کہ جب راستے ہی میں تھے تو حضرت ام سلیم نے آپ کے لیے انہیں آراستہ کیا اور رات آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کی گئیں۔ نبی کریم ﷺ نے وہب عروسی کے ساتھ صبح فرمائی اور فرمایا کہ جس کے پاس کھانے کی کوئی چیز ہو وہ لے آئے اور دسترخوان بچھا دیا گیا۔ پس کوئی کھجوریں لایا اور کوئی گھی لایا۔ راوی (ثابت) کا بیان ہے کہ شاید انہوں نے سٹوکا ذکر بھی کیا۔ اُن کا حبیس بنایا گیا اور یہ رسول اللہ ﷺ کی دعوت ولیمہ تھی۔

عورت کتنے کپڑوں میں

نماز پڑھے؟

عکرمہ کا قول ہے کہ اگر ایک کپڑے سے بدن کو

13- بَابُ: فِي كَمْ تُصَلِّي

الْمَرْأَةُ فِي الْغِيَابِ

وَقَالَ عِكْرِمَةُ: لَوْ وَارَتْ جَسَدَهَا فِي ثَوْبٍ

لَا جَزَاءَ لَهُ

چھالے تو جائز ہے۔

372 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْفَجْرَ، فَيَشْهَدُ مَعَهُ نِسَاءٌ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ مُتَلَفِعَاتٍ فِي مُرَوِّطِهِنَّ، ثُمَّ يَزْجَعْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ مَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ

عروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز پڑھاتے تو آپ کے ساتھ مسلمان عورتیں بھی چادریں لپیٹ کر حاضر ہوتیں۔ پھر اپنے گھروں کو لوٹتیں تو انہیں کوئی پہچان نہ پاتا۔

14 - بَابُ إِذَا صَلَّى فِي ثَوْبٍ لَهُ أَعْلَامٌ وَنَظَرَ إِلَى عَلَيْهَا

جب کشیدہ کاری والے کپڑے میں نماز پڑھے اور اُس کے نقوش دیکھے

373 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي خِمِصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ، فَتَنَظَرَ إِلَى أَعْلَامِهَا نَظْرَةً، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: اذْهَبُوا بِخِمِصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأَتُونِي بِالنَّبِجَائِيَّةِ أَبِي جَهْمٍ، فَإِنَّهَا الْهِنْدِيُّ آتِنَا عَنْ صَلَاتِي وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى عَلَيْهَا، وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ فَأَخَافُ أَنْ تَفْتِنَنِي

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک نیل بوٹے والی چادر میں نماز پڑھی اور اُس کے نقوش دیکھے۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا: میری یہ چادر ابو جہم کے پاس لے جاؤ اور ابو جہم سے میرے لیے سادہ چادر لے آؤ کیونکہ ابھی اس نے میری نماز سے توجہ ہٹائی تھی۔ ہشام بن عروہ، اُن کے والد ماجد، حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے نماز میں اس کے نقوش دیکھے تو آزمائش کا اندیشہ ہوا۔

15 - بَابُ إِنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ مُصَلَّبٍ أَوْ تَصَاوِيرَ، هَلْ تَفْسُدُ صَلَاتُهُ؟ وَمَا يُنْهَى عَنْ ذَلِكَ؟

اگر کپڑے پر صلیب یا تصویر ہو تو کیا نماز فاسد ہو جائے گی اور اس کی ممانعت

374 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو،

عبد العزیز صہیب سے مروی ہے کہ حضرت انس

372 - انظر الحديث: 872,867,578

373 - انظر الحديث: 5817,752 سنن ابوداؤد: 373

374 - انظر الحديث: 5959

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت عائشہ کے پاس ایک پردہ تھا جو انہوں نے گھر کے ایک جانب لٹکایا ہوا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنے اس پردے کو ہٹا دو کیونکہ نماز میں اس کے نقوش میرے سامنے آتے رہتے ہیں۔

جو ریشمی جیسے میں نماز پڑھے،

پھر اُسے اُتار دے

ابوالخیر سے مروی ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک ریشمی جتہ تحفہ پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے وہ پہن لیا اور نماز پڑھی۔ پھر فراغت کے بعد اسے زور سے کھینچ کر اتار پھینکا گویا نا پسند ہوا اور فرمایا: یہ پرہیزگاروں کے لیے مناسب نہیں ہے۔

سرخ کپڑے میں نماز پڑھنا

عون بن ابو جحیفہ سے اُن کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو چمڑے کے ایک سرخ خیمے میں دیکھا اور حضرت بلال کو رسول اللہ ﷺ کے حضور وضو کے لیے پانی پیش کرتے دیکھا اور میں نے لوگوں کو آپ ﷺ کے وضو کے پانی کی طرف جھپٹتے دیکھا۔ جس کو مل گیا اُس نے اپنے اوپر مل لیا اور جس کو اُس میں سے کچھ بھی نہ ملا اُس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ سے تری حاصل کی۔ پھر میں نے دیکھا کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نیزہ گاڑ دیا تو نبی کریم ﷺ سرخ جوڑے کو سمیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے اور نیزے

قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، كَانَ قِرَامَ لِعَائِشَةَ سَكْرَتٌ بِوَجَانِبِ بَيْتِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمِيطِي عَنَّا قِرَامَكَ هَذَا، فَإِنَّهُ لَا تَرَالِ تَصَاوِيرُهُ تَعْرِضُ فِي صَلَاتِي.

16- بَابُ مَنْ صَلَّى فِي قُرْجٍ

حَرِيرٍ ثُمَّ نَزَعَهُ

375 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَلِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: أَهْدَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْجَ حَرِيرٍ، فَلَبِسَهُ، فَصَلَّى فِيهِ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَزَعَهُ نَزَعًا شَدِيدًا كَالْكَارِيَةِ لَهُ، وَقَالَ: لَا يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ.

17- بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ

376 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزْرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جَحْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبٍ حُمْرَاءٍ مِنْ أَكْمٍ، وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَنْتَدِدُونَ ذَلِكَ الْوَضُوءَ، فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلٍ يَدِ صَاحِبِهِ، ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ عَلَقَةً فَرَكَّزَهَا وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ حُمْرَاءَ، مُشِيرًا صَلَّى إِلَى الْعَلَقَةِ بِالنَّاسِ رُكْعَتَيْنِ، وَرَأَيْتُ

375- صحیح مسلم: 5394، 5395 سنن نسائی: 769

376- راجع الحدیث: 187، صحیح مسلم: 1120

النَّاسِ وَالنَّوَابِ يَمْزُونَ مِنْ بَيْنِ يَدَيِ الْعَلَاةِ

کی جانب رخ کر کے لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں اور
میں نے دیکھا کہ نیزے کے دوسری طرف لوگ اور
جانور گزر رہے تھے۔

چھتوں، منبر اور لکڑی پر

نماز پڑھنا

امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ حسن بصری برف
اور پلوں میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں جانتے
تھے۔ خواہ اُس کے نیچے یا اوپر یا سامنے پیشاب بہتا ہو
جب کہ دونوں کے درمیان کوئی آڑ ہو۔ حضرت ابو ہریرہ
نے مسجد کی چھت پر امام کے پیچھے نماز ادا فرمائی اور
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برف پر نماز پڑھی۔
ابو حازم نے لوگوں سے کہا کہ حضرت سہل بن سعد
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھو کہ منبر کس چیز کا تھا؟ انہوں
نے فرمایا کہ مجھ سے زیادہ جاننے والا اب کوئی موجود
نہیں۔ وہ غابہ کے جھاڑ کا تھا جس کو فلاں عورت کے فلاں
مولیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے لیے بنایا تھا۔ جب وہ بنا
کر رکھ دیا گیا تو رسول اللہ ﷺ اُس پر کھڑے ہوئے
اور قبلہ رخ ہو کر تکبیر کہی۔ لوگ آپ ﷺ کے پیچھے
کھڑے ہو گئے۔ آپ نے قرأت کی اور رکوع کیا تو
لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا اور
کچھ پیچھے ہٹ کر زمین پر سجدہ کیا۔ پھر منبر پر دوبارہ جلوہ
افروز ہوئے۔ پھر قرأت کی، رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا تو کچھ
ہٹ کر زمین پر سجدہ کیا امام ابو عبد اللہ بخاری سے علی بن
عبد اللہ نے کہا کہ مجھ سے امام احمد بن حنبل نے اس
حدیث کے بارے میں پوچھا اور فرمایا: میرا مقصد یہ ہے

18- بَابُ الصَّلَاةِ فِي السُّطُوحِ

وَالْمِنْبَرِ وَالْخَشَبِ

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَلَمْ يَرَ الْحَسَنُ بَأْسًا أَنْ
يُصَلِّيَ عَلَى الْجَنْدِ وَالْقَنَاطِرِ، فَإِنْ جَرَى تَحْتَهَا بُولٌ
أَوْ قَوْحَهَا أَوْ أَمَامَهَا إِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا سُتْرَةٌ وَصَلَّى أَبُو
هُرَيْرَةَ: عَلَى سَقْفِ الْمَسْجِدِ بِصَلَاةِ الْإِمَامِ وَصَلَّى
ابْنُ عُمَرَ: عَلَى الْغُلْجِ

377- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ، قَالَ: سَأَلُوا
سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ: مِنْ أَبِي شَيْبَةَ الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: مَا بَقِيَ
بِالنَّاسِ أَعْلَمُ مِنِّي، هُوَ مِنْ أَقْلِ الْغَابَةِ عَوْلُهُ فُلَانٌ
مَوْلَى فُلَانَةٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِدِينَ
عَمَلٍ وَوُضِعَ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، كَثُرَ وَقَامَ النَّاسُ
خَلْفَهُ، فَقَرَأَ وَرَكَعَ وَرَكَعَ النَّاسُ، خَلْفَهُ ثُمَّ رَفَعَ
رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى، فَسَجَدَ عَلَى الْأَرْضِ، ثُمَّ
عَادَ إِلَى الْمِنْبَرِ، ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ رَجَعَ
الْقَهْقَرَى حَتَّى سَجَدَ بِالْأَرْضِ، فَهَذَا شَأْنُهُ، قَالَ أَبُو
عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: "سَأَلَنِي أَحْمَدُ بْنُ
حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ، قَالَ: فَإِنَّمَا
أَرَدْتُ أَنْ الْكِبَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهْلَى

کہ نبی کریم ﷺ لوگوں سے بلند جگہ پر تھے لہذا اس حدیث کی رو سے امام اگر لوگوں سے بلند جگہ پر ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ میں نے کہا کہ امام سفیان بن عیینہ سے اس بارے میں بارہا پوچھا گیا تو آپ نے اُن سے نہیں سنا؟ فرمایا: نہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے سے نیچے تشریف لے آئے تو آپ کی پنڈلی یا کندھا چھل گیا اور آپ نے اپنی ازواج مطہرات کے پاس ایک مہینہ تک نہ جانے کی قسم کھالی۔ آپ ﷺ اپنی اوپری منزل میں تشریف فرما رہے جس کا زینہ کھجور کی شاخوں کا تھا۔ آپ ﷺ کے صحابہ عیادت کے لیے حاضر ہوتے۔ آپ انہیں بیٹھ کر نماز پڑھاتے اور وہ کھڑے رہتے۔ جب سلام پھیر دیا تو فرمایا: امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی اقتدا کی جائے۔ جب وہ تکبر کہے تو تکبر کہو، جب رکوع کرے تو رکوع کرو۔ جب سجدہ کرے تو سجدہ کرو اور اگر وہ کھڑا ہو کر پڑھائے تو کھڑے ہو کر پڑھو اور آپ ﷺ اُن تیس دن کے بعد نیچے تشریف لے آئے لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ نے تو ایک مہینہ کی قسم کھائی تھی؟ فرمایا کہ یہ مہینہ اُن تیس دنوں کا ہے۔

جب سجدے میں آدمی کا کپڑا

اس کی عورت سے لگ جائے

تو کیا حکم ہے؟

عبداللہ بن شداد سے مروی ہے کہ حضرت میمونہ

مِنَ النَّاسِ فَلَا تَأْسَ أَنْ يَكُونَ الْإِمَامُ أَهْلًا مِنَ النَّاسِ بِهَذَا الْحَدِيثِ، قَالَ: فَقُلْتُ: إِنَّ سَفِيَّانَ بَنَ عَيِّنَةَ كَانَ يُسْأَلُ عَنْ هَذَا كَثِيرًا فَلَمْ تَسْمَعْهُ مِنْهُ قَالَ: لَا"

378 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، قَالَ:

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ عَنْ فَرَسِهِ فَجَحِشَتْ سَاقُهُ أَوْ كَتِفُهُ - وَآلٍ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا، فَجَلَسَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ دَرَجَتُهَا مِنْ جُدُوعٍ، فَأَتَاهُ أَصْحَابُهُ يَعْوُذُونَهُ، فَصَلَّى بِهِمْ جَالِسًا وَهُمْ قِيَامٌ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَإِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَتَزَلَّ لِتَسْعَ وَعِشْرِينَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ آلَيْتَ شَهْرًا، فَقَالَ: إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعَ وَعِشْرُونَ

19- بَابُ إِذَا أَصَابَ ثَوْبُ

الْمُصَلِّيِ امْرَأَتَهُ

إِذَا سَجَدَ

379 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تو میں آپ کے سامنے ہوتی اور حائضہ ہوتی اور کبھی جب آپ سجدے میں جاتے تو آپ کا کپڑا مجھ سے مس ہو جاتا۔ وہ فرماتی ہیں کہ آپ چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھا کرتے۔

سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يُصَلِّي وَأَنَا حِدَاءَهُ، وَأَنَا حَائِضٌ، وَرُبَّمَا أَصَابَنِي قُوْبُهُ إِذَا سَجَدَ، قَالَتْ: وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ"

چٹائی پر نماز پڑھنا

اور حضرت جابر بن عبد اللہ اور حضرت ابوسعید نے کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ حسن بصری کا قول ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھے جب تک تمہارے ساتھیوں کو دشوار نہ ہو اور اس کے ساتھ گھومتے جاؤ ورنہ بیٹھ کر۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اُن کی دادی حضرت ملیکہ نے رسول اللہ ﷺ کو دعوت پر بلایا آپ کے لیے کھانا تیار کیا۔ آپ نے تناول فرمایا۔ پھر ارشاد ہوا کہ کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں اپنی ایک چٹائی کی طرف اٹھا جو زیادہ عرصہ گزر جانے کے سبب سیاہ پڑ گئی۔ میں نے اُس پر پانی چھڑکا۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے تو میں نے اور ایک یتیم نے آپ کے پیچھے صف بنالی اور بڑی اماں ہمارے پیچھے تھیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دور کعتیں پڑھائیں پھر تشریف لے گئے۔

چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھنا

عبد اللہ بن شداد سے مروی ہے کہ حضرت ميمونة رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ چھوٹی چٹائی

20- بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْحَصِيرِ

وَصَلَّى جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَأَبُو سَعِيدٍ: فِي السَّفِينَةِ قَائِمًا وَقَالَ الْحَسَنُ: قَائِمًا مَا لَمْ تَشُقْ عَلَى أَضْيَابِكَ تَدُورُ مَعَهَا وَلَا فِقَاعِدًا

380 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَطْعَامٍ صَنَعَتْهُ لَهُ، فَأَكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: قُومُوا فَلَا صَلَّيْ لَكُمْ قَالَ أَنَسُ: فَفُتُّ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا، قَدْ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لَيْسَ، فَتَضَخْتُهُ بِمَاءٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَفَّقْتُ وَالْيَتِيمَ وَرَاءَهُ، وَالْعَجُوزَ مِنْ وَرَائِنَا، فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ

21- بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْخُمْرَةِ

381 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ عَبْدِ

380- النظر الحديث: 1164, 874, 871, 860, 727، صحيح مسلم: 1497، سنن ترمذی: 234، سنن

نسائی: 800

381- راجع الحديث: 333، سنن نسائی: 737، سنن ابن ماجه: 1028

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اللَّهُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ مَيْمُونَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الْحُمْرَةِ

22- بَابُ الصَّلَاةِ

عَلَى الْفِرَاشِ

وَصَلَّى أَنَسٌ عَلَى فِرَاشِهِ وَقَالَ أَنَسٌ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْجُدُ أَحَدُنَا عَلَى تَوْبِهِ

فِرَاشٍ

نَمَاز پڑھنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بستر پر نماز پڑھی اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تو ہم میں سے کوئی اپنے کپڑے پر سجدہ کرتا۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سویا کرتی اور میرے پیر آپ کے قبلہ کی جانب ہوتے۔ جب آپ سجدے میں جاتے تو مجھے دبا دیتے اور میں پیروں کو سمیٹ لیتی اور جب قیام فرماتے تو واپسی پھیلا لیتی۔ وہ فرماتی ہیں کہ ان دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوا کرتے ہوتے تھے۔

عروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے اور وہ آپ کے اور قبلہ کے درمیان زمین پر جنازے کی مانند لیٹی رہتی تھیں۔

عراک نے عروہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھا کرتے اور حضرت عائشہ صدیقہ

382- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّظَرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَتَاهُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَاتِي فِي قِبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ عَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلِي فَإِذَا قَامَ بَسَطَتْهُمَا، قَالَتْ: وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ

383- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهِيَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى فِرَاشٍ أَهْلُهُ اعْتَرَاضَ الْجَنَازَةِ

384- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عِرَالٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ

382- انظر الحديث: 6276, 1209, 997, 519, 515, 514, 513, 512, 511, 508, 384, 383

383- راجع الحديث: 382

384- انظر الحديث: 382

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيُ وَعَائِلَتُهُ
مُعْتَزَّةً بَيْتَهُ وَبَيْنَ الْعِزَّةِ عَلَى الْفَرَاشِ الَّتِي
يَعَامَانِ عَلَيْهِ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے اور قبلے کے درمیان اُس
فراش پر لیٹی ہوتیں جس پر آپ دونوں سویا کرتے تھے۔

23- بَابُ السُّجُودِ عَلَى الثُّوبِ

فِي شِدَّةِ الْحَرِّ

وَقَالَ الْحَسَنُ: كَانَ الْقَوْمُ يَسْجُدُونَ عَلَى
الْعِمَامَةِ وَالْقَلَنْسُوَّةِ وَيَدَاهُ فِي كُتْبِهِ

385 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ
الْمَلِكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ:
حَدَّثَنِي غَالِبُ الْقَطَّانُ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ
أَنْسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كُنَّا نَصَلِّيُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَضَعُ أَحَدُنَا ظَرْفَ الثُّوبِ مِنْ شِدَّةِ
الْحَرِّ فِي مَكَانِ السُّجُودِ

24- بَابُ الصَّلَاةِ فِي النَّعَالِ

386 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مَسْلَمَةَ سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ
الْأَزْدِيُّ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنْسَ بْنَ مَالِكٍ: أَكَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ فِي نَعْلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ

25- بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْخُفَافِ

387 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ
الْأَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ، يُحَدِّثُ عَنْ
هَمَامِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: رَأَيْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ

گرمی کی حدت کے باعث

کپڑے پر سجدہ کرنا

حسن بصری کا قول ہے کہ لوگ اپنے عمامہ اور ٹوپی
پر سجدہ کرتے اور ان کے ہاتھ آستینوں میں ہوتے۔
ابوالولید ہشام بن عبد الملک، بشر بن مفصل،
غالب قطان، بکر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ حضرت انس
بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی
کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تو گرمی کی حدت
کے سبب ہم میں سے کوئی اپنے کپڑے کے کنارے کو
سجدے کی جگہ رکھ لیتا۔

جوتوں کے ساتھ نماز پڑھنا

سعید بن یزید از دی سے مروی ہے کہ میں نے
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا
نبی کریم ﷺ جوتوں کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرتے
تھے؟ فرمایا: ہاں۔

موزے پہن کر نماز پڑھنا

ہمام بن حارث کا بیان ہے کہ میں نے حضرت
جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیشاب کرتے ہوئے
دیکھا۔ پھر انہوں نے وضو اور موزوں پر مسح فرمایا۔ پھر

385- انظر الحديث: 1208, 542، صحيح مسلم: 1406، سنن ابوداؤد: 660، سنن ترمذی: 584، سنن

نسائی: 1115، سنن ابن ماجه: 1033

386- انظر الحديث: 5850، صحيح مسلم: 1237, 1236، سنن ترمذی: 400، سنن نسائی: 774

387- صحيح مسلم: 622, 621، سنن ترمذی: 93، سنن نسائی: 773, 118، سنن ابن ماجه: 543

کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھی۔ اُن سے پوچھا گیا تو فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔ ابراہیم خنی کا قول ہے کہ لوگ اسے پسند کرتے کیونکہ حضرت جریر نے آخر میں اسلام قبول کیا تھا۔

مسروق سے مروی کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو وضو کروایا تو آپ ﷺ نے موزوں پر مسح فرمایا اور نماز ادا فرمائی۔

بَالَ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَسُئِلَ، فَقَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ هَذَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ: فَكَانَ يُحِبُّهُمْ لِأَنَّهُ جَرِيرًا كَانَ مِنْ آخِرِ مَنْ أَسْلَمَ

388 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنِ الْمُخِيزَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: وَطَّأَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ وَصَلَّى

26- بَابُ إِذَا لَمْ يُتِمَّ السُّجُودُ

389 - أَخْبَرَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا مَهْدِيُّ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حَذِيفَةَ، رَأَى رَجُلًا لَا يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ لَهُ حَذِيفَةُ: مَا صَلَّيْتَ؟ قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: لَوْ مَكَ مَكَ عَلَى غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

27- بَابُ يُبْدَى ضَبْعِيهِ

وَيُجَافِي فِي السُّجُودِ

390 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مَطَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ هُرْمَزٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطِيهِ وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ

جب کوئی پورا سجدہ نہ کرے

ابوداؤد سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع سجدے پوری طرح ادا نہیں کر رہا تھا۔ جب وہ نماز پڑھ چکا تو حضرت حذیفہ نے اُس سے فرمایا: تم نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ ابوداؤد کے خیال میں یہ بھی فرمایا: اگر تم مر گئے تو محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت پر تمہارا خاتمہ نہیں ہوگا۔

سجدوں میں بازوؤں کو کھلا رکھے

اور پہلوؤں کو علیحدہ رکھے

ابن ہرمر نے حضرت عبد اللہ بن مالک بن نجیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز پڑھتے تو دونوں بازوؤں کو اتنا کھلا رکھتے کہ بغلوں کی سپیدی ظاہر ہو جاتی تھی۔

388- راجع الحديث: 363

389- انظر الحديث: 808, 791 راجع الحديث: 328

390- انظر الحديث: 3564, 807 صحيح مسلم: 1105, 1106 سنن نسائي: 1105

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

رَبِيعَةُ نَحْوُهُ

28- بَابُ فَضْلِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ

يَسْتَقْبِلُ بِأُظْرَافٍ رَجُلَيْهِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

391- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُهَدَّبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ سِيَّاهٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا، وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا فَذَلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ، فَلَا تُخْفَرُ وَاللَّهُ فِي ذِمَّتِهِ

392- حَدَّثَنَا نُعَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ

الْبُبَّارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَإِذَا قَالُوهَا، وَصَلُّوا صَلَاتَنَا، وَاسْتَقْبَلُوا قِبْلَتَنَا، وَذَبَحُوا ذَبِيحَتَنَا، فَقَدْ حَرَمْتُ عَلَيْنَا دِمَاؤَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ، إِلَّا بِحَقِّهَا وَجَسَابَتِهِمْ عَلَى اللَّهِ

393- قَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ

أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: سَأَلَ مَيْمُونُ بْنُ سِيَّاهٍ، أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: يَا أَبَا حَمْرَةَ، مَا يَحْزِمُ دَمَ الْعَبْدِ وَمَالَهُ؟ فَقَالَ: مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا

قبلہ رخ ہونے کی فضیلت

پیروں کی انگلیاں بھی قبلہ رخ رکھی جائیں۔ یہ حضرت ابو حمید نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے۔

عمر و بن عباس، ابن مہدی، منصور بن سعد، ميمون بن سیاہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہماری طرح نماز پڑھی ہمارے قبلے کی طرف رخ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا تو وہ مسلمان ہے، جس کے لیے اللہ کی ضمان ہے اور اللہ کے رسول کی ضمان ہے۔ پس اللہ کی ضمانت کو ضائع نہ ہونے دینا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک وہ لا إله إلا الله نہ کہیں۔ اگر یہ کہہ لیا، ہمارے جیسی نماز پڑھی، ہمارے قبلے کی جانب رخ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا تو ہم پر ان کا خون اور مال حرام ہو گیا مگر حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ لے گا۔

علی بن عبد اللہ، خالد بن حارث، حمید، ميمون بن سیاہ نے حضرت انس بن مالک کی خدمت میں عرض کی: اے ابو حمزہ! بندے کے خون اور مال کی حرمت کس سبب سے ہوتی ہے؟ فرمایا کہ جس نے گواہی دی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور ہمارے قبلے کی جانب رخ کیا اور ہماری طرح نماز پڑھی اور ہمارا ذبیحہ کھایا تو وہ مسلمان

391- النظر الحديث: 393, 392 سنن نسائي: 5012

392- راجع الحديث: 391 سنن ابوداؤد: 2641 سنن ترمذی: 2608 سنن نسائي: 5018, 3977

393- راجع الحديث: 391

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہے۔ اُس کا وہی حق ہے جو ایک مسلمان کا ہے اور اُس کے وہی ذمہ ہے جو ایک مسلمان کے ہے ابن ابی مریم، یحییٰ بن ایوب، حمید، حضرت انس نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی۔

اہل مدینہ اور اہل شام

و مشرق کا قبلہ

مشرق اور مغرب کی طرف قبلہ نہیں ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ پاخانہ اور پیشاب کے وقت قبلے کی جانب رخ نہ کیا کرو بلکہ مشرق اور مغرب کی طرف کیا کرو۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم رفع حاجت کے لیے جاؤ تو قبلے کی جانب رخ نہ کرو اور نہ پشت کرو بلکہ مشرق یا مغرب کو رخ رکھو۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم شام گئے تو وہاں بیت الخلاء قبلہ رو بنے ہوئے تھے۔ پس ہم قدرے رخ پھیر لیتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرتے۔

ارشادِ ربانی ہے کہ

مقامِ ابراہیم کو

نماز کی جگہ بناؤ

عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت ابن

إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَقْبَلْ قِبْلَتَنَا، وَصَلِّ صَلَاتَنَا، وَأَكُلْ ذِمَّتَنَا، فَهُوَ الْمُسْلِمُ، لَهُ مَا لِلْمُسْلِمِ، وَعَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُسْلِمِ

29- بَابُ قِبْلَةِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ

وَأَهْلِ الشَّامِ وَالْمَشْرِقِ

لَيْسَ فِي الْمَشْرِقِ وَلَا فِي الْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا

394- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَنْبِئُوهَا وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا قَالَ أَبُو أَيُّوبَ: فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاجِمَ يُبْعَثُ بِهَا الْقِبْلَةُ فَتَعْرِفُ وَتَسْتَغْفِرُ اللَّهُ تَعَالَى، وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْلَةً

30- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَاتَّخِذُوا

مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى)

(البقرة: 125)

395- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

394- راجع الحديث: 144

395- صحيح مسلم: 2989، 2990، سنن نسائي: 2930، 2960، 2966، سنن ابن ماجه: 2959

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ الْعُمْرَةَ، وَلَمْ يَطْفِ بِبَيْنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، أَيُّهَا امْرَأَتُهُ؟ فَقَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا، وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رُكْعَتَيْنِ، وَطَافَ بِبَيْنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اُس آدمی کے بارے میں پوچھا جو عمرہ کی غرض بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کرے تو کیا وہ اپنی بیوی کے پاس جاسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف فرمایا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں ادا فرمائیں اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی چنانچہ رسول ﷺ کی ذات بابرکت میں تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔

396 - وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ: لَا يَقْرَبُهَا حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

اور ہم نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے پوچھا تو فرمایا کہ اُس کے پاس نہ جائے جب تک صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کر لے۔

397 - حَدَّثَنَا مُسْنَدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سَيْفِ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، قَالَ: أَتَى ابْنَ عُمَرَ فَحِيلَ لَهُ: هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَأَقْبَلْتُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ وَأَجِدُ بِلَالًا قَائِمًا بَيْنَ الْبَابَيْنِ، فَسَأَلْتُ بِلَالًا، فَقُلْتُ: أَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، رُكْعَتَيْنِ، بَيْنَ الشَّارِئَتَيْنِ اللَّتَيْنِ عَلَى يَسَارِهِ إِذَا دَخَلْتَ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى فِي وَجْهِ الْكَعْبَةِ رُكْعَتَيْنِ

مجاہد سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تشریف لائے تو اُن سے کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں آگے بڑھا تو نبی کریم ﷺ باہر تشریف لے آئے تھے۔ مجھے دو دروازوں کے درمیان کھڑے ہوئے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے میں نے پوچھا کہ کیا نبی کریم ﷺ نے کعبہ میں نماز ادا فرمائی؟ کہا ہاں دو رکعتیں اُن ستونوں کے درمیان ادا فرمائیں جو آپ کے داخل ہوتے وقت بائیں طرف تھے۔ پھر باہر تشریف لائے اور کعبہ کے سامنے دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

396 - انظر الحديث: 1794, 1646, 1624، راجع الحديث: 395

397 - انظر الحديث: 4400, 4289, 2988, 1599, 1598, 1167, 506, 505, 504, 468، صحيح

مسلم: 3219, 3218, 3217، سنن نسائي: 2908, 2907, 2906, 2905, 748, 691، سنن ابن

ماجه: 3063

398 - انظر الحديث: 4288, 3352, 3351, 1601

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے تو اُس کے تمام گوشوں میں دعا فرمائی اور نماز ادا فرمائی حتیٰ کہ باہر تشریف لے آئے تو کعبہ کی جانب دو رکعتیں ادا فرمائیں اور فرمایا کہ قبلہ یہی ہے۔

قبلہ کی طرف متوجہ

ہونا خواہ کہیں ہو

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ قبلہ کی جانب متوجہ ہوئے اور تکبیر کہی۔

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سولہ یا سترہ مہینے بیت المقدس کی جانب نماز ادا فرمائی اور رسول اللہ ﷺ کعبہ کی جانب متوجہ ہونا چاہتے تھے لہذا اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: ”ترجمہ کنز الایمان: ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا (پارہ ۲، البقرة: ۱۴۴)“ پس آپ ﷺ قبلہ کی جانب متوجہ ہو گئے اور لوگوں میں سے یہودی بے وقوف کہنے لگے: ”انہیں اُس قبلہ سے کس نے پھیر دیا جس پر تھے۔“ ترجمہ کنز الایمان: تم فرمادو کہ پورب پچھتم سب اللہ ہی کا ہے جسے چاہے سیدھی راہ چلاتا ہے (پارہ ۲، البقرة: ۱۴۲)“ پس ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پڑھنے کے بعد کچھ انصاریوں کے پاس سے گزر ہوا جو بیت المقدس کی جانب نماز عصر پڑھ رہے تھے۔ کہا کہ یہ شخص گواہی دیتا ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قبلہ کی جانب

398 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ تَصْرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ، دَعَا فِي تَوَاجِيهِ كُلِّهَا، وَلَمْ يُصَلِّ حَتَّى خَرَجَ مِنْهُ، فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكَعَتَيْنِ فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ. وَقَالَ: هَذِهِ الْقِبْلَةُ

31- بَابُ التَّوَجُّهِ نَحْوِ

الْقِبْلَةِ حَيْثُ كَانَ

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَكَيْفَ

399 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ أَنْ يُوجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: (قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ) (البقرة: 144)، فَتَوَجَّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ"، وَقَالَ الشَّافِعِيُّ مِنَ النَّاسِ، وَهُمْ الْيَهُودُ: (مَا وَلَا هُمْ) (البقرة: 142) عَنْ قِبَلِهِمْ الْيَهُودُ كَانُوا عَلَيْهَا، قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ مَا صَلَّى، فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَقَالَ: هُوَ يَشْهَدُ: أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَّهُ

رخ کر کے نماز پڑھی ہے۔ پس وہ پھر گئے اور کعبہ کی طرف متوجہ ہو گئے۔

محمد بن عبدالرحمن نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی سواری پر نماز پڑھ لیا کرتے خواہ اُس کا رخ کسی جانب ہوتا اور جب فرض نماز کا ارادہ فرماتے تو نیچے تشریف لاتے اور قبلہ رو ہو جاتے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔ ابراہیم نے کہا: میں نہیں جانتا کہ اُس میں زیادتی کردی یا کمی۔ جب سلام پھیرا تو عرض کی گئی: یا رسول اللہ ﷺ کیا نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم آیا ہے؟ فرمایا: بات کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ آپ نے اتنی نماز پڑھی ہے۔ آپ نے پیروں کو پھیرا اور قبلہ رو ہو کر دو سجدے کیے۔ پھر سلام پھیر دیا۔ جب ہماری طرف توجہ فرمائی تو فرمایا: اگر نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم آتا تو میں تمہیں بتاتا مگر میں بھی تمہاری مثل بشر ہوں اور تمہاری مثل بھول جاتا ہوں۔ جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد کروادیا کرو اور جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شبہ ہو جائے تو ٹھیک اندازے پر نماز پوری کر کے سلام پھیرے اور دو سجدے کرے۔

قبلہ کا بیان، جس کے نزدیک غلطی سے

تَوَجَّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ، فَتَحَرَّفَ الْقَوْمُ، حَتَّى تَوَجَّهُوا نَحْوَ الْكَعْبَةِ

400 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَأْسِهِ، حَيْثُ تَوَجَّهَتْ فَإِذَا أَرَادَ الْفَرِيضَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

401 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ إِبْرَاهِيمُ: لَا أُخْرِى زَادًا أَوْ نَقْصًا - فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَحَدٌ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ؟ قَالَ: وَمَا ذَاكَ، قَالُوا: صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا، فَشَكَّى رَجُلٌ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَلَمَّا أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، قَالَ: إِنَّهُ لَوْ حَدَّثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ لَتَبَأْتُكُمْ بِهِ، وَلَكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ، أَنَسَى كَمَا تَنْسَوْنَ، فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي، وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ، فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمِّمْ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيُسَلِّمْ، ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ

32- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِبْلَةِ، وَمَنْ

400- النظر الحديث: 4140, 1099, 1094

401- النظر الحديث: 7249, 6671, 1226, 404، صحيح مسلم: 1274 تا 1280، سنن ابوداؤد: 1020، سنن

نسائی: 1240 تا 1243، سنن ابن ماجہ: 1212, 1211

لَمْ يَرَ الْإِعَادَةَ عَلَى مَنْ سَهَا، فَصَلَّى إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ

وَقَدْ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رُكْعَتِي الظُّهْرِ، وَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ ثُمَّ أَتَمَّ مَا بَقِيَ

402 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ الخطابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، "وَأَفَلْتُ رَبِّي فِي فَلَاتٍ: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ اتَّخَذْنَا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى، فَنَزَلْتُ: (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) (البقرة: 125) وَآيَةُ الْحِجَابِ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ أَمَرْتَ نِسَاءَكَ أَنْ يَخْتَجِبْنَ، فَإِنَّهُ يُكَلِّمُهُنَّ الذُّرَّ وَالْفَاجِرُ، فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ، وَاجْتَنَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُنَّ: (عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَرْوَاحًا خَيْرًا مِنْكُنَّ)، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ

402م - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي يُوْسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ

403 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ، قَالَ:

غیر قبلہ کی جانب پڑھی ہوئی نماز کا اعادہ نہیں

اور نبی کریم ﷺ نے ظہر کی دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا اور لوگوں کی جانب رخ پھیر لیا۔ پھر باقی مکمل کی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے رب نے تین باتوں میں میری موافقت فرمائی۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! کاش! ہم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنائیں تو حکم نازل فرمایا: ”اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ۔“ اور پردے کی آیت بھی میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کاش آپ ازواج مطہرات کو پردے کا حکم فرمائیں کیونکہ ان سے بھلے اور بُرے بات کرتے ہیں تو پردے کی آیت نازل ہوئی اور نبی کریم ﷺ نے رشک کے باعث ان پر دباؤ ڈالا تو میں نے ان سے کہا: ”اگر وہ آپ کو طلاق دے دیں تو قریب ہے کہ ان کا رب انہیں اور بیویاں عطا فرمادے جو اسلام میں آپ سے بہتر ہوں۔“ تو یہی آیت نازل ہو گئی۔

ابن ابی مریم، یحییٰ بن ایوب، حمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے اسے سنا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی

402 - سنن ترمذی: 2959، سنن ابن ماجہ: 1009

403 - النظر الحديث: 4488، 4490، 4491، 4493، 4494، 7251، صحيح مسلم: 1178، سنن

ہے کہ لوگ قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے اُن کے پاس آ کر کہا: آج شب رسول اللہ ﷺ پر قرآن مجید کا نزول ہوا اور کعبہ کی جانب رخ کرنے کا حکم دیا گیا کہ اُس کی طرف رخ کیا کریں۔ اُن کے رخ شام کی جانب تھے، چنانچہ وہ کعبہ کی جانب پھر گئے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی پانچ رکعتیں ادا فرمائی۔ لوگوں نے عرض کی کہ کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ فرمایا کہ کیا بات ہے؟ عرض کی کہ آپ نے پانچ رکعتیں ادا فرمائی ہیں ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے پیر مبارک پھیرے اور دو سجدے کیے۔

مسجد سے تھوک کو ہاتھ سے صاف کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قبلہ کی طرف بلغم دیکھا۔ یہ بات آپ ﷺ کو ناگوار خاطر ہوئی اور چہرہ انور آثار سے ظاہر ہوئے۔ آپ کھڑے ہوئے اور دست مبارک سے اُسے صاف کر دیا اور فرمایا: تم میں سے جب کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے یا اُس کے اور قبلہ کے درمیان اُس کا رب ہوتا ہے پس تم قبلہ کی طرف نہ تھوکا کرو بلکہ بائیں طرف یا پیروں کے

أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: بَيَّنَّنَا النَّاسُ بِقَبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ، إِذْ جَاءَهُمْ آيَةٌ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةُ قُرْآنًا، وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ، فَاسْتَقْبَلُوهَا، وَكَانَتْ وَجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ، فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ

404- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الظُّهْرَ تَحْمُسًا، فَقَالُوا: أُرِيدُ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: وَمَا ذَاكَ قَالُوا: صَلَّيْتَ تَحْمُسًا، فَقَالَ: فَكَيْ رَجُلِيهِ وَسَجَدَ تَجَدَّتَيْنِ

33- بَابُ حَاكِ الْمَزَاقِ

بِالْيَدِ مِنَ الْمَسْجِدِ

405- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نَحَامَةً فِي الْقِبْلَةِ، فَشَقَى ذَلِكَ عَلَيْهِ حَتَّى رَفَى فِي وَجْهِهِ، فَقَامَ فَحَكَّهُ بِيَدِهِ فَقَالَ: إِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ فَإِنَّهُ يَتَأَهَّبُ رَيْبَةً، أَوْ إِنْ رَيْبَةً بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَلَا يَبْزُقَنَّ أَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهِ، وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ ثُمَّ أَحَدًا ظَرْفَ رِجَالِهِ، فَهَضَقَ فِيهِ ثُمَّ رَدَّ

404- راجع الحديث: 401 'صحیح مسلم: 1281' سنن ابوداؤد: 1019 'سنن ترمذی: 392' سنن

نسائی: 1253، 1254 'سنن ابن ماجہ: 1205'

405- راجع الحديث: 241

بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ، فَقَالَ: أَوْ يَفْعَلْ هَكَذَا

نیچے۔ پھر اپنی چادر کا ایک کونہ لے کر اُس میں تھوکا۔ پھر دوسرے حصے پر ملا اور فرمایا کہ یا ایسا کرے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی جانب دیوار پر تھوک دیکھا تو اُسے صاف فرمادیا۔ پھر لوگوں کی طرف توجہ فرمائی اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہے تو اپنے سامنے نہ تھو کے کیونکہ جب وہ نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کے سامنے ہوتا ہے۔

ہشام بن عروہ کے والد ماجد نے اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی جانب دیوار میں ریخت، تھوک یا بلغم دیکھا تو اُسے صاف فرمادیا۔

مسجد سے ریخت کو کنکریوں کے ذریعے صاف کرنا

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اگر تر نجاست پر چلو تو اُسے دھو ڈالو اور اگر خشک ہو تو نہ دھو۔

حمید بن عبدالرحمن نے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی دیوار پر بلغم دیکھا تو آپ ﷺ نے کنکریاں لے کر اُسے کھرج دیا اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی بلغم پھینکے تو اپنے سامنے نہ تھو کے اور نہ داہنی طرف بلکہ بائیں طرف تھو کے یا اپنے بائیں ہیر کے

406 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بُصَاقًا فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ، فَحَكَّهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي، فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهِ، فَإِنَّ اللَّهَ قِبَلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلَّى

407 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ مَخَاطًا أَوْ بُصَاقًا أَوْ نَجَاسَةً، فَحَكَّهُ

34- بَابُ حَكِّ الْمَخَاطِ

بِالْحَصَى مِنَ الْمَسْجِدِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنْ وَطِئْتَ عَلَى قَدَرٍ رَطْبٍ، فَاغْسِلْهُ وَإِنْ كَانَ يَابِسًا فَلَا

408 و 409 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ،

قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، وَأَبَا سَعِيدٍ حَدَّثَاهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نَجَاسَةً فِي جِدَارِ الْمَسْجِدِ، فَتَنَاوَلَ حَصَاةً فَحَكَّهَا، فَقَالَ: إِذَا تَنَعَّمَ أَحَدُكُمْ فَلَا

406 - النظر الحديث: 6111, 1213, 753، صحيح مسلم: 1223، سنن نسائي: 723

407 - صحيح مسلم: 1227

408, 409 - النظر الحديث: 416, 414, 411, 410، صحيح مسلم: 1226, 1225، سنن ابن ماجه: 761

يَتَنَتَّعَمَنَّ قَبْلَ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَيْبِصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى

35- بَابُ لَا يَبِصُقُ عَنْ

يَمِينِهِ فِي الصَّلَاةِ

410 و 411 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نَحَامَةً فِي حَائِطِ الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَاةً فَحَمَاهَا، ثُمَّ قَالَ: إِذَا تَنَتَّعَمَ أَحَدُكُمْ، فَلَا يَتَنَتَّعَمُ قَبْلَ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَيْبِصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى

412 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتَفَلَّنُ أَحَدُكُمْ بَلَنَ يَدِيهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ رِجْلِهِ

36- بَابُ: لِيَبْزُقَ عَنْ يَسَارِهِ

أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى

413 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ:

حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يُتَاجَى رَأْيُهُ فَلَا يَبْزُقُ بَلَنَ

دوران نماز دائیں

جانب نہ تھو کے

حمید بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی دیوار پر بلغم دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے کنکریاں کے ذریعے اُسے کھرج دیا۔ پھر فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی بلغم پھینکے تو سامنے نہ ڈالے اور نہ داہنی طرف بلکہ بائیں طرف ڈالے یا بائیں قدم کے نیچے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے سامنے نہ تھو کے اور نہ داہنی طرف تھو کے بلکہ بائیں طرف یا اپنے بائیں قدم کے نیچے تھو کے۔

بائیں جانب یا بائیں

پیر کے نیچے تھو کے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مومن جب نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے پس وہ اپنے سامنے نہ تھو کے اور نہ داہنی طرف بلکہ بائیں جانب

410,411-راجع الحديث: 409,408

412- صحیح مسلم: 1230

413- راجع الحديث: 412,241

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

يَدْيِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ

یا قدم کے نیچے تھو کے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مسجد میں قبلہ کی طرف بلغم دیکھا تو اُسے کنکری کے ذریعے کھرج دیا۔ پھر منع فرمایا کہ کوئی شخص اپنے سامنے یا داہنی طرف نہ تھو کے بلکہ بائیں طرف یا بائیں قدم کے نیچے تھو کے۔ زہری، حمید، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

مسجد میں تھوکنے کا کفارہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسجد میں تھوکنے کی خطا کا کفارہ یہ ہے کہ اُسے دفن کر دیا جائے۔

مسجد میں بلغم کو دفن کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو اپنے سامنے نہ تھو کے کیونکہ جب تک وہ جائے نماز پر ہے اپنے رب سے مناجات کرتا ہے اور نہ داہنی طرف تھو کے کیونکہ اُس کے داہنی طرف فرشتہ ہوتا ہے بلکہ بائیں طرف تھو کے یا اپنے قدم کے نیچے اور اُسے دفن کر دے۔

414 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَحَكَّهَا بِخَصَاةٍ ثُمَّ نَهَى أَنْ يَبْزُقَ الرَّجُلُ بَدَنَ يَدْيِهِ، أَوْ عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، سَمِعَ مُحَمَّدًا، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نَحْوَهُ

37- بَابُ كَفَّارَةِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ

415 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارُهَا دَفْنُهَا

38- بَابُ دَفْنِ النُّخَامَةِ فِي الْمَسْجِدِ

416 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْبَرٍ، عَنْ هَتَامٍ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَبْصُقْ أَمَامَهُ فَإِنَّمَا يُتَاجَى اللَّهُ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، فَإِنْ عَنْ يَمِينِهِ مَلَكًا، وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ، فَيَدْفِنُهَا

414- راجع الحديث: 409، انظر الحديث: 418

415- صحيح مسلم: 1232، سنن ابوداؤد: 474

416- راجع الحديث: 408

39- بَابُ إِذَا بَدَدَهُ الْبُزَاقُ فَلْيَأْخُذْ بِطَرَفِ ثَوْبِهِ

417 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نَجَامَةً فِي الْقِبْلَةِ، فَحَكَّهَا بِيَدِهِ وَرَأَى مِنْهُ كَرَاهِيَةً، أَوْ رَأَى كَرَاهِيَةً لِلذِّكِّ وَشَدَّتْهُ عَلَيْهِ، وَقَالَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ، فَأَيُّمَا يُتَاجَى رَبُّهُ أَوْ رَبُّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قِبْلَتِهِ، فَلَا يَزُوقَنَّ فِي قِبْلَتِهِ، وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ، ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ، فَبَزَقَ فِيهِ وَرَدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ، قَالَ: أَوْ يَفْعَلْ هَكَذَا

جب تھو کنا پڑے تو
کپڑے کے پلو میں لے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قبلہ کی طرف بلغم دیکھا تو اُسے اپنے ہاتھ سے صاف فرما دیا اور اسے مکروہ جانا یا اسے ناپسند فرمانے کے آثار ظاہر ہوئے اور یہ آپ پر شاق گزرا اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے یا اُس کے اور قبلہ کے درمیان اُس کا رب ہوتا ہے لہذا قبلہ کی طرف نہ تھو کے بلکہ بائیں طرف یا قدم کے نیچے تھو کے۔ پھر اپنی چادر کا ایک کونہ لے کر اُس میں تھوکا اور ایک حصہ دوسرے پر رگڑ کر فرمایا: یا اس طرح کر لیا کرو۔

40- بَابُ عِظَةِ الْإِمَامِ النَّاسِ فِي إِتْمَامِ الصَّلَاةِ وَذِكْرِ الْقِبْلَةِ

418 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هَا هُنَا، فَوَاللَّهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ خُشُوعُكُمْ وَلَا زُكُوعُكُمْ، إِنْ لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي

امام کا لوگوں کو نماز مکمل کرنے کی
نصیحت کرنا اور قبلہ کا ذکر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم کیا بھی دیکھتے ہو کہ میرا رخ ادھر ہے؟ خدا کی قسم، مجھ پر نہ تمہارا خشوع و خضوع پوشیدہ ہے اور نہ تمہارے رکوع۔ میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

419 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بلال بن علی سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر منبر پر رونق افروز ہو کر نماز اور

417- النظر الحديث: 241

418- النظر الحديث: 741، صحيح مسلم: 957

419- النظر الحديث: 6644، 742

رکوع کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: میں تمہیں پیچھے سے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جیسے سامنے سے تمہیں دیکھتا ہوں۔

کیا بنی فلاں کی مسجد کہا جائے؟

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سدھائے ہوئے گھوڑوں کی مقام حقیاء سے شنیۃ الوداع تک دوڑ لگوائی اور بغیر سدھائے ہوئے گھوڑوں کی شنیۃ سے مسجد بنی زریق تک اور حضرت عبداللہ بن عمر بھی اُن حضرات میں شامل تھے جنہوں نے اس دوڑ میں حصہ لیا تھا۔

مسجد میں تقسیم کرنا

اور خوشے لگانا

امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ الْقِنُوءُ سے مراد خوشہ ہے اور اس کی تخمینہ جمع قِنُوءَانْ ہے جیسے صِنُوءُکی صِنُوءَانْ ہے۔

ابراہیم بن طہان، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں بحرین سے مال لا کر پیش کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ اُسے مسجد میں پھیلا دو اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جو مال لایا جاتا وہ اُس سے بہت زیادہ تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے تشریف لے گئے اور اُس کی جانب توجہ نہ فرمائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو اُس کے پاس تشریف فرما ہو گئے اور جس کو دیکھتے اُسے عطا فرما

صَلَاةً ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ فِي الصَّلَاةِ وَفِي الرُّكُوعِ: إِلَيَّ لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَائِي كَمَا أَرَاكُمْ

41- بَاب: هَلْ يُقَالُ مَسْجِدُ بَنِي فُلَانٍ؟

420 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْحَيْلِ الْأَبْيَ أَطْمَرَتْ مِنَ الْحَقِيَاءِ وَأَمْدَهَا لَيْثَةُ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْحَيْلِ الْأَبْيَ لَهُ تَضَمَّرَ مِنَ الْقَيْثَةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ فِيْمَنْ سَابَقَ بِهَا

42- بَابُ الْقِسْمَةِ وَتَعْلِيْقِ

الْقِنُوءِ فِي الْمَسْجِدِ

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: الْقِنُوءُ الْعِذْقُ وَالْإِثْنَانِ

قِنُوءَانِ وَالْجَمَاعَةُ أَيْضًا قِنُوءَانِ مِثْلُ صِنُوءٍ وَصِنُوءَانِ

421 - وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ طَهْمَانَ عَنْ

عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ: انْكَرُوهُ فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ انْكَرَ مَالِ أَبِي بَرٍّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهِ فَلَمَّا قَطَعَ الصَّلَاةَ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَيْهِ فَمَا كَانَ يَرَى أَحَدًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِذْ جَاءَهُ

420- انظر الحديث: 7336, 2870, 2869, 2868 صحيح مسلم: 4820 سنن ابو داود: 2575 سنن

نسائي: 3586

421- انظر الحديث: 4165, 3049

الْعَبَّاسُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَعْطِنِي، فَإِنِّي قَادَيْتُ نَفْسِي وَقَادَيْتُ عَقِيلًا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذْ لِحْيَا فِي تَوْبِهِ، ثُمَّ ذَهَبَ يُعَلِّهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوْمُرْ بَعْضَهُمْ بِزَفْعِهِ إِلَيَّ، قَالَ: لَا قَالَ: فَارْفَعُهُ أَنتَ عَلَى قَالَ: لَا فَتَنَزِمْنَهُ، ثُمَّ ذَهَبَ يُعَلِّهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوْمُرْ بَعْضَهُمْ بِزَفْعِهِ عَلَيَّ، قَالَ: لَا قَالَ: فَارْفَعُهُ أَنتَ عَلَيَّ، قَالَ: لَا فَتَنَزِمْنَهُ، ثُمَّ احْتَمَلَهُ، فَأَلْقَاهُ عَلَى كَاهِلِهِ، ثُمَّ انْطَلَقَ، فَتَزَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتْبِعُهُ بَصَرُهُ حَتَّى خَفِيَ عَلَيْنَا - عَجَبًا مِنْ حِرْصِهِ - فَمَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْهَازْهُمْ

دیتے۔ جب حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو کہا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے عطا فرمائیے کیونکہ میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا: لے لو۔ انہوں نے اپنے کپڑے میں خوب بھر لیا۔ جب اٹھانے لگے تو اٹھایا نہ گیا عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! کسی کو حکم فرمائیے کہ میرے ساتھ اٹھوالے۔ فرمایا نہیں۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ ہی اٹھا کر مجھ پر رکھ دیں فرمایا نہیں۔ پس کچھ کم کر لیا پھر بھی اٹھایا نہ گیا۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! کسی کو حکم فرمائیے کہ مجھے اٹھوا دے۔ فرمایا نہیں۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ اٹھوا دیں۔ فرمایا نہیں۔ پھر کچھ کم کر لیا تو اُسے اٹھالیا اور اُسے اپنے کندھے پر رکھا اور چلے گئے۔ رسول اللہ ﷺ اُن کی حرص پر تعجب فرماتے ہوئے انہیں مسلسل دیکھتے رہے حتیٰ کہ ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ اُس وقت کھڑے ہوئے جب ایک درہم بھی باقی نہ بچا۔

43- بَابُ مَنْ دَعَا لِطَعَامٍ فِي

الْمَسْجِدِ وَمَنْ أَجَابَ فِيهِ

422 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، سَمِعَ أَنَسًا، قَالَ: وَجَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ نَاسٍ، فَقُمْتُ فَقَالَ لِي: أَرْسَلَكْ أَبُو طَلْحَةَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: لَطَعَامٍ، قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا، فَاذْطَلَقِي وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ

جس کو مسجد میں دعوتِ طعام دی جائے اور جو اُسے قبول کرے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو مسجد میں تشریف فرما پایا اور آپ کے پاس لوگ حاضر تھے تو میں کھڑا ہو گیا۔ مجھ سے فرمایا کہ تمہیں ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟ عرض کی جی: ہاں۔ فرمایا: کھانے کے لیے؟ عرض کی جی: ہاں۔ آپ نے اپنے اطراف ہوئے حضرات سے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ۔ آپ ﷺ چل پڑے اور میں آپ ﷺ کے آگے

چلتا رہا۔

مسجد میں مردوں اور عورتوں کے درمیان

فیصلے کرنا اور لعان کرانا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اگر کوئی اپنی بیوی کے پاس کسی شخص کو پائے تو کیا اُسے قتل کر دے؟ آپ ﷺ نے مسجد کے اندر اُن دونوں سے لعان کروایا اور میں موجود تھا۔

جب گھر میں داخل ہو تو جہاں چاہے نماز پڑھ

لے یا جہاں کا حکم دیا جائے اور کھوج نہ لگائے

محمود بن ربیع نے حضرت عقبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ اُن کے گھر پر تشریف لائے ہوئے تو فرمایا: تم اپنے گھر میں کس جگہ پسند کرتے ہو کہ میں تمہاری لیے نماز پڑھوں۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کر دیا نبی کریم ﷺ نے تکبیر کہی اور ہم نے آپ کے پیچھے صف بنالی۔ آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں۔

گھروں میں مسجدیں بنانا

حضرت براء بن عازب نے اپنے گھر کی مسجد میں باجماعت نماز پڑھی۔

44- بَابُ الْقَضَاءِ وَاللِّعَانِ فِي

الْمَسْجِدِ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

423 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقُنْتُهُ؛ فَتَلَا عَنَّا فِي الْمَسْجِدِ، وَأَنَا شَاهِدٌ

45- بَابُ إِذَا دَخَلَ بَيْتًا يُصَلِّي حَيْثُ

شَاءَ أَوْ حَيْثُ أَمَرَ وَلَا يَتَجَسَّسُ

424 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَافٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عِثْبَانَ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ فِي مَنْزِلِهِ، فَقَالَ: أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ لَكَ مِنْ بَيْتِكَ؟ قَالَ: فَأَشْرَفْتُ لَهُ إِلَى مَكَانٍ، فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ

46- بَابُ الْمَسَاجِدِ فِي الْبُيُوتِ

وَصَلَّى الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ: فِي مَسْجِدِهِ فِي دَارِهِ بَجَاعَةً

423- انظر الحديث: 7304, 7166, 7165, 6854, 5309, 5308, 5259, 4746, 4745

مسلم: 3723, 3724, 3725 سنن نسائي: 4302 سنن ابن ماجه: 2066

424- انظر الحديث: 6938, 6423, 5401, 4010, 4009, 1186, 840, 838, 686, 667, 425

صحیح مسلم: 148 سنن نسائي: 1326, 787 سنن ابن ماجه: 754

425- راجع الحديث: 424

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

425 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي
اللَيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ،
قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الزَّبِيحِ الْأَنْصَارِيُّ، أَنَّ
عِثْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْنَى شَهِدَ بَدْءًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا
رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أَنْكَرْتُ بَصْرِي، وَأَنَا أَصِلُ لِقَوْمِي
فَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي
وَبَيْنَهُمْ، لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ
بِهِمْ، وَوَدِدْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَّكَ تَأْتِينِي فَتُصَلِّيَ فِي
بَيْتِي، فَأَلْجِئُهُ مُصَلِّيً، قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ
عِثْبَانُ: فَغَدَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَبُو بَكْرٍ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ، فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُذِنَتْ لَهُ، فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى
دَخَلَ الْبَيْتَ، ثُمَّ قَالَ: أَتَيْنُ نَحْبَ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ
بَيْتِكَ قَالَ: فَأَمَرْتُ لَهُ إِلَى تَاجِيَةِ مِنَ الْبَيْتِ،
فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ،
فَقُمْنَا فَصَفَّنَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، قَالَ
وَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيرَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ، قَالَ: فَأَبَى فِي
الْبَيْتِ، رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الدَّارِ ذُوو عَدُوٍّ،
فَاجْتَمَعُوا، فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ: أَيُّنَ مَالِكِ بْنِ
الدَّخِيشِ أَوْ ابْنِ الدَّخْشَنِ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: ذَلِكَ
مُتَأَفِّقٌ لَا يَحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُلْ ذَلِكَ، أَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ:
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، يُرِيدُ بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ" قَالَ: اللَّهُ
وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنَّا نَرَى وَجْهَهُ وَنَصِيبُ حَتَّهُ

محمود بن ربیع انصاری سے مروی ہے کہ حضرت
عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کے
اُن انصاری اصحاب میں ہیں جو انصار سے غزوہ بدر میں
شریک ہوئے تھے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی
خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ!
میری نظر میں ضعف آ گیا ہے اور میں اپنی قوم کو نماز
پڑھاتا ہوں۔ جب بارش ہوتی ہے تو وہ نالہ بنے لگتا ہے
جو میرے اور اُن کے درمیان ہے لہذا میں مسجد میں حاضر
ہو کر انہیں نماز پڑھانے سے قاصر ہوں۔ یا رسول
اللہ ﷺ! میری خواہش ہے کہ آپ میرے غریب
خانے میں تشریف لا کر نماز پڑھیں تاکہ میں اسے نماز کی
جگہ بنا لوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا کہ اِنْ
شَاءَ اللَّهُ تَعَالٰی۔ میں یونہی کروں گا۔ حضرت عتبٰن کا
بیان ہے کہ دوسرے روز دن چڑھے رسول اللہ ﷺ
اور حضرت ابوبکر میرے پاس تشریف لائے۔ رسول
اللہ ﷺ نے اجازت طلب فرمائی تو میں نے اجازت
دے دی۔ داخل ہونے پر آپ تشریف فرما نہیں ہوئے۔
پھر فرمایا: تم گھر میں کس جگہ چاہتے ہو کہ میں نماز
پڑھوں۔ پس میں نے گھر کے ایک گوشے کی طرف
اشارہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی۔
پس کھڑے ہوئے اور صرف بنالی۔ آپ ﷺ نے دو
رکعتیں پڑھیں۔ پھر سلام پھیر دیا۔ اُن کا بیان ہے کہ
آپ کو کپڑے کے لیے رو کے رکھا جو ہم نے آپ کے
لیے تیار کیا تھا۔ پس گھر میں اطراف کے گھروں سے کتنے
ہی لوگ جمع ہو گئے۔ کسی نے کہا کہ مالک بن دُخیش یا
ابن دُخشن کہا ہے؟ کسی نے کہا کہ وہ منافق ہے کیونکہ اللہ
اور اس کے رسول کو دوست نہیں رکھتا۔ رسول اللہ ﷺ

ے فرمایا کہ ایسا نہ کہو کیونکہ اُس نے رضائے الہی کے لیے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا ہے۔ اُس نے کہا کہ اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں مگر ہم تو اُس کا میلان اور خیر خواہی منافقوں کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رضائے الہی کے لیے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے والے کو اللہ تعالیٰ نے جہنم پر حرام کیا ہے۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ پھر میں نے حصین بن محمد انصاری سے محمود بن ربح کی حدیث کے بارے میں پوچھا جو بنی سالم کے ایک فرد اور اُن کے سرداروں سے تھے تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

مسجد وغیرہ میں داخل ہونے کی

داہنی طرف سے شروع کرنا

حضرت ابن عمر دایاں قدم پہلے رکھتے اور نکلتے وقت باایاں قدم باہر رکھتے۔

مسروق سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جہاں تک ممکن ہوتا اپنے تمام کاموں میں داہنی طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے مثلاً طہارت، کنگھی، کرتہ اور جوتے پہننے میں۔

کیا جاہلیت کے مشرکوں کی قبریں کھود کر اُن

جگہوں پر مسجدیں بنالی جائیں

جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ یہود پر لعنت کرے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا۔

اور قبروں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اور حضرت عمر

إِلَى الْمُتَأَفِّفِينَ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، يَهْتَبِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ." قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: ثُمَّ سَأَلْتُ الْحَصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيَّ - وَهُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ - وَهُوَ مِنْ سَرَاهِمٍ، عَنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ: فَصَدَّقَهُ بِذَلِكَ

47- بَابُ التَّيَمُّنِ فِي دُخُولِ

الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ: يَتِمُّنَا بِرِجْلِهِ الْيُمْنَى فَإِذَا خَرَجَ تِمُّنًا بِرِجْلِهِ الْيُسْرَى

426- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَشْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْيِهِ كُلِّهِ فِي ظُهُورِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ

48- بَابُ: هَلْ تُنَبِّشُ قُبُورَ مُشْرِكِي

الْجَاهِلِيَّةِ، وَيَتَغَدَّ مَكَانَهَا مَسَاجِدَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ أَتَمَّحُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ

وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلَاةِ فِي الْقُبُورِ وَرَأَى عُمَرُ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قبر کے پاس نماز پڑھتے دیکھ کر کہا: قبر اور انہیں اعادہ کا حکم نہیں دیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ام حبیبہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حبشہ میں ایک گرجا دیکھا جس میں تصویریں تھیں تو نبی کریم ﷺ سے اُس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان لوگوں میں جب کوئی نیک شخص مرجاتا تو اُس کی قبر پر مسجد تعمیر کر لیتے اور اُس میں اس کی تصویر بنا لیتے۔ وہ لوگ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہوں گے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے تو اس قبیلے میں اترے جس کو نبی عمرو بن عوف کہا جاتا ہے۔ پس نبی کریم ﷺ نے اُن میں چودہ دن قیام فرمایا ٹھہرے۔ پھر آپ نے بنی نجار کے لیے پیغام بھیجا تو وہ تلواریں لٹکائے ہوئے حاضر خدمت ہو گئے۔ گویا میں نبی کریم ﷺ کو اب بھی سواری پر تشریف فرما دیکھ رہا ہوں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے پیچھے بیٹھے ہیں اور بنی نجار والے ارد گرد ہیں، حتیٰ کہ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھن میں قدم رنجہ ہوئے۔ آپ کو پسند تھا کہ جہاں نماز کا وقت ہو جائے وہیں پڑھ لی جائے۔ اور آپ بکریوں کے باڑے میں نماز ادا فرمالیا کرتے۔ آپ نے مسجد کی تعمیر کا حکم دیا اور بنی نجار والوں کو بلایا اور فرمایا:

بَيْنَ الْخُطَابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يُصَلِّي عِنْدَ قَبْرِ. فَقَالَ: الْقَبْرُ الْقَبْرُ، وَلَمْ يَأْمُرْهُ بِالْإِعَادَةِ

427 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا

يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً رَأَيْتَاهَا بِالْحَبَشَةِ فَيَحْمِلُهَا تَصَاوِيرُ، فَذَكَرَتَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ أَوْلَيْكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ، يَتَوُا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا، وَصَوُرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرِ، فَأُولَئِكَ هَرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

428 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَارِثِ عَنْ أَبِي الثَّيَّاجِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَكُفِّلَ أَغْلَى الْمَدِينَةِ فِي حَتَّى يُقَالَ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَأَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، ثُمَّ أُرْسِلَ إِلَى بَنِي النَّجَّارِ، فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِي السُّيُوفِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ، وَأَبُو بَكْرٍ دَفْعًا وَمَلَائِكَةُ النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتَّى أَلْقَى بِفَتَاهِ أَبِي الْيُؤُبَ، وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُصَلِّيَ حَيْثُ أَذَرَكْتُهُ الصَّلَاةَ وَيُصَلِّيَ فِي مَرَايِضِ الْغَنَمِ، وَأَنَّهُ أَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَأُرْسِلَ إِلَى مَلَأٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ فَقَالَ: يَا بَنِي النَّجَّارِ تَأْمِنُونِي بِحَايِطِكُمْ هَذَا، قَالُوا: لَا وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ، فَقَالَ أَنَسُ: فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ

427 - النظر الحديث: 434, 1341, 3873، صحيح مسلم: 1181، سنن نسائي: 703

428 - راجع الحديث: 234، صحيح مسلم: 1173، سنن ابوداؤد: 453, 454، سنن نسائي: 701، سنن ابن ماجه: 742

اے بنی نجار! تم اپنے اس باغ کی قیمت مجھ سے لے لو۔ انہوں نے عرض کی کہ خدا کی قسم، نہیں۔ ہم اس کی قیمت صرف اللہ تعالیٰ سے لیں گے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اُس میں مشرکین کی قبریں، کھنڈرات اور کھجور کے کچھ درخت تھے۔ نبی کریم ﷺ نے مشرکین کی قبروں کے بارے میں حکم فرمایا تو وہ کھود دی گئیں۔ پھر کھنڈرات مسمار کیے گئے اور کھجور کے درخت کاٹ ڈالے گئے اور مسجد سے قبلہ کی طرف اُن کی دیوار بنادی اور پتھروں سے انہیں سہارا دیا۔ اور پتھر اٹھا کر لاتے اور رجز پڑھتے تھے اور نبی کریم ﷺ اُن کے ساتھ کہہ رہے تھے: اے اللہ! نہیں ہے بھلائی مگر آخرت کی بھلائی لہذا انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما۔

بکریوں کے باڑے میں

نماز پڑھنا

ابو التیاح سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیا کرتے پھر اس کے بعد میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا کہ مسجد کی تعمیر سے پہلے بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھا کرتے تھے۔

اُونٹوں کے تھانوں میں

نماز پڑھنا

عبید اللہ سے مروی ہے کہ نافع نے فرمایا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنے اُونٹ کی

لَكُمْ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ، وَفِيهِ حَرْبٌ وَفِيهِ نَخْلٌ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ، فَنُفِثَتْ، ثُمَّ بِالْحَرْبِ فَسُوِيَتْ، وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ، فَصَقُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوا عِضَادَتِيهِ الْحِجَارَةَ، وَجَعَلُوا يَنْقُلُونَ الصُّخْرَ وَهُمْ يَزْتَجِرُونَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ، وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ لَا تَخَذِرْ إِلَّا خَيْرُ الْأَخِيرَةِ فَاعْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ

49- بَابُ الصَّلَاةِ

فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ

429- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي الثَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ بَعْدُ يَقُولُ: كَانَ يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَبْلَ أَنْ يُبْنَى الْمَسْجِدُ

50- بَابُ الصَّلَاةِ فِي

مَوَاضِعِ الْإِبِلِ

430- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ،

جانب رخ کر کے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

جو تنور، آگ یا ایسی چیز کی جانب رخ کر کے نماز پڑھے جس کی پوجا کی جاتی ہو اور اُس کا مقصد رضائے الہی ہو

زہری کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر دوزخ پیش کی گئی اور میں نماز پڑھ رہا تھا۔

عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی اور فرمایا: مجھے دوزخ دکھائی گئی اور میں نے آج جیسا ہیبت ناک منظر کبھی نہیں دیکھا۔

قبروں میں نماز پڑھنے کی کراہت

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنی نمازوں میں سے کچھ اپنے گھروں میں بھی پڑھا کرو اور انہیں (اپنے گھروں کو) قبریں نہ بناؤ۔

خسف یا عذاب کی

جگہ پر نماز پڑھنا

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عَنْ تَافِعٍ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّي إِلَى بَعِيرِهِ، وَقَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ

51- بَابُ مَنْ صَلَّى وَقَدَّامَهُ تَنُورٌ أَوْ

نَارٌ، أَوْ شَيْءٍ مِمَّا يُعْبَدُ،

فَأَرَادَ بِهِ اللَّهُ

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ، أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُرِضَتْ عَلَى النَّارِ وَأَنَا أَصَلِّي

431- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ،

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: أَرَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرْ مَنْظَرَ كَالْيَوْمِ قَطُّ أَفْظَعَ

52- بَابُ كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ فِي الْمَقَابِرِ

432- حَدَّثَنَا مُسْلَدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ

عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي تَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَجْعَلُوهَا قُبُورًا

53- بَابُ الصَّلَاةِ فِي مَوَاضِعِ

الْخُسْفِ وَالْعَذَابِ

وَيَذْكُرُ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَرِهَ الصَّلَاةَ

431- راجع الحديث: 29

432- انظر الحديث: 1187، صحيح مسلم: 1817، سنن ابوداؤد: 1043، 1448، سنن ابن ماجه: 1377

433- انظر الحديث: 3380، 3381، 4419، 4420، 4702

بَغْسِفَ بَابِلَ

433 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْمُعَلِّمِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بِأَكِنَّةٍ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بِأَكِنَّةٍ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ لَا يُصِيبُكُمْ مَا أَصَابَهُمْ

نے بابل میں خسف کی جگہ نماز پڑھنا مکروہ جانا۔
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان عذاب دئے گئے لوگوں کے مقامات پر نہ جاؤ مگر روتے ہوئے۔ اگر تم روئے نہیں تو اندیشہ ہے کہ تمہیں بھی وہی عذاب پہنچ جائے جو انہیں پہنچا تھا۔

54- بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْبَيْعَةِ

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّا لَا نَدْخُلُ كَنَائِسُكُمْ مِنْ أَجْلِ النَّمَائِلِ الَّتِي فِيهَا الصُّورُ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يُصَلِّي فِي الْبَيْعَةِ إِلَّا بَيْعَةً فِيهَا نَمَائِلٌ

گر جے میں نماز پڑھنا
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم تمہارے گرجاؤں میں اُن نقوش کی وجہ سے نہیں جاتے جن میں تصویریں ہوتی ہیں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس گرجے میں نماز پڑھ لیتے جس میں تصویریں نہ ہوتیں۔

434 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْبِسَةَ رَأْمَهَا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَّةٌ. فَذَكَرَتْ لَهُ مَا رَأَتْ فِيهَا مِنَ الصُّورِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُولَئِكَ قَوْمٌ إِذَا مَاتَ فِيهِمُ الْعَبْدُ الطَّالِحُ أَوِ الرَّجُلُ الطَّالِحُ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا. وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّورَ أُولَئِكَ هِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت اُم سلمہ نے رسول اللہ ﷺ سے اُس گرجے کا ذکر کیا جو انہوں نے سرزمین حبشہ میں دیکھا، جس کو ماریہ کہا جاتا تھا اور اُن تصویروں کا ذکر کیا جو اُس میں دیکھی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ جب اُن میں سے نیک بندہ یا نیک شخص مرجاتا تو اُس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور اُس میں یہ تصویریں بنا دیتے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔

434- النظر الحديث: 427

435, 436- النظر الحديث: 1330, 1390, 3453, 3454, 4441, 4443, 4444, 5815, 5816, صحيح

مسلم: 1187، سنن نسائي: 702

55- باب

انبیاء کی قبروں پر مسجدیں بنانا

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جب رسول اللہ ﷺ کا آخری وقت وصال قریب آیا تو چہرہ مبارک پر اپنا کبیل ڈال لیتے اور گھبراہٹ محسوس ہوتی تو چہرہ مبارک سے اُسے ہٹا دیتے اور اس حالت میں فرمایا: اللہ کی لعنت یہود و نصاریٰ پر جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا اور جو کچھ انہوں نے کیا اُس سے بچنے کے لیے فرماتے۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود کو غارت کرے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ زمین میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بنا دی گئی ہے

یزید الفقیر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا فرمائی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔ ایک مہینے کی مسافت تک کے رعب سے میری مدد فرمائی گئی اور زمین کو میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بنا دیا گیا تاکہ میرا امتی جہاں

435 و 436 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا

شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبٍ، أَنَّ عَائِشَةَ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، قَالَا: لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرُحُ تَحِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ، فَإِذَا اغْتَمَّ بِهَا كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ، فَقَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ: لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحْدِثُونَ مَا صَنَعُوا

437 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ،

عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَاتِلِ اللَّهُ الْيَهُودَ، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ

56- باب قول النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا

438 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَيَّارٌ هُوَ أَبُو الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي: نُصْرَتٌ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةً شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ

بھی نماز کا وقت پائے وہاں پڑھ لے اور میرے لیے مال غنیمت حلال کر دیا گیا اور ہر نبی خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا جب کہ مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا ہے اور مجھے شفاعت عطا فرمائی گئی ہے۔

عورت کا مسجد میں سونا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ عرب کے ایک قبیلے کی ایک سیاہ قام لونڈی تھی جس کو انہوں نے آزاد کر دیا اور وہ اُن کے ساتھ تھی۔ اس قبیلے کی ایک دوشیزہ باہر نکلی۔ اُس نے سرخ چڑے کا ہار پہنا ہوا تھا جس میں موتی جڑے ہوئے تھے۔ وہ اُس نے اتار کر رکھ دیا یا گر گیا۔ اُس پڑے ہوئے ہار کے پاس سے چیل گزری اور گوشت سمجھ کر اُس پر جھپٹی۔ اُسے تلاش کیا گیا لیکن نہ ملا۔ انہوں نے مجھ پر الزام لگایا اور میری تلاشی لی۔ حتیٰ کہ شرمگاہ بھی دیکھی۔ خدا کی قسم میں اُن کے پاس کھڑی تھی جب کہ چیل گزری اور اُسے گرا دیا۔ وہ اُن کے درمیان میں گرا۔ میں نے کہا: وہ یہی تو ہے جس کا تم اپنے خیال سے مجھ پر الزام لگاتے ہو حالانکہ میں اس سے بری ہوں۔ یہ بالکل وہی ہے۔ پس اُس نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ اُس کے لیے مسجد میں خیمہ یا جھونپڑی بنادی گئی۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ میرے پاس آتی اور باتیں کرتی اور میرے پاس جب بھی بیٹھی تو یہ ضروری کہتی۔ ہار کا دن ہمارے رب کے

مَسْجِدًا وَطَهُورًا، وَأَتَيْنَا رَجُلًا مِنْ أُمَّيى أَخَذَ كَفَّهُ الصَّلَاةَ فَلْيَصِلْ، وَأَجَلْتُ لِي الْغَنَائِمُ، وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً، وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً، وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ

57- بَابُ نَوْمِ الْمَرْأَةِ فِي الْمَسْجِدِ

439 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ وَلِيدَةَ كَانَتْ سَوْدَاءَ يَحْتِ مِنَ الْعَرَبِ، فَأَعْتَقَهَا، فَكَانَتْ مَعَهُمْ، قَالَتْ: فَخَرَجَتْ صَبِيَّةً لَهُمْ عَلَيْهَا وَشَاخُ أَحْمَرُ مِنْ سُيُورٍ، قَالَتْ: فَوَضَعْتُهُ أَوْ وَقَعَ مِنْهَا - فَمَرَّتْ بِهِ حُدَيَّةُ وَهِيَ مُلْقَى، فَحَسِبْتُهُ لَحْمًا فَخَطَفْتُهُ، قَالَتْ: فَالْتَمَسُوهُ، فَلَمْ يَجِدُوهُ، قَالَتْ: فَالْتَمَسُونِي بِهِ، قَالَتْ: فَطَفِقُوا يُفْتِشُونَ حَتَّى فَتَّشُوا قُبُلَهَا، قَالَتْ: وَاللَّهِ إِنِّي لَقَائِمَةٌ مَعَهُمْ، إِذْ مَرَّتِ الْحُدَيَّةُ فَالْقَتْنَةُ، قَالَتْ: فَوَقَعَ بَيْنَهُمْ، قَالَتْ: فَقُلْتُ هَذَا الَّذِي الْكَلْبُ يُفْتِشُونِي بِهِ، زَعَمْتُمْ وَأَنَا مِنْهُ بَرِيَّةٌ، وَهُوَ ذَا هُوَ، قَالَتْ: فَجَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمْتُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكَانَ لَهَا خِبَاءٌ فِي الْمَسْجِدِ - أَوْ حِفْشٍ - قَالَتْ: فَكَانَتْ تَأْتِينِي فَتَحَدِّثُ عِنْدِي، قَالَتْ: فَلَا تَجْلِسُ عِنْدِي فَتَجْلِسُ، إِلَّا قَالَتْ:

(البحر الطويل)

وَيَوْمَ الْوُشَاحِ مِنْ أَعَاجِيبِ رَبِّنَا... أَلَا إِنَّهُ

عجائبات میں سے ہے، جس نے مجھے کفر کے شہر سے نجات دلائی۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ میں نے اُس سے کہا: تمہارا قصہ کیا ہے کہ جب بھی تم میرے پاس بیٹھتی ہو تو یہی کہتی ہو؟ پس اُس نے مجھ سے یہ قصہ بیان کیا۔

مردوں کا مسجد میں سونا

ابو قتاہب نے حضرت انس بن مالک سے مروی کی ہے کہ قبیلہ عکَل کے کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اصحاب صفہ میں شامل ہو گئے۔ حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اصحاب صفہ فقراء تھے۔

نافع سے مروی ہے کہ انہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ وہ نبی کریم ﷺ کی مسجد میں سویا کرتے تھے جب کہ وہ نوجوان تھے اور ابھی شادی نہیں ہوئی تھی۔

حضرت اہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر تشریف لے گئے تو گھر میں حضرت علی کونہ پایا فرمایا کہ تمہارے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟ عرض کی کہ میرے اور اُن کے درمیان کچھ شکر رنجی ہو گئی ہے، تو مجھے سے ناراض ہو کر چلے گئے اور میرے پاس قیلولہ نہیں فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا کہ دیکھو وہ کہاں ہیں۔ وہ گیا اور حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! وہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو وہ لیٹے ہوئے تھے اور ایک طرف سے چادر ڈھلک تھی اور مٹی لگ گئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ اُن

مِنْ بَلَدَةِ الْكُفْرِ الْهَاجِي

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لَهَا مَا شَأْنُكَ، لَا تَقْعُدِينَ مَعِيَ مَقْعَدًا إِلَّا قُلْتُ هَذَا، قَالَتْ: لِحَدَّثَنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ

58- بَابُ تَوَمُّدِ الرِّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ

وَقَالَ أَبُو قَتَابَةَ: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: قَدِمَ رَهْطٌ مِنْ عُكْلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَنُوا فِي الصُّفَّةِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّي: كَانَ أَصْحَابُ الصُّفَّةِ الْفُقَرَاءُ

440- حَدَّثَنَا مُسْنَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يَنَامُ وَهُوَ شَابٌ أَعْوَبٌ لَا أَهْلَ لَهُ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

441- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ: أَيُّنَ ابْنِ عَمِّكَ؟ قَالَتْ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ، فَعَاذَ بَنِي، فَخَرَجَ فَلَمْ يَقُلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِنْسَانَ: انْظُرْ أَيُّنَ هُوَ؟ فَجَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ، قَدْ سَقَطَ رِذَاؤُهُ عَنْ شِقْوِهِ وَأَصَابَهُ ثَرَابٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

440- انظر الحديث: 7030, 7028, 7015, 3740, 3738, 1156, 1121 سنن نسائي: 721

441- انظر الحديث: 6280, 6204, 3703 صحيح مسلم: 6179

يَمْسُحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ: قُمْ أَتَاكَ رَبُّهُ قُمْ أَتَاكَ رَبُّهُ

سے مٹی جھاڑتے اور فرماتے جاتے: ابو تراب! کھڑے ہو جاؤ۔ ابو تراب! کھڑے ہو جاؤ۔

442 - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَارِثٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِذَاءٌ، إِلَّا إِذَا رَأَوْا مَا كَسَاءٌ، قَدَرِ يَطْوُو فِي أَعْنَاقِهِمْ، فَرَمَتْهَا مَا يَبْلُغُ بَصَفِ السَّاقِطِينَ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ، فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ، كَرَاهِيَةً أَنْ تُرَى عَوْرَتُهُ

ابو حازم سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے ستر اصحاب صفہ کو دیکھا جن میں سے ایک شخص کے اوپر بھی چادر نہ تھی۔ تہبند ہوتا یا کبیل ہوتا جس کو اپنی گردن سے باندھ لیتے جب کہ بعض کا پٹرا نصف پنڈیوں تک ہوتا اور بعض کا ٹخنوں تک۔ چنانچہ وہ اُسے اپنے ہاتھ سے پکڑے رہتا، یہ مکرر جانتے ہوئے کہ کہیں اُس کا ستر کھل جائے۔

59- بَابُ الصَّلَاةِ إِذَا

سفر سے واپسی پر

نماز پڑھنا

قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ

حضرت کعب بن مالک سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب سفر سے لوٹے تو پہلے مسجد میں جاتے اور اُس میں نماز پڑھتے۔

وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهِ

حارث بن وثار سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جبکہ آپ ﷺ مسجد میں تھے۔ مسعر کا بیان ہے کہ چاشت کے وقت فرمایا کہ دو رکعتیں پڑھو اور میرا آپ پر کچھ قرض تھا جو آپ ﷺ نے ادا فرما دیا اور اُس کے علاوہ مزید کرم فرمایا۔

443 - حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَارِثُ بْنُ دِقَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ - قَالَ مِسْعَرٌ: أَرَاهُ قَالَ: هُتَّى - فَقَالَ: صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لِي عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي

جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اس سے پہلے کہ بیٹھے، دو رکعتیں پڑھ لے

60- بَابُ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ

443- النظر الحديث: 4082, 4081, 1654, 1653, سنن ابو داؤد: 3347, سنن نسائي: 4605, 4604

444- صحيح مسلم: 1652, 1651, سنن ابو داؤد: 468, 467, سنن ترمذی: 316, سنن نسائي: 729, سنن ابن

عبداللہ بن یوسف، مالک، عامر بن عبداللہ بن زبیر، عمرو بن سلیم زرقی، حضرت ابو قتادہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اس سے پہلے کہ بیٹھے دو رکعتیں پڑھ لیا کرے۔

مسجد میں حدث ہو جانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک فرشتے نمازی کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اُسی جائے نماز پر رہے اور حدث واقع نہ ہو۔ وہ کہتا ہے: اے اللہ! اس کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما۔

مسجد نبوی کی تعمیر

حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ مسجد کی چمت کھجور کی شاخوں کی تھی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد نبوی تعمیر کرنے کا حکم فرمایا تو فرمایا کہ میں لوگوں کو بارش سے بچانا چاہتا ہوں اور سرخ یا زرد کرنے سے بچتا ورنہ لوگ فتنے میں پڑ جائیں گے۔ حضرت انس نے فرمایا کہ لوگ ان پر فخر زیادہ کریں گے پھر انہیں آباد کم کریں گے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم یہود و نصاریٰ کی طرح ان کی تزئین کرو گے۔

نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے دور مبارک میں مسجد نبوی کچی اینٹوں سے تعمیر کی گئی تھی اور

444 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرْقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ

61- بَابُ الْحَدِيثِ فِي الْمَسْجِدِ

445 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْزَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الْمَلَائِكَةُ تَصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَضَلَّةٍ الَّذِي صَلَّى فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ، تَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ"

62- بَابُ بُنْيَانِ الْمَسْجِدِ

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: كَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ وَأَمَرَ عُمَرُ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ: أَكِنَّ النَّاسَ مِنَ الْمَطَرِ، وَإِنَّكَ أَنْ تُحْتَرَّ أَوْ تُصْفَرَّ فَتَفْتِنَ النَّاسَ وَقَالَ أَنَسٌ: يَتَبَاهَوْنَ بِهَا ثُمَّ لَا يَغْمُرُونَهَا إِلَّا قَلِيلًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَتُخْرِقَنَّهَا كَمَا زُخْرِقَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى

446 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا

يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ

اللَّهُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَهُ " أَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيًّا بِاللِّبْنِ، وَسَقْفُهُ الْحَرِيدُ، وَحُجْرَتُهُ خَشَبُ النَّخْلِ، فَلَمْ يَزِدْ فِيهِ أَبُو بَكْرٍ شَيْئًا، وَزَادَ فِيهِ عُمَرُ: وَبَنَاهُ عَلَى بُنْيَانِهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللِّبْنِ وَالْحَرِيدِ، وَأَعَادَ حُجْرَتَهُ خَشَبًا، ثُمَّ غَيَّرَهُ عُثْمَانُ فَزَادَ فِيهِ زِيَادَةً كَثِيرَةً: وَبَنَى جِدَارَهُ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوشَةِ، وَالْقَصَّةِ، وَجَعَلَ حُجْرَتَهُ مِنْ حِجَارَةٍ مَنْقُوشَةٍ وَسَقْفَهُ بِالسَّاجِ "

اس کی چھت شاخوں کی تھی اور ستون کھجور کی لکڑی کے تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس میں کوئی اضافہ نہیں کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس میں اضافہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے دور مبارک کی بنیادوں پر کچی اینٹوں، شاخوں اور کھجور کی لکڑی کے ستونوں سے تعمیر کیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس میں ردو بدل اور اس میں بہت سا اضافہ کیا اور اُس کی دیواریں منقش پتھروں اور چونے سے تعمیر کیں اور اس کے ستون منقش پتھروں کے بنائے اور چھت سا گوان کی لکڑی سے بنوائی۔

مسجد کی تعمیر میں تعاون کرنا

ارشادِ ربانی ہے: " ترجمہ کنز الایمان: مشرکوں کو نہیں پہنچتا کہ اللہ کی مسجدیں آباد کریں خود اپنے کفر کی گواہی دے کر ان کا تو سب کیا دھرا اِکارت ہے اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تو قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت والوں میں ہوں (پارہ ۱۰، التوبہ: ۱۷-۱۸) "

عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھ سے اور اپنے صاحبزادے علی سے فرمایا کہ دونوں حضرت ابوسعید کے پاس جاؤ اور اُن سے حدیث سناؤ۔ ہم گئے تو وہ اپنے باغ کی درستی کر رہے تھے۔ انہوں نے اپنی چادر لے کر لیٹی اور ہم سے باتیں کرنے لگے حتیٰ کہ مسجد نبوی کی تعمیر کا ذکر آ گیا۔ فرمایا کہ ہم ایک ایک اینٹ اٹھا کر لاتے تھے لیکن حضرت عمار دو

63- بَابُ التَّعَاوُنِ فِي بِنَاءِ الْمَسْجِدِ

وَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللَّهِ شَاهِدِينَ عَلَى أَنْفُسِهِم بِالْكَفْرِ، أُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ، إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّهَ، فَعَسَى أُولَئِكَ أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ)

447 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ، عَنْ عِكْرَمَةَ، قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ: انْطَلَقْنَا إِلَى أَبِي سَعِيدٍ فَأَسْمَعَا مِنْ حَدِيثِهِ، فَأَنْطَلَقْنَا فَإِذَا هُوَ فِي حَائِطٍ يُضْلِعُهُ، فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَأَخْتَبَى، ثُمَّ أَذْهَبَ يُحَدِّثُنَا حَتَّى أَتَى دُكْرَ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: كُنَّا نَحْمِلُ لَبَنَةً لَبَنَةً وَعَمَّا زِلْمَتَيْنِ لَبَنَتَيْنِ، فَرَأَاهُ

دوانیٹیں۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں دیکھا تو اُن سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرمایا: وائے عمار! ان کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔ یہ انہیں جنت کی طرف بلائیں گے اور وہ انہیں دوزخ کی طرف بلائیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمار کہا کرتے: میں فتنوں سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں۔

بڑھئی اور صنعت کار سے منبر اور مسجد کی

تیاری میں مدد لینا

ابو حازم سے مروی ہے کہ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کے لیے پیغام بھیجا کہ اپنے بڑھئی غلام سے کہو کہ میرے لیے لکڑیوں کا منبر تیار کرے جس پر میں بیٹھا کروں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں آپ کے لیے ایسی چیز تیار نہ کراؤں جس پر آپ تشریف فرما ہوا کریں کیونکہ میرا ایک غلام بڑھئی ہے۔ فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میرے لیے منبر بنوادو۔

جو مسجد بنائے

یحییٰ بن سلیمان، ابن دہب، عمرو، بکیر، عاصم بن عمر بن قتادہ، عبید اللہ خولانی نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جب کہ لوگ اُن کے بارے میں باتیں کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد کو بنانے کے لیے سلسلے میں کہ تم میرے بارے میں

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْفُضُ الْكِرَابَ عَنْهُ وَيَقُولُ: وَيَجْعَلُ عَمَّارٌ تَقْعُلُهُ الْفِتْنَةُ الْبَاطِلَةُ. يَدْعُوهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ، وَيَدْعُوهُمْ إِلَى النَّارِ قَالَ: يَقُولُ عَمَّارٌ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْفِتَنِ

64- بَابُ الْإِسْتِعَانَةِ بِالنَّجَّارِ

وَالصُّنَّاعِ فِي أَعْوَادِ الْمِنْبَرِ وَالْمَسْجِدِ

448- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى امْرَأَةٍ: مِرَى غُلَامِكَ النَّجَّارَ، يَعْمَلُ لِي أَعْوَادًا، أَجْلِسُ عَلَيْهِمْ

449 - حَدَّثَنَا خَلَادٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أُمَيْيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ، فَإِنِّي لِي غُلَامٌ نَجَّارٌ، قَالَ: إِنِ شِئْتَ فَعَمِلْتُ الْمِنْبَرَ

65- بَابُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا

450 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَمَانَ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو، أَنَّ بُكَيْرًا، حَدَّثَهُ أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عَمْرِو بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبِيدَ اللَّهِ الْخَوْلَانِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ جَنَّ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

باتیں کر رہے ہو حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مسجد بنائے۔ بکیر کا قول ہے کہ شاید انہوں نے فرمایا: رضائے الہی چاہتے ہوئے، تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے ایسا ہی مکان جنت میں بنا دیتا ہے۔

جب مسجد سے گزرے تو
تیر کا پھل تھامے رکھے

عمرہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: ایک آدمی کا مسجد کے پاس سے گزرا ہوا اور اُس کے پاس تیر تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اُس سے فرمایا: ان کے پھلوں کو تھام لو۔

مسجد سے گزرنا

موسیٰ بن اسماعیل، عبد الواحد، ابو بردہ بن عبد اللہ، ابو بردہ، ان کے والد ماجد سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو ہماری مسجدوں یا ہمارے بازاروں سے تیر لے کر گزرے تو اُن کے پھل پکڑے رکھے تاکہ اپنے ہاتھ سے کسی مسلمان کو زخمی نہ کر دے۔

مسجد میں شعر پڑھنا

ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف نے بلبل روضہ رسول ﷺ حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

وَسَلَّمَ: إِنَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ، وَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ بَنَى مَسْجِدًا - قَالَ بُكَيْرٌ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: يَبْقَى بِهِ وَجْهَ اللَّهِ - بَنَى اللَّهُ لَهُ مَقْلَةً فِي الْجَنَّةِ"

66- بَابُ يَأْخُذُ بِنُصُولِ

النَّبْلِ إِذَا مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ

451- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْرُو: أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ سِهَامٌ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمْسِكْ بِبِصَالِهَا؛

67- بَابُ الْمُرُورِ فِي الْمَسْجِدِ

452- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَرَّ فِي شَيْءٍ مِنْ مَسَاجِدِنَا أَوْ أَسْوَاقِنَا بِنَبْلٍ، فَلْيَأْخُذْ عَلَى بِصَالِهَا، لَا يَغْفِرَ بَكْفِهِ مُسْلِمًا

68- بَابُ الشَّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ

453- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ كَافٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، أَنَّهُ سَمِعَ حَسَانَ

451- النظر الحديث: 7074, 7073، صحيح مسلم: 6604، سنن نسائي: 717، سنن ابن ماجه: 3777

452- النظر الحديث: 7075، صحيح مسلم: 6608، سنن ابو داود: 2587، سنن ابن ماجه: 3778

453- النظر الحديث: 6152, 3212، صحيح مسلم: 6334، سنن ابو داود: 5014, 5013، سنن نسائي: 715

گو اسی مانگ کر رہے تھے کہ اے ابو ہریرہ! میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں۔ کیا آپ نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے حسان! اللہ کے رسول کی جانب سے جواب دو۔ اے اللہ! اس کی روح القدس سے مدد فرما۔ حضرت ابو ہریرہ نے کہا: ہاں۔

نیزہ بازوں کا

مسجد میں جانا

عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ایک روز میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے حجرے کے دروازے پر دیکھا اور حبشی مسجد میں کھیل رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی چادر میں چھپا کر مجھے اُن کا کھیل دکھایا۔

دوسری مروی میں یہ بھی ہے: ابراہیم ابن المنذر، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ سے مروی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا اور حبشی اپنے نیزوں سے کھیل رہے تھے۔

مسجد میں منبر پر خرید و

فروخت کا ذکر کرنا

عمرہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میرے پاس بریرہ اپنی کتابت کا سوال کرنے آئیں۔ میں نے کہا: اگر تم چاہو تو میں

بْنِ قَابِطِ الْأَنْصَارِيِّ، يَسْتَفْهِدُ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ: أَلْفُذَكَ اللَّهُ، هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اللَّهُمَّ أَتَيْتُكَ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: نَعَمْ

69- بَابُ أَصْحَابِ

الْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ

454- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلَى بَابِ مَحْرَمِي وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ أَنْظُرُ إِلَى لَعِبِهِمْ

455- زَادَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ

وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ بِحِوَارِهِمْ

70- بَابُ ذِكْرِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ

عَلَى الْمُنْبَرِ فِي الْمَسْجِدِ

456- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَنَّهَا بَرِيْرَةٌ تَسْأَلُهَا فِي كِتَابِهَا، فَقَالَتْ: إِنْ شِئْتَ

تمہارے مالکوں کو دے دوں مگر دلاء میری ہوگی۔ اُس کے مالکوں نے کہا کہ آپ چاہیں تو باقی ادا کریں۔ سفیان نے ایک بار کہا کہ اگر آپ چاہیں تو اسے آزاد کر دیں اور دلاء ہماری ہوگی۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے اس کا آپ سے ذکر کیا۔ فرمایا کہ اُسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ دلاء تو اسی کی ہے جو آزاد کرے۔ پھر رسول اللہ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ سفیان نے ایک دفعہ کہا: پس رسول اللہ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: لوگوں کا کو کیا ہوا کہ وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں اور جو کوئی ایسی شرط لگائے کہ وہ اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو اُس کے لیے کچھ نہیں ہے چاہے سو شرطیں لگائے۔ امام مالک کی مروی میں صُحْبُ عَلِيٍّ الْمَنْبَرِ کا ذکر نہیں ہے۔

أَعْطَيْتُ أَهْلَكَ وَتَكُونُ الْوَلَاءُ لِي وَقَالَ أَهْلُهَا: إِنْ شِئْتَ أُعْطِيَتْهَا مَا بَيْنَ - وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: إِنْ شِئْتَ أُعْطِيَتْهَا، وَتَكُونُ الْوَلَاءُ لَنَا - فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْتَاعِيَهَا فَأُعْطِيَهَا، فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنْبَرِ - وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: فَصَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنْبَرِ - فَقَالَ: مَا بَأْسُ أَقْوَامٍ يَشْتَرُطُونَ هُرُوطًا، لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنْ اشْتَرَاظٍ هُرُوطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ، فَلَيْسَ لَهُ، وَإِنْ اشْتَرَاظَ مِائَةَ مَرَّةٍ، قَالَ عَلِيٌّ: قَالَ يَحْيَى، وَعَنْدَ الْوَهَّابِ: عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَمْرِوَةَ تَخَوُّهُ، وَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ يَحْيَى، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، وَرَوَاهُ مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَمْرِوَةَ: أَنَّ بَرِيدَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ صَبَّحَ الْمَنْبَرِ

مسجد میں تقاضا

اور تعاقب کرنا

عبداللہ بن کعب بن مالک سے مروی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوہریرہ سے مسجد نبوی تشریف میں اپنے اُس قرض کا مطالبہ کیا جو اُن پر تھا۔ پس آوازیں بلند ہوئیں حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے جو دولت کدہ میں تھے چنانچہ اُن کی جانب تشریف لے گئے اور حجرے کا پردہ ہٹا کر آواز دی۔ اے

71- بَابُ التَّقَاضِي وَالْمُلَازِمَةِ

فِي الْمَسْجِدِ

457- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ كَعْبِ أُمِّهِ، أَنَّ تَقَاضِيَّ ابْنِ أَبِي حَنْدَدَةَ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ، فَازْتَفَعَتْ أَصْحَابُ الْمَلَأَا حَتَّى سَمِعَتْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ، فَخَرَجَ

کعب! عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ اپنے قرض سے اتنا کم کر دو اور اُن کی جانب نصف کم کرنے کا اشارہ کیا۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے کر دیا۔ فرمایا: اٹھو اور باقی ادا کرو۔

مسجد کو صاف کرنا اور چھتھرے،

کوڑا کرکٹ اور تنکے چن لینا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک سیاہ قام شخص یا سیاہ قام عورت مسجد نبوی شریف میں جھاز لگایا کرتا تھا۔ وہ انتقال کر گیا۔ نبی کریم ﷺ نے اُس کے بارے میں پوچھا۔ لوگوں نے عرض کی کہ وہ انتقال کر گیا۔ فرمایا کہ تم نے مجھے کیوں خبر نہیں دی اب مجھے اُس مرد یا عورت کی قبر بتاؤ۔ پس آپ ﷺ اُس کی قبر پر تشریف لے گئے اور اُس پر نماز پڑھی۔

مسجد میں شراب کی

تجارت کا حرام ہونا

سروق سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب سود سے متعلقہ سورۃ البقرہ کی آیات نازل ہوئیں تو نبی کریم ﷺ نکل کر مسجد میں تشریف لے گئے اور انہیں لوگوں کے سامنے تلاوت فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے شراب کی تجارت کو حرام فرمادیا۔

مسجد کے لیے خادم رکھنا

إِلَيْهِمَا حَتَّى كَشَفَ بَحْثَ مَجْرِيهِ فَقَادَى: يَا كَعْبُ قَالَ: لَكَ بِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هَذَا وَأَوْمَأَ إِلَيْهِ: أَيْ الشُّطْرَ، قَالَ: لَقَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ثُمَّ قَافِضُهُ

72- بَابُ كُنْيسِ الْمَسْجِدِ وَالتَّقَاطِ

الْخَرِيقِ وَالْقَذَى وَالْعِيدَانِ

458- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَكَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَلَيْبٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا أَسْوَدًا أَوْ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ، فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَقَالُوا: مَاتَ، قَالَ: أَفَلَا كُنْتُمْ أَذْنُبُونِي بِهِ كُلُّوْنِي عَلَى قَبْرِهِ- أَوْ قَالَ قَبْرَهَا- فَأَتَى قَبْرَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا

73- بَابُ تَحْرِيمِ تِجَارَةِ

الْخَمْرِ فِي الْمَسْجِدِ

459- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الزِّبَا، خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَرَأَهُمْ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ تِجَارَةَ الْخَمْرِ

74- بَابُ الْخَدَمِ لِلْمَسْجِدِ

458- انظر الحديث: 1337, 460، صحيح مسلم: 2212، سنن ابوداؤد: 3203، سنن ابن ماجه: 1527

459- انظر الحديث: 2084, 2226, 4540, 4541, 4542, 4543، صحيح مسلم: 4023، سنن

ابوداؤد: 3490, 3491، سنن نسائي: 4679، سنن ابن ماجه: 3382

460- انظر الحديث: 458

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَزَّتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي
مَحْرُورًا لِمَسْجِدٍ يُحْتَمَى

460 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا
عَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ: أَنَّ امْرَأَةً - أَوْ رَجُلًا - كَانَتْ تَقُومُ الْمَسْجِدَ -
وَلَا أَرَاهُ إِلَّا امْرَأَةً - فَذَكَرَ حَدِيثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى عَلَى قَبْرِهَا

75 - بَابُ الْأَسِيرِ - أَوِ الْغَرِيمِ -

يُرْبَطُ فِي الْمَسْجِدِ

461 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:
أَخْبَرَنَا رَوْحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ عَفْرِيَّتًا مِنَ الْحَيِّ تَقْلُتُ عَلَى
الْبَارِحَةِ - أَوْ كَلِمَةً تَحْوِيهَا - لِيَقْطَعَ عَلَيْكَ الصَّلَاةُ
فَأَمْكُنِي اللَّهُ مِنْهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلَى سَارِيَةِ
مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ
كُلُّكُمْ. فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَبِي سُلَيْمَانَ: رَبِّ هَبْ لِي
مُلْكًا لَا يَنْتَبِي لَأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي." قَالَ رَوْحٌ: فَرَدَّدَ
نَحْنُ

76 - بَابُ الْإِغْتِسَالِ إِذَا أَسْلَمَ،

وَرَبُّطِ الْأَسِيرِ أَيْضًا فِي الْمَسْجِدِ

وَكَانَ شُرَيْحٌ: بِأَمْرِ الْغَرِيمِ أَنْ يُنْتَسَبَ إِلَى
سَارِيَةِ الْمَسْجِدِ

462 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ:

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ نَزَّتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي
مَحْرُورًا سے مراد ہے مسجد کی خدمت کے لیے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
کہ ایک عورت یا مرد مسجد میں جھاڑو لگایا کرتی تھی۔ میرا
خیال ہے کہ میں وہ عورت تھی۔ پھر نبی کریم ﷺ کی
مذکورہ حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ نے اُس کی قبر پر
نماز پڑھی۔

قیدی یا قرض دار مسجد میں

باندھ دیا جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کل رات ایک سرکش جن
اچانک میرے سامنے آگیا یا ایسا ہی لفظ فرمایا تاکہ میری
نماز توڑ دے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اُس پر غلبہ دیا تو میں
نے چاہا کہ اُسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون
کے ساتھ باندھ دوں تاکہ صبح تم سارے اُسے دیکھنے
لیکن پھر مجھے اپنے بھائی سلیمان کی دعا یاد آگئی کہ اے
اللہ! مجھے ایسی بادشاہی عطا فرما جو میرے بعد کسی کو نہ دی
جائے۔ روح کا بیان ہے کہ اُسے ذلیل کر کے بھاگادیا۔

اسلام لاتے وقت غسل کرنا اور قیدی کو

مسجد میں باندھنا

اور شریعہ حکم دیا کرتے کہ قرض دار کو مسجد کے ستون
کے ساتھ باندھ دیا جائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

461 - النظر الحديث: 4808, 3423, 3284, 1210، صحيح مسلم: 1209

462 - النظر الحديث: 4372, 2423, 2422, 469، صحيح مسلم: 4564، سنن ابو داؤد: 2679، سنن نسائي: 189

کہ نبی کریم ﷺ نے کچھ سوار مجد کی طرف روانہ فرمائے تو وہ بنی حنیفہ کے ایک آدمی کو قیدی بنا کر لائے جس کو ثمامہ بن اثال کہا جاتا تو اُسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا گیا۔ جب نبی کریم ﷺ اُس کے پاس تشریف لائے تو فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔ وہ مسجد کے قریب ایک کھجوروں کے باغ میں گیا اور غسل کیا پھر مسجد میں داخل ہوا اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

حَدَّثَنَا الْيَافُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ تَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ: ثُمَامَةُ بْنُ أَثَالٍ، فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ، فَأُتِيَ إِلَى تَحْتِ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاسْتَسَلَّ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

77- بَابُ الْخَيْمَةِ فِي الْمَسْجِدِ

لِلْمَرْضَى وَغَيْرِهِمْ

463 - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا

عَنْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أُصِيبَ سَعْدُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فِي الْأُكْحَلِ، فَطَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ فَلَمْ يَزِدْهُمْ فِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةً مِنْ بَنِي غِفَارٍ إِلَّا الدُّمُ يُسَمِّلُ إِلَيْهِمْ، فَقَالُوا: يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ، مَا هَذَا الَّذِي يَأْتِيْنَا مِنْ قِبَلِكُمْ، فَإِذَا سَعْدٌ يَغْدُو جُرْحُهُ دَمًا، فَمَاتَ فِيهَا

مریض وغیرہ کے لیے

مسجد میں خیمہ لگانا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ غزوہ خندق کے موقع پر حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رگ میں زخم لگ گیا تو نبی کریم ﷺ نے اُن کے لیے مسجد نبوی شریف میں خیمہ لگوا دیا تاکہ با آسانی عیادت کر سکیں۔ مسجد میں بنی غفار کا خیمہ بھی لگا ہوا تھا۔ جب خون اُن کی جانب بہتا ہوا آیا تو سنبھل گئے اور کہا: اے خیمہ والو! یہ تمہاری طرف سے ہماری جانب کیا بہتا آرہا ہے؟ دیکھا تو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زخم سے خون بہہ رہا تھا جس کے باعث وہ وصال فرما گئے۔

ضرورت کے تحت اونٹ کو

مسجد میں لے جانا

78- بَابُ إِدْخَالِ الْبَعِيرِ

فِي الْمَسْجِدِ لِلْعَلَّةِ

463 - صحيح مسلم: 4573، سنن ابوداؤد: 3101، سنن نسائي: 709

464 - انظر الحديث: 1619، 1626، 1633، 4853، صحيح مسلم: 3067، سنن نسائي: 2925، 2927، سنن ابن

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے اونٹ پر طواف فرمایا۔

زینب بنت ابوسلمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے اپنے مرض کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر طواف کرلو۔ پس میں نے طواف کیا اور رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کی جانب رخ کر کے نماز ادا فرما رہے تھے اور آپ ﷺ نے سورۃ الطور کی تلاوت فرمائی۔

حضور پر نور ﷺ کا نورانی معجزہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے دو صحابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضری کے بعد باہر نکلے ان میں ایک حضرت عباد بن بشر تھے اور میرے خیال میں دوسرے اسید بن خفیر تھے۔ رات تاریک تھی اور ان کے پاس چراغ جیسی چیزیں تھیں جو ان کے ہاتھوں میں چمک رہی تھیں۔ جب وہ الگ ہوئے تو ہر ایک کے ساتھ ایک علیحدہ شمع تھی، حتیٰ کہ وہ اپنے گھروالوں تک جا پہنچے۔

مسجد میں کھڑکی اور گزرگاہ رکھنا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو دینا اور جو کچھ اُس کے پاس ہے

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعِيرٍ

464 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ:

أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ تَوْقَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّهَيْرِ، عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: شَكَّوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي قَالَ: طَوِّفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابُ مَسْطُورٍ

79- بَابُ

465 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا

مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ، وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْبِضْبَاكَيْنِ يُضِيئَانِ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا، فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدٌ حَتَّى أَتَى أَهْلَهُ

80- بَابُ الْخَوْخَةِ وَالْمَمَرِ فِي الْمَسْجِدِ

466 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

فُلَيْحٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الطَّيْرِ، عَنْ عُمَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،

آئیں سے جو چاہے، اسے پسند کرنے کا اختیار دیا تو اُس نے وہ پسند کیا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو پڑے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ حضرت کیوں رو رہے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی بندے کو دنیا اور جو کچھ اُس کے پاس ہے، ان میں سے ایک کو پسند کرنے کا اختیار دیا اور اُس بندے نے وہ پسند کیا جو اللہ کے پاس ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ ہی وہ شخص ہیں اور حضرت ابوبکر ہم میں سب سے زیادہ علم والے ہیں۔ چنانچہ فرمایا۔ ابوبکر! نہ رو، ساتھ نبھانے اور مال لٹانے میں سب سے زیادہ مجھ پر ابوبکر کا احسان ہے اگر میں اپنی اُمت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلامی اخوت و محبت ہے۔ مسجد میں ابوبکر کے دروازے کے سوا کوئی دروازہ باقی نہ رکھا جائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرض وصال میں باہر تشریف لائے۔ سر مبارک سے پٹی باندھی ہوئی تھی اور منبر پر رونق افروز ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا: ایسا کوئی انسان نہیں جس کا جانی و مالی احسان مجھ پر ابوبکر بن ابوقحافہ سے بڑھ کر ہو اور اگر میں لوگوں میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلامی خُلت اچھی ہے۔ میری جانب مسجد سے ہر کھڑکی کو بند کر دو سوائے ابوبکر کی کھڑکی کے۔

قَالَ: عَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ خَيْرٌ عِنْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَكَ فَأَخْتَارَ مَا عِنْدَ اللَّهِ، فَتَكَى أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي مَا يَبْكِي هَذَا الشَّمْعُ إِنْ يَكُنِ اللَّهُ خَيْرًا عِنْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَأَخْتَارَ مَا عِنْدَ اللَّهِ، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْعَبْدُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا، قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ لَا تَبْكُ، إِنْ آمَنَ النَّاسُ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّعِدًا خَلِيلًا مِنْ أُمَّي لَا تَخْذُكَ أَبَا بَكْرٍ، وَلَكِنْ أَخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّةُ لَا يَبْقَيْنَ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ

467- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، عَاصِبٌ رَأْسُهُ بِمِزْقَةٍ، فَقَعَدَ عَلَى الْبَيْتِ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ آمَنَ عَلَيَّ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ مِنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي قُحَافَةَ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّعِدًا مِنَ النَّاسِ خَلِيلًا لَا تَخْذُكَ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلَكِنْ خُلَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ، سُدُّوا عَلَيَّ كُلَّ خَوْخُوَّةٍ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخُوَّةِ أَبِي بَكْرٍ

81- بَابُ الْأَبْوَابِ وَالْغُلُقِ

لِلْكَعْبَةِ وَالْمَسَاجِدِ

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، لَوْ رَأَيْتَ مَسَاجِدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبْوَابَهَا

468 - حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ وَفُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ تَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ فَدَعَا عُمَانَ بْنَ ظَلْحَةَ فَفَتَحَ الْبَابَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَلَالَ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُمَانُ بْنُ ظَلْحَةَ، ثُمَّ أَغْلَقَ الْبَابَ، فَلَبِثَ فِيهِ سَاعَةً، ثُمَّ خَرَجُوا قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَبَدَدْتُ فَسَأَلْتُ بَلَالًا فَقَالَ: صَلَّى فِيهِ، فَقُلْتُ: فِي أَيِّ قَالَ: بَيْنَ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ، قَالَ: ابْنُ عُمَرَ: فَذَهَبَ عَلَيَّ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى

82- بَابُ دُخُولِ الْمَشْرِكَ الْمَسْجِدَ

469 - حَدَّثَنَا فُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: "بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قَبْلَ تَحْيِدِ كُجَاءِ بَرْجُلٍ مِنْ بَنِي حَبِيشَةَ يُقَالُ لَهُ: مُثَمَّةُ بْنُ أَكَالٍ، فَزَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ"

کعبہ اور مسجدوں میں دروازے رکھنا اور انہیں بند کرنا

امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ مجھ سے کہا: عبد اللہ بن محمد، سفیان، ابن جریر کا بیان ہے کہ مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے فرمایا: کاش! تم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مسجدوں اور ان کے دروازوں کو دیکھتے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ میں رونق افروز ہوئے تو حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا تو انہوں نے دروازہ کھولا اور نبی کریم ﷺ، حضرت بلال، حضرت اسامہ بن زید اور حضرت عثمان بن طلحہ اندر داخل ہوئے۔ پھر دروازہ بند کر لیا گیا اور ایک گھڑی اندر رہ کر باہر تشریف لے آئے۔ حضرت ابن عمر کا بیان ہے کہ میں نے جلدی سے آگے بڑھ کر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا۔ انہوں نے کہا کہ اس میں نماز پڑھی ہے۔ میں نے کہا کہ کس جگہ؟ فرمایا کہ دونوں ستونوں کے مابین۔ یہ پوچھنا میں بھول گیا کہ کتنی نماز پڑھی۔

مشرک کا مسجد میں داخلہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ سوار مجد کی جانب روانہ فرمائے۔ وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص کو قید کر کے لائے جس کو ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا۔ پس اُس کو مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون سے باندھ دیا گیا۔

مسجد میں آواز اونچی کرنا

علی بن عبد اللہ بن جعفر بن یحییٰ مدنی، یحییٰ بن سعید انطانی، مجید بن عبد الرحمن یزید بن خضیفہ، سائب بن یزید سے مروی ہے کہ میں مسجد میں کھڑا تھا کہ کسی نے مجھے کنکرا مارا میں نے نگاہ اٹھا کر دیکھا تو وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ فرمایا کہ جاؤ اور ان دونوں آدمیوں کو میرے پاس لے آؤ۔ میں دونوں کو لے آیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم کن لوگوں میں سے ہو یا کہاں رہتے ہو؟ دونوں نے عرض کی: اہل طائف سے۔ فرمایا کہ اگر تم اس شہر کے باسی ہوتے میں تم دونوں کو سزا دیتا۔ تم رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں آواز اونچی کرتے ہو۔

عبد اللہ بن کعب بن مالک سے مروی ہے کہ انہیں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے دور مبارک میں مسجد کے اندر اپنے اس قرض کا حضرت ابن ابی حرد سے مطالبہ کیا جو ان پر تھا۔ دونوں کی آوازیں اونچی ہو گئیں حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے سن لیں جو دولت خانہ میں تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ ان کی جانب تشریف لائے حتیٰ کہ آپ کے حجرے کا پردہ ہٹ گیا اور حضرت کعب بن مالک کو آواز دیتے ہوئے فرمایا: اے کعب! یہ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں حاضر ہوں۔ آپ نے اپنے دست مبارک سے اشارہ فرمایا کہ اپنا نصف قرضہ چھوڑ دو۔ حضرت کعب نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے ایسا کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے

83- بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ فِي الْمَسَاجِدِ

470- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْجَعْفَرِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ خُضَيْفَةَ عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كُنْتُ قَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَخَصَّيْتُ رَجُلًا فَتَنَظَّرْتُ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: اذْهَبْ فَأَتِي بِهِ لِيُنَظَّرَ بِهِمَا قَالَ: مَنْ أَتَيْتُمَا أَوْ مِنْ أَتَيْتُمَا - قَالَا: مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ: لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ لَأَوْجَعْتُكُمَا تَرَفَعَانِ أَصَوَاتَكُمَا فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

471- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ

قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنُ أَبِي حَنْدَرٍ دَيْنًا لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَرْتَفَعَتْ أَصْوَاهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَشَفَ سِتْرَ بَيْتِهِ وَكَادَى كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: يَا كَعْبُ قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَشَارَ بِمِخْدِهِ أَنْ يَخْرُجَ الشَّطْرُ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبُ: قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُمْ فَأَقِضْهُ

471- النظر الحديث: 457

472- النظر الحديث: 1137, 995, 993, 990, 473

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

فرمایا: اٹھو اور یہ ادا کر دو۔

مسجد میں حلقہ بنانا اور بیٹھنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی جب کہ آپ منبر پر جلوہ افروز تھے کہ رات کی نماز کے بارے میں کیا حکم ارشاد فرمائیے؟ فرمایا کہ دو دور کعتیں اور جب تمہیں صبح ہو جانے کا خوف ہو تو ایک رکعت پڑھ کر ساری نماز کو وتر بنالو اور وہ فرمایا کرتے کہ اپنی رات کی آخری نماز کو وتر بنالیا کرو کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ایسا کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جب کہ آپ ﷺ خطبہ دے رہے تھے اور عرض کی: رات کی نماز کس طرح ہے؟ فرمایا کہ دو دور کعتیں اور جب تمہیں صبح ہو جانے کا خوف ہو تو ایک رکعت۔ یہ تمہاری پڑھی ہوئی ساری نماز کو وتر بنا دے گی۔ ولید بن کثیر عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کو آواز دی جب کہ آپ ﷺ مسجد میں رونق افروز تھے۔

ابومزہ مولیٰ عقیل بن ابوطالب سے مروی ہے کہ حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس وقت رسول اللہ ﷺ مسجد میں رونق افروز تھے تو تین شخص آئے۔ دو رسول اللہ ﷺ کی جانب بڑھے اور ایک واپس چلا گیا۔ باقی دونوں میں سے ایک نے حلقے

84- بَابُ الْحَلَقِ وَالْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ

472 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا بِهَرُ بْنُ

الْبُقَظَلِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، مَا تَرَى فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ، قَالَ: مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خَشِيَ الصُّبْحَ صَلَّى وَاحِدَةً، فَأَوْتَرْتُ لَهُ مَا صَلَّى وَإِنَّهُ كَانَ يَقُولُ: اجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ وَتَرَا، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ

473 - حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَجُلًا، جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُخْطِبُ، فَقَالَ: كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ؟ فَقَالَ: مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْتَرِ بِوَاحِدَةٍ، تَوَتَرْتُ لَكَ مَا قَدْ صَلَّيْتَ قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ رَجُلًا نَادَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ

474 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّ أَبَا مَرْثَةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلَ ثَلَاثَةٌ تَقَرُّ، فَأَقْبَلَ

473- النظر الحديث: 472

474- النظر الحديث: 66 راجع الحديث: 66

میں جگہ دیکھی تو بیٹھ گیا اور دوسرا سب لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا جب کہ تیسرا تو پیٹھ پھیر کر واپس چلا گیا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا: کیا میں تمہیں ان تینوں آدمیوں کا حال نہ بتاؤں۔ ایک اللہ کی طرف آیا تو اللہ نے اُسے جگہ دے دی اور دوسرا شرمایا تو اللہ نے حیا فرمائی اور تیسرے نے منہ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اُس سے رخ پھیر لیا۔

مسجد میں

چت لیٹنا

عباد بن تمیم نے اپنے چچا جان سے مروی کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ مسجد میں چت لیٹے ہوئے ہیں اور اپنا ایک مبارک قدم دوسرے پر رکھا ہوا ہے۔ ابن شہاب نے سعید بن مسیب سے مروی کی ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

راستے میں مسجد بنانا جب کہ

لوگوں کو ضرر نہ پہنچے

حسن بصری، ایوب اور امام مالک کا یہی قول ہے۔ عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب میں شعور کی عمر کو پہنچی تو میں نے اپنے والدین کو دین پر کار بند ہی دیکھا اور ہم پر کوئی دن ایسا نہیں گزرا جس میں رسول اللہ ﷺ صبح اور شام کو ہمارے پاس تشریف نہ لایا کرتے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اثنان إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وذهب واحد فأما أحدهما، فرأى فرجة في الحلقة، فجلس وأما الآخر فجلس خلفهم، فلما فرغ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "ألا أخبركم عن الثفر الثلاثة؟ أما أحدهم: فأوى إلى الله، فأواه الله وأما الآخر: فاستحيا فاستحيا الله منه وأما الآخر: فأعرض فأعرض الله عنه"

85- بَابُ الْإِسْتِيقَاءِ فِي

الْمَسْجِدِ وَمَدِّ الرَّجْلِ

475- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمْرِو أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ، وَأَضْعًا أَحَدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْآخَرَى وَعَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْعَلَانِ ذَلِكَ

86- بَابُ الْمَسْجِدِ يَكُونُ فِي الطَّرِيقِ

مِنْ غَيْرِ ضَرَرٍ بِالنَّاسِ

وَبِهِ قَالَ: الْحَسَنُ، وَالْأُيُوبُ، وَمَالِكٌ

476 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: "لَمْ أَغْفِلْ أَبَوِي إِلَّا وَهْمَا يَدِينَانِ الدِّينَ، وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ظَرَفِي النَّهَارَ:

475- صحيح مسلم: 5471, 5472، سنن ابوداؤد: 4866، سنن ترمذی: 2765، سنن نسائی: 720

476- النظر الحديث: 6079, 5807, 4093, 3905, 2297, 2263, 2138

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بُكْرَةً وَعَشِيَّةً. ثُمَّ بَدَأَ لِأَبِي بَكْرٍ، فَأَبْتَكَى مَسْجِدًا
بِفَتْاءِ دَارِهِ فَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَقِفُ
عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُسْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ، يَتَجَبَّوْنَ مِنْهُ
وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ. وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً لَا يَمْلِكُ
عَيْنُهُ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ، فَأَفْرَغَ ذَلِكَ أَشْرَافَ
قُرَيْشٍ مِنَ الْمُسْرِكِينَ

کے دل میں خیال آیا تو انہوں نے اپنے گھر کے صحن میں
مسجد بنائی۔ وہ اُسی میں نماز پڑھا کرتے اور اُسی میں
تلاوت کیا کرتے۔ مشرکوں کی عورتیں اور بیٹے کھڑے
ہوتے اور متعجب ہو کر ان کی جانب دیکھتے رہتے اور
حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت رونے والے شخص
تھے جنہیں اپنی آنکھوں پر اختیار نہ تھا۔ جب قرآن پاس
کی تلاوت کرتے تو قریش کے مشرک مضطرب
ہو جاتے۔

87- بَابُ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ الشُّوقِ

وَصَلَّى ابْنُ عَوْنٍ: فِي مَسْجِدٍ فِي دَارٍ يُغْلَقُ
عَلَيْهِمُ الْبَابُ

بازار کی مسجد میں نماز پڑھنا
ابن عون نے ایسی مسجد میں نماز پڑھی جس کا دروازہ
لوگوں کے لیے بند کر دیا جاتا تھا۔

477 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو
مَعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "
صَلَاةُ الْجَمِيعِ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ، وَصَلَاتِهِ فِي
سُوقِهِ، تَحْسَا وَعَشِيرِينَ دَرَجَةً، فَإِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا
تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ، وَأَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ
لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَظَّ عَنْهُ
خَطِيئَةٌ، حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ وَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ
كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتْ تَحْبِسُهُ، وَتُصَلِّي - يَعْنِي عَلَيْهِ
الْمَلَائِكَةُ - مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ:
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ، مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ "

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: باجماعت نماز گھر اور
بازار کی نماز سے پچیس گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے کیونکہ
جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کر کے
مسجد میں آئے اور نماز کے علاوہ اس کی کوئی اور غرض نہ ہو
تو جو قدم وہ اٹھاتا ہے اُس کے عوض اللہ تعالیٰ ایک درجہ
بلند فرما دیتا ہے اور اُس کے سبب اُس کا ایک گناہ معاف
کر دیا جاتا ہے، حتیٰ کہ مسجد میں داخل ہو۔ جب مسجد میں
داخل ہو جائے تو وہ نماز میں شمار ہوتا ہے جب تک نماز
اُسے روکے رہے اور فرشتے اُس کے لیے دعا کرتے
رہتے ہیں جب تک اُسی جگہ بیٹھا رہے جہاں نماز پڑھی
تھی کہ اے اللہ! اسے بخش دے۔ اے اللہ اس پر رحم
فرما۔ جب تک وہاں بے وضو نہ ہو جائے۔

88- بَابُ تَشْبِيكِ الْأَصَابِعِ

فِي الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ

478 و 479 - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ بِشْرِ، حَدَّثَنَا عَاوِمُ، حَدَّثَنَا وَاقِدٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَوْ ابْنِ عُمَرَ: شَبَّكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ

480 - وَقَالَ عَاوِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَاوِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ أَبِي، فَلَمْ أَحْفَظْهُ، فَقَوَّمتُهُ لِي وَاقِدٌ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي وَهُوَ يَقُولُ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، كَيْفَ بِكَ إِذَا بَقِيتَ فِي حَقَالَةٍ مِنَ النَّاسِ هَذَا

481 - حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَشَبَّكَ أَصَابِعَهُ

482 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الطُّفَرُّ بْنُ هُمَيْلٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَاتِي الْعَوِي - قَالَ ابْنُ سِيرِينَ:

مسجد وغیرہ میں
اُگلیوں کی تشبیک

حضرت ابن عمر یا حضرت ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی انگشت مبارک کی تشبیک فرمائی۔

عاصم بن علی، عاصم بن محمد کا بیان ہے کہ یہ حدیث میں نے اپنے والد ماجد سے سنی لیکن مجھے یاد نہ رہی۔ پس یہ مجھے واقد نے اپنے والد محترم کے واسطے سے یاد کروائی۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے والد ماجد فرمایا کرتے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ بن عمرو! اُس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم نکتے لوگوں میں رہ جاؤ گے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک ایک مسلمان دوسرے کے لیے عمارت کی مانند ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو قوت دیتا ہے اور آپ ﷺ نے انگشت مبارک کی تشبیک فرمائی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں زوال کے بعد کی دونوں نمازوں میں سے ایک پڑھائی۔ ابن سیرین کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا لیکن مجھے

480 - راجع الحديث: 479

481 - النظر الحديث: 6026, 2446، صحيح مسلم: 6528، سنن ترمذی: 1928، سنن نسائی: 2559

482 - سنن ابو داؤد: 1011، سنن نسائی: 1234, 1223، سنن ابن ماجہ: 1214

سَمَاءًا أَبُو هُرَيْرَةَ وَلَكِنْ لَيْسَتْ أُنَا - قَالَ: فَصَلَّى
بِنَارِ كَعْتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَامَ إِلَى خَشَبَةٍ مَعْرُوضَةٍ
فِي الْمَسْجِدِ، فَأَتَاكَ عَلَيْهَا كَأَنَّهُ غَضَبَانِ، وَوَضَعَ يَدَهُ
الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، وَوَضَعَ
خَدَّهُ الْأَيْمَنَ عَلَى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرَى، وَخَرَجَتْ
الشَّرْعَانِ مِنَ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالُوا: قَصُرَتْ
الْصَّلَاةُ؟ وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَهَاتَبَا أَنْ
يُكَلِّمَاهُ، وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِي يَدَيْهِ طَوْلٌ، يُقَالُ لَهُ:
ذُو الْيَدَيْنِ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنْسَيْتَ أَمْ قَصُرَتْ
الْصَّلَاةُ؟ قَالَ: لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ فَقَالَ: أَكُنَا
يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوا: نَعَمْ، فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى مَا
تَرَكَ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِقْلَ سُجُودِهِ أَوْ
أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِقْلَ
سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ، فَرُبَّمَا
سَأَلُوهُ: ثُمَّ سَلَّمَ؟ فَيَقُولُ: يُبَيِّنُ أَنَّ عِمْرَانَ بْنِ
حُصَيْنٍ، قَالَ: ثُمَّ سَلَّمَ

یاد نہ رہا۔ چنانچہ ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیر
دیا۔ پس مسجد میں گڑی ہوئی ایک لکڑی کے پاس جا
کھڑے ہوئے اور اُس سے ٹیک لگالی گویا جلال میں
تھے۔ داہنا ہاتھ بائیں پر رکھ لیا اور انگلیوں میں انگلیاں
ڈال لیں اور دایاں رخسار مبارک اپنے بائیں ہاتھ کی
پشت پر رکھ لیا اور جلدی جانے والے لوگ مسجد کے
دروازوں سے نکل گئے لوگوں نے عرض کی کہ نماز کم ہوگئی
ہے اور لوگوں میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ بھی تھے مگر انہیں بات کرنے کی ہمت نہ پڑی۔
لوگوں میں ایک صاحب لمبے ہاتھوں والے بھی تھے
جنہیں ذوالیدین کہتے تھے انہوں نے عرض کی کہ یا
رسول اللہ آپ کو یاد نہ رہا یا نماز کم ہوگئی ہے؟ فرمایا کہ نہ
میں بھولا اور نہ نماز کم ہوئی۔ پھر فرمایا: کیا یہی بات ہے جو
ذوالیدین کہتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کی جی ہاں۔
آپ ﷺ آگے بڑھے اور باقی چھوڑی ہوئی نماز ادا
فرمائی پھر سلام پھیرا، پھر تکبیر کہی اور اپنے سجدوں جیسا
سجدہ کیا یا اُن سے بھی لمبا۔ پھر سر اٹھا کر تکبیر کہی ابن
سیرین سے بعض اوقات لوگوں نے پوچھا کیا، پھر سلام
پھیرا تو کہا: مجھے بتایا گیا ہے کہ حضرت عمران بن حصین
نے فرمایا: پھر سلام پھیرا۔

مدینہ منورہ کے راستوں پر موجود مساجد اور
وہ مقامات جن میں نبی کریم ﷺ نے
نماز ادا فرمائی

موسیٰ بن عقبہ سے مروی ہے کہ سالم بن عبد اللہ کو
میں نے دیکھا کہ راستے میں جو مقامات تھے انہیں تلاش

89- بَابُ: الْمَسَاجِدُ الَّتِي عَلَى طُرُقِ
الْمَدِينَةِ، وَالْمَوَاضِعِ الَّتِي صَلَّى فِيهَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

483 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدِّسِيُّ،
قَالَ: حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

کر کے اُن میں نماز پڑھا کرتے اور بتایا کرتے کہ اُن کے والد ماجد ان میں نماز پڑھا کرتے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کو ان مقامات میں نماز ادا فرماتے ہوئے دیکھا۔ موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان مقامات میں نماز پڑھا کرتے تھے اور میں نے سالم سے پوچھا تو انہوں نے تمام مقامات کے بارے میں نافع سے موافقت کی سوائے اُس مسجد کے جو روحاء کی بلندی پر

ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عمرہ یا حج کرتے تو ذی الحلیفہ میں قیام فرماتے اور جنتہ الوداع میں بول کے درخت کے نیچے پڑاؤ فرماتے جہاں ذی الحلیفہ کی مسجد ہے۔ جب اس راستے غزوہ یا حج یا عمرہ سے واپس ہو تشریف لاتے تو وادی کے نشیب میں پڑاؤ فرماتے۔ جب وادی کی گہرائی سے اوپر تشریف لے جاتے تو اپنی اونٹنی کو بطحاء میں بٹھاتے جو وادی کے مشرقی کنارے پر ہے اور نہ اُس ٹیلے پر جہاں مسجد بنی ہوئی ہے کیونکہ اُس جگہ نالہ تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے پاس نماز پڑھا کرتے اور اُس کے اندر کچھ تودے تھے۔ رسول اللہ ﷺ وہاں نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔ پھر اس میں بطحاء سے سیلاب کا ریلہ آیا اور وہ جگہ مٹ گئی جہاں حضرت عبداللہ نماز پڑھا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر نے اُن (نافع) سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اُس جگہ بھی نماز ادا فرمائی جہاں

مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَتَخَرَّى أَمَاكِينَ مِنَ الطَّرِيقِ فَيُصَلِّي فِيهَا، وَيُحَدِّثُ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُصَلِّي فِيهَا وَأَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي تِلْكَ الْأُمْكِنَةِ. وَحَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي تِلْكَ الْأُمْكِنَةِ، وَسَأَلْتُ سَالِمًا، فَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا وَافَقَ نَافِعًا فِي الْأُمْكِنَةِ كُلِّهَا إِلَّا أَنَّهُمَا اخْتَلَفَا فِي مَسْجِدٍ بِشَرْفِ الرُّوحَاءِ

484 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي الْحَلِيفَةِ حِينَ يَغْتَمِرُ، وَفِي حُجَّتِهِ حِينَ تَحْتَ سَمُرَةٍ فِي مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِذِي الْحَلِيفَةِ، وَكَانَ إِذَا رَجَعَ مِنْ غَزْوٍ كَانَ فِي تِلْكَ الطَّرِيقِ أَوْحَجَّ أَوْ عُمَرَةَ هَبَطَ مِنْ بَظْنٍ وَادٍ، فَإِذَا ظَهَرَ مِنْ بَظْنٍ وَادٍ أَتَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي عَلَى شَفِيفِ الْوَادِي الشَّرْقِيَّةِ، فَعَرَسَ ثُمَّ حَتَّى يُصْبِحَ لَيْسَ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِحِجَارَةِ وَلَا عَلَى الْأَكْمَةِ الَّتِي عَلَيْهَا الْمَسْجِدُ، كَانَ ثُمَّ خَلِيجُ يُصَلِّي عِنْدَ اللَّهِ عِنْدَهُ فِي بَطْنِهِ كُفَّهْ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُصَلِّي، فَنَدَحَا السَّيْلُ فِيهِ بِالْبَطْحَاءِ، حَتَّى دَفَنَ ذَلِكَ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُصَلِّي فِيهِ

485 - وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ، "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى حَيْثُ الْمَسْجِدُ الصَّغِيرُ

الَّذِي كُنَّ الْمَسْجِدَ الَّذِي يَسْرِفُ الرُّوحَاءِ، وَقَدْ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَعْلَمُ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ صَلَّى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ثُمَّ عَنْ تَمِيمِ بْنِ جَدَانَ تَقُومُ فِي الْمَسْجِدِ تُصَلِّي، وَذَلِكَ الْمَسْجِدُ عَلَى حَافَةِ الطَّرِيقِ الْمُنِيِّ، وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ الْأَكْبَرِ مِثْلَةُ بِحْجَرٍ أَوْ ثَمْنُ ذَلِكَ"

486 - وَأَنَّ ابْنَ عُمَرَ: كَانَ يُصَلِّي إِلَى الْعِزْقِ الَّذِي عِنْدَ مُنْصَرَفِ الرُّوحَاءِ، وَذَلِكَ الْعِزْقُ انْتِهَاءُ طَرَفِهِ عَلَى حَافَةِ الطَّرِيقِ كُنَّ الْمَسْجِدَ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمُنْصَرَفِ، وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ وَقَدْ ابْتَدِئْتَ ثُمَّ مَسْجِدُهُ فَلَمْ يَكُنْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يُصَلِّي فِي ذَلِكَ الْمَسْجِدِ كَانَ يَتَوَكَّهُ عَنْ يَسَارِهِ وَوَرَاءَهُ، وَيُصَلِّي أَمَامَهُ إِلَى الْعِزْقِ نَفْسِهِ، وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَزُوحُ مِنَ الرُّوحَاءِ فَلَا يُصَلِّي الظُّهْرَ حَتَّى يَأْتِيَ ذَلِكَ الْمَكَانَ فَيُصَلِّي فِيهِ الظُّهْرَ، وَإِذَا أَقْبَلَ مِنْ مَكَّةَ فَإِنْ مَرَّ بِهِ قَبْلَ الصُّبْحِ بِسَاعَةٍ أَوْ مِنْ آخِرِ الشَّحْرِ عَزَسَ حَتَّى يُصَلِّيَ بِهَا الصُّبْحَ

487 - وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ حَدَّثَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ تَحْتَ سَرْحَةٍ هَطَمَتْهُ كُنَّ الرُّوَيْفَةِ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ الطَّرِيقِ، وَوَجَاءَ الطَّرِيقُ فِي مَكَانٍ بَطْحٍ سَهْلٍ حَتَّى يُفْقِصَ مِنْ أَكْمَةِ دُوَيْنِ بَرِيدِ الرُّوَيْفَةِ يَمِيلَتَيْنِ، وَقَدْ انْكَسَرَ أَعْلَاهَا، فَالْتَمَى فِي جَوْفِهَا وَهِيَ قَائِمَةٌ عَلَى سَائِي، وَفِي سَائِيهَا كُفْبٌ كَثِيرَةٌ

488 - وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، حَدَّثَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي طَرَفِ ثَلْعَةٍ مِنْ وَرَاءِ

ایک چھوٹی مسجد ہے جو روحاء کی بلندی پر واقع مسجد کے نزدیک ہے۔ حضرت عبداللہ اُس مقام کو جانتے تھے جہاں رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی تھی۔ وہ فرماتے کہ جب تم مسجد میں نماز پڑھنے کھڑے ہو تو وہ جگہ تمہارے داہنی طرف ہے اور جب تم مکہ مکرمہ کی جانب جا رہے ہو تو مسجد راستے کے داہنی جانب کنارے پر ہے۔ اُس جگہ اور مسجد کے درمیان یا نزدیک ایک پتھر کی علامت ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس پہاڑی کے قریب بھی نماز پڑھا کرتے جو روحاء کے آخری سرے پر ہے اور اُس پہاڑی کا ایک کنارہ مسجد کے نزدیک ہے۔ وہ مسجد جو مکہ مکرمہ کی طرف جاتے ہوئے اس پہاڑی اور روحاء کے آخری حصے کے درمیان میں تھی اب وہاں ایک اور مسجد بنادی گئی ہے جب کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس مسجد میں نماز نہیں پڑھا کرتے تھے بلکہ اسے بائیں جانب چھوڑ دیتے اور سامنے پہاڑی کے پاس نماز پڑھا کرتے۔ حضرت عبداللہ روحاء سے صبح کے وقت روانہ ہوتے۔ پھر ظہر نہ پڑھتے مگر اس جگہ پہنچتے تو صبح تک ٹھہر کر نماز فجر یہاں ادا کرتے۔

حضرت عبداللہ نے اُن سے یہ بھی بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ رویشہ کے نزدیک راستے کے داہنی طرف آگے کسی سایہ دار درخت اور کشادہ اور نرم جگہ پر پڑاؤ ڈالتے حتیٰ کہ آپ اُس ٹیلے سے دُور آجاتے جو رویشہ سے تقریباً دو میل ہے۔ اُس درخت کا اوپر والا حصہ ٹوٹ کر درمیان سے دُور ہوا ہو گیا ہے۔ اب صرف اپنی جڑ پر قائم ہے اور اُس کے نزدیک کئی ٹیلے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے اس ٹیلے پر نماز ادا فرمائی جو

عرج کے عقب میں واقع ہے جب کہ تم مہضہ کی جانب جا رہے ہو۔ اس مسجد کے نزدیک دو یا تین قبریں ہیں۔ ان قبروں کے اوپر نیچے پتھر ہیں۔ راستے کی داہنی جانب درختوں کے قریب جو راستے میں ہیں۔

تو حضرت عبداللہ ان درختوں کے درمیان سورج ڈھلنے کے بعد دوپہر کو عرج سے روانہ ہوتے اور اس مسجد میں نماز ظہر پڑھتے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ ان بڑے درختوں کے پاس پڑاؤ فرماتے جو ہرٹی سے قریب والی گھاٹی سے متصل ہیں اور راستے سے یہ فاصلہ تیر کی مار کے برابر ہے۔

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس درخت کی جانب نماز پڑھا کرتے جو راستے کے نزدیک ترین اور سب سے بلند ہے۔

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی کریم ﷺ اس گھاٹی میں پڑاؤ فرمایا کرتے تھے جو مر الظہر ان کے نزدیک مدینہ منورہ کی طرف ہے۔ جب صغراوات سے اترتے تو اس گھاٹی کے نشیبی جانب میں راستے کی بائیں طرف اترتے اور تم مکہ مکرمہ کو جا رہے ہو۔ رسول اللہ ﷺ اور راستے کے درمیان پتھر کی مار کا فاصلہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی کریم ﷺ ذی طویٰ میں پڑاؤ فرماتے تو وہاں رات گزارتے اور نماز فجر پڑھ کر مکہ مکرمہ کی طرف

الْعَرْجَ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى هَضْبَةٍ عِنْدَ ذَلِكَ الْمَسْجِدِ قَبْرَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ عَلَى الْقُبُورِ رَحْمٌ مِنْ حِجَارَةٍ عَنْ يَمِينِ الطَّرِيقِ عِنْدَ سَلَمَاتِ الطَّرِيقِ بَيْنَ أَوْلَمِكَ السَّلَمَاتِ

كَانَ عِنْدَ اللَّهِ يُرَوِّحُ مِنَ الْعَرْجِ بَعْدَ أَنْ تَمِيلَ الشَّمْسُ بِهَا هَاجِرَةً فَيُصَلِّي الظُّهْرَ فِي ذَلِكَ الْمَسْجِدِ

489 - وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَلَّ عِنْدَ سَرَاحٍ عَنْ يَسَارِ الطَّرِيقِ فِي مَسِيلٍ كُنَّ هَرَقِي، ذَلِكَ الْمَسِيلُ لَا صِيقَ بِكَرَاعِ هَرَقِي، بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ قَرِيبٌ مِنْ غُلُوقِ

وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُصَلِّي إِلَى سَرَحَةٍ هِيَ أَقْرَبُ السَّرَحَاتِ إِلَى الطَّرِيقِ، وَهِيَ أَطْوَلُهُنَّ

490 - وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، حَدَّثَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ فِي الْمَسِيلِ الَّذِي فِي أَكْثَلِ مَرِّ الظُّهْرَانِ قَبْلَ الْمَدِينَةِ حِينَ يَهْبِطُ مِنَ الصُّفْرَاوَاتِ يَنْزِلُ فِي بَطْنِ ذَلِكَ الْمَسِيلِ عَنْ يَسَارِ الطَّرِيقِ، وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ، لَيْسَ بَيْنَ مَنَزِلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ إِلَّا رَمِيَّةٌ بِحَجَرٍ

491 - وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، حَدَّثَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي طَوًى، وَيَبِيتُ حَتَّى يُصْبِحَ، يُصَلِّي الطُّبُحَ حِينَ يَقْدُمُ

491- النظر الحديث: 1767, 1769، صحيح مسلم: 3035، سنن نسائي: 2862

492- صحيح مسلم: 1115، سنن ابوداؤد: 687

مَكَّةَ. وَمُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ عَلَى أَكْمَةِ غَلِيظَةٍ، لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُبْنَى ثُمَّ وَلَكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ عَلَى أَكْمَةٍ غَلِيظَةٍ 492 - وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، حَدَّثَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ فُرْضَتِي الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ، نَحْوَ الْكَعْبَةِ، فَجَعَلَ الْمَسْجِدَ الَّذِي يُبْنَى ثُمَّ يَسَارَ الْمَسْجِدِ بِطَرَفِ الْأَكْمَةِ، وَمُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى الْأَكْمَةِ السَّوْدَاءِ، تَدْعُ مِنَ الْأَكْمَةِ عَشْرَةَ أَذْوَاعٍ أَوْ نَحْوَهَا، ثُمَّ تُصَلِّي مُسْتَقْبِلَ الْفُرْضَتَيْنِ مِنَ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ

روانہ ہوتے۔ رسول اللہ ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ سخت ٹیلے پر تھی اور اُس مسجد میں نہیں جو وہاں بنائی گئی ہے بلکہ اُس سے نیچے سخت ٹیلے پر تھی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی کریم ﷺ اُس پہاڑ کے دونوں سروں کی طرف متوجہ ہوتے جو کعبہ کی جانب اس کے اور اُدنیچے پہاڑ کے درمیان ہے۔ پھر انہوں نے اُس مسجد کو وہاں بنائی گئی ہے بائیں طرف رکھا جو ٹیلے کے سرے پر ہے اور نبی کریم ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ اس سے نیچے سیاہ ٹیلے پر ہے جب کہ تم ٹیلے سے تقریباً دس گز جگہ پیچھے چھوڑ دو۔ پھر اُس پہاڑ کے دونوں سروں کے سامنے نماز پڑھو جو تمہارے اور کعبہ کے درمیان ہے۔

أَبْوَابُ سُتْرَةِ

الْبُصَلِيِّ

90 - بَابُ سُتْرَةِ الْإِمَامِ

سُتْرَةُ مَنْ خَلْفَهُ

نمازی کے سترہ کے

متعلق ابواب

امام کا سترہ پیچھے والوں کا

بھی سترہ ہے

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں اپنی گدھی پر سوار ہو کر آیا اور اُن دنوں میں بالغ ہونے کے قریب تھا اور رسول اللہ ﷺ منیٰ میں ریوار کی آڑ کے بغیر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ میں کچھ صفوں کے سامنے سے گزرا اور گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا۔ خود ایک صف میں شامل ہو گیا اور کسی نے مجھے

493 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى جَنَارِ أَثَانَ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ تَاهَزْتُ الْإِحْتِلَامَ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ يَمِينِي إِلَى غَيْرِ جِدَارٍ، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصُّفِّ فَكَلَلْتُ، وَأَرْسَلْتُ الْأَثَانَ

منع نہیں کیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب عید کے دن باہر تشریف لاتے تو نیزے کا حکم فرماتے جو آپ ﷺ کے سامنے گاڑ دیا جاتا۔ پس اُس کی جانب نماز ادا فرماتے اور لوگ آپ ﷺ کے پیچھے ہوتے اور سفر میں بھی یونہی کیا کرتے تھے۔ پھر امراء نے اس طریقے کو اختیار کر لیا۔

عون بن ابی جحیفہ نے اپنے والد ماجد کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں بطحاء میں نماز پڑھائی۔ آپ ﷺ کے آگے نیزہ تھا۔ ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں سامنے سے عورتیں اور گدھے گزر رہے تھے۔

نمازی اور سترہ کے درمیان

کتنا فاصلہ ہونا چاہیے

ابو حازم سے مروی ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی جائے نماز اور دیوار کے درمیان اتنا فاصلہ ہوتا تھا کہ بکری گزر جائے۔

یزید بن ابوعبید سے مروی ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مسجد کی دیوار منبر کے اتنے نزدیک تھی جس میں سے صرف بکری گزر سکے۔

تَرْتَعُ، وَدَخَلْتُ فِي الصُّلْبِ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ 494- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَعْقُبٍ ابْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُمَكَّرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ أَمَرَ بِالْحَزْبَةِ، فَتَوَضَّعَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَيُصَلِّي إِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي الشَّفْرِ، فَبَيْنَ مَا أَخَذَهَا الْأَمْرَاءُ

495 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جَحِيفَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ بِالْبَطْحَاءِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَزَاةٌ، الظُّهْرَ رَكَعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْمَزَاةُ وَالْحِمَارُ

91- بَابُ قَدْرِ كَمْ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ

بَيْنَ الْمُصَلِّيِ وَالسُّتْرَةِ؟

496 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: كَانَ بَيْنَ مُصَلِّي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْحِدَارِ مِثْرُ الشَّاةِ

497 - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ، قَالَ: كَانَ حِدَارُ الْمَسْجِدِ عِنْدَ الْمِنْبَرِ مَا كَادَتْ الشَّاةُ تَجُوزُهَا

495- سنن ابوداؤد: 688

496- انظر الحديث: 7334، صحيح مسلم: 1134، سنن ابوداؤد: 696

497- صحيح مسلم: 1135، سنن ابوداؤد: 1082

498- سنن نسائي: 746

92- بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى الْحَزْبَةِ

498- حَدَّثَنَا مُسْلَدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ الْأَحْمَرِيِّ كَاتِبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤَكِّرُ لَهُ الْحَزْبَةَ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا

نیز۔ بے کی جانب نماز پڑھنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے لیے نیزہ گاڑا جاتا اور آپ ﷺ اُس کی جانب رخ کر کے نماز ادا فرماتے۔

93- بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى الْعَنْزَةِ

499- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ فَأَتَى يَوْضُوعًا، فَتَوَضَّأَ، فَصَلَّى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنْزَةٌ وَالْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ يَمْشُونَ مِنْ وَرَائِهَا

برجھی کی جانب نماز پڑھنا

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ ﷺ کے خدمت میں وضو کے لیے پانی پیش کیا گیا تو وضو کر کے آپ ﷺ نے ہمیں نماز ظہر و عصر پڑھائیں اور آپ کے آگے برجھی تھی جس کے آگے سے عورتیں اور گدھے گزر رہے تھے۔

500- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ بَزِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْبُوتَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ تَبِعَتْهُ أَمَّا وَغُلَامٌ وَمَعْنَا عُلَاةٌ أَوْ عَصَا أَوْ عَنْزَةٌ وَمَعْنَا إِدَاوَةٌ فَإِذَا فَرَّغَ مِنْ حَاجَتِهِ تَأَوَّلْنَاكَ الْإِدَاوَةَ

عطاء بن ابومیونہ سے مروی ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جب قضائے حاجت کے لیے باہر تشریف لے جاتے تو میں اور ایک لڑکا پیچھے جاتے۔ ہمارے ساتھ چھری یا لاٹھی یا برجھی اور پانی کی چھاگل ہوتی۔ جب آپ ﷺ حاجت رفع فرما کر سے فارغ ہو جاتے تو ہم وہ چھاگل آپ کی خدمت میں پیش کر دیتے۔

94- بَابُ السُّتْرَةِ بِمَكَّةَ وَغَيْرِهَا

501- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ فَصَلَّى

مکہ وغیرہ میں سترہ کرنا

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے بطحاء میں ظہر و عصر کی دو دور کعتیں

499- راجع الحديث: 187, 495

500- راجع الحديث: 150

501- راجع الحديث: 187

پڑھیں اور آپ کے آگے برجھی گاڑ دی گئی۔ آپ نے وضو فرمایا تو لوگ آپ کے وضو کا پانی اپنے اوپر ملنے لگے۔

ستون کی جانب نماز پڑھنا

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ باتیں کرنے والوں کی نسبت ستون کی آڑ میں نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھتے دیکھا تو اُسے ایک کے قریب کر کے فرمایا کہ اس کی طرف پڑھو۔

یزید بن ابوعبید سے مروی ہے کہ میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ آکر پاک ستون کے آس نماز پڑھتا جو مصحف کے پاس ہے۔ میں نے عرض کی۔ اے ابومسلم میں دیکھتا ہوں کہ آپ اس ستون کے پاس نماز پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں؟ فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس کے پاس خاص طور پر نماز ادا فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے جلیل القدر صحابہ کو مغرب کے وقت ستونوں کی جانب لپکتے ہوئے دیکھا۔ شعبہ، عمرو، حضرت انس سے یہ مزید مروی ہے: حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ تشریف لے آتے۔

جماعت کے علاوہ ستونوں کے

درمیان نماز پڑھنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ

بِالْبَطْحَاءِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ رُكْعَتَيْنِ، وَلَنَصَبَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَزْرَةً وَتَوَضَّأَ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَمَسَّحُونَ بِوُضُوئِهِ

95- بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى الْأُسْطُوَانَةِ

وَقَالَ عُمَرُ: الْمُصَلُّونَ أَحَقُّ بِالسَّوَارِي مِنَ الْمُتَحَدِّثِينَ إِلَيْهَا وَرَأَى عُمَرُ: "رَجُلًا يُصَلِّي بَيْنَ أُسْطُوَانَتَيْنِ، فَأَذْنَاهُ إِلَى سَارِيَةٍ، فَقَالَ: صَلِّ إِلَيْهَا"

502 - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: كُنْتُ آتِي مَعَ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ فَيُصَلِّي عِنْدَ الْأُسْطُوَانَةِ الَّتِي عِنْدَ الْمُصْحَفِ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ، أَرَأَيْكَ تَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَ هَذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ، قَالَ: فَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَهَا

503 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ كِبَارَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَبِّذُونَ السَّوَارِي عِنْدَ الْمَغْرِبِ، وَزَادَ شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ أَنَسٍ، حَتَّى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

96- بَابُ الصَّلَاةِ بَيْنَ السَّوَارِي

فِي غَيْرِ جَمَاعَةٍ

504 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ:

502- صحيح مسلم: 1136، سنن ابن ماجه: 1430

503- انظر الحديث: 625، سنن لسانى: 681

504- راجع الحديث: 397

نبی کریم ﷺ بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے اور حضرت اُسامہ بن زید، حضرت عثمان بن طلحہ اور حضرت بلال بھی۔ کافی دیر اندر رہے پھر باہر نکل آئے اور میں اندر داخل ہونے والا پہلا آدمی تھا۔ میں نے حضرت بلال سے پوچھا کہ کہاں نماز پڑھی؟ فرمایا کہ اگلے دوستوں کے درمیان۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ شریف میں داخل ہوئے اور حضرت اُسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ جمعی بھی۔ دروازہ بند کر کے کچھ دیر اُس میں رہے۔ باہر نکلنے پر میں نے حضرت بلال سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے کیا کیا؟ فرمایا کہ ایک ستون کو بائیں طرف، ایک کو داہنی طرف رکھا اور تین ستون آپ ﷺ کے پیچھے تھے اور اُن دنوں بیت اللہ کے چھ ستون تھے پھر نماز ادا فرما۔ اور ہم سے اسماعیل نے فرمایا کہ امام مالک نے مجھ سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: داہنی طرف دو ستون رکھے۔

حضور ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ پر نماز پڑھنا نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب کعبہ مشرفہ میں داخل ہوتے تو داخل ہوتے وقت سامنے کی طرف چلتے جاتے اور دروازے کو اپنے پیچھے رکھتے اور چلتے رہتے حتیٰ کہ اُن کے اور سامنے والی دیوار کے درمیان تقریباً تین گز فاصلہ رہ جاتا، اُس جگہ نماز پڑھنے کی کوشش کرتے ہوئے جو انہیں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتائی کہ نبی کریم ﷺ نے

حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: " دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، وَبِلَالٌ فَأَطَالَ، ثُمَّ خَرَجَ وَكُنْتُ أَوَّلَ النَّاسِ دَخَلَ عَلَى أَكْرَمِهِ، فَسَأَلْتُ بِلَالًا: أَيْنَ صَلَّى؟ قَالَ: بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ "

505 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: " أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَبِلَالٌ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ، وَمَكَتَ فِيهَا، فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ: مَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَسَارِهِ، وَعَمُودًا عَنْ يَمِينِهِ، وَثَلَاثَةَ أَحْمِدَةٍ وَرَاءَهُ، وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَحْمِدَةٍ، ثُمَّ صَلَّى، " وَقَالَ لَنَا: إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، وَقَالَ: عَمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ

97- باب

506 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هَمْرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، كَانَ إِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ مَشَى قِبَلَ وَجْهِهِ حِينَ يَدْخُلُ، وَجَعَلَ الْبَابَ قِبَلَ ظَهْرِهِ، فَمَشَى حَتَّى يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْحِدَارِ الَّتِي قِبَلَ وَجْهِهِ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثَةِ أَخْدُجٍ، صَلَّى يَتَوَخَّى الْمَكَانَ الَّذِي أَخْبَرَهُ بِهِ بِلَالٌ، أَنَّ النَّبِيَّ

اس جگہ نماز پڑھی۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم میں سے کسی کے لیے کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ بیت اللہ شریف کے جس گوشے میں چاہے نماز پڑھ لے۔

سواری اونٹ، درخت اور پالان کی

جانب رخ کر کے نماز پڑھنا

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی سواری کو ترچھا بٹھاتے اور اُس کی جانب رخ کر کے نماز پڑھ لیا کرتے۔ میں (عبید اللہ) نے کہا کہ جب سواریاں چل پڑتیں؟ فرمایا کہ آپ ﷺ کجادے کو لے کر برابر کر لیتے اور اُس کی لکڑی کی جانب رخ کر کے نماز ادا فرما لیتے اور حضرت ابن عمر بھی یونہی کیا کرتے۔

چارپائی کی طرف نماز پڑھنا

اسود سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: تم نے ہمیں کتے اور گدھے کے برابر کر دیا حالانکہ میں نے اپنے آپ کو چارپائی پر لیٹی ہوئی دیکھا اور نبی کریم ﷺ آکر چارپائی کے درمیانی حصے کے سامنے نماز پڑھتے۔ میں اس کو ناپسند کرتی لہذا پاستی کی طرف سے کھسک کر اپنے لحاف سے نکل جاتی۔

نمازی سامنے سے گزرنے

والے کو روک دے

اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کعبہ میں حالت تشہد کے اندر روکا اور فرمایا کہ اگر کوئی انکار کرے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِيهِ، قَالَ: وَلَيْسَ عَلَى أَحَدِنَا نَاسٌ إِنْ صَلَّى فِي أَبِي تَوَاحِي الْمَيْتِ شَاءَ

98- بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى الرَّاحِلَةِ

وَالْبَعِيرِ وَالشَّجَرِ وَالرَّحْلِ

507 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُعْرِضُ رَاحِلَتَهُ، فَيُصَلِّي إِلَيْهَا، قُلْتُ: أَفَرَأَيْتَ إِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ؟ قَالَ: كَانَ يَأْخُذُ هَذَا الرَّحْلَ فَيُعْتَلِلُهُ فَيُصَلِّي إِلَى آخِرَتِهِ - أَوْ قَالَ مُؤَخَّرِهِ - وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَفْعَلُهُ "

99- بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى الشَّرِيرِ

508 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَعْدَلْتُمُونَا بِالْكَلْبِ وَالْجَمَارِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مُضْطَجِعَةً عَلَى الشَّرِيرِ، فَيَجِيءُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَتَوَسَّطُ الشَّرِيرَ، فَيُصَلِّي، فَأُكْرَهُ أَنْ أُسْتَبَحَّ، فَأَنْسَلُ مِنْ قَبْلِ رَجُلِي الشَّرِيرِ حَتَّى أَنْسَلُ مِنَ الْخَافِي

100- بَابُ: يَرُدُّ الْمُصَلِّي مَنْ

مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ

وَرَدَّ ابْنُ عُمَرَ: فِي التَّشْهِيدِ فِي الْكَعْبَةِ، وَقَالَ: إِنْ أَبِي إِلَّا أَنْ تُقَاتِلَهُ فَقَاتِلَهُ

اور بغیر لڑے باز نہ آئے تو اُس سے لڑے۔

ابو معمر، عبد الوارث، یونس، حمید بن ہلال، ابوصالح،
حضرت ابوسعید نبی کریم ﷺ،

509 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلَالٍ،
عَنْ أَبِي صَالِحٍ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح

509 م - وَحَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
هِلَالٍ الْعَدَوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ السَّنَانُ،
قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فِي يَوْمٍ جُمُعَةٍ يُصَلِّي
إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ، فَأَرَادَ شَابٌّ مِنْ بَنِي
أَبِي مُعَيْطٍ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَدَفَعَ أَبُو سَعِيدٍ فِي
صَدْرِهِ، فَتَنَظَّرَ الشَّابُّ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاعًا إِلَّا بَيْنَ
يَدَيْهِ، فَعَادَ لِيَجْتَازَ، فَدَفَعَهُ أَبُو سَعِيدٍ أَشَدَّ مِنَ
الْأَوَّلِ، فَقَالَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ،
فَشَكَا إِلَيْهِ مَا لَفِيَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَدَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ
خَلْفَهُ عَلَى مَرْوَانَ، فَقَالَ: مَا لَكَ وَلَا بَيْنَ أَخِيكَ يَا أَبَا
سَعِيدٍ؟ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ
النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَلْيَدْفَعْهُ
فَإِنْ أَبِي فَلْيَقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ

آدم بن ابویاس، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال
عددی، ابوصالح السمان سے مروی ہے کہ میں نے حضرت
ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جمعہ کے روز نماز پڑھتے
ہوئے دیکھا کہ کسی چیز کو لوگوں سے سترہ بنایا ہوا ہے۔
پس بنی ابومعیط کے ایک نوجوان نے آپ کے آگے سے
گزرنا چاہا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس
کے سینے میں ٹھوکا لگایا۔ جب نوجوان نے گزرنے کا کوئی
اور جگہ نہ پائی تو پھر گزرنے لگا۔ حضرت ابوسعید نے پہلے
سے زیادہ سخت دھکا دیا۔ وہ حضرت ابوسعید سے ناراض
ہو کر مردان کے پاس چلا گیا اور حضرت ابوسعید نے جو
کچھ کیا تھا اُس کی شکایت کی اور حضرت ابوسعید رضی اللہ
تعالیٰ عنہ بھی اُس کے پیچھے مروان کے پاس پہنچ گئے۔
اُس نے کہا اے ابوسعید! آپ کا اور آپ کے پیچھے کا کیا
معاملہ ہے؟ فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے
ہوئے سنا ہے کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور لوگوں
سے سترہ کر لے۔ پھر کوئی سامنے سے گزرنا چاہے تو اُسے
روکے۔ اگر نہ مانے تو اُس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

نمازی کے سامنے سے

گزرنے کا گناہ

بسر بن سعید سے مروی ہے کہ حضرت زید بن خالد

101 - بَابُ إِثْمِ الْمَارِ

بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

510 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ:

509 م - النظر الحديث: 3274، صحيح مسلم: 1129، سنن ابوداؤد: 700

510 - صحيح مسلم: 1132، 1133، سنن ابوداؤد: 701، سنن ترمذی: 336، سنن نسائی: 755، سنن ابن ماجه: 945

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

نے انہیں حضرت ابو جہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجا کہ ان سے پوچھیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کے بارے میں کیا سنا ہے؟ حضرت ابو جہیم نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا جانتا کہ اُس پر کس قدر گناہ ہے تو وہ سامنے سے گزرنے سے بجائے چالیس سال کھڑے رہنے کو بہتر شمار کرے۔ ابو النضر نے کہا: میں نہیں جانتا کہ انہوں (بُسر) نے چالیس دن کہا یا مہینے یا سال۔

دوران نماز ایک شخص کا دوسرے کی

جانب رخ کرنا

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک یہ مکروہ ہے کہ دوران نماز ایک شخص دوسرے کی جانب دیکھے اور یہ جب ہے کہ وہ ادھر مشغول ہو جائے اور اگر مشغول نہ ہو تو حضرت زید بن ثابت نے فرمایا کہ مجھے اس کی کوئی پروا نہیں ہے کیونکہ کوئی کسی کی نماز نہیں توڑ دیتا۔

سروق سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے ذکر ہوا کہ کیا چیزیں نماز کو فاسد کرتی ہیں۔ لوگوں نے کہا کہ اُسے کتا گدھا اور عورت توڑتی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ تم نے ہمیں متے بنا دیا۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان چار پائی پر لیٹی رہتی۔ مجھے کوئی حاجت پیش آتی تو سامنے سے گزرنا پسند جانتی اور آہنگی سے نکل جاتی۔ امّش ابراہیم، اسود نے بھی حضرت عائشہ صدیقہ سے اسی طرح مروی کی ہے۔

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّظَرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ: مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَازِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي؟ فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ يَعْلَمُ الْمَازِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَهْفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو النَّظَرِ: لَا أَكْذِبُ، أَقَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، أَوْ شَهْرًا، أَوْ سَنَةً

102- بَابُ اسْتِقْبَالِ الرَّجُلِ صَاحِبَهُ

أَوْ غَيْرَهُ فِي صَلَاتِهِ وَهُوَ يُصَلِّي

وَكِرَّةُ عُمَانٍ: أَنْ يُسْتَقْبَلَ الرَّجُلُ وَهُوَ يُصَلِّي وَأَمَّا هَذَا إِذَا اشْتَغَلَ بِهِ فَأَمَّا إِذَا لَمْ يَشْتَغَلْ فَقَدْ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: مَا بَالَيْتُ إِنَّ الرَّجُلَ لَا يَقْطَعُ صَلَاةَ الرَّجُلِ

511- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ، حَدَّثَنَا

عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَغْنَى ابْنِ صَبِيحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا دُكِرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ فَقَالُوا: يَقْطَعُهَا الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ قَالَتْ: لَقَدْ جَعَلْتُمُونَا كِلَاكُمَا، لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، وَإِنِّي لَبَيِّنَةٌ وَبَيْنَ الْعِبَلَةِ، وَأَنَا مُطْطَجَةٌ عَلَى الشَّرِيرِ، فَتَكُونُ لِي الْحَاجَّةُ، فَأَكْرَهُ أَنْ أُسْتَقْبِلَهُ، فَأَنْسَلُ الْإِسْلَالَ وَعَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ كَحَوْه

103- بَابُ الصَّلَاةِ خَلْفَ النَّائِمِ

512 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا رَاقِدَةٌ مُعْرِضَةٌ عَلَى فِرَاشِهِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيقظني فَأوترت.

104- بَابُ التَّطَوُّعِ خَلْفَ الْمَرْأَةِ

513 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّظَرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَكَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَاتِي فِي قِبْلَتِهِ، فَإِذَا سَجَدَ عَمَرَنِي، فَتَقَبَّضْتُ رِجْلَهُ، فَإِذَا قَامَ بَسَطَتْهُمَا، قَالَتْ: وَالْبَيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ

105- بَابُ مَنْ قَالَ:

لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةُ شَيْءٌ

514 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، ح قَالَ: الْأَعْمَشُ، وَحَدَّثَنِي مُسْلِمٌ، عَنْ مَشْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، ذُكِرَ عَنْهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ، فَقَالَتْ: شَهْتُمُونَا بِالْحَمِيرِ

سوئے ہوئے کے پیچھے نماز پڑھنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے اور میں فرش پر آپ کے آگے ترچھی سوئی رہتی۔ جب آپ ﷺ وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو مجھے جگادیتے تو میں بھی وتر پڑھ لیتی۔

عورت کے سامنے ہوتے ہوئے نکل پڑھنا

ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ نبی کریم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سوئی رہتی اور میرے دونوں پاؤں آپ کے قبلے کی جانب ہوتے۔ جب آپ سجدہ کرتے تو مجھے دبا دیتے پس میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی اور جب کھڑے ہوئے تو پھیلا لیتی۔ انہوں نے فرمایا کہ اُن دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے۔

جس نے کہا کہ نماز کو کوئی

چیز فاسد نہیں کرتی

عمر بن حفص بن غیاث، ان کے والد ماجد، اعش، ابراہیم، اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ، اعش، مسلم، مسروق سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے ذکر ہوا کہ کتا، گدھا اور عورت وہ چیزیں ہیں جو نماز کو توڑ دیتی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ تم نے ہمیں گدھوں اور کتوں سے تشبیہ دے دی جب کہ خدا

512- راجع الحديث: 382 سنن نسائي: 997

513- راجع الحديث: 382

514- راجع الحديث: 511

وَالْكَلَابِ، وَاللَّهُ لَقَدْ رَأَيْتُكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَرَأَى عَلَى الشَّرِيرِ بَيْتَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مُضْطَجِعَةً، فَتَبَدُّوْا لِي الْحَاجَّةُ، فَأَكْرَهُ أَنْ أَجْلِسَ، فَأَوْذَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنْسَلَ مِنْ عِنْدِ رِجْلَيْهِ

515 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي شِهَابٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَمَّهُ عَنِ الصَّلَاةِ يَقْطَعُهَا شَيْءٌ فَقَالَ لَا يَقْطَعُهَا شَيْءٌ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ فَيُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، وَرَأَى لِعَمْرٍو بَيْتَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى فِرَاشٍ أَهْلُهُ

106 - بَابُ إِذَا حَمَلَ جَارِيَةٌ صَغِيرَةً

عَلَى عُنُقِهِ فِي الصَّلَاةِ

516 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرْقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةً بِنْتُ زَيْنَبٍ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا بِي الْعَاصِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا، وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا

107 - بَابُ إِذَا صَلَّى إِلَى

فِرَاشٍ فِيهِ حَائِضٌ

کی قسم، میں نے نبی کریم ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور میں چار پائی پر آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی رہتی۔ جب مجھے کوئی حاجت پیش آتی تو بیٹھے رہ کر کر نبی کریم ﷺ کو تکلیف دینا ناپسند کرتی لہذا میں آپ کے قدموں کے پاس سے نکل جاتی۔

ابن شہاب کے بھتیجے نے اُن یعنی اپنے چچا جان سے دریافت کیا کہ کیا کوئی چیز نماز کو فاسد کرتی ہے؟ فرمایا کہ کوئی چیز نہیں فاسد نہیں کیونکہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ رات کو کھڑے ہو کر نماز ادا فرمایا کرتے اور میں آپ ﷺ کے اور قبلہ کے درمیان گھر کے فرش پر ترچھی لیٹی ہوئی ہوتی۔

جب چھوٹی بچی کو دوران نماز

اپنی گردن پر اٹھائے رکھے

عمرو بن زرقی نے حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تو امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ ﷺ کو اٹھا لیا کرتے جو حضرت ابو العاص بن ربیعہ بن عبد شمس سے تھیں۔ جب آپ ﷺ سجدے میں جاتے تو اُسے بٹھا دیتے اور جب قیام فرماتے تو اُسے اٹھا لیتے۔

جب اُس بستر کی طرف نماز

پڑھے جس میں حائضہ ہو

عبداللہ بن شداد بن الہاد سے مروی ہے کہ مجھ سے میری خالہ جان حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دیتے ہوئے فرمایا: میرا بستر نبی کریم ﷺ کے مصلیٰ کے سامنے ہوتا اور بسا اوقات آپ کا کپڑا مجھ سے مس ہو جاتا حالانکہ میں اپنے بستر میں ہی ہوتی تھی۔

عبداللہ بن شداد بن الہاد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھا کرتے اور میں آپ کے برابر میں سوئی رہتی۔ جب آپ سجدے میں جاتے تو آپ کا کپڑا مجھ سے مس ہو جاتا حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

کیا آدمی سجدے کے وقت اپنی بیوی کو دبا دے تاکہ سجدہ کر سکے

قاسم سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: تم نے برا کیا کہ ہمیں ملنے اور گدھے کی مثل کر دیا حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی رہتی۔ جب سجدے کا ارادہ فرماتے تو میرے پیر کو دبا دیتے لہذا میں انہیں سمیٹ لیتی۔

عورت کا نمازی سے گندگی کو دور کرنا

517 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ: أَخْبَرْتَنِي خَالَاتِي مَيْمُونَةُ بِذَلِكَ الْحَادِثِ، قَالَتْ: كَانَ فِرَاشِي حَيْثَ مَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَمَتْهَا وَقَعَ ثَوْبُهُ عَلَيَّ وَأَنَا عَلَى فِرَاشِي

518 - حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْبَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سُلَيْمَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مَيْمُونَةَ، تَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ تَلَامَةً، فَإِذَا سَجَدَ أَصَابَنِي ثَوْبُهُ وَأَنَا حَائِضٌ وَرَأَدَ مُسَدَّدٌ عَنْ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ وَأَنَا حَائِضٌ

108 - بَاب: هَلْ يَغْزِرُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ عِنْدَ السُّجُودِ لِكَيْ يَسْجُدَ؟

519 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: بَنَسْنَا عَدْلُكُمْ بِالْكَلْبِ وَالْجَمَارِ لَقَدْ رَأَيْتَنِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ غَمَزَ جُلِّي، فَفَقَضْتُهَا

109 - بَابُ الْمَرْأَةِ تَطْرَحُ عَنِ الْمُصَلِّي، شَيْئًا مِنَ الْأَذَى

517- راجع الحديث: 333

518- راجع الحديث: 333

519- انظر الحديث: 382 سنن ابوداؤد: 712 سنن نسائي: 1167

520 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ السُّورِمَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِعِيدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: بَيَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّي عِنْدَ الْكُعْبَةِ وَبَجْعُ قُرَيْشٍ فِي مَجَالِسِهِمْ، إِذْ قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ: أَلَا تَنْظُرُونَ إِلَى هَذَا الْمَرَاتِي أَيُّكُمْ يَقُومُ إِلَى جُزُورِ آلِ فُلَانٍ، فَيَعْبُدُ إِلَى قَرْيَتِهَا وَدِمِهَا وَسَلَاهَا، فَيَجِيءُ بِهِ، ثُمَّ يُنْهَلُهُ حَتَّى إِذَا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، فَانْبَعَثَ أَشْقَاهُمْ، فَلَمَّا سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، وَكَبَّتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا، فَضَجُّوا حَتَّى مَالَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ مِنَ الضَّحِكِ، فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقًا إِلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ - وَهِيَ جُوزِيَّةٌ - فَأَقْبَلَتْ تَسْعَى وَكَبَّتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا حَتَّى أَلْقَتْهُ عَنْهُ، وَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسْتُهُمْ، فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ، قَالَ: اللَّهُمَّ عَلَيْنِكَ بِقُرَيْشٍ، اللَّهُمَّ عَلَيْنِكَ بِقُرَيْشٍ، ثُمَّ سَمَى: اللَّهُمَّ عَلَيْنِكَ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ، وَعُثْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَالْوَلِيدَ بْنَ عُثْبَةَ، وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلْفٍ، وَعُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ، وَعُمَارَةَ بْنَ الْوَلِيدِ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَوْلَهُ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرَخُوا يَوْمَئِذٍ، ثُمَّ سَجَدُوا إِلَى الْقَلِيبِ، قَلِيبٌ هَذِي، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَأَتَّبِعَ أَصْحَابَ الْقَلِيبِ لَعْنَةً

عمر و بن میمون سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اُس دوران کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ شریف کے سامنے کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے اور قریش کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی کہ اُن میں سے ایک کہنے والے نے کہا: کیا تم اس دکھاوا کرنے والے کو نہیں دیکھتے، کون ہے تم میں سے جو فلاں قبیلے کے مذبح کو جائے اور وہاں سے گوبر، خون اور اوجھری لائے، پھر کچھ دیر رکھا رہے، حتیٰ کہ جب وہ سجدہ میں جائے تو اس کے کندھوں کے پیچ رکھ دے۔ مگر نبی کریم ﷺ سجدے میں ہی رہے اور وہ ہنسنے حتیٰ کہ ہنسی کے سبب ایک دوسرے پر گرنے لگے۔ کسی نے جا کر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بتایا جوڑ کی تھیں۔ پس وہ بھاگتی ہوئی آئیں اور نبی کریم ﷺ سجدے میں ہی رہے حتیٰ کہ وہ انہوں نے آپ ﷺ سے دور کر دیا اور اُن کی طرف متوجہ ہو کر برا بھلا کہنے لگیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو کہا: اے اللہ! قریش کو سنبھال، اے اللہ! قریش کو سنبھال۔ اے اللہ! قریش کو سنبھال۔ پھر نام لیے: اے اللہ! عمرو بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، اُمیہ بن خلف، عقبہ بن ابو معیط اور عمارہ بن ولید کو سنبھال۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میں نے انہیں غزوہ بدر کے روز پچھاڑ کھائے ہوئے مردے دیکھا۔ پھر وہ گھسیٹ کر بدر کے ایک کنوئیں میں ڈال دیئے گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کنوئیں والوں پر لعنت کی گئی ہے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

9- كِتَابُ مَوَاقِيتِ
الصَّلَاةِ

1- بَابُ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ وَفَضْلِهَا

وَقَوْلِهِ: (إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا) (النساء : 103) مُوقَّتًا وَقْتُهُ عَلَيْهِمْ "

521 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ، قَالَ:

قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ
الْعَزِيزِ أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ
الرُّبَيْعِ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَخَّرَ الصَّلَاةَ
يَوْمًا وَهُوَ بِالْعِرَاقِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو مَسْعُودٍ
الْأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ: مَا هَذَا يَا مُغِيرَةُ أَلَيْسَ قَدْ
عَلِمْتَ أَنَّ جِبْرِيلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ
فَصَلَّى، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ
صَلَّى، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ
صَلَّى، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ
صَلَّى، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ
صَلَّى، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ
قَالَ: يَهَذَا أَمَرْتُ، فَقَالَ عُمَرُ لِعُرْوَةَ: اعْلَمْ مَا
تُحَدِّثُ، أَوْ أَنَّ جِبْرِيلَ هُوَ أَقَامَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتُ الصَّلَاةِ، قَالَ عُرْوَةُ: كَذَلِكَ
كَانَ بِشِيرِ بْنِ أَبِي مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ.

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

نماز کے اوقات کے متعلق ابواب

نماز کے اوقات اور اُن کی فضیلت

ارشادِ ربانی ہے: ”ترجمہ کنز الایمان: بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے (پارہ ۵، المنہا: ۱۰۳)“ یعنی اُن کے وقت مقرر کر دیئے ہیں۔

ابن شہاب سے مروی ہے کہ ایک روز عمر بن عبدالعزیز نے نماز میں دیر کی تو اُن کے پاس عروہ بن زُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور انہیں بتایا کہ عراق میں ایک روز حضرت مغیرہ بن شعبہ نے نماز میں دیر کر دی تو اُن کے پاس حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور فرمایا: اے مغیرہ! یہ کیا ہے؟ کیا آپ نہیں جانتے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے نماز پڑھی۔ پھر نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی، پھر نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی۔ پھر کہا کہ مجھے اسی طرح حکم دیا گیا ہے۔ عمر بن عبدالعزیز نے عروہ سے کہا: غور فرمائیں کہ آپ کیا فرما رہے ہیں۔ کیا حضرت جبرئیل نے رسول اللہ ﷺ کے لیے نماز کے اوقات مقرر کیے؟ عروہ نے فرمایا کہ بشیر بن ابو مسعود اپنے والد ماجد کے واسطے سے اس طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

521- انظر الحديث: 4007, 3221 'صحيح مسلم: 1378, 1379' سنن ابو داؤد: 394' سنن نسائي: 493' سنن ابن

ما جہ: 668

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

فائدہ: مواقیت وقتوں کی جمع ہے۔ میقات بمعنی وقت ہے، جیسے معیاد بمعنی وعدہ، میلاد بمعنی ولادت، معراج بمعنی عروج، پہاں نماز کے اوقات مراد ہیں۔ نماز کے اوقات تین قسم کے ہیں: وقت مباح، وقت مستحب اور وقت مکروہ۔ نماز کے اوقات تشریفی چیزیں ہیں جن میں عقل کو دخل نہیں مگر ان میں حکمتیں ضرور ہیں۔ یہ حکمتیں ہماری کتاب "اسرار الاحکام" میں دیکھو۔ چونکہ نماز کے لئے وقت شرط اول ہے اس لئے صاحب مشکوٰۃ نے نماز کے بیان میں پہلے اس کا ذکر کیا۔ (مرآۃ المناجیح ج ۱ ص ۵۴۵)

522- قَالَ عُرْوَةُ: وَلَقَدْ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ، وَالشَّمْسُ فِي جُحُورِهَا قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ

عروہ نے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نماز عصر کی نماز پڑھتے اور دھوپ اُن کے حجرے میں ہوتی، اس سے پہلے کہ وہ بلند ہو جائے۔

ارشاد خداوندی ہے: ”ترجمہ کنز الایمان: اس کی طرف رجوع لاتے ہوئے اور اس سے ڈرو اور نماز قائم رکھو اور مشرکوں سے نہ ہو“

2- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ) (الروم: 31)

523- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَدِمَ وَفَدَ عَبْدُ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: إِنَّا مِنْ هَذَا الْحَقِّ مِنْ رَبِّعَةٍ وَلَسْنَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، فَمَرَرْنَا بِشَيْءٍ تَأْخُذُهُ عَنْكَ وَتَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا، فَقَالَ: "أَمْرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ، ثُمَّ فَتَرَ هَالَهُمْ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَأَنْ تَوَكُّوا إِلَى خُمُسٍ مَا غَنَيْتُمْ، وَأَنْتَهَى عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُقْكَرِ وَالنَّقِيرِ"

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ عبد القیس کا ایک وفد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو گئے اور عرض کی: ہم قبیلہ ربیعہ سے ہیں اور آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتے مگر حرمت والے مہینوں میں۔ ہمیں ایسی چیزوں کا حکم فرمائیے جنہیں ہم آپ سے سن کر اپنے پیچھے والے لوگوں کی طرف دعوت دیں۔ فرمایا کہ میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے تمہیں روکتا ہوں۔ اللہ پر ایمان رکھنا۔ پھر اُس کی تفسیر فرمائی کہ یہ گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک میں اُس کا رسول ہوں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور غنیمت سے پانچواں حصہ مجھے ادا کرنا۔ اور تمہیں کدو کے تونے، سبز لاکھی برتن، روغنی گھڑے اور چوبلی برتن کے استعمال سے منع کرتا ہوں۔

3- بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ

524 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا

يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ جَرِيرٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

4- بَابُ: الصَّلَاةُ كَفَّارَةٌ

525 - حَدَّثَنَا مُسْنَدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ

الْأَحْمَشِ، قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ، قَالَ: سَمِعْتُ حَذِيفَةَ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ، قُلْتُ: أَنَا كَمَا قَالَ: قَالَ: إِنَّكَ عَلَيْهِ أَوْ عَلَيْهَا تَجْرِي، قُلْتُ: فِئْتَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ، تُكْفِرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ، وَالْأَمْرُ وَالنَّهْيُ، قَالَ: لَيْسَ هَذَا أَرِيدُ، وَلَكِنَّ الْفِئْتَةَ الَّتِي تَمُوجُ كَمَا تَمُوجُ الْبَحْرُ، قَالَ: لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابٌ مُغْلَقٌ، قَالَ: أَيُّكُمْ أَمْرٌ يُفْتَحُ؟ قَالَ: يُكْسَرُ، قَالَ: إِذَا لَا يُغْلَقُ أَبَدًا، قُلْنَا: أَكَاثُ عَمْرٍ يُغْلَقُ الْبَابُ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَمَا أَنَّ كُونَ الْغَدِ اللَّيْلَةَ، إِلَى حَدِيثِهِ بِحَدِيثِهِ لَيْسَ بِالْأَغْلَابِ فَهَبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حَذِيفَةَ، فَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: الْبَابُ عَمْرٌ

نماز قائم کرنے پر بیعت ہونا

قیس سے مروی ہے کہ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ سے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ دینے اور ہر ایک مسلمان کی خیر خواہی پر بیعت کی۔

نماز کفارہ ہے

حضرت حذیفہ سے مروی ہے کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ فرمایا کہ تم میں سے فتنہ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد کس کو یاد ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے جیسا کہ آپ نے فرمایا۔ حضرت عمر نے کہا کہ آپ اس بارے میں جرات مند ہیں۔ میں نے کہا کہ انسان کا وہ فتنہ جو اس کی بیوی، مال، اولاد اور ہمسائے میں ہوتا ہے اس کو نماز، روزہ، صدقہ اور امر و نہی روک دیتے ہیں۔ فرمایا کہ کیا میری مراد یہ ہے؟ بلکہ وہ فتنہ جو دریا کی موجوں کی مانند اٹھے گا۔ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ کو اس سے کیا خوف جب کہ آپ کے اور اس کے درمیان بند دروازہ ہے۔ فرمایا کہ وہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ میں نے کہا کہ توڑا جائے گا اور پھر کبھی بند نہیں ہوگا۔ ہم نے کہا: کیا حضرت عمر دروازے کو جانتے تھے؟ کہا، ہاں جیسے تم رات کے بعد والی کل کو۔ میں نے تم سے وہ حدیث بیان کی جس میں غلطیاں نہیں ہیں۔ ہم حضرت حذیفہ سے اس بارے میں پوچھتے ہوئے ڈرے تو ہم نے مسروق سے پوچھنے کے

لیے کہا۔ فرمایا کہ دروازہ حضرت عمر تھے۔

ابو عثمان نہدی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ کسی شخص نے ایک عورت کو بوسہ دیا۔ پس نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر آپ کو بتا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: نماز قائم کرو دن کے دونوں کناروں پر اور کچھ رات گئے۔ بے شک نیکیاں بُرائیوں کو دُور کر دیتی ہیں۔ اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا یہ میرے ہی لیے ہے؟ فرمایا کہ میری ساری اُمت کے لیے۔

وقت پر نماز پڑھنے کی فضیلت

ابو عمرو شیبانی سے مروی ہے کہ مجھ سے اس گھر والے نے حدیث بیان کی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کی طرف اشارہ کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل زیادہ پسند ہے؟ فرمایا کہ نماز کو اُس کے وقت پر پڑھنا میں نے کہا کہ پھر کون سا؟ فرمایا کہ پھر والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔ میں نے عرض کی کہ پھر کون سا ہے؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ فرمایا کہ میں نے یہی باتیں پوچھیں اور پوچھتا تو اور بتا دیتے۔

پانچوں نمازیں گناہوں کا کفارہ ہیں

ابراہیم بن حمزہ، ابن ابو حازم اور زاروردی، یزید بن عبداللہ، محمد بن ابراہیم، ابوسلمہ بن عبدالرحمن، حضرت

526 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

زُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الثَّمِيمِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ التَّهْلَبِيِّ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ أَمْرِ آةٍ قُبْلَةً، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (لَمْ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنْ اللَّيْلِ، إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبُنَ الشَّيْئَاتِ) (هود: 114) فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِي هَذَا؟ قَالَ: يَجِيعُ أُمَّتِي كُلُّهُمْ

5- بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ لَوَقْتِهَا

527 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ

الْمَلِكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ الْعِزَّارِ: أَخْبَرَنِي قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ، يَقُولُ: حَدَّثَنَا صَاحِبُ- هَذِهِ الدَّارِ وَأَشَارَ إِلَى دَارِ- عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا، قَالَ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي بَنُو، وَلَوْ اسْتَرْذَلْتُ لَزَاكُنِي

6- بَابُ: الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَّارَةٌ

528 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْرَةَ، قَالَ:

حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، وَالدَّارُورِدِيُّ، عَنْ يَزِيدَ

526- صحیح مسلم: 6932, 6933, 6934 سنن ابن ماجہ: 4254, 1398

527- انظر الحديث: 7534, 5970, 2782 صحیح مسلم: 252, 251, 250, 249, 248 سنن ترمذی: 173

سنن نسائی: 610, 609

528- صحیح مسلم: 1520 سنن ترمذی: 2868 سنن نسائی: 461

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: زرا دیکھو اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ روزانہ اُس میں پانچ بار نہائے تو کیا کہتے ہو کہ اُس کے جسم پر کچھ میل باقی رہے گا؟ لوگوں نے عرض کی کہ ذرا بھی میل باقی نہیں رہے گا۔ فرمایا کہ یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے کہ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

نماز کو بے وقت پڑھنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں کسی اسی چیز کو بھی نہیں جانتا جو آج نبی کریم ﷺ کے دور مبارک کی طرح ہو۔ عرض کی گئی کہ نماز بھی؟ فرمایا کیا وہ تم نے اس میں وہ ضائع کیا تھا جو اُس میں ضائع کیا ہے۔

زہری سے مروی ہے کہ میں دمشق میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ رو رہے تھے۔ میں نے عرض کی کہ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا کہ میں اب کوئی چیز ایسی نہیں پاتا جو اُسی طرح ہو جیسی میں نے پائی تھی سوائے نماز کے اور یہ نماز بھی ضائع کر دی گئی ہے۔ بکر بن خلف، محمد بن بکر برسانی نے عثمان بن ابیرواد سے اسی کے مطابق مروی کی ہے۔

نمازی اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے۔ پس

يَعْنِي ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ تَحْسَبُ مَا تَقُولُ: ذَلِكَ يُبَيِّحُ مِنْ ذَنْبِهِ" قَالُوا: لَا يُبَيِّحُ مِنْ ذَنْبِهِ شَيْئًا، قَالَ: فَذَلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا

7- بَابُ تَضْيِيعِ الصَّلَاةِ عَنْ وَقْتِهَا

529 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ، عَنْ غِيلَانَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: "مَا أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قِيلَ: الصَّلَاةُ، قَالَ: أَلَيْسَ ضَيَّعْتُمْ مَا ضَيَّعْتُمْ فِيهَا"

530 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَدَّادُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ، أُنْجِيَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ: دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِدِمَشْقٍ وَهُوَ يَبْكِي، فَقُلْتُ: مَا يَبْكِيكَ؟ فَقَالَ: لَا أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا أَذَرْتُ إِلَّا هَذِهِ الصَّلَاةُ وَهَذِهِ الصَّلَاةُ قَدْ ضَيَّعْتُ وَقَالَ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ بْنِ زُرَّارَةَ، أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ نَحْوَهُ

8- بَابُ: الْمُصَلِّي يُنَاجِي رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

531 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ

دائیں جانب نہ تھو کے بلکہ اپنے بائیں پیر کے نیچے تھو کے۔ سعید نے قتادہ سے مروی کی ہے کہ اپنے آگے اور سامنے نہ تھو کے بلکہ بائیں طرف یا قدم کے نیچے تھو کے۔ حمید نے حضرت انس سے مروی کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی قبلہ کی طرف اور دائیں جانب نہ تھو کے بلکہ بائیں جانب یا پیر کے نیچے تھو کے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سجدوں میں اعتدال کیا کرو اور تم میں سے کوئی اپنی کلائیوں کو کتے کی طرح نہ بچھائے اور جب تھو کے تو اپنے سامنے اور دائیں طرف نہ تھو کے کیونکہ وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے۔

سخت گرمی میں ظہر کو ٹھنڈا کرنا

ایوب بن سلیمان، ابوبکر، سلیمان، صالح بن کیسان، عرج عبد الرحمن وغیرہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی اور نافع مولیٰ عبد اللہ بن عمر نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب گرمی شدید ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر لیا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش کے سبب سے ہے۔

زید بن وہب سے مروی ہے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کا موزن اذان

أَحَدُكُمْ إِذَا صَلَّى يُتَاجَى رَبَّهُ، فَلَا يَتَفَلَّنُ عَنْ تَحِيَّتِهِ، وَلَكِنْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى وَقَالَ سَعِيدٌ: عَنْ قَتَادَةَ: لَا يَتَفَلُّ قَدَامَهُ أَوْ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ وَقَالَ شُعْبَةُ: لَا يَذُوقُ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَا عَنْ تَحِيَّتِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ وَقَالَ حُمَيْدٌ: عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَذُوقُ فِي الْقِبْلَةِ، وَلَا عَنْ تَحِيَّتِهِ، وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ

532 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ، وَلَا يَبْسُطُ ذِرَاعِيهِ كَالْكَلْبِ، وَإِذَا بَرَّقَ فَلَا يَذُوقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَا عَنْ تَحِيَّتِهِ، فَإِنَّهُ يُتَاجَى رَبَّهُ

9- بَابُ الْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ

533 و 534 - حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ

بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: صَلَّحُ بْنُ كَيْسَانَ، حَدَّثَنَا الْأَعْوَجُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، وَغَيْرُهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَنَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَتَاهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

535 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

عُثْمَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْمُهَاجِرِ أَبِي

533, 534 - انظر الحديث: 536

535 - انظر الحديث: 539, 629, 3258، صحيح مسلم: 1399، سنن ابوداؤد: 401، سنن ترمذی: 158

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کہنے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھنڈ کرو، ٹھنڈ کرو یا فرمایا کہ انتظار کرو، انتظار کرو اور فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش کے سبب ہوتی ہے۔ جب گرمی کی شدت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر لیا کرو۔ حتیٰ کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھ لیا۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب گرمی کی شدت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر لیا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش کے سبب ہوتی ہے۔

جہنم نے اپنے رب سے شکایت کرتے ہوئے کہا: اے رب! میرا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے۔ پس اُسے دو سانس لینے کی اجازت دی گئی، ایک سانس سردی میں اور ایک گرمی میں اور وہ اُس سے زیادہ سخت گرم ہے جو تم محسوس کرتے ہو اور وہ اُس سے زیادہ سخت سرد ہے جو تم محسوس کرتے ہو۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز ظہر کو ٹھنڈا کر لیا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش کے سبب ہوتی ہے۔ سفیان اور یحییٰ اور ابو عوانہ نے اعمش سے اس کی متابعت کی ہے۔

سفر میں ظہر کو ٹھنڈی کرنا

الْحَسَنُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ وَهَبٍ عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ قَالَ: أَكُنْتُ مُؤَيَّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ، فَقَالَ: أَبْرِدُوا أَوْ قَالَ: انْتَعِظُوا انْتَعِظُوا وَقَالَ: شِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى رَأَيْتُمَا فِيءَ الثَّلُولِ

536- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدِينِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَفِظْتَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ، فَإِنْ شِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

537- وَاشْتَكَيْتُ النَّارَ إِلَى رَبِّهَا، فَقَالَتْ: يَا رَبِّ أَكُلَ بَعْضِي بَعْضًا، فَأَذِنَ لَهَا بِتَفْسِئِنِ، نَفْسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفْسٍ فِي الصَّيْفِ، فَهُوَ أَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ، وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ

538- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبْرِدُوا بِالظُّهْرِ، فَإِنْ شِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ تَابَعَهُ سُفْيَانُ وَيَحْيَى وَأَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ

10- بَابُ الْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِي السَّفَرِ

536- راجع الحديث: 533

537- النظر الحديث: 3260

538- النظر الحديث: 3259 سنن ابن ماجه: 679

زید بن وہب سے مروی ہے کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ پس مؤذن نے ظہر کی اذان کہنا چاہی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ٹھنڈا کرو پھر اذان کہنے کا ارادہ کیا تو اُن سے فرمایا: ٹھنڈا کرو۔ حتیٰ کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: گرمی کی شدت جہنم کے جوش کے سبب ہوتی ہے۔ جب گرمی شدید ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر لیا کرو۔ اور حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یَتَفَيَّئُوْا سے مراد مائل ہونا ہے۔

ظہر کا وقت زوال کے بعد ہے

اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ دوپہر کے وقت پڑھا کرتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سورج ڈھلنے پر رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور نمازِ ظہر پڑھی۔ پھر منبر پر جلوہ افروز ہو کر قیامت کا ذکر کیا اور بتایا کہ اُس میں بڑے بڑے اُمور ہیں۔ پھر فرمایا کہ جو کسی بات کے بارے میں مجھ سے پوچھنا چاہتا ہو تو پوچھ لے اور تم مجھ سے کسی چیز کے بارے میں نہیں پوچھو گے مگر میں تمہیں اسی جگہ پر بتا دوں گا۔ پس لوگ بہت زیادہ روئے اور آپ ﷺ بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو۔ پس حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا: تمہارا باپ حذافہ ہے۔ پھر آپ ﷺ بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو۔ پس حضرت عمر رضی اللہ

539 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُهَاجِرٌ أَبُو الْحَسَنِ مَوْلَى لِبَنِي تَيْمِ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ لِلظُّهْرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبْرِدْ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ، فَقَالَ لَهُ: أَبْرِدْ حَتَّى رَأَيْتَا فَيءَ الثُّلُوبِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (تَتَفَيَّأُ) تَتَبَيَّلُ

11- بَابُ: وَقْتُ الظُّهْرِ عِنْدَ الزَّوَالِ

وَقَالَ جَابِرٌ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالْمُهَاجِرَةِ

540 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ، فَصَلَّى الظُّهْرَ، فَقَامَ عَلَى الْبَيْتِ، فَذَكَرَ السَّاعَةَ، فَذَكَرَ أَنَّ فِيهَا أُمُورًا عِظَامًا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ، فَلَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ، مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا، فَأَكْثَرَ النَّاسُ فِي الْمَكَّةِ، وَأَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ: سَلُونِي، فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُدَافَةَ السَّهْمِيُّ، فَقَالَ: مَنْ أَبِي؟ قَالَ: أَبُوكَ حُدَافَةُ، ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ: سَلُونِي فَبَرَكَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، فَقَالَ: رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا.

539- راجع الحديث: 535

540- راجع الحديث: 93

تعالیٰ عنہ نے گھنٹوں کے بل ہو کر کی: ہم اللہ کے رب ہونے اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہیں تو آپ ﷺ خاموش ہو گئے پھر فرمایا کہ ابھی مجھ پر جنت و دوزخ اس دیوار کے کونے میں پیش کی گئیں میں نے ایسی بھلی اور بُری چیز نہ دیکھی۔

حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے تو ہم میں سے ہر کوئی اپنے پاس والے کو پہچان لیتا اور آپ اُس میں ساٹھ سے سو آیتوں تک پڑھتے اور سورج ڈھلنے پر ظہر پڑھتے اور عصر تک کہ ہم سے کوئی مدینہ منورہ کے آخر تک جا کر لوٹے تو سورج روشن ہوتا اور مغرب کے بارے میں جو فرمایا وہ مجھے یاد نہیں اور عشاء میں تہائی رات تک تاخیر کرنے میں آپ حرج نہ جانتے۔ پھر فرمایا کہ آدھی رات تک۔ معاذ کا بیان ہے کہ شعبہ نے فرمایا: پھر ایک بار میں اُن سے ملا تو فرمایا: یا تہائی رات تک۔

محمد بن مقاتل، عبد اللہ، خالد بن عبد الرحمن، غالب قطان، بکر بن عبد اللہ مزنی سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے ظہر کی نماز پڑھتے تو گرمی سے بچنے کے لیے اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے۔

ظہر کو عصر تک مؤخر کر دینا

جابر بن زید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

وَمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، فَسَكَتَ، ثُمَّ قَالَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ أَيْفَا فِي عَرْضِ هَذَا الْحَائِطِ، فَلَمْ أَرَ كَالْخَيْلِ وَالشَّيْءِ

541 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، "كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَأَحَدُنَا يَعْرِفُ جَلِيسَهُ، وَيَقْرَأُ فِيهَا مَا بَيْنَ الشَّيْئَيْنِ إِلَى الْبَاقَةِ، وَيُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ، وَالْعَصْرَ وَأَحَدُنَا يَذْهَبُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ، رَجَعَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ - وَلَيْسَتْ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ - وَلَا يُبَالِي بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ، ثُمَّ قَالَ: إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ " وَقَالَ مُعَاذُ: قَالَ شُعْبَةُ: لَقِيتُهُ مَرَّةً، فَقَالَ: أَوْ ثُلُثِ اللَّيْلِ

542 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ مُقَاتِلٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنِي غَالِبُ الْقَطَّانُ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُرَزِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظُّهَائِرِ، فَسَجَدْنَا عَلَى رِثَائِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ

12- بَابُ تَأْخِيرِ الظُّهْرِ إِلَى الْعَصْرِ

543 - حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْبَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

541- صحیح مسلم: 1460, 1461, 1462 سنن ابوداؤد: 4849, 398 سنن نسائی: 529, 524, 494 سنن ابن

ماجہ: 674

542- راجع الحديث: 385

543- انظر الحديث: 1174, 562 صحیح مسلم: 1633, 1632 سنن ابوداؤد: 1214 سنن نسائی: 602, 588

عنها سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں نماز پڑھائی تو سات اور آٹھ رکعتیں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی۔ ایوب نے کہا کہ شاید بارش والی رات ہوگی؟ فرمایا (جبر بن زید نے) کہ شاید۔

حَدَّثَنَا هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا وَثَمَانِيًا: الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ"، فَقَالَ أَيُّوبُ: لَعَلَّهُ فِي لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ قَالَ: عَسَى

عصر کا وقت

13- بَابُ وَقْتِ الْعَصْرِ

ہشام کے والد ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ عصر کی نماز پڑھتے اور دھوپ اُن کے حجرے سے بارہ نہ نکل ہوتی تھی۔

544 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ، وَالشَّمْسُ لَمْ تَخْرُجْ مِنْ حَجَرِهَا وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ: مِنْ قَعْرِ حَجَرِهَا

غروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز عصر پڑھی اور دھوپ اُن کے حجرے میں تھی۔ اُن کے حجرے سے سایہ ظاہر نہیں ہوتا تھا۔

545 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ، وَالشَّمْسُ فِي حَجَرِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْقَيْءُ مِنْ حَجَرِهَا

غروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نماز عصر پڑھتے اور دھوپ میرے حجرے میں ہوتی اور سایہ ابھی بلند نہ ہوا ہوتا۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ امام مالک اور یحییٰ بن سعید اور شعب ابی حفصہ نے وَالشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ کہا ہے۔

546 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الْعَصْرِ، وَالشَّمْسُ طَالِعَةً فِي حَجَرِي لَمْ يَظْهَرِ الْقَيْءُ بَعْدُ، وَقَالَ مَالِكٌ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَشُعَيْبُ، وَابْنُ أَبِي حَفْصَةَ: وَالشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ

544- النظر الحديث: 522

545- سنن ترمذی: 159، سنن نسائی: 504

546- راجع الحديث: 522، صحيح مسلم: 1381، سنن ابن ماجه: 683

سیار بن سلامہ سے مروی ہے کہ میں اور میرے والد دونوں حضرت ابو بزرہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ والد ماجد نے عرض کی۔ رسول اللہ ﷺ فرض نماز کس طرح پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ دوپہر کی نماز جس کو تم پہلی کہتے ہو، اُس وقت پڑھتے جب سورج ڈھل جاتا اور نماز عصر پڑھتے تو ہم میں سے کوئی اپنے گھر مدینہ منورہ کے آخری کونے تک جا کر واپس لوٹ آتا اور سورج میں روشنی ہوتی اور مجھے یاد نہیں جو مغرب کے بارے میں فرمایا اور عشاء کی نماز میں دیر کرنا کو آپ پسند فرماتے جس کو تم عتمہ کہتے ہو اور اس سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند فرماتے اور صبح کی نماز سے اُس وقت فارغ ہوتے جب آدمی اپنے پاس بیٹھنے والے کو پہچان لیتا اور اس میں ساٹھ سے سو آیتیں تک پڑھتے۔

اسحاق بن عبد اللہ بن ابوطلمحہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نماز عصر پڑھ لیتے۔ پھر کوئی شخص بنی عمرو بن عوف کی جانب نکلتا تو انہیں نماز عصر پڑھتے ہوئے پاتا۔

عثمان بن سہل بن حنیف سے مروی ہے کہ میں نے ابو امامہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نے عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی، پھر ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو انہیں نماز عصر پڑھتے ہوئے پایا۔ میں میں عرض کی کہ چچا جان! یہ آپ نے کون سی نماز

547- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَوْفٌ، عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ أُنَا وَأَبِي عَلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ، فَقَالَ لَهُ أَبِي: كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ؟ فَقَالَ: كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَةَ، الَّتِي تَدْعُونَهَا الْأُولَى، حِينَ تَدْخُلُ الشَّمْسُ، وَيُصَلِّي الْعَصْرَ، ثُمَّ يَزْجِعُ أَحَدَنَا إِلَى رَحْلِهِ فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ، وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ - وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ - وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ، الَّتِي تَدْعُونَهَا الْعَتَمَةَ، وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا، وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا، وَكَانَ يَتَفَتَّلُ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ، وَيَقْرَأُ بِالسِّتِينَ إِلَى الْبَاثَةِ

548- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كُنَّا نَصَلِّي الْعَصْرَ، ثُمَّ نَخْرُجُ الْإِنْسَانَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَتَجِدُهُمْ يُصَلُّونَ الْعَصْرَ

549- حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عُثْمَانَ بْنُ سَهْلٍ بْنُ حَنْنِيفٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أَمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ، يَقُولُ: صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الظُّهْرَ، ثُمَّ خَرَجْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ، فَقُلْتُ: يَا عَمُّ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ الَّتِي

547- راجع الحديث: 541

548- انظر الحديث: 550، 551، 7329، صحيح مسلم: 1409، سنن نسائي: 505

549- صحيح مسلم: 1412، سنن نسائي: 508

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

پڑھی ہے؟ فرمایا کہ عصر کی نماز اور یہی رسول اللہ ﷺ کی نماز (کا وقت) ہے جو ہم آپ کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔

صَلَّيْتُ قَالَ: الْعَصْرُ، وَهَذِهِ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كُنَّا نُصَلِّي مَعَهُ

عصر کا وقت

ابن شہاب سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم عصر کی نماز پڑھ لیتے اور پھر کوئی جانے والا قباہ جاتا تو اُن کے پاس ایسے وقت پہنچتا کہ سورج ابھی بلند ہوتا تھا۔

000- بَابُ وَقْتِ الْعَصْرِ

550 - حَدَّثَنَا أَبُو الِیْمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً حَيْثُ، فَيَذْهَبُ الدَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي، فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً وَبَعْضُ الْعَوَالِي مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةِ

زہری سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھ لیا کرتے اور سورج بلند و روشن ہوتا۔ اگر کوئی جانے والا عوالی کی طرف جاتا تب بھی سورج بلند ہوتا اور مدینہ منورہ سے بعض عوالی تقریباً چار میل سے فاصلے پر تھے۔

551 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ، ثُمَّ يَذْهَبُ الدَّاهِبُ مِمَّا إِلَى قُبَا، فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً

نماز عصر قضا ہو جانے کا گناہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کی نماز عصر نکل گئی گویا اُس کے گھر والے اور مال ہلاک ہو گیا۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ يَتَرَكُكُمْ يَهْ وَيَتَرَكُ الرَّجُلَ سے ہے کہ جب تم اُسے قتل کر دو یا اُس کا مال چھین لو۔

14- بَابُ إِمَامٍ مَن فَاتَتْهُ الْعَصْرُ

552 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الَّذِي تَفَوُّتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ، كَأَنَّمَا وَتَرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: (يَتَرَكُكُمْ) (محمد: 35) وَتَرَتِ الرَّجُلَ إِذَا قَتَلَتْ لَهُ قَتِيلًا أَوْ أَخَذَتْ لَهُ مَالًا

نماز عصر ترک کرنے کا گناہ

15- بَابُ مَن تَرَكَ الْعَصْرَ

ابو قلابہ سے مروی ہے کہ ابوالسلیح نے فرمایا: ہم ایک غزوہ میں حضرت بربیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے، اس روز بادل چھائے ہوئے تھے تو انہوں نے فرمایا: عصر کی نماز جلدی پڑھ لو کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اُس کے سارے اعمال برباد ہو گئے۔

نماز عصر کی فضیلت

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر تھے کہ رات کے وقت آپ ﷺ نے چاند کی جانب دیکھ کر فرمایا: جلد تم اپنے رب کو دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھتے ہو اور اُسے دیکھنے میں کوئی دشواری محسوس نہ کرو گے اگر تم سے ہو سکے کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے کی نماز اور غروب ہونے سے پہلی کی نماز میں (شیطان سے) سے مغلوب نہ ہو گے تو ایسا کرو۔ پھر یہ پڑھا۔ پاکی بیان کر اپنے رب کی تعریف کے ساتھ سورج طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے (۵۰:۳۹) اسماعیل نے فرمایا کہ ایسا کرو اور انہیں فوت نہ ہونے دو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات اور دن کے فرشتے تم میں باری باری آتے رہتے ہیں اور نماز فجر و نماز عصر کے وقت جمع ہوتے ہیں۔ پھر جو تمہارے پاس آئے تھے

553 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي السَّلِيحِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ بَرِيدَةَ فِي غَزْوَةٍ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ، فَقَالَ: بَكِّرُوا بِصَلَاةِ الْعَصْرِ، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ

16- بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْعَصْرِ

554 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَظَرُ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةً - يَغْنِي الْبَدْرَ - فَقَالَ: إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ، كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ، لَا تُضَامُونَ فِي رُؤْيَيْهِ، فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فافْعَلُوا ثُمَّ قَرَأَ: (وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ) (ق: 39)، قَالَ إِسْمَاعِيلُ: افْعَلُوا لَا تَفُوتْكُمْ

555 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزَّكَاةِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ

553- النظر الحديث: 594، سنن نسائي: 473

554- النظر الحديث: 573، 7434، 7435، 7436، صحيح مسلم: 1432، سنن ابوداؤد: 4729، سنن

ترمذی: 2551

555- النظر الحديث: 3223، 7429، 7486، صحيح مسلم: 1430، سنن نسائي: 484

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

وہ اوپر چلے جاتے ہیں تو اُن کا رب اُن سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ انہیں خوب جانتا ہے کہ تم میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑ آئے ہو؟ عرض کرتے ہیں کہ ہم نے انہیں چھوڑا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور ہم اُن کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

جس نے سورج غروب ہونے سے

پہلے عصر کی ایک رکعت پائی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو سورج غروب ہونے سے پہلے نماز عصر کی ایک رکعت مل جائے تو اپنی باقی نماز کو مکمل کر لے اور جب اُسے نماز فجر کی سورج طلوع ہونے سے پہلے ایک رکعت مل جائے تو وہ اپنی باقی نماز کو مکمل کر لے۔

سالم بن عبد اللہ کو اُن کے والد ماجد نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: پہلی اُمتوں کے نسبت تمہاری عمر ایسی ہے جیسے نماز عصر سے غروب آفتاب تک کا وقت۔ تو ریت والوں کو تو ریت دی گئی تو انہوں نے آدھا دن کام کیا اور تھک گئے۔ انہیں ایک ایک قیراط عطا کیا گیا۔ پھر اہل انجیل والوں کو انجیل دی گئی تو انہوں نے نماز عصر تک کام کیا اور تھک گئے انہیں بھی ایک ایک قیراط عطا فرمائے گئے۔ پھر قرآن مجید دیا گیا تو ہم نے غروب آفتاب تک کام کیا اور ہمیں دو دو قیراط عطا فرمائے گئے۔ دونوں کتابوں والوں نے کہا

بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَعْرِجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ، فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي، فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ

17- بَابُ مَنْ أَذْرَكَ رَكْعَةً مِنْ

الْعَصْرِ قَبْلَ الْغُرُوبِ

556 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَبِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَذْرَكَ أَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ، قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَلْيَتِمَّ صَلَاتَهُ، وَإِذَا أَذْرَكَ سَجْدَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَلْيَتِمَّ صَلَاتَهُ

557 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

الْأَوْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " إِمَّا بَقَاؤُكُمْ فِيمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَلَّغْنَا صَلَاةَ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ، أَوْ أَهْلَ الثَّوَرَةِ الثَّوَرَةَ، فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ عَجَّزُوا، فَأَعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، ثُمَّ أَوْحَى أَهْلُ الْإِنجِيلِ الْإِنجِيلَ، فَعَمِلُوا إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ عَجَّزُوا، فَأَعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، ثُمَّ

کہ اے ہمارے رب! تو نے انہیں دودو قیراط دیئے ہیں اور ہمیں ایک ایک قیراط جب کہ کام ہم نے زیادہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا میں نے تمہاری مزدوری میں سے کچھ کم دیا ہے؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا تو یہ میرا فضل ہے، میں جس کو جتنا چاہوں دیتا ہوں۔

أَوْتَيْنَا الْقُرْآنَ، فَعَمِلْنَا إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ، فَأَعْطَيْنَا قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ، فَقَالَ: أَهْلُ الْكِتَابِ: أَمَى رَبَّنَا، أَعْطَيْتَ هَؤُلَاءِ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ، وَأَعْطَيْتَنَا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، وَنَحْنُ كُنَّا أَكْثَرُ عَمَلًا، قَالَ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ أَجْرِكُمْ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَهُوَ فَضْلِي أَوْتِيهِ مَنْ أَشَاءُ"

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے کچھ لوگوں کو مزدوری پر لگایا کہ شام تک اُس کا کام کریں۔ پس انہوں نے آدھا دن کام کیا اور کہا کہ ہمیں آپ کی مزدوری کی حاجت نہیں ہے۔ اُس نے دوسرے لوگ لگائے اور کہا کہ باقی دن کا پورا کرو اور جو معاوضہ مقرر کیا ہے وہ تمہیں ملے گا۔ حتیٰ کہ جب عصر کی نماز کا وقت ہوا تو انہوں نے کہا: ہم نے باقی کام آپ کے لیے چھوڑا۔ پھر اور آدی رکھے جنہوں نے باقی وقت کام کیا، حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ انہوں نے دونوں جماعتوں کی مزدوری حاصل کر لی۔

558 - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَثَلُ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى، كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ قَوْمًا، يَعْمَلُونَ لَهُ عَمَلًا إِلَى اللَّيْلِ، فَعَمِلُوا إِلَى يَصْفِ النَّهَارِ فَقَالُوا: لَا حَاجَةَ لَنَا إِلَى أَجْرِكَ، فَاسْتَأْجَرَ آخَرِينَ، فَقَالَ: أَكْمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ وَلَكُمْ الَّذِي شَرَطْتُ، فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا كَانَ حِينَ صَلَاةِ الْعَصْرِ، قَالُوا: لَكَ مَا عَمَلْنَا، فَاسْتَأْجَرَ قَوْمًا، فَعَمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ، وَاسْتَكْمَلُوا أَجْرَ الْفَرِيقَيْنِ"

نمازِ مغرب کا وقت

عطاء کا قول ہے کہ بیمار مغرب اور عشاء کو جمع کر لے۔

ابو النجاشی یعنی عطاء بن صہیب مولیٰ رافع بن خدیج سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھ لیتے۔ پس ہم میں سے ہر ایک

18- بَابُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ

وَقَالَ عَطَاءٌ: يَجْمَعُ الْمَرِيضُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

559 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّجَّاشِيِّ صُهَيْبٌ مَوْلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ: كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ

ایسے وقت واپس لوٹا کہ وہ اپنے تیر پھینکنے کی جگہ کو دیکھ لیتا۔

محمد بن عمرو بن حسن بن علی سے مروی ہے کہ حجاج آیا تو ہم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز دوپہر کے وقت پڑھتے اور عصر کی نماز جبکہ سورج خوب روشن ہوتا اور مغرب کی نماز جب واجب ہو جاتی اور عشاء کی نماز کبھی کسی وقت اور کبھی کسی وقت جب دیکھتے کہ لوگ اکٹھا ہو گئے ہیں تو جلدی پڑھ لیتے اور دیکھتے کہ آہستہ آہستہ آرہے ہیں تو مؤخر کر دیتے اور صبح کی نماز کو لوگ یا نبی کریم ﷺ اندھیرے میں پڑھتے۔

یزید بن ابوعبید سے مروی ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھا کرتے جب کہ سورج پردے میں ہو جاتا۔

عمرو بن دینار نے جابر بن زید سے سنا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے سات رکعتیں اور آٹھ رکعتیں اکٹھا کر کے پڑھیں۔

جو مغرب کو عشاء کہنا

نا پسند کرے

عبد اللہ بن بربیدہ نے حضرت عبد اللہ مزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِلَهُ لِيُنْجِزَ مَوَاقِيتَ نَبِيِّهِ

560 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: قَدِمَ الْحَجَّاجُ فَسَأَلَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ، وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةً، وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ، وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا وَأَحْيَانًا، إِذَا رَأَاهُمْ اجْتَمَعُوا كَجَلٍّ، وَإِذَا رَأَاهُمْ أَبْطَأُوا أَخْرَ، وَالصُّبْحَ كَانُوا - أَوْ كَانَ - النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِهَا بِغَلَسٍ

561 - حَدَّثَنَا الْمُكَلِّمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ إِذَا تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ

562 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعًا بِجَمِيعًا وَتَمَائِيًا بِجَمِيعًا

19- بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُقَالَ

لِلْمَغْرِبِ: الْعِشَاءُ

563 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو،

قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنِ الْحُسَيْنِ، قَالَ:

560- انظر الحديث: 565، صحيح مسلم: 1458، 1459، سنن ابوداؤد: 397، سنن نسائي: 526

561- صحيح مسلم: 1438، سنن ابوداؤد: 417، سنن ترمذی: 164، سنن ابن ماجه: 688

562- انظر الحديث: 543، راجع الحديث: 562

بدولوغ نماز مغرب کے نام کے معاملے میں تم پر غلبہ نہ پالیں۔ (حضرت عبداللہ مرنی نے) فرمایا کہ بدولوغ کہتے کہ یہی عشاء ہے۔

عشاء اور عتمہ کا بیان اور جس کے

نزدیک وسعت ہے

حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ منافقین پر عشاء اور فجر کی نماز سب سے بوجھ والی ہیں اور فرمایا: کاش! وہ انہیں معلوم ہوتا کہ عتمہ اور فجر میں کیا ہے۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ عشاء کہنا اختیار کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: نماز عشاء کے بعد منقول ہے کہ حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں باری باری عشاء کے قریب حاضر ہوتے تو آپ ﷺ اُس میں تاخیر فرماتے۔ حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے عتمہ میں تاخیر فرمائی۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے عشاء میں تاخیر فرمائی اور بعض نے حضرت عائشہ سے مروی کی کہ نبی کریم ﷺ نے عتمہ میں تاخیر فرمائی اور حضرت جابر نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نماز عشاء پڑھا کرتے۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نماز عشاء میں تاخیر فرمایا کرتے۔ حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے پچھلی عشاء میں تاخیر فرمائی کی۔ حضرت ابن عمر، حضرت ابو ایوب اور حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُغْفَلٍ الْمُرِّيُّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمُ الْمَغْرِبِ قَالَ الْأَعْرَابُ: وَتَقُولُ: هِيَ الْعِشَاءُ 20- بَابُ ذِكْرِ الْعِشَاءِ وَالْعَتَمَةِ،

وَمَنْ رَأَاكَ وَاسِعًا

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَثْقَلُ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ الْعِشَاءُ وَالْفَجْرُ وَقَالَ: لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالْفَجْرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: "وَالْاِخْتِيَارُ: أَنْ يَقُولَ الْعِشَاءُ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: (وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ) (النور: 58) وَيَذْكُرُ عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: كُنَّا لَتَتَنَاوَبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ فَأَعْتَمَ بِهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَعَائِشَةُ: أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ، عَنْ عَائِشَةَ: أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَمَةِ وَقَالَ جَابِرٌ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ وَقَالَ أَبُو بُرَيْدَةَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ وَقَالَ أَنَسٌ: أَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ، وَأَبُو أَيُّوبَ، وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ

سالم سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ایک رات ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی جس کو لوگ عتمہ کہتے ہیں۔ پھر فارغ ہوئے تو ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا: تم تو اپنی اسی رات کو دیکھتے ہو لیکن سو سال گزرنے پر ان میں سے کوئی ایک بھی باقی نہیں ہوگا جو آج زمین کی پشت پر موجود ہیں۔

عشاء کا وقت وہی ہے جب لوگ

اکھٹا ہو جائیں خواہ دیر سے

محمد بن عمرو حسن بن علی بن ابوطالب سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نبی کریم ﷺ کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز دوپہر کو ادا فرماتے اور عصر جب کہ سورج خوب روشن ہوتا اور مغرب جب سورج غروب ہو جاتا اور عشاء میں زیادہ لوگ آجاتے تو جلدی اور کم آتے تو دیر سے اور صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھا کرتے تھے۔

نمازِ عشاء کی فضیلت

عروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں خبر دی کہ: ایک رات رسول اللہ ﷺ نے نماز میں تاخیر فرمادی اور یہ زمانہ اسلام کے خوب پھلنے سے پہلی کی بات ہے۔ آپ تشریف نہ لائے حتیٰ کہ حضرت عمر نے عرض کی: عورتیں اور بچے سو گئے ہیں۔ آپ ﷺ تشریف لائے اور مسجد میں موجود

564 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ، وَهِيَ الْبُيُوتُ يَدْعُو النَّاسُ الْعَتَمَةَ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: أَرَأَيْتُمْ لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ، فَإِنْ رَأَسَ مِائَةَ سَنَةٍ مِنْهَا، لَا يَبْقَى مِنْهُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ

21- بَابُ وَقْتِ الْعِشَاءِ إِذَا

اجْتَمَعَ النَّاسُ أَوْ تَأَخَّرُوا

565 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، وَهُوَ ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ، وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةً، وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ، وَالْعِشَاءَ إِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَلًا، وَإِذَا قَلُّوا أَخَّرَ، وَالصُّبْحَ يَغْلِسُ

22- بَابُ فَضْلِ الْعِشَاءِ

566 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ، قَالَتْ: أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ بِالْعِشَاءِ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَفْشُو الْإِسْلَامَ، فَلَمْ يَخْرُجْ حَتَّى قَالَ عُمَرُ: نَامَ النَّسَاءُ وَالصَّبِيَّانُ، فَخَرَجَ فَقَالَ لِأَهْلِ الْمَسْجِدِ: مَا

يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرُكُمْ

لوگوں سے فرمایا: تمہارے علاوہ زمین پر بسنے والا کوئی اس کے انتظار میں نہیں ہے۔

567 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

ابو بردہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اور عشتیٰ میں میرے ساتھ آنے والوں نے بقیع بطحان میں پڑاؤ ڈالا ہوا تھا اور نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں رونق افروز تھے۔ پس ہم میں سے ہر ایک شخص باری باری روز رات کو نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں عشاء کے وقت حاضر ہوتا۔ ایک روز میں اور میرے ساتھی نے نبی کریم ﷺ کو اس حال میں پایا کہ آپ اپنے کسی کام میں مشغول تھے اور نماز میں تاخیر فرمادی حتیٰ کہ آدھی رات گزر گئی۔ پھر نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور انہیں نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہو گئے تو حاضرین سے فرمایا: اپنی جگہ پر رہنا۔ خوشخبری ہو کہ تم پر اللہ کا انعام ہے، بے شک لوگوں میں سے تمہارے علاوہ کوئی ایک بھی نہیں جو اس نماز کو اس وقت پڑھتا ہو یا فرمایا کہ اس وقت تمہارے علاوہ کسی نے بھی پڑھی۔ علم نہیں کہ دونوں میں سے کون سا کلمہ فرمایا۔ حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا کہ ہم واپس لوٹے اور رسول اللہ ﷺ سے یہ سن کر خوش تھے۔

أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَأَصْحَابِي الَّذِينَ قَدِمُوا مَعِيَ فِي السَّهِيْنَةِ نُزُولًا فِي بَقِيعِ بَطْحَانَ، وَالتَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ، فَكَانَ يَتَنَاقَبُ التَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ كُلَّ لَيْلَةٍ نَفَرٌ مِنْهُمْ، فَوَافَقَنَا التَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَصْحَابِي، وَلَهُ بَعْضُ الشُّغْلِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ، فَأَعْتَمَ بِالصَّلَاةِ حَتَّى أَجْهَازَ اللَّيْلَ، ثُمَّ خَرَجَ التَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهِمْ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ، قَالَ لِمَنْ حَضَرَهُ: عَلَى رِسَالِكُمْ، أَتَبَرُّوا، إِنْ مِنْ نِعْمَةِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ، أَلَا لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يُصَلِّي هَذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ أَوْ قَالَ: مَا صَلَّى هَذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ لَا يَنْدِي أَعْيُ الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ، قَالَ أَبُو مُوسَى فَرَجَعْنَا، فَقَرَحْنَا بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

23- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ

النُّومِ قَبْلَ الْعِشَاءِ

568 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

عشاء سے پہلے سونا

نا پسندیدہ ہے

محمد بن سلام، عبد الوہاب ثقفی، خالد خداء ابو المنہال، حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز عشاء سے پہلے سونے اور اس

عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَالِدُ الْحَدَّادُ، عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ، عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ كَعْدِ بَاتِينَ كَرْنِ كَوْمَرُوهُ جَانْتِ تَحِي۔
وَالْحَدِيثُ بَعْدَهَا

24- بَابُ النَّوْمِ قَبْلَ

الْعِشَاءِ لِمَنْ غَلِبَ

غلبہ کی صورت میں

عشاء سے پہلے سونا

569- حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ بْنُ سُلَيْمَانَ هُوَ ابْنُ بِلَالٍ،

قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَرٍّ، عَنْ سُلَيْمَانَ هُوَ ابْنُ بِلَالٍ،

قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، أَخْبَرَنِي ابْنُ

شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَعْتَمَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ حَتَّى

تَأْدَاهُ عُمَرُ: الصَّلَاةُ تَأْمَرُ النِّسَاءَ وَالصَّبِيَّانَ فَخَرَجَ

فَقَالَ: مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرُكُمْ

، قَالَ: وَلَا يُصَلِّي يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِالْمَدِينَةِ، وَكَانُوا

يُصَلُّونَ فِيهَا بَيْنَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَعُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ

الْأَوَّلِ

570- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ غَيْلَانَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ:

أَخْبَرَنِي تَافِعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُغِلَ عَنْهَا لَيْلَةً،

فَأَخَّرَهَا حَتَّى رَقَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا،

ثُمَّ رَقَدْنَا، ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا، ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ

أَهْلِ الْأَرْضِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ غَيْرُكُمْ وَكَانَ ابْنُ

عُمَرَ: لَا يَبَالِي أَقْدَمَهَا أَمْ أَخَّرَهَا، إِذَا كَانَ لَا يُمْسِي

أَنْ يَغْلِبَهُ النَّوْمُ عَنْ وَقْتِهَا، وَكَانَ يَرْقُدُ قَبْلَهَا

ایوب بن سلیمان، ابوبکر، سلیمان، صالح بن

کیسان، ابن شہاب، عروہ سے مروی ہے کہ حضرت

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول

اللہ ﷺ نے نماز عشاء میں تاخیر فرمادی حتیٰ کہ حضرت

عمر نے آواز دی: نماز، عورتیں اور بچے سو گئے۔

آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: تمہارے علاوہ

اہل زمین میں سے کوئی ایک بھی اس کے انتظار میں نہیں

ہے۔ ایک راوی کا بیان ہے کہ اُن دنوں نماز صرف مدینہ

منورہ میں پڑھی جاتی تھی اور لوگ اسے شفق کے چھا

جانے سے تہائی رات تک پڑھا کرتے تھے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی

ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات کسی کام میں مشغول

رہے اور اس (نماز عشاء) میں تاخیر فرمادی حتیٰ کہ ہم مسجد

میں سو گئے۔ پھر جاگے پھر سو گئے۔ پھر جاگے تو نبی

کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اہل

زمین میں سے کوئی ایک بھی نہیں جو تمہارے علاوہ اس

نماز کے انتظار میں ہو۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنہ اس میں جلدی کرنے یا دیر کرنے میں کوئی حرج نہ

جانتے تھے اور غلبہ کی صورت میں اس سے پہلے سونے

میں خوف محسوس نہیں کرتے تھے۔

571- قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: وَقَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعِشَاءِ، حَتَّى رَقَدَ النَّاسُ وَاسْتَيْقَظُوا، وَرَقَدُوا وَاسْتَيْقَظُوا، فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: الصَّلَاةُ - قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: - فَخَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ الْآنَ، يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً، وَاضِعًا يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ، فَقَالَ: لَوْلَا أَنِ اشْتَقَى عَلَى أُمَّتِي، لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوَهَا هَكَذَا فَاسْتَفَبْتُ عَطَاءً كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ يَدَهُ، كَمَا أَنْبَأَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَبَدَّدَ لِي عَطَاءٌ بَيْنَ أَصَابِعِهِ شَيْئًا مِنْ تَبْدِيدِهِ، ثُمَّ وَضَعَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ عَلَى قَرْنِ الرَّأْسِ، ثُمَّ صَمَّهَا بِمِزْهَا كَذَلِكَ عَلَى الرَّأْسِ، حَتَّى مَسَّتْ إِبْهَامُهُ طَرَفَ الْأُذُنِ، بِمَا يَلِي الْوَجْهَ عَلَى الصُّدُغِ، وَتَاحِيَةِ اللَّحْيَةِ، لَا يَقْصُرُ وَلَا يَنْطُشُ إِلَّا كَذَلِكَ، وَقَالَ: لَوْلَا أَنِ اشْتَقَى عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوَهَا هَكَذَا

ابن جریج عطاء سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: ایک رات رسول اللہ ﷺ نے نماز عشاء میں تاخیر فرمادی حتیٰ کہ لوگ سو گئے۔ جاگے اور سو گئے۔ پھر جاگے تو حضرت عمر نے کھڑے ہو کر عرض کی: نماز۔ عطاء سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: پس نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے۔ گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ سر مبارک سے پانی ٹپک رہا ہے اور دست مبارک سر پر رکھا ہوا ہے۔ فرمایا کہ اگر میں اپنی اُمت کے لیے دشوار نہ جانتے تو انہیں اس وقت نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔ پس عطاء نے اُسی طرح ہاتھ رکھا جیسے نبی کریم ﷺ نے اپنے سر اقدس پر ہاتھ رکھا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا تھا۔ عطاء نے اپنی انگلیوں کو کچھ الگ الگ کیا۔ پھر اُن انگلیوں کے پورے سر کے ایک جانب رکھے اور انہیں ملا کر سر پر پھیرا حتیٰ کہ اُن کا انگوٹھا اُن کے کان کی لو سے مل گیا جو کنپٹی اور ریش کے کنارے سے ملتی ہے جب آپ پانی نہوڑتے اور جلدی چاہتے تو اسی طرح کیا کرتے تھے اور فرمایا کہ اگر میں اپنی اُمت کے لیے دشوار نہ جانتا تو انہیں اسی طرح نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔

عشاء کا وقت نصف

رات تک ہے

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اس میں دیر کرنا بہتر جانتے تھے۔

حمید الطویل سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ

25- بَابُ وَقْتِ الْعِشَاءِ

إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ تَأْخِيرَهَا

572- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ الْمُحَارِبِيُّ، قَالَ:

571- صحيح مسلم: 1450، سنن نسائي: 531، 530

572- انظر الحديث: 5869، 847، 661، 600

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک بار نبی کریم ﷺ نے عشاء کی نماز میں نصف رات تک تاخیر فرمائی۔ پھر نماز پڑھ کر فرمایا: لوگ نماز پڑھ کر سو گئے لیکن تم نماز میں تھے جب تک اس کے انتظار میں رہے۔ ابن مریم نے یہ بھی کہا کہ خبر دی ہمیں یحییٰ بن ایوب، حمید نے حضرت انس سے سنا: گویا آج رات بھی میں آپ ﷺ کی انگلی کی چمک کو دیکھ رہا ہوں۔

نماز فجر کی فضیلت

قیس سے مروی ہے کہ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر تھے جب کہ آپ نے چودھویں کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا: جلد تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جیسے اسے دیکھتے ہو بغیر کسی دشواری کے یا اس کے دیکھنے میں تمہیں کوئی دشواری پیش نہیں آتی۔ اگر تم سے ہو سکے اور مغلوب نہ ہو جاؤ سورج طلوع ہونے سے پہلی نماز اور سورج غروب ہونے سے پہلی نماز سے تو انہیں ضرور پڑھنا۔ پھر آپ نے کہا: پس پاکی بیان کرو اپنی رب کی تعریف کے ساتھ سورج طلوع ہونے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے۔ امام ابو عبد اللہ بخاری، ابن شہاب اسمعیل، قیس، حضرت جریر، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے رب کو نمایاں طور پر دیکھو گے۔

ابوبکر بن ابوموسیٰ نے اپنے والد ماجد سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دو ٹھنڈی نمازیں پڑھیں وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ ابن رجاء، ہمام، ابو حمزہ کو ابوبکر بن عبد اللہ بن قیس نے اسی طرح خبر

حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْكَلْبِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أَكْبَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ، ثُمَّ صَلَّى، ثُمَّ قَالَ: قَدْ صَلَّى النَّاسُ وَقَامُوا، أَمَا إِنَّكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا أَنْتُمْ بِمُوهَا، وَزَادَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْصِ خَاتَمِهِ لَيْلَتَيْنِ

26- بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ

573 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ

إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ، قَالَ لِي جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَبْرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، فَقَالَ: أَمَا إِنَّكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرُونَ هَذَا، لَا تُضَامُونَ - أَوْ لَا تُضَاهَوْنَ - فِي رُؤُوسِهِ فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا، فَافْعَلُوا ثُمَّ قَالَ: وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا

574 - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

هَمَّامٌ، حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلَّى الْبَرَكَتَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَقَالَ ابْنُ

رَجَاءٌ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ أَخْبَرَهُ بِهَذَا،

574 م- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ، حَدَّثَنَا

هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

27- بَابُ وَقْتِ الْفَجْرِ

575 م- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، حَدَّثَهُ: "أَنَّهُمْ تَسَخَّرُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ، قُلْتُ: كَمْ بَيْنَهُمَا، قَالَ: قَدَرُ خَمْسِينَ أَوْ سِتِّينَ"، يَعْنِي آيَةً

576 م- حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ، سَمِعَ رَوْحَ بْنَ

عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ: تَسَخَّرَا فَلَمَّا فَرَّخَا مِنْ سُجُودِهِمَا، قَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَصَلَّى، قُلْنَا لِأَنَسٍ: كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَغِهِمَا مِنْ سُجُودِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلَاةِ، قَالَ: قَدَرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً

577 م- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، عَنْ

أَخِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَارِمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ

574 م- صحيح مسلم: 1437, 1436

575- انظر الحديث: 1921 'صحيح مسلم: 2547, 2548' سنن ترمذي: 703, 704 'سنن

لساني: 2154, 2155 'سنن ابن ماجه: 1694

576- انظر الحديث: 1134 'سنن لساني: 2156

577- انظر الحديث: 1920

اسحاق، حبان، ہمام، ابو حمزہ، ابو بکر بن عبد اللہ بن کے والد ماجد سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مذکورہ حدیث کے مطابق فرمایا۔

نماز فجر کا وقت

حضرت انس کو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ سحری کھائی۔ پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ میں (حضرت انس) نے کہا کہ دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ فرمایا کہ پچاس سے ساٹھ آیتوں کی تلاوت کا فاصلہ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اور حضرت زید بن ثابت نے سحری کھائی۔ جب سحری سے فارغ ہوئے تو نبی کریم ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھی۔ ہم نے حضرت انس سے کہا کہ ان کے سحری سے فارغ ہونے اور نماز میں شامل ہونے میں کتنا وقفہ تھا؟ فرمایا کہ اتنا وقفہ کہ کوئی شخص پچاس آیتیں تلاوت کر لے۔

ابو حازم نے حضرت بکر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اپنے گھر والوں کے ساتھ

سحری کھایا کرتا۔ پھر جلدی کرتا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز فجر پڑھ سکوں۔

سَعْدٌ يَقُولُ: كُنْتُ أَسْعُرُ فِي أَهْلِ، ثُمَّ يَكُونُ سُرْعَةً بِي، أَنْ أُدْرِكَ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یحییٰ بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں خبر دی کہ: ہم مسلمانوں کی عورتیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز فجر میں شامل ہونے کے لیے چادروں میں لپیٹی ہوئی حاضر ہوا کرتی تھیں۔ جب نماز سے فارغ ہو جاتیں تو اپنے گھروں کو واپس لوٹ آتیں اور اندھیرے کے سبب کوئی انہیں پہچان نہ سکتا تھا۔

578 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ، قَالَتْ: كُنَّ نِسَاءُ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ مُتَلَفِعَاتٍ بِمُرْطُطِهِنَّ، ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ حِينَ يَقْضِيَنَّ الصَّلَاةَ، لَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْغُلَامِ

جس نے نماز فجر کی ایک رکعت پائی

28- بَابُ مَنْ أُدْرِكَ مِنَ الْفَجْرِ رَكْعَةً

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، زید بن اسلم، عطاء بن یسار اور بُسر بن سعید اور اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے سورج طلوع ہونے سے قبل صبح کی ایک رکعت پائی تو اُس نے صبح کی نماز پالی اور جس نے سورج غروب ہونے سے قبل عصر کی ایک رکعت پالی اُس نے نماز عصر پالی۔

579 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، وَعَنِ الْأَعْرَجِ يُحَدِّثُونَهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أُدْرِكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَقَدْ أُدْرِكَ الصُّبْحُ، وَمَنْ أُدْرِكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَقَدْ أُدْرِكَ الْعَصْرُ

جس نے نماز کی ایک رکعت پائی

29- بَابُ مَنْ أُدْرِكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اُس نے وہ نماز پالی۔

580 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أُدْرِكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ، فَقَدْ أُدْرِكَ الصَّلَاةُ

579- راجع الحديث: 556، صحيح مسلم: 1373، سنن ترمذی: 186، سنن نسائی: 516، سنن ابن ماجہ: 699

580- راجع الحديث: 556، صحيح مسلم: 1370، 1372، سنن ابو داؤد: 1121، سنن نسائی: 552

30- بَابُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ

حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ

581- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: شَهِدَ عِنْدِي رَجُلٌ مَرَضِيٌّ وَارْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَّى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَشْرُقَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ.

فجر کے بعد نماز حتیٰ کہ

آفتاب بلند ہو جائے

ابوالعالیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میرے پاس پسندیدہ حضرات نے گواہی دی اور میرے نزدیک اُن میں سب سے پسندیدہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے صبح کی نماز کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا حتیٰ کہ سورج چمکنے لگے اور عصر کے بعد حتیٰ کہ غروب ہو جائے

مسدد، یحییٰ، شعبہ، قتادہ، ابوالعالیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: مجھ سے یہ حدیث کتنے ہی حضرات نے مروی کی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورج طلوع ہوتے وقت اور غروب ہوتے وقت نماز کا ارادہ نہ کیا کرو۔

راوی کا بیان ہے کہ حدیث مروی کی مجھ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب سورج کا کنارہ طلوع ہو جائے تو نماز کو مؤخر کر دو، حتیٰ کہ بلند ہو جائے اور جب سورج کا کنارہ غروب ہو جائے تو نماز میں تاخیر کر دو، حتیٰ کہ چھپ

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَاسٌ بِهَذَا

582- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَخْرُؤَا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا

583- وَقَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخْرِجُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَرْتَفِعَ، وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخْرِجُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغِيبَ تَابِعُهُ عَبْدَةُ

581- صحیح مسلم: 1919، 1918، سنن ابوداؤد: 1276، سنن ترمذی: 183، سنن نسائی: 561، سنن ابن

ماجہ: 1250

582- انظر الحديث: 3273، 1629، 1192، 589، 585، صحیح مسلم: 1923، 1922، سنن نسائی: 570

583- انظر الحديث: 3272، راجع الحديث: 582

ہو جائے۔ عہدہ نے اس کی متابعت کی ہے۔

عُبَید بن اسماعیل، ابو اسامہ، عبید اللہ، ضعیف،
عبدالرحمن، حفص بن عاصم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو
تجارتوں، دو لباسوں اور دو نمازوں سے ممانعت فرمائی۔
ایک فجر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا حتیٰ کہ سورج
طلوع ہو جائے اور دوسرے عصر کے بعد حتیٰ کہ سورج
غروب ہو جائے۔ اشتمال صماء یعنی ایک ہی کندھے پر
کپڑا ڈال لینے اور احتباء سے کہ ایک کپڑے میں اس
طرح لپٹنا کہ شرمگاہ برہنہ رہے اور منابذہ و ملاسہ کے
طریقہ بیچ سے ممانعت۔

سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھنے کا
قصد نہ کرے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی سورج طلوع
ہوتے وقت اور سورج غروب ہوتے وقت نماز پڑھنے کا
ارادہ نہ کرے۔

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، صالح، ابن
شہاب، عطاء بن یزید جندی، حضرت ابوسعید خدری رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ
کو فرماتے ہوئے سنا: صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ
کہ سورج بلند ہو جائے اور نماز عصر کے بعد کوئی نماز نہیں
حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے۔

584 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي
أَسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: "أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعَتَيْنِ،
وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ صَلَاتَيْنِ: نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ
بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى
تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَعَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَاءِ، وَعَنِ
الِإِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ يُفْطِي بِفَرْجِهِ إِلَى السَّمَاءِ،
وَعَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمَلَامَةِ"

31- بَاب: لَا تُتَحَرَّى الصَّلَاةُ

قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ

585 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ:
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَتَحَرَّى أَحَدُكُمْ،
فِي صَلَاتِهِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا

586 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ الْجُنْدِيُّ، أَنَّهُ
سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ
حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى

584- راجع الحديث: 368، صحيح مسلم: 3782، سنن نسائي: 4529، سنن ابن ماجه: 3560، 2169، 1248

585- راجع الحديث: 582، صحيح مسلم: 1921

586- انظر الحديث: 1188، 1197، 1864، 1992، 1995، صحيح مسلم: 1920، سنن نسائي: 566

تَغْيِيبِ الشَّمْسِ

587 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي الثَّيَّاجِ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ أَبَانَ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: إِنَّكُمْ لَتُصَلُّونَ صَلَاةً لَقَدْ صَوَّبْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيَهَا، وَلَقَدْ نَهَى عَنْهَا، يَعْنِي: الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

588 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: "نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاتَيْنِ: بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ"

32- بَابُ مَنْ لَمْ يَكْرِهَ الصَّلَاةَ

إِلَّا بَعْدَ الْعَصْرِ وَالْفَجْرِ
رَوَاهُ عُمَرُ، وَابْنُ عُمَرَ، وَأَبُو سَعِيدٍ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ

589 - حَدَّثَنَا أَبُو الثُّعْبَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ تَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: "أَصَلَّى كُنَّا رَأَيْتُ أَصْحَابِي يُصَلُّونَ: لَا أَتْنَهَى أَحَدًا يُصَلِّي بِلَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ مَا شَاءَ، غَيْرَ أَنْ لَا تَحْرَوْا طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا"

حُمران بن ابان سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم یہ نماز پڑھتے ہو حالانکہ ہم رسول اللہ ﷺ کی صحبت بابرکت میں رہے لیکن ہم نے آپ کو کبھی یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا بلکہ اس سے ممانعت فرمائی یعنی عصر کے بعد دو رکعتوں سے۔

حفص بن عاصم سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے دو نمازوں سے ممانعت فرمائی یعنی فجر کے بعد حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے اور عصر کے بعد حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے۔

جو نماز پڑھنے میں کراہت نہ جانے

مگر عصر اور فجر کے بعد

اسے مروی کیا ہے حضرت عمر، حضرت ابن عمر، حضرت ابوسعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں اسی طرح نماز پڑھتا ہوں جیسے میں نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھتے دیکھا۔ میں کسی کورات یا دن میں نماز پڑھنے سے منع نہیں کرتا، جو جب بھی چاہے جب کہ وہ سورج کے طلوع اور غروب کے وقت نماز کا ارادہ نہ کریں۔

587- النظر الحديث: 3766

588- راجع الحديث: 584

589- راجع الحديث: 582، صحيح مسلم: 3375

33- بَاب: مَا يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ

مِنَ الْفَوَائِتِ وَمَنْحُوهَا

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ كُرَيْبٌ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، صَلَّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ، وَقَالَ: شَغَلَنِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ

590 - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدُ بْنُ أُمِّمَنْ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ، قَالَتْ: وَالَّذِي كُفَّ بِهٖ مَا تَرَكُوهَا حَتَّى لَيْحَ اللَّهِ، وَمَا لَيْحُ اللَّهِ تَعَالَى حَتَّى تُقْلَ عَنِ الصَّلَاةِ، وَكَانَ يُصَلِّي كَيِّدًا مِنْ صَلَاتِهِ قَاعِدًا - تَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ - وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا، وَلَا يُصَلِّيهِمَا فِي الْمَسْجِدِ، خِشَافَةً أَنْ يُقْلَ عَلَى أُمَّتِهِ، وَكَانَ يُحِبُّ مَا يُخَفِّفُ عَنْهُمْ

591 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، قَالَتْ عَائِشَةُ: ابْنُ أَخْتِي مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطْرًا

592 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: "رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُهُمَا يَرَا وَلَا عَلَابِيَّةً: رَكْعَتَانِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ

عصر کے بعد قضا وغیرہ

نماز پڑھنا

کریب نے حضرت ام سلمہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عصر کے بعد دو رکعتیں ادا فرمائیں اور فرمایا کہ مجھے عبد القیس کے لوگوں نے مشغول رکھا اور ظہر کے بعد دو رکعتیں نہ پڑھ سکا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جو اپنے محبوب کو لے گئی، آپ نے انہیں کبھی ترک نہ فرمایا حتیٰ کہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اور جب آپ ﷺ پر نماز دشوار ہو گئی تو آپ اپنی نماز کا بیشتر حصہ بیٹھ کر پڑھنے لگے یعنی عصر کے بعد دو رکعتیں۔ نبی کریم ﷺ انہیں پڑھتے لیکن مسجد میں نہ پڑھتے تاکہ آپ کی امت پر شاق نہ ہو جائے اور آپ اُن کے لیے آسانی کو پسند فرماتے تھے۔

ہشام کے والد ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اے بھتیجے! نبی کریم ﷺ نے عصر کے بعد دو رکعتوں کو کبھی نہ چھوڑا۔

موسیٰ بن اسماعیل، عبد الواحد شیبانی عبد الرحمن بن اسود، ان کے والد ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: دو رکعتوں کو رسول اللہ ﷺ نے خلوت اور جلوت میں ترک نہ فرمایا۔ دو رکعتیں صبح کی نماز سے پہلے اور دو رکعتیں عصر کے بعد۔

590- انظر الحديث: 1631, 593, 592, 591

591- راجع الحديث: 590، صحيح مسلم: 573

592- راجع الحديث: 590، صحيح مسلم: 1933، سنن نسائي: 576

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

العصر

593 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزْرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: رَأَيْتُ الْأَسْوَدَ وَمَسْرُوقًا، شَهِدَا عَلَى عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي فِي يَوْمٍ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا صَلَّى رَكَعَتَيْنِ

محمد بن عروہ، شعبہ، ابو اسحاق، اسود اور مسروق سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جب عصر کے بعد میرے پاس تشریف لاتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔

34- بَابُ التَّبَكُّيرِ بِالصَّلَاةِ

فِي يَوْمٍ غَيْمٍ

594 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، أَنَّ أَبَا التَّيْلِحِ حَدَّثَهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ، فَقَالَ: بَكِّرُوا بِالصَّلَاةِ، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ حَبِطَ عَمَلُهُ

ابر آلود دن میں نماز کی

جلدی کرنا

معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ بن ابوکثیر، ابو قلابہ، ابو التلیح سے مروی ہے کہ ہم ایک ابر آلود دن میں حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ تھے۔ فرمایا کہ نماز میں جلدی کرو کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: جس نے نماز عصر چھوڑی اُس کے عمل رائیگاں ہو گئے۔

35- بَابُ الْأَذَانِ بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ

595 - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سِرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً، فَقَالَ: بَعْضُ الْقَوْمِ: لَوْ عَرَّسَتْ بَنَاتُ رَسُولِ اللَّهِ، قَالَ: أَخَافُ أَنْ تَتَأَمَّوْا عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ بِلَالٌ: أَنَا أَوْ قُطُكُمُ، فَأَضْطَجَعُوا، وَأَسْتَدَّ بِلَالٌ ظَهْرَهُ إِلَى رَاحِلَتِهِ، فَعَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَنَامَ، فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

وقت گزرنے کے بعد اذان کہنا

عبد اللہ بن ابوقتادہ سے مروی ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ رات کے وقت سفر کر رہے تھے۔ کچھ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کاش! آپ بھی ہمارے ساتھ آرم فرمائیے۔ فرمایا: مجھے خوف ہے کہ کہیں تم نماز سے نہ رہ جاؤ۔ حضرت بلال نے کہا: میں آپ لوگوں کو جگا دوں گا۔ سب لیٹ گئے اور حضرت بلال نے بھی سواری سے اپنی پشت لگالی۔ اُن کی آنکھیں اُن پر بوجھل اور سو گئے۔ پس نبی

593- راجع الحديث: 590، صحيح مسلم: 1934، سنن ابوداؤد: 1279، سنن نسائي: 575

594- راجع الحديث: 553

595- سنن ابوداؤد: 440، 439

کریم ﷺ بیدار ہوئے جب کہ سورج کا کنار اطلوع ہو چکا تھا۔ فرمایا کہ اے بلال! تم نے کیا کہا تھا؟ عرض کی کہ ایسی نیند مجھ پر کبھی نہ طاری کی گئی تھی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب چاہا تمہاری روحوں کو قبض کر لیا اور جب چاہا تمہاری جانب واپس لوٹا دیا۔ اے بلال! کھڑے ہو جاؤ اور لوگوں کو نماز کے لیے بلاؤ۔ پس وضو کیا اور جب سورج بلند اور سفید ہو گیا تو کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔ جس نے وقت گزرنے کے بعد لوگوں کو

باجماعت نماز پڑھائی

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ خندق کے دن سورج غروب ہونے کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور کفار قریش کو برا بھلا کہنے لگے۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نماز عصر نہ پڑھ سکا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میں نے بھی نہیں پڑھی۔ پس وہ بطحان کی جانب کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے نماز کے لیے وضو فرمایا اور ہم نے بھی کیا۔ پس سورج غروب ہونے کے بعد نماز عصر پڑھی۔ پھر اس کے بعد نماز مغرب پڑھی۔

جو نماز پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آئے

پڑھ لے اور اسی نماز کو پڑھے

ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ جس نے ایک ہی نماز کا

بیس سال تک اعادہ نہ کیا تو اسی ایک نماز کو پڑھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جسے نماز پڑھنا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ، فَقَالَ: يَا بِلَالُ، أَيْنَ مَا قُلْتَ؟ قَالَ: مَا أَلْقَيْتُ عَلَى نَوْمَةٍ مِنْهَا قَطُّ، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ، وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ حِينَ شَاءَ، يَا بِلَالُ، ثُمَّ فَأَذِّنْ بِالنَّاسِ بِالصَّلَاةِ فَتَوَضَّأُوا، فَلَمَّا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَاضَتْ، قَامَ فَصَلَّى

36- بَابُ مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ

جَمَاعَةً بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ

596 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، جَاءَ يَوْمَ الْحَنْدَقِ، بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كِدْتُ أَصِلِي الْعَصْرَ، حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللَّهِ مَا صَلَّيْتُمَا فَقُمْنَا إِلَى بَطْحَانَ، فَتَوَضَّأُوا لِلصَّلَاةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا، فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ

37- بَابُ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّ إِذَا

ذَكَرَ، وَلَا يُعِيدُ إِلَّا تِلْكَ الصَّلَاةَ

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: مَنْ تَرَكَ صَلَاةً وَاحِدَةً عَشْرِينَ سَنَةً، لَمْ يُعِدْ إِلَّا تِلْكَ الصَّلَاةَ الْوَاحِدَةَ

597 - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، وَمُوسَى بْنُ

إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

یاد نہ رہے تو جب یاد آئے پڑھ لے۔ اس کا کفارہ نہیں ہے مگر یہی ”ترجمہ کنز الایمان: اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ (پارہ ۱۶، طہ: ۱۳)۔“۔ حبان، ہمام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح مروی کی ہے۔

قضا نمازوں کو ترتیب سے پڑھنا

مسند، یحییٰ، ہشام، یحییٰ بن ابوکثیر، ابوسلمہ سے مروی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: غزوہ خندق کے دن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کفار کو برا بھلا کہنے لگے کہ میں نماز عصر نہ پڑھ سکا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم بطحان میں اترے اور سورج غروب ہونے کے بعد نماز پڑھی پھر نماز مغرب پڑھی۔

عشاء کے بعد باتیں کرنا

ناپسندیدہ ہے

ابو المنہال سے مروی ہے کہ میں اپنے والد ماجد کے ساتھ حضرت ابوہریرہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ والد محترم نے عرض کی کہ ہمیں بتائیے کہ رسول اللہ ﷺ فرض نماز کو کیسے پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ جس کو تم پہلی نماز کہتے ہو اُسے زوال کے بعد پڑھا کرتے تھے اور عصر کی نماز اس وقت پڑھتے کہ کوئی اپنے گھر والوں کے پاس مدینہ منورہ کے آخری

أَنَسَ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَهَا، لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ (وَأَلِّمِ الصَّلَاةَ لِلذَّكْرِ) (طه: 14)، قَالَ مُوسَى: قَالَ هَمَامٌ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: بَعْدَ: وَأَلِّمِ الصَّلَاةَ لِلذَّكْرِ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ حَبَانٌ: حَدَّثَنَا هَمَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

38- بَابُ قَضَاءِ الصَّلَاةِ الْأُولَى فَالْأُولَى

598 - حَدَّثَنَا مُسْنَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى

الْقَطَّانُ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: "جَعَلَ عُمَرُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَسُبُّ كُفَّارَهُمْ، وَقَالَ: مَا كُنْتُ أَصَلِّي الْعَصْرَ حَتَّى غَرَبَتْ، قَالَ: فَتَرَلْنَا بَطْحَانَ، فَصَلَّى بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ"

39- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ

السَّهْرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

599 - حَدَّثَنَا مُسْنَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى،

قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُنْهَالِ، قَالَ: انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي إِلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ، فَقَالَ لَهُ أَبِي: حَدِّثْنَا كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ؟ قَالَ: "كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ - وَهِيَ الَّتِي تَدْعُوْنَهَا الْأُولَى - حِينَ تَدْخُلُ الشَّمْسُ، وَيُصَلِّي الْعَصْرَ، ثُمَّ يَرْجِعُ أَحَدُنَا إِلَى أَهْلِهِ

کنارے تک جا کر واپس لوٹ آتا تو سورج ابھی روشن ہوتا اور مغرب کے بارے میں جو فرمایا وہ مجھے یاد نہ رہا اور عشاء میں دیر کرنے کو آپ ﷺ پسند فرماتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ اس سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کو نا پسند فرماتے اور آپ صبح کی نماز پڑھ کر ایسے وقت فارغ ہوتے کہ ہم میں سے ہر کوئی اپنے ساتھی کو پہچان لیتا اور ساٹھ سے سو آیتیں تک تلاوت فرماتے۔

عشاء کے بعد فقہ

اور بھلائی کی باتیں کرنا

قرۃ بن خالد سے مروی ہے کہ ہم نے حسن بصری کا انتظار کیا لیکن انہوں نے تاخیر کر دی، حتیٰ کہ اُن کے اُٹھنے کا وقت ہو گیا۔ وہ تشریف لائے اور فرمایا کہ ہمیں ان ہمایوں نے بلالیا تھا۔ پھر ارشاد ہوا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک رات ہم نبی کریم ﷺ انتظار کرتے رہے حتیٰ کہ آدھی رات ہو گئی۔ آپ ﷺ تشریف لائے اور ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: لوگ نماز پڑھ کر سو بھی گئے اور تم مسلسل نماز میں ہی رہے جب سے نماز کے انتظار میں ہو۔ حسن بصری کا قول ہے کہ لوگ ہمیشہ خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک خیر کے منتظر رہیں گے۔ قرہ نے کہا کہ حضرت انس کی یہ حدیث مرفوع ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی ظاہری حیات کے آخر

فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ - وَلَسِيْتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ - قَالَ: وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ قَالَ: وَكَانَ يَكْرَهُ الْقَوْمَ قَبْلَهَا، وَالْحَدِيثُ بَعْدَهَا. وَكَانَ يَنْقُتِلُ مِنْ صَلَاةِ الْعَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ أَحَدًا جَلِيْسَهُ. وَيَقْرَأُ مِنَ السِّتِّينَ إِلَى الْهَائَةِ"

40- بَابُ السَّهْرِ فِي الْفِقْهِ

وَالْخَيْرُ بَعْدَ الْعِشَاءِ

600 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنْفِيُّ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: انْتَقَرْنَا الْحَسَنَ وَرَأَيْتُ عَلَيْنَا حَتَّى قَرُبْنَا مِنْ وَقْتِ قِيَامِهِ، فَجَاءَ فَقَالَ: دَعَاكَ جِزَانُكَ هَؤُلَاءِ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: انْتَقَرْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، حَتَّى كَانَ شَطْرُ اللَّيْلِ يَبْلُغُهُ، فَجَاءَ فَصَلَّى لَنَا، ثُمَّ خَطَبَنَا، فَقَالَ: أَلَا إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلُّوا ثُمَّ رَقَدُوا، وَإِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا انْتَقَرْتُمْ الصَّلَاةَ - قَالَ الْحَسَنُ - وَإِنَّ الْقَوْمَ لَا يَزَالُونَ يَخْتَرِ مَا انْتَقَرُوا الْخَيْرَ قَالَ قُرَّةُ: هُوَ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

601 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ

میں نماز عشاء پڑھی جب سلام پھیرا تو نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا: اپنی اس رات کو یاد رکھنا کیونکہ سو سال گزرنے پر آج جوزمین کی پیٹھ پر ہیں اُن میں سے کوئی بھی باقی نہ بچے گا۔ نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد کو سمجھنے میں بعض لوگوں سے وہ ہوا جو اس سو سال سے متعلقہ حدیثوں کو آگے بیان کرتے حالانکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ آج جوزمین کی پیٹھ پر ہیں اُن میں سے کوئی بھی باقی نہ رہے گا۔ اس سے آپ کی مراد یہ تھی کہ یہ قرن (صدی یا زمانہ) ختم ہو جائے گا۔

اہل خانہ اور مہمانوں کے ساتھ

عشاء کے بعد بات چیت کرنا

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اصحاب صفہ درویش صفت لوگ تھے، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس دو شخصوں کا کھانا ہو تو وہ تیسرا لے جائے اور چار کا ہو تو پانچواں یا چھٹا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین حضرات کو لے آئے اور نبی کریم ﷺ دس کو۔ فرمایا کہ میں، میرے والد ماجد اور والدہ محترمہ اور میں (ابو عثمان کو) نہیں جانتا کہ میری بیوی اور خادم بھی فرمایا کہ میرے اور حضرت ابوبکر کے گھر میں تھے اور حضرت ابوبکر نے شام کا کھانا نبی کریم ﷺ کے ہمراہ کھایا۔ پھر وہیں ٹہرے رہے حتیٰ کہ عشاء کی نماز پڑھی گئی۔ پھر واپس لوٹے اور وہیں ٹہرے رہے حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ نے آرام بھی فرما لیا۔ پھر کچھ رات گزرے تشریف لائے۔ اُن کی اہلیہ محترمہ نے عرض کی کہ آپ کو اپنے مہمانوں کے پاس

اللہ بن عمر، وأبو بکر ابن أبي حنيفة، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ، قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ، فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةٍ لَا يَبْقَى مَعَكُمْ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ قَوْلِ النَّاسِ فِي مَقَالَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَى مَا يَتَخَذُونَ مِنْ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ، عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ، وَإِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَبْقَى مَعَكُمْ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنَّهَا تَحْرِمُ ذَلِكَ الْقَرْنَ

41- بَابُ الشَّرِّ مَعَ

الضَّيْفِ وَالْأَهْلِ

602 - حَدَّثَنَا أَبُو الثُّعْبَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا

مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا أَبُو عُمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، أَنَّ أَصْحَابَ الضُّفَّةِ، كَانُوا أَكْأَسَا فُقَرَاءَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَنْهَبْ بِقَالِهِ، وَإِنْ أَزْبَغَ فَنَاقِمِشْ أَوْ سَادِشْ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِغَلَاظَةٍ، فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرَةٍ، قَالَ: فَهُوَ أَنَا وَأَبِي وَأُمِّي - فَلَا أُخْبِرِي قَالَ: وَامْرَأَتِي وَخَادِمٌ - بَيْنَنَا وَبَيْنَ بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَّى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لَبِثَ حَتَّى صَلَّيْتَ الْعِشَاءَ، ثُمَّ رَجَعَ، فَلَبِثَ حَتَّى تَعَشَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَطَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ، قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: وَمَا حَبَسَكَ عَنْ أَهْمِيَاكَ - أَوْ

قَالَ: طَيْبُكَ - قَالَ: أَوْ مَا عَشِيْتُمْ بِهِمْ؟ قَالَتُ:
أَبُو حَتَّى نَجِيءُ، قَدْ عُرِطُوا فَأَبُوا، قَالَ: فَلَذَهَبْتُ أَنَا
فَأَحْتَبَبْتُ، فَقَالَ يَا حَتَّى لَتَجِدَنَّ وَسْطَ، وَقَالَ: كُلُوا
لَا مَذِيْبًا، فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا، وَإِيْمُ اللَّهِ، مَا
كُنَّا نَأْكُلُ مِنْ لُقْمَةٍ إِلَّا رَتَبْنَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرَ مِنْهَا -
قَالَ: يَغِيي حَتَّى شَبِعُوا - وَصَارَتْ أَكْثَرُ مِمَّا كَانَتْ
قَبْلَ ذَلِكَ، فَتَنَظَّرَ إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا هِيَ كَمَا هِيَ أَوْ
أَكْثَرُ مِنْهَا، فَقَالَ لَا مَرَأِيَتْ: يَا أُنْحَتِ بَنِي فِرَاسٍ مَا
هَذَا؟ قَالَتُ: لَا وَقَرَّةٌ عَنِّي، لَيْسَ الْآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا
قَبْلَ ذَلِكَ بِقَلَابَةِ مَرَاتٍ، فَأَكَلْتُ مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ،
وَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ - يَغِيي يَمِيْنَةً -
ثُمَّ أَكَلْتُ مِنْهَا لُقْمَةً، ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ، وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ
قَوْمٍ عَقْدٌ فَتَطَى الْأَجَلَ، فَفَرَّقْنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا،
مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَنْتَ، اللَّهُ أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ
رَجُلٍ، فَأَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ، أَوْ كَمَا قَالَ

آنے سے کس چیز نے روکے رکھا؟ فرمایا کہ کیا انہیں کھانا
نہیں کھلایا؟ عرض کی کہ انہوں نے انکار کر دیا حتیٰ کہ آپ
آئیں حالانکہ پیش کیا گیا تھا مگر انکار کیا۔ راوی کا بیان
ہے کہ میں جا کر چھپ گیا۔ فرمایا: اے ناہنجار! اور بھی
سخت لفظ کہے اور فرمایا: کھاؤ تمہیں خوشی نہ ہو اور کہا کہ
میں اسے کبھی نہیں کھاؤں گا۔ خدا کی قسم ہم جو لقمہ بھی
اٹھاتے تو اس کے نیچے اس سے بہت زیادہ ہو جاتا۔
پس سب شکم سیر ہو گئے اور جو پہلے تھا اس سے بھی زیادہ
بچ رہ گیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
اس کی جانب دیکھا تو وہ اتنا ہی یا اس سے زیادہ تھا۔
پس اپنی اہلیہ سے فرمایا: اے نبی فراش! کی بہن! یہ کیا
ہے؟ عرض کی: میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم، اب تو
اس سے تین گنا بڑھ کر ہے۔ پس حضرت ابو بکر نے بھی
اس سے کھایا اور فرمایا کہ وہ قسم شیطان کی طرف سے
تھی۔ پھر اس میں سے ایک لقمہ کھا کر اُسے نبی
کریم ﷺ کی خدمت بابرکت میں لے گئے اور وہ
حضور ﷺ کے پاس رہا۔ ہمارے اور قوم کے درمیان
معادہ تھا جس کی میعاد ختم ہو گئی تو بارہ افراد اُن سے علیحدہ
ہو گئے اور ہر ایک کے ساتھ کتنے افراد تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ
بہتر جانتا ہے۔ پس اس میں سے اُن سب نے کھایا
جو کچھ فرمایا۔



اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

10- کتاب الاذان

اذان کا بیان

اذان کی ابتدا

ارشادِ ربانی ہے: ”ترجمہ کنز الایمان: اور جب تم نماز کے لئے اذان دو تو اسے ہنسی کھیل بناتے ہیں یہ اس لئے کہ وہ نرے بے عقل لوگ ہیں (پارہ ۶، ص ۵۸)“ نیز فرمایا ”ترجمہ کنز الایمان: جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن“

ابو قلابہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگوں نے آگ اور ناقوس کا ذکر کیا تو یہود و نصاریٰ یاد آ گئے۔ پس حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان دو دو دفعہ اور اقامت ایک ایک دفعہ کہیں۔

1- بَابُ بَدَلِ الْأَذَانِ

وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَإِذَا كَادَ يَكُونُ إِلَى الصَّلَاةِ اتَّخَذُوا هُزُؤًا وَلَعِبًا ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ)، وَقَوْلُهُ (إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ) (الجمعة: 9)

603- حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا حَالِدُ الْحَدَّادُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: ذَكَّرُوا النَّازِ وَالنَّاقُوسَ، فَذَكَّرُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى فَأَمَرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُؤَيِّرَ الْإِقَامَةَ

فائدہ: اذان کے لغوی معنی اعلان و اطلاع عام ہے۔ رب فرماتا ہے: ”وَإِذَا كَادَ يَكُونُ إِلَى الصَّلَاةِ“ اور فرماتا ہے: ”فَأَكْبَرُ مُؤَدِّئِيهَا“۔ شریعت میں خاص الفاظ سے نماز کی اطلاع کا نام اذان ہے۔ سب سے پہلی اذان ہے جبریل امین نے معراج کی رات بیت المقدس میں دی جب حضور نے سارے نبیوں کو نماز پڑھائی، مگر مسلمانوں میں ہجرت کے بعد اہل میں شروع ہوئی جس کا واقعہ آگے رہا ہے۔ (در مختار) خیال رہے کہ اذان نماز پنجگانہ اور جمعہ کے سوا کسی نماز کے لیے سنت نہیں۔ نماز کے علاوہ ۹ جگہ اذان کہنا مستحب ہے: بچے کے کان میں، آگ لگتے وقت، جنگ میں، جنات کے غلبہ کے وقت، غمزدہ اور غصے والے کے کان میں، مسافر جب راستہ بھول جائے، مرگی والے کے پاس، میت کو دفن کرنے کے بعد قبر پر۔ (در مختار، وراثی) مرقات میں ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ فرماتے ہیں ایک دن مجھے حضور نے غمگین پایا فرمایا اعلیٰ! اپنے کان میں کسی سے اذان کہلو، اذان نماز اسلامی شعار میں سے ہے اگر کوئی قوم اذان چھوڑ دے تو ان پر جہاد کیا جاسکتا ہے۔ خیال رہے کہ امام اعظم کے نزدیک اذان و تکبیر یکساں ہیں، تکبیر میں صرف ”قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ“ زیادہ ہے۔ (مرآۃ الناجح ج ۱ ص ۵۴۵)

604- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ سَمِعَ مَرُودِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

603- النظر الحديث: 3457, 607, 606, 605، صحيح مسلم: 839, 838, 837, 836، سنن

ابو داؤد: 509, 508، سنن ترمذی: 193، سنن نسائی: 626، سنن ابن ماجہ: 730, 729

604- سنن نسائی: 625، سنن ترمذی: 190

عنہا فرمایا کرتے: مسلمان جب مدینہ منورہ میں آئے تو نماز کے لیے اندازے سے اکھٹا ہو جایا کرتے اور اس کے لیے کوئی اعلان نہیں ہوتا تھا۔ ایک دن انہوں نے اس بارے میں بات کی۔ کچھ نے کہا کہ ہم نصاریٰ کی طرح ناقوس بجایا کریں اور کچھ نے کہا کہ یہود کی طرح سنگھ۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ کیا ہم ایک شخص کو مقرر نہ کر دیں تو نماز کا اعلان کیا کرے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! کھڑے ہو کر نماز کا اعلان کرو۔

اذان دو دو دفعہ ہے

سلیمان بن حرب، مہاد بن زید، سماک بن عطیہ، ایوب، ابو قلابہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک ایک دفعہ کہیں سوائے قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے۔

محمد بن سلام، عبد الوہاب ثقفی، خالد الحذاء، ابو قلابہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب لوگ زیادہ ہو گئے تو انہوں نے ذکر کیا کہ نماز کے وقت کی ایسی علامت مقرر کی جائے جس سے لوگوں کو علم ہو جائے۔ کچھ نے ذکر کیا کہ آگ جلائی جائے یا ناقوس بجایا جائے پس حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان کے کلمات دو دو دفعہ اور اقامت کے کلمات ایک ایک دفعہ کہیں۔

کلمات اقامت ایک ایک دفعہ سوائے
قد قامت الصلاة کے

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي تَائِفٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَقُولُ: كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَعَيَّنُونَ الصَّلَاةَ لَيْسَ يُنَادَى لَهَا، فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذَلِكَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارَى، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ بُوْعًا مِثْلَ قُرْنِ الْيَهُودِ، فَقَالَ عُمَرُ: أَوْلَا تَتَعَفَوْنَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بِلَالُ قُمْ فَتَادِ بِالصَّلَاةِ

2- بَابُ: الْأَذَانُ مَغْتَمِي مَغْتَمِي

605 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سَمَاعٍ بْنِ عَطِيَّةٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: أَمَرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُؤَيِّرَ الْإِقَامَةَ، إِلَّا الْإِقَامَةَ

606 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ قَالَ: ذَكِّرُوا أَنْ يَعْلَمُوا وَقْتُ الصَّلَاةِ بِشَيْءٍ يَغْرُقُوهُ، فَذَكِّرُوا أَنْ يُورُوا نَارًا، أَوْ يَطْرِبُوا نَاقُوسًا فَأَمَرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُؤَيِّرَ الْإِقَامَةَ

3- بَابُ: الْإِقَامَةُ وَاحِدَةٌ، إِلَّا قَوْلُهُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ہلال (رضی اللہ عنہ) کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان (میں کلمات) دہرائیں اور اقامت میں ایک دفعہ رکھیں۔

اذان کہنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اور اُس کی ریح خارج ہوتی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ اذان کی آواز سنائی نہیں دیتی۔ جب اذان مکمل ہو جاتی ہے تو واپس آتا ہے، حتیٰ کہ جب اقامت کہی جائے تو بھاگتا ہے اور مکمل ہو جائے تو واپس لوٹتا ہے اور آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں فلاں باتیں یاد کرو جو یاد نہیں ہوتیں اور آدمی کو یاد نہیں رہتا کہ کتنی نماز پڑھی ہے۔

بلند آواز سے اذان کہنا

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ اذان واضح ورنہ ایک جانب ہو جاؤ۔

عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابوصعصہ انصاری مازنی کے والد ماجد سے مروی ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ تم بکریوں اور جنگل کو محبوب رکھتے ہو جب تم اپنی بکریوں یا جنگل میں ہوا کرو تو نماز کے لیے اذان کہو اور خوب بلند آواز سے کہو کیونکہ مؤذن کی اذان کو جو بھی

607 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا حَالِدٌ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أُمِرَ بِهَلَالٍ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ، وَأَنْ يُؤَيِّرَ الْإِقَامَةَ قَالَ إِسْمَاعِيلُ: قَدْ كُتِبَ لِأَكُوبَ، فَقَالَ: إِلَّا الْإِقَامَةَ

4 - بَابُ فَضْلِ التَّأْذِينِ

608 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزَّكَاذِكَةِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَذْبَرَ الشَّيْطَانُ، وَلَهُ ضُرَاطٌ، حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ، فَإِذَا قُطِعَ النَّدَاءُ أَقْبَلَ، حَتَّى إِذَا نُوبَ بِالصَّلَاةِ أَذْبَرَ، حَتَّى إِذَا قُطِيَ التَّثْوِيْبُ أَقْبَلَ، حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ التَّرَى وَنَفْسِهِ، يَقُولُ: اذْكُرْ كَذَا، اذْكُرْ كَذَا، لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتَّى يَظُلَّ الرَّجُلُ لَا يَذْكُرُ كَمَا صَلَّى"

5 - بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالنِّدَاءِ

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: أَذِّنْ أَذَانًا سَمْعًا

وَأَلَا فَاعْتَرِلْنَا

609 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ السَّارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، قَالَ لَهُ: إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ، فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ، أَوْ بَادِيَتِكَ، فَأَذْنُكَ بِالصَّلَاةِ

607 - راجع الحديث: 603

608 - انظر الحديث: 1222، 1231، 1232، 3285، سنن ابوداؤد: 516، سنن نسائي: 669

609 - انظر الحديث: 7548، 3296، سنن نسائي: 643، سنن ابن ماجه: 723

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

جن یا انسان یا دوسری مخلوق سنے گی وہ قیامت کے دن اُس کے لیے گواہی دے گی۔ حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی۔

قَارَعَ صَوْتَكَ بِالْإِذَاَنِ، قَالَتْ: لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ، جَنَّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ، إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اذان کی وجہ سے خون کا ممنوع ہونا

حضرت انس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب ہمارے ساتھ کسی قوم سے جنگ کرتے تو صبح تک ٹھہرے رہتے اور انتظار کرتے۔ اگر اذان سننے تو اُن سے ہاتھ روک لیتے اور اگر اذان نہ سننے تو اُن پر حملہ کرتے ہم خیبر کی جانب نکلے اور ان کے پاس رات کے وقت پہنچے۔ جب صبح ہوئی اور اذان نہ سنی تو سوار ہو گئے اور میں حضرت ابوطالب کے پیچھے سوار ہو گیا اور میرا قدم نبی کریم ﷺ کے قدم مبارک سے چھو ہو جاتا تھا۔ وہ ہماری جانب اپنے تھیلے اور کلہاڑیاں لے کر نکلے۔ جب انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو کہا: محمد، خدا کی قسم، محمد اور فوج جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھا تو کہا: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ خيبر برباد ہو گیا۔ ہم جب کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح اچھی نہیں ہوتی۔

جب اذان سنے تو کیا کہے؟

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، عطاء بن یزید لیشی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اذان سنو تو وہی کہو جو مؤذن کہتا ہے۔

6 - بَابُ مَا يُحَقِّنُ بِالْاِذَاَنِ مِنَ الدِّمَاءِ

610 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا غَزَا بَنِي قَوْمًا، لَمْ يَكُنْ يَغْزُو بَنَاهُ حَتَّى يُصْبِحَ وَيَنْظُرَ، فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ، وَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَهَارَ عَلَيْهِمْ، قَالَ: فَخَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرَ، فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ لَيْلًا، فَلَمَّا أَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا رَكِبَ، وَرَكِبْتُ خَلْفَ أَبِي طَلْحَةَ، وَإِنْ قَدِمِي لَتَمَسَّ قَدَمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَخَرَجُوا إِلَيْنَا بِمَكَائِلِهِمْ وَمَسَاجِدِهِمْ، فَلَمَّا رَأَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا: مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ، مُحَمَّدٌ وَالْحَبِيشُ، قَالَ: فَلَمَّا رَأَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، خَرَبْتُ خَيْبَرَ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ (فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُتَنَذِرِينَ) (الصفات: 177)"

7 - بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الْمُنَادِيَ

611 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْإِذَاَانَ، فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ

612 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ
الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَيْسَى بْنُ طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ
مُعَاوِيَةَ يَوْمًا، فَقَالَ مِثْلَهُ، إِلَى قَوْلِهِ: وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

613 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهُوَيْه، قَالَ:

حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ
يَحْيَى - نَحْوَهُ - قَالَ يَحْيَى: وَحَدَّثَنِي بَعْضُ إِخْوَانِنَا،
أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، قَالَ: لَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، وَقَالَ: هَكَذَا سَمِعْنَا نَبِيَّكُمْ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

8 - بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ النَّدَاءِ

614 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَزْمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِيرِ، عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَالَ حِينَ يَسْتَبِحُ الدُّعَاءَ: اللَّهُمَّ
رَبِّ هَذِهِ الدُّعْوَةِ الثَّامَةِ، وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ
مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا
الَّذِي وَعَدْتَهُ، حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ"

9 - بَابُ الْإِسْتِهَامِ فِي الْأَذَانِ

وَيُذَكَّرُ: أَنَّ أَقْوَامًا اخْتَلَفُوا فِي الْأَذَانِ
فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ سَعْدُ

615 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ:

مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، هِشَامٌ، يَحْيَى، مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ
الْحَارِثِ، عَيْسَى بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
رَسُولُ اللَّهِ. تَبَكَرَ وَهِيَ كَقَوْلِهِ: وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًاإِسْحَاقُ، وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، هِشَامٌ، يَحْيَى، عَنْ
طَرَحِ مَرُوفٍ كِي هُـ. يَحْيَى نَ فَرَمَا يَا كَ هَمَارَ سَ چَند
بھائیوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ انہوں (حضرت
معاویہ) نے مؤذن سے حئی علی الصلوة ئن کر
لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ کہا اور فرمایا کہ ہم نے نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یونہی کہتے ہوئے سنا۔

اذان کے بعد کی دعا

علی بن عباس، شعیب بن ابی حمزہ، محمد بن المنکدر،
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اذان سن کر یہ دعا
کرے: "اے اللہ! اس دعوتِ کامل اور قائم ہونے والی
نماز کے رب! محمد کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں
مقامِ محمود پر کھڑا کر۔" تو اُس کے لیے قیامت کے روز
میری شفاعت حلال ہوگئی۔

اذان کے لیے قرعہ اندازی

مذکور ہے کہ بعض لوگوں میں اذان کے بارے میں
اختلاف ہوا تو حضرت سعد نے اُن کے درمیان قرعہ ڈالا۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

612 - انظر الحديث: 914, 613

613 - راجع الحديث: 612

614 - انظر الحديث: 4719، سنن ابوداؤد: 529، سنن ترمذی: 211، سنن نسائی: 679، سنن ابن ماجہ: 722

615 - انظر الحديث: 2689, 721, 654، صحيح مسلم: 980، سنن ابوداؤد: 225، سنن نسائی: 670, 539

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سَمْعَانَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْقَدَاءِ وَالصَّبِّ الْأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَعْبُوا عَلَيْهِ لَاسْتَعْبُوا، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهَجُّدِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالضُّبْحِ، لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگوں کو علم ہوتا کہ اذان اور پہلی صف میں کیا ہے اور پھر قرعہ ڈالے بغیر حاصل نہ کر سکتے تو قرعہ ڈالتے کرتے اور اگر علم ہوتا کہ ظہر میں جلدی کرنا کیسا ہے تو اس کی طرف جلدی کرتے اور اگر علم ہوتا کہ عشاء اور فجر کیا ہے تو ان میں حاضر ہوتے خواہ گھنٹوں کے بل آنا پڑتا۔

10- بَابُ الْكَلَامِ فِي الْأَذَانِ

وَتَكَلَّمَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ فِي أَذَانِهِ وَقَالَ الْحَسَنُ: لَا بَأْسَ أَنْ يَضْحَكَ وَهُوَ يُؤَذِّنُ أَوْ يُقِيمُ

دورانِ اذان باتیں کرنا

سلیمان بن صرد نے دورانِ اذان باتیں کیں اور حسن بصری نے فرمایا کہ ہنسنے میں حرج نہیں خواہ وہ اذان یا اقامت کہہ رہا ہو۔

616- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ

عبد الحمید صاحب الزیادی اور عاصم احوال سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن حارث نے فرمایا: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہمیں ایک بارش والے روز میں خطبہ دیا۔ جب مؤذن حتیٰ علی الصلوٰۃ پر پہنچا تو آپ نے اُسے الصلوٰۃ فی الرجال کہنے کا حکم فرمایا۔ کچھ لوگ آپ کی طرف دیکھنے لگے فرمایا: یہ انہوں نے (حضور ﷺ نے) کیا جو مجھ سے بہتر تھے اور یہ افضل ہے۔

أَبُو ب. وَعَبْدُ الْحَمِيدِ صَاحِبُ الزِّيَادِي، وَعَاصِمُ الْأَحْوَلِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِي يَوْمٍ رَدَّغٍ، فَلَمَّا بَلَغَ الْمُؤَذِّنُ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ فَأَمَرَهُ أَنْ يُنَادِيَ الصَّلَاةَ فِي الرِّجَالِ، فَتَنَظَّرَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، فَقَالَ: فَعَلَ هَذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَإِنَّهَا عَزَمَةٌ

11- بَابُ أَذَانِ الْأَعْمَى إِذَا

كَانَ لَهُ مَنْ يُخْبِرُهُ

نابینا کا اذان دینا جب کہ

اُسے وقت بتانے والا ہو

سالم بن عبد اللہ کے والد ماجد سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلال رات میں اذان کہتے ہیں لہذا کھاتے پیتے رہا کرو حتیٰ کہ ابن اُمّ مکتوم اذان

617- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ

کہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ ناپینا تھے اور اُس وقت تک اذان نہیں کہتے تھے جب تک یہ نہ کہا جاتا کہ صبح ہوگئی، صبح ہوگئی۔

صبح صادق کے بعد اذان کہنا

نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: مجھے حضرت حفصہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول یہ تھا کہ مؤذن جب صبح کی اذان کہہ لیتا تو آپ ﷺ نماز کھڑی ہونے سے پہلے ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھ لیا کرتے تھے۔

ابوسلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ ہلکی سی دو رکعتیں پڑھ لیا کرتے، اذان اور نماز فجر کی اقامت کے درمیان میں۔

عبداللہ بن یزار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلال رات میں اذان کہتے ہیں لہذا کھاتے پیتے رہا کرو حتیٰ کہ ابن ام مکتوم اذان کہیں۔

فجر طلوع ہونے سے پہلے اذان کہنا

ابو عثمان لہدی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلال رات میں اذان کہتے ہیں لہذا کھاتے پیتے رہا کرو حتیٰ کہ ابن ام مکتوم اذان کہیں۔

بَلَا لَا يُؤَذِّنُ بَلِيلٌ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، ثُمَّ قَالَ: وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى لَا يُنَادِي حَتَّى يُقَالَ لَهُ: أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ

12 - بَابُ الْأَذَانِ بَعْدَ الْفَجْرِ

618 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَخْبَرْتَنِي حَفْصَةُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ، وَبَدَأَ الصُّبْحُ، صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَقَامَ الصَّلَاةُ

619 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَيْنَ الْإِقَامَةِ وَالْإِقَامَةِ مِنَ صَلَاةِ الصُّبْحِ

620 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ بَلَا لَا يُنَادِي بَلِيلٌ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ

13 - بَابُ الْأَذَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ

621 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

618 - انظر الحديث: 1181, 1173، صحيح مسلم: 1673, 1674, 1675, 1676, 1677، سنن

ترمذی: 433، سنن نسائی: 1759, 582، سنن ابن ماجہ: 1145

619 - انظر الحديث: 1159، صحيح مسلم: 1680

620 - سنن نسائی: 636

621 - انظر الحديث: 7247, 5298، صحيح مسلم: 2536, 2538، سنن ابوداؤد: 2347، سنن

نسائی: 2169, 640، سنن ابن ماجہ: 1696

اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بلال کی اذان اُسے اپنی سحری سے نہ روکے کیونکہ وہ رات میں اذان کہتے ہیں تاکہ تمہارا قیام کرنے والا فارغ ہو جائے اور تمہارا سونے والا جاگ ہو جائے اور یہ نہیں کہ کوئی اُسے فجر یا صبح کہے اور اپنی انگلیوں سے بتایا کہ انہیں اُپر اٹھایا، پھر نیچے لے آئے، حتیٰ کہ اس طرح ہو جائے: زہیر نے فرمایا کہ اپنی شہادت کی دونوں انگلیوں ایک دوسری کے اوپر رکھیں۔ پھر انہیں دائیں اور بائیں جانب دراز کر دیا (یعنی سفیدی پھیلنے کا اشارہ)۔

اسحاق، ابواسامہ، عبید اللہ، قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یوسف بن عیسیٰ، فضل، عبید اللہ بن عمر، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلال رات میں اذان کہتے ہیں لہذا تم کھاتے پیتے رہا کرو حتیٰ کہ ابن اُم مکتوم اذان کہیں۔

اذان اور اقامت کے

درمیان کتنا وقفہ ہو

اسحاق واسطی، خالد، جریری، ابن بَریدہ، حضرت عبداللہ بن مغفل مزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: دونوں اذانوں

رُهِدْ. قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ، عَنْ أَبِي عُمَرَ النَّهْدِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَمْتَنَعَنَّ أَحَدُكُمْ - أَوْ أَحَدًا مِنْكُمْ - أَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سَحْوَرَةٍ فَإِنَّهُ يُؤَدِّنُ - أَوْ يُنَادِي بِلَيْلٍ - لِيَتَوَجَّعَ قَائِمُكُمْ، وَلِيُنْبِتَ نَائِمُكُمْ، وَلَيْسَ أَنْ يَقُولَ الْفَجْرُ - أَوْ الصُّبْحُ - وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ وَرَفَعَهَا إِلَى فَوْقِ وَطْأَتِهِ إِلَى أَصْفَلِ حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا وَقَالَ رُهِدْ: بِسَبَابَتَيْهِ إِحْدَاهُمَا فَوْقَ الْأُخْرَى، ثُمَّ مَدَّهَا عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ

623 و 622 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: عُبَيْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ، وَعَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ح وَحَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عِيسَى الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِنْ بَلَغَ الْيُؤَدِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَدِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ

14 - بَابُ: كَمْ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ وَمَنْ يَنْتَظِرُ الْإِقَامَةَ

624 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنِ الْحَزْرِيِّ، عَنِ ابْنِ بَرِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ الْمَزْنِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

622,623 - راجع الحديث: 617، صحيح مسلم: 2534,844، سنن نسائي: 638

624 - انظر الحديث: 627، صحيح مسلم: 1937، سنن ابو داود: 1283، سنن ترمذی: 185، سنن نسائي: 680، سنن

ابن ماجه: 1162

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

(اذان و اقامت) کے درمیان ایک نماز کا وقفہ ہے جو پڑھنا چاہیے۔

عمر بن عامر انصاری سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مؤذن جب اذان کہتا تو نبی کریم ﷺ کے صحابہ کھڑے ہو کر ستونوں کے پاس چلے جاتے حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ باہر تشریف لے آتے اور وہ اُسی طرح مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھ رہے ہوتے اور اذان و اقامت کے درمیان وقفہ نہ ہوتا تھا۔ عثمان بن جبہ اور ابو داؤد شعبہ سے مروی ہے کہ ان دونوں (اذان و اقامت) کے درمیان وقفہ نہیں ہوتا تھا مگر تھوڑا۔

جو اقامت کا انتظار کرے

ابو الیمان، شعیب، زہری، غزوہ بن زبیر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: مؤذن جب فجر کی اذان کہہ کر خاموش ہو جاتا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوتے اور ہلکی سی دو رکعتیں پڑھتے، نماز فجر سے پہلے اور صبح صادق ظاہر ہو جانے کے بعد۔ پھر دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے حتیٰ کہ مؤذن اقامت کی اطلاع دینے حاضر خدمت ہو جاتا۔

اذان و اقامت کے درمیان

جو چاہے نماز پڑھے

عبداللہ بن بربیدہ نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے

وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ فَلَا كَلِمَةَ شَاءَ

625 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيَّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ الْمُؤَذِّنُ إِذَا أَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَدِرُونَ السَّوَارِي، حَتَّى يُخْرِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ كَذَلِكَ، يُصَلُّونَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ، وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ شَيْءٌ، قَالَ عُثْمَانُ بْنُ جَبَلَةَ، وَأَبُو دَاوُدَ: عَنْ شُعْبَةَ، لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا قَلِيلٌ

15- بَابُ مَنْ انْتَظَرَ الْإِقَامَةَ

626 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَامَ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، بَعْدَ أَنْ يَسْتَبِينَ الْفَجْرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ، حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ بِالْإِقَامَةِ

16- بَابُ: بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ

صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ

627 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَثْمُسُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ

625- راجع الحديث: 503، سنن لمسانى: 681

626- انظر الحديث: 994، 1123، 1160، 1170، 6310، صحيح مسلم: 1761

627- راجع الحديث: 624

فرمایا: دونوں اذانوں (اذان و اقامت) کے درمیان نماز ہے، دونوں اذانوں کے درمیان نماز ہے۔ تیسری مرتبہ فرمایا کہ جو پڑھنا چاہے۔

جس نے کہا کہ سفر میں ایک ہی مؤذن اذان کہے

ابو قلابہ سے مروی ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اپنی قوم کے بعض لوگوں کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور ہم بیس دن تک آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں ٹھہرے۔ آپ بہت رحیم اور شفیق تھے جب آپ نے اہل و عیال کی طرف ہمارا میلان دیکھا تو فرمایا: واپس جا کر گھر والوں میں رہو۔ انہیں علم دین سکھانا اور نماز پڑھتے رہنا۔ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان کہہ دے اور جو عمر میں بڑا ہو وہ تمہیں نماز پڑھائے۔

مسافر کے لیے اذان و اقامت جب کہ وہ کئی ہوں اور یونہی عرفہ و مزدلفہ میں اور مؤذن کا الصَّلَاةُ فِي الرَّحَالِ کہنا سرد اور بارش والی رات ہوتا ہے

زید بن وہب سے مروی ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ مؤذن نے اذان کہنے کا ارادہ کیا تو فرمایا:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ. ثُمَّ قَالَ فِي الْغَالِيَةِ: لِمَنْ شَاءَ

17- بَابُ مَنْ قَالَ: لِيُؤْذِنَ فِي

السَّفَرِ مُؤْذِنٌ وَاحِدٌ

628 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَقْرِيرٍ مِنْ قَوْمِي فَأَقْبَتْنَا عِنْدَهُ عَشْرِينَ لَيْلَةً. وَكَانَ رَجِيمًا زَفِيحًا. فَلَمَّا رَأَى شَوْقَنَا إِلَى أَهَالِينَا قَالَ: ارْجِعُوا فَكُونُوا فِيهِمْ. وَعَلِمُوهُمْ. وَصَلُّوا. فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤْذِنَ لَكُمْ أَحَدُكُمْ. وَلْيُؤْمِكُمْ أَكْثَرُكُمْ

18- بَابُ الْأَذَانِ لِلْمُسَافِرِ إِذَا كَانُوا جَمَاعَةً. وَالْإِقَامَةُ. وَكَذَلِكَ بِعَرَفَةَ وَجَمْعٍ. وَقَوْلِ الْمُؤْذِنِ: الصَّلَاةُ فِي الرَّحَالِ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ أَوْ الْمَطِيرَةِ

629 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْمُهَاجِرِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

628- النظر الحديث: 7246, 6008, 2848, 819, 685, 658, 631, 630. صحيح مسلم: 1537, 1533

سنن ابوداؤد: 589. سنن ترمذی: 205. سنن لسانی: 780, 668, 634, 633. سنن ابن ماجہ: 979

629- النظر الحديث: 535

ٹھنڈی کرو۔ پھر اذان کہنے کا قصد کیا تو فرمایا: ٹھنڈا کرو۔ پھر اذان کہنے کا قصد کیا تو فرمایا: ٹھنڈا کرو، حتیٰ کہ سایہ ٹیلوں کے برابر ہو گیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک گرمی کی شدت جہنم کے جوش کے سبب ہوتی ہے۔

ابو قلابہ سے مروی ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دو شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے جو سفر کرنا چاہتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم سفر پر نکل جاؤ تو اذان کہنا، پھر اقامت کہنا اور تم میں سے بڑا امامت کرائے۔

ابو قلابہ سے مروی ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم کچھ ہم عمر نوجوان نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ کے پاس بیس رات دن ٹھہرے اور رسول اللہ ﷺ بڑے رحیم و شفیع تھے۔ جب آپ نے گھروالوں کی طرف ہمارا میلان ملاحظہ فرمایا تو جنہیں ہم چھوڑ آئے تھے اُن کا حال پوچھا۔ ہم نے عرض کر دیا۔ فرمایا کہ اپنے گھروالوں میں جاؤ اور اُن میں نماز پڑھنا اور انہیں دینی تعلیم دینا اور انہیں حکم دینا۔ چند باتیں ارشاد فرما میں جو مجھے یاد رہیں کچھ یاد نہ رہیں اور نماز پڑھنا جیسے تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان کہا کرے اور جو تم میں بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

نافع سے مروی ہے کہ ایک سردرات میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بطنجان پہاڑی پر اذان

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ، فَقَالَ لَهُ: أَبْرِدْ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ، فَقَالَ لَهُ: أَبْرِدْ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ، فَقَالَ لَهُ: أَبْرِدْ حَتَّى سَاوَى الظِّلَّ الثَّلُولَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

630 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، قَالَ: أَكَى رَجُلَانِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدَانِ السَّفَرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَنْتُمَا خَرَجْتُمَا، فَأَذِّنَا، ثُمَّ أَقِيمَا، ثُمَّ لِيَوْمُكُمْ أُنْذِرُكُمْ

631 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، أَتَيْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ، فَأَتَيْنَا عِنْدَهُ عَشْرِينَ يَوْمًا وَلَيْلَةً، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَفِيقًا، فَلَمَّا ظَنَّ أَكَاقِدِ اشْتَهَيْنَا أَهْلَنَا - أَوْ قَدْ اشْتَقْنَا - سَأَلْنَا عَنْكُمْ تَرَكْنَا بَعْدًا، فَأَخْبَرَنَا، قَالَ: ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ، فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ - وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظَهَا أَوْلَا أَحْفَظَهَا - وَصَلُوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أَصِلُ، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ، وَلِيَوْمُكُمْ أُنْذِرُكُمْ

632 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، قَالَ: أَكُنَ ابْنُ

کہی۔ پھر فرمایا: اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھو اور ہمیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ مؤذن کو حکم دیا کرتے جو اذان کے بعد کہتا: **أَلَا صَلُّوْا فِي رِحَالِكُمْ** ایسا سفر میں سرد یا بارش والی رات میں کہا جاتا تھا۔

عُمَرَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ بَضْجَنَانِ، ثُمَّ قَالَ: صَلُّوْا فِي رِحَالِكُمْ، فَأُخْبِرْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ مُؤَذِّنًا يُؤَدِّنُ ثُمَّ يَقُولُ عَلَى الْإِثْرَةِ: **أَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ أَوِ الْمَطِيرَةِ فِي الشَّفْرِ**

عون بن ابو جحیفہ سے اُن کے والد ماجد نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اُطح میں دیکھا کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر خدمت ہو کر نماز کی اطلاع دی۔ پھر حضرت بلال نیزہ لے کر نکلے اور اُسے اُطح میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے گاڑ دیا۔ اور آپ ﷺ نے نماز پڑھائی۔

633 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَمَيْسِ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي مُحَيِّفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأُطْحِ، فَجَاءَهُ بِلَالٌ فَأَذَنَهُ بِالصَّلَاةِ ثُمَّ خَرَجَ بِلَالٌ بِالْعَزَاةِ حَتَّى رَكَزَهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأُطْحِ، وَأَقَامَ الصَّلَاةَ

فائدہ: سترہ ستر سے بنا ہے، بمعنی ڈھانپنا۔ سترہ کے لغوی معنی ہیں چھپانے والی چیز یعنی آڑ۔ شریعت میں سترہ وہ چیز ہے جو نمازی اپنے سامنے رکھے تاکہ اس سترہ کے پیچھے سے لوگ گزر سکیں، اس کی لمبائی کم از کم ایک ہاتھ (۱۱/۲) فٹ) اور موٹائی ایک انگل چاہیے۔ بغیر سترہ نمازی کے آگے سے گزرنا حرام مگر حرم شریف کی مسجد میں جائز ہے۔ مرقات نے فرمایا کہ اگر صف اول میں لوگوں نے خالی جگہ چھوڑی ہو تو بعد میں آنے والا صفوں کے سامنے سے گزرتا ہوا وہاں پہنچے اور جگہ پر کرے کیونکہ اس میں قصور جماعت والوں کا ہے نہ کہ اس کا۔ (مرآۃ المناجیح ج ۲ ص ۱)

کیا مؤذن اذان میں اپنا منہ ادھر ادھر پھیرے اور کیا اذان میں کسی جانب دیکھے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے دو انگلیاں اپنے کانوں میں ڈالیں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کانوں میں انگلیاں نہیں ڈالا کرتے تھے اور ابراہیم نے کہا کہ بغیر وضو اذان کہنے میں حرج نہیں ہے۔ عطاء کا قول ہے کہ وضو حق اور سنت ہے

19- بَاب: هَلْ يَتَتَبَعُ الْمُؤَذِّنُ فَاةَهَا هُنَا وَهَاهُنَا، وَهَلْ يَلْتَفِتُ فِي الْأَذَانِ وَيُذَكِّرُ عَنْ بِلَالٍ: أَلَّهُ جَعَلَ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ: لَا يَجْعَلُ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: لَا تَأْسُ أَنْ يُؤَدِّنَ عَلَى غَيْرِ وَضُوءٍ وَقَالَ عَطَاءٌ: الْوُضُوءُ حَقٌّ وَسُنَّةٌ وَقَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ

أَحْيَاوْهُ

اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ہر حالت میں اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے۔

محمد بن یوسف، سفیان، عون بن ابوجحیفہ نے اپنے والد ماجد سے مروی کی ہے کہ انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اذان کہتے ہوئے دیکھا اور وہ اذان میں اپنا منہ ادھر ادھر کر رہے تھے۔

آدمی کا یہ کہنا کہ ہم نے نماز فوت کر دی ابن سیرین یوں کہنے کو ناپسند کرتے کہ ہم نے نماز فوت کر دی بلکہ یوں کہے کہ ہم نماز نہ پڑھ سکے اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد درست ترین ہے۔

عبداللہ بن قتادہ سے مروی ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ نے لوگوں کے قدموں کی چاپ سنی۔ جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ عرض کی کہ ہم نماز کے لیے جلدی کر رہے تھے فرمایا: ایسا نہ کرنا جب نماز کے لیے آؤ تو اطمینان سے خواہ جتنی نماز ملے اور جو رہ جائے تو پوری کرلو۔

نماز کے لیے سرعت نہ کرو

بلکہ اطمینان اور وقار سے آؤ

اور فرمایا: جتنی ملے وہ نماز پڑھ لو اور جتنی رہ جائے وہ مکمل کرلو۔ اسے ابو حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

آدم، ابن ابو ذئب، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ، نبی کریم ﷺ۔ زہری، ابوسلمہ،

634 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جَحِيفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى بِلَالًا يُؤَذِّنُ فَجَعَلَكَ أَتَتَّبِعُ فَأَهْ هَا هُنَا وَهَهُنَا بِالْأَذَانِ

20 - بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: فَاتَّئْنَا الصَّلَاةَ

وَكِرَّةُ ابْنِ سِيرِينَ أَن يَقُولَ: فَاتَّئْنَا الصَّلَاةَ وَلَكِنْ لِيَقُلْ لَمْ نَذْكُ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَحُّ

635 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعَ جَلْبَةَ رِجَالٍ فَلَبَّا صَلَّى قَالَ: مَا شَأْنُكُمْ؟ قَالُوا: اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوا إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَمَا أَذَرَكُكُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتَمُّوا

21 - بَابُ لَا يَسْعَى إِلَى الصَّلَاةِ

وَلِيَّاتٍ بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ

وَقَالَ: مَا أَذَرَكُكُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتَمُّوا قَالَهُ أَبُو قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

636 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

ذَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم اقامت سنو تو نماز کے لیے اطمینان اور وقار سے چلو اور جلدی نہ کرو بلکہ جتنی مل جائے وہ نماز پڑھ لو اور جتنی رہ جائے وہ مکمل کرلو۔

المُسَيِّبُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْإِقَامَةَ، فَاْمْشُوا إِلَى الصَّلَاةِ وَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ، وَلَا تُسْرِعُوا، فَمَا أَذَرَكْتُكُمْ فَصَلُّوا، وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتَمُّوا

اقامت کے وقت امام کو دیکھ کر
لوگ کب کھڑے ہوں؟

مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ، عبد اللہ بن ابوقادہ کے والد ماجد سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو کھڑے نہ ہوا کرو حتیٰ کہ تم مجھے دیکھ لو۔

22- بَابُ: مَتَى يَقُومُ النَّاسُ،

إِذَا رَأَوْا الْإِمَامَ عِنْدَ الْإِقَامَةِ

637 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا هِشَامُ، قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ،

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أُقِيمَتِ

الصَّلَاةُ، فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي

نماز کے لیے سرعت سے نہ اٹھے

بلکہ اطمینان اور وقار سے اُٹھے

ابونعیم، شیبان، یحییٰ، عبد اللہ بن ابوقادہ کے والد ماجد سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو کھڑے نہ ہوا کرو، حتیٰ کہ مجھے دیکھ لو اور تم پر اطمینان لازم ہے۔ علی بن مبارک نے اس کی متابعت کی ہے۔

23- بَابُ: لَا يَسْعَى إِلَى الصَّلَاةِ

مُسْتَعْجِلًا، وَلِيَقُمْ بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ

638 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ

أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي

وَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ تَابِعَهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ.

کیا حاجت کے سبب مسجد سے نکل سکتا ہے؟

عبد العزیز بن عبد اللہ، ابراہیم بن سعد، صالح بن

24- بَابُ: هَلْ يَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ لِعِلَّةٍ؟

639 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

637- انظر الحديث: 909, 638، صحيح مسلم: 1634, 1635، سنن ابوداؤد: 540, 539، سنن ترمذی: 592، سنن

نسائی: 789, 686

638- راجع الحديث: 637

639- صحيح مسلم: 1367, 1368، سنن ابوداؤد: 541, 235، سنن نسائی: 791

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کیسان، ابن شہاب ابوسلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے گئے حالانکہ اقامت کہی جا چکی تھی اور صفیں درست کر لی گئی تھیں۔ آپ ﷺ اپنے مصلے پر کھڑے ہو گئے تھے اور ہم تکبیر تحریمہ کے منتظر میں تھے۔ پلٹ کر فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ پر اور یونہی رہنا۔ حتیٰ کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائے تو سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا یعنی غسل فرمایا تھا۔

جب امام کہے کہ اپنی جگہوں پر رہ کر
انتظار کرنا حتیٰ کہ وہ واپس لوٹے

اسحاق، محمد بن یوسف، اوزاعی، زہری، ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نماز کی اقامت کہی گئی اور لوگوں نے صفیں درست کر لی تھیں تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آگے بڑھے اور آپ جنبی تھے۔ پھر فرمایا کہ اپنی جگہوں پر رہنا اور واپس لوٹ گئے۔ غسل کر کے تشریف لائے اور سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا پس لوگوں کو نماز پڑھائی۔

کسی کا یہ کہنا کہ ہم نے نماز نہیں پڑھی

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں غزوہ خندق کے دن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اب تک نماز نہیں پڑھی، حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا اور یہ اُس کے بعد کی بات ہے جب

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَعَدَلَتِ الصُّفُوفُ حَتَّى إِذَا قَامَ فِي مَصَلَاةٍ انْتَفَرْنَا أَنْ يُكَبِّرَ انْصَرَفَ قَالَ: عَلَى مَكَانِكُمْ فَمَكَثْنَا عَلَى هَيْئَتِنَا حَتَّى خَرَجَ إِلَيْنَا يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً وَقَدْ اغْتَسَلَ

25- بَابُ: إِذَا قَالَ الْإِمَامُ:

مَكَانَكُمْ حَتَّى رَجَعَ انْتَفَرُوا

640 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَسَوَّى النَّاسُ صُفُوفَهُمْ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّمَ وَهُوَ جُنُبٌ ثُمَّ قَالَ: عَلَى مَكَانِكُمْ فَرَجَعَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ وَرَأْسُهُ يَنْطَفِرُ مَاءً فَصَلَّى بِهِمْ

26- بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: مَا صَلَّيْنَا

641 - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ: أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ: مَا كُنْتُ أَنْ أَصَلِّيَ حَتَّى كَادَتْ

روزہ دار افطار کر لے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ خدا کی قسم، یہ تو میں نے بھی نہیں پڑھی۔ پس نبی کریم ﷺ بطحان کی طرف اترے اور میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ آپ ﷺ نے وضو فرمایا۔ پھر سورج غروب ہو جانے کے بعد نماز عصر پڑھی اور پھر اُس کے بعد نماز مغرب پڑھی۔

جب امام کو اقامت کے بعد کوئی ضرورت درپیش ہو

ابومر عبد اللہ بن عمر، عبدالوارث، عبدالعزیز بن صہیب سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نماز کی اقامت کہی گئی اور نبی کریم ﷺ مسجد کے ایک کونے میں ایک شخص سے سرگوشی فرماتے رہے۔ آپ ﷺ نماز کے لیے کھڑے نہ ہوئے حتیٰ کہ لوگ نیند کے جھوٹے لیں گے۔

اقامت کے وقت باتیں کرنا

حمید سے مروی ہے کہ میں نے ثابت بنانی سے اُس آدمی کے بارے میں پوچھا جو اقامت کے بعد باتیں کرے۔ انہوں نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نماز کی اقامت کہی گئی۔ اتنے میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک آدمی حاضر ہوا اور اُس نے اقامت کے بعد آپ کو روکے رکھا۔

جماعت سے نماز پڑھنے کا وجوب حسن کا قول ہے کہ اگر شفقت کے سبب کسی کی

الشَّمْسُ تَغْرُبُ، وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أَفْطَرَ الصَّائِمُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللَّهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَلَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بُطْحَانَ وَأَنَا مَعَهُ، فَتَوَطَّأْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ - يَغْنَى الْعَصْرَ - بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ

27- بَابُ الْإِمَامِ تَعْرِضُ لَهُ الْحَاجَةُ بَعْدَ الْإِقَامَةِ

642 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاجِي رَجُلًا فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ، فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ حَتَّى تَامَ الْقَوْمُ

28- بَابُ الْكَلَامِ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

643 - حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: سَأَلْتُ ثَابِتًا الْبَنَاءِيَّ - عَنِ الرَّجُلِ يَتَكَلَّمُ بَعْدَ مَا تُقَامُ الصَّلَاةُ - فُحَدَّثَنِي عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَعَرَّضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لِحَبْسِهِ بَعْدَ مَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

29- بَابُ وَجُوبِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ

وَقَالَ الْحَسَنُ: إِنْ مَنَعَتْهُ أُمُّهُ عَنِ الْعِشَاءِ فِي

642- انظر الحديث: 6292، 643، صحيح مسلم: 831، سنن ابوداؤد: 544، سنن نسائي: 790

643- انظر الحديث: 642، سنن ابوداؤد: 542

الْجَمَاعَةُ شَفَقَةً لَمْ يُطْعَمَهَا

والدہ اُسے عشاء کی جماعت سے روکے تو اُس کی اطاعت نہ کرے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں نے قصد کیا کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں، پھر نماز کا حکم دوں تو اُس کے لیے اذان کہی جائے۔ پھر ایک شخص کو حکم دوں کہ لوگوں کی امامت کرے۔ پھر ایسے لوگوں کی جانب نکلوں اور ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر اُن میں سے کسی کو علم ہوتا کہ اُسے موتی ہڈی یا دو عمدہ کھریاں ملیں گی تو ضرور نماز عشاء میں شامل ہوتا۔

باجماعت نماز کی فضیلت

اسود سے جب جماعت نکل جاتی تو کسی دوسری مسجد میں چلے جاتے۔ حضرت انس بن مالک ایسی مسجد میں آئے جس میں نماز پڑھی جا چکی تھی تو انہوں نے اذان و اقامت کہی اور باجماعت نماز پڑھی۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باجماعت نماز کو تنہا کی نماز پر ستائیس درجے درجے فضیلت حاصل ہے۔

عبداللہ بن یوسف، لیث، یزید بن ابیہاد، عبدالرحمن بن جناب، حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: باجماعت نماز کو تنہا نماز پر پچیس درجے فضیلت حاصل

644 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُمَرَ بِحُطْبٍ، فَيُحُطَّبُ، ثُمَّ أُمَرَ بِالصَّلَاةِ، فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ أُمَرَ رَجُلًا فَيُؤَمِّرَ النَّاسَ، ثُمَّ أَخَالَفَ إِلَى رَجُلٍ، فَأَحْرَقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ، أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِينًا، أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ

30 - بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ

وَكَانَ الْأَسْوَدُ: إِذَا فَاتَتْهُ الْجَمَاعَةُ ذَهَبَ إِلَى مَسْجِدٍ آخَرَ وَجَاءَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: إِلَى مَسْجِدٍ قَدْ صَلَّى فِيهِ، فَأَذَّنَ وَأَقَامَ وَصَلَّى بِجَمَاعَةٍ

645 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً

646 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

الْكَلْبِيُّ، حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةِ

644 - انظر الحديث: 7224، 2420، 657، سنن نسائي: 847

645 - انظر الحديث: 649، صحيح مسلم: 1475، سنن نسائي: 836

الْفَلَاحِ بِخَمْسِينَ وَعَشْرِينَ كَرَجَةً

ہے۔

647 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ، وَفِي سُوقِهِ، خَمْسًا وَعَشْرِينَ ضِعْفًا، وَذَلِكَ أَنَّهُ: إِذَا تَوَضَّأَ، فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ، لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ، لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً، إِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا كَرَجَةٌ، وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ، فَإِذَا صَلَّى، لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ، مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ، وَلَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا انْتَهَرَ الصَّلَاةَ "

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کی جماعت کے ساتھ پڑھی ہوئی نماز سے اُس کی اپنے گھریا بازار میں پڑھی ہوئی نماز کا ثواب پچیس درجے کم ہے اور یہ اس سبب سے ہے کہ جب وہ اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد کی جانب نکلے اور نہ نکالا ہو اُسے مگر نماز نے تو جو قدم بھی وہ رکھتا ہے اُس کے حوض ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے۔ جب نماز پڑھ لے تو فرشتے مسلسل اُس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک جائے نماز پر رہے کہ اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ اسے اللہ! اس پر مہربانی فرما اور تم میں سے جو نماز کے انتظار میں رہے وہ مسلسل نماز میں شمار ہوتا ہے۔

31- بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ فِي جَمَاعَةٍ

648 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تَفْضُلُ صَلَاةِ الْجَمِيعِ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ، بِخَمْسِينَ وَعَشْرِينَ جُزْءًا، وَتَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَأَقْرَأُوا إِنَّ شِئْنَكُمْ: (إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا) (الإسراء: 78)

نماز فجر کو جماعت کے ساتھ پڑھنے کی فضیلت ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ باجماعت نماز پڑھنا کو تمہارے تنہا کی نماز پر پچیس درجے افضل ہے اور نماز فجر میں رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے جمع ہوتے ہیں۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے کہ اگر تم چاہو تو یہ پڑھ لو۔ (إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا) (۷۸:۱۷)

649 - قَالَ شُعَيْبٌ: وَحَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: تَفْضُلُهَا بِسَبْعٍ وَعَشْرِينَ كَرَجَةً

شعیب نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اسے سائیس درجے فضیلت

حاصل ہے۔

عمر بن حفص، اُن کے والد ماجد، اعمش، سالم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت اُمّ درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا فرماتی تھیں کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ حالت غضب میں میرے پاس تشریف لائے میں نے عرض کی کہ آپ کو کس چیز نے ناراض کیا ہے؟ فرمایا کہ اللہ کی قسم میں محمد ﷺ کے دین میں سے کسی چیز کو نہیں پاتا سوائے اس کے کہ لوگ جماعت سے نماز پڑھتے ہیں۔

محمد بن العلاء، ابو أسامة، بریدہ بن عبد اللہ، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا نماز میں سب سے زیادہ ثواب اُن کو ملتا ہے جو بہت دُور سے آتے ہیں، پھر جو اُن کی نسبت دُور سے آتے ہیں۔ جو نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے، اُسے ایسے شخص سے زیادہ ثواب ملتا ہے جو نماز پڑھ کر سوجائے۔

ظہر کو اوّل وقت پڑھنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص راستے میں جا رہا تھا کہ اس نے راستے میں ایک کانٹے دار ٹہنی دیکھی تو اُسے ہٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے فعل کو قبول فرمایا اور اس کی مغفرت فرمادی۔

پھر فرمایا کہ شہداء پانچ ہیں: طاعون سے، پیٹ کی

650 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ سَالِبًا، قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ، تَقُولُ: دَخَلَ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ، فَقُلْتُ: مَا أَغْضَبَكَ؟ فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا أَغْرَفَ مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا إِلَّا أَكْثَرَهُمْ يُصَلُّونَ جَمِيعًا

651 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْثَرُ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَبْعَدُهُمْ، فَأَبْعَدُهُمْ مَمْشَى وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَكْثَرُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّي ثُمَّ يَتَأَمَّرُ

32 - بَابُ فَضْلِ التَّهَجُّدِ إِلَى الظُّهْرِ

652 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَمْعٍ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّنَانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنًا شَوْكًا عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخْرَعَهُ، فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ

653 - ثُمَّ قَالَ: "الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ: الْمَطْعُونُ

651 - صحيح مسلم: 1511

652 - انظر الحديث: 2472، صحيح مسلم: 6612، سنن ترمذی: 1958

653 - انظر الحديث: 5733، 2829، 720

for more books click on link
<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بیماری سے، ڈوبنے سے، دب کر مرنے سے اور راہِ خدا میں جہاد کرتے ہوئے مرنے سے۔

فرمایا کہ اگر لوگوں کو علم ہوتا کہ اذان اور پہلی صف میں کیا ہے۔ پھر قرعہ ڈالے بغیر حاصل نہ کر سکتے تو قرعہ ڈالا کرتے۔

اور لوگوں کو علم ہوتا کہ اذان وقت نماز ظہر پڑھنے میں کیا ہے تو اُس کی طرف جلدی کرتے اور اگر انکو علم ہوتا کہ عشاء اور فجر کی نماز میں کیا ہے تو ان میں حاضر ہوتے خواہ گھنٹوں کے بل آنا پڑے۔

قدموں پر ثواب ملنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے نبی سلمہ! کیا تم اپنے قدموں سے چل کر مسجد آنے کا ثواب نہیں چاہتے ہو۔ مجاہد نے فرمایا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ

دوسری مروی میں یہ بھی ہے جو ابن ابومریم، یحییٰ بن ایوب، حمید سے مروی ہے کہ مجھ سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی کہ بنی سلمہ نے ارادہ کیا کہ اپنے گھروں سے اٹھ کر نبی کریم ﷺ کے قریب آئیں۔ نبی کریم ﷺ نے ناپسند فرمایا کہ مدینہ منورہ کو خالی کریں لہذا فرمایا کہ کیا تم اپنے قدموں کا ثواب نہیں چاہتے ہو۔ مجاہد نے فرمایا کہ آثَارُكُمْ سے مراد اُن کے زمین پر اپنے قدموں پر چلنے کے نشانات ہیں۔

وَالْمَبْطُونَ وَالْغَرِيبُ، وَصَاحِبُ الْهَدْمِ، وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ"

وَقَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْبَدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ، لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَبِقُوا لَأَسْتَبِقُوا عَلَيْهِ

654 - وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَأَسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا

33 - بَابُ احْتِسَابِ الْأَثَارِ

655 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بَنِي سَلَمَةَ أَلَا تَحْتَسِبُونَ أَثَارَكُمْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: فِي قَوْلِهِ: (وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ) (يس: 12)، قَالَ: خُطَاهُمْ

656 - وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ، حَدَّثَنِي أَنَسُ: أَنَّ بَنِي سَلَمَةَ أَرَادُوا أَنْ يَتَحَوَّلُوا عَنْ مَنَازِلِهِمْ فَيَنْزِلُوا قَرِيبًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْرُوا الْمَدِينَةَ، فَقَالَ: أَلَا تَحْتَسِبُونَ أَثَارَكُمْ قَالَ مُجَاهِدٌ: خُطَاهُمْ أَثَارُهُمْ، أَنْ يُمْشِيَ فِي الْأَرْضِ بِأَرْجُلِهِمْ

نماز عشاء باجماعت پڑھنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: منافقوں پر فجر اور عشاء کی نمازوں سے بھاری اور کوئی نماز نہیں ہے اور اگر وہ جانتے کہ ان میں کیا ہے تو گھٹنوں کے بل بھی آئیں۔ میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ اذان کا حکم دوں اور اقامت کہی جائے۔ پھر کسی شخص کو حکم دوں کہ لوگوں کی امامت کرے۔ پھر آگ کے شعلے لے کر انہیں جلا دوں جو نماز کے لیے ابھی تک نہیں نکلے۔

دو یا اس سے زیادہ جماعت کے حکم میں ہیں

مسدد، زید بن ذریع، خالد، ابو قلابہ، حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب نماز کا وقت ہو جائے تو اذان کہنا اور اقامت کہنا اور جو تم دونوں میں سے بڑا ہو وہ امامت کرے۔

جو نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھے

اور مساجد کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرشتے ہر ایک کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ میں رہے اور با وضو رہے۔ کہ اے اللہ! اسے بخش دے۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ تم میں سے وہ نماز میں ہے جب تک اُسے نماز روکے رکھے اور اُسے گھر والوں کے پاس

34 - بَابُ فَضْلِ الْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ

657 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلُ عَلَى الْمُتَافِهِينَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَ الْمُؤَدِّينَ، فَيَقِيمَ، ثُمَّ أَمُرَ رَجُلًا يُؤَمُّ النَّاسَ، ثُمَّ أَخَذَ شَعْلًا مِنْ نَارٍ، فَأَحْرَقَ عَلَى مَنْ لَا يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ بَعْدُ

35 - بَابُ: اثْنَانِ مِمَّا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ

658 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

زُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَأَذِّنَا وَأَقِمَا، ثُمَّ لِيُؤْمَكُمَا أَكْبَرُكُمَا

36 - بَابُ مَنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ

يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ

659 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ،

عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَصَلَاةٍ، مَا لَمْ يُحْدِثْ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ، لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا دَامَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ،

657 - راجع الحديث: 644, 28

658 - انظر الحديث: 628 راجع الحديث: 28

659 - راجع الحديث: 176 'صحیح مسلم: 1508 'سنن ابوداؤد: 470, 469 'سنن نسائی: 732

لَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْقَلِبَ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ"

660 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: الْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ، فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ أَخْفَى حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ"

661 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ

بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ هَلْ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا؟ فَقَالَ: نَعَمْ أَخْرَجَ لَيْلَةً صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ بَعْدَ مَا صَلَّى، فَقَالَ: صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوا وَلَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مُنْذُ انْتَبَهَرْتُمُوهَا قَالَ: فَكُلَّيْ أَنْظَرُ إِلَى وَبَيْصِ خَاتَمِهِ

37 - بَابُ فَضْلِ مَنْ غَدَا إِلَى

الْمَسْجِدِ وَمَنْ رَاحَ

662 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

جانے سے نہ روکتی ہو مگر نماز۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سات شخص ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں جگہ دے گا، جس دن کہ اُس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ عادل حاکم، وہ نوجوان جو اپنے رب کی عبادت میں بڑا ہوا چڑھا، وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا رہتا ہے، وہ دو شخص جو اللہ سے محبت کے لیے جمع ہوں اور اسی سبب سے جدا ہوں، وہ شخص جس کو منصب اور جمال والی عورت بلائے مگر کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں، وہ شخص جو پوشیدہ کر خیرات کرے حتیٰ کہ اُس کے بائیں ہاتھ کو معلوم نہ ہو کہ داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا اور وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے تو اُس کی آنکھیں (آنسو) سے تر ہو جائے ہیں۔

حمید سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے انگوٹھی پہنی تھی؟ فرمایا، ہاں۔ ایک مرتبہ آپ نے نصف شب تک نمازِ عشاء میں دیر کر دی۔ پھر نماز پڑھنے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: لوگ نماز پڑھ کر سو گئے اور تم اسی وقت سے نماز میں ہو جب سے اس کا انتظار کر رہے ہو۔ حضرت انس نے فرمایا کہ گویا میں آپ کی انگوٹھی کی چمک کو دیکھ رہا ہوں۔

اُس کی فضیلت جو صبح و شام

مسجد میں جائے

علی بن عبد اللہ، یزید بن ہارون، محمد بن مطرف،

660 - انظر الحديث: 6806, 6479, 1423، صحيح مسلم: 2378, 2377، سنن ترمذی: 2391

661 - راجع الحديث: 572، سنن نسائی: 538، سنن ابن ماجه: 692

662 - صحيح مسلم: 1522

زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو صبح یا شام کو مسجد میں گیا تو اللہ تعالیٰ جنت میں اُس کے لیے مہمانی کا اہتمام کرے گا جب بھی وہ صبح یا شام کو جائے۔

زَيْدُ بْنُ هَارُونَ. قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ عَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ نَزْلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا عَدَا أَوْ رَاحَ

38- بَابُ: إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ

663 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ بُحَيْنَةَ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَالَ: ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَغْنَى ابْنُ يَسْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَهُزُّ بْنُ أَسَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ: مَالِكُ ابْنِ بُحَيْنَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ يُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَتَ بِهِ النَّاسُ، وَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الصُّبْحُ أَرْبَعًا، الصُّبْحُ أَرْبَعًا تَابِعَهُ غُنْدَرٌ، وَمُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ فِي مَالِكٍ، وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: عَنْ سَعْدٍ، عَنْ حَفْصٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ، وَقَالَ حَمَّادٌ: أَخْبَرَنَا سَعْدُ عَنْ حَفْصٍ، عَنْ مَالِكٍ

جب اقامت ہو جائے تو فرض نماز کے سوا کوئی نماز نہیں پڑھی جائے

عبد العزیز بن عبد اللہ، ابراہیم بن سعد، ان کے والد ماجد، حفص بن عاصم سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مالک بن نحسینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے۔ عبد الرحمن، بہز بن اسد، شعبہ، سعد بن ابراہیم، حفص بن عاصم سے مروی ہے کہ میں نے قبیلہ ازد کے ایک شخص سے سنا جن کو حضرت مالک بن نحسینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا جاتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جب کہ اقامت کہی جا چکی تھی کہ دو رکعتیں پڑھ رہا ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو لوگ اس کے گرد جمع ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اُس سے فرمایا صبح کی چار، صبح کی چار۔ متابعت کی اس کی غنڈہ اور معاذ نے شعبہ سے حدیث مالک کی اور مروی کی ابن اسحاق، سعد نے حضرت عبد اللہ بن نحسینہ سے اور مروی کی حماد، سعد، حفص نے حضرت مالک سے۔

جماعت میں شامل ہونے کے لیے مریض کی حد

39- بَابُ: حَدُّ الْمَرِيضِ أَنْ يَشْهَدَ الْجَمَاعَةَ

664 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَذَكَرْنَا الْمَوَاطِنَ عَلَى الصَّلَاةِ وَالْتِعْظِيمَ لَهَا، قَالَتْ: لَنَا مَرَضٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضُهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَأَذِنَ فَقَالَ: مُرُّوا أَتَابِكُمْ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ أَتَابِكُمْ رَجُلٌ أَسِيفٌ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّ بِالنَّاسِ، وَأَعَادَ فَأَعَادُوا لَهُ، فَأَعَادَ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مُرُّوا أَتَابِكُمْ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ فَصَلَّى، فَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خَفَةً، فَخَرَجَ يَهَادِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ، كَأَنِّي أَنْظُرُ رَجُلَيْهِ تَخْطَانِ مِنَ الْوَجَعِ، فَأَرَادَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَتَأَخَّرَ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَكَانَكَ، ثُمَّ أَتَى بِهِ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِهِ، قِيلَ لِلْأَعْمَشِ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلَاتِهِ، وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: بِرَأْسِهِ نَعَمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ بَعْضُهُ، وَرَأَى أَبُو مُعَاوِيَةَ جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي قَائِمًا

اسود سے مروی ہے کہ ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھے تو ہم نے نماز کی پابندی اور اس کی عظمت کا ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ علیل ہوئے جس میں کہ وصال فرمایا تھا تو نماز کا وقت ہونے پر اذان کہی گئی۔ فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ عرض کی گئی کہ ابوبکر نرم دل فحش ہیں آپ کی جگہ پر کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھا سکیں گے۔ آپ نے دوبارہ فرمایا تو دوبارہ عرض کی گئی۔ سہ بارہ فرمانے پر ارشاد ہوا کہ تم حضرت یوسف کو گھیرنے والیوں کی طرح ہو، ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکلے اور نماز پڑھانے لگے۔ نبی کریم ﷺ نے کچھ افاقہ محسوس کیا تو آپ دو آدمیوں کا سہارا لیے ہوئے تشریف لائے۔ گویا میں اب بھی علالت کے سبب آپ کے قدموں کو زمین سے مس ہوتے ہوئے دیکھ رہی ہوں۔ حضرت ابوبکر نے ہنسنے کا قصد کیا تو نبی کریم ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ پھر آپ ﷺ کو لایا گیا تو ان کے برابر بیٹھ گئے۔ اعمش سے پوچھا گیا کہ نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھی تو کیا حضرت ابوبکر نے آپ ﷺ کی اقتدار میں نماز پڑھی اور لوگوں نے حضرت ابوبکر کی اقتدار میں؟ تو سر کے اشارے سے فرمایا، ہاں۔ اس کے بعض کو مروی کیا ابوداؤد شعبہ نے اعمش سے۔ ابومعاویہ نے یہ بھی کہا: آپ ﷺ حضرت ابوبکر کے بائیں طرف تشریف فرما ہوئے اور حضرت ابوبکر کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔

عُبَيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَائِشَةُ

665 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، قَالَ:

أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ مَخْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجُهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي، فَأَذِنَ لَهُ، فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَحْتَ رِجْلَاةِ الْأَرْضِ، وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَرَجُلٍ آخَرَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ، فَقَالَ لِي: وَهَلْ تَدْرِي مِنَ الرَّجُلِ الَّذِي لَمْ تُسَمِّهِ عَائِشَةُ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب نبی کریم ﷺ کا مرض شدت اختیار کر گیا تو آپ نے اپنی ازواج مطہرات سے میرے گھر میں قیام کی اجازت چاہی۔ آپ کو اجازت دے دی گئی۔ آپ دو آدمیوں کے درمیان تشریف لائے کہ قدم زمین سے مس ہو رہے تھے، جو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک دوسرے شخص تھے۔ عئید اللہ کا بیان ہے کہ جو حضرت عائشہ نے فرمایا میں نے اُس کا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ذکر کیا۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا: کیا تم اُس شخص کو جانتے ہو جن کا نام نہیں لیا؟ میں نے عرض کی: نہیں۔ فرمایا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

بارش اور کسی عذر کی وجہ سے گھر میں

نماز پڑھ لینے کی اجازت کا بیان

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک سرد اور طوفانی رات میں نماز کے لیے اذان کہی اور پھر کہا: ”سنو کہ نماز اپنے گھروں میں پڑھ لو۔“ پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب رات سرد اور بارش والی ہوتی تو مؤذن کو یہ کہنے کا حکم فرماتے: أَلَا صَلُّوا فِي الرَّحَالِ

محمود بن ربیع انصاری سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی قوم کی امامت کرتے اور وہ نابینا تھے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! کبھی تاریکی اور پانی بھی ہوتا ہے اور میں نابینا ہوں، پس یا

40- بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمَطَرِ وَالْعِلَّةِ أَنْ يُصَلِّيَ فِي رَحْلِهِ

666 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، أَذِنَ بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا صَلُّوا فِي الرَّحَالِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَمَطَرٍ، يَقُولُ: أَلَا صَلُّوا فِي الرَّحَالِ

667 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ،

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَالِكٍ، كَانَ يُؤْمَرُ قَوْمَهُ وَهُوَ أَعْمَى، وَأَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّمَا تَكُونُ الظُّلْمَةُ وَالسَّيْلُ، وَأَنَا رَجُلٌ

666- راجع الحديث: 632، صحيح مسلم: 1598، سنن ابوداؤد: 1063، سنن نسائي: 653

667- راجع الحديث: 424، صحيح مسلم: 148، 149، 1494، 1495، 1496، سنن نسائي: 787، 1326، سنن

رسول اللہ ﷺ! آپ میرے غریب خانے میں نماز پڑھیں تاکہ میں اُس جگہ کو نماز کے لیے مقرر کر لوں۔ پس رسول اللہ اُن کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: کہاں چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں؟ انہوں نے گھر میں ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے وہاں نماز پڑھی۔

صَرِيحُ الْبَصَرِ، فَصَلَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي بَيْتِي مَكَانًا أُتِخِذَ مُصَلًّى، فَجَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَيْنَ نُحِبُّ أَنْ أَصَلِّيَ؟ فَأَشَارَ إِلَى مَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ، فَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کیا جو حاضر ہو جائیں امام انہیں نماز پڑھائے اور کیا جمعہ کے روز بارش میں بھی خطبہ دے؟

41- بَابُ: هَلْ يُصَلِّي الْإِمَامُ بِمَنْ حَضَرَ؟ وَهَلْ يُخْطَبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ؟

عبداللہ بن حارث سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک کچھڑ والے دن ہمیں خطبہ دیا۔ چنانچہ مؤذن کو حکم دیا جب کہ وہ حجی علی الصلوٰۃ پر پہنچا کہ الصلوٰۃ فی الزحالی کہو۔ پس کچھ لوگ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے گویا انہیں اعتراض تھا۔ فرمایا کہ شاید تمہیں اس پر اعتراض ہے حالانکہ ایسا اُس نے کیا جو مجھ سے بہتر تھے یعنی نبی کریم ﷺ نے اور یہ ضروری ہے اور میں تمہیں نکالنا پسند نہیں کرتا۔

668 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ، صَاحِبُ الزِّيَادَةِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ، قَالَ: خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِي يَوْمٍ ذِي رَدُخٍ، فَأَمَرَ الْمُؤَذِّنَ لَنَا بِلَغِّ حَجٍّ عَلَى الصَّلَاةِ، قَالَ: قُلْ: الصَّلَاةُ فِي الزَّحَالِ، فَتَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، فَكَانَهُمْ أَنْكَرُوا، فَقَالَ: كَأَنَّكُمْ أَنْكَرْتُمْ هَذَا، إِنَّ هَذَا فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي، - يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِنَّهَا عَزْمَةٌ، وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُخْرِجَكُمْ

حماد، عاصم، عبداللہ بن حارث نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح مروی کی ہے اور یہ بھی فرمایا: میں نے ناپسند کیا کہ تمہیں دشواری میں مبتلا کروں اور تم گھٹنوں تک کچھڑ میں آلودہ آؤ۔

668 م - وَعَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، نُحْوَةٌ غَيْرُ أَنَّهُ قَالَ: كَرِهْتُ أَنْ أَوْثَمَكُمْ فَتَجِيئُونَ تَلْدُسُونَ الظِّلِّينَ إِلَى رُكْبِكُمْ

ابوسلمہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید

669 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِمَ، قَالَ:

668م- راجع الحديث: 610, 616

669 - صحيح مسلم: 2761, 2762, 2763, 2764, 2765 سنن ابوداؤد: 1382, 911, 895, 894 سنن

لسانی: 1355, 1094 سنن ابن ماجه: 1775, 1766

خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو فرمایا: بادل آئے، بارش ہوئی، حتیٰ کہ چھت ٹپکنے لگی اور وہ کھجور کی شاخوں کی بنی ہوئی تھی۔ پس نماز کی اقامت کہی گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا حتیٰ کہ مٹی کا اثر میں نے آپ کی مبارک پیشانی پر دیکھا۔

ابن سیرین سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: انصار میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کی قوت نہیں پاتا اور وہ بھاری بھر کم شخص تھا۔ اُس نے نبی کریم ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا اور اپنے گھر تشریف لانے کی آپ ﷺ کو دعوت دی۔ پس آپ ﷺ کے لیے چٹائی بچھائی اور اُس کے ایک حصے پر پانی چھڑک دیا۔ پس آپ ﷺ نے اُس پر دو رکعتیں پڑھیں۔ آل جارود میں سے ایک شخص نے حضرت انس سے پوچھا کہ کیا نبی کریم چاشت کی نماز پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ میں نے اس دن کے علاوہ آپ کو یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

جب کھانا آجائے اور اقامت

کہہ دی جائے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پہلے کھانا کھاتے۔ حضرت ابو درداء نے فرمایا کہ یہ آدمی کی عقل مندی ہے کہ پہلے ضرورت پوری کر لے اور نماز کی جانب اُس وقت متوجہ ہو جب اُس کا دل فارغ ہو۔

مسند، یحییٰ، ہشام ان کے والد ماجد نے حضرت

حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، فَقَالَ: جَاءَتْ سَعَابَةُ، فَمَطَرَتْ حَتَّى سَأَلَ السَّقْفُ، وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ، فَأَقْبَمَتِ الصَّلَاةَ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ، حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَنْبَتِهِ

670 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ:

حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ الصَّلَاةَ مَعَكَ، وَكَانَ رَجُلًا ظَنًّا، فَصَنَعَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا، فَدَعَا إِلَى مَائِلِهِ، فَبَسَطَ لَهُ حَصِيرًا، وَنَضَحَ ظَرْفَ الْحَصِيرِ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ آلِ الْجَارُودِ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى، قَالَ: مَا رَأَيْتُهُ صَلَاهَا إِلَّا يَوْمَئِذٍ

42 - بَابُ: إِذَا حَضَرَ الطَّعَامُ

وَأَقْبَمَتِ الصَّلَاةُ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ: يَتَنَاءُ بِالْعِشَاءِ وَقَالَ أَبُو الدُّدَاءِ: مِنْ فِقْهِ التَّمَرِ إِقْبَالُهُ عَلَى حَاجَتِهِ حَتَّى يُقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ وَقَلْبُهُ فَارِغٌ

671 - حَدَّثَنَا مُسْنَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ

670 - مسند ابو داؤد: 657

671 - النظر الحديث: 5465

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب رات کا کھانا سامنے آجائے اور نماز کی اقامت ہو جائے تو پہلے کھانا کھا لیا کرو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رات کا کھانا سامنے آجائے تو نماز مغرب پڑھنے سے پہلے اُسے کھا لو اور اپنے کھانے میں جلدی نہ کرو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے سامنے رات کا کھانا آجائے اور نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھائے اور جلدی نہ کرے۔ حتیٰ کہ اُس سے فارغ ہو جائے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سامنے کھانا رکھ دیا جاتا اور نماز کھڑی ہو جاتی تو نماز میں نہ جاتے حتیٰ کہ کھانے سے فارغ ہو جاتے اور وہ امام کی قرأت سنتے رہتے تھے ✖✖ زہیر اور وہب بن عثمان، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھا رہا ہو تو جلدی نہ کرے حتیٰ کہ اپنی حاجت پوری کر لے اگرچہ نماز کھڑی ہو چکی ہو۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ مجھ سے یہ حدیث بیان کی ابراہیم بن المنذر، وہب بن عثمان نے اور وہب مدینی ہیں۔

جب امام کو نماز کے لیے بلایا

هَشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا وَضِعَ الْعِشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَبْدءُوا بِالْعِشَاءِ

672 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قُتِمَ الْعِشَاءُ فَأَبْدءُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْجَلُوا عَنْ عِشَائِكُمْ

673 - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا وَضِعَ عِشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَبْدءُوا بِالْعِشَاءِ وَلَا يَعْجَلْ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ: يُوَضِّعُ لَهُ الطَّعَامَ، وَتُقَامُ الصَّلَاةُ فَلَا يَأْتِيهَا حَتَّى يَفْرُغَ وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ

674 - وَقَالَ زُهَيْرٌ، وَوَهْبُ بْنُ عُمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَلَا يَعْجَلْ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ، وَإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ وَهْبِ بْنِ عُمَانَ وَوَهْبِ مَدِينِي

43- بَابُ: إِذَا دُعِيَ الْإِمَامُ إِلَى

672- النظر الحديث: 5463

673- النظر الحديث: 5464, 674، صحيح مسلم: 1244

674- راجع الحديث: 673، صحيح مسلم: 1245

الصَّلَاةُ وَبَيِّنَاتُ مَا يَأْكُلُ

675 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ أُمَيَّةَ، أَنَّ أَبَاهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ خِرَافًا يَخْتَرُ مِنْهَا، فَدَعَى إِلَى الصَّلَاةِ، فَقَامَ، فَطَرَحَ السِّكِّينَ، فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

جائے اور کچھ کھا رہا ہو

جعفر بن عمرو بن اُمیہ سے مروی ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو بکری کی دہلیز سے کاٹ کر تناول فرماتے ہوئے دیکھا۔ پس آپ ﷺ کو نماز کے لیے بلایا گیا تو چھری نیچے رکھ دی۔ پس نماز پڑھی اور (تازہ) وضو نہ فرمایا۔

44- بَابُ: مَنْ كَانَ فِي حَاجَةٍ أَهْلِهِ

فَأَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَخَرَجَ

676 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ:

حَدَّثَنَا الْحَكَمُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: سَأَلْتُ أَيْشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ، قَالَتْ: كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةٍ أَهْلِهِ - تَغْنِي خِدْمَةَ أَهْلِهِ - فَإِذَا خَفَضَتِ الصَّلَاةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ

جو اپنے گھر والوں کے کام کاج میں مشغول

ہو، پس نماز کی اقامت ہونے پر چلا جائے

اسود سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ اپنے دولت سرائے میں کیا کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ گھر والوں کے کام کاج میں مشغول رہتے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔

45- بَابُ: مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ وَهُوَ لَا

يُرِيدُ إِلَّا أَنْ يُعَلِّمَهُمْ صَلَاةَ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُنَّتَهُ

677 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا وَهْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: جَاءَنَا مَالِكُ بْنُ الْحَوَيْرِثِ - فِي مَسْجِدِنَا هَذَا - فَقَالَ: إِلَيَّ لِأُصَلِّي بِكُمْ وَمَا أُرِيدُ الصَّلَاةَ، أُصَلِّي

جو لوگوں کو نماز پڑھائے اور اُس کا ارادہ

نبی کریم ﷺ کی نماز اور آپ کی

سنت سکھانے کا ہو

ابو قلابہ سے مروی ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری اس مسجد میں تشریف لائے۔ فرمایا کہ تمہیں نماز میں پڑھاؤں گا اور اس نماز سے میرا یہی ارادہ ہے کہ جس طرح میں نے نبی کریم ﷺ کو

675- راجع الحديث: 208

676- انظر الحديث: 6039, 5363 سنن ترمذی: 2489

677- سنن ابو داؤد: 843, 842 سنن نسائی: 1152, 1150

نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اُسی طرح پڑھاؤں۔ میں (ابوب) نے ابوقلابہ سے پوچھا کہ وہ کس طرح نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا کہ ہمارے ان بزرگ کی طرح اور وہ بزرگ جب سجدے سے سر اٹھاتے تو پہلی رکعت میں اٹھنے سے پہلے بیٹھتے۔

صاحب علم و فضل امامت کا
زیادہ مستحق ہے

ابوبردہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ علیل ہوئے تو مرض شدت اختیار کر گیا۔ فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ نے عرض کی کہ وہ نرم دل شخص ہیں، جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز نہ پڑھاسکیں گے۔ فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ انہوں نے دوبارہ وہی عرض کی تو فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تم حضرت یوسف والی عورتوں کی مثل ہو۔ قاصد پیغام لے گیا تو انہوں (حضرت ابوبکر) نے نبی کریم ﷺ کی مبارک زندگی میں نماز پڑھائی۔

اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض میں فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ نے عرض کی کہ حضرت ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے سبب لوگوں کو آواز نہیں سناسکیں گے۔ حضرت عمر کو فرمائیے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں نے حضرت حفصہ سے کہا کہ عرض کیجئے کہ حضرت

كَيْفَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، فَقُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ: كَيْفَ كَانَ يُصَلِّي؟ قَالَ: مِثْلَ شَيْخِنَا هَذَا، قَالَ: وَكَانَ شَيْخَنَا، يَجْلِسُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ، قَبْلَ أَنْ يَنْهَضَ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى

46- بَاب: أَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ
أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ

678 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: مَرَّضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ، فَقَالَ: مُرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّهُ رَجُلٌ رَقِيقٌ، إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، قَالَ: مُرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَالَ: مُرِّي أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَإِنَّكَ صَوَاحِبُ يُوسُفَ فَإِنَّكَ الرَّسُولَ، فَصَلَّى بِالنَّاسِ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

679 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ: مُرُّوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ: قُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ، فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ

ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے سبب لوگوں کو آواز نہیں سنا سکیں گے۔ حضرت عمر سے فرمایئے کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹھہرو تم تو حضرت یوسف والی عورتوں کی طرح ہو، ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا: آپ سے مجھے اچھائی نہیں پہنچی۔

حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جو نبی کریم ﷺ کے پیروکار، خادم اور صحابی تھے کہ حضرت ابوبکر انہیں نبی کریم ﷺ مرض وصال میں نماز پڑھایا کرتے۔ حتیٰ کہ جب پیر کا دن ہوا اور وہ نماز میں صف بستہ تھے تو نبی کریم ﷺ نے حجرے کا پردہ ہٹایا اور ہماری جانب دیکھنے لگے۔ آپ کھڑے تھے اور آپ کا چہرہ انور گویا مصحف کا صفحہ تھا۔ پھر تبسم فرمایا۔ ہم نے پختہ ارادہ کر لیا کہ خوشی کے سبب نبی کریم ﷺ کا دیدار کرتے ہیں بس حضرت ابوبکر سر کنے لگے کہ صف میں شامل جائیں یہ سوچ کر کہ نبی کریم ﷺ شاید نماز کے لیے تشریف لے آئیں۔ آپ ﷺ نے ہماری طرف اشارہ فرمایا کہ اپنی نماز پوری مکمل کر لو اور پردہ گرادیا۔ نبی کریم ﷺ نے اسی روز وصال فرمایا۔

حضرت انس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ تین روز تشریف نہ لائے۔ پس نماز کی اقامت کہی گئی تو حضرت ابوبکر آگے بڑھنے لگے۔ نبی کریم ﷺ نے پردے کو اٹھایا۔ جب نبی کریم ﷺ کا مبارک چہرہ

فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ حَفْصَةُ: قُولِي لَهُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ، فَمَرَّ عُمَرُ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ، فَقَعَلْتُ حَفْصَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْ إِنَّكُمْ لَا تَذُنُّ صَوَاحِبَ يَوْسُفَ مَرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ: مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكَ حَتَّى

680 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ - وَكَانَ تَبَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَدَمَهُ وَصَحْبَهُ - أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي تَوَفَّى فِيهِ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرَ الْحُجْرَةِ يَنْظُرُ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَانَ وَجْهُهُ وَرَقَةً مُصْغَفٍ ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ، فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتَحَنَّ مِنَ الْفَرَجِ بِرُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَكَّصَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقْبَتِهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجٌ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَيْنَا صَلَاتَكُمْ وَأَرْعَى السِّتْرَ فَتَوَفَّى مِنْ يَوْمِهِ

681 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمْ يَخْرُجِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَانَا، فَأَقْبَسَتِ الصَّلَاةُ، فَذَهَبَ أَبُو بَكْرٍ يَتَقَدَّمُ،

فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِالْحِجَابِ
فَرَفَعَهُ فَلَمَّا وَضَّحَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، مَا نَظَرْنَا مَنْظَرًا كَانَ أَغْجَبَ الْيَنَامِ وَوَجْهُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَضَّحَ لَنَا، فَأَوْمَأَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ
يَتَقَدَّمَ، وَأَرْخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْحِجَابَ فَلَمْ يُقَدِّدْ عَلَيْهِ حَتَّى مَاتَ

682 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:
لَمَّا اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ
قِيلَ لَهُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: مُرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ
بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ، إِذَا
قَرَأَ غَلَبَهُ الْهَكَاةُ، قَالَ: مُرُّوهُ فَيُصَلِّيَ فَعَاوَدَتْهُ
قَالَ: مُرُّوهُ فَيُصَلِّيَ، إِنْ كُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ تَابَعَهُ
الرُّمَيْدِيُّ، وَابْنُ أَبِي الزُّهْرِيِّ، وَاسْتَحَقَّى بْنُ يَحْيَى
الْكَلْبِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ عَقِيلٌ وَمَعْبَرٌ، عَنِ
الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

47- بَابُ مَنْ قَامَ إِلَى جَنْبِ

الْإِمَامِ لِعَلَّةِ

683 - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا
ابْنُ لُمَيْزٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ،
عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِي مَرَضِهِ، فَكَانَ

انور ظاہر ہوا تو ہم نے ایسا کوئی اور منظر نہیں دیکھا تھا جو
ہمیں نبی کریم ﷺ کے چہرہ انور سے سرور کن لگا ہو،
جو ہم پر ظاہر ہوا۔ پس نبی کریم ﷺ نے ہاتھ سے
حضرت ابو بکر کی طرف اشارہ فرمایا کہ آگے بڑھیں اور
نبی کریم ﷺ نے پردہ گرا دیا۔ پھر آپ ﷺ وصال
فرمانے تک ایسا نہ کر سکے۔

حمزہ بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ اُن کے والد ماجد
نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کا مرض شدت اختیار
کر گیا تو آپ ﷺ سے نماز کے بارے عرض کی گئی۔
فرمایا: ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ ام المومنین
حضرت عائشہ نے عرض کی کہ حضرت ابو بکر نرم دل ہیں،
قرأت کے وقت رقت طاری ہو جائیگا۔ فرمایا: اُن سے
ہی کہو کہ نماز پڑھائیں۔ دوبارہ عرض کی۔ فرمایا کہ اُن
سے ہی کہو کہ نماز پڑھائیں اور تم حضرت یوسف کو گھیرنے
والی عورتوں کی مثل ہو متابعت کی ہے اس کی زبیدی اور
زہری کے بھتیجے اور اسحاق بن یحییٰ کلبی نے زہری سے اور
کہا عقیل اور معمر، زہری، حمزہ نے نبی کریم ﷺ کے
واسطے سے۔

جو کسی وجہ سے امام کے

برابر میں کھڑا ہو

ہشام بن عروہ کے والد ماجد سے مروی ہے کہ
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اپنے
مرض میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر کو حکم فرمایا
کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں لہذا وہ انہیں نمازیں

پڑھاتے رہے۔ غزوہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ افاقہ محسوس کیا تو باہر تشریف لائے اور حضرت ابوبکر لوگوں کی امامت کر رہے تھے جب حضرت ابوبکر نے آپ کو دیکھا تو پیچھے سرکنے لگے۔ آپ ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ پس رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ پس حضرت ابوبکر تو رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔

جو لوگوں کی امامت کرنے لگے کہ پہلا امام آجائے تو یہ ہٹے یا نہ ہٹے، کیا اُس کی نماز ہو جائے گی

اس بارے میں حضرت عائشہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے۔

حضرت ہبل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اُن میں صلح کرانے کے ارادے سے بنی عمرو بن عوف کے پاس تشریف لے گئے۔ نماز کا وقت ہو گیا تو مؤذن نے حضرت ابوبکر کے پاس آکر کہا کہ کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے؟ چنانچہ اقامت کہی گئی تو فرمایا ہاں: پس حضرت ابوبکر نماز پڑھانے لگے کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے آئے اور لوگ نماز میں تھے۔ آپ صف میں داخل ہوئے اور کھڑے ہو گئے لوگوں نے ہاتھ سے آوازیں کیں جب کہ حضرت ابوبکر نماز میں کس طرف توجہ نہیں کرتے تھے۔ جب لوگوں نے زیادہ تالیاں بجائیں تو وہ متوجہ ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔ رسول اللہ ﷺ

يُصَلِّي بِهِمْ، قَالَ عُرْوَةُ: فَوَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفْسِهِ حِقَّةً، فَخَرَجَ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ يُؤْمَرُ النَّاسَ، فَلَمَّا رَأَاهُ أَبُو بَكْرٍ اسْتَأْخَرَ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ: أَنْ كُنَّا أَنْتَ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِذَاءَ أَبِي بَكْرٍ إِلَى جَنْبِهِ، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ"

48- بَابُ مَنْ دَخَلَ لِيَوْمِ النَّاسِ فَجَاءَ الْإِمَامُ الْأَوَّلَ، فَتَأَخَّرَ الْأَوَّلُ أَوْ لَمْ يَتَأَخَّرْ، جَازَتْ صَلَاتُهُ فِيهِ عَائِشَةُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

684 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى نَبِيِّ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُضْلِحَ بَيْنَهُمْ، فَحَاطَتِ الصَّلَاةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: أَتُصَلِّي لِلنَّاسِ فَأَقِيمَ؟ قَالَ: نَعَمْ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ، فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الطَّيْفِ، فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ، فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ التَّفَتَّ، فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ امْكُثْ مَكَانَكَ، فَرَفَعَ

نے انہیں اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہاتھ اٹھا کر اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جو انہیں رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا تھا۔ پھر حضرت ابوبکر بیچے بٹے اور صف میں آئے اور رسول اللہ ﷺ آگے بڑھ گئے۔ پس نماز پڑھی اور فارغ ہو کر فرمایا: اے ابوبکر! تمہیں اپنی جگہ پر رہنے سے کس چیز نے روکا جب کہ میں نے حکم دیا تھا! حضرت ابوبکر نے عرض کی کہ ابن ابوقحانہ میں یہ جرأت نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں بہت زیادہ تالیاں بجاتے دیکھا۔ جب نماز میں کوئی بات ہو تو سُبْحَانَ اللہ کہو اور اس پر متوجہ ہوا جائے جب کہ تالی تو عورتوں کے لیے ہے۔

جب لوگ علم قرآن میں برابر ہوں تو بڑا امامت کرائے

ابو قلابہ سے مروی ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور ہم نو جوان تھے۔ ہم آپ کی خدمت میں تقریباً بیس روز کے حاضر رہے اور نبی کریم ﷺ بڑے کریم تھے۔ فرمایا کہ اگر تم اپنے گھروں کو جاؤ تو انہیں علم دین سکھانا اور فلاں فلاں نمازیں فلاں فلاں وقتوں میں پڑھنے کے لیے کہنا۔ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان کہے اور جو تم میں سے بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَدِيهِ فَمَحَّدَ اللَّهُ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ، ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصُّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقْبَلَ إِذْ أَمَرْتُكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَّافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بِلَيْتِنِ يَدَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمْ التَّصْفِيقَ، مَنْ رَأَاهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ التَّسْبِيحَ إِلَيْهِ، وَإِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

49- بَابُ: إِذَا اسْتَوَوْا فِي الْقِرَاءَةِ فَلْيُؤْمِّمَهُمْ أَكْبَرُهُمْ

685- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ: قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ، فَلَبِثْنَا عِنْدَهُ نَحْوًا مِنْ عَشْرِينَ لَيْلَةً، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِيئًا فَقَالَ: لَوْ رَجَعْتُمْ إِلَى بِلَادِكُمْ، فَعَلَيْتُمْوَهُمْ مُرُوهُمْ، فَلْيُصَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي جِهِن كَذَا، وَصَلَاةَ كَذَا فِي جِهِن كَذَا، وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤْثِرُوا لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيُؤْمِّمَكُمْ أَكْبَرُكُمْ

50- بَابُ إِذَا زَارَ الْإِمَامُ قَوْمًا فَأَمَّهُمْ

686 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ
الرَّبِيعِ، قَالَ: سَمِعْتُ عِثْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ،
قَالَ: اسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
فَأَذْنَتْ لَهُ فَقَالَ: أَيُّنَ تُحِبُّ أَنْ أَصْلِحَ مِنْ بَيْتِكَ؟
فَأَشْرَفْتُ لَهُ إِلَى السَّكَنِ الَّذِي أُحِبُّ، فَقَامَ وَصَفَّقْنَا
خَلْفَهُ، ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا

جب امام لوگوں کے پاس جائے تو اُن کی امامت کر سکتا ہے

محمود بن ربیع سے مروی ہے کہ میں نے سنا کہ
حضرت عثبان بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
فرمایا: نبی کریم ﷺ نے مجھ سے اجازت طلب فرمائی
تو میں نے اجازت دے دی۔ فرمایا: تم کہاں چاہتے ہو
کہ میں تمہارے گھر میں نماز پڑھوں؟ پس میں نے اُس
جگہ کی طرف اشارہ کیا جس کو میں پسند کرتا تھا۔
آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور ہم نے آپ کے پیچھے
صف بنالی۔ پھر آپ نے سلام پھیرا اور ہم نے بھی سلام
پھیر دیا۔

51- بَابُ: إِمَّا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ

وَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ
الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ بِالنَّاسِ وَهُوَ جَالِسٌ وَقَالَ ابْنُ
مَسْعُودٍ: إِذَا رَفَعَ قَبْلَ الْإِمَامِ يَعُودُ فَيَمْنُكُ
بِقَدْرِ مَا رَفَعَ، ثُمَّ يَتَّبِعُ الْإِمَامَ وَقَالَ الْحَسَنُ: "
فَيَمْنَنَ يَزْكُ مَعَ الْإِمَامِ رَكَعَتَيْنِ وَلَا يَقْدِرُ عَلَى
السُّجُودِ يَسْجُدُ لِلرَّكَعَةِ الْآخِرَةِ سَهْدَتَيْنِ، ثُمَّ
يَقْضِي الرَّكَعَةَ الْأُولَى بِسُجُودِهَا، وَفَيَمْنَنَ نِسِي
سَهْدَةً حَتَّى قَامَ: يَسْجُدُ"

امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے

نبی کریم ﷺ نے اپنی آخری علالت میں لوگوں
کو بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے فرمایا کہ جب کوئی امام سے پہلے سر اٹھالے تو
واپس لوٹ جائے اور جتنی دیر سر اٹھائے رکھا اتنی دیر ٹھہر
کر پھر امام کی پیروی کرے۔ حسن بھری نے فرمایا کہ جو
امام کے ساتھ دو رکعتیں پڑھے اور سجدے نہ کر سکے تو
آخری رکعت میں دو سجدے کر لے اور پہلی رکعت کو اُس
کے سجدوں کے ساتھ پڑھ لے اور جو سجدے کو بھول کر
کھڑا ہو جائے تو سجدہ کرے۔

687 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ سَمِعَ مَرْوَى هُيَاسَ

686 - راجع الحديث: 424، صحيح مسلم: 1496، 1495، 1494، 149، 148، سنن نسائي: 1326، 787، سنن

ابن ماجه: 754

687 - صحيح مسلم: 935، سنن نسائي: 833

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

زَائِدَةً عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عُمَيْدٍ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ
فَقُلْتُ: أَلَا تُحَدِّثُنِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: بَلَى، فَقُلْتُ: النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَصَلَّى النَّاسُ؟ قُلْنَا: لَا، هُمْ
يَنْتَظِرُونَكَ، قَالَ: ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْبَغْضَبِ .
قَالَتْ: فَفَعَلْنَا، فَاغْتَسَلَ، فَذَهَبَ لِيَتَوَضَّعَ فَأَغْمَى
عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
أَصَلَّى النَّاسُ؟ قُلْنَا: لَا، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ قَالَ: ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْبَغْضَبِ قَالَتْ: فَفَعَدَ
فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَتَوَضَّعَ فَأَغْمَى عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ،
فَقَالَ: أَصَلَّى النَّاسُ؟ قُلْنَا: لَا، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ: ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْبَغْضَبِ .
فَفَعَدَ، فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَتَوَضَّعَ فَأَغْمَى عَلَيْهِ، ثُمَّ
أَفَاقَ فَقَالَ: أَصَلَّى النَّاسُ؟ فَقُلْنَا: لَا، هُمْ
يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي
الْمَسْجِدِ، يَنْتَظِرُونَ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِصَلَاةِ
الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ بِأَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَأَتَاهُ
الرَّسُولُ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ -
وَكَانَ رَجُلًا رَقِيقًا -: يَا عَمْرُؤُ صَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَ لَهُ
عُمَرُ: أَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ، فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ،
ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ
خِيفَةً، فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلَاةِ
الظُّهْرِ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَلَمَّا رَأَاهُ أَبُو بَكْرٍ
ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت
میں حاضر ہو کر عرض کی۔ کیا آپ مجھے رسول اللہ ﷺ
کے مرض کے متعلق نہیں بتائیں گی؟ فرمایا: کیوں نہیں۔
نبی کریم ﷺ کا مرض بڑھ گیا تو فرمایا: کیا لوگوں نے
نماز پڑھ لی؟ ہم نے عرض کی: نہیں بلکہ یا رسول
اللہ ﷺ! وہ آپ کے منتظر ہیں۔ فرمایا کہ میرے لیے
لگن میں پانی رکھ دو۔ پس اٹھے اور غسل فرمایا۔ پھر جانا
چاہا تو بیہوش ہو گئے، افاقہ ہوا تو فرمایا: کیا لوگوں نے نماز
پڑھ لی؟ ہم نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ! وہ آپ
کے منتظر ہیں۔ فرمایا کہ میرے لیے لگن میں پانی رکھ دو۔
پس اٹھے اور غسل فرمایا۔ پھر جانے لگے تو بیہوش ہو گئے۔
جب افاقہ ہوا تو فرمایا: کیا لوگ نماز پڑھ چکے؟ ہم نے
عرض کی: نہیں، یا رسول اللہ ﷺ! وہ آپ کے منتظر ہیں
۔ لوگ مسجد میں ٹھہرے ہوئے نبی کریم ﷺ کے نماز
عشاء کے لیے منتظر تھے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت
ابوبکر کے لیے پیغام بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔
قاصد نے آکر بتایا جو رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا تھا
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ نرم دل تھے انہوں
نے کہا: اے عمر! آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عمر
نے اُن سے کہا: آپ اس کا زیادہ حق رکھتے ہیں۔ پس
اُن دنوں میں حضرت ابوبکر نے نماز پڑھائی۔ پھر نبی
کریم ﷺ نے کچھ افاقہ محسوس کیا تو آپ ﷺ دو
آدمیوں کے درمیان نماز ظہر کے لیے تشریف لائے جن
میں سے ایک حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور
حضرت ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ جب حضرت
ابوبکر نے آپ ﷺ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی
کریم ﷺ نے انہیں اشارہ فرمایا کہ پیچھے نہ ہٹو اور

وَسَلَّمَ بِأَن لَّا يَتَأَخَّرَ، قَالَ: أَجْلَسَانِي إِلَى جَنْبِهِ، فَأَجْلَسَاهُ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: لَتَجْعَلَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي وَهُوَ يَأْتُمُّ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّاسُ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدَهُ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ: أَلَا أَعْرَضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرْضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: هَاتِي، فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيثَهَا، فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: أَسَمِعْتُ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ: لَا، قَالَ: هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

فرمایا کہ مجھے ان کے پہلو میں بٹھا دو۔ دونوں نے آپ ﷺ کو حضرت ابوبکر کے پہلو میں بٹھا دیا۔ پس حضرت ابوبکر تو نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے اور لوگ حضرت ابوبکر کے پیچھے اور نبی کریم ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: کیا میں آپ کے حضور بیان نہ کروں جو نبی کریم ﷺ کی علالت کے بارے میں حضرت عائشہ نے مجھ سے بیان کیا ہے؟ فرمایا: بیان کرو میں نے بیان کر دیا۔ تو انہوں نے کسی چیز کا انکار نہیں کیا بلکہ فرمایا: کیا انہوں نے تمہیں دوسرے شخص کا نام بتایا جو حضرت عباس کے ساتھ تھے؟ میں نے کہا: نہیں۔ فرمایا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

688 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ، فَصَلَّى جَالِسًا وَصَلَّى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَامًا، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ اجْلِسُوا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا رَكَعَ، فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ، فَارْفَعُوا، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا

ہشام بن عروہ کے والد ماجد سے مروی ہے کہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے علالت کے سبب کا شانہ نبوت میں بیٹھ کر نماز پڑھی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھی۔ آپ نے اُن کی طرف اشارہ فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا: امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب وہ سمیع اللہ لیس حمد کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو۔

689 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَ قَرَسًا،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے پر سوار ہوئے تو اُس سے نیچے تشریف لے آئے اور دائیں پہلو میں خراش

فَضَرَعَ عَنْهُ لِحْيَتَهُ شِقَّةُ الْأَيْمَنِ، فَصَلَّى صَلَاةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَائِدٌ، فَصَلَّيْنَا وَرَأَاهُ قُعُودًا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: "إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا، فَصَلُّوا قِيَامًا، فَإِذَا رَكَعَ، فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ، فَارْفَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا، فَصَلُّوا قِيَامًا، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا، فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ" قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ الْحَمِيدِيُّ: قَوْلُهُ: إِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا بِهِوَ فِي مَرَضِهِ الْقَدِيمِ، ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا، وَالنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامًا، لَمْ يَأْمُرْهُمْ بِالْقُعُودِ، وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ فَالْآخِرِ، مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آگئی۔ پس ایک نماز آپ ﷺ نے بیٹھ کر پڑھی اور ہم نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا: امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے، جب وہ کھڑا ہو کر پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو، جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ، جب وہ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے حمیدی کے حوالے سے فرمایا کہ یہ ارشاد گرامی "جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔" یہ پہلے مرض کے وقت کی بات ہے۔ پھر اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے تھے۔ آپ نے انہیں بیٹھنے کا حکم نہیں فرمایا جب کہ نبی کریم ﷺ کے آخری فعل کو اختیار کیا جاتا ہے۔

امام کے پیچھے کب

سجدہ کرے؟

حضرت انس نے فرمایا: جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔

عبد اللہ بن یزید سے مروی ہے کہ مجھ سے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی جو غلط بیانی کرنے والے نہیں تھے کہ جب رسول اللہ ﷺ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے تو اُس وقت ہم میں سے کوئی بھی اپنی پیٹھ نہ جھکاتا۔ جب نبی کریم ﷺ سجدے میں چلے جاتے تو اس کے بعد ہم سجدے میں جاتے۔

ہم سے حدیث بیان کی ابو نعیم نے سفیان سے وہ

52- باب: مَتَى يَسْجُدُ

مَنْ خَلْفَ الْإِمَامِ؟

قَالَ أَنَسٌ: فَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا

690 - حَدَّثَنَا مُسْنَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ - وَهُوَ غَيْرُ كُذُوبٍ - قَالَ: "كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، لَمْ يَخْنُ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ، حَتَّى يَقَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا، ثُمَّ تَقَعُ سُجُودًا بَعْدَهُ"

690م - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ

أَبِي إِسْحَاقَ، نَحْوَهُ هَذَا

ابو اسحق سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

53- بَابُ إِمَامٍ مِّنْ رَّفَعِ

رَأْسِهِ قَبْلَ الْإِمَامِ

691- حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِثْلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيَْادٍ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَمَّا يَخْشَى أَحَدُكُمْ - أَوْ: لَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ - إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ، أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ جَارٍ، أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ صُورَتَهُ صُورَةَ جَارٍ"

54- بَابُ إِمَامَةِ الْعَبْدِ وَالْمَوْلَى

وَكَاثَتْ عَائِشَةُ: يُؤْمُهَا عَبْدُهَا ذُكْوَانٌ مِنَ الْمُضْغَفِ وَوَلَدِ الْبَيْتِ وَالْأَعْرَابِ، وَالْغُلَامِ الَّذِي لَمْ يَحْتَلِمَ "لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُؤْمُهُمْ أَقْرَبُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ"

692- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ:

حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ تَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْأَوَّلُونَ الْعُصْبَةَ - مَوْضِعُ بَقْبَاءَ - قَبْلَ مَقْدِمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْمُهُمْ سَائِلُ مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ، وَكَانَ أَكْثَرُهُمْ قُرَآئًا

693- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى،

اپنے امام سے پہلے سر

اٹھانے کا گناہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی کو اس بات نہیں خوف نہیں کہ جب کہ وہ امام سے پہلے سر کو اٹھا لیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کے سر کو گدھے کے سر کی مثل کر دے یا اللہ تعالیٰ اُس کی صورت کو گدھے کی صورت کی مثل کر دے۔

غلام اور آزاد کردہ غلام کی امامت

حضرت عائشہ کی امامت اُن کا ذکوان نامی غلام قرآن مجید سے کرتا تھا اور یونہی ولد الزنا، دیہاتی اور نابالغ لڑکے کی امامت کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اُن کی امامت وہ کرے جو اللہ کی کتاب کو بہتر پڑھنے والا ہے۔

نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: مہاجرین کی پہلی جماعت عصبہ میں آئی جو بقاء کی ایک بستی ہے رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے اور ان کی امامت سالم مولیٰ حذیفہ کیا کرتے تھے اور وہ قرآن مجید زیادہ جانتے تھے۔

محمد بن بشار، یحییٰ، شعبہ، ابوالتیاح، حضرت انس بن

سنن نسائی: 828

691- صحیح مسلم: 964، سنن ابوداؤد: 623

692- انظر الحديث: 7175، سنن ابوداؤد: 588

693- انظر الحديث: 7142، 696

مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کی بات سنو اور اُس کی اطاعت کرو اگرچہ حبشی کو تم پر حاکم مقرر کیا جائے جس کا سر انگوڑی جیسا ہو۔

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الثَّيَّاجِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنْ اسْتُعْيِلَ حَدَّثُوكُمْ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَيْبَةٌ

جب امام نے نماز پوری نہ کی
اور مقتدیوں نے کر لی

55- بَابُ إِذَا لَمْ يُتِمَّ الْإِمَامُ
وَأَتَمَّ مَنْ خَلْفَهُ

فضل بن سہل، حسن بن موسیٰ اشیب، عبدالرحمن بن عبد اللہ بن دینار، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو تمہیں نماز پڑھاتے ہیں اگر وہ درست پڑھائیں تو تمہیں بھی ثواب ملے گا اور اگر خطاء کریں تو تمہیں ثواب مل جائے گا اور خطاء کا وبال اُن پر ہوگا۔

694- حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشِيبِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُصَلُّونَ لَكُمْ، فَإِنْ أَصَابُوا فَلَكُمْ، وَإِنْ أَخْطَئُوا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ

مفتون اور بدعتی کی امامت

حسن بصری کا قول ہے کہ پڑھ لے اور بدعت کا گناہ اُس پر۔

56- بَابُ إِمَامَةِ الْمَفْتُونِ وَالْمُبْتَدِعِ
وَقَالَ الْحَسَنُ: صَلَّى وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا ہم سے محمد بن یوسف، اوزاعی، زہری، حمید بن عبدالرحمن، عبید اللہ بن عدی بن خیاریہ سے مروی ہے کہ وہ حضرت عثمان بن عفان کے پاس گئے جب کہ وہ محصور تھے اور کہا کہ آپ مسلمانوں کے متفقہ امام ہیں اور ایک فتنہ باز ہمیں نماز پڑھاتا ہے اور ہمیں یہ پسند نہیں ہے۔ فرمایا کہ لوگوں کے اعمال میں سے نماز بہترین چیز ہے اور لوگ جب اچھا کام کریں تو تم بھی اُن کے ساتھ اچھا کام کرو اور جب وہ بُرا کام کریں تو اُن کی بُرائی سے دور رہو۔ زبیدی نے کہا کہ زہری نے فرمایا: میرے نزدیک

695- قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ جَبْرِ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَهُوَ مُحْصُورٌ - فَقَالَ: إِنَّكَ إِمَامٌ عَامَّةٌ، وَتَوَلَّ بِكَ مَا تَرَى، وَيُصَلِّي لَنَا إِمَامٌ فِتْنَةٌ، وَتَخْرُجُ، فَقَالَ: الصَّلَاةُ أَحْسَنُ مَا يَغْتَلُ النَّاسُ، فَإِذَا أَحْسَنَ النَّاسُ فَأَحْسِنَ مَعَهُمْ، وَإِذَا أَسَاءُوا فَاجْتَنِبْ إِسَاءَتَهُمْ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ، قَالَ: الزُّهْرِيُّ: لَا تَرَى

أَنْ يُصَلِّيَ خَلْفَ الْمُتَخَفِّفِ إِلَّا مِنْ طَرَوْزَةٍ لَا يَكُنْ مِنْهَا

696 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي الثَّيَّاجِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبِي ذَرْبُ اسْمَعُ وَأَطِيعُوا وَلَوْ لِحَبَشِي كَانَ رَأْسُهُ زَبِيحَةً

57 - بَابُ: يَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْإِمَامِ

يَحْذَرُ إِذَا كَانَ الثَّلَاثِينَ

697 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْتٌ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ "فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَخَرَجَ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيظَةً - أَوْ قَالَ: خَطِيظَةً - ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ"

58 - بَابُ: إِذَا قَامَ الرَّجُلُ

عَنْ يَسَارِ الْإِمَامِ، فَحَوَّلَهُ الْإِمَامُ

إِلَى يَمِينِهِ لَمْ تَفْسُدْ صَلَاتُهُمَا

698 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ

قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ

صحیح نہیں کہ منٹ کے پیچھے نماز پڑھی جائے مگر ضرورت کے وقت کہ اس کے ہوا اور کوئی چارہ نہ تھا۔

ابو التیاح نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: حاکم کی بات سنو اور اسکی اطاعت کرو خواہ جشی ہو اور اس کا سر انگوڑی مانند ہو۔

جب دو نمازی ہوں تو مقتدی امام کے

برابر داہنی طرف کھڑا ہو

سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں رات گزاری۔ رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھ لی تو تشریف لائے اور چار رکعتیں پڑھ کر سو گئے۔ پھر قیام فرمایا تو میں بھی آکر آپ ﷺ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے داہنی جانب کر لیا اور پانچ رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں اور سو گئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے مبارک خراٹے سنے۔ پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

جب کوئی شخص امام کے بائیں طرف کھڑا ہو

اور امام اُسے داہنی طرف کر لے تو دونوں

میں سے کسی کی نماز نہیں ٹوٹے گی

کریب مولیٰ ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس سویا اور نبی کریم ﷺ اُس

696 - راجع الحديث: 693

697 - راجع الحديث: 117

698 - راجع الحديث: 183, 117

رات ہمارے پاس جلوہ فرماتے۔ پس آپ نے وضو فرمایا اور نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے تو میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے پکڑ کر اپنے داہنی طرف کر لیا۔ پس آپ نے تیرہ رکعتیں پڑھیں۔ پھر سو گئے حتیٰ کہ خڑائے لیے اور آپ جب سوتے تو خڑائے لیا کرتے۔ پھر مؤذن آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو تشریف لے جا کر نماز پڑھی اور وضو نہ فرمایا۔ عمرو، بکیر، گریب سے اسی طرح مروی ہے۔

جب امام کی نیت امامت کی نہ ہو لیکن لوگ آجائیں تو اُن کی امامت کرے

عبداللہ بن سعید بن جبیر کے والد ماجد سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس رات گزاری۔ پس نبی کریم ﷺ رات میں نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنے بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے سر سے پکڑ کر اپنے داہنی طرف کھڑا کر لیا۔

جب امام نماز پڑھائے اور کسی کو

ضرورت ہو تو نماز پڑھ کر نکل جائے

مسلم، شعبہ، عمرو، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل نماز نبی کریم ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھا کرتے اور پھر اپنی قوم کی امامت کرتے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَمَتْكَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ وَالتَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا؛ لَكَ اللَّيْلَةُ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَقُمْتُ عَلَى يَسَارِهِ فَأَخَذَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ، فَصَلَّى ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ كَلَّمَ حَتَّى نَفَعَ، وَكَانَ إِذَا كَلَّمَ نَفَعَ، ثُمَّ أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأَ، قَالَ عَمْرُو: فَخَذْتُ بِهِ بُكَرًا، فَقَالَ: حَدَّثَنِي كُرَيْبٌ بِذَلِكَ

59- بَابُ إِذَا لَمْ يَنْوَ الْإِمَامُ أَنْ يُؤْمَر، ثُمَّ جَاءَ قَوْمٌ فَأَمَّهُمْ

699- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: بَشَّ عِنْدَ خَالَتِي فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، فَقُمْتُ أَصِلُ مَعَهُ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِرَأْسِي، فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ

60- بَابُ إِذَا طَوَّلَ الْإِمَامُ، وَكَانَ لِلرَّجُلِ حَاجَةٌ، فَخَرَجَ فَصَلَّى

700 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِإِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَرْجِعُ، فَيُؤَمُّ قَوْمَهُ

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، عمرو، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: حضرت معاذ بن جبل پہلے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے پھر واپس جا کر اپنی قوم کی امامت کرتے۔ انہوں نے عشاء کی نماز پڑھائی اور اُس میں سورۃ البقرہ پڑھی تو ایک شخص واپس لوٹ گیا۔ حضرت معاذ کو اس سے رنج ہوا۔ یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ نے تین دفعہ فرمایا: آزمائش میں ڈالنے والا۔ آپ نے انہیں اوسط مفصل کی دو سورتیں پڑھنے کا حکم فرمایا۔ عمرو نے فرمایا کہ مجھے وہ دونوں یاد نہیں ہیں۔

امام کا قیام میں کمی کرنا اور رکوع

سجدے پورے کرنا

قیس سے مروی ہے کہ مجھے حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! خدا کی قسم میں صبح کی نماز سے فلاں کی وجہ سے رہ جاتا ہوں جو ہمیں طویل نماز پڑھاتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نصیحت کرنے میں اُس دن سے زیادہ غفب میں نہیں دیکھا۔ فرمایا کہ تم میں سے کچھ لوگ نفرت دلانے والے ہیں۔ پس جو تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھانی چاہیے کیونکہ اُن میں کمزور، بوڑھے اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔

جب تنہا نماز پڑھے تو جتنا

چاہے طویل کرے

701 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَزْجِعُ، فَيَوْمُهُ قَوْمُهُ، فَصَلَّى الْعِشَاءَ، فَقَرَأَ بِالْبَقَرَةِ، فَأَنْصَرَفَ الرَّجُلُ، فَكَانَ مُعَاذًا تَتَاوَلُ مِنْهُ، فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: فَتَانِ، فَتَانِ، فَتَانِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - أَوْ قَالَ: فَاتِنَا، فَاتِنَا، فَاتِنَا - وَأَمَرَهُ بِسُورَتَيْنِ مِنْ أَوْسَطِ الْمُفْصَلِ، قَالَ عَمْرُو: لَا أَحْفَظُهُمَا

61- بَابُ تَخْفِيفِ الْإِمَامِ فِي الْقِيَامِ،

وَالْإِمَامِ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ

702 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسًا، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو مَسْعُودٍ، أَنَّ رَجُلًا، قَالَ: وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا تَأْخُرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فَلَانٍ عَمَّا يُطِيلُ بِنَا، فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ، ثُمَّ قَالَ: إِنْ مِنْكُمْ مُنْفِرِينَ، فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلَيْتَ تَجُوزُ، فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ

62- بَابُ: إِذَا صَلَّى لِنَفْسِهِ

فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھائے کیونکہ اُن میں کمزور، بیمار اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور جب تم میں سے کوئی تنہا نماز پڑھے تو اُسے جتنا چاہے طویل کرے۔

جس نے نماز طویل کرنے پر

اپنے امام کی شکایت کی

ابو اسید نے فرمایا: اے بیٹے! تم نے ہمیں طویل نماز پڑھائی ہے۔

قیس بن ابو حازم سے مروی ہے کہ حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک آدمی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں نماز فجر سے رہ جاتا ہوں کیونکہ فلاں ہمیں طویل نماز پڑھاتے ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ خفا ہوئے اور نصیحت کرتے ہوئے میں نے آپ کو اُس دن سے زیادہ خفا نہیں دیکھا۔ پھر فرمایا: اے لوگو! تم میں نفرت دلانے والے بھی ہیں۔ جو تم میں سے لوگوں کی امامت کرے تو ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ اُس کے پیچھے کمزور، بوڑھا اور حاجت مند بھی ہوتا ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص دو اونٹوں کو لے کر آ رہا تھا اور رات کا پہلا حصہ تھا اُسے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھاتے ہوئے پایا۔ اُس نے اپنے اونٹوں کو بٹھایا اور حضرت معاذ کی جانب بڑھا۔ انہوں نے سورۃ البقرہ یا

703 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزَّكَاةِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيَخَفِفْ فَإِنَّ مِنْهُمْ الضَّعِيفَ وَالسَّهِيمَ وَالْكَبِيرَ، وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيَطْوِلْ مَا شَاءَ

63 - بَابُ مَنْ شَكَاهُ مَامَهُ

إِذَا طَوَّلَ

وَقَالَ أَبُو اسِيدٍ: طَوَّلْتَ بِنَا يَا بَنِي

704 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُسُفَ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَتَأَخَّرُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْفَجْرِ مَعًا يُطِيلُ بِنَا فُلَانٌ فَيُغَضِبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا رَأَيْتُهُ غَضِبَ فِي مَوْضِعٍ كَانَ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُتَقَرِّبِينَ، فَمَنْ أَمَرَ النَّاسَ فَلْيَتَجَوَّزْ، فَإِنْ خَلَفَهُ الضَّعِيفُ وَالْكَبِيرُ وَذَا الْحَاجَةِ

705 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ بِنَا خَعْلَيْنِ وَقَدْ جَنَحَ اللَّيْلُ فَوَافَقَ مُعَاذًا يُصَلِّي، فَتَرَكَ نَاصِيئَهُ وَأَقْبَلَ إِلَى مُعَاذٍ فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ

703 - سنن ابو داؤد: 794، سنن نسائي: 522

704 - راجع الحديث: 90

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

705 - سنن نسائي: 522

سورۃ النساء پڑھی۔ وہ واپس لوٹ گیا اور اُسے معلوم ہوا کہ اس سے حضرت معاذ کو رنج پہنچا ہے۔ اُس نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر حضرت معاذ کی شکایت کی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! تم آزمائش میں مبتلا کرنے والے ہو، یہ تین دفعہ فرمایا۔ تم نے سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الشمس اور سورۃ الليل کے ساتھ کیوں نہ پڑھائی کیونکہ تمہارے پیچھے بوڑھے، ضعیف اور حاجت مند بھی پڑھتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ حدیث میں ہے۔ متابعت کی ہے اس کی سعید بن مسروق اور مسر اور شیبانی نے۔ عمرو اور عبید اللہ بن مقسم اور ابوالزبیر نے حضرت جابر سے مروی کی ہے کہ حضرت معاذ نے عشاء کی نماز میں سورۃ البقرہ پڑھی تھی۔ اور متابعت کی ہے اس کی اعش نے حارث سے۔

نماز مختصر اور پوری پڑھنا

عبدالعزیز سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ اختصار کے ساتھ اور ہر طرح سے مکمل نماز پڑھا کرتے تھے۔

جو بچے کے رونے کی وجہ سے

نماز تخفیف کر دے

ابراہیم بن موسیٰ، ولید بن مسلم، اوزاعی، یحییٰ بن ابوشیر، عبداللہ بن ابوقادہ ان کے والد ماجد حضرت ابوقادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نماز پڑھانے کھڑا ہوتا ہوں

أَوِ النِّسَاءِ - فَأُظْلَقَ الرَّجُلُ وَبَلَغَهُ أَنَّ مُعَاذًا قَالَ مِنْهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَكَا إِلَيْهِ مُعَاذًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مُعَاذُ، أَفَتَأْنِ أَنْتَ - أَوْ أَفَاتِنَ - فَلَا تَمِرَّارَ: فَلَوْلَا صَلَّيْتَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ، وَالشُّنَّسِ وَخُطَاهَا، وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى، فَإِنَّهُ يُصَلِّي وَرَأَاكَ الْكَبِيرُ وَالضَّعِيفُ وَكُوَ الْحَاجَّةُ أَحْسِبْ هَذَا فِي الْحَدِيثِ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَتَابِعَهُ سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ، وَمِسْعَرُ، وَالشَّيْبَانِيُّ، قَالَ عَمْرُو، وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ مِقْسَمٍ، وَأَبُو الزُّبَيْرِ: عَنْ جَابِرٍ، قَرَأَ مُعَاذٌ فِي الْعِشَاءِ بِالْبَقَرَةِ، وَتَابِعَهُ الْأَعْمَشُ، عَنْ مُتَارِبٍ

64- بَابُ الْإِيجَارِ فِي الصَّلَاةِ وَإِكْمَالِهَا

706 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوجِزُ الصَّلَاةَ وَيُكْمِلُهَا

65- بَابُ مَنْ أَخَفَّ الصَّلَاةَ

عِنْدَ بُكَاءِ الصَّبِيِّ

707 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، قَالَ:

أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ: إِنِّي لَأَقُومُ فِي الصَّلَاةِ أُرِيدُ أَنْ أَطْوَلَ فِيهَا، فَأَسْمَعَ بُكَاءَ الصَّبِيِّ، فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي كَرَاهِيَةً أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ، فَاتَّبَعَهُ بِمِرْ بَن بَكْرٍ، وَابْنُ الْمُبَارَكِ، وَبِهِيَّةٌ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ

تو ارادہ کرتا ہوں کہ اسے طویل کر دوں لیکن کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اپنی نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں، یہ ناپسند کرتے ہوئے کہ اُس کی ماں کو تکلیف دوں متابعت کی ہے اس کی بشیر بن بکر اور بہیہ اور ابن المبارک نے اوزاعی سے۔

708 - حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ عَمْلِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُكَيْانُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ إِمَامٍ قَطُّ أَخَفَّ صَلَاةً وَلَا أَتَمَّ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ، فَيَخَفُ فِتْنَةً أَنْ تُفْتَنَ أُمُّهُ

شریک بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ہرگز کسی امام کے پیچھے نبی کریم ﷺ سے مختصر اور مکمل نماز نہیں پڑھی۔ اگر آپ ﷺ کسی بچے کے رونے کی آواز سنتے تو تخفیف فرمادیتے اس خوف سے کہ اُس کی ماں آزمائش میں نہ پڑ جائے۔

709 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنِّي لَأَدْخُلُ فِي الصَّلَاةِ وَأَنَا أُرِيدُ إِطَالَعَهَا، فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ، فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي مَا أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةٍ وَجِدٍ أُمِّهِ مِنْ بُكَائِهِ

علی بن عبد اللہ، یزید بن زریج، سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نماز شروع کرتا ہوں تو چاہتا ہوں کہ اُسے طول دوں۔ پھر کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اپنی نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں، یہ جانتے ہوئے کہ اُس کے رونے کی وجہ سے اُس کی ماں پر دشواری ہوگی۔

710 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنِّي لَأَدْخُلُ فِي الصَّلَاةِ فَأُرِيدُ إِطَالَعَهَا، فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ، فَأَتَجَوَّزُ مَا أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةٍ وَجِدٍ أُمِّهِ مِنْ بُكَائِهِ وَقَالَ مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبَانُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نماز شروع کرتا ہوں تو چاہتا ہوں کہ اُسے طول دوں۔ پھر کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں، تو تخفیف کر دیتا ہوں یہ جانتے ہوئے کہ اس کے رونے کی وجہ سے اُس کی ماں کو کتنی دشواری ہوگی موسیٰ ابان، قتادہ، حضرت انس رضی

708 - صحیح مسلم: 1053

709 - النظر الحديث: 710، صحیح مسلم: 1056، سنن ابن ماجہ: 989

710 - راجع الحديث: 709

اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مذکورہ حدیث کے مطابق فرمایا۔

نماز پڑھ کر پھر اپنی قوم کی امامت کرنا

سیلمان بن حرب اور ابوالنعمان، حماد بن زید، ایوب، عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت معاذ پہلے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے۔ پھر اپنی قوم کے پاس جاتے اور انہیں نماز پڑھاتے۔

جولوگوں کو امام کی

تکبیر سنائے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ علیل ہوئے جس میں آپ نے وصال فرمایا تو حضرت بلال نے حاضر ہو کر آپ ﷺ کو نماز کی اطلاع دی۔ فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں نے عرض کی کہ حضرت ابوبکر نرم دل ہیں اگر آپ کی جگہ پر کھڑے ہوئے تو رونے کے سبب قرأت نہ سناسکیں گے۔ فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں نے پھر وہی عرض کی تو آپ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا: تم حضرت یوسف والی عورتوں کی طرح ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ وہ پڑھانے لگے اور نبی کریم ﷺ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لیے تشریف لے گئے۔ گویا میں آپ کو دیکھ رہی ہوں کہ قدم مبارک زمین کو مس کر رہے ہیں جب حضرت ابوبکر نے آپ کو دیکھا تو

حَدَّثَنَا أَنَسٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

66- بَابُ إِذَا صَلَّى ثُمَّ أَمَرَ قَوْمًا

711 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَأَبُو

النُّعْمَانِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ، فَيُصَلِّي بِهِمْ

67- بَابُ مَنْ أَسْمَعَ النَّاسَ

تَكْبِيرَ الْإِمَامِ

712 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

بْنُ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَبَّأَ مَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَةً الَّتِي مَاتَ فِيهَا أَتَاهُ بِلَالٌ يُؤَذِّنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَقَالَ: مُرُّوا أَتَاهُ بَكْرٌ فَلْيُصَلِّ، قُلْتُ: إِنَّ أَتَاهُ بَكْرٌ رَجُلٌ أَسِيفٌ، إِنَّ يَقُومَ مَقَامَكَ يَبْنِي، فَلَا يَقْدِرُ عَلَى الْفِرَاقَةِ، فَقَالَ: مُرُّوا أَتَاهُ بَكْرٌ فَلْيُصَلِّ، فَقُلْتُ: مِثْلَهُ، فَقَالَ فِي الْغَالِقَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ: إِنْ كُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مُرُّوا أَتَاهُ بَكْرٌ فَلْيُصَلِّ، فَصَلَّى وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهَادِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَحُطُّ بِرِجْلَيْهِ الْأَرْضَ، فَلَمَّا رَأَاهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَنْ صَلَّى، فَتَأَخَّرَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَقَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَنْبِهِ، وَأَبُو

بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ التَّكْبِيرَ تَابِعَهُ مُحَاطِرٌ، عَنِ
الْأَعْمَشِ

سرکنے لگے۔ اُن کی طرف اشارہ فرمایا کہ پڑھاتے
رہو۔ پس حضرت ابوبکر سرک گئے اور نبی کریم ﷺ
اُن کے پہلو میں تشریف فرما ہو گئے اور حضرت ابوبکر
لوگوں کو تکبیر سنارہے تھے۔ متابعت کی اس کی محاضر نے
اعش سے۔

68- بَابُ: الرَّجُلُ يَأْتُمُّ بِالْإِمَامِ
وَيَأْتُمُّ النَّاسُ بِالْمَأْمُومِ

جو امام کی اقتدا کرے
اور لوگ اُس کی اقتدا کریں

وَيَذْكُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
اَتْتُمُوا بِي وَلِيَأْتُمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ

منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میری
اقتدا کرو اور تمہارے بعد والے تمہاری اقتدا کریں گے۔

713- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی

أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ

ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کی علالت بڑھ گئی تو حضرت

الْأَسْوَدَ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ

بلاال نماز کی اطلاع دینے حاضر ہوئے۔ فرمایا: ابوبکر سے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُهُ بِالصَّلَاةِ،

کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں میں نے عرض کی کہ یا رسول

فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَقُلْتُ: يَا

اللہ ﷺ! حضرت ابوبکر نرم دل شخص ہیں۔ وہ جب

رَسُولُ اللَّهِ إِنْ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَتَى مَا

آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو قرأت سنانہ

يَقُومُ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ، فَلَوْ أَمَرْتُ عُمَرَ،

سکیں گے۔ لہذا آپ حضرت عمر کے لیے حکم فرماتے۔

فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ:

فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں میں نے

قُولِي لَهُ: إِنْ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ، وَإِنَّهُ مَتَى يَقُومُ

حضرت حفصہ سے کہا کہ آپ سے عرض کریں کہ حضرت

مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ، فَلَوْ أَمَرْتُ عُمَرَ، قَالَ:

ابوبکر نرم دل شخص ہیں جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں

إِنْ كُنْ لَأَكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ أَنْ

گے تو لوگوں کو کچھ سنانہ سکیں گے، لہذا آپ حضرت عمر کے

يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَجَدَ رَسُولَ

لیے حکم فرماتے۔ فرمایا کہ تم حضرت یوسف والی عورتوں کی

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفْسِهِ خِفَّةً، فَقَامَ

طرح ہو، ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں جب وہ

يَهَادِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ، وَرَجُلَاةٌ يُخْطَانِ فِي الْأَرْضِ،

نماز پڑھانے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے کچھ افاقہ

حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَلَمَّا سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ جِشَّهُ، ذَهَبَ

محسوس کیا تو آپ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر

أَبُو بَكْرٍ يَتَأَخَّرُ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

کھڑے ہوئے اور آپ کے قدم زمین سے مس ہو رہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تھے۔ حتیٰ کہ مسجد میں داخل ہوئے حضرت ابوبکر نے

حَتَّى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي قَائِمًا، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَاعِدًا، يَقْتَدِي أَبُو بَكْرٍ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مُقْتَدُونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

جب آپ کی آہٹ سُنی تو پیچھے سرکنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اشارہ فرمایا۔ پس نبی کریم ﷺ آکر حضرت ابوبکر کے بائیں طرف تشریف فرما ہو گئے۔ حضرت ابوبکر کھڑے ہو کر اور رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے حضرت ابوبکر تو رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں اور لوگ حضرت ابوبکر کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے۔

69- بَابُ: هَلْ يَأْخُذُ الْإِمَامُ إِذَا شَكَّ بِقَوْلِ النَّاسِ؟

714 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ السَّخْتِيَانِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ، فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ: أَقْصَرْتَ الصَّلَاةَ، أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ، فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوَّلَ طَوَّلٍ

جب امام کو شک لاحق ہو تو کیا مقتدیوں کے کہنے پر عمل کرے

محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو رکعتوں پر فارغ ہو گئے ذوالیدین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا ذوالیدین سچ کہتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کی ہاں۔ پس رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور آخری دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر سلام پھیرا، پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا، اپنے سجدوں کی طرح یا ان سے طویل۔

715 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: "صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، فَعَمِلَ صَلَاتِ رَكْعَتَيْنِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ، فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوَّلَ طَوَّلٍ"

ابو سلمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ عرض کی گئی کہ آپ نے دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ پس آپ نے دو رکعتیں مزید پڑھیں، پھر سلام پھیرا۔ پھر سہو کے دو سجدے کیے۔

714 - سنن ابوداؤد: 1009، سنن ترمذی: 399، سنن نسائی: 1224

715 - راجع الحديث: 482، سنن ابوداؤد: 1014، سنن نسائی: 1226

تَحَدَّثَ تَحَدَّثَ

70- بَابُ إِذَا بَكَى الْإِمَامُ فِي الصَّلَاةِ

وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَادٍ: "سَمِعْتُ نَسِيبَ عُمَرَ، وَأَنَا فِي آخِرِ الصُّفُوفِ يَقْرَأُ: (لَمَّا أَشْكُو بَنِي وَحُزْنِي إِلَى اللَّهِ) (يوسف: 86)"

جب امام نماز میں روئے

عبداللہ بن شداد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر کے رونے کی آواز سنی اور میں آخری صف میں تھا۔ وہ پڑھ رہے تھے: "ترجمہ کنز الایمان: میں تو اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہوں (پارہ ۱۳، یوسف: ۸۶)"

اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض میں فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں نے عرض کی کہ حضرت ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے باعث لوگوں کو کچھ سنا نہیں سکیں گے حکم فرمائیں کہ حضرت عمر لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت حفصہ سے عرض کرنے کے لیے کہا کہ حضرت ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے سبب لوگوں کو سنا نہیں سکیں گے، حکم فرمائیں کہ حضرت عمر لوگوں کو نماز پڑھائیں، حضرت حفصہ نے یہی کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جانے دو، تم حضرت یوسف والی عورتوں کی مثل ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا: مجھے آپ سے اچھائی نہیں پہنچی۔

اقامت کے وقت اور اس کے بعد

صفوں کو درست کرنا

ابوالولید ہشام بن عبدالمالک، شعبہ، عمرو بن مرہ،

716- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ

بْنِ أَنَسٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ: مُرُّوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ: قُلْتُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسَبِّحِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ، فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ، فَقَالَ: مُرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ لِحَفْصَةَ: قُولِي لَهُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسَبِّحِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ، فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ، ففَعَلْتُ حَفْصَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْ إِنْ كُنْ لَأَنْتُمْ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مُرُّوا أَبَا بَكْرٍ، فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ قَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ: مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكَ غَيْظًا

71- بَابُ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ

عِنْدَ الْإِقَامَةِ وَبَعْدَهَا

717 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ

716 - راجع الحديث: 679, 198

717 - صحيح مسلم: 977

سالم بن ابوالجحد حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنی صفوں کو درست کر لیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کو پلٹ دے گا۔

ابو معمر، عبدالوارث، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنی صفوں کو سیدھی کر لیا کرو کیونکہ میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

صفیں درست کرتے وقت امام کا
لوگوں کی طرف متوجہ ہونا

تحفید الطویل سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نماز قائم ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ چہرہ مبارک ہماری طرف کر کے متوجہ ہوئے اور فرمایا: اپنی صفیں سیدھی کر لو اور مل کر کھڑے ہو کیونکہ میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

پہلی صف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شہید یہ ہیں: ڈوب کر مرنے والا، پیٹ کی بیماری سے مرنے والا، طاعون سے مرنے والا اور ڈوب کر مرنے والا۔

الْمَلِكِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ: سَمِعْتُ الثَّعْبَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَتَسَوَّنَّ صُفُوفُكُمْ، أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وَجُوهِكُمْ

718 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صَهْبِيبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَقِيمُوا الصُّفُوفَ، فَإِنِّي أَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِي

72 - بَابُ إِقْبَالِ الْإِمَامِ عَلَى

النَّاسِ، عِنْدَ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ

719 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ الطَّوِيلُ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ، وَتَرَاضُوا، فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي

73 - بَابُ الصَّفِّ الْأَوَّلِ

720 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَمْعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الشُّهَدَاءُ: الْغُرَى وَالْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْهَيْدُمُ"

718 - صحيح مسلم: 975

719 - راجع الحديث: 718

720 - راجع الحديث: 653

اور فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ عشاء کی نماز اور فجر کی نماز میں کیا ہے تو لازمی آتے خواہ گھٹنوں کے بل چل کر آتے اور معلوم ہوتا کہ پہلی صف میں کیا ہے تو قرعہ ڈالتے۔

صف درست کرنا نماز کی تکمیل سے ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے لہذا اُس سے اختلاف نہ کرو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو اور نماز میں صف سیدھی رکھو کیونکہ صف کا سیدھا رکھنا نماز کی زینت سے ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنی صفیں برابر رکھا کرو کیونکہ صفوں کا برابر کرنا نماز قائم کرنے میں سے ہے۔

اُس کا گناہ جو صفیں پوری نہ کرے

بشیر بن یسار انصاری نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ جب وہ مدینہ منورہ

721 - وَقَالَ: وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّحْمِيدِ لَأَسْتَبَقُوا، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الصُّفِّ الْمُبْتَدِئِ لَأَسْتَبَقُوا

74- بَابُ: إِقَامَةُ الصُّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ

722 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ، فَإِذَا رَكَعَ، فَارْكَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا، فَصَلُّوا جُلُوسًا أَوْ قَائِمًا، وَأَقِيمُوا الصُّفَّ فِي الصَّلَاةِ، فَإِنَّ إِقَامَةَ الصُّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ"

723 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَوُّوا صُفُوفَكُمْ، فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ

75- بَابُ إِثْمٍ مَنْ لَمْ يُتِمَّ الصُّفُوفَ

724 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عُثَيْدٍ

721- راجع الحديث: 615

722- النظر الحديث: 734، صحيح مسلم: 930

723- صحيح مسلم: 974، سنن ابن ماجه: 993

میں آئے تو ان سے کہا گیا: آپ نے رسول اللہ ﷺ کے دور مبارک کے برخلاف آج تک ہماری کون سی چیز دیکھی ہے؟ فرمایا کہ ایسی تو کوئی چیز نہیں دیکھی سوائے اس کے کہ تم صفیں سیدھی نہیں کرتے۔ عقبہ بن عبید نے بشیر بن یسار سے مروی کی ہے کہ حضرت انس بن مالک ہمارے پاس مدینہ منورہ میں آئے اور یہ فرمایا۔

الطَّائِفُ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَحِيلَ لَهُ: مَا أَنْكَرْتَ مِنَّا مُنْذُ يَوْمِ عَهْدِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: مَا أَنْكَرْتُ شَيْئًا إِلَّا أَنْكُمْ لَا تُهَيِّمُونَ الصُّفُوفَ وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عُبَيْدٍ: عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، قَدِمَ عَلَيْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْمَدِينَةَ يَهْدَانَا

76 - بَابُ الزَّاقِ الْمَنَكِبِ بِالْمَنَكِبِ

وَالْقَدَمِ بِالْقَدَمِ فِي الصَّفِّ

وَقَالَ الثُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ: رَأَيْتُ الرَّجُلَ مِمَّا يُلْزِقُ كَعْبَهُ بِكَعْبِ صَاحِبِهِ

صف میں کندھے سے

کندھا اور قدم سے قدم ملانا

حضرت نعمان بن بشیر نے فرمایا: میں نے انہوں میں سے ایک شخص کو اپنے ساتھ والے کے ٹخنے سے ٹخنہ ملائے ہوئے دیکھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنی صفیں سیدھی رکھا کرو کیونکہ میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں اور ہم میں سے ہر ایک اپنے ساتھ والے کے کندھے سے کندھا اور قدم سے قدم ملایا کرتا۔

725 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

زُهَيْرٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَقْبِمُوا صُفُوفَكُمْ، فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَائِ ظَهْرِي، وَكَانَ أَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنَكِبَهُ بِمَنَكِبِ صَاحِبِهِ، وَقَدَمَهُ بِقَدَمِهِ

77 - بَابُ: إِذَا قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَسَارِ

الْإِمَامِ، وَحَوْلَهُ الْإِمَامُ، خَلْفَهُ إِلَى

يَمِينِهِ تَمَّتْ صَلَاتُهُ

جب آدمی امام کے بائیں طرف کھڑا ہو اور امام پیچھے سے اُسے داہنی طرف کرے تو اس کی نماز صحیح ہے

غریب مولیٰ ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک رات میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے

726 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

دَاوُدُ، عَنْ عَمْرُو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ،

725 - راجع الحديث: 718

726 - راجع الحديث: 138, 117

میرے پیچھے سے مجھے سر سے پکڑا اور اپنے داہنی جانب کر لیا۔ آپ نے نماز پڑھی اور سو گئے۔ آپ کی خدمت میں مؤذن حاضر ہوا تو نماز پڑھانے کھڑے ہو گئے اور وضو نہیں فرمایا۔

عورت تنہا بھی صف ہے

عبداللہ بن عمر، سفیان، اسحاق سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اور ایک یتیم نے اپنے گھر میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی اور میری والدہ ماجدہ حضرت اُمّ سلیم ہمارے پیچھے تھیں۔

مسجد اور امام کے دائیں جانب

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک رات نبی کریم ﷺ کے بائیں طرف نماز پڑھنے کھڑا ہوا۔ آپ نے میرے ہاتھ یا کندھے کو پکڑا اور مجھے اپنے داہنی طرف کھڑا کر لیا اور ہاتھ سے کہا کہ میرے پیچھے سے۔

جب کہ امام اور لوگوں کے درمیان

دیوار یا سترہ ہو

حسن بصری کا قول ہے کہ نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں جب کہ تمہارے اور اس کے درمیان نہر ہو۔ ابو جہل کا قول ہے کہ امام کی اقتدا کرے اگرچہ دونوں کے درمیان راستہ یا دیوار ہو جبکہ امام کی تکبیر سنا ہو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی

فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسِي مِنْ وَرَائِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى وَرَقَدَ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

78- بَابُ: الْمَرْأَةُ وَحْدَهَا تَكُونُ صَفًّا

727- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: صَلَّيْتُ أَنَا وَيَتِيمٌ فِي بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا

79- بَابُ مَيِّمَةِ الْمَسْجِدِ وَالْإِمَامِ

728- حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ لَيْلَةً أَصَلَّى عَنْ يَسَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِي - أَوْ بَعْضِي - حَتَّى أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ بِيَدِهِ مِنْ وَرَائِي

80- بَابُ إِذَا كَانَ بَيْنَ الْإِمَامِ وَبَيْنَ الْقَوْمِ حَائِطٌ أَوْ سِتْرَةٌ

وَقَالَ الْحَسَنُ: لَا تَأْسُ أَنْ تُصَلِّيَ وَبَيْنَكَ وَبَيْنَهُ نَهْرٌ وَقَالَ أَبُو جَهْلٍ: يَأْتُمُّ بِالْإِمَامِ وَإِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا طَرِيقٌ أَوْ جِدَارٌ إِذَا سَمِعَ تَكْبِيرَ الْإِمَامِ

729- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا

727- راجع الحديث: 380، سنن نسائي: 868

728- راجع الحديث: 117، سنن ابن ماجه: 973

729- انظر الحديث: 5861، 2012، 2011، 1129، 924، 730، سنن ابوداؤد: 1126

ہے کہ رات کو رسول اللہ ﷺ میرے حجرے میں نماز پڑھا کرتے اور میرے حجرے کی دیوار نیچی تھی۔ لوگوں نے نبی کریم ﷺ کا جسم اطہر دیکھا تو لوگ آپ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے۔ صبح کو لوگوں نے اس بات کا ذکر کیا۔ دوسری رات جب آپ ﷺ نے قیام فرمایا تو لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ لوگوں نے ایسا دویا تین رات کیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ بیٹھنے لگے اور باہر تشریف نہ لے گئے۔ جب صبح ہوئی اور لوگوں نے اس کا ذکر کیا تو فرمایا مجھے خوف ہوا کہ رات کی نماز تم پر فرض نہ فرمادی جائے۔

رات کی نماز

ابراہیم بن منذر، ابن ابوفدیک، ابن ابوزعب، مقبری، ابوسلمہ بن عبدالرحمن، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ایک چٹائی تھی جس کو دن کے وقت بچھالیا کرتے اور رات کے وقت پردہ بنا لیتے۔ پس لوگ آپ ﷺ کے پاس جمع ہوئے اور آپ کے پیچھے صف بنالی۔

بسر بن سعید سے مروی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ایک حجرہ تیار کروایا۔ میرے خیال میں انہوں نے فرمایا کہ چٹائی کا۔ ماہ رمضان میں اس کے اندر نماز پڑھتے۔ پس آپ کے صحابہ میں سے بعض لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب آپ کو ان کا علم ہوا تو بیٹھنے لگے۔ اُن

عَبْدَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فِي حَجْرَتِهِ، وَجِدَارُ الْحَجْرَةِ قَصِيرٌ، فَرَأَى النَّاسُ شَفْصَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ أَكَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ، فَأَصْبَحُوا فَتَحَدَّثُوا بِذَلِكَ، فَقَامَ اللَّيْلَةُ الْغَايِبَةُ، فَقَامَ مَعَهُ أَكَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ، صَنَعُوا ذَلِكَ لِيَلْتَكُنَّ - أَوْ ثَلَاثًا - حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ، جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَخْرُجْ فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرَ ذَلِكَ النَّاسُ فَقَالَ: إِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُكْتَبَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ

81 - بَابُ صَلَاةِ اللَّيْلِ

730 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ، عَنْ ابْنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهُ حَصِيرٌ، يَبْسُطُهُ بِالْأَثَرِ، وَيَخْتَجِرُهُ بِاللَّيْلِ، فَقَامَ إِلَيْهِ نَاسٌ، فَصَلُّوا وَرَاءَهُ

731 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّظَرِ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَدَّ حَجْرَةً - قَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مِنْ حَصِيرٍ - فِي رَمَضَانَ، فَصَلَّى فِيهَا لَيْلًا، فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ

730 - انظر الحديث: 729، صحيح مسلم: 1824، سنن ابوداؤد: 1368، سنن نسائي: 761، سنن ابن ماجه: 942

731 - انظر الحديث: 7290، 6113، صحيح مسلم: 1822، سنن ابوداؤد: 1447، 1044، سنن ترمذی: 450، سنن

کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: میں نے جان لیا اور دیکھا جو تم نے کیا۔ اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ آدمی کی افضل نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر میں پڑھے سوائے فرض نماز کے۔ عثمان، وہیب، موسیٰ، ابو النضر، بسر، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے۔

مِنْ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا عَلِمَ بِهِمْ جَعَلَ يَفْعُهُمْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: قَدْ عَرَفْتُ الَّذِي رَأَيْتُمْ مِنْ صَنِيعِكُمْ، فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ قَالَ عُمَانُ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى، سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ عَنْ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تکبیر تحریمہ کا وجوب

اور نماز کا آغاز

حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے پر سوار ہوئے اور دایاں پہلو میں زخم آگیا۔ پس ہمیں ایک نماز آپ نے بیٹھ کر پڑھائی اور ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر پڑھی۔ پھر سلام پھیر کر فرمایا: امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب سمیع اللہ لِمَنْ حَمِدَهُ تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو۔

ابن شہاب سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ گھوڑے سے نیچے تشریف لے آئے اور خراش آگئی تو آپ ﷺ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ بیٹھ کر پڑھی، پھر فارغ ہوئے تو فرمایا:

82 - بَابُ إِجَابِ التَّكْبِيرِ،

وَأَفْتِيَا فِي الصَّلَاةِ

732 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَجَحَشَ شِقَّةُ الْأَيْمَنِ - قَالَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - فَصَلَّى لَنَا يَوْمَئِذٍ صَلَاةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُودًا، ثُمَّ قَالَ لَنَا سَلَمٌ: "إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ"

733 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: خَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ، فَجَحَشَ، فَصَلَّى لَنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا مَعَهُ قُعُودًا، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقَالَ: "إِنَّمَا الْإِمَامُ - أَوْ إِنَّمَا

732 - راجع الحديث: 378

733 - راجع الحديث: 378، صحيح مسلم: 921، سنن ترمذی: 361

امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔ جب رکوع کرے تو رکوع کرو، جب سر اٹھائے تو سر اٹھاؤ اور جب وہ سمیع اللہ یمن حمدہ کہے تو تم رَتْنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو، جب رکوع کرے تو تم رکوع کرو، جب سمیع اللہ یمن حمدہ کہے تو تم رَتْنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کہو، جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔ اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو۔

تکبیر اولیٰ میں آغاز کرتے ہوئے

ہاتھوں کو اٹھانا

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، ان کے والد ماجد سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز شروع کرتے وقت اپنے دونوں مبارک ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو انہیں پہلے کی طرح اٹھاتے اور سمیع اللہ یمن حمدہ اور رَتْنَا وَلَکَ الْحَمْدُ بھی کہتے اور سجدوں میں ایسا نہیں کرتے تھے۔

تکبیر کہتے وقت، رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع یدین کرنا

جَعَلَ الْإِمَامَ - لِيُؤْتَمَّ بِهِ. فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: رَتْنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا "

734 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا

شُعَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّمَا جَعَلَ الْإِمَامَ لِيُؤْتَمَّ بِهِ. فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: رَتْنَا وَلَکَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَسْجُدُونَ "

83 - بَابُ: رَفْعُ الْيَدَيْنِ فِي التَّكْبِيرَةِ

الْأُولَى مَعَ الْإِفْتِتَاحِ سِوَاءٍ

735 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ: "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ. وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذَلِكَ أَيْضًا. وَقَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ. رَتْنَا وَلَکَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ "

84 - بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِذَا

كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ

734 - راجع الحديث: 733

735 - النظر الحديث: 736, 738, 739 سنن نسائي: 1056, 877

سالم بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب نماز کے لیے قیام فرماتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے حتیٰ کہ وہ کندھوں تک ہو جاتے اور اسی طرح کرتے جب کہ رکوع کی تکبیر کہتے اور اسی طرح کرتے جب رکوع سے سر اٹھاتے اور سمیع اللہ لیمن حمدہ کہتے اور ایسا (رفع یدین) سجدوں میں نہیں کرتے تھے۔

ابو قتلابہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ جب نماز پڑھتے لگتے تو تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب رکوع میں جانے کا ارادہ کرتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے اور بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا۔

ہاتھوں کو کہاں تک اٹھائے؟

ابو حمید نے اپنے ساتھوں میں کہا کہ نبی کریم ﷺ نے کندھوں تک اٹھائے۔

سالم بن عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ نماز شروع کرتے وقت تکبیر کہی اور تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ اٹھاتے حتیٰ کہ وہ شانوں تک ہو گئے اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہی تو اسی طرح کیا اور جب سمیع اللہ لیمن حمدہ کہا تو اسی طرح کیا اور ربنا

736 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ حِينَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوعِ، وَيَفْعَلُ ذَلِكَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَيَقُولُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ وَلَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ"

737 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي قِلَابَةَ، أَنَّهُ رَأَى مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ إِذَا صَلَّى كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ هَكَذَا

85 - بَابُ: إِلَى أَيْنَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ؟

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ فِي أَصْحَابِهِ: رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ

738 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَتَحَ التَّكْبِيرَ فِي الصَّلَاةِ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حَتَّى يَجْعَلَهُمَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَهُ، وَإِذَا

736 - راجع الحديث: 735، سنن نسائي: 876

737 - صحيح مسلم: 862

738 - راجع الحديث: 735، سنن نسائي: 875

وَلَكَ الْحَمْدُ کہا اور سجدہ کرتے وقت ایسا نہیں کیا اور نہ اُس وقت جب کہ سجدوں سے سر اٹھایا۔

قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ فَعَلَ مِثْلَهُ. وَقَالَ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَلَا يَفْعَلُ ذَلِكَ حِينَ يَسْجُدُ وَلَا حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ"

رفع یدین کرنا جب کہ دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو

86 - بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز شروع کرتے ہوئے جب تکبیر کہتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ کہتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے نبی کریم ﷺ تک مرفوع کیا ہے۔

739 - حَدَّثَنَا عِيَّاشُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ "إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَثَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ. وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ. وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ". وَرَفَعَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ حُكَاةُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَكْبَبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ. عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَرَوَاهُ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَكْبَبَ وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ مَخْتَصَرًا

نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا

87 - بَابُ وَضْعِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ

ابو حازم سے مروی ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگوں سے کہا جاتا تھا کہ اپنا دایاں ہاتھ نماز میں اپنی بائیں کلائی پر رکھیں۔ ابو حازم نے فرمایا کہ مجھے تو یہی معلوم ہے کہ اسے نبی کریم ﷺ کی طرف مرفوع کیا جاتا ہے۔

740 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيُمْنَى عَلَى يَدَايِهِ الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو حَازِمٍ لَا أَغْلِبُهُ إِلَّا يَتَّبِعِي ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِسْمَاعِيلُ: يَتَّبِعِي ذَلِكَ وَلَمْ يَقُلْ يَتَّبِعِي

نماز میں خشوع

88 - بَابُ الْخُشُوعِ فِي الصَّلَاةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم تو یہی دیکھتے ہو کہ میرا رخ اس قبلہ کی جانب ہے، خدا کی قسم، مجھ پر نہ تمہارے رکوع پوشیدہ ہیں اور نہ تمہارا خشوع اور میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

محمد بن بشار، عئدہ، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رکوع اور سجدے پورے کیا کرو، خدا کی قسم میں تمہیں اپنے بعد بھی دیکھتا ہوں اور تمہیں فرمایا کہ پیٹھ پیچھے سے بھی جب کہ تم رکوع اور سجدے کرتے ہو۔

تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھے؟

حفص بن عمر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز کو الحمد للہ رب العالمین سے ابتدا کیا کرتے تھے۔

ابوزرعة سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان کچھ دیر وقفہ فرماتے۔ میرے خیال میں انہوں نے فرمایا کہ تھوڑی سی دیر۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، اپنے تکبیر اور قرأت کے درمیان وقفے کے

741- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْوَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَلْ تَرَوْنَ قِبَلِي مَا هُنَا، وَاللَّهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ رُكُوعُكُمْ وَلَا خُشُوعُكُمْ، وَإِنِّي لَأَرَاكُمْ وَرَاءَ ظَهْرِي

742- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَقِيمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللَّهِ لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِي - وَرُبَّمَا قَالَ: مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي - إِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ"

89- بَابُ مَا يَقُولُ بَعْدَ التَّكْبِيرِ

743- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الصَّلَاةَ بِ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) (الفاتحة: 2)"

744- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ إِسْكَاتَةً - قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ: هَذِيئَةً - فَقُلْتُ: بَابُ

741- راجع الحديث: 418

742- راجع الحديث: 419، صحيح مسلم: 958

743- صحيح مسلم: 889، 888

744- صحيح مسلم: 1354، 1353، سنن ابوداؤد: 781، سنن نسائي: 894، 893، 333، 60، سنن ابن ماجه: 805

بارے میں کیا ارشاد ہے۔ فرمایا کہ میں یوں کہتا ہوں:
اے اللہ! میری خطاؤں کو اتنی دُور کر دے جتنی دُور مشرق
سے مغرب ہے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے یوں پاک
کر دے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے پاک ہوتا ہے۔
اے اللہ! میری خطاؤں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو
دے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا حال

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف ادا فرمائی۔
کھڑے ہوئے تو طویل قیام فرمایا۔ پھر رکوع کیا تو طویل
رکوع فرمایا۔ پھر کھڑے ہوئے تو طویل قیام فرمایا۔ پھر
رکوع کیا تو طویل رکوع فرمایا۔ پھر سر اٹھا کر سجدہ کیا تو
طویل سجدہ فرمایا اور طویل سجدہ فرمایا۔ پھر قیام کیا اور
طویل قیام کیا۔ پھر رکوع کیا اور طویل رکوع کیا۔ پھر سر
اٹھایا اور طویل قیام کیا۔ پھر سر اٹھایا اور طویل رکوع کیا
پھر سر اٹھایا اور سجدہ کیا تو طویل سجدہ کیا اور طویل سجدہ کیا۔
پھر بعد فراغت فرمایا: جنت میرے نزدیک کی گئی حتیٰ کہ
اگر میں چاہتا تو اُس کے خوشوں میں سے تمہارے لیے
ایک خوشہ لے آتا اور مجھ سے جہنم قریب کی گئی حتیٰ کہ میں
نے کہا: اے رب! کیا میں اُن کے ساتھ ہوں۔ اُس میں
ایک عورت دیکھی۔ میرے (نافع کے) خیال میں انہوں
نے فرمایا: جس کو بلی پنجوں سے نوج رہی تھی۔ میں نے
کہا: اسے کیا ہوا؟ فرشتوں نے کہا کہ اسے بندھ رکھا تھا
یہاں تک بھوکی مر گئی۔ نہ اسے کھانا دیتی اور نہ چھوڑتی کہ
کچھ کھاتی۔ نافع نے کہا کہ میرے خیال میں انہوں نے
فرمایا: زمین کے کپڑے کوڑے۔

وَأَتَى يَا رَسُولَ اللَّهِ إِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ
وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ قَالَ: " أَقُولُ: اللَّهُمَّ بَاعِدْ
بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ، كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ، اللَّهُمَّ تَقَيَّ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُتَقَّى
الْقَوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْ
خَطَايَايَ بِالنَّارِ وَالْقَلْجِ وَالْبَرْدِ "

90- بَابُ

745 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

ثَابِتُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ
أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الْكُسُوفِ،
فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ،
ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ،
ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ
سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ قَامَ، فَأَطَالَ الْقِيَامَ،
ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ،
ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ، فَسَجَدَ فَأَطَالَ
السُّجُودَ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ
انْصَرَفَ، فَقَالَ: " قَدْ دَنَّتْ مِنِّي الْجَنَّةُ، حَتَّى لَوْ
اجْتَرَأْتُ عَلَيْهَا، لَجِئْتُكُمْ بِعُطَافٍ مِنْ قِطَافِهَا،
وَدَنَّتْ مِنِّي النَّارُ حَتَّى قُلْتُ: أُنَبِّئُكُمْ بِهَا، وَأَنَا مَعَهُمْ؟
فَإِذَا امْرَأَةٌ - حَسِبْتُ أَنَّهَا قَالَ - تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ،
قُلْتُ: مَا شَأْنُ هَذِهِ؟ قَالُوا: حَبَسَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ
جُوعًا، لَا أَطْعَمُهَا، وَلَا أَرْسَلُهَا تَأْكُلُ - قَالَ ثَابِتٌ:
حَسِبْتُ أَنَّهَا قَالَ: مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ - أَوْ خَشْيَةِ
الْأَرْضِ "

91- بَابُ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى

الْإِمَامِ فِي الصَّلَاةِ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ: فَرَأَيْتُمْ جَهَنَّمَ يَخْطُمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ

746 - حَدَّثَنَا مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي مَعْبَرٍ، قَالَ: قُلْنَا لِحَبَابٍ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ: قَالَ: نَعَمْ، قُلْنَا: بِمَ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ ذَلِكَ؟ قَالَ: بِأَضْطِرَابِ الْحَيَّةِ

747 - حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ يَخْطُبُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ - وَكَانَ غَلِيظَ كَذُوبٍ - أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا صَلُّوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامُوا قِيَامًا حَتَّى يَرَوْهُ قَدْ سَجَدَ

748 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتَكَ تَقَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ، ثُمَّ رَأَيْتَكَ

نماز میں امام کی
طرف نظر اٹھانا

ام المؤمنین حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے نماز کسوف میں دوزخ کو دیکھا کہ اُس کا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے جب کہ تم نے مجھے پیچھے ہوتے ہوئے دیکھا۔

موسیٰ، عبد الواحد، اعش، عمارہ بن عمیر، ابو معمرہ سے مروی کہ ہم نے حضرت جناب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض کی: کہا رسول اللہ ﷺ ظہر اور عصر میں قرأت پڑھتے تھے؟ فرمایا ہاں۔ ہم نے عرض کی کہ آپ کو اس کا کیسے معلوم ہوا؟ فرمایا کہ ریش مبارک کی حرکت سے۔

حجاج، شعبہ، ابواسحاق، عبد اللہ بن یزید سے مروی ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو غلط بیانی نہ کرتے تھے: وہ جب نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو دیر تک کھڑے رہتے حتیٰ کہ دیکھ لیتے کہ آپ ﷺ سجدہ میں چلے گئے ہیں۔

عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کے دور مبارک میں سورج گرہن ہوا تو آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اپنی جگہ پر کسی چیز کو پکڑا تھا؟ پھر ہم نے دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹے۔ فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی تو اُس میں

746 - سنن ابوداؤد: 801 سنن ابن ماجہ: 826

747 - راجع الحديث: 690

748 - راجع الحديث: 29

سے ایک خوشہ پکڑنے لگا تھا اور اگر میں اُسے لے لیتا تو تم اُس میں سے دنیا باقی رہنے تک کھاتے رہتے۔

محمد بن سنان، یحییٰ، ہلال بن علی سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر منبر پر رونق افروز ہو کر قبلہ کی سمت کو اشارہ فرمایا: میں نے ابھی تمہیں نماز پڑھاتے ہوئے جنت اور جہنم کو دیکھا دونوں کو اُن کی مثالی شکلوں میں قبلہ کی اس دیوار کے اندر۔ پھر تین دفعہ فرمایا کہ میں نے آج کی طرح بھلائی اور بُرائی نہیں دیکھی۔

نماز میں آسمان کی

جانب نگاہ اٹھانا

علی بن عبد اللہ، یحییٰ بن سعید، ابن عروبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں کی کیا حالت ہے کہ وہ نمازوں میں اپنی نظروں کو آسمان کی جانب اٹھاتے ہیں۔ آپ نے اس بارے میں سخت کلام کرتے ہوئے فرمایا: وہ رک جائیں ورنہ اُن کی پینائی اُچک لی جائے گی۔

نماز میں ادھر ادھر دیکھنا

مسدد، ابو الاحوص، اشعث بن سلیم، ان کے اولاد ماجد، مسروق سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی

تَكْفُكُهَا قَالَ: إِيَّيْكَ الْجَنَّةُ، فَتَنَّا وَلَكِ مِنْهَا عُنُقُودًا، وَلَوْ أَخَذْتَهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَيَّهَتِ الدُّنْيَا 749 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

فُلَيْحٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ، فَأَشَارَ بِيَدَيْهِ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ الْآنَ مِنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمْ الصَّلَاةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمْتَلِئَتَيْنِ فِي قِبْلَةِ هَذَا الْحِجَابِ، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ فَلَا تَمَّا

92 - بَابُ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى

السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ

750 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرَفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلَاتِهِمْ، فَاسْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ، حَتَّى قَالَ: لَيَنْتَهَنَّ عَنْ ذَلِكَ أَوْ لَيُغَطَّقْنَ أَبْصَارُهُمْ

93 - بَابُ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ

751 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ

749 - راجع الحديث: 409, 93

750 - سنن ابوداؤد: 913، سنن نسائي: 1192، سنن ابن ماجه: 1044

751 - النظر الحديث: 3291، سنن ابوداؤد: 910، 911، سنن ترمذی: 590، سنن نسائي: 1196, 1197

1196, 1195

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا کہ یہ اچک لینا ہے جس کے ذریعے شیطان بندے کو نماز سے اچک لیتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک چادر میں نماز پڑھی جس میں نیل بوٹے بنے تھے۔ فرمایا کہ نقش و نگار نے مجھے مشغول کیا۔ لہذا اسے ابو جہم کے پاس لے جاؤ اور میرے لیے سوتی چادر لے آؤ۔

جب کوئی امر واقع ہو یا قبلہ کی جانب تھوک وغیرہ کوئی چیز دیکھے تو کیا اس کی طرف توجہ کرے حضرت سہل نے فرمایا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ متوجہ ہوئے اور نبی کریم ﷺ کو دیکھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں قبلہ کی طرف بلغم دیکھا اور آپ لوگوں کے آگے کھڑے ہو کر نماز پڑھا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے اسے کھرج دیا اور بعد فراغت فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز میں ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے۔ پس تم میں سے کوئی نماز میں سامنے کی طرف نہ تھو کے۔ روایت کیا ہے اسے موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی رواد نے نافع سے۔

ابن شہاب سے مروی ہے کہ حضرت انس بن

أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: هُوَ الْخِتَالُ يُخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ

752 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي تَخِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ، فَقَالَ: شَغَلَنِي أَعْلَامُ هَذِهِ، اخْبُؤُوا يَدَايَ إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأَتُونِي بِأَبْجَابِيَّةٍ

94 - بَابُ: هَلْ يَلْتَفِتُ لِأَمْرٍ يَنْزِلُ بِهِ، أَوْ يَرَى شَيْئًا، أَوْ بُصَاقًا فِي الْقِبْلَةِ؟ وَقَالَ سَهْلٌ: التَفَتَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

753 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ قَالَ: رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يُصَلِّي بِلَنِّ يَدَيِ النَّاسِ، فَحَتَّهَا، ثُمَّ قَالَ حِينَ انْصَرَفَ: إِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ اللَّهَ قِبَلَ وَجْهِهِ، فَلَا يَتَنَحَّصَنَّ أَحَدٌ قِبَلَ وَجْهِهِ فِي الصَّلَاةِ رَوَاهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، وَابْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ

754 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

752 - راجع الحديث: 373، صحيح مسلم: 1238، سنن ابوداؤد: 4053، 914، سنن نسائي: 770، سنن ابن

ماجه: 3550

753 - راجع الحديث: 406، صحيح مسلم: 1224، سنن ابن ماجه: 763

754 - راجع الحديث: 680

لَيْفُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: بَيْنَمَا الْمُسْلِمُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ لَمْ يَفْجَأْهُمْ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ سِتْرَ حَجَرَةِ عَائِشَةَ، فَتَنَظَّرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوفٌ، فَتَبَسَّمَ يَضْحَكُ، وَكَصَّ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى عَقَبَيْهِ لِيَصِلَ لَهُ الصَّفُّ، فَظَنَّ أَنَّهُ يُرِيدُ الْخُرُوجَ وَهُمْ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَتِنُوا فِي صَلَاتِهِمْ، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَمَّا صَلَاتُكُمْ، فَأَرْغَى السِّتْرَ وَتَوَلَّى مِنْ آخِرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ

95- بَابُ وَجُوبِ الْقِرَاءَةِ لِلْإِمَامِ
وَالْمَأْمُومِ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا، فِي
الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، وَمَا يُجْهَرُ
فِيهَا وَمَا يُخَافُ

755- حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: شَكَأَ أَهْلُ الْكُوفَةِ سَعْدًا إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَعَزَلَهُ، وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَارًا، فَشَكُّوا حَتَّى ذَكَرُوا أَنَّهُ لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي، فَأُرْسِلَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: يَا أَبَا إِسْحَاقَ إِنَّ هَؤُلَاءِ يَزْعُمُونَ أَنَّكَ لَا تُحْسِنُ تُصَلِّي، قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: أَمَّا أَنَا وَاللَّهِ فَإِنِّي كُنْتُ أَصَلِّي بِهِمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَخْرِمُهُ عَنْهَا، أَصَلِّي صَلَاةَ الْعِشَاءِ، فَأَزِيدُ فِي الْأَوَّلَيْنِ وَأُخْفِ فِي الْآخِرَيْنِ، قَالَ: ذَاكَ

مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مسلمان فجر کی نماز میں تھے کہ اچانک رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے کا پردہ ہٹایا۔ اُن کی جانب دیکھا جب کہ وہ صف بستہ تھے تو تبسم فرمایا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیچھے کھسکے لگے تاکہ صف میں شامل ہو جائیں یہ سوچ کر کہ آپ ﷺ تشریف لانا چاہتے ہیں اور مسلمانوں نے اپنی نمازیں توڑ دینے کا قصد کیا۔ آپ ﷺ نے اُن کی طرف اشارہ فرمایا کہ اپنی نمازیں مکمل کرلو اور پردہ گرا دیا اور اُسی روز دن کے آخری حصے میں وصال فرمایا۔

امام اور مقتدی کے لیے تمام نمازوں میں
قرأت کا وجوب خواہ نماز حضری ہو
یا سفری اور جبری
ہو یا سبّری

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ کوفہ والوں نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شکایت کی تو انہیں معزول کر دیا گیا اور حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اُن کی جگہ عامل بنا دیا۔ انہوں نے یہاں تک شکایت کی کہ یہ بہ احسن و خوبی نماز نہیں پڑھاتے۔ پس انہوں نے اپنے پاس بلایا اور فرمایا: اے ابواسحاق! لوگوں کا خیال ہے کہ آپ بہ احسن و خوبی نماز نہیں پڑھاتے۔ کہا: خدا کی قسم، بات یہ ہے کہ میں تو انہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھاتا ہوں۔ میں اُس میں کمی نہیں کرتا۔ عشاء کی نماز

الظُّنُّ بِكَ يَا أَبَا اسْمَاعِيلَ، فَأَرْسَلَ مَعَهُ رَجُلًا أَوْرَجَّالًا إِلَى الْكُوفَةِ، فَسَأَلَ عَنْهُ أَهْلَ الْكُوفَةِ وَلَمْ يَدْعُ مَسْجِدًا إِلَّا سَأَلَ عَنْهُ، وَيُثْنُونَ مَعْرُوفًا، حَتَّى دَخَلَ مَسْجِدًا لِابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ أُسَامَةُ بْنُ قَتَادَةَ يُكْنَى أَبَا سَعْدَةَ قَالَ: أَمَّا إِذَا نَشَدْتَنَا فَإِنَّ سَعْدًا كَانَ لَا يَسِيرُ بِالشَّرِيعَةِ، وَلَا يَقْسِمُ بِالسُّوِّيَّةِ، وَلَا يَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ، قَالَ سَعْدُ: أَمَّا وَاللَّهِ لَا دُعُونَ بِفَلَاحٍ: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ عَبْدُكَ هَذَا كَاذِبًا، قَامَ رِيَاءٌ وَسُمْعَةٌ، فَأُطِلَ عَمْرُهُ وَأُطِلَ فَقَرُّهُ وَعَرَضُهُ بِالْفَتَنِ، وَكَانَ بَعْدُ إِذَا سُئِلَ يَقُولُ: شَيْعُ كَبِيرٌ مَفْتُونٌ أَصَابَنِي دَعْوَةُ سَعْدٍ، قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: فَأَنَارَ أَيْعُهُ بَعْدَهُ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلَى عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ، وَإِنَّهُ لَيَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِي فِي الطَّرِيقِ يَغِيرُ هُنَّ

پڑھاتے ہوئے پہلی دو رکعتوں میں تاخیر کرتا ہوں اور آخری دو رکعتیں ہلکی رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ اے ابواسحاق! آپ کے بارے میں میرا یہی خیال تھا۔ پس اُن کے ساتھ ایک شخص یا کئی آدمی کوفہ بھیجے تاکہ کوفہ والوں سے پوچھیں۔ انہوں نے کوئی مسجد نہ چھوڑی مگر وہاں پوچھا اور سب نے اُن کی تعریف کی۔ حتیٰ کہ جب بنی عباس کی مسجد میں داخل ہوئے تو اُن میں سے ایک شخص کھڑا ہوا جس کو اُسامہ بن قتادہ کہا جاتا تھا اور اس کی کنیت ابوسعبدہ تھی۔ کہا کہ جب آپ نے ہمیں قسم دی ہے تو حضرت سعد فوج کے ساتھ نہیں جاتے، تقسیم میں عدل نہیں کرتے اور فیصلوں میں انصاف نہیں کرتے۔ حضرت سعد نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں تجھے تین بددعا میں دیتا ہوں۔ اے اللہ! اگر تیرا یہ بندہ جھوٹا ہے اور محض دکھانے سنانے کے لیے کھڑا ہوا ہے تو اسے درازی عمر فرما اور اس کی تنگ دستی میں اضافہ فرما اور اس کو فتنوں میں مبتلا فرما۔ اس کے بعد جب اُس سے پوچھا جاتا تو کہتا کہ بوڑھے پاگل کو حضرت سعد کی بددعا لگ گئی ہے۔ عبدالمکک نے فرمایا کہ اس کی بعد میں نے اُسے دیکھا کہ بڑھاپے کی وجہ سے اُس کی بھنویں آنکھوں پر جھکی ہوئی تھیں وہ راستے میں لڑکیوں کو چھیڑتا اور انہیں اشارے کرتا۔

علی بن عبد اللہ، سفیان، زہری، محمود بن ربیع، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اُس کی نماز نہیں۔

756 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

757 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ، فَصَلَّى، فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَدَّ وَقَالَ: ارْجِعْ فَصَلِّ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، فَرَجَعَ يُصَلِّي كَمَا صَلَّى، ثُمَّ جَاءَ، فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ارْجِعْ فَصَلِّ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلَاثًا، فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَحْسِنُ غَيْرَهُ، فَعَلَّنِي، فَقَالَ: إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ مَا تيسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَظْمِنَ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعِيلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَظْمِنَ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَظْمِنَ جَالِسًا، وَافْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا

سعید بن ابو سعید کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے تو ایک شخص بھی داخل ہوا اور اس نے نماز پڑھ کر نبی کریم ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے جواب دے کر فرمایا: واپس جاؤ پھر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی وہ واپس گیا اور اسی طرح نماز پڑھ کر حاضر ہوا اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ فرمایا کہ واپس جاؤ پھر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ تین دفعہ فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوا۔ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، مجھے اس سے اچھی نہیں آتی، لہذا سکھا دیجیے۔ فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر کہو۔ پھر قرآن مجید سے جو تمہیں آتا ہو وہ پڑھو پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کرو۔ پھر سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو۔ پھر سر اٹھاؤ تو اطمینان سے بیٹھ جاؤ اور پوری نماز میں یونہی کرو۔

فائدہ: سترہ ستر سے بنا ہے، بمعنی ڈھانپنا۔ سترہ کے لغوی معنی ہیں چھپانے والی چیز یعنی آڑ۔ شریعت میں سترہ وہ چیز ہے جو نمازی اپنے سامنے رکھے تاکہ اس سترہ کے پیچھے سے لوگ گزر سکیں، اس کی لمبائی کم از کم ایک ہاتھ (۲/۱۱ فٹ) اور موٹائی ایک انگل چاہیے۔ بغیر سترہ نمازی کے آگے سے گزرنا حرام مگر حرم شریف کی مسجد میں جائز ہے۔ مرقات نے فرمایا کہ اگر صف اول میں لوگوں نے خالی جگہ چھوڑی ہو تو بعد میں آنے والا صفوں کے سامنے سے گزرتا ہوا وہاں پہنچے اور جگہ پر کرے کیونکہ اس میں قصور جماعت والوں کا ہے نہ کہ اس کا۔ (مرآۃ المناجیح ج ۲ ص ۱)

758 - حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ سَعْدُ: كُنْتُ أَصَلِّي بِهِمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ، فَصَلَّى، فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَدَّ وَقَالَ: ارْجِعْ فَصَلِّ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، فَرَجَعَ يُصَلِّي كَمَا صَلَّى، ثُمَّ جَاءَ، فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ارْجِعْ فَصَلِّ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلَاثًا، فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَحْسِنُ غَيْرَهُ، فَعَلَّنِي، فَقَالَ: إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ مَا تيسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَظْمِنَ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعِيلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَظْمِنَ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَظْمِنَ جَالِسًا، وَافْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا

حضرت جابر بن سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میں تو دن کی دونوں نمازیں انہیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھتا تھا، جب وہ مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھ کر نبی کریم ﷺ کو سلام کیا، آپ ﷺ نے جواب دے کر فرمایا: واپس جاؤ پھر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ تین دفعہ فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوا۔ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، مجھے اس سے اچھی نہیں آتی، لہذا سکھا دیجیے۔ فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر کہو۔ پھر قرآن مجید سے جو تمہیں آتا ہو وہ پڑھو پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کرو۔ پھر سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو۔ پھر سر اٹھاؤ تو اطمینان سے بیٹھ جاؤ اور پوری نماز میں یونہی کرو۔

757 - النظر الحديث: 6667, 6252, 6251, 793، صحيح مسلم: 884, 883، سنن ابو داؤد: 856، سنن

ترمذی: 303، سنن نسائی: 883، سنن ابن ماجہ: 3695, 1060

758 - راجع الحديث: 755

کی نماز کی طرح پڑھاتا اور اس میں کمی نہ کرتا یعنی پہلی دو رکعتوں میں تاخیر اور پچھلی دونوں رکعتیں مختصر کرتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے آپ سے یہی گمان تھا۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَاةُ الْعِشِيِّ لَا أُخْرِجُ عَنْهَا، أَرْكَدُ فِي الْأُولَيَيْنِ، وَأُخْلِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ذَلِكَ الظَّنُّ بِكَ

ظہر کی نماز میں قرأت

ابو نعیم، شیبان، یحییٰ، عبد اللہ بن ابوقادہ سے مروی ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا: نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد دو سورتیں پڑھتے۔ پہلی میں لمبی قرأت کرتے اور اور دوسری میں تخفیف فرماتے اور کسی آیت کو قصداً سنا بھی دیتے اور نماز عصر میں سورہ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے اور پہلی رکعت میں قرأت لمبی فرماتے اور نماز فجر کی پہلی رکعت میں بھی قرأت فرماتے اور دوسری میں تخفیف فرماتے۔

عمر بن حفص، ان کے والد ماجد، اعمش عمارہ، ابو معمر سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: کیا نبی کریم ﷺ ظہر و عصر میں قرأت کرتے تھے؟ فرمایا، ہاں۔ ہم نے عرض کہ آپ کو کس طرح سے معلوم ہوا؟ فرمایا کہ ریش مبارک کی حرکت سے۔

عصر کی نماز میں قرأت

ابو معمر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض کی۔ کیا نبی کریم ﷺ ظہر و عصر میں قرأت فرماتے؟ فرمایا،

96 - بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ

759 - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَسُورَتَيْنِ يُطَوِّلُ فِي الْأُولَى، وَيَقْصُرُ فِي الثَّانِيَةِ وَيُسَبِّحُ الْآيَةَ أَحْيَاثًا، وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ، وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الْأُولَى، وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَيَقْصُرُ فِي الثَّانِيَةِ

760 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي،

قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنِي عُمَارَةُ عَنْ أَبِي مَعْبَرٍ، قَالَ: سَأَلْنَا خَبَابًا أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْنَا: بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ؟ قَالَ: بِأَضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ

97 - بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعَصْرِ

761 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي مَعْبَرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِحَبَابِ بْنِ الْأَرْتِ: أَكَانَ النَّبِيُّ

759 - النظر الحديث: 779, 778, 776, 762، صحيح مسلم: 1012, 1011، سنن ابوداؤد: 800, 799, 798

سنن نسائي: 977, 975, 974, 973، سنن ابن ماجه: 729

760 - راجع الحديث: 746

761 - راجع الحديث: 746

ہاں۔ میں نے عرض کی کہ حضور ﷺ کی قرأت کا آپ کو کیسے علم ہوا؟ فرمایا کہ ریش مبارک کی حرکت سے۔

مکی بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ بن ابوالکثیر، عبداللہ بن ابوقنادہ سے مروی ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا: نبی کریم ﷺ ظہر و عصر کی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور ایک ایک سورت تلاوت فرماتے تھے اور قصداً کوئی آیت ہمیں بھی سنایا کرتے۔

مغرب کی نماز میں قرأت

عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: حضرت ام الفضل نے ان سے سورہ والمرسلات عرفا سنی جب کہ وہ تلاوت کر رہے تھے تو فرمایا: اے بیٹے! تم نے اپنی قرأت سے مجھے یہ سورت یاد کروادی۔ یہ آخری سورت ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی، جس کو آپ مغرب کی نماز میں تلاوت کرتے۔

ابوعاصم، ابن جریج، ابن ابوملیک، عروہ بن زبیر، مروان بن حکم سے مروی ہے کہ مجھ سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا کہ تم مغرب میں چھوٹی سورتیں پڑھتے ہو حالانکہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ آپ طویل سورتوں میں سے بھی تلاوت فرماتے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ
قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قُلْتُ: بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ
قِرَاءَتَهُ؟ قَالَ: بِأَضْطِرَابِ الْحَيَاةِ

762- حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَسُورَةِ سُورَةٍ، وَيُسَبِّحُنَا الْآيَةَ أَحْيَاثًا

98- بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ

763- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ أَمْرَ الْفَضْلِ سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقْرَأُ: (وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا) (المرسلات: 1) فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّ، وَاللَّهِ لَقَدْ دَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هَذِهِ السُّورَةَ، إِنَّهَا لَا خَيْرَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ

764- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: مَا لَكَ تَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارٍ، وَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِطَوْلِ الطُّوَلَيْنِ

762- راجع الحديث: 759

763- النظر الحديث: 4429، صحيح مسلم: 1033، سنن ابوداؤد: 810، سنن ترمذی: 308، سنن نسائی: 985، سنن ابن

ماجہ: 831

764- سنن ابوداؤد: 812، سنن نسائی: 989

99- بَابُ الْجَهْرِ فِي الْمَغْرِبِ

765 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ

100- بَابُ الْجَهْرِ فِي الْعِشَاءِ

766 - حَدَّثَنَا أَبُو الثُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَكْرِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ، فَقَرَأَ: إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ، فَسَجَدَ فَقُلْتُ لَهُ: قَالَ: سَجَدْتُ خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتَّى أَلْقَاهُ

767 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ: "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِي إِحْدَى الرُّكْعَتَيْنِ: بِالتَّحْنِ وَالزَّيْتُونِ"

101- بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ بِالسَّجْدَةِ

768 - حَدَّثَنَا مُسْنَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الثَّيْمِيُّ، عَنْ بَكْرِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ،

مغرب کی نماز میں جہر

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، محمد بن جبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو مغرب کی نماز میں سورۃ الطور تلاوت فرماتے ہوئے سنا:

عشاء کی نماز میں جہر

ابورافع سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی تو انہوں نے سورۃ اذا السماء انشقت پڑھی اور سجدہ کیا۔ میں نے ان سے سجدے کے بارے میں کہا تو فرمایا: میں نے ابو القاسم رضی اللہ عنہ کے پیچھے سجدہ کیا لہذا ہمیشہ سجدہ کرتا رہوں گا حتیٰ کہ آپ سے جا ملوں۔

ابوالولید، شعبہ، عدی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ ایک سفر میں تھے تو عشاء کی دونوں رکعتوں میں سے ایک رکعت میں آپ نے سورۃ التین والزیتون تلاوت فرمائی:

عشاء میں سجدے والی سورت پڑھنا

ابورافع سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی تو انہوں نے

765- انظر الحديث: 4854, 4023, 3050، صحيح مسلم: 1035، سنن ابو داؤد: 811، سنن نسائي: 986، سنن ابن

ماجه: 832

766- انظر الحديث: 1078, 1074, 768، صحيح مسلم: 1305, 1304، سنن ابو داؤد: 1408، سنن

نسائي: 967

767- انظر الحديث: 7546, 4952, 769، صحيح مسلم: 1037, 1036، سنن ابو داؤد: 1221، سنن

ترمذی: 310، سنن نسائي: 1000, 999، سنن ابن ماجه: 835, 834

768- راجع الحديث: 766

نے سورۃ اذالسماء انشقت پڑھی اور سجدہ کیا۔ میں نے کہا کہ یہ کیا؟ فرمایا کہ میں نے اس میں ابو القاسم رضی اللہ عنہ کے پیچھے سجدہ کیا لہذا میں اس میں سجدہ برابر کرتا رہوں گا۔ حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ سے ملوں۔

عشاء کی نماز میں قرأت

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم رضی اللہ عنہ کو عشاء میں سورۃ التین والزیتون تلاوت فرماتے ہوئے سنا اور میں نے کسی اور کو آپ سے اچھی آواز و قرأت والا نہیں سنا۔

پہلی دو رکعتوں کو طویل اور آخری

دو میں اختصار کرے

سلیمان بن حرب، شعبہ، ابو یونس سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔ فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ کی ہر چیز پر اعتراض کیا گیا ہے حتیٰ کہ نماز پر بھی۔ کہا (حضرت سعد نے) کہ میں پہلی دو رکعتوں کو طویل کرتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں میں اختصار اور میں نے رسول اللہ رضی اللہ عنہ کی نماز کی پیروی کرنے میں کمی نہیں کی۔ فرمایا (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے) کہ آپ نے سچ کہا اور آپ کے بارے میں میرا ہی خیال ہے۔

فجر کی نماز کی قرأت

حضرت اہم سلمہ سے مروی ہے کہ نبی کریم رضی اللہ عنہ

قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ، فَقَرَأَ: إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ، فَسَجَدَ فَقُلْتُ: مَا هَذِهِ؟ قَالَ: سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَرَأَى أَنْ سَجُدَ بِهَا حَتَّى أَلْقَاهُ

102- بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ

769 - حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا

مِسْعَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَقْرَأُ: وَالزَّيْتُونَ وَالزَّيْتُونَ فِي الْعِشَاءِ، وَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ أَوْ قِرَاءَةً"

103- بَابُ يُطَوَّلُ فِي الْأُولَيَيْنِ

وَيُخْذَفُ فِي الْآخَرَتَيْنِ

770 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ مُحَمَّدٍ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ: لَقَدْ شَكَوْتُ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى الصَّلَاةِ، قَالَ: أَمَّا أَنَا، فَأَمُدُّ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأُخْذِفُ فِي الْآخَرَتَيْنِ، وَلَا أَلُو مَا اقْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَدَقْتَ ذَلِكَ الظَّنُّ بِكَ أَوْ ظَلَمَ بِكَ

104- بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْفَجْرِ

وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بِالظُّلُومِ

نے سورۃ الطور تلاوت فرمائی۔

771- حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ:

حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ أَكَاوَأَ أَبِي عَلِيٍّ
أَبِي بَرَزَةَ الْأَسْلَمِيِّ، فَسَأَلْتَاهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ
فَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي
الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ، وَالْعَصْرَ، وَيَزْجِعُ
الرَّجُلُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ -
وَنَسِيْتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ - وَلَا يُبَالِي بِتَأْخِيرِ
الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ، وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا، وَلَا
الْحَدِيثَ بَعْدَهَا، وَيُصَلِّي الصُّبْحَ، فَيَنْصَرِفُ
الرَّجُلُ، فَيَعْرِفُ جَلِيسَهُ، وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ -
أَوْ أَحَدَاهُمَا - مَا بَيْنَ السِّتِينَ إِلَى الْمِائَةِ

سیار بن سلامہ سے مروی ہے کہ میں اور میرے
والد ماجد حضرت ابو بزرہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن سے ہم نے نماز کے
اوقات کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ نبی کریم ﷺ
نماز ظہر پڑھتے جب کہ سورج ڈھل جاتا اور عصر جب کہ
ایک شخص مدینہ منورہ کے آخری کنارے تک جا کر واپس
لوٹ آتا اور سورج روشن ہوتا اور مجھے یاد نہیں کہ مغرب
کے بارے میں کیا فرمایا اور میں عشاء کی تہائی رات تک
دیر کرنے میں کوئی حرج نہیں جانتا مگر اُس سے پہلے
سونے اور اُس کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند کرتا ہوں اور
صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو آدمی اپنے ساتھ والے کو
پہچان لیتا اور دونوں رکعتوں میں یا دونوں میں سے ایک
کے اندر ساٹھ سے سو تک آیتیں تلاوت فرماتے۔

772- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ

بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي
عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: فِي
كُلِّ صَلَاةٍ يَقْرَأُ، فَمَا أَسْمَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ، وَمَا أَخْفَى عَنَّا أَخْفَيْنَا
عَنكُمْ، وَإِنْ لَمْ تَزِدْ عَلَى أَمْرِ الْقُرْآنِ أَجْزَأَتْ وَإِنْ
رَدَدْتَ فَهَوَّ خَيْرٌ

مسدد، اسماعیل بن ابراہیم، ابن جریر، عطاء نے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا
کہ ہر نماز میں قرأت کرے۔ جس میں رسول اللہ ﷺ
نے ہمیں بتائی تو ہم تمہیں سنا دیتے ہیں اور جس میں ہم
سے خفیہ رکھی تو ہم تم سے خفیہ رکھتے ہیں۔ اگر سورۃ فاتحہ
کے علاوہ نہ پڑھو تب بھی کافی ہے اور اگر پڑھ لو تو
تمہارے لیے بہتر ہے۔

فجر کی نماز میں

105- بَابُ الْجَهْرِ

جہر سے قرأت کرنا

بِقِرَاءَةِ صَلَاةِ الْفَجْرِ

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم
نے لوگوں کے پیچھے سے طواف کیا اور نبی کریم ﷺ

وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: طَفْتُ وَرَاءَ النَّاسِ

وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، وَيَقْرَأُ بِالظُّلُومِ

771- راجع الحديث: 541

772- صحيح مسلم: 881 سنن نسائي: 969

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

سورۃ والطور تلاوت فرماتے ہوئے نماز ادا کر رہے تھے۔

سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ اپنے بعض اصحاب کو لے کر بازار عکاظ کی جانب تشریف لے جا رہے تھے جب کہ شیاطین کو آسمانی خبروں سے روک دیا گیا تھا اور ان پر شعلے مارے جاتے تھے۔ شیاطین اپنی قوم کی جانب آئے اور کہا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ کہا ہمیں آسمانی خبروں سے روک دیا گیا ہے اور ہم پر شعلے مارے جاتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان کوئی نئی چیز حائل ہو گئی ہوگی۔ پس انہوں نے مشرق و مغرب کو چھان مارا کہ دیکھیں ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان کیا چیز حائل ہوئی ہے۔ تلاش کرنے والوں میں سے کچھ تہامہ کی جانب لوٹے جب کہ نبی کریم ﷺ بازار عکاظ جاتے ہوئے نخلہ کے مقام پر اپنے بعض صحابہ کے ساتھ فجر کی نماز ادا فرما رہے تھے۔ جب انہوں نے قرآن مجید سنا تو اُس پر کان لگائے اور کہا کہ خدا کی قسم یہی ہے جو ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہوا ہے۔ پس اُس جگہ سے جب وہ اپنی قوم کی جانب واپس لوٹے تو اپنی قوم سے کہا کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا جو ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے۔ پس ہم اُس پر ایمان لے آئے اور ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔ تب پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ پر وحی فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ میری طرف وحی کی گئی ہے یعنی وحی کے ذریعے جنوار کی بات بتا دی گئی ہے۔

مسدود، اسماعیل، ای۔۔۔ عکرمہ سے مروی ہے کہ

773 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ،

عَنْ أَبِي بَكْرٍ هُوَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي وَحْشِيَّةٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عَكَاظٍ، وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ، فَزَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ، فَقَالُوا: مَا لَكُمْ؟ فَقَالُوا: حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ، قَالُوا: مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا شَيْءٌ حَدَثَ، فَأَضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا، فَانْظُرُوا مَا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، فَانْصَرَفَ أُولَئِكَ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا نَحْوَ يَهَامَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِنَخْلَةٍ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عَكَاظٍ، وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ، فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَبَعُوا لَهُ، فَقَالُوا: هَذَا وَاللَّهِ الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، فَهَذَا الَّذِي رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ، وَقَالُوا: يَا قَوْمَنَا: إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا، يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ، فَأَمَّا بِهِ وَلَنْ نُفْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا (الحج: 2)، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (قُلْ أَوْحِيَ إِلَيَّ إِلَهٌ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْحِجْرِ) (الحج: 1) وَلَمَّا أَوْحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الْحِجْرِ"

774 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا

773 - النظر الحديث: 4921، صحيح مسلم: 1005، سنن ترمذی: 3323

774 - صحيح مسلم: 1022، سنن ابوداؤد: 649، سنن نسائی: 1006، سنن ابن ماجه: 820

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے جہر سے پڑھا جن میں جہر کا حکم دیا گیا اور خاموش رہے جن میں سکوت کا حکم فرمایا گیا اور تمہارا رب ہرگز بھولنے والا نہیں اور تمہارے لیے اللہ کے رسول کی سیرت میں بہترین نمونہ ہے۔

ایک رکعت میں دو سورتوں کو اکٹھا کرنا اور آخری آیات پڑھنا اور سورت سے پہلی سورت اور سورت کی پہلی آیتیں

حضرت عبداللہ بن سائب سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صبح کی نماز میں سورۃ المؤمنون تلاوت فرمائی۔ جب حضرت موسیٰ و ہارون یا حضرت عیسیٰ کا ذکر آیا تو آپ کو کھانسی آگئی اور رکوع فرمایا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلی رکعت میں سورۃ البقرہ کی ایک سو بیس آیتیں اور دوسری میں مثنیٰ سے ایک سورت تلاوت کی۔ اور اخف نے پہلی میں سورۃ الکہف اور دوسری میں سورۃ یوسف یا سورۃ یونس تلاوت کی اور منقول ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کی نماز ان دونوں کے ساتھ پڑھی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۃ الانفال کی چالیس آیات تلاوت کیں اور دوسری میں مفصل میں سے ایک سورت۔ قتادہ نے اس کے بارے میں فرمایا جو ایک ہی سورت دو رکعتوں میں تلاوت کرے یا ایک ہی سورت کو دونوں رکعتوں میں دہرائے کہ سب اللہ کی کتاب ہے۔

عبید اللہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک انصاری شخص مسجد قباء میں ان کی امامت کرتا تھا۔ جب وہ کوئی سورت شروع کرتا جس کے

إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا أَمَرَ وَسَكَتَ فِيمَا أَمَرَ، (وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا) (مريم: 64) (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) (الأحزاب: 21)"

106- بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ السُّورَتَيْنِ فِي

الرَّكْعَةِ وَالْقِرَاءَةِ بِالْخَوَاتِيمِ، وَبِسُورَةِ قَبْلِ سُورَةٍ، وَبِأَوَّلِ سُورَةٍ

وَيَذْكُرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ، قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُونَ فِي الصُّبْحِ، حَتَّى إِذَا جَاءَ ذِكْرَ مُوسَى، وَهَارُونَ - أَوْ ذِكْرَ عِيسَى - أَخَذَتْهُ سَخْلَةٌ فَرَكَّعَ وَقَرَأَ عَمْرٌ: فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِمِائَةٍ وَعِشْرِينَ آيَةً مِنَ الْبَقَرَةِ، وَفِي الْغَائِيَةِ بِسُورَةٍ مِنَ الْمَنَافِي وَقَرَأَ الْأَخْفَفَ: بِالْكَهْفِ فِي الْأُولَى، وَفِي الْغَائِيَةِ بِيُوسُفَ - أَوْ يُونُسَ - وَذَكَرَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ الصُّبْحَ بِهَا وَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ: بِأَرْبَعِينَ آيَةً مِنَ الْأَنْفَالِ، وَفِي الْغَائِيَةِ بِسُورَةٍ مِنَ الْمُفْطَلِ وَقَالَ قَتَادَةُ: فِيمَنْ يَفْرَأُ سُورَةً وَاحِدَةً فِي رَكْعَتَيْنِ أَوْ يَرْتَدُّ سُورَةً وَاحِدَةً فِي رَكْعَتَيْنِ كُلُّ كِتَابِ اللَّهِ

وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُؤْمَهُمْ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ، وَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُورَةً

يَقْرَأُ بِهَا لَهُمْ فِي الصَّلَاةِ مَا يَقْرَأُ بِهِ افْتَتَحَ: يَقُلْ
هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ حَتَّى يَقْرَغَ مِنْهَا. ثُمَّ يَقْرَأُ سُورَةَ أُخْرَى
مَعَهَا. وَكَانَ يَصْنَعُ ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ. فَكَلَّمَهُ
أَصْحَابُهُ فَقَالُوا: إِنَّكَ تَفْتَتِحُ بِهَذِهِ السُّورَةِ. ثُمَّ لَا
تَرَى أَنَّهُا تُجِزُّكَ حَتَّى تَقْرَأَ بِأُخْرَى. فَإِنَّمَا تَقْرَأُ بِهَا
وَمَا أَنْ تَدْعَهَا. وَتَقْرَأَ بِأُخْرَى فَقَالَ: مَا أَنَا
بِتَارِكِهَا. إِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ أُوَكِّمَ بِذَلِكَ فَعَلْتُ.
وَإِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ. وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْ
أَفْضَلِهِمْ. وَكَرِهُوا أَنْ يُؤَمَّهُمْ غَيْرُهُ. فَلَمَّا أَتَاهُمْ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرُوهُ الْخَبَرَ. فَقَالَ: يَا
فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَفْعَلَ مَا يَأْمُرُكَ بِهِ أَصْحَابُكَ.
وَمَا يَحْبِلُكَ عَلَى لُزُومِ هَذِهِ السُّورَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ
فَقَالَ: إِنِّي أُحِبُّهَا. فَقَالَ: حُبُّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ

ذریعے وہ انہیں نماز پڑھاتا تو اس سے پہلے سورۃ اخلاص
پڑھتا۔ پھر اُس کے ساتھ دوسری سورت پڑھتا اور وہ ہر
رکعت میں یونہی کرتا۔ اُس کے ساتھیوں نے کہا کہ آپ
اس سورت سے ابتداء کرتے ہیں پھر اسے کافی نہیں سمجھتے
اور دوسری پڑھتے ہیں۔ آپ یا تو اسی کو پڑھیں یا اسے
ترک کر دیں اور دوسری پڑھا کریں۔ اُس نے کہا کہ میں
اسے ترک نہیں کروں گا۔ اگر آپ مجھے اسی طرح امام رکھ
سکتے ہیں تو یہی کروں گا اور اگر پسند نہیں ہو تو امامت چھوڑ
دوں گا۔ اُن کی نظر میں وہ اُن سے افضل تھے اور وہ
دوسرے کو امام بنانا پسند کرتے تھے۔ جب انہوں نے نبی
کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر یہ ماجرا
عرض کیا آپ ﷺ نے فرمایا: اے فلاں! تمہیں اپنے
ساتھیوں کی بات کو ماننے سے کیا چیز روکتی ہے اور تم کس
سبب سے ہر رکعت میں اس سورت کو پڑھتے ہو؟ عرض کی
کہ مجھے اس سے محبت ہے۔ فرمایا کہ اس کی محبت تمہیں
جنت میں لے جائے گی۔

775 - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ: جَاءَ
رَجُلٌ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ: قَرَأْتُ الْمُفْضِلَ
اللَّيْلَةَ فِي رَكْعَةٍ. فَقَالَ: هَذَا كَهَذَا الشَّعْرِ. لَقَدْ
عَرَفْتُ النَّظَائِرَ أَلْبَى كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بَيْنَهُنَّ. قَدْ كَرَّ عَشْرِينَ سُورَةً مِنَ
الْمُفْضِلِ سُورَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ

آدم، شعبہ، عمرو بن مرہ ابوداؤد سے مروی ہے کہ
ایک شخص نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: آج میں نے مفصل کی
تمام سورتیں ایک رکعت میں تلاوت کیں۔ فرمایا کہ ایسے،
جس طرح شعر پڑھتے ہیں۔ میں اُن تمام سورتوں کو جانتا
ہوں جن کو نبی کریم ﷺ ملایا کرتے اور مفصل سے
بیس سورتیں بیان فرمائیں اور بتایا کہ ایک رکعت میں دو
سورتیں تلاوت کرتے تھے۔

آخری دو رکعتوں میں صرف

107 - بَابُ: يَقْرَأُ فِي الْآخِرَتَيْنِ

775 - النظر الحديث: 5043, 4996، صحيح مسلم: 1905, 1906, 1907، سنن ترمذی: 602، سنن

نسائی: 1004

بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

776 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ:

حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْأَوَّلِينَ بِأَمْرِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِأَمْرِ الْكِتَابِ وَيُسَبِّحُنَا الْآيَةَ وَيُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مَا لَا يَطْوِلُ فِي الرَّكْعَةِ الْثَانِيَةِ وَهَكَذَا فِي الْعَصْرِ وَهَكَذَا فِي الصُّبْحِ

108 - بَابُ مَنْ خَافَتِ الْقِرَاءَةُ

فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

777 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْبُورٍ قُلْتُ لِيَحْيَى: أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْنَا: مِنْ أَيْنَ عَلِمْتَ؟ قَالَ: بِإِضْطِرَابٍ لِحَيْتِهِ

109 - بَابُ إِذَا أَسْمَعَ الْإِمَامُ الْآيَةَ

778 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ بِأَمْرِ الْكِتَابِ وَسُورَةً مَعَهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأَوَّلَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَيُسَبِّحُنَا الْآيَةَ أَحْيَاثًا وَكَانَ يُطِيلُ فِي

سورة فاتحہ پڑھی جائے

موسیٰ بن اسماعیل، ہمام، یحییٰ، عبد اللہ بن ابوقتادہ نے اپنے والد ماجد سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ دو سورتیں اور تلاوت کرتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ تلاوت کرتے اور کوئی آیت ہمیں بتا دیتے اور پہلی رکعت کو طویل رکھتے جب کہ دوسری رکعت کو زیادہ طویل نہیں دیتے تھے اور یونہی عصر کی نماز میں اور یونہی صبح کی نماز میں کیا کرتے تھے۔

جس نے ظہر و عصر میں

آہستہ قرأت کی

قُتیبہ، جریر، اعمش، عمارہ بن عمر، ابو معمر سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض کی کہ کیا رسول اللہ ﷺ ظہر و عصر میں قرأت فرماتے تھے۔ فرمایا ہاں۔ ہم نے عرض کی کہ آپ کو کیسے علم ہوا؟ فرمایا کہ ریش مبارک کی حرکت سے۔

جب امام کوئی آیت سنائے

محمد بن یوسف، اوزاعی، یحییٰ بن ابوکثیر، عبد اللہ بن ابوقتادہ نے اپنے والد ماجد سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ دو سورتیں تلاوت فرماتے تھے اور یونہی عصر کی نماز میں بھی اور کبھی کوئی آیت ہمیں بھی بتا دیتے اور پہلی رکعت کو طویل دیا کرتے تھے۔

776 - راجع الحديث: 759

777 - راجع الحديث: 746

778 - راجع الحديث: 759

الرُّكْعَةُ الْأُولَى

110- بَابُ يُطَوِّلُ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى

779 - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ
يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ
أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُطَوِّلُ فِي
الرُّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ، وَيُقْصِرُ فِي الثَّانِيَةِ.
وَيَفْعَلُ ذَلِكَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ

111- بَابُ جَهْرِ الْإِمَامِ بِالتَّأْمِينِ

وَقَالَ عَطَاءٌ: آمِينَ دُعَاءُ أَكْمَنَ ابْنِ الزُّبَيْرِ:
وَمَنْ وَرَاءَهُ حَتَّى إِنَّ لِلْمَسْجِدِ لِلْجَنَّةِ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ:
يُنَادِي الْإِمَامَ لَا تَفْتِنِي بِآمِينَ وَقَالَ تَائِفٌ: كَانَ
ابْنُ عُمَرَ لَا يَدْعُهُ وَيَحْضُهُمْ وَسَمِعْتُ مِنْهُ فِي ذَلِكَ
خَيْرًا

780 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ
الْمُسَيَّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّكُمَا
أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا أَكْمَنَ الْإِمَامُ، فَأَقْبِرُوا، فَإِنَّهُ مَنْ
وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ السَّلَاطَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْبِهِ - وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ - وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: آمِينَ"

112- بَابُ فَضْلِ التَّأْمِينِ

پہلی رکعت کو طول دینا

ابونعیم، ہشام، یحییٰ بن ابوکثیر، عبد اللہ بن ابوقنادہ
نے اپنے والد ماجد سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ
ظہر کی نماز کی پہلی رکعت کو طول دیا کرتے اور دوسری میں
اختصار فرمایا کرتے اور صبح کی نماز میں بھی یونہی کیا کرتے
تھے۔

امام کا جہری آمین کہنا

عطاء نے کہا کہ آمین دعا ہے۔ حضرت ابن زبیر اور
ان کے مقتدیوں نے آمین کہی حتیٰ کہ مسجد گونج اٹھی۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام سے پکار کر کہتے
کہ ہماری آمین کو رائیگاں نہ کر دینا۔ نافع نے کہا کہ
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے ترک نہ کرتے اور
لوگوں کو ترغیب دلاتے اور اس کے بارے میں ان سے
حدیث سنی ہے۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، سعید
بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبد الرحمن دونوں نے حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین
کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کے آمین کے ساتھ ہوگی
اُس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ ابن
شہاب نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ آمین کہا کرتے
تھے۔

آمین کہنے کی فضیلت

779 - راجع الحديث: 759

780 - النظر الحديث: 6402، صحيح مسلم: 914، سنن ابو داؤد: 936، سنن ترمذی: 250، سنن نسائی: 927

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آمین کہتا ہے تو فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں۔ اگر یہ دونوں میں مل گئیں تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

مقتدی کا جہری آمین کہنا

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، سنی مولیٰ ابوبکر، ابو صالح اسمان، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو کیونکہ جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے سے موافقت کر گیا تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے۔

جب کوئی صف میں ملنے سے پہلے رکوع کر لے

حسن بصری سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں پہنچے جب آپ ﷺ رکوع میں تھے۔ پس انہوں نے صف میں ملنے سے پہلے رکوع کر لیا۔ پھر نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے شوق میں اضافہ فرمائے لیکن دوبارہ کرنا۔

781 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ: آمِينَ، وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ: آمِينَ، فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ"

113 - بَابُ جَهْرِ الْمَأْمُومِ بِالتَّائِمِينَ

782 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَمْعَانَ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) (الفاتحة: 7) فَقُولُوا: آمِينَ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ" تَابِعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْنِمُ الْمُجِيزُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

114 - بَابُ إِذَا رَكَعَ كُؤُنَ الصَّفِّ

783 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنِ الْأَعْلَمِ وَهُوَ زِيَادٌ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنََّّهُ انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ، فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصُّلْبِ، فَقَالَ: قَدْ كَرَّ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: رَأَيْتُكَ اللَّهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ

781 - سنن نسائي: 929

782 - النظر الحديث: 4475، سنن ابوداؤد: 935

783 - سنن ابوداؤد: 684, 683، سنن نسائي: 870

115 - بَابُ إِتْمَامِ التَّكْبِيرِ فِي الرُّكُوعِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مَا لِكَ بِنِ الْحَوِيثِ

رُكُوعِ مِیں تَکبیرِ مَکمل کرنا

اسے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا اور حضرت مالک بن حویرث نے بھی۔

اسحاق واسطی، خالد، جریری، ابوالعلاء، مطرف سے مروی ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بصرہ میں نماز پڑھی تو فرمایا: انہوں نے ہمیں وہ نماز یاد دلا دی جو ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔ بتایا کہ آپ جب بھی اٹھتے اور ٹھکتے تو تکبیر کہا کرتے تھے۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، ابوسلمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں نماز پڑھایا کرتے تھے وہ جب بھی جھکتے اور اٹھتے تو تکبیر کہتے۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں سے میری نماز رسول اللہ ﷺ کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔

سجدوں میں تَکبیرِ مَکمل کرنا

ابوالنعمان، حماد بن زید، غیلان بن جریر، مطرف بن عبداللہ سے مروی ہے کہ میں نے اور حضرت عمران بن حصین نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب انہوں نے سجدہ کیا تو تکبیر کہی، جب سر اٹھایا تو تکبیر کہی اور جب دو رکعتوں سے اٹھے تو تکبیر کہی۔ جب نماز پوری ہو گئی تو حضرت عمران بن

784 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

خَالِدٌ عَنْ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: صَلَّى مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ: ذَكَرْنَا هَذَا الرَّجُلَ صَلَاةً كُنَّا نُصَلِّيهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَفَعَ وَكُلَّمَا وَضَعَ

785 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ، فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ، وَرَفَعَ، فَإِذَا انْصَرَفَ، قَالَ: إِنِّي لَأَشْتَهُكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

116 - بَابُ إِتْمَامِ التَّكْبِيرِ فِي السُّجُودِ

786 - حَدَّثَنَا أَبُو الثُّعَيْنَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

حَمَّادٌ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ كَبَّرَ، وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرُّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَخَذَ بِيَدِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ،

784 - النظر الحديث: 826,786

785 - النظر الحديث: 803,795,789، صحيح مسلم: 865، سنن نسائي: 1154

786 - راجع الحديث: 784

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

فَقَالَ: قَدْ ذَكَّرْتَنِي هَذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. أَوْ قَالَ: لَقَدْ صَلَّى بِنَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

787 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا عِنْدَ الْمَقَامِ، يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفِضٍ وَرَفْعٍ، وَإِذَا قَامَ وَإِذَا وَضَعَ، فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَوْلَيْتَ تِلْكَ صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا أَمَرَ لَكَ

117- بَابُ التَّكْبِيرِ إِذَا

قَامَ مِنَ السُّجُودِ

788 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ، فَكَبَّرَ ثَلَاثِينَ وَعِشْرِينَ تَكْبِيرَةً، فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّهُ أَتَمُّ، فَقَالَ: فِكَلَّتْكَ أُمُّكَ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبَانُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ

789 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: "كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَزْكُوعُ، ثُمَّ يَقُولُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ

حصین نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: انہوں نے مجھے محمد ﷺ کی نماز یاد دلادی ہے یا فرمایا کہ ہمیں محمد ﷺ کی نماز کی طرح نماز پڑھانی ہے۔

عمر بن عون، ہشیم، ابولبشیر، عکرمہ سے مروی ہے کہ میں نے مقام ابراہیم کے پاس ایک شخص کو دیکھا کہ ٹھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہتا اور جب کھڑا ہوتا اور جب بیٹھتا تب بھی۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بتایا تو فرمایا: تمہاری ماں نہ ہو، کیا یہ نبی کریم ﷺ کی نماز کی طرح نہیں ہے؟

سجدے سے اٹھتے

وقت تکبیر کہنا

موسیٰ بن اسماعیل، ہمام، قتادہ، عکرمہ سے مروی ہے کہ میں نے مکہ مکرمہ میں ایک بزرگ کے پیچھے نماز پڑھی تو اُس نے بائیس تکبیرات کہیں۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ وہ احمق ہے۔ انہوں نے فرمایا: تمہاری ماں تمہیں روئے، یہ تو ابو القاسم ﷺ کی سنت ہے۔ اسے موسیٰ، ابان، قتادہ نے بھی عکرمہ سے مروی کیا ہے۔

ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے قیام فرماتے تو کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر رکوع فرماتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سمیع اللہ لمن حمد کہتے جب کہ رکوع سے پیٹھ کو سیدھی کرتے۔ پھر سیدھے کھڑے ہو کر رَبَّنَا لَكَ

الحَمْدُ کہتے۔ پھر جھکتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سر اٹھاتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سجدہ کرتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سجدے سے سر اٹھاتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سجدے سے سر اٹھاتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر پوری نماز میں یونہی کرتے حتیٰ کہ نماز مکمل ہو جاتی اور جب دو رکعتوں کے آخر میں بیٹھنے کے بعد کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے۔ عبد اللہ بن صالح نے لیث سے مروی کی کہ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

رکوع میں گھٹنوں پر
ہتھیلیاں رکھنا

ابو حمید نے اپنے ساتھیوں میں بتایا کہ نبی کریم ﷺ اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر جمایا کرتے تھے۔ مصعب بن سعد سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد کے برابر میں نماز پڑھی تو میں نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر (رکوع میں) اپنے دونوں گھٹنوں کے درمیان دبایا۔ والد محترم نے مجھے منع کیا اور فرمایا کہ ہم ایسا ہی کرتے تھے مگر اس سے روک دیا گیا اور حکم دیا کہ اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں۔

جب کوئی مکمل رکوع نہ کرے

زید بن وہب سے مروی ہے کہ حضرت خذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع اور سجدے پورے نہیں کر رہا تھا۔ فرمایا کہ تم نے نماز نہیں پڑھی اور اگر فوت ہو گئے تو اس دین پر نہیں مرو گے جس پر

حِينَ يَزْفَعُ صَلَاتَهُ مِنَ الرُّكْعَةِ، ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ " قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ اللَّيْثِ: وَلَكَ الْحَمْدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَزْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَزْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتَّى يَقْضِيَهَا، وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الْقُنُوتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوسِ

118- بَابُ وَضْعِ الْأَكْفِ

عَلَى الرُّكْبِ فِي الرُّكُوعِ

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ فِي أَصْحَابِهِ: أَمَكَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ

790 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي يَغْفُورٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ: صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي، فَطَبَّقْتُ بَيْنَ كَفِّي، ثُمَّ وَضَعْتُهَا بَيْنَ فُجْدَتِي، فَتَهَانِي أَبِي، وَقَالَ: كُنَّا نَفْعَلُهُ، فَهَيِّنَا عَنْهُ وَأَمَرْنَا أَنْ نَضَعَ أَيْدِينَا عَلَى الرُّكْبِ

119- بَابُ إِذَا لَمْ يُتِمَّ الرُّكُوعُ

791 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ، قَالَ: رَأَى حَدِيثَهُ رَجُلًا لَا يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ، قَالَ: مَا صَلَّيْتُ وَلَوْ مِثْلَكَ عَلَى غَيْرِ الْفِطْرَةِ

790 - صحيح مسلم: 1194, 1195, 1196, 1197، سنن ابو داود: 867، سنن ترمذی: 259، سنن نسائی: 1032،

سنن ابن ماجه: 873

791 - انظر الحديث: 389، سنن نسائی: 1311

محمد ﷺ تھے۔

رکوع میں پیٹھ برابر کرنا

ابو حمید نے اپنے ساتھیوں میں فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے رکوع فرمایا، پھر اپنی پیٹھ کو جھکا دیا۔

پورا رکوع کرنے کی حد اور اس میں

اعتدال و اطمینان کا ہونا

بدل بن مجر، شعبہ، حکم، ابن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کا رکوع، سجدہ، سجدوں کا درمیانی وقفہ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے علاوہ قیام کے وہ سب تقریباً برابر ہوتی تھیں۔

جو رکوع پورا نہ کرے نبی کریم ﷺ نے

اُسے نماز کے اعادہ کا حکم فرمایا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو ایک شخص بھی داخل ہوا۔ اُس نے نماز پڑھی اور بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ نبی کریم ﷺ نے اُس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: جا کر پھر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اُس نے نماز پڑھی اور پھر نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا فرمایا کہ جا کر پھر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ تیسری مرتبہ فرمایا تو اس نے عرض

الْبَيِّ فَطَرَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا

120 - بَابُ اسْتِوَاءِ الظُّهْرِ فِي الرُّكُوعِ

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ فِي أَصْحَابِهِ: رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ هَضَرَ ظَهْرَهُ

121 - بَابُ حَدِّ اِجْمَامِ الرُّكُوعِ

وَالْاِعْتِدَالِ فِيهِ وَالظُّمَانِيَّةِ

792 - حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَدَّرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْمَرَاءِ، قَالَ: كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُودُهُ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، مَا خَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُودَ قَرِيبًا مِنَ

السَّوَاءِ

122 - بَابُ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ الَّذِي لَا يُتِمُّ رُكُوعَهُ بِالْإِعَادَةِ

793 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ

سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ

الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ،

فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ، فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ

السَّلَامَ، فَقَالَ: ازْجِعْ فَصْلَ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ،

فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ، فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَقَالَ: ازْجِعْ فَصْلَ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَلَا تَأْكُلْ

792 - النظر الحديث: 820,801، صحيح مسلم: 1058,1057، سنن ابو داؤد: 852، سنن ترمذی: 280,279، سنن

نسائی: 1331,1147,1064

793 - راجع الحديث: 757

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کی: قسم اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا مجھے اس سے بہتر نہیں آئی لہذا سکھا دیجیے۔ فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر کہو۔ پھر وہ پڑھو جو تمہیں قرآن مجید سے میسر ہو۔ پھر رکوع کرو اور اطمینان سے رکوع کرو۔ پھر سر اٹھاؤ اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو اور اطمینان سے سجدہ کرو پھر سر اٹھاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ پھر اطمینان سے دوسرا سجدہ کرو۔ پھر یونہی اپنی پوری نماز میں کرو۔

رکوع میں دعا کرنا

حفص بن عمر، شعبہ، منصور، ابو الضحیٰ، مسروق سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ اپنے رکوع اور سجدوں میں کہا کرتے: تو پاک ہے، اے اللہ! ہمارے رب! اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے۔ اے اللہ! میری مغفرت فرما۔

امام اور مقتدی جب رکوع سے

سر اٹھائیں تو کیا کہیں؟

آدم، ابن ابوزئب، سعید مقبری سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب نبی کریم ﷺ سَمِعَ اللہَ لَمَنَ حَمْدَهُ کہہ لیتے تو کہتے۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔ اور نبی کریم ﷺ اب رکوع میں جاتے اور جب سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے اور جب دونوں سجدوں کے بعد قیام فرماتے تو اللہ اکبر کہتے۔

فَقَالَ: وَاللّٰهِ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، ثُمَّ أَحْسِنُ غَيْرَهُ، فَعَلِمْنِي، قَالَ: إِذَا أَقَمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا

123 - بَابُ الدُّعَاءِ فِي الرُّكُوعِ

794 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: "كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي"

124 - بَابُ مَا يَقُولُ الْإِمَامُ وَمَنْ خَلْفَهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

795 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

ذُئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْقَيْسِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: "كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لَمَنَ حَمْدَهُ، قَالَ: اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ يَكْبِّرُ، وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ، قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ"

794 - النظر الحديث: 4968, 4967, 4293, 817 'صحيح مسلم: 1085, 1086, 1087 'سنن ابوداؤد: 877

سنن نسائي: 1122, 1121, 1046 'سنن ابن ماجه: 889

795 - راجع الحديث: 785

125- بَابُ فَضْلِ اللَّهِ

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

796 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَمْعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ فَقُولُوا: اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ"

اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

کہنے کی فضیلت

عبداللہ بن یوسف، امام مالک سنی، ابوصالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام سمیع اللہ لیمن حمدہ کہے تو تم اللہم ربنا ولك الحمد کہو کیونکہ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے موافق کر جائے گا اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

126- بَابُ

قنوت پڑھنا

797 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا

هَيْشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَأَقْرَبَنَّ صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ "يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ، وَصَلَاةِ الْعِشَاءِ، وَصَلَاةِ الصُّبْحِ، بَعْدَ مَا يَقُولُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ فَيَدْعُو لِمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ"

ابوسلمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں نبی کریم ﷺ کی نماز کے قریب کر دوں گا۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظہر، عشاء اور صبح کی نماز کی آخری رکعت میں قنوت پڑھتے بعد اس کے کہ وہ سمیع اللہ لیمن حمدہ کہہ لیتے یعنی مسلمانوں کے لیے دعائے خیر کرتے اور کافروں پر لعنت بھیجتے۔

798 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ:

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ الْقُنُوتُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْفَجْرِ

عبداللہ بن ابوالاسود، اسماعیل، خالد الخدّاء ابوقلابہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دعائے قنوت فجر اور مغرب کی نماز میں ہے۔

799 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ

یحییٰ بن غلاد زرقی سے مروی ہے کہ حضرت رفاعہ

796- النظر الحديث: 3228، صحيح مسلم: 912، سنن ابوداؤد: 848، سنن ترمذی: 267، سنن نسائی: 1062

797- النظر الحديث: 1006، 804، 2932، 3386، 4560، 4598، 6200، 6393، 6940، صحيح

مسلم: 1542، سنن ابوداؤد: 1440، سنن نسائی: 1074

798- النظر الحديث: 1004

799- سنن ابوداؤد: 770، سنن نسائی: 1061

عَنْ نَعِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجَبِّرِ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَادٍ الزُّرْقِيِّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرْقِيِّ، قَالَ: "كُنَّا يَوْمَ مَا نَصَلِي وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكْعَةِ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ." قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَوِيدًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: مِنَ الْمُتَكَلِّمِ قَالَ: أَنَا، قَالَ: رَأَيْتُ بِضْعَةً وَفَلَاحِينَ مَلَكَائِينَ يَتَنَادَوْنَ بِهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ

بن رافع زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک دن ہم نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ ﷺ نے رکوع سے سر اٹھا کر سَمِعَ اللہ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا تو پیچھے سے ایک شخص نے کہا: "اے ہمارے رب! اور تیرے ہی لیے تعریف ہے، بہت زیادہ تعریف، پاکیزہ اور برکت والی۔" جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا: یہ کلمات کس نے کہے؟ اُس نے عرض کی: میں نے فرمایا کہ میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو جھپٹتے ہوئے دیکھا کہ کون انہیں سب سے پہلے لکھتا ہے۔

جب رکوع سے سر اٹھائے

تو اطمینان سے کھڑا ہو

ابو حمید نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے سر اٹھایا تو سیدھے ہو گئے حتیٰ کہ تمام جوڑا اپنی جگہ پر آ گئے۔

127 - بَابُ الطَّائِبِينَ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

وَقَالَ أَبُو حَمِيدٍ: رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتَوَى جَالِسًا حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَّارٍ مَكَانَهُ

ثابت سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں نبی کریم ﷺ کی نماز کا حال بتاتے ہوئے نماز پڑھتے تو جب وہ رکوع سے سر اٹھاتے تو کھڑے ہو جاتے، حتیٰ کہ ہم کہنے لگتے کہ یہ بھول گئے ہیں۔

ابن ابویسٰی سے مروی ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کا رکوع اور سجدے اور رکوع سے سر اٹھانا اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا، سب تقریباً مساوی ہوتے تھے۔

ابو قلابہ سے مروی ہے کہ حضرت مالک بن حویرث

800 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: كَانَ أَنَسٌ يَنْعَتُ لَنَا صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، "فَكَانَ يُصَلِّي وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، قَامَ حَتَّى يَقُولَ: قَدْ لَبِئْسَ" 801 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُودُهُ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَبَيْنَ السُّجُودَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ 802 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

800 - النظر الحديث: 821

801 - راجع الحديث: 792

رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں نبی کریم ﷺ کی نماز کی کیفیت دکھایا کرتے اور یہ نماز کے مخصوص وقت کے علاوہ ہوتا۔ وہ کھڑے ہوئے تو مکمل قیام کیا۔ پھر رکوع کیا تو مکمل رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا تو پھر کھڑے رہے۔ ابو قتلابہ نے فرمایا کہ انہوں نے ہمیں ہمارے شیخ ابو یزید کی طرح نماز پڑھائی اور حضرت ابو یزید جب دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے تو سیدھے بیٹھ جاتے اور پھر کھڑے ہوتے۔

عَمَّا ذُو بَيْنِ رَيْدٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: كَانَ مَا لَكَ بِنِ الْحَوَیْثِ يُرِينَا كَيْفَ كَانَ صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَلِكَ فِي غَيْرِهِ وَقَبْلَ صَلَاةٍ، فَقَامَ فَأَمَّكَنَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَمَّكَنَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَنْصَبَ هُنَيْئَةً، قَالَ: فَصَلَّى بِهَا صَلَاةً شَبَّحْنَا هَذَا أَبِي بَرِيدٍ، وَكَانَ أَبُو بَرِيدٍ: إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْآخِرَةِ اسْتَوَى قَاعِدًا، ثُمَّ نَهَضَ

سجدے میں جاتے وقت
تکبیر کہتا ہوا جھکے

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھوں کو رکھا کرتے۔

ابو بکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام اور ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ہر نماز میں تکبیر کہتے خواہ وہ فرض ہوتی یا دوسری اور رمضان کی ہوتی یا دوسری۔ جب کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے جب رکوع کرتے۔ پھر سبَّحَ اللہَ لِمَنْ حَمَدُهُ کہتے۔ پھر رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہتے۔ سجدہ کرنے سے پہلے۔ پھر اللہَ أَكْبَرُ کہتے جب کہ سجدے کے لیے جھکتے۔ پھر تکبیر کہتے جب سجدے سے سر اٹھاتے۔ پھر تکبیر کہتے جب دوسرا سجدہ کرتے۔ پھر تکبیر کہتے جب سجدے سے سر اٹھاتے۔ پھر تکبیر کہتے جب کہ دوسری رکعت کے قعدہ سے اٹھتے اور ہر رکعت میں یونہی کرتے حتیٰ کہ نماز سے فارغ ہو جاتے۔ پھر فارغ ہونے پر فرماتے، قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم میں سے میری نماز رسول اللہ ﷺ کی نماز سے

128 - بَابُ: يَهْوِي بِالتَّكْبِيرِ

حِينَ يَسْجُدُ

وَقَالَ نَافِعٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ

803 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، "كَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ صَلَاةٍ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ، وَغَيْرِهَا فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ، فَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرُكِعُ، ثُمَّ يَقُولُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ، ثُمَّ يَقُولُ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ، ثُمَّ يَقُولُ: اللَّهُ أَكْبَرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرَفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرَفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الْاِثْنَتَيْنِ، وَيَفْعَلُ ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ حَتَّى يَفْرُغَ مِنَ الصَّلَاةِ"، ثُمَّ يَقُولُ حِينَ يَنْصَرِفُ: وَاللَّيِّ نَفْسِي بِمَدِينَةِ إِيَّيْ لَأَقْرُبُكُمْ شَبَّهًا

سب سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے آپ کی نماز اسی طرح رہی حتیٰ کہ آپ نے دنیا سے پردہ فرمایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب سر اٹھا کر سَمِعَ اللّٰهُ لِكُنْ حَمْدَهُ اور رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہتے تو کچھ لوگوں کے نام لے کر اُن کے لئے دعا فرماتے اور کہتے: اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابی ریحہ اور کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلہ مضر پر اپنی پکڑ سخت فرما اور اُن پر حضرت یوسف کے زمانے جیسی قحط سالی مسلط فرما اور اہل مشرق اُن دونوں قبیلہ مضر والے تھے جو آپ سے مخالفت رکھتے تھے۔

زہری سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ گھوڑے سے نیچے تشریف لے آئے اور کبھی سفیان نے مین فرس کہا تو آپ کے دائیں پہلو میں خراش آگئی۔ ہم عیادت کی غرض سے حاضر خدمت ہوئے تو نماز کا وقت ہو گیا۔ آپ ﷺ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم بھی بیٹھے۔ ایک مرتبہ سفیان نے کہا کہ ہم نے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تکبیر کہو۔ جب سَمِعَ اللّٰهُ لِكُنْ حَمْدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب سجدہ کرے تو سجدہ کرو۔ کیا معر سے بھی اسی طرح مروی ہے؟ میں (سفیان) نے کہا، ہاں اور مجھے اسی طرح یاد ہے کہ زہری نے وَلَكَ الْحَمْدُ فرمایا اور مجھے یاد ہے کہ بِشِقِّهِ

بِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَتْ هَذِهِ لَصَلَاتِهِ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا

804 - قَالَا: وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ يَقُولُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمْدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ. يَدْعُو لِرَجَالٍ فَيَسْتَبِئُهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ. فَيَقُولُ: اللّٰهُمَّ أَلْحِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلْتَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَظْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطَأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِلْبَةً كَيْسِي يُوسُفَ وَأَهْلَ الْمَشْرِقِ يَوْمَ مَيِّدٍ مِنْ مُضَرَ فَخَالِفُونَ لَهُ

805 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: سَقَطَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ - وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: مِنْ فَرَسٍ - فَجَحَّشَ بِشِقِّهِ الْأَمَمِ. فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوذُهُ فَخَضِرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِنَا قَاعِدًا وَقَعَدْنَا - وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: صَلَّيْنَا قُعُودًا - فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: "إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَثُرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمْدَهُ فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا" قَالَ سُفْيَانُ: كَذَا جَاءَ بِهِ مَعْبَرٌ، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: لَقَدْ حَفِظْتُ كَذَا، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَكَ الْحَمْدُ حَفِظْتُ مِنْ شِقِّهِ الْأَمَمِ، فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَأَنَا عِنْدَهُ

804 - راجع الحديث: 803

805 - راجع الحديث: 378، صحيح مسلم: 920

فَجِئَتْ سَاقَةُ الْأَيْمَنِ

الْأَيْمَنِ فرمایا لیکن جب میں زہری کے پاس سے نکلا تو ابن جریج نے کہا اور میں اُن کے پاس تھا کہ آپ کی داہنی پنڈلی چھل گئی۔

سجدے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم روز قیامت اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا کہ چودھویں رات کو جب کہ بادل نہ ہوں، کیا تم چاند کے دیکھنے میں شبہ کرتے ہو؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! نہیں۔ فرمایا کہ جب بادل نہ ہوں تو کیا تم سورج کے دیکھنے میں شبہ کرتے ہو؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا تو تم اسی طرح دیکھو گے جب کہ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کیا جائے گا۔ فرمائے گا کہ جو جس چیز کی عبادت کرتا تھا وہ اُس کے پیچھے ہو جائے۔ اُن میں سے کچھ لوگ سورج کے پیچھے ہو جائیں گے، کچھ چاند کے پیچھے اور کچھ بتوں کے پیچھے ہو جائیں گے اور یہی اُمت باقی رہ جائے گی جس میں اس کے منافق بھی ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ اُن سے فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ عرض کریں گے کہ ہم اسی جگہ پر رہیں گے حتیٰ کہ ہمارا رب آئے، جب ہمارا رب آئے گا تو ہم اُسے پہچان لیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ اُن کے پاس آکر کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ عرض کریں گے کہ واقعی تو ہمارا رب ہے۔ پس انہیں بلائے گا اور جہنم کے اُد پر پل صراط رکھ دیا جائے گا۔ پس پہلاں ہوں جو اپنی اُمت کو لے کر گزرے گا اور رسولوں کا کلام اُس دن یہی ہوگا کہ اے اللہ! بچا، بچا۔ جہنم میں سعدان کے کانوں جیسے آنکڑے ہوں گے۔ کیا تم نے سعدان کے

129- بَابُ فَضْلِ السُّجُودِ

806 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا

شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْمِيُّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ النَّاسَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ تَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: هَلْ تُمَارُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ حُوتُهُ سَحَابٌ قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: فَهَلْ تُمَارُونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ حُوتُهَا سَحَابٌ قَالُوا: لَا قَالَ: "فَاتَّكُمُ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ يُخَمَّرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الشَّمْسَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الْقَمَرَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الْكَلَاغِيَّةَ وَتَبْقَى هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا، فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا، فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا، فَيَدْعُوهُمْ فَيُطْرَبُ الطَّرَاطُ بَلَلَنَ ظَهْرَانِي جَهَنَّمَ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَجُوزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأَمَّتِهِ، وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ إِلَّا الرُّسُلَ، وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ: اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ، وَفِي جَهَنَّمَ كَلَاكِبٌ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ؟" قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: "فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عَظِيمِهَا إِلَّا

کاٹے دیکھے ہیں؟ عرض کی: ہاں۔ پس وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے اور وہ کتنے بڑے ہیں، یہ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق اچک لیں گے کوئی اپنے اعمال کے باعث ہلاک ہوگا اور کوئی ریزہ ریزہ۔ پھر نجات پائے گا اور جب اللہ تعالیٰ کسی دوزخی پر رحم فرمانا چاہے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ اسے نکال لو جو اللہ کی عبادت کرتا تھا۔ پس وہ انہیں نکال لیں گے اور سجدوں کی نشانیوں سے انہیں پہچانتے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ نے دوزخ پر حرام کیا ہے کہ سجدے کی نشانی کو کھائے پس وہ جہنم سے نکالے جائیں گے اور شخص کے تمام اعضا کو آگ کھائے گی سوائے سجدوں کی نشانی کے۔ جب وہ جہنم سے نکالے جائیں گے تو کونسل کی مانند ہوں گے۔ اُن پر آبِ حیات ڈالا جائے گا تو ایسے اُن گئے جیسے دانہ سیلاب کی جگہ میں اُگتا ہے پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ فرما چکے گا اور جنت و دوزخ کے درمیان ایک شخص باقی رہ جائے گا اور وہ جنت میں داخل ہونے والا آخری دوزخی ہوگا۔ دوزخ کی جانب منہ کر کے کہے گا: اے رب! میرے چہرے کو دوزخ سے پھیر دے کیونکہ اس کی بد بونے مار دیا اور اس کی پیش نے مجھے جلا دیا۔ فرمائے گا کہ اگر یہ کر دیا جائے تو اس کے علاوہ تو کچھ نہیں مانگے گا؟ عرض کرے گا کہ تیری عزت کی قسم نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ جو چاہے عہد و قرار لے گا۔ پس اللہ تعالیٰ اُس کا منہ دوزخ سے پھیر دے گا جب اُس کا منہ جنت کی جانب ہو جائے گا اور اُس کی تازگی و شکستگی دیکھے گا تو جب تک اللہ چاہے خاموش رہے گا۔ پھر عرض گزار ہوگا: اے رب! مجھے جنت کے دروازے پر پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ اُس سے فرمانے گا: کیا تو نے مجھ سے عہد و قرار

اللَّهُ تَخْتَلِفُ النَّاسُ بِأَعْمَالِهِمْ، فَبَيْنَهُمْ مَنْ يُؤْتِي بِعَمَلِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُخْرِجُ كُلُّهُمْ يَتَجَوَّعُونَ، حَتَّى إِذَا أَرَادَ اللَّهُ رَحْمَةً مِنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، أَمَرَ اللَّهُ الْمَلَائِكَةَ: أَنْ يُخْرِجُوا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ، فَيُخْرِجُوا مِنْهُمْ وَيَعْرِفُوهُمْ بِأَقَارِ السُّجُودِ، وَحَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرُ السُّجُودِ، فَيُخْرِجُونَ مِنَ النَّارِ، فَكُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ إِلَّا أَثَرُ السُّجُودِ، فَيُخْرِجُونَ مِنَ النَّارِ، قَدْ أَمْتَحَشُوا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حِمِيلِ السَّيْلِ، ثُمَّ يَفْرُغُ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ قَبْلَ النَّارِ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ اضْرُفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ، قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذُكَاؤُهَا، فَيَقُولُ: هَلْ عَسَيْتَ إِنْ فَعَلْتُ ذَلِكَ بِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ، فَيُعْطِي اللَّهُ مَا يَشَاءُ مِنْ عَهْدٍ وَمِيقَاتٍ، فَيَضْرِبُ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ، فَإِذَا أَقْبَلَ بِهِ عَلَى الْجَنَّةِ، رَأَى بِهَجَّتِهَا سَكَّتْ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ قَدِّمْنِي عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ: أَلَيْسَ قَدْ أُعْطِيتَ الْعُهُودَ وَالْمِيقَاتِ، أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنْتَ سَأَلْتَ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ لَا أَكُونُ أَشَقَى خَلْقِكَ، فَيَقُولُ: فَمَا عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَهُ؟ فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ، لَا أَسْأَلُ غَيْرَ ذَلِكَ، فَيُعْطِي رَبُّهُ مَا يَشَاءُ مِنْ عَهْدٍ وَمِيقَاتٍ، فَيَقْدِمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا، فَرَأَى زَهْرَتَهَا، وَمَا فِيهَا مِنَ الطَّيْرِ وَالشَّجَرِ، فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ أَذْخِلْنِي

الْحَقَّةُ، فَيَقُولُ اللَّهُ: وَيَمُتْكَ يَا ابْنَ آدَمَ، مَا أَخَذَ لَكَ
الْيَسَّ قَدْ أُعْطِيتَ الْعَهْدَ وَالْبَيْعَ أَنْ لَا تَسْأَلَ
عَمْرًا الَّذِي أُعْطِيتَ؛ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْ لِي
أَشْفَى خَلْقِكَ، فَيَضْحَكُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ، ثُمَّ يَأْكُنُ
لَهُ فِي دُحُولِ الْحَقَّةِ، فَيَقُولُ: تَمَنَّيَ حَتَّى إِذَا
انْقَطَعَ أُمِّيَّتُهُ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: مَنْ كَذَبَ وَكَذَّابًا
أَقْبَلَ يَدَ كُزَّارَتِهِ، حَتَّى إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْأُمَانُ، قَالَ
اللَّهُ تَعَالَى: لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ " قَالَ أَبُو سَعِيدٍ
الْخُدْرِيُّ لِأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " قَالَ اللَّهُ: لَكَ ذَلِكَ
وَعَشْرَةُ أَمْثَالِهِ "، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَمْ أَحْفَظْ مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَوْلَهُ: لَكَ
ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: إِلَى سَمْعَتِهِ
يَقُولُ: ذَلِكَ لَكَ وَعَشْرَةُ أَمْثَالِهِ

نہیں کیا کہ اُس کے علاوہ نہ مانگوں گا جو تو نے مانگا تھا؟
عرض کرے گا: اے رب! میں تیری مخلوق میں سب سے
بد بخت نہیں ہونا چاہتا۔ فرمائے گا: اگر تجھے یہ دے دیا
جائے تو اس کے علاوہ کچھ تو نہیں مانگے گا؟ عرض گزار ہوگا
کہ تیری عزت کی قسم، اس کے سوا کچھ نہیں مانگوں گا۔
پس اُس کا رب جو چاہے گا عہد و قرار لے کر اُسے جنت
کے دروازے پر پہنچا دے گا۔ جب دروازے پر پہنچے گا
اور اس کی رونق کو دیکھے گا اور جو اُس میں شادابی اور سامان
طرب ہے تو جب تک اللہ چاہے خاموش رہ کر کہے گا:
اے رب! مجھے جنت میں داخل فرما دے۔ اللہ تعالیٰ
فرمائے گا: اے آدم کے بیٹے! تجھ پر افسوس ہے، تو کتنا
وعدہ خلاف ہے؟ کیا تو نے یہ پختہ اقرار نہ کیا جو کچھ تجھے
دیا ہے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگے گا؟ عرض گزار
ہوگا: اے رب! مجھے اپنی مخلوق میں سب سے بد بخت نہ
رکھ۔ پس اس پر اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق ہنسے گا۔
پھر اُسے جنت میں داخل ہونے کی اجازت عطا فرمائے گا
اور فرمائے گا: آرزو کر۔ وہ آرزو کرے گا حتیٰ کہ اُس کی
تمام آرزوئیں پوری ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ
یہ بھی اور یہ بھی۔ اُس کا رب اُسے یاد کروائے گا۔ حتیٰ کہ
سب آرزوئیں پوری ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا
کہ تیرے لیے یہ ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور حضرت
ابوسعید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے یہ ہے اور
اس کا دس گنا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا
کہ مجھے رسول اللہ ﷺ سے یاد نہیں مگر یہی ارشاد کہ
تیرے لیے یہ ہے اور اتنا ہی اور۔ حضرت ابوسعید رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور ﷺ کو فرماتے

ہوئے سنا کہ تیرے لیے یہ ہے اور اس کا دس گنا۔
سجدے میں پہلو کھلے ہوئے

اور پیٹ رانوں سے جدا ہو

یحییٰ بن یحییٰ، بکر بن مضر، جعفر بن ربیعہ، ابن ہریرہ، حضرت عبداللہ بن مالک بن نجیحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز پڑھتے تو اپنے مبارک ہاتھ اتنے کھلے رکھتے کہ مبارک بغلوں کی پسیدی ظاہر ہو جاتی لیٹ نے کہا جعفر بن ربیعہ نے بھی مجھ سے اسی طرح حدیث بیان کی۔

پیروں کی انگلیاں

قبلہ زور رکھنا

اسے ابو حمید نے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا

ہے۔

جب کوئی سجدہ پورا نہ کرے

ابوداؤد سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ رکوع اور سجدے پورے طور پر نہیں کر رہا ہے جب وہ نماز پڑھ چکا تو حضرت حذیفہ نے اُس سے فرمایا: تم نے نماز نہیں پڑھی۔ میرا (ابوداؤد کا) گمان ہے کہ انہوں نے فرمایا: اگر تم فوت ہوئے تو محمد ﷺ کی سنت پر نہیں مردے۔

سات ہڈیوں پر سجدہ کرنا

قیصہ، سفیان، عمرو بن دینار، طاؤس سے مروی

130 - بَابُ يُبْدِي ضَبْعَيْهِ

وَيُجَافِي فِي السُّجُودِ

807 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِ، قَالَ: حَدَّثَنِي

بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنِ ابْنِ هُرَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بَحِيئَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، نَحْوَهُ

131 - بَابُ يَسْتَقْبِلُ بِأَطْرَافِ

رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ

قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ السَّاعِدِيُّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

132 - بَابُ إِذَا لَمْ يُتِمَّ السُّجُودَ

808 - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حَذِيفَةَ، رَأَى رَجُلًا لَا يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ لَهُ حَذِيفَةُ: مَا صَلَّيْتَ؟ قَالَ: وَأَخْسَبُهُ قَالَ: وَلَوْ مَتَّ مَتَّ عَلَى غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

133 - بَابُ السُّجُودِ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ

809 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

807 - راجع الحديث: 390

808 - راجع الحديث: 389

809 - انظر الحديث: 810, 812, 815, 816، صحيح مسلم: 1095, 1096، سنن ابوداؤد: 889, 890

ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے حکم دیا ہے کہ سات اعضاء پر سجدہ کیا جائے اور بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹے یعنی پیشانی، دونوں ہاتھوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پیروں پر۔

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کریں اور ہم بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹیں۔

آدم، اسرائیل، ابواسحاق، عبد اللہ بن یزید سے مروی ہے کہ حضرت براء بن عازب نے فرمایا جو غلط بیانی نہیں کرتے تھے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھا کرتے۔ جب آپ ﷺ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے تو ہم میں سے کوئی بھی اپنی پیٹھ کو نہ جھکا تا حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ اپنی پیشانی مبارک کو زمین پر رکھ دیتے۔

ناک پر سجدہ کرنا

معلیٰ بن اسد، ذہیب، عبد اللہ بن طاؤس، ان کے والد ماجد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں یعنی پیشانی اور ہاتھ سے ناک کی طرف اشارہ کیا اور دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، "أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ، وَلَا يَكُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا: الْجَبْهَةَ، وَالْيَدَيْنِ، وَالرُّكْبَتَيْنِ، وَالْأُذُنَيْنِ، وَالْأَنْفَ، وَالْأُصْبُعَ." 810 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أُمِرْتُ أَنْ تَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ، وَلَا تَكُفَّ ثَوْبًا وَلَا شَعْرًا

811 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطَّابِيِّ، حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ، - وَهُوَ غَيْرُ كُذِّبَ - قَالَ: "كُنَّا نَصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ"

134 - بَابُ السُّجُودِ عَلَى الْأَنْفِ

812 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْتُ أَنْ أَشْهَدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ عَلَى الْجَبْهَةِ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ

سنن ترمذی: 273، سنن نسائی: 1112، 1114، سنن ابن ماجہ: 1040، 838

810 - راجع الحديث: 809

811 - راجع الحديث: 690

812 - راجع الحديث: 809، صحيح مسلم: 1097، 1098، 1099، سنن نسائی: 1095، 1096، 1097، سنن ابن

ماجہ: 884

وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا تَكُفُّ
الْقِيَابَ وَالشَّعْرَ

135- بَابُ السُّجُودِ عَلَى الْأَنْفِ

وَالسُّجُودِ عَلَى الطَّيْنِ

813- حَدَّثَنَا مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَامٌ، عَنْ
يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: انْطَلَقْتُ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ
الْحَدَرِيِّ فَقُلْتُ: أَلَا تَخْرُجُ بِنَا إِلَى التَّغْلِ نَتَحَدَّثُ،
فَخَرَجَ فَقَالَ: قُلْتُ: حَدِّثْنِي مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، قَالَ:
اعْتَكَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ
الْأَوَّلِ مِنْ رَمَضَانَ وَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ فَأَتَاهُ جَبْرِيْلُ
فَقَالَ: إِنَّ الَّذِي تَطْلُبُ أَمَامَكَ، فَاغْتَكَفَ الْعَشْرَ
الْأَوْسَطَ، فَاغْتَكَفْنَا مَعَهُ فَأَتَاهُ جَبْرِيْلُ فَقَالَ: إِنَّ
الَّذِي تَطْلُبُ أَمَامَكَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَطِيْبًا صَبِيحَةَ عَشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ
فَقَالَ: مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، فَلْيَرْجِعْ، فَإِنِّي أُرِيكَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، وَإِنِّي
نُسَيْتُهَا، وَإِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ، فِي وَثْرٍ، وَإِنِّي
رَأَيْتُكَ كَأَنِّي أَتُجِدُّ فِي طِينٍ وَمَاءٍ وَكَانَ سَقْفُ
الْمَسْجِدِ جَرِيدَ التَّغْلِ وَمَا تَرَى فِي السَّمَاءِ شَيْئًا،
فَجَاءَتْ قَرَعَةٌ فَأَمْطَرْنَا، فَصَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَأَيْتُ أَكْثَرَ الظِّلِّ وَالنَّهَارِ عَلَى
جَبْهَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَزَلَّتْهُ
تَضْيِيقُ رُؤْيَاةٍ

اور پیروں کی انگلیوں پر اور یہ کہ ہم کپڑوں اور بالوں کو نہ
سمیٹا کریں۔

کیچڑ میں ناک پر سجدہ کرنا

ابو سلمہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو سعید
خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض
کی: کیا آپ فلاں باغ کی طرف نہیں لے چلتے تاکہ
باتیں کریں۔ وہ نکلے تو میں نے عرض کی: آپ نے نبی
کریم ﷺ سے شب قدر کے بارے میں جو سنا ہو،
ہمیں بتائیے۔ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان
کے لیے پہلے عشرے میں اعتکاف فرمایا تو آپ ﷺ
کے ساتھ ہم نے بھی کیا۔ حضرت جبریل حاضر خدمت
ہوئے اور عرض کی کہ جس چیز کی آپ کو طلب ہے وہ آگے
ہے۔ پس درمیانی عشرے کا اعتکاف فرمایا اور آپ کے
ساتھ ہم نے بھی کیا حضرت جبریل پھر حاضر خدمت
ہوئے اور عرض کی: جس کی آپ کو طلب ہے وہ آگے ہے
بیسویں رمضان کو نبی کریم ﷺ خطبہ دینے کھڑے
ہوئے اور فرمایا کہ جس نے اللہ کے نبی کے ساتھ اعتکاف
کیا ہے وہ پھر کرے کیونکہ میں نے شب قدر کو دیکھا لیکن
مجھے بھلا دی گئی اور وہ آخری عشرے کی طاق راتوں میں
ہے اور میں نے دیکھا کہ گویا کیچڑ اور پانی میں سجدہ کر رہا
ہوں اور مسجد کی چھت کھجور کی ٹہنیوں کی تھی اور ہم نے
آسمان میں کوئی چیز نہیں دیکھی کہ بادل کا ٹکڑا آیا اور ہم پر
بارش برسا گیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے ہمیں نماز
پڑھائی حتیٰ کہ میں نے کیچڑ اور پانی کا نشان رسول
اللہ ﷺ کی پیشانی اقدس پر دیکھا۔ یہ علامت آپ

کے خواب کی تصدیق تھی۔

ابو عبد اللہ (امام بخاری) نے فرمایا: حمیدی نے اس حدیث سے دلیل پکڑی کے مسح نہ کرے۔

کپڑوں میں گرہ لگانا اور باندھنا

جو ستر کھلنے کے خوف سے

کپڑے کو لپیٹ لے

ابو حازم سے مروی ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تو چھوٹی ہونے کے باعث اپنی ازاروں کو اپنی گردنوں میں باندھے رکھتے۔ پس عورتوں سے کہا جاتا کہ تم اپنے سروں کو نہ اٹھانا حتیٰ کہ مرد سیدھے ہو کر بیٹھ جائیں۔

بالوں کو درست نہ کرنا

ابو النعمان، حماد بن زید، عمرو بن دینار، طاؤس سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کو حکم فرمایا گیا تھا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کریں اور اپنے بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹیں۔

نماز میں اپنے

کپڑے کو نہ سمیٹ

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے ابو عوانہ وضاح نے، عمرو بن دینار سے بیان کیا، انہوں نے طاؤس سے، انہوں نے ابن عباس سے،

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: كَانَ الْحَمِيدِيُّ يَخْتَجُّ بِهَذَا الْحَدِيثِ يَقُولُ: لَا يَمْسَحُ

136 - بَابُ عَقْدِ الْيَابِ وَشَدِّهَا،

وَمَنْ ضَمَّ إِلَيْهِ تَوْبَهُ، إِذَا خَافَ أَنْ

تَنْكَشِفَ عَوْرَتُهُ

814 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُمْ عَاقِدُوا أَزْرَهُمْ مِنَ الصَّغَرِ عَلَى رِقَابِهِمْ، فَعِيلَ لِلنِّسَاءِ: لَا تَزْفَعْنَ رُءُوسَكُمْ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا

137 - بَابُ لَا يَكْفُ شَعْرًا

815 - حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

حَمَادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظَمٍ، وَلَا يَكْفُ تَوْبَهُ وَلَا شَعْرَهُ

138 - بَابُ لَا يَكْفُ

تَوْبَهُ فِي الصَّلَاةِ

816 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

814 - راجع الحديث: 632, 363

815 - راجع الحديث: 809

816 - راجع الحديث: 816

انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کا حکم ہوا ہے کہ نہ بال سمیٹوں اور نہ کپڑے۔

سجدوں میں تسبیح اور دعا کرنا

مسدد، یحییٰ، سفیان، منصور، مسلم، مسروق سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدوں میں اکثر یہ دعا کیا کرتے: اے اللہ ہمارے رب! اور ساتھ اپنی تعریف کے۔ اے اللہ! مجھے بخش دے آپ قرآن مجید کے احکام کی تعمیل کرتے۔

دونوں سجدوں کے درمیان رکنا

ابو قلابہ سے مروی ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا حال نہ بتاؤں؟ اور یہ نماز کے مختصر اوقات کے علاوہ کی بات ہے پس وہ کھڑے ہوئے۔ پھر رکوع کیا تو تکبیر کہی۔ پھر سر اٹھایا تو تھوڑی دیر کھڑے رہے۔ پھر سجدہ کیا: پھر تھوڑی دیر سر اٹھائے رکھا۔ پھر سجدہ کیا۔ پھر تھوڑی دیر سر اٹھائے رکھا۔ انہوں نے ہمارے ان بزرگ حضرت عمرو بن سلمہ کی مانند نماز پڑھی۔ ایوب کا بیان ہے وہ ایک کام ایسا کرتے جو میں نے کسی کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا، وہ دوسری اور چوتھی

وَسَلَّمَ قَالَ: أَمَرْتُ أَنْ أَتَمِّدَ عَلَى سَبْعَةٍ، لَا أَكُفُّ شَعْرًا وَلَا أَكُونَا

139 - بَابُ التَّسْبِيحِ وَالدُّعَاءِ فِي السُّجُودِ

817 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ الْمُغْتَنِبِ، عَنْ مُسْلِمٍ هُوَ ابْنُ صُبَيْحٍ أَبِي الطُّبَيْ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: "كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي" يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ

140 - بَابُ الْهُكْثِ بَيْنَ السُّجْدَتَيْنِ

818 - حَدَّثَنَا أَبُو الثَّغَنَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، أَنَّ مَالِكَ بْنَ الْحَوَيْرِثِ، قَالَ لِأَصْحَابِهِ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَذَلِكَ فِي غَيْرِ جِلْبٍ صَلَاةٍ، فَقَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَكَبَّرَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ هُنَيْئَةً، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ هُنَيْئَةً، فَصَلَّى صَلَاةَ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ شَيْخِنَا هَذَا، قَالَ أَيُّوبُ: كَانَ يَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ أَرَهُمْ يَفْعَلُونَهُ كَانَ يَفْعَلُ فِي الثَّالِثَةِ وَالرَّابِعَةِ.

رکعت میں بیٹھا کرتے۔

فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ کے پاس ٹھہرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم اپنے گھر والوں کے پاس واپس جاؤ تو فلاں نماز فلاں وقت میں اور فلاں نماز فلاں وقت میں پڑھنا۔ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان کہے جو بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے۔

محمد بن عبد الرحیم، ابو احمد محمد بن عبد اللہ زبیری، مسعد، حکم، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کے سجدے اور رکوع اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا، تقریباً سب مساوی ہوتے۔

ثابت سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں اس میں کمی نہیں کروں گا کہ تمہیں ایسی نماز پڑھاؤں جیسے میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ ہمیں نماز پڑھاتے۔ ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک ایک ایسا کام کرتے جو میں نے تمہیں کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ وہ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو کھڑے رہتے حتیٰ کہ خیال ہوتا کہ وہ بھول گئے اور دونوں سجدوں کے درمیان بھی بھولنے کا خیال ہوتا۔

سجدوں میں کلاسیوں کو

نہ بچھائے

ابو حمید نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ سجدہ کرتے تو

819 - قَالَ: فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَيْنَا عِنْدَهُ فَقَالَ: لَوْ رَجَعْتُمْ إِلَى أَهْلِيكُمْ صَلُّوا صَلَاةَ كَذَا، فِي جِدِّي كَذَا صَلُّوا صَلَاةَ كَذَا، فِي جِدِّي كَذَا، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَيِّنْ أَحَدُكُمْ، وَلْيُؤَيِّنْكُمْ أَكْثَرُكُمْ

820 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: كَانَ سُجُودُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُكُوعُهُ وَقُعُودُهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ

821 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنْ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ مِنْكُمْ، كَتَبَ رَأْيُكَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا - قَالَ ثَابِتٌ: كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَضَعُ شَيْئًا لَمْ أَرَكُمُ تَضَعُونَهُ - "كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ: قَدْ نَسِيَ، وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ: قَدْ نَسِيَ"

141 - بَابُ لَا يَفْتَرِشُ

فِرَاعِيهِ فِي السُّجُودِ

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

819 - راجع الحديث: 677, 625

820 - راجع الحديث: 792

821 - راجع الحديث: 800، صحيح مسلم: 1060

وَسَلَّمَ. وَوَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفَرِّشٍ وَلَا قَابِضٍ مَنَا
822 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ
قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ، وَلَا يَبْسُطْ
أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِساطَ الْكَلْبِ

142 - بَابُ مَنْ اسْتَوَى قَاعِدًا

فِي وَثْرٍ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ نَهَضَ

823 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا
هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ،
قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ الْحَوَرِثِ اللَّيْثِيُّ، أَنَّهُ رَأَى
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، فَإِذَا كَانَ فِي وَثْرٍ
مِنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا

143 - بَابُ: كَيْفَ يَعْتَمِدُ عَلَى

الْأَرْضِ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَةِ؟

824 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا
وُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: جَاءَنَا
مَالِكُ بْنُ الْحَوَرِثِ، فَصَلَّى بِنَا فِي مَسْجِدِنَا هَذَا،
فَقَالَ: إِنِّي لَأُصَلِّي بِكُمْ وَمَا أُرِيدُ الصَّلَاةَ، وَلَكِنْ
أُرِيدُ أَنْ أَرِيكُمْ كَيْفَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ہاتھوں کو نہ بچھاتے اور نہ انہیں سمیٹتے۔

محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس
بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی
کریم ﷺ نے فرمایا سجدوں میں اعتدال رکھو اور کوئی
تم میں سے اپنی کلائیوں کو مٹنے کی طرح نہ بچھائے۔

جو نماز کے اندر طاق رکعت میں

سیدھا بیٹھے پھر کھڑا ہو

ہم سے محمد بن صباح نے بیان کیا، انہوں نے کہا
کہ ہمیں ہشیم نے خبر دی، انہوں نے کہا ہمیں خالد حذاء
نے خبر دی، ابو قلابہ سے، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے
مالک بن حویرث لیثی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ صلی
اللہ علیہ وسلم جب طاق رکعت میں ہوتے تو اس وقت تک
نہ اٹھتے جب تک کچھ دیر بیٹھ نہ لیتے۔

جب رکعت پڑھ کر کھڑا ہو تو زمین سے کس

طرح ٹیک لگائے

ابو قلابہ سے مروی ہے کہ حضرت مالک بن حویرث
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہماری
اس مسجد میں ہمیں نماز پڑھائی فرمایا کہ میں جس طرح
تمہیں نماز پڑھا رہا ہوں اور اس سے میرا مقصد صرف یہ
ہے کہ میں تمہیں دکھاؤں میں نے رسول اللہ ﷺ کو

822 - راجع الحديث: 241 'صحیح مسلم: 1102, 1103' سنن ابو داؤد: 897 'سنن ترمذی: 276' سنن

نسائی: 1109

823 - سنن ابو داؤد: 844 'سنن ترمذی: 287' سنن نسائی: 1151

824 - راجع الحديث: 677 'صحیح مسلم: 1316, 1317' سنن ابو داؤد: 1002 'سنن نسائی: 1334

کس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ ایوب کا بیان ہے کہ میں نے ابوقلابہ سے کہا۔ اُن کی نماز کیسی تھی؟ فرمایا کہ ہمارے ان بزرگ یعنی حضرت عمرو بن سلمہ جیسی۔ ایوب کا بیان ہے کہ وہ بزرگ پوری تکبیر کہتے اور جب دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے تو بیٹھ جاتے اور زمین پر ٹھہر کر پھر کھڑے ہوتے۔

دونوں سجدوں سے اُٹھے

تو تکبیر کہے

اور حضرت ابن زبیر اُٹھتے وقت تکبیر کہا کرتے تھے۔

سعید بن حارث سے مروی ہے کہ ہمیں حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھائی۔ پس جب انہوں نے سجدوں سے سر اٹھایا تو آواز سے تکبیر کہی اور جب سجدہ کیا اور جب اُٹھے اور جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یونہی کرتے دیکھا۔

حضرت مطرف سے مروی ہے کہ میں نے اور حضرت عمران بن حصین نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے جب سجدہ کیا تو تکبیر کہی اور جب سر اٹھایا تو تکبیر کہی اور جب دو رکعتوں سے اُٹھے تو تکبیر کہی۔ جب سلام پھیر دیا تو حضرت عمران نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: انہوں نے ہمیں یہ نماز محمد ﷺ کی نماز کس طرح پڑھائی ہے یا انہوں نے ہمیں محمد ﷺ کی نماز یاد دلادی ہے۔

تشہد میں

وَسَلَّمَ يُصَلِّي. قَالَ أَيُّوبُ: فَقُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ: وَكَيْفَ كَانَتْ صَلَاتُهُ؟ قَالَ: وَمِثْلَ صَلَاةِ شَيْخِنَا هَذَا - يَعْنِي عَمْرَو بْنَ سَلَمَةَ - قَالَ أَيُّوبُ: وَكَانَ ذَلِكَ الشَّيْخُ يُتِمُّ التَّكْبِيرَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ عَنِ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ جَلَسَ وَاعْتَمَدَ عَلَى الْأَرْضِ، ثُمَّ قَامَ

144 - بَابُ يُكَبِّرُ وَهُوَ يَنْهَضُ

مِنَ السَّجْدَتَيْنِ

وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: يُكَبِّرُ فِي نَهْضَتِهِ

825 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: صَلَّى لَنَا أَبُو سَعِيدٍ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيرِ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ، وَحِينَ سَجَدَ وَحِينَ رَفَعَ وَحِينَ قَامَ مِنَ الرُّكْعَتَيْنِ وَقَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

826 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ أَنَا وَعِمْرَانُ صَلَاةً خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ كَبَّرَ، وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرُّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ أَخَذَ عِمْرَانُ بِيَدِي، فَقَالَ: لَقَدْ صَلَّيْنَا هَذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوْ قَالَ: لَقَدْ ذَكَّرَنِي هَذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

145 - بَابُ سُنَّةِ

الجلوس في التشهد

وَكَاثُ أُمِّ الدُّدَا: تَجْلِسُ فِي صَلَاتِهَا
جَلْسَةَ الرَّجُلِ وَكَاثُ فَقِيهَةٌ

827 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ،

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ كَانَ يَرَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا، يَتَرَكُّ فِي الصَّلَاةِ إِذَا جَلَسَ، فَقَعْلَتُهُ وَأَنَّهُ
يَوْمِي حَدِيثُ الشَّيْخِ، فَتَهَانِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ،
وَقَالَ: إِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلَاةِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ
الْيُمْنَى وَتُثْنِيَ الْيُسْرَى، فَقُلْتُ: إِنَّكَ تَفْعَلُ ذَلِكَ،
فَقَالَ: إِنَّ رِجْلِي لَا تَحْمِلَانِي

828 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو
بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ،

828 م - وَحَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي

حَبِيبٍ، وَيَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ
حَلْحَلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ، أَنَّهُ كَانَ
جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، فَذَكَرُوا صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ: أَنَا كُنْتُ أَحْفَظُكُمْ
لِصَّلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ إِذَا
كَثَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ جَدَاءَ مَنَكِبَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ أَمَّكَنَ
يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ هَضَرَ ظَهْرَهُ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ

827 - سنن ابوداؤد: 958

828 م - سنن ابوداؤد: 966, 965, 964, 963 'سنن ترمذی: 305, 304 'سنن نسائی: 1261, 1180, 1100

1038 'سنن ابن ماجه: 1061, 862, 803

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بیٹھنے کا طریقہ

اور حضرت اُمّ درداء اپنی نماز میں مردوں کی طرح
بیٹھتی تھیں اور وہ فقہ جاننے والی تھیں۔

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، عبدالرحمن بن قاسم،
عبداللہ بن عبداللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو نماز میں چارزانو بیٹھے
ہوئے دیکھا تو میں نے بھی یونہی کیا اور ان دنوں میں کم
سن تھا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے
منع کیا اور فرمایا نماز کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دائیں پیر کو
کھڑا رکھو اور بائیں پیر کو بچھالو۔ میں نے عرض کی کہ آپ
تو اُس طرح کرتے ہیں؟ فرمایا کہ میرے پیر میرا بوجھ
نہیں اٹھاتے۔

یحییٰ بن بکیر لیث، خالد، سعید، محمد بن عمرو بن
صلحہ، محمد بن عمرو بن عطاء۔

لیث، یزید بن ابوحبیب اور یزید بن محمد، محمد بن عمرو
بن حلقہ، محمد بن عمرو بن عطاء سے مروی ہے کہ وہ نبی
کریم ﷺ کے چند صحابہ کی خدمت میں حاضر تھے تو
نبی کریم ﷺ کی نماز کا ذکر ہوا۔ حضرت ابوحبیب ساعدی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی
نماز آپ سب سے زیادہ یاد ہے میں نے آپ ﷺ کو
دیکھا کہ جب تکبیر تحریر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو شانوں تک
اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر
جمااتے پھر پشت مبارک کو جھکا دیتے۔ جب سر اٹھاتے تو

اسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ، فَإِذَا سَجَدَ وَطَعَ
بِيَدِهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَائِضِهِمَا، وَاسْتَقْبَلَ
بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ، فَإِذَا جَلَسَ فِي
الرُّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى، وَنَصَبَ
الْيَمْنَى، وَإِذَا جَلَسَ فِي الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ
الْيُسْرَى، وَنَصَبَ الْآخِرَى وَقَعَدَ عَلَى مَقْعَدِهِ
وَسَمِعَ اللَّيْثُ يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، وَيَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ
بْنِ حَلْحَلَةَ، وَابْنُ حَلْحَلَةَ مِنْ ابْنِ عَطَاءٍ، قَالَ أَبُو
صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ: كُلُّ فَقَارٍ، وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ:
عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي
حَبِيبٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو حَدَّثَهُ، كُلُّ فَقَارٍ

146- بَابُ مَنْ لَمْ يَرِ

التَّشَهُدَ الْأَوَّلَ وَاجِبًا

لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَامَ مِنَ
الرُّكْعَتَيْنِ وَلَمْ يَزِجْ

829 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ هُرْمَزٍ، مَوْلَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ - وَقَالَ مَرَّةً:
مَوْلَى رِبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ - أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ بُحَيْنَةَ -
وَهُوَ مِنْ أَزْدِ شَنْوَةَ، وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ
وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ،
فَقَامَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ، فَقَامَ
النَّاسُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا قُضِيَ الصَّلَاةُ وَانْتَهَرَ النَّاسُ

سیدھے ہو جاتے حتیٰ کہ تمام جوڑ اپنی جگہ پر آ جاتے اور
جب سجدہ کرتے تو بازوؤں کو نہ بچھاتے اور نہ سمیٹتے اور
پیروں کی انگلیوں کے پورے قبلہ زد کئے رکھتے۔ جب
دوسری رکعت پر بیٹھتے تو بائیں پیر پر بیٹھتے اور دایاں پیر
کھڑا رکھتے۔ جب آخری رکعت میں بیٹھتے تو بائیں پیر کو
آگے کر دیا اور دوسرے پیر کو کھڑا کر لیا اور اپنی نشست گاہ
پر بیٹھ گئے۔ اور عائلیہ نے یزید بن ابی حبیب سے اور
یزید بن محمد بن حلقہ نے ابن عطاء سے اور ابو صالح نے
لیث کے حوالے سے کہا کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر۔ ابن
مبارک، یحییٰ بن ایوب یزید بن ابی حبیب سے محمد بن عمرو
بن حلقہ نے کل فقار بیان کیا۔

جس کے نزدیک پہلا تشہد

واجب نہیں ہے

کیونکہ نبی کریم دور رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے
اور واپس نہ لوٹے۔

ابو الیمان، شعیب، زہری، عبد الرحمن بن ہرمز مولیٰ
بنی عبد المطلب مرہ مولیٰ ربیعہ بن حارث سے مروی ہے
کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
جو قبیلہ از دشنوہ کے فرد، بنی عبد مناف کے حلیف اور نبی
کریم ﷺ کے صحابہ میں سے تھے کہ نبی کریم ﷺ
نے انہیں ظہر کی نماز پڑھائی تو پہلی دو رکعتوں کے بعد
کھڑے ہو گئے اور بیٹھے نہیں تو آپ کے ساتھ لوگ بھی
کھڑے ہو گئے۔ حتیٰ کہ جب نماز مکمل ہو گئی اور لوگ
سلام پھیرنے کا انتظار کرنے لگے تو آپ نے بیٹھے ہوئے

829- النظر الحديث: 6670, 1230, 1225, 1224, 830, صحيح مسلم: 1271, 1270, 1269, سنن

ابوداؤد: 1035, 1034, سنن ترمذی: 39, سنن نسائی: 1176, 1177, 1221, 1222, 1260, سنن ابن

تکبیر کہی اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کیے۔ پھر سلام پھیرا۔

پہلے قعدہ میں تشہد

قتیبہ، بکر، جعفر بن ربیعہ، اعرج سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مالک بن تخسینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی تو بیٹھنے کے وقت آپ کھڑے ہو گئے۔ جب نماز کے آخر میں پہنچے تو بیٹھے ہوئے آپ نے دو سجدے کیے۔

آخری رکعت میں تشہد

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو کہتے: حضرت جبریل اور حضرت میکائیل پر سلام، فلاں فلاں پر سلام۔ جب رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف توجہ فرمائی تو فرمایا: اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو کہے: تمام زبانی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں سلام ہو آپ پر اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ جب تم یوں کہو گے تو یہ سلام اللہ تعالیٰ کے ہر نیک بندے کو پہنچ جائے گا خواہ وہ آسمان میں ہو یا زمین میں۔ اور کہو: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اُس کے بندے اور رسول ہیں۔“

سلام سے پہلے دعا کرنا

تَسْلِيْمَتُهُ كَثَرُ وَهُوَ جَالِسٌ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، ثُمَّ سَلَّمَ

147 - بَابُ التَّشْهِدِ فِي الْأُولَى

830 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ، فَقَامَ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ، فَلَمَّا كَانَ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

148 - بَابُ التَّشْهِدِ فِي الْآخِرَةِ

831 - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْنَا: السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ، قَالَتْ فَتِ إِيَّا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ، فَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ، فَلْيَقُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمُوهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلَّهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ"

149 - بَابُ الدُّعَاءِ قَبْلَ السَّلَامِ

830 - راجع الحديث: 829

831 - انظر الحديث: 835، 1202، 6230، 6265، 6328، 7381، صحيح مسلم: 898، سنن ابوداؤد: 968

سنن نسائي: 1297، 1278، 1276، 1169، 1168، 1664، سنن ابن ماجه: 1297

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

832 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخْبَرَتْهُ: " أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا، وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ " فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيدُ مِنَ الْمَغْرَمِ، فَقَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ، حَدَّثَ فَكَذَّبَ، وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ

833 - وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِيدُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ

834 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمْنِي دُعَاءَ أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي، قَالَ: " قُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاعْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ "

عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں یوں دعا کیا کرتے: "اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ لیتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ لیتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ اے اللہ! میں خطاؤں اور قرض سے تیری پناہ لیتا ہوں۔" کسی نے عرض کی کہ آپ قرض سے اکثر پناہ مانگتے ہیں؟ فرمایا کہ شخص جب مقروض ہو تو توبت کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے۔ وعدہ کرتا ہے تو خلاف ورزی کرتا ہے۔

زہری، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ اپنی نماز میں دجال کے فتنے سے پناہ مانگا کرتے۔

قتیبہ بن سعید، لیث، یزید بن ابی حبیب، ابو الخیر، حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کی: مجھے ایسی دعا سکھا دیجیے جس کے ذریعے اپنی نماز میں دعا کیا کروں فرمایا کہ یوں کہا کرو: اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور گناہوں کو نہیں بخشا مگر تو۔ پس اپنے کرم سے مجھے معاف کر دے اور مجھ پر رحم فرما کیونکہ تو ہی

832 - انظر الحديث: 7129, 6377, 6376, 6375, 6368, 2397, 833، صحيح مسلم: 1325، سنن

ابوداؤد: 880، سنن نسائي: 1308

833 - راجع الحديث: 132

834 - انظر الحديث: 7388, 6326، صحيح مسلم: 6809، سنن ترمذی: 3531، سنن نسائي: 1301

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بخشنے والا مہربان ہے۔

تشہد کے بعد چاہے جس دعا کو اختیار کرے کوئی ایک واجب نہیں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز میں ہوتے تو کہا کرتے: اللہ تعالیٰ پر سلام اور اُس کے بندوں سے فلاں فلاں پر۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یوں نہ کہا کرو کہ اللہ تعالیٰ پر سلام کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے بلکہ یوں کہا کرو۔ ”تمام زبانی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں اور سب بدنی اور مالی بھی۔ سلام ہو آپ پر اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔“ جب یوں کہو گے تو اللہ کے ہر بندے کو سلام پہنچ جائے گا خواہ وہ آسمان میں ہو یا آسمان و زمین کے درمیان۔ اور کہو: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اُس کے بندے اور رسول ہیں۔“ پھر جو دعا چاہے اختیار کر کے اُس کے ذریعے دعا مانگے۔

جو اپنی پیشانی اور ناک کو نماز پوری ہونے سے پہلے نہ پونچھے

امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ میں نے حمیدی کو دیکھا کہ اس حدیث سے دلیل دیتے کہ نماز میں پیشانی کو نہ پونچھے۔

مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ، ابوسلمہ سے مروی

150 - بَابُ مَا يُتَخَيَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ بَعْدَ

التَّشْهِيدِ وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ

835 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ

الْأَعْمَشِ، حَدَّثَنِي شَقِيقٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ، قُلْنَا: السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ مِنْ عِبَادِهِ، السَّلَامُ عَلَى فَلَانٍ وَفُلَانٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُولُوا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ، فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ، وَلَكِنْ قُولُوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمْ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ فِي السَّمَاءِ أَوْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ أُعْجِبُهُ إِلَيْهِ، فَيَدْعُو"

151 - بَابُ مَنْ لَمْ يَمْسَحْ جَبْهَتَهُ

وَأَنْفَهُ حَتَّى صَلَّى

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: رَأَيْتُ الْحَمِيدِيَّ: يَخْتَلِعُ

بِهَذَا الْحَدِيثِ أَنْ لَا يَمْسَحَ الْجَبْهَةَ فِي الصَّلَاةِ

836 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، قَالَ:

835 - راجع الحديث: 831، صحيح مسلم: 898، سنن ابو داؤد: 968، سنن نسائي: 1297، 1278، 1276، 1169،

1168، 1164، سنن ابن ماجه: 899

836 - راجع الحديث: 813، 669

ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا تو فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا حتیٰ کہ مٹی کا نشان میں نے آپ کی پیشانی اقدس پر دیکھا۔

سلام پھیرنا

موسیٰ بن اسماعیل، ابراہیم بن سعد، زہری، ہند بنت حارث سے مروی ہے کہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب سلام پھیرتے تو عورتیں کھڑی ہو جاتیں جب کہ آپ سلام پورا کر لیتے اور کھڑے ہونے سے پہلے آپ تھوڑی دیر رُکے رہتے۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ میرا گمان یہی ہے آگے اللہ بہتر جانے کہ آپ کا رُکنا اسی لیے ہوگا کہ عورتیں الگ ہو جائیں، اس سے پہلے کہ جو لوگ نماز سے فارغ ہو چکے ہیں وہ انہیں موجود پائیں۔

سلام اُس وقت پھیرے

جب امام سلام پھیرے

حضرت ابن عمر اسے مستحب جانتے کہ جب امام سلام پھیرے تو مقتدی بھی سلام پھیر دیں۔

حبان بن موسیٰ، عبد اللہ، معمر، زہری، محمود بن ربیع سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سلام پھیرا جب کہ آپ ﷺ نے سلام پھیرا۔

جو امام کے سلام کا جواب نہ دے اور نماز

حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالْطِّينِ، حَتَّى رَأَيْتُ أَكْثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ

152 - بَابُ التَّسْلِيمِ

837 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ هِنْدِ بِنْتِ الْحَارِثِ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَاءُ حِينَ يَقْضِي تَسْلِيمَتَهُ، وَمَكَثَ يَسِيرًا قَبْلَ أَنْ يَقُومَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَارَى وَاللَّهِ أَعْلَمُ أَنَّ مَكْثَهُ لِكَيْ يَنْفُذَ النِّسَاءُ قَبْلَ أَنْ يُنْذِرُ كَهْنٌ مَنِ انْصَرَفَ مِنَ الْقَوْمِ

153 - بَابُ يُسَلِّمُ حِينَ

يُسَلِّمُ الْإِمَامُ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: يَسْتَوْحِبُ إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ أَنْ يُسَلِّمَ مَنْ خَلْفَهُ

838 - حَدَّثَنَا حَبَانُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّيْنَا حِينَ سَلَّمَ

154 - بَابُ مَنْ لَمْ يَرِدَّ السَّلَامُ عَلَى

الإمام واكتفى بتسليم الصلاة

839 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ، وَرَعَمَ اللَّهُ: عَقَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَقَلَ بَيْتَهُ فَهَيَّاهُ مِنْ دَلْوٍ كَانَ فِي دَارِهِمْ

840 - قَالَ: سَمِعْتُ عِثْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ، ثُمَّ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، قَالَ: كُنْتُ أَصِلُ لِقَوْمِي بَنِي سَالِمٍ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: إِنِّي أَكْثَرْتُ بَصَرِي، وَإِنَّ الشُّيُولَ تَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِي، فَلَوِ دِدْتُ أَنَّكَ جِئْتَ، فَصَلَّيْتَ فِي بَيْتِي مَكَاتًا حَتَّى أَتَّخِذَكَ مَسْجِدًا، فَقَالَ: أَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَعَدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ مَعَهُ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ الظَّهَارُ، فَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَذِنَتْ لَهُ، فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى قَالَ: أَيُّنَ تُحِبُّ أَنْ أَصِلَ مِنْ بَيْتِكَ؟ فَأَشَارَ إِلَيْهِ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي أَحَبَّ أَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ، فَقَامَ، فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ، ثُمَّ سَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ

میں سلام کرنے کو کافی سمجھے

محمود بن ربع جنہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اُن کے منہ میں گلی فرمائی، اُس کو عیس کے پانی سے جو اُن کے گھر میں تھا۔

اُن سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عتبہ بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پھر بنی سالم کے ایک شخص سے سنا۔ فرمایا کہ میں اپنی قوم بنی سالم کو نماز پڑھایا کرتا تھا۔ پس نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی۔ میری بصارت کمزور ہو گئی ہے جب کہ میرے اور میری قوم کی مسجد کے درمیان کئی نالے حائل ہیں۔ میری خواہش ہے کہ آپ تشریف لائیں اور میرے گھر میں کسی جگہ نماز ادا فرمائیں تاکہ میں اُسے سجدہ گاہ بناؤں فرمایا کہ اِنْ شَاءَ اللہ تعالیٰ ایسا کروں گا۔ اگلے دن رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب فرمائی تو میں نے اجازت دے دی آپ تشریف فرما نہیں ہوئے بلکہ فرمایا: تم کس جگہ چاہتے ہو کہ تمہارے گھر میں نماز پڑھو؟ میں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کر دیا جو پسند تھی کہ اس میں نماز پڑھی جائے۔ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ کے پیچھے ہم نے صف بنالی۔ پھر سلام پھیرا اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔

نماز کے بعد ذکر کرنا

اسحاق بن نصر، عبدالرزاق، ابن جریر، عمرو،

155- بَابُ الَّذِي كَرِهَ بَعْدَ الصَّلَاةِ

841 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

839- راجع الحديث: 177

840- راجع الحديث: 424

841- انظر الحديث: 842، صحيح مسلم: 1318، سنن ابوداؤد: 1003

ابو معبد مولیٰ ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ بلند آواز سے ذکر کرنا جب کہ لوگ فرض نماز سے فارغ ہو جاتے تھے یہ نبی کریم ﷺ کے دور مبارک میں رائج تھا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ مجھے لوگوں کے فارغ ہونے (نماز سے) کا اسی سے معلوم ہو جاتا جب کہ اس (بلند آواز سے ذکر کرنے) کو سنتا۔

علی، سفیان، عمرو، ابو معبد سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کی نماز کے مکمل ہو جانے کو تکبیر (کی آواز) سے جان لیا کرتا۔ علی، سفیان، عمرو نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس کے موالیٰ میں ابو معبد سب سے سچے تھے۔ علی نے کہا کہ اُن کا نام نافد ہے۔

ابو صالح سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: چند غریب لوگوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: دولت مند اپنے مالوں کے ذریعے بلند درجے اور ہمیشہ کی نعمتیں پا گئے اور وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں لیکن انہیں مالی فضیلت حاصل ہے جس سے حج، عمرہ، جہاد اور خیرات کرتے ہیں۔ فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ اُس پر عمل کرو تو آگے بڑھ جانے والوں سے جا ملو اور تمہارے بعد تمہیں کوئی نہ مل سکے اور اپنے ساتھیوں میں تم بہتر ہو جاؤ مگر جو اسی طرح عمل کرے۔ تم ہر نماز کے

عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو، أَنَّ أَبَا مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَفَعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوا بِذَلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ

842 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو مَعْبُدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيرِ قَالَ عَلِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرُو، قَالَ: كَانَ أَبُو مَعْبُدٍ أَصْدَقَ مَوَالِي ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَلِيُّ: وَاسْمُهُ نَافِدٌ

843 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَمْعٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ مِنَ الْأَمْوَالِ بِاللَّذَّجَاتِ الْعُلَا، وَالنَّوْعِيمِ الْبَقِيمِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَلَهُمْ فَضْلٌ مِنْ أَمْوَالٍ يُسْجُونَ بِهَا، وَيَعْتَبِرُونَ وَيُجَاهِدُونَ وَيَتَصَدَّقُونَ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ إِنْ أَخَذْتُمْ أَمْوَالَكُمْ مِنْ سَبَقِكُمْ وَلَمْ يَنْدِرْكُمْ أَحَدٌ بَعْدَكُمْ، وَكُنْتُمْ حَيَرًا مِنْ أَنْتُمْ بَلَنْ ظَهَرَانِيهِ إِلَّا مَنْ عَمِلَ مِثْلَهُ لُتْسَبِحُونَ

842 - راجع الحديث: 841، صحيح مسلم: 1316، 1317، سنن ابوداؤد: 1002، سنن نسائي: 1334

843 - صحيح مسلم: 1346

بعد سُبْحَانَ اللَّهِ اور الْحَمْدُ لِلَّهِ اور اللَّهُ أَكْبَرُ نہیں
۳۳، ۳۳ دفعہ کہا کرو۔ پھر ہم میں اختلاف پڑ گیا اور
بعض کہنے لگے کہ ہم سُبْحَانَ اللَّهِ ۳۳ دفعہ، الْحَمْدُ لِلَّهِ
۳۳ دفعہ اور اللَّهُ أَكْبَرُ ۳۳ دفعہ کہا کریں۔ ہم پھر حاضر
خدمت ہوئے تو فرمایا: تم سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ اور
اللَّهُ أَكْبَرُ کہا کرو، حتیٰ کہ ان میں سے ہر ایک
۳۳، ۳۳ دفعہ ہو جائے۔

وراد کا تب مغیرہ بن ثبہ سے مروی ہے کہ حضرت
مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مکتوب میں
حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے مجھ سے لکھوایا
کہ نبی کریم ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یوں کہا کرتے:
”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے اُس کا کوئی
شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کے لیے سب
تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ!
جو تو عطا کر اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روکے اُسے
کوئی عطا کرنے والا نہیں اور کسی کا زور اسے تیرے
مقابل نفع نہیں دے گا۔“ شعبہ نے عبد الملک سے اسی
طرح مروی کی۔ مروی کیا اسے حکم، قاسم بن خمرہ نے
دواد سے۔ حسن بصری کا قول ہے کہ الْجَدُّ سے مراد
مالداری ہے۔

سلام پھیر کر امام لوگوں کی
طرف منہ کر لے

موسیٰ بن اسماعیل، جریر بن حازم، ابورجاء سے

وَيُحْمَدُونَ وَيُكَبِّرُونَ خَلْفَ كُلِّ صَلَاةٍ فَلَاكَا
وَلَاكَيْنِ، فَأَخْتَلَفْنَا بَيْنَنَا، فَقَالَ بَعْضُنَا: نُسَبِّحُ
فَلَاكَا وَلَاكَيْنِ، وَنُحْمَدُ فَلَاكَا وَلَاكَيْنِ، وَنُكَبِّرُ
أَرْبَعًا وَلَاكَيْنِ، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: تَقُولُ:
سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، حَتَّى يَكُونَ مِنْهُمْ
كُلُّهُمْ فَلَاكَا وَلَاكَيْنِ

844 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ وَرَّادٍ، كَاتِبِ
الْمُعْتَمِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: أَمَلِي عَلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ
شُعْبَةَ فِي كِتَابٍ إِلَى مُعَاوِيَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي ذِكْرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ:
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ
الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا
أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ
مِنْكَ الْجَدُّ، وَقَالَ شُعْبَةُ: عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ،
بِهَذَا، وَعَنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيَّمَةَ، عَنْ
وَرَّادٍ، بِهَذَا، وَقَالَ الْحَسَنُ: "الْجَدُّ: غَثَى"

156 - بَابُ يَسْتَقْبِلُ الْإِمَامُ
النَّاسَ إِذَا سَلَّمَ

845 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ:

844 - انظر الحديث: 7292, 6615, 6473, 6330, 5975, 2408, 1477 - صحيح

مسلم: 1337, 1338, 1339, 1340 - سنن ابوداؤد: 1505 - سنن نسائي: 1340, 1341

845 - انظر الحديث: 7047, 6096, 4674, 3354, 3236, 2791, 2012, 1386, 1143 - صحيح

مسلم: 5896 - سنن ترمذی: 2294

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ عَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَكْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ

846- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ حَالِبٍ الْجُهَنِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالتَّحَنُّنِ عَلَى الْإِثْرِ سَعَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: "أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ، فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ، فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكَوْثَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: بِغَوْثِ كَذَا وَكَذَا، فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوْثَبِ"

مردی ہے کہ حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جب نماز پڑھ لیتے تو چہرہ مبارک کو ہماری جانب فرمایا کرتے تھے۔

عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے مروی ہے کہ حضرت زید بن خالد جینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حدیبیہ کے مقام پر صبح کی نماز پڑھائی جس کی رات کو بارش ہوئی تھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تمہیں علم ہے کہ تمہارے رب عزوجل نے کیا فرمایا؟ لوگوں نے عرض کی کہ اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ اُس نے فرمایا کہ میرے بندوں نے صبح کی تو کچھ مومن رہے اور کچھ کافر ہو گئے۔ جس نے کہا کہ ہم پر اللہ کے فضل اور اُس کی رحمت سے بارش ہوئی تو وہ مجھ پر ایمان رکھنے والا ہے اور ستاروں کا منکر اور جس نے کہا کہ ہم پر فلاں ستارے نے بارش برسائی اُس نے میرا انکار کیا اور ستاروں پر یقین رکھا۔

847- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، سَمِعَ نَزِيدَ بْنَ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ، ثُمَّ خَوَجَ عَلَيْنَا، فَلَمَّا صَلَّى أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ: إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلُّوا وَرَقَدُوا، وَإِنَّكُمْ لَنْ تَرَوْا فِي صَلَاةٍ مَا أَنْتَظَرْتُمْ الصَّلَاةَ

حمید سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک شب رسول اللہ ﷺ نے نماز میں آدمی رات تک دیر کر دی۔ پھر ہمارے پاس تشریف لائے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا: لوگ نماز پڑھ کر سو گئے اور تم اُسی وقت سے نماز میں ہو جب سے نماز کا انتظار کرتے رہے ہو۔

157- بَابُ مُكْتَبِ الْإِمَامِ فِي مُصَلَاةٍ بَعْدَ السَّلَامِ

سلام کے بعد امام کا اپنے مصلے پر ٹھہرنا

اور ہم سے فرمایا آدم، شعیبہ، ایوب، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُسی جگہ بقیہ نماز پڑھتے جہاں فرض پڑھے ہوتے اور ایسا ہی قاسم نے کیا اور حضرت ابو ہریرہ سے جو مرفوعاً نقول ہے کہ امام اُس جگہ پر نوافل نہ پڑھے یہ درست نہیں ہے۔

ہند بنت حارث نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب سلام پھیر لیتے تو کچھ دیر اپنی جگہ پر رُکے رہتے۔ ابن شہاب نے کہا کہ میرے نزدیک تو یہی وجہ ہے آگے اللہ بہتر جانے کہ نماز سے فارغ ہونے والے مردوں سے عورتیں الگ ہو جائیں۔

ابن ابومریم، نافع بن یزید، جعفر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ ابن شہاب نے اُن کے لیے لکھا کہ حدیث بیان کی مجھ سے حضرت ہند بنت حارث قرشیہ نے جو نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت اُم سلمہ کی سہیلیوں میں سے تھیں۔ انہوں نے فرمایا کہ جب آپ سلام پھیرتے تو عورتیں واپس لوٹ آتیں اور اپنے گھروں میں داخل ہو جاتیں اس سے پہلے کہ رسول اللہ ﷺ واپس لوٹتے۔ ابن وہب، یونس، ابن شہاب سے مروی ہے کہ مجھے ہند قرشیہ نے خبر دی۔ عثمان بن عمر، یونس، زہری سے مروی ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے ہند قرشیہ نے زبیدی نے کہا کہ مجھے زہری نے بتایا کہ ہند بنت حارث قرشیہ نے انہیں خبر دی اور وہ معبد بن مقداد کے نکاح میں تھیں جو نبی زہرہ کے حلیف تھے اور وہ نبی کریم ﷺ

848 - وَقَالَ لَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ: يُصَلِّي فِي مَكَانِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْفَرِيطَةُ وَقَعَلَهُ الْقَاسِمُ وَيَذْكُرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: رَفَعَهُ لَا يَتَطَوَّعُ إِلَّا مَامُ فِي مَكَانِهِ وَلَمْ يَصِحَّ

849 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ هِنْدِ بِنْتِ الْحَارِثِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ يَمُكُّ فِي مَكَانِهِ يَسِيرًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَكُنِيَ وَاللَّهِ أَغْلَمُ لِكَيْ يَنْفُذَ مَنْ يَنْصَرِفُ مِنَ النِّسَاءِ

850 - وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ: أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَتَبَ إِلَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ الْفَرَّاسِيَّةُ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَكَانَتْ مِنْ صَوَاحِبَاتِهَا - قَالَتْ: كَانَ يُسَلِّمُ، فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ، فَيَدْخُلْنَ بُيُوتَهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَنْصَرِفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ: عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي هِنْدُ الْفَرَّاسِيَّةُ، وَقَالَ عُمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي هِنْدُ الْفَرَّاسِيَّةُ، وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ: أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ: أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ الْحَارِثِ الْفَرَّاسِيَّةَ أَخْبَرَتْهُ - وَكَانَتْ تَحْتَ مَعْبَدِ بْنِ الْقَدَادِ وَهُوَ حَلِيفُ نَبِيِّ زُهْرَةَ:

848 - سنن ابوداؤد: 1006 سنن ابن ماجه: 1427

849 - راجع الحديث: 837

850 - راجع الحديث: 737

وَكَاثٌ تَدْخُلُ عَلَى أَرْوَاحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي هِنْدُ الْقُرَشِيَّةُ، وَقَالَ ابْنُ أَبِي عَتِيبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِنْدِ الْفَرَّاسِيَّةِ، وَقَالَ اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَهُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ أُمِّ رَأْفَةَ مِنْ قُرَيْشٍ، حَدَّثَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

158 - بَابُ مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ،

فَذَكَرَ حَاجَةً فَتَخَطَّاهُمْ

851 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ مَيْمُونٍ،

قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّبَذَةِ الْعَصْرِ، فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا، فَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ إِلَى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهِ، فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهِ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ، فَرَأَى أَنَّهُمْ عَجَبُوا مِنْ سُرْعَتِهِ، فَقَالَ: ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ تِلْكَ عِنْدَنَا، فَكِرِهْتُ أَنْ يَحْجِسَنِي، فَأَمَرْتُ بِهَيْسَتِهِ

159 - بَابُ الْإِنْفِتَالِ وَالْإِنْصِرَافِ

عَنِ الْيَمِينِ وَالشِّمَالِ

وَكَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: يَنْفَتِلُ عَنْ يَمِينِهِ، وَعَنْ يَسَارِهِ، وَيَعِيبُ عَلَى مَنْ يَتَوَلَّى - أَوْ مَنْ يَعْبُدُ - الْإِنْفِتَالُ عَنْ يَمِينِهِ

852 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا

کی ازواج مطہرات کے پاس جایا کرتی تھیں۔ شعیب، زہری سے مروی ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے ہند قریشی نے۔ ابن ابی عتیق، زہری نے ہند قریشیہ سے روایت کی۔ لیث، یحییٰ بن سعید، ابن شہاب قریشی کی ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے حدیث بیان کی۔

جو لوگوں کو نماز پڑھائے، پھر حاجت یاد

آنے پر لوگوں کے درمیان سے جائے

ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے مدینہ منورہ نبی کریم ﷺ کے پیچھے عصر کی نماز پڑھی۔ آپ نے سلام پھیرا تو جلدی سے کھڑے ہوئے اور لوگوں کی گردنوں کو عبور فرماتے ہوئے اپنی کسی زوجہ مطہرہ کے حجرے کی جانب تشریف لے گئے۔ لوگوں کو آپ کی سرعت سے تعجب ہوا۔ آپ اُن کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ وہ آپ کی سرعت پر متعجب ہیں۔ فرمایا کہ مجھے سونے کی ایک چیز یاد آگئی جو ہمارے پاس تھی۔ میں نے اپنے پاس رکھنا ناپسند کیا اور اُسے تقسیم کرنے کا حکم دے دیا۔

نماز کے بعد دائیں یا

بائیں طرف رخ کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ دائیں اور بائیں طرف رخ پھیر لیا کرتے اور جو دائستہ دائیں طرف پھرنے کی عادت بنائے اُسے ناپسند کرتے۔

اسود سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنی نماز میں سے شیطان کے لیے حصہ نہ رکھے اور یہ سمجھنے لگے کہ اُس کے لیے دائیں طرف پھرنا لازمی ہے کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو بار بار بائیں جانب پھرتے دیکھا۔

لہسن، پیاز اور گندنا کے

بارے میں احکام

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے بھوک کے سبب یا بغیر بھوک لہسن یا پیاز کو کھایا، وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔

مسند، بخاری، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ خیبر کے دوران فرمایا کہ جو اس درخت یعنی لہسن سے کھائے وہ ہماری مسجد کے نزدیک نہ آئے۔

عبد اللہ بن محمد، ابو عاصم، ابن جریج، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے اس درخت میں سے کھایا۔ اس سے مراد لہسن ہے۔ وہ ہم سے ہماری مسجد میں نہ ملے۔ میں نے (عطاء) عرض کی کہ اس کا مطلب کیا ہے۔ فرمایا کہ میرے خیال میں اس کا مطلب کچا لہسن ہے۔ مغلدین یزید نے ابن جریج سے مروی کی کہ اس کی بو مراد ہے۔ احمد بن صالح نے ابن وہب سے مروی کی کہ اُتی بیدر۔ ابن وہب نے کہا کہ طشتری جس میں سبزیاں تھیں جب کہ لیث اور ابو صفوان نے یونس

شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ شَمِيرٍ عَنْ الْأَسْوَدِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِهِ يَرَى أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرًا يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهِ

160 - بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّوْمِ النَّبِيِّ

وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ

وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَكَلَ الثَّوْمَ أَوْ الْبَصَلَ مِنَ الْجُوعِ أَوْ غَيْرِهِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا

853 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ: مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ - يَعْنِي الثَّوْمَ - فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا

854 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ - يُرِيدُ الثَّوْمَ - فَلَا يَغْشَاكَ فِي مَسَاجِدِنَا قُلْتُ: مَا يَعْنِي بِهِ؟ قَالَ: مَا أَرَاهُ يَعْنِي إِلَّا بَيْتَهُ. وَقَالَ مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ: عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ إِلَّا نَتْنَهُ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: عَنْ ابْنِ وَهْبٍ أَبِي بَرْدٍ - وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ: يَعْنِي طَبَقًا فِيهِ خَضِرَاتٌ - وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّيْثُ، وَأَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ قِصَّةَ الْقَدْرِ فَلَا

853 - انظر الحديث: 5522, 5521, 4218, 4217, 4215 'صحیح مسلم: 1248' سنن ابو داؤد: 3825

854 - انظر الحديث: 7359, 5452, 855 'صحیح مسلم: 1255, 1254' سنن ترمذی: 1806 'سنن نسائی: 706

أَذْرَى هُوَ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ أَوْ فِي الْحَدِيثِ

کے حوالے سے ہانڈی کے قصبے کا ذکر نہیں کیا۔ میں نہیں جانتا کہ یہ زہری کا قول ہے یا حدیث میں ہے۔

855 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے دور رہے، یا ہماری مسجد سے دور رہے اور اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔ نبی کریم ﷺ کی خدمت بابرکت میں ایک ہانڈی پیش کی گئی جس میں کچھ سبز ترکاریاں تھیں آپ ﷺ کو اُس میں سے بو آئی تو پوچھا۔ اُس میں جو سبزیاں تھیں وہ آپ کو بتادی گئیں تو فرمایا کہ تم کھا لو کیونکہ میں اُن سے سرگوشی کرتا ہوں جن سے تم نہیں کرتے۔

ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، زَعَمَ عَطَاءٌ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا، فَلْيَعْتَزِلْنَا - أَوْ قَالَ: فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا - وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ" وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِقَنْدَرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُولٍ، فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا، فَسَأَلَ فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ، فَقَالَ: قَرَّبُوهَا إِلَيَّ بَعْضُ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ فَلَمَّا رَأَاهُ كَرِهَ أَكْلَهَا، قَالَ: كُلْ فَإِنِّي أَتَاكُمِي مِنْ لَأْتِنَا حَبِي

احمد بن صالح نے حدیث یونس کے بعد فرمایا: وہ ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں اور وہ قول یونس پر ہیں۔

وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: بَعْدَ حَدِيثِ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ وَهُوَ يُثَبِّتُ قَوْلَ يُونُسَ

ابو معمر، عبد الوارث، عبد العزیز سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے لہسن کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے کیا سنا ہے؟ بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو اس درخت سے کھائے وہ ہمارے قریب نہ آئے نہ ہی ہمارے ساتھ نماز پڑھے۔

856 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الثُّومِ؟ فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرُبْنَا - أَوْ: لَا يُصَلِّئُ مَعَنَا -"

بچوں کا وضو اور اُن پر غسل، طہارت، جماعت میں حاضر ہونا، عیدین اور جنازے کی نماز کب واجب

161 - بَابُ وُضُوءِ الصَّبْيَانِ، وَمَتَى يَجِبُ عَلَيْهِمُ الْغُسْلُ وَالطُّهُورُ، وَحُضُورُهُمُ الْجَمَاعَةَ وَالْعِيدَيْنِ

ہوتی ہے اور ان کی صفیں

سلیمان شیبانی نے شعبی سے مروی کی ہے کہ مجھے اُس شخص نے بتایا جو نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک جدا قبر کے پاس سے گزرا۔ پس آپ ﷺ نے اُن کی امامت فرمائی اور انہوں نے صفیں بنا کیں۔ میں نے کہا: اے ابو عمرو! آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔

علی بن عبد اللہ، سفیان، صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن غسل ہر بالغ پر واجب ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ کے پاس رات گزاری۔ پس نبی کریم ﷺ بھی سو گئے۔ جب کچھ رات باقی تھی تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور ایک لنگے ہوٹکینے سے ہلکا سا وضو فرمایا۔ عمرو اسے بالکل ہلکا اور قلیل بتاتے۔ پھر نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو میں بھی کھڑا ہوا اور جس طرح آپ نے کیا تھا اسی طرح وضو کیا۔ پھر آکر آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ آپ نے پھر آکر مجھے اپنے دائیں طرف کر لیا۔ پھر نماز پڑھی جتنی اللہ نے چاہی۔ پھر لیٹے اور سو گئے حتیٰ کہ خراٹے لیے۔ پس نماز کی اطلاع دینے مؤذن حاضر ہوا تو اُس کے ساتھ

وَالْجَنَائِزَ، وَصُفُوفِهِمْ

857 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرِ مَثْبُودٍ فَأَمَّهُمْ وَصَفُّوا عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَمْرٍو مَنْ حَدَّثَكَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

858 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ

859 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو، قَالَ: أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَثُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ لَيْلَةً، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ، قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَيْنٍ مُعَلَّقٍ وَضُوءًا خَفِيفًا - يُخَفِّفُهُ عَمْرٍو وَيَقِلُّهُ جِدًّا - ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَقُمْتُ، فَتَوَضَّأْتُ نَحْوًا تَوَضَّأَ، ثُمَّ جِئْتُ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَنَوَلَنِي، فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ، ثُمَّ صَلَّى مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ اضْطَجَعَ، فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ فَأَنَادَا الْمُنَادِي بِأَذْنِهِ بِالصَّلَاةِ فَقَامَ مَعَهُ إِلَى الصَّلَاةِ

857- صحیح مسلم: 2208, 2209, 2210 سنن ابوداؤد: 3196 سنن ترمذی: 1037 سنن

نسائی: 2022, 2023 سنن ابن ماجہ: 1530

858- صحیح مسلم: 1954 سنن ابوداؤد: 341 سنن نسائی: 1376 سنن ابن ماجہ: 1089

859- راجع الحديث: 117, 138

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ نماز پڑھائی اور وضو نہیں فرمایا۔ ہم نے عمرو سے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی آنکھیں سوتی تھیں اور دل نہیں سوتا تھا عمرو نے فرمایا کہ میں نے عبید بن عمیر کو فرماتے ہوئے سنا کہ انبیاء کا خواب وحی ہوتا ہے پھر تلاوت کی: ترجمہ کنز الایمان: میں نے خواب دیکھا میں تجھے ذبح کرتا

ہوں (پارہ ۲۳، الصافات: ۱۰۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میری دادی جان حضرت ملیکہ نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی جو آپ کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ آپ نے اُس میں سے تناول فرمایا پھر ارشاد ہوا کہ کھڑے ہو جاؤ تا کہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔ میں اپنی ایک چٹائی کی جانب گیا جو زیادہ استعمال کے سبب سیاہ پڑ گئی تھی تو میں نے اُس پر پانی چھڑک دیا۔ پس رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے اور ایک یتیم میرے ساتھ تھا اور بوڑھی اماں ہمارے پیچھے تھیں۔ آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں گدھی پر سوار ہو کر آیا اور اُن دنوں میں بالغ ہونے کے قریب تھا۔ رسول اللہ ﷺ اُس وقت منیٰ میں دیوار کی آڑ کے بغیر نماز پڑھا رہے تھے۔ میں بعض صفوں کے آگے سے گزرا، اُترا اور گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور صف میں شامل ہو گیا لیکن کوئی ایک بھی اس پر معترض نہ ہوا۔

فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قُلْنَا لِعَبْرُو: إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ عَمْرُو: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عَمْرِو يَقُولُ: "إِنَّ رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ ثُمَّ قَرَأَ: (إِلَى أَرَى فِي الْمَنَامِ أَلِيَّ أَذْهَبَكَ) (الصافات: 102)"

860 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَطْنِهَا، فَأَكَلَ مِنْهُ فَقَالَ: قُومُوا فَلَا صَلَاحَ بِكُمْ، فَقُمْتُ إِلَى حَصِيدٍ لَنَا قَدْ اسْوَدَّ مِنْ طَوْلٍ مَا لَيْسَ، فَتَضَعْتُهُ بِمَاءٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْيَتِيمُ مَعِيَ وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا، فَصَلَّى بِنَارٍ كُتِبَتَيْنِ

861 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى جَارٍ أَتَانِي وَأَتَانِي مَيْدٍ قَدْ تَاهَرَتْ الْإِخْتِلَامُ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ يَمْنَى إِلَى غَمْرِ جَدَارٍ، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصُّفِّ، فَتَوَلَّيْتُ وَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَوَلَّعَ، وَدَخَلْتُ فِي الصُّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ

ابو الیمان، شعیب، زہری، عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے تاخیر کر دی۔ عیاش، عبدالاعلیٰ، معمر، زہری، عروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کر دی حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پکارا: عورتیں! بچے سو گئے۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے اور فرمایا: اہل زمین میں سے تمہارے علاوہ کوئی ایک بھی ایسا نہیں جو اس نماز کو پڑھتا ہو، اہل مدینہ کے سوا کوئی ایک بھی اُن دنوں نماز نہیں پڑھتا تھا۔

عبدالرحمن بن عابس سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا جب اُن سے ایک شخص نے کہا: کیا آپ نبی کریم ﷺ کے ساتھ عید گاہ میں گئے؟ فرمایا، ہاں اور آپ ﷺ سے میری اگر قربت داری نہ ہوتی تو کم سنی کے سبب نہ جاسکتا، اُس جھنڈے تک جو کثیر بن علت کے مکان کے قریب تھا۔ پھر آپ نے خطبہ دیا۔ پھر عورتیں حاضر ہوئیں تو انہیں پند و نصیحت فرمائی اور انہیں صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ پس ہر عورت اپنا ہاتھ زیور کی طرف بڑھانے لگی اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کپڑے میں ڈال دیتی۔ پھر آپ اور حضرت بلال گھر آ گئے۔

عورتوں کارات اور تاریکی میں
مسجدوں کی طرف جانا

862 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عِيَّاشُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعِشَاءِ حَتَّى تَادَاهُ عُمَرُ: قَدْ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ يُصَلِّي هَذِهِ الصَّلَاةَ غَيْرُكُمْ، وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ يَوْمَئِذٍ يُصَلِّي غَيْرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ

863 - حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَابِسٍ، سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ لَهُ رَجُلٌ: شَهِدْتَ الْخُرُوجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ. وَلَوْلَا مَكَانِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ - يَعْنِي مِنْ صَغِيرَةٍ - أَلَى الْعَلَمِ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ ثُمَّ خَطَبَ، ثُمَّ أَلَى النِّسَاءِ فَوَعَّظَهُنَّ، وَذَكَّرَهُنَّ، وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَّصِدَّقْنَ، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُهَوِي بِيَدِهَا إِلَى حَلْقِهَا، تُلْقِي فِي تَوْبِ بِلَالٍ، ثُمَّ أَلَى هُوَ وَبِلَالُ الْبَيْتِ

162 - بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى
الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ وَالْغَلَسِ

862 - راجع الحديث: 566، سنن نسائي: 534

863 - راجع الحديث: 98، سنن ابوداؤد: 1146، سنن نسائي: 1585

عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی ناکھ کو دیکھا، حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پکارا: عورتیں اور بچے سو گئے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: اہل زمین میں سے تمہارے سوا کوئی ایک جی اس کا منتظر نہیں اور ان دنوں کوئی نماز نہیں پڑھتا تھا مگر اہل مدینہ منورہ اور وہ عشاء کی نماز کو شفق کے غائب ہونے سے ابتدائی تہائی شب تک پڑھتے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کی ہے کہ تمہاری عورتیں جب رات کے وقت تم سے مسجد کی جانب جانے کی اجازت مانگیں تو انہیں اجازت دے دیا کرو۔ متابعت کی اس کی شعبہ، اعمش، مجاہد، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کی۔

عالم امام کا قیام نماز کے لئے

لوگوں کا انتظار کرنا

عبداللہ ابن محمد، عثمان بن عمر، یونس، زہری، ہند بنت حارث کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں جب فرض نماز کا سلام پھیر دیا جاتا تو عورتیں کھڑی نہ جاتیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رہتے اور وہ بھی جو مردوں میں سے نماز پڑھ لیتے، جب تک اللہ چاہتا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تو مرد بھی کھڑے ہو جاتے۔

864 - حَدَّثَنَا أَبُو الِیْمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَزْرَةُ بِنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَعْتَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَمَةِ، حَتَّى تَأْذَاهُ عُمَرُ. نَأَمَ النِّسَاءُ وَالصَّبِيَّانُ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ غَيْرُكُمْ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا يُصَلِّي يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِالْمَدِينَةِ، وَكَأَنَّهُمْ يُسَلِّونَ الْعَتَمَةَ فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ

865 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ حَنْظَلَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ نِسَاؤُكُمْ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَأَذِّنُوا لَهُنَّ تَابِعَهُ شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

163 - بَابُ انْتِظَارِ النَّاسِ قِيَامَ

الْإِمَامِ الْعَالِمِ

866 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخْبَرَتْهَا: أَنَّ النِّسَاءَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ إِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ، قُضِيَ وَتَبَتِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلَّى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللَّهُ، قَدَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَامَ

الرِّجَالُ

867 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ،
ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِوَةَ بِنْتِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصِلَ الصُّبْحَ، فَيَنْصَرِفُ
النِّسَاءُ مُتَلَفِعَاتٍ بِمِرْوَطِهِنَّ، مَا يُعْرِفْنَ مِنَ
الْغَلَسِ

868 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ، قَالَ:
حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى
بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ،
عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: إِنْ لَمْ يَأْتِ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَنَا أَرِيدُ أَنْ أَطْوَلَ
فِيهَا، فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ، فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي كَرَاهِيَةً
أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ

869 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ:
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِوَةَ، عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَوْ أَخَذَكَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَخَذَكَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ
كَمَا مَنَعَتْ نِسَاءَ بَنِي إِسْرَائِيلَ قُلْتُ لِعَمْرَةَ:
أَوْ مَدَّعْنِ، قَالَتْ: نَعَمْ

164- بَابُ صَلَاةِ النِّسَاءِ

خَلْفَ الرِّجَالِ

عبد اللہ بن مسلمہ، امام مالک، عبد اللہ بن یوسف،
امام مالک، یحییٰ بن سعید، عمرہ بنت عبد الرحمن سے مروی
ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:
بے شک جب رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھا لیتے تو
عورتیں اپنی چادروں میں لپیٹی ہوئی واپس لوٹتیں اور
تاریکی کے سبب وہ پہچانی نہ جاتی تھیں۔

محمد بن مسکین، بشر بن بکر، اوزاعی، یحییٰ بن ابوکثیر،
عبد اللہ بن ابوقتادہ انصاری نے اپنے والد ماجد سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میں
نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں اور ارادہ کرتا ہوں کہ اُسے
طویل کروں۔ پھر کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو
اپنی نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں یہ ناپسند کرتے ہوئے کہ
اُس کی ماں کو دشواری پہنچاؤں۔

عمرہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اگر رسول اللہ ﷺ دیکھ لیتے
جو بعد میں عورتوں نے کیا تو انہیں مسجدوں سے ممانعت
کردی جاتی جیسے بنی اسرائیل کی عورتوں کو ممانعت کردی
گئی تھیں۔ میں (یحییٰ) نے عمرہ سے کہا: کیا وہ منع کی گئی
تھیں فرمایا، ہاں۔

عورتوں کا مردوں کے

پیچھے نماز پڑھنا

867- راجع الحديث: 372، صحيح مسلم: 1457، سنن ابوداؤد: 423، سنن ترمذی: 153، سنن نسائی: 542

868- راجع الحديث: 707

869- صحيح مسلم: 998، سنن ابوداؤد: 569

870 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِنْدِ بِنْتِ
الْحَارِثِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ قَامَ
النِّسَاءُ حِينَ يَقْضِي تَسْلِيمَهُ، وَيَمْكُفُ هُوَ فِي مَقَامِهِ
يَسِيرًا قَبْلَ أَنْ يَقُومَ، قَالَ: نَرَى - وَاللَّهُ أَعْلَمُ - أَنَّ
ذَلِكَ كَانَ لِكَيْ يَنْصَرِفَ النِّسَاءُ، قَبْلَ أَنْ يُنْذِرَ كَهْنٌ
أَحَدُ مِنَ الرِّجَالِ

871 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ

عِيْنَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلِيمٍ، فَقَبْلَتْ وَيَتِيمٌ
خَلْفَهُ وَأُمُّ سَلِيمٍ خَلْفَنَا

165 - بَابُ سُورَةِ النَّصْرِ فِي النِّسَاءِ

مِنَ الصُّبْحِ وَقِلَّةُ مَقَامِهِنَّ فِي الْمَسْجِدِ

872 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا سَعِيدُ

بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي
الصُّبْحَ بِغُلَاسٍ، فَيَنْصَرِفُ نِسَاءُ الْمُؤْمِنِينَ لَا
يُعْرِفْنَ مِنَ الْغُلَاسِ - أَوْ لَا يَعْرِفُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا -

166 - بَابُ اسْتِئْذَانِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا

بِالْخُرُوجِ إِلَى الْمَسْجِدِ

یحییٰ بن قزعة، ابراہیم بن سعد، زہری، ہند بنت
حارث سے مروی ہے کہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب سلام پھیر دیتے تو
عورتیں کھڑی ہو جاتیں جب کہ سلام مکمل ہو جاتا اور آپ
ﷺ کھڑے ہونے سے قبل کچھ دیر اپنی جگہ پر رُکے
رہتے۔ فرمایا (زہری نے) کہ ہمارا تو یہی گمان ہے آگے
اللہ بہتر جانے کہ عورتیں واپس لوٹ جائیں، اس سے
پہلے کہ مرد ان سے آئیں۔

ابو نعیم، ابن عیینہ، اسحاق، حضرت انس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت اُمّ
سلمہ کے گھر میں نماز ادا فرمائی تو میں اور ایک یتیم آپ
کے پیچھے کھڑے ہوئے اور حضرت اُمّ سلیم ہمارے پیچھے
تھیں۔

صبح کی نماز سے عورتوں کا جلد واپس

لوٹنا اور ان کا مسجد میں کم ٹھہرنا

یحییٰ بن موسیٰ، سعید بن منصور، فلیح، عبد الرحمن بن
قاسم، ان کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی
نماز اندھیرے میں پڑھ لیتے تو مسلمانوں کی عورتیں
واپس لوٹ جاتیں اور تاریکی کے سبب پہچانی نہ جاتیں تو
ان میں سے ایک دوسری کو پہچان نہ پاتی۔۔

عورت کا اپنے شوہر سے مسجد

میں جانے کی اجازت مانگنا

870 - راجع الحديث: 837

871 - راجع الحديث: 380 سن نسائي: 868

872 - راجع الحديث: 372

مسدد، یزید بن زریع، معمر، زہری، سالم بن عبد اللہ، ان کے والد ماجد سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی بیوی اجازت مانگے (مسجد میں جانے کی) تو اسے نہ روکو۔

مردوں کے پیچھے عورتوں کی

نماز کا بیان

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (میری ماں) ام سلیم کے گھر میں نماز پڑھائی۔ میں اور یتیم مل کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوئے اور ام سلیم رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے تھیں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب سلام پھیرتے تو عورتیں جانے کے لئے کھڑی ہو جاتیں اور آپ ﷺ کھڑے ہونے سے پہلے تھوڑی دیر ٹھہرے رہتے۔ انہوں نے کہا: ہم یہ سمجھتے ہیں آگے اللہ جانے یہ آپ ﷺ اس لئے کرتے تاکہ عورتیں مردوں سے پہلے نکل جائیں۔

873 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ،

عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْتِ امْرَأَةٌ أَحَدَكُمْ فَلَا يَمْنَعُهَا

167 - بَابُ صَلَاةِ النِّسَاءِ خَلْفَ

الرِّجَالِ

874 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ

عَبْدِئِةَ، عَنْ إِسْحَاقَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ أُمِّ سُلَيْمٍ، فَقُمْتُ وَنَتَيْمٌ خَلْفَهُ، وَأُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا

875 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِنْدِ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ، قَامَ النِّسَاءُ حِينَ يَقْطَعُ تَسْلِيمَهُ، وَهُوَ يَمْكُثُ فِي مَقَامِهِ يَسِيرًا قَبْلَ أَنْ يَقُومَ، قَالَتْ: نُرَى وَإِنَّهُ أَعْلَمُ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ لِكَيْ يَنْصَرِفَ النِّسَاءُ، قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَنَّ الرِّجَالَ

☆☆☆☆☆

873 - راجع الحديث: 865

874 - راجع الحديث: 870

875 - راجع الحديث: 871

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

11- كِتَابُ الْجُمُعَةِ

1- بَابُ فَرْضِ الْجُمُعَةِ

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمٍ
الْجُمُعَةِ، فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ، حَتَّى
خَيْرَ لَكُمْ مِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ، (الجمعة: ٩)

876 - حَدَّثَنَا أَبُو الِيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ
بْنَ هُرْمُزَ الْأَعْرَجَ، مَوْلَى رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ، حَدَّثَهُ:
أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: نَحْنُ الْآخِرُونَ
السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بَيِّدُوا أَيْدِيَهُمْ أَوْتُوا الْكِتَابَ
مِنْ قَبْلِنَا، ثُمَّ هَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فُرِضَ عَلَيْهِمْ،
فَاخْتَلَفُوا فِيهِ، فَهَذَا تَأَلَّفَهُ، فَالنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ
الْيَهُودُ غَدًا، وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ

2- بَابُ فَضْلِ الْغُسْلِ يَوْمَ

الْجُمُعَةِ، وَهَلْ عَلَى الصَّبِيِّ شُهُودُ

يَوْمِ الْجُمُعَةِ، أَوْ عَلَى النَّسَاءِ

877 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَا لِكُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ الْجُمُعَةُ فَلْيَغْتَسِلْ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

جموعہ کا بیان

جمہ کا فنش ہونا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”جسے کفر الایمان دجہ نماز کی
ادان ہو چھوڑ دے وہ اللہ کے دین کی طرف دھڑکا۔“
فروخت چھوڑ دو یہ تمہارا۔ یعنی دھڑکا۔ (۲۸: الحجۃ: ۹)

یہ ایمان شیعہ، اہل اہل بیت، عبد الرحمن بن عمر
الاعرج مولیٰ، پیچہ بن ماریث، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے ہوئے سنا۔ ہم آخری ہیں قیامت میں سب
سے پہلے ہیں، اس نہیں ہم سے پہلے کتاب دی گئی۔ پھر
یہی دن ہے جس میں ان پر فرض کیا گیا لیکن انہوں نے
اس میں اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے ساتھ
ہدایت فرمائی۔ لوگ اس میں ہم سے پیچھے ہیں۔ یہ کہہ کر
کل کی جانب اور نصاریٰ رسول کی جانب چلے گئے۔

جموعہ کے دن غسل کرنے کی فضیلت

اور کیا ہے بھئی جمعہ میں حاضر ہوں

اور عورتیں بھی؟

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، تافع، حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی تمہارے
نماز کے لیے آئے تو غسل کر لے۔

876- راجع الحديث: 876

877- انظر الحديث: 919,894 سنن نسائي: 1375

فائدہ: جمعہ اورم کے پیش سے جمعہ سے بنا، بمعنی مجتمع ہونا، اکٹھا ہونا۔ چونکہ اس دن میں تمام مخلوقات وجود میں مجتمع ہوئی کہ تکمیل خلق اسی دن ہوئی، نیز حضرت آدم علیہ السلام کی مٹی اس دن ہی جمع ہوئی، نیز اس دن میں لوگ نماز جمعہ جمع ہو کر ادا کرتے ہیں ان وجوہ سے اسے جمعہ کہتے ہیں۔ اسلام سے پہلے اہل عرب اسے عروبہ کہتے تھے۔ چنانچہ ان کے ہاں ہفتہ کے دنوں کے نام حسب ذیل تھے: اول، انہون، جبہار، دبار، مونس، عروبہ، شیاء۔ (اشعہ) نماز جمعہ فرض ہے، شعار اسلام میں سے ہے، اس کی فرضیت کا منکر کافر ہے مگر اس کی فرضیت کے لئے کچھ شرائط ہیں۔ چنانچہ یہ نماز مسلمان، مرد، عاقل، بالغ، آزاد، تندرست، شہری پر فرض ہے اس کی ادا کے لئے جماعت، آزاد جگہ، شہر اور خطبہ شرط ہیں۔ نہ گاؤں والوں پر جمعہ فرض ہے اور نہ گاؤں میں جمعہ ادا ہو۔ اس کے مکمل دلائل ہمارے ”فتاویٰ نعیمیہ“ میں دیکھو۔

(مرآۃ المناجیح ج ۲ ص ۵۸۴)

سالم بن عبد اللہ بن عمر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے تو نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے ایک صحابی آئے جو اولین مہاجرین میں سے تھے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پکارا: یہ آنے کا کون سا وقت ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں ایک کام میں لگ گیا تھا اور اپنے گھروالوں کے پاس بھی نہ جاسکا کہ اذان کی آواز سنی لہذا وضو کے علاوہ کچھ نہ کر سکا۔ فرمایا کہ صرف وضو حالانکہ آپ کو علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ غسل کا حکم فرمایا کرتے۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے۔

878 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَشْمَاءَ،

قَالَ: أَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَشْمَاءَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، بَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَادَاهُ عُمَرُ: أَيُّهُ سَاعَةٌ هَذِهِ؟ قَالَ: إِنِّي شَغِلْتُ، فَلَمْ أَتَقَلِّبْ إِلَى أَهْلِي حَتَّى سَمِعْتُ النَّاسَ، فَلَمْ أَرِدْ أَنْ تَوَضَّأْتُ، فَقَالَ: وَالْوُضُوءُ أَيْضًا، وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ

879 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ

3- بَابُ الطَّيِّبِ لِلْجُمُعَةِ

جمعہ کے لیے خوشبو لگانا

878- النظر الحديث: 882، راجع الحديث: 877

879- راجع الحديث: 857، 858

علی، خزی بن عمارہ، شعبہ، ابوبکر بن المکندر، عمرو بن سلیم انصاری نے فرمایا کہ میں حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر گواہی دیتا ہوں اور انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا جب کہ مہیا ہو۔ عمرو نے فرمایا کہ غسل کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ واجب ہے لیکن مسواک کرنا اور خوشبو لگانا تو اللہ کو بہتر علم ہے کہ یہ واجب ہیں یا نہیں لیکن حدیث میں یونہی ہے۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ یہ محمد بن المکندر کے بھائی ہیں اور ابوبکر کا نام کا علم نہیں ہو سکا۔ یہ مروی کی ان سے کثیر بن الاشج اور سعید بن ابولبال اور بہت سے حضرات نے اور محمد بن المکندر کی کنیت ابوبکر اور عبد اللہ ہے۔

جمعہ کی فضیلت

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، سنی مولیٰ ابوبکر بن عبد الرحمن ابوصالح سامان، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو جمعہ کے دن غسل جنابت کھے پھر جائے (جمعہ کے لیے) گویا اُس نے اُونٹ کی قربانی دی اور جو دوسری گھڑی میں گیا تو گویا اُس نے گائے کی قربانی دی اور جو تیسری گھڑی میں گیا تو گویا اُس نے سینگوں والے دنبے کی قربانی دی اور جو چوتھی گھڑی میں گیا تو گویا اُس نے مرغی راہ خدا میں دی اور جو پانچویں گھڑی میں گیا تو گویا اُس نے اٹا اداوا خدا میں دیا۔ جب امام (خطبہ کے لیے) آجائے تو فرشتے بھی حاضر ہو جاتے اور وعظ سنتے ہیں۔

880 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عَمَارَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ، وَأَنْ يَسْتَنْ، وَأَنْ يَمْسَحَ طَيْبًا إِنْ وَجَدَ قَالَ عَمْرُو: أَمَّا الْغُسْلُ، فَأَشْهَدُ أَنَّهُ وَاجِبٌ، وَأَمَّا الْاسْتِغْنَاءُ وَالطَّيْبُ، فَإِنَّهُ أَعْلَمُ أَوْاجِبٌ هُوَ أَمْرٌ لَا، وَلَكِنْ هَكَذَا فِي الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: هُوَ أَخُو مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، وَلَمْ يُسَمَّ أَبُو بَكْرٍ هَذَا رَوَاهُ عَنْهُ بُكَيْرُ بْنُ الْأَشْجِ، وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ وَعِدَّةٌ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ يُكْنَى بِأَبِي بَكْرٍ، وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ

4- بَابُ فَضْلِ الْجُمُعَةِ

881 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْفَائِيَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَنْشًا أَقْرَنَ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ

880- راجع الحديث: 858، صحيح مسلم: 1957، سنن ابوداؤد: 344، سنن نسائي: 1374، 1382

881- صحيح مسلم: 1961، سنن ابوداؤد: 351، سنن ترمذی: 499، سنن نسائي: 1387

5- باب

جمعه کے دن غسل کرنا

ابو نعیم، شیبان، یحییٰ بن ابوکثیر، ابوسلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے جب کہ ایک شخص آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ نماز سے کیوں تاخیر کرتے ہیں؟ اُس شخص نے کہا: میں یہی کر سکا کہ اذان سنتے ہی وضو کیا۔ فرمایا کہ کیا آپ نے نہیں سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو تم میں سے جمعہ کی نماز کے لیے جائے تو غسل کرے۔

882 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بَيْنَمَا هُوَ يُخَاطِبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لِمَ تَحْتَبِسُونَ عَنِ الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ الْبَدَاءَ تَوَضَّأْتُ، فَقَالَ: أَلَمْ تَسْمَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا رَاحَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ

6- باب الدُّهْنُ لِلْجُمُعَةِ

جمعه کے لیے تیل لگانا

آدم، ابن ذئب، سعید مقبری، ان کے والد ماجد، ابن وریعہ، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور مقدور پھر طہارت کرے اور اپنا تیل لگائے اور اپنے گھر سے خوشبو لگائے پھر جمعہ کے لیے نکلے اور دو آدمیوں کے درمیان حائل نہ ہو۔ پھر نماز پڑھے جو اُس کے لیے لکھ دی گئی ہے۔ پھر جب امام خطبہ دے تو خاموش رہے۔ اُس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

883 - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ ابْنِ وَدِيعَةَ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طَهَرٍ، وَيَدْهِنُ مِنْ دُهْنِهِ، أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ الثَّنَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى

طاؤس سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض کی: لوگوں کا کہنا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن غسل کرو اور اپنے سروں کو دھویا کرو چاہے تم جنابت

884 - حَدَّثَنَا أَبُو التَّيْمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ طَاوُسٌ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: ذَكِّرُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اغْتَسِلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْسِلُوا رُءُوسَكُمْ،

882- راجع الحديث: 878

883- انظر الحديث: 910 راجع الحديث: 882

884- انظر الحديث: 885

سے نہ ہوا اور خوشبو لگایا کرو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ غسل کا تو یہی حکم ہے لیکن خوشبو کے بارے میں مجھے علم نہیں۔

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، ابن جریج، ابراہیم بن میسرہ، طاؤس سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جمعہ کے دن غسل کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد بیان کیا۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض کی: کیا خوشبو یا تیل لگائے جب کہ اس کے گھروالوں کے پاس ہو؟ فرمایا کہ مجھے اس کا معلوم نہیں۔

عمدہ لباس پہنے جو میسر آئے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد کے دروازے کے پاس ایک ریشمی حلہ دیکھا۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! کاش! آپ اسے خرید فرمائیں اور جمعہ کے دن زیب تن فرمائیں اور وفود کی آمد کے وقت۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے (ریشم کو) وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں ان میں سے حلے آئے تو آپ نے ان میں سے ایک حلہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ یہ مجھے پہناتے ہیں جب کہ حلہ عطار کے بارے میں آپ نے یہ فرمایا تھا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے یہ تمہیں پہننے کی غرض سے نہیں دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

وَأِنْ لَّمْ تَكُونُوا جُنُبًا وَأَصِيبُوا مِنَ الطَّيِّبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَمَّا الْغُسْلُ فَتَعَمُّ. وَأَمَّا الطَّيِّبُ فَلَا أَفَرِي

885 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، قَالَ:

أَخْبَرَنَا هِشَامُ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ ذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقُلْتُ لَا بَيْنَ عَبَّاسٍ: أَيْمَسْ طَيِّبًا أَوْ دُهْنًا إِنْ كَانَ عِنْدَ أَهْلِهِ، فَقَالَ: لَا أَعْلَمُهُ

7 - بَابُ يَلْبَسُ أَحْسَنَ مَا يَجِدُ

886 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةً سَيِّئَةً عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ، فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْمَّا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَّةٌ، فَأَعْطَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، مِنْهَا حُلَّةً، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَوْنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عَطَارٍ مَا قُلْتَ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ لَمْ أَكْسُكَهَا لَتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَخَا لَهُ بِمَكَّةَ مُشْرِكًا

885 - راجع الحديث: 884، صحيح مسلم: 1958، 1959

886 - صحيح مسلم: 5368، سنن ابوداؤد: 1076، سنن نسائي: 1381

اسے مکہ مکرمہ میں اپنے مشرک بھائی کے لیے بھیج دیا۔

جمعہ کے دن مسواک کرنا

حضرت ابوسعید نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ مسواک کرے۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں اپنی امت کے لیے دشوار نہ جانتا یا اگر میں لوگوں پر دشوار شمار نہ کرتا تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

ابومعمر، عبدالوارث، شعبہ بن حجاب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے مسواک کے بارے میں تمہیں کافی کچھ بتا دیا ہے۔

محمد بن کثیر، سفیان، منصور اور حصین، ابوداؤد سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو مسواک سے اپنے منہ کو صاف فرمالیا کرتے۔

جو دوسرے کی مسواک استعمال کرے

اسماعیل، سلیمان بن بلال، ہشام بن غزوہ ان کے والد ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر حاضر ہوئے اور ان کے پاس زیر استعمال مسواک تھی۔ رسول

8- بَابُ السُّوَالِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَسْتَنُّ

887 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْلَا أَنْ أَشَقَى عَلَى أُمَّتِي أَوْ عَلَى النَّاسِ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسُّوَالِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ

888 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْحَبَّابِ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السُّوَالِ

889 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، وَحُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشْوُضُ قَاهُ

9- بَابُ مَنْ تَسَوَّكَ بِسُوَالٍ غَيْرِهِ

890 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ: قَالَ هِشَامُ بْنُ عَزْوَةَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَهُ سِوَالٌ يَسْتَنُّ

887- راجع الحديث: 571

888- صحيح مسلم: 1953، سنن ابوداؤد: 340، سنن نسائي: 6

889- راجع الحديث: 245

890- النظر الحديث: 1389، 3100، 3774، 4438، 4446، 4449، 4450، 4451، 5217، 6510

اللہ ﷺ نے اُس کو دیکھ کر فرمایا: اے عبدالرحمن یہ مجھے دے دو۔ انہوں نے مجھے دے دی تو میں نے اُسے توڑا اور چبا کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دی آپ ﷺ نے اسے استعمال کیا جب کہ میرے سینے سے فیک لگائے ہوئے تھے۔

جمعہ کے دن فجر کی نماز میں

کیا پڑھا جائے؟

عبدالرحمن بن ہرز سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۃ الم تزل اور سورۃ هل آتی علی الانسان تلاوت فرماتے۔

گاؤں اور شہروں میں جمعہ پڑھنا

محمد بن ثنی، ابو عامر عقدی، ابراہیم بن طہان، ابو جمرہ ضعی سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: پہلا جمعہ جو رسول اللہ ﷺ کی مسجد کے علاوہ پڑھا گیا وہ بحرین کے جوانی نامی مقام پر مسجد عبدالقیس میں پڑھا گیا تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے ہر ایک گران ہے۔ میں (یونس) اُن دنوں اُن کے

پہ، فَتَنَّا إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لَهُ: أَعْطِنِي هَذَا السَّوَاكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ، فَأَعْطَانِيهِ، فَقَصَصْتُهُ ثُمَّ مَضَعْتُهُ فَأَعْطَيْتُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَنْقِ بِهِ وَهُوَ مُسْتَسِنِدٌ إِلَى صَنْدِي

10- بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي صَلَاةِ

الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

891 - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ هُرَيْرَةَ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ الْمَذْكُورَ السَّجْدَةَ وَهَلْ آتَى عَلَى الْإِنْسَانِ مِنْ النَّهْرِ

11- بَابُ الْجُمُعَةِ فِي الْقَرْيِ وَالْمَدِينِ

892 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا

أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ أَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِبَحْرَيْنِ مِنَ الْبَحْرَيْنِ

893 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَوْزِقِيُّ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ

891- النظر الحديث: 1068، صحيح مسلم: 2031، 2032، سنن لسانى: 954، سنن ابن ماجه: 823

892- النظر الحديث: 4371، سنن ابوداؤد: 1068

893- النظر الحديث: 2409، 2554، 2558، 2751، 5188، 5200، 7138، صحيح مسلم: 4704

اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُلُّكُمْ رَاغٍ وَزَادَ اللَّيْفُ، قَالَ يُونُسُ: كَتَبَ رُزَيْقُ بْنُ حَكْمٍ إِلَى ابْنِ شَهَابٍ، وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَ مَدِي بَوَادِي الْقُرَى: هَلْ تَرَى أَنَّ أَتَجَعَ وَرُزَيْقُ غَامِلٌ عَلَى أَرْضٍ يَغْلِبُهَا، وَفِيهَا جَمَاعَةٌ مِنَ السُّودَانِ وَغَيْرِهِمْ؟ - وَرُزَيْقُ يَوْمَئِذٍ عَلَى أَيْلَةٍ - فَكَتَبَ ابْنُ شَهَابٍ، وَأَنَا أَسْمَعُ: بِأَمْرِهِ أَنْ يُجْتَمَعَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سَالِمًا حَدَّثَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُلُّكُمْ رَاغٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، الْإِمَامُ رَاغٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاغٍ فِي أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاغِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالْحَادِمُ رَاغٍ فِي مَالِ سَيِّدِيهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ قَالَ: - وَحَسِبْتُ أَنْ قَدْ قَالَ - وَالرَّجُلُ رَاغٍ فِي مَالِ أَبِيهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَكُلُّكُمْ رَاغٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

ساتھ وادی القری میں تھا کہ رزق بن حکیم نے ابن شہاب کے لیے لکھا کہ آپ کیا کہتے ہیں کہ کیا میں یہاں جمعہ قائم کروں اور رزق وہاں زمین کاشت کرواتے تھے اور اُن میں حبشی وغیرہ بھی تھے اور رزق اُن دنوں ایلہ میں تھے۔ پس ابن شہاب نے لکھا اور میں ٹن رہا تھا کہ انہیں جمعہ قائم کرنے کا حکم دے رہے تھے اور انہیں بتایا کہ سالم، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اُس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ امام نگران ہے اور اس سے اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ مرد اپنے گھر بار کا نگران ہے اور اس سے اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ نوکر اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا اور میرے خیال میں یہ بھی فرمایا کہ آدمی اپنے باپ کے مال کا نگران ہے اور اس سے اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا اور ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اُس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

کیا جو عورتیں اور بچے وغیرہ

جمعہ نہ پڑھیں اُن پر

غسل ہے؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ غسل

اسی پر ہے جس پر جمعہ واجب ہے۔

ابو الیمان، شعیب، زہری، سالم بن عبداللہ،

12- بَابُ هَلْ عَلَى مَنْ لَمْ يَشْهَدْ

الْجُمُعَةَ غُسْلٌ مِنَ النِّسَاءِ

وَالصِّبْيَانِ وَغَيْرِهِمْ؟

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِنَّمَا الْغُسْلُ عَلَى مَنْ تَجِبُ

عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ

894 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا

شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ الْجُمُعَةُ فَلْيَغْتَسِلْ

895 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ

896 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِیْزَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَنْ تُخْرُجُوا الْيَوْمَ الْآخِرُونَ الشَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَوْ تَوُا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأَوْتَيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ، فَهَذَا الْيَوْمَ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ، فَهَذَا نَا اللَّهُ فَعَدَا لِلْيَهُودِ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارَى فَسَكَّتْ

897 - ثُمَّ قَالَ: حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا يَغْسِلُ فِيهِ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ

898 - رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَلُوكُ تَعَالَى عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حَقٌّ، أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو تم میں سے جمعہ کی نماز کے لیے آئے وہ غسل کرے۔

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن ہر بالغ پر غسل کرنا واجب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم آخری ہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے۔ بات بس یہ ہے کہ انہیں ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں اُن کے بعد دی گئی۔ پس یہ دن (جمعہ) جس میں انہوں نے اختلاف کیا تو اللہ نے اس کی ہمیں ہدایت فرمائی۔ پس یہود کے لیے کل اور نصاریٰ کے لیے پرسوں ہے۔

پھر خاموش رہ کر فرمایا: ہر مسلمان کے لیے لازم ہے کہ سات دنوں میں سے ایک دن تو اپنے سر اور جسم کو دھوئے۔

ابان بن صالح، مجاہد، طاووس، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ہر مسلمان پر حق ہے کہ سات دنوں میں سے ایک دن تو غسل کرے۔

895 - صحیح مسلم: 1954، سنن ابوداؤد: 341، سنن نسائی: 1376، سنن ابن ماجہ: 1089

896 - صحیح مسلم: 1960، 1976، سنن نسائی: 1366

897 - النظر الحديث: 3487، 898

898 - راجع الحديث: 897

13- باب

باب

899 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، حَدَّثَنَا وَزْقَاءُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ائْتُوا اللَّيْلَ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ
900 - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَتْ أَمْرًا لِعُمَرَ تَشْهَدُ صَلَاةَ الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ فِي الْمَسْجِدِ، فَيَقِيلُ لَهَا: لِمَ تَخْرُجِينَ وَقَدْ تَعْلَمِينَ أَنَّ عُمَرَ يَكْرَهُ ذَلِكَ وَيَغَارُ؟ قَالَتْ: وَمَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْهَانِي؟ قَالَ: يَمْنَعُهُ قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَمْتَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ

عبداللہ بن عمر، شہابہ، وزقاء، عمرو بن دینار، مجاہد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عورتوں کو رات کے وقت مسجد میں جانے کی اجازت دے دیا کرو۔

یوسف بن موسیٰ، ابو اسامہ، عبید اللہ بن عمر، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک اہلیہ محترمہ مسجد میں جماعت کے لیے صبح اور عشاء کی نماز میں حاضر ہوتیں ان سے کہا گیا کہ آپ یہ علم رکھتے ہوئے کیوں باہر نکلتی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے ناپسند کرتے ہیں اور غیرت کھاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے روکنے سے انہیں کیا رکاوٹ ہے؟ کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد روکتا ہے کہ اللہ کی بندویں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکا کرو۔

بارش کے سبب جمعہ میں

حاضر نہ ہونے کی اجازت

مسدود، اسماعیل، عبد الحمید صاحب الزیادہ، محمد بن سیرین کے چچازاد بھائی عبداللہ بن حارث سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بارش کے دن اپنے مؤذن سے فرمایا کہ جب تم اُشہدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ کہہ لو تو حَیَّ عَلَى الصَّلَاةِ نہ کہنا بلکہ صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ کہنا۔ لوگوں نے اس پر متعجب ہوئے تو

14- باب الرُّخْصَةِ إِنْ لَمْ

يَحْضُرَ الْجُمُعَةُ فِي الْمَطَرِ

901 - حَدَّثَنَا مُسْنَدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ، صَاحِبُ الزِّيَادَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ ابْنُ عَمْرِو مُحَمَّدٍ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ لِمَوْذِيهِ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ: إِذَا قُلْتَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَلَا تَقُلْ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، قُلْ: صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ

899- راجع الحديث: 865، صحيح مسلم: 992، 991، سنن ابو داؤد: 568، سنن ترمذی: 570

900- انظر الحديث: 865

901- راجع الحديث: 616، 610

فرمایا: ایسا ہستی نے کیا جو مجھ سے بہتر تھے۔ بے شک جمعہ لازمی ہے لیکن میں نے پسند نہ کیا کہ تمہیں باہر نکالوں تو کیچڑ اور پھسلن میں چلو۔

جمعہ کے لیے کہاں سے آئے

اور کن پر واجب ہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب تمہیں جمعہ کے دن نماز کے لیے بلایا جائے (۹: ۶۲)۔ عطاء نے فرمایا کہ جب تم بڑے گاؤں میں ہو اور جمعہ کے دن جمعہ کی اذان کہی جائے تو تمہارے لیے حاضر ہونا لازمی ہے خواہ تم نے اذان سنی ہو یا نہ سنی ہو اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کبھی اپنے مکان میں نماز جمعہ پڑھتے اور کبھی جمعہ کی نماز نہ پڑھتے اور وہ شہر سے ایک جانب دو فرسخ کے فاصلے پر تھا۔

احمد بن صالح، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، عبید اللہ بن جعفر محمد جعفر بن زبیر، غزوہ بن زبیر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: لوگ اپنے گھروں اور عوالیٰ سے جمعہ کی نماز کے لیے باری باری آتے۔ وہ گرد و غبار میں سے آتے۔ وہ گرد و آلو اور پسینے میں شرابور ہو جاتے کیونکہ ان کے جسموں سے پسینہ نکلتا۔ ایک شخص ان میں سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا جب کہ آپ میرے پاس تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کاش! آج تو تم صفائی ستھرائی اختیار کرتے۔

جب سورج ڈھل جائے تو

فَكَانَ النَّاسُ اسْتَنْكَرُوا، قَالَ: فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي، إِنَّ الْجُمُعَةَ عَزَمَةٌ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُخْرِجَكُمْ فَتَمُشُّونَ فِي الظِّلِّينَ وَالْدَّخَانِ

15- بَابُ مَنْ أَيْنَ تَوُتَّى

الْجُمُعَةُ، وَعَلَى مَنْ تَجِبُ

لِقَوْلِ اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ: (إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ) (الجمعة: 9) وَقَالَ عَطَاءٌ: إِذَا كُنْتَ فِي قَرْيَةٍ جَامِعَةٍ فَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَهَيَّ عَلَىٰكَ أَنْ تَشْهَدَهَا سَمِعْتُ الْقِدَاءَ أَوْ لَمْ تَسْمَعْهُ وَكَانَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَصْرِهِ أَحْيَاكَ لَا يُجْتَمِعُ وَأَحْيَاكَ لَا يُجْتَمِعُ وَهُوَ بِالزَّوَايَةِ عَلَى قَرْسَتَيْنِ

902 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ: أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، حَدَّثَهُ عَنْ عَزْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَالْعَوَالِي، فَيَأْتُونَ فِي الْغُبَارِ يُصِيبُهُمُ الْغُبَارُ وَالْعَرَقُ، فَيَخْرُجُ مِنْهُمْ الْعَرَقُ، فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لَيُؤْمِكُمْ هَذَا

16- بَابُ وَقْتُ الْجُمُعَةِ

جمعہ کا وقت ہو گیا

اور حضرت عمر، حضرت علی، حضرت نعمان بن بشیر اور حضرت عمرو بن حریش سے ایسا ہی منقول ہے۔

یحییٰ بن سعید نے عمرہ سے جمعہ کے دن کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: لوگ اپنے کاموں میں مشغول رہتے اور جب وہ جمعہ کی نماز کی نماز کے لیے آتے تو اسی حالت میں اٹھ کر آ جاتے لہذا ان سے کہا گیا کہ کاش! تم غسل کر لیتے۔

سرخ بن نعمان، لیج بن سلیمان، عثمان بن عبد الرحمن بن عثمان تیمی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کی نماز پڑھا کرتے جب سورج ڈھل جاتا۔

عبدان، عبد اللہ، حمید سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم صبح کے وقت جمعہ کی نماز کے لیے چلے جاتے اور جمعہ کی نماز کے بعد قیلولہ کرتے۔

جب جمعہ کے دن سخت گرمی ہو

محمد بن ابوبکر مقدی، حری بن عمارہ، ابوخلدہ خالد بن دینار سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ جب شدید سردی ہوتی تو نبی کریم ﷺ نماز جلد ادا فرما لیتے اور جب شدید گرمی ہوتی تو جمعہ کی نماز کو ٹھنڈا کر کے

إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ

وَكُلِّكَ يُزَوِّي عَنْ عَمْرٍ، وَعَلِيٍّ، وَالثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، وَعَمْرٍو بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

903 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: أَنَّهُ سَأَلَ عَمْرَةَ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: "كَانَ النَّاسُ مَهْنَةً أَنْفُسِهِمْ، وَكَانُوا إِذَا رَاحُوا إِلَى الْجُمُعَةِ، رَاحُوا فِي هَيْئَتِهِمْ فَحِيلَ لَهُمْ: لَوْ اغْتَسَلْتُمْ"

904 - حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ الثَّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَانَ الثَّمِيمِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِينَ تَمِيلُ الشَّمْسُ

905 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَمِيدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا نُبَكِّرُ بِالْجُمُعَةِ وَنَهْيَلُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

17 - بَابُ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

906 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدِّسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمِيُّ بْنُ عَمَارَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَلْدَةَ هُوَ خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلَاةِ، وَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ أَبْوَدَ

903 - صحيح مسلم: 1956، سنن ابوداؤد: 352

904 - سنن ابوداؤد: 1084، سنن ترمذی: 504، 503

905 - النظر الحديث: 940

906 - سنن نسائی: 498

پڑھتے۔ یونس بن مکیہ کا بیان ہے کہ ہمیں ابوخلدہ نے بالصلوٰۃ بتایا اور الجمعة کا ذکر نہیں کیا۔ بشیر بن ثابت نے کہا کہ ہم سے ابوخلدہ نے حدیث بیان کی کہ ہمیں ایک امیر نے جمعہ کی نماز پڑھائی۔ پھر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس طرح نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز پڑھتے۔

جمعہ کی نماز کے لیے چلنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اللہ کے ذکر کی طرف جلدی آؤ۔“ سنی سے مراد عمل اور چلنا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وَسَعَىٰ لَهَا سَعْيَهَا فرمایا ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اُس وقت خرید و فروخت حرام ہو جاتی ہے۔ عطاء کا قول ہے کہ تمام کام حرام ہو جاتے ہیں۔ ابراہیم بن سعد نے زہری سے مروی کی ہے کہ جب جمعہ کے دن مسافر مؤذن کی اذان سنے تو اُس پر لازم ہے کہ حاضر ہو جائے۔

علی بن عبد اللہ، ولید بن مسلم، یزید بن ابومریم، عباہ بن رفاعہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت ابوعبیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے جب کہ میں جمعہ کی نماز کے لیے جا رہا تھا۔ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس کے قدم اللہ کی راہ میں گرد آلود ہوئے اُسے اللہ تعالیٰ دوزخ پر حرام فرما دیتا ہے۔

آدم، ابن ابوزب، زہری، سعید، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے۔

بِالصَّلَاةِ، يَعْنِي الْجُمُعَةَ، قَالَ يُونُسُ بْنُ مَكْيَةٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو خَلْدَةَ، فَقَالَ: بِالصَّلَاةِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْجُمُعَةَ، وَقَالَ بَشِيرُ بْنُ ثَابِتٍ: حَدَّثَنَا أَبُو خَلْدَةَ، قَالَ: صَلَّى بِنَا أَمِيرُ الْجُمُعَةَ، ثُمَّ قَالَ لِأَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ؟

18- بَابُ الْمَشْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ

وَقَوْلِ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: (فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ الْجُمُعَةِ: 9) وَمَنْ قَالَ: السَّعْيُ الْعَمَلُ وَالذَّهَابُ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: (وَسَعَىٰ لَهَا سَعْيَهَا) (الإسراء: 19) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: يَحْزُمُ الْبَيْعُ حَيْثُمُذٍ وَقَالَ عَطَاءٌ: تَحْزُمُ الصِّتَاعَاتُ كُلُّهَا وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ: إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ مُسَافِرٌ فَعَلَيْهِ أَنْ يَشْهَدَ

907 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ رِفَاعَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو عَنَسٍ وَأَنَا أَتَّهَبُ إِلَى الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ اغْتَبِزَ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ

908 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ، قَالَ: الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح

ابوالیمان، شعبہ، زہری، ابوسلمہ بن عبدالرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب نماز قائم ہو جائے تو اس کے لیے دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ چل کر آؤ اور تم پر سکون و اطمینان لازم ہے۔ پس جتنی مل جائے پڑھ لو اور جتنی رہ جائے وہ مکمل کرلو۔

عمرہ بن علی، ابوشعبہ، علی بن مبارک، یحییٰ بن کثیر نے عبد اللہ بن ابوقادہ سے روایت کی اور مجھے تو یہی معلوم ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے دیکھ نہ لو اور تم پر سکون و اطمینان ضروری ہے۔

جمعہ کے دن دو آدمیوں کے

درمیان حائل نہ ہو

عبدان، عبد اللہ، ابن ابوزئب، سعید مقبری، ان کے والد ماجد ابن زید، حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو جمعہ کے دن غسل کرے اور مقدور بھر پاکی حاصل کرے۔ پھر تیل یا خوشبو لگائے۔ پھر روانہ ہو اور دو آدمیوں کے درمیان حائل نہ ہو پس نماز پڑھے جو اس کے لیے لکھی گئی ہے۔ پھر جب امام نکل آئے تو خاموش رہے۔ اُس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو

908 - وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا أَقْبَمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْكُلُوهَا تَسْعَوْنَ وَأَتَوْهَا تَمْشُونَ عَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ، فَمَا أَذْرَكُكُمْ فَصَلُّوا، وَمَا قَاتَكُمُ فَلْتَمُوا

909 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو قَتَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَبِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ - لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا - عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي، وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ

19 - بَاب: لَا يُفَرِّقُ بَيْنَ

اِثْنَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

910 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ وَدِيعَةَ حَدَّثَنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طَهْرٍ، ثُمَّ أَتَى مَسْجِدَ طَيْبٍ، ثُمَّ رَاحَ فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اِثْنَيْنِ، فَصَلَّى مَا كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ أَنْصَتَ، غَيْرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْآخَرَى

20 - بَاب: لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ أَخَاهُ يَوْمَ

الْجُمُعَةُ وَيَقْعُدُ فِي مَكَانِهِ

911 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ كَافِعًا يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقِيمَ الرَّجُلُ أَهْلًا مِنْ مَقْعَدِهِ، وَيَجْلِسَ فِيهِ، قُلْتُ لِنَافِعِ: الْجُمُعَةُ، قَالَ: الْجُمُعَةُ وَغَيْرُهَا

21- بَابُ الْأَذَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

912 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كَانَ النَّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوَّلُهُ إِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبَى بَكْرٍ، وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النَّدَاءُ الْغَالِيفَ عَلَى الزُّورَاءِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: "الزُّورَاءُ: مَوْضِعٌ بِالشَّوْرِ بِالتَّيْبَةِ"

22- بَابُ الْمُؤَذِّنِ الْوَاحِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

913 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجَشُونُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ الَّذِي زَادَ الثَّانِيْنَ الْغَالِيفَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، جِئْنَا كَثْرَ أَهْلِ التَّيْبَةِ وَلَمْ يَكُنْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اُٹھا کر اُس کی جگہ پر نہ بیٹھے

نافع سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: نبی کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کو اُس کی جگہ سے اٹھا کر وہاں نہ بیٹھے۔ میں نے نافع سے کہا کہ جمعہ میں؟ فرمایا کہ جمعہ اور دوسری نمازوں میں بھی یہی حکم ہے۔

جمعہ کے دن کی اذان

سائب بن یزید سے مروی ہے کہ جمعہ کے دن نبی کریم ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دور میں پہلی اذان اُس وقت کہی جاتی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں لوگ تعداد میں بڑھ گئے تو زوراء پر تیسری اذان کا اضافہ کر دیا گیا۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کے بازار میں زوراء مدینہ منورہ کے بازار میں ایک جگہ ہے۔

جمعہ کے دن ایک ہی مؤذن ہو

ابونعیم، عبد العزیز بن ابوسلمہ ماجشون، زہری، سائب بن یزید سے مروی ہے کہ جمعہ کے دن جنہوں نے تیسری اذان کا اضافہ کیا وہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جب کہ اہل مدینہ کی تعداد میں اضافہ ہو گیا تھا۔ نبی کریم ﷺ کا ایک کے علاوہ کوئی مؤذن نہیں

911- انظر الحديث: 6270, 6269، صحيح مسلم: 5649

912- انظر الحديث: 916, 915, 913، سنن ترمذی: 516، سنن ابوداؤد: 1090, 1088, 1087، سنن

نسائی: 1393, 1392، سنن ابن ماجه: 1135

913- راجع الحديث: 912

ہوتا تھا اور اذان اُس وقت کہی جاتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے۔

امام جب منبر پر اذان

سنے تو جواب دے

ابن مقاتل، عبد اللہ، ابو بکر بن عثمان بن سہل بن حنیف، ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے مروی ہے کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جب کہ وہ منبر پر بیٹھے تھے تو مؤذن نے اذان دیتے ہوئے کہا: اللہ اکبر اللہ اکبر۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر۔ اُس نے کہا: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ حضرت معاویہ نے کہا: اور میں بھی۔ اُس نے کہا: اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ۔ حضرت معاویہ نے کہا: اور میں بھی گواہی دیتا ہوں۔ جب اذان پوری ہو گئی تو فرمایا: اے لوگو! میں نے رسول اللہ ﷺ سے یونہی سنا ہے جیسے اس مجلس میں مؤذن کے اذان کہتے وقت تم نے مجھے کہتے ہوئے سنا ہے۔

اذان کے وقت

منبر پر بیٹھنا

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سائب بن یزید سے مروی ہے کہ جمعہ کے دن دوسری اذان کہنے کا حکم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا جب کہ مسجد میں آنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا ورنہ جمعہ کے دن صرف اُس وقت اذان ہوتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا تھا۔

وَسَلَّمَ مُؤَذِّنٌ غَيْرَ وَاحِدٍ وَكَانَ التَّائِيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ يَغْيِي عَلَى الْمِنْبَرِ

23- بَابُ: يُجِيبُ الْإِمَامُ عَلَى

الْمِنْبَرِ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ

914 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عُمَانَ بْنِ سَهْلٍ بْنُ حَنِيْفٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمِنْبَرِ أَكْبَرُ التَّائِيْنِ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ مُعَاوِيَةُ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: وَأَنَا فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: وَأَنَا فَلَمَّا أَنْ قَضَى التَّائِيْنِ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَذَا الْمَجْلِسِ حِينَ أَكْبَرُ التَّائِيْنِ يَقُولُ مَا سَمِعْتُمْ مِنِّي مِنْ مَقَالَتِي

24- بَابُ الْجُلُوسِ عَلَى

الْمِنْبَرِ عِنْدَ التَّائِيْنِ

915 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

الَلَيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ التَّائِيْنِ الْغَائِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمَرَهُ عُمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ كُنْتُ أَهْلَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ التَّائِيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ

25- بَابُ الثَّانِيْنَ عِنْدَ الْخُطْبَةِ

916 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: إِنَّ الْأَذَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَ أَوَّلَهُ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَلَمَّا كَانَ فِي خِلَافَةِ عُمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَثُرُوا، أَمَرَ عُمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْأَذَانِ الثَّالِثِ، فَأُذِنَ بِهِ عَلَى الزُّوْرَاءِ، فَقَبِلَتِ الْأُمْرُ عَلَى ذَلِكَ

خطبہ کے وقت اذان کہنا

محمد بن مقاتل، عبد اللہ، یونس، زہری کا بیان ہے کہ میں نے سائب بن یزید کو فرماتے ہوئے سنا کہ جمعہ کے دن کی پہلی اذان وہی ہے جب کہ امام جمعہ کے دن منبر پر بیٹھتا۔ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دور میں یہی دستور رہا۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں لوگ تعداد میں بڑھ گئے تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمعہ کے دن تیسری اذان کہنے کا حکم فرمایا: پس وہ زوراء کے مقام پر کہی جاتی اور یہی ہمیشہ کے لیے دستور قرار پا گیا۔

26- بَابُ الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ

وَقَالَ أَنَسُ: رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَخَطَّبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ
917 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِئِ الْقُرَشِيُّ الْإِسْكَنْدَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ بْنُ دِينَارٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَوَا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ، وَقَدْ امْتَرَوْا فِي الْمِنْبَرِ مَعَ عُودَةٍ، فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ جَاهَهُ، وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَوَّلَ يَوْمٍ وَضِعَ، وَأَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى فُلَانَةٍ - امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ - مَرِي غُلَامِكَ

منبر پر خطبہ دینا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے منبر پر خطبہ فرمایا۔

ابو حازم بن دینار سے مروی ہے کہ چند لوگ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو منبر کے بارے میں اختلاف کر رہے تھے کہ وہ کس لکڑی کا تھا۔ اُس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا خدا کی قسم، مجھے خوب علم ہے کہ وہ کس لکڑی کا تھا اور جب وہ پہلے دن رکھا گیا تو میں نے اُسے دیکھا اور جب پہلے دن رسول اللہ ﷺ اُس پر رونق افروز ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فلاں انصاری عورت کے لیے پیغام بھیجا۔ حضرت سہل نے اُس کا نام لیا تھا۔ اپنے بڑھئی غلام سے کہو کہ میرے لیے لکڑیاں جوڑ دے

جن پر میں بیٹھا کروں جب کہ لوگوں سے کلام کرنا ہو۔ اُس نے حکم دیا تو غلام نے غابہ کے جھاڑ سے بنا دیا۔ پھر اُسے عورت کے پاس لایا تو اُس نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ نے حکم فرمایا تو اس جگہ رکھ دیا گیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اُس پر نماز پڑھی اور تکبیر کہی اور اُس پر رکوع کیا۔ پھر واپس ہو کر منبر کی جڑ میں سجدہ کیا۔ پھر لوٹے اور فارغ ہونے پر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے لوگوں! میں نے یہ اس لیے کیا کہ تم میری پیروی کرو اور میری نماز سیکھ لو۔

سعید بن ابو مریم، محمد بن جعفر بن ابوشیر، یحییٰ بن سعید، ابن انس سے مروی ہے کہ انہوں نے سنا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: لکڑی کا وہ تنا جس پر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوا کرتے۔ جب آپ ﷺ کے لیے منبر رکھا گیا تو ہم نے اُس تنے سے حاملہ اونٹنی جیسی آواز سنی، حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ نیچے تشریف لائے اور اُس پر اپنا دست کرم رکھا۔ سلیمان، یحییٰ، حفص بن عبید اللہ بن انس نے اسے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔

آدم بن ابویاس، ابن ابوزب، زہری، سالم سے مروی ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو جمعہ کی نماز کے لیے آئے تو وہ غسل کر لے۔

کھڑے ہو کر خطبہ دینا

الْجَارَ أَنْ يَعْمَلَ لِي أَعْوَاذًا، أَجْلِسْ عَلَيْهِمْ إِذَا كَلِمَتُكَ النَّاسَ فَأَمَرْتُهُ فَعَمِلَهَا مِنْ طَرَفِ الْغَابَةِ، ثُمَّ جَاءَ بِهَا، فَأَرْسَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرْتُهَا فَوَضَعَتْ هَاهُنَا، ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَيْهَا وَكَوَّزَ وَهُوَ عَلَيْهَا، ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا، ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرَى، فَسَجَدَ فِي أَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ فَلَمَّا قَرَعَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّمَا صَنَعْتُ هَذَا لِتَأْتُمُّوا وَلِتَعْلَمُوا صَلَاتِي

918 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَنَسٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَانَ جَدُّ ع يَقُومُ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا وَضَعَ لَهُ الْمِنْبَرَ سَمِعْنَا لِلْجَدِّ مِثْلَ أَصْوَاتِ الْعِشَارِ حَتَّى نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ قَالَ سُلَيْمَانُ: عَنْ يَحْيَى، أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ: أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ

919 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُلَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: مَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ

27- بَابُ الْخُطْبَةِ قَائِمًا

918- راجع الحديث: 449

919- راجع الحديث: 877

وَقَالَ أَنَسُ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَامَ

920 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَامًا، ثُمَّ يَقْعُدُ، ثُمَّ يَقُومُ كَمَا تَفْعَلُونَ الْآنَ

28- بَابُ: يَسْتَقْبِلُ الْإِمَامُ

الْقَوْمَ، وَاسْتَقْبَالَ النَّاسِ

الْإِمَامَ إِذَا خَطَبَ

وَاسْتَقْبَلَ ابْنُ عُمَرَ، وَأَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

الْإِمَامَ

921 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْهَيْدَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ

29- بَابُ مَنْ قَالَ فِي الْخُطْبَةِ

بَعْدَ الثَّنَاءِ: أَمَّا بَعْدُ

رَوَاهُ عِكْرِمَةُ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

922 - وَقَالَ مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي فَاطِمَةُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ فرماتے۔

عبد اللہ بن عمر القواریری، خالد بن حارث، عقیب اللہ بن عمر، قافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے۔ پھر بیٹھتے۔ پھر کھڑے ہو جاتے جس طرح تم اب کرتے ہو۔

خطبہ کے وقت

لوگوں کا امام کی

طرف منہ کرنا

حضرت ابن عمر اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما امام کی طرف رخ کیا کرتے۔

معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ، ہلال بن ابومیمونہ، عطاء بن یسار نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ایک دن نبی کریم ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور ہم آپ کے اطراف میں بیٹھے۔

جس نے خطبہ میں ثنا کے

بعد انا بعد کہا

مروی کیا اسے عکرمہ، حضرت ابن عباس نے نبی کریم ﷺ سے۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضرت عائشہ کے پاس گئی تو لوگ نماز

920- النظر الحديث: 928، صحيح مسلم: 1991، سنن ترمذی: 506

921- النظر الحديث: 1465، 2842، 6427، صحيح مسلم: 2419، 2420، سنن نسائي: 2580

922- راجع الحديث: 86

بُنْتُ الْمُتَنَبِّذِ عَنْ أَشْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ
قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا،
وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ، قُلْتُ: مَا شَأْنُ النَّاسِ
فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: إِلَى السَّمَاءِ، فَقُلْتُ: آيَةُ؟
فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: أَيْ نَعَمْ، قَالَتْ: فَأَطَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِدًّا حَتَّى تَجْلُو
الْعُشَى، وَإِلَى جَنْبِي قِرْبَةٌ فِيهَا مَاءٌ، فَفَتَحْتُهَا،
فَجَعَلْتُ أَصْبُ مِنْهَا عَلَى رَأْسِي، فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ
النَّاسَ وَحَمَدَ اللَّهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ
قَالَتْ: - وَلَعَطَ نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَاكْكَفَاتُ
الْبَنِينَ لِأَسْكِنَهُنَّ، فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ: مَا قَالَ؟ قَالَتْ:
قَالَ: "مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ أَرِيئُهُ إِلَّا قَدَرًا يَأْتِيهِ فِي
مَقَامِي هَذَا، حَتَّى الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَإِنَّهُ قَدْ أُوجِبَ إِلَيَّ
أَنْتُمْ تَفْتَحُونَ فِي الْقُبُورِ، مِثْلَ - أَوْ قَرِيبَ مِنْ -
فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، يُرَى أَحَدُكُمْ فَيَقَالُ لَهُ:
مَا عَلَيْكَ بِهَذَا الرَّجُلِ؟ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ - أَوْ قَالَ:
الْمُؤَقِّنُ شَكَّ هِشَامَ - فَيَقُولُ: هُوَ رَسُولُ اللَّهِ هُوَ
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ
وَالْهُدَى، فَأَمَّا وَأَجَبْنَا وَالتَّبَعْنَا وَصَدَّقْنَا، فَيَقَالُ
لَهُ: تَمَّ صَالِحًا قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ إِنْ كُنْتَ لَتُؤْمِنُ بِهِ،
وَأَمَّا الْمُنَافِقُ - أَوْ قَالَ: الْمُرْتَابُ، شَكَّ هِشَامَ -
فَيَقَالُ لَهُ: مَا عَلَيْكَ بِهَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ: لَا
أَدْرِي، سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُ "قَالَ
هِشَامُ: فَلَقَدْ قَالَتْ لِي فَاطِمَةُ فَأَوْعَيْتُهُ، غَيْرَ أَنَّهَا
ذَكَرَتْ مَا يُعْلَقُ عَلَيْهِ

پڑھ رہے تھے۔ میں نے کہا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟
انہوں نے سر سے آسمان کی طرف اشارہ کیا میں نے کہا:
کوئی نشانی ہے؟ پس سر سے اثبات میں اشارہ کیا۔ وہ
فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بہت لمبی نماز پڑھی۔
حتیٰ کہ مجھے غشی آگئی اور میرے پہلو میں پانی کا مشکیزہ
تھا۔ میں نے اُسے کھول کر اپنے سر پر پانی ڈالا۔ رسول
اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ آپ
نے لوگوں کو خطبہ دیا تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی جو اُس کی
شان کے لائق ہے۔ پھر فرمایا کہ انا بعد۔ وہ فرماتی ہیں کہ
بعض انصاری عورتیں شور مچانے لگیں تو میں انہیں چپ
کرانے لگی۔ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے کہا کہ حضور ﷺ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا کہ یہ
فرمایا: کوئی چیز ایسی نہیں جو میں نے نہیں دیکھی تھی مگر اس
جگہ پر دیکھ لی، حتیٰ کہ جنت اور دوزخ بھی۔ مجھ پر وحی کی
گئی ہے کہ قبروں میں تمہاری آزمائش ہوگی دجال کے
فتنے جیسی یا اُس کے قریب۔ تم میں سے ایک کو لایا جائے
گا اور اُس سے کہا جائے گا کہ اس شخص کے بارے میں
تجربے کیا علم ہے؟ پس اگر وہ ایمان یا ایقان والا ہوگا۔ اس
میں ہشام کو شک ہے۔ تو کہے گا کہ یہ اللہ کے رسول
محمد ﷺ ہیں جو ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت لے
کر تشریف لائے۔ پس ہم ایمان لائے، دعوت قبول کی
اور ان کی پیروی اور تصدیق کی۔ اُس سے کہا جائے گا کہ
بھلائی والی نیند سو جاؤ۔ ہم خوب جانتے تھے کہ تو ان پر
ایمان رکھتا ہے اگر وہ منافق یا شک کرنے والا ہوا۔ ہشام
کو شک ہے تو کہے گا کہ مجھے علم نہیں۔ میں نے تو صرف
لوگوں کو باتیں کرتے ہوئے سنا تھا۔ میں نے عرض کی تو
ہشام نے کہا: فاطمہ نے مجھ سے فرمایا کہ میں نے اسے

یاد رکھا ہے سوائے اُس کے جو منافق پر سختی کے بارے میں انہوں نے ذکر کیا تھا۔

حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس مال یا قیدی پیش ہوئے جو آپ نے تقسیم فرماتے ہوئے کسی کو کچھ دیا اور کسی کو چھوڑ دیا۔ آپ کو یہ خبر پہنچی کہ جنہیں دیا وہ خوش نہیں ہیں پس آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی۔ پھر فرمایا: اما بعد خدا کی قسم میں نے ایک شخص کو دیا اور دوسرے کو نہ دیا حالانکہ جس کو میں نے نہیں دیا وہ مجھے اُس سے محبوب ہے جس کو مال دیا۔ میں نے اُن لوگوں کو مال دیا جن کے دلوں میں بے صبری اور خواہش دیکھی اور دوسرے لوگوں کو اُس غنا اور بھلائی پر رہنے دیتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں میں رکھی ہے اور اُن میں سے عمرو بن تغلب بھی ہے۔ خدا کی قسم، اپنے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہے۔

عروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نصف شب کے وقت باہر تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے مسجد میں نماز پڑھی تو لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ صبح لوگوں نے اسے بیان کیا تو اُن سے زیادہ افراد اکٹھا ہو گئے اور آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ لوگوں نے صبح کے وقت بیان کیا تو تیسری رات اُن سے بھی زیادہ شخص اکٹھا ہو گئے رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے اور اپنی نماز پڑھی۔ جب چوتھی رات ہوئی تو لوگ مسجد میں نہ سما سکے

923 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْبَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَارِثٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِمَالٍ - أَوْ سَبِيٍّ - فَقَسَمَهُ فَأَعْطَى رَجُلًا وَتَرَكَ رَجُلًا، فَبَلَغَهُ أَنَّ الَّذِينَ تَرَكَ عَتَبُوا، فَحَمِدَ اللَّهَ ثُمَّ أَتَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَوَاللَّهِ إِنْ لَأُعْطِيَ الرَّجُلُ، وَأَدْعُ الرَّجُلَ، وَالَّذِي أَدْعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِي أُعْطِيَ، وَلَكِنْ أُعْطِيَ أَقْوَامًا لَمَّا أَرَى فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَجِ، وَأَكِلَ أَقْوَامًا إِلَى مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْغَنَى وَالْخَيْرِ، فِيهِمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبٍ فَوَاللَّهِ مَا أَحَبُّ أَنْ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْرَجُ النَّعِيمِ تَابِعَهُ يُؤْنَسُ

924 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَزْرَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ، فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى رَجُلًا بِصَلَاتِهِ فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَعَدَّدُوا، فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ، فَصَلُّوا مَعَهُ فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَعَدَّدُوا، فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الْغَالِقَةِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلُّوا بِصَلَاتِهِ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَزَرَ الْمَسْجِدَ عَنْ أَهْلِهِ حَتَّى خَرَجَ

لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى
النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَاذْكُرُوا أَنَّمَا لَمْ يَخْلَفْ
عَلَيْكُمْ مَكَانُكُمْ، لِكَيْ تَحْمِيصُ أَنْ تُفَرِّضَ عَلَيْكُمْ،
فَتَعْبَرُوا بِهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: تَابِعَهُ يُونُسُ

حتی کہ صبح کی نماز کے لیے باہر نکلے۔ جب فجر کی
نماز پڑھ چکے تو آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف متوجہ
ہو کر تشہد پڑھا۔ پھر فرمایا: اَمَّا بَعْدُ، تمہاری موجودگی مجھ
سے چھپی نہ تھی مگر مجھے خوف ہے کہ تم پر فرض نہ کر دی
جائے اور تم اس سے دشواری میں آ جاؤ۔ اس کی یونس نے
متابعت کی ہے۔

925 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا
شُعَيْبُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ أَبِي
مُحَمَّدٍ السَّاعِدِيِّ، أَنَّهُ أَخْبَرَنَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَشِيَّةَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَتَشَهَّدَ
وَأَتَى عَلَى النَّاسِ هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ تَابِعَهُ
أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَأَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ
أَبِي مُحَمَّدٍ السَّاعِدِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، تَابِعَهُ الْعَدَنِيُّ عَنْ سُفْيَانَ
فِي أَمَّا بَعْدُ

ابو الیمان، شعب، زہری عروہ سے مروی ہے کہ
حضرت ابو محمد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں خبر دی
کہ عشاء کی نماز کے بعد رسول اللہ ﷺ کھڑے
ہوئے۔ پس تشہد پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی شایان کی جو اس
کی شان کے لائق ہے۔ پھر فرمایا: اَمَّا بَعْدُ! متابع کی اس
کی ابو معاویہ اور ابو اسامہ، ہشام، اُن کے والد ماجد، نبی
کریم ﷺ نے فرمایا: اَمَّا بَعْدُ! اور متابعت کی اس کی
اما بعد کے متعلق عدنی نے سفیان سے۔

926 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا
شُعَيْبُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ
عَنِ ابْنِ مَسْرُورٍ بْنِ مَكْرَمَةَ، قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَبَّحَهُ حِينَ تَشَهَّدَ يَقُولُ: أَمَّا
بَعْدُ تَابِعَهُ الزُّهْرِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ

ابو الیمان، شعب، زہری، علی بن حسین سے مروی
ہے کہ حضرت مسور بن مكرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:
رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے تو جب تشہد پڑھا تو میں
نے آپ کو اَمَّا بَعْدُ فرماتے ہوئے سنا۔ متابعت کی اس کی
زہری نے زہری سے۔

927 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَ:
حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنْ

عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم ﷺ منبر پر رونق افروز

925 - النظر الحديث: 7197, 7174, 6979, 6636, 2597, 1500، صحيح مسلم: 4719, 4718, 4717,

سنن ابوداؤد: 4716, 4715

926 - النظر الحديث: 3110, 3714, 3729, 3767, 5230, 5278، صحيح مسلم: 6259, 6260, 6261,

سنن ابوداؤد: 2069, 2070، سنن ابن ماجه: 1999

927 - النظر الحديث: 3800, 3628

ہوئے۔ یہ آپ کی آخری مجلس تھی۔ آپ تشریف فرما ہوئے تو دونوں شانوں پر چادر لپیٹی ہوئی تھی اور سر پر پٹی باندھ رکھی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا: اے لوگو قریب آ جاؤ۔ لوگ نزدیک ہو گئے۔ پھر فرمایا: اب بعد۔ بے شک انصار کا یہ قبیلہ گھٹے گا اور لوگوں میں اضافہ ہوگا۔ جو امت محمدیہ کے کسی کام کا بنے اور کسی کے فائدہ نقصان پر قدرت رکھتا ہو چاہیے کہ ان لوگوں کی اچھائیوں کو قبول کرے اور ان کی بُرائیوں سے درگزر کرے۔

ابن عباس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَيْئَةَ، وَكَانَ آخِرَ تَخْلُيسٍ جَلَسَهُ مُتَعَلِّقًا مِلْحَقَةً عَلَى مَنْكِبَيْهِ، قَدْ عَصَبَ رَأْسَهُ بِعَصَايَةِ دَبَقَةٍ، فَحَبَدَ اللَّهُ وَأَثَقَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي، فَقَالُوا إِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ هَذَا الْحَيَّ مِنَ الْأَنْصَارِ، يَهْلُونَ وَيَكُونُ النَّاسُ فَرَسًا وَلِيَّ شَيْئًا مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَطَاعَ أَنْ يَطُرَ فِيهِ أَحَدًا أَوْ يَنْفَعُ فِيهِ أَحَدًا، فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ

جمعہ کے دن دونوں خطبوں کے

درمیان بیٹھنا

مسدود، بشر بن مفضل، عبید اللہ، نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ دو خطبے دیا کرتے اور ان کے درمیان تشریف فرما ہوتے۔

30 - بَابُ الْقُعْدَةِ بَيْنَ

الْخُطْبَتَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

928 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفْضِلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ يَفْعَلُ بَيْنَهُمَا

خطبہ غور سے سنتا

عبداللہ اغرنے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب جمعہ کا دن ہو تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور پہلے آنے والوں کو لکھتے رہتے ہیں۔ پہلے آنے والے کی مثال اونٹ کی قربانی دینے والے کی طرح ہے۔ پھر اُس طرح جو گائے کی قربانی دے۔ پھر دنبہ، پھر مرغی،

31 - بَابُ الْإِسْتِمَاعِ إِلَى الْخُطْبَةِ

929 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُلَيْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْمَشِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ، وَمَقِلُ الْمُتَهَجِّرِ كَمَقِلِ الْإِلَى يُهْدَى بَنَدَنَةً، ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدَى بَقَرَةً

928 - النظر الحديث: 920 سنن نسائي: 1415 سنن ابن ماجه: 1103

929 - صحيح مسلم: 1982 سنن نسائي: 1384

پھر اٹھا۔ جب امام نکل آئے تو اپنا دفتر بند کر کے بندو نصیحت کو بغور سے سنتے ہیں۔

جب امام کسی کو خطبہ کے دوران آتا دیکھے تو اسے دور کعتیں پڑھنے کا حکم دے

عمر و بن دینار سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک شخص آیا اور نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے۔ فرمایا: اے فلاں! کیا تم نے نماز پڑھ لی؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا: پھر تو نماز پڑھ لو۔

جو آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو خفیف سی دور کعتیں پڑھ لے

عمر و سے مروی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک شخص جمعہ کے دن آیا اور نبی کریم ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔ فرمایا: کیا تم نے نماز پڑھ لی۔ عرض کی، نہیں۔ فرمایا کہ پھر تو دور کعتیں پڑھ لو۔

خطبہ میں رفع یدین کرنا

ثابت سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی:

ثُمَّ كَبَّشًا، ثُمَّ دَجَاجَةً، ثُمَّ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ
الْإِمَامُ طَوَّأَ وَاصْطَفَهُمْ، وَيَسْتَبْعُونَ الدَّيْكَرَ

32- بَابُ: إِذَا رَأَى الْإِمَامُ رَجُلًا جَاءَ
وَهُوَ يَخْطُبُ، أَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ

930 - حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْبَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ:
أَصَلَّيْتَ يَا فُلَانُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: ثُمَّ قَارِعْ رَكْعَتَيْنِ

33- بَابُ مَنْ جَاءَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

931 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو، سَمِعَ جَابِرًا، قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ،
فَقَالَ: أَصَلَّيْتَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: ثُمَّ فَصِّلْ رَكْعَتَيْنِ

34- بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الْخُطْبَةِ

932 - حَدَّثَنَا مُسْلَدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ، وَعَنْ
يُوسُفَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: "بَيْنَمَا النَّبِيُّ

930- انظر الحديث: 1166, 931، صحيح مسلم: 2015، سنن ابوداؤد: 1115، سنن ترمذی: 510، سنن

نسائی: 1408

931- راجع الحديث: 930، صحيح مسلم: 2017، سنن ابن ماجه: 1112

932- انظر الحديث: 6342, 6093, 3582, 1033, 1029, 1021, 1019, 1018, 1017, 1016،

1174، سنن ابوداؤد: 1015, 1014, 1013, 933

گھوڑے ہلاک ہو گئے، بکریاں ہلاک ہو گئیں، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم پر بارش برسائے۔ آپ نے دونوں مبارک ہاتھ پھیلانے اور دعا فرمائی۔

جمعہ کے دن خطبہ میں

بارش کے لیے دعا کرنا

اسحاق بن عبد اللہ بن ابوطحہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم ﷺ کے دور مبارک میں لوگ قحط کا شکار ہو گئے۔ جب نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے تو ایک دیہاتی نے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! مال برباد ہو گیا اور بچے بھوکے مر گئے، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجئے۔ آپ نے مبارک ہاتھ اٹھائے۔ ہم نے آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا نہیں دیکھا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، ہاتھ اٹھتے ہی پہاڑوں جیسے بادل آ گئے۔ آپ منبر سے نیچے تشریف بھی نہیں لائے کہ بارش کے قطرے آپ کی ریش مبارک سے ٹپکتے دیکھے، اس دن بارش برسی، اگلے دن بھی، اس سے اگلے دن بھی حتیٰ کہ اگلے جمعہ تک۔ پس وہی دیہاتی کھڑا ہوا یا کوئی دوسرا اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! مکانات منہدم ہو گئے اور مال بہہ گیا۔ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجیے پس آپ نے مبارک ہاتھ اٹھائے اور کہا: اے اللہ! ہمارے اطراف میں، ہم پر نہیں۔ پس جس جانب دست مبارک سے اشارہ فرماتے اُدھر کے بادل چھٹ جاتے حتیٰ کہ مدینہ منورہ ایک گول دائرہ سا بن گیا۔ قحط نامی نالہ ایک ماہ تک

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: هَلَكَ الْكُرَاعُ وَهَلَكَ الشَّاءُ فَأَذْغِ اللَّهُ أَنْ يَسْهِنَا، فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا

35 - بَابُ الْإِسْتِسْقَاءِ فِي

الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

933 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أَصَابَتْ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي يَوْمٍ بُجَعَتْ قَامَ أَغْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَأَذْغِ اللَّهُ لَنَا، فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا تَرَى فِي السَّمَاءِ قَرَعَةً، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا وَضَعَهَا حَتَّى تَارَ السَّحَابُ أَمْغَالَ الْجِبَالِ، ثُمَّ لَمْ يَأْزَلْ عَنْ مَنَابِرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَخَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمُطِرْنَا يَوْمَئِذٍ ذَلِكَ، وَمِنَ الْغَدِ وَبَعْدَ الْغَدِ وَالَّذِي يَلِيهِ، حَتَّى الْجُمُعَةُ الْآخِرَى، وَقَامَ ذَلِكَ الْأَغْرَابِيُّ - أَوْ قَالَ: غَيْرُهُ - فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهَلَّلْ الْبَنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ، فَأَذْغِ اللَّهُ لَنَا، فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى تَاجِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا أَنْفَرَجَتْ، وَصَارَتِ الْمَدِينَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ، وَسَالَ الْوَادِي قَنَاقَةً شَهْرًا، وَلَمْ يَجْزِ أَحَدٌ مِنَ تَاجِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْحَوْدِ

بہتا رہا اور جو بھی آتا وہ اس بارشوں کا حال بیان کرتا۔

جمعہ کے دن جب امام خطبہ

دے تو خاموش رہنا

اور جب کوئی اپنے ساتھی سے کہے کہ خاموش رہو تو اُس نے بڑی حرکت کی۔ حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ جب امام بولے تو خاموش رہے۔

یحییٰ بن یحییٰ، لیث، عقیل، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے کہو کہ چپ رہو اور امام خطبہ دے رہا ہو تو تم نے بڑی حرکت کی۔

وہ ساعت جو صرف جمعہ کے دن میں ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اس میں ایک گھڑی ہے جو بندہ مسلمان اُسے پائے اور وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا ہو تو اللہ تعالیٰ سے جو چیز طلب کرے گا وہی عطا فرمادی جائے گی اور ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ وہ مختصر گھڑی ہے۔

اگر جمعہ کی نماز میں کچھ لوگ امام سے الگ ہو جائیں تو امام اور باقی لوگوں کی نماز جائز ہے

36- بَابُ الْإِنْصَابِ يَوْمَ

الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ،

وَإِذَا قَالَ لِصَاحِبِهِ: أَنْصِتْ، فَقَدْ لَغَا وَقَالَ سَلْمَانُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ

934 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

اللَيْثُ عَنْ عَقِيلٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: أَنْصِتْ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، فَقَدْ لَغَوْتَ"

37- بَابُ السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

935 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْزَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ، وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي، يَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى شَيْئًا، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ يَقُولُهَا

38- بَابُ: إِذَا نَفَرَ النَّاسُ عَنِ الْإِمَامِ

فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ، فَصَلَاةُ الْإِمَامِ

وَمَنْ بَقِيَ جَائِزَةٌ

معاویہ بن عمرو، زائدہ، حصین، سالم بن ابوالجعد سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے تو ایک قافلہ آیا جس میں اناج سے لدے ہوئے اونٹ تھے۔ ہم اُس کی جانب بھاگے حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ صرف بارہ افراد رہ گئے تو یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیئے اور تمہیں خطبہ میں کھڑا چھوڑ گئے (پارہ ۲۸، الجمعة: ۱۱)

936 - حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: "بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَتْ عِدَّةٌ تَحْمِلُ طَعَامًا، فَالْتَفَتُوا إِلَيْهَا حَتَّى مَا بَعِيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، فَلَا كَلْتَ هَذِهِ الْآيَةُ: (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا فَلْيُضْأِ إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَلِيلًا) (الجمعة: ۱۱)"

39- بَابُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَقَبْلَهَا

جمعہ کی نماز کے بعد اور اُس سے پہلے نماز پڑھنا عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے دولت خانہ میں ظہر سے پہلے دو رکعتیں اور اس کے بعد دو رکعتیں اور مغرب کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے اور عشاء کے بعد بھی دو رکعتیں اور جمعہ کے بعد نماز نہ پڑھتے حتیٰ کہ واپس تشریف لے جاتے تو دو رکعتیں پڑھا کرتے۔

937 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ، وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ، فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ

40- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (فَإِذَا

قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ) (الجمعة: ۱۰)

ارشاد خداوندی: ترجمہ کنز الایمان: پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو (پارہ ۲۸، الجمعة: ۱۰)

سعید بن ابومریم، ابو غسان ابو حازم سے مروی ہے کہ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم میں ایک

938 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ، عَنْ

936- النظر الحديث: 4899, 2064, 2058، صحيح مسلم: 1998, 1199, 1995, 1994، سنن

ترمذی: 3311

937- النظر الحديث: 1180, 1172, 1165، سنن ابوداؤد: 1252، سنن نسائی: 1426, 872

938- النظر الحديث: 6279, 6248, 5403, 2349, 941, 939

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

عورت تھی جو نہر کے کنارے اپنے کھیت میں چتدر کاشت کرتی۔ جب جمعہ کا روز ہوتا تو وہ چتدر کی جڑوں کو اکھاڑ کر انہیں ہانڈی میں ڈالتی۔ پھر ایک مٹی جو کا آنا اُس میں ڈالتی اور چتدر کی جڑیں گویا بویوں کی طرح ہو جاتیں۔ جب ہم جمعہ کی نماز سے واپس آتے تو اُسے سلام کرتے اور وہ یہ کھانا ہمیں کھلایا کرتی اور ہم جمعہ کے دن اس کھانے کی خواہش کیا کرتے تھے۔

سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: كَانَتْ فَيْتَا امْرَأَةً تَجْعَلُ عَلَى أَرْبَعَاءٍ فِي مَرْزَعَةٍ لَهَا سَلْعًا، فَكَانَتْ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ تُلْغِ أَصُولَ السَّلْعِ، فَتَجْعَلُهُ فِي قِنْدٍ، ثُمَّ تَجْعَلُ عَلَيْهِ قَبْضَةً مِنْ شَعِيرٍ تَطْعَمُهَا، فَتَكُونُ أَصُولُ السَّلْعِ عَرَقَةً وَكُنَّا نَتَصَرَّفُ مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ، فَتُسَلِّمُ عَلَيْهَا، فَتَقْرَبُ ذَلِكَ الطَّعَامَ إِلَيْنَا، فَتَلْعَقُهُ وَكُنَّا نَحْمَلِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَطْعَامَهَا ذَلِكَ

عبداللہ بن مسلمہ، ابن ابو حازم، ان کے والد ماجد نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اُسی طرح مروی کی اور فرمایا: ہم دوپہر کو قیلولہ نہ کرتے اور نہ دوپہر کا کھانا کھاتے مگر جمعہ کی نماز کے بعد۔

939 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَارِثٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ، بِهَذَا، وَقَالَ: مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ

نماز جمعہ کے بعد قیلولہ کرنا

محمد بن عقبہ شیبانی، ابو اسحاق فزاری، حمید سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: ہم جمعہ کی نماز جلدی پڑھتے اور پھر قیلولہ کرتے۔

41- بَابُ الْقَائِلَةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

940 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا، يَقُولُ: كُنَّا نُبَكِّرُ إِلَى الْجُمُعَةِ، ثُمَّ نَقِيلُ

سعید بن ابو مریم، ابو عستان، ابو حازم سے مروی ہے کہ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھ لیتے اور پھر قیلولہ کیا کرتے تھے۔

941 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَثَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَارِثٍ، عَنْ سَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ، ثُمَّ تَكُونُ الْقَائِلَةُ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

12 - کتاب صلاۃ

الخوف

1 - باب صلاۃ الخوف

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی: (وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا، إِنْ الْكَافِرِينَ كَاثَرُوا لَكُمْ عُدُوًّا مُّبِينًا، وَإِذَا كُنْتُمْ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ، وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ، فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِنْ وَرَائِكُمْ، وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَى لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ، وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ، وَذَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً، وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرَضَى أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ، وَخَلُّوا جِلْدَكُمْ، إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا) (النساء: 102)

نماز خوف کا

بیان

نماز خوف کا بیان

ارشاد خداوندی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں کہ بعض نمازیں قصر سے پڑھو اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں ایذا دیں گے بے شک کفار تمہارے کھلے دشمن ہیں اور اے محبوب جب تم ان میں تشریف فرما ہو پھر نماز میں ان کی امامت کرو تو چاہئے کہ ان میں ایک جماعت تمہارے ساتھ ہو اور وہ اپنے ہتھیار لئے رہیں پھر جب وہ سجدے کر لیں تو ہٹ کر تم سے پیچھے ہو جائیں اور اب دوسری جماعت آئے جو اس وقت تک نماز میں شریک نہ تھی اب وہ تمہارے مقتدی ہوں اور چاہئے کہ اپنی پناہ اور اپنے ہتھیار لئے رہیں کافروں کی تمنا ہے کہ کہیں تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے اسباب سے غافل ہو جاؤ تو ایک دفعہ تم پر حمل پڑیں اور تم پر مضائقہ نہیں اگر تمہیں منہ کے سبب تکلیف ہو یا بیمار ہو کہ اپنے ہتھیار کھول رکھو اور اپنی پناہ لئے رہو بے شک اللہ نے کافروں کے لئے خواری کا عذاب تیار کر رکھا ہے (پارہ ۵، النساء: ۱۰۱-۱۰۲)

شعب کا بیان ہے کہ میں نے زہری سے پوچھا: کیا نبی کریم ﷺ نے یہ نماز پڑھی؟ فرمایا کہ سالم نے ہمیں بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد کی طرف

942 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُهُ هَلْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ يَعْنِي صَلَاةَ الْخَوْفِ - قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ تَحْيِدِ قَوَارِئِنَا الْعَدُوَّ، فَصَافَقْنَا لَهُمْ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَنَا، فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ تُصَلِّي وَأَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ، وَرَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ مَعَهُ وَتَجَدَّ تَجَدَّتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفُوا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِي لَمْ تُصَلِّ، فَجَاءُوا، فَكَرَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ رَكْعَةً وَتَجَدَّ تَجَدَّتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ، فَكَرَعَ لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَتَجَدَّ تَجَدَّتَيْنِ

جہاد کیا۔ ہم نے دشمن کے سامنے صفیں باندھ لیں تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ ایک جماعت آپ کے ساتھ کھڑی رہی اور دوسری دشمن کے مقابل۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اپنی جماعت والوں کے ساتھ رکوع کیا اور دو سجدے کیے۔ پھر وہ لوگ جماعت کی جانب چلے گئے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی تھی۔ وہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے اُن کے ساتھ ایک رکعت کا رکوع اور دو سجدے کیے۔ پھر سلام پھیر دیا۔ پس اُن میں سے ہر جماعت نے خود پڑھی اور رکوع سجدے کیے۔

2- بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ رِجَالًا وَرُكْبَانًا رَاجِلٍ قَائِمٌ

943 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوًا مِنْ قَوْلِ مُجَاهِدٍ: إِذَا اخْتَلَطُوا قِيَامًا، وَزَادَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَإِنْ كَانُوا أَكْثَرًا مِنْ ذَلِكَ، فَلْيُصَلُّوا قِيَامًا وَرُكْبَانًا

پیدل یا سوار ہو کر نماز خوف پڑھنا راجل سے پیدل مراد ہے۔

سعید بن یحییٰ بن سعید قرشی، ان کے والد ماجد، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یونہی روایت کی ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ جب لوگوں کا اختلاف ہو جائے تو کھڑے ہو کر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے یہ بھی مروی کی کہ اگر کفار کی تعداد زیادہ ہو تو کھڑے یا سوار ہو کر نماز پڑھ لی جائے۔

نماز میں ایک دوسرے کی محافظت کرنا

عبید اللہ بن عتبہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور کچھ لوگ آپ کے سامنے کھڑے

3- بَابُ يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ

944 - حَدَّثَنَا حَمِيقَةُ بْنُ هُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

ہو گئے۔ آپ نے تکبیر کہی تو انہوں نے تکبیر کہی، رکوع کیا تو ان لوگوں نے رکوع کیا، پھر سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ انہوں نے بھی سجدہ کیا۔ پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو وہ جا کھڑے ہوئے جنہوں نے سجدہ کیا اور اپنے بھائیوں کی حفاظت کی تھی اور وہ دوسری جماعت آگئی۔ پس انہوں نے آپ کے ساتھ رکوع سجدہ کیا اور سب لوگ نماز میں رہے لیکن ایک دوسرے کی محافظت بھی کرتے رہے۔

قلعوں پر حملہ اور دشمن سے مقابلہ

کرتے ہوئے نماز پڑھنا

اوزاعی نے فرمایا: جب کہ فتح کا یقین ہو۔ اگر نماز پر قدرت نہ ہو تو ہر ایک اشارے سے نماز پڑھ لے اور اگر اشارے پر بھی قدرت نہ ہو تو نماز میں تاخیر کر لیں، حتیٰ کہ لڑائی کا فیصلہ ہو یا محفوظ ہو جائیں تو دو رکعتیں پڑھ لیں۔ اگر اس پر قدرت نہ ہو تو ایک رکعت پڑھیں اور دو سجدے کر لیں۔ اگر اس پر بھی قدرت نہ ہو تو تکبیر کافی نہیں بلکہ محفوظ ہونے تک تاخیر کر لیں۔ مکحول کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: طلوع فجر کے وقت جب قلعہ تستر پر حملہ کیا گیا تو محاذ گرم ہو گیا اور نماز پڑھنے کا موقع نہ ملا۔ پس ہم نے نماز نہ پڑھی مگر سورج بلند ہو جانے کے بعد پڑھی اور ہم حضرت ابو موسیٰ کے ساتھ تھے تو ہمیں فتح ہوئی۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اُس نماز کے عوض ہمیں دنیا اپنے ساز و سامان سمیت بھی خوش نہیں کر سکتی۔

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: غزوہ خندق کے دن حضرت

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، فَكَبَّرُوا وَكَبَّرُوا مَعَهُ وَرَكَعَ وَرَكَعَ النَّاسُ مَعَهُ، ثُمَّ سَجَدُوا وَسَجَدُوا مَعَهُ ثُمَّ قَامَ لِلثَّانِيَةِ، فَقَامَ الَّذِينَ سَجَدُوا وَحَرَسُوا إِنْخَوَانَهُمْ وَأَتَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى، فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا مَعَهُ وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِي صَلَاةٍ وَلَكِنْ يَخْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

4- بَابُ الصَّلَاةِ عِنْدَ مُنَاهَضَةٍ

الْحُصُونِ وَلِقَاءِ الْعَدُوِّ

وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ: إِنْ كَانَ نَهْيًا الْفَتْحُ وَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الصَّلَاةِ صَلُّوا إِيمَاءً كُلُّ امْرِئٍ لِنَفْسِهِ، فَإِنْ لَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الْإِيمَاءِ أَخْرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى يَنْكَشِفَ الْقِتَالُ أَوْ يَأْمَنُوا، فَيُصَلُّوا رُكْعَتَيْنِ، فَإِنْ لَمْ يَقْدِرُوا صَلُّوا رُكْعَةً وَسَجَدَتَيْنِ، فَإِنْ لَمْ يَقْدِرُوا لَا يُجْزِئُهُمُ التَّكْبِيرُ، وَيُؤَخِّرُوهَا حَتَّى يَأْمَنُوا وَبِهِ قَالَ مَكْحُولٌ "وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: "حَضَرْتُ عِنْدَ مُنَاهَضَةِ حِصْنِ تَسْتَرٍ عِنْدَ إِضَاءَةِ الْفَجْرِ، وَاشْتَدَّ اشْتِعَالُ الْقِتَالِ، فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الصَّلَاةِ فَلَمْ نُصَلِّ إِلَّا بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ، فَصَلَّيْنَاهَا وَنَحْنُ مَعَ أَبِي مُوسَى فَقُتِحَ لَنَا، وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: وَمَا يَسُرُّنِي بِتِلْكَ الصَّلَاةِ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا"

945- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ الْبُخَارِيُّ، قَالَ:

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي

عمر آئے اور کفار قریش کو برا بھلا کہنے لگے اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی کہ سورج غروب ہونے کے قریب ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میں نے بھی اب تک یہ نماز نہیں پڑھی ہے۔ پس بطحان کی طرف اترے تو وضو کیا اور سورج غروب ہونے کے بعد عصر کی نماز پڑھی۔ پھر اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔

پیچھا کرنے یا ہونے کی صورت میں

سواری پر یا اشارے سے نماز پڑھنا

ولید کا بیان ہے کہ میں نے اوزاعی سے شرییل بن سمط اور ان کے ساتھیوں کی نماز کا ذکر کیا جو سواری کی پیٹھ پر پڑھی تھی۔ فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے جب کہ نکل جانے کا خوف ہو اور ولید نے نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد گرامی کو دلیل بنایا ہے کہ کوئی عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں۔

باب

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہم سے فرمایا جب کہ غزوہ احزاب سے واپس لوٹے کہ کوئی عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں۔ ہم میں سے کچھ نے کہا کہ ہم تو وہیں پہنچ کر نماز پڑھیں گے جب کہ دوسرے حضرات نے کہا کہ ہم تو یہیں پڑھیں گے کیونکہ آپ کا منشاء یہ نہیں تھا۔ نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے کسی پر بھی اعتراض نہ کیا۔

شب خون اور جنگ کے وقت تکبیر،

کُوفٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: جَاءَ عُمَرُ يَوْمَ الْحَنْدِ، فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ، وَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا صَلَّيْتُ الْعَصْرَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغِيْبَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَأَنَا وَاللَّهِ مَا صَلَّيْتُهَا بَعْدُ قَالَ: فَكُلُّ إِلَى بَطْحَانَ، فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَابَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ بَعْدَهَا

5- بَابُ صَلَاةِ الطَّالِبِ وَالْمَطْلُوبِ

رَاكِبًا وَإِمَاءً

وَقَالَ الْوَلِيدُ: ذُكِرْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ صَلَاةَ شَرِيِيلَ بْنِ السَّمِطِ وَأَصْحَابِهِ عَلَى ظَهْرِ الدَّابَّةِ، فَقَالَ: كَذَلِكَ الْأَمْرُ عِنْدَنَا إِذَا نُخِيفُ الْفَوْتُ وَاحْتَجَّ الْوَلِيدُ: يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُ الْعَصْرِ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ

000- باب

946 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ،

قَالَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ كَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا لَمَّا رَجَعَ مِنَ الْأَحْزَابِ: لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُ الْعَصْرِ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَأَذْرَكَ بَعْضُهُمُ الْعَصْرَ فِي الطَّرِيقِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا نُصَلِّي حَتَّى نَأْتِيَهَا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ نُصَلِّي، لَمْ يَزِدْ مِنَّا ذَلِكَ، فذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يُعْزِفْ وَاجِدًا مِنْهُمْ

6- بَابُ التَّكْبِيرِ وَالْغَلَسِ بِالصُّبْحِ

وَالصَّلَاةُ عِنْدَ الْإِغَارَةِ وَالْحَرْبِ

947 - حَدَّثَنَا مُسْنَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمَّادُ بْنُ

زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ وَكَاتِبِ الْمَنَافِي عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصُّبْحَ بِغُلَيْسٍ، ثُمَّ رَكِبَ فَقَالَ: "اللَّهُ أَكْبَرُ حَرَبَتْ حَمِيرُ، إِنَّا إِذَا قَوْلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ: (فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُتَذَرِّينَ) (الصفاء: 177) " فَخَرَجُوا يَسْعَوْنَ فِي السَّيِّكِ وَيَقُولُونَ: مُحَمَّدٌ وَالْحَمِيرُ - قَالَ: وَالْحَمِيرُ الْجَيْشُ - فَظَهَرَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذَّرَارِيَّ، فَصَارَتْ صَفِيَّةُ لِدُحْيَةَ الْكَلْبِيِّ، وَصَارَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا، وَجَعَلَ صَدَاقَهَا عَقَقَهَا " فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ، لِقَابِ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَنْتَ سَأَلْتَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: مَا أَمَهَرَهَا، قَالَ: أَمَهَرَهَا نَفْسَهَا، فَتَبَسَّمَ

اندھیرا، صبح اور نماز

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھ لی۔ پڑھ کر سوار ہوئے اور کہا: اللہ اکبر خیر تہا ہو گیا۔ ہم جس قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح اچھی نہیں ہوتی ہے۔ وہ نکلے اور گلیوں میں یہ کہہ رہے تھے: محمد اور فوج رملی کا بیان ہے کہ انہیں فوج۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اُن پر غلبہ پایا۔ پس لڑنے والوں کو قتل اور عورتوں بچوں کو قید کر لیا۔ چنانچہ حضرت وجیہ کلبی کے حصے میں حضرت صفیہ آئیں اور رسول اللہ ﷺ کی ہو گئیں۔ پھر آپ ﷺ نے اُن سے نکاح فرما لیا اور ان کی آزادی کو اُن کا مہر قرار دیا۔ عبدالعزیز نے ثابت سے کہا: اے ابو محمد! کیا آپ نے حضرت انس سے پوچھا کہ اُن کا مہر کیا مقرر ہوا؟ فرمایا کہ اُن کی ذات۔ اس پر وہ مسکرائے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

13- أَبْوَابُ الْعِيدَيْنِ

1- بَابُ: فِي الْعِيدَيْنِ وَالتَّجَمُّلِ فِيهِ

948 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا

شُعَيْبُ بْنُ عَمْرِو بْنِ زُهْرِيٍّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: أَخَذَ عُمَرُ جُبَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ تَبَاعُ فِي الشُّوقِ فَأَخَذَهَا فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْتَغِ هَذِهِ تَجَمُّلُ بِهَا لِلْعِيدِ وَالْوُفُودِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسٌ مَنْ لَا خِلَاقَ لَهُ فَلَبِثَ عُمَرُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَلْبَسَ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةٍ دِيْبَاجٍ فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ قُلْتَ: إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسٌ مَنْ لَا خِلَاقَ لَهُ وَأَرْسَلْتَ إِلَيَّ بِهَذِهِ الْجُبَّةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَبِيعُهَا أَوْ تُصِيبُ بِهَا حَاجَتَكَ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

عیدین کا بیان

عیدین اور اُن میں خوشی کے اظہار کا حکم

سالم بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ریشمی جُبَّہ لیا اور اُسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ اسے خرید لیجیے اور اسے عید اور وفود کی آمد کے وقت پہنا کیجیے رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا: یہ اُن لوگوں کا لباس ہے جن کا آخرت میں حصہ نہ ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ٹھہرے رہے جب تک کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے انھیں ایک ریشمی جُبَّہ بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے تو فرمایا تھا کہ یہ اُن کا لباس ہے جن کا آخرت میں حصہ نہ ہو اور پھر یہ جُبَّہ میرے لیے بھیج دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا: اسے فروخت کر کے اپنی ضرورت پوری کر لو۔

فائدہ: عید عود سے بنا، بمعنی لوٹنا، چونکہ یہ خوشی کا دن ہے اس لیے نیک فالی کے لیے اسے عید کہا گیا یعنی بار بار لوٹنے والی، اب ہر خوشی کے اجتماع کو عید کہہ دیتے ہیں جیسے عید میلاد، عید معراج، ایک شاعر کہتا ہے۔ شعر

عَيْنِدُ وَعَيْنِدُ وَعَيْنِدُ صِرْنِ مُجْتَمِعًا وَجْهَ الْحَبِيبِ يَوْمَ الْعِيدِ وَالْجَمْعِ

قرآن شریف میں ہے "تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا" نماز عید واجب ہے عید الفطر عبادات رمضان کی توفیق ملنے کے شکریے کی ہے، رب تعالیٰ فرماتا ہے: "وَلِتُكْمِلُوا اللَّهُ عَلَى مَا هَدَاكُمْ" اور بقر عید حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام کی کامیابی کے شکریہ میں۔ ابن حبان وغیرہ میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲ھ میں جب کہ شعبان میں روزہ رمضان فرض ہوئے، پہلے نماز عید پڑھی، پھر بقر عید۔ نماز عید کے شرائط جمعہ کے سے ہیں، ہاں خطبہ جمعہ

شرط ہے اور خطبہ عید سنت، خطبہ جمعہ نماز سے پہلے ہے اور خطبہ عید نماز کے بعد۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر بھی نہ چھوڑی، بقرعید حج میں چھوڑی کیونکہ حاجی پر نماز بقرعید نہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۶۵۲)

2- بَابُ الْحِرَابِ وَاللَّدِّي يَوْمَ الْعِيدِ

949 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِمْرَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَسَدِيَّ، حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ يُغْنِيَانِ بُعَاثَهُ، فَأُطْطَجَعَ عَلَى الْفَرَّاشِ وَحَوْلَ وَجْهِهِ، وَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ، فَاتَّعَرَّبَنِي وَقَالَ: مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: دَعْنَهَا، فَلَمَّا غَقَلَ عَمَزُهَا فَخَرَجْنَا.

عید کے روز برچھیاں اور ڈھالیں غروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس دو بچیاں جنگ بعاث کے ترانے گا رہی تھیں۔ آپ بستر پر آرام فرما ہوئے اور رخ پھیر لیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور انہوں نے مجھے ڈانٹا اور فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس شیطانی کام رسول اللہ ﷺ نے اُن کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اسے رہنے دو۔ جب توجہ نہ رہی تو میں نے لڑکیوں کو چلے جانے کا اشارہ کیا۔

وہ حبشیوں کی عید کا دن تھا جو ڈھالوں اور برچھیوں سے کھیلتے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا یا آپ نے خود فرمایا: تم دیکھنا چاہتی ہو؟ عرض کی، ہاں۔ آپ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا اور میرا رخسار آپ کے رخسار پر تھا اور آپ فرماتے: اے نبی ارفدہ! اور دکھاؤ۔ حتیٰ کہ مجھے اکتاہٹ ہونے لگی تو مجھ سے فرمایا: بس عرض کی، ہاں۔ فرمایا: تو جاؤ۔

950 - وَكَانَ يَوْمَ عِيدِهِ يَلْعَبُ الشُّودَانُ بِاللَّدِّي وَالْحِرَابِ، فَأَمَّا سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّمَا قَالَ: تَشْتَبِهَن تَنْظِيرِينَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَأَقَامَنِي وَرَاءَهُ، فَخَذَنِي عَلَى خَدَيْهِ، وَهُوَ يَقُولُ: كُونَكُم يَاتِنِي أَرْفِدَةٌ حَتَّى إِذَا مِلْتُ، قَالَ: حَسْبُكَ، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاتَّعَبَنِي.

3- بَابُ سُنَّةِ الْعِيدَيْنِ

لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ

951 - حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

مسلمانوں کے لیے

عید کی سنتیں

شعبی سے مروی ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ

949- انظر الحديث: 3931, 3530, 2907, 987, 952، صحيح مسلم: 2062

950- راجع الحديث: 949, 454

951- انظر الحديث: 6673, 5563, 5560, 5557, 5556, 5545, 983, 976, 968, 965, 955

فائدہ: اضحیہ خصوصاً سے بنا، بمعنی دن چڑھنا اسی لیے نماز چاشت کو صبحی کہا جاتا ہے، چونکہ قربانی بقرعید کے دن شہروں میں قریباً دو پہر ہی کو ہوتی ہے اس لیے اسے اضحیہ کہتے ہیں۔ اس کی جمع اضاحی بھی ہے اور ضحایا بھی۔ قربانی صرف بقرعید کے دنوں میں بہ نیت عبادت جانور ذبح کرنے کا نام ہے حج کے ذبیحہ خواہ ہدی ہو یا قرآن و تمتع کا خون یا حج کے جرموں کا کفارہ ان میں سے کوئی قربانی نہیں کیونکہ حاجی مسافر ہوتے ہیں اور مسافر پر قربانی نہیں اسی لیے ان ذبیحوں کے نام ہی علیحدہ ہیں: دم قرآن، دم تمتع، دم جنایت، ہدی وغیرہ، شریعت میں انہیں اضحیہ کہیں نہیں کہا گیا، نیز وہ تمام جانور صرف حرم شریف میں ہی ذبح ہو سکتے ہیں، اور قربانی ہر جگہ حنیفوں کے نزدیک ہر مسلمان آزاد، مالدار، مقیم پر قربانی واجب ہے، بعض اماموں کے ہاں سنت مؤکدہ ہے، امام صاحب کے ہاں غنی پر واجب ہے، فقیر پر سنت، مگر مذہب حنفی نہایت قوی ہے کیونکہ رب تعالیٰ نے فرمایا: **فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ** یعنی آپ نماز پڑھیں اور قربانی کریں۔ انحر صیغہ امر ہے جو وجوب کے لیے آتا ہے، نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ہمیشہ قربانی کی، نیز قربانی نہ کرنے والوں پر سخت ناراضی کا اظہار فرمایا۔ لہذا حق یہ ہے کہ قربانی واجب ہے، اس زمانہ کے بعض بے دین ہندو نواز مسلمان ہزار حیلہ بہانوں سے پاکستان میں قربانی روکنا چاہتے ہیں کبھی کہتے ہیں قربانی صرف مکہ میں ہے، حالانکہ رب نے فرمایا: **"فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ"** نماز مکہ سے خاص نہیں تو قربانی مکہ معظمہ سے خاص کیوں ہوگی، کبھی کہتے ہیں کہ اس میں قوم کا پیسہ بہت برباد ہوتا ہے یہ رقم کالجوں، اسکولوں پر خرچ کی جائے، یعنی سینما، شادی بیاہ کی حرام رسوم، پان سگریٹ کے شوق قوم کو برباد نہیں کرتے قربانی کرتی ہے۔ بہت ممکن ہے کہ یہ بے دین آئندہ اسی بہانہ سے حج بھی بند کرنے لگیں گے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ بھارت کی حکومت گائے کی قربانی بند کر چکی ہے۔ اب اس کا منشاء یہ ہے کہ اصل قربانی جو شعار اسلامی ہے ختم کر دیا جائے، پھر نماز و اذان بند کرنے کی باری آئے گی مگر اپنی بدنامی کے خوف سے اس نے یہ مسئلہ اپنے زرخید پٹھوؤں کے ذریعہ پاکستان میں اٹھوایا تاکہ اگر یہاں بند ہو جائے تو وہاں آسانی سے بند ہو سکے مگر ان شاء اللہ تعالیٰ دین مصطفویٰ چراغ ہمیشہ روشن رہے گا۔ دیکھو مردان کی کوشش سے خطبہ عید نماز سے پہلے نہ ہو سکا۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۶۷۹)

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:
حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور میرے پاس
انصار کی دو بچیاں گارہی تھیں وہ جو انصار نے جنگ بُعاث
میں بہادری دکھائی تھی۔ وہ فرماتی ہیں کہ یہ گانے والی نہ
تھیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول
اللہ ﷺ کے گھر میں شیطانی باجہ اور یہ عید کے روز کا
واقعہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔

عید الفطر کو جانے سے

پہلے کھانا

محمد بن عبد الرحیم، سعید بن سلیمان، ہشیم، عبید اللہ
بن ابو بکر بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:
عید الفطر کے دن رسول اللہ ﷺ اُس وقت تک عید گاہ
کو تشریف نہ لے جاتے جب تک چند کھجوریں تناول نہ
فرمالیتے۔ مرتبی بن رجاء عبید اللہ بن ابو بکر، حضرت انس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے
کہ آپ طاق عدد میں تناول فرمایا کرتے۔

قربانی کے دن کھانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو نماز عید پہلے
قربانی کر لے وہ دوبارہ کرے۔ ایک شخص نے کھڑے
ہو کر عرض کی کہ اس دن گوشت کی رغبت ہوتی ہے اور

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ
وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْأَنْصَارِ تَقْلِيَانِ
بِمَا تَقَاوَلَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ، قَالَتْ: وَلَيْسَتْ
بِمُعْتَبَرَتَيْنِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمَرَ أَمِيرُ الشَّيْطَانِ فِي
بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ فِي
يَوْمِ عِيدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهَذَا عِيدُنَا

4- بَابُ الْأَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ

قَبْلَ الْخُرُوجِ

953- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا
سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ:
أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمْرَاتٍ وَقَالَ مُرْجَأُ
بْنِ رَجَاءٍ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَأْكُلُهُنَّ وَثَرًا

5- بَابُ الْأَكْلِ يَوْمَ النَّحْرِ

954- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْبٍ، عَنْ
أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ
ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَعِدْ، فَعَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: هَذَا

953- سنن ابن ماجه: 1755

954- انظر الحديث: 5561, 5549, 5546, 984، صحيح مسلم: 5052, 5054, 5054، سنن

نسائي: 4400, 4408، سنن ابن ماجه: 3151

اپنے پڑوسیوں کا ذکر کیا۔ نبی کریم ﷺ نے اُس کی تصدیق فرمائی۔ عرض کی کہ میرے پاس بھیڑ کا ایک سالہ بچہ ہے جو مجھے گوشت والی دو بکریوں سے محبوب ہے۔ پس نبی کریم ﷺ نے اُس کی رخصت عطا فرمادی۔ مجھے علم نہیں کہ یہ رخصت دوسروں کے لیے بھی ہے یا نہیں۔

شعبی سے مروی ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے عید الاضحیٰ کے دن نماز کے بعد خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہماری طرح قربانی کی، اُس کی قربانی صحیح ہوگئی اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ نماز سے پہلے ہے لہذا اُس کی قربانی نہیں ہوئی۔ حضرت براء کے ماموں جان حضرت ابو بردہ بن نیار نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اپنی بکری نماز سے پہلے ذبح کر لی، یہ سوچتے ہوئے کہ دن کھانے پینے کا ہے اور میں نے چاہا کہ میری بکری پہلی ہو جو گھر میں ذبح کی جائے لہذا میں نے اپنی بکری ذبح کی اور نماز کے لیے حاضر ہونے سے پہلے اُسے کھا بھی لیا۔ فرمایا کہ تمہاری بکری گوشت کھانے کے لیے ہوئی۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے پاس ایک سالہ بھیڑ کا بچہ ہے جو مجھے دو بکریوں سے محبوب ہے کیا وہ مجھے کفایت کر جائے گا؟ فرمایا: ہاں اور تمہارے بعد کسی کو کفایت نہیں کرے گا۔

بغیر منبر کے عید گاہ کی
طرف جانا

يَوْمَ يُشْفَعُنِي فِيهِ اللَّحْمُ، وَذَكَرَ مِنْ جِذَائِهِ، فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَهُ قَالَ: وَعِنْدِي جَذَعَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاةٍ لَحْمٍ، فَزَعَصَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَا أَكْثَرُ أَهْلَ الرُّحَصَةِ مَنْ سِوَاهُ أَهْمٌ لَا

955 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَذْهُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تَخَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَضْحَى بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَالَ: مَنْ صَلَّى صَلَاتِنَا، وَتَسَكَ نُسْكُنَا، فَقَدْ أَصَابَ النُّسْكَ، وَمَنْ تَسَكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَا نُسْكَ لَهُ، فَقَالَ أَبُو بَرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ خَالَ الْبَرَاءِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنِّي تَسَكْتُ شَاةٍ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَعَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَأَحْبَبْتُ أَنْ تَكُونَ شَاةٍ أَوَّلَ مَا يُذْبَحُ فِي بَيْتِي، فَلَمْ تَكُنْ شَاةٍ وَتَغْلِيْتُ قَبْلَ أَنْ آتِيَ الصَّلَاةَ قَالَ: شَاةُكَ شَاةُ لَحْمٍ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّا عِنْدَكَ عَنَاقًا لَنَا جَذَعَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاةٍ لَحْمٍ أَفْتَجِرِي عَلَيَّ؟ قَالَ: نَعَمْ وَلَنْ تَجِرِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ

6- بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى
الْمُصَلَّى بِغَيْرِ مَنْبَرٍ

956 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عِيَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَرِجٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَحْضَى إِلَى الْمُصَلَّى، فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَتَنَاهَاهُ الصَّلَاةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلَى صُفُوفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوصِيهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ، فَإِنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْضًا قِطْعَةً أَوْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ أَمَرَ بِهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَلَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى خَرَجْتُ مَعَ مَرْوَانَ - وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ - فِي أَحْضَى أَوْ فِطْرِ، فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمُصَلَّى إِذَا مِنْبَرٌ بَعْدَهُ كَوِيزُ بْنُ الصَّلْبِ، فَإِذَا مَرْوَانُ يُرِيدُ أَنْ يَزِيغِيَهُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ، فَجِئْتُ بِقَوْيِهِ، فَجِئْتُ، فَأَزْتَفَعَ، فَخَطَبَ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَقُلْتُ لَهُ: غَيَّرْتُمْ وَاللَّهِ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: قَدْ ذَهَبَ مَا تَعْلَمُ، فَقُلْتُ: مَا أَغْلَمَ وَاللَّهِ غَيَّرْتَ مَا لَا أَغْلَمُ، فَقَالَ: إِنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُونُوا يَجْلِسُونَ لَنَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَجَعَلْنَاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ

عیاض بن عبد اللہ بن ابی سرح سے مروی ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ تشریف لے جاتے تو اولاً یہ کام ہوتا کہ نماز پڑھنے کے بعد لوگوں کے سامنے جلوہ افروز ہوتے اور لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے۔ آپ انہیں وعظ و نصیحت فرماتے اور حکم فرماتے۔ اگر کوئی لشکر بھیجنا یا حکم جاری کرنا ہوتا تو اُس کا حکم فرماتے۔ پھر واپس تشریف لاتے۔ حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ مسلمانوں کا ہمیشہ اسی پر عمل رہا حتیٰ کہ میں عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے لیے مردان کے ساتھ نکلا جو مدینہ منورہ کا حاکم تھا۔ جب ہم عید گاہ میں آئے تو اُس کے لیے کثیر بن صلت نے منبر بنا رکھا تھا۔ جب مردان نے اُس پر چڑھنا چاہا تو میں نے اس کا کپڑا پکڑ کر کھینچا۔ وہ مجھ سے چمڑا کر چڑھ گیا اور نماز سے پہلے خطبہ دیا۔ میں نے اُس سے کہا کہ تم نے سنت کو بدل دیا، خدا کی قسم۔ اُس نے کہا: اے ابوسعید! جو آپ کو معلوم ہے وہ بات چلی گئی۔ میں نے کہا کہ خدا کی قسم، مجھے جو معلوم ہے وہ اُس سے بہتر ہے جو مجھے نہیں معلوم۔ اُس نے کہا کہ لوگ نماز کے بعد ہمارے لیے نہیں بیٹھتے لہذا میں نے اسے نماز سے پہلے کر دیا۔

عید کے لیے پیدل اور سوار ہو کر

جانا اور وہ بغیر اذان و

اقامت کے ہے

ابراہیم بن منذر حوامی، انس بن عیاض، عبد اللہ،

7- بَابُ الْمَشْيِ وَالرُّكُوبِ إِلَى

الْعِيدِ وَالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ

957 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ:

نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں نماز پڑھا کرتے۔ پھر نماز کے بعد خطبہ ارشاد فرماتے۔

حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ كَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ، ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدَ الصَّلَاةِ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا، کہا کہ ہمیں ہشام نے بتایا کہ ابن جریج نے انہیں بتایا، انہوں نے کہا کہ مجھے عطاء بن ابی رباح نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ آپ کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن عید گاہ تشریف لے گئے تو پہلے نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا۔

958 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ، فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

اور مجھے بتایا کہ حضرت ابن عباس نے ایک شخص کو حضرت ابن زبیر کے پاس بھیجا جب کہ ابھی اُن کے لیے بیعت لی جا رہی تھی کہ عید الفطر کے لیے اذان نہیں دی جاتی اور خطبہ نماز کے بعد ہے۔

959 - قَالَ: وَأَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي أَوَّلِ مَا بُوِيعَ لَهُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُؤَدِّنُ بِالصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ، إِنَّمَا الْخُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلَاةِ

اور مجھے عطاء نے حضرت ابن عباس اور حضرت جابر بن عبداللہ کے حوالے سے بتایا کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے لیے اذان نہیں دی جاتی۔

960 - وَأَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَا: لَمْ يَكُنْ يُؤَدِّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْأَضْحَى

حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے تو آغاز نماز سے فرمایا۔ پھر اس کے بعد لوگوں کو خطبہ دیا۔ جب نبی کریم ﷺ فارغ ہوئے تو عورتوں کی جانب تشریف لائے اور حضرت بلال کے ہاتھ کا سہارا لیا ہوا تھا اور حضرت بلال نے اپنا کپڑا پھیلا رکھا تھا جس میں عورتیں صدقہ ڈالتی تھیں۔ میں

961 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ بَعْدَ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ، فَأَتَى النِّسَاءَ، فَذَكَرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ بِلَالٍ، وَبِلَالٌ بِأَسْطِ ثَوْبِهِ يُلْقِي فِيهِ النِّسَاءُ صَدَقَةً، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَكْرَى حَقًّا عَلَى

958- النظر الحديث: 978, 961، صحيح مسلم: 2044، سنن ابو داؤد: 1141

960- راجع الحديث: 959

961- راجع الحديث: 958

نے عطاء سے کہا کہ کیا آپ کے نزدیک اب بھی یہ امام کے لیے لازم ہے کہ فراغت کے بعد عورتوں کے پاس جائے اور انہیں نصیحت کرے؟ فرمایا کہ یہ اُن کے لیے ضروری ہے لیکن نجانے انہیں کیا ہوا کہ ایسا نہیں کرتے۔

خطبہ نماز عید کے بعد ہے

طاؤس سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نماز عید میں رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ حاضر ہوا۔ سب ہی خطبہ سے پہلے نماز پڑھا کرتے تھے۔

یعقوب بن ابراہیم، ابواسامہ، عبید اللہ، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نماز عیدین خطبہ سے پہلے پڑھا کرتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عید الفطر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ اُن سے پہلے یا بعد کوئی نماز نہیں پڑھی۔ پھر عورتوں کی طرف تشریف لائے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال تھے تو انہیں صدقہ کا حکم دیا۔ پس وہ ڈالنے لگیں کوئی اپنی بالی اور کوئی اپنا ہار۔

الإمام الآن: أن يأتي النساء فيذكرهن حين يفرغ، قال: إن ذلك لحقّ عندهم ومالههم أن لا يفعلوا

8- بَابُ الْخُطْبَةِ بَعْدَ الْعِيدِ

962 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، فَكُلُّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

963 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ ثَابِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

964 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْفِطْرِ رَكَعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا، ثُمَّ أَكَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ، فَأَمَرَهُنَّ بِالْضَّرَقَةِ، فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ ثُلِي الْمَرْأَةِ خُرْصَهَا وَيَسْخَايَهَا

962- راجع الحدیث: 98، صحیح مسلم: 2041، سنن ابو داؤد: 1147، سنن ابن ماجہ: 2174

963- راجع الحدیث: 958، صحیح مسلم: 2049، سنن ترمذی: 531، سنن ابن ماجہ: 1276

964- انظر الحدیث: 98، صحیح مسلم: 2054، سنن ابو داؤد: 1159، سنن ترمذی: 537، سنن نسائی: 1586، سنن

965- حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ:

حَدَّثَنَا زُبَيْدُ بْنُ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، عَنْ الزَّوَادِ بْنِ عَارِبٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ أَوَّلَ مَا تَبَدُّأُ فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ تَصَلِّيَ، ثُمَّ تَزَجَّعَ فَتَنَحَّرَ، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ تَحَرَّ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا هُوَ لِحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ، لَيْسَ مِنَ النَّسِكَ فِي شَيْءٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو بَرْدَةَ بْنُ بَيَّارٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ تَصَلِّيَ وَعِنْدِي جَدْعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ، فَقَالَ: اجْعَلْهُ مَكَانَهُ وَلَنْ تُؤْفَى أَوْ تَهْجِرَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس دن جس چیز کے ساتھ ہم سب سے پہلے آغاز کرتے ہیں وہ یہی ہے کہ ہم نماز پڑھتے ہیں۔ پھر واپس جا کر قربانی کرتے ہیں جس نے اس طرح کیا اُس نے ہمارے طریقے کو پایا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ صرف گوشت ہے جو اپنے اہل و عیال کے لیے تیار کیا۔ قربانی کا اس میں کوئی حصہ نہیں۔ انصار میں سے ایک شخص نے عرض کی جس کو ابو بردہ بن نیاز کہا جاتا تھا: یا رسول اللہ! میں ذبح کر بیٹھا اور میرے پاس ایک سالہ بھیڑ کا بچہ ہے جو دو سالہ سے بہتر ہے۔ فرمایا کہ اُس کی جگہ کر لو اور تمہارے بعد اور کسی کے لیے کافی یا جائز نہیں۔

9- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ حَمْلِ

السِّلَاحِ فِي الْعِيدِ وَالْحَرَمِ

وَقَالَ الْحَسَنُ: نُهُوا أَنْ يَحْمِلُوا السِّلَاحَ يَوْمَ

عِيدٍ إِلَّا أَنْ يَخَافُوا عَدُوًّا

966- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى أَبُو الشَّكَنِ،

قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوْقَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ حِينَ أَصَابَهُ سِنَانُ الرُّمَحِ فِي الْأَخْصِ قَدَمِهِ، فَلَزِقَتْ قَدَمُهُ بِالرَّكَابِ، فَكَرَّ عَنْهَا، فَكَرَّ عَنْهَا وَذَلِكَ يَوْمَئِذٍ، فَبَلَغَ الْحَجَّاجُ لِحْمًا يَعُودُهُ، فَقَالَ الْحَجَّاجُ: لَوْ نَعْلَمُ مَنْ أَصَابَكَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَنْتَ أَصَبْتَنِي، قَالَ: وَكَيْفَ؟ قَالَ: حَمَلْتَ السِّلَاحَ فِي يَوْمٍ لَمْ

عید گاہ اور حرم میں ہتھیار

لے جانا مکروہ ہے

حسن بصری نے فرمایا کہ عید کے دن ہتھیار لے جانے سے منع فرمایا گیا ہے مگر جب کہ دشمن کا خوف ہو۔

سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا جب کہ اُن کے تلوے میں نیزے کی نوک چبھی۔ اُن کا پیر رکاب سے جڑ گیا تو میں نے اتر کر الگ کیا تھا اور یہ منیٰ میں ہوا۔ حجاج کو جب یہ اطلاع ہوئی تو عیادت کے لیے آیا۔ حجاج نے کہا: کاش! ہمیں علم ہوتا کہ آپ کو یہ ازیت کس نے پہنچائی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ نے پہنچائی ہے۔ اُس نے کہا: کیسے؟ فرمایا کہ آپ نے ایسے

965- راجع الحديث: 951

966- انظر الحديث: 967

دن ہتھیار اٹھائے جس میں اٹھائے نہیں جاتے اور حرم میں ہتھیار لے گئے جب کہ حرم میں ہتھیار نہیں لئے جاتے۔

يَكُنْ يَحْتَمِلُ فِيهِ، وَأَدْخَلْتَ السِّلَاحَ الْحَرَمَ وَلَمْ يَكُنِ السِّلَاحُ يَدْخُلُ الْحَرَمَ

سعید بن عمرو سے مروی ہے کہ حجاج حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں اُن کے پاس تھا۔ اُس نے کہا: کیا حال ہے؟ فرمایا: اچھا ہے۔ کہا کہ آپ کو کس نے ازیت پہنچائی؟ فرمایا کہ اُس نے پہنچائی جس نے ایسے روز ہتھیار اٹھانے کا حکم دیا جس روز اٹھانا جائز نہیں یعنی حجاج نے۔

967 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَعِيدٍ بْنِ الْعَاصِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: دَخَلَ الْحَجَّاجُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ: كَيْفَ هُوَ؟ فَقَالَ: صَالِحٌ فَقَالَ: مَنْ أَصَابَكَ؟ قَالَ: أَصَابَنِي مَنْ أَمَرَ بِحَمْلِ السِّلَاحِ فِي يَوْمٍ لَا يَحِلُّ فِيهِ حَمْلُهُ يَعْنِي الْحَجَّاجَ

نماز عید کے لیے جلدی کرنا

عبداللہ بن بسر نے فرمایا کہ ہم اس وقت فارغ ہو جایا کرتے یعنی اُس وقت جب تسبیح پڑھتے۔

10 - بَابُ التَّكْبِيرِ إِلَى الْعِيدِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُشَيْرٍ: إِنْ كُنَّا قَرَعْنَا فِي هَذِهِ السَّاعَةِ وَذَلِكَ حِينَ التَّسْبِيحِ

حضرت براء عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قربانی کے دن نبی کریم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا تو فرمایا: اس دن جس کام سے ہم آغاز کریں یہی ہے کہ ہم نماز پڑھیں پھر واپس جا کر قربانی کریں جس نے اسی طرح کیا اُس نے ہمارے طریقے کو پالیا اور جس نے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کر لی تو وہ صرف گوشت ہے جو اپنے اہل و عیال کے لیے جلدی کی اس کا قربانی سے کوئی واسطہ نہیں۔ پس میرے ماموں جان حضرت ابو بردہ بن نیاز نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کر لی اور میرے پاس ایک سالہ بچہ ہے جو دو سالہ سے بہتر ہے۔ فرمایا کہ اُس کی جگہ کر لو یا فرمایا کہ اُسے ذبح کر لو اور تمہارے بعد ایک سالہ کسی اور کو کافی نہ ہوگا۔

968 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ، قَالَ: إِنْ أَوَّلَ مَا تَبَدَّأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ، فَتَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُلتَنَا، وَمَنْ دَخَلَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ، فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ عَجَلَةٌ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النَّسِكِ فِي شَيْءٍ، فَقَامَ خَالِي أَبُو بَرَّةَ بْنُ بَيَّارٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَكَاذِمَتْكَ قَبْلَ أَنْ أَصَلِّيَ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِلَّةٍ قَالَ: "اجْعَلْهَا مَكَاتَهَا - أَوْ قَالَ: ادْمِثْهَا - وَلَنْ تَجْزِيَ جَذَعَةٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ"

11- بَابُ فَضْلِ الْعَمَلِ

فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "وَأَذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ: أَيَّامُ الْعَشْرِ، وَالْأَيَّامُ الْمَعْدُودَاتِ: أَيَّامُ التَّشْرِيقِ" وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ: يَخْرُجَانِ إِلَى السُّوقِ فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ يُكَبِّرَانِ وَيُكَبِّرُ النَّاسُ بِتَكْبِيرِهِمَا وَكَبَّرَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ خَلْفَ الثَّاقِلَةِ

969 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزْرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَا الْعَمَلُ فِي أَيَّامٍ أَفْضَلَ مِنْهَا فِي هَذِهِ قَالُوا: وَلَا الْجِهَادُ قَالَ: وَلَا الْجِهَادُ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ يُحَاطِرُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ

12- بَابُ التَّكْبِيرِ أَيَّامَ مِنَى

وَإِذَا غَدَا إِلَى عَرَفَةَ

وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُكَبِّرُ فِي قُبَيْلَةِ مِثْلَى فَيَسْمَعُهُ أَهْلُ الْمَسْجِدِ فَيُكَبِّرُونَ وَيُكَبِّرُ أَهْلُ الْأَسْوَاقِ حَتَّى تَرْتَجَّ مِنَى تَكْبِيرًا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُكَبِّرُ بِمِثْلِ بِلَاقِ الْأَيَّامِ وَخَلْفَ الصَّلَوَاتِ وَعَلَى فَرَاشِهِ وَفِي قُسْطَاطِهِ وَمَجْلِسِهِ وَمَنْشَأَةِ بِلَاقِ الْأَيَّامِ جَمِيعًا وَكَانَتْ مَيْمُونَةُ: تُكَبِّرُ يَوْمَ النَّحْرِ وَكُنَّ النِّسَاءُ يُكَبِّرْنَ خَلْفَ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَيَالِي التَّشْرِيقِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ

ایام میں تشریق کے

عمل کی فضیلت

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ایام العشر اور ایام المعنودات سے مراد ایام تشریق ہیں۔ حضرت ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہ ان دس روز بازار کی طرف تکبیر کہتے ہوئے جاتے تھے تاکہ ان سے سن کر لوگ تکبیر کہیں اور محمد بن علی نوافل کے بعد بھی تکبیر کہتے۔

محمد بن عروہ، شعبہ، سلیمان، مسلم بطین، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی عمل ایسا نہیں جو ان دنوں کے عمل سے افضل ہو۔ لوگوں نے عرض کی: جہاد بھی؟ فرمایا کہ جہاد بھی سوائے اس کے جو اپنی جان اور اپنے مال کو خطرے میں ڈال کر نکلا اور کچھ لے کر واپس نہیں لوٹا۔

منیٰ کے دنوں میں تکبیر کہنا اور جب اگلے

دن عرفات کو جائے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے خیمے میں ہی تکبیر کہتے جس کو سن کر مسجد والے تکبیر کہتے اور بازار والے تکبیر کہتے حتیٰ کہ منیٰ تکبیر کی آواز سے گونج اٹھتا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان دنوں میں منیٰ میں تکبیر کہتے اور نمازوں کے بعد اور اپنے بستر پر نیز اپنے خیمے، مجلس اور راستے میں اور ان سب دنوں میں اور عورتیں ابان عثمان اور عمر بن عبدالعزیز کے پیچھے ایام تشریق کی راتوں میں مسجد میں مردوں کے ساتھ تکبیر کہا

کرتیں۔

محمد بن ابوبکر ثقفی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا اور ہم منیٰ سے عرفات کی طرف جا رہے تھے کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ تلبیہ کیسے کہا کرتے تھے؟ فرمایا کہ اگر کوئی تلبیہ کہتا تو اس پر کوئی منع نہ کرتا اور اگر کوئی تکبیر کہتا تو اس پر بھی کوئی منع نہیں کرتا تھا۔

حفصہ سے مروی ہے کہ حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہمیں حکم ہوتا کہ ہم عید کے دن نکلیں، حتیٰ کہ کنواری لڑکیاں اپنے پردے میں اور حیض والیاں بھی نکلتیں اور ہم لوگوں کے پیچھے رہتیں پس اُن کی تکبیر کے ساتھ تکبیر کہتیں اور اُن کی دعا کے ساتھ دعا کرتیں، اس دن کی برکت اور پاکی حاصل کرنے کی اُمید پر۔

عید کی نماز برچھی کی

آڑ میں پڑھنا

محمد بن بشار، عبد الوہاب، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے آگے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو برچھی نصب کر دی جاتی۔ پھر آپ ﷺ نماز ادا فرماتے۔

عید کے دن امام کے سامنے

نیزہ اور برچھی لے جانا

970 - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْقَلْبِيُّ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَنَحْنُ غَاجِيَانِ مِنْ مَكَّةَ إِلَى عَرَقاتٍ عَنِ الثَّلَبِيَّةِ، كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَانَ يُلْهِى الْمَلْبَى، لَا يُتَكَبَّرُ عَلَيْهِ، وَيُكَبَّرُ الْكَبِيرُ، فَلَا يُتَكَبَّرُ عَلَيْهِ

971 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: كُنَّا نَوْمَرُ أَنْ نَخْرُجَ يَوْمَ الْعِيدِ حَتَّى نَخْرُجَ الْبَكْرُ مِنْ جَنْدِهَا، حَتَّى نَخْرُجَ الْحَيْضُ، فَيَكُنْ خَلْفَ النَّاسِ، فَيَكَبِّرُونَ بِتَكْبِيرِهِمْ، وَيَدْعُونَ بِدُعَائِهِمْ يَرْجُونَ بَرَكَةَ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَظَهَرَتْهُ

13- بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى

الْحَرْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ

972 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ تُرَكِّزُ الْحَرْبَةَ قُدَّامَهُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ، ثُمَّ يُصَلِّي

14- بَابُ حَمْلِ الْعَنْزَةِ أَوْ الْحَرْبَةِ بَيْنَ

يَدَيِ الْإِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ

970- النظر الحديث: 1659، صحيح مسلم: 3086، 3085، سنن نسائي: 3001، 3000، سنن ابن ماجه: 3008

971- النظر الحديث: 324، صحيح مسلم: 2052، سنن ابوداؤد: 1138

972- النظر الحديث: 494

ابراہیم بن منذر، ولید، ابو عمرو اوزاعی، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ صبح کے وقت عید گاہ تشریف لے جاتے اور آپ کے آگے نیزہ اٹھایا ہوا ہوتا جو عید گاہ میں آپ کے آگے گاڑ دیا جاتا پس آپ اُس کی جانب نماز ادا فرماتے۔

عورتوں اور حیض والیوں کا

عید گاہ کی جانب جانا

محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہمیں حکم ہوتا کہ جوان اور پردے والی عورتوں کو نکالیں۔ ایوب نے بھی حفصہ سے اسی طرح مروی کی۔ حدیث حفصہ میں یہ بھی ہے: انہوں نے فرمایا کہ جوان اور پردے والی عورتیں اور حیض والی عورتیں عید گاہ سے جدا رہا کرتیں۔

بچوں کا عید گاہ کی

جانب جانا

عبدالرحمن بن عابس سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا۔ فرمایا کہ میں عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلا۔ آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ دیا۔ پھر عورتوں کی جانب تشریف لے گئے تو انہیں وعظ و نصیحت کی اور صدقہ دینے کا حکم فرمایا۔

973 - حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْدُمُ إِلَى الْمُصَلَّى وَالْعَاكِرَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلَّى بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا

15- بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ

وَالْحَيْضُ إِلَى الْمُصَلَّى

974 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: أَمَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْ نُخْرِجَ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ خُوَيْلَةَ - وَزَادَ فِي حَدِيثِ حَفْصَةَ قَالَ: أَوْ قَالَتْ: الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ وَيَعْتَزِلْنَ الْحَيْضُ الْمُصَلَّى

16- بَابُ خُرُوجِ الصِّبْيَانِ

إِلَى الْمُصَلَّى

975 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَابِسٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَطْحَسَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَّظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ

973- انظر الحديث: 494 راجع الحديث: 494

974- صحيح مسلم: 2051 سنن ابراهيم: 1136، 1137 سنن نسائي: 1558 سنن ابن ماجه: 1308

975- راجع الحديث: 863، 98

for more books click on link <https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

17- بَابُ اسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ

النَّاسِ فِي خُطْبَةِ الْعِيدِ

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَابِلَ النَّاسِ

976.. حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زَيْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الزَّهَرَاءِ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَطْحَسَ إِلَى الْبَقِيعِ، فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، وَقَالَ: إِنَّ أَوَّلَ نُسُكِنَا فِي يَوْمِنَا هَذَا، أَنْ نَبْدَأَ بِالصَّلَاةِ، ثُمَّ نَرْجِعَ، فَنَتَخَرَّجَ، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ وَافَقَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ دَخَلَ قَبْلَ ذَلِكَ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ عَمَلُهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النَّسُكِ فِي شَيْءٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي دَخَلْتُ وَعِنْدِي جَذْعَةٌ خِيَرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ، قَالَ: اخْتُصِمْتُهَا، وَلَا تَفِي عَنْ أَحَدٍ بِعَنَّاكَ

عید کے خطبے میں امام کا

لوگوں کی طرف رخ کرنا

حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ لوگوں کی جانب رخ کر کے کھڑے ہوئے۔

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ عید الاضحیٰ کے دن نبی کریم ﷺ بقیع کی جانب تشریف لے گئے اور دو رکعتیں پڑھیں پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اس دن ہماری سب سے پہلی عبادت یہ ہے کہ ہم نماز سے آغاز کریں۔ پھر واپس جا کر قربانی کریں جس نے اس طرح کیا اُس نے ہمارے طریقے کے مطابق کیا اور جس نے اس سے پہلے قربانی کر لی تو اس نے اپنے گھر والوں کے لیے جلدی کی اُس کا قربانی سے کوئی واسطہ نہیں۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے ذبح کر لیا اور میرے پاس ایک سالہ بچہ ہے جو دو سالہ سے بہتر ہے فرمایا کہ اُسے ذبح کر لو اور تمہارے بعد یہ کسی کے لیے کفایت نہ کرے گا۔

عید گاہ میں جھنڈا نصب کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اُن سے کہا گیا: کیا آپ نبی کریم ﷺ کے ساتھ عید کی نماز میں شامل ہوئے؟ فرمایا: ہاں اور اگر آپ سے قربت داری نہ ہوتی تو کم سنی کے سبب شامل نہ پاتا۔ حتیٰ کہ وہ جھنڈا لایا گیا جو کثیر بن صلت کے مکان کے پاس ہے۔ پس نماز پڑھی۔ پھر آپ نے خطبہ دیا۔ پھر عورتوں کی جانب تشریف لائے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال

18- بَابُ الْعَلَمِ الَّذِي بِالْمُصَلَّى

977.. حَدَّثَنَا مُسْنَدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَابِسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَهُ: أَشْهَدُكَ الْعِيدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَوْ لَا مَكَانِي مِنَ الصِّغَرِ مَا شَهِدْتُهُ حَتَّى أَكِّي الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كُوَيْدِ بْنِ الطَّلَبِ، فَصَلَّى، ثُمَّ خَطَبَ، ثُمَّ أَكِّي النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ، فَوَعظَهُنَّ

وَذَكَرَهُمْ، وَأَمَرَهُمْ بِالْصَّدَقَةِ، فَرَأَيْنَهُمْ يَهْوِينَ
بِأَيْدِيهِمْ يَغْدِفُونَهُ فِي تَوْبٍ بِلَالٍ، ثُمَّ انْطَلَقَ هُوَ
وَبِلَالٌ إِلَى بَيْتِهِ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے تو انہیں وعظ و نصیحت کی اور صدقہ
دینے کا حکم فرمایا۔ پس میں نے انہیں دیکھا کہ اپنے
ہاتھوں کو جھکاتیں اور حضرت بلال کے کپڑے میں کچھ
ڈال دیتیں۔ پھر آپ ﷺ اور حضرت بلال رضی اللہ
تعالیٰ عنہ اپنے گھر کی طرف تشریف لے گئے۔

19- بَابُ مَوْعِظَةِ الْإِمَامِ

النِّسَاءِ يَوْمَ الْعِيدِ

978 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَصْرِ،
قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ،
قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:
سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى، فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ، ثُمَّ خَطَبَ، فَلَمَّا
فَرَغَ تَوَلَّى فَأَتَى النِّسَاءَ، فَذَكَرَهُمْ وَهُوَ يَقُولُ عَلَى
يَدِ بِلَالٍ، وَبِلَالٌ بَاسِطٌ تَوْبَهُ يُبْلِي فِيهِ النِّسَاءُ
الْصَّدَقَةَ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: زَكَاةَ يَوْمِ الْفِطْرِ، قَالَ: لَا،
وَلَكِنْ صَدَقَةٌ يَتَصَدَّقُونَ حَيْثُمَا تَلْعَى فَتَخَهَا،
وَيُلْقِينَ، قُلْتُ: أَتُرَى حَقًّا عَلَى الْإِمَامِ ذَلِكَ،
وَيَذَكِّرُهُمْ، قَالَ: إِنَّهُ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ، وَمَا لَهُمْ لَا
يَفْعَلُونَهُ؟

عید کے دن امام کا عورتوں کو وعظ و نصیحت کرنا

عطاء نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
کو فرماتے ہوئے سنا کہ عید الفطر کے دن نبی کریم ﷺ
نے نماز پڑھی۔ آپ نے نماز سے آغاز کیا۔ پھر خطبہ دیا۔
جب فارغ ہوئے تو نیچے تشریف لائے اور عورتوں کی
جانب آئے تو انہیں نصیحت فرمائی اور آپ نے حضرت
بلال کے ہاتھ کا سہارا لے رکھا تھا اور حضرت بلال نے
اپنا کپڑا پھیلا رکھا تھا جس میں عورتیں صدقہ ڈالتی تھیں۔
میں نے عطاء سے پوچھا کیا صدقہ فطر؟ فرمایا: نہیں بلکہ
اور ہی صدقہ ڈال رہی تھیں اور ایک کو دیکھ کر دوسری۔ میں
نے عطاء سے پوچھا کہ کیا امام کے لیے یہ لازمی ہے کہ وہ
عورتوں کو نصیحت کرے؟ فرمایا کہ یہ ان کے لیے لازمی
ہے لیکن انہیں کیا ہو گیا کہ ایسا نہیں کرتے۔

979 - قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَأَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ
مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا، قَالَ: شَهِدْتُ الْفِطْرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمْ يُصَلُّونَهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ يُخْطَبُ بَعْدُ،
خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں نبی
کریم ﷺ، حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان
رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ عید الفطر میں شامل ہوا تو وہ
خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے۔ پھر خطبہ دیتے۔ اس کے بعد
نبی کریم ﷺ تشریف لے گئے گویا میں آپ کو دیکھ رہا
ہوں کہ دست مبارک سے لوگوں کو بٹھا رہے ہیں۔ پھر

انہیں ہٹاتے ہوئے عورتوں کی جانب پہنچے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال تھے۔ آپ نے آیت پڑھی۔ ترجمہ کنز الایمان: اے نبی جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو (پارہ ۲۸، المستند: ۱۲) پھر اس سے فارغ ہو کر فرمایا: کیا تم اس پر قائم ہو؟ پس اُن میں سے ایک عورت نے جواب دیا اور کسی دوسری نے ہاں نہ کہی۔ حسن کو معلوم نہیں کہ وہ کون تھی۔ فرمایا تو صدقہ دو اور حضرت بلال نے اپنا کپڑا پھیلا دیا۔ پھر فرمایا: بہت خوب! تم پر میرے ماں باپ قربان۔ وہ جھٹے اور انگوٹھیاں حضرت بلال کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔ عبدالرزاق نے کہا کہ الفتح بڑی انگوٹھی کو کہتے ہیں جو دور جاہلیت میں ہوتی تھیں۔

جب عورت کے پاس نماز عید کے لیے

چادر نہ ہو

حفصہ بنت سیرین کا بیان ہے کہ ہم اپنی جوان عورتوں کو عید کے دن لکھنے سے منع کرتیں۔ چنانچہ ایک عورت آئی اور قصر بنی خلف میں اُتری۔ میں اُس کے پاس گئی تو اُس نے بتایا کہ اُس کے بہنوئی نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ بارہ جہاد کیے اور چھ جہادوں میں اُس کی بہن اُس کے ساتھ رہی اُس نے کہا کہ ہم بیماروں اور زخمیوں کی مرہم پٹی پر مقرر تھیں۔ وہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم میں سے کسی کے لیے حرج ہے کہ اُس کے پاس چادر نہ ہو تو نہ لکھے؟ فرمایا کہ اُس کی سہیلی اُسے اپنی چادر میں سے اڑھا دے، لہذا وہ بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہو۔ حفصہ نے فرمایا کہ جب حضرت اُم عطیہ تشریف لائیں تو میں نے

حين يجلس بيده ثم أقبل يسألهم حتى جاء النساء معه بلال فقال: (يا أيها النبي إذا جاءك المؤمنات يبائعنك) (المبتدعة: 12) الآية، ثم قال حين فرغ منها: أنكن على ذلك، قالت امرأة واحدة منهن، لم يجهن غيظها: نعم. - لا يذري حسن من هي. قال: فتصدقن فبسط بلال ثوبه، ثم قال: هلم، لكن فداء أبي وأمي فليهدن الفتح والحواشي في ثوب بلال قال عبد الرزاق: "الفتح: الحواشي العظام كانت في الجاهلية"

20- بَابُ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا

جِلْبَابٌ فِي الْعِيدِ

980 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، قَالَتْ: كُنَّا نَمْنَعُ جَوَارِيَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ يَوْمَ الْعِيدِ فُجَاءَاتٍ أَمْرًا، فَكَذَلِكَ قَضَرْتُ بَنِي خَلْفٍ فَأَتَيْتُهَا، لِحَدَّثْتُ أَنَّ زَوْجَ أَخَوَاتِهَا غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَحِي عَشْرَةَ غَزْوَةً، فَكَانَتْ أَخَوَاتُهَا مَعَهُ فِي سِتِّ غَزَوَاتٍ، فَقَالَتْ: فَكُنَّا نَقُومُ عَلَى التَّرْطُي، وَنُدَاوِي الْكَلْسِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَى إِحْدَاكَ بَأْسٌ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ أَنْ لَا تَخْرُجَ، فَقَالَ: لِيُلبِسَهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا، فَلْيَسْهَلَنَّ الْخَيْرَ وَدَعْوَةُ الْمُؤْمِدِينَ قَالَتْ حَفْصَةُ: فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةٍ أَتَيْتُهَا فَسَأَلْتُهَا: أَسْمَعْتَ فِي

اُن سے پوچھا کہ کیا آپ نے یہ باتیں سنی ہیں؟ فرمایا: ہاں میرا باپ قربان اور جب بھی وہ نبی کریم ﷺ کا ذکر کرتیں تو کہتیں میرا باپ قربان۔ آپ نے فرمایا کہ جوان پردے والیاں یا جوان اور پردے والیاں نکلیں۔ یہ ایوب کا شک ہے اور حیض والی عورتیں عید گاہ سے جدا رہیں مگر بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں۔ میں نے کہا: حائضہ بھی؟ فرمایا، ہاں۔ کیا حائضہ عرقات اور فلاں فلاں جگہ حاضر نہیں ہوتیں؟

حائضہ کا عید گاہ سے جدا رہنا

محمد سیرین سے مروی ہے کہ حضرت اہم عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہمیں نکلنے کا حکم ہوا تھا۔ پس ہم نکلتیں حیض والی اور جوان اور پردہ دار۔ ابن عون نے کہا کہ جوان پردہ دار۔ پس حیض والی تو مسلمانوں کے اجتماع میں شامل ہوتیں اور اُن کی دعاؤں میں لیکن اُن کے نماز پڑھنے کی جگہ (عید گاہ) سے ایک جانب رہتی تھیں۔

قربانی کے دن عید گاہ میں

نحر اور ذبح کرنا

عبداللہ بن یوسف، لیث، کثیر بن فرقہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ عید گاہ میں نحر یا ذبح فرمایا کرتے۔

خطبہ عید میں امام اور لوگوں کا کلام کرنا اور

كَذَا وَكَذَا، قَالَتْ: نَعَمْ يَا أَبِي، وَقُلْنَا ذَكَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَالَتْ: يَا أَبِي قَالَ: "لِيُخْرِجَ الْعَوَاتِقَ ذَوَاتِ الْخُدُورِ - أَوْ قَالَ: الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ، شَاكِ الْيُوبِ - وَالْحَيْضُ، وَيَعْتَزِلْنَ الْحَيْضُ الْمُصَلِّي، وَلَيْشْهَدْنَ الْحَيْزَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ" قَالَتْ: فَقُلْتُ لَهَا: الْحَيْضُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، أَلَيْسَ الْحَائِضُ تَشْهَدُ عَرَاقَاتٍ، وَتَشْهَدُ كَذَا، وَتَشْهَدُ كَذَا

21- بَابُ اغْتِرَالِ الْحَيْضِ الْمُصَلِّي

981 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا

ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ: "أُمِرْنَا أَنْ نُخْرِجَ فَنُخْرِجَ الْحَيْضُ، وَالْعَوَاتِقُ، وَذَوَاتِ الْخُدُورِ - قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: أَوْ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتِ الْخُدُورِ - فَأَمَّا الْحَيْضُ: فَيَشْهَدْنَ بِجَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ، وَدَعْوَتِهِمْ وَيَعْتَزِلْنَ مُصَلَّاهُمْ"

22- بَابُ النَّحْرِ وَالذَّبْحِ

يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمُصَلِّي

982 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ:

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي كُوَيْدُ بْنُ قُرَيْبٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْحَرُ، أَوْ يَذْبَحُ بِالْمُصَلِّي

23- بَابُ كَلَامِ الْإِمَامِ وَالْعَاسِ فِي

981- النظر الحديث: 324، صحيح مسلم: 2051، سنن ابوداؤد: 1136، 1137، سنن نسائي: 1558، سنن ابن

ماجه: 1308

982- النظر الحديث: 1710، 1711، 5551، 5552، سنن نسائي: 1558

خُطْبَةُ الْعِيدِ وَإِذَا سُئِلَ الْإِمَامُ عَنْ شَيْءٍ وَهُوَ يُخْطَبُ

983 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو

الْأَحْوَصِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ
الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: خُطِبْنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ
الْصَّلَاةِ فَقَالَ: مَنْ صَلَّى صَلَاتِنَا، وَنَسَكَ نُسُكَنَا،
فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ، وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ
فَتِلْكَ شَاةُ نَحْمٍ، فَقَامَ أَبُو بَرْزَةَ بْنُ بَيَّارٍ، فَقَالَ: يَا
رَسُولَ اللَّهِ، وَاللَّهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ أَنْ أُخْرَجَ إِلَى
الصَّلَاةِ وَعَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ أَكْلِ وَشَرْبِ
فَتَعَجَّلْتُ، وَأَكَلْتُ، وَأَطَعَنْتُ أَهْلِي، وَجِئْتُ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تِلْكَ شَاةُ نَحْمٍ
قَالَ: فَإِنَّ عِنْدِي عَتَاقِي جَذَعَةٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاةِ
نَحْمٍ، فَهَلْ تَجِزِي عَلَيَّ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَنْ تَجِزِي عَنْ
أَحَدٍ بَعْدَكَ

984 - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ

زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ
قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى
يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ خُطِبَ، فَأَمَرَ مَنْ دَخَلَ قَبْلَ الصَّلَاةِ
أَنْ يُعِيدَ كَتْمَهُ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: يَا
رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُكَ لِي - إِمَّا قَالَ: بِهِمْ تَخْصَاةٌ،
وَإِمَّا قَالَ: بِهِمْ فَكُفُّ - وَإِلَى كَتْمِكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ،
وَعِنْدِي عَتَاقِي لِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاةِ نَحْمٍ، فَارْتَحَصَ

جب امام سے خطبے کے دوران کسی چیز کے بارے میں پوچھا جائے

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

مروی ہے کہ عید الاضحیٰ کے دن رسول اللہ ﷺ نے نماز
کے بعد ہمیں خطبہ دیا۔ فرمایا کہ جس نے ہماری طرح نماز
پڑھی اور ہماری طرح قربانی کی اُس کی قربانی ہوگئی اور
جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو یہ بکری کا گوشت ہے
حضرت ابو بردہ بن نيار نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ یا
رسول اللہ ﷺ! خدا کی قسم، میں نے نماز کے لیے نکلنے
سے پہلے قربانی کر لی اور مجھے یہی معلوم تھا کہ یہ دن
کھانے پینے کا ہے۔ پس میں نے جلدی کی کہ کھایا، گھر
والوں اور ہمسایوں کو کھلایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
کہ یہ بکری کا گوشت ہے۔ عرض کی کہ میرے پاس ایک
سالہ بچہ ہے جو دو گوشت والی بکریوں سے بہتر ہے۔ کیا یہ
میرے لیے کفایت کر جائے گا؟ فرمایا: ہاں لیکن تمہارے
بعد کسی اور کے لیے کافی کفایت نہیں کرے گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن نماز
پڑھی۔ پھر خطبہ دیتے ہوئے حکم فرمایا جس نے نماز سے
پہلے قربانی کر لی وہ دوبارہ کرے۔ ایک انصاری شخص نے
کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میرے
پڑوسی غریب ہیں یا کہا کہ تنگ دست ہیں تو میں نے نماز
سے پہلے قربانی کر لی اور میرے پاس بھیڑ کا ایک بچہ ہے
جو مجھے گوشت والی دو بکریوں سے محبوب ہے۔ آپ نے

983- راجع الحديث: 951

984- راجع الحديث: 954

لَهُ فِيهَا

985 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ جُنْدَبٍ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْنَّحْرِ، ثُمَّ خَطَبَهُ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ: مَنْ دَخَلَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ، فَلْيَدْخُلْ أُخْرَى مَكَاتِبَهَا، وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ فَلْيَدْخُلْ بِاسْمِ اللَّهِ

انہیں اُس کی رخصت عطا فرمادی۔

حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قربانی کے دن نماز پڑھی۔ پھر خطبہ دیا اور پھر قربانی کی اور فرمایا: جس نے نماز سے پہلے قربانی کی وہ اُس کے بدلے دوسری قربانی کرے۔ اور جس نے نہیں کی اُسے چاہیے کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

24- بَابُ مَنْ خَالَفَ الطَّرِيقَ

إِذَا رَجَعَ يَوْمَ الْعِيدِ

986 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا أَبُو مُهَيْلَةَ يَحْيَى بْنُ وَاصِحٍ، عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدِ خَالَفَ الطَّرِيقَ كَأَنَّهُ يُوَسُّسُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ فُلَيْحٍ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ: عَنْ فُلَيْحٍ، عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَدِيثُ جَابِرٍ أَصَحُّ

جو عید کے دن دوسرے

راستے سے واپس لوٹے

محمد، ابومہیلہ یحییٰ بن واضح، فلیح بن سلیمان، سعید بن حارث سے مروی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ عید کے دن مختلف راستوں سے تشریف لاتے لے جایا کرتے۔ متابعت کی اس کی یونس بن محمد، فلیح، سعید نے حضرت ابوہریرہ سے اور حدیث جابر زیادہ صحیح ہے۔

25- بَابُ إِذَا فَاتَهُ الْعِيدُ يُصَلِّي

رَكَعَتَيْنِ، وَكَذَلِكَ النِّسَاءُ، وَمَنْ

كَانَ فِي الْبُيُوتِ وَالْقُرَى

لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا

عَيْنُنَا أَهْلُ الْإِسْلَامِ وَأَمْرَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مَوْلَاهُمَا ابْنُ أَبِي عُثْمَةَ بِالزَّأْوِيَةِ فَمَجَعَ أَهْلَهُ وَبَنِيهِ

جب نماز عید فوت ہو جائے تو دو رکعتیں پڑھ

لے اسی طرح عورتیں جو اپنے گھروں

اور گاؤں میں ہوں

کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے اہل اسلام! یہ ہماری عید ہے۔ حضرت انس بن مالک نے اپنے مولیٰ ابن ابوعتبہ کوزاویہ میں حکم دیا تو اُس نے اپنی

985- انظر الحديث: 7400, 6674, 5562, 5500 'صحیح مسلم: 5041, 5037' سنن نسائی: 4380, 441

سنن ابن ماجہ: 3152

986- سنن ترمذی: 541

بیوی اور بچوں کو جمع کر کے شہر والوں کی طرح نماز پڑھی اور تکبیر کہی۔ مگر مہ نے فرمایا کہ گاؤں والے عید کے دن اکٹھا ہوتے اور دور کعتیں پڑھتے ہیں جیسے امام کرتا ہے۔ عطاء نے فرمایا کہ جب نماز عید فوت ہو جائے تو دور کعتیں پڑھ لے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن کے پاس تشریف لائے اور ایام منیٰ میں دو بچیاں اُن کے پاس دف بجا کر گارہی تھیں اور نبی کریم ﷺ نے کپڑے سے چہرہ ڈھانپ رکھا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں ڈانٹا تو نبی کریم ﷺ نے چہرے سے کپڑا ہٹا کر فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! انہیں کرنے دو کیونکہ یہ عید کا ایام اور ایام منیٰ ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے چھپا لیا اور میں حبشیوں کو دیکھتی رہی جو مسجد میں کھیل رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں ڈانٹا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انہیں کرنے دو۔ بنی ارفدہ! امن سے کھیلے ہو۔

نماز عید سے پہلے اور بعد میں نماز پڑھنا ابوالحسن کا بیان ہے کہ میں نے سعید سے سنا کہ حضرت ابن عباس عید کی نماز سے پہلے نماز پڑھنے کو مکروہ سمجھتے۔

ابوالولید، شعبہ، عدی بن ثابت، سعید بن جبیر،

وَصَلَّى كَصَلَاةِ أَهْلِ الْبَيْتِ وَتَكْبِيرُهُمْ وَقَالَ عِكْرِمَةُ: أَهْلُ الشَّوَادِ يَتَكَبَّرُونَ فِي الْعِيدِ يُصَلُّونَ رَكَعَتَيْنِ كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ وَقَالَ عَطَاءٌ: إِذَا قَامَ الْعِيدُ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ

987 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

الْأَيْمَنُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي الْيَوْمِ مَنِيٍّ تَذْفِيَانِ وَتَضْرِبَانِ وَالتَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَيِّشٌ بِقَوْبِهِ، فَانْتَهَرَهَا أَبُو بَكْرٍ، فَكَفَّفَ التَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ، فَقَالَ: دَعُهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ، فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ، وَتِلْكَ الْأَيَّامُ أَيَّامُ مَنِيٍّ.

988 - وَقَالَتْ عَائِشَةُ: رَأَيْتُ التَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ فَرَجَرَهُمْ عُمَرُ، فَقَالَ التَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُهُمْ أَمَّا بَنِي أَرْفَدَةَ يَغْنَى مِنَ الْأَمْنِ

26- بَابُ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْعِيدِ وَبَعْدَهَا

وَقَالَ أَبُو الْمُعَلِّ: سَمِعْتُ سَعِيدًا، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: كَرِهَ الصَّلَاةَ قَبْلَ الْعِيدِ

989 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

987- راجع الحديث: 949

988- راجع الحديث: 454

989- راجع الحديث: 964, 98

شُعْبَةُ. قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَاتِبٍ. قَالَ: سَمِعْتُ
سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ
لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا وَمَعَهُ بِلَالٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی
کریم ﷺ عید الفطر کے لیے تشریف لے گئے تو آپ
نے دو رکعتیں ادا فرمائیں اور اُن سے پہلے یا بعد میں کوئی
نماز نہ پڑھی اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے
ساتھ تھے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

14- أَبْوَابُ الْوُثْرِ

1- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُثْرِ

990 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: صَلَاةُ اللَّيْلِ مَغْفِي مَغْفَى فَإِذَا تَخَشَّي أَحَدُكُمْ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُؤْتِي لَهُ مَا قَدْ صَلَّى

وتر کا بیان

وتر کے بارے میں روایات

نافع اور عبد اللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ جب تم میں سے کسی کو صبح ہو جانے کا خوف ہو تو ایک رکعت اور پڑھ لے تو یہ اُس کی پڑھی ہوئی نماز کو وتر بنا دے گی۔

فائدہ: وتر کے لغوی معنی ہیں طاق عدد جمع یعنی شفع کا مقابل، رب تعالیٰ فرماتا ہے: "وَالشَّفْعُ وَالْوُثْرُ"۔ شریعت میں وتر خاص نماز کا نام ہے جو عشاء کے بعد متصل یا تہجد کے ساتھ پڑھی جاتی ہے۔ وتر میں علماء کے پانچ اختلاف ہیں: ایک یہ کہ وتر سنت ہیں یا واجب؟ ہمارے ہاں واجب ہیں۔ دوسرے یہ کہ وتر ایک رکعت ہے یا تین؟ ہمارے ہاں تین رکعت۔ تیسرے یہ کہ اگر تین رکعت ہے تو دو سلام سے یا ایک سلام سے؟ ہمارے ہاں ایک سلام سے ہے۔ چوتھے یہ کہ وتر میں دعائے قنوت ہمیشہ پڑھی جائے گی یا صرف رمضان کے آخری پندرہ دن میں؟ ہمارے ہاں ہمیشہ پڑھی جائے گی۔ خیال رہے کہ اس باب میں وتر کبھی صرف اس ایک رکعت کو کہا جائے گا جو وتر کے آخر میں ہوتی ہے، کبھی پوری تین رکعتوں، کبھی پوری تہجد کو، جہاں ارشاد ہوگا کہ وتر سات یا نو یا گیارہ رکعتیں پڑھیں وہاں پوری تہجد مراد ہے لہذا احادیث میں تعارض نہیں وتر کی پوری بحث ہماری کتاب "جاء الحق" حصہ دوم میں مطالعہ فرماؤ۔ یہاں بھی احادیث کی شرح میں کچھ عرض کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ! (مراۃ الناجح ج ۲ ص ۲۹۲)

991 - وَعَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ: كَانَ

يُسَلِّمُ بَيْنَ الرُّكْعَةِ وَالرُّكْعَتَيْنِ فِي الْوُثْرِ حَتَّى يَأْمُرَ بِمَغْضٍ حَاجَتِهِ

نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ وتر کی ایک رکعت اور دو رکعتوں کے درمیان سلام پھیر دیتے اور اپنی بعض ضروریات کے لیے حکم دے دیا کرتے۔

992 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ

کریب کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے

بُنِ الْأَسِ، عَنْ عَمْرِوَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ، أَنَّ
ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ وَهِيَ
خَالَتُهُ فَأَضْطَجَعَتْ فِي عَرْضٍ وَسَادِقٍ وَأَضْطَجَعَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طَوِيلِهَا،
فَنَامَ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ - أَوْ قَرِيبًا مِنْهُ -
فَاسْتَيْقَظَ يَمْسُحُ التُّؤَمَ عَنْ وَجْهِهِ، ثُمَّ قَرَأَ عَشْرَ
آيَاتٍ مِنْ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَنْ مَعْلَقَةٍ، فَتَوَضَّأَ، فَأَحْسَنَ
الْوُضُوءَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَصَنَعَتْ مِثْلَهُ فَقَبِضَتْ
إِلَى جَنْبِهِ، فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي
يَفْتِلُهَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ
رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ،
ثُمَّ أَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ الْمَوْتُ، فَقَامَ،
فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ

بتایا کہ انہوں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ کے پاس رات
گزاری۔ میں بستر کے عرض میں لیٹ گیا۔ جب کہ
رسول اللہ ﷺ طول میں لیٹے اور آپ کی زوجہ مطہرہ
بھی۔ آپ لیٹ گئے حتیٰ کہ آدھی یا اس کی قریب رات
ہو گئی تو بیدار ہوئے اور چہرے سے نیند کے آثار
مٹائے۔ پھر سورہ آل عمران کی دس آیتیں تلاوت
فرمائیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ ایک لنگی ہوئی مشک کی
جانب کھڑے ہوئے اور اچھی طرح وضو فرمایا۔ پھر نماز
پڑھنے کھڑے ہوئے تو میں نے بھی اُسی طرح کیا اور
آپ کے برابر میں کھڑا ہو گیا۔ آپ نے اپنا داہنا دست
مبارک میرے سر پر رکھا اور میرا کان پکڑ کر ملا۔ پھر دو
رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں
پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں۔
پھر وتر پڑھے اور لیٹ گئے حتیٰ کہ مؤذن حاضر ہوا۔ پل
کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر تشریف لے
گئے اور صبح کی نماز پڑھی۔

993 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ،
أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: صَلَاةُ اللَّيْلِ مَغْنَمٌ، فَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ
تَنْصَرِفَ، فَارْكَعْ رَكْعَةً تُؤَيِّرُ لَكَ مَا صَلَّيْتَ قَالَ
الْقَاسِمُ: وَرَأَيْنَا أَكْثَرًا مِنْهُدُ أَخَذْنَا يُؤَيِّرُونَ
بِقِلَابٍ، وَإِنْ كَلَّا لَوَاسِعَ أَرْجُو أَنْ لَا يَكُونَ بِشَيْءٍ
مِنْهُ بَأْسٌ

یحییٰ بن سلیمان، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن
حارث، عبد الرحمن بن قاسم، ان کے والد ماجد، حضرت
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: رات کے نماز کی دو دو رکعتیں
ہیں۔ جب تم فراغت چاہو تو ایک رکعت اور پڑھ لو۔ یہ
تمہاری پڑھی ہوئی نماز کو وتر بنا دے گی۔ قاسم نے فرمایا
کہ جب سے میں شعور کو پہنچا تو ہم نے لوگوں کو تین وتر
پڑھتے ہوئے دیکھا اور ہر طریقے کے اندر کشادگی ہے۔
مجھے امید ہے کہ کسی طریقے میں بھی حرج نہیں ہوگا۔

994 - حَدَّثَنَا أَبُو السَّيَّانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، كَانَتْ بِلَيْكِ صَلَاتِهِ - تَغْنِي بِاللَّيْلِ - فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذَلِكَ قَدْ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ تَحْسِينِ آيَةٍ قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ وَيَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَدِّنُ لِلصَّلَاةِ

ابو الیمان، شعیب، زہری، عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے اور یہ آپ کی رات کی نماز ہوتی۔ اس میں آپ سجدہ ایسا کرتے کہ آپ کے سر اٹھانے سے پہلے تم میں سے کوئی پچاس آیتیں پڑھ لیتا اور فجر کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے۔ پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے حتیٰ کہ مؤذن نماز کی اطلاع دینے حاضر ہو جاتا۔

وتر کے اوقات

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی وصیت فرمائی۔

انس بن سیرین سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض کی۔ آپ کی رائے کیا ہے کیا میں فجر کی نماز سے پہلی دو رکعتوں میں بس قرأت کر لیا کروں؟ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ رات کو دو دو رکعتیں پڑھتے اور ایک رکعت سے وتر بنا لیتے اور صبح کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے اور گویا اذان آپ کے کانوں میں بھی۔ حماد نے فرمایا کہ جلدی سے۔

عمرو بن حفص، ان کے والد ماجد، امش، مسلم، مسروق سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصے میں وتر پڑھے اور آپ کا وتر سحر تک ہوتا۔

2- بَابُ سَاعَاتِ الْوُتْرِ

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَوْصَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوُتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ

995 - حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَكَاذِينُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: أَرَأَيْتَ الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ أَطِيلُ فِيهِمَا الْقِرَاءَةَ فَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَفْطًى، وَيُؤَيِّزُ بِرُكْعَةٍ وَيُصَلِّي الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَكَانَ الْأَذَانُ بِأَذْنِيهِ قَالَ حَكَاذِينُ: أَيْ سُرْعَةً

996 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُسْلِمٌ، عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُلُّ اللَّيْلِ أَوْكَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَانْتَهَى وَتَرَاوَى

994- راجع الحديث: 626

995- صحيح مسلم: 1758، 1759، سنن ابن ماجه: 1144، 1174

996- صحيح مسلم: 1733، سنن ابوداؤد: 1435

السَّخَرِ

3- بَابُ إِيقَاطِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَهُ بِالْوُتْرِ

997 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ عَلَى فِرَاشِهِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُؤْتِرَ أَيقَظَنِي، فَأُوتِرْتُ

4- بَابُ: لِيَجْعَلَ آخِرَ صَلَاتِهِ وَتَرًا

998 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَيْدٍ اللَّهِ حَدَّثَنِي تَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وَتَرًا

5- بَابُ الْوُتْرِ عَلَى الدَّائِبَةِ

999 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَقَالَ سَعِيدٌ: فَلَمَّا خَشِيتُ الصُّبْحَ تَوَلَّيْتُ فَأُوتِرْتُ، ثُمَّ لَوَّعْتُهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: أَيْنَ كُنْتَ؟ فَقُلْتُ: خَشِيتُ الصُّبْحَ، فَتَوَلَّيْتُ، فَأُوتِرْتُ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: أَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

نبی کریم ﷺ کا وتر کے لیے گھروالوں کو جگانا

ہشام نے اپنے والد محترم سے مروی کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے اور میں آپ کے بستر پر تر جمی لیٹی رہتی۔ جب آپ وتر کا ارادہ فرماتے تو مجھے جگا دیجے تو میں وتر پڑھ لیتی۔

آخری نماز کو وتر بنانا

مسدد، یحییٰ بن سعید، عُمید اللہ، تافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اپنی رات کی آخری نماز کو وتر بنالیا کرو۔

سواری پر وتر ادا کرنا

سعید بن یسار سے مروی ہے کہ میں مکہ مکرمہ کی راہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ سفر کر رہا تھا۔ جب مجھے صبح ہو جانے کا اندیشہ ہوا تو میں اُترا۔ پس وتر پڑھے اور ان سے جا ملا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ تم کہاں تھے؟ عرض کی کہ مجھے صبح ہو جانے کا خوف ہوا تو اُترا اور وتر پڑھے۔ حضرت عبد اللہ نے فرمایا کہ کیا تمہارے لیے اللہ کے رسول کی حیات مبارک میں پیروی کے لیے اچھا نمونہ

997- راجع الحديث: 512

998- صحيح مسلم: 1752، سنن ابوداؤد: 1438

999- النظر الحديث: 1000، 1095، 1096، 1098، 1105، صحيح مسلم: 1613، سنن ترمذی: 472، سنن

نسائی: 1687، سنن ابن ماجه: 1200

موجود نہیں؟ میں نے عرض کی: خدا کی قسم، کیوں نہیں۔
فرمایا تو بے شک رسول اللہ ﷺ اونٹ پر وتر پڑھ لیا
کرتے تھے۔

سفر میں وتر ادا کرنا

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما نے فرمایا نبی کریم ﷺ سفر میں سواری پر نماز پڑھ
لیتے خواہ اُس کا رخ کسی جانب ہوتا اور رات کی نماز
اشارے سے پڑھ لیتے سوائے فرضوں کے اور وتر
سواری پر پڑھتے۔

رکوع سے پہلے اور بعد قنوت پڑھنا

محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت انس بن
مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا نبی
کریم ﷺ صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے؟ فرمایا:
ہاں۔ کہا گیا کہ کیا رکوع سے پہلے قنوت پڑھی؟ فرمایا کہ
رکوع سے کچھ دیر بعد۔

عاصم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس بن
مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قنوت کے بارے میں
پوچھا۔ فرمایا کہ قنوت پڑھی جاتی تھی۔ عرض کی کہ رکوع
سے پہلے یا بعد؟ فرمایا کہ پہلے۔ میں نے کہا: فلاں نے تو
آپ کے حوالے سے بتایا کہ آپ رکوع کے بعد فرماتے
ہیں۔ فرمایا کہ جھوٹ بولتا ہے بے شک رسول اللہ ﷺ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِسْوَةٌ حَسَنَةٌ فَقُلْتُ: بَلَىٰ وَاللَّهِ قَالَ:
فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِرُ
عَلَى الرَّجُلِ

6- بَابُ الْوُتْرِ فِي السَّفَرِ

1000 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ:
حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،
قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي
السَّفَرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ، حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ يَوْمَئِذٍ إِيمَاءُ
صَلَاةِ اللَّيْلِ، إِلَّا الْفَرَائِضَ وَيُؤْتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ

7- بَابُ الْقُنُوتِ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَبَعْدَهُ

1001 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ
زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: سُئِلَ
أَنْسُ بْنُ مَالِكٍ: أَقَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الصُّبْحِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقِيلَ لَهُ: أَوْقَنَتَ قَبْلَ
الرُّكُوعِ؟ قَالَ: بَعْدَ الرُّكُوعِ يَسِيرًا

1002 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَاحِدِ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، قَالَ: سَأَلْتُ
أَنْسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ، فَقَالَ: قَدْ كَانَ
الْقُنُوتُ قُلْتُ: قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ؟ قَالَ: قَبْلَهُ
قَالَ: فَإِنَّ فَلَانًا أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ
الرُّكُوعِ، فَقَالَ: كَذَبَ إِثْمًا قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

1000- انظر الحديث: 999

1001- انظر الحديث: 7341, 6394, 4096, 4095, 4094, 4092, 4091, 4090, 4089, 4088,

1002 1003, 1300, 2801, 2814, 3064, 3170، صحيح مسلم: 1544, 1545، سنن

ابوداؤد: 1444، سنن نسائي: 1070، سنن ابن ماجه: 1184

1002- راجع الحديث: 1001، صحيح مسلم: 1547, 1548, 1549

نے رکوع کے بعد ایک مہینہ قنوت پڑھی۔ میرا گمان ہے کہ آپ نے قاریوں کے ستر افراد کو مشرکوں کی ایک قوم کے پاس بھیجا تھا جب کہ اُن کے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان معاہدہ تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینہ قنوت پڑھی اور اُن مشرکوں کی تباہی کے لیے دعا کی۔

ابو مجبلو سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ایک مہینہ قنوت پڑھی اور قبیلہ رعل و قبیلہ ذکوان والوں کی تباہی کے لیے دعا کی۔

مسدد، اسماعیل، خالد، ابو قلابہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: قنوت مغرب اور فجر کی نماز میں پڑھی جاتی تھی۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا، أَرَأَيْتُمْ كَانَ بَعَثَ قَوْمًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَاءُ، زُهَاءُ سَبْعِينَ رَجُلًا، إِلَى قَوْمٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ قُبُورَ أَوْلِيائِكَ، وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ، فَقَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ

1003 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الثَّعْلَبِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَتَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ

1004 - حَدَّثَنَا مُسْنَدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ الْقُنُوتُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْفَجْرِ



اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

نماز استسقاء کا بیان

استسقاء اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
نمازِ استسقاء کے لیے نکلنا
ابونعیم، سفیان، عبد اللہ بن ابوبکر، عباد بن تمیم سے
مروی ہے کہ اُن کے چچا جان نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نمازِ استسقاء پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے اور اپنی
چادر پلٹ لی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دعا کرنا کہ
 اِن پر حضرت یوسف کے
 زمانے جیسا قحط مسلط فرما

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب آخری رکعت سے سر اٹھاتے تو کہتے: اے اللہ! عباس بن ابوربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے۔ اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلہ مضر پر اپنی پکڑ سخت فرما۔ اے اللہ! اُن پر حضرت یوسف علیہ السلام کے عہد جیسا قحط مسلط فرما۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قبیلہ غفار کو اللہ تعالیٰ نے مغفرت عطا فرمادی اور قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ نے سلامتی عطا فرمائی۔ ابن ابوالزناد نے اپنے والد ماجد سے

1006 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا مُعِيشَةُ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ
رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ، يَقُولُ: " اللَّهُمَّ أُنِجْ
عِيَاشَ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ، اللَّهُمَّ أُنِجْ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ،
اللَّهُمَّ أُنِجْ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، اللَّهُمَّ أُنِجْ
الْمُسْتَظْعِفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، اللَّهُمَّ اشْدُدْ
وِطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسَنِي
يُوسُفَ: وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
غَفَارُ غَفَرِ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهُ " قَالَ ابْنُ

مسلم: 2070, 2076؛ سنن ترمذی: 556؛ سنن نسائی: 1519, 1518, 1511, 1510, 1509, 1504؛

1006- النظر الحديث: 797

أَبِي الرَّكَادِ: عَنْ أَبِيهِ هَذَا كَلَهُ فِي الصُّبْحِ

مروی کی ہے کہ یہ سب دعائیں صبح کی نماز میں کی جاتی تھیں۔

1007 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الطُّسَيْ، عَنْ
مَسْرُوقٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَارَأَى مِنَ النَّاسِ إِفْتَارًا،
قَالَ: اللَّهُمَّ سَنِعْ كَسْبُكَ يَوْسُفَ، فَأَخَذَهُمْ سَنَةٌ
حَصَّتْ كُلُّ شَيْءٍ، حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ
وَالْجَيْفَ، وَيَنْظُرُ أَحَدُهُمْ إِلَى السَّمَاءِ، فَيَذِي
الدُّخَانَ مِنَ الْجُوعِ، فَأَتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ، فَقَالَ: يَا
مُحَمَّدُ إِنَّكَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللَّهِ وَبِصَلَةِ الرَّحِمِ، وَإِنَّ
قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا، فَأَذْغِ اللَّهُ لَهُمْ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:
(فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ)
(الدُّخَانُ: 10) إِلَى قَوْلِهِ (إِنَّكُمْ عَائِدُونَ يَوْمَ
نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى، إِنَّا مُنْتَقِمُونَ)
(الدُّخَانُ: 16) "فَالْبَطْشَةُ: يَوْمَ بَدْرٍ، وَقَدْ مَضَتْ
الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَالْإِزَامُ وَآيَةُ الرُّومِ"

حمیدی، سفیان، اعمش، ابوالطحی، مسروق، حضرت
عبداللہ۔ عثمان بن ابوشیبہ، جریر، منصور، ابوالطحی، مسروق
سے مروی ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے پاس تھے تو انہوں نے فرمایا: نبی
کریم ﷺ نے جب لوگوں کی سرکشی دیکھی تو کہا: اے
اللہ! ان پر حضرت یوسف کے عہد جیسا قحط مسلط فرما۔
پس قحط پڑ گیا اور سب چیزیں ہلاک ہو گئیں حتیٰ کہ لوگوں
نے کھالیں اور مردار تک کھائے اور جب اُن میں سے
کوئی آسمان کی جانب دیکھتا تو بھوک کے سبب دھواں سا
نظر آتا پس ابوسفیان نے آکر کہا: اے محمد! آپ اللہ کے
حکم کی اطاعت اور صلہ رحمی کرنے کا حکم دیتے ہیں جب
کہ آپ کی قوم برباد ہو گئی۔ اُن کے لیے اللہ سے دعا
کیجیے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ترجمہ کنز الایمان: تو تم اس
دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا کہ
لوگوں کو ڈھانپ لے گا یہ ہے دردناک عذاب اس دن
کہیں گے اے ہمارے رب ہم پر سے عذاب کھول
دے ہم ایمان لاتے ہیں کہاں سے ہو انہیں نصیحت
ماننا حالانکہ ان کے پاس صاف بیان فرمانے والا رسول
تشریف لا چکا پھر اس سے روگرداں ہوئے اور بولے
سکھایا ہوا دیوانہ ہے ہم کچھ دنوں کو عذاب کھولے دیتے
ہیں تم پھر وہی کرو گے جس دن ہم سب سے بڑی پکڑ
پکڑیں گے (پارہ ۲۵، الدخان: ۱۰-۱۶) الْبَطْشَةُ یوم بدر
ہے جب کہ دھواں، پکڑ، تسلط اور آیت روم گزر چکیں۔

1007- انظر الحديث: 4825, 4824, 4823, 4822, 4821, 4820, 4809, 4774, 4767, 4763,

1020 'صحیح مسلم: 6998, 6997 'سنن ترمذی: 3254

3- بَابُ سُؤَالِ النَّاسِ الْإِمَامَ الْإِسْتِسْقَاءَ إِذَا قَحَطُوا

1008 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

أَبُو قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَتَمَثَّلُ
بِشَعْرِ أَبِي طَالِبٍ:

(البحر الطويل)

وَأَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ ... بِمَثَلِ

الْيَتَامَى عَصَبَةُ لِلْأَرَامِلِ

1009 - وَقَالَ عَمْرُو بْنُ حَمْرَةَ، حَدَّثَنَا سَالِمٌ،

عَنْ أَبِيهِ، رُبَّمَا ذُكِرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى
وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَسْقَى، فَمَا
يَنْزِلُ حَتَّى يَجِيشَ كُلُّ مِيزَابٍ

وَأَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ ... بِمَثَلِ

الْيَتَامَى عَصَبَةُ لِلْأَرَامِلِ

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي طَالِبٍ

1010 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَانَ إِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ
بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ
إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِينَا، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ

قحط میں لوگوں کا امام سے

استسقاء کے لیے کہنا

عمرو بن علی، ابو قتیبہ، عبد الرحمن بن عبد اللہ بن

دینار، ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے حضرت
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ابوطالب کا یہ شعر پڑھتے
ہوئے سنا:

وہ سفید رنگت کا وسیلہ جس سے بارانِ رحمت مانگی

جاتی ہے، وہ یتیموں کا بچا پناہ گاہ ہے بیواؤں کا۔

عمر بن حمزہ، سالم نے اپنے والد ماجد سے مروی کی

کہ کبھی میں شاعر کی اس بات کو یاد کرتا اور کبھی نبی
کریم ﷺ کے چہرہ انور کو دیکھتا کہ اُس کے ذریعے
بارش مانگی جاتی تو آپ نے تشریف بھی نہ لاتے کہ
سارے پرنا لے بنے لگتے:

وہ سفید رنگت کا وسیلہ جس سے بارانِ رحمت مانگی

جاتی ہے، وہ یتیموں کا بچا پناہ گاہ ہے بیواؤں کا۔

اور مذکورہ بالا شعر ابوطالب کا ہے۔

حسن بن محمد، محمد بن عبد اللہ انصاری، ابو عبد اللہ بن

ثنی، ثمامہ بن عبد اللہ بن انس، حضرت انس بن مالک
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب قحط سالی ہوتی تو
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عباس
بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلے سے بارش کی
دعا کرتے اور کہتے: اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اپنے
نبی ﷺ کا وسیلہ پیش کرتے تھے تو تو ہم پر بارش برساتا

1008- انظر الحديث: 1009

1009- راجع الحديث: 1008

نَبِيَّتَنَا قَاسِمَتَا، قَالَ: فَيُسْقَوْنَ

تھا اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کے چچا جان کا وسیلہ پیش کرتے ہیں کہ ہم پر بارش برسا۔ پس اُن پر بارش برسی۔

استسقاء میں چادر کو اُلٹ دینا

اسحاق، وہب بن جریر، شعبہ، محمد بن ابوبکر، عباد بن حمیم، حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بارش کے لیے دعا فرمائی تو اپنی چادر پلٹ دی۔

علی بن عبداللہ، سفیان، عبداللہ بن ابوبکر، عباد بن حمیم اپنے والد محترم سے اور وہ اپنے چچا جان حضرت عبداللہ بن زید سے مروی کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عید گاہ کی جانب تشریف لے گئے تو بارش کے لیے دعا فرمائی یعنی قبلے کی جانب رخ کیا، چادر پلٹ دی اور دو رکعتیں پڑھیں۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا: ابن عیینہ کہتے ہیں کہ یہ وہی اذان والے ہیں، لیکن یہ اُن کی غلط فہمی ہے کیونکہ یہ عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ہیں اور مازن انصار کا قبیلہ ہے۔

جب جہنم کا جہنم کی حد ہو جائے تو اللہ تعالیٰ فرشتے بھیجے گا جو اپنی مخلوق سے انتقام لیتا ہے

جامع مسجد میں نماز
استسقاء کی دعا

اللہ تعالیٰ ہمیں بارش عطا فرمائے

4- بَابُ تَحْوِيلِ الرِّدَاءِ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ

1011- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ

بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَادِ بْنِ حَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى فَقَلَبَ رِدَاءَهُ

1012- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبَادَ بْنَ حَمِيمٍ، يُحَدِّثُ أَبَاهُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمَصَلَّى فَاسْتَسْقَى فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَقَلَبَ رِدَاءَهُ، وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: "كَانَ ابْنُ عُمَيْرَةَ يَقُولُ: هُوَ صَاحِبُ الْأَذَانِ وَلَكِنَّهُ وَهُمْ لِأَنَّ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ، عَاصِمُ النَّبِيِّ تَارِي الْأَنْصَارِ"

5- بَابُ انْتِقَامِ الرَّبِّ جَلَّ وَعَزَّ مِنْ

خَلْقِهِ بِالْقَطْرِ إِذَا انْتَهَكَ حِمَارُ مَنَةٍ

6- بَابُ الْإِسْتِسْقَاءِ فِي

الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ

1013- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَمزة

بْنُ عَمْرٍو، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ

1011- راجع الحديث: 1005

1012- راجع الحديث: 1005

2001: سنن ابوداؤد: 1175

1013- راجع الحديث: 932، صحيح مسلم: 2075، سنن ابوداؤد: 1175، سنن نسائي: 1514، 1513، 1517، 2001

أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَدِيٍّ أَنَّ اللَّهَ
بَنِي أَبِي نَمِرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَذْكُرُ أَنَّ رَجُلًا
دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ وَجَاهُ الْبَيْتِ،
وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ،
فَاسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا،
فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: هَلَكَتِ الْمَوَالِي، وَانْقَطَعَتِ
السُّبُلُ، فَادْعُ اللَّهَ يُعِيشُنَا، قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ اسْقِنَا،
اللَّهُمَّ اسْقِنَا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا قَالَ أَنَسُ: وَلَا وَاللَّهِ
مَا تَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ، وَلَا قَرَعَةَ وَلَا شَيْئًا
وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ، وَلَا دَارٍ قَالَ:
فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ مِثْلُ الْكُرْسِيِّ، فَلَمَّا
تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ، انْتَشَرَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ، قَالَ:
وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سِتًّا، ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ
ذَلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ، فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا،
فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ
السُّبُلُ، فَادْعُ اللَّهَ يُمَسِّكْهَا، قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ
حَوِّالِنَا، وَلَا عَلَيْنَا، اللَّهُمَّ عَلَى الْأَكَامِرِ وَالْحَبَالِ
وَالْأَجَامِرِ وَالْقِرَابِ وَالْأَوْدِيَةِ وَمَتَابِتِ الشَّجَرِ
قَالَ: فَانْقَطَعَتْ، وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ قَالَ
شَرِيكُ: فَسَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: أَهْوَ الرَّجُلُ
الْأَوَّلُ؟ قَالَ: لَا أَخْدِرِي

مردی ہے کہ جمعہ کے دن ایک شخص منبر کے سامنے والے
دروازے سے داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ کھڑے
ہو کر خطبہ دے رہے تھے۔ اس نے رسول اللہ ﷺ
کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! مال
برباد ہو گئے اور راستے بند ہو گئے، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے
کہ ہم پر بارش برسائے پس رسول اللہ ﷺ نے
دونوں مبارک ہاتھ اٹھائے اور کہا: اے اللہ! ہم پر بارش
برسا۔ اے اللہ! ہم پر بارش برسا۔ اے اللہ! ہم پر بارش
برسا۔ حضرت انس نے فرمایا کہ خدا کی قسم، اُس وقت ہم
نے آسمان میں کوئی بادل یا ابر کا ٹکڑا وغیرہ نہیں دیکھا تھا
اور نہ ہمارے اور سلع پہاڑ کے بیچ کوئی مکان یا عمارت
تھی۔ پس اُس کے عقب سے ڈھال کے برابر بادل کا
ٹکڑا ظاہر ہوا جب آسمان کے بیچ میں آیا تو پھیل گیا۔ پھر
بارش برسی۔ خدا کی قسم، ہم ایک ہفتہ تک سورج نہ دیکھ
سکے۔ پھر اگلے جمعہ کو ایک شخص اُسی دروازے سے اندر
داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دے
رہے تھے۔ اس نے آپ کے سامنے کھڑے ہو کر عرض
کی: یا رسول اللہ ﷺ! مال برباد ہو گئے اور راستے بند
ہو گئے، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ اسے روک دے۔ پس
رسول اللہ ﷺ نے مبارک ہاتھ اٹھائے اور کہا: اے
اللہ! ہمارے اطراف ہو اور ہم پر نہیں۔ اے اللہ!
پہاڑوں، ٹیلوں، چٹانوں اور درختوں کے اُگنے کی جگہوں
پر۔ پس بارش برسا رک گئی اور ہم دھوپ میں چلنے لگے
شریک کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے پوچھا: کیا
یہ وہی پہلا شخص تھا؟ فرمایا کہ مجھے علم نہیں۔

جمعہ کے خطبہ میں قبلہ کی جانب۔

7- بَابُ الْإِسْتِسْقَاءِ فِي خُطْبَةٍ

الْجُمُعَةُ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ

1014 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شَرِيكَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَجُلًا، دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ جُمُعَةٍ مِنْ بَابٍ كَانَ نَحْوَ دَارِ الْقَضَاءِ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ، فَاسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللَّهَ يُعِثِّنَا، فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْنِنَا، اللَّهُمَّ اغْنِنَا، اللَّهُمَّ اغْنِنَا قَالَ أَنَسٌ: وَلَا وَاللَّهِ مَا تَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ، وَلَا قَرْعَةً وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا دَارٍ، قَالَ: فَطَلَعْتُ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةً مِثْلَ الْكُوزِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَهَرْتُ، ثُمَّ أَمْطَرَتْ، فَلَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ الشَّمْسَ سِتًّا، ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذَلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ، فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللَّهَ يُمَسِّكْهَا عَنَّا، قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، اللَّهُمَّ عَلَى الْأَكَامِرِ وَالظَّرَابِ، وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ، وَمَنَايِبِ الشَّجَرِ قَالَ: فَأَقْلَعْتُ، وَخَرَجْنَا مَمْشَى فِي الشَّمْسِ قَالَ شَرِيكَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: أَهْوَى الرَّجُلُ الْأَوَّلُ، فَقَالَ: مَا أَذْرَى

رُخ كَيْه بَغِير بَارَش كِي دَعَا كَرْنَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں دارالقضاء کی طرف والے دروازے سے داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے اس نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! مال برباد ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ ہمارے لیے بارش کی دعا کیجیے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھوں کو اٹھایا اور کہا: اے اللہ! بارش برسا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم، ہم نے کوئی بادل یا ابر کا ٹکڑا نہیں دیکھا تھا اور نہ ہمارے اور سلع پہاڑ کے بیچ کوئی عمارت یا مکان تھا۔ پس اُس کے عقب سے ڈھال کے برابر ابر کا ٹکڑا نمودار ہوا۔ جب بیچ میں آیا تو پھیل گیا۔ پس خدا کی قسم، ہم ایک ہفتہ دھوپ نہ دیکھ سکے۔ پھر اگلے جمعہ کو اسی دروازے سے ایک شخص اندر داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے۔ اس نے آپ کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! مال برباد ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم سے اسے روک دے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھ اٹھائے اور کہا: اے اللہ! ہمارے اطراف اور ہم پر نہیں۔ اے اللہ! پہاڑوں، ٹیلوں، وادیوں کے بیچ اور درختوں کے اُگنے کی جگہوں پر۔ پس وہ برسنا بند ہو گئی اور ہم دھوپ میں چلنے لگے۔ شریک کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک سے کہا: کیا یہ شخص وہی پہلا والا تھا؟ فرمایا کہ مجھے

علم نہیں۔

منبر پر بارش کی دعا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص حاضر خدمت ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! بارش نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم پر بارش برسائے۔ آپ نے دعا کی تو بارش ہونے لگی اور ہم اپنے گھروں تک بھی نہیں پہنچے تھے اور اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس وہی شخص یا کوئی دوسرا کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ اسے ہم سے واپس پھیر لے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے کہا: اے اللہ! ہمارے اطراف ہو اور ہم پر نہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ بادل برستے ہوئے دو طرف کو پھٹ گئے اور اہل مدینہ پر نہیں برس رہے تھے۔

جس نے جمعہ کی نماز میں بارش کی

دعا کرنے پر اکتفا کیا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: موسیٰ ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ آپ نے دعا فرمائی تو اس جمعہ سے اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر آ کر عرض کی: گھر منہدم ہو گئے، راستے بند ہو گئے اور موسیٰ ہلاک ہو گئے۔ آپ کھڑے ہوئے اور کہا: اے اللہ! پہاڑوں،

8- بَابُ الْإِسْتِسْقَاءِ عَلَى الْمُنْبَرِ

1015 - حَدَّثَنَا مُسْنَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَطَعَ الْمَطَرُ، فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَسْقِيَنَا، فَدَعَا فَمُطِرْنَا، فَبَيْنَا كَيْدًا أَنْ نَصِلَ إِلَى مَنْزِلِنَا فَبَيْنَا رَجُلًا مُنْطَرِفًا إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ قَالَ: فَقَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْغَرَهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَضْرِبَهُ عَنَّا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ السَّحَابَ يَتَقَطَّعُ يَمِينًا وَشِمَالًا، يُمَطَّرُونَ وَلَا يُمَطَّرُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ

9- بَابُ مَنْ اكْتَفَى بِصَلَاةِ

الْجُمُعَةِ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ

1016 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هُرَيْكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلَكَتِ التَّوَاوِشُ، وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ، فَدَعَا، فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: تَهَلَّكَتِ الْهَيْوَتُ، وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ، وَهَلَكَتِ التَّوَاوِشُ، فَادْعُ اللَّهَ يُمِسِّكُهَا، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ

ٹیلوں، چٹانوں، وادیوں اور درختوں کے اُگنے کی جگہوں پر۔ پس بادل مدینہ منورہ کے اوپر سے پھٹ گیا جیسے کپڑا پھٹ جاتا ہے۔

جب زیادہ بارش کے سبب
راستے بند ہو جائیں تو دعا کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے پس رسول اللہ ﷺ نے دعا کی تو اُس جمعہ سے اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس ایک شخص نے آکر رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! گھر منہدم ہو گئے، راستے بند ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ پس رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے۔ اے اللہ پہاڑوں کی چوٹیوں، ٹیلوں، وادیوں کے بیچ اور درختوں کے اُگنے کی جگہوں پر۔ پس مدینہ منورہ کے اوپر سے بادل کپڑے کی طرح پھٹ گیا۔

جمعہ کے دن بارش کی دعا کرتے ہوئے نبی
کریم ﷺ کے چادر پلٹنے کے
بارے میں جو کہا گیا ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں مال کے برباد ہونے اور اہل و عیال کی

وَسَلَّمَ فَقَالَ: اللَّهُمَّ عَلَى الْكَأَمِ وَالْظَّرِيبِ
وَالْأَوْدِيَةِ وَمَتَابِ الشَّجَرِ فَأَنْجَايَ عَنِ الْمَدِينَةِ
الْجِيَابِ الثُّوبِ

10- بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا تَقَطَّعَتْ
السُّبُلُ مِنْ كَثْرَةِ الْمَطَرِ

1017 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ أَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَتْ
الْمَوَاشِي، وَانْقَطَعَتْ السُّبُلُ، فَادْعُ اللَّهَ فَدَعَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمُطِرُوا مِنْ جُمُعَةٍ
إِلَى جُمُعَةٍ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ عَثَلَتِ الْبُيُوتُ
وَتَقَطَّعَتْ السُّبُلُ، وَهَلَكَتْ الْمَوَاشِي، فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ عَلَى
رُغُوسِ الْجِبَالِ وَالْأَكَامِ، وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ،
وَمَتَابِ الشَّجَرِ، فَأَنْجَايَ عَنِ الْمَدِينَةِ الْجِيَابِ
الثُّوبِ

11- بَابُ مَا قِيلَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَوَّلْ رِدَاءُهُ فِي

الْإِسْتِسْقَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

1018 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍاءَ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ

پریشانی کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور بارش کی لیکن راوی نے چادر کے پلٹنے اور قبلہ کی طرف رخ کرنے کا بیان نہیں کیا۔

جب بارش کی دعا کے لیے لوگ
امام کو سفارشی بنائیں تو وہ اُن کی
خواہش کو منع نہ کرے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ موسیٰ ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اُس جمعہ سے اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! گھر منہدم ہو گئے، راستے بند ہو گئے اور موسیٰ ہلاک ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے کہا: اے اللہ! پہاڑوں کی چوٹیوں، ٹیلوں، وادیوں کے بیچ اور درختوں کے اُگنے کی جگہوں پر۔ پس مدینہ منورہ کے اوپر سے بادل پھٹ گیا جیسے کپڑا پھٹتا ہے۔

جب مشرک قحط کے وقت مسلمانوں سے
دعا کرنے کی درخواست کریں

مہروق سے مروی ہے کہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: جب قریش نے اسلام قبول کرنے میں تاخیر کی تو نبی کریم ﷺ نے اُن کی ہلاکت کے لیے دعا کی۔

رَجُلًا شَكَاهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هَلَكَ الْمَالُ وَجَهَدَ الْعِيَالُ فَدَعَا اللَّهَ يَسْتَسْقِي وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ حَوْلَ رِذَاءٍ كَأَنَّهُ لَا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

12- بَابُ إِذَا اسْتَشْفَعُوا

إِلَى الْإِمَامِ لِيَسْتَسْقِي

لَهُمْ لَمْ يَرْدَّهُمْ

1019 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلَكَتِ الْمَوَاشِي، وَتَقَطَّعَتِ الشُّبُلُ، فَادْعُ اللَّهَ، فَدَعَا اللَّهَ فَمِطْرًا مِمَّنِ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلَكَتِ الْمَوَاشِي، وَتَقَطَّعَتِ الشُّبُلُ، وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ عَلَى ظُهُورِ الْجِبَالِ وَالْأَكَامِرِ، وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ، وَمَتَابِعِ الشَّجَرِ فَأَنْجَاهُتْ عَنِ الْمَدِينَةِ الْمُحِبَّاتِ الْقَوْبِ

13- بَابُ إِذَا اسْتَشْفَعَ الْمُشْرِكُونَ

بِالْمُسْلِمِينَ عِنْدَ الْقَحْطِ

1020 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُوَيْلٍ، عَنْ سُفْيَانَ

حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، وَالْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي الطُّغَيْ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: أَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: إِنْ قُرَيْشًا أَبْطَمُوا عَنِ الْإِسْلَامِ، فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ

پس وہ قحط سالی کا شکار ہو کر ہلاک ہوئے اور مردار اور ہڈیاں بھی کھا گئے۔ پس ابوسفیان نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی: اے محمد ﷺ! آپ صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں اور آپ کی قوم ہلاک ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے آپ نے پڑھا: ”انتظار کرو جس دن آسمان کھلا دھواں لائے گا۔“ (الدخان: ۱۶) پھر وہ اپنے کفر کی طرف پھر گئے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جس دن ہم سخت گرفت کریں گے۔“ وہ بدر کا روز ہے اسباط نے منصور سے یہ بھی مروی کی: رسول اللہ ﷺ نے دعا کی تو ان پر بارش برسی اور مسلسل سات دن تو لوگوں نے بارش کی زیادتی کی شکایت کی۔ آپ نے کہا: اے اللہ! ہمارے اطراف ہو اور ہم پر نہیں۔ پس آپ کے اوپر سے بادل چھٹ گئے اور ارد گرد کے لوگوں پر برسے۔

زیادہ بارش ہو تو دعا کرنا کہ ہمارے

اطراف برسا اور ہم پر نہ برسا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے۔ کچھ لوگ کھڑے ہو کر آواز بلند کرنے لگے اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! قحط اور بارش سے درخت سرخ ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم پر بارش برسائے۔ آپ نے دو مرتبہ کہا: اے اللہ! ہم پر بارش برسا۔ خدا کی قسم، ہم نے آسمان میں کوئی بادل کا ٹکڑا نہیں دیکھا تھا کہ ایک ٹکڑا ظاہر ہوا اور برسا۔ آپ منبر سے نیچے تشریف لے آئے اور نماز پڑھی۔ جب فارغ ہو گئے تو مسلسل اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ جب نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخَذَ لَهُمْ سَنَةً حَتَّى هَلَكُوا فِيهَا، وَأَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ، فَجَاءَكَ أَبُو سُفْيَانَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ جِئْتُ تَأْمُرُ بِصِلَةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ هَلَكُوا، فَادْعُ اللّٰهَ، فَقَرَأَ: (فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُحَانٍ مُّبِينٍ) (الدخان: 10) ثُمَّ عَاكُوا إِلَى كُفْرِهِمْ، فَبَدَّلَكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: (يَوْمَ تَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنتَقِمُونَ) (الدخان: 16) يَوْمَ بَدَّلَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: وَزَادَ أَشْبَاطُ، عَنْ مَنْصُورٍ، قَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَقُوا الْغَيْثَ، فَأُطْبِقَتْ عَلَيْهِمْ سَبْعًا، وَشَكَا النَّاسُ كَثْرَةَ الْمَطَرِ، قَالَ: اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَأُنْخَدَتِ السَّحَابَةُ عَنْ رَأْسِهِ، فَسَقُوا النَّاسَ حَوْلَهُمْ

14- بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا كَثُرَ الْمَطَرُ

حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا

1021 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا

مُعْتَمِرٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ، فَقَامَ النَّاسُ فَصَاحُوا، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَطَطَ الْمَطَرُ، وَاحْتَرَبَتِ الشَّجَرُ، وَهَلَكَتِ الْبَهَائِمُ، فَادْعُ اللّٰهَ يَسْقِينَا، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اسْقِنَا مَرَّتَيْنِ، وَإِيْهُمُ اللّٰهُ، مَا تَوَى فِي السَّمَاءِ قَرَعَةً مِنْ سَحَابٍ، فَنَشَأَتْ سَحَابَةٌ وَأَمْطَرَتْ، وَقَالَ: عَنِ الْبَيْهَقِيِّ فَصَلَّى، فَلَمَّا انْصَرَفَ، لَمْ تَزَلْ تُمِطُّ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا، فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کریم ﷺ خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو لوگوں نے شکایت کی: گھر منہدم ہو گئے اور راستے بند ہو گئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ اسے ہم سے روک دے۔ نبی کریم ﷺ نے تبسم فرمایا اور کہا: اے اللہ! ہمارے اطراف ہو اور ہم پر نہیں چنانچہ مدینہ منورہ سے چھٹ گیا اور اطراف میں برستا رہا۔ مدینہ منورہ پر ایک بوند بھی نہ برسی۔ میں مدینہ منورہ کو روشن دیکھ رہا تھا۔

کھڑے ہو کر بارش کے لیے دعا کرنا

کہا ابو نعیم، زبیر، ابواسحاق نے کہ حضرت عبداللہ بن یزید انصاری نکلے اور ان کے ساتھ حضرت براہ بن عازب اور حضرت زید بن ارقم بھی نکلے اور بارش کے لیے دعا کی انہوں نے بغیر منبر کے اپنے قدموں پر کھڑے ہو کر بارش کے لیے دعا مانگی۔ پھر دو رکعت نماز پڑھی جبری قرأت کے ساتھ اور اذان و اقامت نہ کہی۔ ابواسحاق نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن یزید نے نبی کریم ﷺ کی زیارت کی تھی۔

ابوالیمان، شعیب، زہری، عباد بن تمیم نے اپنے چچا جان سے مروی کی ہے جو نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ان کے لیے بارش کی دعا کرنے نکلے۔ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ پھر قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنی چادر پلٹ دی۔ تو ان پر بارش برسی۔

نماز استسقاء میں جہر سے

قرأت کرنا

وَسَلَّمَ يَخْطُبُهُ صَاحِبُوا إِلَيْهِ فَكَلَّمَتِ الْبُيُوتُ
وَأَنْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَأَدْعُ اللَّهَ يَخْبِسُهَا عَنَّا،
فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ:
اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَكَشَفْتَ الْمَدِينَةَ،
فَجَعَلْتَ تَمَطُّرَ حَوْلَهَا وَلَا تَمَطُّرَ بِالْمَدِينَةِ قَطْرَةً،
فَتَنَظَّرْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَانْهَالَني مِنْهُ الْإِثْلِيلُ

15- بَابُ الدُّعَاءِ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ قَائِمًا

1022 - وَقَالَ لَنَا أَبُو نَعِيمٍ: عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ، خَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيُّ
وَخَرَجَ مَعَهُ الْبَرَاءُ بْنُ عَارِبٍ، وَزَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمْ فَاسْتَسْقَى، فَقَامَ بِهِمْ عَلَى رِجْلَيْهِ عَلَى
غَيْرِ مَنْبَرٍ، فَاسْتَغْفَرَ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ يَجْهَرُ
بِالْقِرَاءَةِ وَلَمْ يُؤَذِّنْ وَلَمْ يُهَيِّئْ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ:
وَرَأَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1023 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَادُ بْنُ تَمِيمٍ،
أَنْ عَمَهُ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ - أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي لَهُمْ، فَقَامَ فَدَعَا اللَّهَ
قَائِمًا، ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَ الْقِبْلَةِ وَحَوْلَ رِجَالِهِ فَاسْقُوا

16- بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ

فِي الْإِسْتِسْقَاءِ

عباد بن تیمم نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز استسقاء کے لیے تشریف لے گئے تو قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر دعا کی اور اپنی چادر پلٹ دی۔ پھر دو رکعتیں ادا فرمائیں اور اُن میں جہری سے قرأت فرمائی۔

نبی کریم ﷺ نے اپنی پشت مبارک لوگوں کی جانب کس طرح پھیری؟

عباد بن تیمم سے مروی ہے کہ ان کے چچا جان نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا جس دن کہ نماز استسقاء کے لیے تشریف لے گئے آپ نے لوگوں کی جانب پشت مبارک کر لی اور جانب قبلہ ہو کر دعا کی۔ پھر اپنی چادر پلٹ دی۔ پھر ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں اور اُن میں جہری قرأت فرمائی۔

نماز استسقاء کی

دو رکعتیں

قتیبہ بن سعید، سفیان، عبد اللہ بن ابوبکر، عباد بن تیمم نے اپنے چچا جان سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بارش کے لیے دعا کی تو دو رکعتیں ادا فرمائیں اور اپنی چادر پلٹ دی۔

عید گاہ میں نماز استسقاء کی ادائیگی

عباد بن تیمم سے مروی ہے کہ اُن کے چچا جان نے

1024 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

ذُئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي، فَتَوَجَّهَ إِلَى الْقِبْلَةِ يَدْعُو وَحَوْلَ رِذَاءَةٍ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ

17- بَابُ: كَيْفَ حَوَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ إِلَى النَّاسِ

1025 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

ذُئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: "رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي، قَالَ: فَحَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُو، ثُمَّ حَوَّلَ رِذَاءَةً، ثُمَّ صَلَّى لَنَارَ كَعْتَيْنِ جَهَرَ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ"

18- بَابُ صَلَاةِ

الاستسقاء ركعتين

1026 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، سَمِعَ عَبَادَ بْنَ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَقَلَبَ رِذَاءَةً

19- بَابُ الاستسقاء في المصلّى

1027 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ:

1024- راجع الحديث: 1005

1025- راجع الحديث: 1005

1026- راجع الحديث: 1005

1027- راجع الحديث: 1005

فرمایا: نبی کریم ﷺ بارش کے لیے دعا کرنے عید گاہ تشریف لے گئے اور قبلہ کی جانب رخ کیا تو دو رکعتیں ادا فرمائیں اور اپنی چادر پلٹ دی۔ سفیان، مسعودی، ابوبکر نے کہا کہ دائیں حصے کو بائیں شانے پر ڈال لیا۔

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ، عَنْ عَمْرِو، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْبُصْطَى يَسْتَسْقِي وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَقَلَّبَ رِدَاءَهُ قَالَ سُفْيَانُ: فَأَخْبَرَنِي الْمَسْعُودِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: جَعَلَ الْيَمِينَ عَلَى الشِّمَالِ

20- بَابُ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ

فِي الاسْتِسْقَاءِ

1028 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَّ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْبُصْطَى يَصْطَلِي، وَأَنَّهُ لَمَّا دَعَا - أَوْ أَرَادَ أَنْ يَدْعُو - اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوْلَ رِدَاءَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ هَذَا مَارِيٌّ وَالْأَوَّلُ كُوْفِيُّ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ

21- بَابُ رَفْعِ النَّاسِ أَيْدِيهِمْ

مَعَ الْإِمَامِ فِي الاسْتِسْقَاءِ

1029 - قَالَ أَبُو أُبَيٍّ بْنُ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي أَبُو

بَكْرٍ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ بِلَالٍ، قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: أَكْبَرُ رَجُلٍ أَعْرَابِيٍّ مِنْ أَهْلِ الْهَنْدِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَتِ النَّاشِئَةُ، هَلَكَ الْعِيَالُ هَلَكَ النَّاسُ

نماز استسقاء میں

قبلہ رو ہونا

محمد، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید، ابوبکر بن محمد، عباد بن تمیم سے مروی ہے کہ انہیں حضرت عبد اللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ عید گاہ کی جانب نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے جب دعا کی یا دعا کرنے کا ارادہ فرمایا تو جانب قبلہ ہو گئے اور اپنی چادر کو پلٹ دیا۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ یہ ابن زید تو مازنی ہیں اور پہلے کوئی ہیں اور وہ ابن یزید ہیں۔

نماز استسقاء میں لوگوں کا

امام کے ساتھ ہاتھ اٹھانا

ابو ایوب بن سلیمان، ابوبکر بن اویس، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت انس بن مالک نے فرمایا کہ جمعہ کے دن جنگلوں میں رہنے والا ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! موسیٰ ہلاک ہو گئے بال بچے ہلاک ہو گئے

فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ، يَدْعُو، وَرَفَعَ النَّاسُ أَيْدِيَهُمْ مَعَهُ يَدْعُونَ، قَالَ: فَمَا خَرَجْنَا مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى مُطْرًا، فَمَا زِلْنَا مُنْظَرًا حَتَّى كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْآخَرَى، فَأَتَى الرَّجُلُ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بِشَقِ الْمَسَافِرِ وَمَنْعِ الظَّرِيقِ

اور لوگ ہلاک ہو گئے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے دعا کرنے کے لیے مبارک ہاتھ اٹھائے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لوگوں نے بھی دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے پس ہم مسجد سے نکلے بھی نہیں تھے کہ ہم پر بارش برسنے لگی اور اگلے جمعہ تک مسلسل بارش ہوتی رہی پس ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! مسافر تنگ آ گئے اور راستے بند ہو گئے۔ بیشق یعنی تنگ آ جانا۔

اویسی، محمد بن جعفر، یحییٰ بن سعید اور شریک نے کہا کہ ہم نے حضرت انس سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ میں نے آپ ﷺ کی بغلوں کی سپیدی دیکھی۔

نماز استسقاء میں امام کا

ہاتھ اٹھانا

قنادہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کسی بھی دعا میں ہاتھوں کو اتنے بلند نہ فرماتے جتنا کہ بارش کی دعا کے وقت۔ اُس وقت آپ اتنے بلند فرماتے کہ آپ کی بغلوں کی سپیدی ظاہر ہو جاتی۔

بارش کے وقت کیا کہے؟

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ گَضِيبٌ سے مراد بارش ہے اور دوسروں نے کہا کہ صَابٌ اور أَصَابٌ دونوں يَصُوبٌ سے ہیں۔

1030 - وَقَالَ الْأَوْيسِيُّ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

جَعْفَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَشَرِيكِ، سَمِعَا أَنَسًا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ بَطْنِيهِ

22- بَابُ رَفْعِ الْإِمَامِ يَدَهُ

فِي الْإِسْتِسْقَاءِ

1031 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى

وَأَبْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَاءِ، وَإِنَّهُ يَرَفَعُ حَتَّى يَرَى بَيَاضَ بَطْنِيهِ

23- بَابُ مَا يُقَالُ إِذَا مَطَرَتْ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (كَضِيبٌ) (البقرة: 19): الْمَطَرُ "وَقَالَ غَزْوَةُ: صَابٌ وَأَصَابَ يَصُوبُ"

1032 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ كَاتِبٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ، قَالَ: اللَّهُمَّ صَيِّبًا كَاتِبًا كَاتِبَةً الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَزَوَّاءَ الْأَوْزَاعِيِّ وَعَقِيلَ عَنْ كَاتِبٍ

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بارش ملاحظہ فرماتے تو کہتے اے اللہ! ہم پر نفع بخش بارش برسا، متابعت کی اس کی قاسم بن یحییٰ نے عبد اللہ سے اور مروی کیا اسے اوزاعی اور عقیل نے نافع سے۔

24- بَابُ مَنْ يَمْطَرُ فِي الْمَطَرِ حَتَّى يَتَحَادَرَ عَلَى لِحْيَتِهِ

جو بارش رکا رہے حتیٰ کہ داڑھی سے قطرے ٹپکنے لگیں

1033 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: أَصَابَتِ الثَّانِيَةَ سَنَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَيَّنَّا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَامَ أَغْرَابِي فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْكَ النَّالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَأَذْغُ اللَّهُ لَنَا أَنْ يَسْقِيَنَا، قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَا فِي السَّمَاءِ قَرَعَهُ قَالَ: فَقَارَ سَحَابٌ أَمْغَالُ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَلُزْ عَنْ مَنبَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ قَالَ: فَمُطِرْنَا يَوْمَئِذٍ ذَلِكَ، وَفِي الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ وَالَّذِي يَلِيهِ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى، فَقَامَ ذَلِكَ الْأَغْرَابِيُّ - أَوْ رَجُلٌ غَيْرُهُ - فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ عَهْدُكُمْ الْبَيْتَاءَ وَغَرِقَ النَّالُ فَأَذْغُ اللَّهُ لَنَا، فَرَفَعَ

اسحاق بن عبد اللہ بن ابوطحان انصاری سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے دور مبارک میں لوگ قحط کا شکار ہوئے تو رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک دیہاتی نے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! مال برباد ہو گیا اور بچے بھوک سے مر گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم پر بارش برسائے۔ رسول اللہ ﷺ نے مبارک ہاتھ اٹھائے۔ آسمان پر بادل نہیں تھے لیکن پہاڑوں کی طرح بادل آ گئے۔ پھر آپ منبر سے نیچے تشریف بھی نہیں لائے۔ میں نے بارش کے قطرے آپ کی ریش مبارک سے ٹپکتے ہوئے دیکھے۔ پس ہم پر اُس دن، اُس سے اگلے دن بلکہ اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس وہی دیہاتی یا کوئی دوسرے شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! مکانات منہدم ہو گئے اور مال ڈوب گیا، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجیے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے مبارک ہاتھ

اٹھائے اور کہا: اے اللہ! ہمارے اطراف اور ہم پر نہیں۔ پس آپ دست مبارک سے آسمان کی جس جانب اشارہ فرماتے اُدھر سے چھٹ جاتا حتیٰ کہ مدینہ منورہ تھال کی طرح ہو گیا اور قنات نالہ ایک مہینے تک بہتا رہا۔ راوی کا بیان ہے کہ جو آتا وہ اس بارش کی اچھائی کا ذکر ضرور کرتا۔

جب آندھی آئے

سعید بن ابو مریم، محمد بن جعفر، حمید سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ جب تیز آندھی آتی تو یہ بات نبی کریم ﷺ کے چہرہ مبارک ہی سے جان لی جاتی۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ میری

بادِ صبا سے مدد فرمائی گئی ہے

مسلم، شعبہ، حکم، مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری بادِ صبا سے مدد فرمائی گئی اور قوم عاد بادِ سوم سے ہلاک کی گئی۔

زلزلوں اور فتنوں کے بارے میں

جو کہا گیا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ علم اٹھالیا جائے زلزلوں کی کثرت ہو، وقت ایک دوسرے کے قریب آجائے فتنوں کا ظہور ہو اور ہرج بڑھ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْنِيهِ، وَقَالَ: اللَّهُمَّ حَوِّالَيْنَا، وَلَا عَلَيْنَا قَالَ: فَمَا جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِمِخْبَرٍ إِلَى تَاجِيَةِ مِنَ الشَّامِ إِلَّا تَفَرَّقَتْ حَتَّى صَارَتْ الْمَدِينَةُ فِي مِثْلِ الْجَوْبَةِ حَتَّى سَالَ الْوَادِي، وَادِي قَنَاةَ شَهْرًا، قَالَ: فَلَمْ يَمُتْ أَحَدٌ مِنْ تَاجِيَةِ إِلَّا حَدَثَ بِالْجُودِ

25- بَابُ إِذَا هَبَّتِ الرِّيحُ

1034 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ بْنُ مَالِكٍ، يَقُولُ: كَانَتْ الرِّيحُ الشَّدِيدَةُ إِذَا هَبَّتْ عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

26- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا

1035 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نُصِرْتُ بِالصَّبَا، وَأَهْلِكْتُ عَادُ بِالْذُّوْرِ

27- بَابُ مَا قِيلَ فِي

الزَّلَازِلِ وَالْآيَاتِ

1036 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الزَّكَاةِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقْبَضَ

الْعِلْمُ، وَتَكْثُرُ الزَّلَازِلُ، وَيَتَقَارَّبُ الزَّمَانُ، وَتُظْهِرُ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ - وَهُوَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ - حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمْ الْمَالُ فَيَفِيضَ

محمد بن ثنی، حسین بن حسن، ابن عون، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا: اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت دے اور ہمارے یمن میں۔ لوگوں نے عرض کی: اور ہمارے نجد میں۔ دوبارہ فرمایا: اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت دے اور ہمارے یمن میں۔ لوگوں نے پھر عرض کی: اور ہمارے نجد میں فرمایا کہ وہاں تو زلزلے اور فتنے ہیں اور شیطان کا گروہ وہیں سے ظاہر ہوگا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور اپنا حصہ یہ رکھتے ہو کہ جھٹلاتے ہو (پارہ ۲۷، الواقعة: ۸۲)

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اپنا شکر۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے مروی ہے کہ حضرت لبید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مقام حدیبیہ پر بارش والی رات کو ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔ جب نبی کریم ﷺ نے فراغت پائی تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ لوگوں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا کہ میرے بندوں نے صبح کی تو مجھ پر ایمان رکھنے والے

1037 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا، وَفِي يَمِينِنَا، قَالَ: قَالُوا: وَفِي نَجْدِنَا، قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَفِي يَمِينِنَا، قَالَ: قَالُوا: وَفِي نَجْدِنَا، قَالَ: قَالَ: هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ، وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

28- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنْتُمْ تُكْذِبُونَ) (الواقعة: 82)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: شُكْرُكُمْ

1038 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحَدَيْبِيَّةِ عَلَى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلَةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: "أَصْبَحَ

1037- انظر الحديث: 7094 سنن ترمذی: 3953

1038- راجع الحديث: 846

اور ستاروں کے منکر تھے اور جس نے کہا کہ ہم پر فلاں
فلاں ستارے نے بارش برسائی۔ وہ میرا منکر اور ستاروں
پر یقین رکھنے والا ہے۔

وَمِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ، فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطَرٌّ
بِفَضْلِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ، فَنَدَّكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ
بِالْكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: يَتَوَّه كَذَا وَكَذَا، فَنَدَّكَ
كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ

29- بَاب: لَا يَنْدِرِي مَعِيَ

يَجِيءُ الْمَطَرُ إِلَّا اللَّهُ

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: تَحْسَبُ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش
کب برسائی جائے گی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی
کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ پانچ باتوں کو اللہ کے
سوا کسی کو علم نہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ
نبی کریم ﷺ نے فرمایا: غیب کی کجیاں پانچ باتیں ہیں
جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو علم نہیں یعنی کسی کو نہیں معلوم
کہ کل کیا ہوگا اور کسی کو نہیں معلوم کہ رحموں میں کیا ہے اور
کسی کو نہیں معلوم کہ کل کیا کرے گا اور کسی کو نہیں معلوم کہ
کس زمین پر فوت ہوگا اور کسی کو نہیں معلوم کہ بارش کب
ہوگی۔

1039 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ:

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
"مِفْتَاحُ الْغَيْبِ تَحْسَبُ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ: لَا يَعْلَمُ
أَحَدٌ مَا يَكُونُ فِي غَيْبِهِ وَلَا يَعْلَمُ أَحَدٌ مَا يَكُونُ فِي
الْأَرْحَامِ، وَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا، وَمَا
تَنْدِرِي نَفْسٌ بِأُتَى أَرْضٌ مَمُوتٌ، وَمَا يَنْدِرِي أَحَدٌ مَعِيَ
يَجِيءُ الْمَطَرُ"



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

16- أَبْوَابُ

الْكُسُوفِ

1- بَابُ الصَّلَاةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ

1040 - حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

عَالِدٌ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ:

كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَجُوزُ رِجَاءَهُ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْنَا،

فَصَلَّى بِنَا رَكَعَتَيْنِ حَتَّى انْجَلَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا

يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا، فَصَلُّوا،

وَادْعُوا حَتَّى يُكْشَفَ مَا بَيْنَكُمْ

1041 - حَدَّثَنَا شَهَابُ بْنُ عَبَادٍ قَالَ:

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ

قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا

يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنْ لَمَّا

أَيَّتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا، فَصَلُّوا،

فَصَلُّوا

1042 - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو

وَهَبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُو، عَنْ عَهْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورج گرہن کے

بارے میں ابواب

سورج گرہن میں نماز پڑھنا

حسن بصری سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں

حاضر تھے کہ سورج کو گرہن لگ گیا۔ پس رسول اللہ

ﷺ اپنی چادر کو گھسیٹے ہوئے مسجد میں داخل ہو گئے۔

پس ہم بھی داخل ہو گئے تو آپ نے ہمیں دو رکعتیں

پڑھائیں، حتیٰ کہ سورج چمکنے لگا۔ آپ نے فرمایا کہ

سورج اور چاند کو کسی کی موت کے سبب گرہن نہیں لگتا۔

جب تم اُسے دیکھو تو نماز پڑھو اور دعا کرو حتیٰ کہ وہ صاف

ہو جائے۔

قیس سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوسعود

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ

نے فرمایا: سورج اور چاند کو کسی شخص کی موت کے سبب

گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں

ہیں۔ جب اُسے دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو۔

اصبغ، ابن وہب، عمرو، عبدالرحمن بن قاسم، ان

کے والد محترم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

1040- سنن نسائی: 1490، 1491

1041- النظر الحديث: 3204، 1057، صحيح مسلم: 2111، سنن نسائی: 1461، سنن ابن ماجه: 1261

1042- النظر الحديث: 3201، صحيح مسلم: 2118، سنن نسائی: 1460

القاسم، حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا

مروی ہے کہ نبی کریم نے فرمایا: سورج اور چاند کو کسی کی موت اور زندگی کے سبب گہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جب تم انہیں دیکھو تو نماز پڑھا کرو۔

فائدہ: خسوف یا خسف کے معنی ہیں دھنس جانا، اہل عرب کہتے ہیں "خَسَفَتِ الْعَيْنُ فِي الرَّأْيِ" آنکھ سر میں دھنس گئی اور کہا جاتا ہے "خَسَفَ الْقَارُونَ فِي الْأَرْضِ" قارون زمین میں دھنس گیا، رب تعالیٰ فرماتا ہے: "فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ"۔ اب اصطلاح میں چاند گرہن کو خسوف اور سورج گرہن کو کسوف کہتے ہیں کیونکہ اس وقت چاند، سورج دھنسا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ خیال رہے کہ یہاں خسوف سے مطلقاً گرہن مراد ہے چاند کا ہو یا سورج کا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز بھی پڑھی ہے اور چاند گرہن کی بھی کیونکہ ۵۷ھ میں چاند گرہن لگا تھا جمادی الآخرہ میں جیسا کہ ابن حبان وغیرہ میں۔ نماز کسوف باجماعت ہوگی اور چاند گرہن کی نماز علیحدہ علیحدہ یہ دونوں نمازیں سنت ہیں، دو، دو رکعتیں ہیں عام نمازوں کی طرح پڑھی جائیں گی، ہاں ان میں قیام، رکوع وغیرہ بہت دیر ہوگا۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۷۰۵)

1043 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ، فَقَالَ النَّاسُ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا، وَادْعُوا اللَّهَ

عبداللہ بن محمد، ہاشم بن قاسم، شیبان ابو معاویہ، زیاد بن علاقہ سے مروی ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں سورج کو گہن لگا، جس دن کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ (آپ کے صاحبزادے) کی وفات ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک سورج اور چاند کو کسی کی موت یا زندگی کے سبب گہن نہیں لگتا۔ جب تم اُسے دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔

2- بَابُ الصَّدَقَةِ فِي الْكُسُوفِ

سورج گرہن میں صدقہ دینا
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی

1044 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ

1043- انظر الحديث: 6199, 1060، صحيح مسلم: 2119

1044- انظر الحديث: 6631, 5221, 4624, 3203, 1212, 1066, 1065, 1064, 1058, 1056،

1050, 1046، صحيح مسلم: 2086، سنن ترمذی: 561، سنن نسائی: 1473،

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ، فَقَامَ، فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ، فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ فَعَلَ فِي الرُّكُوعِ الْغَالِيَةِ مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الْأَوَّلِ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ انْجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَحَبَّذَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُ ذَلِكَ، فَادْعُوا اللَّهَ، وَكَبِّرُوا وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا

ثُمَّ قَالَ: يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهُ مَا مِنْ أَحَدٍ أُغِيَرُ مِنْ اللَّهِ أَنْ يَزِيحَ عِبْدُهُ أَوْ تَزِيحَ أَمَّتُهُ، يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهُ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا

3- بَابُ النِّدَاءِ بِالصَّلَاةِ

جَامِعَةٌ فِي الْكُسُوفِ

1045- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ بْنُ أَبِي سَلَامٍ، أَخْبَرَنِي الدِّمَشْقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَبَا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ آپ کھڑے ہوئے تو طویل قیام فرمایا۔ پھر رکوع فرمایا تو طویل رکوع فرمایا۔ پھر کھڑے ہوئے تو طویل قیام فرمایا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر رکوع فرمایا تو طویل رکوع فرمایا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ کیا تو طویل سجدہ فرمایا۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا جیسے پہلی رکعت میں کیا تھا۔ پھر فارغ ہوئے تو سورج چمکنے لگا تھا۔ پس لوگوں کو خطبہ دیا تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔ پھر فرمایا بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جن کو کسی کی موت یا زندگی کے سبب گرہن نہیں لگتا۔ جب تم اُسے دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، تکبیر کہو، نماز پڑھو اور صدقہ دو۔

پھر فرمایا: اے اُمّتِ محمد! خدا کی قسم، اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں جب کہ اُس کا بندہ یا اُس کی لونڈی زنا کرے۔ اے اُمّتِ محمد! اگر تم علم رکھتے ہو میں رکھتا ہوں تو تم کم ہنستے اور زیادہ روتے۔

سورج گرہن میں الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ کہہ کر

نداکرنا

اسحاق، یحییٰ بن صالح، معاویہ بن سلام، بن ابی سلام حبشی دمشقی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ بن عبد الرحمن بن عوف، زہری سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو ابن الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ کے لفظ سے ندا کی گئی۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُودِي إِنْ الصَّلَاةَ
جَامِعَةً

4- بَابُ خُطْبَةِ الْإِمَامِ فِي الْكُسُوفِ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ، وَأَسْمَاءُ: خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1048 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي

الْأَيْبَةُ عَنْ عَقِيلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، ح وَحَدَّثَنِي
أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا
يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ،
زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: خَسَفَتْ
الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
فَخَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَفَّ النَّاسَ وَرَأَاهُ فَكَفَّرَ
فَاقْتَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً
طَوِيلَةً ثُمَّ كَفَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ
اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ وَقَرَأَ قِرَاءَةً
طَوِيلَةً حَتَّى أَتَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ كَفَّرَ وَرَكَعَ
رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ أَتَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ
قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ
سَجَدَ ثُمَّ قَالَ فِي الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذَلِكَ،
فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ، وَانْجَلَّتِ
الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ، ثُمَّ قَامَ، فَأَتَى عَلَى اللَّهِ
بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: هُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا
يُخْسِفَانِ لِمَوْتٍ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا
فَاذْعُوا إِلَى الصَّلَاةِ وَكَانَ يُحَدِّثُ كَوْثَرُ بْنُ عَبَّاسٍ،
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ يُحَدِّثُ
يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ، بِمِثْلِ حَدِيثِ عُرْوَةَ، عَنْ

نماز کسوف میں امام کا خطبہ پڑھنا
حضرت عائشہ اور حضرت اسماء نے فرمایا کہ نبی
کریم ﷺ نے خطبہ دیا۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب۔ احمد بن
صالح عنہ یونس، ابن شہاب، عروہ، نبی کریم ﷺ کی
زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی مبارک حیات میں
سورج کو گرہن لگا تو آپ مسجد کی طرف تشریف لے گئے
اور لوگ آپ کے پیچھے صف بستہ ہو گئے۔ پس تکبیر کی اور
رسول اللہ ﷺ نے لمبی قرأت فرمائی۔ پھر تکبیر کی اور
لبا رکوع کیا۔ پھر سمیع اللہ لیتن حمد کہا، کھڑے
ہو گئے اور سجدہ نہیں کیا بلکہ طویل قرأت پڑھی جو پہلی سے
کم تھی۔ پھر تکبیر کی اور طویل رکوع کیا۔ جو پہلے رکوع
سے کم تھا۔ پھر سمیع اللہ لیتن حمد اور رَبَّنَا لَكَ
الْحَمْدُ کہا۔ پھر سجدہ کیا۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی
طرح کیا۔ چنانچہ پورے چار رکوع اور چار سجدے کیے
اور فارغ ہونے سے پہلے سورج چمکنے لگا۔ پھر کھڑے
ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی شایان کی جو اس کی شان ہے پھر
فرمایا کہ یہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں۔
کسی کی موت یا زندگی کے سبب انھیں گرہن نہیں لگتا۔
جب تم انہیں دیکھو تو نماز کی طرف جلدی کرو۔ کثیر بن
عباس نے بحوالہ حضرت عبداللہ بن عباس اسی طرح
سورج گرہن کے دن حدیث بیان کی جیسے حدیث عروہ
بحوالہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے۔ میں نے عروہ

سے کہا کہ جب مدینہ منورہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ کے بھائی نے دو رکعتیں صبح کی نماز سے زیادہ نہیں پڑھیں۔ فرمایا کہ ان سے سنت میں غلطی ہوئی۔

سورج گرہن کو کُشوف کہا

جائے یا خسوف

اور اللہ تعالیٰ نے وَخَسَفَ الْقَمَرُ ارشاد فرمایا

ہے۔

غزوہ بن زبیر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی جب کہ سورج کو گرہن لگا۔ آپ کھڑے ہوئے تو تکبیر کہی اور لمبی قرأت فرمائی۔ پھر رکوع کیا تو لہار رکوع فرمایا۔ پھر سر اٹھا کر سمیع اللہ یمن محمدؐ کہا اور اسی طرح کھڑے رہے۔ پھر لمبی قرأت فرمائی جو پہلی سے کم تھی۔ پھر رکوع فرمایا تو لہار رکوع فرمایا لیکن پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر دو لمبے سجدے فرمائے۔ پھر دوسری رکعت میں بھی یونہی کیا۔ پھر سلام پھیرا تو سورج روشن ہو گیا تھا پھر خطبہ دیتے ہوئے سورج اور چاند کو گرہن لگنے کے بارے میں فرمایا کہ یہ اللہ کی نشانیاں ہیں سے دو نشانیاں ہیں کسی موت اور زندگی کے سبب انہیں گرہن نہیں لگتا۔ جب تم اسے دیکھو تو نماز کی طرف جلدی کرو۔

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ سورج

گرہن کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے

بندوں کو ڈراتا ہے

عَائِشَةُ، فَقُلْتُ لِعَزْوَةَ: "إِنَّ أَهْلَكَ يَوْمَ خَسَفَتْ بِالنَّبِيِّ لَمْ يَرَوْهُ عَلَى رُكْعَتَيْنِ مِثْلَ الطُّبْحِ، قَالَ: أَجَلَ لَأَكَلَهُ أَهْلُ السُّلَّةِ"

5- بَاب: هَلْ يَقُولُ كَسَفَتْ

الْشَّمْسُ أَوْ خَسَفَتْ؟

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (وَخَسَفَ الْقَمَرُ)

(القيامة: 8)

1047- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَزْوَةُ بِنْتُ الرَّبِيعِ، أَنَّ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ، فَكَبَّرَ، فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً، ثُمَّ رَفَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: سَمِعَ اللَّهُ يَمَنَ مُحَمَّدٌ وَقَامَ كَمَا هُوَ، ثُمَّ قَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً وَهِيَ أَكْثَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى، ثُمَّ رَفَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهِيَ أَكْثَى مِنَ الرُّكْعَةِ الْأُولَى، ثُمَّ سَجَدَ سُجُودًا طَوِيلًا، ثُمَّ فَعَلَ فِي الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ سَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَكَلَّمَ النَّاسَ فَقَالَ: فِي كُشُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ: إِلَهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَحْسِبَانِ لِنُفُوتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا، فَافْرَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ

6- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُخَوِّفُ اللَّهُ

عِبَادَهُ بِالْكُشُوفِ

وَقَالَ أَبُو مُوسَى: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسے حضرت ابوموسیٰ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

1048 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتٍ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنْ اللَّهُ تَعَالَى يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ الْوَارِثِ، وَشُعْبَةُ، وَحَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يُونُسَ: يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهَا عِبَادَهُ، وَتَابِعَهُ أَشْعَثُ، عَنِ الْحَسَنِ، وَتَابِعَهُ مُوسَى، عَنْ مُبَارَكٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انہیں کسی کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ عبدالوارث اور خالد بن عبداللہ اور حمد بن سلمہ نے یونس کے حوالے سے یہ ذکر نہیں کیا کہ ان کے ذریعے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ متابعت کی اس کی موسیٰ، مبارک، حسن، حضرت ابوبکرہ نے نبی کریم ﷺ سے کہ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اور متابعت کی اس کی اشعث نے حسن بھری سے۔

7- بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ

الْقَبْرِ فِي الْكُسُوفِ

سورج گرہن میں عذاب قبر سے

پناہ مانگنا

1049 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِوَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ يَهُودِيَّةً جَاءَتْ تَسْأَلُهَا، فَقَالَتْ لَهَا: أَعَاذَكَ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَسَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيْعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُورِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَائِدًا بِاللَّهِ مِنْ ذَلِكَ،

عمرہ بنت عبدالرحمن سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک یہودون کچھ سوال کرنے آئی تو اُس نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب قبر سے بچائے۔ حضرت عائشہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا لوگوں کو قبر میں عذاب ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس سے خدا کی پناہ۔

1048- راجع الحديث: 1040

1049- صحيح مسلم: 2095, 2096 سنن نسائي: 1474, 1498

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

1050 - ثُمَّ رَكَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ مَرْكَبًا، فَكَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَزَجَعَ طَهْيًى، ثُمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَ ظَهَرَ إِلَى الْحَجَرِ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي وَقَامَ النَّاسُ وَرَاءَهُ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ كُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ كُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ، فَسَجَدَ، ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ كُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ كُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ، فَسَجَدَ وَانْصَرَفَ، فَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَعَوَّذُوا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

8- بَابُ طُولِ السُّجُودِ فِي الْكُسُوفِ

1051 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نُودِيَ: إِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةً، فَزَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ، ثُمَّ قَامَ، فَزَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ، ثُمَّ جَلَسَ، ثُمَّ جُلِيَ عَنِ الشَّمْسِ، قَالَ: وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: مَا سَجَدْتُ سُجُودًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهَا

پھر ایک دن صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ سواری پر سوار ہوئے تو سورج کو گرہن لگ گیا اور آپ چاشت کے وقت واپس تشریف لے آئے۔ رسول اللہ ﷺ دو حجروں کے درمیان سے گزرے۔ پھر نماز پڑھنے کھڑے ہوئے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ آپ نے لمبا قیام فرمایا۔ پھر رکوع فرمایا تو لمبا رکوع فرمایا۔ پھر کھڑے ہوئے تو لمبا قیام فرمایا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر لمبا رکوع فرمایا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر اٹھے اور سجدہ فرمایا۔ پھر کھڑے ہو کر لمبا قیام فرمایا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر لمبا رکوع فرمایا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر اٹھے اور لمبا قیام فرمایا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر لمبا رکوع فرمایا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر اٹھے، سجدہ فرمایا اور فرمایا جو اللہ نے چاہا پھر لوگوں کو حکم دیا کہ وہ عذابِ قبر سے پناہ مانگیں۔

نمازِ کسوف میں طویل سجدے کرنا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے دور مبارک میں سورج گرہن ہوا تو الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ کہہ کر ندا کی گئی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ایک رکوع دو رکوع فرمائے۔ پھر کھڑے ہوئے تو ایک ہی رکعت میں دو رکوع فرمائے۔ پھر بیٹھ گئے حتیٰ کہ سورج چمکنے لگا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے کبھی ان سے لمبے سجدے نہیں کیے۔

1050- راجع الحديث: 1049

1051- راجع الحديث: 1045

9- بَابُ صَلَاةِ الْكُسُوفِ بِجَمَاعَةٍ

وَصَلَّى ابْنُ عَبَّاسٍ لَهُمْ فِي صَلَاةِ رَمَزَةٍ وَبَجَعَ
عَلَى ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَصَلَّى ابْنُ خَمْرٍ

1052 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ

مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى
عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ قِيَامًا
طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ قِرَامَةِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، ثُمَّ رَكَعَ
رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ
حُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ
حُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا
طَوِيلًا وَهُوَ حُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا
طَوِيلًا وَهُوَ حُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ، فَقَامَ
قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ حُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ
رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ حُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ
ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ
اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا
رَأَيْتُمْ ذَلِكَ، فَادْكُرُوا اللَّهَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ
رَأَيْتَكَ تَتَاوَلَّتْ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ ثُمَّ رَأَيْتَكَ
كَعُكَعْتَ؟ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيَّيْ رَأَيْتُ
الْجَنَّةَ، فَتَتَاوَلَّتْ عَنْقُودًا، وَلَوْ أَصْبَحْتُ لَأَكَلْتُ مِنْهُ
مَا بَقِيَ مِنَ الدُّنْيَا، وَأَرَيْتُ النَّارَ، فَلَمْ أَرِ مَنْظَرًا
كَالْيَوْمِ قَطُّ أَفْظَعَ، وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ

نماز کسوف با جماعت پڑھنا

اور حضرت ابن عباس نے لوگوں کو صفہ دھرم میں
نماز پڑھائی اور علی بن عبداللہ بن عباس نے انہیں جمع کیا
اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نماز پڑھائی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے دور مبارک میں سورج
کو گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی۔ آپ
کھڑے ہوئے تو لمبا قیام فرمایا گویا سورہ البقرہ کی
قرأت کے مساوی۔ پھر رکوع فرمایا تو طویل رکوع
فرمایا۔ پھر اٹھے تو طویل قیام فرمایا جو پہلے قیام سے کم
تھا۔ پھر طویل رکوع فرمایا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر
سجدہ کیا۔ پھر کھڑے ہو کر لمبا قیام فرمایا جو پہلے قیام سے
کم تھا۔ پھر لمبا رکوع فرمایا جو پہلے رکوع سے کم پھر اٹھے
اور لمبا قیام فرمایا جو پہلے قیام سے کم تھا پھر لمبا رکوع فرمایا
جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ فرمایا اور فارغ ہو گئے تو
سورج چمکنے لگا تھا۔ فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانوں
میں سے دو نشانیاں ہیں جنہیں کسی کی موت یا زندگی کے
سبب گرہن نہیں لگتا۔ جب تم یہ چیز دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو۔
لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے اس
جگہ آپ کو کوئی چیز پڑتے دیکھا۔ پھر ہم نے آپ کو بیچے
بہتے دیکھا۔ فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی تو ایک ٹہنی پڑ
لی۔ اگر میں اُسے لے آتا تو تم اُس میں سے جب تک دنیا
باقی رہتی اس وقت تک کھاتے اور مجھے دوزخ دکھائی گئی تو
میں نے آج جیسا منظر کبھی نہیں دیکھا اور میں نے دیکھا
کہ اُس میں اکثر عورتیں ہیں۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا
رسول اللہ ﷺ! کس سبب سے؟ فرمایا کہ اپنے کفر کے

قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ؛ قَالَ: يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ؛ قَالَ: "يَكْفُرُونَ الْعَشِيرَةَ وَيَكْفُرُونَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتُ إِلَى إِحْدَاهُمُ النَّهْرَ كُلَّهُ ثُمَّ رَأَيْتُ مِنْكَ شَيْئًا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ"

10- بَابُ صَلَاةِ النِّسَاءِ مَعَ

الرِّجَالِ فِي الْكُسُوفِ

1053 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أُمِّ أَيْتِهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهَا قَالَتْ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ يُصَلُّونَ وَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّي، فَقُلْتُ: مَا لِلنَّاسِ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا إِلَى السَّمَاءِ، وَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللَّهِ، فَقُلْتُ: آيَةٌ، فَأَشَارَتْ: أَيْ نَعَمْ، قَالَتْ: فَقُمْتُ حَتَّى تَجَلَّيَ الْغَشِيُّ، فَجَعَلْتُ أَصْبُ فَوْقَ رَأْسِي الْمَاءَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمْدَ اللَّهِ وَأَتْنِي عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: "مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ أَرَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا، حَتَّى الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ مَغْلٌ - أَوْ قَرِيبًا مِنْ - فِتْنَةِ الدَّجَالِ - لَا أُخْرِى أَيْتُهُمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ - يُؤْتَى أَحَدُكُمْ، فَيَقَالُ لَهُ: مَا عَلِمْتَ بِهَذَا الرَّجُلِ، فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ - أَوْ الْمُؤِقِنُ، لَا أُخْرِى أَيْ هَذَا، قَالَتْ أَسْمَاءُ - فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى، فَأَجَبْنَا وَأَمَّنَّا

سبب۔ عرض کی گئی، کیا وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ فرمایا کہ خاوند کی ناشکری کرتیں اور احسان کا انکار کر دیتی ہیں۔ اگر ان میں سے کسی پر پوری زندگی احسان کر دو۔ پھر تم سے کوئی کہی رہ جائے تو کہے گی میں نے نہیں دیکھا کہ آپ نے میرے ساتھ کوئی اچھائی کی ہو۔

مردوں کے ساتھ عورتوں کا

نماز کسوف کا پڑھنا

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس آئی جب کہ سورج گہن لگا ہوا تھا۔ لوگ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے اور وہ بھی کھڑی ہو کر نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا: لوگوں کو کیا ہوا؟ انہوں نے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور سبحان اللہ کہا۔ میں نے کہا: کوئی نشانی؟ انہوں نے اشارے سے ہاں کی۔ میں کھڑی رہی تو بیہوش ہونے لگی۔ پس میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی۔ جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنایاں کی۔ پھر فرمایا: کوئی چیز ایسی نہیں جو میں نے نہیں دیکھی تھی مگر وہ اس جگہ پر دیکھ لی حتیٰ کہ جنت اور جہنم بھی اور مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ قبروں میں تمہاری آزمائش ہوگی، فتنہ دجال جیسی یا اُس کے قریب معلوم نہیں کہ حضرت اسماء نے کون سی بات فرمائی۔ تم میں سے ایک کو لایا جائے گا اور اُس سے کہا جائے گا کہ اس شخص کے متعلق تو کیا جانتا ہے؟ پس اگر وہ ایمان والا یا یقین والا ہوا، معلوم نہیں حضرت اسماء نے کون سا لفظ فرمایا۔ تو کہے گا کہ یہ اللہ کے رسول محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں جو ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت

وَالْبَعَثَا، فَيَقَالُ لَهُ: تَمَّ صَلَاتُكَ، فَقَدْ عَلِمْنَا إِنَّ
كُنْتَ لَمُؤَقَّتًا، وَأَمَّا الْمُتَأَنِّي - أَوِ الْمُزَكَّابُ لَا أُخْرِى
أَيُّهُمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ - فَيَقُولُ: لَا أُخْرِى، سَمِعْتُ
النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ"

11- بَابُ مَنْ أَحَبَّ الْعَتَاقَةَ

فِي كُفُوفِ الشَّمْسِ

1054 - حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا
زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ، قَالَتْ:
لَقَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِي
كُفُوفِ الشَّمْسِ

12- بَابُ صَلَاةِ الْكُفُوفِ فِي الْمَسْجِدِ

1055 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي
مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ يَهُودِيَّةً
جَاءَتْ تَسْأَلُهَا، فَقَالَتْ: أَعَاذَكَ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ، فَسَأَلْتُ عَائِشَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: أَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُورِهِمْ؟ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَائِدًا بِاللَّهِ مِنْ
ذَلِكَ

1056 - ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ مَرْكَبًا، فَكَشَفَتِ الشَّمْسُ

لے کر تشریف لائے۔ پس ہم نے ان کی دعوت قبول کی،
ان پر ایمان لائے اور یہودی کی اُس سے کہا جائے گا کہ
آرام سے سو جا۔ ہم جانتے تھے کہ تو یقین والا ہے۔ اگر
وہ منافق یا تکبر کرنے والا ہوا۔ معلوم نہیں حضرت اسماء
نے کون سا لفظ فرمایا۔ تو کہے گا کہ میں نہیں جانتا۔ میں
نے لوگوں کو جو کچھ کہتے ہوئے سنا تو میں نے بھی وہی کہا۔

جو سورج گرہن کے وقت

غلام آزاد کرنا پسند کرے

ربیع بن یحییٰ، زائدہ، ہشام، فاطمہ سے مروی ہے
کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی
کریم ﷺ نے سورج گرہن کے وقت غلام آزاد
کرنے کا حکم فرمایا۔

مسجد میں نماز کسوف پڑھنا

عمرہ بنت عبد الرحمن سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک یہودی عورت
کچھ سوال کرنے کے لیے آئی تو اُس نے کہا: اللہ تعالیٰ
آپ کو عذاب قبر سے محفوظ رکھے۔ حضرت عائشہ نے
رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا لوگوں کو قبروں میں
عذاب ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اُس سے خدا
کی پناہ۔

پھر رسول اللہ ﷺ صبح کے وقت سوار ہو کر نکلے تو
سورج گرہن لگ گیا اور آپ چاشت کے وقت واپس

1054- راجع الحديث: 86، سنن ابوداؤد: 1192

1055- راجع الحديث: 1049

1056- راجع الحديث: 1041، 1049

حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَهَيْشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى بِالنَّاسِ، فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ، ثُمَّ رَكَعَ، فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ وَهِيَ دُونَ قِرَاءَتِهِ الْأُولَى، ثُمَّ رَكَعَ، فَأَطَالَ الرُّكُوعَ دُونَ رُكُوعِهِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ، فَصَنَعَ فِي الرُّكُوعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ قَامَ فَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُرِيهِنَّ عِبَادَهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمُ ذَلِكَ، فَافْرَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ

14- بَابُ الذِّكْرِ فِي الْكُسُوفِ

رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

سورج گرہن میں ذکر کرنا

اسے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

مروی کیا۔

ابو بردہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: سورج گرہن لگا تو نبی کریم ﷺ یوں خوف کرتے ہوئے لپکے جیسے قیامت آگئی ہو۔ پس مسجد میں تشریف فرما ہوئے اور نماز پڑھی بہت ہی طویل قیام، رکوع اور سجود کے ساتھ۔ میں نے آپ کو ایسا کرتے ہوئے کبھی نہ دیکھا۔ اور فرمایا کہ یہ نشانیاں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے۔ یہ کسی کی موت یا زندگی کے سبب نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ جب تم ایسی کوئی بات دیکھو تو اللہ کے ذکر، دعا اور استغفار کی طرف دوڑا جلدی کرو۔

1059- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَعًا، يَخْشَى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ، فَأَلَى الْمَسْجِدَ، فَصَلَّى بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ رَأَيْتُهُ قَطْرَ يَفْعَلُهُ، وَقَالَ: هَذِهِ الْآيَاتُ الَّتِي يُرْسِلُ اللَّهُ لَا تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنْ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِ عِبَادَهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ، فَافْرَعُوا إِلَى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ

15- بَابُ الدُّعَاءِ فِي الْخُسُوفِ

قَالَ أَبُو مُوسَى، وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1060 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا رِثَادُ بْنُ عِلَاقَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُعِيزَةَ بِنْتُ شُعْبَةَ، يَقُولُ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ، فَقَالَ النَّاسُ: انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا، فَادْعُوا اللَّهَ وَصَلُّوا حَتَّى يَنْجَلَ

16- بَابُ قَوْلِ الْإِمَامِ فِي خُطْبَةِ

الْخُسُوفِ: أَمَّا بَعْدُ

1061 - وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ، قَالَتْ: " فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَخُطِبَ فَحَمِدَ اللَّهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ

17- بَابُ الصَّلَاةِ فِي كُسُوفِ الْقَمَرِ

1062 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:

سورج گرہن میں دعا کرنا

اسے حضرت ابو موسیٰ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

زیاد بن علاقہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: جس دن حضرت ابراہیم (صاحبزادہ رسول اللہ) نے وفات پائی تو سورج کو گرہن لگ گیا۔ لوگوں نے کہا یہ ابراہیم کی وفات کے سبب گہن لگا ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ ان کو کسی کی موت یا زندگی کے سبب گرہن نہیں لگتا۔ جب تم ایسا دیکھو تو اللہ سے دعا کرو اور نماز پڑھو حتیٰ کہ چمکنے لگے۔

امام کا خطبہ کسوف میں

اتابعد کہنا

ابو اسامہ، ہشام فاطمہ بنت منذر، حضرت اسماء نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو سورج چمک رہا تھا۔ پس آپ نے خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی جو اُس کی شان ہے۔ پھر فرمایا۔ اُتَابَعْد۔

چاند گرہن کے وقت نماز پڑھنا

محمود، سعید بن عامر، شعبہ، یونس، حسن سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے دور مبارک میں سورج گرہن ہوا تو آپ

1060- راجع الحديث: 1043

1061- راجع الحديث: 86

1062- راجع الحديث: 1040

نے دو رکعتیں پڑھیں۔

حسن بصری سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے دور مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو آپ اپنی چادر کو گھسیٹتے ہوئے تشریف لائے حتیٰ کہ مسجد میں رونق افروز ہوئے۔ لوگ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے تو آپ نے اُن کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور سورج چمکنے لگا۔ فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انہیں کسی کی موت کے سبب گہن نہیں لگتا۔ جب ایسا ہو تو نماز پڑھو اور دعا کیا کرو، حتیٰ کہ وہ ختم ہو جائے اور یہ اس لیے کہ نبی کریم ﷺ کے حضرت ابراہیم نامی صاحبزادہ نے وفات پائی تو کچھ لوگوں نے یہ بات کہی تھی۔

نماز کسوف میں پہلی رکعت

زیادہ طویل ہو

عمرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کے ساتھ نماز کسوف کی دو رکعتیں چار رکوع کے ساتھ پڑھیں اور پہلی رکعت زیادہ لمبی تھی۔

نماز کسوف میں جہری قرأت

غردہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی

اَنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ

1063 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ يَجُوزُ دَاءَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْمَسْجِدِ وَقَابَ النَّاسُ إِلَيْهِ، فَصَلَّى بِهِمَا رَكْعَتَيْنِ، فَأَتَمَّ الشَّمْسُ، فَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، وَإِذَا لَمْ يَخْسِفَا لِمَوْتِ أَحَدٍ، وَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَصَلُّوا وَادْعُوا حَتَّى يُكْشَفَ مَا بَكُمْ، وَذَلِكَ أَنَّ ابْنَ اللَّيْثِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ النَّاسُ فِي ذَلِكَ

18- بَابُ: الرَّكْعَةُ الْأُولَى

فِي الْكُسُوفِ أَطْوَلُ

1064 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمَا فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي سَجْدَتَيْنِ الْأَوَّلِ أَطْوَلُ

19- بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْكُسُوفِ

1065 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

1063- راجع الحديث: 1040

1064- راجع الحديث: 1044, 1046

1065- راجع الحديث: 1044، صحيح مسلم: 2090، سنن ابوداؤد: 1190، سنن نسائي: 1493, 1496

اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے نماز کسوف میں قرأت جہر سے کی۔ جب قرأت سے فراغت پائی تو تکبیر کہی اور رکوع فرمایا۔ جب رکوع سے اٹھے تو سمیع اللہ یمن محمدؑ اور زلنارؑ و لک الحمدؑ کہا۔ پھر نماز کسوف میں دوبارہ قرأت کی یعنی دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے۔

الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ كَثِيرٍ، سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، "جَهَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ بِهَرَارَتِهِ، فَإِذَا فَرَغَ مِنْ هَرَارَتِهِ كَلَّمَ، فَرَفَعَ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ يَمِينَ مُحَمَّدًا، زَلْنَارًا وَلَكَ الْحَمْدُ، ثُمَّ يُعَاوِدُ الْهَرَارَةَ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكَعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَهَدَاتٍ"

اوزامی وغیرہ، زہری، عروہ، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے دور مبارک میں سورج گرہن ہوا تو ایک شخص نے الصلوة جامعۃ کے ساتھ ندا کی۔ آپ آگے بڑھے اور چار رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں۔ عبد الرحمن بن عمر نے ابن شہاب سے اسی طرح سنا ہے۔ زہری کا بیان ہے کہ میں نے عروہ سے کہا: آپ کے بھائی جان حضرت عبد اللہ بن زبیر نے کیا کیا کہ صبح کی نماز کی طرح دو رکعتیں پڑھیں جب کہ انہوں نے مدینہ منورہ میں نماز پڑھی۔ فرمایا کہ اُن سے سنت میں خطاء ہوئی۔ متابعت کی اس کی سلیمان بن کثیر اور سفیان بن خصیم نے زہری سے جہر کے بارے میں۔

1066 - وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ، وَغَيْرُهُ، سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ الشَّمْسَ حَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَعَفَّ مُتَاجِدًا: بِالصَّلَاةِ جَامِعَةً، فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكَعَتَيْنِ، وَأَرْبَعَ سَهَدَاتٍ، وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَثِيرٍ، سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ مِغْلَةً قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَقُلْتُ: "مَا صَنَعَ أَحُوكَ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَا صَلَّى إِلَّا رَكَعَتَيْنِ مِغْلَ الصُّبْحِ، إِذْ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ، قَالَ: أَجَلٌ إِنَّهُ أَخْطَأَ السُّنَّةَ" تَابَعَهُ سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْحَجَّهِ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

17- أَبْوَابُ سُجُودِ

الْقُرْآنِ

1- مَا جَاءَ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ وَسُئِلَتْهَا

1067 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

عُمَرُ بْنُ قَتَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ:

سَمِعْتُ الْأَسْوَدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ، قَالَ: قَالَ:

"قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النُّجْمَ بِمَكَّةَ

فَسَجَدَ فِيهَا وَسَجَدَ مَنْ مَعَهُ غَيْرُ شَيْعٍ أَخَذَ كَقَامِنٍ

حَصَى - أَوْ ثَرَابٍ - فَزَفَعَهُ إِلَى جَنْبَيْهِ، وَقَالَ:

يَكْفِينِي هَذَا"، فَرَأَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ قُبِلَ كَافِرًا

2- بَابُ سَجْدَةِ تَنْزِيلِ السَّجْدَةِ

1068 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

لِلَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ أَلَمْ

تَنْزِيلِ السَّجْدَةِ وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ

3- بَابُ سَجْدَةِ ص

1069 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو

الثَّعْبَانِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سجدة تلاوت کا

بیان

قرآن کریم میں سجدة تلاوت اور اُن کا سنت ہونا

اسود سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں

سورۃ النجم تلاوت فرمائی اور سجدة کیا تو جو آپ کے ساتھ

تھے انہوں نے بھی سجدة کیا سوائے ایک بوڑھے شخص کے

کہ ایک مٹھی کنکر یا مٹی لے کر اُسے پیشانی سے لگایا اور کہا

کہ میرے لیے یہی کافی ہے۔ پس میں نے بعد میں

اُسے دیکھا کہ وہ حالت کفر میں مارا گیا۔

سورۃ تنزیل میں سجدة

محمد بن یوسف، سفیان، سعد بن ابراہیم، عبدالرحمن

سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

فرمایا: نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن نماز فجر میں سورۃ الم

تنزیل السجدة اور علن اُسی علی الإنسان یعنی سورۃ الدھر کی

قرأت فرمایا کرتے تھے۔

سورۃ ص میں سجدة

سلیمان بن حرب، ابو النعمان، حماد بن زید،

ایوب، عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ

1067- انظر الحديث: 1070, 3853, 3972, 4863، صحيح مسلم: 1297، سنن ابو داود: 1406، سنن

نسائي: 958

1068- راجع الحديث: 891

1069- انظر الحديث: 3422، سنن ابو داود: 1409، سنن ترمذی: 577

تعالیٰ عنہا نے فرمایا: سورہ ص کا سجدہ تا کہ یہی سجدوں میں سے نہیں لیکن میں نے نبی کریم ﷺ کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔

سورۃ النجم میں سجدہ

اسے حضرت ابن عباس نے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سورۃ النجم پڑھی تو سجدہ کیا اور لوگوں میں سے کوئی ایسا نہ رہا مگر اُس نے سجدہ کیا، سوائے اُن میں سے ایک شخص کے کہ ایک مٹھی کنکریاں یا مٹی لے کر پیشانی سے لگالی اور کہا کہ میرے لیے کافی ہے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ میں نے بعد میں اُسے (امیہ بن خلف کو) دیکھا کہ حالت کفر میں مارا گیا۔

مسلمانوں کا مشرکوں کے ساتھ

سجدہ کرنا اور مشرک ناپاک

ہے اُس کا کوئی وضو نہیں

اور حضرت ابن عمر بغیر وضو بھی سجدہ کر لیا کرتے۔

مسدد، عبدالورث، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سورۃ النجم کا سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ مسلمانوں اور مشرکوں اور جنوں اور انسانوں نے سجدہ کیا۔ مروی کیا اسے ابرہیم بن طہمان نے ایوب سے۔

عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَ لَيْسَ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ، وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا

4- بَابُ سَجْدَةِ النَّجْمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1070 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: " أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ سُورَةَ النَّجْمِ، فَسَجَدَ فِيهَا فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ إِلَّا سَجَدَ فَأَخَذَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ كَفًّا مِنْ حَصَى - أَوْ تُرَابٍ - فَرَفَعَهُ إِلَى وَجْهِهِ، وَقَالَ: يَكْفِيَنِي هَذَا "، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قَتِيلًا كَافِرًا

5- بَابُ سُجُودِ الْمُسْلِمِينَ

مَعَ الْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكِ

تَجَسَّسَ لَيْسَ لَهُ وَضُوءٌ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَسْجُدُ عَلَى

غَيْرِ وَضُوءٍ

1071 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ بِالنَّجْمِ، وَسَجَدَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْجُنَّ وَالْإِنْسَ وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ

6- بَابُ مَنْ قَرَأَ السَّجْدَةَ

وَلَمْ يَسْجُدْ

جس نے آیت سجدہ پڑھی

اور سجدہ نہ کیا

سلیمان بن داؤد ابو الریح، اسماعیل بن جعفر، یزید بن خُصیفہ، ابن قسطنطین، عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو فرمایا۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے حضور سورۃ النجم پڑھی تو آپ نے اُس میں سجدہ نہیں کیا۔

یزید بن عبد اللہ ابن قسطنطین نے عطاء بن یسار سے روایت کی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کے سامنے سورۃ النجم تلاوت کی تو آپ نے سجدہ نہیں کیا۔

سورۃ الانشقاق میں سجدہ

ابو سلمہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ سورۃ الانشقاق تلاوت کی اور سجدہ فرمایا۔ میں نے کہا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا آپ نے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا؟ فرمایا کہ اگر میں نے نبی کریم ﷺ کو سجدہ کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی سجدہ نہ کرتا۔

جس نے قاری کے سجدے کے سبب سجدہ کیا حضرت ابن مسعود نے حضرت تمیم بن حذیم سے فرمایا جو اس وقت لڑکے تھے اور اُن کے سامنے آیت

1072 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ، عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَرَعَمَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا

1073 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا

7- بَابُ سَجْدَةِ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

1074 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، وَمُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَا: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَرَأَ: إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ، فَسَجَدَ بِهَا، فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَلَمْ أَرَكَ تَسْجُدُ؟ قَالَ: لَوْ لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ لَمْ أَتَسْجُدْ

8- بَابُ مَنْ سَجَدَ لِسُجُودِ الْقَارِءِ

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَتَيْمِيمِ بْنِ حَذَلَمٍ - وَهُوَ غُلَامٌ - فَقَرَأَ عَلَيْهِ سَجْدَةً، فَقَالَ: اسْجُدْ فَإِنَّكَ

1072- انظر الحديث: 1073، صحيح مسلم: 1298، سنن ابو داؤد: 1404، سنن ترمذی: 576، سنن نسائی: 959

1073- راجع الحديث: 1072

1074- راجع الحديث: 766، صحيح مسلم: 1300

إِمَامُنَا فِيهَا

سجدہ تلاوت کی اور فرمایا کہ سجدہ کرو کیونکہ تم ہم سے آگے
ہو۔

مسدد، یحییٰ، عبید اللہ، نافع سے مروی ہے کہ
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب نبی
کریم ﷺ ہمارے سامنے ایسی سورت تلاوت فرماتے
جس میں سجدہ ہوتا تو سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے
حتیٰ کہ ہمارے بعض کو تو پیشانی رکھنے کے لیے جگہ بھی نہ
ملتی۔

جب امام آیت سجدہ پڑھے

تو لوگوں کا اثر دہام ہو جانا

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ آیت سجدہ پڑھتے اور ہم
آپ کے پاس حاضر ہوتے تو آپ سجدہ کرتے اور ہم بھی
آپ کے ساتھ کرتے۔ پس ہمارا اتنا اثر دہام ہو جاتا کہ ہم
میں سے بعض کو پیشانی رکھنے کے لیے جگہ نہ ملتی جس پر ہم
سجدہ کرتے۔

جس کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے

سجدہ تلاوت کو واجب قرار نہیں دیا

حضرت عمران بن حصین سے کہا گیا کہ ایک شخص
آیت سجدہ سنے اور اُس کے لیے نہ بیٹھے۔ فرمایا کہ
تمہارے خیال میں وہ اُس کے لیے بیٹھتا۔ گویا اُس پر
واجب نہ ہوتا۔ حضرت سلمان نے فرمایا کہ ہم اسی لیے
نہیں آئے۔ حضرت عثمان نے فرمایا کہ اُس پر بھی سجدہ
ہے جو اُسے سنے۔ زہری نے کہا کہ سجدہ نہ کرے مگر جب

1075 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْنَا السُّورَةَ فِيهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ
وَنَسْجُدُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا مَوْضِعَ جَبْهَتِهِ

9- بَابُ إِزْدِحَامِ النَّاسِ إِذَا

قَرَأَ الْإِمَامُ السَّجْدَةَ

1076 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ أَدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ
ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقْرَأُ السَّجْدَةَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ
فَكَرَدْنَاهُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا لِمَوْضِعِ جَبْهَتِهِ مَوْضِعًا يَسْجُدُ
عَلَيْهِ

10- بَابُ مَنْ رَأَى أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ

لَمْ يُوجِبِ السُّجُودَ

وَقِيلَ لِعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: الرَّجُلُ يَسْمَعُ
السَّجْدَةَ وَلَمْ يَجْلِسْ لَهَا، قَالَ: أَرَأَيْتَ لَوْ قَعَدَ لَهَا
كَأَنَّهُ لَا يُوجِبُهُ عَلَيْهِ وَقَالَ سَلْمَانُ: مَا لِهَذَا غَدَوْنَا
وَقَالَ عُمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّمَا السَّجْدَةُ عَلَى مَنْ
اسْتَمَعَهَا وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَا يَسْجُدُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ
ظَاهِرًا، فَإِذَا سَجَدْتَ وَأَنْتَ فِي حَضَرٍ، فَاسْتَقْبِلْ

با وضو ہو۔ جب تم سجدہ کرو اور سفر میں نہیں بلکہ حضر میں ہو تو قبلہ کی طرف رخ کرو۔ اگر تم سوار ہو تو پھر تمہارا رخ خواہ کسی طرف ہو اور سائب بن یزید قصہ گو سے آیت سجدہ سن کر سجدہ نہیں کرتے تھے۔

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جریج، ابوبکر بن ابوملیکہ عثمان بن عبدالرحمن تیمی، ربیعہ بن عبد اللہ بن ہدیہ تیمی، ابوبکر نے کہا ربیعہ بہترین لوگوں میں سے ہیں۔ جب ربیعہ تیمی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں حاضر خدمت ہوئے تو وہ جمعہ کے دن منبر پر سورہ نحل تلاوت فرما رہے تھے۔ جب آیت سجدہ آئی تو نیچے اترے اور سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔ حتیٰ کہ جب اگلا جمعہ آیا تب بھی وہی سورت تلاوت کی اور جب آیت سجدہ آئی تو فرمایا: اے لوگو! ہم سجدے سے آگے گزرتے ہیں جس نے سجدہ کیا تو اچھا کیا اور جو سجدہ نہ کرے تو اس پر کچھ گناہ نہیں اور حضرت عمر نے سجدہ نہ کیا۔ نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سجدے فرض نہیں کیے ہیں بلکہ یہ بات ہماری اپنی مرضی پر ہے۔

جس نے نماز میں آیت سجدہ

تلاوت کی اور سجدہ کیا

ابورافع سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی۔ انہوں نے سورہ انشقاق تلاوت کی اور سجدہ کیا۔ میں نے عرض کی کہ یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ میں نے اس پر ابو القاسم رضی اللہ عنہ کے پیچھے سجدہ کیا تھا لہذا ہمیشہ سجدہ کرتا رہوں گا حتیٰ کہ ان

الْقَبْلَةِ فَإِنْ كُنْتَ رَاكِبًا فَلَا عَلَيْكَ حَيْثُ كُنْتَ وَجْهُكَ وَكَانَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ: لَا يَسْجُدُ لِسُجُودِ الْقَاصِ

1077 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ:

أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُسُفَ أَنْ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ. قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّمِيمِيِّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَدْيِيِّ التَّمِيمِيِّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَكَانَ رَبِيعَةُ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ عَمَّا حَضَرَ رَبِيعَةُ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَرَأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ بِسُورَةِ النَّحْلِ حَتَّى إِذَا جَاءَ السَّجْدَةَ نَزَلَ فَسَجَدَ وَتَسَجَّدَ النَّاسُ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْقَابِلَةَ قَرَأَهَا حَتَّى إِذَا جَاءَ السَّجْدَةَ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا مُزُّوْا بِالسُّجُودِ فَمَنْ سَجَدَ فَقَدْ أَصَابَ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْ فَلَا إِمَامَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَسْجُدْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَزَادَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَفْرِضِ السُّجُودَ إِلَّا أَنْ نَشَاءَ

11- بَابُ مَنْ قَرَأَ السَّجْدَةَ

فِي الصَّلَاةِ فَسَجَدَ بِهَا

1078 - حَدَّثَنَا مُسْنَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَبِرُ:

قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي بَكْرٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ. قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةِ فَقَرَأَ: إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ: مَا هَذِهِ قَالَ: سَجَدْتُ بِهَا خَلَفَ أَبِي الْقَاسِمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَلَا أَرَأَى أَنْ تُسْجُدَ فِيهَا حَتَّىٰ أَلْقَاهَا

سے مل جاؤں۔

12- بَابُ مَنْ لَمْ يَجِدْ مَوْضِعًا لِلْسُّجُودِ

اژدہام کے سبب سجدہ کرنے کے لیے

مَعَ الْإِمَامِ مِنَ الزَّحَامِ

جگہ نہ پائے

1079 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ، قَالَ:

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ ثَافِعٍ، عَنْ

عنہما نے فرمایا نبی کریم ﷺ وہ سورت تلاوت فرماتے

ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

جس میں سجدہ ہوتا تو سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے،

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ السُّورَةَ الَّتِي فِيهَا السُّجْدَةُ

حتیٰ کہ ہم میں سے بعض تو پیشانی رکھنے کے لیے جگہ بھی

فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ حَتَّىٰ مَا يَجِدُ أَحَدًا مَكَانًا

نہ پاتے تھے۔

لِمَوْضِعٍ جَنَّبَتْهُ



اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

نماز قصر

کا بیان

قصر کے بارے میں حکم اور کتنے قیام پر بھی قصر کرے

عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے انیس دن قیام فرمایا اور نماز قصر کرتے رہے۔ لہذا ہم سفر میں انیس دن تک قصر کرتے رہتے ہیں اور جب دن بڑھ جائیں تو پوری پڑھتے ہیں۔

یحییٰ بن ابواسحاق سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی جانب روانہ ہوئے تو آپ دو دو رکعتیں پڑھتے حتیٰ کہ ہم مدینہ منورہ میں واپس لوٹ آئے۔ میں نے کہا: آپ نے مکہ مکرمہ میں کچھ قیام فرمایا؟ فرمایا کہ اُس میں دس دن ٹھہرے۔

مِنَى میں نماز

نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

18- أَبْوَابُ تَقْصِيرِ

الصَّلَاةِ

1- بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّقْصِيرِ

وَكَمْ يُقِيمُ حَتَّى يَقْصُرَ

1080 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، وَحُصَيْنٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَقْصُرُ، فَتَخَنُّ إِذَا سَافَرْنَا تِسْعَةَ عَشَرَ قَصْرًا، وَإِنْ زَكْنَا أَتَمَمْنَا

1081 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْمَاعِيلَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا، يَقُولُ: "خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ، قُلْتُ: أَقَمْتُمْ مَكَّةَ شَيْئًا؟ قَالَ: أَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا"

2- بَابُ الصَّلَاةِ بِمِنَى

1082 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى،

1080- انظر الحديث: 4298، 4299، سنن ابوداؤد: 1230، سنن ترمذی: 549، سنن ابن ماجہ: 1075

1081- انظر الحديث: 4297، صحيح مسلم: 1584، 1585، سنن ابوداؤد: 1233، سنن ترمذی: 548، سنن

نسائی: 1437، سنن ابن ماجہ: 1077

1082- انظر الحديث: 1655، سنن نسائی: 1449

اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت کے شروع میں۔ پھر وہ پوری پڑھنے لگے۔

ابو الولید، شعبہ، ابواسحاق، حارثہ سے مروی ہے کہ حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے امن کی حالت میں ہمیں منیٰ میں دو رکعتیں پڑھائیں۔

ابراہیم سے مروی ہے کہ میں نے عبدالرحمن بن یزید کو فرماتے ہوئے سنا: حضرت عثمان بن عفان نے ہمیں منیٰ میں چار رکعتیں پڑھائیں۔ یہ بات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہی گئی تو انہوں نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ کہنے کے بعد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور میں نے حضرت ابو بکر صدیق کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور میں نے حضرت عمر بن خطاب کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ کاش! میں جانتا کہ ان چار میں سے دو مقبول رکعتیں ہمارے حصہ میں آجائیں۔

نبی کریم ﷺ نے حج کے

موقعہ پر کتنے دن قیام فرمایا

ابو العالیہ براء سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَحْبَبْتُ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرُ وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ لَمْ أَكْمَلْهَا

1083 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ، أَنَبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِنْ مَا كَانَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ

1084 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: صَلَّى بِنَا عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمِنًى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، فَقِيلَ: ذَلِكَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَاسْتَرْجَعَ، ثُمَّ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّيْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، فَلَيْتَ حَقِّي مِنْ أَرْبَعٍ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ

3- بَاب: كَمْ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ؟

1085 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ:

1083- انظر الحديث: 1656، صحيح مسلم: 1596، 1597، سنن ابوداؤد: 1965، سنن ترمذی: 882، سنن

نسائی: 1444، 1445

1084- انظر الحديث: 1657، سنن ابوداؤد: 1960، سنن نسائی: 1447، 1448

1085- انظر الحديث: 1564، 2505، 3832، صحيح مسلم: 3000، سنن نسائی: 2871

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ چار ذی الحجہ کو حج کا تلبیہ کہتے ہوئے آئے تو آپ نے انہیں حکم دیا کہ اسے عمرہ بنا لو مگر جس کے پاس قربانی کا جانور ہو۔ متاع کی اس کی عطاء نے حضرت جابر سے۔

کتنی نماز کب قصر کرے

اور نبی کریم ﷺ نے ایک دن رات کی مسافت کو سفر قرار دیا ہے جب کہ حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس قصر کرتے اور روزہ چھوڑتے چار برہ کے سفر پر اور وہ سولہ فرسخ ہوتے ہیں۔

اسحاق، ابواسامہ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی عورت تین روز کا سفر نہ کرے مگر اپنے محرم کے ساتھ۔

مسدد، یحییٰ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی عورت تین روز کا سفر نہ کرے مگر اپنے محرم کے ساتھ۔ متابعت کی اس کی احمد، ابن مبارک، عبید اللہ، حضرت ابن عمر نے نبی کریم ﷺ سے۔

آدم، ابن ابی ذؤب، سعید مقبری، ان کے والد ماجد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کسی عورت کو جائز نہیں ہے جو اللہ

حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْكَلْبِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لِيُصْبِحَ رَابِعَةً يَلْبُثُونَ بِالْحَجِّ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ مَعَهُ الْهَدْيُ تَابِعَهُ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ

4- بَاب: فِي كَمْ يَقْصُرُ الصَّلَاةُ

وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَوْمًا وَلَيْلَةً سَفَرًا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ، وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقْصُرَانِ وَيُفْطِرَانِ فِي أَرْبَعَةِ يَوْمٍ وَهِيَ سِتَّةٌ عَشَرَ فَرَسَخًا

1086- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ: حَدَّثَكُمْ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ تَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ فَلَاقَةً إِلَّا بِمَحْرَمٍ

1087- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنِي تَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ فَلَاقًا إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ تَابِعَهُ أَحْمَدُ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ تَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1088- حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُؤَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

1086- صحيح مسلم: 3246

1087- صحيح مسلم: 3245، سنن ابوداؤد: 1727

1088- صحيح مسلم: 3255، سنن ابوداؤد: 1724، سنن ترمذی: 1170

اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کہ ایک رات دن کا سفر کرے اور اُس کے ساتھ اُس کا محرم نہ ہو۔ متابعت کی اس کی بیٹی بن ابوشیر اور سہیل اور امام مالک، مقبری نے حضرت ابو ہریرہ سے۔

جب اپنی بستی سے نکل جائے تو قصر کرے حضرت علی بن ابوطالب نے قصر پڑھی اور وہ گھروں کو دیکھ رہے تھے۔ جب لوٹے تو اُن سے کہا گیا۔ یہ کوفہ ہے۔ فرمایا کہ جب تک ہم داخل نہ ہو جائیں۔

محمد بن المنکدر اور ابراہیم بن میسرہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ میں ظہر کی نماز میں چار رکعتیں پڑھیں اور عصر کی نماز میں ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھیں۔

غزوہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اولاً دو رکعتیں ہی فرض ہوئی تھیں۔ پس سفر کی نماز تو برقرار رہی اور حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا۔ زہری کا بیان ہے کہ میں نے غزوہ سے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کس طرح اضافہ کرتی تھیں؟ فرمایا کہ انہوں نے تاویل کی جیسے حضرت عثمان نے تاویل کی تھی۔

سفر میں مغرب کی نماز کی تین رکعتیں پڑھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تَكُونُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لَيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ تَلْبَعُهُ يَحْيَى بَنُ أَبِي كَوْفٍ، وَسَهَيْلٌ وَمَالِكٌ عَنِ الْمَقْبُورِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

5- بَابُ يَقْضَرُ إِذَا خَرَجَ مِنْ مَوْضِعِهِ وَخَرَجَ عَلَى بَنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَقَصَرَ وَهُوَ يَرَى الْبُيُوتَ فَلَمَّا رَجَعَ قِيلَ لَهُ هَذِهِ الْكُوفَةُ قَالَ: لَا حَتَّى نَدْخُلَهَا

1089 - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكَدَّرِ، وَأَبِي إِدْهِمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ الظُّهْرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا، وَبِذِي الْحَلِيفَةِ رَكْعَتَيْنِ

1090 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: الصَّلَاةُ أَوَّلُ مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَيْنِ، فَأَقْرَبَتْ صَلَاةَ السَّفَرِ، وَلَمْ تَكُنْ صَلَاةَ الْحَضَرِّ قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ: مَا تَأْتِي عَائِشَةَ تَبْتِمُ؟ قَالَ: تَأْكُلُ مَا تَأْكُلُ عُمَانُ

6- بَابُ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا فِي السَّفَرِ 1091 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا

1089- النظر الحديث: 1546, 1547, 1548, 1551, 1712, 1714, 1715, 2951, 2986، صحيح

مسلم: 1580، سنن ابوداؤد: 1773, 1202، سنن ترمذی: 546، سنن نسائی: 468

1090- النظر الحديث: 350، صحيح مسلم: 1570، سنن نسائی: 452

1091- النظر الحديث: 1092, 1105, 1109, 1668, 1673, 1808, 3000، سنن نسائی: 591

ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب سفر میں جلدی مطلوب ہوتی تو مغرب میں دیر کرتے حتیٰ کہ اُسے اور عشاء کو جمع فرما لیتے۔ سالم کا بیان ہے کہ جب سفر میں جلدی مطلوب ہوتی تو حضرت عبداللہ بن عمر بھی اسی طرح کیا کرتے۔

لیث، یونس، ابن شہاب، سالم سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مغرب اور عشاء کو مزدلفہ میں جمع کر لیا کرتے۔ سالم کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے مغرب میں دیر کی کیونکہ انہیں اپنی اہلیہ محترمہ یعنی حضرت صفیہ بنت ابوعبید کی شدید علالت کی خبر پہنچی۔ میں نے اُن سے کہا: نماز۔ فرمایا کہ سفر جاری رکھو۔ پھر اُن سے کہا: نماز۔ فرمایا کہ سفر جاری رکھو۔ حتیٰ کہ دو یا تین میل چل کر اُترے اور نماز پڑھی۔ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ پہنچنے کی جلدی مطلوب ہوتی۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ جب آپ کو پہنچنے کی جلدی ہوتی تو مغرب کی اقامت کہہ کر نماز پڑھ لیتے، سلام پھیر کر کچھ دیر ٹھہرتے۔ پھر عشاء کی اقامت ہوتی اور نماز عشاء کی دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر سلام پھیر کر نماز عشاء کے بعد نوافل نہ پڑھتے، حتیٰ کہ آدمی رات کو قیام فرماتے۔

سواری پر نوافل پڑھنا خواہ

اُس کا رخ کسی جانب ہو

علی بن عبداللہ، عبدالاعلیٰ، معمر، زہری، عبداللہ بن عامر سے مروی ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: میں

شُعَيْبُ عَنْ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَجْلَعَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ، حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ قَالَ سَالِمٌ: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُهُ إِذَا أَجْلَعَهُ السَّيْرُ

1092 - وَزَادَ اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ،

عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ سَالِمٌ: "كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالنُّزْدَلِفَةِ" قَالَ سَالِمٌ: وَأَخَّرَ ابْنُ عُمَرَ الْمَغْرِبَ، وَكَانَ اسْتَضْرَجَ عَلَى امْرَأَتِهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ، فَقُلْتُ لَهُ: الصَّلَاةُ، فَقَالَ: بَرٍّ، فَقُلْتُ: الصَّلَاةُ، فَقَالَ: بَرٍّ، حَتَّى سَارَ مِائَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِذَا أَجْلَعَهُ السَّيْرُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَجْلَعَهُ السَّيْرُ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ، فَيُصَلِّيهِمَا ثَلَاثًا، ثُمَّ يُسَلِّمُ، ثُمَّ قَلَمًا يَلْبَسُ حَتَّى يُقِيمَ الْعِشَاءَ، فَيُصَلِّيهِمَا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ وَلَا يُسَبِّحُ بَعْدَ الْعِشَاءِ حَتَّى يَقُومَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ

7- بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ عَلَى

الدَّائِبَةِ وَحَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ

1093 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ

نے نبی کریم ﷺ کو سواری پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا خواہ اُن کا رخ کسی جانب ہوتا۔

1094 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي التَّطَوُّعَ وَهُوَ رَاكِبٌ فِي غَيْرِ الْقِبْلَةِ

ابو نعیم، شیبان، یحییٰ، محمد بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ نبی کریم ﷺ نفل نمازیں سواری پر قبلہ کی جانب رخ کیے بغیر بھی پڑھ لیا کرتے۔

1095 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ وَيُؤْتِرُ عَلَيْهَا، وَيُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ

عبد الاعلیٰ ابن حماد، وہیب، موسیٰ بن عقبہ، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سواری پر نماز پڑھ لیتے اور اُسی پر وتر پڑھ لیا کرتے اور بتاتے کہ نبی کریم ﷺ یونہی کر لیا کرتے تھے۔

8- بَابُ الْإِيْمَاءِ عَلَى الدَّابَّةِ

1096 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ أَيْمًا تَوَجَّهَتْ يَوْمَئِذٍ وَذَكَرَ عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ

سواری پر اشارے سے نماز
موسیٰ بن اسماعیل، عبد العزیز بن مسلم، عبد اللہ بن دینار سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سفر میں سواری پر نماز پڑھ لیتے خواہ اُس کا منہ کسی جانب ہوتا اور اشارہ کرتے۔ حضرت عبد اللہ نے ذکر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یونہی کر لیا کرتے تھے۔

9- بَابُ يَنْزِلُ لِلْمَكْتُوبَةِ

1097 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ، أَنَّ عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ أَخْبَرَهُ: قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ

فرض نماز کے لیے سواری سے نیچے آنا
عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سر کے اشارے سے سواری پر نفل نماز پڑھتے ہوئے دیکھا خواہ سواری کا منہ کسی جانب ہو جاتا

اور رسول اللہ ﷺ فرض نمازوں میں یوں نہیں کیا کرتے تھے۔

لیث، یونس، ابن شہاب، سالم نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مسافر ہوتے تو رات کے وقت سواری پر نماز پڑھ لیا کرتے اور پردانہ کرتے خواہ اُس کا منہ کسی جانب ہوتا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نفل نماز کو سواری پر پڑھ لیتے خواہ اُس کا منہ کسی جانب ہوتا اور اُسی پر وتر بھی لیکن آپ فرض نماز کو اُس (سواری) پر نہیں پڑھا کرتے تھے۔

معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ، محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی سواری پر نماز پڑھ لیتے مشرق کی جانب رخ کر کے۔ جب فرض نماز پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو سواری سے نیچے اتر آتے اور قبلہ رو ہو جاتے۔

گدھے پر نفل نماز

انس بن سیرین سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا استقبال کیا جب کہ وہ شام سے آرہے تھے۔ پس ہم اُن سے عین التمر کے پاس ملے۔ میں نے انہیں گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور منہ کسی اور جانب تھا یعنی قبلہ سے بائیں طرف میں نے عرض کی کہ میں نے آپ کو قبلہ رو ہوئے بغیر نماز پڑھتے

عَلَى الرَّاحِلَةِ يُسَبِّحُ، يَوْمِي بِرَأْسِهِ قِبَلَ أَبِي وَجْهِ تَوَجُّهًا وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ

1098 - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ سَالِمٌ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُصَلِّي عَلَى ذَاتِهِ مِنَ اللَّيْلِ، وَهُوَ مُسَافِرٌ مَا يَتَّيَلَّى حَيْثُ مَا كَانَ وَجْهَهُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَبِي وَجْهِ تَوَجُّهًا وَيُوَوِّزُ عَلَيْهَا، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ

1099 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ الْمَكْتُوبَةَ لَوَّلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

10- بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ عَلَى الْحِمَارِ

1100 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

حَبَّانٌ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ: اسْتَقْبَلَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ حِينَ قَدِمَ مِنَ الشَّامِ، فَلَقِينَاهُ بَعَثَ الْغُبَرِ قَرَأَتُهُ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ، وَوَجْهَهُ مِنْ ذَا الْجَانِبِ - يَحْيَى عَنْ يَسَارِ الْقِبْلَةِ - فَقُلْتُ: رَأَيْتُكَ تُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ.

1098- راجع الحديث: 999، صحيح مسلم: 1616، سنن ابوداؤد: 1224، سنن نسائي: 743، 489

1099- راجع الحديث: 400

1100- صحيح مسلم: 1618

ہوئے دیکھا ہے۔ فرمایا کہ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی نہ کرتا۔ مروی کیا اسے ابن طہان، حجاج، انس بن سیرین، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے۔

جو دوران سفر نماز سے قبل
اور بعد نوافل نہ پڑھے

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، عمر بن محمد، حفص بن عاصم سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سفر کیا تو فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ (سفر میں) رہا ہوں لیکن میں نے سفر کے دوران آپ کو نوافل پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: بیشک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے (پارہ ۲۱، الاحزاب: ۲۱)

عیسیٰ بن حفص بن عاصم کا بیان ہے کہ میرے والد ماجد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی صحبت بابرکت میں رہا ہوں آپ سفر میں دو رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے نیز حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی یونہی کیا کرتے۔

جس نے سفر میں نماز قبل
اور بعد کے نوافل پڑھے

فَقَالَ: لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ لَمْ أَفْعَلْهُ "رَوَاهُ الْإِسْرَافِيُّ عَنْ أَبِي طَاهِرٍ عَنْ عَنِ حُجَّاجٍ عَنْ أَنَسٍ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

11- بَابُ مَنْ لَمْ يَتَطَوَّعْ فِي
السَّفَرِ دُبُرَ الصَّلَاةِ وَقَبْلَهَا

1101- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ حَدَّثَهُ قَالَ: سَافَرَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: "صَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَرَهُ يُسَبِّحُ فِي السَّفَرِ، وَقَالَ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ)"

1102- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عِيسَى بْنِ حَفْصٍ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي: أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيدُ فِي السَّفَرِ عَلَى رَكْعَتَيْنِ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ كَذَلِكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

12- بَابُ مَنْ تَطَوَّعَ فِي السَّفَرِ
فِي غَيْرِ دُبُرِ الصَّلَاةِ وَقَبْلَهَا

1101- النظر الحديث: 1102، صحيح مسلم: 1577، 1578، سنن ابوداؤد: 1223، سنن نسائي: 1457، سنن ابن

ماجه: 1071

1102- راجع الحديث: 1101

اور نبی کریم ﷺ نے سفر میں فجر کی دو رکعتیں پڑھیں۔

ابن ابولیل سے مروی ہے کہ حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوا ہمیں کسی نے بھی نہ بتایا کہ اُس نے نبی کریم ﷺ کو نماز چاشت پڑھتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن نبی کریم ﷺ نے اپنے دولت خانہ میں غسل فرمایا اور آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ میں نے آپ کو کوئی اور نماز اتنی خفیف پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر رکوع اور سجدے پورے کیے۔

لیث، یونس، ابن شہاب، عبد اللہ بن عامر سے مروی ہے کہ اُن کے والد محترم نے انہیں بتایا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو سفر میں، رات کے وقت سواری کی پیٹھ پر نوافل پڑھتے ہوئے دیکھا خواہ اُس کا منہ کسی جانب ہو جاتا۔

ابو الیمان، شعب، زہری، سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری کی پشت پر سر کے اشارے سے نوافل پڑھ لیا کرتے خواہ اُس کا منہ کسی جانب ہوتا اور حضرت ابن عمر بھی یوں ہی کیا کرتے تھے۔

وَرَكْعَتَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي السَّفَرِ

1103 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عُمَرَو بْنِ مَرْثَدَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: مَا أَخْبَرْنَا أَحَدَهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الضُّحَى غَيْرَ أَمْرَ هَانِي ذَكَرْتُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا، فَصَلَّى ثَمَّانِي رَكَعَاتٍ، ثُمَّ رَأَيْتُهُ صَلَّى صَلَاةً أَحْفَ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ

1104 - وَقَالَ الْكَلْبِيُّ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ: أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ -

1105 - حَدَّثَنَا أَبُو الِإِمَامِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَبِّحُ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ يُؤْمِئُ بِرَأْسِهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ

13- بَابُ الْجَمْعِ فِي السَّفَرِ

بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

1106 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

دور ان سفر مغرب

اور عشاء جمع کر لینا

علی بن عبد اللہ، سفیان، زہری، سالم سے مروی ہے

1103- صحیح مسلم: 1664، سنن ابو داؤد: 1291، سنن ترمذی: 474

1104- راجع الحديث: 1093

1105- راجع الحديث: 1091، النظر الحديث: 6847

for more books click 599، سنن نسائی: 1621، صحیح مسلم: 1664

کہ اُن کے والد محترم نے فرمایا: جب آگے پہنچنے کی جلدی مطلوب ہوتی تو نبی کریم ﷺ مغرب اور عشاء کو جمع فرمالیا کرتے۔

ابراہیم بن طہان، حسین معلم، یحییٰ بن ابوشیر، عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ظہر و عصر کو جمع فرمالیا کرتے اور جب جلدی مطلوب ہوتی تو مغرب اور عشاء کو بھی جمع فرمالیا کرتے۔

حسین، یحییٰ بن ابوشیر، حفص بن عبید اللہ بن انس سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ سفر میں نماز مغرب اور نماز عشاء کو جمع فرمالیا کرتے۔ متابعت کی ہے اس کی علی بن مبارک نے۔ حرب، یحییٰ، حفص، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جمع فرمائیں۔

جب مغرب و عشاء کو جمع کیا جائے تو

کیا اذان و اقامت بھی کہی جائے؟

سالم سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب سفر میں پہنچنے کی جلدی مطلوب ہوتی تو مغرب کی نماز میں دیر کر لیتے، حتیٰ کہ اُسے اور نماز عشاء کو جمع کر لیتے۔ سالم نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بھی یونہی کرتے کہ جب پہنچنے کی جلدی ہوتی اور مغرب کی اقامت ہوتی تو اُس کی تین رکعتیں پڑھتے۔ پھر سلام پھیر کر

سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِذَا جَدَّ بِهِ الشَّيْءُ

1107 - وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، إِذَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ سَبْعٍ وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

1108 - وَعَنْ حُسَيْنٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ وَتَابِعَهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، وَحَرْبٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ حَفْصٍ، عَنْ أَنَسٍ يَجْمَعُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

14- بَاب: هَلْ يُؤَدَّنُ أَوْ يُقِيمُ

إِذَا جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ؟

1109 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَجْلَعَهُ الشَّيْءُ فِي السَّفَرِ، يُؤَخِّرُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ قَالَ سَالِمٌ: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُهُ إِذَا أَجْلَعَهُ الشَّيْءُ وَيُقِيمُ

تھوڑی دیر ٹھہرتے حتیٰ کہ عشاء کی اقامت کہی جاتی تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیتے اور ان کے درمیان کوئی ایک رکعت بھی نہ پڑھتے اور نماز عشاء کے بعد حتیٰ کہ آدھی رات کو قیام کرتے۔

اسحاق، عبدالصمد، حرب، یحییٰ، حفص بن عبید اللہ بن انس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دورانِ سفر ان دونوں نمازوں کو جمع فرمایا کرتے تھے یعنی مغرب اور عشاء کی نماز کو۔

سورج ڈھلنے سے پہلے روانہ ہونا ہو
تو ظہر کو عصر تک مؤخر کرے

اس سلسلے میں حضرت ابن عباس نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے۔

حسان واسطی، مفضل بن فضالہ، عقیل، ابن شہاب سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جب سورج ڈھولنے سے پہلے کوچ کا ارادہ کرتے تو ظہر میں عصر کے وقت تک تاخیر فرما لیتے۔ پھر دونوں کو جمع کر لیتے اور جب سورج ڈھل جاتا تو ظہر کی نماز پڑھ کر پھر سوار ہوتے۔

جب سورج ڈھلنے کے بعد روانہ ہو تو

نماز ظہر پڑھ کر سوار ہو

قتیبہ، مفضل بن فضالہ، عقیل، ابن شہاب سے

الْمَغْرِبِ فَيُصَلِّيَهَا فَلَاكًا ثُمَّ يُسَلِّمُ ثُمَّ قَلَمًا يَلْبَسُ حَتَّى يَفِيقَ الْعِشَاءَ فَيُصَلِّيَهَا رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَلَا يُسَبِّحُ بَيْنَهُمَا بِرُكْعَةٍ وَلَا بَعْدَ الْعِشَاءِ بِسُجْدَةٍ حَتَّى يَقُومَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ

1110 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ

بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ فِي الشَّفْرِ، يَعْنِي الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ

15 - بَابُ يُؤَخَّرُ الظُّهْرُ إِلَى الْعَصْرِ إِذَا

ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ

فِيهِ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1111 - حَدَّثَنَا حَسَّانُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ:

حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَإِذَا رَاغَتْ صَلَّيَ الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ

16 - بَابُ إِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ مَا رَاغَتْ

الشَّمْسُ صَلَّيَ الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ

1112 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ:

1110 - راجع الحديث: 1108

1111 - انظر الحديث: 1112، صحيح مسلم: 1623، 1624، سنن أبوداؤد: 1219، سنن نسائي: 585، 593

1112 - راجع الحديث: 1111

مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب سورج ڈھلنے سے پہلے روانہ ہوتے تو نماز ظہر میں عصر کے وقت تک تاخیر فرما لیتے۔ پھر اترتے اور دونوں کو جمع کر لیتے۔ اگر روانہ ہونے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو نماز ظہر پڑھ کر پھر سوار ہوتے۔

بیٹھ کر نماز ادا کرنا

عروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے دولت خانہ میں نماز ادا فرمائی اور عذر کے سبب آپ نے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھی۔ آپ نے انہیں اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ۔ جب آپ نے فراغت پائی تو فرمایا: امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ رکوع کرے تو رکوع کرو اور جب سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ۔

زہری سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ گھوڑے سے زمین پر تشریف لے آئے تو آپ کا داہنا پہلو زخمی ہو گیا یا چھل گیا۔ ہم آپ کی خدمت بابرکت میں عیادت کی غرض سے حاضر ہوئے تو نماز کا وقت ہو گیا تو آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے بھی بیٹھ کر پڑھی فرمایا کہ امام اسی لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تکبیر کہو اور جب رکوع کرے تو رکوع کرو اور جب سر اٹھائے تو سر اٹھاؤ اور جب سمیع اللہ لیکن حمدہ کہے تو تم رہنا وَلَکَ الْحَمْدُ کہو۔

حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ قُضَّالَةَ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ، أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ، ثُمَّ كَرَلَ لِمَجْتَمَعِ بَيْتِهِمَا، فَإِنْ رَاحَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَزِيحَ صَلَّيَ الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ

17- بَابُ صَلَاةِ الْقَاعِدِ

1113- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ، فَصَلَّى جَالِسًا وَصَلَّى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَامًا، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ اجْلِسُوا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا

1114- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَقَطَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَرَسٍ قَدِشَ - أَوْ فَحِشٍ - شِقْهُ الْأَيْمَنِ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوذُهُ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى قَاعِدًا، فَصَلَّيْنَا قُعُودًا، وَقَالَ: "إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمْدَهُ فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ"

1115 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا رُوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، أَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَأَلَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

1115 م- وَأَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ - وَكَانَ مَبْسُورًا - قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا، فَقَالَ: إِنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا، فَلَهُ يَصْفُ أَجْرُ الْقَائِمِ، وَمَنْ صَلَّى تَلَمَّا، فَلَهُ يَصْفُ أَجْرُ الْقَاعِدِ

18- بَابُ صَلَاةِ الْقَاعِدِ بِالْإِمَاءِ

1116 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمَعْلَمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ - وَكَانَ رَجُلًا مَبْسُورًا - وَقَالَ أَبُو مَعْبَرٍ مَرَّةً: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَقَالَ: مَنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ يَصْفُ أَجْرُ الْقَائِمِ، وَمَنْ صَلَّى تَلَمَّا فَلَهُ يَصْفُ أَجْرُ الْقَاعِدِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: تَلَمَّا عِنْدِي مُطَطَّجًا هَاهُنَا

19- بَابُ إِذَا لَمْ يُطَيَّ قَاعِدًا

اسحاق بن منصور، روح بن عبادہ، حسین، عبد اللہ بن بریدہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا۔

عبد الصمد، ان کے والد ماجد، حسین، ابن بریدہ سے مروی ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جنہیں بوا سیر کا مرض تھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: اگر کھڑا ہو کر پڑھے تو افضل ہے اور جو بیٹھ کر پڑھے تو اسے کھڑا ہونے والے کی نسبت آدھا ثواب ہے اور جو لیٹ کر پڑھے تو اسے بیٹھ کر پڑھنے والے کی نسبت آدھا ثواب حاصل ہوگا۔

بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنا

عبد اللہ بن بریدہ سے مروی ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جنہیں بوا سیر کی شکایت تھی اور ایک مرتبہ ابو عمر نے فرمایا کہ حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو بیٹھ کر نماز پڑھے۔ فرمایا کہ جو کھڑا ہو کر پڑھے تو افضل ہے اور جو بیٹھ کر پڑھے تو کھڑا ہونے والے سے آدھا ثواب ہے اور جو لیٹ کر پڑھے تو اسے بیٹھنے والے سے نصف ثواب ہے۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ تَلَمَّا سے مراد یہاں میرے نزدیک لیٹ کر ہے۔

جب بیٹھ کر نہ پڑھ سکے

صَلَّى عَلَى جَنْبٍ

وَقَالَ عَطَاءٌ: إِنْ لَمْ يَفْقِدْ أَنْ يَتَحَوَّلَ إِلَى الْقِبْلَةِ، صَلَّى حَيْثُ كَانَ وَجْهَهُ

1117 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ الْبُكْتَبِيُّ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ بِي بَوَاسِيْرُ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ: صَلِّ قَائِمًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ

20- بَابُ إِذَا صَلَّى قَاعِدًا، ثُمَّ صَحَّ، أَوْ

وَجَدَ خِفَةً، تَمَّمَ مَا بَقِيَ

وَقَالَ الْحَسَنُ: إِنْ شَاءَ الْمَرِيضُ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ قَائِمًا وَرَكَعَتَيْنِ قَاعِدًا

1118 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ: لَمْ تَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ اللَّيْلِ قَاعِدًا قَطُّ حَتَّى أَسَنَّ، فَكَانَ يَقْرَأُ قَاعِدًا، حَتَّى إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ، فَقَرَأَ نَحْوًا مِنْ ثَلَاثِينَ آيَةً - أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً - ثُمَّ رَكَعَ

1119 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي النَّظَرِ

تولیت کر پڑھ لے

عطاء نے فرمایا کہ اگر قبلہ روند نہ ہو سکے تو چاہے جدھر رخ کر کے نماز پڑھ لے۔

عبدان، عبد اللہ، ابراہیم بن طہمان، حسین مکتب، ابن بریدہ سے مروی ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھے بواسیر کی شکایت تھی تو میں نے نبی کریم ﷺ سے نماز کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا کہ کھڑے ہو کر پڑھا کرو۔ اگر اس کی قوت نہ ہو تو بیٹھ کر اور اگر اس کی قوت بھی نہ ہو تو اپنی کروٹ پر (یعنی لیٹ کر پڑھ لینا)

جب بیٹھ کر نماز پڑھے، پھر شدت یا مرض

میں کمی پائے تو باقی نماز کو مکمل کر لے

حسن کا قول ہے کہ اگر مریض چاہے تو دو رکعتیں کھڑا ہو کر اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھ لے۔

ہشام بن عروہ کے والد ماجد کو اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو رات کی نماز بیٹھ کر ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ حتیٰ کہ جب عمر زیادہ ہو گئی تو بیٹھ کر قرأت فرماتے اور جب رکوع میں جانے کا ارادہ فرماتے تو کھڑے ہو جاتے اور تیس یا چالیس آیتوں کے قریب قرأت فرما کر پھر رکوع میں جاتے۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، عبد اللہ بن یزید اور ابو النضر مولیٰ عمر بن عبید اللہ، ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے

1117- راجع الحديث: 1115

1118- انظر الحديث: 4837, 1168, 1161, 1149, 1119

1119- راجع الحديث: 1118، صحيح مسلم: 1702، سنن ابو داود: 1054، سنن ترمذی: 374، سنن نسائی: 1647

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر نماز ادا فرماتے اور بیٹھے ہوئے ہی قرأت فرماتے۔ جب آپ کی قرأت میں سے تیس یا چالیس آیتوں کے قریب رہ جاتیں تو کھڑے ہو جاتے اور انہیں کھڑے ہو کر ادا کرتے پھر رکوع اور سجدہ فرماتے۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے جب نماز سے فراغت پاتے تو دیکھتے، اگر میں بیدار ہوئی تو مجھ سے گفتگو فرماتے اور اگر میں سو رہی ہوتی تو لیٹ جاتے۔

مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا، فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ، فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَامَتِهِ ثَعْلَوْنِ فَلَا تَبْنَؤْنَ - أَوْ أَرْبَعِينَ - آيَةً قَامَ فَقَرَأَهَا وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ يَزْكُ، ثُمَّ سَجَدَ يَفْعَلُ فِي الرُّكْعَةِ الْغَايَةِ مِثْلَ ذَلِكَ، فَإِذَا قَضَى صَلَاتَهُ نَظَرَ: فَإِنْ كُنْتُ يَقْظَى تَحَدَّثَ مَعِيَ، وَإِنْ كُنْتُ نَائِمَةً اضْطَجَعَ"



اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تہجد کا بیان

رات کو تہجد کی ادائیگی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

(ترجمہ کنز الایمان:) اور رات کے کچھ حصہ

میں تہجد کرو یہ خاص تمہارے لئے زیادہ ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی

ہے کہ نبی کریم ﷺ جب رات کو تہجد پڑھنے کے لیے

کھڑے ہوتے تو کہتے: اے اللہ تمام تعریفیں تیرے

لیے ہیں تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب

کا قائم رکھنے والا ہے۔ تیرے لیے تمام تعریفیں ہیں اور

آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کی بادشاہی

تیرے لیے ہے اور تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ تو

آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا نور ہے

اور تیرے لیے تمام تعریفیں ہیں اور توحق ہے تیرا وعدہ حق

ہے، تیرا دیدار حق ہے، تیرا کلام حق ہے، جنت حق ہے

دوزخ حق ہے۔ نبی سارے حق ہیں، محمد مصطفیٰ حق ہے

اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے حضور

گردن ٹھکا دی، تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر بھروسہ کیا، تیری

طرف متوجہ ہوا، تیرے لیے جھگڑا اور اپنا معاملہ تیرے

سپر دیا۔ پس میری مغفرت فرمادے جو میں نے آگے

بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا اور جو چھپ کر کیا اور جو علانیہ کیا۔ تو

ہی سب سے پہلے ہے اور تو ہی سب کے بعد ہے، نہیں

ہے کوئی معبود مگر تو اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں سفیان،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

19- كِتَابُ التَّهَجُّدِ

1 بَابُ التَّهَجُّدِ بِاللَّيْلِ وَقَوْلُهُ عَزَّ

وَجَلَّ: (وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ

كَافِلَةً لَّكَ) (الاسراء: 79)

1120- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ، عَنْ

طَاوُسٍ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ

اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ: "اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ لَكَ

مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ

أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ

الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ

أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَقَوْلُكَ

حَقٌّ، وَالْحِجَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ،

وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ،

اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ أَمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ،

وَالْيَاكَ آتَيْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَالْيَاكَ حَاكَمْتُ،

فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا

أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقْتَدِرُ، وَأَنْتَ الْمُؤَيَّدُ، لَا إِلَهَ إِلَّا

أَنْتَ- أَوْ: لَا إِلَهَ غَيْرُكَ- "قَالَ سُفْيَانُ: وَزَادَ عَبْدُ

الْكَرِيمِ أَبُو أُمَيَّةَ: وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، قَالَ

سُفْيَانُ: قَالَ سُفْيَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ: سَمِعَهُ مِنْ عَدَاوِيٍّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبد الکریم ابو اُمیہ: اور نہیں ہے طاقت اور قوت مگر اللہ کے ساتھ۔ سفیان، سلیمان بن ابی المسلم، طاووس، حضرت ابن عباس نے نبی کریم ﷺ سے۔

فائدہ: یہ نماز اسلام میں اولاً سب پر فرض رہی، پھر امت سے فرضیت منسوخ ہو گئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر آخر تک رہی۔ (اشعہ) تہجد کم از کم دو رکعتیں ہیں زیادہ سے زیادہ بارہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر آٹھ پڑھتے تھے کبھی کم و بیش۔ حق یہ ہے کہ تہجد ہمارے لیے سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے کہ اگر بستی میں کوئی نہ پڑھے تو سب تارک سنت ہوئے اور اگر ایک بھی پڑھ لے تو سب بری الذمہ ہوئے۔ تہجد کا وقت رات میں سو کر جاگنے سے شروع ہوتا ہے صبح صادق پر ختم مگر آخری تہائی رات میں پڑھنا بہتر ہے اور قبل تہجد عشا پڑھ کر سونا شرط ہے اور بعد تہجد کچھ سونا یا لیٹ جانا سنت ہے۔ چونکہ یہ بہترین نوافل ہیں اسی لیے ان کا علیحدہ باب ہوا جو شخص تہجد پڑھنا شروع کر دے پھر نہ چھوڑے یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ناپسند ہے۔

ضروری مسئلہ: تہجد سے پہلے سولینا ضروری ہے اگر کوئی بالکل نہ سویا تو اس کے نوافل تہجد نہ ہوں گے۔ جن بزرگوں سے منقول ہے کہ انہوں نے تیس یا چالیس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی جیسے حضور غوث اعظم یا امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما وہ حضرات رات میں اس قدر اونگھ لیتے تھے جس سے تہجد درست ہو جائے لہذا ان بزرگوں پر یہ اعتراض نہیں کہ انہوں نے تہجد کیوں نہ پڑھی حضرت ابوالدرداء، ابوذر غفاری وغیرہم صحابہ جو شب بیدار تھے ان کا بھی یہی عمل تھا۔

(مرآۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۱۳)

رات کے قیام کی فضیلت

سالم سے مروی ہے کہ اُن کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کی مبارک حیات میں جب کوئی شخص خواب دیکھتا تو رسول اللہ ﷺ کے حضور بیان کرتا۔ مجھے بھی خواہش ہوئی کہ کوئی خواب دیکھوں اُسے حضور ﷺ کی بارگاہ میں بیان کرو۔ رسول اللہ ﷺ کے دور مبارک میں نو عمر لڑکا تھا اور مسجد کے اندر سویا کرتا تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے مجھے پکار کر جہنم کی طرف لے گئے۔ وہ کنوئیں کی طرح پیچ دار تھی اور اُس کے دو ستون تھے۔ اُس میں کچھ لوگ ایسے بھی تھے جنہیں میں پہچانتا ہوں۔ پس میں کہنے لگا: میں جہنم سے

2- بَابُ فَضْلِ قِيَامِ اللَّيْلِ

1121 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا إِسْحَامُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، ح وَحَدَّثَنِي مَعْمَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَطَّهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا رَأَى رُؤْيَا، قَاطَّهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًا، وَكُنْتُ أَكَاهُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنِّي مَلَائِكَةٌ أَخَذَانِي، فَذَهَبَانِي إِلَى النَّارِ.

اللہ کی پناہ لیتا ہوں۔ پھر مجھے ایک دوسرا فرشتہ ملا۔ اُس نے مجھ سے کہا کہ خوفزدہ نہ ہو۔

فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْهَيْدِ وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ وَإِذَا فِيهَا أَكَّاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ. فَجَعَلْتُ أَقُولُ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ. قَالَ: فَلَقِينَا مَلَكًا آخَرَ فَقَالَ لِي: لَمْ تَرْغُ

میں نے یہ خواب حضرت حفصہ سے بیان کیا اور انہوں نے حضور ﷺ سے بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ عبد اللہ اچھا شخص ہے، کیا ہی اچھا ہو کہ وہ رات کو بھی نماز پڑھا کرے۔ اس کے بعد وہ رات کو نہیں سوتے تھے۔ مگر کچھ دیر۔

1122 - فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّصَهَا حَفْصَةُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَنْعَمُ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ بَعْدَ لَا يَتَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا

رات کے قیام میں لمبے سجدے کرنا

3- بَابُ طُولِ السُّجُودِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ

ابو الیمان، شعب، زہری، عروہ سے مروی ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ گیارہ رکعتیں ادا فرمایا کرتے تھے اور اس میں اتنے لمبے سجدے کرتے جتنی دیر میں تم میں سے کوئی پچاس آیتیں قرأت کر لے، اس سے پہلے کہ آپ ﷺ اپنا سر اٹھائیں اور آپ نماز فجر سے پہلے دو رکعتیں ادا کرتے اور پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے حتیٰ کہ مؤذن حاضر بارگاہ ہو کر آپ کو نماز کی اطلاع دیتا۔

1123 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً. كَانَتْ بِلَاكَ صَلَاتِهِ يَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذَلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً. قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ. وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ. ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُنَادِي لِلصَّلَاةِ

مریض کا رات کا قیام چھوڑ دینا

4- بَابُ تَرْكِ الْقِيَامِ لِلْمَرِيضِ

ابو نعیم، سفیان، اسود سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: نبی کریم ﷺ علین ہوئے تو ایک یا دو راتیں قیام نہ فرمایا۔

1124 - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُولُ: اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً أَوْ لَيْلَتَيْنِ

1122- انظر الحديث: 1157، 3739، 7016، 7029، 7031 راجع الحديث: 1121

1123- راجع الحديث: 994، 626

1124- صحيح مسلم: 4632، 4634، سنن ترمذی: 3345

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

1125- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُوَيْسٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَلْبَسٍ، عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اخْتَبَسَ جَبْرِئِيلُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ: أَبْطَأَ عَلَيْهِ شَيْطَانُهُ فَكَرِهَتْ: (وَالطُّبْحَى وَاللَّيْلُ إِذَا سَهَى، مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى) (الضحى: 2)

اسود بن قیس سے مروی ہے کہ حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے سے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کچھ دن کا وقفہ کیا تو قریش کی ایک عورت بولی: ”اُس کا شیطان اس سے عاجز آگیا۔“ پس وحی نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا (پارہ ۳۰، صفحہ ۱-۳)

نبی کریم ﷺ کا قیام لیل
اور نوافل کی ترغیب دلانا
اور بغیر واجب قرار دیئے

نبی کریم ﷺ نے حضرت فاطمہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو رات کی نماز کے لیے جگایا۔

ابن مقاتل، عبد اللہ، معمر، زہری، ہند بنت حارث نے حضرت اہم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک شب بیدار ہوئے تو فرمایا: آج رات کتنے فتنے اتارے گئے ہیں اور کتنے خزانے نازل کئے گئے ہیں۔ ہے کوئی جوان حجرے والی عورتوں کو بیدار کرے دنیا میں کتنی ہی لباس پہننے والی عورتیں آخرت میں برہنہ ہوں گی۔

حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک شب اُن کے اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

5- بَابُ تَحْرِيزِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالتَّوَافِلِ مِنْ غَيْرِ إِيْجَابٍ

وَوَطَّرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ وَعَلِيًّا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَيْلَةً لِلصَّلَاةِ

1126- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِنْدِ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقِظَ لَيْلَةً، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ، مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ، مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُورَاتِ، يَأْرُبُ كَأَسَدٍ فِي الدُّنْيَا غَارِيَّةً فِي الْآخِرَةِ

1127- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ

1125- راجع الحديث: 1124

1126- انظر الحديث: 115

1127- انظر الحديث: 4724، 7347، 7465، صحيح مسلم: 1815، سنن نسائي: 1610، 1611

أَخْبَرَنَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَهُ وَقَاطَطَهُ بِنَيْفِ الْكَلْبِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْلَةً، فَقَالَ: أَلَا تُصَلِّيَانِ؟ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلْفُسْنَا بِمَدِّ اللَّهِ، فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَتَعَفَّفَنَا بَعَفْنَا، فَأَنْصَرَفَ حِينَ قُلْنَا ذَلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إلَّا شَيْفًا، ثُمَّ سَمِعْنَاهُ وَهُوَ مُوَلِّ يَطْرِبُ قَوْلَهُ وَهُوَ يَقُولُ: (وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْئٍ جَدَلًا) (الكهف: 54)

کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم دونوں نماز نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں، جب وہ ہمیں اٹھانا چاہے تو اٹھ جاتے ہیں۔ جب ہم نے یہ کہا تو آپ واپس تشریف لے گئے اور ہماری طرف بالکل توجہ نہ فرمائی۔ پھر میں نے سنا کہ آپ ران پر ہاتھ مار کر فرما رہے تھے: ترجمہ کنز الایمان: اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر جھگڑالو ہے (پارہ ۱۵، الکھف: ۵۴)

1128 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدْعُ الْعَبْلَ، وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةً أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ، فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ، وَمَا سَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَةَ الطُّحَى قَطُّ وَإِلَى لُسُجْهَا

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، عروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کسی عمل کو کرنا چھوڑ دیتے حالانکہ اُس کا کرنا آپ کو پسند ہوتا، اس خوف سے کہ لوگ اس کو کریں گے تو اُن پر فرض کر دیا جائے گا اور رسول اللہ ﷺ نے نماز چاشت بالکل نہیں پڑھی (پابندی سے) لیکن میں اُسے پڑھتی ہوں۔

1129 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الرُّبَيْعِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاشٍ، ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ، فَكَثَّرَ النَّاسُ، ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الْغَالِقَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ، فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ: قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ وَلَمْ يَتَغَيَّرْ مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا آتَى خَشْيَتِكُمْ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذَلِكَ فِي

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، عروہ بن ربیع نے اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ ایک شب رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں نماز ادا فرمائی تو لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر آپ نے اگلی رات نماز ادا فرمائی تو لوگ اور بڑھ گئے۔ پھر تیسری یا چوتھی رات بھی جمع ہوئے مگر رسول اللہ ﷺ اُن کی جانب تشریف نہ لائے۔ جب صبح ہوئی تو فرمایا: میں نے دیکھا جو تم نے کیا اور مجھے تمہارے پاس آنے سے نہیں روکا مگر اس خدشے نے کہ یہ تم پر فرض کر دی جائے گی اور یہ رمضان المبارک کا قصہ ہے۔

رَمَضَانَ

6- بَابُ: قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَ حَتَّى تَرِمَ قَدَمَاهُ

نبی کریم ﷺ کا
قیام کہ قدم مبارک
سوج جاتے

وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: كَانَ يَقُومُ
حَتَّى تَفْطَرِ قَدَمَاهُ وَالْفُطُورُ: الشَّقُوقُ (انْفَطَرَتْ)
(الانفطار: 1): انْشَقَّتْ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: حتیٰ کہ
قدم مبارک پھٹ جاتے۔ الْفُطُورُ یعنی الشَّقُوقُ جیسے
انْفَطَرَتْ سے انْشَقَّتْ ہے۔

زیادہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت مغیرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نماز
پڑھنے کھڑے ہوتے تو آپ کے مبارک قدموں یا
پنڈلیوں پر سوجن آ جاتی۔ جب آپ سے کہا جاتا تو
فرماتے: کیا میں شکر گزار بندہ بنوں؟

جو صبح کے وقت سوئے

علی بن عبد اللہ، سفیان، عمرو بن دینار، عمرو بن اوس
سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی
اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اُن
سے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب نماز
حضرت داؤد علیہ السلام والی ہے اور سب سے محبوب روزہ
صیام داؤد ہے۔ وہ آدھی شب تک سوتے اور ایک تہائی
رات قیام فرماتے اور پھر چھٹا حصہ استراحت فرماتے نیز
وہ ایک روز روزہ رکھا کرتے اور ایک روز چھوڑ دیا کرتے۔
مصدق سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ

1130 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا
مُسْعَرٌ، عَنْ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ، يَقُولُ: إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيَقُومُ لِيُصَلِّيَ حَتَّى تَرِمَ قَدَمَاهُ - أَوْ سَاقَاهُ -
فَيُقَالُ لَهُ فَيَقُولُ: أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا

7- بَابُ مَنْ نَامَ عِنْدَ السَّحَرِ

1131 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ عَمْرُو بْنَ
أَوْسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ
دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ
صِيَامُ دَاوُدَ، وَكَانَ يَنَامُ يَصْفَ اللَّيْلَ وَيَقُومُ
ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ، وَيَصُومُ يَوْمًا، وَيُفْطِرُ يَوْمًا
1132 - حَدَّثَنِي عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ

1130- النظر الحديث: 6471, 4836، صحيح مسلم: 7056, 7055، سنن ترمذی: 412، سنن نسائی: 1643، سنن

ابن ماجہ: 1419

1131- صحيح مسلم: 2732, 2731، سنن ابو داؤد: 2448، سنن نسائی: 2343, 1629، سنن ابن ماجہ: 1712

1132- النظر الحديث: 6462, 6461، صحيح مسلم: 727، سنن نسائی: 1615

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ کو کونسا عمل زیادہ محبوب تھا۔ فرمایا کہ جو ہمیشہ کیا جائے۔ میں نے عرض کی کہ آپ ﷺ کب قیام فرماتے؟ فرمایا کہ اس وقت قیام فرماتے جب مرغ کی بانگ سنتے۔

محمد بن سلام، ابوالاحوص سے مروی ہے کہ اشعث نے فرمایا: آپ جب مرغ کی بانگ سنتے تو کھڑے ہو جاتے اور نماز پڑھتے۔

موسیٰ بن اسماعیل، ابراہیم بن سعد، ان کے والد ماجد، ابوسلمہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے بوقت سحر آپ کو اپنے پاس نہ پایا لیکن حالت استراحت میں یعنی نبی کریم ﷺ کو۔

جس نے سحری کھائی اور نہ سویا حتیٰ کہ صبح کی نماز پڑھی

یعقوب بن ابراہیم، روح، سعید، قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سحری کھائی۔ جب دونوں سحری کھا کر فارغ ہوئے تو نبی کریم ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔ ہم (قتادہ وغیرہ) نے حضرت انس سے کہا کہ اُن کے سحری سے فارغ ہونے اور نماز شروع کرنے میں کتنا وقفہ تھا؟ فرمایا کہ جہنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں تلاوت کر لے۔

شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ، سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ مَسْرُوقًا، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَلَى الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: الدَّائِمُ، قُلْتُ: مَتَى كَانَ يَقُومُ؟ قَالَتْ: كَانَ يَقُومُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ

1132 م - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنِ الْأَشْعَثِ، قَالَ: إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ فَصَلَّى

1133 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: ذَكَرَ أَبِي، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا أَلْفَاةُ السَّحْرِ عِنْدِي إِلَّا تَلَامًا تَغْيِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

8- بَابُ مَنْ تَسَحَّرَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى

الصَّلَاةِ فَلَمْ يَنْمُ حَتَّى صَلَّى الصُّبْحَ

1134 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَسَحَّرَا، فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُورِهِمَا، قَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَصَلَّى، فَقُلْنَا لَا أَنَسَ: كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَغِهِمَا مِنْ سَحُورِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: كَقَدْرِ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً

9- بَابُ طُولِ الْقِيَامِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

1135 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً، فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوْءٍ، فُلْنَا: وَمَا هَمَمْتُ، قَالَ: هَمَمْتُ أَنْ أَقْعُدَ وَأَذَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1136 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالشَّوَالِ

10- بَابُ: كَيْفَ كَانَ صَلَاةُ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ وَكَمْ كَانَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ؟

1137 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

شُعَيْبُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنْ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ؟ قَالَ: مَفْتًى مَفْتًى، فَإِذَا خِفَتِ الصُّبْحُ، فَأَوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ

رات کی نماز میں لمبا قیام کرنا

ابو وائل سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک شب میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آپ مستقل کھڑے رہے حتیٰ کہ میں نے بُرا کام سوچا۔ ہم نے کہا کہ کیا کام سوچا؟ فرمایا: میں نے سوچا کیا کہ نبی کریم ﷺ کو چھوڑ کر بیٹھ جاؤں۔

حفص بن عمر، خالد بن عبداللہ، حصین، ابو وائل نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب رات کے وقت تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے منہ کو مسواک سے صاف کر لیا کرتے۔

نبی کریم ﷺ کی نماز کی کیا

کیفیت تھی اور نبی کریم ﷺ

رات میں کتنی نماز پڑھا

کرتے تھے؟

ابو الیمان، شعب، زہری، سالم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک آدمی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ رات کی نماز کس طرح ہے؟ فرمایا کہ دو دو رکعتیں اور جب تمہیں صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت کے ساتھ وتر بنا لو۔

1135 - صحیح مسلم: 1812، سنن ابن ماجہ: 1418

1136 - راجع الحدیث: 245

1137 - راجع الحدیث: 472، سنن نسائی: 167

مسند دہ بکینی، شعبہ، ابو حمزہ سے مروی ہے کہ حضرت
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ
کی نماز تیرہ رکعتیں ہوتی تھی یعنی رات میں۔

اسحاق عبید اللہ، اسرائیل، ابو حصین، یحییٰ بن
وثاب، مسروق سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی رات
کی نماز کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: سات اور نو اور
گیارہ رکعتیں، فجر کی دو رکعتوں کے علاوہ۔

عبید اللہ بن موسیٰ، حنظلہ، قاسم بن محمد سے مروی ہے
کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی
کریم ﷺ رات میں تیرہ رکعتیں ادا فرمایا کرتے جن
میں وتر اور فجر کی دو رکعتیں بھی ہوتیں۔

نبی کریم ﷺ کا قیام لیل
اور سونا اور جورات کے
قیام سے منسوخ ہوا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اے
جہرمٹ مارنے والے رات میں قیام فرما سوا کچھ رات
کے آدمی رات یا اس سے کچھ کم کرو یا اس پر کچھ بڑھاؤ
اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو بے شک عنقریب ہم تم پر
ایک بھاری بات ڈالیں گے بے شک رات کا اٹھنا وہ
زیادہ دباؤ ڈالتا ہے اور بات خوب سیدھی نکلتی ہے بے

1138 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي عُبَيْسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يَغْنِي بِاللَّيْلِ

1139 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ
اللَّهُ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي
حَصِينٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ:
سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ: سَبْعُ
وِثْنِ عَشْرَ وَاحِدَى عَشْرَةَ سِوَى رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ

1140 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ:
أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا
الْوُتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ

11 - بَابُ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ مِنْ تَوْبِهِ وَمَا نُسِخَ
مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: (يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ لِمَ اللَّيْلِ إِلَّا
قَلِيلًا يَصْفَهُ أَوْ انْقُصَ مِنْهُ قَلِيلًا أَوْ زِدْ عَلَيْهِ
وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا
ثَقِيلًا) (الزمل: 2). (إِنَّ ثَابِتَةَ اللَّيْلِ مِنْ أَشَدِّ
وُطْءٍ وَأَقْوَمَ قِيَلًا) (إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْعًا طَوِيلًا)
(الزمل: 7) وَقَوْلُهُ: (عَلِمَ أَنْ لَنْ تُحْصَوْهُ فَتَأْتِي

عَلَيْكُمْ، فَأَقْرَبُوا مَا تَيْسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ، عَلِمَ أَنْ سَيَكُونُ مِنْكُمْ مَرْضَىٰ وَآخَرُونَ يَضِلُّونَ فِي الْأَرْضِ يَذْتَفُونَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ، وَآخَرُونَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَأَقْرَبُوا مَا تَيْسَّرَ مِنْهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا، وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ يَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا) قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: "نَشَأَ: قَامَ بِالْحَدِيثِ (وِطَاءٍ) قَالَ: مُوَاطَاةَ الْقُرْآنِ أَشَدَّ مُوَافَقَةً لِسَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَقَلْبِهِ، (لِيُؤَاطُوا) لِيُؤَافِقُوا"

شک دن میں تو تم کو بہت سے کام ہیں (پارہ ۲۹، المزل: ۷۱) اور ارشاد فرماتا ہے ترجمہ کنز الایمان: بے شک تمہارا رب جانتا ہے کہ تم قیام کرتے ہو کبھی دو تہائی رات کے قریب کبھی آدھی رات کبھی تہائی اور ایک جماعت تمہارے ساتھ والی اور اللہ رات اور دن کا اندازہ فرماتا ہے اسے معلوم ہے کہ اے مسلمانوں تم سے رات کا شمار نہ ہو سکے گا تو اس نے اپنی مہر سے تم پر رجوع فرمائی اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو اسے معلوم ہے کہ عنقریب کچھ تم میں سے بیمار ہوں گے اور کچھ زمین میں سفر کریں گے اللہ کا فضل تلاش کرنے اور کچھ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوں گے تو جتنا قرآن میسر ہو پڑھو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو اچھا قرض دو اور اپنے لئے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی پاؤ گے (پارہ ۲۹، المزل: ۲۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نَشَأَ حبشہ کی زبان میں ٹھہرنے کو کہتے ہیں اور وَطَاءٌ سے مراد مُوَاطَاةَ الْقُرْآنِ یعنی کان آنکھ اور دل سے زیادہ موافقت رکھنے والا۔ لِيُؤَاطُوا سے لِيُؤَافِقُوا مراد ہے۔

حمید سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ جب کسی مہینے میں روزے رکھنا موقوف فرماتے تو ہم خیال کرتے کہ اس میں روزے نہیں رکھیں گے اور روزے رکھنے لگتے تو ہم خیال کرتے کہ اب اس میں سے ایک بھی ترک نہیں کریں گے اور تم اگر آپ ﷺ کو رات کے وقت نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے اور اگر سویا ہوا دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے۔ متابعت کی اس کی

1141- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَلَسَ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَصُومُ مِنْهُ، وَيَصُومُ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يَصُومَ مِنْهُ، وَكَانَ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ، وَلَا كَلِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ تَابِعَهُ سُلَيْمَانُ، وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدٍ

سلیمان اور ابو خالد الاحمر نے حمید سے۔

جب رات کی نماز نہ پڑھے تو
شیطان کا گدی پر گرہ لگانا

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سوئے تو شیطان اُس کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر پھونک مارتا ہے کہ سو جا، ابھی بہت رات باقی ہے۔ اگر وہ بیدار ہو جائے اور اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اگر نماز پڑھے تو تیسری گرہ کھل جاتی ہے اور صبح کے وقت وہ شاداں و فرحاں اور تازہ دم ہوتا ہے ورنہ صبح کے وقت طبیعت بیزار اور اداس ہوتا ہے۔

موقل بن ہشام، اسماعیل، عوف، ابوجاء، اسماعیل، عوف، حضرت سرہ جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خواب کے متعلق فرمایا: کہ جس کا سر پتھر سے کچلا گیا تو یہ وہ شخص ہے جو قرآن مجید کو یاد کرتا ہے اور پھر اُسے چھوڑ دیتا ہے اور فرض نماز کو ادا کئے بغیر سو جاتا ہے۔

جو بغیر نماز پڑھے سو جائے تو شیطان اُس
کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے
مسدد، ابوالاحوص، منصور، ابوالواکل سے مروی ہے

12- بَابُ عَقْدِ الشَّيْطَانِ عَلَى قَافِيَةِ
الرَّأْسِ إِذَا لَمْ يُصَلِّ بِاللَّيْلِ

1142 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَطْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ، فَإِذَا قَدْ فَانَ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَتُهُ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَتُهُ فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَتُهُ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسَلَانَ

1143 - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّؤْيَا، قَالَ: أَمَّا الَّذِي يُفْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ، فَإِنَّهُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ

13- بَابُ إِذَا نَامَ وَلَمْ يُصَلِّ بِالْ
الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ

1144 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو

1142- انظر الحديث: 3269، سنن ابوداؤد: 1306

1143- راجع الحديث: 845

1144- انظر الحديث: 3270، صحيح مسلم: 1814، سنن نسائي: 1330، 1608، 1607

کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں ایک آدمی کا ذکر ہوا تو کہا گیا کہ وہ ہمیشہ صبح تک پڑا سویا رہتا ہے اور نماز پڑھنے نہیں اٹھتا۔ فرمایا کہ اُس کے کان میں شیطان پیشاب کر دیتا ہے۔

الْأَخْوَصُ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمُورٌ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَقِيلَ: مَا زَالَ كَلِمًا حَتَّى أَصْبَحَ، مَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَقَالَ: بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ

14- بَابُ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ

مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ

وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ) (الذاریات: 17)
أَمَى مَا يَتَمُومُونَ (وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ) (الذاریات: 18)

رات کے آخری حصے میں
دعا کرنا اور نماز پڑھنا
ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: وہ رات میں کم سویا کرتے (پارہ ۲۶ سورہ الذاریات آیت ۱۷)
یہ مَا يَتَمُومُونَ کا مترادف ہے۔ ”اور سحر کے وقت استغفار کرتے ہیں۔“

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، ابن شہاب، ابوسلمہ اور ابو عبد اللہ الاغر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات کو آسمان دنیا کی طرف تجلی فرماتا ہے جب کہ رات کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے اور فرماتا ہے۔ ہے کوئی جو مجھ سے دعا کرے کہ اُس کی دعا کو قبول کروں۔ ہے کوئی جو مجھ سے سوال کرے کہ اُسے دوں، ہے کوئی جو مجھ سے معافی چاہے کہ اُسے بخش دوں۔

1145 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ يَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي، فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ"

15- بَابُ مَنْ قَامَ أَوَّلَ

اللَّيْلِ وَأَحْيَا آخِرَهَا

وَقَالَ سَلْمَانُ لِأَبِي الدُّدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: تَمَّ فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ سَلْمَانُ

جورات کے ابتدائی حصے میں سو جائے اور آخری میں بیدار ہو
حضرت سلمان نے حضرت ابو دداء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا: سو جاؤ اور جب رات کا آخری حصہ ہوا تو کہا: کھڑے ہو جاؤ۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سلمان نے ٹھیک کہا۔

ابوالولید، شعبہ، سلیمان، شعبہ، ابواسحاق، اسود سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ کی رات کی نماز کیسی تھی؟ فرمایا کہ حضور ﷺ ابتدائی حصے میں استراحت فرماتے اور آخری حصے میں کھڑے ہو کر نماز ادا فرماتے۔ پھر اپنے بستر کی جانب لوٹتے جب مؤذن اذان کہتا تو اٹھتے اور اگر حاجت ہوتی تو غسل فرماتے ورنہ وضو فرما کر تشریف لے جاتے۔

نبی کریم ﷺ کا رمضان وغیرہ میں قیام لیل

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، سعید بن ابوسعید مقبری، ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کیسی ہوتی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔ چار رکعتیں پڑھتے تو اُن کی ادائیگی کے حسن اور طوالت کے بارے میں کچھ نہ پوچھو۔ پھر تین رکعتیں پڑھتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ فرمایا: اے عائشہ! بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا۔

محمد بن ثنی، یحییٰ بن سعید، ہشام کو اُن کے والد ماجد نے خبر دی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

1146- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، ح وَحَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، قَالَتْ: كَانَ يَتِمُّ أَوَّلَهُ وَيَقُومُ آخِرَهُ فَيُصَلِّي، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى فِرَاشِهِ، فَإِذَا أَكُنَ الْمُؤَذِّنُ وَثَبَ، فَإِنْ كَانَ بِهِ حَاجَةٌ، اغْتَسَلَ وَلَا تَوَضَّأَ وَخَرَجَ

16- بَابُ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ

1147- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ: مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلَا تَسْلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطَوِيلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلَا تَسْلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطَوِيلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَتَكْتُمُ قَبْلَ أَنْ تُؤَيَّرَ؟ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنِي تَنَامَانِ وَلَا يَتِمُّ قَلْبِي

1148- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى

بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ

1146- سنن ترمذی الشمال: 251، سنن نسائی: 1679

1147- انظر الحديث: 3569، 2013

1148- راجع الحديث: 1118، صحيح مسلم: 1701

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

فرمایا: میں نے نہیں دیکھا کہ نبی کریم ﷺ رات کی نماز میں تھوڑی قرأت بھی بیٹھ کر پڑھتے مگر جب عمر شریف زیادہ ہوگئی تو بیٹھ کر قرأت فرمانے لگے اور جب کسی سورت سے تیس یا چالیس آیتیں باقی رہ جاتیں تو انہیں کھڑے ہو کر پڑھتے اور پھر رکوع فرماتے۔

شب و روز میں با وضو رہنے کی فضیلت
اور شب و روز میں وضو کرنے کے بعد
نماز پڑھنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فجر کی نماز کے وقت فرمایا: اے بلال مجھے اپنا وہ امید بڑھا تا عمل بتاؤ جو تم نے حالت اسلام میں کیا ہو کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سنی ہے۔ عرض کی کہ میرے نزدیک تو ایسا کوئی عمل نہیں ہے سوائے اس کے کہ رات یا دن کی کسی بھی گھڑی میں نے وضو کیا تو اُس کے ساتھ نماز ضرور پڑھتا ہوں جس کا پڑھنا میرے لیے لکھا جا چکا ہے۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ دَفَّ نَعْلَيْكَ سے جوتوں کی حرکت مراد ہے۔

عبادت میں جوشدت

مکروہ ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو دو ستونوں کے درمیان رسی بندھی ہوئی تھی۔ فرمایا کہ یہ رسی کیسی ہے؟

عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ جَالِسًا، حَتَّى إِذَا كَبَّرَ قَرَأَ جَالِسًا، فَإِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّورَةِ فَلَا تُؤْنِ أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً، قَامَ فَقَرَأَهُنَّ، ثُمَّ رَكَعَ

17- بَابُ فَضْلِ الظُّهُورِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَفَضْلِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْوُضُوءِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

1149 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ: عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ، فَإِنِّي سَمِعْتُكَ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَلَدَنَ يَدَنِي فِي الْجَنَّةِ قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَزْجِي عِنْدِي: أَلَيْ لَمْ أَتَطَهَّرْ ظَهْرًا، فِي سَاعَةِ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ، إِلَّا صَلَّيْتُ بِذَلِكَ الظُّهُورِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أَصْلِحَ " قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: دَفَّ نَعْلَيْكَ يَعْنِي تَحْرِيكَ

18- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ

التَّشْدِيدِ فِي الْعِبَادَةِ

1150 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

لوگوں نے عرض کی کہ یہ رسی زینب کی ہے۔ جب تھک جاتی ہے تو اس سے لٹک جاتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے کھول دو۔ تم میں سے جو بھی نماز پڑھے تو اپنی خوشی سے پڑھے اور جب تک چاہے بیٹھا رہے۔

ہشام بن عروہ کے والد محترم سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میرے پاس بنی اسد کی ایک عورت موجود تھی۔ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی کہ فلاں عورت ہے جو رات کو نہیں سوتی اور اس کی نماز کا ذکر ہوا، فرمایا کہ چھوڑ دو، تم پر وہی اعمال ہیں جن کی تم میں استطاعت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں اُکتا تا حتیٰ کہ تم اُکتانہ جاؤ۔

ہمیشہ قیام لیل کرنے والے کو اُسے ترک کر دینا مکروہ ہے

عباس بن حسین، مبشر، اوزاعی، محمد بن مقاتل ابوالحسن، عبداللہ، اوزاعی یحییٰ بن ابوکثیر، ابوسلمہ بن عبدالرحمن، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عبداللہ! فلاں کی طرح نہ ہو جانا کہ پہلے رات کو قیام کیا کرتا تھا اور پھر رات کو قیام کرنا چھوڑ دیا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا حَبِلَ مَمْدُودٌ بَيْنَ الشَّارِئَتَيْنِ فَقَالَ: مَا هَذَا الْحَبْلُ؟ قَالُوا: هَذَا حَبْلٌ لِيُزَيِّنَ بِهٖ فَإِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا حُلُوْلَ لِيُصَلَّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَةً، فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ

1151 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَتْ عِنْدِي امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ قُلْتُ: فَلَانَةٌ لَا تَنَامُ بِاللَّيْلِ، فَذَكَرَ مِنْ صَلَاتِهَا، فَقَالَ: مَهْ عَلَيْكُمْ مَا تُطِيقُونَ مِنَ الْأَعْمَالِ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا

19- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ تَرْكِ قِيَامِ اللَّيْلِ لِمَنْ كَانَ يَقُومُهُ

1152 - حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ، فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ

ابن ابوالحشرین، اوزاعی، یحییٰ، عمر بن حکم بن ثوبان سے مروی ہے کہ مجھ سے ابوسلمہ نے اسی طرح حدیث بیان کی۔ اور متابعت کی ہے اس کی عمرو بن ابوسلمہ نے اوزاعی سے۔

عبادت میں میانہ روی اختیار کرنا

ابوالعباس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ تم رات کو قیام کرتے اور دن کو روزہ رکھتے ہو۔ عرض کی کہ واقعی میں ایسا کرتا ہوں۔ فرمایا کہ جب تم یہ کرتے ہو تو تمہاری پینٹائی بھی کمزور ہوں گی اور تمہاری طبیعت میں بھی سُستی آئے گی، جب کہ تم پر اپنی جان اور اپنے گھروالوں کا بھی حق ہے لہذا روزے رکھو اور ترک بھی کر دیا کرو۔ قیام کرو اور سویا بھی کرو۔

رات کو بیدار ہو کر

نماز پڑھنے کی فضیلت

جُنادہ بن ابوامیہ نے حضرت عباده بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو رات کو بیدار ہوئے اور کہے: ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ واحد ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں۔ اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کے لیے تمام تعریضیں ہیں۔ وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ تمام تعریضیں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ پاک ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہ طاقت ہے اور نہ قوت مگر اللہ کے

وَقَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْعَشِيرِينَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ مِثْلَهُ وَتَابِعَهُ عُمَرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ

20- باب

1153 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَمْ أُخْبِرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ؟ قُلْتُ: إِلَى أَفْعَلْ ذَلِكَ قَالَ: فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمَتْ عَيْنُكَ، وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ، وَإِنَّ لِنَفْسِكَ حَقًّا، وَلَا هَلِكَ حَقًّا، فَصُمْ وَأَفْطِرْ، وَتَمَّ وَتَمَّ

21- باب فضل من تَعَارَى

مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى

1154 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ هَانٍ قَالَ: حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ حَدَّثَنِي عَبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ تَعَارَى مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ

1153- النظر الحديث: 1131 'صحیح مسلم: 2730, 2726' سنن ابوداؤد: 2377, 2376 'سنن

نسائی: 2400, 2376' سنن ابن ماجہ: 1706

1154- سنن ابوداؤد: 5060 'سنن ترمذی: 3414' سنن ابن ماجہ: 3878

وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، أَوْ دَعَا،
اسْتَجِيبَ لَهُ، فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ"

ساتھ۔۔ پھر کہے: "اے اللہ! میری مغفرت فرما۔" یا اور
دعا کرے تو قبول کی جائے گی اور اگر وضو کرے تو نماز
قبول کی جائے گی۔

1155- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا
اللِّثْمِيُّ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، أَخْبَرَنِي
الْهَيْثَمُ بْنُ أَبِي سَدَانَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ وَهُوَ يَقُصُّ فِي قَصَصِهِ، وَهُوَ يَذْكُرُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَخَا لَكُمْ لَا يَقُولُ
الرَّفَثَ يَعْنِي بِلَدِّكَ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ

ثیم بن ابوسنان سے مروی ہے کہ انہوں نے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جب کہ وہ
واقعات بیان کر رہے تھے اور وہ رسول اللہ ﷺ کا
ذکر کر رہے تھے اور کہا کہ تمہارے بھائی حضرت عبداللہ
بن رواحہ لغوبات نہیں کہتے مثلاً:

(۱) ہم میں اللہ کے رسول ہیں جو اس کی کتاب
پڑھتے ہیں جب کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔ (۲) ہمیں
جہالت کے بعد راہ ہدایت دکھائی اور ہمارے دل یقین
رکھتے ہیں کہ انہوں نے جو فرمایا وہ ہوگا (۳) وہ رات
گزارتے ہیں تو بستر سے اُن کے پہلو جدا ہوتے
ہیں جب کہ مشرکین بستر پر بوجھ بنے پڑے رہتے ہیں۔

(البحر الطویل)
وَفِينَا رَسُولُ اللَّهِ يَتْلُو كِتَابَهُ ... إِذَا انْشَقَّ
مَعْرُوفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعٌ
أَرَانَا الْهُدَى بَعْدَ الْعَمَى فَقُلُوبُنَا ... بِه
مُوقِنَاتٌ أَنْ مَا قَالَ وَاقِعٌ
يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ ... إِذَا
اسْتَفْقَلْتُ بِالنُّمُرِ كَيْنَ الْمَضَاجِعِ"
تَابَعَهُ عَقِيلٌ، وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ: أَخْبَرَنِي
الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدٍ، وَالْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

متابعت کی اس کی عقیل نے اور زبیدی، ڈہری،
سعید اور اعرج نے حضرت ابو ہریرہ سے مروی کی۔

1156- حَدَّثَنَا أَبُو الثُّعْبَانِ، حَدَّثَنَا حَكَاذُ بْنُ
زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ بَيْدِي قِطْعَةً اسْتَبْرَزِي، فَكَأَلِي لَا أُرِيدُ
مَكَائًا مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ إِلَيْهِ، وَرَأَيْتُ كَانَ
اِثْنَيْنِ آتِيَانِي أَرَادَا أَنْ يَذْهَبَا بِي إِلَى الْقَارِ،
فَتَلَقَّاهُمَا مَلَكٌ، فَقَالَ: لَمْ تُرْعَ خَلِيَّتَا عَنَّهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی
ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے دور مبارک کے اندر
خواب دیکھا کہ گویا میرے ہاتھ میں ریشمی کپڑے کا ایک
ٹکڑا ہے۔ میں جنت میں جہاں جانا چاہتا ہوں وہ مجھے اُڑا
کر لے جاتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ میرے پاس دو شخص
آئے اور وہ مجھے دوزخ کی جانب لے جانے لگے۔
انہیں ایک فرشتہ ملا۔ اُس نے کہا: ڈرو نہیں اور اسے

چھوڑ دو۔

پس حضرت حفصہ نے نبی کریم ﷺ سے دونوں میں سے میرا ایک خواب بیان کیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عبد اللہ اچھا شخص ہے کاش! وہ رات کو نماز پڑھا کرے۔ پس حضرت عبد اللہ رات کو نماز پڑھنے لگے۔

اور لوگ مسلسل نبی کریم ﷺ کے حضور اپنے خواب بیان کرتے کہ وہ (شب قدر) آخری عشرے کی ساتویں رات ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ آخری عشرے کے بارے میں تمہارے خوابوں میں موافقت ہے۔ پس جو اسے ڈھونڈنا چاہے وہ آخری عشرے میں ڈھونڈے۔

فجر کی دو رکعتوں کی پابندی

عبد اللہ بن یزید، سعید بن ابو ایوب، جعفر بن ربیعہ، عراق بن مالک ابو سلمہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھی۔ پھر آٹھ رکعتیں پڑھیں اور دو رکعتیں پیٹھ کر اور دو رکعتیں (فجر کی) اذان و اقامت کے درمیان۔ انہیں آپ کبھی ترک نہیں فرماتے تھے۔

فجر کی دو رکعتوں کے بعد
دائیں کروٹ پر لیٹنا

1157- فَقَصْتُ حَفْصَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى رُؤْيَايَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعَمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ.

1158- وَكَانُوا لَا يَزَالُونَ يَقْضُونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا أَنَّهَا فِي اللَّيْلَةِ السَّابِعَةِ مِنَ الْعَشْرِ الْآخِرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيًا فَلْيَتَحَرَّهَا مِنَ الْعَشْرِ الْآخِرِ.

22- بَابُ الْمَدَامَةِ عَلَى رَكْعَتِي الْفَجْرِ

1159- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ، ثُمَّ صَلَّى ثَمَانِي رَكَعَاتٍ، وَرَكَعَتَيْنِ جَالِسًا، وَرَكَعَتَيْنِ بَيْنَ الدَّاءِئِنِ وَلَمْ يَكُنْ يَدْعُهُمَا أَبَدًا.

23- بَابُ الضُّجْعَةِ عَلَى الشَّقِ الْأَيْمَنِ بَعْدَ رَكْعَتِي الْفَجْرِ

1157- انظر الحديث: 1122، صحيح مسلم: 6320، 6321، سنن ابن ماجه: 3919

1158- انظر الحديث: 6991، 2015

1159- راجع الحديث: 619، سنن ابوداؤد: 1361

1160 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُزَيْدٍ، حَدَّثَنَا

سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رُكْعَتِي الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلَى شِقْوِ الْأَيْمَنِ

24- بَابُ مَنْ تَحَدَّثَ بَعْدَ

الرُّكْعَتَيْنِ وَلَمْ يَضْطَجِعْ

1161 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي النَّظْرِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى، فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَبْقِظَةً حَدَّثَنِي، وَإِلَّا اضْطَجَعَ حَتَّى يُؤْذَنَ بِالصَّلَاةِ

25- بَابُ مَا جَاءَ فِي

التَّطَوُّعِ مَثْنَى مَثْنَى

وَيَذْكُرُ ذَلِكَ عَنْ عَمَّارٍ، وَأَبِي ذَرٍّ، وَأَنَسٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَعِكرِمَةَ، وَالزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ: مَا أَذْرَكْتُ فُقَهَاءَ أَرْضِنَا إِلَّا يُسَلِّمُونَ فِي كُلِّ اثْنَتَيْنِ مِنَ النَّهَارِ

1162 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

عبد اللہ بن یزید، سعید بن ابوالیوب، ابوالاسود، عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جب فجر کی دو رکعتیں پڑھ لیتے تو اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے۔

جو دو رکعتوں کے بعد

گفتگو کرے اور نہ لیٹے

بشر بن حکم، سفیان، سالم ابوالنضر، ابوسلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز پڑھ لیتے اور میں جاگ رہی ہوتی تو مجھ سے گفتگو فرماتے ورنہ لیٹ جاتے، حتیٰ کہ نماز کے لیے بلائے جاتے۔

نوافل کی دو دو رکعتیں

پڑھنے کا بیان

حضرت عمار، حضرت ابوذر، حضرت انس، جابر بن زید، عکرمہ اور زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے یہی منقول ہے۔

اور یحییٰ بن سعید انصاری نے فرمایا کہ میں نے اپنی زمین کے فقہاء کو نہیں جانتا مگر وہ دن میں ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

1160- راجع الحديث: 626

1161- راجع الحديث: 1118، صحيح مسلم: 1729، سنن ابوداؤد: 1262، سنن ترمذی: 418

1162- النظر الحديث: 7390، 6382، سنن ابوداؤد: 1538، سنن ترمذی: 480، سنن نسائی: 3253، سنن ابن

ماجه: 1383

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں کاموں میں استخارہ کرنا سکھایا کرتے جیسے قرآن مجید کی سورت سکھاتے۔ فرماتے کہ جب تم میں سے کوئی کسی کام کا قصد کرے تو اسے چاہیے کہ دو رکعت نفل نماز پڑھے، پھر یوں کہے: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعے بھلائی مانگتا ہوں اور تیری قدرت کے سبب طاقت چاہتا ہوں اور تیرے عظیم فضل میں سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا۔ تُو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو پوشیدہ باتوں کا خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین، میری معاش، میری آخرت یا انجام میں میرے لیے بہتر ہے تو اسے میرے لیے مقدر فرما دے اور میرے لیے سہل کر دے، پھر اس میں مجھے برکت دے۔ اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین، میری معاش، میری آخرت یا انجام میں میرے لیے بُرا ہے تو اسے مجھ سے دُور رکھ اور مجھے اس سے دُور رکھ اور میرے لیے خیر مقرر فرما دے خواہ کہیں ہو۔ پھر مجھے راضی کر دے۔ فرمایا پھر اپنی حاجت کا نام لے۔

حکي بن ابراهيم، عبد الله بن سعيد، عامر بن عبد الله بن زبير، عمرو بن سليم زرقى حضرت ابو قتاده بن ربعي انصاري رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نہ بیٹھے حتیٰ کہ دو رکعتیں ادا کر لے۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، اسحاق بن عبد اللہ

الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الْمَوَالِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا، كَمَا يُعَلِّمُنَا الشُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، يَقُولُ: " إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ، فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ، ثُمَّ لِيَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اللَّهُمَّ إِن كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - أَوْ قَالَ عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ - فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي، ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ - فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ أَرْضِنِي " قَالَ: وَيُسَيِّئُ حَاجَتَهُ

1163 - حَدَّثَنَا الْمُثَنِّىُّ بْنُ الْإِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرْقِيِّ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ بْنَ رِبْعَةَ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسُ حَتَّى يُصَلِّيَ رَكَعَتَيْنِ

1164 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ

بن ابوطالب سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں پھر واپس تشریف لے گئے۔

1165 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُمَزٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

ابن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سالم سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ دو رکعتیں نماز ظہر سے پہلے دو رکعتیں نماز ظہر کے بعد، دو رکعتیں نماز جمعہ کے بعد، دو رکعتیں نماز مغرب کے بعد اور دو رکعتیں نماز عشاء کے بعد۔

1166 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنَا حُمَزُ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُخْطَبُ: إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يُخْطَبُ أَوْ قَدْ خَرَجَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ

آدم، شعبہ، عمرو بن دینار، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ خطبہ دیتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو یا خطبے کے لیے نکل آیا ہو، تو چاہیے کہ دو رکعتیں پڑھ لے۔

1167 - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ، سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يَقُولُ: أَبِي ابْنِ حُمَزٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فِي مَنْزِلِهِ فَعِيلٌ لَهُ: هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَخَلَ الْكُعْبَةَ، قَالَ: فَأَتَيْتُ فَأَجَدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ وَأَجَدُ بِلَالًا عِنْدَ الْبَابِ قَائِمًا، فَقُلْتُ: يَا بِلَالُ أَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُعْبَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَأَيْنَ؟ قَالَ:

مجاہد سے مروی ہے کہ کوئی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی گھر پر گیا اور انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں آیا تو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے چکے تھے۔ میں نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دروازے کے پاس کھڑے ہوئے پایا۔ میں نے کہا: اے بلال! کیا رسول اللہ ﷺ نے کعبہ میں نماز پڑھی؟ کہا: ہاں۔ میں نے کہا: کہاں؟ کہا کہ ان دونوں ستونوں کے درمیان پھر

1165 - راجع الحديث: 937

1166 - راجع الحديث: 930 صحيح مسلم: 2019 سنن نسائي: 1394

1167 - راجع الحديث: 397

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

باہر تشریف لے آئے اور دو رکعت نماز کعبہ کے سامنے پڑھی۔ امام ابو عبد اللہ بخاری کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے مجھے چاشت کی دو رکعتوں کی وصیت فرمائی۔ حضرت عتبہ نے فرمایا: اگلے دن رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس تشریف لائے جب کہ دن چڑھ چکا تھا۔ ہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔

فجر کی دو رکعتوں کے بعد گفتگو کرنا

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ دو رکعتیں پڑھا کرتے۔ اگر میں بیدار ہوئی ہوتی تو مجھ سے گفتگو فرماتے ورنہ لیٹ جاتے۔ میں نے سفیان سے کہا: بعض انہیں فجر کی دو رکعتیں بتاتے ہیں؟ فرمایا کہ یہی بات ہے۔

فجر کی دو رکعتوں کی پابندی اور جس نے انہیں نوافل کہا

بیان بن عمرو، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، عطاء عمید بن غمیر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نوافل میں سے کسی اور نماز کی فجر کی دو رکعتوں سے زیادہ پابندی نہیں فرمایا کرتے تھے۔

فجر کی دو رکعتوں میں کیا پڑھے؟

بَيْنَ هَاتَيْنِ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ فِي وَجْهِ الْمَكْعَبَةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَوْصَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَكْعَتَيْ الطُّسْعَى وَقَالَ عِثْبَانُ بْنُ مَالِكٍ: عَدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعْدَ مَا امْتَدَّ النَّهَارُ، وَصَفَّقْنَا وَرَأَاهُ فَكَرَعَ رَكَعَتَيْنِ

26- بَابُ الْحَدِيثِ يَغْنَى

بَعْدَ رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ

1168 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَبُو الثَّغْبَرِي: حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ، فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَقِظَةً حَدَّثَنِي، وَإِلَّا اضْطَجَعَ قُلْتُ لِسُفْيَانَ: فَإِنْ بَعْضُهُمْ يَرْوِيهِ رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ، قَالَ سُفْيَانُ: هُوَ ذَاكَ

27- بَابُ تَعَاهُدِ رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ

وَمَنْ سَمَّاهُمَا تَطَوُّعًا

1169 - حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ التَّوَائِلِ أَشَدَّ مِنْهُ تَعَاهُدًا عَلَى رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ

28- بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ

1168- راجع الحديث: 1118، 1688

1169- صحيح مسلم: 1683، 1684، سنن ابوداؤد: 1254

1170 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ يُصَلِّي إِذَا سَمِعَ الْبَدَاءَ بِالصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ رکعتیں ادا فرماتے۔ پھر جب اذان سننے تو صبح کی دو خفیف رکعتیں پڑھا کرتے۔

1171 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ ثَمَّتِ بْنِ عَمْرٍة، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَمْرٍة، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: "كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّفُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى إِنْ لَأَقُولُ: هَلْ قَرَأَ بِأَمْرِ الْكِتَابِ؟"

محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، محمد بن عبد الرحمن، ان کی پھوپھی جان عمرہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ۔

احمد بن یونس، زہیر، یحییٰ بن سعدی، محمد بن عبد الرحمن، عمرہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ صبح کو نماز سے پہلے ان دو رکعتوں کو خفیف ادا فرماتے حتیٰ کہ میں کہتی: کیا صرف سورہ فاتحہ کے ساتھ پڑھی ہیں؟

29- بَابُ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ

فرض نمازوں کے بعد نوافل

1172 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ثَابِعٌ، عَنْ ابْنِ عَمْرٍة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ، فَأَمَّا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ فَبَيْنَهُمَا

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو دو رکعتیں نمازِ ظہر سے پہلے، دو رکعتیں نمازِ ظہر کے بعد، دو رکعتیں نمازِ مغرب کے بعد، دو رکعتیں نمازِ عشاء کے بعد اور دو رکعتیں نمازِ جمعہ کے بعد اور مغرب و عشاء کی نماز اپنے کا شانہ اقدس میں۔

1170- راجع الحديث: 626 سنن ابوداؤد: 1339

1171- صحيح مسلم: 1681 سنن ابوداؤد: 1255

1172- راجع الحديث: 937 صحيح مسلم: 1695

انہوں (حضرت ابن عمر) نے فرمایا کہ مجھ سے میری بہن حضرت حفصہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ فجر طلوع ہو جانے کے بعد دو خفیف رکعتیں پڑھا کرتے اور اُس وقت میں نبی کریم ﷺ کے دولت کدہ میں داخل نہیں ہوا کرتا تھا۔ اور ابن ابوالزناد، موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي أَهْلِهِ روایت کیا ہے۔ متابعت کی اس کی کثیر بن فرقہ اور ایوب نے نافع سے۔

جو فرض نمازوں کے بعد

نوافل نہ پڑھے

ابو الشعاء جابر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آٹھ رکعتیں اکٹھی اور سات رکعتیں اکٹھی۔ میں نے عرض کی، اے ابو الشعاء! میرے خیال میں ظہر کے اندر تاخیر اور عصر میں جلدی کی ہوگی اور عشاء میں جلدی اور مغرب میں تاخیر کی ہوگی؟ فرمایا کہ میرا بھی یہی خیال ہے۔

سفر میں نمازِ چاشت پڑھنا

مورق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض کی کہ کیا آپ نمازِ چاشت پڑھتے ہیں؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا اور حضرت عمر؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا اور حضرت ابو بکر؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ؟ فرمایا کہ میرے خیال میں وہ بھی نہیں۔

1173- وَحَدَّثَنِي أَخِي حَفْصَةُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَطْلُعُ الْفَجْرُ، وَكَانَتْ سَاعَةً لَا أَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا وَقَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَاد: عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي أَهْلِهِ، تَابِعَهُ كُوَيْدُ بْنُ فَرْقِدٍ، وَأَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ

30- بَابُ مَنْ لَمْ يَتَطَوَّعْ

بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ

1174- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الشَّعْثَاءِ جَابِرًا، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَاتِيًا جَمِيعًا، وَسَبْعًا جَمِيعًا، قُلْتُ: يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ، أَظُنُّهُ أَخَّرَ الظُّهْرَ، وَجَعَلَ الْعَصْرَ، وَجَعَلَ الْعِشَاءَ، وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ، قَالَ: وَأَنَا أَظُنُّهُ

31- بَابُ صَلَاةِ الضُّحَى فِي السَّفَرِ

1175- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ تَوْبَةَ، عَنْ مُوَزِّي، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَتُصَلِّي الضُّحَى؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَعُمَرُ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَأَبُو بَكْرٍ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: لَا إِحَالَهُ

عبدالرحمن بن ابولیلی سے مروی ہے کہ ہم سے کسی نے حدیث بیان نہیں کی کہ اُس نے نبی کریم ﷺ کو نماز چاشت پڑھتے ہوئے دیکھا سوائے حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے۔ انہوں نے فرمایا کہ فتح مکہ کے دن نبی کریم ﷺ اپنے دولت کدہ میں تشریف لے گئے تو غسل کیا اور آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ میں نے آپ کو اس سے خفیہ نماز پڑھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا سوائے اس کے کہ آپ نے رکوع اور سجدے پورے کیے تھے۔

جو نماز چاشت نہ پڑھے

اور اس میں وسعت جانے

آدم، ابن ابوزب، زہری، عروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا لیکن میں پڑھتی ہوں۔

حالتِ حضر میں نماز چاشت پڑھنا

اسے عتبہ بن مالک نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا۔

ابو عثمان نہدی سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھے میرے خلیل (رحمتِ دو عالم) نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے کہ آخر دم تک انہیں ترک نہ کرو۔ ہر ماہ تین روزے رکھنا، چاشت کی نماز پڑھنا اور سونے سے پہلے وتر ادا کر لینا۔

1176- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى، يَقُولُ: مَا حَدَّثَنَا أَحَدُهُ أَلَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الطُّسْعَى غَيْرَ أَنَّهُ هَانِي فَيَأْتِيهَا قَالَتْ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ، فَانْتَسَلَ وَصَلَّى قِمَاطِي رَكَعَاتٍ، فَلَمْ أَرْ صَلَاةَ كَلَّ أَحَدٍ مِنْهَا، غَيْرَ أَنَّهُ يُعِيذُ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ

32- بَابُ مَنْ لَمْ يُصَلِّ

الطُّسْعَى وَرَأَاكَ وَاسِعًا

1177- حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ سُبْحَةَ الطُّسْعَى، وَلَا لَيْلِي لَأَسْبَحَهَا

33- بَابُ صَلَاةِ الطُّسْعَى فِي الْحَضَرِ

قَالَ عِثْبَانُ بْنُ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1178- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الْجَزِينِيُّ هُوَ ابْنُ قُرُوحٍ عَنْ أَبِي عُمَانَ التَّمِيمِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي بِغَلَاظٍ لَا أَدْعُهُنَّ حَتَّى أَمُوتَ: صَوْمٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَصَلَاةُ الطُّسْعَى، وَتَوْبَةٌ عَلَى وَثَرٍ

1176- راجع الحديث: 1103, 670

1177- راجع الحديث: 1128

1178- صحيح مسلم: 1669، سنن نسائي: 1677, 1676

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

فائدہ: ضُحًى ضُحُو سے بنا، بمعنی دن کی بلندی یا آفتاب کی شعاع، رب تعالیٰ فرماتا ہے: "وَالشُّنُوسِ وَضُحًى". عرف میں نماز اشراق اور نماز چاشت دونوں کو نماز اشراق کہا جاتا ہے۔ نماز اشراق کا وقت سورج کے چمکنے کے بیس ۲۰ منٹ بعد سے سورج کے چہارم کے چہارم آسمان پر پہنچنے تک اور نماز چاشت کا وقت چہارم دن سے دوپہر یعنی نصف النہار تک ہے، کبھی نماز اشراق کو بھی نماز چاشت کہہ دیا جاتا ہے۔ حق یہ ہے کہ یہ دونوں نمازیں سنت مستحبہ ہیں، نماز اشراق مسجد میں ادا کرنا بہتر ہے اور چاشت گھر میں، اشراق کی دو رکعتیں ہیں اور چاشت کی چار۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۳۲)

1179- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَجَّادِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ - وَكَانَ حَضَنًا - لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ الصَّلَاةَ مَعَكَ، فَصَنَعَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا، فَدَعَاهُ إِلَى بَيْتِهِ وَنَضَحَ لَهُ ظَرْفَ حَصِيرٍ بِمَاءٍ، فَصَلَّى عَلَيْهِ رَكَعَتَيْنِ وَقَالَ: فَلَانُ بْنُ فَلَانَ بْنِ جَارُودٍ لَا أَنَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى؟ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُهُ صَلَّى غَيْرَ ذَلِكَ الْيَوْمِ

انس بن سیرین سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرمایا کہ انصار میں ایک کیم شمیم شخص تھا اُس نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ میں آپ کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتا۔ پس اُس نے نبی کریم ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا اور آپ کو اپنے گھر آنے کی دعوت دی اور آپ کے لیے چٹائی کے ایک کنارے پر پانی چھڑکا تو آپ نے اُس پر دو رکعتیں ادا فرمائیں فلاں بن فلاں بن جارود نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کیا نبی کریم ﷺ چاشت کی نماز پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ اُس دن کے علاوہ میں نے کبھی آپ کو پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

نمازِ ظہر سے پہلے دو رکعتیں

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ سے دس رکعتیں یاد کر رکھیں ہیں یعنی دو رکعتیں ظہر سے قبل دو رکعتیں بعد ظہر اور دو رکعتیں مغرب کے بعد اپنے گھر میں اور دو رکعتیں عشاء کے بعد اپنے گھر میں اور دو رکعتیں صبح کی نام سے پہلے اور اس وقت کوئی نبی کریم ﷺ کے دولت کدہ میں داخل نہیں ہوا کرتا تھا۔

34- بَابُ الرَّكَعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ

1180- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: حَفِظْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ رَكَعَاتٍ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ، وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي بَيْتِهِ، وَرَكَعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَكَانَتْ سَاعَةً لَا يُدْخَلُ عَلَى

مگر مجھے حضرت حفصہ نے بتایا کہ جب فجر طلوع ہونے پر مؤذن اذان کہتا تو آپ دو رکعتیں پڑھتے۔

محمد بن منتشر کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ ظہر سے قبل چار رکعتوں اور صبح کی نماز سے قبل دو رکعتوں کو نہیں چھوڑا کرتے تھے۔ متابعت کی اس کی ابن ابی عدی اور عمرو نے شعبہ سے۔

نمازِ مغرب سے پہلے نماز پڑھنا

ابو عمر، عبدالوارث، حسین، ابن بزیہ، حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مغرب کی نماز سے قبل نماز پڑھ لیا کرو۔ تیسری مرتبہ فرمایا کہ جو چاہے، یہ ناپسند فرماتے ہوئے کہ کہیں لوگ اسے سنت قرار نہ دے لیں۔

مرمہ بن عبداللہ یزنی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: کیا آپ کو بنی تمیم کی یہ بات تعجب میں نہیں ڈالتی کہ وہ نمازِ مغرب سے قبل دو رکعتیں پڑھتے ہیں۔ حضرت عقبہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے دور مبارک میں ہم بھی یونہی کیا کرتے تھے۔ میں نے عرض کی کہ اب آپ کو کیا چیز مانع ہے؟ فرمایا کہ مشغولیت

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا.
1181 - حَدَّثَنِي حَفْصَةُ: أَنَّ اللَّهَ كَانَ إِذَا أَدْنَى

الْمُؤَدِّينَ وَطَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ
1182 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُثَنَّى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدْعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ تَابِعَهُ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، وَعَمْرُو، عَنْ شُعْبَةَ

35- بَابُ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

1183 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبُدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ الْمُزَنِيُّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلُّوا قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ، قَالَ: فِي الْغَالِيَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةً أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً

1184 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ هُوَ الْمُقَرَّمُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْيُوبِ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مَرْثَدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيَّ، قَالَ: أَتَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ، فَقُلْتُ: أَلَا أُحِبُّكَ مِنْ أَبِي تَمِيمٍ يَزْكُ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ؟ فَقَالَ عُقْبَةُ: إِنْ كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ:

1181- راجع الحديث: 618

1182- سنن ابوداؤد: 1253، سنن نسائي: 1757

1183- النظر الحديث: 7368، سنن ابوداؤد: 1281

1184- سنن نسائي: 581

(روکتی ہے)۔

جماعت سے نوافل پڑھنا

اسے حضرت انس اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

ابن شہاب نے کہا کہ مجھے محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یاد ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ کلی بھی یاد ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر کے کنویں سے پانی لے کر ان کے منہ میں کی تھی۔

حضرت محمود بن ربیع انصاری سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عتبہ بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جو رسول اللہ ﷺ کے معیت میں غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ فرماتے کہ میں اپنی قوم بنی سالم کو نماز پڑھایا کرتا جب کہ میرے اور ان کے بیچ ایک نالہ حائل تھا اور جب بارشیں ہوتیں تو میرے لیے مسجد تک جانا مشکل ہو جاتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری پینائی کمزور ہے اور وہ نالہ جو میرے اور میری قوم کے بیچ ہے، جب بارشیں ہوتی ہیں تو پہننے لگتا ہے اور میرے لیے پہننا مشکل ہو جاتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے غریب خانہ تشریف لائیں اور نماز پڑھیں تاکہ اُس جگہ کو میں نماز کی جگہ بنائوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ایسا کروں گا۔ اگلے دن رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دن چڑھے تشریف لائے۔ رسول اللہ ﷺ نے اجازت طلب فرمائی تو میں نے آپ کو اجازت دے

فَمَا يَمْنَعُكَ الْآنَ؟ قَالَ: الشُّغْلُ

36- بَابُ صَلَاةِ النَّوَافِلِ جَمَاعَةً

ذَكَرَهُ أَنَسُ، وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1185- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ: أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَقَلَ فَجَّهًا فِي وَجْهِهِ مِنْ بَلَرٍ كَانَتْ فِي دَارِهِمْ.

1186- فَرَعَمَ مُحَمَّدٌ أَنَّهُ سَمِعَ عِثْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ- وَكَانَ مَكْنً شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَقُولُ: كُنْتُ أَصِلُّ لِقَوْمِي بَنِي سَالِمٍ وَكَانَ يُحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَاِدِّ إِذَا جَاءَتِ الْأَمْطَارُ، فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَاؤُهُ قَبْلَ مَسْجِدِهِمْ، فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنِّي أَتَكْرُثُ بِصَرِيٍّ، وَإِنَّ الْوَادِيَّ الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَ قَوْمِي يَسِيلُ إِذَا جَاءَتِ الْأَمْطَارُ، فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَاؤُهُ، فَوَجِدْتُ أَنَّكَ تَأْتِي فَتُصَلِّي مِنْ بَنِي مَكَاثَا، أَخْبَذَهُ مُصَلًى، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَأَفْعَلُ فَقَدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ الْكُفَارُ، فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى قَالَ: أَيُّنَ مُحِبٍّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟ فَأَمَرْتُ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أَحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ فِيهِ.

1185- راجع الحديث: 77

1186- راجع الحديث: 424

فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ، وَصَفَّقْنَا وَرَامَهُ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ، فَحَبَسَتْهُ عَلَى حَزِيرٍ يُضْنَعُ لَهُ، فَسَمِعَ أَهْلَ الدَّارِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي، فَقَابَ رَجُلٌ مِنْهُمْ حَتَّى كَثُرَ الرِّجَالُ فِي الْمَيْمَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: مَا فَعَلَ مَا لِكَ، لَا أَرَاهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: ذَلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُلْ ذَلِكَ إِلَّا تَرَاهُ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَنْتَعِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ"، فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، أَمَّا نَحْنُ، فَوَ اللَّهِ لَا تَرَى وَدَّةً وَلَا حَدِيقَةً إِلَّا إِلَى الْمُنَافِقِينَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَنْتَعِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ" قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ: فَحَدَّثَنَا قَوْمًا فِيهِمْ أَبُو أَيُّوبَ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَتِهِ الْبَيْتِ تَوَفَّى فِيهَا، وَيَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَلَيْهِمَا بَارِئُ الرُّومِ، فَأَنْكَرَهَا عَلَى أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: وَاللَّهِ مَا أَظُنُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا قُلْتُ قَطُّ، فَكَثُرَ ذَلِكَ عَلَيَّ فَجَعَلْتُ يَدِي عَلَى مَنْ سَلَّمَ عَلَيَّ حَتَّى أَقْبَلَ مِنْ غَزْوَتِي أَنْ أَسْأَلَ عَنْهَا عِثْبَانُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، إِنَّ وَجْدَتُهُ حَيًّا فِي مَسْجِدِ قَوْمِهِ، فَقُلْتُ: فَأَهْلَلْتُ بِحُجَّةٍ أَوْ بِعُتْرَةٍ، ثُمَّ سِرْتُ حَتَّى قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، فَأَتَيْتُ بَنِي سَالِمٍ، فَإِذَا عِثْبَانُ شَيْخٌ أَعْمَى يُصَلِّي لِقَوْمِهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ سَأَلْتُهُ عَلَيْهِ وَأَخْبَرْتُهُ مَنْ أَكَا، ثُمَّ سَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِيهِ كَمَا حَدَّثَنِيهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ

دی۔ آپ بیٹھے نہیں بلکہ فرمایا کہ تم اپنے گھر میں کس جگہ چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں؟ پس میں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کر دیا جہاں میں چاہتا تھا کہ آپ اس میں نماز ادا فرمائیں۔ پس رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی اور ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے صف بنالی تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور سلام پھیر دیا۔ آپ کے ساتھ ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔ آپ کو خیرہ کھانے کے لیے روک لیا گیا جو آپ کے لیے تیار کیا جا رہا تھا جب پڑوسیوں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ میرے غریب خانے میں ہیں تو لوگ اُٹھ پڑے حتیٰ کہ گھر میں بھیڑ لگ گئی۔ اُن میں سے ایک شخص نے کہا: مالک کو کیا ہوا کہ وہ دکھائی نہیں دے رہا؟ اُن میں سے دوسرے شخص نے کہا: کیونکہ وہ منافق ہے۔ اللہ اور اُس کے رسول کو دوست نہیں رکھتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کہو، کیا دیکھتے نہیں ہو کہ اُس نے رضائے الہی کے لیے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا ہے۔ اُس آدمی نے کہا: اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں، ورنہ خدا کی قسم، ہم نے تو اُس کا میلان اور اُس کی باتیں منافقوں کے ساتھ ہی دیکھی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے دوزخ پر اُسے حرام کر دیا ہے جس نے رضائے الہی کے لیے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا حضرت محمود کا بیان ہے کہ میں نے کچھ حضرات سے یہ حدیث بیان کی جن میں رسول اللہ ﷺ کے میزبان حضرت ابو ایوب بھی شامل تھے، اُس غزوہ کے دوران جس میں انہوں نے وفات پائی، سرزمین روم میں اور یزید بن معاویہ اُن پر حاکم تھا حضرت ابو ایوب نے مجھ سے جرح کیا اور کہا: خدا کی قسم، میں خیال نہیں کرتا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا فرمایا ہو۔ یہ بات مجھ پر شاق

گزری اور میں نے منت مانی کہ اللہ تعالیٰ مجھے سلامت رکھے اور اس غزوہ سے واپس لوٹا تو حضرت عتبہ بن مالک سے پوچھوں گا اگر انہیں ان کی قوم کی مسجد میں حیات پایا۔ پس میں لوٹا تو میں نے حج یا عمرہ کا احرام باندھ لیا۔ پھر روانہ ہو گیا حتیٰ کہ مدینہ منورہ پہنچا تو بنی سالم میں گیا۔ حضرت عتبہ بہت عمر رسیدہ اور نابینا ہو چکے تھے اور اپنی قوم کو نماز پڑھا رہے تھے۔ جب انہوں نے نماز سے سلام پھیرا تو میں نے انہیں سلام کیا اور بتایا کہ میں کون ہوں۔ پھر میں نے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اُسی طرح بیان کی جیسے پہلی مرتبہ بیان کی تھی۔

گھر میں نوافل پڑھنا

عبدالاعلیٰ بن حماد، رُہیب، ایوب اور عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی نمازوں کا کچھ حصہ اپنے گھروں میں پڑھا کرو اور انہیں قبریں نہ بناؤ۔ متابعت کی اس عبد الوہاب نے ایوب سے۔

37- بَابُ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

1187- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ، حَدَّثَنَا

رُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، وَعُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ، وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا تَلْبَعُهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

20- کتاب فضل الصلوة فی مسجد مکة والمدينة

1- باب فضل الصلوة فی

مسجد مکة والمدينة

1188- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ قَزَعَةَ،

قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرْبَعًا، قَالَ:

سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَكَانَ غَزَا

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِي عَشْرَةَ غَزْوَةً -

ح

1189 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تُشَدُّ

الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ،

وَالْمَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْمَسْجِدِ

الْأَقْصَى"

1190 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ رِبَاحٍ وَعَبِيدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي

عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي عُبَيْدِ اللَّهِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی

مسجد میں نماز پڑھنے

کی فضیلت

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی مسجد میں نماز

پڑھنے کی فضیلت

حصص بن عمر، شعبہ، عبد الملک، قزعة سے مروی

ہے کہ میں نے حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چار

دفعہ سنا۔ فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا اور

انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ بارہ غزوات میں

حصہ لیا۔

علی، سفیان، زہری، سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

کجاوے نہ کسے جائیں مگر تین مسجدوں کی جانب: (۱)

مسجد حرام (خانہ کعبہ) (۲) مسجد نبوی ﷺ اور (۳)

مسجد اقصیٰ (بیت المقدس)۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، زید بن رباح اور

عبید اللہ بن ابو عبد اللہ الاغر، ابو عبد اللہ الاغر، حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی

1188- راجع الحديث: 586

1189- صحيح مسلم: 3370، سنن ابو داؤد: 2033، سنن نسائي: 699

1190- صحيح مسلم: 3363، 3364، سنن ترمذی: 325، سنن نسائي: 2693، 2899، سنن ابن ماجه: 1404

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کریم ﷺ نے فرمایا: میری مسجد میں نماز دوسری مسجدوں میں ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام میں نماز کے۔

مسجد قباء کی فضیلت

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چاشت کی نماز نہیں پڑھتے تھے مگر دو دن، ایک جس دن مکہ مکرمہ پہنچتے کیونکہ وہ اُس میں چاشت کے وقت پہنچے۔ پس بیت اللہ کا طواف کرتے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھتے اور دوسرے جس دن مسجد قباء میں جاتے اور اُس میں وہ ہر ہفتے کو جاتے اور جب مسجدوں میں داخل ہو جاتے تو یہ ناپسند کرتے کہ نماز پڑھے بغیر اُس میں سے نکل آئیں۔ وہ بیان فرمایا کرتے کہ رسول اللہ ﷺ اس میں سوار ہو کر اور پیدل تشریف لایا کرتے۔

وہ فرمایا کرتے کہ میں اُسی طرح کرتا ہوں جس طرح میں نے اپنے ساتھیوں کو کرتے ہوئے دیکھا اور میں کسی کو منع نہیں کرتا خواہ وہ رات اور دن کی جس گھڑی میں چاہے نماز پڑھے سوائے اس کے کہ سورج طلوع ہونے اور سورج غروب ہونے کے وقت ارادہ نہ کرے۔

جو ہر ہفتے کو مسجد قباء میں آئے

مسویٰ بن اسماعیل، عبد العزیز بن مسلم، عبد اللہ بن دینار سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ مسجد قباء میں ہر ہفتے کو پیدل

مُرِيَّةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِي سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

2- بَابُ مَسْجِدِ قُبَاءٍ

1191 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ هُوَ النَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ، أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ لَا يُصَلِّي مِنَ الضُّحَى إِلَّا فِي يَوْمَئِذٍ: يَوْمَ يَقْدَمُ مَكَّةَ، فَإِنَّهُ كَانَ يَقْدَمُهَا طَحْفَى فَيَطُوفُ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ، وَيَوْمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ، فَإِنَّهُ كَانَ يَأْتِيهِ كُلُّ سَبْتٍ، فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَرِهَ أَنْ يَخْرُجَ مِنْهُ حَتَّى يُصَلِّيَ فِيهِ، قَالَ: وَكَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُزُورُهُ زَاكِيًا وَمَاشِيًا.

1192 - قَالَ: وَكَانَ يَقُولُ: إِنَّمَا أَصْنَعُ كَمَا رَأَيْتُ أَصْحَابِي يَصْنَعُونَ، وَلَا أَمْنَعُ أَحَدًا أَنْ يُصَلِّيَ فِي آتِي سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ، غَيْرَ أَنْ لَا تَتَخَرَّوْا طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا

3- بَابُ مَنْ آتَى مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ

1193 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

1191- انظر الحديث: 7326, 1194, 1193، صحيح مسلم: 3375

1192- راجع الحديث: 1191, 582

1193- راجع الحديث: 1191

اور سوار ہو کر تشریف لایا کرتے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی اسی طرح کیا کرتے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءَ كُلَّ سَبْتٍ مَا شِئْنَا وَرَأَيْنَا وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُهُ

مسجد قباء میں پیدل
اور سوار ہو کر آنا

4- بَابُ اثْنَانِ مَسْجِدِ قُبَاءَ
مَا شِئْنَا وَرَأَيْنَا

مسند، یحییٰ، عبید اللہ، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ مسجد قباء میں سوار ہو کر اور پیدل تشریف لایا کرتے۔ ابن عمر، عبید اللہ نافع سے یہ بھی مروی ہے کہ اُس میں دو رکعتیں ادا فرماتے۔

1194 - حَدَّثَنَا مُسْنَدُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَا شِئْنَا رَأَى ابْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ، فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ

قبر انور اور منبر رسول کے
درمیانی حصے کی فضیلت

5- بَابُ فَضْلِ مَا

بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، عبداللہ بن ابوبکر، عباد بن تمیم حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

1195 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ التَّائِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ

مسند، یحییٰ، عبید اللہ، حبیب بن عبد الرحمن، حفص بن عاصم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

1196 - حَدَّثَنَا مُسْنَدُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضٍ

6- بَابُ مَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ

1197- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ
عَبْدِ الْمَلِكِ، سَمِعْتُ قَزْعَةَ، مَوْلَى زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ
أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يُحَدِّثُ بِأَرْبَعٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَعْجَبَنِي وَأَنْفَنِي
قَالَ: لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا مَعَهَا رُوحُهَا أَوْ
كُفُّ مَحْرَمٍ، وَلَا صَوْمٌ فِي يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى، وَلَا
صَلَاةٌ بَعْدَ صَلَاتَيْنِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ
الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ وَلَا تُشَدُّ
الرِّحَالُ، إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ،
وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَمَسْجِدِي

بیت المقدس کی مسجد

قرعہ مولیٰ زیاد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت
ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چار دفعہ بیان فرماتے
ہوئے سنا جو مجھے بہت اچھا اور فرحت انگیز محسوس ہوا کہ
نبی کریم ﷺ نے فرمایا عورت دو دن کا سفر نہ کرے مگر
اپنے خاوند یا محرم کے ساتھ اور دو دنوں میں روزہ نہ رکھا
جائے یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو اور دو نمازوں کے بعد
نماز نہ پڑھی جائے یعنی صبح کی نماز کے بعد حتیٰ کہ سورج
طلوع ہو جائے اور بعد عصر حتیٰ کہ غروب ہو جائے اور
کجاوے نہ کسے جائیں مگر تین مسجدوں کی جانب یعنی
مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور میری مسجد کی طرف۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

21- كِتَابُ الْعَمَلِ
فِي الصَّلَاةِ1- بَابُ اسْتِعَانَةِ الْيَدِ فِي الصَّلَاةِ إِذَا
كَانَ مِنْ أَمْرِ الصَّلَاةِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: يَسْتَعِينُ الرَّجُلُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ جَسَدِهِ بِمَا شَاءَ وَوَضَعَ أَبُو إِسْحَاقَ: قَلَّسُوْتُهُ فِي الصَّلَاةِ وَرَفَعَهَا وَوَضَعَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَفَّهُ عَلَى رُسْغِهِ الْأَيْسَرِ، إِلَّا أَنْ يَمُتَكَ جِلْدًا أَوْ يُضْلِحَ ثَوْبًا.

1198 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مَعْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - وَهِيَ خَالَتُهُ - قَالَ: فَأَضْطَجَعْتُ عَلَى عَرْضِ الْوِسَادَةِ، وَأَضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طَوِيلِهَا، فَتَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ - أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ، أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ - ثُمَّ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسَ، فَمَسَحَ الثُّومَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ آيَاتِ خَوَاتِيمِ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى شِقِّ مُعَلَّقَةٍ، فَتَوَضَّأَ مِنْهَا، فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

نماز میں
عمل کا بیاننماز میں نماز کے کسی کام کی خاطر
ہاتھ سے مدد لینا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نماز میں جسم سے جو چاہے مدد لے۔ ابواسحاق نے نماز میں اپنی ٹوپی رکھی اور اُسے اٹھایا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ہتھیلی کو اپنے بائیں پہنچے پر رکھا مگر جلد کو کھچا لیتے اور کپڑے کو درست کر لیتے۔

گریب مولیٰ ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ انہوں نے ام المؤمنین حضرت ميمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس رات بسر کی جو ان کی خالہ تھیں۔ فرمایا کہ میں بستر کے عرض میں لیٹ گیا اور رسول اللہ ﷺ طول میں لیٹے اور آپ کی اہلیہ محترمہ بھی۔ پس رسول اللہ ﷺ سو گئے حتیٰ کہ آدھی رات گزر گئی یا کم و بیش۔ پھر رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے اور بیٹھ گئے اور چہرے کو ہاتھ سے مل کر نیند کے آثار مٹائے پھر سورۃ آل عمران کی آخری دس آیتیں تلاوت فرمائیں۔ پھر ایک لنگی ہوئی مشک کی جانب تشریف لے گئے اور اچھی طرح وضو فرمایا۔ پھر نماز پڑھنے کھڑے ہوئے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں کھڑا ہوا اور میں نے بھی ایسا ہی کیا۔ پھر آکر آپ کے برابر میں کھڑا

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

سے ہر کوئی اپنے ساتھی سے ضرورت بیان کر دیتا حتیٰ کہ آیت نازل ہوئی: ”نمازوں کی حفاظت کرو۔“ (۲۳۸:۲) پس ہمیں خاموش رہنے کا حکم فرما دیا گیا۔

نماز میں مردوں کے لیے

سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنے کا جواز

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ بنی عمرو بن عوف کے درمیان صلح کروانے تشریف لے گئے اور نماز کا وقت ہو گیا تو حضرت بلال نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: نبی کریم ﷺ کو وہاں ٹھہرنا پڑ گیا لہذا آپ لوگوں کی امامت فرمائیں۔ فرمایا: اچھا اگر آپ حضرات کی خواہش ہے پس حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز کی اقامت کہی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھ کر نماز پڑھانے لگے۔ نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے اور صفوں کو جھپٹتے ہوئے پہلی صف میں آکھڑے ہوئے۔ لوگوں نے تصفیح شروع کر دی۔ حضرت سہل نے فرمایا: جانتے ہو تصفیح کیا ہے؟ یہ وہی تالی بجانا ہے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں ادھر ادھر التفات نہیں کیا کرتے تھے۔ جب زیادہ بجائیں تو توجہ کی اور دیکھا کہ نبی کریم ﷺ صف میں ہیں۔ آپ ﷺ نے انہیں اپنی جگہ رہنے کا اشارہ فرمایا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر الحمد للہ کہا اور پھر پیچھے کی جانب اُلٹے پاؤں لوٹ آئے اور نبی کریم ﷺ آگے بڑھ گئے اور نماز پڑھائی۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ أَحَدَنَا صَاحِبَهُ بِحَاجَتِهِ حَتَّى تَزَالَ: (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ، وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى، وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ) (البقرة: 238) فَأَمَرَكَ بِالشُّكُوتِ

3- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالْحَمْدِ فِي الصَّلَاةِ لِلرَّجَالِ

1201 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّحُ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بْنِ الْحَارِثِ، وَحَاتِبِ الصَّلَاةِ، فَجَاءَ بِلَالٌ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: حُبِسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَوَلَّى النَّاسُ، قَالَ: نَعَمْ، إِنْ شِئْتُمْ، فَأَقَامَ بِلَالٌ الصَّلَاةَ، فَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَصَلَّى فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ يَشْفُقُهَا شَقًّا، حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ، فَأَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِيحِ - قَالَ سَهْلٌ: هَلْ تَذُودُونَ مَا التَّصْفِيحُ؟ هُوَ التَّصْفِيحُ - وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ، فَلَمَّا أَكْثَرُوا التَّفَتُّ، فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ مَكَانَكَ، فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى وَرَامَهُ، وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى

4- بَابُ مَنْ سَمَّى قَوْمَهُ أَوْ سَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى غَيْرِهِ مُوَاجَهَةً، وَهُوَ لَا يَعْلَمُ

1202 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَيْسَى، حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نَقُولُ: التَّحِيَّاتُ فِي الصَّلَاةِ، وَنُسَيِّئُ، وَيُسَلِّمُ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ، فَسَبَّحَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: " قُولُوا: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَإِنَّكُمْ إِذَا فَعَلْتُمْ ذَلِكَ فَقَدْ سَلَّمْتُمْ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ لِلَّهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ "

جس نے کسی قوم کا نام لیا یا نماز میں کسی کو مخاطب کیے بغیر سلام کیا اور وہ جانتا نہ ہو

عمر بن عیسیٰ، ابو عبد الصمد عبد العزیز بن عبد الصمد، حصین بن عبد الرحمن، ابو وائل سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نماز میں تحیّات کہتے، نام لیتے اور ایک دوسرے کو سلام کر لیا کرتے جب رسول اللہ ﷺ نے یہ سنا تو فرمایا کہ یوں کہا کرو: "تمام زبانیں عبادتیں اللہ کے لیے ہیں اور بدنی اور مالی بھی۔ سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ ﷺ اُس کے بندے اور رسول ہیں۔" جب تم نے اس طرح کیا تو اللہ تعالیٰ کے ہر نیک بندے کو سلام کر لیا۔ خواہ وہ آسمان میں ہو یا زمین میں۔

5- بَابُ التَّصْفِيْقِ لِلنِّسَاءِ

1203 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ

تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے

علی بن عبد اللہ، سفیان، زہری، ابوسلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ سُجَّانَ اللہ کہنا مردوں کے لیے اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے۔

1204 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنْ

یحییٰ، وکیع، سفیان، ابو حازم، حضرت اہل بن سعد

1202- راجع الحديث: 831

1203- صحيح مسلم: 953، سنن ابوداود: 919، سنن نسائي: 1216، سنن ابن ماجه: 1034

1204- راجع الحديث: 684

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سُجَّانَ اللہ کہنا مردوں کے لیے اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے۔

جو نماز میں پیچھے کی جانب ہٹے یا کسی کام کے لیے آگے کی طرف بڑھے

اسے حضرت سہل بن سعد نے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ پھر کے دن جب مسلمان نماز فجر میں تھے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں نماز پڑھا رہے تھے تو نبی کریم ﷺ اُن کے سامنے ہوئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے کا پردہ ہٹا دیا۔ آپ نے انہیں صف بستہ دیکھ کر تبسم فرمایا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیچھے ہٹنے کا قصد کیا یہ گمان کرتے ہوئے کہ شاید رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے تشریف لانا چاہتے ہیں اور مسلمانوں نے اپنی نماز توڑنے کا قصد کیا خوش ہو کر انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا۔ آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ مکمل کرلو۔ پھر حجرے میں داخل ہو گئے، پردہ گرا دیا اور اُسی دن وصال فرمایا۔

جب نماز میں ماں

اپنے بیٹے کو بلائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک خاتون نے اپنے بیٹے کو آواز دی کہ اور وہ اپنے عبادت خانے میں تھا والدہ

سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

النَّسِيخُ لِلرِّجَالِ، وَالنَّصْفُ لِلنِّسَاءِ

6- بَابُ مَنْ رَجَعَ الْقَهْقَرَى فِي صَلَاتِهِ،

أَوْ تَقَدَّمَ بِأَمْرٍ يَنْزِلُ بِهِ

رَوَاهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1205- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

قَالَ يُونُسُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ

مَالِكٍ: أَنَّ الْمُسْلِمِينَ بَيْنَنَا هُمْ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ

الْإِفْتِكَنِ، وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُصَلِّي بِهِمْ،

فَفَجَّاهُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَشَفَ

سِتْرَ حَجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَتَنَظَرُوا إِلَيْهِمْ وَهُمْ

صُفُوفٌ، فَتَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَتَكَّصَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ عَلَى عَقْبَيْهِ، وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَهُمْ

الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَتِنُوا فِي صَلَاتِهِمْ، فَرَحَّأَ بِالنَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَوْهُ فَأَشَارَ بِيَدَيْهِ: أَنْ

أَتَمُّوا، ثُمَّ دَخَلَ الْحَجْرَةَ وَارْتَحَى السِّتْرَ، وَتَوَلَّى ذَلِكَ

الْيَوْمَ

7- بَابُ إِذَا دَعَتِ الْأُمُّ

وَلَدَهَا فِي الصَّلَاةِ

1206 - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ

رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

نے کہا: اے جرج! اُس نے کہا: اے اللہ! میری والدہ اور نماز والدہ نے دوبارہ آواز دی: اے جرج! کہا اے اللہ! میری والدہ اور میری نماز۔ والدہ نے سہ بارہ آواز دی: اے جرج! اس نے کہا: اے اللہ! میری والدہ اور نماز۔ والدہ نے کہا: اے اللہ جرج نہ مرے حتیٰ کہ کسی زانیہ کا منہ دیکھ لے۔ عبادت خانے کے قریب ایک عورت بکریاں چرایا کرتی تھی۔ اُس نے لڑکا جٹا۔ اُس سے پوچھا گیا کہ یہ لڑکا کس کا ہے؟ کہاں کہ جرج کا ہے، وہ اپنے عبادت خانے سے اُتر آئے۔ جرج نے کہا کہ وہ عورت کہاں ہے جو یہ دعویٰ کرتی ہے کہ وہ میرا بیٹا ہے۔ پھر کہا: اے بابوس! تمہارا باپ کون ہے؟ لڑکے نے کہا کہ ایک چرواہا ہے۔

نماز میں کنکریاں ہٹانا

ابونعیم، شیبان، یحییٰ، ابوسلمہ، حضرت معقوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اُس آدمی کے بارے میں فرمایا جو سجدہ کرتے وقت مٹی برابر کرے۔ فرمایا کہ اگر کرتا ہے تو ایک مرتبہ کرے۔

نماز میں سجدے کے

لیے کپڑا بچھانا

بکر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ شدید گرمی میں نماز پڑھتے اور ہم میں سے کسی سے اپنی پیشانی زمین پر نہ رکھی جاتی وہ کپڑا بچھا لیتا اور

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَانَتْ امْرَأَةٌ ابْنَهَا وَهُوَ فِي صَوْمَعَةٍ، قَالَتْ: يَا جُرْجُجُ قَالَ: اللَّهُمَّ اِنِّي وَصَلَاتِي، قَالَتْ: يَا جُرْجُجُ قَالَ: اللَّهُمَّ اِنِّي وَصَلَاتِي، قَالَتْ: يَا جُرْجُجُ قَالَ: اللَّهُمَّ اِنِّي وَصَلَاتِي، قَالَتْ: اللَّهُمَّ لَا يَمُوتُ جُرْجُجُ حَتَّى يَنْظُرَ فِي وُجُوهِ الْمَيِّمِينَ، وَكَانَتْ تَأْوِي إِلَى صَوْمَعَتِهِ رَاعِيَةً تَرْعَى الْغَنَمَ، فَوَلَدَتْ، فَوَقَّعِلَ لَهَا: يَحْنُ هَذَا الْوَلَدُ، قَالَتْ: مِنْ جُرْجُجُ نَزَلَ مِنْ صَوْمَعَتِهِ، قَالَ جُرْجُجُ: اَيْنَ هَذِهِ الْبَنَى تَرْعُمُ اَنْ وَلَدَهَا لِي، قَالَ: يَا بَابُوسُ، مَنْ اَبُوكَ، قَالَ: رَاعِي الْغَنَمِ"

8- بَابُ مَسْحِ الْحَصَا فِي الصَّلَاةِ

1207 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَقِّبُ بْنُ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي الثَّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ، قَالَ: إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً

9- بَابُ بَسْطِ الثَّوْبِ

فِي الصَّلَاةِ لِلْسُّجُودِ

1208 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ، حَدَّثَنَا غَالِبُ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نَصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ، فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ

أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ وَجْهَهُ مِنَ الْأَرْضِ بِسَطِّ ثَوْبِهِ، أَسْ بِرَسْمِهِ كَرْتَا۔
فَسَجَدَ عَلَيْهِ

10- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ

الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ

1209 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّظَرِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أُمُّدُّ رَجُلِي فِي قِبْلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي، فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَرَفَعْتُهَا، فَإِذَا قَامَ مَدَدْتُهَا

1210 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا شَيْبَانَةُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةً، قَالَ: "إِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِي فَشَدَّ عَلَيَّ لِيَقْطَعَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ، فَأَمَكَّنَنِي اللَّهُ مِنْهُ، فَدَعَّيْتُهُ وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُوثِقَهُ إِلَى سَارِيَةٍ حَتَّى تُضْبَحُوا، فَتَنَظَرُوا إِلَيْهِ، فَذَكَرْتُ قَوْلَ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: رَبِّ (هَبْ لِي مَلَكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي) فَزَكَّاهُ اللَّهُ حَاسِيًا " ثُمَّ قَالَ النَّظَرُ بْنُ هَمَيْلٍ: "فَدَعَّيْتُهُ بِالذَّالِ أَيْ خَنَقْتُهُ، وَفَدَعَّيْتُهُ مِنْ قَوْلِ اللَّهِ: (يَوْمَ يُدْعَوْنَ) (الطور: 13) : أَيْ يُدْعَوْنَ، وَالطَّوَابُ: فَدَعَّيْتُهُ، إِلَّا أَنَّهُ كَلَّمَ قَالَ بِتَشْدِيدِ الْعَيْنِ وَالْقَامِ"

11- بَابُ إِذَا انْفَلَتَتْ

نماز میں کتنا عمل

جائز ہے؟

عبد اللہ بن مسلمہ، امام مالک، ابوالنضر، ابوسلمہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں اپنے دونوں پاؤں نبی کریم ﷺ کے قبلہ کی طرف پھیلائے رکھتی اور آپ نماز پڑھ رہے ہوتے۔ جب سجدہ فرماتے تو مجھے دبا دیتے تو میں انہیں ہٹا لیتی اور جب آپ کھڑے ہو جاتے تو پھیلا لیتی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک نماز پڑھ چکے تو فرمایا: شیطان میرے سامنے آیا اور میری نماز تڑوانے پر بڑا زور لگایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر غلبہ دیا تو میں نے اُسے پچھاڑ دیا اور قصد کیا کہ اسے ایک ستون سے باندھ دوں، حتیٰ کہ صبح ہو اور لوگ اسے دیکھیں پھر مجھے سلیمان علیہ السلام کی دعا کا خیال آیا کہ تو بادشاہی عطا فرما جو میرے بعد کسی کو نہ ملے (۳۵:۳۸) پس اللہ تعالیٰ نے اُسے رسوا کر کے واپس لوٹا دیا۔ نضر بن حمیل نے فدعَّیْتُهُ کہا ہے ذال کے ساتھ یعنی میں نے اُس کا گلا گھونٹا اور فدعَّیْتُهُ ارشادِ ربانی یَوْمَ يُدْعَوْنَ یعنی دفع کرتے ہیں، کی طرح ہے جب کہ صحیح فدعَّیْتُهُ ہے کیونکہ یہ عین کی تشدید اور تاء کے ساتھ ہی کہا گیا ہے۔

جب نماز کے دوران

الدَّابَّةُ فِي الصَّلَاةِ

وَقَالَ قَتَادَةُ: إِنْ أَحَدَ قَوْمٍ يَتَّبِعُ السَّارِقَ وَيَدْعُ الصَّلَاةَ

1211- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا الْأَزْرَقِيُّ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ: كُنَّا بِالْأَهْوَارِ نَقَاتِلُ الْحَزْوَريَّةَ، فَبَيْنَا أَنَا عَلَى جُرْفٍ نَهْرٍ إِذَا رَجُلٌ يُصَلِّي، وَإِذَا لِحَامٌ دَابَّتْهُ بِيَدِهِ، فَجَعَلَتِ الدَّابَّةُ تُنَارِعُهُ وَجَعَلَ يَتَّبِعُهَا - قَالَ شُعْبَةُ: هُوَ أَبُو بَرَزَةَ الْأَسْلَمِيُّ - فَجَعَلَ رَجُلٌ مِنَ الْخَوَارِجِ يَقُولُ: اللَّهُمَّ افْعَلْ بِهَذَا الشَّيْخِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ الشَّيْخُ، قَالَ: إِلَيَّ سَمِعْتُ قَوْلَكُمْ وَإِلَيَّ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتٍّ غَزَوَاتٍ - أَوْ سَبْعَ غَزَوَاتٍ - وَتَمَانِي وَشَهِدْتُ تَيْسِيْرَهُ، وَإِلَيَّ إِنْ كُنْتُ أَنْ أَرَاكَ مَعَ دَائِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَدْعَاهَا تَرْجِعَ إِلَى مَا لَيْفَهَا فَيَشُقُّ عَلَيْكَ

1212- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ سُورَةَ طُويلَةً، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ بِسُورَةِ أُخْرَى، ثُمَّ رَكَعَ حَتَّى قَضَاهَا وَتَنَجَّدَ، ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ فِي الْغَائِيَةِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُ ذَلِكَ فَصَلُّوا، حَتَّى يُفْرَجَ عَنْكُمْ، لَقَدْ

1211- النظر الحديث: 6127

1212- النظر الحديث: 1044، راجع الحديث: 1046

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کسی کا جانور بھاگ جائے

قنادہ نے فرمایا کہ اگر چور کسی کا کپڑا لے جائے تو نماز توڑ کر چور کا پیچھا کرے۔

ارزق بن قیس سے مروی ہے کہ ہم اہواز میں حروریہ (خارجیوں وہابیوں) سے جنگ کر رہے تھے۔ جب میں ایک نہر کے کنارے پر تھا تو ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اور اُس کے گھوڑے کی لگام اُس کے ہاتھ میں تھی۔ سواری بدک رہی تھی اور وہ اُس کا پیچھا کر رہا تھا۔ شعبہ نے کہا کہ وہ حضرت ابو بزرہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ خارجیوں میں سے ایک شخص کہہ رہا تھا: ذرا اس بوڑھے کے کو تک تو دیکھو جب وہ بزرگ فارغ ہوئے تو فرمایا: میں نے تمہاری بات سنی اور میں نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں چھ، سات یا آٹھ غزوات میں شرکت کی سعادت پائی اور آپ کو آسان پسند دیکھا اور میں اگر اپنی سواری کے ساتھ واپس لوٹا تو یہ بات مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں اسے چھوڑ دوں اور یہ اصطبل چلی جائے اور مجھے مشکل ہو۔

عروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا سورج گرہن ہوا تو نبی کریم ﷺ نماز پڑھنے کھڑے ہوئے اور ایک طویل سورت پڑھی۔ پھر طویل رکوع فرمایا۔ پھر سر اٹھایا تو دوسری سورت شروع فرمادی۔ پھر رکوع فرمایا اور پورا کیا اور سجدہ کیا۔ پھر ایسے ہی دوسری رکعت میں کیا۔ پھر فرمایا کہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب تم اسے دیکھو تو نماز پڑھو حتیٰ کہ وہ ختم ہو جائے میں نے اس

جگہ پر ہر چیز کو دیکھ لیا جس کا مجھ سے وعدہ کیا گیا ہے۔ میں نے چاہا کیا کہ ایک خوشہ توڑ لوں جب کہ تم نے مجھے آگے بڑھتے دیکھا اور میں نے جہنم کو دیکھا کہ اُس کا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے جب کہ تم نے مجھے پیچھے ہٹتے دیکھا اور میں نے اُس میں عمرو بن لُحی کو دیکھا جس نے سائبہ کی رسم شروع کی تھی۔

نماز میں تھوکنے اور پھونک

مارنا جائز ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو سے منقول ہے کہ نماز کسوف میں سجدے کے دوران نبی کریم ﷺ نے پھونک ماری تھی۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مسجد کے قبلہ کی دیوار پر بلغم دیکھا تو مسجد والوں پر ناراضی ظاہر فرمائی اور فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کے سامنے ہوتا ہے لہذا نہ تھو کے نہ بلغم پھینکے۔ پھر اترے اور ہاتھ سے اُسے کھرچ دیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی تھو کے تو چاہیے کہ اپنے بائیں طرف تھو کے۔

محمد، غندر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو نماز میں ہو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے۔ پس وہ اپنے سامنے نہ تھو کے اور نہ اپنی داہنی طرف بلکہ اپنے بائیں طرف، بائیں قدم کے نیچے تھو کے۔

رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هَذَا كُلَّ شَيْءٍ وَعِدَّتُهُ حَتَّى لَقَدْ رَأَيْتُ أُرِيدُ أَنْ أَخَذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ، حِينَ رَأَيْتُنِي جَعَلْتُ أَلْقُدُّمُ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا، حِينَ رَأَيْتُنِي تَأْخُذُ، وَرَأَيْتُ فِيهَا عَمْرُو بْنُ لُحْيٍ وَهُوَ أَلْدَى سَيْبِ السَّوَابِ

12- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْبُصَاقِ

وَالنَّفْخِ فِي الصَّلَاةِ

وَيَذْكُرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو: نَفَخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُجُودِهِ فِي كُسُوفِ

1213 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَكَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُحَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَتَغَيَّظَ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ: "إِنَّ اللَّهَ قَبِلَ أَحَدَكُمْ، فَإِذَا كَانَ فِي صَلَاتِهِ فَلَا يَذُوقَنَّ - أَوْ قَالَ: لَا يَتَنَحَّضَنَّ -" ثُمَّ تَرَلَّ لَحَنَتَهَا بِمِثْلِهِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: إِذَا بَزَقَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْزُقْ عَلَى يَسَارِهِ

1214 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ، فَلَا يَذُوقَنَّ بَلَنَ يَذُوقُهُ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ شِمَالِهِ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى

13- بَابُ مَنْ صَفَّقَ جَاهِلًا

مَنْ الرِّجَالِ فِي صَلَاتِهِ
لَمْ تَفْسُدْ صَلَاتُهُ

فِيهِ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

14- بَابُ إِذَا قِيلَ لِلْمُصَلِّي تَقَدَّمَ

أَوْ انْتَظِرْ، فَانْتَظِرْ، فَلَا بَأْسَ

1215 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُوَيْلٍ، أَخْبَرَنَا

سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَارِثٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ عَاقِدُوا أَرْهَمَهُ مِنَ الضَّغِيرِ
عَلَى رِقَابِهِمْ، فَقِيلَ لِلنَّسَاءِ: لَا تَرَفَعْنَ رُءُوسَكُمْ
حَتَّى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا

15- بَابُ لَا يُرَدُّ السَّلَامُ فِي الصَّلَاةِ

1216 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا

ابْنُ فَضِيلٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ
عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنْتُ أَسْلِمُ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيُرَدُّ عَلَيَّ
فَلَنَارِجَعْنَا سَلَمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يُرَدِّ عَلَيَّ وَقَالَ: إِنْ
فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلًا

1217 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبُورٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا كُوَيْلُ بْنُ شَطْلِبٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي

جس نے بے خبری میں

نماز میں تالی بجائی تو

اُس کی نماز فاسد نہیں ہوگی

اس کے بارے میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے۔

جب نمازی سے کہا جائے کہ آگے بڑھ یا

انتظار کر اور اُس نے انتظار کیا تو کوئی حرج نہیں

ابو حازم سے مروی ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ

نماز پڑھتے اور وہ ازار چھوٹی ہونے کے سبب اپنی

گردنوں سے باندھ لیا کرتے۔ پس عورتوں سے کہا گیا

کہ وہ اپنے سروں کو نہ اٹھایا کریں حتیٰ کہ مرد سیدھے ہو کر

بیٹھ جائیں۔

نماز میں سلام کا جواب نہ دے

علقمہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نبی کریم ﷺ کو سلام

کر لیا کرتا جب کہ آپ نماز میں ہوتے اور مجھے جواب

مرحمت فرمادیتے۔ جب ہم واپس لوٹے (حبشہ سے) تو

میں نے سلام کیا اور آپ نے جواب نہ دیا بلکہ فرمایا کہ

نماز میں مشغولیت ہوتی ہے۔

عطاء بن ابورباح سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن

عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ

1215- راجع الحديث: 362

1216- راجع الحديث: 1199

1217- صحيح مسلم: 1207, 1208

نے مجھے اپنے ایک کام کے لیے روانہ فرمایا۔ میں گیا اور اُسے کر کے واپس لوٹا تو نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر آپ کو سلام عرض کیا۔ آپ نے جواب مرحمت نہ فرمایا۔ میرے دل میں خیال گزرا جو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ شاید رسول اللہ ﷺ ناراض ہو گئے کہ میں نے دیر کر دی۔ میں نے پھر سلام عرض کیا۔ آپ نے پھر جواب مرحمت نہ فرمایا۔ میرے دل میں پہلے سے زیادہ اندیشہ لاحق ہوا۔ پھر سلام کیا تو آپ نے جواب دیا اور فرمایا کہ مجھے جواب دینے سے یہ بات مانع ہوئی کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ اپنی سواری پر اور بغیر قبلہ رخ تھے۔

نماز میں کوئی حاجت درپیش

ہو تو اپنے ہاتھوں کو اٹھانا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ بات پہنچی کہ قباء والے بنی عمرو بن عوف کے بیچ کچھ چپقلش ہے۔ آپ اپنے اُن اصحاب میں صلح کروانے تشریف لے گئے۔ رسول اللہ ﷺ رُکے رہے اور نماز کا وقت ہو گیا۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آکر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: اے ابوبکر! رسول اللہ ﷺ کو تو ٹھہرنا پڑ گیا اور نماز کا وقت ہو گیا تو کیا آپ لوگوں کی امامت کریں گے؟ فرمایا: ہاں اگر تمہاری خواہش ہے۔ پس حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز کی اقامت کہی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھ گئے اور تکبیر کہی۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور چلتے اور صفوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف میں آکر کھڑے

رَبَّاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ لَهُ، فَأُتِلْتُ، ثُمَّ رَجَعْتُ وَقَدْ قَضَيْتُهَا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَزِدْ عَلَيَّ، فَوَقَعَ فِي قَلْبِي مَا اللَّهُ أَعْلَمُ بِهِ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: لَعَلَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَيَّ آتِي أَبْطَأْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَزِدْ عَلَيَّ، فَوَقَعَ فِي قَلْبِي أَشَدُّ مِنَ الْمَرَّةِ الْأُولَى، ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ، فَقَالَ: إِنَّمَا مَنَعَنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ آتِي كُنْتُ أَصْلِي، وَكَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ

16- بَابُ رَفْعِ الْيَدِي فِي

الصَّلَاةِ لِأَمْرِ يَنْزِلُ بِهِ

1218 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ،

عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِقَبَاءَ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ مِمَّا فَخَرَجَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِي أَكْثَرِ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَحَبَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَاطَبِ الصَّلَاةِ فَجَاءَ بِلَالٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَبَسَ، وَقَدْ حَاطَبِ الصَّلَاةِ، فَهَلْ لَكَ أَنْ تَوْمَعَ النَّاسُ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنْ شِئْتَ، فَأَقَامَ بِلَالٌ الصَّلَاةَ وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَكَلَّمَ النَّاسَ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ يَشْفُهَا شَفًّا، حَتَّى قَامَ فِي الصُّفِّ، فَأَخَذَ النَّاسُ فِي

التَّصْفِيحُ - قَالَ سَهْلٌ: التَّصْفِيحُ: هُوَ التَّصْفِيحُ. قَالَ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّفَتُّ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ بِأَمْرِهِ: أَنْ يُصَلِّيَ، فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَدَهُ فَحَمِدَ اللَّهَ، ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى وَرَأَاهُ حَتَّى قَامَ فِي الصُّفِّ، وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا لَكُمْ حِينَ تَلْبِثُكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلَاةِ أَخَذْتُمْ بِالتَّصْفِيحِ؛ إِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنَّسَاءِ، مَنْ تَلَبَّهَ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَقُلْ: سُبْحَانَ اللَّهِ" ثُمَّ التَّفَتُّ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِينَ أَشْرُتَ إِلَيْكَ؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہو گئے۔ لوگوں نے تالی بجائی۔ حضرت سہل نے فرمایا کہ التَّصْفِيحُ وہی تالی بجانا ہے اور حضرت ابو بکر نماز میں ادھر ادھر ملتفت نہیں ہوا کرتے تھے۔ جب زیادہ تالیاں بجائیں تو توجہ کی اور رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ انہیں اشارے سے حکم فرماتے ہیں کہ نماز پڑھاتے رہو حضرت ابو بکر نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور اُلٹے پیروں پیچھے کی جانب ہٹ گئے، حتیٰ کہ صف میں کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ آگے بڑھ گئے تو لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ نماز میں کوئی بات درپیش ہو جائے تو تالیاں بجانے لگتے ہو۔ تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے اور جس کو نماز میں کوئی بات پیش آئے تو اُسے سُبْحَانَ اللَّهِ کہنا چاہیے پھر حضرت ابو بکر کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے ابو بکر! جب میں نے تمہاری طرف اشارہ کیا تو کس سبب سے تم نے یہ نہ کیا کہ لوگوں کو نماز پڑھاتے رہتے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ ابن ابوقحافہ کے لیے ہرگز مناسب نہ تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔

17- بَابُ الْخَضِرِ فِي الصَّلَاةِ

ابو النعمان، حماد، ایوب، محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دوران نماز کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ ہشام اور ابو ہلال، ابن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا۔

1219 - حَدَّثَنَا أَبُو الثَّغْنَانِ حَدَّثَنَا حَمَادٌ

عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نُهِيَ عَنِ الْخَضِرِ فِي الصَّلَاةِ وَقَالَ هِشَامٌ، وَأَبُو هِلَالٍ: عَنْ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1220 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى،
حَدَّثَنَا إِسْحَامٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُتَعَوِّراً

18- بَابُ يُفَكِّرُ الرَّجُلُ
الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِلَى لَأَجْهَرُ جَيْشِي
وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ

1221 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا
رُوحٌ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ
أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،
قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْعَصْرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ سَرِيعًا دَخَلَ عَلَى بَعْضِ
نِسَائِهِ، ثُمَّ خَرَجَ وَرَأَى مَا فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ مِنْ
تَعَجُّبِهِمْ لِشُرْعَتِهِ، فَقَالَ: ذَكَّرْتُ وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ -
يَهْرَأُ عِنْدَنَا، فَكِرْهُتُ أَنْ يُمَسِّي - أَوْ يَبِيتَ عِنْدَنَا -
فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ

1222 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا أُدِينَ بِالصَّلَاةِ أَذْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطَ حَتَّى لَا يَسْمَعَ الثَّائِينَ، فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَدِّينُ أَقْبَلَ، فَإِذَا ثَوَّبَ أَذْبَرَ، فَإِذَا سَكَتَ أَقْبَلَ، فَلَا يَزَالُ بِالْمَرْءِ يَقُولُ لَهُ: اذْكُرْ مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرْ حَتَّى لَا يَنْدِرِي

1220- انظر الحديث: 1219

1221- راجع الحديث: 851'سنن نسائي: 1364

عمر و بن علی، یحییٰ، ہشام، محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: منع کیا گیا ہے کہ آدمی سرین پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھے۔

دورانِ نماز آدمی کا کسی چیز کے
بارے میں سوچنا

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں لشکر کا انتظام کرتا رہتا ہوں اور میں نماز میں ہوتا ہوں۔

ابن ابوملیکہ سے مروی ہے کہ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی۔ جب سلام پھیرا تو فوراً کھڑے ہو گئے اور اپنی کسی زوجہ مطہرہ کے پاس تشریف لے گئے۔ پھر تشریف لائے اور لوگوں کے چہروں پر اتنی سرعت کے سبب تعجب کے آثار دیکھ کر فرمایا: مجھے نماز میں سونے کا ایک ٹکڑا یاد آ گیا جو ہمارے پاس تھا۔ مجھے فکر ہوئی کہ وہ ہمارے پاس شام کو ہو یا رات کو ہو چنانچہ میں نے اُسے تقسیم کرنے کا حکم دے دیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان ریح خارج کرتا ہوا پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے حتیٰ کہ اذان کی آواز سنائی نہیں دیتی۔ جب مؤذن خاموش ہو جائے تو پھر آجاتا ہے۔ جب اقامت کہی جائے تو پھر بھاگتا ہے۔ جب وہ خاموش ہو تو پھر آجاتا ہے اور مسلسل آدمی سے یہی کہتا رہتا ہے کہ یہ بات

كَمْ صَلَّى " قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: إِذَا
فَعَلَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ، فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ قَائِمٌ
وَسَمِعَهُ أَبُو سَلَمَةَ، مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَرَأَ فِيهِ اللَّهُ عَنَّهُ

یاد کر جو اُسے یاد نہیں ہوتی حتیٰ کہ اُسے یاد نہیں رہتا کہ
کتنی نماز پڑھی ہے۔ ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے فرمایا کہ
جب تم میں سے کوئی ایسا کرے تو بیٹھا ہوا دو سجدے
کر لے اور اسے سنا ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے۔

1223- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عُمَانُ
بْنُ عُمر، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ سَعِيدِ
الْمَقْبُرِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:
يَقُولُ النَّاسُ: أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَيْتَ رَجُلًا،
فَقُلْتُ: يَمَّا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْبَارِحَةَ فِي الْعَتَمَةِ، فَقَالَ: لَا أَقْرِي، فَقُلْتُ: لَمْ
تَشْهَدْهَا، قَالَ: بَلَى، قُلْتُ: لَكِنْ أَنَا أَقْرِي قَرَأَ
سُورَةَ كَذَا وَكَذَا

محمد بن ثنی، عثمان بن عمر، ابن ابو ذؤب، سعید مقبری
سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
فرمایا: لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ کثرت سے روایت کرتا
ہے۔ میں ایک شخص سے ملا اور اُس سے کہا کہ رسول
اللہ ﷺ نے پچھلی شب نمازِ عشاء میں کون سی سورتیں
قرأت کی تھیں؟ اُس نے کہا: مجھے خبر نہیں۔ میں نے کہا:
کیا آپ حاضر نہیں تھے؟ کہا: کیوں نہیں۔ میں نے کہا
کہ مجھے علم ہے کہ حضور ﷺ نے فلاں فلاں سورتیں
قرأت کی تھیں۔



اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ 22- كِتَابُ الشَّهْوِ

1- بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّهْوِ إِذَا قَامَ مِنْ رَكْعَتَيْ الْفَرِيضَةِ

1224 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بَحْتِةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ قَامَ، فَلَمْ يَجْلِسْ، فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَتَهُ كَبَّرَ قَبْلَ التَّسْلِيمِ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، ثُمَّ سَلَّمَ

1225 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بَحْتِةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنْ اثْنَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ لَمْ يَجْلِسْ بَيْنَهُمَا، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ

2- بَابُ إِذَا صَلَّى خَمْسًا

1226 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا، فَقِيلَ لَهُ: أَرِيدَ فِي

سہو کا بیان

جب فرض کی دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو جائے تو سجدہ سہو کس طرح کرے؟

عبداللہ بن یوسف، مالک بن انس، ابن شہاب، عبدالرحمن اعرج سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن تحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کسی نماز کی دو رکعتیں پڑھائی اور قعدہ میں بیٹھے بغیر کھڑے ہو گئے۔ لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ جب نماز مکمل کر لی اور ہم نے آپ کے سلام پھیرنے کو دیکھا تو آپ نے سلام پھیرنے سے پہلے تکبیر کہی اور بیٹھے ہوئے دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، یحییٰ بن سعید، عبدالرحمن اعرج سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن تحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ظہر کی دو رکعت کے بعد کھڑے ہو گئے اور ان کے بیچ میں نہ بیٹھے۔ جب آپ نے نماز مکمل فرمائی تو دو سجدے کیے۔ پھر اس کے بعد سلام پھیرا۔

جب پانچ رکعتیں پڑھ لی جائیں

ابوالولید، شعبہ، حکم، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھادیں۔ عرض کی گئی کہ کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ فرمایا کہ کیا ایسی ہی

1224- راجع الحديث: 829

1225- راجع الحديث: 829

1226- راجع الحديث: 404, 401

بات ہے؟ عرض کی کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔
آپ نے سلام پھیر لینے کے بعد (سہو کے) دو سجدے کیے۔

جب دو یا تین رکعتوں پر سلام پھیر دے تو
سہو کے دو سجدے نماز کے سجدوں
جیسے کرے یا اُن سے طویل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں نماز ظہر یا عصر پڑھائی اور
سلام پھیر دیا۔ ذوالیدین نے آپ کی بارگاہ میں عرض کی
کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا نماز کم ہو گئی ہے؟ نبی
کریم ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: کیا یہ سچ کہہ
رہے ہیں؟ لوگوں نے عرض کی، ہاں۔ پس آپ نے
آخری دو رکعتیں پڑھیں اور پھر دو سجدے کیے۔ سدا کا
بیان ہے کہ میں نے عروہ بن زبیر کو دیکھا کہ مغرب کی
نماز میں دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا اور کلام کیا۔ پھر باقی
نماز پڑھ کر دو سجدے کیے اور فرمایا: نبی کریم ﷺ نے
ایسا ہی کیا۔

جو سہو کے دو سجدوں کے بعد تشہد نہ

پڑھے اور سلام پھیر دے

حضرت انس اور حسن تشہد نہیں پڑھتے تھے۔ قتادہ
نے کہا کہ تشہد نہ پڑھے۔

محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو رکعتوں پر
نماز سے فارغ ہو گئے ذوالیدین نے عرض کی کہ یا رسول

الصلوة فقال: وما ذاك؟ قال: ضللت فحسنا.
فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ

3- بَابُ إِذَا سَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ، أَوْ فِي
ثَلَاثٍ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، مِثْلَ
سُجُودِ الصَّلَاةِ أَوْ أَطْوَلَ

1227- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ
بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الظُّهْرَ - أَوِ الْعَصْرَ - فَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ ذُو
الْيَدَيْنِ: الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْقَضَتْ؟ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ: أَحَقُّ مَا
يَقُولُ؟ قَالُوا: نَعَمْ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ، ثُمَّ
سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَالَ سَعْدُ: وَرَأَيْتُ عُرْوَةَ بِنَ الرَّبِيعِ
صَلَّى مِنَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ، فَسَلَّمَ وَتَكَلَّمَ، ثُمَّ
صَلَّى مَا بَقِيَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، وَقَالَ: هَكَذَا فَعَلَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

4- بَابُ مَنْ لَمْ يَتَشَهَّدْ

فِي سَجْدَتَيِ الشَّهْرِ

وَسَلَّمَ النَّاسُ وَالْحَسَنُ وَلَمْ يَتَشَهَّدَا وَقَالَ
قَتَادَةُ: لَا يَتَشَهَّدُ

1228- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا
مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي قُمَيْتَةَ
السَّخْتِيَانِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

اللہ ﷻ! کیا نماز کم ہوگئی یا آپ سے بھول ہوئی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا ذوالیدین سچ کہتے ہیں، لوگوں نے کہا، ہاں۔ پس رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور آخری دو رکعتیں پڑھیں، پھر سلام پھیر کر تکبیر کہی اور اپنے سجدوں جیسا یا اُن سے طویل سجدہ کیا۔ پھر سر مبارک اٹھایا۔

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ، فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ: أَقْصَرْتَ الصَّلَاةَ أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ، فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ، فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ

سلیمان بن حرب، حماد، سلمہ بن علقمہ کا بیان ہے کہ میں نے محمد بن سیرین سے کہا: کیا سجدہ سہو کے بعد تشہد ہے؟ فرمایا کہ حضرت ابو ہریرہ کی حدیث میں تو ہے نہیں۔

1228 م - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِمُحَمَّدٍ فِي سَجْدَتِي الشَّهْوِ تَشَهُدٌ؟ قَالَ: لَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ

جو سجدہ سہو کے لیے تکبیر کہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں دن کی کوئی ایک نماز پڑھائی۔ محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ میرا زیادہ تر یہی خیال ہے کہ عصر کی دو رکعتیں پھر سلام پھیر دیا۔ پھر ایک لکڑی کے پاس جا کھڑے ہوئے جو مسجد کے سامنے تھی اور اُس پر ہاتھ رکھ لیا۔ لوگوں میں حضرت ابو بکر و حضرت عمر بھی تھے لیکن بات کرتے ہوئے جھجکے اور جلدی والے چلے گئے اور کہا کہ نماز کم ہوگئی۔ ایک شخص جن کو نبی کریم ﷺ ذوالیدین کے لقب سے پکارا کرتے، انہوں نے عرض کی: کیا آپ سے بھول ہوئی یا نماز کم ہوگئی؟ فرمایا کہ نہ میں بھولا نہ کم ہوئی۔ عرض کی بلکہ آپ بھول گئے۔ پس آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور سلام

5- بَابُ مَنْ يُكَبِّرُ فِي سَجْدَتِي الشَّهْوِ

1229 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَاتِي الْعِشِيِّ - قَالَ مُحَمَّدٌ: وَأَكْثَرُ ظُلْمِي الْعَصْرِ - رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشْبَةٍ فِي مُقَدِّمِ الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا، وَفِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ، وَحُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَهَاتَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ، وَخَرَجَ سَرْعَانَ النَّاسِ فَقَالُوا: أَقْصَرْتَ الصَّلَاةَ؟ وَرَجُلٌ يَدْعُوهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُو الْيَدَيْنِ، فَقَالَ: أَلَسِيتَ أَمْ قَصُرْتُ؟ فَقَالَ: لَمْ أَلَسْ وَلَمْ تُقْصِرْ، قَالَ: بَلَى قَدْ نَسِيتَ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ، فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ

پھیرا پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا اپنے سجدوں جیسا یا اُن سے طویل۔ پھر اٹھایا اور تکبیر کہی۔ پھر سر رکھا اور تکبیر کہہ کر سجدہ کیا، اپنے سجدوں جیسا یا اُن سے طویل۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ، فَكَبَّرَ، فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ

حضرت عبداللہ بن محسنہ اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جو بنی عبدالمطلب کے حلیف تھے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز کے لیے کھڑے ہو گئے جب کہ بیٹھنا چاہیے تھا۔ جب آپ نے نماز مکمل کر لی تو سہو کے دو سجدے کیے اور ہر سجدے کے لیے بیٹھے ہوئے تکبیر کہی، اس سے پہلے کہ آپ سلام پھیرتے۔ لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدے کیے یہ اُس کے بدلے میں تھا جو آپ قعدہ کرنا بھول گئے تھے۔ تکبیر کے بارے میں اس کی ابن جریج نے ابن شہاب سے متابعت کی ہے۔

1230 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَحْسَنَةَ الْأَسَدِيِّ، خَلِيفَةِ نَبِيِّ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ، فَلَمَّا آتَمَ صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، فَكَبَّرَ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ تَابِعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ فِي التَّكْبِيرِ

جب بھول جائے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو بیٹھ کر دو سجدے کرے

6- بَابُ إِذَا لَمْ يَذْكُرْ كَمْ صَلَّى فَلَا تَأْوُ أَرْبَعًا، سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اور اُس کی رتخ خارج ہو جیسا کہ اذان سنائی نہیں دیتی۔ جب اذان ختم ہوتی ہے تو واپس آ جاتا ہے۔ جب اقامت کہی جائے تو بھاگ جاتا ہے اور اقامت ختم ہونے پر پھر آ جاتا ہے۔ حتیٰ کہ آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہوا کہتا ہے کہ فلاں فلاں باتوں کو یاد کر جو اُسے یاد نہیں ہوتیں حتیٰ کہ آدمی بھول جاتا ہے کہ اُس نے کتنی نماز پڑھی ہے۔ جب

1231 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الدُّسْتَوَائِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَبِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ أَذْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ طَرَاظٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ الْإِذَانَ، فَإِذَا قُضِيَ الْإِذَانُ أَقْبَلَ، فَإِذَا نُودِيَ بِهَا أَذْبَرَ، فَإِذَا قُضِيَ التَّكْوِيمُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ: أَذْكَرَ كَذَا وَكَذَا، مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرْ، حَتَّى يَقْلُ الرُّجُلُ إِنْ يَذْكُرْ كَمْ صَلَّى، فَإِذَا

1230- راجع الحديث: 829

1231- راجع الحديث: 608، صحيح مسلم: 1267، سنن نسائي: 1252

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

تم میں سے کوئی بھول جائے کہ اُس نے کتنی نماز پڑھی،
تین رکعتیں یا چار تو بیٹھا ہوا سہو کے دو سجدے کر لے۔

فرائض و نوافل میں سجدہ سہو

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وتر کے
بعد دو سجدے کیے۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب،
ابوسلمہ بن عبدالرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں
سے کوئی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان آجاتا ہے اور
اُسے بھلاتا ہے حتیٰ کہ یاد نہیں رہتا کہ کتنی نماز پڑھی
ہے۔ جب تم میں سے کسی کو یہ معاملہ درپیش ہو تو وہ بیٹھا
ہوا سہو کے دو سجدے کر لے۔

جب نماز کے دوران کلام کرے اور ہاتھ

سے اشارہ کرے اور اُسے سنے

غریب سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس،
حضرت مسور بن محترمہ اور حضرت عبدالرحمن بن ازہر نے
انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس
بھیجا اور فرمایا: ہم سب کا سلام عرض کرنا اور اُن سے عصر
کے بعد دو رکعتوں کے بارے میں پوچھنا اور عرض کرنا کہ
ہمیں بتایا گیا ہے کہ آپ انہیں پڑھتی ہیں جب کہ ہم تک
یہ بات پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے منع فرمایا
ہے اور حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں ان پر حضرت
عمر کے ساتھ لوگوں کو مارا کرتا تھا۔ غریب کا بیان ہے کہ
میں حضرت عائشہ صدیقہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور وہ

لَمْ يَدِرْ أَحَدُكُمْ كَمْ صَلَّى فَلَا تَأْأَوْزَبَعًا، فَلَيْسَ سَجْدٌ
سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

7- بَابُ الشَّهْوِ فِي الْفَرَضِ وَالنَّافِلِ

وَسَجْدَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَجْدَتَيْنِ

بَعْدَ وَتْرِهِ

1232- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا
قَامَ يُصَلِّي جَاءَ الشَّيْطَانُ، فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتَّى لَا
يَدْرِي كَمْ صَلَّى، فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ،
فَلَيْسَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

8- بَابُ إِذَا كَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي

فَأَشَارَ بِيَدِهِ وَاسْتَمَعَ

1233- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي

ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ
كُرَيْبٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَالْبُسُورَ بْنَ عَمْرَةَ، وَعَبْدَ
الرَّحْمَنِ بْنَ أَزْهَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، أَرْسَلُوهُ إِلَى
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقَالُوا: اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ
مِنَّا جَمِيعًا، وَسَلِّهَا عَنِ الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ صَلَاةِ
الْعَصْرِ، وَقُلْ لَهَا: إِنْ أَخْبَرْنَا عَنْكَ أَنَّكَ تُصَلِّيْنَهُمَا،
وَقَدْ بَلَّغْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى
عَنْهَا، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكُنْتُ أَطْرِبُ النَّاسَ مَعَ
عَمْرِ بْنِ الْحُطَّابِ عَلَيْهَا، فَقَالَ كُرَيْبٌ: فَدَخَلْتُ عَلَى

عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَبَلَّغَتْهَا مَا أَرْسَلُونِي، فَقَالَتْ: سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ، فَخَرَجْتُ إِلَيْهِنَّ، فَأَخْبَرْتُهُنَّ بِقَوْلِهَا، فَرَدُّونِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي بِهِ إِلَى عَائِشَةَ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهَا، ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا حِينَ صَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَى وَعِندِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ، فَقُلْتُ: قُومِي بِحَبْنِهِ فَقُولِي لَهُ: تَقُولُ لَكَ أُمُّ سَلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، سَمِعْتُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ، وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا، فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ، فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ، فَفَعَلْتُ الْجَارِيَةَ، فَأَشَارَ بِيَدِهِ، فَاسْتَأْخَرْتُ عَنْهُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ، سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَإِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ، فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهَمَّاهَا تَانِ

پیغام دیا جس کے لیے میں بھیجا گیا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت اُم سلمہ سے پوچھو۔ پس میں اُن حضرات کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کا ارشاد عرض کر دیا۔ انہوں نے مجھے حضرت اُم سلمہ کے پاس وہی پیغام دے کر بھیجا جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے دیا تھا۔ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ان سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے۔ پھر میں نے عصر کی نماز پڑھ لینے کے بعد آپ کو انہیں پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ آپ تشریف لائے اور میرے پاس انصار کے بنی حرام میں سے ایک عورت موجود تھی۔ میں نے آپ کی طرف ایک لونڈی کو بھیجا اور اُس سے کہا کہ آپ ﷺ کے برابر میں کھڑی ہو کر عرض کرنا کہ یا رسول اللہ! اُم سلمہ کہتی ہیں کہ میں نے آپ کو ان سے منع فرماتے ہوئے سنا اور آپ کو انہیں پڑھتے ہوئے دیکھ رہی ہوں؟ اگر آپ ہاتھ سے اشارہ کریں تو پیچھے ہٹ جانا۔ لونڈی نے اسی طرح کیا تو آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا اور وہ پیچھے ہٹ گئی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا اے بنتِ ابوامیہ! تم نے عصر کے بعد دو رکعتوں کے بارے میں پوچھا ہے تو میرے پاس عبد القیس کے لوگ آئے جن کے سبب میں ظہر کے بعد دو رکعتیں نہ پڑھ سکا۔ یہ دونوں وہی ہیں۔

نماز میں اشارہ کرنا

گریب، حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ کو خبر پہنچی کہ نبی عمرو بن عوف کے

9- بَابُ الْإِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ

قَالَ كُرَيْبٌ: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
1234 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَغْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَارِثٍ، عَنْ سَهْلِ

بْنِ سَعْدٍ الشَّاعِدِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ أَنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانُوا بَيْنَهُمْ شَيْءٌ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِي أَكْأَسِ مَعَةٍ، فَحُبِسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَانَتْ الصَّلَاةُ، فَجَاءَ بِلَالٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ، وَقَدْ حَانَتْ الصَّلَاةُ، فَهَلْ لَكَ أَنْ تَوَدَّ النَّاسُ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنْ شِئْتَ، فَأَقَامَ بِلَالٌ، وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَكَثُرَ لِلنَّاسِ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ، حَتَّى قَامَ فِي الصُّفِّ، فَأَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِي، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ، فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّفَتَ، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِأَمْرَةٍ: أَنْ يُصَلِّيَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَدَيْهِ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَرَجَعَ الْقَهْقَرَى وَرَأْسَهُ حَتَّى قَامَ فِي الصُّفِّ، فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا لَكُمْ حِينَ كَاتِبَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلَاةِ، أَخَذْتُمْ فِي التَّصْفِي، إِنَّمَا التَّصْفِي لِلنِّسَاءِ، مَنْ كَاتِبُهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَقُلْ: سُبْحَانَ اللَّهِ، فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ حِينَ يَقُولُ: سُبْحَانَ اللَّهِ إِلَّا التَّفَتَ، يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِينَ أَهْرُتُ إِلَيْكَ" فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

درمیان کچھ چپقلش ہے تو رسول اللہ ﷺ کچھ اصحاب کو اپنے ساتھ لے کر ان میں صلح کروانے کے لیے تشریف لے گئے۔ پس رسول اللہ ﷺ کو ٹھہرنا پڑا اور نماز کا وقت ہو گیا۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آکر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: اے ابو بکر! رسول اللہ ﷺ تو ٹھہرے ہوئے ہیں اور نماز کا وقت ہو گیا تو کیا آپ لوگوں کی امامت کریں گے؟ فرمایا، ہاں اگر تمہاری خواہش ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اقامت کہی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آگے پڑھ کر تکبیر تحریمہ کہی جب کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور صفوں میں سے چلتے ہوئے پہلی صف میں کھڑے ہو گئے لوگوں نے تالی بجائی لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں ادھر ادھر التفات نہیں کیا کرتے تھے۔ جب لوگوں نے زیادہ تالیاں بجائیں تو متوجہ ہوئے رسول اللہ ﷺ ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حکم دیتے ہیں کہ نماز پڑھاتے رہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہاتھ اٹھا کر الحمد للہ کہا اور اٹھنے پاؤں پیچھے آ گئے۔ رسول اللہ ﷺ آگے بڑھ گئے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا اے لوگو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ نماز میں کوئی چیز دیکھتے ہو تو تالیاں بجانے لگتے ہو۔ تالی تو عورت کے لیے ہے۔ اگر نماز میں کوئی چیز دیکھو تو سبحان اللہ کہو، کیونکہ جو بھی سبحان اللہ سنے گا وہ ضرور متوجہ ہوگا۔ اے ابو بکر! تمہیں کیا امر مانع ہوا کہ یہ نہ کیا کہ لوگوں کو نماز پڑھاتے رہتے جب کہ میں نے تمہیں اشارہ کیا تھا؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: ابن ابوقحافہ کے لیے یہ ہرگز مناسب نہیں تھا کہ رسول

وَسَلَّمَ

1235- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي
ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ
عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا وَهِيَ تُصَلِّيُ قَلَامَةً وَالنَّاسُ قِيَامًا فَقُلْتُ: مَا
شَأْنُ النَّاسِ؟ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى السَّمَاءِ
فَقُلْتُ: آيَةٌ أَمْ قَالَتْ بِرَأْسِهَا: أَتَى نَعَمَ

اللہ ﷺ کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ
حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئی تو وہ کھڑی
ہو کر نماز پڑھ رہی تھیں اور لوگ بھی کھڑے تھے میں نے
کہا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے سر کے ساتھ آسمان
کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے کہا، کوئی نشانی؟ انہوں نے
اپنے سر کے ساتھ ہاں کہا۔

1236- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ:
حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهَا قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ جَالِسًا وَصَلَّى وَرَأَاهُ قَوْمٌ
قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ اجْلِسُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ
قَالَ: إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ
فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا

نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے اپنے دولت کدے میں نماز پڑھی اور عذر
کے سبب بیٹھ کر اور لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے
ہو کر۔ آپ نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ جب فارغ
ہوئے تو فرمایا: امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اُس کی پیروی
کی جائے۔ جب رکوع کرے تو رکوع کرو اور جب سر
اٹھائے تو سر اٹھاؤ۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

23- کتاب الجنائز

1- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَنَائِزِ، وَمَنْ كَانَ

آخِرُ كَلَامِهِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

وَقِيلَ لِيُوْهَبُ بْنُ مُنَبِّهٍ: أَلَيْسَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: بَلَى. وَلَكِنْ لَيْسَ مِفْتَاحُ إِلَّا
لَهُ أَسْنَانٌ فَإِنْ جُمِعَتْ مِفْتَاحٌ لَهُ أَسْنَانٌ فُتِّحَ لَكَ
وَأَلَا لَمْ يَفْتَحْ لَكَ

1237- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا وَاصِلُ الْأَحْمَدِ، عَنِ
الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَكْبَنِي آتٍ
مِنْ رَبِّي، فَأَخْبَرَنِي- أَوْ قَالَ: بَشَّرَنِي- أَنَّهُ: مَنْ مَاتَ
مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ" قُلْتُ:
وَأَنْ زَنَى وَأَنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَأَنْ زَنَى وَأَنْ سَرَقَ

1238- حَدَّثَنَا حَمْرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي،

حَدَّثَنَا الْأَحْمَشُ، حَدَّثَنَا شَقِيقٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ
وَقُلْتُ أَكَا: مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ
الْجَنَّةَ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

جنارے کے احکام

جنارے کے احکام اور جس کا آخری

کلام لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہو

وہب بن منبہ سے کہا گیا کہ کیا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
جنت کی چابی نہیں ہے؟ فرمایا: کیوں نہیں لیکن ایسی کوئی
چابی نہیں جس کے دندائے نہ ہوں۔ اگر تم دندانوں والی
چابی لے کر گئے تو کھل جائے گا ورنہ تمہارے لیے نہیں
کھلے گا۔معمر بن سُوید نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
میرے پاس میرے رب کی جانب سے ایک آنے والا
آیا اور مجھے بتایا یا فرمایا کہ مجھے بشارت دی کہ میری
امت سے جو فوت ہو جائے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو
شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا:
اگرچہ زنا اور چوری کرے؟ کہا اگرچہ وہ زنا اور چوری
کرے۔حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو فوت ہو
جائے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو وہ جہنم میں
داخل ہوگا۔ میں نے کہا کہ جو فوت ہو جائے کہ اللہ کے
ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

1237- انظر الحديث: 7487, 6444, 6443, 6268, 5827, 4333, 2388, 1408، صحيح مسلم: 268

1238- انظر الحديث: 6683, 4497، راجع الحديث: 1181

جنازوں کے پیچھے چلنے کا حکم

عزیز بن مقرر سے مروی ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے کی ممانعت فرمائی یعنی جنازے کے پیچھے چلنے، مریض کی عیادت کرنے، دعوت قبول کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، قسم پوری کرنے اور سلام اور چھینک کا جواب دینے کا حکم فرمایا اور چاندی کے برتنوں کے استعمال، سونے کی انگوٹھی، ریشم، دیباچ، قسی اور استبراق کے کپڑے پہننے سے ممانعت فرمائی۔

محمد، عمرو بن ابوسلمہ، اوزاعی، ابن شہاب، سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، جنازوں کے پیچھے چلنا، دعوت قبول کرنا اور چھینک کا جواب دینا۔ متابعت کی اس کی عبدالرزاق نے اور کہا کہ ہمیں معمر نے خبر دی اور روایت کیا اسے سلامہ نے عقل سے۔

میت کے پاس جانا جب کہ بعد وفات

اُسے کفن پہنا دیا گیا ہو

ابو سلمہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ

صحیح مسلم: 5360, 5356 سنن ترمذی: 2809, 1760 سنن نسائی: 5324, 3787 سنن ابن

ماجه: 3589,2115

1240- صحیح مسلم: 5614، سنن ابوداؤد: 5030

1241, 1242- سنن نسائی: 1840، سنن ابن ماجہ: 1627

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ وَيُونُسُ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ، قَالَتْ: أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى فَرَسِهِ مِنْ مَسْكِبِهِ بِالسُّلَحِ حَتَّى تَوَلَّى، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ بَابِ جِدْرَةٍ، فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ، ثُمَّ أَكْبَتْ عَلَيْهِ، فَقِيلَ لَهُ: ثُمَّ بَكَى، فَقَالَ: يَا أَبَتِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، لَا يَجْمَعُ اللَّهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ، أَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِي كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: فَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ وَخَمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُكَلِّمُ النَّاسَ، فَقَالَ: اجْلِسْ، فَأَبَى، فَقَالَ: اجْلِسْ، فَأَبَى، فَتَشَهَّدَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ إِلَيْهِ النَّاسُ، وَتَرَكُوا عَمْرًا، فَقَالَ: "أَمَّا بَعْدُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ، وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ، فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ) (آل عمران: 144) إِلَى (الشَّاكِرِينَ) (آل عمران: 144) " وَاللَّهُ لَكَنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُونُوا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ أَكْرَمُهَا حَتَّى تَلَاهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَتَلَاهَا مِنْهُ النَّاسُ، فَمَا يَسْمَعُ بَشَرٌ إِلَّا يَتْلُوهَا

مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں خبر دیتے ہوئے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے سچے والے گھر سے گھوڑے پر سوار ہو کر آئے، نیچے اترے اور مسجد میں داخل ہوئے۔ لوگوں سے کلام نہ کیا حتیٰ کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس پہنچے وہ نبی کریم ﷺ کی زیارت کرنا چاہتے تھے جنہیں یمنی چادر اڑھائی ہوئی تھی۔ چہرہ مبارک کھولا، پھر جھکے اور آپ کو بوسہ دیا۔ پھر رونے لگے اور کہا: یا نبی اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا جو موت آپ کے لیے لکھی گئی تھی وہ وارد ہو چکی۔ ابوسلمہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ حضرت ابوبکر نکلے اور حضرت عمر لوگوں سے باتیں کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ بیٹھ جاؤ تو انہوں نے انکار کر دیا۔ پس حضرت ابوبکر نے تشہد پڑھا تو لوگ حضرت عمر کے پاس سے ہٹ کر ان کے پاس آگئے فرمایا: اما بعد، جو تم میں سے محمد مصطفیٰ ﷺ کی عبادت کرتا ہے تو محمد مصطفیٰ ﷺ وفات پا گئے اور جو تم میں سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ زندہ ہے، وہ کبھی نہیں مرے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: اور محمد تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے اور رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید ہوں تو تم اُلٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو اُلٹے پاؤں پھرے گا اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا اور عنقریب اللہ شکر والوں کو صلہ دے گا (پارہ ۴، آل عمران: ۱۴۴) خدا کی قسم، گویا لوگ یہ جانتے ہی نہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے۔ حتیٰ کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی تلاوت کی تو جس

فمن نے بھی سنی وہ اسے پڑھنے لگا۔

حضرت اُمّ العلاء انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کی تھی کہ جب مہاجرین کے لیے قرعہ ڈالا گیا اور اس کے ذریعے تقسیم ہوئی تو حضرت عثمان بن مظعون ہمارے حصے میں آئے۔ ہم انہیں اپنے گھروں میں لے گئے لیکن انہیں ایک مہلک مرض لاحق ہو گیا جب ان کی وفات ہوئی اور غسل دے کر ان کے کپڑوں میں کفنا دیا گیا تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ میں نے کہا: اے ابو السائب! آپ پر اللہ کی رحمت ہے۔ میں آپ کے بارے میں گواہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عزت دی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیسے علم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عزت دی ہے؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میرا باپ آپ پر قربان اور اللہ کی عزت دے گا؟ آپ نے فرمایا کہ ان پر موت وارد ہو چکی اور خدا کی قسم میں ان کے لیے خیر کی امید رکھتا ہوں لیکن خدا کی قسم، اگرچہ میں اللہ کا رسول ہوں لیکن اپنے آپ تو میں بھی علم نہیں رکھتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ عرض کی تو خدا کی قسم، اس کے بعد میں کبھی کسی کی پاکی کا دعویٰ نہیں کروں گی۔

سعید بن عفیر نے لیث سے اسی طرح مروی کی اور نافع بن یزید نے عقیل سے ما یفعلن یہ مروی کیا ہے اور متابعت کی اس کی شعیب اور عمرو بن دینار اور معمر نے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

1243- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ بِنِ تَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ، أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ بَاتِيَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهُ أَقْتَسَمَ الْمُهَاجِرُونَ قُرْعَةً فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ، فَأَكْرَلَنَا فِي أَبْيَاتِنَا، فَوَجَعَ وَجَعَهُ الَّذِي تَوَفَّى فِيهِ، فَلَمَّا تَوَفَّى وَغَسِلَ وَكُفِّنَ فِي أَثْوَابِهِ، دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ، فَشَهِدْتُكَ عَلَيْكَ: لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا يُنْدِيكَ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَكْرَمَهُ؟ فَقُلْتُ: يَا أَبَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَنْ يُكْرِمُهُ اللَّهُ؟ فَقَالَ: أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَهُودُ وَاللُّهُؤَانِي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ، وَاللَّهُ مَا أُخْرَى، وَأَكَارَسُولُ اللَّهِ مَا يُفْعَلُ بِي قَالَتْ: فَوَاللَّهِ لَا أَرَى أَحَدًا بَعْدَهُ أَبَدًا

1243 م- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ مِثْلَهُ، وَقَالَ نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عُقَيْلٍ مَا يُفْعَلُ بِهِ، وَتَابِعَةُ شُعَيْبٍ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، وَمَعْمَرُ

1244- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ

1243- انظر الحديث: 7018, 7004, 4005, 3929, 2687

1244- انظر الحديث: 4080, 2816, 1293، صحيح مسلم: 6305، سنن لسان: 1844

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُكَدِّرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ أَبِي جَعَلْتُ أَكْثِفُ الْقُوبَ عَنْ وَجْهِهِ أَيْ، وَيَتَهَوَّى عَنْهُ، وَالتَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَهَانِي، فَجَعَلْتُ عَنِّي فَاطِمَةَ تَبِي، فَقَالَ التَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَبِكِينَ أَوْ لَا تَبِكِينَ مَا زَالَتِ السَّلَاسِكَةُ تُظَلُّهُ بِأَجْنَحَيْهَا حَتَّى رَفَعْتُمُوهُ تَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُكَدِّرِ، سَمِعَ جَابِرَ أَرْضَى اللَّهُ عَنْهُ

مروی ہے کہ جب میرے والد ماجد شہید کر دیے گئے تو میں اُن کے چہرے سے کپڑا ہٹا کر رونے لگا۔ مجھے منع کیا گیا لیکن نبی کریم ﷺ نے مجھے نہیں روکا فرمایا۔ میری پھوپھی جان حضرت فاطمہ بھی رونے لگیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم رویا نہ رو لیکن فرشتے اپنے پروں سے مسلسل ان پر سایہ فلک رہیں گے حتیٰ کہ تم انہیں اٹھاؤ گے۔ متابعت کی اس کی ابن جریج نے کہ مجھے ابن المکدیر نے بتایا اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔

4- بَابُ الرَّجُلِ يَنْعَى إِلَى

أَهْلِ الْمَيْتِ بِنَفْسِهِ

1245 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي

مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَى النَّجَاشِي فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى، فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا

کسی کی فوتگی کی اُس کے ورثاء کی جانب سے خبر دینا

اسماعیل، امام مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجاشی کے فوت ہونے کی اُسی دن اطلاع دی جس دن کہ انہوں نے وفات پائی۔ آپ جنازہ گاہ کی جانب تشریف لے گئے، لوگوں نے صفیں بنائیں اور آپ ﷺ نے چار تکبیریں کیں۔

1246 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَخَذَ الزَّايَةَ زَيْدٌ فَأَصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأَصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأَصِيبَ - وَإِنَّ عَيْنِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَلْدِرَ فَإِنْ - ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جھنڈا زید نے ہاتھ میں لے لیا۔ وہ شہید کر دیئے گئے پھر جعفر نے لے لیا۔ وہ بھی شہید کر دیئے گئے۔ پھر عبد اللہ بن رواحہ نے لے لیا۔ وہ بھی شہید کر دیئے گئے اور رسول اللہ ﷺ کی چشمان مبارک سے آنسو جاری تھے، پھر بغیر امیر بنائے اُسے خالد بن ولید نے لے لیا اور اُسے فتح عطا فرمادیا،

1245- انظر الحديث: 1318, 1327, 1328, 1333, 3880, 3881، صحيح مسلم: 2201، سنن

ابوداؤد: 3204، سنن نسائي: 1970, 1971

1246- انظر الحديث: 2798, 3063, 3630, 3757, 6242، سنن نسائي: 1877

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ممنی۔

الْوَلِيدُ مِنْ غَيْرِ امْرَأَةٍ فَفُتِحَ لَهُ

5- بَابُ الْإِذْنِ بِالْجَنَازَةِ

وَقَالَ أَبُو رَافِعٍ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أَذِّنُكُمْ لِي؟

1247- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ

أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِي، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَاتَ إِنْسَانٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ، فَمَاتَ بِاللَّيْلِ، فَدَفَنُوهُ لَيْلًا، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَخْبَرُوهُ، فَقَالَ: مَا مَنَعَكُمْ أَنْ تُعَلِّمُونِي؟ قَالُوا: كَانَ اللَّيْلُ فَكَّرَهُنَا، وَكَانَتْ ظُلُمَةٌ أَنْ نَشُقَّ عَلَيْكَ فَأَتَى قَبْرَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ

6- بَابُ فَضْلِ مَنْ مَاتَ

لَهُ وَلَدٌ فَاحْتَسَبَ وَقَالَ

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ)

(البقرة: 155)

1248- حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنَ النَّاسِ مِنْ مُسْلِمٍ يُتَوَلَّى لَهُ ثَلَاثٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْجَنَّةَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ وَإِلَاهُمْ

1249- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا

جنازے کی خبر دینا

ابو رافع نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے مجھے خبر کیوں نہ دی۔

شعبی سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک شخص فوت ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ اُس کی عیادت فرمایا کرتے تھے۔ وہ رات کو فوت ہوا اور اس رات دفن کر دیا گیا۔ جب صبح کے وقت آپ کو بتایا تو فرمایا: تمہیں کس نے منع کیا کہ مجھے بتا دیتے۔ عرض کی کہ رات کے سبب ہم نے پسند نہ کیا کہ آپ کو زحمت دیں کیونکہ رات اندھیری تھی۔ آپ ﷺ اُس کی قبر پر گئے اور نماز پڑھی۔

اس کی فضیلت جس کا بچہ فوت ہو جائے اور

وہ صبر کرے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

(ترجمہ کنز الایمان:) اور خوشخبری سنانا

صبر والوں کو (پارہ ۲، البقرة: ۱۵۵)

ابو معمر، عبدالوارث، عبدالعزیز، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سے کوئی مسلمان نہیں کہ جس کے تین بچے فوت ہو جائیں جو بلوغت کو نہ پہنچے ہوں مگر اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں داخل کرے گا، بچوں پر فضل و رحمت کے سبب۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

1247- راجع الحديث: 857

1248- انظر الحديث: 1381 سنن لسانی: 1872 سنن ابن ماجہ: 1605

1249- راجع الحديث: 101

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہے کہ عورتوں نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی، ہمارے لیے ایک روز مقرر کر کے وعظ فرمایا کیجیے۔ آپ نے فرمایا کہ جس عورت کے تین بچے فوت ہو جائیں وہ اُس کے لیے جہنم سے آڑ ہوں گے۔ ایک عورت نے عرض کی اور دو؟ فرمایا کہ دو بھی۔

شریک ابن اصہبانی، ابو صالح، حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ جو بلوغت کو نہ پہنچے ہوں۔

علی، سفیان، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نہیں فوت ہوتے کسی مسلمان کے تین بچے مگر وہ قسم پوری کرنے کو دوزخ کے اوپر سے گزرے گا۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے کہا: تم میں سے ہر کوئی اُس کے اوپر سے گزرے گا۔

قبر کے پاس بیٹھی ہوئی عورت سے
کسی مرد کا کہنا کہ صبر کرو

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ایک قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ فرمایا کہ اللہ سے ڈرو صبر کرو۔

میت کو بیری کے پتوں والے پانی سے

عَنْ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ ذُكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النِّسَاءَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلْ لَنَا يَوْمَافَوْعَظُهُنَّ، وَقَالَ: أَيُّهَا امْرَأَةٌ مَاتَ لَهَا فَلَائَةٌ مِنَ الْوَلَدِ، كَانُوا يَجَاهَتُوا مِنَ النَّارِ، قَالَتِ امْرَأَةٌ: وَائْتَانِ، قَالَ: وَائْتَانِ 1250 - وَقَالَ شَرِيكٌ: عَنْ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ:

حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَمْ يَبْلُغُوا الْحَنْفَ

1251 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:

سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَمُوتُ لِمُسْلِمٍ فَلَائَةٌ مِنَ الْوَلَدِ، فَيَلْجِ النَّارَ، إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: (وَأَنْ مِنْكُمْ أَلَا وَارِئُهَا) (مريم: 71)

7- بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلْمَرْأَةِ

عِنْدَ الْقَبْرِ: اصْبِرِي

1252 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا

ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ عِنْدَ قَبْرِ وَهْيَ تَبْكِي، فَقَالَ: اأَلَيْ لَللَّهِ وَاصْبِرِي

8- بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ

1250- راجع الحديث: 102

1251- انظر الحديث: 6656، صحيح مسلم: 6640، سنن ابن ماجه: 1603

1252- انظر الحديث: 1283، 1302، 7154، صحيح مسلم: 2136، سنن ابو داود: 3124، سنن ترمذی: 988، سنن

نسائی: 1868

غسل دینا اور وضو کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سعید بن زید کے صاحبزادے کو خوشبو لگائی، اُسے اٹھایا، نماز پڑھی اور وضو کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا خواہ زندہ ہو یا مردہ، سعید نے فرمایا کہ اگر ناپاک ہوتا تو میں اُسے ہاتھ نہ لگاتا اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مومن ناپاک نہیں ہوتا۔

محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت اُم عطیہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جب آپ کی صاحبزادی کا انتقال ہوا تو فرمایا کہ اسے تین یا پانچ مرتبہ غسل دینا اور مناسب سمجھو تو اس سے بھی زیادہ اور مناسب سمجھو تو بیری کے پتوں والا پانی استعمال کرنا اور آخر میں کافور یا کافور کی کوئی چیز لگا دینا۔ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے خبر کر دینا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو خبر دی گئی۔ آپ نے ایک کپڑا عطا فرمایا اور فرمایا کہ اس پر اسے لپیٹ دو۔

طاق مرتبہ غسل دینا

مستحب ہے

حضرت اُم عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہے تھیں۔ فرمایا کہ اسے تین یا چار پانچ دفعہ غسل دینا یا اس سے بھی زیادہ، پانی اور بیری کے پتوں سے اور کافور کو آخر میں رکھنا۔ جب

وَوُضُوئِهِ بِالْمَاءِ وَالسَّدِ

وَحَظُّ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ابْنًا لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَحَمَلَهُ وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: الْمُسْلِمُ لَا يَنْجُسُ حَيًّا وَلَا مَيِّتًا وَقَالَ سَعِيدٌ: لَوْ كَانَ نَجَسًا مَا مَسَسْتُهُ وَقَالَ الثَّيْبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُؤْمِنُ لَا يَنْجُسُ

1253- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَيُّوبَ السَّغْتِيَّانِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوَفِّيَتِ ابْنَتُهُ، فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا، أَوْ خَمْسًا، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُمْ ذَلِكَ، بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الْأَخِرَةِ كَافُورًا - أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ - فَإِذَا فَرَعْتُمْ فَأَذِنِّي، فَلَمَّا فَرَعْنَا أَذْكَاهُ، فَأَعْطَانَا حِقْوَهُ، فَقَالَ: أَشِعْرْنَهَا إِيَّاهُ تَغْنِي إِزَارَهُ

9- بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ

أَنْ يُغْسَلَ وَثَرًا

1254- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

الْقَفْقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ، فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا، أَوْ خَمْسًا، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، بِمَاءٍ وَسِدْرٍ،

1253- صحيح مسلم: 2167، 2165، سنن ابوداؤد: 3142، سنن نسائي: 1880، 1885، 1886، 1889، 892

سنن ابن ماجه: 1458، 1459

1254- صحيح مسلم: 2168، 2169، سنن نسائي: 1882، 1887، سنن ابن ماجه: 1459

فارغ ہو جائے تو مجھے خبر کر دینا۔ جب ہم فارغ ہو گئیں تو آپ کو خبر کر دی گئی۔ آپ نے اپنی ازار عطا کی اور فرمایا کہ اسی میں لپیٹ دو۔ ایوب کا بیان ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے حفصہ نے حدیث محمد کی طرح اور حدیث حفصہ میں ہے: اسے طاق مرتبہ غسل دینا یعنی تین، پانچ یا سات دفعہ اور اُس میں آپ نے یہ بھی فرمایا: دائیں طرف اور اعضائے وضو سے ابتداء کرنا اور اُس میں حضرت اُمّ عطیہ نے فرمایا: ہم نے کنگھی سے سر کے بالوں کے تین حصے کر دیئے۔

میت کے دائیں طرف سے آغاز کرنا

علی بن عبد اللہ، اسماعیل بن ابراہیم، خالد بن حفصہ بنت سیرین نے حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی کے غسل کے وقت فرمایا: دائیں طرف سے آغاز کرنا اور اعضائے وضو سے۔

میت کے اعضائے وضو سے شروع کرنا

یحییٰ بن موئی، وکیع، سفیان، خالد الخدّاء، حفصہ بنت سیرین سے مروی ہے کہ حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب ہم نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی کو غسل دینے لگیں تو آپ نے ہم سے فرمایا: اور ہم غسل دے رہی تھیں کہ دائیں طرف اور اعضائے وضو سے آغاز کرنا۔

کیا عورت کو مرد کی ازار کا کفن دیا جاسکتا ہے؟

وَأَجْعَلْنَ فِي الْأَخِرَةِ كَافُورًا، فَإِذَا فَرَعْنَهُنَّ فَأَذِلْنِي، فَلَمَّا فَرَعْنَاهَا أَخْلَاكَهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ، فَقَالَ: أَشِعْرُنَهَا إِيَّاهُ فَقَالَ الْيُوبُ وَحَدَّثَنِي حَفْصَةُ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُحَمَّدٍ وَكَانَ فِي حَدِيثِ حَفْصَةَ: اغْسِلْنَهَا وَثَرًا، وَكَانَ فِيهِ: فَلَا تَأْخُذْ أَوْ تَحْمَسْ أَوْ سَبْعًا وَكَانَ فِيهِ: اللَّهُ قَالَ: ابْتَدِئُوا بِمَيِّمَتِهَا، وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا، وَكَانَ فِيهِ: أَنَّ أُمَّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: وَمَشَطْنَاهَا فَلَا تَقْرُونِ

10- بَابُ يُبْدَأُ بِمَيِّمَتِ الْمَيِّتِ

1255 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَسْلِ الْبَنَاتِ: ابْتَدِئُوا بِمَيِّمَتِهَا، وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا

11- بَابُ مَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنَ الْمَيِّتِ

1256 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْخَدَّاءِ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا غَسَلْنَا بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَنَا وَنَحْنُ نَغْسِلُهَا: ابْتَدِئُوا بِمَيِّمَتِهَا، وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا

12- بَابُ هَلْ تُكْفَنُ الْمَرْأَةُ

فِي إِزَارِ الرَّجُلِ

حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی فوت ہوئیں تو آپ نے ہم سے فرمایا اسے تین یا پانچ مرتبہ غسل دینا اور مناسب لگے تو اس سے بھی زیادہ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے خبر کر دینا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو خبر کر دی۔ آپ نے کمر سے ازار کھول کر فرمایا کہ اسی میں لپیٹ دو۔

آخر میں کافور ملانا

حضرت اُمّ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ایک صاحبزادی وفات پا گئیں تو آپ تشریف لائے اور فرمایا: اسے تین یا پانچ مرتبہ غسل دینا یا مناسب لگے تو اس سے بھی زیادہ اور ہو سکے تو پانی اور بیری کے پتے ہوں اور آخر میں کافور ملانا یا کافور والی کوئی چیز۔ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے خبر کر دینا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو خبر کر دی۔ آپ نے ہمیں اپنی ازار دی اور فرمایا کہ اسی میں لپیٹ دو۔ ایوب، حفصہ نے حضرت اُمّ عطیہ سے اسی طرح مروی کی ہے۔

اس میں ہے کہ آپ نے فرمایا: تین، پانچ یا سات مرتبہ یا تمہاری رائے ہو تو اس سے بھی زیادہ حفصہ نے حضرت اُمّ عطیہ سے مروی کی ہے کہ ہم نے اُن کے سر کے بالوں کے تین حصے کیے۔

عورت کے سر کے بال کھولنا

1257- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَكَّادٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ، قَالَتْ: تَوَفَّيْتُ بِذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَنَا: اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا، أَوْ خُمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، إِنْ رَأَيْتُنَّ، فَإِذَا فَرَعْتُنَّ فَأَذْنِي، فَلَمَّا فَرَعْنَا أَذْنَاهَا فَتَرَعْنَا مِنْ حَقْوِهِ إِزَارَهُ، وَقَالَ: أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ

13- بَابُ يُجْعَلُ الْكَافُورُ فِي آخِرِهِ

1258- حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا حَكَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ، قَالَتْ: تَوَفَّيْتُ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا، أَوْ خُمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، إِنْ رَأَيْتُنَّ بَمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا - أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ - فَإِذَا فَرَعْتُنَّ، فَأَذْنِي قَالَتْ: فَلَمَّا فَرَعْنَا أَذْنَاهُ، فَأَلْقَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ، فَقَالَ: أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ وَعَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، بِنَحْوِهِ.

1259- وَقَالَتْ: إِنَّهُ قَالَ: اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا، أَوْ خُمْسًا أَوْ سَبْعًا، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، إِنْ رَأَيْتُنَّ قَالَتْ حَفْصَةُ: قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: وَجَعَلْنَا رِجْلَيْهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ

14- بَابُ نَقْضِ شَعْرِ الْمَرْأَةِ

1257- سنن نسائي: 1893

1258- راجع الحديث: 1254

1259- راجع الحديث: 1254

ابن سیرین نے کہا کہ میت کے بال کھولنے میں کوئی حرج نہیں۔

احمد بن، عبد اللہ بن وہب، ابن جریج، ایوب، حفصہ بنت سیرین سے مروی ہے کہ ہمیں حضرت اُم عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کے سر کے بال کھول کر تین حصوں میں تقسیم کیے۔ پہلے غسل دیا اور پھر انہیں تین حصوں میں تقسیم کیا۔

میت کو کیسے لپیٹا جائے؟

حسن کا قول ہے کہ پانچویں کپڑے سے دونوں رانیں اور سیرین کے نیچے والا حصہ باندھا جائے۔

ابن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت اُم عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو انصاری عورت تھیں اور شرف بیعت حاصل کیا تھا، اپنے بیٹے سے ملنے کے لیے بصرہ تشریف لائیں لیکن وہ نہ ملا تو ہم سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں۔ فرمایا کہ! سے تین یا پانچ یا اس سے زیادہ دفعہ غسل دینا اور مناسب لگے تو پانی اور بیری کے پتوں سے اور آخر میں کافور ملانا۔ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے خبر کرنا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ نے ہماری طرف اپنی ازار ڈال دی اور فرمایا کہ اس میں لپیٹ دینا اور اس سے زائد کچھ نہ ہو۔ میں نہیں جانتی کہ آپ کی کون سی صاحبزادی تھی۔ راوی کا خیال ہے کہ الاشعار سے مراد لپیٹنا ہے ابن سیرین بھی عورت کے لیے اسی طرح حکم دیا کرتے کہ لپیٹی جائے اور ازار نہ باندھی جائے۔

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: لَا تَأْسَ أَنْ يُنْقَضَ شَعْرُ الْمَيِّتِ

1260 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ أَيُّوبُ: وَسَمِعْتُ حَفْصَةَ بِنْتَ سِيرِينَ، قَالَتْ: حَدَّثَنَا أُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا جَعَلَتْ رَأْسَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَاةَ قُرُونٍ نَقَضَتْهُ، ثُمَّ غَسَلَتْهُ، ثُمَّ جَعَلَتْهُ فَلَاةَ قُرُونٍ

15- بَابُ: كَيْفَ الْإِشْعَارُ لِلْمَيِّتِ؟

وَقَالَ الْحَسَنُ: الْخَزَقَةُ الْخَامِسَةُ تَشُدُّ بِهَا الْفُعْلَيْنِ، وَالْوَرَكَيْنِ تَحْتَ الذِّدْعِ

1261 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَنَّ أَيُّوبَ، أَخْبَرَهُ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ سِيرِينَ، يَقُولُ: جَاءَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنَ اللَّاتِي بَاتِعْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدِمَتِ الْبَصْرَةَ تُبَايِدُ ابْنَاءَهَا، فَلَمْ تَدْرِ كَيْفَ تَحْدِثُنَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ، فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا فَلَاةً، أَوْ خَمْسًا، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، إِنْ رَأَيْتِ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلِي فِي الْأَخِرَةِ كَافُورًا، فَإِذَا فَرَعْتِ فَأَذِلِّي قَالَتْ: فَلَمَّا فَرَعْنَا أَلْقَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ، فَقَالَ: أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ وَلَمْ يَزِدْ عَلَيَّ ذَلِكَ، وَلَا أَكْثَرِي أَشْيَ بَنَاتِهِ، وَرَعِمَ أَنَّ الْإِشْعَارَ: الْفُفْتَهَا فِيهِ، وَكَذَلِكَ كَانَ ابْنُ سِيرِينَ بِأَمْرِ الْمَرْأَةِ أَنْ تُشْعَرَ، وَلَا تُؤَزَّرَ

16- بَاب: هَلْ يُجْعَلُ شَعْرُ

الْمَرْأَةِ ثَلَاثَةَ قُرُونٍ؟

1262 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أُمِّ الْهَذِيلِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: ضَفَرْنَا شَعْرَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْيَى ثَلَاثَةَ قُرُونٍ وَقَالَ وَكَيْعُ: قَالَ سُفْيَانُ: نَاصِيَتَهَا وَقَرْنَيْهَا

17- بَابُ يُلْقَى شَعْرُ

الْمَرْأَةِ خَلْفَهَا

1263 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: تَوَفَّيْتُ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا بِالسِّنْدِ وَثَرَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، إِنْ رَأَيْتُكِ ذَلِكَ، وَاجْعَلِي فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا - أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ - فَإِذَا فَرَّغْتِ فَأَذِلِّي، فَلَمَّا فَرَّغْنَا أَذَلَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا جَفْوَهُ، فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ وَأَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا

18- بَابُ الْغِيَابِ الْبَيْضِ لِلْكَفَنِ

1264 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

کیا عورت کے بالوں کی

تین لٹیں بنائی جائیں؟

ائم بذیل سے مروی ہے کہ حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہم نے نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی کے بالوں (سر کے) کو تین لٹوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ وکیع سے مروی ہے کہ سفیان نے فرمایا: ایک پیشانی کے بالوں کی اور دو دائیں بائیں جانب کی۔

عورت کے بال اُس کی پشت کی

جانب ڈال دیئے جائیں

حفصہ سے مروی ہے کہ حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کی ایک صاحبزادی کی وفات ہو گئی تو آپ نے فرمایا: اسے پیری کے بتوں کے ساتھ طاق دفعہ غسل دینا یعنی تین یا پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ اور اگر مناسب لگے تو آخر میں کافور یا کافور کی کوئی چیز ملا لینا۔ اب فارغ ہو جاؤ تو مجھے خبر کر دینا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو خبر کر دی۔ آپ نے ہماری جانب اپنی ازار ڈال دی۔ ہم نے اُس کے سر کے بالوں کے تین حصے کیے اور انہیں پشت کی طرف ڈال دیا۔

کفن کے لیے سفید کپڑا

محمد بن مقاتل، عبد اللہ، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین یمنی سفید کپڑوں کا

1262 - سنن ابوداؤد: 3144

1263 - صحيح مسلم: 2171، سنن ترمذی: 990، سنن نسائی: 1884

1264 - النظر الحديث: 1271، 1272، 1273، 1367

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي فَلَاةٍ أَلْوَابٍ بِمَائِمَةٍ بِيضٍ،
سَحُولِيَّةٍ مِنْ كَرْسَفٍ لَيْسَ فِيهِمْ قَوْمٌ وَلَا
عِمَامَةٌ

کفن دیا گیا جو موت کے بئے ہوئے تھے اور اُن میں
قیس اور عمامہ نہیں تھا۔

19- بَابُ الْكُفْنِ فِي ثَوْبَيْنِ

1265- حَدَّثَنَا أَبُو الثَّغَنَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ وَقِفٌ
بِعَرَفَةَ، إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ - أَوْ قَالَ:
فَأَوْقَصَتْهُ - قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكِفْنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ، وَلَا
تُحْتَطِّوهُ وَلَا تُخَيِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ مُلْتَبِيًا

سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک شخص جو عرفات میں ٹھہرا
ہوا تھا، وہ اپنی سواری سے گر پڑا اور سواری نے اُسے کچل
دیا یا کچلا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسے پانی اور
بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن پہناؤ۔ نہ
اسے خوشبو لگانا اور نہ اس کا سر ڈھانپنا تاکہ قیامت کے
دن یہ تلبیہ کہتا ہوا اٹھے۔

20- بَابُ الْحَنُوطِ لِلْمَيِّتِ

1266- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ

أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ وَقِفٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ، إِذْ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهِ
فَأَقْصَعَتْهُ - أَوْ قَالَ: فَأَقْصَعَتْهُ - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ،
وَكَفْنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ، وَلَا تُحْتَطِّوهُ وَلَا تُخَيِّرُوا رَأْسَهُ،
فَإِنَّ اللَّهَ يُبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلْتَبِيًا

سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب کہ ایک شخص
رسول ﷺ کے ساتھ عرفات میں ٹھہرا ہوا تھا تو وہ اپنی
سواری سے گر پڑا اور سواری نے اُسے کچل ڈالا یا فرمایا
کہ وہ کچلا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے بیری
کے پتوں والے پانی سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن
پہناؤ۔ نہ اسے خوشبو لگاؤ اور نہ اس کا سر چھپاؤ کیونکہ اللہ
تعالیٰ قیامت کے دن اسے تلبیہ کہتا ہوا اٹھائے گا۔

احرام والے کو کیسے کفن دیا جائے؟

21- بَابُ: كَيْفَ يُكْفَنُ الْمُحْرِمُ؟

1265- انظر الحديث: 1266, 1267, 1268, 1839, 1849, 1850, 1851، صحيح مسلم: 2884، سنن

ابوداؤد: 3239, 3240، سنن نسائي: 2855

1266- راجع الحديث: 1265

1267 - حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَانِ، أَحْمَدُ بْنُ أَبِي

عَوَّانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا وَقَصَّةٌ بِعِيدَةٍ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مُخْرِمٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اغْسِلُوهَا بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكِفْنُوهَا فِي ثَوْبَيْنِ، وَلَا تُمَسِّسُوهَا طَيْبًا، وَلَا تُخَيِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًّا

1268 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ،

عَنْ عَمْرِو، وَأَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ وَقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ، فَوَقَعَ عَنْ رَاجِلَيْهِ - قَالَ أَيُّوبُ: فَوَقَصَتْهُ، وَقَالَ عَمْرُو: فَأَقْصَعَتْهُ - فَمَاتَ فَقَالَ: " اغْسِلُوهَا بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكِفْنُوهَا فِي ثَوْبَيْنِ، وَلَا تُخَيِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ أَيُّوبُ: يُلَبِّي، وَقَالَ عَمْرُو: مُلَبِّيًّا "

22- بَابُ الْكَفْنِ فِي الْقَبْرِ

الَّذِي يُكْفُّ أَوَّلًا يُكْفُّ،

وَمَنْ كُفِّنَ بِغَيْرِ قَبْرِ

1269 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي لَهْكَ تَوَفَّى،

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ ایک شخص کو اودنٹ نے کھل دیا اور ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور وہ احرام باندھے ہوا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسے بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن پہناؤ۔ اسے نہ خوشبو لگاؤ اور نہ اس کے سر کو ڈھانپو کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے تلبیہ کہتا ہوا اٹھائے گا۔

سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک شخص نبی کریم ﷺ کے ساتھ عرفات میں ٹھہرا ہوا تھا تو وہ اپنی سواری سے گر پڑا۔ ایوب نے کہا کہ سواری نے اُسے کھل دیا عمرو نے کہا کہ وہ کھلا گیا اور فوت ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ اسے بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن پہناؤ۔ نہ اسے خوشبو لگانا اور نہ اس کا سر ڈھانپنا کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اٹھائے گا۔ ایوب نے کہا کہ تلبیہ کہے اور عمرو نے کہا کہ تلبیہ کہتا ہوا۔

قمیص کا کفن دینا جو سلی ہو

یا نہ سلی ہو اور بغیر قمیص کے

کفن دینا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب عبد اللہ بن ابی مرگیا تو اُس کے بیٹے نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی:

1267 - راجع الحديث: 1265، صحيح مسلم: 2890، 2889، سنن نسائي: 2857، 2845، 2712، سنن ابن

ماجه: 3084م

1268 - راجع الحديث: 1265، صحيح مسلم: 2888، 2887، 2886، 2883، سنن ابو داود: 3238، سنن

ترمذی: 951، سنن نسائي: 2858، 2713، 1903، سنن ابن ماجه: 3084

جَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أُعْطِيَ قَبِيضَكَ أَكْفَنُهُ فِيهِ، وَصَلَّيَ عَلَيْهِ، وَاسْتَغْفِرُ لَهُ، فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِيضَهُ، فَقَالَ: آذِنِي أَصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَأَذَنَهُ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: أَلَيْسَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ؟ فَقَالَ: "أَتَأْتِيَنَ خَيْرَ تَكْنٍ، قَالَ: (اسْتَغْفِرُ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ) (التوبة: 80) " فَصَلَّى عَلَيْهِ، فَكَرَّكَتْ: (وَلَا تُصَلِّيْ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا، وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ) (التوبة: 84)

اپنی قبض عطا فرمائیے کہ اس میں انہیں کفناؤں اور ان پر نماز پڑھیے اور دعائے مغفرت فرمائیے۔ نبی کریم ﷺ نے اُسے اپنی قبض عطا فرمادی اور فرمایا کہ مجھے خبر کر دینا تاکہ اُس پر نماز پڑھوں۔ پس خبر دی گئی۔ جب آپ نے اُس پر نماز پڑھنے کا قصد فرمایا کیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو روکا اور عرض کی: کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین پر نماز پڑھنے سے منع نہیں فرمایا ہے؟ ارشاد ہوا اس کہ مجھے دونوں باتوں کا اختیار دیتے ہوئے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اگر تم ستر بار ان کی معافی چاہو گے تو اللہ ہرگز انہیں نہیں بخشے گا (پارہ ۱۰، التوبہ: ۸۰) پس آپ نے اُس پر نماز پڑھی تو وحی نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا (پارہ ۱۰، التوبہ: ۸۴) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ عبد اللہ بن ابی کے پاس تشریف لے گئے جب کہ اُسے دفن کر دیا تھا۔ اُسے نکالا گیا تو آپ نے اُس کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور اُسے اپنی قبض پہنائی۔

قبض کے بغیر کفن دینا

ابو نعیم، سفیان، ہشام، عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کو تین سوتی کپڑوں کا کفن دیا گیا، جن میں نہ قبض تھی اور نہ عمامہ۔

1270 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو، سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَعْدَ مَا دُفِنَ، فَأَخْرَجَهُ، فَتَنَفَسَ فِيهِ مِنْ رِيْقِهِ، وَأَلْبَسَهُ قَبِيضَهُ

23- بَابُ الْكَفْنِ بِغَيْرِ قَبِيضٍ

1271 - حَدَّثَنَا أَبُو كَعْبٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَفَّنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَكْوَابٍ سُحُولٍ كَرُسُفٍ، لَيْسَ فِيهَا قَبِيضٌ وَلَا حِمَامَةٌ

مسدد، یحییٰ، ہشام ان کے والد ماجد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین کپڑوں کا کفن دیا گیا، جن میں نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ۔

عمامہ کے بغیر کفن دینا

اسماعیل، امام مالک، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین سفید اور سوتی کپڑوں کا کفن دیا گیا جن میں نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ۔

میت کے مال سے کفن دینا

عطاء، زہری، عمرو بن دینار اور قتادہ نے یہی کہا ہے۔ عمرو بن دینار نے کہا کہ خوشبو میت کے مال سے ہو۔ ابراہیم نے کہا کہ پہلے کفن دے۔ پھر قرض، پھر وصیت۔ سفیان نے کہا کہ قبر اور غسل کی مزدوری کفن کا حصہ ہے۔

سعد نے اپنے والد ماجد سے مروی کی ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے ایک دن کھانا رکھا گیا تو فرمایا: حضرت مصعب بن عمیر شہید کر دیئے گئے اور وہ اچھے آدمی تھے، لیکن انہیں کفن دینے کے لیے ایک چادر کے سوا کچھ نہ ملا۔ حضرت حمزہ یا دوسرا شخص جو مجھ سے بہتر تھا لیکن انہیں بھی کفن دینے کے لیے کچھ میسر نہ ہوا سوائے ایک چادر کے۔ مجھے خوف ہے کہ جلدی ہی ہماری نیکیوں کا صلہ ہمیں دنیا کی زندگی میں

1272 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ، لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ

24- بَابُ الْكَفْنِ بِلاَ عِمَامَةٍ

1273 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بَيْضَ سَحُولِيَّةٍ، لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ

25- بَابُ: الْكَفْنُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ

وَبِهِ قَالَ: عَطَاءٌ وَالزُّهْرِيُّ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، وَقَتَادَةُ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: الْخُطُوطُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: يُبْدَأُ بِالْكَفْنِ، ثُمَّ بِالذَّيْنِ، ثُمَّ بِالْوَصِيَّةِ وَقَالَ سُفْيَانُ: أَجْرُ الْقَبْرِ وَالْغَسْلِ هُوَ مِنَ الْكَفْنِ

1274 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أُنِيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ مَا بَطَعَامِهِ، فَقَالَ: قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَكَانَ خَيْرًا مِنِّي، فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مَا يُكْفَنُ فِيهِ إِلَّا بُرْدَةٌ، وَقُتِلَ حَمْرَةُ - أَوْ رَجُلٌ آخَرُ - خَيْرٌ مِنِّي، فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مَا يُكْفَنُ فِيهِ إِلَّا بُرْدَةٌ، لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ قَدْ جُعِلَتْ لَنَا طَيِّبَاتُنَا فِي حَيَاتِنَا الدُّنْيَا ثُمَّ جُعِلَ يَتَبَكَّى

1272- راجع الحديث: 1264 سنن ابوداؤد: 3151

1273- راجع الحديث: 1264 سنن نسائي: 1897

1274- انظر الحديث: 1275، 4045

نہ دیا جا رہا ہو۔ پھر وہ رونے لگے۔

جب ایک کپڑے کے سوا کچھ نہ ملے

ابراہیم سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کھانا لایا گیا اور وہ روزے سے تھے۔ فرمایا کہ حضرت مصعب بن عمیر شہید کیے گئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے، انہیں ایک چادر کا کفن دیا گیا۔ اگر ان کے سر کو ڈھانپا جاتا تو پیر کھل جاتے اور پیروں کو ڈھانپا جاتا تو سر کھل جاتا اور میرے خیال میں فرمایا: حضرت حمزہ شہید کیے گئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے۔ پھر ہمارے لیے دنیا خوب وسیع کر دی گئی یا فرمایا کہ ہمیں دنیا کا مال عطا فرما دیا گیا۔ مجھے خوف ہے کہ کہیں یہ ہماری نیکیوں کا جلدی صلہ نہ مل رہا ہو۔ پھر رونے لگے اور کھانا چھوڑ دیا۔

جب کفن نہ ملے مگر جو سر کو چھپائے یا

قدموں کو تو سر کو چھپایا جائے

شفیق سے مروی ہے کہ حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ اللہ کی رضا کے لیے ہجرت کی اور ہمارا اجر اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم میں لے لیا۔ ہم میں سے وہ بھی ہے جس نے اپنے اجر میں سے کچھ بھی نہیں کھایا۔ ان میں سے حضرت مصعب بھی عمیر بھی ہیں اور ان میں سے وہ بھی ہے جس کے پھل پک گئے اور وہ کھا رہا ہے۔ یہ غزوہ اُحد میں شہید ہوئے اور ہمیں ان کے کفن کے لیے کچھ نہ ملا مگر

26- بَابُ إِذَا لَمْ يُوجَدْ إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ

1275- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ

اللَّهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ إِسْرَافِيلَ، عَنْ أَبِيهِ
إِبْرَاهِيمَ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّهُ بَطْعَامٍ وَكَانَ صَائِمًا، فَقَالَ: "قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ
عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي، كُفِّنَ فِي بُرْدَةٍ، إِنْ غُطِّيَ رَأْسُهُ
بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَتْ رَأْسُهُ - وَأَرَاهُ
قَالَ: وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي - ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ
الدُّنْيَا مَا بُسِطَ - أَوْ قَالَ: أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا
أُعْطِينَا - وَقَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتُنَا تَحْتَلِكُ
لَنَا، ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتَّى تَرَكَ الطَّعَامَ"

27- بَابُ إِذَا لَمْ يَجِدْ كَفَنًا إِلَّا مَا

يُؤَارِي رَأْسَهُ، أَوْ قَدَمَيْهِ غُطِّيَ رَأْسُهُ

1276- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ،

حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا شَقِيقُ
حَدَّثَنَا خَبَّابٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا جَزَا مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَلْتَبَسَ وَجْهَ اللَّهِ
فَوْقَ أَجْرًا عَلَى اللَّهِ فَرْنَا مَنْ مَاتَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ
أَجْرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَمِنَّا مَنْ
أَيَّعَتْ لَهُ قَمْرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِيهَا، فُقِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ
يَجِدْ مَا نُكْفِنُهُ إِلَّا بُرْدَةً إِذَا غُطِّيَتْ بِهَا رَأْسُهُ

1275- راجع الحديث: 1274

1276- النظر الحديث: 3897, 3913, 3914, 4047, 4082, 6432, 6448, صحيح مسلم: 2174, 2175

سنن ابوداؤد: 2876، سنن ترمذی: 3853، سنن نسائی: 1902

ایک چادر۔ ب اُس سے ان کا سر ڈھانپتے تو پیر کھل جاتے اور جب پیروں کو ڈھانپتے تو سر کھل جاتا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ان کے سر کو ڈھانپ دیا جائے اور ان کے پیروں پر اذخر گھاس ڈال دی جائے۔

جس نے نبی کریم ﷺ کے دور مبارک میں کفن تیار رکھا اور آپ نے اُس پر ممانعت نہ فرمائی

حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت بنی ہوئی حاشیے والی چادر لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی تمہیں معلوم ہے کہ بردہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ چادر۔ فرمایا۔ ہاں۔ عورت نے عرض کی کہ میں نے اسے اپنے ہاتھ سے بنا ہے تاکہ آپ کو پہناؤں۔ نبی کریم ﷺ نے وہ لے لی اور آپ کو حاجت بھی تھی۔ آپ اسے ازار بنا کر ہمارے پاس تشریف لائے۔ فلاں نے اس کی تعریف کی اور کہا کہ کتنی عمدہ ہے یہ مجھے پہنا دیجئے۔ لوگوں نے کہا تم نے ٹھیک نہیں کیا کیونکہ نبی کریم ﷺ کو اس کی حاجت تھی اور پھر تم نے یہ معلوم ہوئے سوال کر دیا کہ آپ کسی کا سوال رد نہیں فرماتے۔ کہا کہ خدا کی قسم میں نے یہ پہننے کے لیے نہیں مانگی بلکہ اس لیے مانگی ہے کہ اسے اپنا کفن بناؤں۔ حضرت سہل نے فرمایا کہ وہی اُس کا کفن بنی۔

عورتوں کا جنازے کے پیچھے چلنا

قبیصہ بن عقبہ، سفیان، خالد، اُم ہدیل سے مروی

مَوَجَّحٌ رَجُلًاہُ وَاِذَا غُفِّلَ رَجُلًاہُ مَخْرَجَ رَأْسُہُ فَأَمَرْنَا النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نُّغْفِلَ رَأْسُہُ وَاَنْ نَّجْعَلَ عَلٰی رَجُلًاہِ مِنَ الْاِذْخِرِ

28- بَابُ مَنْ اسْتَعَدَّ الْكَفْنَ فِي زَمَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكَرْ عَلَیْہِ

1277 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَہٗ، حَدَّثَنَا

ابْنُ اَبِی حَازِمٍ، عَنْ اَبِیہٗ عَنْ سَهْلِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: اَنْ اَمْرًاکَ جَاءَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَہٍ مَنَسُوجَہٍ فِیْہَا حَاشِیَتُہَا، اَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَہُ؟ قَالُوا: السَّنْبَلُہُ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَتْ: نَسَجْتُہَا بَیْدِی فِجْمَتٍ لَا کُسُوَکَہَا، فَآخَذَہَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا اِلَیْہَا، فَخَرَجَ اِلَیْنَا وَانْهَآ اِزَارَہُ، فَحَسَنَہَا فُلَانٌ فَقَالَ: اِکْسِدِیْہَا، مَا اَحْسَنَہَا، قَالَ الْقَوْمُ: مَا اَحْسَنَتْ لِبَسَہَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا اِلَیْہَا، ثُمَّ سَأَلَتْہُ وَعَلِمَتْ اَنَّہُ لَا یُرَدُّ قَالَ: اِنِّیْ وَاللّٰہِ مَا سَأَلْتُہُ لَآلِبَسَہُ، اِنَّمَا سَأَلْتُہُ لِتَكُوْنَ کَفْنِی، قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ کَفْنَہُ

29- بَابُ اتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَائِزَ

1278 - حَدَّثَنَا قَبِیصَہُ بْنُ عَقْبَہٗ، حَدَّثَنَا

ہے کہ حضرت اُم عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا: ہمیں جنازوں کے پیچھے چلنے سے ممانعت فرمادی گئی ہے اور اسے ہمارے لیے لازمی نہیں ٹھہرایا۔

عورت کے لیے اپنے خاوند کے علاوہ
دوسرے کا سوگ منانا

مسدود، بشر بن مفصل، سلمہ بن علقمہ، محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت اُم عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیٹا وفات پا گیا۔ جب تیسرا روز ہوا تو انہوں نے زرد خوشبو منگائی اور اسے لگا کر فرمایا: ہمیں خاوند کے علاوہ دوسرے کا تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے ممانعت فرمادی گئی ہے۔

حمیدی، سفیان، ایوب بن موسیٰ، حمید بن نافع، زینب بنت ابوسلمہ سے مروی ہے کہ جب ملک شام سے حضرت ابوسفیان کے وفات پا جانے کی اطلاع آئی تو تیسرے دن حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے زرد خوشبو منگائی اور اسے اپنے رخساروں اور کلائیوں پر مل کر فرمایا: اگرچہ مجھے اس کی حاجت نہیں لیکن میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی عورت کے لیے جائز نہیں جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین روز سے زیادہ سوگ کرے مگر خاوند کا کہ اس کا سوگ چار ماہ دس دن ہے۔

حمید بن نافع سے مروی ہے کہ حضرت زینب بنت

سُفْیَان عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ، عَنْ أُمِّ الْهَدَلِ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: نُهَيْتُنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا

30- بَابُ إِحْدَادِ الْمَرْأَةِ

عَلَى غَيْرِ زَوْجِهَا

1279 - حَدَّثَنَا مُسْلَدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: تَوَفَّى ابْنُ لَأْمٍ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمَ الْغَالِبُ دَعَتْ بِصُفْرَةٍ، فَتَمَسَّحَتْ بِهِ، وَقَالَتْ: نُهَيْتُنَا أَنْ نُجِدَّ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ إِلَّا بِزَوْجٍ

1280 - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَافٍ، عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَتْ: لَمَّا جَاءَ نَعْيُ أَبِي سُفْيَانَ مِنَ الشَّامِ، دَعَتْ أُمَّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِصُفْرَةٍ فِي الْيَوْمِ الْغَالِبِ، فَتَمَسَّحَتْ عَارِضِيهَا، وَخِزَاعِيهَا، وَقَالَتْ: إِنِّي كُنْتُ عَنْ هَذَا لَغَبِيَّةً، لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يُجِلُّ لِمَرْأَةٍ تُوَمِّنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، أَنْ تُجِدَّ عَلَى مَيِّتٍ ثَلَاثَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

1281 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ

1279- راجع الحديث: 313

1280- انظر الحديث: 3545, 5339, 5334, 1281، صحيح مسلم: 3714, 3713, 3712, 3711

3710, 3709، سنن ابوداؤد: 2299، سنن ترمذی: 1197, 1195، سنن نسائی: 3540, 3535

3534, 3502, 3501, 3500، سنن ابن ماجہ: 2014

1281- انظر الحديث: 1280

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ كَافٍ، عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ،
قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُوَمِّنُ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، تُحَدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى
زَوْجِ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

1282- ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبِ بِنْتِ بَخِيشٍ
حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا، فَدَعَتْ بِطَبِيبٍ فَمَسَّتْ بِهِ، ثُمَّ
قَالَتْ: مَا لِي بِالطَّبِيبِ مِنْ حَاجَةٍ، غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْبَيْتِ
يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُوَمِّنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ،
تُحَدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِ أَرْبَعَةِ
أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

31- بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ

1283- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا
ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرِ،
فَقَالَ: أَيُّ اللَّهِ وَاصِبِي قَالَتْ: إِلَيْكَ عَنِّي، فَإِنَّكَ
لَمْ تُصَبِّ بِمُصِيبَتِي، وَلَمْ تُعْرِفْهُ، فَقِيلَ لَهَا: إِنَّهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ تُحَدِّ عَنْدَهُ بِأَيِّبِنَ، فَقَالَتْ:
لَمْ أَعْرِفْكَ، فَقَالَ: إِنَّمَا الطَّبِيبُ عِنْدَ الصَّنَمَةِ
الْأُولَى

ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول
اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کسی عورت کے لیے جائز
نہیں ہے جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی
میت کا تین روز سے زیادہ سوگ کرے مگر خاوند کا چار ماہ
دس دن ہے۔

پھر میں حضرت زینب بنت جحش کے پاس گئی جب
کہ اُن کے بھائی کی وفات ہوئی تو انہوں نے خوشبو منگا
کر لی اور فرمایا: اگرچہ مجھے خوشبو کی کوئی حاجت نہیں لیکن
میں نے رسول ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا: کسی
عورت کے لیے جائز نہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخری دن پر
ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین روز سے زیادہ سوگ
کرے مگر خاوند کا چار ماہ دس دن ہے۔

زیارت قبور

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ایک عورت کے پاس
سے گزر ہوا جو قبر کے پاس رو رہی تھی۔ فرمایا کہ اللہ سے
ڈرو اور صبر کرو۔ اُس نے کہا: جانیے۔ آپ کو کیا علم کہ
مجھے کیا مصیبت پہنچی ہے، اُس سے کہا گیا کہ وہ تو نبی
کریم ﷺ تھے۔ وہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس
میں حاضر ہوئی اور اس پر کوئی دربان نہ پایا عرض کی کہ
میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ فرمایا کہ صبر صدمہ کے آغاز
میں ہوتا ہے۔

1282- انظر الحديث: 5335، راجع الحديث: 1280

1283- صحيح مسلم: 2136، 2137، 2138، سنن ابوداؤد: 3124، سنن ترمذی: 988، سنن نسائی: 1، سنن ابن

ماجه: 1868

32- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُعَذِّبُ الْمَيِّتُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ إِذَا كَانَ التَّوْحُّ مِنْ سُنتِهِ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا) (التحریم: 8) وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ مِنْ سُنتِهِ فَهُوَ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: (لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى) (الانعام: 164) "وَهُوَ كَقَوْلِهِ: (وَإِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَى ذُنُوبٍ إِلَى جِلْهَا لَا يَحْتَمِلُ مِنْهُ شَيْءٌ) (فاطر: 18) وَمَا يَرْتَحِصُ مِنَ الْبُكَاءِ فِي غَيْرِ تَوْجٍ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظَلَمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا وَذَلِكَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ"

نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ میت کو اُس کے گھر والوں کے رونے کے سبب عذاب دیا جاتا ہے جب کہ اُن میں نوحہ خوانی رائج ہو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو دوزخ سے بچاؤ۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر کوئی نگران ہے اور اُس سے اُس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اگر یہ اُن میں رائج نہ ہو تو ایسا ہے جیسے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: کوئی کسی دوسرے کا بار نہیں اٹھائے گا اور وہ اس ارشادِ ربانی کی طرح ہے: اگر کوئی اپنا بوجھ اٹھانے کے لیے دوسرے کو بلائے تو ذرا بھی دوسرے کو نہیں اٹھایا جائے گا اور بغیر نوحہ کے رونے کی اجازت ہے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کو ظلم سے قتل کیا جائے تو اُس کے خون کا ایک حصہ حضرت آدم کے پہلے بیٹے پر ہوگا جس نے قتل کی رسم جاری کی۔

1284- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ وَمُحَمَّدُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُكَيْمَانَ عَنْ أَبِي عُمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ إِنْ أَبَا لِي قُبُضَ، فَأَتَيْنَا، فَأَرْسَلَ يُفَرِّدُ السَّلَامَ، وَيَقُولُ: إِنْ يَلَوْ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أُعْطِيَ، وَكُلُّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى، فَلْتَضَيِّرْ وَلْتَحْتَسِبْ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لِيَأْتِيَنِيهَا، فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَاكَةَ وَمَعَاذُ بْنُ جَهْلٍ وَأَبِي بِنُ كَعْبٍ

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ایک صاحبزادی نے آپ کے لیے پیغام بھیجا کہ ان کا بیٹا قریب المرگ ہے لہذا تشریف لائیے۔ آپ نے جواب بھیجا کہ سلام کہنا اور کہنا کہ اللہ کا ہے جو اُس نے لیا اور جو دیا اور ہر ایک کا اُس کے پاس وقت مقرر ہے، لہذا صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو۔ اُس نے پھر پیغام بھیجا اور قسم دی کہ ضرور تشریف لائیے۔ آپ کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت اور بہت سے

1284- النظر الحديث: 7448, 7377, 6655, 5655, 5655, 2132, سنن ابو داود: 3126, سنن

نسائی: 867, سنن ابن ماجه: 1588

افراد تھے۔ بچہ رسول اللہ ﷺ کو دیا گیا اور وہ لمبی لمبی سانس لے رہا تھا۔ میرا خیال ہے کہ وہ گویا مٹک تھی۔ آنکھیں بچے لگیں تو سعد نے کہا: یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں میں ڈالتا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ اپنے رحم دل بندوں پر رحم فرماتا ہے۔

ہلال بن علی سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کے جنازے میں شریک ہوئے اور رسول اللہ ﷺ قبر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ کی مبارک آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسا ہے جو آج رات اپنی بیوی کے پاس نہ گیا ہو؟ حضرت ابو طلحہ نے عرض کی: میں ہوں۔ فرمایا تو اتارو۔ چنانچہ انہوں نے اُسے قبر میں اتارا۔

عبداللہ بن عبید اللہ بن ابوملیک سے مروی ہے کہ مکہ مکرمہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک بیٹا وفات پا گیا تو ہم جنازے میں شامل ہوئے اور حضرت ابن عمر و حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی۔ میں ان دونوں کے درمیان بیٹھا یا فرمایا کہ دونوں میں سے ایک کے پاس بیٹھا اور پھر دوسرے صاحب تشریف لے آئے اور میرے برابر میں بیٹھ گئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے حضرت عمرو بن عثمان سے کہا کہ آپ رونے سے کیوں نہیں روکتے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ میت کو گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا

وَزَيْدُ بْنُ كَثَبٍ وَرَجُلٌ، فَرَفَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّبِيخَ وَتَنَقَّعُ - قَالَ: حَسْبُهُ اللَّهُ قَالَ كَاثِبًا مَسْرُومًا - فَقَاظَتْ عَيْنَاهُ، فَقَالَ سَعْدُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا؟ فَقَالَ: هَذِهِ رَحْمَةُ اللَّهِ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ، وَإِنَّمَا يَزُحُّ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ

1285 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْنَا بَيْتًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ، قَالَ: فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ، قَالَ: فَقَالَ: هَلْ مِنْكُمْ رَجُلٌ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ؟ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَكَا، قَالَ: فَأَبْرَأَ قَالَ: فَكَلَّ فِي قَبْرِهَا

1286 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: تُوِفِّيَتْ ابْنَةُ لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمَكَّةَ، وَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ، وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَإِلَى لِحَالِسَ بَيْتِهِمَا - أَوْ قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى أَحَدِهِمَا، ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِي - فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لِعُمَيْرِ بْنِ عُثْمَانَ: أَلَا تَنْهَى عَنِ الْبُكَاءِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ،

ہے۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی یہی فرمایا کرتے۔ پھر حدیث بیان کی کہ میں حضرت عمر کے ساتھ مکہ مکرمہ سے واپس آ رہا تھا۔ جب ہم بیداء کے مقام پر پہنچے تو وہاں درخت کے سائے میں ایک سوار تھا۔ فرمایا: جا کر دیکھو کہ یہ سوار کون ہے میں نے دیکھا تو وہ حضرت صہیب تھے۔ میں نے آپ کو بتایا تو فرمایا: انہیں میرے پاس لاؤ۔ میں حضرت صہیب کی جانب گیا اور چلنے کے لیے کہا۔ وہ امیر المؤمنین سے ملے۔ جب حضرت عمر کو زخمی کیا گیا تو حضرت صہیب آئے روتے اور کہتے: ہائے بھائی، ہائے ساتھی۔ حضرت عمر نے کہا اے صہیب! کیا مجھ پر روتے ہو؟ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جب حضرت عمر وصال فرما گئے تو اس بات کا میں نے حضرت عائشہ سے ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے۔ خدا کی قسم، رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ مومن کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دے گا بلکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کافر کے عذاب میں اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے اضافہ فرما دیتا ہے اور فرمایا کہ تمہارے لیے قرآن مجید کافی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی (پارہ ۸، الانعام: ۱۶۳) اُس وقت حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ

1287- قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قَدْ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ بَعْضُ ذَلِكَ، ثُمَّ حَدَّثَنِي قَالَ: صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ مَكَّةَ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا هُوَ بِرُكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ شَجَرَةٍ فَقَالَ: اذْهَبْ، فَأَنْظُرْ مَنْ هَؤُلَاءِ الرُّكْبُ، قَالَ: فَتَنَظَّرْتُ فَإِذَا صُهَيْبٌ، فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: ادْعُهُ لِي، فَرَجَعْتُ إِلَى صُهَيْبٍ فَقُلْتُ: ارْجِعْ فَالْحَقْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَلَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَتَكِي يَقُولُ: يَا أَخَاهُ وَاصَاحِبَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا صُهَيْبُ أَتَيْتَنِي عَلَى، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ الْمَيِّتَ يُعَذِّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ،

1288- قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقَالَتْ: رَحِمَ اللَّهُ عُمَرَ، وَاللَّهِ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ اللَّهَ لَيُعَذِّبُ الْمُؤْمِنَ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ، وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ اللَّهَ لَيَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ، وَقَالَتْ: حَسْبُكُمْ الْقُرْآنُ: (وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى) (الانعام: 164) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: عِنْدَ ذَلِكَ وَاللَّهِ هُوَ أَطْحَكَ وَأَبْكَى قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: وَاللَّهِ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا شَيْئًا

1287- النظر الحديث: 1290, 1292، صحيح مسلم: 2143, 2144

1288- النظر الحديث: 1289, 3978، راجع الحديث: 1287

اللہ تعالیٰ ہی ہنساتا اور رلاتا ہے۔ ابن ابوملیکہ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم حضرت ابن عمرؓ نے کچھ بھی نہیں کہا۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، عبداللہ بن ابوبکر، ان کے والد ماجد عمرہ بنت عبدالرحمن سے مروی ہے کہ انہوں نے سنا کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایک یہودی عورت کے پاس سے گزرے جس پر اس کے گھروالے رو رہے تھے۔ فرمایا کہ یہ اس پر رو رہے ہیں اور اسے اس کی قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔

اسماعیل بن خلیل، علی بن مسہر، ابواسحاق شیبانی، ابوبردہ سے مروی ہے کہ ان کے والد محترم نے فرمایا: جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زخمی کیا گیا تو حضرت صہیب چلا اٹھے: ہائے بھائی! حضرت عمرؓ نے فرمایا: کیا آپ نہیں جانتے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ زندوں کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔

میت پر نوحہ کرنے کی

کراہت

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ انہیں چھوڑو، کہ یہ ابوسلیمان پر روتی رہیں جب تک سر پر مٹی نہ پڑے اور آواز بند نہ ہو نفع سر پر مٹی لٹکانے سے آواز مراد ہے۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

1289 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَهُودِيَّةٍ بَيْنَ يَدَيْهَا أَهْلُهَا، فَقَالَ: إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا

1290 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ وَهُوَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَعَلَ صُهَيْبٌ يَقُولُ: وَأَخَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ: أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِهَيْكَلِهِ الْحَيِّ

33- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ

النِّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: دَعُوهُنَّ يَبْكِينَ عَلَى أَبِي سُلَيْمَانَ مَا لَهُمْ يَكُنْ نَفْعٌ أَوْ لَفْلَقَةٌ وَالنَّفْعُ: الْكُرَابُ عَلَى الرَّأْسِ وَاللَفْلَقَةُ: الصَّوْتُ

1291 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

1289- راجع الحديث: 1288، صحيح مسلم: 2153، سنن ترمذی: 1006، سنن نسائی: 1855

1290- راجع الحديث: 1287، صحيح مسلم: 2143، 2144

1291- صحيح مسلم: 2154، 2155، 2156

میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مجھ پر جھوٹ باندھنا اُس طرح نہیں جیسا کسی اور پر جھوٹ باندھنا۔ جو میرے بارے میں جان بوجھ کر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا: جو کسی پر نوحہ کرے تو اُس کو عذاب دیا جاتا ہے جس پر نوحہ کیا گیا۔

عبدان، ابن کے والد ماجد، شعبہ، قتادہ، سعید بن مسیب، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والد ماجد سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میت کو اُس کی قبر میں اُس نوحہ کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے جو اُس پر کیا گیا۔ متابعت کی اس کی عبد الاعلیٰ، یزید بن زریع، سعید نے قتادہ سے اور آدم نے شعبہ سے مروی کی میت کو زندے کی چنج پکار کے سبب عذاب دیا جاتا ہے۔

میت پر فرشتوں کا سایہ فلکں ہوتا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ غزوہٴ احد کے دن جب میرے والد محترم کی لاش لائی گئی تو اُن کا منہ کھل کر دیا گیا تھا۔ حتیٰ کہ انہیں رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھا گیا اور کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا۔ میں کھول کر دیکھنے گیا تو میری قوم نے مجھے منع کیا۔ دوبارہ کھول کر دیکھنے کے لیے گیا تب بھی میری قوم نے مجھے روکا۔ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تو کپڑا ہٹا دیا گیا۔ آپ نے چیخنے والی کی آواز سنی تو فرمایا: یہ کون ہے۔ لوگوں نے عرض کی کہ عمرو کی بیٹی یا اُس کی بہن ہے۔ فرمایا کہ کیوں روتی ہو یا فرمایا کہ مت روؤ کیونکہ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِبْعَةَ، عَنْ الْمُغِيرَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنْ كَلَبًا عَلَى لَيْسَ كَكَلِبٍ عَلَى أَحَدٍ مِنْ كَلَبٍ عَلَى مُتَعَبِدًا، فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ يَبِيعَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا يَبِيعُ عَلَيْهِ

1292- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا يَبِيعُ عَلَيْهِ تَابِعَهُ عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ وَقَالَ آدَمُ: عَنْ شُعْبَةَ: الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ

34- باب

1293 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جِئْتُ أَبِي يَوْمَ أُحُدٍ قَدْ مَقِلَ بِهِ، حَتَّى وَضِعَ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَجَى ثَوْبًا، فَذَهَبَتْ أُرِيدُ أَنْ أَكْشِفَ عَنْهُ فَتَهَيَّأَ قَوْمِي، ثُمَّ ذَهَبَتْ أَكْشِفَ عَنْهُ فَتَهَيَّأَ قَوْمِي، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ، فَسَمِعَ صَوْتَ صَائِحَةٍ، فَقَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ فَقَالُوا: ابْنَةُ عَمْرٍو - أَوْ أَحَدُ عَمْرٍو - قَالَ: فَلِمَ تَبْكِي؟ أَوْ لَا تَبْكِي، كَمَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ نُظُلَّهُ

1292- راجع الحديث: 1287، صحيح مسلم: 2140، سنن لسانى: 1852، سنن ابن ماجه: 1953

1293- النظر الحديث: 6304، 1244، سنن لسانى: 1844

بِأَجْنَحَيْهَا حَتَّى رُفِعَ

اٹھائے جانے تک فرشتے مسلسل اپنے پروں سے ان پر سایہ فگن رہیں گے۔

35- بَابُ: لَيْسَ مِمَّا مِنْ شَقَى الْجُيُوبِ

1294 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

حَدَّثَنَا زُبَيْدُ الْيَامِيُّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ،

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِمَّا مِنْ لَطَمِ الْخُدُودِ،

وَشَقَى الْجُيُوبِ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

36- بَابُ رِثَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ سَعْدُ ابْنِ خَوْلَةَ

1295 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي

وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوذُنِي عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي، فَقُلْتُ: إِنِّي قَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْوَجَعِ

وَأَنَا ذُو مَالٍ، وَلَا يَرْتَبِي إِلَّا ابْنَةُ، أَفَأَتَصَدَّقُ بِفُلْكَمِ

مَالِي، قَالَ: لَا فَقُلْتُ: بِالشَّظَرِ، فَقَالَ: لَا ثُمَّ

قَالَ: الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَبِيرٌ - أَوْ كَوْبٌ - إِنَّكَ أَنْ

تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَا، خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً

يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي

بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَجَزْتَ بِهَا، حَتَّى مَا تَجْعَلَ فِي فِي

أَمْرَاتِكَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخْلَفَ بَعْدَ أَصْحَابِي؟

قَالَ: إِنَّكَ لَنْ تُخْلَفَ فَتَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا إِلَّا

أَزَدْتُ بِهِ دَرَجَةً وَرَفَعَةً، ثُمَّ لَعَلَّكَ أَنْ تُخْلَفَ حَتَّى

وہ ہم سے نہیں جس نے گریبان چیرا

النعیم، سفیان، زبید الیامی، ابراہیم، مسروق،

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو منہ پیٹے، گریبان

پھاڑے اور دور جاہلیت جیسا دواہلہ کرے وہ ہم میں سے

نہیں۔

نبی کریم ﷺ نے حضرت سعد بن

خولہ کا افسوس کیا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

مروی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ

میری عیادت کے لیے تشریف لائے جب کہ میرے

مرض نے شدت پکڑ لی تھی۔ میں نے عرض کی کہ میں

شدید بیمار ہوں، میرے پاس کافی مال ہے اور ایک لڑکی

کے علاوہ میرا کوئی وارث نہیں۔ کیا میں اپنا دو تہائی مال

خیرات کر دوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے نے

عرض کی: نصف؟ فرمایا کہ نہیں۔ عرض کی کہ تہائی؟ فرمایا

کہ تہائی بھی زیادہ ہے۔ تم اگر اپنے وارثوں کو غنی چھوڑو تو

یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ محتاج رہیں اور لوگوں سے مانگتے

پھریں۔ تم اللہ کی رضا کے لیے جو بھی خرچ کرو گے اس کا

ثواب ملے گا حتیٰ کہ جو کچھ اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالو

گے۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں اپنے ساتھیوں سے

بچھے چھوڑ دیا جاؤں گا؟ فرمایا کہ تم پیچھے نہیں چھوڑے جاؤ

گے بلکہ کتنے ہی خیر و بھلائی کے کام کرو گے جن سے مرتبہ اور مقام میں اضافہ ہوگا۔ اگر شاید پیچھے چھوڑ بھی دیئے جاتے تو لوگ تم سے فائدہ حاصل کرتے اور کچھ لوگوں کو نقصان پہنچتا۔ اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو مکمل فرما اور انہیں واپس نہ لوٹا۔ لیکن سعد بن خولہ کا صدمہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اُن کا افسوس کیا کیونکہ وہ مکہ مکرمہ میں ہی وفات پا گئے تھے۔

مصیبت کے وقت بال

نوچنے سے منع فرمایا گیا ہے

حکم بن موسیٰ، یحییٰ بن حمزہ، عبدالرحمن بن جابر، قاسم بن مخیرہ، ابو بردہ بن ابو موسیٰ سے مروی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ کی بیماری واپس لوٹ آئی اور اُن پر غشی طاری ہو گئی۔ اُن کا سر گھر کی کسی عورت کی گود میں تھا۔ یہ اُسے منع نہیں کر سکتے تھے۔ جب افاقہ ہوا تو فرمایا کہ اُس کام سے میں بھی بری ہوں جس سے رسول اللہ ﷺ بری تھے۔ رسول اللہ ﷺ چیخنے والی، بال نوچنے والی اور سر پٹنے والی سے بیزار تھے۔

جور خساروں کو پیٹے

وہ ہم میں سے نہیں

محمد بن بشار، عبدالرحمن، سفیان، اعش، عبداللہ بن مَرّہ، مسروق، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جور خسار پیٹے، گریبان پھاڑے اور زمانہ جاہلیت کی طرح داویلہ

يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ، وَيُطْرِكُكَ آخَرُونَ، اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هَجْرَتَهُمْ، وَلَا تُرَدِّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ، لَكِنَّ الْبَائِسَ سَعْدُ ابْنِ خَوْلَةَ يَزِي لِي لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ

37- بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ

الْحَلْقِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

1296- وَقَالَ الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا يَحْيَى

بْنُ حَمْرَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرٍ: أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيَّرَةَ حَدَّثَهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: وَجَعَ أَبُو مُوسَى وَجَعًا شَدِيدًا، فَعُشِيَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي خَجَرٍ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَزِدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا، فَلَمَّا أَفَاقَ، قَالَ: أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ بَرَّ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَرٌّ مِنَ الضَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَةِ

38- بَابُ: لَيْسَ مِنَّا

مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ

1297- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ

کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

مِمَّا مَن طَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَى الْجُيُوبَ وَدَعَا
بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

مصیبت کے وقت چیخنے چلانے اور زمانہ جاہلیت
کی طرح شور مچانے سے منع فرمایا گیا ہے
سروق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو
رخسارے پیٹے گریبان پھاڑے اور زمانہ جاہلیت کی
طرح واویلہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

39- بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ الْوَيْلِ وَدَعْوَى
الْجَاهِلِيَّةِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

1298- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي،
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ
مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ طَرَبَ
الْخُدُودَ وَشَقَى الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

جو مصیبت کے وقت اس طرح
بیٹھے کہ غم ظاہر ہو

40- بَابُ مَنْ جَلَسَ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ
يُعْرِفُ فِيهِ الْحُزْنَ

عمرہ سے مروی ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب نبی
کریم ﷺ تک ابن حارثہ، جعفر اور ابن رواحہ کے
شہید ہونے کی اطلاع ہوئی تو آپ غم زدہ ہو کر بیٹھ گئے
اور میں دروازے کی تھری (دراڑوں) سے دیکھ رہی
تھی۔ ایک شخص نے آکر عرض کی کہ حضرت جعفر کی
عورتیں رو رہی ہیں۔ آپ نے حکم دیا کہ انہیں منع کر دو۔
وہ جا کر دوبارہ خدمت اقدس میں حاضر ہوا کہ وہ نہیں
مانتیں۔ فرمایا کہ انہیں منع کر دو تیسری مرتبہ حاضر خدمت
ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم وہ ہم پر غالب
آگئیں۔ فرمایا کہ اُن کے منہ میں مٹی جھونک دو۔ میں نے
کہا: اللہ تیری ناک خاک آلودہ کرے، تو نے وہ بات نہ
مائی جو رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمائی پھر بھی تو نے رسول

1299- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَهَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى، قَالَ: أَخْبَرْتَنِي عُمَرَةُ
قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا
جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ
وَجَعْفَرٍ، وَابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرِفُ فِيهِ الْحُزْنَ وَآثَا
أَنْظَرُ مِنْ صَائِرِ النَّبَاِ شَقَى النَّبَاِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ
فَقَالَ: إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ، فَأَمَرَهُ أَنْ
يَتَنَاهَيْنَّ، فَذَهَبَ، ثُمَّ أَتَاهُ الْغَالِيَةُ، لَمْ يُطِغَتْهُ
فَقَالَ: إِنَّهُنَّ فَأَتَاهُ الْغَالِيَةُ، قَالَ: وَاللَّهِ لَقَدْ
غَلَبْتَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَعَمْتُ أَنَّهُ قَالَ: فَأَحْصَى فِي
أَفْوَاهِهِنَّ الْكُزَابَ فَقُلْتُ: أَرَعَمَ اللَّهُ أَفْكَ، لَمْ
تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ

1298- راجع الحديث: 1297, 8294

1299- النظر الحديث: 4263, 1305، صحيح مسلم: 2159, 2158، سنن ابوداؤد: 3122، سنن نسائي: 1846

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

الْعَنَامُ

1300- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا حِينَ قُتِلَ الْقُرْآنُ، فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَزَنَ حُزْنًا قَطُّ أَشَدَّ مِنْهُ

41- بَابُ مَنْ لَمْ يُظْهِرْ

حُزْنُهُ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرْظِيُّ: " الْجَزَعُ: الْقَوْلُ السَّيِّعُ وَالظَّنُّ السَّيِّئُ "، وَقَالَ يَعْقُوبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: (أَلَمَّا أَشْكُو بَعْدِي وَحُزِنِي إِلَى اللَّهِ) (يوسف: 86)

اللہ ﷺ کو ان کی کیفیت میں نہ رہنے دیا۔

عمرو بن علی، محمد بن فضیل، عاصم الاحول سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب قاریوں کو شہید کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ایک ماہ تک قنوت پڑھی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس موقع سے زیادہ رنجیدہ کبھی نہیں دیکھا۔

جو مصیبت پر اپنے غم کا

اظہار نہ کرے

محمد بن کعب قرظی نے فرمایا کہ جرح و فزع سے مراد بُری باتیں کہنا اور بُرے خیال جمانا ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا: ترجمہ کنز الایمان: کہا میں تو اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہوں (پارہ ۳، یوسف: ۸۶)

اسحاق بن عبد اللہ بن ابوطالب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابوطالب کا بیٹا بیمار تھا تو وفات پا گیا اور حضرت ابوطالب باہر گئے ہوئے تھے۔ جب اُن کی زوجہ نے دیکھا کہ یہ فوت ہو گیا ہے تو کفنا کر گھر کے ایک حصے میں رکھ دیا۔ جب حضرت ابوطالب واپس آئے تو کہا: بیٹا کیسا ہے؟ عرض کی کہ وہ سکون سے ہے اور مجھے اُمید ہے کہ راحت پا گیا حضرت ابوطالب یہی سمجھے۔ رات گزاری اور صبح کو غسل کر کے باہر جانے کا قصد کیا تو خبر دی گئی کہ وہ فوت ہو گیا ہے۔ پس نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر نبی کریم ﷺ کو بتایا جو دونوں کے درمیان معاملہ ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شاید اللہ تعالیٰ تم دونوں کی رات کو مبارک کرے۔ ایک انصاری نے کہا: میں نے

1301 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: اشْتَكَى ابْنُ لَآبِي طَلْحَةَ، قَالَ: فَمَاتَ، وَأَبُو طَلْحَةَ خَارِجٌ فَلَمَّا رَأَتْ امْرَأَتُهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ هَيَّأَتْ شَيْئًا، وَنَحْنَتْهُ فِي جَانِبِ الْمَبِيتِ، فَلَمَّا جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ: كَيْفَ الْغُلَامُ، قَالَتْ: قَدْ هَدَأَتْ نَفْسُهُ، وَأَزْجُو أَنْ يَكُونَ قَدْ اسْتَرَاحَ وَظَنَّ أَبُو طَلْحَةَ أَنَّهَا صَادِقَةٌ، قَالَ: فَمَاتَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ اغْتَسَلَ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَغْلَبَتْهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ، فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا كَانَ مِنْهُمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ

دیکھا کہ ان کے گھر نوڑ کے پیدا ہوئے اور سب سے سب قرآن مجید کے قاری تھے۔

يُبَارِكُ لَكُمْ فِي لَيْلَتِكُمْ قَالَ سُفْيَانُ: فَقَالَ
رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: قَرَأْتُ لَهَا تِسْعَةَ أَوْلَادٍ
كُلُّهُمْ قَدَرَ الْقُرْآنَ

صبر وہ ہے جو مصیبت پیش آتے وقت ہو
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اچھا
انصاف کرنے والے اور اچھے لوگ وہ ہیں کہ جب انہیں
صدمہ پہنچے تو کہتے ہیں کہ (بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں
اور بے شک ہم اُسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی ہیں
جن پر اپنے رب کی طرف سے مہربانی اور رحمت ہے اور
یہی راہ یافتہ ہیں) (۱۵۷:۲) اور ارشادِ ربانی ہے: (صبر
اور نماز سے مدد حاصل کرو اور یہ بڑی بھاری ہے مگر ڈر
والوں پر نہیں) (۲:۳۵)

42- بَابُ الصَّبْرِ عِنْدَ الصَّدَمَةِ الْأُولَى
وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: نِعْمَ الْعِدْلَانِ
وَنِعْمَ الْعِلَاوَةُ: (الَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمْ مُصِيبَةٌ
قَالُوا: إِنْ يَكُنْ ذَلِكَ إِلَيْنَا رَاجِعُونَ، أَوْلَيْكَ عَلَيْهِمْ
صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ، وَأَوْلَيْكَ هُمُ
الْمُهْتَدُونَ) (البقرة: 157) وَقَوْلُهُ تَعَالَى:
(وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ، إِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا
عَلَى الْخَاشِعِينَ) (البقرة: 45)

محمد بن بشار، عُمَرُ، شُعْبَةُ، ثَابِت، حضرت انس رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
صبر مصیبت کے شروع میں ہوتا ہے۔

1302- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ،
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدَمَةِ الْأُولَى

نبی کریم ﷺ کا فرمان کہ بے شک ہم
تیرے غم میں رنجیدہ ہیں

43- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: إِنْ يَكُنْ لَكُمْ خَزُونٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے
کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آنکھ بہتی ہے اور دل غمگین
ہے۔

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَدْمَعُ الْعَيْنُ، وَيَخْزَنُ
الْقَلْبُ

ثَابِت سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ابوسیف
لوہار کے پاس تشریف لے گئے جو حضرت ابراہیم کی دایا

1303 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ،
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ هُوَ ابْنُ
حَيَّانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

کا شوہر تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابراہیم کو لے کر بوسہ دیا اور سوگھا۔ اس کے بعد آپ دوبارہ تشریف لے گئے اور حضرت ابراہیم کا دم آخر تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی مبارک آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تو حضرت عبدالرحمن بن عوف نے آپ سے کہا: یا رسول اللہ! آپ بھی۔ فرمایا کہ اے ابن عوف! یہ رحمت ہے پھر دوسری مرتبہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک آنکھ روتی ہے اور دل غمگین ہے اور ہم نہیں کہتے مگر جو ہمارے رب کو راضی کرے اور اے ابراہیم! ہم تیرے فراق میں مغموم ہیں۔ مروی کیا اسے موسیٰ، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے۔

عَنْهُ قَالَ: دَخَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي سَمِيعٍ الْقَلْبِيِّ، وَكَانَ ظُلُمًا لِابْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْرَاهِيمَ، فَقَبَّلَهُ، وَشَمَّهُ، ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ وَابْرَاهِيمُ يَجُودُ بِنَفْسِهِ، فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذَرِفَانِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: يَا ابْنَ عَوْفٍ إِنَّهَا رَحْمَةٌ، ثُمَّ اتَّبَعَهَا بِأُخْرَى، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ، وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ، وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا، وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا اِبْرَاهِيمَ لَنَحْزُونُونَ رَوَاهُ مُوسَى، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیمار کے پاس رونا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ علیل ہوئے تو نبی کریم ﷺ اُن کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور ساتھ حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے۔ جب اندر داخل ہوئے تو ان کے چاروں طرف گھروالوں کو پایا۔ فرمایا: کیا وفات پا گئے؟ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ نبی کریم ﷺ رونے لگے۔ جب لوگوں نے نبی کریم ﷺ کو روتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی رونے لگے۔ فرمایا: سنتے ہو، بے شک اللہ تعالیٰ آنکھ کے رونے اور دل کے غمگین ہونے پر عذاب

44- بَابُ الْبُكَاءِ عِنْدَ الْمَرِيضِ

1304 - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اشْتَكَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوَى لَهُ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ فِي غَاشِيَةٍ أَهْلِهِ، فَقَالَ: قَدْ قَضَى قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمَ بُكَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكُوا، فَقَالَ: أَلَا تَسْمَعُونَ إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ، وَلَا بِحُزْنِ

نہیں دیتا بلکہ اس کی وجہ سے عذاب دیتا ہے۔ اور زبان کی طرف اشارہ کیا یا رحم فرماتا ہے اور بے شک میت کو اُس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو لاشی اور پتھر سے مارتے اور منہ میں مٹی ڈال دیتے۔

نوحہ کرنے چلانے کی ممانعت

اور اُس پر زجر و توبیخ کرنا

عمرہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا: جب زید بن حارثہ، جعفر اور عبد اللہ بن رواحہ کے شہید ہو جانے کی اطلاع پہنچی تو نبی کریم ﷺ غمگین ہو کر بیٹھ گئے اور مجھے دروازے کی جھریوں سے معلوم ہوا۔ ایک شخص نے آکر عرض کی کہ یا رسول اللہ! حضرت جعفر کی عورتیں رو رہی ہیں۔ آپ نے انہیں منع کرنے کا حکم فرمایا۔ وہ گیا اور پھر حاضر خدمت ہو کر عرض کی: انہیں روکا لیکن وہ نہیں مانتیں۔ آپ نے دوبارہ حکم دیا کہ انہیں منع کرو۔ وہ گیا اور پھر حاضر خدمت ہو کر عرض کی: خدا کی قسم، وہ مجھ پر یا ہم پر غالب آگئیں یہ شک محمد بن حوشب کو ہے۔ میرے خیال میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اُن کے منہ میں مٹی جھونک دو۔ میں نے کہا: اللہ تیری ناک خاک آلود کرے، خدا کی قسم، تو یہ کام کرنے والا نہیں لیکن تو نے رسول اللہ ﷺ کو غم پہنچانا نہ چھوڑا۔

محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت ام عطیہ

الْقَلْبِ وَلَكِنْ يُعَذِّبُ بِهَذَا - وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ - أَوْ يَزِيحُ وَإِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذِّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَضْرِبُ فِيهِ بِالْعَصَا، وَيَذِيحُ بِالْحِجَارَةِ وَيَتَخَيَّرُ بِالْأُتْرَابِ

45- بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ التَّوَجُّعِ

وَالْبُكَاءِ وَالزَّجْرِ عَنْ ذَلِكَ

1305 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرْتَنِي عَمْرَةُ، قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، تَقُولُ: لَمَّا جَاءَ قَتْلُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، وَجَعَفَرٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِفُ فِيهِ الْحُزْنَ، وَأَنَا أَظْلِعُ مِنْ شَقِي الْبَابِ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْتَهَاهُنَّ، فَذَهَبَ الرَّجُلُ، ثُمَّ أَتَى، فَقَالَ: قَدْ نَهَيْتُهُنَّ، وَذَكَرَ أَنَّهُنَّ لَمْ يُطِيعْنَهُ، فَأَمَرَهُ الثَّانِيَةَ أَنْ يَنْتَهَاهُنَّ، فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَى، فَقَالَ: وَاللَّهِ لَقَدْ غَلَبَنِي - أَوْ غَلَبْنَا، الشُّكُّ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ - فَرَعَمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَاحْضِي فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ: أَرَعَمَ اللَّهُ أَنْفَكَ، فَوَاللَّهِ مَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ، وَمَا تَرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ

1306 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ،

1305- راجع الحديث: 1299

1306- انظر الحديث: 7215, 4892، صحيح مسلم: 2160، سنن نسائي: 4191

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ہم سے بیعت کے وقت عہد لیا تھا کہ ہم نوحہ نہ کریں۔ ہم میں سے کسی نے یہ بات پیش نظر نہ رکھی سوائے پانچ عورتوں کے یعنی: اُمّ سلمہ، اُمّ العلاء، ابوسبرہ کی بیٹی اور معاذ کی بیوی اور باقی دو عورتوں ابنت ابوسبرہ جو معاذ کی بیوی تھیں اور ایک دوسری عورت۔

جنازے کے لیے کھڑا ہونا

علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، سالم، ان کے والد ماجد، حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ حتیٰ کہ وہ تم سے دور چلا جائے۔ سفیان، زہری، سالم، ان کے والد ماجد حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بقول حمید بن نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حتیٰ کہ تمہیں چھوڑ جائے یا جنازہ رکھ دیا جائے۔

جب جنازے کے لیے
کھڑا ہو تو کب بیٹھے!

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جنازہ دیکھے اور اُس کے ساتھ نہ جانا چاہے تو کھڑا ہو جائے حتیٰ کہ وہ آگے یا پیچھے چلا جائے یا آگے جانے سے پہلے رکھ دیا جائے۔

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَخَذَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَيْعَةِ أَنْ لَا نَتَوَخَّعَ، فَمَتَا وَفَتْ مِنَّا امْرَأَةً غَيْرَ تَمِيمٍ نِسْوَةً: أُمِّ سُلَيْمٍ، وَأُمِّ الْعَلَاءِ، وَابْنَةَ أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةَ مُعَاذٍ، وَامْرَأَتَيْنِ - أَوْ ابْنَةَ أَبِي سَبْرَةَ، وَامْرَأَةَ مُعَاذٍ وَامْرَأَةَ أُخْرَى -

46- بَابُ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

1307 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا حَتَّى يُخْلِفَكُمْ قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَ الْحَمِيدِيُّ: حَتَّى يُخْلِفَكُمْ أَوْ تَوَضَّعَ

47- بَابُ: مَتَى يَقْعُدُ
إِذَا قَامَ لِلْجَنَازَةِ؟

1308 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ جَنَازَةً، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا، فَلْيَقُمْ حَتَّى يُخْلِفَهَا أَوْ يُخْلِفَهُ أَوْ تَوَضَّعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُخْلِفَهُ

1307- انظر الحديث: 1308، صحيح مسلم: 2214، 2216، سنن ابوداؤد: 3172، سنن ترمذی: 1042، سنن ابن

ماجه: 1542

1308- راجع الحديث: 1307

سعید مقبری نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ہم ایک جنازے میں تھے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مردان کا ہاتھ پکڑا اور جنازہ رکھے جانے سے پہلے بیٹھ گئے۔ پس حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے اور مردان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: خدا کی قسم تم یہ جانتے ہو کہ بے شک نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ پس حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ انہوں نے سچ فرمایا ہے۔

جو جنازے کے ساتھ جائے وہ نہ بیٹھے حتیٰ کہ اُسے لوگوں کے کندھوں سے اتار کر رکھ دیا جائے، اگر بیٹھ گیا تو کھڑے ہونے کو کہا جائے مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ، ابوسلمہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔ جو ساتھ جائے تو نہ بیٹھے حتیٰ کہ اُسے رکھ دیا جائے۔

جو یہودی کے جنازے کے لیے کھڑا ہو عبید اللہ بن مقسم سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ہمارے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو نبی کریم ﷺ کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ ہم بھی۔ ہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ تو یہودی کا جنازہ ہے فرمایا کہ جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔

1309 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنَّا فِي جَنَازَةٍ، فَأَخَذَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَدَ مَرْوَانَ فَجَلَسَا قَبْلَ أَنْ تُوَضَعَ، فَجَاءَ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَخَذَ يَدَ مَرْوَانَ فَقَالَ: قُمْ فَوَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمَ هَذَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ صَدَقَ

48- بَابُ: مَنْ تَبَعَ جَنَازَةً، فَلَا يَقْعُدُ حَتَّى تُوَضَعَ عَنْ مَنَاكِبِ الرِّجَالِ، فَإِنْ قَعَدَ أَمَرَ بِالْقِيَامِ

1310 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا، مَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدُ حَتَّى تُوَضَعَ

49- بَابُ مَنْ قَامَ لِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ 1311 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَرَّ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُتِنَا بِهِ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ، قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا

1309- النظر الحديث: 1310

1310- راجع الحديث: 1309، صحيح مسلم: 2218، سنن ترمذی: 1043، سنن نسائی: 1913، 1916، 1917

1311- صحيح مسلم: 2219، سنن ابوداؤد: 3174، سنن نسائی: 1921

عبدالرحمن بن ابولہیٰ سے مروی ہے کہ حضرت بہل بن حذیف اور حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما قادسیہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا۔ دونوں کھڑے ہو گئے۔ ان سے کہا گیا کہ یہ تو یہاں کے ذمی کافر کا ہے۔ دونوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے۔ عرض کی گئی کہ یہ تو یہودی کا جنازہ ہے۔ فرمایا کہ یہ آدمی نہیں؟

ابوجزہ اعش، عمرو، ابن ابولہیٰ سے مروی ہے کہ میں حضرت قیس اور حضرت بہل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا۔ دونوں نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ زکریا، شعبی، ابن ابولہیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعود اور حضرت قیس جنازے کے لیے کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔

عورتوں کے بجائے جنازہ مرد اٹھائیں

عبدالعزیز بن عبد اللہ، سعید مقبری، ان کے والد ماجد، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جنازہ تیار کر کے رکھ دیا جائے اور لوگ اُسے اپنی گردنوں پر اٹھالیں۔ اگر وہ نیک ہو کہتا ہے: مجھے جلدی لے چلو اور اگر نیک نہیں ہوتا تو کہتا ہے۔ ہائے افسوس! مجھے کہاں لے جا رہے ہو؟ اُس کی آواز کو ہر چیز سنتی ہے سوائے انسان کے اگر انسان سن لیں تو بے ہوش ہو جائیں۔

1312- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْثَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: كَانَ سَهْلُ بْنُ حَنْظَلٍ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ، فَمُرُوا عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا، فَقِيلَ لَهُمَا إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَيْ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ، فَقَالَا: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهَا جَنَازَةٌ يَهُودِيَّةٍ، فَقَالَ: أَلَيْسَتْ نَفْسًا

1313- وَقَالَ أَبُو حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: كُنْتُ مَعَ قَيْسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَا: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ زَكْرِيَّا عَنْ الشَّعْبِيِّ، عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، كَانَ أَبُو مَسْعُودٍ وَقَيْسُ بْنُ يَقُومَانِ لِلْجَنَازَةِ

50- بَابُ حَمْلِ الرِّجَالِ الْجَنَازَةَ كُؤُونَ النِّسَاءِ

1314- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ، فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً، قَالَتْ: قَدِمُونِي، وَإِنْ كَانَتْ غَلِيَّةً صَالِحَةً، قَالَتْ: يَا وَيْلَهَا أَيْنَ يَذْهَبُونَ بِهَا؟ يَسْمَعُ صَوْنَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهُ صَبِيٌّ "

1312- صحیح مسلم: 2222، 2223، سنن نسائی: 1920

1313- راجع الحلیث: 1312

1314- انظر الحلیث: 1316، 1380، سنن نسائی: 1908

51- بَابُ الشَّرْعَةِ بِالْجَنَازَةِ

وَقَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنْتُمْ مُشْفِعُونَ
وَأَمْسِ بَيْنَ يَدَيْهَا وَخَلْفَهَا، وَعَنْ يَمِينِهَا، وَعَنْ
شِمَالِهَا وَقَالَ غَيْرُهُ: قَرِيبًا مِنْهَا

1315 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ، قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ
بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَسْرِعُوا
بِالْجَنَازَةِ فَإِنَّ تَكَّ صَالِحَةٍ فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا، وَإِنْ يَكُ
سِوَى ذَلِكَ، فَكُفِّرْ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ

52- بَابُ قَوْلِ الْمَيِّتِ وَهُوَ

عَلَى الْجَنَازَةِ: قَدِّمُونِي

1316 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا
الْثَّيْبِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ
الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ،
فَاخْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ، فَإِنْ كَانَتْ
صَالِحَةً قَالَتْ: قَدِّمُونِي، وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ
قَالَتْ لِأَهْلِهَا: يَا وَيْلَهَا آتَيْنَ يُلْهَبُونَ بِهَا، يَسْتَعِ
صَوْنَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَ الْإِنْسَانُ
لَصَبَقَ "

53- بَابُ مَنْ صَفَّ صَفِّينِ أَوْ ثَلَاثَةٍ

عَلَى الْجَنَازَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ

جنازہ جلدی لے جانا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم اس
کے ساتھ چل رہے ہو۔ اس کے آگے پیچھے اور دائیں
بائیں چلو۔ دوسروں نے بھی تقریباً یہی فرمایا ہے۔

علی بن عبد اللہ، سفیان، زہری، سعید بن مسیب،
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی
کریم ﷺ نے فرمایا: جنازے کو سرعت سے لے
چلو۔ اگر نیک ہے تو بھلائی کو آگے بھیج رہے ہو اور اگر کچھ
اور ہے تو بُرائی کو اپنی گردنوں سے اتار رہے ہو۔

چار پائی پر میت کا کہنا کہ

مجھے جلدی لے چلو

سعید نے اپنے والد ماجد سے مروی کی کہ حضرت
ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی
کریم ﷺ فرمایا کرتے۔ جب جنازہ تیار کر کے رکھ
دیا جائے اور لوگ اُسے اپنی گردنوں پر اٹھالیں تو اگر وہ
نیک ہے تو کہتا ہے کہ جلدی لے چلو اور اگر نیک نہیں ہے تو
اپنے گھر والوں سے کہتا ہے: ہائے افسوس کہاں لے
جارہے ہو؟ اُس کی آواز کو ہر چیز سنتی ہے سوائے انسانوں
کے۔ اگر انسان سُن لے تو بے ہوش ہو جائے۔

جس نے امام کے پیچھے جنازے پر

دو یا تین صفیں بنائیں

1315- صحيح مسلم: 2183، سنن ابوداؤد: 3181، سنن ترمذی: 1015، سنن نسائی: 1909، سنن ابن ماجہ: 1477

1316- انظر الحديث: 1314، راجع الحديث: 1314

مسدد، ابو عوانہ، قتادہ، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھائی تو میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

نماز جنازہ کے لیے صفیں بنانا

سعید سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب کو نجاشی کی وفات کی خبر سنائی۔ پھر آگے بڑھے تو لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں بنائیں۔ آپ نے چار تکبیریں کہیں۔

شعبی سے مروی ہے کہ مجھے اُس نے بتایا جو حاضر تھا کہ نبی کریم ﷺ ایک علیحدہ بنی قبر پر تشریف لے گئے تو لوگوں نے صفیں بنائیں اور آپ نے چار تکبیریں کہیں۔ میں نے کہا کہ آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جریج، عطاء نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آج لشکر کا ایک نیک شخص فوت ہو گیا ہے آؤ اُس کی نماز جنازہ پڑھیں۔ ہم نے صفیں بنالیں اور نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھائی اور ہم صف بستہ تھے۔ ابو الزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ میں دوسری صف میں تھا۔

1317 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ، فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي أَوْ الثَّلَاثِ

54- بَابُ الصُّفُوفِ عَلَى الْجَنَازَةِ

1318 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَحَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَصْحَابِهِ النَّجَاشِيَّ، ثُمَّ تَقَدَّمَ، فَصَفُّوا خَلْفَهُ، فَكَثُرَ أَرْبَعًا

1319 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ شَهِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَى عَلَى قَبْرِ مَنْبُودٍ فَصَفَّهُمْ، وَكَثُرَ أَرْبَعًا قُلْتُ: مَنْ حَدَّثَكَ، قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

1320 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ تَوَفَّى الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِنَ الْحَبَشِ، فَهَلُمُّ، فَصَلُّوا عَلَيْهِ، قَالَ: فَصَفَّفْنَا، فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَنَحْنُ مَعَهُ صُفُوفٌ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: عَنْ جَابِرٍ كُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي

1317- انظر الحديث: 3879, 3878, 3877, 1334, 1320

1318- راجع الحديث: 1245 'سنن ترمذی: 1022 'سنن نسائی: 1971 'سنن ابن ماجه: 1534

1319- انظر الحديث: 857

1320- صحيح مسلم: 2205 'سنن نسائی: 1973, 1969

55- بَابُ صُفُوفِ الصَّبِيَّانِ

مَعَ الرِّجَالِ فِي الْجَنَائِزِ

1321 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ غَامِرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَرَّ بِقَبْرِ قَدْ دُفِنَ لَيْلًا، فَقَالَ: مَتَى دُفِنَ هَذَا؟ قَالُوا: الْبَارِحَةَ، قَالَ: أَقْلًا أَذْنُتُوهِي؟ قَالُوا: دَفْنَاهُ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا أَنْ نُوقِظَكَ، فَقَامَ، فَصَفَّفْنَا خَلْفَهُ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَكَانَ فِيهِمْ فَصَّلَى عَلَيْهِ

56- بَابُ سُنَّةِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ وَقَالَ: صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ وَقَالَ: صَلُّوا عَلَى النَّجَّاشِيِّ سَمَّاهَا صَلَاةً لَيْسَ فِيهَا رُكُوعٌ وَلَا سُجُودٌ وَلَا يُتَكَلَّمُ فِيهَا وَفِيهَا تَكْبِيرٌ وَتَسْلِيمٌ "وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ: لَا يُصَلِّي إِلَّا طَاهِرًا، وَلَا يُصَلِّي عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، وَلَا غُرُوبِهَا، وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَقَالَ الْحَسَنُ: أَخَذْتُ النَّاسَ وَأَحَقَّهُمْ بِالصَّلَاةِ عَلَى جَنَائِزِهِمْ مَنْ رَضَوْهُمْ لِفَرَاثِهِمْ، وَإِذَا أَحَدٌ يَوْمَ الْعِيدِ أَوْ عِنْدَ الْجَنَازَةِ يَطْلُبُ الْمَاءَ وَلَا يَتَّيَّمُهُ، وَإِذَا انْتَهَى إِلَى الْجَنَازَةِ وَهُمْ يُصَلُّونَ يَدْخُلُ مَعَهُمْ بِتَكْبِيرَةٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: يُكَبِّرُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالسَّفَرِ وَالْحَضَرِ أَرْبَعًا وَقَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: التَّكْبِيرَةُ الْوَاحِدَةُ اسْتِفْتَاحُ الصَّلَاةِ وَقَالَ: (وَلَا تُصَلِّ عَلَى

جنازے پر مردوں کے

ساتھ لڑکوں کی صفیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے جو اسی رات دفن کیا گیا تھا۔ فرمایا کہ اس کو کب دفن کیا؟ لوگوں نے عرض کی کہ گزشتہ رات۔ فرمایا کہ مجھے کیوں نہیں بتایا۔ عرض کیا کہ ہم نے اندھیری رات میں دفن کیا اور پسند نے کیا کہ آپ کو بیدار کریں۔ آپ کھڑے ہوئے تو ہم نے پیچھے صفیں بنالیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں انہیں میں تھا اور اس پر نماز

نماز جنازہ کا طریقہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز جنازہ پڑھی اور فرمایا کہ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو اور فرمایا کہ نجاشی کی نماز جنازہ پڑھو۔ آپ نے اس کا نام نماز رکھا حالانکہ اس میں رکوع اور سجدے نہیں ہیں اور نہ اس میں کلام کیا جاتا ہے بلکہ صرف تکبیر اور سلام پھیرنا ہے۔ حضرت ابن عمر یہ نماز نہ پڑھا کرتے مگر با وضو ہو کر اور سورج طلوع یا غروب ہوتے وقت نہ پڑھتے اور اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے۔ حسن بصری نے فرمایا کہ میں نے لوگوں کو اسی پر پایا کہ جنازہ کا زیادہ حقدار وہی ہے جس کو لوگ فرض نمازوں میں پسند کرتے ہوں اور جب عید کے روز یا جنازے کے وقت وضو ٹوٹ جائے تو پانی طلب کرے اور تیمم نہ کرے اور جب ایسے وقت جنازے میں شامل ہو کہ لوگ نماز جنازہ پڑھ رہے ہوں تو تکبیر کہہ کر ان کے ساتھ شامل ہو جائے۔ ابن مسیب نے فرمایا

کہ رات ہو یا دن اور سفر ہو یا حضر مگر تکبیریں چار ہی کہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تکبیر نماز شروع کرنے کی تکبیر ہے۔ ارشاد خداوندی ہے: اُن میں سے جو مر جائے اُس کی نماز جنازہ کبھی نہ پڑھو۔ اس میں صفیں ہوتی ہیں اور امام۔

شعبی سے مروی ہے کہ مجھے اُس نے بتایا جو نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک علیحدہ بنی قبر کے پاس سے گزرا تھا۔ پس آپ نے امامت فرمائی اور ہم نے آپ کے پیچھے صفیں بنالیں۔ میں نے عرض کی کہ اے ابو عمرو! آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔

جنازے کے ساتھ چلنے کی فضیلت

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب تم نے اُس پر نماز پڑھ لی تو اُس کا حق ادا کرو یا جو تم پر تھا۔ حمید بن ہلال نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک نماز جنازہ پڑھنے کے بعد اجازت کی حاجت نہیں لیکن جو نماز پڑھ کر واپس لوٹ گیا اُس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے: جو جنازے کے ساتھ گیا اُس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ حضرت ابو ہریرہ زیادہ روایتیں کرتے ہیں۔

تو حضرت، عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

أَحَدٌ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا (التوبة: 84) وَفِيهِ صُفُوفٌ وَإِمَامٌ

1322 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرِ مَنْبُودٍ فَأَمَّنَّا، فَصَفَّفْنَا خَلْفَهُ، فَقُلْنَا: يَا أَبَا عَمْرٍو، مَنْ حَدَّثَكَ؟ قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

57- بَابُ فَضْلِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِذَا صَلَّيْتَ فَقَدْ قَضَيْتَ الَّذِي عَلَيْكَ وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ: مَا عَلِمْنَا عَلَى الْجَنَازَةِ إِحْثَا وَلَكِنْ مَنْ صَلَّى ثُمَّ رَجَعَ فَلَهُ قِيرَاطٌ

1323 - حَدَّثَنَا أَبُو الثُّغْبَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ

حَارِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ثَابِعًا يَقُولُ: حَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ يَقُولُ: مَنْ تَبَعَ جَنَازَةَ فَلَهُ قِيرَاطٌ فَقَالَ: أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَيْنَا.

1324 - فَصَلَّيْتُ يَغْنَى عَائِشَةُ أَبَا هُرَيْرَةَ

1322- راجع الحديث: 857

1323- راجع الحديث: 47، صحيح مسلم: 2191

1324- راجع الحديث: 1323

حضرت ابو ہریرہ کی تصدیق کی اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا ہی فرماتے ہوئے سنا ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ ہم نے تو بہت سے قیراطوں کا نقصان کر لیا اور میں نے اللہ کے حکم کو تلف کیا۔

جو تدفین تک رُکا رہے

عبداللہ بن مسلمہ، ابن ابوزناب، سعید بن ابوسعید مقبری، ان کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ احمد بن شعیب بن سعید، ان کے والد ماجد، یونس، ابن شہاب، عبدالرحمن اعرج حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو جنازے میں شامل ہوا تو اس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے اور جو تدفین ہونے تک شامل رہا تو اس کے لیے دو قیراط ہیں۔ کہا گیا کہ قیراط کیا ہے؟ فرمایا کہ دو بڑے پہاڑوں جیسے ہیں۔

لوگوں کے ساتھ لڑکوں کا

نماز جنازہ پڑھنا

یعقوب بن ابراہیم، یحییٰ بن ابوبکر، زائدہ، ابواسحاق شیبانی، عامر سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ ﷺ ایک قبر کے پاس تشریف لے گئے۔ لوگوں نے عرض کی کہ یہ گزشتہ رات دفن کیا یا دفن کی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ

وَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: لَقَدْ فَرَطْنَا فِي قَرَارِيطٍ كَوَيْدَةٍ فَرَطْنَا: فَسَمِعْتُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ

58- بَابُ مَنْ انْتَظَرَ حَتَّى تُدْفَنَ

1325 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، قَالَ:

قَرَأْتُ عَلَى ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلِّيَ، فَلَهُ قِيرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَ حَتَّى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ، قِيلَ: وَمَا الْقِيرَاطَانِ؟ قَالَ: مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ

59- بَابُ صَلَاةِ الصَّبْيَانِ

مَعَ النَّاسِ عَلَى الْجَنَائِزِ

1326 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: آتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرًا، فَقَالُوا: هَذَا دُفْنٌ - أَوْ دُفْنَتٌ - الْبَارِحَةَ، قَالَ

1325- راجع الحديث: 47، صحيح مسلم: 2186، 2187، 2188، سنن نسائي: 1993، 1994، سنن ابن

ماجه: 1539

1326- راجع الحديث: 857

تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور آپ نے اُس پر نماز پڑھی۔

نماز جنازہ، عید گاہ یا
مسجد میں پڑھنا

سعید بن مسیب اور ابوسلمہ دونوں سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نجاشی بادشاہ حبشہ کی وفات کی خبر اُسی دن دی جس دن کہ وہ فوت ہوئے۔ فرمایا کہ اپنے بھائی کے لیے دعائے مغفرت کرو۔

ابن شہاب، سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے لوگوں سے عید گاہ میں صفیں بنوائیں اور اس پر چار تکبیریں کہیں۔

ابراہیم بن المنذر، ابو ہریرہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ یہودی نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک مرد اور ایک عورت کو لے کر حاضر ہوئے جنہوں نے زنا کیا تھا۔ آپ نے حکم فرمایا تو اُن دونوں کو مسجد کے پاس جنازہ گاہ کے قریب سگسار کر دیا گیا۔

قبروں پر مسجدیں
بنانے کی کراہت

ابن عباس رضی اللہ عنہما: فَصَلَّيْنَا خَلْقَهُ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا

60- بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ
بِالْمُصَلِّيِّ وَالْمَسْجِدِ

1327- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَا: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَعَى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِيُّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ، يَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، فَقَالَ: اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ

1328- وَعَنْ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمُ بِالْمُصَلِّيِّ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا

1329- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَبُو ظَهْرَةَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٍ زَنِيَا فَأَمَرَ بِهِمَا، فَرَجَمَا قَرِيبًا مِنْ مَوْضِعِ الْجَنَائِزِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ

61- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ اتِّخَاذِ
الْمَسَاجِدِ عَلَى الْقُبُورِ

1327- راجع الحديث: 1245، صحيح مسلم: 2202

1328- راجع الحديث: 1245

1329- انظر الحديث: 3635، 4556، 6819، 6841، 7332، 7543، صحيح مسلم: 4414، 4415

وَلَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمْ صَرَبَتْ امْرَأَتُهُ الْقُبَّةَ عَلَى قَبْرِهِ سَنَةً.
ثُمَّ رَفَعَتْهُ فَسَبَّحُوا صَائِحًا يَقُولُ: أَلَا هَلْ وَجَدُوا
مَا فَاقَدُوا. فَأَجَابَهُ الْآخَرُ: بَلْ يَتَسَوَّأُونَ فَأَنْقَلَبُوا"

جب حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی وفات ہوئی
تو اُن کی اہلیہ محترمہ نے اُن کی قبر پر اک سال تک خیمہ
لگائے رکھا۔ جب انھیں تو بلند آواز سنی جو کہہ رہا تھا: کیا
جو چیز گم ہوئی تھی وہ تمہیں مل گئی؟ دوسرے نے جواب
دیا: بلکہ مایوس ہو کر لوٹ گئے۔

1330 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ
شَيْبَانَ عَنْ هِلَالٍ هُوَ الْوَزَانُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرْثِيهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: لَعَنَ اللَّهُ
الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ
مَسْجِدًا، قَالَتْ: وَلَوْلَا ذَلِكَ لَأَبْرَزُوا قَبْرَهُ غَيْرَ أَنِّي
أَخْشَى أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی
ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے اُس مرض میں فرمایا
جس کے اندر وصال ہوا کہ اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر
لعنت کرے جنہوں نے اپنے انبیائے کرام کی قبروں کو
مسجدیں بنا لیا۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ اگر یہ بات
نہ ہوتی تو آپ کی قبر کھلی رہتی لیکن اندیشہ یہی تھا کہ کہیں
اُسے مسجد نہ بنا لیا جائے۔

62- بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّفْسَاءِ إِذَا

مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا

1331 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ،
حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ
سَمُرَةَ بِنْتِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي
نِفَاسِهَا، فَقَامَ عَلَيْهَا وَسَطَهَا

نفاس والی کی نماز جنازہ جب کہ

وہ حالتِ نفاس میں مرے

عبداللہ بن بُریدہ سے مروی ہے کہ حضرت سرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ
کے ساتھ ایک نفاس والی عورت جت نماز جنازہ پڑھی جو
اسی حالت میں فوت ہو گئی تھی تو آپ اس کے درمیان میں
کھڑے ہوئے۔

63- بَابُ: آيِنَ يَقُومُ

مِنَ الْمَرَأَةِ وَالرَّجُلِ

1332 - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ،

عورت اور مرد کے لیے

کہاں کھڑا ہو؟

ابن بُریدہ سے مروی ہے کہ حضرت سرہ بن
جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی

1330- راجع الحديث: 436، صحيح مسلم: 1184

1331- راجع الحديث: 332

1332- راجع الحديث: 332

کریم ﷺ کے پیچھے ایک عورت کی نماز جنازہ پڑھی جو نفاس میں فوت ہوئی تھی۔ آپ اُس کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔

نماز جنازہ کی چار تکبیریں ہیں

حمید سے مروی ہے کہ ہمیں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی تو تین تکبیروں پر سلام پھیر دیا۔ اُن سے کہا گیا تو قبلہ رُو ہو کر چوتھی تکبیر کہی اور پھر سلام پھیرا۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجاشی بادشاہ کی وفات کی اُسی دن خبر دی جس دن کہ وہ فوت ہوئے اور لوگوں کے ساتھ عید گاہ کی طرف نکلے تو لوگ صف بستہ ہو گئے اور آپ نے اُس پر چار تکبیریں کہیں۔

محمد بن سنان، سلیم بن حیان، سعید بن میثم، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نجاشی اممہ کی نماز جنازہ پڑھی تو چار تکبیریں کہیں۔ یزید بن ہارون اور عبدالصمد نے سلیم سے اممہ ہی مروی کیا ہے اور اس کی عبدالصمد نے متابعت کی ہے۔

نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا

حَدَّثَنَا سَعْدَةُ بْنُ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نَفْسِهَا، فَقَامَ عَلَيْهَا وَسَطَهَا

64- بَابُ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ أَرْبَعًا

وَقَالَ مُحَمَّدٌ: صَلَّى بِنَا أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ سَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ: فَاسْتَقْبَلَ الْقَبِيلَةَ، ثُمَّ كَبَّرَ الرَّابِعَةَ، ثُمَّ سَلَّمَ

1333 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَى النَّجَاشِي فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمَصَلَّى، فَصَفَّ بِهِمْ، وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ

1334 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَيْثَمَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَمِّهِ النَّجَاشِي فَكَبَّرَ أَرْبَعًا وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: عَنْ سَلِيمٍ: أَمِّهِ، وَتَلَبَّعَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ

65- بَابُ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى الْجَنَازَةِ

1333- راجع الحديث: 1245

1334- صحيح مسلم: 2204

حسن بصری نے فرمایا کہ بچے پر سورۃ فاتحہ پڑھے اور وہ کہتے: اے اللہ! اسے ہمارے لیے آگے جانے والا، پیچھے کام آنے والا اور باعث اجر بنانا۔

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، سعد، طلحہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی۔

محمد بن کثیر، سفیان، سعد بن ابراہیم، طلحہ بن عبد اللہ بن عوف سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پیچھے ایک جنازے پر نماز پڑھی۔ انہوں نے سورۃ فاتحہ پڑھی اور فرمایا: تاکہ لوگ جان جائیں کہ یہ سنت ہے۔

تدفین کے بعد قبر پر

نماز پڑھنا

شعبی سے مروی ہے کہ مجھے اُس شخص نے بتایا جو نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک علیحدہ بنی قبر کے پاس سے گزرا کہ آپ نے امامت کی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ میں نے عرض کی کہ اے ابو عمرو! آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔

ابورافع سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک سیاہ فام شخص یا عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتا تھا۔ وہ فوت ہو گیا اور نبی کریم ﷺ کو اُس کے فوت ہونے کے بارے میں نہ بتایا گیا۔ ایک دن اُس کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: اُس آدمی کا کیا ہوا؟

وَقَالَ الْحَسَنُ: "يَقْرَأُ عَلَى الطِّفْلِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا قَرْنًا وَسَلْفًا وَآخِرًا"

1335- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، ح حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ: لِيَعْلَمُوا أَنَّهَا سُنَّةٌ

66- بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى

الْقَبْرِ بَعْدَ مَا يُدْفَنُ

1336- حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرِ مَنْبُودٍ فَأَمَّهُمْ وَصَلُّوا خَلْفَهُ، قُلْتُ: مَنْ حَدَّثَكَ هَذَا يَا أَبَا عَمْرٍو؟ قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

1337- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ أَسْوَدَ رَجُلًا - أَوْ امْرَأَةً - كَانَ يَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ يَقْلُمُ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ وَلَمْ يَعْلَمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْتِهِ، فَذَكَرَهُ ذَاتَ

1335- سنن ابوداؤد: 3198، سنن ترمذی: 1027، سنن نسائی: 1986

1336- راجع الحديث: 857

1337- راجع الحديث: 458

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! وہ تو فوت ہو گیا فرمایا کہ مجھے کیوں نہ بتایا؟ لوگوں نے عرض کی کہ اس کا قصہ یہ ہے اور اُس کا حال بیان کیا۔ فرمایا کہ مجھے اُس کی قبر بتاؤ۔ پس اُس کی قبر پر تشریف لے گئے اور اُس پر نماز پڑھی۔

مُردہ جوتوں کی

آہٹ سُنتا ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بندے کو جب اُس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اُس کے ساتھی واپس چلے جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ اُن کے جوتوں کی آہٹ سُن رہا ہوتا ہے تو اُس کے پاس دو فرشتے آکر اُسے بٹھا لیتے ہیں اور کہتے ہیں: تُو ان شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ کے۔ وہ کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ اُس سے کہا جاتا ہے کہ جہنم میں اپنا ٹھکانا دیکھ کہ اس کے بدلے تجھے اللہ تعالیٰ نے جنت میں ٹھکانا دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دونوں دکھائے جاتے ہیں اور اگر وہ کافر یا منافق ہے تو کہتا ہے کہ مجھے علم نہیں، میں وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے اُس سے کہا جائے گا کہ نہ تو نے جانا اور نہ سمجھا۔ پھر اُسے لوہے کے ہتھوڑے سے کانوں کے درمیان ضرب لگائی جاتی ہے تو چیخا چلاتا ہے جس کو قریب والے سب سُننے ہیں سوائے جنوں اور انسانوں کے۔

جو کسی مبارک جگہ یا اُس کے قریب دفن ہونا

پسند کرے

يَوْمَ فَقَالَ: مَا فَعَلَ ذَلِكَ الْإِنْسَانُ؟ قَالُوا: مَاتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ أَفَلَا أَذُنُكُمْ لِي؟ فَقَالُوا: إِنَّهُ كَانَ كَذِبًا وَكَذًّا - قِصَّتُهُ - قَالَ: فَحُفُّوا شَأْنَهُ. قَالَ: قَدْ لُونِي عَلَى قَبْرِهِ فَأَيُّ قَبْرَةٍ فَفَصَّلْ عَلَيْهِ

67- بَابُ: الْبَيْتُ

يَسْمَعُ خَفَقَ النَّعَالِ

1338- حَدَّثَنَا عِيَّاشُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا سَعِيدُ، قَالَ: وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " الْعَبْدُ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى وَكُفِّبَ أَصْحَابُهُ حَتَّى إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ بَعَالِهِمْ، أَتَاهُ مَلَكَانِ فَأَقْعَدَاهُ فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ. فَيَقَالُ: انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ أَبَدَلَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا، وَأَمَّا الْكَافِرُ - أَوِ الْمُنَافِقُ - فَيَقُولُ: لَا أُخْبِرُ، كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ. فَيَقَالُ: لَا كَذَبْتَ وَلَا تَكَلَّمْتَ، ثُمَّ يُطْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِنْ حَدِيدٍ مَرْبُوبَةٍ بِلِنِّ أُذُنَيْهِ، فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ "

69- بَابُ مَنْ أَحَبَّ الدَّفْنَ فِي

الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ أَوْ نَحْوَهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ملک الموت کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جانب بھیجا گیا۔ جب وہ حاضر ہوئے تو انہوں نے آنکھ پھوڑ دی۔ پس اپنے رب کی بارگاہ میں واپس لوٹے اور عرض کی تو نے مجھے ایسے بندے کی جانب بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی آنکھ واپس لوٹا دی اور فرمایا: اُن سے کہو کہ ایک نیل کی پیٹھ پر ہاتھ رکھیے۔ ہاتھ سے جتنے بال ڈھانپے جائیں تو ہر بال کے بدلے ایک سال۔ عرض کی کہ یارب! پھر کیا ہوگا؟ فرمایا کہ پھر موت۔ عرض کی تو ابھی سہی اور اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ مجھے ارض مقدس سے قریب کر دے پتھر کی مار برابر فاصلے پر۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں وہاں ہوتا تو تمہیں اُن کی قبر دکھاتا جو راستے سے ایک جانب سرخ ٹیلے پر ہے۔

رات کے وقت دفن کرنا

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رات میں تدفین کی گئی۔

شعبی سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھی جس کی رات میں تدفین کی گئی تھی۔ آپ نے اُس کے بارے میں پوچھتے ہوئے فرمایا یہ کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ فلاں ہے جو گزشتہ رات دفن کیا گیا تھا۔ پس اُس کی نماز جنازہ پڑھی۔

قبر پر مسجد کی تعمیر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی

1339 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، فَلَمَّا جَاءَهُ صَكُّهُ، فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ، فَقَالَ: أُرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ، فَرَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ: ارْجِعْ، فَقُلْ لَهُ: يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَنْ ثَوْرٍ فَلَهُ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ بِهِ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ، قَالَ: أَيْ رَبِّ، ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ الْمَوْتُ، قَالَ: فَلَا نَ، فَسَأَلَ اللَّهُ أَنْ يُنْذِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمِيَّةً بِحَجَرٍ"، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَوْ كُنْتُ ثُمَّ لَأَرْيُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ، عِنْدَ الْكُفَيْبِ الْأَخْبَرِ

69- بَابُ الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ

وَدُفِنَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَيْلًا

1340 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ بَلِيلَةً، قَامَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ وَكَانَ سَأَلَ عَنْهُ، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: فَلَانٌ دُفِنَ الْبَارِحَةَ، فَصَلُّوا عَلَيْهِ

70- بَابُ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ عَلَى الْقَبْرِ

1341 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي

ہے کہ جب نبی کریم ﷺ علیل ہوئے تو کچھ ازواج مطہرات نے ذکر کیا کہ انہوں نے حبشہ میں ایک گرجا دیکھا جس کو ماریہ کہا جاتا ہے اور ملک حبشہ سے حضرت اُم سلمہ اور حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما آئی تھیں۔ انہوں نے اُس کی خوبصورتی کا ذکر کیا اور اُن تصویروں کا جو اُس میں تھیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے سر مبارک اٹھا کر فرمایا۔ اُن میں جب کوئی نیک شخص مرجاتا تو اُس کی قبر پر مسجد تعمیر کر لیتے پھر اُس کی تصویر بنا کر اُس میں رکھ دیتے۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔

عورت کی قبر میں کون اترے؟

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کے جنازے میں شریک ہوئے اور رسول اللہ ﷺ قبر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ کی چشمان مبارک سے آنسو جاری تھے۔ فرمایا کہ تم میں کوئی ایسا ہے جو آج رات اپنی بیوی کے پاس نہ گیا ہو؟ حضرت ابو طلحہ نے عرض کی کہ میں ہوں۔ فرمایا کہ اسے قبر میں اتارو۔ یہ قبر میں اترے اور انہیں قبر میں رکھا۔ ابن مبارک نے تلخ سے الذئب مروی کیا۔ امام ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ لِيَقْتَرُوا سے مراد لِيَكْتَسِبُوا ہے۔

شہید کی نماز جنازہ

عبد الرحمن بن کعب بن مالک سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ شہدائے اُحد میں سے دو حضرات کو ایک

مَالِك، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَتْ بَعْضُ نِسَائِهِ كَبَيْسَةَ رَأَيْتَهَا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا: مَارِيَّةُ، وَكَانَتْ أُمَّ سَلَمَةَ، وَأُمُّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَتَا أَرْضَ الْحَبَشَةِ، فَذَكَرْنَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِيرِ فِيهَا، فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: أُولَئِكَ إِذَا مَاتَ مِنْهُمْ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا، ثُمَّ صَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّورَةَ أُولَئِكَ شَرَّ أَرْوَاحِ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ

71- بَابُ مَنْ يَدْخُلُ قَبْرَ الْمَرْأَةِ

1342- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِدَانٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْنَا بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ، فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ، فَقَالَ: هَلْ فِيكُمْ مِنْ أَحَدٍ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ؟ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَكَا، قَالَ: فَأَنْزِلْ فِي قَبْرِهَا، فَأَنْزَلَ فِي قَبْرِهَا فَقَبَّرَهَا قَالَ ابْنُ مُبَارَكٍ: قَالَ فُلَيْحٌ: أَرَأَاهُ يَغْنَى الذَّئْبُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: (لِيَقْتَرُوا) (الانعام: 113): أَمْ لِيَكْتَسِبُوا

72- بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الشَّهِيدِ

1343- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ

1342- راجع الحديث: 1285

1343- النظر الحديث: 1345، 1346، 1347، 1348، 1353، 4079، سنن ابوداؤد: 3138، 3139، سنن

ترمذی: 1036، سنن نسائی: 1954، سنن ابن ماجہ: 1514

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کپڑے میں جمع کر دیتے تھے۔ پھر فرماتے کہ ان میں سے قرآن مجید کس کو زیادہ آتا ہے؟ جب دونوں میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو قبر میں پہلے اُسے رکھا جاتا اور فرمایا کہ قیامت کے روز میں ان لوگوں کا گواہ ہوں اور ان کی خون آلودہ ہی غسل کے بغیر تدفین کی گئی اور ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھی گئی۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک دن شہدائے اُحد پر نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے جیسے میت پر نماز پڑھی جاتی ہے۔ پھر منبر پر جلوہ فرما ہو کر فرمایا: میں تمہارا پیش رو ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں اور بے شک خدا کی قسم میں اپنے حوض کو اب بھی ملاحظہ کر رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمادی گئی ہیں یا زمین کی کنجیاں اور بے شک خدا کی قسم مجھے تمہارے بارے میں خوف نہیں ہے کہ میرے بعد شرک کرنے لگو گے بلکہ مجھے خدشہ ہے کہ تم دنیا کی محبت میں نہ مبتلا ہو جاؤ۔

دو یا تین آدمیوں کی

ایک ہی قبر میں تدفین

عبدالرحمن بن کعب سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے شہدائے اُحد میں سے دو دو کو اکٹھا فرما دیا تھا۔

عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي قُوبٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ يَقُولُ: أَيُّهُمَا أَكْثَرَ أَخْذَاً لِلْقُرْآنِ، فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ، وَقَالَ: أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَائِهِمْ، وَلَمْ يُغْسَلُوا، وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ

1344 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا

اللِّثْمِيُّ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا، فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْبَيْتِ، فَقَالَ: إِنِّي فَرَّطُ لَكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ - أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ - وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا

73- بَابُ دَفْنِ الرَّجُلَيْنِ

وَالثَّلَاثَةِ فِي قَبْرِ وَاحِدٍ

1345 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا

اللِّثْمِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ

74- بَابُ مَنْ لَمْ يَرِ غَسْلَ الشَّهْدَاءِ

1346- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْفَنُوهُمْ فِي دِمَائِهِمْ - يَعْنِي يَوْمَ أُحُدٍ - وَلَمْ يُغَسِّلَهُمْ

75- بَابُ مَنْ يُقَدَّمُ فِي اللَّحْدِ

وَسُمِّيَ اللَّحْدُ لِأَنَّهُ فِي تَاحِيَةٍ، وَكُلُّ جَائِرٍ مُلْحِدٌ (مُلْتَحِدًا) (الكهف: 27): مَعْدِلًا، وَلَوْ كَانَ مُسْتَقِيمًا كَانَ ضَرِيحًا

1347- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ: أَيُّهُمَا أَكْثَرَ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ؟ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ: أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسِّلَهُمْ

1348- وَأَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِقَتْلَى أُحُدٍ: أَيُّ هَؤُلَاءِ أَكْثَرَ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ؟ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى رَجُلٍ قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ قَبْلَ

جس کے نزدیک شہید کو غسل نہیں دیا جاتا

ابو الولید، لیث، ابن شہاب، عبد الرحمن بن کعب، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہٴ اُحد کے دن فرمایا: انہیں خون آلودہ دفن کرو اور غسل نہ دو۔

لحد میں کون پہلے رکھا جائے

اور حد اس لیے کہتے ہیں کہ وہ ایک جانب ہوتی ہے۔ ہر عالم لحد ہے اور ملتحد کا مطلب ہے ہٹنے کی جگہ اور قبر اگر سیدھی ہو تو اسے ضریح کہتے ہیں۔

عبد الرحمن بن کعب بن مالک سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ شہدائے اُحد میں سے دو دو کو ایک کپڑے میں جمع کرتے تھے۔ پھر فرماتے کہ قرآن مجید کس کو زیادہ آتا تھا؟ جب دونوں میں سے ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو اسے لحد میں پہلا رکھا جاتا اور فرمایا کہ میں ان پر گواہ ہوں اور خون آلودہ تدفین کا حکم فرمایا اور ان پر نماز نہیں پڑھی اور نہ انہیں غسل دیا۔

اوزاعی، زہری، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ شہدائے اُحد کے بارے میں فرماتے: ان میں سے قرآن مجید کس کو زیادہ یاد تھا؟ جب ایک شخص کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو اسے اُس کے ساتھی سے پہلے لحد میں رکھا جاتا۔ حضرت

1346- راجع الحديث: 1343

1347- راجع الحديث: 1343

1348- راجع الحديث: 1343

صَاحِبِهِ وَقَالَ جَابِرٌ: فَكُنْتُ أَبِي وَعَمِّي فِي ثَمَرَةٍ وَاحِدَةٍ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ كَعْبٍ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

جابر نے فرمایا کہ میرے والد ماجد اور چچا جان کو ایک چادر میں کفن دیا گیا۔ سلیمان بن کعب، زہری نے کہا کہ مجھ سے یہ حدیث اُس نے بیان کی جس نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنی۔

76- بَابُ الْإِذْخِرِ وَالْحَشِيشِ فِي الْقَبْرِ

76- بَابُ الْإِذْخِرِ

وَالْحَشِيشِ فِي الْقَبْرِ

1349- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَرَّمَ اللَّهُ مَكَّةَ فَلَمْ يَجَلْ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَلَا لِأَحَدٍ بَعْدِي، أُجِلْتُ لِي سَاعَةٌ مِنْ نَهَارٍ، لَا يُجْتَلَى خَلَاهَا وَلَا يُعْصَدُ شَجَرُهَا، وَلَا يُنْفَرُ صَيْدُهَا، وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطُهَا إِلَّا لِمُعَرِّفٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِلَّا الْإِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَقُبُورِنَا، فَقَالَ: إِلَّا الْإِذْخِرَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا، وَقَالَ أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْلَةً، وَقَالَ مُجَاهِدٌ: عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لِقَبَائِهِمْ وَبُيُوتِهِمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرام فرمایا ہے پس یہ کسی کے لیے حلال نہیں ہوا نہ مجھ سے پہلے اور نہ میرے بعد۔ میرے لیے بھی دن کی ایک گھڑی کے لیے حلال ہوا نہ اس کی گھاس اکھاڑی جائے اور نہ اس کا درخت کاٹا جائے اور نہ اس کا شکار بھڑکایا جائے اور نہ اس کی گری ہوئی چیز اٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: اذخر کے سوا کہ وہ ہمارے ستاروں اور قبروں کے لیے ہے۔ فرمایا: چلو اذخر کے سوا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم سے مروی کی ہے کہ ہماری قبروں اور ہمارے گھروں کے لیے۔ حضرت صفیہ بنت شیبہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح سنا۔ طاووس نے حضرت ابن عباس سے مروی کی کہ لوہاروں اور گھروں کے لیے۔

کسی سبب سے میت قبر یا

لحد سے نکالی جائے

77- بَابُ: هَلْ يُخْرَجُ الْبَيْتُ مِنَ الْقَبْرِ وَاللَّحْدِ لِعَلَّةٍ

77- بَابُ: هَلْ يُخْرَجُ الْبَيْتُ مِنَ الْقَبْرِ وَاللَّحْدِ لِعَلَّةٍ

1349- النظر الحديث: 4313, 3189, 3077, 2825, 2783, 2433, 2090, 1834, 1833, 1587

صحیح مسلم: 4806, 3290, 3289 سنن ابوداؤد: 2480, 2018 سنن ترمذی: 1590 سنن

نسائی: 4181, 2875, 2874 سنن ابن ماجہ: 3109

1350 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرُو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بَعْدَ مَا أُذْجِلَ حُفْرَتُهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَتَفَقَّ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ وَالْبَسَهُ قَبِيصَةً، قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا قَبِيصًا قَالَ سُفْيَانُ: وَقَالَ أَبُو هَارُونَ: وَكَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِيصَانِ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ أَبِي قَبِيصَكَ الَّذِي يَلِي جِلْدَكَ، قَالَ سُفْيَانُ: فَيُرَوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْبَسَ عَبْدَ اللَّهِ قَبِيصَةً مُكَافَأَةً لِمَا صَنَعَ

1351 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفْضِلِ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمَعْلَمِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا حَضَرَ أُحُدَ دَعَانِي أَبِي مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ: مَا أَرَانِي إِلَّا مَقْتُولًا فِي أَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنِّي لَا أَتْرُكُ بَعْدِي أَعَزُّ عَلَيْكَ مِنْكَ، غَيْرَ تَفْسٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّ عَلَى دَيْنَا فَأَقِصْ، وَاسْتَوْصِ بِأَخَوَاتِكَ خَيْرًا، فَأَصْبَحْنَا، فَكَانَ أَوَّلَ قَتِيلٍ وَدُفِنَ مَعَهُ آخَرُ فِي قَبْرِ، ثُمَّ لَمْ تَطْبُ تَفْسِي أَنْ أَتْرُكَهُ مَعَ الْآخِرِ، فَاسْتَخَرْتُهُ بَعْدَ سِتَّةِ أَشْهُرٍ، فَإِذَا هُوَ كَيَوْمِ وَضَعْتُهُ هُنَا غَيْرَ أَذِيهِ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عبد اللہ بن ابی کی قبر پر تشریف لے گئے اس کے بعد کہ اُسے گڑھے میں داخل کر دیا تھا۔ آپ نے حکم فرمایا تو اُسے نکالا گیا۔ پس اُسے اپنے گھٹنوں پر رکھا۔ اُس پر اپنا لعاب دہن ڈالا اور اپنی قمیص اُسے پہنائی۔ سفیان سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے اوپر دو قمیص تھیں۔ عبد اللہ کے بیٹے نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے باپ کو وہ قمیص پہنائیے جو جسم اطہر سے لگی ہوئی ہے۔ سفیان نے فرمایا: لوگوں کا خیال ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس لیے عبد اللہ کو قمیص پہنائی کہ اُس کے احسان کا عوض ہو جائے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب غزوہ اُحد کا وقت آ گیا تو میرے والد ماجد نے مجھے رات میں بلایا اور فرمایا میں یہی دیکھتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سب سے پہلے شہید کیا جاؤں گا اور میں اپنے بعد کسی کو نہیں چھوڑ رہا جو رسول اللہ ﷺ کے علاوہ مجھے تم سے عزیز ہو۔ میرے اوپر قرض ہے اُسے ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ صبح ہوئی تو سب سے پہلے وہی شہید کیے گئے اور ایک دوسرے کے ساتھ قبر میں دفن کیے گئے۔ پھر میرا دل اس پر راضی نہ ہوا کہ دوسروں کے ساتھ چھوڑے رکھوں لہذا چھ ماہ کے بعد میں نے انہیں نکالا تو وہ ایسے ہی تھے جیسے تدفین کے دن تھے صرف ایک کان متاثر ہوا تھا۔

عطاء سے مروی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے والد ماجد کو ایک شخص کے ساتھ دفن کیا گیا تھا۔ میرا دل مطمئن نہ ہوا حتیٰ کہ میں نے انہیں نکالا اور دوسری قبر میں منتقل کر دیا۔

1352 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دُفِنَ مَعَ أَبِي رَجُلٌ، فَلَمْ تَطْبُ نَفْسِي حَتَّى أَخْرَجْتُهُ، فَجَعَلْتُهُ فِي قَبْرِ عَلَى حَدَّةٍ

قبر میں لحد اور شق بنانا

عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ شہدائے اُحد میں سے دو دو کو جمع فرماتے۔ پھر فرماتے: ان میں قرآن مجید کون زیادہ جانتا تھا؟ جب دو میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو اُسے لحد میں پہلے اتارتے۔ فرمایا کہ قیامت کے دن میں ان پر گواہ ہوں۔ آپ نے انہیں خون آلودہ دفن کرنے کا حکم فرمایا اور انہیں غسل نہیں دیا گیا۔

78- بَابُ اللَّحْدِ وَالشَّقِّ فِي الْقَبْرِ

1353 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ، ثُمَّ يَقُولُ: أَيُّهُمَا أَكْثَرُ أَخَذًا لِقُرْآنٍ؟ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا، قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ، فَقَالَ: أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِيَعَاهِهِمْ، وَلَمْ يُغْسِلْهُمْ

جب بچہ اسلام قبول کرے اور فوت ہو جائے تو کیا اُس پر نماز پڑھی جائے گی اور بچے پر اسلام پیش کیا جائے؟

79- بَابُ إِذَا أَسْلَمَ الصَّبِيُّ فَمَاتَ، هَلْ يُصَلَّى عَلَيْهِ، وَهَلْ يُعْرَضُ عَلَى الصَّبِيِّ الْإِسْلَامُ

حسن بھری اور شریح اور براہیم اور قتادہ نے فرمایا کہ جب والدین میں سے ایک مسلمان ہو جائے تو لڑکا مسلمان کے ساتھ ہوگا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ کمزور مسلمانوں میں تھے اور اپنے والد کے ساتھ اپنی قوم کے دین پر نہیں تھے اور فرمایا کہ اسلام اونچا رہتا ہے اور نیچا نہیں ہوتا۔

وَقَالَ الْحَسَنُ، وَشَرِيحُ وَابْرَاهِيمُ، وَقَتَادَةُ: إِذَا أَسْلَمَ أَحَدُهُمَا قَالَ لَوْلَدٌ مَعَ الْمُسْلِمِ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَعَ أُمِّهِ مِنَ الْمُسْتَظْعَفِينَ، وَلَمْ يَكُنْ مَعَ أَبِيهِ عَلَى دِينِ قَوْمِهِ، وَقَالَ: الْإِسْلَامُ يَعْلُو وَلَا يُغْلَى

1354 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ

يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَا أَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ قَبِلَ ابْنُ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الصَّبِيَّانِ عِنْدَ أَطْمِ بَنِي مَخَالَةَ، وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ الْحُلْمَ، فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ: تَشْهَدُ آلِي رَسُولِ اللَّهِ؟ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأَمِّيَّةِ، فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَشْهَدُ آلِي رَسُولِ اللَّهِ؟ فَرَفَضَهُ وَقَالَ: أَمَنْتُ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ فَقَالَ لَهُ: مَاذَا تَرَى؟ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيرًا فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: هُوَ الدُّخْ، فَقَالَ: اخْشَأْ، فَلَنْ تَعْدُو قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَضْرِبُ عُنُقَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلِّطَ عَلَيْهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلَا تَحِزْ لَكَ فِي قَتْلِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی نبی کریم ﷺ کے ساتھ دوسرے حضرات کی معیت میں ابن صیاد کی جانب گئے تھے کہ اُسے بنی مخالہ کے ٹیلوں میں بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا پایا اور ابن صیاد قریب السلوغ تھا۔ اُسے معلوم نہ ہوا حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ نے اُس پر ہاتھ مارا۔ پھر ابن صیاد سے فرمایا: کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابن صیاد نے آپ ﷺ کی جانب دیکھ کر کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اُمیوں کے رسول ہیں۔ ابن صیاد نے نبی کریم ﷺ سے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ آپ نے اُسے چھوڑ دیا اور فرمایا: میں اللہ پر اور اُس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں اور اس سے فرمایا: تو کیا دیکھتا ہے؟ اُس نے کہا کہ میرے پاس جھوٹا اور سچا آتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تیرا کام ملا جلا ہو گیا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے اُس سے فرمایا: میں نے تیرے لیے دل میں ایک بات پوشیدہ رکھی ہے۔ ابن صیاد نے کہا کہ وہ الدُّخ ہے۔ فرمایا کہ دور ہٹ تو اپنی اوقات سے بڑھ نہیں سکتا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے اجازت عطا کیجیے کہ اس کی گردن مار دوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ وہی ہے تو تم اس پر غلبہ نہیں پاسکتے اور اگر وہ نہیں تو اس کو قتل کرنے میں تمہارے لیے کوئی اچھائی نہیں۔

سالم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اور

1355 - وَقَالَ سَالِمٌ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: انْطَلَقَ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

1354 - انظر الحديث: 6618, 6173, 3055، صحيح مسلم: 7284, 7283، سنن ترمذی: 2235

1355 - انظر الحديث: 6174, 3056, 3033, 2638

حضرت اُمی بن کعب کے اُس باغ میں تشریف لے گئے جس میں ابن صیاد رہتا تھا۔ آپ کا ارادہ یہ تھا کہ ابن صیاد کی کوئی راز کی بات سنیں اس سے پہلے کہ ابن صیاد آپ کو دیکھے۔ نبی کریم ﷺ نے دیکھا کہ وہ چادر اوڑھ کر لیٹا ہوا گنگنا رہا ہے۔ ابن صیاد کی ماں نے رسول اللہ ﷺ کو درخت کی آڑ میں دیکھ لیا اور ابن صیاد سے کہا: اے صاف یہ ابن صیاد کا نام ہے۔ یہ محمد ﷺ ہیں۔ ابن صیاد اٹھ بیٹھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ رہنے دیتی تو کچھ بھید کھلتا۔ شعیب نے اپنی حدیث میں فَرْقَصَهُ رَمْرَمَةً أَوْ رَمْرَمَةً کہا جب کہ عقل نے رَمْرَمَةً اور معمر نے رَمْرَمَةً کہا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی لڑکا نبی کریم ﷺ کی خدمت پر مامور تھا۔ وہ بیمار ہوا تو نبی کریم ﷺ اُس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور اُس کے سر کے پاس بیٹھ کر اُس سے فرمایا: اسلام قبول کر لے۔ اُس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اُس کے پاس تھا اور اُس سے کہا: ابو القاسم ﷺ کی بات مان لو۔ وہ مسلمان ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لائے: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اسے دوزخ سے بچالیا۔

عبید اللہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: میں اور میری والدہ ماجدہ کمزور مسلمانوں میں شامل تھے میں لڑکوں میں سے اور والدہ محترمہ عورتوں میں سے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبْنُ بَنٍ كَعْبٍ إِلَى الثُّغْلِ ابْنِ فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ وَهُوَ يَحْتَلُّ أَنْ يَسْمَعَ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ فَرَأَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُطْلَعٌ - يَعْنِي فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْرَمَةٌ أَوْ رَمْرَمَةٌ - فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتْلُو بِحُجُوعِ الثُّغْلِ فَقَالَتْ لَابْنِ صَيَّادٍ: يَا صَافٍ - وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ - هَذَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ تَرَكَتُهُ بَلَنَ، وَقَالَ شُعَيْبٌ فِي حَدِيثِهِ: فَرْقَصَهُ رَمْرَمَةً - أَوْ رَمْرَمَةً - وَقَالَ إِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ وَعَقِيلٌ: رَمْرَمَةً، وَقَالَ مَعْمَرٌ: رَمْرَمَةً

1356 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَكَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ قَابِطٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَرَضَ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَقَالَ لَهُ: أَسْلِمَ، فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ: أَطْعَمَ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَسْلَمَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ

1357 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: قَالَ عُمَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: كُنْتُ أَكَاوَأَتِي مِنَ الْمُسْتَغْفَرِينَ أَكَا مِنَ الْوَلَدَانِ وَأُمِّي مِنَ

النِّسَاء

1358 - حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: يُصَلَّى عَلَى كُلِّ مَوْلُودٍ مُتَوَلَّى، وَإِنْ كَانَ لِفَيْقَةٍ، مِنْ أَجْلِ اللَّهِ وَلِدَ عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ، يَدْعَى أَبَوَاهُ الْإِسْلَامِ، أَوْ أَبَوَهُ خَاصَّةً، وَإِنْ كَانَتْ أُمُّهُ عَلَى غَيْرِ الْإِسْلَامِ، إِذَا اسْتَهْلَ صَارَ حَاضِرًا عَلَيْهِ، وَلَا يُصَلَّى عَلَى مَنْ لَا يَسْتَهْلُ مِنْ أَجْلِ اللَّهِ سَقَطَ فَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُخْبِتُهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُوَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا، أَوْ مُجَسِّسًا، كَمَا تُلْتَجُّ الْبَهِيمَةُ بِبَهِيمَةٍ جَمْعًا، هَلْ تُحْسِنُونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ، ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: (فِطْرَةُ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا) (الروم: 30) الآية

ابن شہاب سے مروی ہے کہ وہ ہر فوت ہونے والے بچے پر نماز پڑھتے خواہ وہ زانیہ ہی کا ہوتا کیونکہ ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ اگر اُس کے والدین یا صرف والد اسلام کا دعویٰ کرتا تو اگرچہ اُس کی ماں اسلام کے علاوہ اور دین پر ہو، تو جو پیدا ہو کر چلایا اُس پر نماز پڑھی جائے گی اور جو نہ چلایا اُس پر نہیں پڑھی جائے گی کیونکہ وہ ساقط پیدا ہوا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث بیان کیا کرتے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی پیدا ہونے والا نہیں مگر فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اُس کے والدین اُسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں جیسے ہر جانور صحیح سلامت پیدا ہوتا ہے۔ کیا تم اُن میں سے کسی کو کان کٹا ہوا دیکھتے ہو؟ پھر حضرت ابو ہریرہ فرماتے: ترجمہ کنز الایمان: اللہ کی ڈالی ہوئی بنا جس پر لوگوں کو پیدا کیا (پارہ ۲۱، الروم: ۳۰)

1359 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُوَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يَهُودِيًّا، أَوْ نَصْرَانِيًّا، أَوْ مُجَسِّسًا، كَمَا تُلْتَجُّ الْبَهِيمَةُ بِبَهِيمَةٍ جَمْعًا، هَلْ تُحْسِنُونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ، ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: (فِطْرَةُ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ) (الروم: 30)

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی پیدا ہونے والا نہیں مگر وہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ اُس کے والدین اُسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں۔ جیسے کوئی جانور بچہ پیدا کرتا تو کیا تم اُن میں سے کسی کو کان کٹا دیکھتے ہو؟ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے: اللہ کی فطرت وہی ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کے پیدا کرنے میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ یہ مضبوط اصول ہے۔ (۳۵: ۳۰)

1358 - انظر الحديث: 6599, 4775, 1385, 1359

1359 - راجع الحديث: 1358، صحيح مسلم: 6699

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

80- بَابُ إِذَا قَالَ الْمُشْرِكُ عِنْدَ الْمَوْتِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

1360 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي شَاهٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةَ جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ بْنَ الْمُغِيرَةِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَالِبٍ: "يَا عَمِّ، قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، كَلِمَةً أَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ" فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ: يَا أَبَا طَالِبٍ اتَّزَعَبَ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؛ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْزِضُهَا عَلَيْهِ، وَيَعُوذَانِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ حَتَّى قَالَ أَبُو طَالِبٍ آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ: هُوَ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَأَبَى أَنْ يَقُولَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا وَاللَّهِ لَا سَتَغْفِرُ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِ: (مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ) (التوبة: 113) الْآيَةَ

جب مشرک نے بوقت موت

لا اله الا الله کہا

سعید بن مسیب کو اُن کے والد ماجد نے بتایا کہ جب ابوطالب کی موت کا وقت قریب آیا تو اُن کے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے۔ اُن کے پاس ابو جہل بن ہشام اور عبد اللہ بن ابو اُمیہ بن مغیرہ کو پایا۔ رسول اللہ ﷺ نے ابوطالب سے فرمایا: اے چچا! لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہیے۔ میں اللہ کے پاس آپ کی گواہی دوں گا! ابو جہل اور عبد اللہ بن ابو اُمیہ نے کہا! اے ابوطالب! کیا آپ عبد المطلب کی ملت سے پھر جائیں گے؟ رسول اللہ ﷺ مسلسل اسے اُن کو دعوت اسلام دیتے رہے اور وہ لوگ اسی بات کو دہراتے رہے، حتیٰ کہ ابوطالب نے آخر میں کہا اور ان سے یہی کلام کیا کہ میں عبد المطلب کی ملت پر ہوں اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے سے انکار کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لیکن خدا کی قسم میں مسلسل آپ کے لیے دعائے مغفرت کرتا رہوں گا جب تک کہ مجھے روک نہ دیا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ والی آیت نازل فرمائی۔

81- بَابُ الْجَرِيدِ عَلَى الْقَبْرِ

وَأَوْصَى بُرَيْدَةُ الْأَسْلَمِيُّ: أَنْ يُجْعَلَ فِي قَبْرِهِ جَرِيدَانِ وَرَأَى ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَسَطَاطَا عَلَى قَبْرِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، فَقَالَ: الْوَعْدُ يَا غُلَامُ، فَإِنَّمَا يُظْلَهُ عَمَلُهُ وَقَالَ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ: رَأَيْتُنِي وَأَنْحَنُ

قبر پر ٹہنی گاڑنا

حضرت بُریدہ اسلمی نے وصیت کی کہ اُن کی قبر پر دو شاخیں نصب کی جائیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عبد الرحمن کی قبر پر خیمہ دیکھ کر فرمایا: بیٹے! اسے ہٹا دو۔ ان پر اعمال ہی سایہ کریں گے۔

حضرت خارجہ بن زید نے فرمایا کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں دیکھا جب کہ میں نو جوان تھا کہ ہم میں سب سے زیادہ چھلانگ لگانے والا اُس کو سمجھا جاتا جو حضرت عثمان بن مظعون کی قبر کو پھلانگ جاتا۔ عثمان بن حکیم نے کہا کہ حضرت خارجہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ایک قبر پر بٹھا دیا اور مجھے اپنے چچا جان یزید بن ثابت کے حوالے سے بتایا کہ اس پر پیشاب کرنا مکروہ سمجھا گیا ہے اور نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قبروں پر بیٹھا کرتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا جن کو عذاب دیا جا رہا تھا۔ فرمایا کہ ان کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کبیرہ گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا۔ ایک پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچا کرتا اور دوسرا چٹلی کھایا کرتا تھا۔ پھر آپ نے ایک سبز شاخ لی اور اُس کے دو حصے کیے۔ پھر ہر قبر پر ایک حصہ نصب فرما دیا لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! ایسا کیوں کیا؟ فرمایا کہ شاید ان کے عذاب میں کمی رہے جب تک یہ خشک نہ ہو جائیں۔

عالم کا قبر کے پاس وعظ کرنا اور اُس کے

ساتھیوں کا اُس کے اطراف بیٹھ جانا

يُخْرِجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاجَاتٍ مِّنَ الْقُبُورِ
نُكِّلَ كَهْرًا هَوْنًا هَيْبَةً بُعْثُوتُ أَبْهَارٍ جَائِسٍ كَيْ بَعَثُوتُ
حَوْضِيٍّ لِّعْنِي مِثْلِي نِصْبِيٍّ لِّعْنِي مِثْلِي نِصْبِيٍّ لِّعْنِي مِثْلِي
أَلَا يُفَاضُ تِيزُ دَوْرَانَا أَمْسَ نِصْبِيٍّ لِّعْنِي مِثْلِي

شُبَّانٍ فِي زَمَنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَإِنْ أَشَدَّنَا
وَتَبَّةُ الذِّبْيِ يَدْبُ قَلْبُ عُثْمَانَ بْنِ مَطْعُونٍ حَتَّى
يُجَاوِزَهُ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ: أَخَذَ يَدِي
خَارِجَةً فَأَجْلَسَنِي عَلَى قَبْرِ، وَأَخْبَرَنِي عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ
بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: إِنَّمَا كُرِّهَ ذَلِكَ لِمَنْ أَخَذَ عَلَيْهِ
وَقَالَ نَافِعٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَجْلِسُ
عَلَى الْقُبُورِ

1361- حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ
الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
أَنَّهُ مَرَّ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ، فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ، وَمَا
يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ
الْبَوْلِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّيْسَةِ، ثُمَّ أَخَذَ
جَرِيدَةً رَطْبَةً، فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ، ثُمَّ غَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ
وَاحِدَةً، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لِمَ صَنَعْتَ هَذَا؟
فَقَالَ: لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَنْبَسَا

82- بَابُ مَوْعِظَةِ الْمُحَدِّثِ عِنْدَ

الْقَبْرِ، وَقُعُودِ أَصْحَابِهِ حَوْلَهُ

(يَخْرِجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ) (القبر: 7)
الْأَجْدَاثُ: الْقُبُورُ، (بُعْثُوتُ) (الانفطار: 4):
أُثِيرَتْ، بُعْثُوتُ حَوْضِيٍّ: أَيْ جَعَلْتُ أَسْفَلَهُ أَعْلَاهُ،
الْإِفَاضُ: الْإِسْرَاعُ وَقَرَأَ الْأَعْمَشُ: (أَلَى نِصْبٍ):

إِلَى شَيْءٍ مَّنْصُوبٍ يَسْتَبِقُونَ إِلَيْهِ " وَالنَّصَبُ
وَاحِدٌ وَالنَّصَبُ مَصْدَرٌ (يَوْمَ الْخُرُوجِ) (ق: 42):
مِنَ الْقُبُورِ (يُنْسَلُونَ) (الأنبياء: 96): يَخْرُجُونَ"
1362 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي جَبْرِ
عَنْ مَنُصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ
الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا فِي
جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَأَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مَخْضَرَةٌ فَتَكَسَّ
فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمَخْضَرَتِهِ ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ
أَحَدٍ مَا مِنْ نَفْسٍ مَّنْفُوسَةٍ إِلَّا كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ
الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْأَقْدَارُ كُتِبَ شَقِيَّةٌ أَوْ سَعِيدَةٌ
فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تُنْجِلُ عَلَى كِتَابِنَا
وَنَدْعُ الْعَمَلُ؟ فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ
فَسَيَصِيدُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ
مِنَّا مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيدُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ
الشَّقَاوَةِ قَالَ: أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسِّرُونَ
لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسِّرُونَ
لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ: (فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى
وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى) (الليل: 6) الْآيَةُ

83- بَابُ مَا جَاءَ فِي قَاتِلِ النَّفْسِ

1363 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ
حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ
الضَّمَّالِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَلَفَ بِحِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَانَتْ

إِلَى شَيْءٍ مَّنْصُوبٍ بتایا یعنی بلندی کی طرف سبقت
کریں گے النَّصَب سے واحد اور النَّصَب مصدر
ہے۔ قبروں سے نکلنے کا دن یُنْسَلُونَ نکل پڑیں گے۔
ابو عبد الرحمن سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم بقیع غرقہ میں ایک جنازے کے
ساتھ تھے کہ نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لے
آئے۔ آپ تشریف فرما ہوئے اور ہم بھی آپ کے گرد
بیٹھ گئے۔ آپ کے پاس ایک چھڑی تھی تو چھڑی کو زمین
پر مارتے رہے پھر فرمایا: تم میں سے کوئی ذی روح ایسا
نہیں کہ اُس کا ٹھکانا جنت یا جہنم میں لکھ نہ دیا گیا اور یہ
بھی لکھ دیا گیا ہے کہ وہ شقی ہے یا سعید۔ ایک نے عرض
کی کہ یا رسول اللہ ہم اپنے لکھے ہوئے پر بھروسہ نہ کریں
اور عمل چھوڑ دیں؟ پس جو ہم میں سے سعادت مند ہوگا وہ
سعادت مندوں والے کاموں میں پڑے گا اور جو ہم
میں سے بدبخت ہوگا وہ بدبختوں والے کاموں میں
پڑے گا۔ فرمایا کہ سعادت مندوں کے لیے سعادت کے
کام آسان کر دیئے جاتے ہیں اور بدبختوں کے لیے
بدبختی والے عمل آسان کر دیئے جاتے ہیں۔ پھر آپ نے
یہ آیت پڑھی: جس نے دیا اور ڈرا۔ (۵:۹۲)

خودکشی کرنے والے کا حکم

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے اسلام
کے سوا کسی اور دین کی دانستہ جھوٹی قسم کھائی، وہ ویسا ہی
ہے جو اُس نے کہا۔ جس نے خود کو کسی ہتھیار سے قتل کیا

1362 - صحیح مسلم: 6673, 6674, 6676 سنن ابوداؤد: 4694 سنن ابن ماجہ: 78

1363 - انظر الحديث: 4171, 4843, 6047, 6105, 6652 صحیح مسلم: 298, 299, 300 سنن

ابوداؤد: 3257 سنن ترمذی: 1527, 1543 سنن نسائی: 3779, 3780, 3822 سنن ابن ماجہ: 2098

مُتَعَتِدًا، فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ اَسَ جَنَّمَ فِي اُسَى كَ سَآءَ عَذَابٍ دِيَآءَ كَ۔
عُذِّبَ بِهِ فِي نَارٍ جَهَنَّمَ

1364- وَقَالَ حُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
بْنُ حَازِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا جُنْدُبٌ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ - فِي هَذَا الْمَسْجِدِ فَمَا نَسِينَا وَمَا نَخَافُ أَنْ
يَكْذِبَ جُنْدُبٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -
قَالَ: "كَانَ بِرَجُلٍ جَرَّاحٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ اللَّهُ:
بَدَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ"

حسن بصری سے مروی ہے کہ حضرت جندب رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مسجد میں ہم سے حدیث بیان کی۔
پس ہم بھولے نہیں اور نہ ہمیں یہ خوف ہے حضرت
جندب کبھی نبی کریم ﷺ سے منسوب کر کے جھوٹ
بولیں گے۔ فرمایا کہ ایک زخمی شخص نے خود کو قتل کر لیا۔ اللہ
تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے خود اپنی جان لے
لی تو میں نے اُس پر جنت حرام کر دی۔

ابو الیمان، شعیب، ابوالزناد، اعرج، حرف
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی
کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنا گلا گھونٹا وہ دوزخ
میں گلا گھونٹتا رہے گا اور جس نے خود کو نیزہ مارا وہ جہنم میں
نیزہ مارتا رہے گا۔

1365 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
حَدَّثَنَا أَبُو الزَّكَاةِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
الَّذِي يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ، وَالَّذِي يَطْعَمُهَا
يَطْعَمُهَا فِي النَّارِ

منافقوں کی نماز جنازہ پڑھنے اور مشرکوں
کے لیے دعائے مغفرت کرنے کی کراہت
اسے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی
کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

84- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى
الْمُنَافِقِينَ، وَالْإِسْتِغْفَارِ لِلْمُشْرِكِينَ
رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن
خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب عبد اللہ بن ابی
بن سلول مرا تو اُس کی نماز جنازہ پڑھنے کے لیے رسول
اللہ ﷺ کو بلایا گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ کھڑے
ہوئے تو میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی: یا رسول
اللہ ﷺ! کیا آپ ابن ابی کی نماز جنازہ پڑھیں گے

1366 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ،
عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي
سَلُولٍ، دُعِيَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

1364- انظر الحديث: 3463 'صحیح مسلم: 304,303

1365- انظر الحديث: 5778

1366- انظر الحديث: 4671 'سنن ترمذی: 3097 'سنن نسائی: 1965,245

حالانکہ اُس نے فلاں دن یہ بات اور فلاں دن یہ بات کہی تھی، جنہیں میں گناہ تارہا۔ رسول اللہ ﷺ نے قسم فرمایا اور فرمایا: اے عمر! پیچھے ہٹو جب میں مُصر کیا تو فرمایا کہ مجھے اختیار دیا گیا ہے لہذا میں نے یہی اختیار کیا اگر وہ ستر سے زائد مرتبہ دعا کرنے پر بخشا جائے تو میں زیادہ مرتبہ دعا کروں۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُس کی نماز پڑھی۔ جب واپس لوٹے تو کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ سورہ برأت کی دو آیتیں نازل ہو گئیں کہ اُن میں سے کسی پر نماز نہ پڑھو خواہ کبھی مرے سے فاسقون تک۔ اُس دن میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جو برأت کی بعد میں مجھے اُس پر حیرانی ہوئی۔ اس بھید کو اللہ اور اُس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔

لوگوں کا میت کی تعریف کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اُس کا اچھائی کے ساتھ تذکرہ کیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: واجب ہو گئی۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اُس کا بُرائی کے ساتھ تذکرہ کیا۔ فرمایا کہ واجب ہو گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ کیا چیز واجب ہو گئی؟ فرمایا کہ تم نے اس کا اچھائی کے ساتھ تذکرہ کیا تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور اس کا بُرائی کے ساتھ تذکرہ کیا تو اس کے لیے جہنم واجب ہو گئی کیونکہ تم زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔

عبداللہ بن بُریدہ سے مروی ہے کہ ابوالاسود نے

وَسَلَّمَ وَثَبْتُ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُصَلِّي عَلَى ابْنِ أَبِي وَقَدْ قَالَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا: كَذَا وَكَذَا؟ أَعَدُّ عَلَيْهِ قَوْلَهُ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: أَحْزَرُ عَلَى يَا عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ، قَالَ: إِيَّيْ حُيْرْتُ فَأَحْزَرْتُ، لَوْ أَعْلَمُ أَلِي إِنْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ يُغْفَرُ لَهُ لَزِدْتُ عَلَيْهَا قَالَ: فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ، فَلَمْ يَمُكِّفْ إِلَّا يَسِيرًا، حَتَّى نَزَلَتْ الْآيَتَانِ مِنْ بَرَاءَةِ: (وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا) (التوبة: 84) إِلَى قَوْلِهِ (وَهُمْ فَاسِقُونَ) (التوبة: 84) قَالَ: فَحَبَبْتُ بَعْدَ مِنْ جُزْأِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ، وَاللَّهِ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

85- بَابُ ثَنَاءِ النَّاسِ عَلَى الْمَيِّتِ

1367- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: مَرُّوا بِجَنَازَةٍ، فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَجَبَتْ لَكُمْ مَرُّوا بِأُخْرَى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا، فَقَالَ: وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَا وَجَبَتْ؟ قَالَ: هَذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا، فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَهَذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا، فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ

1368- حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، هُوَ الصَّفَّارُ،

1367- انظر الحديث: 2642

1368- انظر الحديث: 2643، سنن ترمذی: 1059، سنن نسائی: 1933

فرمایا: میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو وہاں ایک دبا پھیلی ہوئی تھی۔ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھ گیا۔ وہاں سے ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کا اچھائی کے ساتھ تذکرہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا واجب ہوگئی۔ پھر دوسرا گزرا تو اس کا بھی اچھائی کے ساتھ تذکرہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ پھر تیسرا جنازہ گزرا تو اپنے اُس ساتھی کا تذکرہ بُرائی کے ساتھ کیا۔ فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ چنانچہ ابوالاسود کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی: یا امیر المؤمنین! کیا چیز واجب ہوگئی۔ فرمایا کہ میں وہی کہتا ہوں جو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان کے اچھا ہونے کی چار آدمی گواہی دیں تو اُسے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا۔ ہم نے عرض کی: اور تین؟ فرمایا کہ تین بھی ہم نے عرض کی کہ دو؟ فرمایا کہ دو بھی۔ پھر ہم نے ایک کے بارے میں نہیں پوچھا۔

عذاب قبر کے بارے میں

ارشاد باری تعالیٰ ہے: (جب ظالم موت کے گنجے میں ہوں گے اور فرشتوں نے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہوں گے۔ اپنی جانوں کو نکالو، آج تمہیں ذلت آمیز عذاب دیا جائے گا۔) اَلْهَوْنُ وہی اَلْهَوَانُ ہے اور اَلْهَوْنُ یعنی نرمی ارشاد باری تعالیٰ ہے: (ہم انہیں دو دفعہ عذاب دیں گے۔ پھر بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔) نیز ارشاد ربانی ہے: (اور فرعون کے ساتھیوں بڑا عذاب ملے گا۔ صبح و شام اُن پر جہنم پیش کی جاتی ہے اور جس روز قیامت قائم ہو تو فرعون کے ساتھیوں کو سخت عذاب میں داخل کرنا۔)

حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفَرَاتِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْيَدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَمَرَّتْ بِهِمْ جَنَازَةٌ فَأَتَيْتُ عَلَى صَاحِبِهَا خَبِيرًا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَجَبَتْ ثُمَّ مَرَّتْ بِأُخْرَى فَأَتَيْتُ عَلَى صَاحِبِهَا خَبِيرًا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَجَبَتْ ثُمَّ مَرَّتْ بِالثَّالِثَةِ فَأَتَيْتُ عَلَى صَاحِبِهَا شَرًّا فَقَالَ: وَجَبَتْ فَقَالَ أَبُو الْأَسْوَدِ: فَقُلْتُ: وَمَا وَجَبَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: قُلْتُ: كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّهَا مُسْلِمُ، شَهِدْ لَهُ أَرْبَعَةٌ يَخْبِرُ، أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ فَقُلْنَا: وَثَلَاثَةٌ قَالَ: وَثَلَاثَةٌ فَقُلْنَا: وَاثْنَانِ قَالَ: وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ

86- بَابُ مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: (وَلَوْ تَرَى إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ، وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُو أَيْدِيهِمْ، أَخْرِجُوا أَنْفُسَكُمُ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ) قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: الْهُونُ: هُوَ الْهَوَانُ وَالْهُونُ: الزَّفَقُ وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: (سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَى عَذَابٍ عَظِيمٍ) (التوبة: 101)، وَقَوْلُهُ تَعَالَى: (وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذَابِ، النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ) (شاعر: 46)

1369- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثِدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُثَيْدَةَ، عَنْ
الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا أُلْقِيَ الْمَوْتُ فِي قَبْرِهِ
أَلَمَ ثُمَّ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ
اللَّهِ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ: (يُحْيِي اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ
الْغَاسِقِ) (ابراہیم: 27)"

حفص بن عمر، شعبہ، علقمہ بن مرثد، سعد بن عبیدہ،
حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب مومن کو اس کی قبر
میں بٹھایا جاتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے۔
پھر گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ
کے رسول ہیں۔ اسی کے متعلق ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز
الایمان: اللہ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات
پر (پارہ ۱۳، ابراہیم: ۲۷)

1369 م حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا
عُثْمَرُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا - وَزَادَ - (يُحْيِي اللَّهُ
الَّذِينَ آمَنُوا) (ابراہیم: 27) تَوَلَّتْ فِي عَذَابِ
الْقَبْرِ

محمد بن بشار، عُثْمَرُ سے مروی ہے کہ شعبہ نے ہم
سے یہی حدیث بیان کی اور یہ بھی فرمایا کہ آیت
يُحْيِي اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا - عذابِ قبر کے بارے میں
نازل فرمائی گئی تھی۔

1370- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ صَالِحٍ،
حَدَّثَنِي كَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ،
قَالَ: أَطْلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ
الْقَلِيلِ، فَقَالَ: وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا،
فَقِيلَ لَهُ: تَدْعُو أَمْوَاتًا، فَقَالَ: مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ
مِنْهُمْ، وَلَكِنْ لَا يُحْيِيهِمْ

علی بن عبید اللہ، یعقوب بن ابراہیم، ان کے والد
ماجد، صالح، کافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں خبر دیتے ہوئے فرمایا: نبی
کریم ﷺ گڑھے والے کفار کے پاس تشریف لے
گئے اور فرمایا: جو تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا تم نے
اُسے سچا پایا۔ عرض کی گئی کہ آپ مردوں کو پکار رہے ہیں؟
فرمایا کہ تم ان سے زیادہ نہیں سُنْتے لیکن وہ جواب نہیں
دے سکتے۔

1371- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُمْ لَيَعْلَمُونَ الْآنَ أَنَّ مَا كُنْتُ

عبد اللہ بن محمد، سفیان، ہشام، بن عروہ، ان کے
والد ماجد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک وہ
(کفار) اب جان گئے ہیں کہ میں جو کہتا تھا وہ سچ ہے اور

1369- انظر الحديث: 4699، صحيح مسلم: 4750، سنن ابو داود: 4، سنن ترمذی: 3120

1370- انظر الحديث: 4026، 3980، راجع الحديث: 1369

1371- انظر الحديث: 3981، 3979

أَقُولُ لَهُمْ حَقِّي وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (إِنَّكَ لَا تَسْمَعُ
الْمَوْتَى) (العمل: 80)

1372 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ
شُعْبَةَ سَمِعَتْ الْأَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ يَهُودِيَّةً دَخَلَتْ
عَلَيْهَا، فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ، فَقَالَتْ لَهَا: أَعَاذَكَ
اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَسَأَلَتْ عَائِشَةَ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَقَالَ:
نَعَمْ، عَذَابُ الْقَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:
فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ
صَلَّى صَلَاةٍ إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ زَادَ غُنْدَرُ:
عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ

1373 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ
وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ
أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي
بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، تَقُولُ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَذَكَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِي
يُفْتَنُ فِيهَا الْمَرْءُ، فَلَمَّا ذَكَرَ ذَلِكَ فَجَّحَ الْمُسْلِمُونَ
حُكَّةً زَادَ غُنْدَرُ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ

1374 - حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ
بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ رَسُولَ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا
وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ، وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: بیشک
تمہارے سنائے نہیں سنتے مردے (پارہ ۲۰، النمل: ۸۰)

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنها سے مروی کی ہے کہ ایک یہودی عورت اُن کے پاس
آئی اور عذاب قبر کا ذکر کیا اور اُن سے کہا کہ اللہ تعالیٰ
آپ کو عذاب قبر سے بچائے۔ حضرت عائشہ نے رسول
اللہ ﷺ سے عذاب قبر کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا
کہ اُن کے لیے عذاب قبر ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنها نے فرمایا کہ اس کے بعد میں نے
رسول اللہ ﷺ کو کوئی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر
اس میں عذاب قبر سے پناہ مانگتے۔

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، یونس، ابن شہاب،
عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت اسماء
بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنها سے سنا کہ فرماتی تھیں:
رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو قبر کے فتنے
کا ذکر کیا کہ اُس میں آدمی کو مبتلا کیا جائے گا جب آپ
نے اس کا ذکر فرمایا و مسلمان چیخنے لگے۔ غندر نے کہا کہ
عذاب قبر کا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندے کو جب
اُس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اُس کے ساتھی واپس
لوٹتے ہیں اور وہ اُن کے جوتوں کی آہٹ سُن رہا ہوتا ہے
تو اُس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اُسے بٹھا کر کہتے

1372- راجع الحديث: 1049، صحيح مسلم: 1322، سنن لسانى: 1307

1373- راجع الحديث: 86، سنن لسانى: 2061

1374- صحيح مسلم: 7146، 7147، سنن ابوداؤد: 4752، 3231، سنن لسانى: 2050، 2048

ہیں: تو ان شخص کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا۔ یعنی عمر مصطفیٰ ﷺ کے بارے میں۔ اگر مومن ہو تو کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ اُس سے کہا جائے گا کہ جہنم میں اپنے ٹھکانے کی طرف دیکھ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی جگہ تجھے جنت میں ٹھکانا دے دیا ہے۔ پس دونوں کو دیکھتا ہے۔ قتادہ نے ہم سے ذکر کیا کہ اُس کی قبر کشادہ کر دی جاتی ہے۔ پھر حدیث انس کی طرف لوٹتے ہوئے فرمایا اگر منافق یا کافر ہو تو اُس سے کہا جاتا ہے: تو ان شخص کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ مجھے تو علم نہیں، میں وہی کہتا جو لوگ کہتے تھے۔ اُس سے کہا جاتا ہے: تُو نے نہ جانا اور نہ سمجھا۔ اُسے لوہے کے گرز سے مارا جاتا ہے تو وہ چیختا چلاتا ہے جس کو سب نزدیک والے سُننے ہیں سوائے جنوں اور انسانوں کے۔

قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا

محمد بن ثنی، یحییٰ، شعبہ، عون بن ابو جحیفہ، ان کے والد ماجد، حضرت براء بن عازب سے مروی ہے کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا: نبی کریم ﷺ باہر تشریف لے گئے اور سورج غروب ہو چکا تھا۔ آپ نے ایک آواز سنی تو فرمایا: یہودی کو اس کی قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔ نصر، شعبہ، عون، ان کے والد ماجد حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

معلیٰ، وہیب، موکی بن عقبہ، حضرت بنت خالد بن

بَعَالِهِمْ. أَتَاهُ مَلَكَانِ فَيَقْعِدَانِهِ. فَيَقُولَانِ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ، فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ. فَيَقَالُ لَهُ: انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبَدَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ. فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا. قَالَ قَتَادَةُ: وَذُكِرَ لَنَا: أَنَّهُ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيثِ أَنَسٍ - قَالَ: وَأَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيَقَالُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ: لَا أَخْرِى كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ. فَيَقَالُ: لَا كَذِبْتَ وَلَا تَكَلَيْتَ. وَيُطْرَبُ بِمِطْرَاقٍ مِنْ حَدِيدٍ صَرَبَةً. فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ"

87- بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

1375- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي مُخَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَّهَتِ الشَّمْسُ، فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ: يَهُودٌ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا وَقَالَ النَّظَرُ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَوْنُ، سَمِعْتُ أَبِي، سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1376- حَدَّثَنَا مُعَلَّى، حَدَّثَنَا وَهَبٌ، عَنْ

سعید العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ قبر کے عذاب سے پناہ مانگ رہے تھے۔

ابوسلمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ دعا مانگا کرتے: اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ لیتا ہوں اور عذاب جہنم سے اور زندگی و موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے۔

غیبت اور پیشاب کے سبب قبر کا عذاب ہونا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا۔ فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور یہ کبیرہ گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیئے جا رہے، پھر فرمایا، بلکہ ان میں سے ایک چغلی کھایا کرتا تھا اور دوسرا خود کو پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچاتا تھا۔ پھر آپ نے ایک سبز شاخ توڑی اور اُس کے دو حصے کیے۔ پھر ہر قبر پر ایک حصہ نصب فرمادیا۔ پھر فرمایا کہ جب تک یہ سوکھ نہیں جائیگی شاید ان کے عذاب میں کمی ہوتی رہے۔

میت کو صبح و شام اُس کا

ٹھکانا دکھایا جاتا ہے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی

مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنَةُ خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَهُوَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

1377 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ

88- بَابُ عَذَابِ الْقَبْرِ

مِنَ الْغَيْبَةِ وَالْبَوْلِ

1378 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ مِنْ كَبِيرٍ ثُمَّ قَالَ: بَلَى أَمَّا أَحَدُهَا فَكَانَ يَسْعَى بِالنَّمِيمَةِ، وَأَمَّا آخِذُهَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ قَالَ: ثُمَّ أَخَذَ عُودًا رَطْبًا، فَكَسَرَهُ بِأُفْعَتَيْنِ، ثُمَّ غَرَزَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى قَبْرِ، ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَنْبَسَا

89- بَابُ الْمَيِّتِ يُعْرَضُ عَلَيْهِ

مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ

1379 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي

1377- صحیح مسلم: 1327

1378- راجع الحديث: 216, 218

1379- انظر الحديث: 6515, 3240 'صحیح مسلم: 7140' سنن نسائی: 2071

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی فوت ہو جائے تو صبح و شام اُس کو اُس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے، خواہ وہ جنتی ہو یا جہنمی اور اُس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے حتیٰ کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تجھے اٹھائے گا۔

مَالِكُ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَيُقَالُ: هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"

90- بَابُ كَلَامِ الْمَيِّتِ عَلَى الْجَنَازَةِ

1380 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ

میت کا چار پائی پر کلام کرنا
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جنازہ تیار کر کے رکھ دیا جاتا ہے اور لوگ اُسے اپنی گردنوں پر اٹھا لیتے ہیں تو اگر وہ نیک ہے تو کہتا ہے: جلدی لے چلو، جلدی لے چلو اور اگر نیک نہیں تو کہتا ہے: ہائے افسوس! کہاں لے جا رہے ہیں۔ اُس کی آواز کو انسانوں کے سوا ہر چیز سنتی ہے۔ اگر انسان اُن لے تو بے ہوش ہو جائے۔

سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ، فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ: قَدِّمُونِي قَدِّمُونِي، وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ: يَا وَيْلَهَا، أَيْنَ يَذْهَبُونَ بِهَا؟ يَسْمَعُ صَوْنَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ، وَلَوْ سَمِعَهَا الْإِنْسَانُ لَصَبَقَ"

91- بَابُ مَا قِيلَ فِي أَوْلَادِ الْمُسْلِمِينَ

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَاتَ لَهُ فَلَاقَهُ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحَنَفَ، كَانَ لَهُ جَنَابًا مِنَ النَّارِ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ

مسلمانوں کی اولاد کا حکم
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ جس کے تین بچے فوت ہو جائیں جو سن بلوغ کو نہ پہنچے ہوں تو وہ اُس کے لیے دوزخ سے آڑ ہوں گے یا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

1381 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي رَافٍ، حَدَّثَنَا

عبد العزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سے مسلمان کے تین بچے فوت

ابْنُ عَلِيَّةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ

ہو جائیں جو بلوغت کو نہ پہنچے ہوں تو اُن کے سبب اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت سے اُسے جنت میں داخل فرمائے گا۔

عدی بن ثابت نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ جب حضرت ابراہیم (حضور ﷺ کے صاحبزادے) فوت ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں اُس کی ایک دودھ پلانے والی ہے۔

مشرکوں کی اولاد کا حکم

حبان بن موسیٰ، عبد اللہ، شعبہ، ابولبشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مشرکوں کی اولاد کے بارے میں فرمایا: اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا کیا اور وہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا کرنے والے تھے۔

ابو الیمان، شعیب، زہری، عطاء بن یزید لیشی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے مشرکین کے بچوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: جو وہ کرنے والے تھے اُسے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر پیدا ہونے والا فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ پس اُس کے

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم: مَا مِنْ النَّاسِ مُسْلِمًا، يَمُوتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَهُ يَبْتَغُوا الْجَنَّةَ، إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ وَإِيَّاهُمْ

1382- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لَهُ مَرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ

92- بَابُ مَا قِيلَ فِي أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ

1383- حَدَّثَنِي جَبَانُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ: اللَّهُ إِذَا خَلَقَهُمْ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

1384- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذُرَارِثِ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ: اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

1385- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُلَيْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

1382- انظر الحديث: 6195, 3255

1383- انظر الحديث: 6597، صحيح مسلم: 6707، سنن ابوداؤد: 4711، سنن نسائي: 1951, 1950

1384- انظر الحديث: 6600, 6598، صحيح مسلم: 6705, 6704، سنن نسائي: 1948

1385- انظر الحديث: 1358

والدین اُسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ جیسے موسیٰ کہ جب وہ پیدا ہوتا ہے تو کیا تم کسی کے کان کٹے ہوئے دیکھتے ہو؟

کچھ گناہوں کی سزا

حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز پڑھ لیتے تو چہرہ مبارک ہماری جانب فرما کر فرماتے: تم میں سے آج رات کسی نے خواب دیکھا ہے؟ اگر دیکھا ہو تو بیان کرے۔ پس جو اللہ چاہتا وہ کہہ دیتے۔ ایک دن آپ نے ہم سے پوچھا کہ کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے۔ ہم نے عرض کی نہیں۔ فرمایا تو آج رات میں نے دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ارض مقدس کی جانب لے گئے۔ وہاں ایک آدمی بیٹھا اور ایک کھڑا تھا۔ ہمارے بعض ساتھیوں نے موسیٰ سے مروی کی کہ اس کے ہاتھ میں لوہے کا ایک ٹکڑا ہے جیسے اُس کے جڑے میں داخل کرتا ہے اور گدی تک پہنچ جاتا ہے۔ اسی طرح دوسری جانب کرتا ہے اور پہلا جڑ جاتا ہے۔ پھر دوبارہ یونہی کرتا ہے۔ میں نے کہا: یہ کیا ہے۔ کہا آگے چلے ہم آگے گئے تو ایک آدمی کے پاس پہنچے جو چت لیٹا ہوا تھا اور ایک شخص اُس کے سر پر دستہ یا پتھر لیے کھڑا تھا، جس سے اس کا سر کپلتا تھا۔ جب وہ مارتا تو پتھر لڑھک جاتا۔ وہ اُسے لینے جاتا تو واپس آنے سے پہلے اس کا سر ٹھیک ہو جاتا جیسا کہ پہلے تھا۔ پھر اسی طرح مارتا ہے۔ میں نے کہا: یہ کون ہے۔ کہا کہ آگے چلے تو ایک نور جیسے گڑھے کے پاس پہنچے جو اوپر سے نکل اور نیچے سے کشادہ تھا۔ اُس کے نیچے آگ بھڑک رہی تھی۔ جب

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا أَوْ مَجَسِيًّا، كَمَا قِيلَ الْبَيْهَمَةُ تُلْتَمَحُ الْبَيْهَمَةُ هَلْ تَرَى فِيهَا جَدْعًا

93- باب

1386- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

جَرِيرُ بْنُ حَارِثٍ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، عَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ جُنْدَبٍ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ: مَنْ رَأَى مِنْكُمْ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا؟ قَالَ: فَإِنْ رَأَى أَحَدٌ قَصَّهَا، فَيَقُولُ: مَا شَاءَ اللَّهُ فَسَأَلْنَا يَوْمَئِذٍ مَا فَقَالَ: هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رُؤْيَا؟ قُلْنَا: لَا، قَالَ: لَكُمُ اللَّيْلَةُ رَجُلَيْنِ آتِيَانِي فَأَخَذَا بِيَدِي، فَأَخْرَجَانِي إِلَى الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ، وَرَجُلٌ قَائِمٌ، بِيَدِهِ كَلْبٌ مِنْ حَدِيدٍ قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ مُوسَى: "إِنَّهُ يُدْخِلُ ذَلِكَ الْكَلْبُ فِي شِدْقِهِ حَتَّى يَبْلُغَ قَفَاهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْآخَرَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَيَلْتَمِمْ بِشِدْقِهِ هَذَا، فَيَعُودُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ، قُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالَا: انْطَلِقِي، فَاَنْطَلِقْنَا حَتَّى آتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُصْطَلِحٍ عَلَى قَفَاهُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِهِ بِفَهْرٍ - أَوْ صَفْرَةٍ - فَيَشْدَحُ بِهِ رَأْسَهُ، فَإِذَا هَرَبَتْ تَدْهَنُ الْحَجَرُ، فَاَنْطَلِقِي إِلَيْهِ لِيَأْخُذَهُ فَلَا يَرْجِعُ إِلَى هَذَا حَتَّى يَلْتَمِمْ رَأْسَهُ وَعَادَ رَأْسَهُ كَمَا هُوَ، فَعَادَ إِلَيْهِ فَهَرَبَتْ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَا: انْطَلِقِي فَاَنْطَلِقْنَا إِلَى قَبْرِ مِغْلٍ الْكُثُورِ، أَغْلَاةَ صَبِيغٍ وَأَسْفَلُهُ وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارًا، فَإِذَا اقْتَرَبَ ارْتَفَعُوا حَتَّى كَادَ أَنْ يَخْرُجُوا، فَإِذَا تَحَدَّثَ رَجَعُوا

فِيهَا، وَفِيهَا رَجَالٌ وَنِسَاءٌ عَرَاةٌ، فَقُلْتُ: مَنْ هَٰذَا؟
 قَالَا: اَنْطَلِقْ، فَاَنْطَلَقْنَا حَتَّى اتَيْنَا عَلَى نَهْرٍ مِنْ حِمْرٍ
 فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى وَسْطِ النَّهْرِ - قَالَ يَزِيدُ
 وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ - وَعَلَى شَطِ
 النَّهْرِ رَجُلٌ بَلَنَ يَدَيْهِ حِمَارَةً، فَأَقْبَلَ الرَّجُلَ الَّذِي
 فِي النَّهْرِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِمَجْجَرٍ فِي
 فِيهِ فَرْدَةٌ حَيْثُ كَانَ، فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمَى
 فِي فِيهِ بِمَجْجَرٍ، فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ، فَقُلْتُ: مَا هَٰذَا؟
 قَالَا: اَنْطَلِقْ، فَاَنْطَلَقْنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ
 خَضِرَاءَ، فِيهَا شَجَرَةٌ عَظِيمَةٌ، وَفِي أَصْلِهَا شَيْخٌ
 وَصَبِيَانِ، وَإِذَا رَجُلٌ قَرِيبٌ مِنَ الشَّجَرَةِ بَلَنَ يَدَيْهِ
 كَأَنَّهُ يُوقِدُهَا، فَصَعِدَا بِي فِي الشَّجَرَةِ، وَأَدْخَلَانِي دَارًا
 لَمْ أَرُ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا، فِيهَا رَجَالٌ شُيُوخٌ
 وَشَبَابٌ، وَنِسَاءٌ، وَصَبِيَانٌ، ثُمَّ أَخْرَجَانِي مِنْهَا
 فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ، فَأَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ
 وَأَفْضَلُ فِيهَا شُيُوخٌ وَشَبَابٌ، قُلْتُ: طَوَّفْتُمَانِي
 اللَّيْلَةَ، فَأَخْبِرَانِي عَمَّا رَأَيْتُمْ، قَالَا: نَعَمْ، أَمَّا الَّذِي
 رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ، فَكَذَّابٌ يُعَدِّثُ بِالْكَذِبَةِ،
 فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الْإِفَاقَ، فَيُضْطَعُ بِهِ إِلَى يَوْمِ
 الْقِيَامَةِ، وَالَّذِي رَأَيْتَهُ يُشْدَخُ رَأْسُهُ، فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ
 اللَّهُ الْقُرْآنَ، فَتَمَّ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ فِيهِ
 بِالنَّهَارِ، يُفْعَلُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَالَّذِي رَأَيْتَهُ
 فِي الثَّقَبِ فَهُمُ الرُّكَاةُ، وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهْرِ أَكَلُوا
 الرِّبَا، وَالشَّيْخُ فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ الْإِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ، وَالصَّبِيَانِ حَوْلُهُ، فَأَوْلَادُ النَّاسِ وَالَّذِي
 يُوقِدُ النَّارَ مَالِكُ تَحَارِثِ النَّارِ، وَالَّذَارُ الْأُولَى الَّتِي
 دَخَلْتُ دَارَ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِينَ، وَأَمَّا هَذِهِ الدَّارُ فَدَارُ

اُس میں جوش آتا تو لوگ اوپر کی طرف نکلنے کے قریب
 آجاتے اور نرم پڑتی تو نیچے ہو جاتے۔ اُس میں مرد و
 عورت سب برہنہ تھے۔ میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ کہا
 آگے چلیے۔ ہم آگے گئے حتیٰ کہ ایک خون کی نہر پر پہنچے
 جس کے درمیان میں ایک شخص کھڑا تھا۔ یزید بن ہارون
 وہب بن جریر، جریر بن حازم نے کہا: نہر کے کنارے
 پر ایک شخص تھا جس کے سامنے پتھر تھے۔ نہر والا شخص
 جب آگے بڑھتا اور نکلنے کا قصد کرتا تو یہ شخص اُس کے منہ
 پر پتھر مار کر اُسے پہلی جگہ پر واپس لوٹا دیتا۔ جب بھی وہ
 نکلنے کا قصد کرتا تو اسی طرح اُس کے منہ پر پتھر مار کر اُسی
 جگہ لوٹا دیتا۔ میں نے کہا: یہ کیا ہے۔ دونوں نے کہا: چلیے
 ہم آگے چلے تو ایک سرسبز باغ میں پہنچے۔ اُس میں ایک
 بہت بڑا درخت تھا جس کی جڑ میں ایک بوڑھا اور بچے
 تھے جب کہ ایک شخص درخت کے قریب اپنے سامنے
 آگ جلا رہا تھا۔ دونوں مجھے لے کر ایک درخت پر چڑھ
 گئے اور مجھے ایک گھر میں لے گئے جو بڑا خوب صورت
 اور اعلیٰ تھا، جس میں بوڑھے اور جوان تھے۔ میں نے کہا
 کہ تم نے مجھے ساری رات پھرایا ہے لہذا مجھے بتاؤ جو میں
 نے دیکھا ہے دونوں نے کہا: اچھا جس کو آپ نے دیکھا
 کہ اُس کے گال چیرے جارہے ہیں تو وہ بہت جھوٹا ہے،
 جھوٹی باتیں گھڑتا اور لوگ انہیں لے کر دنیا بھر میں
 پھیلاتے۔ اُس کے ساتھ قیامت تک یونہی ہوتا رہے گا
 جس کو آپ نے دیکھا کہ اُس کا سر کچلا جا رہا ہے تو اُس
 آدمی کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید سکھایا تو اس کے باوجود
 رات کو سوتا اور دن میں اُس پر عمل نہ کرتا۔ اُس کے ساتھ
 قیامت تک یونہی ہوتا رہے گا اور جن کو آپ نے گڑھے
 میں دیکھا وہ زنا کار تھے اور جس کو آپ نے نہر میں دیکھا

وہ سو خور تھا اور جس بوڑھے کو آپ نے درخت کی جڑ میں دیکھا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور اُن کے ارد گرد اُن کی اولاد تھی اور جو آگ جلا رہا تھا وہ داروغہ جہنم تھا اور پہلا گھر جس میں آپ داخل ہوئے وہ عام مسلمانوں کا گھر تھا اور یہ دوسرا شہداء کا گھر ہے نیز میں جبریل علیہ السلام ہوں اور یہ میکائیل علیہ السلام ہیں۔ اپنا سر مبارک اٹھائیے۔ میں نے سر اٹھایا تو میرے اوپر بادل جیسی چیز تھی۔ دونوں نے کہا: یہ آپ کی قیام گاہ ہے میں نے کہا: مجھے چھوڑیے کہ اپنے گھر میں جاؤں۔ دونوں نے کہا: ابھی آپ کی عمر باقی ہے جو مکمل نہیں ہوئی۔ اگر مکمل ہو جائے تو اپنی قیام گاہ میں تشریف لے آئیے۔

پیر کے دن کی موت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئی تو فرمایا: تم نے نبی کریم ﷺ کو کتنے کپڑوں کا کفن دیا؟ عرض کی کہ تین سوتی سفید کپڑوں کا جن میں نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کس روز وفات پائی۔ انہوں نے کہا کہ پیر کو۔ فرمایا کہ آج کیا دن ہے؟ انہوں نے کہا کہ پیر۔ فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ آج رات سے پہلے۔ پھر اُس کپڑے کو دیکھا جس میں بیمار ہوئے تھے تو اُس پر زعفران کا نشان تھا۔ فرمایا کہ میرے اس کپڑے کو دھو ڈالو اور اس پر دو کپڑوں کا اضافہ کر کے مجھے اُن میں کفنا دینا۔ میں نے کہا کہ یہ تو پرانے ہیں۔ فرمایا کہ مردوں کی نسبت زندے نئے کپڑے کے زیادہ حقدار ہیں کیونکہ یہ پیپ کے لیے ہیں۔ پھر وفات نہ پائی حتیٰ کہ منگل کی رات کو حکم اجل ہوا

الشَّهَدَامَ، وَآكََا جَبْرِيلَ، وَهَذَا مِيكَائِيلَ، فَارْفَعْ رَأْسَكَ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا قَوْفِي مِثْلَ السَّحَابِ، قَالَا: ذَاكَ مَلَكُوكَ، قُلْتُ: دَعَانِي أَدْخُلْ مَلَكُوكَ، قَالَا: إِنَّهُ بَعِيَ لَكَ عُمْرَ لَمْ تَسْتَغْبِلْهُ فَلَوْ اسْتَغْبِلْتَ أَتَيْتَ مَلَكُوكَ"

94- بَابُ مَوْتِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ

1387- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: فِي كَمْ كَفَنْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بَيْضَ سَحَابِيَّةٍ، لَيْسَ فِيهَا قَبِيضٌ وَلَا عِمَامَةٌ، وَقَالَ لَهَا: فِي أَيِّ يَوْمٍ تَوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ، قَالَ: فَأَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟ قَالَتْ: يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ، قَالَ: أَرْجُو فِيَّ أَبْنِي وَبَنَى اللَّيْلُ، فَتَنَظَّرَ إِلَى ثَوْبٍ عَلَيْهِ، كَانَ يَمْرُضُ فِيهِ بِهِ رَدْعٌ مِنْ زَعْفَرَانٍ، فَقَالَ: اغْسِلُوا ثَوْبِي هَذَا وَزِيدُوا عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ، فَكَفَّنُونِي فِيهَا، قُلْتُ: إِنَّ هَذَا خَلْقٌ، قَالَ: إِنَّ الْحَيَّ أَحَقُّ بِالْجَدِيدِ مِنَ الْمَيِّتِ، إِنَّمَا هُوَ لِلْمُهَلَّةِ فَلَمْ يُتَوَفَّ حَتَّى أَمْسَى مِنْ لَيْلَةِ الثَّلَاثَاءِ، وَذُنُوبِي

قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ

اور صبح ہونے سے پہلے تدفین کر دی گئی۔

95- بَابُ مَوْتِ الْفَجَاءَةِ الْبَغْتَةِ

اچانک موت کا بیان

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی کہ میری والدہ ماجدہ اچانک وفات پا گئی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ وہ کچھ کہتیں تو صدقہ دیتیں اگر میں ان کی طرف سے خیرات کروں تو کیا انہیں ثواب ملے گا؟ فرمایا، ہاں۔

1388 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا، وَأَطْلَمْتُ أَنْ تَكَلِّمْتُ تَصَدَّقْتُ، فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا، قَالَ: نَعَمْ

96- بَابُ مَا جَاءَ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک اور حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی

اللہ عزوجل کے ارشاد: فاقبروه سے مراد ہے کہ میں نے اُس شخص کے لیے قبر بنائی جب میں نے اُس کے لیے قبر بنائی تو دفن کر دیا۔ کفایتا یعنی زندے اُس کے اوپر رہیں گے اور مردے اُس میں دفن ہوں گے۔

قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (فَاقْبِرُوهُ) (عبس: 21): أَقْبَرْتُ الرَّجُلَ أَقْبِرُهُ إِذَا جَعَلْتُ لَهُ قَبْرًا، وَقَبْرَتُهُ: كَفَنَتُهُ (كفائتا) (المرسلات: 25): يَكُونُونَ فِيهَا أَحْيَاءَ وَيُدْفَنُونَ فِيهَا أَمْوَاتًا

غروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنی علالت میں غدر کے طور پر فرمایا کرتے آج میں کہاں ہوں؟ کل میں کس کے پاس ہوں گا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی باری کے سبب۔ میری باری میں اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح کو قبض فرمایا جب کہ میرے پہلو اور میرے سینے کے درمیان تھے اور میرے گھر میں دفن کیے گئے۔ غروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ

1389 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ هِشَامِ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكْرِيَاءَ عَنْ هِشَامِ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَتَعَلَّدُ فِي مَرْحَلِهِ: آئِنَ آكَالَتِ الْيَوْمَ، آئِنَ آكَالَتِ الْيَوْمَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ قَبْرِهِ اللَّهُ بَيْنَ شَعْرَى وَنَحْرَى وَدُفِنَ فِي بَيْتِي

1388- الطرح الحديث: 2760

1389- راجع الحديث: 890

1390- راجع الحديث: 1330

عنها نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے اُس مرض میں جس سے رو بہ صحت نہ ہوئے، فرمایا کہ اللہ تعالیٰ لعنت کرے یہود و نصاریٰ پر جنہوں نے اپنے انبیائے کرام کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ کی قبر مبارک کھلی رکھی جاتی مگر یہی خوف تھا کہ وہ مسجد نہ بنالی جائے۔ بلال سے منقول ہے کہ عروہ بن زبیر نے میری کنیت رکھ دی حالانکہ میری اولاد نہیں تھی۔

محمد، عبد اللہ، ابوبکر بن عیاش، سفیان الثمار سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک کو کوہان نما دیکھا۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے مروی کی ہے کہ جب ولید بن عبد الملک کے دور میں دیوار اُن پر گری تو ایک پیر ظاہر ہوا۔ لوگ خوف زدہ ہو گئے اور سمجھے کہ شاید یہ نبی کریم ﷺ کا پیر مبارک ہے۔ انہیں پہچاننے والا کوئی نہ ملا حتیٰ کہ حضرت عروہ نے کہا: خدا کی قسم، یہ نبی کریم ﷺ کا پیر نہیں بلکہ حضرت عمر کا پیر ہے۔

حضرت عائشہ نے حضرت عبد اللہ بن زبیر کو وصیت کی کہ مجھے ان کے ساتھ دفن نہ کرنا بلکہ میری سونوں کے ساتھ بقیع میں دفن کرنا میں کبھی اپنی برتری نہیں جتاؤں گی۔

عمرو بن میمون اودی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے فرمایا:

أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ هِلَالٍ هُوَ الْوَرَّانُ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرْثِيهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ: لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى الْكَاذِبِينَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ، لَوْلَا ذَلِكَ أُبْرِرَ قَبْرُهُ غَيْرَ أَنَّهُ حُشِيَ - أَوْ حُشِيَ - أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا وَعَنْ هِلَالٍ، قَالَ: كُنَّا فِي عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَلَمْ يُؤَدِّبْ

1390 م - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّمَارِ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ رَأَى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَنًّا

1390 م - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، لَمَّا سَقَطَ عَلَيْهِمُ الْحَائِطُ فِي زَمَانِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، أَخَذُوا فِي بِنَائِهِ فَبَدَّتْ لَهُمْ قَدَمٌ، فَفَرَعُوا وَظَنُّوا أَنَّهَا قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا وَجَدُوا أَحَدًا يَعْلَمُ ذَلِكَ حَتَّى قَالَ لَهُمْ عُرْوَةُ: لَا وَاللَّهِ مَا هِيَ قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا هِيَ إِلَّا قَدَمُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

1391 - وَعَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا أَوْصَتْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَا تُدْفِنِي مَعَهُمْ وَادْفِنِي مَعَ صَوَاحِبِي بِالْبَقِيعِ لَا أَرَى بِهَذَا

1392 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَمْرِو

اے عبد اللہ بن عمر! اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں جاؤ اور کہنا کہ عمر بن خطاب آپ کو سلام کہتے ہیں، پھر پوچھتے ہیں کہ مجھے میرے دونوں ساتھیوں کے پاس دفن کر دیا جائے؟ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ وہ جگہ میں اپنے لیے چاہتی تھی لیکن آج میں نے انہیں اپنے اوپر ترجیح دی۔ جب واپس لوٹے تو فرمایا کہ کیا خبر لائے؟ عرض کی کہ اے امیر المؤمنین! آپ کے لیے اجازت دے دی۔ فرمایا کہ اس آرام گاہ سے کوئی جگہ میرے نزدیک زیادہ اہمیت والی نہ تھی۔ جب میرا وصال ہو جائے تو مجھے اٹھا کر لے جانا اور سلام عرض کرنا۔ پھر کہنا کہ عمر بن خطاب اجازت طلب کرتے ہیں۔ اگر مجھے اجازت مل جائے تو وہاں دفن کر دینا ورنہ مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں لے جانا۔ میں خلافت کے لیے کسی کو ان لوگوں سے زیادہ حقدار نہیں جانتا جن سے رسول اللہ ﷺ وصال فرمانے تک راضی رہے۔ میرے بعد جس کو لوگ خلیفہ بنالیں وہی خلیفہ ہے، چنانچہ اُس کی بات سُننا اور حکم ماننا۔ پس نام لیے کہ، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص۔ اسی دوران میں ایک انصاری نوجوان نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی کہ اے امیر المؤمنین! آپ کو خوشخبری ہو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت کہ اسلام میں آپ کا جو مقام ہے وہ آپ جانتے ہیں، پھر خلیفہ بنائے گئے تو آپ نے عدل و انصاف کیا اور ان سب کے بعد شہادت پائی۔ فرمایا کہ بیٹیج! کاش میرے ساتھ مساوی معاملہ ہو کہ نہ عذاب ہو نہ ثواب میں اپنے بعد خلیفہ بننے والے کو اولین مہاجرین کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت کرتا ہوں کہ اُن کے حق کو جانے اور اُن کی عزت کی حفاظت کرے اور اُسے انصار

بْنِ مَيْمُونِ الْأَوْدِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، أَتُحِبُّ إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقُلْ: يَقْرَأُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَيْكَ السَّلَامَ، ثُمَّ سَلَهَا، أَنْ أَذْفَنَ مَعَ صَاحِبَتِي، قَالَتْ: كُنْتُ أُرِيدُ أَنْ لِنَفْسِي فَلَا وَرِثَتُهُ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي، فَلَمَّا أَقْبَلَ، قَالَ: لَهُ مَا لَكَ لَكَ؟ قَالَ: أَذِنْتُ لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: "مَا كَانَ شَيْءٌ أَهَمُّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ الْمَضْجِعِ، فَإِذَا قُبِضْتُ فَأَحْمِلُونِي، ثُمَّ سَلِمُوا، ثُمَّ قُلْ: يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَإِنْ أَذِنْتَ لِي، فَأَذْفِنُونِي، وَإِلَّا فَرُدُّونِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ، إِلَيَّ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَحَقُّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ هَؤُلَاءِ الثَّقَرِ الَّذِينَ تُوْفِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، فَمَنْ اسْتَغْلَفُوا بَعْدِي فَهُوَ الْخَلِيفَةُ فَاتَّبِعُوا أَوَالَهُ وَأَطِيعُوا، فَسَتَى عُثْمَانُ وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ، وَوَجَّحَ عَلَيْهِ شَابٌّ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: أَبِئْرَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِبَشَرِي اللَّهُ، كَانَ لَكَ مِنَ الْقَدَمِ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ، ثُمَّ اسْتَغْلِفْتَ فَعَلَنْتَ، ثُمَّ الشَّهَادَةُ بَعْدَ هَذَا كُلِّهِ، فَقَالَ: لَيْتَنِي يَا ابْنَ أَبِي وَذَلِكَ كَفَافًا لَا عَلَيَّ وَلَا لِي، أَوْحَى الْخَلِيفَةُ مِنْ بَعْدِي بِالْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ حَقًّا، أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقُّهُمْ، وَأَنْ يَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ، وَأَوْصِيَهُم بِالْأَنْصَارِ حَقًّا الَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ أَنْ يُقْبَلَ مِنْ مُخْسِرِهِمْ، وَيُعْلَى عَنْ مُسِيئِهِمْ، وَأَوْصِيَهُم بِدِمَّةِ اللَّهِ، وَدِمَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤْفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ، وَأَنْ

کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ وہ اچھے لوگ ہیں جنہوں نے ایمان کے گھر میں پناہ دی کہ اُن کے اچھوں کی تدفین کی جائے اور اُن کے بُروں سے درگزر کی جائے اور اللہ کے ذمہ اور اُس کے رسول کے ذمہ کی وصیت کرتا ہوں کہ ذمیوں کے ساتھ معاہدہ نبھایا جائے اور اُن کے علاوہ دوسروں سے لڑا جائے اور اُن پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہ رکھا جائے۔

مُردوں کو بُرا کہنے کی ممانعت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مُردوں کو بُرا نہ کہا کرو کیونکہ جو انہوں نے آگے بھیجا تھا اُسے پالیا۔ متابعت کی اس کی علی بن الجعد اور محمد بن عرہ اور ابن عدی نے شعبہ سے اور مروی کیا اسے عبد اللہ بن عبد القدوس، اعش اور محمد بن انس نے اعش سے۔

شریر مُردوں کا ذکر

عمر بن حفص، ان کے والد ماجد، اعش، عمرو بن مُرہ، سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ابو لہب نے نبی کریم ﷺ سے کہا: ”تو ہمیشہ برباد رہے۔“ پس سورہ لہب نازل ہوئی۔

يُقَاتِلُ مِنْ وَرَائِهِمْ وَأَنْ لَا يُكَلَّفُوا قُتُولَ طَائِفِهِمْ

97- بَابُ مَا يُنْهَى مِنْ سَبِّ الْأَمْوَآتِ

1393 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَآتِ، فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضُوا إِلَى مَا قَدَّمُوا وَرَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدَّوسِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، تَابِعَهُ عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، وَابْنُ عَزْرَةَ، وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ

98- بَابُ ذِكْرِ شَرِّ أَرِ الْمَوْتَى

1394 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ أَبُو لَهَبٍ عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَبَّالِكَ سَائِرَ الْيَوْمِ فَلَكَ لَتْ: (تَبَّالِكَ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ) (المسد: 1)



1393- انظر الحديث: 6516، سنن نسائي: 1938

1394- انظر الحديث: 3525، 3526، 4770، 4801، 4971، 4972، 4973، صحيح مسلم: 507، 508، سنن

ترمذی: 3363

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

24- كِتَابُ الزَّكَاةِ

1- بَابُ وَجُوبِ الزَّكَاةِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ) (البقرة: 43) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، حَدَّثَنِي أَبُو سَفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَدْ كَرَّ حَدِيثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّلَاةِ وَالْعَقَابِ

زكوة کا بیان

زکوة کا وجوب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور نماز قائم رکھو اور زکوة دو (پارہ ۱، البقرة: ۴۳) حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حضرت ابوسفیان نے مجھ سے نبی کریم ﷺ کی حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا وہ ہمیں نماز، زکوة، صلہ رحمی اور پاک دامنی کا حکم دیتے ہیں۔

ابو عاصم ضحاک بن مخلد، زکریا بن اسحاق، یحییٰ بن عبد اللہ بن صفی ابو معبد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی جانب روانہ کیا تو فرمایا انہیں یہ گواہی دینے کی دعوت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ اگر وہ اس بات کو مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن پر روزانہ دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ اسے بھی مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مالوں میں زکوة فرض کی ہے جو اُن کے امیروں سے لی جائے گی اور اُن کے غریبوں کو دی جائے گی۔

حفص بن عمر، شعبہ، محمد بن عثمان بن عبد اللہ بن مویہ، موسیٰ بن طلحہ، حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ

1395- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضُّعَاكِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ: ادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ، فَأَعْلِنُهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ، فَأَعْلِنُهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تَتَوَخَّذُ مِنْ أَغْنِيَاءِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ

1396- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ

1395- انظر الحديث: 1458، 1496، 2448، 4347، 7371، 7372، صحيح مسلم: 121، 122، 123، مسند

ابو داؤد: 1584، مسند ترمذی: 2014، 625، مسند نسائی: 2521، 2134، مسند ابن ماجه: 1783

1396- انظر الحديث: 5982، 5983، صحيح مسلم: 104، 105، 106، مسند نسائی: 467

کی خدمت میں عرض کی: مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بھلا اسے کیا ہو گیا، اسے کیا ہو گیا۔ تم اللہ کی عبادت کرو، اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نماز پڑھو، زکوٰۃ دو اور صلہ رحمی کرو۔ بہز، شعبہ، محمد بن عثمان اور اُن کے والد ماجد عثمان بن عبد اللہ، موسیٰ بن طلحہ، حضرت ابو ایوب نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح مروی کی۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ مجھے خوف ہے کہ محمد غیر محفوظ ہو اور وہ عمرو ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: مجھے ایسا عمل بتائیے جو جنت میں لے جائے۔ فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور فرض نماز قائم کرو اور فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ عرض کی کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں اس پر کوئی اضافہ نہیں کروں گا جب وہ واپس ہوا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو کسی جنتی آدمی کو دیکھنا چاہے وہ اس آدمی کو دیکھ لے۔

رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ. قَالَ: مَا لَهُ مَا لَهُ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَبَّ مَا لَهُ. تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَقَالَ بَهْزٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ، وَأَبُوهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَكْثَمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: أَحْشَى أَنْ يَكُونَ مُحَمَّدٌ غَيْرَ مَحْفُوظٍ لِمَا هُوَ عَمْرُو

1397 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَكَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ذُلِّي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمَلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ. قَالَ: تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَرِيدُ عَلَى هَذَا، فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّكَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا

فائدہ: زکوٰۃ کے لغوی معنی ہیں پاکی اور بڑھنا، رب تعالیٰ فرماتا ہے: "قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَوَّجَ". چونکہ زکوٰۃ کی برکت سے نفس انسانی بخل کے میل سے پاک و صاف ہوتا ہے، نیز اس کی وجہ سے مال میں برکت ہوتی ہے اس لئے اسے زکوٰۃ کہتے ہیں۔ زکوٰۃ کا سبب بڑھنے والا مال ہے اور اسکے شرائط: اسلام، آزادی، عقل، بلوغ اور قرض سے مال کا خالی ہونا ہے لہذا کافر، غلام، بچے اور دیوانے پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ حتیٰ یہ ہے کہ زکوٰۃ کا اجمالی حکم ہجرت سے پہلے آیا اور اس کی تفصیل اللہ میں بیان ہوئی لہذا آیات قرآنیہ میں تعارض نہیں۔ کل چار مالوں میں زکوٰۃ فرض ہے: سونا چاندی، مال تجارت، جنگل میں چرنے والے جانور، زمین پیدوار۔ (ازمرقاۃ واشعہ) تفصیلی احکام کتب فقہ میں دیکھو۔ پیدوار کی زکوٰۃ دسواں یا بیسواں حصہ ہے، باقی مال تجارت و سونے چاندی کا چالیسواں حصہ۔ (مرآۃ المناجیح ج ۳ ص ۱)

مسند، بخاری، ابوحبان، ابوزرعه سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مذکورہ حدیث کی طرح فرمایا ہے۔

1397 م۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي حَيَّانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو زُرْعَةَ عَنْ الثَّيْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ عبدالقیس کے وفد نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! ہم قبیلہ ربیعہ سے ہیں جب کہ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے کفار حائل ہیں لہذا ہم آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتے مگر حرمت والے مہینوں میں۔ ہمیں ایسی چیزیں بتائیے جن پر خود عمل کریں اور ان حضرات کو دعوت دیں جنہیں پیچھے چھوڑ آئے ہیں۔ فرمایا کہ میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ اللہ پر ایمان رکھنا اور گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اس طرح اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور مال غنیمت سے شمس ادا کرنا اور تمہیں کدو کے تونے، ہبز لاکھی برتن، چوبی برتن اور رال لگے ہوئے برتن کے استعمال سے روکتا ہوں۔ سلیمان اور ابوالنعمان نے حماد سے مروی کی کہ اللہ پر ایمان رکھنا اور گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

1398 - حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَكَاذُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَمْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَدِمَ وَقَدْ عَبْدَ الْقَيْسِ عَلَى الثَّيْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ قَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كَقَارِ مُضَرَ، وَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، فَمَرَرْنَا بِشَيْعٍ تَأْخُذُهُ عَنْكَ وَتَدْعُو إِلَيْهِ مِنْ وَرَاحَتِنَا، قَالَ: "أَمْرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَشَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ - وَعَقْدُ بَيْتِهِ هَكَذَا - وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَأَنْ تَتَوَكَّلُوا خُمْسَ مَا غَنِمْتُمْ، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ: الدُّبَّارِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمَرْقِيتِ" وَقَالَ سُلَيْمَانُ وَأَبُو الثُّعْبَانِ: عَنْ حَكَاذٍ: الْإِيمَانُ بِاللَّهِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے وصال فرمایا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو عرب میں بعض قبائل مرتد ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آپ ان

1399 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ تَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْرَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

1398- راجع الحدیث: 53

1399- صحيح مسلم: 124، سنن ابوداؤد: 1556، 1557، سنن ترمذی: 2607، سنن نسائی: 3983، 3985

3981، 3980، 3093، 3092، 3091، 2442

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

لوگوں سے کیسے لڑیں گے جب کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے جنگ کروں حتیٰ کہ وہ کہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جس نے یہ کہہ لیا اُس نے اپنا مال اور اپنی جان مجھ سے بچالی مگر حق کے ساتھ اور اُس کا حساب اللہ لے گا۔

فرمایا کہ خدا کی قسم میں اُن سے لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرتے ہیں کیونکہ زکوٰۃ مالی حق ہے۔ خدا کی قسم اگر انہوں نے رتی بھی روکی جو وہ رسول اللہ ﷺ کو ادا کرتے تھے تو میں اُس روکنے پر اُن سے لڑوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: خدا کی قسم بات یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سینہ کھول دیا تھا اور انہوں نے جان لیا کہ حق یہی ہے۔

زکوٰۃ دینے پر بیعت کرنا

”اگر وہ توبہ کریں، نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں۔“

محمد بن عبد اللہ بن کبیر، ان کے والد ماجد، اسماعیل، قیس، حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کی نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر۔

زکوٰۃ نہ دینے کا گناہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اُسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے..... پس جمع کرنے کا مزہ چکھو۔ (۳۴:۹)

وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ؛ وَقَدْ قُلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا يَحْقُوهُ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ"

1400 - فَقَالَ: وَاللَّهِ لَأَقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ، وَاللَّهُ لَوْ مَنَعُونِي عَنَّا قَاتِلًا يُوْثِقُونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنَعِهَا " قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَدْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ

2- بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى إِيْتَاءِ الزَّكَاةِ

(فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوْا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ) (التوبة: 11)

1401 - حَدَّثَنَا ابْنُ مُكَيَّرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالتَّصَحُّحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

3- بَابُ إِمَامِ مَانِعِ الزَّكَاةِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ، يَوْمَ يُخْمَى عَلَيْهَا فِي كَارِ جَهَنَّمَ

فَتَكُونُ بِهَا جَبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ، هَذَا مَا كَلَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكِيدُونَ (التوبة: 35)

1402 - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، أَخْبَرَنَا

شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزَّكَاةِ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ هُرَيْرَةَ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَأْتِي الْإِبِلُ عَلَى صَاحِبِهَا عَلَى خَيْرٍ مَا كَانَتْ، إِذَا هُوَ لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا، تَطْوُهُ بِأَخْفَافِهَا، وَتَأْتِي الْغَنَمُ عَلَى صَاحِبِهَا عَلَى خَيْرٍ مَا كَانَتْ إِذَا لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا، تَطْوُهُ بِأَظْلَافِهَا، وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا، وَقَالَ: وَمَنْ حَقَّهَا أَنْ تُحْلَبَ عَلَى الْمَاءِ قَالَ: "وَلَا يَأْتِي أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِشَاةٍ يَحْمِلُهَا عَلَى رَقَبَتِهِ لَهَا يُعَارُ، فَيَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ بَلَّغْتُ، وَلَا يَأْتِي بِبَعِيرٍ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ لَهُ رُغَاءٌ، فَيَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ مِنْ اللَّهِ شَيْئًا، قَدْ بَلَّغْتُ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اونٹ اپنے مالک کے پاس اپنی پہلی حالت سے زیادہ موٹے تازے ہو کر آئیں گے جب کہ ان میں سے حق ادا نہیں کیا تھا اور اُسے اپنے پیروں سے کچلیں گے۔ بکریاں اپنے مالک کے پاس اپنی پہلی حالت سے زیادہ موٹی تازی ہو کر آئیں گی جب کہ ان میں سے حق ادا نہیں کیا تھا تو اُسے اپنے گھروں سے روندیں گی اور سینگوں سے ماریں گی۔ فرمایا کہ اُس کا حق ہے کہ اُسے پانی پر بھیج کر دوبا جائے۔ تم میں سے کوئی قیامت کے دن آئے گا کہ بکری اُس نے اپنی گردن پر اٹھائی ہوگی جو میا رہی ہوگی۔ کہے گا: یا محمد! میں کہوں گا کہ آج تیرے لیے کوئی امان نہیں، میں نے حکم پہنچا دیا تھا۔ کوئی اونٹ کو اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے آئے گا جو بلبلا رہا ہوگا۔ کہے گا: یا محمد! میں کہوں گا کہ آج میں تیرا مالک نہیں کیونکہ میں نے حکم پہنچا دیا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اُس نے اس کی زکوٰۃ نہ دی تو قیامت کے دن اُس کے مال کو گنچے سانپ کی شکل دی جائے گی، جس کی سر پر دو سیاہ نشان ہوں گے۔ قیامت کے دن اُسے اُس کا طوق پہنایا جائے گا، پھر وہ اُس کے دونوں جبروں کو چبائے گا، پھر کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ

1403 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ

بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الشَّيْبَانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا، فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُقِلَّ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُهَاعًا أَفْرَعُ لَهُ رَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ يَأْخُذُ

ہوں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنز الایمان: اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہرگز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا (پارہ ۴، آل عمران: ۱۸۰)

جس مال کی زکوٰۃ دی جائے وہ کنز نہیں ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

خالد بن اسلم سے مروی ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ نکلے تو ایک اعرابی نے کہا کہ مجھے ارشاد ربانی: وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كَافِرًا بَارِئًا مِّنْهُم مَّا يَكْنِزُونَ۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا: جس نے مال جمع کیا اور اس کی زکوٰۃ نہ دی تو اس کے لیے خرابی ہے۔ یہ زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ جب یہ حکم نازل ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے مالوں کے پاک کرنے کا ذریعہ بنا دیا۔

اسحاق بن یزید، شعیب بن اسحاق، اوزاعی، یحییٰ بن ابوکثیر، عمرو بن یحییٰ بن عمارہ، ان کے والد ماجد ابوعمارہ بن ابوالحسن، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پانچ اوقیہ (چاندی) سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اونٹوں

بِلَهْزَمَتِيهِ - يَعْنِي بِشِدْقِيهِ ثُمَّ يَقُولُ اَنَا مَالُكَ اَنَا كَذَلِكَ ثُمَّ تَلَا: (لَا يَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَبْغُلُونَ) الْاَيَةُ

4- بَاب: مَا اَدَّى زَكَاتُهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ فِيمَا كُنَّ خَمْسَةَ اَوْاقٍ صَدَقَةٌ

1404 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَيْبٍ بِنْ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: أَخْبَرَنِي عَنْ قَوْلِ اللَّهِ: (وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ) (التوبة: 34) قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مَنْ كَنَزَهَا، فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهَا فَوَيْلٌ لَهُ، إِنَّمَا كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تُكُلَّ الزَّكَاةُ فَلَمَّا أُكُلَتْ جَعَلَهَا اللَّهُ ظَهْرًا لِلْأَمْوَالِ

1405 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ يَحْيَى بْنَ عُمَارَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

1404- سنن ابن ماجه: 1787

1405- انظر الحديث: 1447, 1459, 1484، صحيح مسلم: 2260, 2261, 2263, 2264، سنن

ابوداؤد: 1558, 1559، سنن ترمذی: 626, 627، سنن نسائی: 2474, 2475, 2483, 2484

2472, 2444، سنن ابن ماجه: 1793

سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ دس (اناج) سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ فِيمَا حُونَ خَمِيسَ أَوْاقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا حُونَ خَمِيسَ كُوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا حُونَ خَمِيسَ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ

زید بن وہب سے مروی ہے کہ میں زبدہ سے گزرا تو وہاں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ میں نے عرض کی کہ آپ یہاں کیوں رہتے ہیں؟ فرمایا کہ میں شام میں تھا تو میرا اور حضرت معاویہ کا آیت وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ میں اختلاف ہو گیا۔ وہ کہتے کہ اہل کتاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے میں نے کہا کہ اُن کے اور ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے اس پر میرا اور اُن کا اختلاف رہا تو انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میری شکایت لکھ بھیجی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے مدینہ منورہ آنے کے لیے لکھا۔ میں چلا گیا تو لوگوں کی میرے گرد بھڑلگ گئی گویا پہلے انہوں نے مجھے دیکھا ہی نہیں تھا۔ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس بات کا ذکر کیا تو مجھ سے فرمایا: اگر آپ چاہیں تو میرے قریب مقیم ہو جائیں۔ اس بات نے مجھے یہاں آباد کیا ہے۔ اگر مجھ پر حبشی کو بھی حاکم بنایا جائے تو میں اُس کی اطاعت کروں گا۔

احنف بن قیس سے مروی ہے کہ میں قریش کے ایک مجمع میں بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا جس کے لباس اور جسم کی بہت بے ڈھب تھی۔ وہ اُن کے پاس کھڑا ہوا اور سلام کر کے کہا: کافروں کو پتھر کی بشارت ہو جس کو جہنم میں گرم کر کے اُن کے سینے پر رکھا جائے گا تو وہ اُن کے

1406 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ، سَمِعَ هُشَيْبًا، أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: مَرَرْتُ بِالرَّبْدَةِ فَإِذَا أَنَا بِأَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا أَتَىكَ مَلُوكٌ هَذَا؟ قَالَ: "كُنْتُ بِالشَّامِ، فَأَخْتَلَفْتُ أَنَا وَمُعَاوِيَةُ فِي: (الَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ) (التوبة: 34) " قَالَ مُعَاوِيَةُ: تَرَكْتُ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ فَقُلْتُ: "تَرَكْتُ فِينَا وَفِيهِمْ، فَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فِي ذَلِكَ، وَكُتِبَ إِلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَشْكُونِي، فَكُتِبَ إِلَى عُثْمَانَ: أَنْ أَقْدِمَ الْمَدِينَةَ فَقَدِمْتُهَا، فَكَثُرَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى كَانَتْهُمْ لَمْ يَرَوْني قَبْلَ ذَلِكَ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعُثْمَانَ " فَقَالَ لِي: إِنْ شِئْتَ تَنْحَبِثْ، فَكُنْتُ قَرِيبًا، فَذَلِكَ الَّذِي أَتَىكَ هَذَا الْمَلُوكُ، وَلَوْ أَتَوْا عَلَى حَبَشِيًّا لَسَمِعْتُ وَأَطَعْتُ

1407 - حَدَّثَنَا عِيَّاشُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا الْحَزْرِيُّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: جَلَسْتُ ح وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّبِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا الْحَزْرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ بْنُ الْفَيْحِيمِ، أَنَّ

کندھوں کی طرف سے نکل جائے گا اور کندھوں کی ہڈی کے پاس رکھا جائے گا تو چھاتی کی طرف سے نکل آئے گا۔ وہ اسی طرح حرکت میں رہے گا۔ پھر وہ جا کر ایک ستون کے پاس بیٹھ گئے۔ میں پیچھے گیا اور اُس کے پاس بیٹھ گیا۔ میں نہیں پہچانتا تھا کہ وہ کون ہے۔ میں نے کہا کہ جو آپ نے فرمایا اُسے لوگوں نے پسند نہیں کیا۔ فرمایا کہ انہیں عقل نہیں ہے۔

الْأَخْنَفُ بْنُ قَيْسٍ، حَدَّثَهُمْ قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى مَلِكٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَجَاءَ رَجُلٌ تَحِيشُ الشَّعْرِ وَالْقِيَابِ وَالْهَيْئَةِ، حَتَّى قَامَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: بَوَّيْرُ الْكَافِرِينَ يَرْوِفُ يُحْمَى عَلَيْهِ فِي تَارٍ جَهَنَّمَ، ثُمَّ يُوَضَّعُ عَلَى حَلْبَةٍ تُذِي أَحَدَهُمْ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ نُفُصٍ كَتِفِهِ، وَيُوَضَّعُ عَلَى نُفُصٍ كَتِفِهِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ حَلْبَةٍ تَذِيهِ، يَتَزَلُّزَلُ، ثُمَّ وَلَّى، فَجَلَسَ إِلَى سَارِيَّةٍ، وَتَبِعْتُهُ وَجَلَسْتُ إِلَيْهِ وَأَنَا لَا أَدْرِي مَنْ هُوَ، فَقُلْتُ لَهُ: لَا أَرَى الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ كَرِهُوا الَّذِي قُلْتَ، قَالَ: إِنَّهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا.

1408 - قَالَ لِي خَلِيلِي، قَالَ: قُلْتُ: مَنْ خَلِيلُكَ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا ذَرٍّ أَتُبْصِرُ أَحَدًا؟ قَالَ: فَتَنْظَرْتُ إِلَى الشَّمْسِ مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ، وَأَنَا أَرَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْسِلُنِي فِي حَاجَةٍ لَهُ، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: مَا أَحْبَبُّ أَنْ لِي مِثْلُ أَحَدٍ ذَهَبًا، أَنْفَقَهُ كُلَّهُ، إِلَّا فَلَاقَةً كِتَابِيَّةً وَإِنَّ هَؤُلَاءِ لَا يَعْقِلُونَ، إِنَّمَا يَجْتَمِعُونَ الدُّنْيَا، لَا وَاللَّهِ لَا أَسْأَلُهُمْ دُنْيَا، وَلَا أَسْتَفْتِيهِمْ عَنْ دِينٍ، حَتَّى أَلْقَى اللَّهَ

حالانکہ یہ میرے خلیل نے فرمایا ہے۔ میں نے عرض کی کہ کون خلیل؟ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے ابو ذر! اُحد کو دیکھتے ہو؟ میں نے سورج کی جانب دیکھا کہ دن باقی نہیں رہا اور میں نے گمان کیا کہ شاید رسول اللہ ﷺ مجھے کسی کام کے لیے بھیجیں گے۔ عرض کی ہاں فرمایا کہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور اُسے راہِ خدا میں خرچ کر دوں سوائے تین دینار کے جب کہ یہ لوگ عقل نہیں رکھتے اور دنیا جمع کرتے رہتے ہیں۔ خدا کی قسم میں ان سے دنیا کا سوال نہیں کروں گا اور نہ دینی مسئلہ پوچھوں گا حتیٰ کہ خدا سے جا ملوں۔

5- بَابُ انْفَاقِ الْمَالِ فِي حَقِّهِ

5- بَابُ انْفَاقِ الْمَالِ فِي حَقِّهِ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حسد جائز نہیں مگر دو باتوں میں۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے

1409 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

1408- راجع الحديث: 1407, 1237

1409- راجع الحديث: 73

مال دیا ہو اور وہ اُسے راہ حق میں خرچ کرے اور جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت دی تو اُس کے مطابق فیصلے کرے اور اُس کی تعلیم دے۔

خیرات میں دکھاوا کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو اپنے صدقے باطل نہ کر دو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر اس کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لئے خرچ کرے اور اللہ اور قیامت پر ایمان نہ لائے تو اس کی کہادت ایسی ہے جیسے ایک چٹان کہ اس پر مٹی ہے اب اس پر زور کا پانی پڑا جس نے اسے ترا پتھر کر چھوڑا اپنی کمائی سے کسی چیز پر قابو نہ پائیں گے اور اللہ کافروں کو راہ نہیں دیتا (پارہ ۳، البقرة: ۲۶۳) حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ صلہ اوہ ہے جس پر کوئی چیز نہ ہو۔ عکرمہ نے کہا کہ واپل سے مراد سخت بارش ہے اور الطل یا شبنم۔

اللہ عز وجل حرام (چوری، خیانت وغیرہ) مال سے صدقہ قبول نہیں فرماتا اور پاک کمائی سے قبول فرماتا ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اچھی بات کہنا اور درگزر کرنا اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو اور اللہ بے پرواہ حلم والا ہے (پارہ ۳، البقرة: ۲۶۳)

حلال کمائی سے خیرات کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو اور اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی ناشکر بڑا گنہگار بے شک وہ جو ایمان لائے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا، فَسَلَّطَهُ عَلَىٰ هَلَكَةٍ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً، فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا "

6- بَابُ الرِّيَاءِ فِي الصَّدَقَةِ

لِقَوْلِهِ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَى) (البقرة: 264) إِلَى قَوْلِهِ (وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ) (البقرة: 264) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: صَلَدًا لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَقَالَ عِكْرِمَةُ: " (وَإِبِلٌ) (البقرة: 264): مَطَرٌ شَدِيدٌ وَالظَّلُّ: الثَّدْيُ "

7- بَابُ: لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَدَقَةً

مِنْ غُلُولٍ، وَلَا يَقْبَلُ إِلَّا

مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ

لِقَوْلِهِ: (قَوْلٌ مَعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِنْ صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذَى وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ) (البقرة: 263)

8- بَابُ الصَّدَقَةِ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ

لِقَوْلِهِ: (وَيُزِي الصَّدَقَاتِ، وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ، إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ

اور اچھے کام کئے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی اُن کا نیک
ان کے رب کے پاس ہے اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ
غم (پارہ ۳، البقرة: ۲۷۶-۲۷۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کھجور کے برابر
بھی حلال کمائی سے خیرات کی اور اللہ تعالیٰ قبول نہیں
فرماتا مگر حلال کمائی سے تو اللہ تعالیٰ اُسے اپنے دائیں
دست قدرت میں لیتا ہے پھر خیرات کرنے والے کے
لیے اُس کو پروان چڑھاتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے
بچھڑے کو پروان چڑھائے حتیٰ کہ وہ نیکی پہاڑ کے برابر
ہو جاتی ہے۔ متابعت کی اس کی سلیمان نے ابن دینار
سے اور مروی کیا اسے ورقاء، ابن دینار، سعید بن یسار،
حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے اور مروی کیا
اسے مسلم بن ابومریم اور زید بن اسلم اور سہیل، ابوصالح،
حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے۔

روّ ہونے سے پہلے صدقہ دینا

حضرت حارث بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے
سنا۔ خیرات کیا کرو کیونکہ تم پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے
کہ آدمی اپنا صدقہ لیے پھرے گا اور اسے لینے والا نہیں
ملے گا۔ آدمی کہے گا کہ اگر آپ کل آتے تو میں لے لیتا
جب کہ آج مجھے اس کی حاجت نہیں رہی ہے۔

رَبَّهُمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ) (البقرة: 277)

1410 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُبِيرٍ، سَمِعَ أَبَا
النَّظَرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلٍ تَمَرَّةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ،
وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ، وَإِنَّ اللَّهَ يَتَقَبَّلُهَا
بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يُزَيِّبُهَا لِصَاحِبِهِ، كَمَا يُزَيِّتُ أَحَدُكُمْ
فَلَوَّهُ، حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ تَابِعَهُ سُلَيْمَانُ، عَنْ
ابْنِ دِينَارٍ، وَقَالَ وَزُقَاء: عَنْ ابْنِ دِينَارٍ، عَنْ
سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ أَبِي
مَرْزُومٍ، وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، وَسُهَيْلٌ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

9- بَابُ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الرَّدِّ

1411 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا
مَعْبُدُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ،
قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "تَصَدَّقُوا، فَإِنَّهُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ
بِصَدَقَتِهِ، فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا، يَقُولُ الرَّجُلُ: لَوْ
جِئْتُ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا، فَأَمَّا الْيَوْمَ، فَلَا
حَاجَةَ لِي بِهَا"

1410 - انظر الحديث: 7430

1411 - انظر الحديث: 7120، 1424، صحيح مسلم: 2334، سنن نسائي: 2554

1412 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزَّكَاةِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمْ الْمَالُ، فَيَفِيضَ حَتَّى يَهْمَ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ، وَحَتَّى يَعْرِضَهُ، فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ: لَا أَرَبَ لِي "

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تم میں مال کی کثرت ہو جائے گی اور وہ بہتا پھرے گا۔ حتیٰ کہ مال والا ارادہ کرے گا کہ کوئی اس کا صدقہ قبول کرے، حتیٰ کہ جب وہ دے گا تو جس کو دینے لگا ہے وہ کہے گا کہ مجھے تو اس کی کوئی حاجت نہیں۔

1413 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ، أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ بِسْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُجَاهِدٍ، حَدَّثَنَا مُجَلُّ بْنُ خَلِيفَةَ الظَّائِي، قَالَ: سَمِعْتُ عِدَّتِي بَنَ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَهُ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا يَشْكُو الْعَيْلَةَ، وَالْآخَرُ يَشْكُو قَطْعَ السَّبِيلِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَمَّا قَطْعُ السَّبِيلِ: فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكَ إِلَّا قَلِيلٌ، حَتَّى تَخْرُجَ الْعِدَّةُ إِلَى مَكَّةَ بِغَيْرِ خَفِيرٍ، وَأَمَّا الْعَيْلَةُ: فَإِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ، حَتَّى يَطُوفَ أَحَدُكُمْ بِصَدَقَتِهِ، لَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا مِنْهُ، ثُمَّ لِيَقْفِرَ أَحَدُكُمْ بِلَيْنٍ يَدِي اللَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ حِجَابٌ وَلَا تَرْجَانِ يُتَوَجَّمُ لَهُ، ثُمَّ لِيَقُولَنَّ لَهُ: أَلَمْ أَوْتِكَ مَالًا، فَلْيَقُولَنَّ: بَلَى، ثُمَّ لِيَقُولَنَّ أَلَمْ أَرْسِلْ إِلَيْكَ رَسُولًا، فَلْيَقُولَنَّ: بَلَى، فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ، ثُمَّ يَنْظُرُ عَنْ شِمَالِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ، فَلْيَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ قَمْرَةٍ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فِي كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ "

مجل بن خلیفہ طائی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا تو دو شخص آئے جن میں سے ایک نے بھوک کی اور دوسرے نے رہزنی کی شکایت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رہزنی کی بات تو یہ ہے کہ تھوڑے دنوں بعد تم پر وہ وقت آئے گا کہ مکہ مکرمہ کی جانب قافلہ بغیر گرانوں کے روانہ ہوا کرے گا اور رہی بھوک کی بات تو قیامت قائم نہیں ہوگی کہ آدمی صدقہ لیے پھرے گا اور اسے قبول کرنے والا نہیں ملے گا۔ پھر تم میں سے کوئی اللہ کی بارگاہ میں اس طرح کھڑا ہوگا کہ دونوں کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوگا اور نہ کوئی ترجمان جو اس کی ترجمانی کرے۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ کیا تجھے مال نہیں دیا گیا؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں۔ پھر کہا جائے گا کہ کیا تیری طرف رسول نہیں بھیجا تھا؟ کہے گا: کیوں نہیں۔ پس اپنی داہنی طرف دیکھے گا تو آگ کے سوا کچھ دکھائی نہیں دے گا۔ پھر اپنے بائیں طرف دیکھے گا تب بھی آگ کے سوا کچھ دکھائی نہیں دے گا۔ پس تم میں سے ہر ایک کو جہنم سے پہنچنا

چاہیے خواہ ایک کھجور ہی کے ذریعے اور اگر یہ میسر نہ ہو تو
اچھی بات کے ذریعے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک
ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی صدقہ دینے کے لیے سونا لیے
گھومے گا لیکن اُسے لینے والا نہیں ملے گا اور ایک آدمی
ایسا بھی نظر آئے گا جس کی کفالت میں چالیس عورتیں
ہوں گی اور ایسا مردوں کی کمی اور عورتوں کی کثرت کے
سبب ہوگا۔

آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا
دے کر، یعنی تھوڑا صدقہ

ترجمہ کنز الایمان: اور ان کی کہادت جو اپنے مال
اللہ کی رضا چاہنے میں خرچ کرتے ہیں اور اپنے دل
جمانے کو اس باغ کی سی ہے جو بھوڑ پر ہو اس پر زور کا پانی
پڑا تو دونے میوے لایا پھر اگر زور کا مینہ اُسے نہ پہنچے تو
اوس کافی ہے اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے کیا تم میں
کوئی اسی پسند رکھے گا کہ اس کے پاس ایک باغ ہو
کھجوروں اور انگوروں کا جس کے نیچے ندیاں بہتیں اس
کے لئے اس میں ہر قسم کے پھلوں سے ہے (پارہ ۳، البقرة:

(۲۶۵-۲۶۶)

ابو قدامہ عبید اللہ بن سعید، ابو النعمان حکم بن
عبد اللہ بصری، شعبہ سلیمان، ابو وائل سے مروی ہے کہ
حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

1414- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو

أَسَامَةَ عَنْ بَرْزَيْدٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطْلُوفُ الرَّجُلُ فِيهِ
بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ ثُمَّ لَا يَجِدُ أَحَدًا يَأْخُذُهَا
مِنْهُ وَيُزِي الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتَّبِعُهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً
يَلْتَنِنُ بِهِ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ

10- بَابُ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ

وَالْقَلِيلِ مِنَ الصَّدَقَةِ

(وَمَقْلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ ابْتِغَاءَ

مَرْضَاةِ اللَّهِ وَتَغْيِيَتًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ) الْآيَةُ وَآلِ
قَوْلِهِ (وَمِنْ كُلِّ الصَّمَاتِ) (البقرة: 266)

1415- حَدَّثَنَا عُمَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

أَبُو الثُّعْبَانِ الْحَكَمُ هُوَ ابْنُ عُمَيْدٍ اللَّهُ الْبَصْرِيُّ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي

1414- صحيح مسلم: 9067

1415- النظر الحديث: 1416, 2273, 4668, 4669, صحيح مسلم: 3252, 3253, سنن

نسائی: 2528, 2529, سنن ابن ماجہ: 4155

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "لَبَّا نَزَلَتْ آيَةُ الصَّدَقَةِ، كُنَّا نَحَامِلُ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِشَيْءٍ كَثِيرٍ، فَقَالُوا: مُرَائِي، وَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ، فَقَالُوا: إِنَّ اللَّهَ لَغَفِيٌّ عَنْ صَاعٍ هَذَا، فَتَوَلَّى: (الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ) (التوبة: 79) "الآية"

جب صدقہ کے بارے میں آیت نازل ہوئی تو ہم مزدوری کیا کرتے تھے۔ ایک شخص آیا اور بہت سا مال صدقہ کیا۔ لوگوں نے کہا کہ دکھاوا کیا ہے۔ دوسرا شخص آیا اور ایک صاع صدقہ کیا۔ لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کو صاع کی کیا پروا۔ پس آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: وہ جو عیب لگاتے ہیں ان مسلمانوں کو کہ دل سے خیرات کرتے ہیں اور ان کو جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت سے (پارہ ۱۰، التوبہ: ۷۹)

1416 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ، انْطَلَقَ أَحَدُنَا إِلَى الشُّوقِ، فَيُحَامِلُ، فَيُصِيبُ الْمُدَّ وَإِنْ لِبَعْضِهِمُ الْيَوْمَ لِمِائَةِ أَلْفٍ

شقیق سے مروی ہے کہ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمیں صدقہ کا حکم فرماتے تو ہم میں سے کوئی مزدوری کرتے بازار کی طرف چلا جاتا اور ایک مد حاصل کرتا جب کہ آج ہم میں سے بعض کے پاس ایک لاکھ درہم بھی ہیں۔

1417 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْقِلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشَيْءٍ تَمْرَةٍ

سلیمان بن حرب، شعبہ، ابواسحاق، عبد اللہ بن معقل، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جہنم سے بچو خواہ کھجور کا ایک چھلکا دے کر۔

1418 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعْتَمِدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ حَزِيمٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَتْ أَمْرَأَةً مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُ، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ،

بشر بن محمد، عبد اللہ، معمر، زہری، عبد اللہ بن ابوبکر بن حزم، عروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میرے پاس ایک عورت آئی جس کی دو بیٹیاں اُس سے کھانا مانگ رہی تھیں۔ میرے پاس اُس وقت ایک کھجور کے سوا کچھ نہ تھا۔ میں نے وہی اُسے

1416 - راجع الحديث: 1415

1417 - راجع الحديث: 1412, 1413

1418 - انظر الحديث: 5995، صحيح مسلم: 6636، سنن ترمذی: 1915

فَأَعْطَيْنَاهَا إِيَّاهَا، فَجَسَمْنَاهَا لِبَيْنِ الْعَنَتَيْنِهَا، وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا، ثُمَّ قَامَتْ فَحَرَّجَتْهُ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا، فَأَعْبَدْتُهُ فَقَالَ: مَنْ الْبُحْلُوفُ مِنْ هَذِهِ الْمَعَارِبِ بِشَيْءٍ كُنَّ لَهُ سُلُوفٌ مِنَ النَّارِ

دے دی۔ اُس نے وہ دونوں بیٹیوں میں تقسیم کر دی اور خود نہ کھائی۔ پھر کھڑی ہوئی اور چلی گئی اور نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے تو میں نے آپ کو بتایا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو ان بیٹیوں کے ذریعے آزمائش میں مبتلا ہوا تو وہ اُس کے لیے جہنم سے آڑھوں گی۔

11- بَابُ فَضْلِ صَدَقَةٍ

الشَّحِيحُ الصَّحِيحُ

لَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَتَيْتُمُوا
مَعَارِزَ قَتْلِكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا يَبِيعُ فِيهِ وَلَا
خُلَّةٌ إِلَى (الظَّالِمُونَ) (البقرة: 229). وَأَتَيْتُمُوا مَعَارِ
زَ قَتْلِكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدُكُمْ الْمَوْتُ) إِلَى
آخِرِهِ

ضرورت اور صحت میں

صدقہ دینے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! اللہ کی راہ میں ہمارے دیئے میں سے خرچ کرو وہ دن آنے سے پہلے جس میں نہ خریدو فروخت ہو (پارہ ۳، البقرہ: ۲۵۴)

1419 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا
عَمْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ، حَدَّثَنَا
أَبُو زُرْعَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:
جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا
رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ الصَّدَقَةِ أَكْثَرُ أَجْرًا؟ قَالَ: أَنْ
تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَوْبُهَا، فَصِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ، وَتَأْمُلُ
الْفَتَى، وَلَا تُمْهِلُ حَتَّى إِذَا بَلَغْتَ الْحُلُقُومَ، قُلْتَ
يُفْلَانِ كَذَا، وَيُفْلَانِ كَذَا، وَقَدْ كَانَ يُفْلَانِ

موسیٰ بن اسماعیل، عبدالواحد، عمارہ بن قعقاع، ابو زرعہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! کون سا صدقہ ثواب کے لحاظ سے بڑا ہے؟ فرمایا جب کہ تم صدقہ دو اور تندرست ہو، مال کی حاجت ہو اور تنگ دستی کا خدشہ ہو اور مالدار کی شوق ہو۔ اتنی تاخیر نہ کرو کہ جان گلے میں آپھنسے اور کہے کہ اتنا فلاں کے لیے اور اتنا فلاں کے لیے حالانکہ اب تو وہ فلاں کا ہو چکا۔

000-پاپ

1420- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ

1419- انظر الحديث: 2748، صحيح مسلم: 2379، 2380، 2381، سنن نسائي: 3613، 2541

1420- سنن نسائي: 2540

عنه سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی کسی زوجہ مطہرہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی: ہم میں سے کون سب سے پہلے آپ سے ملے گی؟ فرمایا کہ جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہیں۔ انہوں نے چھڑی لے کر پیمائش کی تو ہم میں حضرت سودہ کے ہاتھ سب سے لمبے تھے۔ بعد میں ہمیں علم ہوا کہ لمبے ہاتھوں سے زیادہ صدقہ دینا مراد تھا اور ہم میں سب سے پہلے وہی (حضرت زینب بنت جحش) نبی کریم ﷺ سے ملیں کیونکہ انہیں صدقہ کرنا بہت پسند تھا۔

علائیہ صدقہ دینا

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اپنے مال خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں چھپے اور ظاہر ان کے لئے ان کا نیک ہے ان کے رب کے پاس ان کو نہ کچھ اندیشہ ہونہ کچھ غم۔

پوشیدہ صدقہ دینا

حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص اس طرح چھپا کر صدقہ کرتا ہے کہ اسکے بائیں ہاتھ کو پتہ نہیں ہوتا کہ داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ ارشاد ربانی ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: اگر خیرات علائیہ دو تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر چھپا کر فقیروں کو دو یہ تمہارے لئے سب سے بہتر ہے اور اس میں تمہارے کچھ گناہ گھٹیں گے اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے (پارہ ۱۳، البقرة: ۲۷۱)

جب بے علمی میں کسی مالدار کو صدقہ دے دیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ بَعْضَ أَرْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّنَا أَسْرَعُ بِهَذَا حَقًّا، قَالَ: أَطْوَلُكُمْ يَدًا، فَأَخَذُوا قَصَبَةً يَذَرُ عَوْنَهَا، فَكَانَتْ سَوْدَةُ أَطْوَلَهُنَّ يَدًا، فَعَلِمْنَا بَعْدُ أَنَّمَا كَانَتْ طَوَّلَ يَدِهَا الصَّدَقَةَ، وَكَانَتْ أَسْرَعَنَا حَقًّا بِهِ، وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ

12- بَابُ صَدَقَةِ الْعَلَايَةِ

وَقَوْلِهِ: (الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً) (البقرة: 274) الْآيَةِ إِلَى قَوْلِهِ: (وَلَا هُمْ يُخْزَوْنَ) (البقرة: 38)

13- بَابُ صَدَقَةِ السِّرِّ

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا، حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا صَنَعَتْ يَمِينُهُ وَقَوْلِهِ: (إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَيَبْعَثَ هِيَ وَإِنْ تُخْفَوْهَا وَتُؤْتَوْهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ) (البقرة: 271) الْآيَةِ

14- بَابُ إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى غَنِيٍّ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ

1421- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ،

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص صدقہ کرنے کی غرض سے مال لے کر نکلا اور اُس نے ایک چور کو دے دیا۔ صبح لوگوں نے چرچا کیا کہ اُس نے چور کو صدقہ دیا ہے۔ عرض کی کہ اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں، میں صدقہ دوں گا۔ وہ مال لے کر نکلا اور زانیہ کو دے دیا۔ صبح کے وقت لوگوں نے چرچا کیا کہ رات اُس نے زانیہ کو صدقہ دیا ہے۔ کہا اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ میں صدقہ ضرور دوں گا وہ مال لے کر نکلا تو ایک مالدار کو دے دیا۔ صبح کو لوگوں نے چرچا کیا کہ اُس نے مالدار کو صدقہ دے دیا۔ کہا اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں، خواہ چور، زانیہ اور غنی کو دیا۔ اُس سے کہا گیا کہ تم نے چور کو جو صدقہ دیا تو شاید وہ چوری کرنے سے باز آجائے اور زانیہ، شاید وہ زنا سے رک جائے اور مالدار شاید عبرت پکڑے اور اللہ تعالیٰ نے اُسے جو مال دیا ہے اُس میں سے خرچ کرنے لگے۔

حَدَّثَنَا أَبُو الزَّكَاةِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " قَالَ رَجُلٌ: لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ، فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصَدِّقُ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ، فَوَضَعَهَا فِي يَدَيِ زَانِيَةٍ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصَدِّقُ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ، فَوَضَعَهَا فِي يَدَيِ غَنِيِّ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصَدِّقُ عَلَى غَنِيٍّ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ وَعَلَى زَانِيَةٍ وَعَلَى غَنِيٍّ، فَأَبَى فَقِيلَ لَهُ: أَمَا صَدَقْتُكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِيفَ عَنْ سِرْقَتِهِ، وَأَمَا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِيفَ عَنْ زَانَاهَا، وَأَمَا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ يَغْتَبِرُ فَيَنْفِقُ بِمَا أَعْطَاهُ اللَّهُ "

15- بَابُ إِذَا تَصَدَّقْتَ

عَلَى ابْنِهِ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ

1422 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا

إِسْرَائِيلُ، حَدَّثَنَا أَبُو الْيَؤُوبِ، أَنَّ مَعْنَ بْنَ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ، قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَآبِي وَجَدِّي، وَخَطَبَ عَلَيَّ فَأَنْكَبْتُ وَخَاصَمْتُ إِلَيْهِ، وَكَانَ أَبِي يَزِيدُ أَخْرَجَ دَكَايِدَ يَتَصَدَّقُ بِهَا، فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَحُمْتُ فَأَخَذْتُهَا، فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا إِلَاكَ أَرَدْتُ، فَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَكَ مَا تَوَيْتَ يَا يَزِيدُ، وَلَكَ مَا

جب بیٹے کو صدقہ دے

دیا اور اُسے علم نہ تھا

حضرت معن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی نیز میرے والد ماجد اور جد امجد نے بھی۔ انہوں نے میرا نکاح کر دیا میں نے معاملہ آپ کی خدمت میں پیش کیا اور حضرت ابو یزید نے صدقہ دینے کے لیے کچھ دینار نکالے تھے جو مسجد میں ایک آدمی کے پاس رکھوا دیے تھے۔ میں گیا اور اُس سے انہیں لے آیا۔ فرمایا کہ خدا کی قسم، میرا تمہیں دینے کا ارادہ نہیں تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مقدمہ پیش کر دیا۔ آپ نے

أَخَذْتُ يَأْمَعُنْ

اُن سے فرمایا: اے بایزید! تمہیں تمہاری نیت کا اجر مل گیا اور اے معن! تم نے جو لے لیا وہ تمہارا ہے۔

داہنے ہاتھ سے خیرات کرنا

حفص بن عاصم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سات آدمی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنے خصوصی سائے میں رکھے گا جس دن کہ اُس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ حاکم عدل کرنے والا نوجوان جو اللہ کی عبادت میں پلا بڑھا چڑھا وہ شخص جس کا دل مسجدوں میں اٹکا رہتا ہے وہ دو شخص جو اللہ کے لیے محبت کرتے ہیں، اُسی کے لیے جمع ہوتے اور اُسی کے لیے دور ہوتے ہیں۔ وہ شخص جس کو مالدار اور خوب صورت عورت بلائے تو کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ وہ شخص جو پوشیدہ صدقہ کرتا ہے حتیٰ کہ اس کے بائیں ہاتھ کو علم نہیں ہوتا کہ داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا اور وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے تو اُس کی آنکھیں بہنے لگیں۔

حضرت حارث بن وہب خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ خیرات کرو کیونکہ جلد تم پر وہ زمانہ آنے والا ہے کہ آدمی اپنے صدقہ کے مال کو لے کر پھرے گا تو دوسرا آدمی کہے گا کہ اگر آپ کل آتے تو میں قبول کر لیتا لیکن آج مجھے اس کی حاجت نہ رہی۔

جو خادم کو صدقہ دینے کا حکم دے

16- بَابُ الصَّدَقَةِ بِالْيَمِينِ

1423 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ

عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي حُذَيْفَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمْ اللَّهُ تَعَالَى فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَدْلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّتَا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالَ فَقَالَ: إِيَّيْ أَخَافُ اللَّهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا، ففَاضَتْ عَيْنَاهُ "

1424 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَجَّهِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ،

قَالَ: أَخْبَرَنِي مَعْبُدُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخَزَاعِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " تَصَدَّقُوا، فَسَيَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ، فَيَقُولُ الرَّجُلُ: لَوْ جِئْتُ بِهَا بِالْأُمِّسِ لَقَبِلْتُهَا مِنْكَ، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهَا "

17- بَابُ مَنْ أَمَرَ خَادِمَهُ بِالصَّدَقَةِ

1423- راجع الحديث: 660

1424- راجع الحديث: 1411

وَلَمْ يُتَاوَلْ بِنَفْسِهِ

وَقَالَ أَبُو مُوسَى: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ

1425 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقْتَ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامٍ بَيْنَهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ، كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ، وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهَا بِمَا كَسَبَ، وَلِلْغَارِيزِ مِثْلُ ذَلِكَ، لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا

18- بَابُ لَا صَدَقَةَ إِلَّا عَنْ ظَهْرِ غَنَى

وَمَنْ تَصَدَّقَ وَهُوَ مُحْتَاجٌ أَوْ أَهْلُهُ مُحْتَاجٌ أَوْ عَلَيْهِ دَيْنٌ، فَالَّذِينَ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى مِنَ الصَّدَقَةِ، وَالْعَتَقِ وَالْهَبَةِ، وَهُوَ رَدُّ عَلَيْهِ لَيْسَ لَهُ أَنْ يُتْلَفَ أَمْوَالُ النَّاسِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ إِثْلَاقَهَا، أَثْلَفَهُ اللَّهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَعْرُوفًا بِالضَّرِّ، فَيُؤْتَرَ عَلَى نَفْسِهِ وَلَوْ كَانَ بِهِ خَصَاصَةٌ، كَفَعَلَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حِينَ تَصَدَّقَ بِمَالِهِ، وَكَذَلِكَ أَثَرُ الْأَنْصَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ، فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُضَيِّعَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِعِلَّةِ الصَّدَقَةِ " وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ مِنْ تَوَتَّيْ أَنْ أُنْخَلَعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَمْسِكَ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ

اور خود اپنے ہاتھ سے نہ دے

حضرت ابو موسیٰ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ وہ بھی صدقہ دینے والوں میں سے ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے خرچ کرتی ہے جو باعثِ فتنہ نہ ہو تو اُس کو خرچ کرنے کا ثواب ہوتا ہے اور اُس کے خاوند کو کمانے کا اور خزانچی کے لیے بھی اتنا ہی ثواب ہے۔ ان میں سے ایک کا ثواب دوسرے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کرتا۔

صدقہ وہی ہے کہ مال داری قائم رہے

جو صدقہ کرے اور خود محتاج ہو یا اُس کے گھر والے محتاج ہوں یا اُس پر قرض ہو۔ پس ضروری یہ ہے کہ صدقہ سے قرض ادا کیا جائے یا غلام آزاد کیا یا سبہ کیا تو اُسے لوٹایا جائے گا۔ اُسے حق نہیں کہ دوسروں کا مال ضائع کرے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو ضائع کرنے کے لیے لوگوں کا مال لے اللہ تعالیٰ اُسے ضائع کر دے گا مگر جب کہ وہ صبر اور اپنی جان پر ایثار کرنے میں مشہور ہو، خواہ وہ تنگی میں ہو جیسے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کہ انہوں نے اپنا سارا مال صدقہ کر دیا اور اسی طرح انصار کا مہاجرین پر ایثار کرنا اور نبی کریم ﷺ نے مال کو تلف کرنے سے ممانعت فرمائی ہے۔ اُسے یہ حق نہیں کہ صدقہ کی آڑ میں لوگوں کا مال تلف کرے۔ حضرت کعب بن مالک نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میری توبہ یہ ہے کہ میں اپنے

لَكَ. قُلْتُ: فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي يُخَيِّرُ

سارے مال کو اللہ اور اُس کے رسول کو دے کر اُس سے علیحدہ ہو جاؤں۔ فرمایا کہ اپنا کچھ مال رکھ لو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کی کہ اپنا خیر والا حصہ رکھ لیتا ہوں۔

1426- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ

عبدان، عبد اللہ، یونس، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بہتر صدقہ وہ ہے کہ مالداری قائم رہے اور اپنے زیر کفالت لوگوں سے شروع کرے۔

يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ سَمْعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَابْتَدَأَ بِمَنْ تَعُولُ

1427- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور آغاز اپنے زیر کفالت لوگوں سے کرے اور بہتر صدقہ وہ ہے کہ مالداری قائم رہے جو سوال کرنے سے بچے اللہ تعالیٰ اُسے بچائے گا، جو مستغنی رہے اللہ تعالیٰ اُسے مستغنی رکھے گا۔

وَهَيْبٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَابْتَدَأَ بِمَنْ تَعُولُ، وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَمَنْ يَسْتَغْفِرْ يُعْفَهِ اللَّهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ.

1428- وَعَنْ وَهَيْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ،

وہیب، ہشام، ان کے والد ماجد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا

1429- حَدَّثَنَا أَبُو الثُّعْبَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

ابو الثعبان، حماد بن زید، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: عبد اللہ بن مسلمہ، امام مالک، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب کہ آپ منبر پر تھے تو صدقہ، سوال سے بچنے اور سوال کرنے کے بارے میں فرمایا: اوپر والا

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى

1426- النظر الحديث: 5356, 5355, 1428, سنن نسائي: 2543

1428- راجع الحديث: 1426

1429- صحيح مسلم: 382, سنن ابوداؤد: 1648, سنن نسائي: 2532

ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا سوال کرنے والا ہے۔

الْيَدِ الْغُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، فَالْيَدُ الْعُلْيَا: هِيَ الْمُنْفِقَةُ، وَالسُّفْلَى: هِيَ السَّائِلَةُ"

دے کر احسان جتنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر دیے پیچھے نہ احسان رکھیں نہ تکلیف دیں (پارہ ۳، البقرة: ۲۶۲)

جو صدقہ میں جلدی

کرنا پسند کرے

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی اور پھر تیزی سے گھر اقدس میں داخل ہو گئے۔ کچھ دیر میں تشریف لائے تو میں عرض گزار ہوا یا پوچھا گیا تو فرمایا: میں گھر میں سونا چھوڑ آیا تھا۔ مجھے ناپسند ہوا کہ اُس کے ساتھ رات بسر کروں تو اُسے تقسیم کر دیا۔

صدقہ کی ترغیب اور اس کی

سفارش کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ عید کے دن تشریف لائے تو دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ ان سے پہلے اور بعد میں کوئی نماز نہ پڑھی۔ پھر عورتوں کے پاس تشریف لے گئے اور حضرت بلال آپ کے ساتھ تھے تو انہیں نصیحت کی اور صدقہ کرتے کا حکم دیا پس عورتیں بالیاں اور کنکن نکالنے لگیں۔

19- بَابُ الْمَثَانِ بِمَا أُعْطِيَ

لِقَوْلِهِ: (الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا مَتًّا وَلَا أَدَى) (البقرة: 262) الْآيَةَ

20- بَابُ مَنْ أَحَبَّ تَعْجِيلَ

الصَّدَقَةِ مِنْ يَوْمِهَا

1430- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَمْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ، قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ، فَأَسْرَعَ، ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ خَرَجَ فَقُلْتُ أَوْ قِيلَ لَهُ، فَقَالَ: كُنْتُ خَلَفْتُ فِي الْبَيْتِ تَبْرًا مِنَ الصَّدَقَةِ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَبِيتَهُ، فَقَسَمْتُهُ

21- بَابُ التَّحْرِيزِ عَلَى الصَّدَقَةِ

وَالشَّفَاعَةِ فِيهَا

1431- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا

عَدِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدٍ، فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَ وَلَا بَعْدَ، ثُمَّ مَالَ عَلَى النِّسَاءِ، وَمَعَهُ بِلَالٌ فَوَعظَهُنَّ، وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْقُلُبَ

1430- راجع الحديث: 851

1431- راجع الحديث: 964, 98

<https://t.me/faizanealahazrat>

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم میں سے فقہ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث کس کو یاد ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے خوب یاد ہے۔ فرمایا کہ آپ اس کی جرات رکھتے ہیں۔ وہ کیا ہے؟ میں نے کہا کہ جو فقہ آدمی کے گھر والوں اولاد اور ہمسایوں میں ہے اُس کو نماز، صدقہ اور نیکیاں دُور کر دیتی ہیں۔ سلیمان نے کہا کہ وہ فرمایا کرتے: نماز، صدقہ اور نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے روکنا۔ فرمایا کہ میں یہ نہیں پوچھتا بلکہ اُس کے بارے میں پوچھتا ہوں جو سمندری موجوں کی طغیانی کی طرح ہوگا۔ کہا کہ اے امیر المؤمنین! آپ کو اُس کا کیا خوف جب کہ اُس کے اور آپ کے درمیان بند دروازہ ہے۔ فرمایا کہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا! میں نے کہا: بلکہ توڑا جائے گا۔ فرمایا کہ جب وہ توڑ دیا تو پھر کبھی بند نہیں ہو سکے گا۔ میں نے کہا: یہی بات ہے۔ ہم دروازے کے بارے میں سوال کرتے ہوئے ڈرے۔ پس ہم نے مسروق سے پوچھنے کے لیے کہا۔ انہوں نے پوچھا تو فرمایا وہ خود حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ ہم نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس بات کا علم تھا؟ فرمایا: ہاں جیسے اگلے دن کے بعدرات اور میں نے اُن سے جو حدیث بیان کی اُس میں غلطیاں نہیں۔

جس نے حالتِ شرک میں

صدقہ دیا پھر مسلمان ہو گیا

حضرت حکیم بن حوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

1435 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَيْكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفِتْنَةِ؟ قَالَ: قُلْتُ: أَنَا أَحْفَظُهُ كَمَا قَالَ، قَالَ: إِنَّكَ عَلَيْهِ لَجَرِيءٌ، فَكَيْفَ؟ قَالَ: قُلْتُ: "فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ، وَوَلَدِهِ، وَجَارِهِ، تُكْفِرُهَا الصَّلَاةُ، وَالصَّدَقَةُ وَالْمَعْرُوفُ." قَالَ سُلَيْمَانُ: قَدْ كَانَ يَقُولُ: الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ. وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ. قَالَ: لَيْسَ هَذِهِ أُرِيدُ، وَلَكِنِّي أُرِيدُ الَّتِي تَمُوجُ كَمُوجِ الْبَحْرِ، قَالَ: قُلْتُ: لَيْسَ عَلَيْكَ بِهَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بَأْسٌ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابٌ مُغْلَقٌ، قَالَ: فَيُكْسَرُ الْبَابُ أَوْ يُفْتَحُ، قَالَ: قُلْتُ: لَا بَلْ يُكْسَرُ، قَالَ: فَإِنَّهُ إِذَا كُسِرَ لَمْ يُغْلَقْ أَبَدًا، قَالَ: قُلْتُ: أَجَلٌ، فَهَبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ مِنَ الْبَابِ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ: سَلُهُ، قَالَ: فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْنَا، فَعَلِمَ عُمَرُ مَنْ تَعْنِي؟ قَالَ: نَعَمْ، كَمَا أَنَّ كُونَ غَدَ لَيْلَةً وَذَلِكَ آتِي حَدِيثُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ

24- بَابُ مَنْ تَصَدَّقَ فِي

الشِّرْكِ ثُمَّ أَسْلَمَ

1436 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا

1435- راجع الحديث: 525

1436- انظر الحديث: 5992, 2538, 2220، صحيح مسلم: 319

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں نے زمانہ جاہلیت میں جو نیکیاں کیں یعنی صدقہ دیا، غلام آزاد کیے اور صلہ رحمی کی، تو کیا مجھے اُن کا اجر ملے گا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنی پہلی نیکیوں کی وجہ سے ہی تو تمہیں اسلام ملا ہے۔

هَسَامٌ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جِرَاحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ أَشْيَاءَ كُنْتُ أَتَحَنُّ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ أَوْ عَتَاقَةٍ، وَصِلَةِ رَجِيمٍ، فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَجْرٍ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَسَلَّمْتُ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ

25- بَابُ أَجْرِ الْخَادِمِ إِذَا تَصَدَّقَ

بِأَمْرِ صَاحِبِهِ غَيْرِ مُفْسِدٍ

1437 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامٍ زَوْجَهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا، وَلِزَوْجِهَا بِمَا كَسَبَ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ

1438 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو

أَسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِينُ، الَّذِي يُنْفِدُ - وَرُبَّمَا قَالَ: يُعْطَى - مَا أَمَرَ بِهِ كَامِلًا مُؤَفَّرًا طَيِّبًا بِهِ نَفْسُهُ، فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أَمَرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ"

خادم کا بغیر جھگڑا کیے اپنے مالک کی

اجازت سے صدقہ دینے کا اجر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بیوی اپنے خاوند کے کھانے سے بغیر جھگڑا کیے صدقہ کرے تو اُسے اجر ملے گا اور اسی طرح اُس کے خاوند کو کمانے کا اور خازن کو بھی۔

محمد بن العلاء، ابواسامہ، برید بن عبد اللہ، ابو بردہ

نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان خزانچی جو امانت کے ساتھ مالک کے حکم کی تعمیل کرے اور کبھی فرمایا: جو اُسے حکم دیا جاتا ہے اُس کے مطابق دلی رضامندی سے دے اور جس کے لیے حکم دیا گیا ہے اُس کے حوالے کر دے تو وہ بھی خیرات کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

عورت کا فساد کے بغیر اپنے خاوند کے گھر

سے صدقہ دینے یا کھانا کھلانے کا اجر

26- بَابُ أَجْرِ الْمَرْأَةِ إِذَا تَصَدَّقَتْ، أَوْ

أَطْعَمَتْ، مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا، غَيْرَ مُفْسِدَةٍ

1437- راجع الحديث: 1425

1438- انظر الحديث: 2260، 2319، صحيح مسلم: 2360، سنن ابوداؤد: 1684، سنن نسائي: 2559

1439 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، وَالْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَعْنِي إِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا.

آدم، شعبہ، منصور اور اعمش، ابوداؤد، مسروق، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب بیوی اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ کرے۔

1440 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَطْعَمَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ، كَانَ لَهَا أَجْرُهَا وَلَهُ مِثْلُهُ، وَلِلْخَاوِزِ مِثْلُ ذَلِكَ، لَهُ يَمَانُ الْكُتْسَبِ وَلَهَا يَمَانُ الْتَفْقَتِ

عمر بن حفص، ان کے والد ماجد، اعمش، شقیق، مسروق، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب عورت فساد کے بغیر اپنے خاوند کے گھر سے کھانا کھلائے تو اسے اجر ملے گا اور اتنا ہی خاوند کو اور اسی کی طرح خازن کو۔ خاوند کو اس لیے کہ اس نے کمایا اور عورت کو اس لیے کہ اس نے خرچ کیا۔

1441 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَلَهَا أَجْرُهَا، وَلِلزَّوْجِ يَمَانُ الْكُتْسَبِ، وَلِلْخَاوِزِ مِثْلُ ذَلِكَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب بیوی فساد کے بغیر اپنے خاوند کے گھر سے خرچ کرے تو اسے اجر ملے گا اور خاوند کو کمانے کی وجہ سے اور خازن کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا۔

27- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

(فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى، وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى، فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى، وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى، وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى،

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: (ترجمہ کنز الایمان:) تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی کو سچ مانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا اور سب سے اچھی کو

فَسَنِّيئِرُهُ

لِلْعُسْرَى

(اللیل: 6)

جھٹلایا تو بہت جلد ہم اسے دشواری
مہیا کر دیں گے (پارہ ۳۰، اللیل:

(۵-۱۰)

اللَّهُمَّ اعْطِ مُنْفِقَ مَالٍ خَلْفًا

1442- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي،

عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرِّدٍ، عَنْ أَبِي
الْحَبَّابِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا مِنْ يَوْمٍ يُضْبَحُ
الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ، فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا:
اللَّهُمَّ اعْطِ مُنْفِقًا خَلْفًا، وَيَقُولُ الْآخَرُ: اللَّهُمَّ
اعْطِ مُسِيئًا تَلْفًا"

اے اللہ! مال خرچ کرنے والے کو ثواب عطا فرما۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی دن ایسا نہیں کہ
بندے صبح کرتے ہوں مگر دو فرشتے نازل ہوتے ہیں۔
اُن میں سے ایک کہتا ہے: اے اللہ! مال خرچ کرنے
والے کو عطا کر۔ دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! مال روکنے
والے کو بربادی دے۔

28- بَابُ مَثَلِ الْمُتَصَدِّقِ وَالْبَخِيلِ

1443- حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ، حَدَّثَنَا

ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،
قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ
الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ، عَلَيْهِمَا
جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ، وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ:
أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَثَلُ الْبَخِيلِ
وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ
حَدِيدٍ، مِنْ ثِيْبَيْهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا، فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا
يُنْفِقُ إِلَّا سَبْعَتِ أَوْ وَفَرَّتْ عَلَى جُلْدِهِ، حَتَّى تُخْفِيَ
بَنَانَهُ وَتَعْفُو أَثَرَهُ، وَأَمَّا الْبَخِيلُ فَلَا يُرِيدُ أَنْ يُنْفِقَ

صدقہ دینے والے اور بخیل کی مثال

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بخیل اور صدقہ دینے
والے کی مثال اُن دو آدمیوں کی طرح ہے جن کے اوپر
لوہے کے جتے ہوں۔ ابو الیمان، شعب، ابو الزناد،
عبدالرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی
ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:
بخیل اور مال خرچ کرنے والے کی مثال اُن دو آدمیوں
کی طرح ہے جن کے اوپر لوہے کے جتے ہوں، سینے سے
حلق تک۔ خرچ کرنے والا جب مال خرچ کرتا ہے تو جبکہ
وسیع ہو کر اُس کے جسم پر پھیل جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اُس کی
انگلیوں اور پیروں کے نشانوں کو بھی چھپا لیتا ہے اور بخیل
جب کچھ خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو ہر حلقہ اپنی جگہ

1442- صحیح مسلم: 2333

1443- النظر الحديث: 5797, 5299, 2917, 1444، صحیح مسلم: 2358، سنن نسائی: 2547

سے تنگ ہو جاتا ہے۔ وہ اُسے کھولنا چاہتا ہے لیکن کھول نہیں پاتا۔ متابعت کی سن بن مسلم نے طاؤس سے جُبتین کے متعلق۔

اور حنظلہ نے طاؤس سے جُبتان مروی کی۔ لیث، جعفر، ابن ہرمز، حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے جُبتان کا لفظ مروی کیا۔

شَيْئًا إِلَّا لَرَقَتْ كُلُّ حَلَقَةٍ مَكَانَهَا، فَهُوَ يُوسِعُهَا وَلَا تَتَّسِعُ تَابِعَهُ الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، فِي الْجُبَّتَيْنِ.

1444- وَقَالَ حَنْظَلَةُ: عَنْ طَاوُسٍ، جُبَّتَانِ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرٌ، عَنْ ابْنِ هُرْمُزٍ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّتَانِ

29- بَابُ صَدَقَةِ الْكُسْبِ وَالتَّجَارَةِ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا مِنْ طَبِيبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ، وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ) (البقرة: 267) إِلَى قَوْلِهِ (أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ) (البقرة: 267)

کمائی اور تجارت سے صدقہ دینا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا اور خاص ناقص کا ارادہ نہ کرو کہ دو تو اس میں سے اور تمہیں ملے تو نہ لو گے جب تک اس میں چشم پوشی نہ کرو اور جان رکھو کہ اللہ بے پرواہ سراہا گیا ہے (پارہ ۳، البقرة: ۲۶۷)

صدقہ ہر مسلمان پر ہے،
جو نہ کر سکے تو نیکی کرے

سعید بن ابورزدہ، ان کے والد ماجد، ان کے جد امجد سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان پر صدقہ ہے۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا نبی اللہ ﷺ! جو نہ کر سکتا ہو؟ فرمایا تو ہاتھ سے کام کر کے خود نفع حاصل کرے اور صدقہ دے۔ عرض کی کہ اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ فرمایا تو مظلوم کی مدد کرے۔ عرض کی کہ اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ فرمایا تو نیکی کرے اور شر سے رُکے تو اُس کے لیے یہی صدقہ ہے۔

30- بَابُ: عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ

1445- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بَرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ، فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: يَعْمَلْ بِبَيْتِهِ، فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ، وَلْيُنْسِكَ عَنِ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ

31- بَاب: قَدْ كُمْ يُعْطَى مِنَ الزَّكَاةِ

وَالصَّدَقَةِ. وَمَنْ أَعْطَى شَاةً

1446 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا أَبُو

شَهَابٍ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّامِ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ

سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: بُعِثَ

إِلَى نُسَيْبَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ بِشَاةٍ، فَأَرْسَلَتْ إِلَى عَائِشَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مِنْهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: عِنْدَ كُمْ شَيْءٌ؟ فَقُلْتُ: لَا، إِلَّا مَا أَرْسَلْتَ

بِهِ نُسَيْبَةَ مِنْ تِلْكَ الشَّاةِ، فَقَالَ: هَاتِي، فَقَدْ

بَلَغَتْ مَوْلَاهَا

32- بَاب زَكَاةِ الْوَرِقِ

1447 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ فِيمَا كُونُ خَمْسٍ ذَوْدُ

صَدَقَةٍ مِنَ الْإِبِلِ، وَلَيْسَ فِيمَا كُونُ خَمْسٍ أَوَاقٍ

صَدَقَةٍ، وَلَيْسَ فِيمَا كُونُ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ

1447 م - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ:

أَخْبَرَنِي عَمْرُو، سَمِعَ أَبَاهُ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدِي

33- بَابُ الْعَرَضِ فِي الزَّكَاةِ

وَقَالَ طَاوُشٌ: قَالَ مُعَاذُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

لِأَهْلِ الْيَمَنِ: ائْتُونِي بِعَرَضٍ يُتَابُ تَحْمِيصُ - أَوْ

زكوة اور صدقہ سے کس قدر دیا جائے

اور جس نے ایک بکری صدقہ کی

حفصہ بنت سیرین سے مروی ہے کہ حضرت اُمّ
عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نُسَیْبَةُ انصاریہ کے
پاس ایک بکری بھیجی گئی۔ اس نے کچھ گوشت اُس میں
سے حضرت عائشہ کے لیے بھیج دیا۔ نبی کریم ﷺ نے
فرمایا: کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ انھوں
نے عرض کی کہ نہیں مگر اُس بکری کا گوشت جو نُسَیْبَةُ
لے بھیجی گئی تھی۔ فرمایا: لاؤ کیونکہ وہ اپنی جگہ پر پہنچی گئی۔

چاندی کی زکوة

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک عمرو بن یحییٰ مازنی،
ان کے والد ماجد حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ
سے کم اونٹوں میں زکوة نہیں ہے۔ پانچ اوقیہ سے کم
چاندی میں زکوة نہیں ہے۔ پانچ وسق سے کم غلہ میں
زکوة نہیں ہے۔

محمد بن مثنیٰ، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید، عمرو، ان
کے والد ماجد، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے نبی کریم ﷺ کو یونہی فرماتے ہوئے سنا۔

زکوة میں سامان لینا

حضرت معاذ بن جبل نے اہل یمن سے فرمایا کہ
میرے پاس زکوة میں جو اور مکئی کے بجائے یمنی چادر اور

دوسرے کپڑے لاؤ یہ تمہارے لیے آسان اور مدینہ منورہ میں نبی کریم ﷺ کے اصحاب کے لیے بہتر ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ خالد نے تو اپنی زرہیں اور ہتھیار اللہ کی راہ میں وقف کر رکھے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ زکوٰۃ دو خواہ اپنے زیوروں سے۔ آپ نے زکوٰۃ سے سامان وغیرہ کا استثناء نہیں فرمایا۔ اور عورتیں اپنے بندے اور ہار ڈالنے لگیں اور سامان میں سے آپ نے سونے اور چاندی کی تخصیص نہیں فرمائی۔

محمد بن عبد اللہ ان کے والد ماجد، شمامہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر نے انہیں لکھ بھیجا جو اللہ اور اس کے رسول نے حکم فرمایا ہے کہ جس پر زکوٰۃ کی ایک سالہ اونٹنی واجب آتی ہو اور وہ اُس کے پاس نہ ہو بلکہ دو سالہ اونٹنی ہو تو وہی لے لی جائے اور زکوٰۃ لینے والا اُسے بیس درہم یا دو بکریاں ادا کرے۔ اگر اُس کے پاس ایک سالہ اونٹنی نہ ہو بلکہ دو سالہ اونٹ ہو تو وہ لے لیا جائے گا اور اس کے ساتھ مالک کو کچھ بھی نہیں دیا جائے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ عورتوں کو آپ کی آواز سنائی نہیں دیتی تو آپ اُن کے پاس تشریف لے گئے۔ انہیں نصیحت کی اور صدقہ دینے

لَبِيسَ - فِي الصَّدَقَةِ مَكَانَ الشَّعِيرِ وَاللَّذَّةَ أَهْوَنَ عَلَيْكُمْ وَخَيْرٌ لِأَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَأَمَّا خَالِدٌ فَقَدْ اخْتَبَسَ أَكْدَاعَهُ وَأَعْتَدَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ" وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَصَدَّقْ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكَ فَلَمْ يَسْتَلْ صَدَقَةَ الْفَرَضِ مِنْ غَيْرِهَا، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي خُرَصَهَا وَسِخَابَهَا، وَلَمْ يَخُصْ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ مِنَ الْعُرُوضِ"

1448 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي شُمَامَةُ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الْيَبِيُّ أَمَرَ اللَّهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بَنَاتٌ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ، وَعِنْدَهُ بَنَاتٌ لَبُونٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عَشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ بَنَاتٌ مَخَاضٍ عَلَى وَجْهِهَا، وَعِنْدَهُ ابْنٌ لَبُونٌ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ

1449 - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ، فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النَّسَاءَ، فَأَتَاهُنَّ وَمَعَهُ بِلَالٌ كَاشِرٌ

1448- انظر الحديث: 6955, 5878, 3106, 2487, 1455, 1454, 1453, 1451, 1450

ابوداؤد: 1567، سنن نسائي: 2446، 2454، سنن ابن ماجه: 1800

1449- راجع الحديث: 98، صحيح مسلم: 2042، سنن ابوداؤد: 1144, 1143, 1142، سنن نسائي: 1568، سنن ابن

ماجه: 1273

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کا حکم فرمایا تو عورتیں زیور ڈالنے لگیں۔ ایوب راوی نے اپنے کانوں اور حلق کی طرف اشارہ کیا۔

دو متفرق مال جمع نہ کیے جائیں اور دو اکٹھے مال متفرق نہ کیے جائیں۔

منقول ہے کہ سالم، حضرت ابن عمر نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح مروی کی ہے۔

ثمامہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ حضرت ابو بکر نے وہی چیزیں اُن کے لیے لکھیں جو رسول اللہ نے فرض کی تھیں کہ زکوٰۃ کے خوف سے متفرق چیزوں کو ملا یا نہ جائے اور جو چیزیں ملی ہوئی ہوں انہیں متفرق نہ کیا جائے۔

جب مال دو حصے داروں کا ہو تو دونوں سے برابر زکوٰۃ لی جائے گی

طاؤس اور عطاء نے فرمایا کہ جب دونوں الگ الگ اپنے مال کو جانتے ہوں تو اُن کا مال اکٹھا نہ کیا جائے گا، سفیان نے فرمایا کہ زکوٰۃ واجب نہیں یہاں تک کہ دونوں حصہ داروں کے پاس چالیس چالیس بکریاں پوری ہو جائیں۔

محمد بن عبد اللہ، عبد اللہ ثمامہ سے حضرت انس نے بیان کیا کہ انھیں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ چیزیں لکھ کر بھیجیں جو رسول اللہ ﷺ نے فرض کی تھیں اس میں یہ بھی شامل تھا کہ جو مال دو حصہ داروں کا ہو وہ زکوٰۃ دینے کے بعد اپنا حصہ مساوی سمجھ لیں۔

قُوْبِهِ فَوَعظَهُنَّ، وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ، فَجَعَلَتْ
الْمَرْأَةُ ثُلْثِي وَأَشَارَ أَيُّوبُ إِلَى أُذُنِهِ وَإِلَى حَلْقِهِ

34- بَابُ: لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ، وَلَا

يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ

وَيُذَكِّرُ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

1450 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ،

قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ، أَنَّ أَنَسًا

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

كَتَبَ لَهُ الْبَيَّ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ، وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ

مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ

35- بَابُ: مَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ،

فَأَيُّهُمَا يَتَرَا جَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ

وَقَالَ طَاوُسٌ، وَعَطَاءٌ: إِذَا عَلِمَ الْخَلِيطَانِ

أَمْوَالَهُمَا فَلَا يُجْمَعُ مَالُهُمَا وَقَالَ سُفْيَانُ: لَا يَجِبُ

حَتَّى يَتِمَّ لِهَذَا أَرْبَعُونَ شَاةً، وَلِهَذَا أَرْبَعُونَ شَاةً

1451 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ، أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ: أَنَّ

أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَتَبَ لَهُ الْبَيَّ فَرَضَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ،

فَأَيُّهُمَا يَتَرَا جَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ

36- بَابُ زَكَاةِ الْإِبِلِ

ذَكَرَهُ أَبُو بَكْرٍ، وَأَبُو ذَرٍّ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ 1452 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهَجْرَةِ فَقَالَ: وَيْحَكَ، إِنَّ شَأْنَهَا شَدِيدٌ، فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبَحَارِ، فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتْرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا

اونٹ کی زکوٰۃ کا بیان

جسے حضرت ابو بکر و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی۔
علی بن عبد اللہ، ولید بن مسلم، اوزاعی، ابن شہاب، عطاء بن یزید، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: افسوس! ہجرت تمہارے لیے دشوار ہے۔ کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں جن کی تم زکوٰۃ بھی دیتے ہو؟ عرض کی: ہاں۔ فرمایا تو سمندر کے اُس طرف عمل جاری رکھو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے عمل میں سے کوئی چیز ذرا بھی نہیں چھوڑے گا۔

37- بَابُ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ

بَنَاتٍ فَخَاضَ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ

1453 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ، أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ، وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ، وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنْ اسْتَيْسَرَ تَالَهُ، أَوْ عَشْرِينَ ذِرْهُمًا، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ، وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ، وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ

جس پر ایک سالہ اونٹنی لازم آتی ہو
لیکن اُس کے پاس نہ ہو

محمد بن عبد اللہ انصاری، ان کے والد ماجد، ثمامہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر نے اُن کے لیے فرض زکوٰۃ لکھ کر بھیجی، جس کا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا ہے کہ جس پر زکوٰۃ کی چار سالہ اونٹنی لازم آئے اور اُس کے پاس نہ ہو بلکہ تین سالہ ہو تو تین سالہ ہی قبول کر لی جائے گی اور ساتھ ہی دو بکریاں لی جائیں گی جب کہ موجود ہوں ورنہ بیس درہم اور جس پر زکوٰۃ کی تین سالہ اونٹنی لازم آئے اور اُس کے پاس تین سالہ نہ ہو بلکہ چار سالہ ہو تو چار سالہ ہی لے لی جائے گی اور زیادہ لینے وصول کرنے والا اُسے

میں درہم یا دو بکریاں دے گا اور جس پر زکوٰۃ کی تین سالہ اونٹنی لازم آئے اور اُس کے پاس دو سالہ ہو تو اُس سے دو سالہ ہی لے لی جائے گی اور اُس سے بیس درہم یا دو بکریاں بھی لی جائیں گی اور جس پر زکوٰۃ کی دو سالہ اونٹنی لازم آئے اور اس کے پاس تین سالہ ہو تو اُس سے تین سالہ ہی لے لی جائے گی اور زکوٰۃ لینے والا اُسے بیس درہم یا دو بکریاں دے گا اور جس پر زکوٰۃ کی دو سالہ اونٹنی لازم آئے لیکن اُس کے پاس نہ ہو بلکہ اُس کے پاس ایک سالہ ہو تو اُس سے ایک سالہ ہی لے لی جائے گی اور وہ اُس کے ساتھ بیس درہم یا دو بکریاں بھی دے گا۔

بکریوں کی زکوٰۃ

محمد بن عبد اللہ بن شعیبہ النزاری، ان کے والد ماجد، ثمامہ بن عبد اللہ بن انس، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر نے اُن کے لیے یہ تحریر لکھی جب کہ انہیں بحرین کی طرف روانہ کیا۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے! یہ وہ فرض زکوٰۃ ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں پر فرض کی اور جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم فرمایا۔ مسلمانوں میں سے جس سے اس کے مطابق طلب کیا جائے وہ ادا کرے اور جس سے زیادہ مانگا جائے تو وہ نہ دے۔ چوبیس اونٹوں اور اس سے کم میں ہر پانچ پر ایک بکری دے۔ جب پچیس ہو جائیں تو پینتیس تک اُن میں ایک ایک سالہ اونٹنی ہے۔ جب چھیالیس ہو جائیں تو اُن میں ساٹھ تک تین سالہ اونٹنی ہے جو جفتی کے قابل ہو۔ جب اکٹھ ہو جائیں تو چھتر تک اُن میں ایک چار سالہ اونٹنی ہے۔ جب چھتر ہو جائیں تو

عِشْرِينَ ذَرَاهَا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحَقِّهِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا بَنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بَنْتُ لَبُونٍ وَيُعْطَى شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ ذَرَاهَا، وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بَنْتُ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ حَقُّهُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحَقُّهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ ذَرَاهَا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بَنْتُ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بَنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بَنْتُ مَخَاضٍ وَيُعْطَى مَعَهَا عِشْرِينَ ذَرَاهَا أَوْ شَاتَيْنِ

38- بَابُ زَكَاةِ الْغَنَمِ

1454 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، أَنَّ أَنَسًا، حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ لَنَا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، وَالَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِهَا رَسُولُهُ، فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا، فَلْيُعْطَهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ، فَمَا كُونَتْهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةً إِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ، فَفِيهَا بَنْتُ مَخَاضٍ أُنْثَى، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا بَنْتُ لَبُونٍ أُنْثَى، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ إِلَى سِتِّينَ فَفِيهَا حَقُّهُ طَرَوْقَةُ الْجَمَلِ، فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَسِتِّينَ إِلَى خَمْسٍ

وَسَبْعِينَ، فِيهَا جَدْعَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ يَغْيِي سِتًّا
وَسَبْعِينَ إِلَى تِسْعِينَ، فِيهَا بِلْتَا لَبُونٍ فَإِذَا بَلَغَتْ
إِحْدَى وَتِسْعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ، فِيهَا حِقَّتَانِ
ظُرُوقَتَا الْجَمَلِ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ،
فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِلْتَا لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ،
وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ، فَلَيْسَ فِيهَا
صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا، فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ
الْإِبِلِ، فِيهَا شَاةٌ وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا
إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ، فَإِذَا
زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ شَاتَانِ، فَإِذَا
زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ، فِيهَا ثَلَاثُ
شِيَاهٍ، فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ
شَاةً وَاحِدَةً، فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا
وَفِي الزَّكَاةِ رُبْعُ الْعُشْرِ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ
وَمِائَةً، فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا

39- بَابُ: لَا تُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ

وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ، وَلَا تَيْسٌ،

إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ

1455 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي مُنَافَةُ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَتَبَ لَهُ
الصَّدَقَةَ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ
عَوَارٍ، وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ

لوے تک اُن میں دو دو سالہ اونٹیاں ہیں۔ جب
اکا نوے ہو جائیں تو ایک سو بیس تک اُن میں دو تین سالہ
اونٹیاں ہیں جو جفتی کے قابل ہوں۔ جب ایک سو بیس
سے بڑھ جائیں تو ہر چالیس میں ایک دو سالہ اور ہر
پچاس میں ایک تین سالہ اور جس کے پاس صرف چار
اونٹ ہوں تو اُن پر زکوٰۃ نہیں ہے مگر جب کہ اُن کا مالک
چاہے اور جب پانچ ہو جائیں تو اُن پر ایک بکری ہے اور
چرنے والی بکریوں کی زکوٰۃ یہ ہے کہ جب چالیس سے
ایک سو بیس تک ہوں تو اُن پر ایک بکری اور جب ایک سو
بیس سے زیادہ ہوں تو دو سو تک دو بکریاں اور جب دو سو
سے تین سو تک ہوں تو تین بکریاں جب تین سو سے زیادہ
ہوں تو ہر سو میں ایک بکری۔ جب کسی کے پاس چالیس
سے ایک بھی کم بکریاں ہوں تو اُن پر زکوٰۃ نہیں ہے مگر
جب کہ اُن کا مالک چاہے اور چاندی میں چالیسواں حصہ
ہے۔ اگر کسی کے اس ایک سو نوے درہم ہوں تو اُن پر
زکوٰۃ نہیں ہے مگر جب کہ اُن کا مالک چاہے۔

زکوٰۃ میں بوڑھی اور نقص والی بکری نہیں لی

جائے گی اور نہ زمر جب کہ زکوٰۃ وصول

کرنے والا چاہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کے لیے لکھا کہ
زکوٰۃ میں بوڑھی اور نقص والی بکری نہ نکالی جائے اور نہ ز
مگر جس کو زکوٰۃ وصول کرنے والا چاہے۔

40- بَابُ أَخَذِ الْعَنَاقِي فِي الصَّدَقَةِ

1456 - حَدَّثَنَا أَبُو الِیْمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤْتُونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنَعِهَا

1457 - قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللَّهَ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالْقِتَالِ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ

زکوٰۃ میں بکری کا بچہ لینا

ابوالیمان، شعب، زہری۔ لیث، عبدالرحمن بن خالد، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عثمان بن مسعود، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم، اگر وہ بکری کا بچہ بھی روکیں گے جس کو وہ رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے تو روکنے کی وجہ سے میں اُن سے جنگ کروں گا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بات یہ تھی جو میں نے دیکھی کہ اللہ تعالیٰ نے جہاد کے لیے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سینہ کھول دیا تھا اور میں نے جان لیا کہ وہ حق پر ہیں۔

41- بَابُ لَا تُؤْخَذُ كَرَائِمُ أَمْوَالِ

النَّاسِ فِي الصَّدَقَةِ

1458 - حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْيَمَنِ، قَالَ: إِنَّكَ تَقْدُمُ عَلَى قَوْمٍ أَهْلُ كِتَابٍ، فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ عِبَادَةُ اللَّهِ، فَإِذَا عَرَفُوا اللَّهَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خُمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيَالِهِمْ،

زکوٰۃ میں لوگوں کے مال سے

اعلیٰ مال نہ لیا جائے

امیہ بن بسطام، یزید بن زریج، روح بن قاسم، اسماعیل بن امیہ، یحییٰ بن عبد اللہ بن صفی، ابوسعید، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف روانہ فرمایا تو فرمایا: تم ایسی قوم کی طرف جا رہے ہو جو اہل کتاب ہیں۔ پس سب سے پہلے انہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دعوت دینا جب انہیں اللہ تعالیٰ کی معرفت ہو جائے تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے روزانہ رات دن میں اُن پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ

1456 - راجع الحدیث: 1400, 1399

1457 - راجع الحدیث: 1399

1458 - راجع الحدیث: 1395

فَإِذَا فَعَلُوا، فَأَعْرِضْهُمْ أَنْ إِلَهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً
مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَتُرْذَلُ عَلَى فُقَرَائِهِمْ، فَإِذَا أَطَاعُوا بِهَا،
فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّى كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ

ایسا کریں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن پر زکوٰۃ فرض
کی ہے کہ اُن کے مال میں سے لیا جائے گا اور اُن کے
غریبوں کو دیا جائے گا۔ جب وہ اسے بھی مان لیں تو اُن
سے لے لینا اور لوگوں کا اعلیٰ مال لینے سے بچنا۔

پانچ اونٹوں سے کم میں
زکوٰۃ نہیں ہے

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، محمد بن عبدالرحمن
بن ابوصعصعہ مازنی ان کے والد ماجد، حضرت ابوسعید
خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ وسق سے کم کھجوروں پر زکوٰۃ
نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی پر زکوٰۃ نہیں ہے
اور پانچ سے کم اونٹوں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

گائے کی زکوٰۃ

ابوحمید سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
میں اُسے پہچان لوں گا جو بارگاہِ الہی میں گائے لے کر
پیش ہوگا جو ذکر کراتی ہوگی خُوار سے مراد ہے آواز بلند کرنا
جیسے گائے ذکر کراتی ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ
میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو
آپ نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں
میری جان ہے یا قسم ہے اُس ذات کی جس کے سوا کوئی
معبود نہیں یا جس طرح بھی قسم کھائی کوئی شخص نہیں جس

42- بَابُ: لَيْسَ فِيهَا
كُونُ خُمْسٍ ذُوْدٍ صَدَقَةٍ

1459 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ
الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
لَيْسَ فِيهَا كُونُ خُمْسٍ أَوْسَعِي مِنَ الثَّمَرِ صَدَقَةٌ،
وَلَيْسَ فِيهَا كُونُ خُمْسٍ أَوْاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ،
وَلَيْسَ فِيهَا كُونُ خُمْسٍ ذُوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ

43- بَابُ زَكَاةِ الْبَقَرِ

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: لَا عَرَفَ مَا جَاءَ اللَّهُ رَجُلٌ بِبَقَرَةٍ لَهَا خَوَارٌ
وَيُقَالُ جَوَارٌ: (تَجَارُونَ) (النحل: 53) تَرْفَعُونَ
أَصْوَاتَكُمْ كَمَا تَجَارُ الْبَقَرَةُ

1460 - حَدَّثَنَا حُمُرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ،
حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ
سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ - أَوْ: وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ، أَوْ كَمَا خَلَفَ - مَا

1459- راجع الحديث: 1405، سنن نسائي: 2473

1460- انظر الحديث: 6638، صحيح مسلم: 2297، 2298، سنن ترمذی: 617، سنن نسائي: 2439، 2455، سنن

ابن ماجه: 1785

مِنْ رَجُلٍ تَكُونُ لَهُ اِبِلٌ، اَوْ بَقَرٌ، اَوْ غَنَمٌ، لَا يُؤَدِّي
سَمَكَةً، اِلَّا اَتَى بِهَا يَوْمَ الْهَيْمَةِ، اَعْظَمَ مَا تَكُونُ
وَأَسَمَتْهُ تَكْوُهُ بِأَخْفَافِهَا، وَتَنْطَعُهُ بِقُرُونِهَا، كُلَّمَا
جَارَتْ أَخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أَوْلَاهَا، حَتَّى يُقْطَعَ بَيْنَ
النَّاسِ"

کے پاس اونٹ یا گائیں یا بکریاں ہوں اور وہ اُن کی
زکوٰۃ نہ دے تو قیامت کے دن وہ جانور اس حالت میں
لائے جائیں گے کہ پہلے سے بڑے اور ٹکڑے ہوں
گے۔ وہ اُسے اپنے کھروں سے کچلیں گے اور اپنے
سینگوں سے ماریں گے۔ جب آخری جانور بھی اُس کے
اوپر سے گزر جائے گا تو دوبارہ پہلا آجائے گا، حتیٰ کہ
لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو۔

مروی کیا اسے بکیر، ابوصالح، حضرت ابو ہریرہ نے
اسے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا۔

رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اُس کے لیے دگنا اجر
ہے، قرابت کا اور زکوٰۃ کا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
مروی ہے کہ مدینہ منورہ میں کھجور کے باغات کے لحاظ
سے حضرت ابوطلمہ انصار میں سب سے مالدار تھے اور
انہیں اپنے سارے باغات میں بیرحاء بہت محبوب تھا جو
مسجد نبوی کے سامنے تھا۔ رسول اللہ ﷺ اُس میں
تشریف لے جاتے اور اُس کا صاف شفاف پانی نوش
فرمایا کرتے تھے حضرت انس کا بیان ہے کہ جب آیت:
ترجمہ کنز الایمان: تم ہر گز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک
راہ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو (پارہ ۳، آل عمران:
۹۲) نازل ہوئی تو حضرت ابوطلمہ نے رسول اللہ ﷺ کی
خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ
تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم بھلائی کو نہیں پاسکتے جب تک اپنی
پیاری چیز میں سے خرچ نہیں کرو گے اور مجھے اپنے تمام
مالوں میں بیرحاء باغ سب سے زیادہ محبوب ہے۔ لہذا وہ

1460 م - رَوَاهُ بَكْنَز، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

44- بَابُ الزَّكَاةِ عَلَى الْأَقَارِبِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَهُ أَجْرَانِ
أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَالصَّدَقَةِ

1461 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ
سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كَانَ أَبُو
طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ ثَغْلٍ، وَكَانَ
أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءٌ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبَلَةَ
الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ، قَالَ أَنَسُ:
فَلَمَّا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى
تُنْفِقُوا بِمَا تُحِبُّونَ) (آل عمران: 92) قَامَ أَبُو
طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:
يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: (لَنْ
تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا بِمَا تُحِبُّونَ) (آل عمران:
92) وَإِنْ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَى بَيْرُحَاءٍ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ
أَزْجُوبُهَا وَدُخْرُهَا عِنْدَ اللَّهِ، فَضَعْتُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ

حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَحْ، ذَلِكَ مَالٌ رَاجِحٌ، ذَلِكَ مَالٌ رَاجِحٌ، وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ، وَإِنِّي أَرَى أَنَّ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ، تَابِعَهُ رُوحٌ، وَقَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَاسْمَاعِيلُ: عَنْ مَالِكٍ رَاجِحٌ

اللہ کے لیے صدقہ ہے، اُس کے اجر اور ذخیرے کی اللہ کے پاس اُمید رکھتا ہوں۔ پس یا رسول اللہ! آپ اس کا جو چاہیں کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بہت خوب یہ سودا تو مفید اور نفع دینے والا ہے۔ تم نے جو کہا وہ میں نے سُن لیا۔ میرے خیال میں اسے اپنے قرابت داروں میں تقسیم کر دو۔ حضرت ابو طلحہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اسی طرح کروں گا۔ پس حضرت ابو طلحہ نے اسے اپنے رشتہ داروں اور چچا زاد بھائیوں میں بانٹ دیا۔ متابعت کی اس کی روح نے جبکہ یحییٰ بن یحییٰ اور اسماعیل نے امام مالک سے راجح یاء کے ساتھ روایت کی۔

1462- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدٌ هُوَ ابْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْطَى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلَّى، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَوَعظَ النَّاسَ، وَأَمَرَهُمْ بِالصَّدَقَةِ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، تَصَدَّقُوا، فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، تَصَدَّقْنَ، فَإِنِّي رَأَيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ: وَبِمَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: تَكْمُزْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتٍ عَقْلٍ وَدِينٍ، أَكْثَبَ لِبَاسِ الرَّجُلِ الْحَارِمِ، مِنْ إِحْدَاكُنَّ، يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَلَمَّا صَارَ إِلَى مَنْزِلِهِ، جَاءَتْ زَيْنَبُ، أَمْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ، تَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذِهِ زَيْنَبُ، فَقَالَ: أَيُّ الزَّيْنَابِ؟ فَقِيلَ: أَمْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: نَعَمْ،

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے لیے عید گاہ تشریف لے گئے۔ جب فارغ ہوئے تو لوگوں کو نصیحت کی اور انہیں صدقہ کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: لوگو! صدقہ دو پھر عورتوں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: عورتو! صدقہ دو کیونکہ میں نے جہنم میں تمہیں زیادہ تعداد میں دیکھا ہے۔ انھوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! وہ کس لیے؟ فرمایا کہ تم لعن طعن اور خاوند کی ناشکری زیادہ کرتی ہو۔ میں نے عقل اور دین میں تم سے ناقص نہیں دیکھا۔ تم ایک عقل مند شخص کی عقل بھی مار دیتی ہو۔ جب فارغ ہوئے تو اپنے مکان عالیشان اقدس کی طرف تشریف لے گئے تو حضرت ابن مسعود کی زوجہ محترمہ نے حاضر ہونے کی اجازت مانگی۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! زینب آنا چاہتی ہیں فرمایا کہ کون سی زینب؟ عرض کی گئی کہ ابن مسعود کی زوجہ۔ فرمایا اچھا انہیں اجازت دے

اَلَّذُوْا لَهَا فَاٰتَيْنَ لَهَا، قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّكَ اَمَرْتَ
الْيَوْمَ بِالصَّدَقَةِ، وَكَانَ عِنْدِيْ حُلِيٌّ لِيْ، فَاَرَدْتُ اَنْ
اَتَصَدَّقَ بِهِ، فَرَعَمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: اَلَّهُ وَوَلَدَهُ اَحَقُّ
مَنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقْتَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، رَوْجُكَ وَوَلَدُكَ
اَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَيْهِمْ

دو۔ انہیں اجازت ملی تو انھوں نے عرض کی: یا نبی اللہ آج
آپ نے صدقہ کا حکم فرمایا۔ میرے پاس ایک زیور ہے
جو میں خیرات کرنا چاہتی ہوں۔ حضرت ابن مسعود نے
فرمایا کہ جنہیں تم صدقہ دو ان سے زیادہ وہ اور ان کا بیٹا
زیادہ مستحق ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابن مسعود
نے سچ کہا واقعی تمہارا خاوند اور تمہارا بیٹا ان سے زیادہ
مستحق ہیں جنہیں تم صدقہ دو۔

45- بَابُ: لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ

1463 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَّارٍ،
عَنْ عِرَّالِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،
قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ عَلَى
الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ وَغُلَامِهِ صَدَقَةٌ

مسلمان پر اُس کے گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے

آدم، شعبہ، عبد اللہ بن دینار، سلیمان بن یسار،
عراک بن مالک، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان پر
اُس کے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ نہیں ہے۔

46- بَابُ: لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ صَدَقَةٌ

1464 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ، عَنْ حُقَيْمِ بْنِ عِرَّالٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا
وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حُقَيْمُ بْنُ عِرَّالِ بْنِ
مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ عَلَى

مسلمان پر اُس کے غلام کی زکوٰۃ نہیں ہے

مسدد، یحییٰ بن سعید، حقیق بن عیرال، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی
کریم ﷺ سے مروی کی۔ سلیمان بن حرب، وہیب بن خالد، حقیق بن عیرال، ان کے والد ماجد،
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی
کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان پر اُس کے غلام اور
گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے۔

1463- النظر الحديث: 1464، صحيح مسلم: 2270، سنن ابو داود: 1594، 1595، سنن ترمذی: 628، سنن

لسانی: 2471، 2467، 2466، سنن ابن ماجه: 1812

1464- راجع الحديث: 1463

المُسْلِمِ صَدَقَةً فِي عَزِيدَةٍ وَلَا فِي فَرْسِهِ

47- بَابُ الصَّدَقَةِ عَلَى الْيَتَامَى

1465 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا

هشام، عن يحيى، عن هلال بن أبي ميمونة، حَدَّثَنَا عطاء بن يسار، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْبَنْدَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ، فَقَالَ: إِنِّي مَخَافٌ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي، مَا يَفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زُهْرَةِ الدُّنْيَا وَزَيْنَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْيَأَيَّ الْخَيْرِ بِالشَّمْرِ؟ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقِيلَ لَهُ: مَا شَأْنُكَ؟ تُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُكَلِّمُكَ؟ فَرَأَيْنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحْضَاءُ، فَقَالَ: أَيُّنَ السَّائِلِ؟ وَكَأَنَّهُ حَمْدُهُ، فَقَالَ: إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّمْرِ، وَإِنِّي مَخَافٌ عَلَيْكَ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلْمُ، إِلَّا أَكَلَةَ الْخَضِرَاءِ، أَكَلْتُ حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْكَ عَيْنُ الشَّمْسِ، فَغَلَطَتْ وَتَأَلَّثَ وَرَتَعَتْ، وَإِنِ هَذَا الْمَالُ خَصِيرَةٌ خُلُوءٌ، فَيَعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ مَا أَغْطَى مِنْهُ الْبِسْكَينَ وَالْيَتِيمَ وَابْنَ السَّبِيلِ - أَوْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَإِنَّهُ مَنْ يَأْخُذْهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ، كَأَلْدَى يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَيَكُونُ شَهِيدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

یتیموں کو زکوٰۃ دینا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ منبر پر رونق افروز ہوئے اور ہم آپ کے ارد گرد بیٹھ گئے تو فرمایا: اپنے بعد میں تمہارے بارے میں اس بات کا خوف رکھتا ہوں کہ تم پر دنیا کی زیب و زینت کھول دی جائے گی۔ ایک آدمی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا اچھائی کے بعد بُرائی آئے گی؟ نبی کریم ﷺ نے سکوت فرمایا۔ اُس شخص سے کہا گیا کہ آپ کو کیا ہوا کہ آپ نبی کریم ﷺ سے کلام کر رہے ہیں جب کہ وہ آپ سے نہیں کرتے، ہم نے دیکھا کہ آپ پر وحی کا نزول ہو رہا تھا۔ پھر آپ نے پسینہ مبارک پونچھا اور فرمایا: سائل کہاں ہے؟ گویا وہ آپ کو اچھا لگا۔ فرمایا کہ اچھائی کبھی بُرائی نہیں لاتی۔ مگر فصل ربیع ایسی سبز گھاس بھی اُگاتی ہے جو جانور کو ہلاک کر دیتی یا بیمار کر دیتی ہے حتیٰ کہ جب دونوں کو کیس بھر جائیں اور وہ سورج کی طرف منہ کر کے گوبر اور پیشاب کرے اور چرے۔ یہ مال بھی سرسبز اور شیریں ہے۔ وہ مسلمان مالک اچھا ہے کہ اُس میں سے مسکین، یتیم اور مسافر کو دیتا ہے جو بھی نبی کریم ﷺ نے فرمایا اور جو غیر مستحق اُسے لیتا ہے وہ ایسا ہے کہ کھائے اور سیر نہ ہو اور قیامت کے دن وہ اُس پر گواہ ہوگا۔

شوہر اور زیر کفالت بچوں کو

زکوٰۃ دینا

48- بَابُ الزَّكَاةِ عَلَى الزَّوْجِ

وَالْأَيْتَامِ فِي الْحَجْرِ

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1466 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ زَيْنَبَ - أُمِّ رَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - قَالَ: فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيمَ، ح. فَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ زَيْنَبَ أُمِّ رَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ - بِمِثْلِهِ سَوَاءً - قَالَتْ: كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: تَصَدَّقْنِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكَ وَكَانَتْ زَيْنَبُ تُنْفِقُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ وَأَيْتَامِي فِي تَجَرِّهَا، قَالَ: فَقَالَتْ لِعَبْدِ اللَّهِ: سَلْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْزِي عَنِّي أَنْ أَتَفِيقَ عَلَيْكَ وَعَلَى أَيْتَامِي فِي تَجَرِّي مِنَ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ: سَلِي أَنْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدْتُ أُمِّ رَأَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى الْبَابِ، حَاجَتُهَا مِمَّا حَاجَتِي، فَمَرَّ عَلَيْنَا بِلَالٍ، فَقُلْنَا: سَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْزِي عَنِّي أَنْ أَتَفِيقَ عَلَى زَوْجِي، وَأَيْتَامِي فِي تَجَرِّي، وَقُلْنَا: لَا تُخْذِرُنَا، فَدَخَلَ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: مَنْ هُمَا؟ قَالَ: زَيْنَبُ، قَالَ: أَيُّ الرِّبَايِبِ؟ قَالَ: أُمُّ رَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: نَعَمْ، لَهَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ

اسے حضرت ابوسعید نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

عمر بن حفص بن غیاث، ان کے والد ماجد، اعمش، شقیق، عمرو بن حارث حضرت زینب زوجہ عبد اللہ ابراہیم، ابوعبیدہ، عمرو بن حارث حضرت زینب زوجہ عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں مسجد میں تھی تو میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا۔ آپ نے فرمایا کہ صدقہ کرو خواہ اپنے زیوروں سے اور حضرت زینب اپنے خاوند حضرت عبد اللہ بن مسعود پر خرچ کرتی تھیں اور اپنے زیر کفالت یتیم بچوں پر۔ انہوں نے حضرت عبد اللہ سے گزارش کی کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کریں کہ کیا میرے لیے یہ جائز ہے کہ میں زکوٰۃ سے آپ پر اور اپنے زیر کفالت بچوں پر خرچ کروں۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے تم خود پوچھ لو۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں نکلی تو انصار کی ایک عورت کو دروازے پر پایا اور اُس کی حاجت بھی میری حاجت جیسی تھی چنانچہ حضرت بلال ہمارے پاس سے گزرے تو ہم نے کہا کہ نبی کریم ﷺ سے دریافت کیجئے کہ اگر میں اپنے خاوند اور اپنے زیر کفالت یتیم بچوں پر خرچ کروں تو کیا یہ میرے لیے جائز ہوگا؟ اور ہم نے کہا کہ ہمارے بارے میں نہ بتانا۔ وہ اندر حاضر ہوئے اور آپ سے پوچھا تو فرمایا: وہ کون ہیں؟ عرض کی زینب۔ فرمایا کہ کون سی زینب؟ عرض کی عبد اللہ بن مسعود کی بیوی۔ فرمایا: ہاں اُن کے لیے دگنا اجر ہے۔ ایک قرابت کا اجر اور دوسرا صدقہ کرنے کا۔

1467 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَيْ أَجْرٌ أَنْ أَنْفِقَ عَلَى بَنِي أَبِي سَلَمَةَ، إِنَّمَا هُمْ بَنِي؟ فَقَالَ: أَنْفِقْ عَلَيْهِمْ، فَلَكَ أَجْرٌ مِمَّا أَنْفَقْتَ عَلَيْهِمْ.

ہشام نے اپنے والد ماجد سے مروی کی ہے کہ حضرت زینب بنت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا مجھے اجر ملے گا اگر میں حضرت ابو سلمہ کی اولاد پر خرچ کروں جب کہ وہ میری بھی اولاد ہے۔ فرمایا کہ اُن پر خرچ کرو کیونکہ اُن پر خرچ کرنے کا تمہیں اجر ملے گا۔

49- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ) (التوبة: 60)

ارشاد خداوندی ہے: (ترجمہ کنز الایمان:) اور گردنیں چھوڑانے میں اور قرضداروں کو اور اللہ کی راہ میں

وَيُذَكِّرُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: يُعْتَقَى مِنْ زَكَاةٍ مَالِهِ وَيُعْطَى فِي الْحَجِّ وَقَالَ الْحَسَنُ: " إِنْ اشْتَرَى أَبَاهُ مِنَ الزَّكَاةِ جَارَ وَيُعْطَى فِي الْمَجَاهِدِينَ وَالَّذِي لَهُ يَجُوعُ ثُمَّ تَلَا: (إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ) (التوبة: 60) الْآيَةَ فِي آيَتِهَا أَعْطَيْتُ أَجْرَاتٍ " وَقَالَ الثَّيْبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ خَالِدًا احْتَسَسَ أَخْرَاعَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَيُذَكِّرُ عَنْ أَبِي لَاسٍ، حَدَّثَنَا الثَّيْبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ لِلْحَجِّ

حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ انہوں نے زکوٰۃ کے مال سے غلام آزاد کیے اور حج کے لیے دیا۔ حسن بصری نے فرمایا کہ اگر زکوٰۃ کے مال سے اپنے باپ کو خرید لے تو جائز ہے اور مجاہدین کو دے سکتا ہے اور جو حج نہ کر سکتا ہو اُسے دے سکتا ہے۔ پھر یہ آیت تلاوت کی: ترجمہ کنز الایمان: زکوٰۃ تو انہیں لوگوں کے لئے ہے محتاج اور نرے نادار اور جو اسے تحصیل کر کے لائیں اور جن کے دلوں کو اسلام سے الفت دی جائے اور گردنیں چھوڑانے میں اور قرضداروں کو اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو یہ ٹھہرایا ہوا ہے اللہ کا اور اللہ علم و حکمت والا ہے (پارہ ۱۰، التوبہ: ۶۰) ان میں سے جس کو دے جائز ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ خالد نے تو اپنی زرہیں بھی اللہ کی راہ میں وقف رکھی ہیں۔ ابولاس سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں زکوٰۃ کے اونٹ پر سوار کر کے حج کے لیے روانہ فرمایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

1468 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ کا حکم فرمایا تو بتایا گیا کہ ابن جمیل، خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب نے نہیں دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ابن جمیل کو تو یہی بُرا لگا کہ وہ نادار تھا تو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول نے اُسے خوشحال کر دیا۔ رہی خالد کی بات تو تم خالد پر ظلم کرتے ہو جب کہ اُس نے تو اپنی زرہیں اور ہتھیار بھی راہِ خدا میں وقف کر رکھے ہیں، رہی عباس بن عبدالمطلب کی بات تو وہ رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں۔ یہ اُن کی زکوٰۃ ہے اور لو اتنا ہی مال اور۔ متابعت کی اس کی ابو الزناد نے اپنے والد ماجد سے۔ ابن اسحاق نے ابو الزناد سے مروی کی ہے عَلَیْہِ وَمِثْلُہَا مَعَهَا۔ ابن جریج نے کہا کہ اعرج نے مجھ سے اسی طرح حدیث بیان کی۔

سوال کرنے سے بچنا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے مال عطا فرمایا۔ پھر سوال کیا تو آپ نے پھر عطا فرما دیا حتیٰ کہ مال ختم ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے پاس جو مال ہوتا ہے تو میں تم سے روک کر جمع نہیں کرتا اور جو سوال کرنے سے بچے تو اللہ تعالیٰ اُسے بچائے گا اور جو مستغنی رہے اللہ تعالیٰ اُس کو مستغنی کر دے گا۔ جو صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے صبر کی توفیق دے گا اور تم میں سے جس کو مال دیا جاتا ہے وہ صبر سے بہتر اور کشادگی والا نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

حَدَّثَنَا أَبُو الزَّكَاةِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ، فَبَقِيلَ مَتَعَ ابْنُ جُمَيْلٍ، وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا يَنْقُمُ ابْنُ جُمَيْلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَهِيْرًا، فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، وَأَمَّا خَالِدُ: فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا، قَدْ احْتَبَسَ أَذْرَاعَهُ وَأَعْتَدَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَأَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَعَمَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ وَمِثْلُهَا مَعَهَا " تَابَعَهُ ابْنُ أَبِي الزَّكَاةِ عَنْ أَبِيهِ، وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: عَنْ أَبِي الزَّكَاةِ هِيَ عَلَيْهِ وَمِثْلُهَا مَعَهَا وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثْتُ عَنِ الْأَعْرَجِ بِمِثْلِهِ

50- بَابُ الْإِسْتِعْفَافِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ

1469 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوهُ، فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوهُ، فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَذْخِرَهُ عَنْكُمْ، وَمَنْ يَسْتَغْفِفُ يُعِفَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ، وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصْصِرْهُ اللَّهُ، وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ

1470 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

1469- صحیح مسلم: 2421، سنن ابوداؤد: 1644، سنن ترمذی: 2024، سنن نسائی: 2587

1470- النظر الحديث: 180، 2374، 207، سنن نسائی: 2588

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر تم میں سے کوئی رشی لے کر لکڑیوں کا گٹھا اپنی پشت پر لادے تو یہ اُس سے بہتر ہے کہ شخص سوال کرتا پھرے تو کوئی اُسے دے اور کوئی نہ دے۔

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی رشی لے اور اپنی پشت پر لکڑیوں کا گٹھا لاد کر لائے اور اُسے بیچے جس کے سبب اللہ تعالیٰ اُس کی عزت کی حفاظت کرے تو یہ اُس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے تو کوئی اُسے دے اور کوئی نہ دے۔

غزوہ زبیر اور سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ حضرت حکیم بن حوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے مال عطا فرمایا: پھر سوال کیا تو پھر عطا فرمایا: پھر سوال کیا تو پھر عطا فرمایا۔ پھر فرمایا: اے حکیم! یہ مال ہرا بھرا اور میٹھا ہے جو اُسے نفس کی بے رغبتی سے لیتا ہے تو اُس میں اُسے برکت دی جاتی ہے اور جو اسے دل کے طمع کے سبب لیتا ہے اُس میں اُسے برکت نہیں دی جاتی اور وہ اُس شخص کی طرح ہے کہ کھائے اور سیر نہ ہو۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حضرت حکیم کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میں آپ کے بعد کسی سے کوئی چیز نہیں لوں گا حتیٰ کہ دنیا کو چھوڑ جاؤں۔ حضرت

مَالِك، عَنْ أَبِي الزَّكَاةِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَةً، فَيَخْطُبَ عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْتِيَ رَجُلًا، فَيَسْأَلَهُ أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ

1471- حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَةً، فَيَأْتِيَ بِخُزْمَةِ الْخَطْبِ عَلَى ظَهْرِهِ، فَيَبِيعَهَا، فَيَكْفِ اللَّهُ بِهَا وَجْهَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ

1472- وَحَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ حَكِيمَ بْنَ جَزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ، فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ، فَأَعْطَانِي، ثُمَّ قَالَ: يَا حَكِيمُ، إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَصْرَةٌ حُلُوةٌ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِسْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، قَالَ حَكِيمٌ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرَى أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتَّى أَفَارِقَ الدُّنْيَا، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَدْعُو حَكِيمًا إِلَى الْعَطَاءِ، فَيَأْتِي أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُ، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ رَضِيَ

1471- النظر الحديث: 2373, 2075

1472- النظر الحديث: 6441, 3143, 2750، صحيح مسلم: 2384، سنن ترمذی: 2463، سنن

نسائی: 2602, 2601, 2530

اللَّهُ عَنْهُ دَعَاكَ لِيُعْطِيَهُ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا. فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي أَشْهَدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى حَكِيمٍ، أَلِي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقُّهُ مِنْ هَذَا الْفَيْئِ فَيَأْتِي أَنْ يَأْخُذَهُ، فَلَمْ يَزِرْ أَحَدًا مِنْ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تُوَفِّيَ

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حکیم کو مال دینے کے لیے بلایا تو انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے گروہِ مسلمین! میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے اس مال سے حضرت حکیم کو ان کا حق دینا چاہا لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ حضرت حکیم نے رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی سے بھی مال لینا قبول نہیں کیا حتیٰ کہ وفات پا گئے۔

51- بَابُ مَنْ أَعْطَاهُ اللَّهُ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلَا إِشْرَافٍ نَفْسٍ

1473- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيَنِ الْعَطَاءَ، فَأَقُولُ: أَعْطَاهُ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي، فَقَالَ: خُذْهُ إِذَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ شَيْءٌ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ، فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ

جس کو اللہ تعالیٰ سوال اور بغیر لالچ دلائے اور ان کے مالوں میں سوال کرنے والے اور محروموں کا حق ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مال عطا فرمایا۔ میں نے عرض کی کہ جو مجھ سے زیادہ نادار ہو اُسے عطا فرما دیجیے۔ فرمایا کہ اُس مال کو لے لیا کرو جو تمہیں بغیر لالچ اور بغیر سوال کے ملے اور طمع کے سبب سے نہ لیا کرو۔

52- بَابُ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ تَكْثُرًا

1474- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمْرَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

جو مال میں اضافہ کے لیے لوگوں سے مانگے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدمی مسلسل لوگوں سے مانگتا رہتا ہے حتیٰ کہ قیامت کے دن اس حال میں پیش ہوگا کہ اُس کے چہرے پر گوشت کی ایک بوٹی بھی نہ

وَسَلَّمَ: مَا يَدَّالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتَّى يَأْتِيَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مَرْعَةٌ لِحِمٍّ

1475 - وَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ تَلْدُو يَوْمَ

الْقِيَامَةِ حَتَّى يَبْلُغَ الْعَرَقُ يَصْفَ الْأُكُنِ فَبَيْنَمَا
هُمْ كَذَلِكَ اسْتَفْأَوْا بِآدَمَ، ثُمَّ بِمُوسَى، ثُمَّ
بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ:
فَيَشْفَعُ لِيُقْضَى بَيْنَ الْخَلْقِ فَيَمُوتُ حَتَّى يَأْخُذَ
بِحَلْقَةِ الْبَابِ فَيَوْمُئِذٍ يَبْعَثُهُ اللَّهُ مَقَامًا مَحْمُودًا.
يَحْمَدُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ وَقَالَ مُعَلَّى: حَدَّثَنَا
وَهَيْبٌ عَنِ الثَّعْبَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مُسْلِمٍ أَيْمَى الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
الْمَسْأَلَةِ

53- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (لَا يَسْأَلُونَ

النَّاسَ الْخَفَافَ) (البقرة: 273)

وَكُمُ الْغَنَى

وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَا يَجِدُ
غَنًى يُغْنِيهِ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ
أُخْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي
الْأَرْضِ) (البقرة: 273) إِلَى قَوْلِهِ (فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ
عَلِيمٌ) (البقرة: 215)

1476 - حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِثْقَالٍ حَدَّثَنَا

فرمایا کہ قیامت کے دن سورج لوگوں کے قریب
آجائے گا حتیٰ کہ پسینہ نصف کانوں تک پہنچ جائے گا۔ وہ
اسی حال میں حضرت آدم علیہ السلام سے مدد چاہیں گے،
پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے، پھر محمد مصطفیٰ ﷺ
سے۔ عبد اللہ، لیث، ابن ابوجعفر سے مروی ہے کہ
آپ ﷺ شفاعت فرمائیں گے کہ مخلوق کے درمیان
فیصلہ ہو، حتیٰ کہ باب شفاعت کا حلقہ تمام لیں گے۔ اُس
دن اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود پر کھڑا کرے گا تاکہ تمام
جمع ہونے والے آپ کی تعریف کریں۔ معنی، وہیب،
نعمان بن راشد، زہری کے بھائی عبد اللہ بن مسلم، حمزہ
بن عبد اللہ، حضرت ابن عمر نے نبی کریم ﷺ سے
سوال کے متعلق مروی کی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان:

لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑگڑانا پڑے

(پارہ ۳، البقرة: ۲۷۳) غنی کب شمار ہوتا ہے

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس کو اتنا مال نہ ملے
جو مستغنی کر دے۔ ترجمہ کنز الایمان: ان فقیروں کے لئے
جو راہ خدا میں روکے گئے زمین میں چل نہیں سکتے نادان
انہیں تو نگر سبھے بچنے کے سبب تو انہیں ان کی صورت سے
پہچان لے گا لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑگڑانا
پڑے اور تم جو خیرات کرو اللہ اسے جانتا ہے.....
تَعَالَى (پارہ ۳، البقرة: ۲۷۳)

حجاج بن منہال، شعبہ، محمد بن زیاد، حذوت

شُعْبَةُ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رِزَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ الْمُسْكِينُ الَّذِي تَرُكُّهُ الْأَكْلَةُ وَالْأَكْلَتَانِ وَلَكِنَّ الْمُسْكِينَ الَّذِي لَيْسَ لَهُ غَنَى، وَيَسْتَحْيِي أَوْ لَا يَسْأَلُ النَّاسَ الْحَافَا

1477- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّادُ، عَنِ ابْنِ أَشْوَعٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، حَدَّثَنِي كَاتِبُ الْمُغِيرَةِ بْنُ شُعْبَةَ، قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: أَنْ أَكْتُبَ إِلَيْ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ اللَّهَ كَرِهَ لَكُمْ فَلَائِكًا: قِيلَ وَقَالَ، وَاضَاعَةَ الْمَالِ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ"

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسکین وہ نہیں جو ایک دو لقموں کے لیے مانگتا پھرتا ہے بلکہ مسکین وہ ہے جو مال دار نہیں لیکن مانگنے سے حیا کرتا ہے اور لوگوں سے لپٹ کر مانگا نہیں کرتا۔

يعقوب بن ابراهيم، اسماعيل، بن علي، خالد الحذاء، ابن اشوع، شعبي، كاتب مغيرة بن شعبة عن مروي ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے لکھا کہ میرے لیے ایسی چیز لکھیے جو آپ نے نبی کریم ﷺ سے سنی ہو۔ انہوں نے اُن کے لیے لکھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے تین باتوں کو ناپسند فرمایا ہے۔ بے فائدہ گفتگو، مال ضائع کرنا اور حاجت کے بغیر مانگنا۔

1478 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَزْوِيٍّ الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ فِيهِمْ، قَالَ: فَتَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ رَجُلًا لَهُ يُعْطِيهِ وَهُوَ أَجْمَعُهُمْ إِلَيَّ، فَقُمْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهُ، فَقُلْتُ: مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ، وَاللَّهِ إِيَّيَّ لَا رَأَاهُ مُؤْمِنًا، قَالَ: أَوْ مُسْلِمًا قَالَ: فَسَكْتُ قَلِيلًا، ثُمَّ عَلَنِي مَا أَعْلَمُ فِيهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ، وَاللَّهِ إِيَّيَّ لَا رَأَاهُ

عامر بن شعبہ سے مروی ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو مال عطا فرمایا اور میں بھی اُن میں بیٹھا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اُن میں سے ایک شخص کو چھوڑ دیا۔ اور اُسے مال نہ دیا جب کہ وہ اُن میں سب سے بہتر تھا۔ میں اُٹھ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور آہستہ سے عرض کی: یا رسول اللہ! فلاں کو کیا ہوا جب کہ خدا کی قسم، میں تو اُسے مومن یا مسلمان سمجھتا ہوں۔ میں تھوڑی دیر خاموش رہا اور پھر مجھ پر انجانہ جزیہ غالب ہوا اور میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! فلاں کو کیا ہوا جب کہ خدا کی قسم، میں تو اُسے مومن یا مسلمان سمجھتا ہوں۔ تین مرتبہ عرض کی۔ آپ نے فرمایا

کہ میں ایک شخص کو مال دیتا ہوں جب کہ دوسرا مجھے اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے، مگر اس اندیشے کے تحت دیتا ہوں کہ کہیں وہ اوندھے منہ جہنم میں نہ گر جائے۔ ان کے والد ماجد، صالح، اسماعیل بن محمد سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا تو انہوں نے اپنی حدیث میں فرمایا: پس رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ مارا اور انہیں میری گردن اور کندھوں کے درمیان رکھ کر فرمایا: سعد! آگے آؤ۔ میں ایک شخص کو مال دیتا ہوں۔ امام ابو عبد اللہ نے فرمایا: فَكُتِبَ لَكُمْ أَلْت دے گئے۔ مُكْتَبًا یہ اَكْتُبْتُ الرَّجُلَ سے ہے جب کہ اس کا فعل کسی پر واقع نہ ہو اور جب اس کا فعل کسی پر واقع ہو تو کہتے ہیں: كَتَبَهُ اللَّهُ بِوَجْهِهِ وَكُتِبَتْهُ آتَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسکین وہ نہیں ہے کہ ایک دو لقموں یا ایک دو کھجوروں کے لئے لوگوں کے پاس پھرتا رہے بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس مال نہیں کہ اُسے مستغنی کر دے اور نہ کسی کو اس کا معلوم ہو کہ اُسے خیرات دے اور نہ وہ کھڑا ہوتا ہے کہ لوگوں سے مانگے۔

ابوصالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی رسی لے اور پھر صبح کے وقت۔ میرے خیال میں فرمایا: پہاڑ کی طرف جا کر لکڑیاں لائے انہیں

مُؤْمِنًا، قَالَ: أَوْ مُسْلِمًا. قَالَ: فَسَكَّتْ قَلِيلًا، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ فِيهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا، قَالَ: أَوْ مُسْلِمًا يَغْنَى، فَقَالَ: إِنِّي لَا أُعْطِي الرَّجُلَ، وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ، خَشْيَةً أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ وَعَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَالِحٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ بِهَذَا، فَقَالَ: فِي حَدِيثِهِ، فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ، فَجَمَعَ بَيْنَ عُنُقِي وَكَتِفِي، ثُمَّ قَالَ: أَقْبِلْ أَمْنِي سَعْدًا إِنِّي لَا أُعْطِي الرَّجُلَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: (فَكُتِبَ لَكُمْ) (الشعراء: 94): قُلُوبُوا، فَكُتِبُوا (مُكْتَبًا) (الملك: 22): أَكْتُبُ الرَّجُلَ إِذَا كَانَ فِعْلُهُ غَيْرَ وَاقِعٍ عَلَى أَحَدٍ، فَإِذَا وَقَعَ الْفِعْلُ، قُلْتُ: كَتَبَهُ اللَّهُ بِوَجْهِهِ، وَكُتِبَتْهُ آتَا

1479 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ تَرَدُّدًا اللَّقْمَةَ وَاللَّقْمَتَانِ، وَالشَّمْرَةَ وَالشَّمْرَتَانِ، وَلَكِنَّ الْمِسْكِينَ الَّذِي لَا يَجِدُ غَنًى يُغْنِيهِ، وَلَا يُفْظَنُ بِهِ، فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ وَلَا يَقُومَ فَيَسْأَلُ النَّاسَ

1480 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ ثُمَّ يَغْدُو - أَحْسِبُهُ قَالَ:

فروخت کر کے کھائے اور صدقہ دے تو یہ اُس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے مانگے۔ امام ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ صالح بن کیسان یہ زہری سے بڑے تھے اور انہوں نے حضرت ابن عمر کو پایا تھا۔

کھجوروں کا تخمینہ لگانا

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کی معیت میں غزوہ تبوک میں شرکت کی۔ جب ہم وادی انفریٰ میں پہنچے تو ایک عورت اپنے باغ میں تھی۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب سے کہا کہ تخمینہ لگاؤ اور رسول اللہ ﷺ نے دس وسق کا اندازہ کیا۔ اُس عورت سے فرمایا کہ جتنی کھجوریں برآمد ہوں اُن کا حساب رکھنا جب ہم تبوک پہنچے تو فرمایا: آج رات بہت شدید آندھی آئے گی لہذا کوئی کھڑا نہ ہو اور جس کے پاس اونٹ ہو وہ اُس کا گھٹنا باندھ دے۔ ہم نے وہ باندھ دیئے اور شدید آندھی آئی۔ ایک شخص کھڑا ہوا تو اُسے پہاڑ کے دامن میں اڑا پھینکا۔ ایلہ کے بادشاہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک سفید خچر اور چادر بطور ہدیہ بھیجی۔ آپ نے اُس کا ملک اُسی کے لیے لکھ دیا۔ جب وادی انفریٰ میں آئے تو اس عورت سے کہا: تمہارے باغ سے کیا حاصل ہوا؟ عورت نے کہا: دس وسق کھجوریں جو کہ رسول اللہ ﷺ نے تخمینہ کیا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں جلدی مدینہ منورہ پہنچنا چاہتا ہوں، جو تم میں سے جلد چلنا چاہے تو میرے ساتھ چلے۔ ابن بکار نے ایک لفظ کہا جس کا مطلب ہے کہ مدینہ نظر آیا۔ فرمایا کہ وہ طایہ ہے۔ جب اُحد نظر آیا تو فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت

إِلَى الْجَبَلِ - فَيَحْتَطِبُ، فَيَبِيعُ، فَيَأْكُلُ وَيَتَصَدَّقُ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ " قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ أَكْبَرُ مِنَ الزُّهْرِيِّ، وَهُوَ قَدْ أَخَذَكَ ابْنُ عُمَرَ

54- بَابُ خَرْصِ الثَّمَرِ

1481 - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنَا

وَهَيْبٌ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عُبَايَسِ السَّاعِدِيِّ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ، فَلَمَّا جَاءَ وَادِي الْقُرَى إِذَا امْرَأَةٌ فِي حَدِيقَةٍ لَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ: اخْرُصُوا، وَخَرَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ، فَقَالَ لَهَا: أَحْصِي مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَلَمَّا أَتَيْنَا تَبُوكَ قَالَ: أَمَّا إِنَّهَا سَعْتُهُبُ اللَّيْلَةِ رِيحٌ شَدِيدَةٌ، فَلَا يَقُومَنَّ أَحَدٌ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ بَعِيرٌ فَلْيَعْقِلْهُ فَعَقَلْنَاهَا، وَهَبَّتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ، فَقَامَ رَجُلٌ فَالْقَتَهُ بِجَبَلٍ طِينٍ، وَأَهْدَى مَلِكٌ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَغْلَةً بَيْضَاءَ، وَكَسَاهُ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِ هَمٍّ، فَلَمَّا آتَى وَادِي الْقُرَى قَالَ لِلْمَرْأَةِ: كَمْ جَاءَ حَدِيقَتِكَ قَالَتْ: عَشْرَةَ أَوْسُقٍ، خَرَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَى مُتَعَجَّلٍ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَمَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِيَ، فَلْيَتَعَجَّلْ فَلَمَّا قَالَ ابْنُ بَكَّارٍ كَلِمَةً مَعْنَاهَا: أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ: هَذِهِ طَابَةٌ فَلَمَّا رَأَى أَحَدًا قَالَ: هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَلُحْبُهُ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ

رکھتے ہیں۔ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ انصار کے گھرانوں میں کون سا بہتر ہے لوگوں نے عرض کی: کیوں نہیں۔ فرمایا کہ بنی نجار کا گھرانہ، پھر بنی عبدالاشہل کا گھرانہ، پھر بنی ساعدہ کا گھرانہ یا بنی حارث بن الخزرج کا گھرانہ اور انصار کا ہر گھرانہ بہتر ہے۔

سلیمان، سعد بن سعید، عمارہ بن عزیہ، عباس نے اپنے والد ماجد سے مروی کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ امام ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ ہر وہ باغ جس کے اطراف میں دیوار ہو وہ حدیقتہ ہے اور جس کے اطراف میں دیوار نہ ہو اُسے حدیقتہ نہیں کہا جاتا۔

بارانی اور نہری فصل میں

عشر ہے

عمر بن عبد العزیز کے نزدیک شہد میں زکوٰۃ نہیں ہیں۔

سالم بن عبد اللہ نے اپنے والد ماجد سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس فصل کو آسمان یا چشمے سیراب کریں یا خود بخود سیراب ہو اُس میں عشر ہے اور جس کو کنوئیں سے پانی دیا جائے اُس میں نصف عشر ہے۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ یہ پہلے حصے کی تفسیر ہے کیونکہ حدیث ابن عمر میں ہے کہ جس کو آسمان سیراب کرے تو دسواں اور اس میں تعین اور وضاحت کی گئی ہے اور ایسی زیادتی مقبول ہے اور حدیث مفسر حدیث مبہم کا فیصلہ کرتی ہے جب کہ اُسے حفاظ نے مروی

يَخْلُو دُورَ الْأَنْصَارِ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: دُورُ بَنِي النَّجَّارِ، ثُمَّ دُورُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ دُورُ بَنِي سَاعِدَةَ - أَوْ دُورُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ - وَفِي كُلِّ دُورٍ الْأَنْصَارِ - يَغْنَى - خَيْرًا

1482 - وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي عَمْرُو، ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ، ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ وَقَالَ سُلَيْمَانُ: عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ غَرْبَةَ، عَنْ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَخَذَ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: كُلُّ بُسْتَانٍ عَلَيْهِ حَائِظٌ فَهُوَ حَدِيقَةٌ، وَمَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ حَائِظٌ لَمْ يَقُلْ حَدِيقَةٌ

55- بَابُ الْعُشْرِ فِيمَا يُسْقَى مِنْ مَاءِ

السَّمَاءِ، وَبِالْمَاءِ الْجَارِي

وَلَمْ يَرَوْا عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ: فِي الْعَسَلِ شَيْئًا

1483 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِيمَا سَقَّتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرًا الْعُشْرُ، وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: هَذَا تَفْسِيرُ الْأَوَّلِ، لِأَنَّهُ لَمْ يَوْقِفْ فِي الْأَوَّلِ يَغْنَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ، وَفِيمَا سَقَّتِ السَّمَاءُ الْعُشْرُ، وَبَلَى فِي هَذَا، وَوَقَّتْ وَالزِّيَادَةُ مَقْبُولَةٌ.

کیا ہو جیسے حضرت فضل بن عباس نے مروی کی کہ نبی کریم ﷺ نے کعبہ میں نماز نہیں پڑھی اور حضرت بلال نے فرمایا کہ پڑھی تو حضرت بلال کے قول کو لے لیا اور حضرت فضل کا قول چھوڑ دیا گیا۔

پانچ وسق سے کم میں
زکوٰۃ نہیں

مسند، یحییٰ، امام مالک، محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابوصحصہ ان کے والد ماجد، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: غلہ پانچ وسق سے کم ہو تو اس پر زکوٰۃ نہیں، اونٹ پانچ سے کم ہوں تو ان پر زکوٰۃ نہیں اور چاندی پانچ اوقیہ سے کم ہو تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ ابو عبد اللہ نے فرمایا یہ پہلے کی تفسیر ہے اور فرمایا پانچ وسق سے کم میں صدقہ واجب نہیں۔

کھجوریں اتار تے وقت ان کی زکوٰۃ
لینا اور کیا زکوٰۃ کی کھجوروں میں سے
بچہ لے سکتا ہے؟

محمد بن زیاد سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کھجوریں اتارنے کے وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھی پیش کی جاتیں۔ کبھی کوئی پیش کرتا یہ اس کی کھجوریں ہیں اور کبھی کوئی کہ یہ اس کی ہیں، حتیٰ کہ آپ کے پاس ڈھیر لگ جاتا۔ حضرت حسن

وَالْمُفْسَّرُ يَقْبِضُ عَلَى الْمُتَمَرِّ إِذَا رَوَّاهُ أَهْلُ الثَّغْبِ
كَمَا رَوَى الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ فِي الْكَعْبَةِ وَقَالَ بِلَالٌ: قَدْ
صَلَّى، فَأُخِذَ بِقَوْلِ بِلَالٍ وَتُرِكَ قَوْلُ الْفَضْلِ
56- بَابُ: لَيْسَ فِيْمَا دُونَ خَمْسَةِ
أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ

1484 - حَدَّثَنَا مُسْنَدُ حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا
مَالِكٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ فِيْمَا أَقَلُّ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ
صَدَقَةٌ، وَلَا فِي أَقَلِّ مِنْ خَمْسَةِ مِنَ الْإِبِلِ الدُّوْدِ
صَدَقَةٌ، وَلَا فِي أَقَلِّ مِنْ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ
صَدَقَةٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: هَذَا تَفْسِيرُ الْأَوَّلِ إِذَا
قَالَ: لَيْسَ فِيْمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَيُؤْخَذُ
أَبَدًا فِي الْعِلْمِ بِمَا رَأَى أَهْلُ الثَّغْبِ أَوْ يَتَّبِعُوا

57- بَابُ أَخَذِ صَدَقَةِ الثَّمَرِ عِنْدَ
صِرَامِ النَّخْلِ، وَهَلْ يُتْرَكُ الصَّبِيُّ
فَيَمَسُّ ثَمَرِ الصَّدَقَةِ

1485 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ
الْأَسَدِيِّ، حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِي
بِالثَّمَرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ، فَيَجِيئُ هَذَا بِثَمَرِهِ وَهَذَا

1484- راجع الحديث: 1405، 1459

1485- انظر الحديث: 1491، 3072، صحيح مسلم: 3848

رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن کھجوروں سے کھلا کرتے، اُن میں سے ایک نے کھجور اٹھا کر منہ میں ڈال لی تو رسول اللہ ﷺ نے اُسے دیکھ لیا اور اُس کے منہ سے نکلوادی اور فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ آل محمد زکوٰۃ کا مال نہیں کھاتے۔

مِنْ ثَمَرِهِ حَتَّى يَصِيرَ عِنْدَهُ كَوَمَا مِنْ ثَمَرٍ، فَجَعَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَلْعَبَانِ بِذَلِكَ الثَّمَرِ، فَأَخَذَ أَحَدُهُمَا ثَمَرَةً، فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْرَجَهَا مِنْ فِيهِ، فَقَالَ: أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلُونَ الصَّدَقَةَ

جس نے اپنے پھل، درخت، زمین یا فصل فروخت کی اور اُس پر عشر یا زکوٰۃ واجب تھی تو کیا دوسرے مال سے زکوٰۃ ادا کرے یا اُس کے پھل فروخت کرے اور اُن پر زکوٰۃ نہیں تھی

58- بَابُ مَنْ بَاعَ ثَمَارَهُ، أَوْ ثَخْلَهُ، أَوْ

أَرْضَهُ، أَوْ زُرْعَهُ، وَقَدْ وَجِبَ فِيهِ الْعَشْرُ أَوِ الصَّدَقَةُ، فَأَدَّى الزَّكَاةَ مِنْ غَيْرِهِ، أَوْ بَاعَ ثَمَارَهُ وَلَمْ تَجِبْ فِيهِ الصَّدَقَةُ

وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَةَ حَتَّى يَبْدُوَ صِلَاحُهَا فَلَمْ يَخْطُرِ الْبَيْعُ بَعْدَ الصِّلَاحِ عَلَى أَحَدٍ، وَلَمْ يُخْصَ مِنْ وَجِبَ عَلَيْهِ الزَّكَاةُ يَكُنْ لَمْ تَجِبْ

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ پھل فروخت نہ کرو جب تک اُن کا نفع بخش ہونا ظاہر نہ ہو جائے۔ جب نفع بخش ہونا ظاہر ہو جائے تو فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں اور یہ تخصیص نہیں ہے کہ اُس پر زکوٰۃ واجب ہو یا واجب نہ ہو۔

1486- حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنِي

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صِلَاحُهَا، وَكَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صِلَاحِهَا قَالَ: حَتَّى تَذْهَبَ عَاقِبَتُهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پھلوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا جب تک اُن کا کارآمد ہونا ظاہر نہ ہو جائے۔ جب اُن سے کارآمد ہونے کے بارے میں پوچھا جاتا تو فرماتے کہ جب اس کا نقصان چلا جائے۔

1487- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنِي

الْلَيْثُ، حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، نَهَى

عبد اللہ بن یوسف، لیث، خالد بن یزید، عطاء بن ابورباح سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے پھلوں کو

فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے حتیٰ کہ اُن کا کار آمد ہونا دکھائی دے جائے۔

ٹیبہ، امام مالک، حمید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے حتیٰ کہ پک جائیں یعنی سُرخ ہو جائیں۔

کیا اپنا صدقہ

خرید سکتا ہے؟

دوسرے کا صدقہ خریدنے میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے صدقہ دینے والے کو خاص اُسی کے خریدنے سے منع کیا اور دوسروں سے منع نہیں فرمایا۔

یحییٰ بن کثیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سالم، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے ایک گھوڑا راہِ خدا میں خیرات کیا۔ پھر اُسے فروخت ہوا پایا تو اُسے خریدنے کا قصد کیا۔ پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اُس کا حکم دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: اپنے صدقہ کو نہ لوٹاؤ۔ اسی لیے حضرت ابن عمر جب کوئی صدقہ کی ہوئی چیز خرید بیٹھتے تو اُسے صدقہ میں دے دیتے۔

زید بن اسلم کے والد ماجد نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے ایک شخص کو جہاد

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا

1488- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَارِ حَتَّى تُزْهِى قَالَ: حَتَّى تَحْمَرَّ

59- بَاب: هَلْ يَشْتَرِي

الرَّجُلُ صَدَقَتَهُ؟

وَلَا بَأْسَ أَنْ يَشْتَرِيَ صَدَقَتَهُ غَيْرَهُ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهَى الْمُتَصَدِّقَ خَاصَّةً عَنِ الْبَيْعِ وَلَمْ يَنْهَ غَيْرَهُ

1489- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَافِظُ اللَّيْثِ،

عَنْ عَقِيلٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ تَصَدَّقَ بِفَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَوَجَدَهُ يَبَاعُ، فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَأْمَرَهُ فَقَالَ: لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ قَبْلَ ذَلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، لَا يَذُرُّكَ أَنْ يَبْتَاعَ شَيْئًا تَصَدَّقَ بِهِ، إِلَّا جَعَلَهُ صَدَقَةً

1490- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

1488- انظر الحديث: 2208, 2198, 2197, 2195، صحيح مسلم: 3955، سنن نسائي: 4539

1489- انظر الحديث: 3002, 2971, 2775، سنن نسائي: 2616

1490- انظر الحديث: 3003, 2970, 2636, 2623، صحيح مسلم: 4142, 4139، سنن نسائي: 2614، سنن ابن

کے لیے گھوڑا دیا تھا۔ اُس نے وہ بے کار کر دیا میں نے اُسے خریدنے کا قصد کیا اور میرا خیال تھا کہ اُسے خریدنے کی اجازت ہوگی۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: اپنے صدقہ کو نہ لوٹاؤ خواہ وہ تمہیں ایک درہم میں ملے کیونکہ اپنے صدقہ کو لوٹانے والا ایسا ہے جیسے اپنی تہ کو چاٹنے والا۔

نبی کریم ﷺ اور

آپ کی آل کے لیے

صدقہ کا حکم؟

محمد بن زیاد نے سنا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حسن بن علی نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر منہ میں رکھ لی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تھوٹھو، تاکہ اُسے نکال دیں۔ پھر فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

ازواج مطہرات کے آزاد کردہ

غلاموں کو صدقہ دینا

عبید اللہ بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ایک مردہ بکری دیکھی جو حضرت میمونہ کی آزاد کردہ لونڈی کو زکوٰۃ میں دی گئی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا؟ لوگ نے عرض کی کہ یہ تو مری ہوئی ہے۔ فرمایا کہ اس کو کھانا ہی

سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيعُهُ بِرُخْصٍ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا تَشْتَرِي، وَلَا تُعَدُّ فِي صَدَقَتِكَ، وَإِنْ أَعْطَاكَ بِدَرَاهِمٍ، فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْمِهِ

60- بَابُ مَا يُذَكَّرُ فِي

الصَّدَقَةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآلِهِ

1491- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ، فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ كَيْفَ لِي يَطْرَحَهَا، ثُمَّ قَالَ: أَمَا شَعَرْتَ أَكَلًا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ

61- بَابُ الصَّدَقَةِ عَلَى مَوَالِي أَرْوَاجِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1492- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ

وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " وَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً مَبِيتَةً، أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُونَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلَّا انْتَفَعْتُمْ

1491- راجع الحديث: 1485، صحيح مسلم: 2472، 2470

1492- انظر الحديث: 2221، 5531، 5532، صحيح مسلم: 804، 805، 806، 808، سنن

ابوداؤد: 4120، 4121، سنن نسائي: 4245، 4246، 4247، 4248، سنن ابن ماجه: 3610

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حرام کیا گیا ہے۔

اسود سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آزاد کرنے کے لیے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا اور اُس کے مالکوں نے شرط رکھی کہ ولاء اُن کے لیے ہوگی۔ حضرت عائشہ نے نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا تو نبی کریم ﷺ نے اُن سے فرمایا: اُسے خرید لو کیونکہ ولاء تو اُسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ وہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا تو میں نے عرض کی۔ یہ بریرہ کو بطور صدقہ دیا گیا تھا۔ فرمایا کہ یہ اُس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے تحفہ ہے۔

جب صدقہ کی ملکیت بدل جائے

علی بن عبد اللہ، یزید زریج، خالد حفصہ بنت سیرین سے مروی ہے کہ حضرت اُمّ عطیہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ حضرت عائشہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ عرض کی کہ نہیں مگر وہی گوشت جو انسبیہ نے ہمارے لیے بھیجا، اُس بکری سے جو اُسے بطور صدقہ دی گئی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ وہ اپنی جگہ تک پہنچ گئی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا جو بریرہ کو صدقہ کے طور پر دیا گیا تھا۔ فرمایا کہ وہ اُس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے تحفہ ہے۔ ابو داؤد، شعبہ، قتادہ، حضرت انس نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی۔

يُهْلِكُهَا، قَالُوا: إِنَّهَا مَيْتَةٌ، قَالَ: إِنَّهَا حَرَمٌ أَكَلَهَا
1493- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا

الْحَكَمُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تُشْتَرِيَ بَرِيرَةَ لِمَوْسَى، وَأَرَادَ مَوْلَاهَا أَنْ يَشْتَرِيَهَا وَلَا مَالَهَا، فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَرِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَتْ: وَأَيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ، فَقُلْتُ: هَذَا مَا تُصَدِّقُ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ، فَقَالَ: هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ، وَلَنَا هَدِيَّةٌ

62- بَابُ إِذَا تَحَوَّلَتِ الصَّدَقَةُ

1494- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ

بْنُ زُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟ فَقَالَتْ: لَا إِلَّا شَيْءٌ بَعَثَ بِهِ إِلَيْنَا نُسَيِّبُهُ مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثَ بِهَا مِنَ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ: إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَوْلَاهَا

1495- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ،

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِلَحْمٍ تُصَدِّقُ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ، فَقَالَ: هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ، وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: أَنَبَاكَ شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ،

1493- راجع الحديث: 456، سنن نسائي: 2613، 345

1494- راجع الحديث: 1446

1495- انظر الحديث: 2577، صحيح مسلم: 2482، سنن ابو داؤد: 1655، سنن نسائي: 3769

سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
63- بَابُ أَخْذِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ
وَتُرْدُّ فِي الْفُقَرَاءِ حَيْثُ كَانُوا

1496- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ
اللَّهِ أَخْبَرَنَا زَكْرِيَّا بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ صَيْفِي عَنْ أَبِي مُعْبِدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ
إِلَى الْيَمَنِ: إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَإِذَا
جِئْتَهُمْ فَأَدْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ
فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خُمْسَ صَلَوَاتٍ
فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ
فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ
مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ
أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّبِعِ
دَعْوَةَ الْبَاطِلِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ

64- بَابُ صَلَاةِ الْإِمَامِ وَدُعَائِهِ

لِصَاحِبِ الصَّدَقَةِ

وَقَوْلِهِ: (خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ
وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ
لَهُمْ) (التوبة: 103)

1497- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

امیروں سے صدقہ لے کر غریبوں کو
دیا جائے خواہ وہ کہیں ہوں

ابو معبد مولیٰ ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ
نے معاذ بن جبل سے فرمایا جب کہ انہیں یمن کی طرف
روانہ فرمایا، جلد تمہارے سامنے اہل کتاب قوم آئے گی
جب تم ان کے پاس پہنچو تو انہیں یہ گواہی دینے کی
دعوت پیش کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک
محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اگر وہ تمہاری یہ بات مان لیں تو
انہیں بتانا کہ دن رات میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی
گئی ہیں۔ اگر وہ یہ بات بھی مان لیں تو انہیں بتانا کہ ان
پر زکوٰۃ فرض کی گئی ہے جو ان کے امیروں سے لے کر
ان کے غریبوں کو دی جائے گی۔ اگر وہ اس بات کو بھی
مان لیں تو ان کے مالوں میں سے اعلیٰ مال لینے سے بچنا
اور مظلوم کی بددعا سے ڈرتے رہنا کیونکہ اُس کے اور اللہ
تعالیٰ کے درمیان پردہ نہیں ہوتا۔

امام کا صدقہ دینے والوں کو

دعائے خیر دینا

ارشاد خداوندی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اے محبوب
ان کے مال میں سے زکوٰۃ تحصیل کرو جس سے تم انہیں ستھرا
اور پاکیزہ کرو اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو بیشک

تمہاری دعا ان کے دلوں کا چمکین ہے (پارہ ۱۰، الخبۃ: ۱۰۳)

حضرت عبداللہ بن ابی وائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

مردی ہے کہ جب کوئی قوم زکوٰۃ لے کر حاضر خدمت ہوتی تو نبی کریم ﷺ فرماتے: اے اللہ آل فلاں پر رحم فرما۔ میرے والد ماجد بھی زکوٰۃ لے کر حاضر ہوئے تو کہا: اے اللہ! آل ابودانی پر رحم فرما۔

جو مال سمندر سے نکالا جائے

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ عنبر کا زنبیل بلکہ اُسے تو سمندر پھینکتا ہے۔ حسن بصری نے فرمایا کہ عنبر اور موتیوں میں خمس ہے۔ نبی کریم ﷺ نے رکاز میں خمس مقرر فرمایا ہے، اُس میں نہیں جو چیز پانی میں پائی جائے۔ لیث، جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمن بن ہرمز، حضرت

ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل کے کسی فرد نے بنی اسرائیل کے دوسرے فرد سے ایک ہزار دینار قرض لیے۔ وہ لے کر سمندر کی جانب گیا لیکن کشتی نہ پائی۔ اُس نے ایک لکڑی لی، اُس میں جگہ بنائی اور ہزار دینار اُس میں داخل کر کے وہ لکڑی سمندر میں ڈال دی۔ پس وہ شخص باہر نکلا جس نے قرض دیا تھا اور اس لکڑی کو ایندھن کے لیے گھر والوں کے پاس لے گیا۔ حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ اُسے چیرا تو مال مل گیا۔

رکاز میں سے خمس دینا

امام مالک اور ابن ادریس نے فرمایا کہ رکاز جاہلیت کا خزانہ تھا، کم ہو یا زیادہ اُس میں خمس ہے۔ معدنیات رکاز نہیں ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ

عَنْ عُمَرَو، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ، قَالَ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ، فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى

65- بَابُ مَا يُسْتَخْرَجُ مِنَ الْبَحْرِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: لَيْسَ الْعَنْثَرُ بِرِكَازٍ هُوَ شَيْءٌ كَسَرَهُ الْبَحْرُ وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الْعَنْثَرِ وَاللُّؤْلُؤِ: الْخُمْسُ فَإِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرِّكَازِ الْخُمْسَ لَيْسَ فِي الَّذِي يُصَابُ فِي الْمَاءِ

1498 - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ

رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِأَن يُسَلِّفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ، فَقَدَّعَهَا إِلَيْهِ فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ، فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا، فَأَخَذَ خَشَبَةً، فَتَقَرَّرَهَا، فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ، فَرَمَى بِهَا فِي الْبَحْرِ، فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ، فَإِذَا بِالْخَشَبَةِ، فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَلَبَّأْنَا نَشْرَهَا وَجَدَ النَّالَ

66- بَابُ: فِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ

وَقَالَ مَالِكٌ، وَابْنُ إِدْرِيسَ: "الرِّكَازُ: دَفْنُ الْجَاهِلِيَّةِ فِي قَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ الْخُمْسُ وَلَيْسَ الْمَعِينُ بِرِكَازٍ" وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فِي الْمَغِينِ: جُبَارٌ، وَفِي الزَّكَاةِ الْخُمْسُ
وَأَخَذَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: مِنَ الْمَعَادِنِ مِنْ كُلِّ
مِائَتَيْنِ خُمْسَةً وَقَالَ الْحَسَنُ: مَا كَانَ مِنْ زَكَاةٍ فِي
أَرْضِ الْحَرْبِ فَفِيهِ الْخُمْسُ، وَمَا كَانَ مِنْ أَرْضِ
السَّلَامِ فَفِيهِ الزَّكَاةُ وَإِنْ وَجَدْتَ اللَّقْظَةَ فِي أَرْضِ
الْعَدُوِّ فَعَرَّفَهَا، وَإِنْ كَانَتْ مِنَ الْعَدُوِّ فَفِيهَا
الْخُمْسُ وَقَالَ بَعْضُ الثَّانِي: " الْمَغِينِ زَكَاةٌ
مِثْلُ دِفْعِ الْجَاهِلِيَّةِ، لِأَنَّهُ يُقَالُ: أَزَكَّرُ الْمَغِينِ إِذَا
خَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ قِيلَ لَهُ: قَدْ يُقَالُ لِمَنْ وَهَبَ لَهُ
شَيْءٌ أَوْ رَجَعَ رِيحًا كَوَيْدًا أَوْ كَثُرَ مَمْرُهُ: أَزَكَّرْتَهُ ثُمَّ
تَأَقَّضَ، وَقَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ يَكُنْتَهُ فَلَا يُؤَدِّي
الْخُمْسَ "

کان میں دب جانے والے کا تاوان نہیں اور رکاز میں
خمس ہے اور عمر بن عبدالعزیز نے معدنیات ہر دسویں پر
پانچ ہے۔ حسن بصری کا قول ہے کہ جو رکاز دارالحرب
میں ہو اُس میں خمس ہے اور جو دارالاسلام میں ہو اُس میں
زکوٰۃ ہے۔ اگر دشمن کی سرزمین میں کوئی گری پڑی چیز
ملے تو اس کا اعلان کیا جائے، اگر دشمن کی ہے تو اُس میں
خمس ہے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ معدنیات رکاز ہیں
جاہلیت کے دینے کی طرح۔ کیونکہ اَزَكَّرُ الْمَغِينِ کہا
جاتا ہے جب اُس سے کوئی چیز نکالی جائے۔ جس کے
لیے کوئی چیز لے جانی جائے یا بہت ہی زیادہ منافع ہو یا
پھل بڑھ جائے تو اُرْكَزْتَ کہتے ہیں۔ پھر خود اس سے
اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ اسے چھپانے میں کوئی حرج
نہیں اور خمس نہ دے۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، ابن
مسیب، ابوسلمہ بن عبدالرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
چوپائے کے کچلے ہوئے، کنوئیں میں گر کر مرے ہوئے
اور کان میں دب کر مرے ہوئے کا کوئی تاوان نہیں اور
رکاز میں خمس ہے۔

ارشاد خداوندی ہے: ترجمہ کنز الایمان: محتاج
اور نرے نادار اور جو اسے تحصیل کر کے لائیں
(پارہ ۱۰، التوبہ: ۶۰) اور مصدقوں سے

امام کے ساتھ حساب لینا

ہشام بن غروہ کے والد ماجد سے مروی ہے کہ

1499 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ،
وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: الْعَجَمَاءُ جُبَارٌ، وَالْبُيُوتُ جُبَارٌ
وَالْمَغِينُ جُبَارٌ، وَفِي الزَّكَاةِ الْخُمْسُ

۶- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَالْعَامِلِينَ
عَلَيْهَا) (التوبة: 60)
وَمُحَاسَبَةُ الْمُصَدِّقِينَ
مَعَ الْإِمَامِ

1500 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے بنی اسد کے ایک شخص کو بنی سلیم کے صدقات پر عامل بنایا جس کو ابن لیتہ کہا جاتا تھا۔ جب وہ آیا تو آپ نے اُس سے حساب لیا۔

أَسَامَةَ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَسَدِ عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ، يُدْعَى ابْنُ اللَّثْبِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسِبَهُ

زکوٰۃ کے اُونٹوں اور اُن کے دودھ کو مسافروں کے استعمال میں لانا

68- بَابُ اسْتِعْمَالِ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَالْبَانِيهَا لِابْنَاءِ السَّبِيلِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ عرینہ کے لوگوں کو مدینہ منورہ کی ہوا موافق نہ آئی تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اجازت دی کہ زکوٰۃ کے اُونٹوں کے پاس چلے جائیں اور وہاں اُن کا دودھ اور پیشاب پیئیں انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اُونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے آدمی روانہ کئے جو انہیں لے کر آئے۔ پس اُن کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے گئے اور اُن کی آنکھوں میں سلاخیاں پھیر دی گئیں اور انہیں پتھر ملی زمین میں ڈال دیا جہاں وہ پتھر چباتے تھے۔ متابعت کی اس کی ابو قلابہ اور ثابت اور حمید نے حضرت انس سے۔

1501 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ اجْتَوَوْا الْمَدِينَةَ فَرَحَّضَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتُوا اِبِلَ الصَّدَقَةِ، فَيَشْرَبُوا مِنْ الْبَانِيهَا، وَأَبْوَالِهَا، فَفَعَلُوا الرَّاعِي، وَاسْتَأْفَوْا الذُّودَ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَى بِهِمْ، فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ، وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ، وَتَرَكَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَعْضُونَ الْحَجَارَةَ تَابِعَهُ أَبُو قِلَابَةَ، وَحُمَيْدٌ، وَقَابِثٌ، عَنْ أَنَسٍ

حاکم کا اپنے ہاتھ سے

زکوٰۃ کے اُونٹوں کو داغنا

69- بَابُ وَصْمِ الْإِمَامِ

اِبِلِ الصَّدَقَةِ بِيَدِهِ

ابراہیم بن مُنْذِر، وليد، ابو عمرو اوزاعی، اسحاق بن عبد اللہ بن ابوطحہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں صبح کے وقت عبد اللہ بن ابوطحہ کی تحنیک کروانے کے لئے رسول اللہ ﷺ کی

1502 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي اسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: غَدَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

خدمت بابرکت میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں داغ لگانے کا آلہ تھا جس سے زکوٰۃ کے اونٹوں کو داغ رہے تھے۔

صدقہ فطر کا فرض ہونا

ابو العالیہ، عطاء، ابن سیرین نے صدقہ فطر کو فرض میں داخل کیا ہے۔

یحییٰ بن محمد بن السکن، محمد بن جہضم، اسماعیل بن جعفر، عمر بن نافع، ان کے والد ماجد سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فطرہ کی زکوٰۃ فرمائی کہ ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جوہر غلام اور آزاد، مرد اور عورت، چھوٹے اور بڑے مسلمان کی طرف سے اور فرمایا کہ اسے لوگوں کے نماز عید کے لیے جانے سے پہلے ہی ادا کر دیا جائے۔

صدقہ فطر غلام وغیرہ

ہر مسلمان پر ہے

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جوہر آزاد اور غلام، مرد اور عورت مسلمان پر فرض فرمائی ہے۔

صدقہ فطر ایک

صاع جوہیں

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، لِيُحَيِّكَهُ
فَوَافِيَّتُهُ فِي يَدِهِ الْبَيْسَمُ يَسْمُرُ لِبَلِّ الصَّدَقَةِ

70- بَابُ فَرَضِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

وَرَأَى أَبُو الْعَالِيَةِ، وَعَطَاءٌ، وَابْنُ سِيرِينَ
صَدَقَةَ الْفِطْرِ فَرِيضَةً

1503 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الشَّكَنِ،
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ
جَعْفَرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا
مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ، وَالذَّكْرِ وَالْأُنْثَى،
وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَأَمَرَ بِهَا أَنْ
تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ

71- بَابُ: صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَلَى الْعَبْدِ

وَعَبْدِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

1504 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكَاةَ
الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ
حُرٍّ، أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ

72- بَابُ: صَدَقَةُ الْفِطْرِ

صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ

1503- النظر الحديث: 1504, 1507, 1509, 1511, 1512, 1612, سنن نسائي: 2503

1504- راجع الحديث: 1503, صحيح مسلم: 2275, سنن ابوداؤد: 2611, سنن ترمذی: 676, سنن

نسائي: 2501, 2502, سنن ابن ماجه: 1826

1505 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نَطْعُمُ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ

قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نَطْعُمُ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ

73- بَابُ: صَدَقَةُ الْفِطْرِ

صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ

1506 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سُرَجٍ الْغَامِرِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ زَبَدٍ

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، زید بن اسلم، عیاض بن عبد اللہ بن سعد بن ابوسرح عامری سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم زکوٰۃ فطر کا ایک صاع کھانا نکالا کرتے یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع کشمش۔

صدقہ فطر میں ایک

صاع کھانا ہے

فائدہ: فطرہ یا افطار سے ہے یا فطرہ سے، چونکہ یہ ماہ رمضان گزر جانے اور عید کے دن افطار کرنے پر واجب ہوتا ہے اس لیے فطرہ کہا جاتا ہے یا بچہ پیدا ہوتے ہی اس کی طرف سے باپ پر ادا کرنا واجب ہو جاتا ہے لہذا فطرہ ہے۔ اصطلاح شریعت میں عید کے دن جو مالدار پر رمضان کا صدقہ واجب ہوتا ہے وہ فطرہ ہے۔ احناف کے ہاں فطرہ واجب ہے، امام شافعی و احمد کے ہاں فرض، امام مالک کے ہاں سنت مؤکدہ، امام شافعی کے ہاں ہر اس امیر و غریب پر جو ایک دن کی روٹی پر قادر ہو فطرہ فرض ہے، امام مالک کے ہاں نصاب پر فطرہ سنت مؤکدہ ہے نصاب نامی یعنی بڑھنے والا ہو یا نہ ہو۔ نصاب میں احناف کا مذہب بھی یہ ہے۔ فطرہ کے تفصیلی مسائل کتب فقہ میں دیکھو۔ (مراۃ المناجیح ج ۳ ص ۴۳)

صدقہ فطر کی ایک

صاع کھجوریں ہیں

74- بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

صَاعًا مِنْ تَمْرٍ

1507 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا

نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی

1505- صحيح مسلم: 2284, 2280 سنن ابوداؤد: 618, 616 سنن ترمذی: 673 سنن نسائی: 2517, 2510

سنن ابن ماجہ: 1829

1506- راجع الحديث: 1505

1507- راجع الحديث: 1503 صحيح مسلم: 2278 سنن ابن ماجہ: 1825

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے زکوٰۃ فطر کے لیے حکم فرمایا کہ ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو دیئے جائیں۔ امام ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ لوگوں نے اس کی جگہ دو مد گندم مقرر کر لی۔

اللَّيْثُ عَنْ كَافٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَجَعَلَ النَّاسُ عِنْدَهُ مُدَّيْنِ مِنْ جَنْطَلَةٍ

ایک صاع کشمش

عبد اللہ بن منیر، یزید بن ابی حکیم عدنی، سفیان، زید بن اسلم، عیاض بن عبد اللہ بن سعد بن ابی ریح سے مروی ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں ایک صاع کھانا یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو یا ایک صاع کشمش دیا کرتے تھے۔ جب حضرت معاویہ کا دور آیا اور گندم کی درآمد شروع ہوئی تو انہوں نے فرمایا: میرے خیال میں اس کا ایک مد دوسری اجناس کے دو مدوں کے برابر ہے۔

75- بَابُ صَاعٍ مِنْ زَبِيبٍ

1508 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ، سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَكِيمٍ الْعَدَنِيَّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُعْطِيهَا فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ، فَلَمَّا جَاءَ مُعَاوِيَةُ وَجَاءَتِ الشَّرَاهُ، قَالَ: أَرَى مُدًّا مِنْ هَذَا يَغْدِلُ مُدَّيْنِ

صدقہ فطر نماز عید سے قبل دینا

آدم، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے زکوٰۃ فطر کو لوگوں کے نماز عید کے لیے جانے سے پہلے دینے کا حکم فرمایا۔

76- بَابُ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الْعِيدِ

1509 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ كَافٍ، عَنِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ

معاذ بن فضالہ، ابو عمرو حفص بن میسرہ، زید بن اسلم، عیاض بن عبد اللہ بن سعد سے مروی ہے کہ حضرت

1510 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ

1508- راجع الحديث: 1505

1509- راجع الحديث: 1503، صحيح مسلم: 2285، سنن ابو داؤد: 6610، سنن ترمذی: 677، سنن نسائی: 2520

1510- راجع الحديث: 1505، 1506

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں عید الفطر کے دن ایک صاع کھانا نکالا کرتے تھے۔ حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ ہماری غذا جو، کشمش، پنیر اور کھجوریں ہوا کرتی تھی۔

عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُخْرِجُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: وَكَانَ طَعَامَنَا الشَّعِيرُ وَالزَّبِيدُ وَالْأَقِطُ وَالشُّنْزُ

77- بَابُ: صَدَقَةُ الْفِطْرِ

عَلَى الْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: فِي الْمَمْلُوكِينَ لِلتِّجَارَةِ يُؤْتَى فِي التِّجَارَةِ وَيُؤْتَى فِي الْفِطْرِ

صدقہ فطر آزاد اور غلام

سب پر ہے

زہری کا قول ہے جو غلام تجارت کے لیے ہوں اُن کی زکوٰۃ دی جائے اور اُن کی طرف سے صدقہ فطر ادا کیا جائے۔

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے صدقہ فطر یا فرمایا کہ صدقہ رمضان ہر مرد اور عورت آزاد غلام پر فرض ہے کہ ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو۔ لوگوں نے نصف صاع گندم کو اس کے برابر قرار دیا۔ حضرت ابن عمر کھجوریں دیا کرتے۔ ایک دفعہ اہل مدینہ کھجوروں کی قلت میں مبتلا ہو گئے تو جو دیئے اور حضرت ابن عمر ہر چھوٹے اور بڑے کی طرف سے دیا کرتے حتیٰ کہ میرے (نافع کے) بیٹے کی طرف سے بھی اور حضرت ابن عمر اُن لوگوں کو دیتے جو قبول کر لیا کرتے اور عید الفطر سے ایک دو دن پہلے دے دیا کرتے تھے۔

1511- حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: "فَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ - أَوْ قَالَ: رَمَضَانَ - عَلَى الذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَعَدَلَ النَّاسُ بِهِ يَصِفُ صَاعٌ مِنْ بُزٍّ، فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُعْطِي الشُّنْزَ، فَأَعْوَزَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ مِنَ الشُّنْزِ، فَأَعْطَى شَعِيرًا، فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ، حَتَّى إِنْ كَانَ لِيُعْطِيَ عَنْ نَبِيِّ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُعْطِيهَا الَّذِينَ يَقْبَلُونَهَا، وَكَانُوا يُعْطُونَ قَبْلَ الْفِطْرِ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ

امام ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ بنی سے مراد نافع کا بیٹا ہے۔ فرمایا کہ لوگ جمع کرنے کے لیے دیتے نہ کہ فقراء کو۔

قال ابو عبد الله بنی یعنی بنی نافع قال كانوا يعطون لي جمع لا للفقراء.

78- بَابُ: صَدَقَةُ الْفِطْرِ

عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ

1512 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ

عَبِيدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي تَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُثْمَرَ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا

مِنْ تَمْرٍ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ، وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ

صدقہ فطر ہر بچے

بڑے پر ہے

مسدد، یحییٰ عبید اللہ، تافیع سے مروی ہے کہ حضرت

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ

نے صدقہ فطر فرض فرمایا ایک صاع جو یا ایک صاع

کھجوریں ہر بچے اور بڑے، آزاد اور غلام کی طرف

سے۔



اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حج کا بیان

25- کتاب الحج

حج کا وجوب اور اُس کی فضیلت

1- بَابُ وَجُوبِ الْحَجِّ وَفَضْلِهِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے (پارہ ۳، آل عمران: ۹۷)

وَقَوْلُ اللَّهِ: (وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حَجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا. وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ) (آل عمران: 97)

سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے پیچھے فضل بیٹھے ہوئے تھے تو قبیلہ حُثَیْم کی ایک عورت آئی۔ فضل اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ انھیں دیکھنے لگی تو نبی کریم ﷺ نے فضل کا چہرہ دوسری جانب پھیر دیا۔ عورت نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے۔ میرے والد محترم بہت عمر رسیدہ ہو گئے اور سواری پر بیٹھ نہیں سکتے تو کیا میں اُن کی جانب سے حج کر سکتی ہوں؟ فرمایا ہاں اور یہ حجۃ الوداع کے موقع کی بات ہے۔

1513 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. قَالَ: كَانَ الْفَضْلُ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَجَاءَتْ امْرَأَةٌ مِنْ حُثَيْمٍ، فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ. وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشَّقِ الْآخِرِ. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَكْرَمَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا. لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَجَّ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان:

2- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (يَأْتُوكَ

وہ تیرے پاس حاضر ہوں گے پیادہ اور ہر دلی اونٹنی پر کہ ہر دور کی راہ سے آتی ہیں

رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ) (الحج: 28)

فحاجا كشاده راستے۔

(فحاجا) (الانبياء: 31): الطَّرْقُ الْوَاسِعَةُ

احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب سالم بن عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے ذوالحلیفہ میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ اپنی سواری پر سوار ہو گئے اور آپ احرام اُس وقت باندھتے جب وہ سیدھی کھڑی ہو جاتی۔

ابراہیم بن موسیٰ، ولید، اوزاعی، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ذی الحلیفہ سے رسول اللہ ﷺ کا احرام باندھنا اُس وقت ہوتا جب آپ کی سواری سیدھی ہو جاتی۔ مروی کیا اسے حضرت انس اور حضرت ابن عباس نے یعنی ابراہیم بن موسیٰ کی حدیث کو۔

کجاوے میں بیٹھ کر حج کرنا

ابان، مالک بن دینار، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اُن کے بھائی حضرت عبدالرحمن کو اُن کے ساتھ بھیجا تو انہوں نے انہیں کجاوے میں بٹھا کر تنعیم سے عمرہ کروایا اور حضرت عمر نے فرمایا کہ حج کے لیے کجاوے تیار رکھو کیونکہ یہ بھی ایک جہاد ہے۔

محمد بن ابوبکر، یزید بن زریع، عروہ بن ثابت، ثمامہ بن عبد اللہ بن انس نے فرمایا کہ حضرت انس نے کجاوے میں بیٹھ کر حج کیا حالانکہ وہ بخیل نہیں تھے اور بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے کجاوے پر حج کیا اور اس میں سامان بھی موجود تھا۔

1514۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِمْرَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحَلِيفَةِ، ثُمَّ يَهْلُ حَتَّى تَسْتَوِيَ بِهِ قَائِمَةً

1515۔ حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، سَمِعَ عَطَاءَ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ إِهْلَالَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذِي الْحَلِيفَةِ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ رَوَاهُ أَنَسٌ، وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

3۔ بَابُ الْحَجِّ عَلَى الرَّحْلِ

1516۔ وَقَالَ ابْنُ أَبِي حَتْمَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهَا أَخَاهَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ، فَأَعْمَرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ، وَحَمَلَهَا عَلَى قَتَبٍ وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: شُدُّوا الرِّحَالَ فِي الْحَجِّ فَإِنَّهُ أَحَدُ الْجِهَادَيْنِ

1517۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ قَابِطٍ، عَنْ ثَمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، قَالَ: حَجَّ أَنَسٌ عَلَى رَحْلٍ وَلَمْ يَكُنْ مُبِيعًا وَحَدَّثَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ عَلَى رَحْلٍ وَكَانَتْ رَامِلَتُهُ

1514۔ راجع الحديث: 166، صحيح مسلم: 2814، سنن نسائي: 2757

1516۔ راجع الحديث: 294

قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ حضرات نے عمرہ کر لیا لیکن میں نے عمرہ نہیں کیا۔ فرمایا: اے عبدالرحمن! اپنی بہن کو لے جاؤ اور تنعم سے عمرہ کروا لاؤ۔ انہوں نے اونٹنی پر انہیں پیچھے سوار کر کے عمرہ کروایا۔

حج مبرور کی فضیلت

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، زہری، سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنا۔ عرض کی گئی: پھر کون سا ہے؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ عرض کی گئی کہ پھر کون سا ہے؟ فرمایا کہ بُرائیوں سے پاک حج۔

عبدالرحمن بن مبارک، خالد، حبیب بن ابوعمرہ، عائشہ بنت طلحہ سے مروی ہے کہ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم جہاد کو افضل عمل سمجھتے ہیں تو کیا ہم بھی جہاد کیا کریں؟ فرمایا کہ افضل جہاد بُرائیوں سے پاک حج ہے۔

آدم، شعبہ، سیار ابوالحکم، ابوحازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو رضائے الہی کے لیے حج کرے جس میں نہ کوئی

1518 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا آمِنُ بْنُ كَابِلٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اعْتَمَرْتُمْ وَلَمْ أَعْتَمِرْ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ، أَهَبْ بِأُخْتِكَ، فَأَعْمِرْهَا مِنْ التَّنْعِيمِ، فَأَحَقَّ بِهَا عَلَى نَاقَةٍ فَأَعْتَمَرَتْ

4- باب فضل الحج المبرور

1519 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: إِيْمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: جِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: حَجٌّ مَبْرُورٌ

1520 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ أَخْبَرَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ أَمْ لَا تُجَاهِدُ؟ قَالَ: لَا، لَكِنَّ أَفْضَلَ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُورٌ

1521 - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَيَّارُ أَبُو الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ

1518- راجع الحديث: 294

1519- راجع الحديث: 26

1520- انظر الحديث: 1861، 2784، 2875، 2876، 2627، مسنن ابن ماجه: 2901

1521- انظر الحديث: 1819، 1820، صحيح مسلم: 3280

بیہودہ بات ہو اور نہ کوئی گناہ۔ وہ ایسے واپس لوٹے گا جیسے اُس کی ماں نے ابھی جنا ہو۔

فرض حج اور عمرہ کے اوقات

مالک بن اسماعیل، زبیر، زید بن جحیر سے مروی ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی قیام گاہ پر حاضر ہوئے جہاں کہ خیمہ اور قناتیں نصب تھیں۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ عمرہ کا احرام کہاں سے باندھنا جائز ہے؟ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل نجد کے لیے قرن سے، اہل مدینہ کے لیے ذوالخلیفہ سے اور اہل شام کے لیے حُجَفَہ سے مقرر فرمایا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: اور توشہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ

پرہیز گاری ہے

عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اہل یمن حج کرتے تو زاویرہ ساتھ نہیں لیتے تھے اور کہتے کہ ہم توکل کرنے والے ہیں۔ جب وہ مکہ مکرمہ آئے اور لوگوں سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: اور توشہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیز گاری ہے (پارہ ۲، البقرہ: ۱۹۷) روایت کیا اسے ابن عیینہ، عمرو بن عکرمہ سے مرسل۔

اہل مکہ کے لیے حج اور عمرہ کا احرام باندھنے کی جگہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ

5- بَابُ فَرَضِ مَوَاقِيتِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

1522- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

زُهَيْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ، أَنَّهُ أَتَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي مَنْزِلِهِ، وَلَهُ فُسْطَاطٌ وَسَرَادِقٌ، فَسَأَلْتُهُ مِنْ أَيْنَ يَجُوزُ أَنْ أَعْتِمِرَ؟ قَالَ: فَرَضَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا، وَلِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْخَلِيفَةِ، وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْحُجَفَةَ

6- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَتَزَوَّدُوا

فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى)

(البقرة: 197)

1523- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَشِيرٍ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ،

عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَحْجُونَ وَلَا يَتَزَوَّدُونَ، وَيَقُولُونَ: نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُونَ، فَإِذَا قَدِمُوا مَكَّةَ سَأَلُوا النَّاسَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى) (البقرة: 197) رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُمَرَ، عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا

7- بَابُ مُهَلِّ أَهْلِ

مَكَّةَ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

1524- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَتْ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلَا أَهْلَ الشَّامِ الْجُحْفَةَ، وَلَا أَهْلَ تَجْدِ قَرْنِ الْمَنَازِلِ، وَلَا أَهْلَ الْيَمَنِ يَلْتَمَسُ، هُنَّ لَهُنَّ، وَلَمَنْ أَكَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ يَمْنَنَ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، وَمَنْ كَانَ كُنْ ذَلِكَ، فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتَّى أَهْلَ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ

8- بَابُ مِيقَاتِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، وَلَا يَهْلُوا قَبْلَ ذِي الْحُلَيْفَةِ

1525- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ ثَابِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَهْلُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَيَهْلُ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَأَهْلُ تَجْدِ مِنْ قَرْنِ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَيَهْلُ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلْتَمَسُ

9- بَابُ مُهْلِ أَهْلِ الشَّامِ

1526- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: وَقَفَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلَا أَهْلَ الشَّامِ الْجُحْفَةَ، وَلَا أَهْلَ تَجْدِ قَرْنِ الْمَنَازِلِ، وَلَا أَهْلَ الْيَمَنِ

ابن طاؤس نے اپنے والد ماجد سے مروی کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جحفہ، اہل نجد کے قرن المنازل اہل یمن کے لیے یلمم مقرر فرمایا کہ یہ ان کے میقات ہیں اور ان کے بھی جو دوسری جگہ سے حج اور عمرہ کا قصد کر کے آئیں اور جو وہیں کا رہنے والا ہے تو وہ جہاں سے چلا ہے حتیٰ کہ مکہ مکرمہ سے ہی احرام باندھے۔

اہل مدینہ کا میقات اور وہ ذوالحلیفہ پہنچنے سے پہلے احرام نہ باندھیں

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ثابغ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں، اہل شام جحفہ سے، اہل نجد قرنج سے حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور اہل یمن یلمم سے احرام باندھیں۔

اہل شام کے احرام باندھنے کی جگہ

طاؤس سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ اہل شام کے لیے جحفہ، اہل نجد کے لیے قرن المنازل اور اہل یمن کے لیے یلمم میقات مقرر فرمایا۔ یہ ان کے لیے ہیں اور جو دوسری جگہوں سے حج

1524- انظر الحديث: 1526, 1529, 1530, 1845، صحيح مسلم: 9796، سنن نسائي: 2653

1525- راجع الحديث: 133، صحيح مسلم: 2797، سنن ابو داود: 1737، سنن نسائي: 2650، سنن ابن ماجه: 2914

1526- صحيح مسلم: 2795، سنن ابو داود: 1738، سنن نسائي: 2657

اور عمرہ کے قصد سے آتے ہیں جو وہاں کے رہنے والے نہیں اور جو وہیں کے رہنے والے ہیں اور حج اور عمرہ کا قصد کریں تو اپنے گھر سے احرام باندھ لیں اور اسی طرح اہل مکہ بھی مکہ مکرمہ سے ہی احرام باندھیں۔

اہل نجد کے احرام باندھنے کی جگہ

علی، سفیان، زہری، سالم سے مروی ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے میقات مقرر فرمائے۔

احمد، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم، عبد اللہ سے مروی ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اہل مدینہ کا میقات ذوالحلیفہ ہے اور اہل شام کا میقات مہیعة ہے یعنی جحفہ اور اہل نجد کا قرن۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا: لوگوں کا خیال ہے جب کہ میں نے نہیں سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اور اہل یمن کا میقات یلم ہے۔

مواقیت کے علاوہ دوسرے ممالک کے لوگ

کہاں سے احرام باندھیں

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ میقات مقرر فرمایا اور اہل شام کے لیے جحفہ اور اہل یمن کے لیے یلم اور اہل نجد کے لیے قرن۔ یہ ان کے لیے ہیں اور اُن کے لیے جو حج اور عمرہ کا قصد

يَلْتَمِعَ، فَهِنَّ لَهُنَّ، وَلَمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ، فَهِنَّ مِنْ أَهْلِهِ، وَكَذَلِكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يَهْلُونَ مِنْهَا

10- بَابُ مُهَلِّ أَهْلِ نَجْدٍ

1527- حَدَّثَنَا عَلِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَفِظْنَاهُ

مِنَ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَقَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

1528- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا ابْنُ

وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مُهَلُّ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ذُو الْحَلِيفَةِ، وَمُهَلُّ أَهْلِ الشَّامِ مَهْيَعَةٌ، وَهِيَ الْجَحْفَةُ، وَأَهْلُ نَجْدٍ قَرْنٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: زَعَمُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَمْ أَسْمَعْهُ: وَمُهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ يَلْتَمِعُ

11- بَابُ مُهَلِّ مَنْ

كَانَ دُونَ الْمَوَاقِيتِ

1529- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ

عَمْرِو، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحَلِيفَةِ، وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجَحْفَةَ، وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلْتَمِعَ، وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا، فَهِنَّ لَهُنَّ

1527- صحيح مسلم: 2798، سنن لسانى: 2654

1528- راجع الحديث: 133، صحيح مسلم: 2799

1529- انظر الحديث: 1524، راجع الحديث: 1526

کر کے یہاں سے گزریں اور جو ان میقاتوں کے اندر رہنے والے ہیں وہ اپنے گھر سے حتیٰ کہ اہل مکہ اپنے مکہ مکرمہ سے ہی احرام باندھیں۔

اہل یمن کے احرام باندھنے کی جگہ

عبداللہ بن طاؤس کے والد ماجد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اہل مدینہ کے ذوالحلیفہ میقات مقرر فرمایا اور اہل شام کے لیے جحفہ اور اہل نجد کے لیے قرن المنازل اور اہل یمن کے لیے یلم۔ یہ ان کے لیے ہیں اور ان دوسرے مقامات کے رہنے والوں کے لیے جو حج اور عمرہ کے قصد سے یہاں سے گزریں گے اور جو ان میں رہنے والے ہیں وہ اپنے گھروں سے حتیٰ کہ مکہ والے مکہ مکرمہ سے۔

اہل عراق کا میقات

ذاتِ عرق ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب یہ دونوں شہر فتح ہو گئے تو لوگوں نے حضرت عمر کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: اے امیر المومنین! رسول اللہ ﷺ نے اہل نجد کے قرن کو میقات مقرر فرمایا جو ہمارے راستے سے بہت دور ہے اگر ہم قرن جانے کا ارادہ کریں تو ہمارے لیے مشکل ہے فرمایا کہ اپنے راستے کی جگہ دیکھو۔ پس ذاتِ عرق ان کا میقات مقرر ہوا۔

ذوالحلیفہ میں نماز پڑھنا

وَلَمَنَ آتَىٰ عَلَمُهُنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مَعَنَ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ، فَمِنْ أَهْلِهِ حَتَّىٰ إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ يَهْلُونَ مِنْهَا

12- بَابُ مُهَلِّ أَهْلِ الْيَمَنِ

1530- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ،

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتْ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحَلِيفَةِ، وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجَحْفَةَ، وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ، وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلْمَ، مَنْ لَأَهْلِهِنَّ، وَلِكُلِّ آتَىٰ عَلَمُهُنَّ مِنْ غَيْرِهِمْ مَعَنَ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ، فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ، حَتَّىٰ أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ

13- بَابُ: ذَاتُ

عَرَقٍ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ

1531- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا فُتِحَ هَذَانِ الْبَصْرَانِ آتَوْا عُمَرَ، فَقَالُوا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَنَّ أَهْلَ نَجْدٍ قَرْنَا، وَهُوَ جَوْرٌ عَنْ طَرِيقِنَا، وَإِنَّا إِنْ أَرَدْنَا قَرْنَا شَقَىٰ عَلَيْنَا، قَالَ: فَانْظُرُوا حُدُودَهَا مِنْ طَرِيقِكُمْ، فَحَدَّ لَهُمْ ذَاتَ عَرَقٍ

14- بَابُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذوالحلیفہ کے مقام پر پتھریلی زمین میں اپنی اونٹنی بٹھائی اور نماز پڑھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر بھی یونہی کیا کرتے تھے۔

نبی کریم ﷺ کا شجرہ کے راستے سے ٹکنا

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ شجرہ کے راستے سے نکلتے اور معرس کے راستے سے داخل ہوا کرتے اور رسول اللہ ﷺ جب مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے تو مسجد شجرہ میں نماز پڑھتے اور جب واپس لوٹتے تو ذوالحلیفہ میں، وادی کے درمیان اور صبح تک وہیں رات گزارتے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ عقیق مبارک وادی ہے

حمیدی، ولید اور بشر بن بکر تیسری، اوزاعی، یحییٰ، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے وادی عقیق کے بارے میں نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رات میرے پاس میرے رب کی جانب سے ایک آنے والا آیا اور کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھیے اور فرمائیے کہ عمرہ حج میں داخل ہو گیا۔

1532 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ، أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ، عَنْ كَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَاخَ بِالْبَطْحَاءِ بِوَدَى الْحَلِيفَةِ، فَصَلَّى بِهَا وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ

15 - بَابُ خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى طَرِيقِ الشَّجَرَةِ

1533 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا

أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ كَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ، وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمُعْزِسِ، وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ، وَإِذَا رَجَعَ صَلَّى بِوَدَى الْحَلِيفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي، وَبَاتَ حَتَّى يُصْبِحَ

16 - بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَقِيقُ وَادٍ مُبَارَكٌ

1534 - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ،

وَبَشَرُ بْنُ بَكْرِ الْقَيْسِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنِي عِكْرَمَةُ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: إِنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوَادِي الْعَقِيقِ يَقُولُ: " أَكَلَتِ اللَّيْلَةُ آتٍ مِنْ رَبِّي، فَقَالَ: صَلَّى فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ

وَقُلْ: عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ

1535 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَّهُ "رُحَى وَهُوَ فِي مَعْرَسٍ بِذِي الْحَلِيفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي، قِيلَ لَهُ: إِنَّكَ بِمُطَلَعَاءَ مُبَارَكَةٍ" وَقَدْ أَكَاخَ بَنَا سَالِمٍ يَتَوَلَّى بِالْمُتَاخِ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُدْبِخُ يَتَعَرَّى مُعَرَّسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ أَشْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِبَطْنِ الْوَادِي بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ وَسَطُ مِنْ ذَلِكَ

سالم بن عبد اللہ نے اپنے والد ماجد سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ معرس ذوالحلیفہ یعنی وادی کے وسط میں تھے تو آپ سے کہا گیا کہ آپ مبارک وادی میں ہیں اور سالم نے ہمارے ساتھ تلاش کر کے اُسی جگہ اونٹ بٹھایا جہاں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قصداً بٹھایا کرتے کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ کے اُترنے کی جگہ تھی اور یہ اُس مسجد سے نیچے ہے جو وادی کے درمیان میں ہے، یہ اُن کے اور راستے کے بیچ میں ہے۔

17- بَابُ غَسْلِ الْخَلْقِ

ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنَ الْغِيَابِ

1536 - قَالَ أَبُو عَاصِمٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَطَاءُ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْقَلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ يَعْقَلَ قَالَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَرِنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُوحَى إِلَيْهِ، قَالَ: "فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ، وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِيهِ، جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ، وَهُوَ مُتَضَيِّعٌ بِطَيْبٍ، فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً، فَجَاءَهُ الْوَحْيُ، فَأَشَارَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى يَعْقَلٍ، فَجَاءَ يَعْقَلُ وَعَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ قَدْ أَظْلَمَ بِهِ، فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کپڑے میں خوشبو لگی ہو تو

تین مرتبہ دھونا

صفوان بن یعلیٰ سے مروی ہے کہ حضرت یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ جب نبی کریم ﷺ پر وحی نازل ہو رہی ہو تو مجھے دکھانا۔ چنانچہ جب نبی کریم ﷺ جعرانہ کے مقام پر تھے اور آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب تھے تو ایک نے آکر عرض کی: یا رسول اللہ! اُس آدمی کے بارے میں کیا ارشاد ہے جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہو اور وہ خوشبو میں بسا ہوا ہو! نبی کریم ﷺ نے کچھ دیر سکوت فرمایا، پھر وحی آگئی تو حضرت عمر نے حضرت یعلیٰ کو اشارہ کیا۔ حضرت یعلیٰ آئے اور رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ تھا اور خراٹے لے رہے تھے۔ پھر یہ حالت جاتی

1535۔ راجع الحديث: 483، صحيح مسلم: 3272، 3273، سنن نسائي: 2659

1536۔ انظر الحديث: 1789، 1847، 4329، 4985، صحيح مسلم: 2790، 2794، سنن

ابوداؤد: 1819، 1822، سنن ترمذی: 836، سنن نسائي: 2667، 2708، 2709

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

رہی تو فرمایا: عمرہ کے بارے میں پوچھنے والا کہاں ہے؟
ایک شخص کو لایا گیا تو فرمایا: خوشبو کو تین مرتبہ دھو ڈالو اور
بجہ اپنے جسم سے اتار دو اور عمرہ میں وہی کرو جو حج میں
کرتے ہو۔ میں نے عطاء سے کہا آپ کا مقصد صفائی
ہے جو تین مرتبہ دھونے کے لیے فرمایا؟ انہوں نے فرمایا:
ہاں۔

احرام کے وقت خوشبو لگانا اور احرام
باندھتے وقت کیسے کپڑے پہنے
نیز کنگھی کرنا اور تیل لگانا

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ احرام والا خوشبودار
پھول سونگھ سکتا ہے، آئینہ دیکھ سکتا ہے، زیتون کا تیل اور
کھی وغیرہ کھانے والی چیزوں کو دوائی کے طور پر استعمال
کر سکتا ہے۔ عطاء نے کہا کہ وہ انگوٹھی پہن لے اور ہمیانی
باندھ لے۔ حضرت ابن عمر نے حالت احرام میں طواف
کیا اور ان کا پیٹ کپڑے سے بندھا ہوا تھا اور حضرت
عائشہ صدیقہ پا جامہ پہننے میں مضائقہ نہ سمجھتیں۔

سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر
زیتون کا تیل لگایا کرتے۔ میں نے ابراہیم سے اس کا
ذکر کیا تو فرمایا کہ ان کے قول کا کیا کرو گے۔

جب کہ اسود سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: گویا میں اب بھی رسول
اللہ ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اور
آپ حالت احرام میں تھے۔

وَسَلَّمَ مُحْتَضِرُ الْوَجْهِ، وَهُوَ يَغْطِ، ثُمَّ سُورِي عَنْهُ،
فَقَالَ: أَيْنَ الَّذِي سَأَلَ عَنِ الْعُمَرَةِ؟ فَأُتِيَ بِرَجُلٍ،
فَقَالَ: اغْسِلِ الطِّيبَ الَّذِي بِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ،
وَالرِّغْ عَنْكَ الْجُبَّةَ، وَاصْنَعْ فِي عُمَرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ
فِي حَجَّتِكَ قُلْتُ لِعِظَامٍ: أَرَادَ الْإِنْقَاءَ حِينَ أَمَرَهُ أَنْ
يَغْسِلَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ: نَعَمْ

18- بَابُ الطِّيبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ،

وَمَا يَلْبَسُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ،

وَيَتَرَجَّلُ وَيُدْهِنُ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: يَشْمُ
الْمُحْرِمُ الرَّيْحَانَ، وَيَنْظُرُ فِي الْمِرْآةِ، وَيَتَدَاوَى بِمَا
يَأْكُلُ الزَّيْتِ، وَالسَّنَنِ وَقَالَ عَطَاءٌ: يَتَعَثَّمُ
وَيَلْبَسُ الْهَيْمَانَ وَطَافَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا، وَهُوَ مُحْرِمٌ وَقَدْ حَزَمَ عَلَى بَطْنِهِ بِثَوْبٍ
وَلَمْ تَرَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِالتُّبَانِ بَأْسًا لِلَّذِينَ
يَرَحُلُونَ هُوَ دَجَّهَا

1537 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ:
كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يُدْهِنُ بِالزَّيْتِ،
فَدَاكَرَتْهُ لِابْرَاهِيمَ، قَالَ: مَا تَصْنَعُ بِقَوْلِهِ:

1538 - حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهَا، قَالَتْ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَهْيِ الطِّيبِ فِي
مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
مُحْرِمٌ

عبدالرحمن بن قاسم کے والد ماجد سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو آپ کے احرام کے لیے میں خوشبو لگا یا کرتی تھی جب کہ آپ احرام باندھتے تھے اور کھولتے وقت بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے۔

جو بالوں کو جما کر احرام باندھے

اصغ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم سے مروی ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: میں نے سنا کہ رسول اللہ تبلیہ کر کے (بالوں کو جما کر) تبلیہ کہہ رہے تھے۔

مسجد ذوالحلیفہ کے
قریب تبلیہ کہنا

علی بن عبد اللہ، سفیان، موسیٰ بن عقبہ، سالم بن عبد اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے۔ عبد اللہ بن مسلمہ، امام مالک موسیٰ بن عقبہ، سالم بن عبد اللہ نے اپنے والد ماجد کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے لبیک کہنا مسجد کے پاس سے یعنی ذوالحلیفہ کی مسجد کے قریب سے شروع کیا۔

احرام والا کیا
کپڑے پہنے؟

1539 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، رَوَى الْبَيْهَقِيُّ عَنْهُ وَسَلَّمَ قَالَتْ: كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاحْتِرَامِهِ حِينَ يُحَرِّمُ، وَبِحِلَّةٍ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ

19۔ بَابُ مَنْ أَهَلَ مُلَبِّدًا

1540 - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ

يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْلُ مُلَبِّدًا

20۔ بَابُ الْإِهْلَالِ عِنْدَ

مَسْجِدِ ذِي الْحَلِيفَةِ

1541 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ: مَا أَهَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ ذِي الْحَلِيفَةِ

21۔ بَابُ مَا لَا يَلْبَسُ

الْمُحَرِّمُ مِنَ الثِّيَابِ

1539۔ انظر الحديث: 1754، 5922، 5928، 5930، صحيح مسلم: 2818، سنن ابوداؤد: 1745، سنن

نسائي: 2684

1540۔ صحيح مسلم: 2806، سنن ابوداؤد: 1747، سنن نسائي: 2746، 2682، سنن ابن ماجه: 3047

1541۔ صحيح مسلم: 2804، 2808، سنن ابوداؤد: 1771، سنن ترمذی: 818، سنن نسائي: 2756

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! احرام والا کیسے کپڑے پہنے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ قمیض عمامہ، شلوار، ٹوپی اور موزے نہ پہنے۔ ہاں اگر کسی کو جوتے میسر نہ ہوں تو وہ موزے پہن سکتا ہے لیکن انہیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کر لے اور وہ کپڑے نہ پہن جو جن میں زعفران یا درس لگی ہوئی ہو۔

حج میں سوار ہونا اور
کسی کو پیچھے بٹھانا

عبداللہ بن محمد، وہب بن جریر، ابن کے والد ماجد، یونس الی، زہری عبید اللہ بن عبداللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سواری پر نبی کریم ﷺ کے پیچھے عرفات سے مزدلفہ تک حضرت اُسامہ بیٹھے۔ پھر مزدلفہ سے منیٰ تک حضرت فضل بیٹھے۔ ان دونوں حضرات نے فرمایا کہ نبی کریم برابر تلبیہ (لبیک) کہتے رہے حتیٰ کہ حجرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں۔

احرام والا چادر اور ازار وغیرہ
کیسے کپڑے پہن سکتا ہے؟

حضرت عائشہ نے حالت احرام میں رنگا ہوا کپڑا

1542 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الْقِيَابِ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَلْبَسُ الْقُبْصَ، وَلَا الْعَنَائِمَ، وَلَا الشَّرَاطِيلَ، وَلَا الْبَزَانِسَ، وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ، فَلْيَلْبَسْ خُفَيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الْقِيَابِ شَيْئًا مِثْلَ الزُّعْفَرَانِ أَوْ وَرْسٍ

22- بَابُ الرُّكُوبِ

وَالْإِزْتِدَافِ فِي الْحَجِّ

1543 و 1544 - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ يُونُسَ الْأَيْلِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ أَسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ رَدَفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ، ثُمَّ أَرَدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مَكِّي، قَالَ: فَيَكْلَاهُمَا قَالَ: لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى بِحَجْرَةٍ الْعَقَبَةَ

23- بَابُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ

الْقِيَابِ وَالْأُزْدِيَّةِ وَالْأُزْرِ

وَلَيْسَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا " الْقِيَابِ

1542- راجع الحديث: 134، صحيح مسلم: 2783، سنن ابوداؤد: 1824، سنن نسائي: 2668، 2673، سنن ابن

ماجه: 2932، 2929

1543، 154- النظر الحديث: 1687، 1685، 1670، 1686

الْمُعْصِفَرَةَ وَهِيَ مُحَرَّمَةٌ. وَقَالَتْ: لَا تَلْبَسُوا وَلَا تَتَعَرَّقُوا، وَلَا تَلْبَسُوا ثَوْبًا يَوْرِسُ وَلَا زَعْفَرَانٍ " وَقَالَ جَابِرٌ: لَا أَرَى الْمُعْصِفَرَ طَيِّبًا وَلَكِنْ تَرَى عَائِشَةَ تَأْسًا بِالْحَلِجِ، وَالْقُوبَ الْأَسْوَدَ، وَالْمُؤَرَّدَ، وَالْحَلَبَ لِلْمَرْأَةِ " وَقَالَ ابْرَاهِيمُ: لَا تَأْسُ أَنْ يُبَدِّلَ يُبَايَهُ

1545 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدِّمِيُّ، حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ بَعْدَ مَا تَرَجَّلَ وَاتَّخَذَ وَلَيْسَ إِزَارَةٌ وَرِذَاءَةٌ هُوَ وَأَصْحَابُهُ، فَلَمْ يَنْتَهِ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَرْدِيَةِ وَالْأَزْرِ ثَلْبَسَ إِلَّا الْمَرْعُفَةَ الَّتِي تَرْدَعُ عَلَى الْجِلْدِ، فَأَصْبَحَ بِذِي الْحَلِيفَةِ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الْبَيْتَاءِ، أَهْلٌ هُوَ وَأَصْحَابُهُ وَقَلْدٌ بَدَنَتُهُ، وَذَلِكَ لِحَنْسِ بَقِيَّةٍ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ فَقَدِمَ مَكَّةَ لَا زَبِجَ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ، وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ أَجْلِ بُدْنِهِ لِأَنَّهُ قَلَدَهَا، ثُمَّ كَرَلَ بِأَعْلَى مَكَّةَ عِنْدَ الْحُجَّوْنَ وَهُوَ مُهْلٌ بِالْحَجِّ، وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ، وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ يَقْطِعُوا مِنْ رُءُوسِهِمْ، ثُمَّ يَحْلُوا وَذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ بَدَنَةٌ قَلَدَهَا وَمَنْ كَانَتْ مَعَهُ أَمْرَأَتُهُ فَهِيَ لَهُ حَلَالٌ وَالطَّيِّبُ وَالْيَقِيَابُ

پہنا اور فرمایا کہ عورتیں نقاب نہ ڈالیں اور برقعہ نہ پہنیں اور نہ ایسا کپڑا پہنیں جو درس یا زعفران سے رنگا ہوا ہو۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ میں رنگے ہوئے کپڑے کی خوشبو نہیں سمجھتا حضرت عائشہ نے زیور، سیاہ یا گلابی کپڑے اور موزوں میں عورت کے لیے حرج نہیں سمجھا۔ ابراہیم نے فرمایا کہ کپڑے بدلنے میں کوئی حرج نہیں۔

گریب سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب مدینہ منورہ سے نکلتے ہوئے، آپ نے چادر اور نیز ازار اور چادر پہن کر روانہ ہوئے۔ آپ نے چادر اور ازار پہننے سے منع نہیں فرمایا مگر جو کپڑا اس طرح زعفران سے رنگا ہوا ہو کہ زعفران جسم پر چھڑے۔ صبح کے وقت ذوالحلیفہ میں جب اپنی سواری پر سوار ہوئے اور وہ بیداء کی طرف سیدھی ہو گئی تو آپ نے اور آپ کے اصحاب نے تلبیہ کہا اور اپنے جانوروں کے گلے میں قلاوہ ڈالا اور یہ جب کی بات ہے جب ذی قعدہ میں پانچ دن باقی تھے۔ ذوالحجہ کی چوتھی تاریخ کو مکہ مکرمہ میں پہنچے۔ پس بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور قربانی کے جانور کو قلاوہ پہنایا تھا اس لیے احرام نہیں کھولا۔ پھر مکہ مکرمہ میں حجون کے پاس اترے اور آپ حج کا احرام باندھے ہوئے تھے اور طواف کے بعد آپ کعبہ کے قریب نہیں گئے حتیٰ کہ عرفات سے واپس ہوئے اور اپنے اصحاب کو حکم فرمایا کہ بیت اللہ اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کریں پھر اپنے سر کے بال کٹوائیں اور احرام کھول دیں۔ یہ اُس کے لیے تھا۔ جس نے قربانی کے جانور کو قلاوہ نہیں پہنایا تھا، لہذا جس کے ساتھ اُس کی

بہوی ہو تو وہ اُس کے لیے حلال ہے نیز خوشبو اور کپڑے بھی۔

صبح تک ذوالحلیفہ میں رات گزارے

اسے حضرت ابن عمر نے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

عبداللہ بن محمد، ہشام بن یوسف، ابن جریج، ابن المنکدر سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں چار اور ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر آپ نے ذوالحلیفہ میں رات بسر فرمائی اور صبح کے وقت جب اپنی سواری پر سوار ہوئے اور وہ سیدھی ہو گئی تو تلبیہ کہا۔

ابوقلابہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ فرمایا کہ آپ نے میرے خیال میں صبح تک وہیں رات گزاری۔

لبیک کہتے وقت آواز بلند کرنا

ابوقلابہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں

24- بَابُ مَنْ بَاتَ بِبَيْتِ الْحَلِيفَةِ حَتَّى أَصْبَحَ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1546 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُسُفَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا، وَبِئِذِي الْحَلِيفَةِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ بَاتَ حَتَّى أَصْبَحَ بِبَيْتِ الْحَلِيفَةِ، فَلَمَّا رَكِبَ رَاحِلَتَهُ وَاسْتَوَتْ بِهِ أَهْلٌ

1547 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: " أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا، وَصَلَّى الْعَصْرَ بِبَيْتِ الْحَلِيفَةِ رَكْعَتَيْنِ - قَالَ: وَأَحْسِبُهُ - بَاتَ بِهَا حَتَّى أَصْبَحَ "

25- بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْإِهْلَالِ

1548 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا عَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1546- راجع الحديث: 1089

1547- راجع الحديث: 1089، صحيح مسلم: 1579، سنن ابوداؤد: 2793، 1796، سنن نسائي: 476

1548- راجع الحديث: 1079، 1547

پڑھیں۔ میں نے دونوں میں لوگوں کو خوب بلند آواز سے لبیک کہتے ہوئے سنا۔

لبیک کہنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا تلبیہ یہ تھا: میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں بے شک تعریف، نعمت اور بادشاہی تیرے لیے ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ نبی کریم ﷺ تلبیہ کس طرح کہا کرتے تھے۔ میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر ہوں۔ بے شک تعریف اور نعمت تیرے لیے ہے۔ متابعت کی اس کی ابو معاویہ نے اعمش سے شعبہ، سلیمان، خثیمہ، ابو عطیہ نے اسے حضرت عائشہ سے سنا۔

احرام باندھنے اور سوار ہونے سے پہلے تحمید، تسبیح اور تکبیر کہنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ہم آپ کے ساتھ تھے اور عصر کی ذوالحلیفہ میں

وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ الظُّهَرَ أَرْبَعًا، وَالْعَصْرَ بِدَلَى الْحَلِيفَةِ رَكْعَتَيْنِ، وَسَمِعْتُهُمْ يَصْرُخُونَ بِهَا بِجَمِيعَةٍ

26- بَابُ التَّلْبِيَةِ

1549 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: " أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ "

1550 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَيْفَ " كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ " تَابِعَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، وَقَالَ شُعْبَةُ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ، سَمِعْتُ خَيْفَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةٍ، سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

27- بَابُ التَّحْمِيدِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ، قَبْلَ الْإِهْلَالِ، عِنْدَ الرُّكُوبِ عَلَى الدَّابَّةِ

1551 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وَهْبٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

دور کعتیں پڑھیں۔ پھر صبح تک وہاں رات گزاری۔ جب سوار ہو گئے اور وہ بیدار پر سیدھی ہو گئی تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، سُبْحَانَ اللہ اور اللہ اَکْبَرُ کہا پھر حج اور عمرہ کا تلبیہ کہا اور لوگوں نے بھی۔ جب مکہ پہنچ گئے تو آپ نے لوگوں کو احرام کھولنے کا حکم فرمایا اور لوگوں نے آٹھویں ذوالحجہ کا احرام باندھ لیا۔ نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہوئے اونٹ اپنے دست مبارک سے نحر فرمائے اور رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں سیٹگوں والے دو مینڈھے ذبح فرمائے۔ امام ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ بعض نے اسے ایوب ایک شخص نے حضرت انس سے مروی کی ہے۔

جو اُس وقت تلبیہ کہے جب

سواری سیدھی کھڑی ہو جائے

ابو عاصم، جرّح، صالح بن کیسان، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے اُس وقت تلبیہ کہا جب آپ کی سواری سیدھی کھڑی ہو گئی۔

قبلہ رخ ہو کر تلبیہ

پڑھنے کا باب

ابو عمر، عبد الوارث، ایوب، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر جب صبح کی نماز ذوالحلیفہ میں پڑھ لیتے تو سواری کا حکم فرماتے۔ سواری تیار کر دی جاتی تو اُس پر سوار ہو جاتے۔ جب سیدھی ہو جاتی تو قبلہ رخ کھڑے ہو کر تلبیہ شروع کر دیتے حتیٰ کہ حرم میں پہنچ جاتے۔ پھر رُک جاتے اور جب ذی طویٰ میں ہوتے تو وہیں رات گزارتے اور صبح کی نماز پڑھ کر غسل فرماتے۔ اُن کا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْنُ مَعَهُ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا. وَالْعَصْرَ بِذِي الْحَلِيفَةِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ بَاتَ بِهَا حَتَّى أَصْبَحَ، ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْتِ، حَمْدُ اللَّهِ وَسُبْحُ وَكَبْرُ، ثُمَّ أَهْلُ بَحْجٍ وَخُمْرَةَ وَأَهْلُ النَّاسِ بِهَا، فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَ النَّاسَ لِحُلَا حَتَّى كَانَ يَوْمَ الذُّوْءِ أَهْلُوا بِالْحَجِّ قَالَ: وَتَحَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ بَيْدِهِ قِيَامًا، وَذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ كَبَشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ " قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ بَعْضُهُمْ: هَذَا عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَنَسٍ

28- بَابُ مَنْ أَهْلَ حِينَ

اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ

1552 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَهْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً

29- بَابُ الْإِهْلَالِ

مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ

1553 - وَقَالَ أَبُو مَعْتَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، إِذَا صَلَّى بِالْغَدَاةِ بِذِي الْحَلِيفَةِ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَرُجِلَتْ، ثُمَّ رَكِبَ، فَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَائِمًا، ثُمَّ يَلْبَسُ حَتَّى يَبْلُغَ الْحَرَمَ، ثُمَّ يُمْسِكُ حَتَّى إِذَا جَاءَ ذَا طَوًى بَاتَ بِهِ حَتَّى يُصْبِحَ، فَإِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ اغْتَسَلَ، وَزَعَمَ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذَلِكَ،
تَابِعَهُ إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ فِي الْغَسَلِ

گمان تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا ہے۔
متابعت کی اس کی اسماعیل نے ایوب سے غسل کے متعلق
میں۔

1554 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ،
حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا، إِذَا أَرَادَ الْخُرُوجَ إِلَى مَكَّةَ أَتَاهُنِ بِدُهْنٍ
لَيْسَ لَهُ رَائِحَةٌ طَيِّبَةٌ، ثُمَّ يَأْتِي مَسْجِدَ ذِي الْحَلِيفَةِ
فَيُصَلِّي، ثُمَّ يَزْكِيهِ، وَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَامَتُهُ
أَحْرَمَ، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَفْعَلُ

سليمان بن داؤد ابو الربيع، فليح، نافع سے مروی ہے
کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مکہ مکرمہ کی
طرف نکلنے کا قصد کرتے تو تیل لگاتے جس میں خوشبو نہ
ہوتی، پھر مسجد ذوالحلیفہ میں آتے اور نماز پڑھتے پھر سوار
ہوتے اور جب سواری سیدھی ہو جاتی تو کھڑے ہو کر
احرام باندھتے پھر فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو
یونہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

30- بَابُ التَّلْبِيَةِ إِذَا امْتَحَدَ فِي الْوَادِي

1555 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنِي
ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: كُنَّا
عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَذَكَرُوا
الدَّجَالَ أَنَّهُ قَالَ: مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ،
فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَمْ أَسْمَعْهُ وَلَكِنَّهُ قَالَ: أَمَّا
مُوسَى كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذَا امْتَحَدَ فِي الْوَادِي يُلَبِّي

وادی میں اترتے وقت تلبیہ کہنا
مجاہد سے مروی ہے کہ ہم حضرت ابن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھے تو لوگوں نے دجال کا ذکر کیا۔
انہوں نے فرمایا کہ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان
کافر لکھا ہوا ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں
نے نہیں سنا لیکن آپ نے فرمایا: گویا میں حضرت موسیٰ
علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں کہ جب وہ وادی میں اترتے
ہیں تو تلبیہ کہہ رہے ہیں۔

31- بَابُ: كَيْفَ يُهْلُ

الْحَائِضُ وَالنُّفَسَاءُ

أَهْلٌ: تَكَلَّمَ بِهِ، وَاسْتَهْلَلْنَا وَأَهْلَلْنَا الْهَلَالَ،
كُلُّهُ مِنَ الظُّهُورِ، وَاسْتَهْلَلُ الْمَطَرُ خَرَجَ مِنَ
السَّحَابِ، وَمَا أَهْلٌ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ (البائدة: 3) وَهُوَ
مِنْ اسْتَهْلَلَ الصَّبِي

حيض اور نفاس والی عورتیں
کس طرح احرام باندھیں
أَهْلٌ: گفتگو کرنا۔ اسْتَهْلَلْنَا، أَهْلَلْنَا اور الْهَلَالَ
سب سے مراد ظاہر ہونا ہے اسْتَهْلَلُ الْمَطَرُ سے مراد
ہے بادل سے نکلا اور أَهْلٌ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ اسْتَهْلَلَ
الصَّبِي سے ماخوذ ہے۔

1556- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا

مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ مَعَهُ هَذِي فَلْيَهْلُ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ، ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ، وَلَمْ أَطْفِئِ بِالنِّبْتِ، وَلَا بَيْنَ الصُّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَشَكُوتُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: انْقُضِي رَأْسَكَ وَامْتَشِطِي وَأَهْلِي بِالْحَجِّ، وَدَعِي الْعُمْرَةَ، فَفَعَلْتُ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاغْتَمَرْتُ، فَقَالَ: هَذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكَ، قَالَتْ: فَطَافَ الَّذِينَ كَانُوا أَهْلُوا بِالْعُمْرَةِ بِالنِّبْتِ، وَبَيْنَ الصُّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ حَلُّوا، ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى، وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا

32- بَابُ مَنْ أَهَلَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاهِلَالَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1557- حَدَّثَنَا الْبَيْهَقِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ

نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلے۔ ہم نے عمرہ کا احرام باندھا پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس قربانی کا جانور ہے وہ عمرہ کے ساتھ حج کا احرام بھی باندھے۔ پھر احرام نہ کھولے مگر جب دونوں سے فارغ نہ ہو جائے۔ جب میں مکہ مکرمہ پہنچی تو حیض آگیا اور میں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف نہیں کیا تھا۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کی شکایت کی تو فرمایا: اپنا سر کھول دو اور کنگھی کر لو نیز حج کا احرام باندھ لو اور عمرہ چھوڑ دو۔ میں نے یہی کیا جب ہم حج سے فارغ ہو گئے تو نبی کریم ﷺ نے مجھے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر کے ساتھ تنعیم کی طرف بھیجا تو میں نے عمرہ کیا۔ فرمایا کہ یہ تمہارے عمرہ کا مقام ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ انہوں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور پھر احرام کھول دیا اور پھر منی سے واپس لوٹنے کے بعد دوسرا طواف کیا اور جنہوں نے حج و عمرہ دونوں کو جمع کیا تھا انہوں نے ایک ہی طواف کیا۔

جس نے نبی کریم ﷺ کے

عہد مبارک میں نبی کریم ﷺ کی

طرح احرام باندھا

اسے حضرت ابن عمر نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی

1556- راجع الحدیث: 294، صحیح مسلم: 2902، سنن ابوداؤد: 1781، سنن نسائی: 2763، 242

1557- انظر الحدیث: 1568، 1570، 1651، 1785، 2506، 4352، 7230، 7367، سنن نسائی: 2743

کریم ﷺ نے حضرت علی کو حکم دیا کہ اپنے احرام پر قائم رہو۔ اور سراقہ کے قول کا ذکر کیا۔ محمد بن بکر نے ابن جریج سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے اُن سے فرمایا: اے علی! کس چیز کا احرام باندھا ہے۔ عرض کی کہ جس کا نبی کریم ﷺ نے باندھا ہے۔ فرمایا تو تم قربانی دو اور اسی طرح احرام میں رہو جیسے اب ہو۔

جُرَيْجٌ قَالَ: عَطَاهُ، قَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ يُقِيمَ عَلَى إِحْرَامِهِ وَذَكَرَ قَوْلَ سَرَّاقَةَ، وَرَأَى مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَمَا أَهْلَكْتَ يَا عَلِيُّ، قَالَ: يَمَا أَهْلَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَأَهْدِ وَأَمْكُفْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ

حسن بن علی الخلال الہمدی، عبد الصمد، سلیم بن حنّان، مروان الاصفر سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت علی یمن سے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: کس چیز کا احرام باندھا؟ عرض کی کہ جس کا نبی کریم ﷺ نے احرام باندھا ہے۔ فرمایا: اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول دیتا۔

1558 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ الْهَمْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ، قَالَ: سَمِعْتُ مَرْوَانَ الْأَصْفَرَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ، فَقَالَ: يَمَا أَهْلَكْتَ؟ قَالَ: يَمَا أَهْلَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَوْلَا أَنْ مَعِيَ الْهَدْيُ لَأَحْلَلْتُ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے میری قوم کے پاس یمن میں بھیجا۔ میں خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ بطحاء میں تھے۔ فرمایا: کس چیز کا احرام باندھا ہے؟ میں نے عرض کی کہ جس چیز کا نبی کریم ﷺ نے احرام باندھا ہے۔ فرمایا: کیا تمہارے پاس ہدی ہے؟ عرض کی: نہیں۔ آپ نے مجھے بیت اللہ کا طواف کرنے کا حکم فرمایا میں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا۔ پھر آپ نے حکم فرمایا تو میں نے احرام کھول دیا میں اپنی قوم کی ایک

1559 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمٍ بِالْيَمَنِ، فَجِئْتُ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ، فَقَالَ: يَمَا أَهْلَكْتَ؟ قُلْتُ: أَهْلَكْتُ كَأَهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: هَلْ مَعَكَ مِنْ هَدْيٍ؟ قُلْتُ: لَا، فَأَمَرَنِي، فَطَفَعْتُ بِالْبَيْتِ، وَبِالطَّافَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ أَمَرَنِي، فَأَحْلَلْتُ، فَأَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي، فَمَسَّطَنِي - أَوْ غَسَلَتْ

1558 - صحیح مسلم: 3016, 3017 سنن ترمذی: 956

1559 - النظر الحديث: 1565, 1724, 1795, 4346, 4397 صحیح مسلم: 2948, 2949, 2950, 2951

سنن لسانی: 2737, 2741

عورت کے پاس آیا تو اُس نے کنگھی کر دی اور میرا سر دھویا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ آیا تو فرمایا: اگر ہم اللہ کی کتاب کو لیں تو وہ ہمیں پورا کرنے کا حکم دیتی ہے ارشادِ ربانی ہے کہ حج اور عمرہ اللہ کے لئے پورا کرو اور اگر ہم نبی کریم ﷺ کی سنت کو لیں تو ہدیٰ نحر کرنے تک آپ ﷺ نے احرام نہیں کھولا۔

ارشادِ خداوندی ہے کہ حج کے معروف مہینے ہیں جو ان میں حج کرے تو حج میں بیہودہ بات، نافرمانی اور جھگڑا نہ کرے

تم سے چاند کے بارے میں پوچھتے ہیں، تم فرما دو کہ یہ لوگوں کے وقت معلوم کرنے اور حج کے لیے ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ حج کے مہینے شوال، ذی قعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ سنت یہ ہے کہ حج نہ کرے مگر حج کے مہینوں میں اور حضرت عثمان یہ ناپسند فرماتے کہ کوئی خراسان یا کرمان سے احرام باندھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کے مہینوں اور حج کے دن راتوں میں نکلے ہم مقام سرف پر اترے تو آپ اپنے اصحاب کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: تم میں سے جس کے پاس ہدیٰ نہیں ہے اور وہ اسے عمرہ بنانا چاہے تو ایسا کرے اور جس کے پاس قربانی کا جانور ہو وہ ایسا نہ کرے۔ آپ کے اصحاب میں سے کچھ نے کیا اور کچھ نے چھوڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے

رأسی۔ فَقَدِمَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: إِنْ تَأْخُذُ بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُكَ بِالْإِيمَانِ، قَالَ اللَّهُ: (وَأَتَمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ) (البقرة: 196) وَإِنْ تَأْخُذَ بِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى تَخْرُجَ الْهَدْيَ

33- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ، فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ) (البقرة: 197)

وَقَوْلِهِ (يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهْلِ، قُلْ: هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ) (البقرة: 189)

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: "أَشْهُرُ الْحَجِّ: شَوَّالٌ، وَذُو الْقَعْدَةِ، وَعَشْرُ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ" وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: "مِنَ السَّنَةِ:

أَنْ لَا يُحْرِمَ بِالْحَجِّ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ" وَكَرَّهَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنْ يُحْرِمَ مِنْ خُرَّاسَانَ أَوْ كَرْمَانَ

1560- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي

أَبُو بَكْرِ الْحَتَّابِيُّ، حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ مُحَمَّدٍ، سَمِعْتُ

الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا،

قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَلَيْلَى الْحَجِّ، وَحُزِمَ الْحَجُّ

فَلَوْلْنَا بِسَرَفٍ، قَالَتْ: فَخَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ، فَقَالَ:

مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ مَعَهُ هَدْيٌ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ يَهْجُلَهَا

عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَا قَالَتْ:

اصحاب میں سے کچھ لوگ طاقت رکھتے تھے اور ان کے پاس قربانی کے جانور تھے لہذا وہ عمرہ نہیں کر سکتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی۔ فرمایا: اری بھولی! کیوں روتی ہو؟ عرض کی کہ آپ نے اپنے اصحاب سے جو فرمایا وہ میں نے سنا لیکن میں عمرہ نہیں کر سکتی۔ فرمایا کہ کیا بات ہو؟ عرض کی کہ میں نماز نہیں پڑھتی فرمایا کہ تمہارا کوئی نقصان نہیں۔ تم بھی حضرت آدم کی بیٹیوں میں سے ایک ہو۔ تمہارے لیے بھی اللہ نے وہی لکھا ہے جو ان کے لیے لکھا، لہذا تم حج کرو۔ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دونوں چیزیں عطا کر دے۔ ہم اپنے حج کے سلسلے میں منی پہنچے تو میں پاک ہو گئی۔ پھر میں منی سے نکلی تو میں نے بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر میں آپ کے ساتھ آخری کوچ میں نکلی اور آپ محصب میں قیام فرما ہوئے اور آپ کے ساتھ ہم بھی اترے تو آپ نے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر کو بلا کر فرمایا: اپنی بہن کو حرم سے لے جاؤ تاکہ وہ عمرہ کا احرام باندھ لے۔ پھر فارغ ہو کر دونوں یہاں آؤ میں تمہارے آنے کا انتظار کروں گا۔ پس ہم نکلے اور جب میں اور وہ طواف سے فارغ ہوئے تو میں صبح کے وقت حاضر خدمت ہو گئی۔ فرمایا: کیا تم فارغ ہو گئے؟ عرض کی ہاں۔ آپ نے اپنے اصحاب کو کوچ کا حکم فرمایا۔ پس لوگ مدینہ منورہ کی جانب رخ کر کے چل پڑے۔ امام ابو عبد اللہ نے فرمایا یٰضیڈُ یہ ضَارٌ یضیڈُ ضیڈُ اسے۔

حج میں تمتع، قرآن اور افراد

اور جس کے پاس قربانی کا

جانور نہ ہو اُس کا حج فسخ کرنا

فَالَاخِذُ بِهَا. وَالتَّارِكُ لَهَا مِنْ أَصْحَابِهِ قَالَتْ: فَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَكَانُوا أَهْلَ قُوَّةٍ وَكَانَ مَعَهُمُ الْهَدْيُ، فَلَمْ يَقْبِذُوا عَلَى الْعُمْرَةِ قَالَتْ: فَدَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنِي، فَقَالَ: مَا يَبْكِيكَ يَا هِنْتَاهُ؟ قُلْتُ: سَمِعْتُ قَوْلَكَ لَا أَصْحَابَكَ فَمَنَعْتُ الْعُمْرَةَ قَالَ: وَمَا شَأْنُكَ؟ قُلْتُ: لَا أَصَلِّي، قَالَ: فَلَا يَضِيدُكِ إِثْمًا أَنْتِ أَمْرَأَةٌ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ، كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْكَ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَ، فَكُونِي فِي حُجَّتِكَ، فَعَسَى لِلَّهِ أَنْ يَزُودَكِهَا قَالَتْ: فَخَرَجْنَا فِي حُجَّتِهِ حَتَّى قَدِمْنَا مَنًى، فَطَهَرْتُ، ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ مَنًى، فَأَقْضَيْتُ بِالْبَيْتِ قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ فِي النَّفْرِ الْآخِرِ، حَتَّى نَزَلَ الْمُحْصَبُ، وَنَزَلْنَا مَعَهُ، فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: اخْرُجْ بِأُخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ، فَلْتَهْلِ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ افْرُغَا، ثُمَّ اثْبِتَا هَاهُنَا، فَإِنِّي أَنْظَرُكُمَا حَتَّى تَأْتِيَانِي قَالَتْ: فَخَرَجْنَا، حَتَّى إِذَا فَرَعْتُ، وَفَرَعْتُ مِنَ الطَّوَافِ، ثُمَّ جِئْتُهُ بِسَحَرٍ، فَقَالَ: هَلْ فَرَعْتُمَا؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَأَذِنَ بِالرَّحِيلِ فِي أَصْحَابِهِ، فَارْتَحَلَ النَّاسُ، فَمَرَّ مُتَوَجِّهًا إِلَى الْمَدِينَةِ "ضَيْرٌ: مَنْ ضَارَ يَضِيرُ ضَيْرًا، وَيُقَالُ: ضَارَ يَضُورُ ضُورًا، وَضَارٌ يَضُرُّ ضَرًا"

34۔ بَابُ التَّمَتُّعِ وَالْإِقْرَانِ وَالْإِفْرَادِ

بِالْحَجِّ، وَفَسَخَ الْحَجَّ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ

1561 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُرَى إِلَّا آتَةُ الْحَجِّ، فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقٍ الْهَدْيِ أَنْ يَحِلَّ، فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقٍ الْهَدْيِ، وَنِسَاءُ لَهُمْ يَسْقُنَ فَأَحْلَلْنَ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَحُضْتُ فَلَمْ أَطِفْ بِالْبَيْتِ، فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَضَةِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ يَزْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ، وَأَزْجِعُ أَنَا بِحَجَّةٍ، قَالَ: وَمَا طُفْتُ لَيْلًا قَدِمْنَا مَكَّةَ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَأَذْهَبِي مَعَ أَخِيكَ إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَهْلِي بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكَ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ صَفِيَّةُ: مَا أَرَانِي إِلَّا حَاسِبَتُهُمْ، قَالَ: عَقَرِي حَلَقِي، أَوْ مَا طُفْتُ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ: قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: لَا تَأْسِ أَنْفِرِي قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْعِدٌ مِنْ مَكَّةَ، وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَيْهَا، أَوْ أَنَا مُضْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ مِنْهَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلے اور یہی خیال تھا کہ یہ حج ہے جب ہم پہنچ گئے اور بیت اللہ کا طواف کر لیا تو نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا: جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ احرام کھول دے لہذا جو قربانی کا جانور نہیں لایا تھا اُس نے احرام کھول دیا اور جن کی عورتیں بھی نہیں لائی تھیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ مجھے حیض آگیا اور میں نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا۔ جب حصہ کی رات آئی تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! لوگ حج اور عمرہ کر کے لوٹیں گے اور فقط حج کر کے۔ فرمایا کہ جس رات مکہ مکرمہ میں پہنچے تو تم نے طواف کیا؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا تو اپنے بھائی کے ساتھ تعیم جاؤ اور عمرہ کا احرام باندھ لینا اور پھر فلاں فلاں جگہ۔ حضرت صفیہ نے کہا: میرا یہی خیال تھا کہ میں آپ کو روکنے کی جگہ بنوں گی۔ فرمایا کہ بانجھ سرمنڈانے والی! کیا قربانی کے دن تم نے طواف نہیں کیا؟ عرض کی: کیوں نہیں۔ فرمایا تو کوئی حرج نہیں چل پڑو۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ مجھے ملے جب کہ آپ مکہ مکرمہ کی بلندی پر چڑھ رہے تھے اور میں اُس پر چڑھنے والی تھی لہذا میں چڑھی اور آپ اترے۔

1562 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، ابوالاسود محمد بن عبد الرحمن بن نوفل، غروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہم حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ ہم

مَالِك، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ تَوْقَلٍ عَنْ غُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

1561- راجع الحديث: 294، صحيح مسلم: 2921، سنن ابوداؤد: 1783، سنن نسائي: 2802

1562- راجع الحديث: 294، صحيح مسلم: 2909، سنن ابوداؤد: 1779، 1780، سنن نسائي: 2715، سنن ابن

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَرِثْنَا مِنْ أَهْلِ
بَعْمُرَةَ، وَمِمَّا مِنْ أَهْلِ بَعْمُرَةَ، وَمِمَّا مِنْ أَهْلِ
بِالْحَجِّ وَأَهْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ
، فَأَمَّا مَنْ أَهْلُ بِالْحَجِّ، أَوْ يَجْمَعُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، لَمْ
يَحِلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ

1563- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ،
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ
مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: شَهِدْتُ عُثْمَانَ، وَعَلِيًّا
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَعُثْمَانَ يَنْتَهِي عَنِ الْمُشْعَةِ، وَأَنْ
يُجْمَعَ بَيْنَهُمَا، فَلَمَّا رَأَى عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ، لَبِيكَ
بَعْمُرَةَ وَحَجَّةً، قَالَ: مَا كُنْتُ لِادْعَ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ أَحَدٍ

1564- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا
وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ ظَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانُوا يَدْعُونَ أَنَّ
الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنَ أَشْهُرِ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ،
وَيَجْعَلُونَ الْمُحَرَّمَ صَفْرًا، وَيَقُولُونَ: إِذَا بَرَأَ اللَّبَنُ،
وَعَفَا الْأَكْثَرُ، وَأَنْسَلَخَ صَفْرٌ، حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنْ
اعْتَمَرَ، قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ
صَبِيحَةَ رَابِعَةِ مُهَلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوا
حُمْرَةً، فَتَعَاظَمَ ذَلِكَ عِنْدَهُمْ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَتَى الْحِلَّ، قَالَ: حِلُّ كُلِّهِ

میں سے کچھ نے عمرہ کا، کچھ نے حج و عمرہ دونوں کا اور کچھ
نے صرف حج کا احرام باندھا جب کہ رسول اللہ ﷺ
نے احرام باندھا۔ پس جس نے حج کا احرام باندھا یا حج و
عمرہ دونوں کو جمع کیا تو انہوں نے قربانی کے دن تک
احرام نہیں کھولا۔

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، حکم، علی بن حسین، مروان
بن حکم سے مروی ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ
عنه اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنه کے زمانہ مبارک میں
موجود تھا۔ حضرت عثمان تمتع سے منع کرتے کہ دونوں کو جمع
کیا جائے۔ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنه نے یہ
دیکھا تو دونوں کا احرام باندھا لیا اور عمرہ و حج دونوں کا
تلبیہ کہا اور فرمایا: میں کسی فرد واحد کے کہنے پر نبی
کریم ﷺ کی سنت کو کیسے چھوڑ دوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی
ہے کہ لوگ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا زمین پر ہونے
والے برے ترین کاموں میں شامل سمجھتے تھے اور محرم کو
صفر بنا لیا کرتے اور کہتے کہ جب اونٹ کی پیٹھ کا زخم
مندل جائے اور داغ ختم ہو جائے تو صفر کے گزر جانے پر
کسی عمرہ کرنے والے کے لیے عمرہ کرنا حلال ہو سکتا
ہے۔ نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب حج کا احرام
باندھ کر چار ذوالحجہ کو پہنچے۔ آپ نے لوگوں کو حکم فرمایا کہ
اسے عمرہ بنالیں۔ یہ لوگوں نے بہت بڑی بات سمجھی اور
عرض کی: یا رسول اللہ کس طرح حلال؟ فرمایا کہ پوری
طرح حلال۔

محمد بن ثنی، غنڈر، شعبہ، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ نے انہیں احرام کھول دینے کا حکم دیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت حفصہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ عمرہ کا احرام کھول دیا حالانکہ آپ نے اپنے عمرہ کا احرام نہیں کھولا۔ فرمایا کہ میں نے سر کے بال جمائے ہیں اور قربانی کے جانور کو قلاہ پہنایا ہے لہذا میں احرام نہیں کھول سکتا جب تک قربانی کر لوں۔

ابو حمزہ نصر بن عمران صنعی سے مروی ہے کہ میں نے تمتع کا قصد کیا تو لوگوں نے مجھے منع کیا۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے مجھے حکم دیا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص مجھ سے کہہ رہا ہے: حج میرور اور عمرہ مقبول۔ میں نے حضرت ابن عباس کو بتایا تو فرمایا: یہ نبی کریم ﷺ کی سنت ہے پھر مجھ سے فرمایا: میرے پاس ٹھہرو، میں اپنے مال سے تمہارا وظیفہ مقرر کر دوں گا۔ شعبہ نے مجھ سے کہا تو میں نے کہا: یہ کس لیے؟ فرمایا اس لئے کہ تم نے جو خواب دیکھا۔

1565 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ بِالْحِلِّ

1566 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ، وَلَمْ يَحِلُّوا مِنْ عُمْرَتِكَ؟ قَالَ: إِنِّي لَبَدْتُ رَأْسِي، وَقَلَدْتُ هَذِي، فَلَا أَجِلُ حَتَّى أُنْحَرُ

1567 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنَا أَبُو جَحْزَةَ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ الضَّبْعِيُّ، قَالَ: تَمَتَّعْتُ، فَتَهَانِي نَاسٌ، فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَأَمَرَنِي، فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَجُلًا يَقُولُ لِي: حَجٌّ مَبْرُورٌ، وَعُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ، فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِي: لَقَمٌ عِنْدِي، فَأَجْعَلْ لَكَ سَهْمًا مِنْ مَالِي، قَالَ شُعْبَةُ: فَقُلْتُ: لِمَ؟ فَقَالَ: لِلرُّؤْيَا الَّتِي رَأَيْتُ

1565- راجع الحديث: 1559

1566- انظر الحديث: 1697، 1725، 4398، 5916، صحيح مسلم: 2974، 2975، 2978، سنن

ابوداؤد: 1806، سنن نسائي: 2780، 2781

1567- انظر الحديث: 1688، صحيح مسلم: 1567

1568- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ، قَالَ: قَدِمْتُ مُتَمَتِّعًا مَكَّةَ بِعُمْرَةٍ، فَدَخَلْنَا قَبْلَ التَّزْوِيَةِ بِفَلَاقَةِ آيَامٍ، فَقَالَ لِي أَكَّاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ: تَصِيدُ الْآنَ حَجَّكَ مَكِّيَّةً، فَدَخَلْتُ عَلَى عَطَاءٍ اسْتَفْتِيهِ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سَجَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ سَاقِ الْبُذَيْنِ مَعَهُ، وَقَدْ أَهْلُوا بِالْحَجِّ مُفْرَدًا، فَقَالَ لَهُمْ: أَجْلُوا مِنْ إِحْرَامِكُمْ بِطَوَافِ الْبَيْتِ، وَبَيْنَ الصُّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَقَصِّرُوا، ثُمَّ أَقِيمُوا حِلًّا، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّزْوِيَةِ فَأَهْلُوا بِالْحَجِّ، وَاجْعَلُوا الْيَمَى قَدِيمَتُمْ بِهَا مُتَعَةً، فَقَالُوا: كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتَعَةً، وَقَدْ سَمَّيْنَا الْحَجَّ، فَقَالَ: افْعَلُوا مَا أَمَرْتُكُمْ، فَلَوْلَا آتَى سُقَّتِ الْهَدْيِ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي أَمَرْتُكُمْ، وَلَكِنْ لَا يَحِلُّ مِثْلُ حَرَامٍ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ حِمْلَهُ فَفَعَلُوا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: أَبُو شَهَابٍ لَيْسَ لَهُ مُسْنَدٌ إِلَّا هَذَا

ابوشہاب سے مروی ہے کہ میں تمتع کیے ہوئے عمرہ کے ساتھ آٹھویں ذوالحجہ سے تین دن پہلے مکہ مکرمہ میں پہنچ گیا۔ اہل مکہ میں سے کچھ لوگوں نے کہا کہ اب تمہارا حج مکہ ہو جائے گا۔ میں اس کا حکم معلوم کرنے عطاء کے پاس حاضر ہوا۔ فرمایا کہ مجھ سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ حج کیا جب کہ آپ کے ساتھ قربانی کے جانور ساتھ لے گئے تھے اور حج مفرد کا احرام باندھا تھا۔ آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کر کے احرام کھول دینا۔ بال کٹوا لینا اور حلال ہو جانا۔ حتیٰ کہ جب ذوالحجہ کی آٹھویں تاریخ ہو تو حج کا احرام باندھ لینا اور جو کچھ تم کر چکے اُس کا تمتع کر لو۔ لوگوں نے عرض کی کہ ہم تمتع کس طرح کریں جب کہ ہم نے حج کا قصد کیا ہے۔ فرمایا کہ اگر میں قربانی کا جانور نہ لایا ہوتا تو خود بھی وہی کرتا جو تمہیں حکم دیا ہے۔ لیکن میرے لیے کوئی حرام چیز حلال نہیں ہو سکتی جب تک میں قربانی نہ دے لوں، لہذا یہی کرو۔ امام ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ ابن شہاب کی اور کوئی مسند نہیں مگر یہی۔

1569- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْمُورُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: اخْتَلَفَ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهُمَا بِعُسْفَانَ فِي الْمُتَعَةِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: مَا تُرِيدُ إِلَّا أَنْ تَنْهَى عَنْ أَمْرِ فَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ عَلِيٌّ أَهْلًا بِهَا جَمِيعًا

قتیبہ بن سعید، حجاج بن محمد الامور، شعبہ، عمرو بن مرہ، سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں عسفان کے مقام پر تمتع کے بارے اختلاف رائے ہو گیا۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آپ ایسے کام سے روکتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے کہا؟ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مجھے رہنے دیجیے۔

1568- راجع الحديث: 1557، صحيح مسلم: 2937

1569- راجع الحديث: 1563، صحيح مسلم: 2954، سنن لسانى: 2954، سنن ابن ماجه: 2732

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات دیکھی تو دونوں کا اکٹھا احرام باندھ لیا۔

حج کا نام لے کر تلبیہ کہے

مسدود، حماد بن زید، ایوب، مجاہد، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پہنچے اور ہم حج کا تلبیہ کہہ رہے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا تو ہم نے اُسے عمرہ بنا لیا۔

نبی کریم ﷺ کے دور مبارک میں
تمتع کرنا

مطرف سے مروی ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نے نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں تمتع کیا اور قرآن نازل ہوا کہ ایک شخص نے اپنے رائے سے جو یاہا کہہ دیا۔

ارشاد خداوندی ہے: ترجمہ کنز الایمان:
یہ حکم اس کے لئے ہے جو مکہ کا
رہنے والا نہ ہو

عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حج تمتع کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: مہاجرین و انصار اور نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات نے حجتہ الوداع کے موقع پر احرام باندھا اور ہم

35- بَابُ مَنْ لَبَّى بِالْحَجِّ وَسَمَّاهُ

1570 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يَقُولُ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقُولُ: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ، فَأَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلْنَاهَا عَمْرَةً

36- بَابُ التَّمَتُّعِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1571 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُطَرِّفٌ، عَنْ عِمْرَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: تَمَتَّعْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَزَلَّ الْقُرْآنُ، قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ

37- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) (البقرة: 196)

1572 - وَقَالَ أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْبَصْرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مُتَعَةِ الْحَجِّ، فَقَالَ: أَهْلُ

1570- راجع الحديث: 1557، صحيح مسلم: 2940

1571- انظر الحديث: 4518، صحيح مسلم: 2968

الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ، وَأَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَأَهْلَلْنَا، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلُوا إِهْلَاكَكُمْ بِالْحَجِّ عُمَرَةً، إِلَّا مَنْ قَلَّدَ الْهَدْيَ فَكُفِّتْ بِالْبَيْتِ بِالصُّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَأَتَيْنَا النَّسَاءَ وَلَيْسَنَا الْيَتَى. وَقَالَ: مَنْ قَلَّدَ الْهَدْيَ، فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَهُ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيَ مَحِلَّهُ ثُمَّ أَمَرْنَا عَشِيَّةَ الثَّوِيَّةِ أَنْ يُهْلَ بِالْحَجِّ، فَإِذَا فَرَعْنَا مِنَ الْمَنَاسِكَ، جُمْنَا فَكُفِّتْ بِالْبَيْتِ، وَبِالصُّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَقَدْ تَمَّ حَجُّنَا وَعَلَيْنَا الْهَدْيُ، كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ، وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ) (البقرة: 196): إِلَى أَمْصَارِكُمْ، الشَّاةُ تَحْزِي، فَجَمَعُوا نُسُكَيْنِ فِي عَامٍ، بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَنْزَلَهُ فِي كِتَابِهِ، وَسَلَّمَ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبَاهُ لِلنَّاسِ غَيْرَ أَهْلِ مَكَّةَ قَالَ اللَّهُ: (ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) (البقرة: 196) وَأَشْهُرُ الْحَجِّ الَّتِي ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ: سُؤَالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ، فَمَنْ تَمَتَّعَ فِي هَذِهِ الْأَشْهُرِ، فَعَلَيْهِ ذَمٌّ أَوْ صَوْمٌ "وَالرَّقْفُ: الْجَمَاعُ، وَالْفُسُوقُ: الْمَعَاصِي، وَالْجَدَالُ: الْبِرَاءُ"

38- بَابُ الْإِغْتِسَالِ عِنْدَ دُخُولِ مَكَّةَ

1573- حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ، أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ، عَنْ تَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا دَخَلَ أَكْثَى الْحَرَمِ أَمْسَكَ

نے بھی۔ جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے احرام کو حج اور عمرہ کا بنا لو مگر جس نے ہدی کو قلاوہ پہنایا ہے۔ ہم نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کیا۔ ہم اپنی بیویوں کے پاس آئے اور کپڑے پہنے۔ فرمایا کہ جس نے ہدی کو قلاوہ پہنایا ہے وہ اس وقت تک حلال نہ ہو جب تک قربانی اپنے مقام پر پہنچ نہ جائے۔ پھر آٹھ ذوالحجہ کی شام کو فرمایا کہ ہم حج کا احرام باندھ لیں۔ جب ہم مناسک حج سے فارغ ہوئے تو ہم نے بیت اللہ اور صفا و مروہ طواف کیا۔ حج مکمل ہو گیا اور ہم پر قربانی تھی جیسا کہ ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اس پر قربانی ہے جیسی میسر آئے پھر جسے مقدور نہ ہو تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات جب اپنے گھر پلٹ کر جاؤ (پارہ ۲، البقرة: ۱۹۶) بکری کفایت کرتی ہے۔ لوگوں نے ایک سال میں حج و عمرہ کی دو عبادتیں جمع کیں۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل کیا اور اُس کے نبی ﷺ کی سنت ہے اور لوگوں کے لیے مباح کیا جو مکہ مکرمہ میں نہ رہتے ہوں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: یہ اُس کے لیے ہے جو مسجد حرام کے نزدیک نہ رہتا ہو اور حج کے مہینے وہی میں جن کا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے یعنی شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ۔ جو ان مہینوں میں تمتع کرے تو اُس پر قربانی یا روزے ہیں الرفق، جماع، گناہ، جھگڑا۔

مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب حرم کے قریب پہنچتے تو تلبیہ کہنا چھوڑ دیتے۔ پھر ذی طویٰ میں رات بسر کرتے اور وہاں صبح کی نماز پڑھ کر

غسل کرتے اور بیان فرماتے کہ نبی کریم ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

مکہ مکرمہ کے اندر دن اور رات میں داخل ہونا نبی کریم ﷺ نے ذی طویٰ میں رات بسر کی حتیٰ کہ صبح ہو گئی۔ پھر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور حضرت ابن عمر بھی یونہی کیا کرتے۔

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ذی طویٰ میں رات بسر کی حتیٰ کہ صبح ہو گئی۔ پھر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور حضرت ابن عمر بھی یونہی کیا کرتے۔

مکہ مکرمہ میں کس جانب سے داخل ہو نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں شنیۃ العلویٰ کی جانب سے داخل ہوتے اور شنیۃ السفلیٰ کی طرف سے باہر تشریف لے جایا کرتے تھے۔

مکہ مکرمہ کی کس جانب سے نکلے؟ مسدد بن مسرہد بصری، یحییٰ، عبید اللہ، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں کداء کے مقام پر شنیۃ العلویٰ سے داخل ہوتے جو بطحاء میں ہے اور شنیۃ السفلیٰ

عَنِ الثَّالِثِيَّةِ، ثُمَّ يَبِيتُ بِذِي طَوًى، ثُمَّ يُصَلِّي بِهَ الصُّبْحَ، وَيَغْتَسِلُ، وَيُحَدِّثُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ

39- بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ نَهَارًا أَوْ لَيْلًا

بَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي طَوًى حَتَّى أَصْبَحَ، ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُهُ

1574 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي طَوًى حَتَّى أَصْبَحَ، ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُهُ

40- بَابُ: مِنْ أَيْنَ يَدْخُلُ مَكَّةَ؟

1575 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا، وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى

41- بَابُ: مِنْ أَيْنَ يَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ؟

1576 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ بْنُ مُسَرِّ هَذَا الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا

1574- راجع الحديث: 3033، 1553

1575- انظر الحديث: 1576، سنن ابوداؤد: 1866

1576- راجع الحديث: 1575، صحيح مسلم: 3030، سنن ابوداؤد: 1866، سنن نسائي: 2865

أَبَى بِالْبَطْحَاءِ، وَخَرَجَ مِنَ الْغَدِيَّةِ السُّفْلَى قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: كَانَ يُقَالُ هُوَ مُسَدَّدٌ كَأَسْمِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: لَوْ أَنَّ مُسَدَّدًا أَتَيْتُهُ فِي بَيْتِهِ، فَحَدَّثْتُهُ لَأَسْتَحَقَّ ذَلِكَ، وَمَا أَبَالِي كُتُبِي كَانَتْ عِنْدِي أَوْ عِنْدَ مُسَدَّدٍ

سے باہر تشریف لے جایا کرتے تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا مسدد اسم بائسی تھے (یعنی مسدد کے معنی عربی زبان میں مضبوط اور درست کے ہیں تو حدیث کی روایت میں مضبوط اور درست تھے) اور میں نے یحییٰ بن معین سے سنا وہ کہتے ہیں: میں نے یحییٰ قطان سے سنا، وہ کہتے تھے: اگر میں مسدد کے گھر جا کر ان کو حدیث سنایا کرتا تو وہ اس کے لائق تھے اور میری کتابیں حدیث کی میرے پاس رہیں یا مسدد کے پاس مجھے کچھ پرواہ نہیں۔ گویا یحییٰ قطان نے مسدد کی بے حد تعریف کی۔

1577 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَ مِنْ أَعْلَاهَا، وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا

حمیدی اور محمد بن ثنی، سفیان بن عیینہ، ہشام بن عروہ ان کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو اونچے حصے کی جانب سے اُس میں داخل ہوئے اور نیچے حصے کی جانب سے باہر تشریف لے گئے۔

1578 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ الْمَرْزُوقِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كِنَاءٍ، وَخَرَجَ مِنْ كِنَاءٍ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ

محمود، ابوالاسامہ، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ فتح کے سال کداء کی طرف سے داخل ہوئے اور کدے سے مکہ مکرمہ کے بالائی طرف سے باہر تشریف لے گئے۔

1579 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا عَمْرُو، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كِنَاءٍ أَعْلَى مَكَّةَ قَالَ

ہشام بن عروہ کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ فتح کے سال کداء کی جانب یعنی مکہ مکرمہ کی بالائی جانب سے داخل ہوئے۔ ہشام کا بیان ہے کہ

1577 - انظر الحديث: 1578, 1579, 1580, 1581, 4290, 4291, سنن ابو داود: 1869, سنن ترمذی: 853

1578 - راجع الحديث: 1577, صحيح مسلم: 3032, سنن ابو داود: 1868

1579 - راجع الحديث: 1577

حضرت عروہ دونوں جانب یعنی کداء اور کدی سے داخل ہوتے بلکہ زیادہ تر کدی سے داخل ہوتے کیونکہ دونوں میں سے یہ راستہ ان کی قیام گاہ کے زیادہ نزدیک ہوتا۔

عبداللہ بن عبد الوہاب، حاتم، ہشام بن عروہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ فتح کے سال کداء سے یعنی مکہ مکرمہ کے بلندی والے حصے سے داخل ہوئے اور حضرت عروہ اکثر کدی کی طرف سے کیونکہ دونوں میں سے یہ ان کی قیام گاہ کے زیادہ نزدیک تھا۔

ہشام کے والد ماجد سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ فتح کے سال کداء کی طرف سے داخل ہوئے اور حضرت عروہ ان دونوں طرف سے داخل ہوا کرتے لیکن اکثر لدن کی طرف سے کیونکہ دونوں میں سے یہ ان کی قیام گاہ کے زیادہ نزدیک تھا۔ امام ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ کداء اور کدی دو جگہیں ہیں۔

مکہ مکرمہ کی فضیلت اور اس کی تعمیر

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: اور یاد کرو جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لئے مرجع اور امان بنایا اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم واسمعیل کو کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع وسجود والوں کے لئے اور جب عرض کی ابراہیم نے کہ اے رب میرے اس شہر کو امان والا کر دے اور اس کے رہنے والوں کو طرح طرح کے پھلوں سے روزی دے جو ان میں سے اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائیں فرمایا اور جو کافر ہوا تو ہوا برستے کو اسے بھی دوں گا پھر اسے عذاب دوزخ

هَاشِمًا: وَكَانَ عُرْوَةً: يَدْخُلُ عَلَى كُلِّهِمَا مِنْ كَدَاءٍ وَكُدَا، وَأَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءٍ، وَكَانَتْ أَقْرَبَهُمَا إِلَى مَنْزِلِهِ

1580 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ وَكَانَ عُرْوَةً: أَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءٍ، وَكَانَ أَقْرَبَهُمَا إِلَى مَنْزِلِهِ

1581 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ وَكَانَ عُرْوَةً: يَدْخُلُ مِنْهُمَا كُلُّهُمَا، وَكَانَ أَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءٍ أَقْرَبَهُمَا إِلَى مَنْزِلِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: كَدَاءٌ وَكُدَا مَوْضِعَانِ

42- بَابُ فَضْلِ مَكَّةَ وَبُنْيَانِهَا

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: (وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَقَابِلَةَ لِلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَنْ طَهِّرَا بَيْتُنَا لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُمْ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَى عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ

1580- راجع الحديث: 1577

1581- راجع الحديث: 1577

لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتَنَا أُمَّةٌ مُسْلِمَةٌ لَكَ وَإِنَّا لَمَنَاسِكُنَا
وَتُبَّ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ (البقرة: 126)

کی طرف مجبور کر دوں گا اور وہ بہت بری جگہ ہے پلٹنے کی
اور جب اٹھا تا تھا ابراہیم اس گھر کی نیویں اور اٹھیل یہ
کہتے ہوئے اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما بیشک تو
ہی ہے سنا جانتا اے رب ہمارے اور کر ہمیں تیرے
حضور گردن رکھنے والا اور ہماری اولاد میں سے ایک
امت تیری فرمانبردار اور ہمیں ہماری عبادت کے
قاعدے بتا اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما
بیشک تو ہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان (پارہ ۲،
البقرة: ۱۲۵-۱۲۸)

1582 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو
عَاصِمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو
بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ فَقَالَ
الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلْ
إِذَا زِلْتَ عَلَى رَقَبَتِكَ، فَخَرَّ إِلَى الْأَرْضِ وَطَمَعَتْ
عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: أَرِنِي إِذَا رَأَيْتَ فَشَدَّهُ عَلَيْهِ
1583 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ، عَنْ

عبد اللہ بن محمد، ابو عاصم، ابن جریج، عمرو بن دینار
سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
نے فرمایا: جب کعبہ کی تعمیر ہو رہی تھی تو نبی کریم ﷺ
اور حضرت عباس بھی پتھر ڈھونڈنے لگے۔ حضرت عباس
نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ اپنی ازار گردن پر رکھ
لیں۔ آپ بے ہوش ہو کر زمین پر آئے اور آنکھیں
آسمان سے لگ گئیں۔ فرمایا کہ میری ازار دو۔ چنانچہ وہ
آپ کے جسم سے باندھ دی گئی۔

مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنَ أَبِي بَكْرٍ، أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَهَا: أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكَ لَمَّا بَنَوْا الْكَعْبَةَ
اِقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ؟ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَلَا تَرَاهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ؟ قَالَ: لَوْلَا

عبد اللہ بن مسلمہ، امام مالک، ابن شہاب، سالم بن
عبد اللہ، عبد اللہ بن محمد بن ابوبکر، حضرت عبد اللہ بن عمر،
نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُن
سے فرمایا: کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہاری قوم نے جب کعبہ
کی تعمیر کی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام والی بنیادوں سے کم
کر دیا۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا اسے پھر
حضرت ابراہیم علیہ السلام والی بنیادوں پر نہیں بنایا

1582 - راجع الحديث: 364، صحيح مسلم: 769

1583 - راجع الحديث: 126، صحيح مسلم: 3229، 3230، مسنن نسائي: 2900

جاسکتا؟ فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کو کفر چھوڑے ہوئے تھوڑا عرصہ نہ گزرا ہوتا تو تو میں ایسا کر دیتا۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: حضرت عائشہ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ہی بات سنی میرے خیال میں اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے اُن دونوں رُکنوں کو بوسہ دینا ترک فرما دیا تھا جو حجرِ اسود کے قریب ہیں کیونکہ بیت اللہ کو حضرت ابراہیم والی بنیادوں پر نہیں اُٹھایا گیا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے بیت اللہ کی دیوار کے بارے میں پوچھا کہ وہ اُس میں شامل ہے؟ فرمایا، ہاں۔ میں نے عرض کی کہ پھر اسے بیت اللہ میں کیوں شامل نہیں کیا؟ فرمایا کہ تمہاری قوم کے پاس رقم کم تھی۔ میں عرض گزار ہوئی کہ دروازے کو کیوں بلند کیا؟ فرمایا کہ تمہاری قوم نے اس لیے کیا کہ جسے چاہیں داخل ہونے دیں اور جسے چاہیں روک دیں اور اگر تمہاری قوم کو جاہلیت سے نکلے ہوئے تھوڑی مدت نہ ہوئی ہوتی اور مجھے اندیشہ نہ ہوتا کہ اُن کے دل قبول نہ کریں گے ورنہ دیوار کو بیت اللہ میں شامل کر دیا جاتا اور دروازے کو زمین سے ملا دیا جاتا۔

ہشام کے والد ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کے کفر کو تھوڑی مدت نہ گزری ہوتی تو میں بیت اللہ کو منہدم کر کے اسے حضرت ابراہیم والی بنیادوں پر تعمیر کرتا۔ قریش نے اس کی بنیادوں کو کم کر دیا ہے اور میں اس کے لیے خلف بناتا۔ ابو

حَدَّثَنَا قَوْمُكَ بِالْكَفْرِ لَفَعَلْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَكِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلْتَمِسُ الْحَجَرُ، إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتِمَّمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ

1584- حَدَّثَنَا مُسْنَدُ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، حَدَّثَنَا أَشْعَثُ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَنْدِ أَمِنْ الْبَيْتِ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: فَمَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَ: إِنَّ قَوْمَكَ قَضَرَتْ بِهِمُ الثَّقَفَةُ قُلْتُ: فَمَا شَأُنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا؟ قَالَ: فَعَلَ ذَلِكَ قَوْمُكَ، لِيُدْخِلُوا مَنْ شَاءُوا وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاءُوا، وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثُ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ، فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ، أَنْ أُدْخِلَ الْجَنْدَ فِي الْبَيْتِ، وَأَنْ أُلْصِقَ بَابَهُ بِالْأَرْضِ

1585- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا حَدَاثَةُ قَوْمِكَ بِالْكَفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ، ثُمَّ لَبَنَيْتُهُ عَلَى أُسَاسِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَإِنْ قُرَيْشًا اسْتَقْصَرَتْ بِنَاءَهُ وَجَعَلْتُ

معاویہ نے ہشام سے مروی کی کہ خلفا سے مراد دروازہ ہے۔

لَهُ خَلْفًا قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ خَلْفًا يَغْنَى بَابًا

1586- حَدَّثَنَا بَيَّانُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا يَزِيدُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: يَا عَائِشَةُ، لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَأَمَرْتُ بِالْبَيْتِ، فَهَدِمَهُ، فَأَدْخَلْتُ فِيهِ مَا أَخْرَجَ مِنْهُ، وَالزُّقُوتُ بِالْأَرْضِ، وَجَعَلْتُ لَهُ بَابَيْنِ، بَابًا شَرْقِيًّا، وَبَابًا غَرْبِيًّا، فَبَلَّغْتُ بِهِ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ، فَذَلِكَ الَّذِي حَمَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَلَى هَدْمِهِ، قَالَ يَزِيدُ: وَشَهِدْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ حِينَ هَدَمَهُ، وَبَنَاهُ، وَأَدْخَلَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ، وَقَدْ رَأَيْتُ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ حِجَارَةً، كَأَسْنَمَةِ الْإِبِلِ، قَالَ جَرِيرٌ: فَقُلْتُ لَهُ: أَيْنَ مَوْضِعُهُ؟ قَالَ: أَرِيكَهُ الْآنَ، فَدَخَلْتُ مَعَهُ الْحِجْرَ، فَأَشَارَ إِلَى مَكَانٍ فَقَالَ: هَا هُنَا، قَالَ جَرِيرٌ: فَحَزَرْتُ مِنَ الْحِجْرِ سِتَّةَ أَكْرُجٍ أَوْ ثَمَخَوْهَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا: اے عائشہ! اگر تمہاری قوم کی جاہلیت کے زمانے کو تھوڑا زمانہ نہ گزرا ہوتا تو میں حکم دیتا کہ بیت اللہ کو مسمار کر کے اس میں وہ حصہ شامل کیا جائے جو اس سے نکال دیا گیا تھا۔ اور اس کو زمین کے برابر رکھتا اور اس کے دو دروازے رکھتا، ایک مشرق کی طرف اور دوسرا مغرب کی طرف اور حضرت ابراہیم دالی بنیادوں پر تعمیر کرتا۔ یہی چیز تھی جس نے حضرت ابن زبیر کو اسے مسمار پراکسایا کیا۔ یزید کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن زبیر کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ وہ منہدم کر کے بنا رہے تھے اور حجر اسود تک کی جگہ شامل کر لی تھی۔ میں نے حضرت ابراہیم کی بنیادوں کے پتھر دیکھے جو اونٹ کے کوہان کی طرح تھے۔ جریر کا بیان ہے کہ میں نے اُن سے کہا: اُس کی جگہ کہاں ہے؟ فرمایا کہ میں ابھی دکھاتا ہوں۔ میں اُن کے ساتھ حجر کے قریب گیا تو انہوں نے ایک جگہ کی جانب اشارہ کیا اور فرمایا کہ یہاں میں نے حجر سے پیمائش کی تو چھ گز کے قریب تھی۔

حرم کی فضیلت

کلام الہی میں ہے: ترجمہ کنز الایمان: مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ پوجوں اس شہر کے رب کو جس نے اسے حرمت والا کیا ہے اور سب کچھ اسی کا ہے اور مجھے حکم ہوا ہے کہ فرمانبرداروں میں ہوں (پارہ ۲۰، النمل: ۹۱) نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: کیا ہم نے

43- بَابُ فَضْلِ الْحَرَمِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: (إِنَّمَا أَمْرُهُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَذِهِ الْبَلَدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا، وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ، وَأَمْرُهُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ) (النمل: ۹۱) وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: (أَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُحْبِبُوا إِلَيْهِ تِمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِزْقًا مِنْ لَدُنَّا، وَلَكِنْ أَكْثَرُهُمْ لَا

يَعْلَمُونَ) (القصص: 57)

انہیں جگہ نہ دی امان والی حرم میں جس کی طرف ہر چیز کے پھل لائے جاتے ہیں ہمارے پاس کی روزی لیکن ان میں اکثر کو علم نہیں (پارہ ۲۰، القصص: ۵۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: اس گھر کو اللہ نے حرام کیا ہے۔ اس کا کاٹنا نہ توڑا جائے اور اس کا شکار نہ بھگایا جائے اور اس کی گری ہوئی چیز نہ اٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے۔

مکہ مکرمہ کے گھروں کی میراث اور
خرید و فروخت نیز خاص طور پر
مسجد حرام میں سب لوگ برابر ہیں

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: بیشک وہ جنہوں نے کفر کیا اور روکتے ہیں اللہ کی راہ اور اس ادب والی مسجد سے جسے ہم نے سب لوگوں کے لئے مقرر کیا کہ اس میں ایک ساحق ہے وہاں کے رہنے والے اور پردیسی کا اور جو اس میں کسی زیادتی کا ناحق ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے (پارہ ۱۷، الحج: ۲۵) امام ابو عبد اللہ نے فرمایا: البادی سے مراد ہے باہر سے آنے والا معکوفاً یعنی مجبوس، زکا ہوا۔

عمرو بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مکہ مکرمہ میں اپنے دولت اقدس میں کہاں اتریں گے؟ فرمایا: کیا عقیل نے کوئی جاکد یا گھر چھوڑا ہے؟

1587۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَقْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ حَرَمُ اللَّهِ لَا يُعْصَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنْفَرُ صَيْدُهُ وَلَا يُلْتَقَطُ لِقَطْعَةِ إِلَّا مَنْ عَرَفَهَا

44۔ بَابُ تَوْرِِيثِ دُورِ مَكَّةَ، وَبَيْعِهَا وَشِرَائِهَا، وَأَنَّ النَّاسَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سَوَاءٌ خَاصَّةً

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: (إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً الْعَاكِفِ فِيهِ وَالْبَادِ وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ أَلِيمٍ) (الحج: 25)، الْبَادِي الطَّارِي، (مَعْكُوفًا) (الفتح: 25) : مَجْبُوسًا

1588۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ

وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ تَلْوِلُ

فِي دَارِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ: وَهَلْ تَرَكَ عَقِيلٌ مِنْ رِبَاعٍ
أَوْ ذَوْرٍ، وَكَانَ عَقِيلٌ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ،
وَلَمْ يَرْتَهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، شَيْئًا
لَا تُهْمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ، وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ،
فَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: لَا
يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانُوا
يَتَأَوَّلُونَ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى: (إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا
وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَئِكَ بَعْضُهُمْ
أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ) (الأنفال: 72) الآية

45۔ بَابُ نَزُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ

1589۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِينَ أَرَادَ قُدُومَ مَكَّةَ: مَنُؤِلُنَا غَدًا، إِنْ
شَاءَ اللَّهُ، يَخِيفُ بَنِي كِنَانَةَ، حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى
الْكُفْرِ

1590۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ،
حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدِ يَوْمَ النَّحْرِ،
وَهُوَ يَمْنَى: نَحْنُ نَأْزِلُونَ غَدًا يَخِيفُ بَنِي كِنَانَةَ،
حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ يَعْنِي ذَلِكَ الْمُحَضَّبُ،

ابو طالب کے وارث عقیل اور طالب ہوئے تھے جب کہ
حضرت جعفر اور حضرت علی کو کچھ نہ ملا تھا کیونکہ یہ دونوں
مسلمان تھے جب کہ عقیل اور طالب کافر تھے۔ حضرت
عمر بن خطاب فرمایا کرتے کہ مومن کافر کی میراث نہیں
پاتا۔ ابن شہاب نے کہا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان
میں تاویل کرتے بے شک جو لوگ ایمان لائے اور
ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں
جہاد کیا اور جنہوں نے پناہ دی اور مدد کی اُن میں سے
بعض بعض کے ولی ہیں۔ (۸۲:۸)

نبی کریم ﷺ کا مکہ مکرمہ میں نزول اجلال

ابو الیمان، شعیب، زہری، ابوسلمہ، حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا جب کہ مکہ مکرمہ میں پہنچنے والے
تھے کہ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى كُلُّ هِم خَيْفَ بَنِي كِنَانَةَ
قِيَامَ كَرِيغَةَ جِہاں کافروں نے کفر پر قائم رہنے کی قسمیں
کھائی تھیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کہ یوم النحر سے
دوسرے دن آپ منیٰ میں تھے کہ کل ہم خیف بنی کنانہ
میں قیام کریں گے جہاں کافروں نے کفر پر قائم رہنے کی
قسمیں کھائی تھیں، اسی محضب میں۔ بات یوں تھی کہ
قریش اور کنانہ نے بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب یا بنی

1589۔ انظر الحديث: 7479, 4285, 4284, 3882, 1590

1590۔ راجع الحديث: 1589، صحيح مسلم: 3162، سنن ابوداؤد: 2011

مطلب کے خلاف حلف اٹھایا تھا کہ نہ اُن سے شادی
بیاں کریں اور نہ خرید و فروخت۔ جب تک وہ نبی
کریم ﷺ کو اُن کے سپرد کر دیں۔ سلامہ، عقیل اور
یحییٰ بن ضحاک، اوزاعی ابن شہاب سے مروی ہے کہ بنی
ہاشم اور بنی المطلب۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ
بنی المطلب زیادہ مناسب ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اور یاد کرو جب ابراہیم نے
عرض کی اے میرے رب اس شہر کو امان والا کر دے اور
مجھے اور میرے بیٹوں کو بتوں کے پوجنے سے بچا اے
میرے رب بیشک بتوں نے بہت لوگ بہکا دیئے تو جس
نے میرا ساتھ دیا وہ تو میرا ہے اور جس نے میرا کہا نہ مانا
تو بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے اے میرے رب میں
نے اپنی کچھ اولاد ایک نالے میں بسائی جس میں کھیتی نہیں
ہوتی تیرے حرمت والے گھر کے پاس اے ہمارے
رب اس لئے کہ وہ نماز قائم رکھیں تو تو لوگوں کے کچھ دل
ان کی طرف مائل کر دے اور انہیں کچھ پھل کھانے کو
دے شاید وہ احسان مانیں (پارہ ۱۳، المصیم: ۳۵-۳۷)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اللہ نے ادب والے گھر کعبہ کو
لوگوں کے قیام کا باعث کیا اور حرمت والے مہینے اور حریم
کی قربانی اور گلے میں علامت آویزاں جانوروں کو یہ اس
لئے کہ تم یقین کرو کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے
اور جو کچھ زمین میں اور یہ کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے (پارہ
۷، المائدہ: ۹۷)

وَذَلِكَ أَنَّ قُرَيْشًا وَكِنَانَةً تَحَالَفَتْ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ
وَبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، أَوْ بَنِي الْمُطَّلِبِ: أَنْ لَا
يُنَاكِحُوهُمْ وَلَا يُبَايِعُوهُمْ، حَتَّى يُسَلِّمُوا إِلَيْهِمْ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ سَلَامَةُ، عَنْ
عُقَيْلٍ، وَيَحْيَى بْنِ الصَّخَالِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، أَخْبَرَنِي
ابْنُ شَهَابٍ، وَقَالَ: بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ، قَالَ
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: بَنِي الْمُطَّلِبِ أَشْبَهُ

46- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

(وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ
أَمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ، رَبِّ إِنَّهُمْ
أَضَلَّلَنِي كَثِيرًا مِنْ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي،
وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ. رَبَّنَا إِنِّي
أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بُوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ
الْمَحْرُومِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِنَ
النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ) (ابراہیم: 36) الْآيَةُ

47- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

(جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا
لِلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَائِدَ ذَلِكَ
لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي
الْأَرْضِ وَأَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ)

علی بن عبد اللہ، سفیان، زیاد بن سعد، زہری، سعید بن مسیب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کعبہ کو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی بگاڑے گا۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی۔ محمد بن مقاتل، عبد اللہ، محمد بن ابو حفصہ، زہری، عروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رمضان کے روزے فرض ہونے سے قبل لوگ عاشورے کا روزہ رکھا کرتے اور اُس دن کعبہ کو غلاف چڑھایا جاتا۔ جب اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کیے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو چاہے اس کا روزہ رکھے اور جو چاہے روزہ نہ رکھے۔

احمد بن حصص، اُن کے والد ماجد، ابراہیم، حجاج، قتادہ، عبد اللہ بن ابو عبثہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم نے فرمایا: بیت اللہ کا حج و عمرہ یا جوج و ماجوج کے بعد بھی ہوتا رہے گا۔ متابعت کی اس کی ابان اور عمران نے قتادہ سے۔ عبد الرحمن نے شعبہ سے مروی کی کہ قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ بیت اللہ کا حج رک جائے۔ لیکن پہلی اکثر نے روایت کی ہے۔ امام ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ قتادہ نے عبد اللہ سے سنا اور عبد اللہ سعید کے باپ ہیں۔

کعبہ کو غلاف پہنانا

1591 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُخْرَبُ الْكَعْبَةُ كَسَوَةِ الشُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ

1592 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ هُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانُوا يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ قَبْلَ أَنْ يُفَرَّضَ رَمَضَانُ، وَكَانَ يَوْمًا تُسْتَرَفِيهِ الْكَعْبَةُ فَلَمَّا فَرَضَ اللَّهُ رَمَضَانَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُومْهُ، وَمَنْ شَاءَ أَنْ يَتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكْهُ

1593 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَثْبَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيَعَجَبَنَّ الْبَيْتُ وَلَيُعْتَمِرَنَّ بَعْدَ خُرُوجِ يَأْجُوجَ وَمَاجُوجَ، تَابِعَهُ أَبَانُ، وَعِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ، وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُحْجَّ الْبَيْتُ، وَالْأَوَّلُ أَكْثَرُ، سَمِعَ قَتَادَةَ عَبْدَ اللَّهِ، وَعَبْدَ اللَّهِ أَبَا سَعِيدٍ

48- بَابُ كِسْوَةِ الْكَعْبَةِ

1591- النظر الحديث: 1596، صحيح مسلم: 7234، سنن نسائي: 2904

1592- النظر الحديث: 1893، 2001، 2002، 3831، 4502، 4504

عبداللہ بن عبدالوہاب، خالد بن حارث، سفیان، واصل احدب ابووائل کا بیان ہے کہ میں شیبہ کی جانب آیا۔ قبصہ، سفیان، واصل، ابووائل سے مروی ہے کہ میں کعبہ میں شیبہ کے ساتھ کرسی پر بیٹھا۔ فرمایا کہ اس جگہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے تھے تو انہوں نے فرمایا: میں کوئی زرد یا سفید (سونا اور چاندی) نہیں چھوڑوں گا مگر اُسے تقسیم کر دوں گا۔ میں نے عرض کی کہ آپ کے دونوں پہلے والے صاحبوں نے تو ایسا نہیں کیا تھا۔ فرمایا کہ میں اُن دونوں ہی کی پیروی کرتا ہوں۔

کعبہ کو ڈھانا

حضرت عائشہ کا بیان ہے: نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک لشکر کعبہ پر حملہ کرے گا تو وہ زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے۔

عمرو بن علی، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ بن اخس، ابن ابوملک، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: گویا میں اُس کالے شخص کو دیکھ رہا ہوں جو کعبہ کے ایک پتھر کو نکال پھینکے گا۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کعبہ کو چھوٹی پنڈلیوں والا جشی خراب کرے گا۔

1594 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا وَاصِلُ الْأَحَدَبِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: جِئْتُ إِلَى شَيْبَةَ، ح وَحَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: جَلَسْتُ مَعَ شَيْبَةَ عَلَى الْكُرْسِيِّ فِي الْكُعْبَةِ، فَقَالَ: لَقَدْ جَلَسَ هَذَا الْمَجْلِسُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَدْعَ فِيهَا صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ إِلَّا قَسَمْتُهِ . قُلْتُ: إِنَّ صَاحِبِيكَ لَمْ يَفْعَلْ، قَالَ: هُمَا الْمُرءَانِ أَقْتَدِي بِهِمَا

49- بَابُ هَدْمِ الْكُعْبَةِ

قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَغْزُو جَيْشُ الْكُعْبَةِ فَيُخَسَفُ بِهِمْ

1595 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَخْنَسِ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَأَنِّي بِهِ أَسْوَدُ أَفْجَحُ، يَقْلَعُهَا حَجْرًا حَجْرًا

1596 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُخَرَّبُ الْكُعْبَةُ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ

1594- انظر الحديث: 7275 سنن ابوداؤد: 2031 سنن ابن ماجه: 3116

1596- راجع الحديث: 1591 صحيح مسلم: 7235

50۔ بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ

1597 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُوَيْبٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ، فَقَالَ: إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَنْفَعُ وَلَا تَنْفَعُ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ

51۔ بَابُ إِغْلَاقِ الْبَيْتِ، وَيُصَلِّي

فِي آتِي نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ

1598 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ هُوَ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَبِلَالٌ، وَعُمَرَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَأَغْلَقُوا عَلَيْهِمْ، فَلَمَّا فَتَحُوا كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ رَجَعَ فَلَقِيْتُ بِلَالًا فَسَأَلْتُهُ: هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الَّتِي بَيْنَهُمَا

52۔ بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْكَعْبَةِ

1599 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ، مَشَى قِبَلَ الْوُجُوهِ حِينَ يَدْخُلُ، وَيَجْعَلُ الْبَابَ قِبَلَ

حجر اسود کے بارے میں

عابس بن ربیعہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجر اسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ دے کر کہا: مجھے خوب معلوم ہے کہ تو پتھر ہے جو نہ ضرر پہنچا سکتا ہے اور نہ فائدہ۔ اگر میں نے نبی کریم ﷺ کو تجھے چومتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے نہ چومتا۔

خانہ کعبہ کو بند کر کے بیت اللہ کی جس جانب چاہے رخ کر کے نماز پڑھے

سالم سے مروی ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ، حضرت أسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ بیت اللہ میں داخل ہوئے۔ انہوں نے دروازہ بند کر لیا اور جب کھولا تو سب سے پہلے میں اندر داخل ہوا۔ مجھے حضرت بلال ملے تو میں نے ان سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے اس میں نماز پڑھی؟ کہا: ہاں دونوں یمنی ستونوں کے درمیان پڑھی۔

کعبہ میں نماز پڑھنا

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب کعبہ میں داخل ہوتے تو سامنے کی جانب چلتے چلے جاتے جہاں سے داخل ہوئے تھے اور دروازے کی جانب پشت کر کے چلتے رہتے حتیٰ کہ ان کے اور سامنے

1597۔ انظر الحديث: 1605, 1610، صحيح مسلم: 3059، سنن ابو داؤد: 1873، سنن ترمذی: 860، سنن

لسانی: 2937

1598۔ راجع الحديث: 397

1599۔ راجع الحديث: 506

الظَّهْرِ، يَمْشِي حَتَّى يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْحُدَارِ الَّذِي قَبْلَ وَجْهِهِ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثِ أَمْشٍ، فَيُصَلِّي، يَتَوَلَّى الْمَكَانَ الَّذِي أَخْبَرَهُ بِهَذَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِيهِ، وَلَيْسَ عَلَى أَحَدٍ تَأْسُ أَنْ يُصَلِّيَ فِي أَبِي تَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ

53- بَابُ مَنْ لَمْ يَدْخُلِ الْكَعْبَةَ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: يَخُجُّ كَثِيرًا وَلَا يَدْخُلُ

1600 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ، وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَهُ مَنْ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَدْخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ؟ قَالَ لَا

54- بَابُ مَنْ كَبَّرَ فِي تَوَاحِي الْكَعْبَةِ

1601 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا قَدِيمَ أَبِي أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيهِ الْإِلَهَةُ، فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ، فَأَخْرَجُوا صُورَةَ إِبْرَاهِيمَ، وَإِسْمَاعِيلَ فِي أَيْدِيهِمَا الْأَزْلَامَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَاتِلْهُمُ اللَّهُ، أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّهُمَا لَمْ يَسْتَفْسِدَا بِهَا قَطُّ .

والی دیوار کے درمیان قریباً تین گز کا فاصلہ رہ جاتا کیونکہ اُس جگہ نماز پڑھنے کا ارادہ کرتے جو انہیں حضرت بلال نے بتائی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس جگہ نماز پڑھی تھی اور اس میں کسی کے لیے حرج نہیں ہے کہ بیت اللہ میں جس جانب چاہے رخ کر کے نماز پڑھے۔

جو کعبہ میں داخل نہ ہو

حضرت ابن عمر کثر حج کرتے اور داخل نہ ہوتے۔

اسماعیل بن ابو خالد سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرہ کیا تو طواف فرمایا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں ادا فرمائیں اور ایک آپ کے ساتھ تھا جو آپ کو لوگوں سے چھپائے ہوئے تھا۔ اُس سے لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے؟ کہا، نہیں۔

جو اطراف کعبہ میں تکبیر کہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو بیت اللہ کے اندر جانے سے انکار فرمایا کیونکہ اُس میں بت رکھے ہوئے تھے۔ آپ نے حکم فرمایا تو انہیں باہر نکال دیا گیا اور حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہما السلام کے بت بھی باہر نکالے گئے جن کے ہاتھوں میں پانے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ انہیں تباہ کرے، خدا کی قسم انہیں خوب معلوم ہے کہ اُن دونوں نے ہر گز

پانے نہیں پھینکے۔ آپ بیت اللہ میں داخل ہوئے تو اس کے گوشوں میں تکبیر کہی اور اُس میں نماز نہ پڑھی۔

رمل کا آغاز کیسے ہوا؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ کے اصحاب بھی تو مشرکوں نے کہا کہ تمہارے پاس وہ لوگ آرہے ہیں جنہیں یثرب کے بخاری نے ضعیف کر دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ تین پھیروں میں دوڑ کر چلیں اور دونوں رکنوں کے درمیان معمول کے مطابق چلیں اور آپ کو یہ حکم دینے سے کسی نے نہ روکا کہ وہ تمام پھیروں میں ہی دوڑ کر چلیں مگر اُن کی آسانی کے خیال نے۔

جب مکہ مکرمہ میں آئے تو پہلے طواف کے وقت حجر اسود کو بوسہ دے اور تین بار

رمل کرے

سالم سے مروی ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب مکہ مکرمہ میں تشریف لائے تو طواف کے پہلے پھیرے میں حجر اسود کو بوسہ دیا اور سات میں سے تین پھیروں میں آپ دوڑے۔

حج اور عمرہ میں رمل کرنا

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

قَدْ خَلَّ الْبَيْتَ فَكَتَرْتَنِي كَوَاجِيهِ، وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ

55۔ بَابُ: كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الرَّمْلِ

1602 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ، فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَقَدْ وَهَنَهُمْ حُمَى يَلْغِبُ، فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَزْمِلُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ، وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ، وَلَمْ يَمْنَعُهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَزْمِلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءَ عَلَيْهِمْ

56۔ بَابُ اسْتِئْذَانِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ

حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ،

وَيَزْمِلُ ثَلَاثًا

1603 - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ

وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ "إِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ، أَوَّلَ مَا يَطُوفُ: يَتَعَبُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ الشَّجْعِ"

57۔ بَابُ الرَّمْلِ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

1604 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ

1602 - انظر الحديث: 4256، صحيح مسلم: 3048، سنن ابوداؤد: 1886، سنن نسائي: 2945

1603 - انظر الحديث: 1604، 1616، 1617، 1644، صحيح مسلم: 3039، سنن نسائي: 2942

1604 - انظر الحديث: 1603، سنن نسائي: 2943

عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے تین پھیروں میں رمل کیا اور بقیہ چار میں معمول کے مطابق چلے حج اور عمرہ میں۔ متابعت کی اس کی لیٹ نے اور کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے کثیر بن فرقد، حضرت ابن عمر نے نبی کریم ﷺ سے۔

زید بن اسلم کے والد ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حجر اسود سے کہا: خدا کی قسم، مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ تو پتھر ہے۔ نہ ضرر پہنچا سکتا ہے اور نہ فائدہ۔ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی نہ دیتا۔ پھر فرمایا: ہمارا رمل سے کیا تعلق؟ ہم نے یہ مشرکوں کو دکھانے کے لیے کی جن کو اللہ تعالیٰ نے تباہ کر دیا۔ پھر فرمایا کہ اسے رسول اللہ ﷺ نے کیا لہذا ہمیں اسے چھوڑنا پسند نہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے دشواری اور آسانی میں ان دونوں رکنوں کو بوسہ دینا نہیں چھوڑا کیا جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے نافع سے کہا: کیا حضرت ابن عمر دونوں رکنوں کے درمیان معمول کے مطابق چلتے؟ فرمایا کہ معمول کے مطابق چلتے تاکہ سہولت سے بوسہ دے سکیں۔

لکڑی کے ساتھ حجر اسود کو بوسہ دینا

بْنِ التَّعْمَانِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَشْوَاطٍ، وَمَشَى أَرْبَعَةً فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، تَابَعَهُ اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1605 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِلرُّكْنِ: أَمَّا وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَلَمَكَ مَا اسْتَلَمْتُكَ، فَاسْتَلَمْتُهُ ثُمَّ قَالَ: فَمَا لَنَا وَلِلرَّمْلِ إِنَّمَا كُنَّا رَاءَ رَيْنَا بِهِ الْمَشْرِكِينَ وَقَدْ أَهْلَكَهُمُ اللَّهُ، ثُمَّ قَالَ: شَيْءٌ صَنَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا نُحِبُّ أَنْ نَتْرُكَهُ

1606 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ، مُنْذُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا، قُلْتُ لِنَافِعٍ: أَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمْشِي بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ؟ قَالَ: إِنَّمَا كَانَ يَمْشِي لِيَكُونَ آيَسًا لِاسْتِلَامِهِ

58- بَابُ اسْتِلَامِ الرُّكْنِ بِالْيَحَجِّينِ

احمد بن صالح اور یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع میں اپنے اونٹ پر سوار ہو کر طواف فرمایا اور حجر اسود کو لکڑی کے ذریعے بوسہ دیا۔ متابعت کی اس کی در اور دی نے زہری کے بھائی سے اور انہوں نے اپنے چچا سے۔

جس نے دونوں رکن یمانی کے

علاوہ استلام نہیں کیا

محمد بن بکر، ابن جریج، عمرو بن دینار، ابو الشعثانہ کہا: کون ہے جو بیت اللہ کی کسی چیز سے خود کو روکے جب کہ حضرت معاویہ تمام ارکان کو بوسہ دیا کرتے تھے۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اُن سے کہا: تم تو بوسہ نہیں دیتے مگر ان دونوں رکنوں کو انہوں نے کہا کہ بیت اللہ میں کوئی چیز چھوڑنے والی نہیں ہے اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ بھی تمام ارکان کو بوسہ دیا کرتے تھے۔

سالم بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو بیت اللہ کے کسی رکن کو بوسہ دیتے ہوئے نہیں دیکھا مگر دونوں یمانی رکنوں کو۔

حجر اسود کو بوسہ دینا

زید بن اسلم سے مروی ہے کہ اُن کے والد محترم

1607 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، وَيَحْيَى بْنُ

سُلَيْمَانَ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ، يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ يَمِينٍ، تَابَعَهُ الدَّارُورِيُّ، عَنْ ابْنِ أَبِي الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو

59- بَابُ مَنْ لَمْ يَسْتَلِمْ

إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ

1608 - وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ

جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ أَنَّهُ قَالَ: وَمَنْ يَتَقَيَّ شَيْئًا مِنَ الْبَيْتِ؟ وَكَانَ مُعَاوِيَةُ يَسْتَلِمُ الْأَرْكَانَ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: إِنَّهُ لَا يُسْتَلَمُ هَذَانِ الرُّكْنَانِ، فَقَالَ: لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْبَيْتِ مَهْجُورًا وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَسْتَلِمُهُنَّ كُلَّهُنَّ

1609 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ

ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ

60- بَابُ تَقْبِيلِ الْحَجَرِ

1610 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَدَانَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ

1607- انظر الحديث: 1612، 1613، 1632، 5293، صحيح مسلم: 3062، سنن ابو داود: 1877، سنن

نسائي: 2954، 712، سنن ابن ماجه: 2948

1609- راجع الحديث: 166، صحيح مسلم: 3050، سنن ابو داود: 1874، سنن نسائي: 2949

1610- راجع الحديث: 1605، 1597

نے فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ حجر اسود کو بوسہ دیا اور کہا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

زبیر بن عربی سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حجر اسود کو بوسہ دینے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسے بوسہ دیتے اور چومتے ہوئے دیکھا۔ اُس نے کہا کہ اگر میں بھیڑ میں ہوں، اگر میں مغلوب ہو جاؤں، فرمایا کہ یہ باتیں یمن میں رہنے دو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسے بوسہ دیتے اور چومتے ہوئے دیکھا۔

جو حجر اسود کی جانب اشارہ کرے

جب کہ اُس کے نزدیک آئے

محمد بن ثنی، عبد الوہاب، خالد، عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے اُونٹ پر بیت اللہ کا طواف فرمایا اور جب حجر اسود کے نزدیک آتے تو ایک چیز کے ذریعے اُس کی طرف اشارہ کرتے۔

حجر اسود کے نزدیک تکبیر کہنا

مسدّد، خالد بن عبد اللہ، خالد الخدّاء، عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے بیت اللہ کا طواف اُونٹ پر

بْنِ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا وَزْقَانُ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَبْلَ الْحَجَرِ، وَقَالَ: لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ

1611 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبٍ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ اسْتِلامِ الْحَجَرِ، فَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ قَالَ: قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِنْ رُحِمْتُ، أَرَأَيْتَ إِنْ غُلِبْتُ، قَالَ: اجْعَلْ أَرَأَيْتَ بِالْيَمَنِ، رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ

61- بَابُ مَنْ أَشَارَ إِلَى

الرُّكْنِ إِذَا آتَى عَلَيْهِ

1612 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ، كُلَّمَا آتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ

62- بَابُ التَّكْبِيرِ عِنْدَ الرُّكْنِ

1613 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ الْخَدَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى

1611 - سنن ترمذی: 861، سنن نسائی: 2946

1612 - راجع الحدیث: 1607، سنن ترمذی: 865، سنن نسائی: 2955

1613 - راجع الحدیث: 1607، 1612

سوار ہو کر فرمایا۔ جب بھی حجر اسود کے نزدیک آتے تو کسی چیز کے ذریعے اشارہ کر دیتے جو پاس ہوتی اور تکبیر کہتے۔ متابعت کی اس کی ابراہیم بن طہمان نے خالد الخدائی سے۔

جو مکہ مکرمہ آئے تو اپنے گھر لوٹنے سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرے، پھر دور کعتیں پڑھے، پھر صفا کی طرف جائے

عروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جب نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو پہلے وضو سے آغاز کیا، پھر طواف کیا، پھر عمرہ نہیں کیا۔ پھر حضرت ابو بکر و حضرت عمر نے اسی طرح حج کیا۔ پھر میں نے ابوالزبیر کے ساتھ حج کیا تو طواف سے آغاز کیا گیا۔ پھر میں نے مہاجرین و انصار کو دیکھا کہ یوں ہی کرتے ہیں اور مجھے میری والدہ محترمہ نے بتایا کہ انہوں نے، اُن کی بہن نے، حضرت زبیر نے اور فلاں فلاں نے عمرہ کا احرام باندھا اور جب حجر اسود کو بوسہ دینے کے بعد احرام کھول دیئے۔

ابراہیم بن منذر، ابو ظمرہ انس بن عیاض، موسیٰ بن عقبہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بیت اللہ کا پہلی بار طواف کرتے تو پہلے تین پھیروں میں دوڑتے اور چار میں چلتے اور آپ نالے کے درمیان میں بھی دوڑتے جب کہ صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرتے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعْدِ، كُلَّمَا آتَى الرُّكْنَ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ كَانَ عَنْدهُ وَكَثُرَ تَابِعُهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ خَالِدِ الْخَدَّاءِ

63۔ بَابُ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ، قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ، ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا

1614 و 1615۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ذَكَرْتُ لِعُزْوَةَ قَالَتْ: فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ - حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنَّهُ تَوَضَّأَ، ثُمَّ طَافَ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمَرَةَ، ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مِثْلَهُ، ثُمَّ حَجَّجْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَأَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوْفُ، ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَهُ، وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي: أَنَّهَا أَهَلَّتْ هِيَ وَأُخْتُهَا، وَالزُّبَيْرُ، وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ، بِعُمَرَةَ، فَلَمَّا مَسَعُوا الرُّكْنَ حَلُّوا

1616۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَبُو ظَمْرَةَ أَنَسٌ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ أَوْ الْعُمَرَةَ، أَوَّلَ مَا يَقْدُمُ سَعْيَ ثَلَاثَةِ أَطْوَافٍ، وَمَشَى أَرْبَعَةً، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا

وَالْمَرْوَةُ

1617- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافِ الْأَوَّلَ يُحِبُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَيَتَمَشَّى أَرْبَعَةً وَأَلَّهُ كَانَ يَسْعَى بَطْنِ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

64- بَابُ طَوَافِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ

1618- وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ: ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: إِذَا مَنَعَ ابْنُ هِشَامٍ النِّسَاءَ الطَّوَافَ مَعَ الرِّجَالِ قَالَ: كَيْفَ يَمْنَعُهُنَّ؟ وَقَدْ طَافَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الرِّجَالِ؟ قُلْتُ: أَبْعَدَ الْحِجَابِ أَوْ قَبْلُ؟ قَالَ: إِي لَعَنِي، لَقَدْ أَذْرَكْتُهُ بَعْدَ الْحِجَابِ. قُلْتُ: كَيْفَ يُخَالِطُنَ الرِّجَالَ؟ قَالَ: لَمْ يَكُنْ يُخَالِطُنَ، كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَطُوفُ حَجْرَةَ مِنَ الرِّجَالِ، لَا تُخَالِطُهُمْ، فَقَالَتْ أَمْرًا: انْطَلِقِي نَسْتَلِمَنَّ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَتْ: انْطَلِقِي عَنْكَ، وَأَبَتْ، يَخْرُجْنَ مُتَنَكِّزَاتٍ بِاللَّيْلِ، فَيُطْفَنُ مَعَ الرِّجَالِ، وَلِيَكُنَّ كُنَّ إِذَا دَخَلْنَ الْمَيْتَ، فَمَنْ حَتَّى يَدْخُلْنَ، وَأَخْرَجَ الرِّجَالَ، وَكُنْتُ آتِي عَائِشَةَ أَنَا وَعَبِيدُ بْنُ عَمْرٍو، وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ فِي جَوْفِ ثَبَدٍ، قُلْتُ: وَمَا حِجَابُهَا؟ قَالَ: هِيَ فِي قُبَّةٍ تُزَكِّيَّتُ لَهَا غِشَاءٌ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذَلِكَ، وَرَأَيْتُ عَلَيْهَا دِرْعًا مَوْرَدًا

ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عبید اللہ، تافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بیت اللہ کا پہلی بار طواف کرتے تو پہلے تین پھیروں میں دوڑتے اور چار میں چلتے اور آپ ﷺ کے درمیان میں بھی دوڑتے جب کہ صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرتے۔

عورتوں کا مردوں کے ساتھ طواف کرنا

عمرو بن علی، ابو عاصم ابن جریج، عطائی سے مروی ہے کہ جب ابن ہشام نے عورتوں کو مردوں کے ساتھ طواف کرنے سے منع کیا تو کہا: آپ انہیں کیوں منع کرتے ہیں جب کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات نے مردوں کے ساتھ طواف کیا۔ میں نے کہا کہ پردے کے حکم کے بعد یا پہلے؟ کہا کہ میری عمر کی قسم، میں نے پردے کے حکم کے بعد دیکھا۔ میں نے کہا کہ مردان میں کس طرح مل ہو جاتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ مردان میں نہیں ملتے تھے، حضرت عائشہ مردوں سے ایک جانب رہ کر طواف کرتیں اور ان نہ ملتیں۔ ایک عورت نے کہا کہ اے ام المؤمنین! چلیے کہ حجر اسود کو بوسہ دیں۔ فرمایا کہ تم چلی جاؤ اور خود جانے سے انکار کر دیا۔ وہ رات کو نکلتیں اور مردوں کے ساتھ طواف کرتیں تاکہ پہچانی نہ جائیں لیکن خانہ کعبہ میں داخل ہونا چاہتیں تو مردوں کے نکل جانے کا انتظار کرتیں۔ میں اور عبید بن عمر حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب کہ وہ جوف ثبید میں قیام فرماتھیں۔ عرض کی کہ ان کا پردہ کیا تھا؟ فرمایا کہ وہ ترکی قبے میں تھیں، جس پر پردہ تھا ہوا تھا جب کہ ان کے

اور نئے کے درمیان حجاب نہ تھا اور میں نے گلابی ٹکرتہ دیکھا۔

اسماعیل، امام مالک، محمد بن عبدالرحمن بن نوفل، عروہ بن زبیر، زینب بنت ابی سلمہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنی بیماری کا کہا۔ فرمایا کہ تم مردوں سے پیچھے طواف کر لینا۔ چنانچہ میں نے مردوں سے پیچھے طواف کیا اور اُس وقت رسول اللہ ﷺ بیت اللہ میں نماز ادا فرما رہے تھے اور آپ سورۃ والطور کی تلاوت فرما رہے تھے۔

طواف کے دوران کلام کرنا

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کعبہ کا طواف کر رہے تھے تو آپ ایک شخص کے پاس سے گزرے جس نے اپنا ہاتھ دوسرے شخص کے ساتھ تسمہ، رسی یا کسی اور چیز سے باندھ رکھا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اُس کو اپنے دست مبارک سے کاٹ دیا اور فرمایا کہ اس کا ہاتھ پڑ لو۔

جب کوئی طواف کے دوران تسمہ

یا ناپسندیدہ چیز دیکھے اور اُسے کاٹ دے
ابوعاصم، ابن جریج، سلیمان احول، طاؤس،

1619۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نُوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَتْ: شَكَّوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلِيَّ أَشْتَكِي، فَقَالَ: طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ: "وَالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ"

65۔ بَابُ الْكَلَامِ فِي الطَّوَافِ

1620۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ، أَنَّ طَاوُسًا، أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ رَبَطَ يَدَهُ إِلَى إِنْسَانٍ بِسَيْرٍ - أَوْ يَخِيطُ أَوْ بِشَيْءٍ غَيْرِ ذَلِكَ - فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: قُتِلَ بِيَدِهِ

66۔ بَابُ إِذَا رَأَى سَيْرًا أَوْ شَيْئًا

يُكْرَهُ فِي الطَّوَافِ قَطْعُهُ

1621۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ

1619۔ راجع الحديث: 464

1620۔ النظر الحديث: 6703, 6702, 1621، سنن ابوداؤد: 3302، سنن نسائي: 3820, 3819

1621۔ راجع الحديث: 1620

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کعبہ کا طواف کرتے ہوئے ایک شخص کو ڈوری وغیرہ سے بندھا ہوا دیکھا تو آپ نے وہ کاٹ دی۔

سَلِمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِرَمَامٍ - أَوْ غَيْرِهِ - فَقَطَعَهُ

67- بَابُ لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ

عُزَيَّانَ، وَلَا يَحُجُّ مُشْرِكٌ

1622- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ،

قَالَ يُونُسُ: قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَرَهُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ يُؤَدُّنَ فِي الثَّاسِ إِلَّا لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُزَيَّانَ

برہنہ بیت اللہ کا طواف نہ کرے

اور نہ مشرک حج کرے

یحییٰ بن بکر، لیث، یونس، ابن شہاب، حمید بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا جب کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حجۃ الوداع سے پہلے حج کا امیر بنا کر چند لوگوں کے ساتھ یوم النحر کو یہ اعلان کرنے کے لیے روانہ کیا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

68- بَابُ إِذَا وَقَفَ فِي الطَّوَافِ

وَقَالَ عَطَاءٌ فِيَمَنْ يَطُوفُ فَتُقَامُ الصَّلَاةُ أَوْ يُدْفَعُ عَنْ مَكَانِهِ: إِذَا سَلَّمَ يَزْجِعُ إِلَى حَيْثُ قُطِعَ عَلَيْهِ. فَيَمْنَى وَيَذْكُرُ نَحْوَهُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

طواف میں وقفہ کرنا

عطاء نے اُس شخص کے بارے میں فرمایا جو طواف کر رہا ہو تو نماز کی اقامت ہو جائے یا اپنی جگہ سے ہٹا دیا جائے تو سلام پھیرنے پر اُسی جگہ سے طواف شروع کر دے جہاں سے موقوف ہوا۔ حضرت ابن عمر اور حضرت عبد الرحمن بن ابوبکر سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

نبی کریم ﷺ نے طواف کیا اور سات

پھیروں کے بعد دو رکعتیں پڑھیں

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر ہر سات پھیروں کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے۔ اسماعیل بن

69- بَابُ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لِسُبُوعٍ رَكْعَتَيْنِ

وَقَالَ نَافِعٌ، كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُصَلِّي لِكُلِّ سُبُوعٍ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ

أَمِيَّة: قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: إِنَّ عَطَاءً يَقُولُ: تُحْرَقُ
الْمَكْتُوبَةُ مِنْ رَكْعَتِي الطَّوْفِ، فَقَالَ: الشُّكَّةُ
أَفْضَلُ لَمْ يَطْلُبِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سُبُوحًا قَطْرًا وَلَا صَلَّيْ رَكْعَتَيْنِ

امیہ کا بیان ہے کہ میں نے زہری سے کہا کہ عطاء فرماتے
ہیں: فرض نماز طواف کی دو رکعتوں کی طرف سے کفایت
کرتی ہے۔ فرمایا کہ سنت ہی افضل ہے کہ نبی
کریم ﷺ نے سات طواف نہیں کیے مگر دو رکعتیں
پڑھیں۔

1623 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو، سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا: أَيَقْعُ الرَّجُلُ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي الْعُمْرَةِ قَبْلَ أَنْ
يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ؟ قَالَ: قَدِيمٌ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَطَافَ بِالنَّبِيِّ سَبْعًا،
ثُمَّ صَلَّيْ خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، وَطَافَ بَيْنَ
الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ: (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ
اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ).

عمرو سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی
اللہ عنہما سے سوال کیا کہ کیا کوئی شخص عمرہ میں صفا و مروہ
کے درمیان طواف کرنے سے پہلے اپنی بیوی سے صحبت
کر سکتا ہے؟ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو
بیت اللہ کے سات طواف کیے۔ پھر مقام ابراہیم کے
پچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کیا
اور فرمایا کہ رسول اللہ کا عمل تمہارے لیے بہترین نمونہ
ہے۔

1624 - قَالَ: وَسَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا: فَقَالَ: لَا يَقْرُبُ امْرَأَتَهُ حَتَّى يَطُوفَ
بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے دریافت کیا تو فرمایا کہ اپنی بیوی سے صحبت نہ کرے
جب تک صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کرے۔

70 - بَابُ مَنْ لَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ، وَلَمْ
يَطُفْ حَتَّى يَخْرُجَ إِلَى عَرَفَةَ، وَيَرْجِعَ

جو کعبہ کے نزدیک نہ آئے اور نہ طواف
کرے بلکہ عرفات چلا جائے اور طواف

بَعْدَ الطَّوْفِ الْأَوَّلِ

اول کے بعد واپس ہو

1625 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا
فُضَيْلٌ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ،
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:
قَدِيمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ، فَطَافَ

محمد بن ابوبکر، فضیل، موسیٰ بن عقبہ، کریب سے
مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے
فرمایا: نبی کریم مکہ مکرمہ تشریف فرما ہوئے تو سات طواف
کیے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور اس طواف کے

1623 - راجع الحديث: 395

1624 - راجع الحديث: 395

1625 - راجع الحديث: 1545

بعد کعبہ کے قریب نہ گئے حتیٰ کہ عرفات سے واپس ہوئے۔

جس نے طواف کی دو رکعتیں

مسجد سے باہر پڑھیں

اور حضرت عمرؓ نے حرم سے باہر پڑھیں۔

عروہ نے زینب سے مروی کی ہے کہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی۔ عروہ نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کہ آپ مکہ مکرمہ میں تھے اور کوچ کا قصد تھا اور حضرت اُم سلمہ نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا مگر روانہ ہونا چاہتی تھیں تو رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا: جب نماز فجر کی اقامت کہی جائے تو تم اپنے اونٹ پر طواف کر لینا اور لوگ نماز پڑھ رہے ہوں گے۔ انہوں نے یہی کیا اور نماز نہ پڑھی بلکہ چلی گئیں۔

جو طواف کی دو رکعتیں مقام ابراہیم کے

پیچھے پڑھے

عمر بن دینار سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: نبی کریم ﷺ تشریف فرما ہوئے تو آپ نے بیت اللہ کے ساتھ طواف کیے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں

وَسَعَى بَيْنَ الصُّفَا، وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ
بَعْدَ طَوَافِهَا، حَتَّى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ

71- بَابُ مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ

خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ

وَصَلَّى عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَارِجًا مِنَ الْحَرَمِ

1626 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: شَكُوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا، الْغَسَّالِيُّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ - زَوْجِ النَّبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ بِمَكَّةَ، وَارَادَ الْخُرُوجَ وَلَمْ تَكُنْ أُمُّ سَلَمَةَ طَافَتْ بِالْبَيْتِ وَارَادَتْ الْخُرُوجَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أُقِيمَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ فَطُوفِي عَلَى بَعِيرِكَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ . فَفَعَلْتُ ذَلِكَ، فَلَمْ تُصَلِّ حَتَّى خَرَجْتُ

72- بَابُ مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيِ

الطَّوَافِ خَلْفَ الْمَقَامِ

1627 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا

عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا، وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ

پڑھیں۔ پھر صفا و مروہ کی جانب تشریف لے گئے۔
ارشادِ ربانی ہے: تمہارے لیے رسول اللہ کے طرزِ عمل
میں اچھا نمونہ ہے۔

فجر اور عصر کے بعد

طواف کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما طواف کی دو
رکعتیں سورج طلوع ہونے سے پہلے پڑھتے اور حضرت
عمر نمازِ فجر کے بعد طواف کر کے سوار ہوئے اور دو ذی
طویٰ میں پڑھیں۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ بعض لوگوں نے صبح کی نماز
کے بعد بیت اللہ کا طواف کیا اور پھر ایک واعظ کے پاس
بیٹھ گئے حتیٰ کہ سورج نکل آیا تو نماز پڑھنے کھڑے
ہو گئے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ وہ بیٹھے رہے اور جب
وہ گھڑی آئی جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے تو کھڑے
ہوئے اور نماز پڑھنے لگے۔

ابراہیم بن منذر، ابو حمزہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع،
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ
میں نے نبی کریم ﷺ کو سورج طلوع ہوتے وقت اور
غروب ہوتے وقت نماز پڑھنے سے منع فرماتے ہوئے
سنا۔

عبدالعزیز بن رفیع سے مروی ہے کہ میں نے
حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ فجر
کی نماز کے بعد طواف کرتے اور دو رکعتیں پڑھتے۔

رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:
(لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ)
(الاحزاب: 21)

73- بَابُ الطَّوَافِ

بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُصَلِّي رَكْعَتَيِ
الطَّوَافِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ وَطَافَ عُمَرُ بَعْدَ
صَلَاةِ الصُّبْحِ، فَرَكِبَ حَتَّى صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ بِذِي
طَوًى

1628 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ الْبَصْرِيُّ،

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ
عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ نَاسًا طَافُوا
بِالْبَيْتِ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، ثُمَّ قَعَدُوا إِلَى الْمَذْكُورِ،
حَتَّى إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامُوا يُصَلُّونَ، فَقَالَتْ
عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: قَعَدُوا، حَتَّى إِذَا كَانَتِ
السَّاعَةُ الَّتِي تُكْرَهُ فِيهَا الصَّلَاةُ، قَامُوا يُصَلُّونَ

1629 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا

أَبُو حَمْرَةَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ
عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوعِ
الشَّمْسِ، وَعِنْدَ غُرُوبِهَا

1630 - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ

الرُّعْفَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ
الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَطُوفُ بَعْدَ الْفَجْرِ وَيُصَلِّي
رَكْعَتَيْنِ-

عبدالعزیز سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر کو عصر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا اور وہ بتاتے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ نبی کریم ﷺ جب بھی اُن کے حجرے میں تشریف لے جاتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔

مریض سوار ہو کر طواف کرے

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کا طواف اونٹ پر سوار ہو کر کیا۔ جب بھی حجر اسود کے نزدیک آتے تو کسی چیز سے اشارہ فرما دیتے جو دست اقدس میں ہوتی اور تکبیر کہتے۔

زینت بنت اُم سلمہ سے مروی ہے کہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں اپنی بیماری کی عرض کی تو فرمایا: تم سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے طواف کر لینا۔ پس میں نے طواف کیا اور رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے ایک حصے میں نماز پڑھ رہے تھے اور آپ سورۃ والطور کی قرأت فرما رہے تھے۔ (نماز فجر پڑھاتے ہوئے۔)

حاجیوں کو پانی پلانا

عبداللہ بن محمد بن ابوالاسود، ابو صمرہ، عبید اللہ، نافع

1631- قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: وَرَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، - وَيُحْمِلُ أَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَدْخُلْ بَيْتَهَا إِلَّا صَلَّاهُمَا

74- بَابُ الْمَرِيضِ يَطُوفُ رَاكِبًا

1632- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا حَالِدٌ، عَنْ حَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَهُوَ عَلَى بَعِيرٍ، كَلَّمَا آتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِي يَدِهِ، وَكَثَّرَ

1633- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ تَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: شَكُوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي، فَقَالَ: طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطَفَعْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ، وَهُوَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابُ مَسْطُورٍ

75- بَابُ سِقَايَةِ الْحَاجِّ

1634- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ،

1631- راجع الحديث: 1630, 590

1632- راجع الحديث: 1612, 1607

1633- راجع الحديث: 464

1634- أنظر الحديث: 1745, 1744, 1743

سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: حضرت عباس بن عبدالمطلب نے رسول اللہ ﷺ سے منیٰ کی راتوں میں مکہ مکرمہ کے اندر رہ کر حاجیوں کو پانی پلانے کی اجازت مانگی تو انہیں اجازت دے دی گئی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سبیل کے پاس تشریف لائے اور پانی طلب فرمایا۔ حضرت عباس نے فرمایا: اے فضل! اپنی والدہ ماجدہ کے پاس جاؤ اور رسول اللہ ﷺ کے لیے اُن کے پاس سے پانی لاؤ۔ فرمایا: مجھے پلاؤ، پس اُس میں سے نوش فرمایا۔ پھر زمزم کی طرف تشریف لے گئے تو وہاں لوگ پی رہے تھے اور پلا رہے تھے فرمایا کہ کرتے رہو کیونکہ تم نیک کام کر رہے ہو۔ اگر تمہارے غالبہ پانے کا خیال نہ ہوتا تو میں بھی اُترتا اور اس پر رسی ڈالتا اور اپنے کندھے کی طرف اشارہ فرمایا۔

زمزم کا بیان

عبداللہ، عبداللہ، یونس، زہری، حضرت انس بن مالک نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں مکہ مکرمہ میں تھا کہ میری چھت کھولی گئی پس جبریل نازل ہوئے اور میرا سینہ کھولا۔ پھر اُسے زمزم کے پانی سے دھویا۔ پھر سونے کا ایک طشت لایا گیا جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا پھر وہ میرے سینے میں اُنڈیل دیا گیا۔ پھر وہ واپس سی دیا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آسمان دنیا کی طرف لے گئے۔

حَدَّثَنَا أَبُو ظَمْرَةَ حَدَّثَنَا عُمَيْدُ اللَّهِ عَنْ كَافٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسِيتَ بِمَكَّةَ لِيَأْتِيَ مِنِّي مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ، فَأَذِنَ لَهُ

1635 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَالِدٍ الْحَذَّامِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ إِلَى الشَّقَايَةِ فَاسْتَسْقَى، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا فَضْلُ، اذْهَبْ إِلَى أُمِّكَ فَأْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرَّابٍ مِنْ عِنْدِهَا، فَقَالَ: اسْقِنِي، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ أَيْدِيَهُمْ فِيهِ، قَالَ: اسْقِنِي، فَشَرِبَ مِنْهُ، ثُمَّ أَتَى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُونَ وَيَجْعَلُونَ فِيهَا، فَقَالَ: احْمَلُوا فَإِنَّكُمْ عَلَى عَمَلٍ صَالِحٍ، ثُمَّ قَالَ: لَوْلَا أَنْ تُغْلَبُوا لَنَزَلْتُ، حَتَّى أَضَعَ الْحَبْلَ عَلَى هَذِهِ يَغْنَى: عَاتِقُهُ وَأَشَارَ إِلَى عَاتِقِهِ

76۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي زَمْزَمَ

1636 - وَقَالَ عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: كَانَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "فُرِجَ سَقْفِي وَأَنَا بِمَكَّةَ، فَكَرَّلَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَفَرَجَ صَنْدِي، ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسِيتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُنْتَلِيٍّ جُكْمَةً وَإِمَامًا، فَأَفْرَغَهَا فِي صَنْدِي، ثُمَّ أَطْبَقَهُ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَّجَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا،

قَالَ جَبْرِيلُ بَخَارِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا: افْتَحَ قَالَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جَبْرِيلُ"

1637 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا

الْقَزَارِيُّ، عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ قَالَ: سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ، فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ قَالَ عَاصِمٌ: فَخَلَفَ عِكرِمَةُ مَا كَانَ يَوْمَئِذٍ إِلَّا عَلَى بَعِيرٍ

77- بَابُ طَوَافِ الْقَارِينِ

1638 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَهْلُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا، فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ، فَلَمَّا قَضَيْنَا حَجَّنا، أُرْسِلَنِي مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاغْتَمَرْتُ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكَ، فَطَافَ الَّذِينَ أَهْلُوا بِالْعُمْرَةِ، ثُمَّ حَلُّوا، ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ، بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى، وَأَمَّا الَّذِينَ يَجْعُوا بِهِنَّ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَلَمَّا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا

1639 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا

ابْنُ عُكَيْتَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ ثَابِتٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ

پس جبریل نے آسمان دنیا کے خازن سے کہا: کھولے۔ کہا، کون ہے؟ کہا جبریل۔

محمد بن سلام، قزازی، شعبی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ کو آپ زمزم پلایا اور آپ کھڑے تھے۔ عاصم کا بیان ہے کہ عکرمہ نے قسم کھا کر کہا کہ اُس دن آپ اُونٹ پر تھے۔

قرآن کرنے والے کا طواف

عروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: حجۃ الوداع کے موقع پر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے تو ہم نے عمرہ کا احرام باندھا۔ فرمایا کہ جس کے پاس قربانی کا جانور ہو وہ حج اور عمرہ کا احرام باندھ لے اور احرام نہ کھولے مگر دونوں کا۔ میں مکہ مکرمہ پہنچی تو مجھے حیض شروع ہو گیا۔ جب ہم اپنے حج سے فارغ ہوئے تو مجھے حضرت عبدالرحمن کے ساتھ معجم کی جانب بھیجا اور میں نے عمرہ کیا۔ فرمایا کہ یہ تمہارے عمرہ کی جگہ ہے۔ پس جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا انہوں نے طواف کیا۔ پھر احرام کھول دیا اور منیٰ سے واپسی پر دوسری بار طواف کیا اور جنہوں نے حج و عمرہ کو جمع کیا انہوں نے صرف ایک بار طواف کیا۔

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے صاحبزادے عبداللہ کے پاس تشریف لے گئے

1637 - النظر الحديث: 5617، صحيح مسلم: 5249، 5248، سنن نسائي: 2965، 2964، سنن ابن ماجه: 3422

1638 - راجع الحديث: 1556، 294

1639 - النظر الحديث: 1729، 1806، 1807، 1808، 1810، 1812، 1813، 4183، 4184، 4185

1708، 1693، 1640

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اللَّهُ عَنْهُمَا دَخَلَ الْبَيْتُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَظَهَرَهُ
فِي الدَّارِ، فَقَالَ: إِنْ لَا آمَنُ أَنْ يَكُونَ الْعَامَ بَيْنَ
النَّاسِ قِتَالٌ فَيَصُدُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ فَلَوْ أَكْمَتَهُ
فَقَالَ: قَدْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَإِنْ حِيلَ
بَيْنِي وَبَيْنَهُ أَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ
حَسَنَةٌ) ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ مَعَ
عُمَرَى حَجًّا، قَالَ: ثُمَّ قَدِمَ، فَطَافَ لَهَا طَوَافًا
وَاحِدًا

اور اُن کی سواری گھر پر تھی۔ کہا کہ مجھے اس سال لوگوں
میں جنگ کا خدشہ ہے کہ وہ آپ کو بیت اللہ سے روکیں
گے۔ لہذا آپ تمہارے رہیں۔ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ
نکلے تو کفار قریش آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان آڑ
ہوئے اگر وہ میرے اور بیت اللہ کے درمیان آڑ ہوں
گے تو میں وہی کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا کیونکہ
تمہارے لیے رسول اللہ کا عمل بہترین نمونہ ہے۔ پھر
فرمایا کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ
کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ
پھر وہ مکہ مکرمہ پہنچے تو دونوں کے لیے ایک ہی طواف
فرمایا۔

1640 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ
كَافٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ
تَوَلَّى الْحِجَابُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ النَّاسَ
كَانُوا بَيْنَهُمْ قِتَالٌ، وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ، فَقَالَ:
(لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) إِذَا
أَصْنَعَ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
إِنِّي أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمَرَةَ، ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى
إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَامِ، قَالَ: مَا شَأْنُ الْحَجِّ
وَالْعُمَرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ، أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا
مَعَ عُمَرَى، وَأَهْدَى هَذَا اسْتِزَاةً بِقُدَيْدٍ، وَلَمْ يَزِدْ
عَلَى ذَلِكَ، فَلَمْ يَنْحَرْ، وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرَمَ مِنْهُ،
وَلَمْ يَحِلَّ وَلَمْ يَقْعِرْ، حَتَّى كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ، فَتَحَرَ
وَحَلَقَ، وَرَأَى أَنْ قَدْ قَطَعَ طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمَرَةِ
بَطَوَافِهِ الْأَوَّلِ " وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:
كَذَلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما نے حج کا ارادہ کیا جس سال کہ حجاج حضرت ابن
زُبیر کے خلاف معرکہ آراء تھا۔ آپ سے کہا گیا کہ لوگوں
میں جنگ ہونے والی ہے لہذا ہمیں خوف ہے آپ روکے
جائیں گے۔ فرمایا کہ تمہارے لیے رسول اللہ کے عمل
میں بہترین نمونہ ہے۔ یہ ہوا تو میں وہی کروں گا جو رسول
اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں
نے عمرہ واجب کر لیا ہے۔ پھر جب نکلے اور بیداء کے
قریب پہنچے تو فرمایا: حج اور عمرہ کی ایک ہی بات ہے۔
میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ
حج بھی واجب کر لیا ہے۔ اور قُدید سے قربانی کا جانور بھی
خرید لیا اور اس سے زیادہ کچھ نہ کیا۔ نہ قربانی کی اور نہ
ایسی کوئی چیز حلال کی جو احرام میں حرام ہوتی ہے یعنی نہ
سر منڈایا نہ بال کٹوائے، حتیٰ کہ یوم النحر آگیا تو قربانی کی
اور سر منڈایا اور یہی جانا کہ حج اور عمرہ کے لیے پہلا

طواف ہی کافی ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا تھا۔

با وضو طواف کرنا

محمد بن عبد الرحمن بن نوفل قرشی نے عروہ بن زبیر سے پوچھا تو فرمایا: کہ نبی کریم ﷺ نے حج کیا تو مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ اولاً جس سے آپ نے آغاز فرمایا، یہ ہے کہ وضو کر کے بیت اللہ کا طواف فرمایا، پھر عمرہ نہ ہوا۔ پھر حضرت ابو بکر نے حج کیا تو اولاً جس سے آغاز فرمایا وہ طواف بیت اللہ تھا۔ پھر عمرہ نہ ہوا۔ پھر حضرت عمر نے یونہی کیا۔ پھر حضرت عثمان نے حج کیا تو میں نے دیکھا کہ اولاً جس سے انہوں نے آغاز کیا وہ بیت اللہ کا طواف تھا۔ پھر عمرہ نہ ہوا۔ پھر حضرت معاویہ اور حضرت عبد اللہ بن عمر۔ پھر میں نے اپنے والد ماجد حضرت زبیر بن العوام کے ساتھ حج کیا تو اولاً جس سے انہوں نے آغاز کیا وہ بیت اللہ کا طواف تھا۔ پھر عمرہ نہ ہوا۔ پھر میں نے مہاجرین و انصار کو اسی طرح کرتے دیکھا اور عمرہ نہ ہوا۔ پھر آخر میں جن کو میں نے دیکھا وہ حضرت ابن عمر ہیں جنہوں نے اُسے توڑ کر عمرہ نہیں بنایا۔ حضرت ابن عمر لوگوں میں مگر ہیں، وہ ان سے بھی نہیں پوچھتے اور نہ کسی پچھلے بزرگ کو دیکھتے ہیں کہ وہ کس چیز سے آغاز کرتے تھے۔ یعنی طواف بیت اللہ کرتے اور پھر بھی احرام نہ کھولتے۔ میں نے اپنی والدہ ماجدہ اور خالہ جان کو دیکھا کہ وہ طواف بیت اللہ کے علاوہ اور کسی چیز سے آغاز نہ کرتیں اور پھر بھی احرام نہ کھولتیں۔

78- بَابُ الطَّوَافِ عَلَى وَضُوءٍ

1641- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا ابْنُ

وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ تَوْقَلٍ الْقُرَشِيِّ، أَنَّهُ سَأَلَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ: قَدْ سَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهُ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ، ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمَرَةَ ثُمَّ سَجَّ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمَرَةَ ثُمَّ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِمَّنْ فَعَلَ ذَلِكَ ثُمَّ سَجَّ عُمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَرَأَيْتُهُ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمَرَةَ ثُمَّ مُعَاوِيَةُ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، ثُمَّ حَجَّجْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمَرَةَ ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمَرَةَ، ثُمَّ أَخِرُ مَنْ رَأَيْتُ فَعَلَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ، ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا عُمَرَةَ، وَهَذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ فَلَا يَسْأَلُونَهُ، وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ مَضَى، مَا كَانُوا يَبْدَعُونَ بِشَيْءٍ حَتَّى يَضَعُوا أَقْدَامَهُمْ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ لَا يَحِلُّونَ وَقَدْ رَأَيْتُ أُمِّي وَخَالَتِي حِينَ تَقْدَمَانِ، لَا تَبْتَدِئَانِ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ، تَطُوفَانِ بِهِ، ثُمَّ إِلَهُمَا لَا تَحِلَّانِ

1642 - وَقَدْ أَخْبَرَنِي أَبِي: أَنَّهَا أَهَلَّتْ هِيَ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ بِعُمْرَةٍ، فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا

79- بَابُ وُجُوبِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

وَجُعِلَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ

1643 - حَدَّثَنَا أَبُو الِیْمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ عُرْوَةُ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْتُ لَهَا: أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى: (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا) (البقرة: 158)، قَوْلَ اللَّهِ مَا عَلَى أَحَدٍ جُنَاحٌ أَنْ لَا يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، قَالَتْ: بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي، إِنَّ هَذِهِ لَوُ كَانَتْ كَمَا أَوْلَتْهَا عَلَيْهِ، كَانَتْ: لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَتَطَوَّفَ بِهِمَا، وَلَكِنَّهَا أُنْزِلَتْ فِي الْأَنْصَارِ، كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمُوا يَهْلُونَ لِمَنَاةَ الظَّالِمَةِ، الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَهَا عِنْدَ الْمُشَلِّ، فَكَانَ مِنْ أَهْلِ يَتَخَرَّجُ أَنْ يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا أَسْلَمُوا، سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا كُنَّا نَخْرُجُ أَنْ نَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ) (البقرة: 158).
الرَّيَّةُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوْفَ بَيْنَهُمَا، فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَ الطَّوْفَ بَيْنَهُمَا، ثُمَّ أَخْبَرْتُ أَبَا بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ: إِنَّ هَذَا

مجھے میری والدہ محترمہ نے بتایا کہ انہوں نے اور ان کی بہن نے اور حضرت زبیر نے اور فلاں فلاں نے اُس وقت احرام کھولا جب حجر اسود کو بوسہ دے لیا۔

صفا و مروہ کی سعی کا وجوب

اور یہ اللہ کی نشانیاں ہیں

غزوہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر گناہ نہیں کہ ان دونوں کا طواف کرے۔“ (۱۵۸:۲) تو خدا کی قسم، کسی پر گناہ نہیں کہ وہ صفا و مروہ کا طواف نہ کرے۔ فرمایا کہ اے بھانجے! تم نے غلط بات کہی ہے اگر یہ بات ہوتی جو تم نے پیش کی تو یوں حکم ہوتا: ”اُس پر کوئی گناہ نہیں جو ان دونوں کا طواف نہ کرے۔“ بلکہ یہ حکم انصار کے متعلق نازل ہوا جو اسلام لانے سے پہلے منات نامی بت کے پاس احرام باندھتے جس کی وہ پوجا کیا کرتے تھے۔ جو مشعل کے پاس تھا۔ پس جو احرام باندھ لیتا وہ صفا و مروہ کا طواف برا جانتا جب وہ مسلمان ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں پوچھتے ہوئے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم صفا و مروہ کا طواف کرنے کو برا جانتے ہیں؟ پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: ”بے شک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔“ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کے درمیان طواف کو سنت قرار دیا ہے۔ پس کسی کو یہ حق نہیں کہ ان دونوں کے درمیان طواف

لَعَلَّمُ مَا كُنْتُ سَمِعْتُهُ، وَلَقَدْ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَذْكُرُونَ: أَنَّ النَّاسَ - إِلَّا مَنْ ذَكَرْتُ عَائِشَةَ - مَعْنَى كَانَ يَهْلُ بِمَنَاءَ، كَانُوا يَطُوفُونَ كُلَّهُمْ بِالْصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى الطَّوْفَ بِالْبَيْتِ، وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فِي الْقُرْآنِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كُنَّا نَطُوفُ بِالْصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَإِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ الطَّوْفَ بِالْبَيْتِ فَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا، فَهَلْ عَلَيْنَا مِنْ حَرَجٍ أَنْ نَطُوفَ بِالْصَّفَا وَالْمَرْوَةِ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ) (البقرة: 158) الْآيَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَاسْتَمَعَ هَذِهِ الْآيَةَ تَرَكْتُ فِي الْفَرِيقَيْنِ كُلِّهِمَا، فِي الَّذِينَ كَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا بِالْجَاهِلِيَّةِ بِالْصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَالَّذِينَ يَطُوفُونَ ثُمَّ تَحَرَّجُوا أَنْ يَطُوفُوا بِهِمَا فِي الْإِسْلَامِ، مِنْ أَجْلِ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَمَرَ بِالطَّوْفِ بِالْبَيْتِ، وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا، حَتَّى ذَكَرَ ذَلِكَ، بَعْدَ مَا ذَكَرَ الطَّوْفَ بِالْبَيْتِ

کرنے کو موقوف کرے۔ پھر میں نے حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن کو بتایا تو انہوں نے فرمایا: یہ علمی بات ہے جو میں نے نہیں سنی۔ میں نے متعدد اہل علم حضرات سے سنا کہ وہ حضرت عائشہ کے برخلاف بیان کرتے کہ جو منات کے پاس احرام باندھتے وہ سارے صفا و مروہ کا طواف کیا کرتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیت اللہ کے طواف کا ذکر کیا اور صفا و مروہ کا نہ کیا تو لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم صفا و مروہ کا طواف کیا کرتے تھے جب کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کا طواف کا حکم نازل فرمایا اور صفا کا ذکر نہیں کیا تو کیا صفا و مروہ کا طواف کرنے میں ہم پر کوئی گناہ ہے؟ پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں (پارہ ۲، البقرة: ۱۵۸) ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرا گمان ہے کہ یہ آیت اُن دونوں جماعتوں کے بارے میں نازل ہوئی۔ ایک وہ جو دور جاہلیت میں صفا و مروہ کے طواف کو برا جانتے۔ پھر دوسرے وہ جو اسلام میں ان کے طواف کو اس لیے برا جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کا حکم فرمایا ہے اور صفا کا ذکر نہیں کیا۔ حتیٰ کہ طواف بیت اللہ کے بعد اس کا ذکر بھی کر دیا گیا۔

صفا و مروہ کے درمیان

سعی کرنے کا بیان

حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ یہ سعی دار بنی عبا سے بنی ابوسین کے کوچے تک ہے۔

محمد بن عبید، عیسیٰ بن یونس، عبید اللہ بن عمر، نافع

80- بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ

بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: السَّعْيُ مِنْ

دَارِ بَنِي عَبَادٍ إِلَى رُقَاتِ بَنِي أَبِي حُسَيْنٍ

1644 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ مَيْمُونٍ

حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَافَ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ حَبَّ فَلَاقًا وَمَشَى أَرْبَعًا، وَكَانَ يَسْعَى بَطْنَ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَقُلْتُ لِنَافِعٍ: أَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَمْشِي إِذَا بَلَغَ الرُّكْنَ الْيَمَانِي؟ قَالَ: لَا إِلَّا أَنْ يُرَاحِمَ عَلَى الرُّكْنِ، فَإِنَّهُ كَانَ لَا يَدَعُهُ حَتَّى يَسْتَلِمَهُ

1645 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِي عُمْرَةٍ، وَلَمْ يَطْفِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَّامِي امْرَأَتِهِ؟ فَقَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا، وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رُكْعَتَيْنِ، فَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا: (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) (الاحزاب: 21).

1646 - وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: لَا يَقْرَبُهَا حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

1647 - حَدَّثَنَا الْمُتَيْبِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ تَلَا:

1645- راجع الحديث: 395

1646- راجع الحديث: 395, 396

1647- راجع الحديث: 395

سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب پہلا طواف کرتے تو تین پھیروں میں دوڑتے اور چار میں چلتے اور جب صفا و مروہ کے درمیان طواف کرتے تو میل کے درمیان میں دوڑتے میں (عبید اللہ) نے نافع سے کہا کہ حضرت عبد اللہ جب رکن یمانی کے پاس پہنچتے تو چلتے تھے؟ فرمایا: نہیں مگر جب رکن یمانی کے پاس ازدہام کے سبب رکاوٹ ہو جاتی تو اُسے نہ چھوڑتے جب تک بوسہ نہ دے لیتے۔

عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اُس شخص کے بارے پوچھا جو عمرہ میں بیت اللہ کا طواف کرے لیکن صفا و مروہ کے درمیان نہ کرے کیا وہ اپنی بیوی کے پاس جائے؟ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ پہنچے تو آپ نے بیت اللہ کے سات طواف کیے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا و مروہ کے درمیان سات طواف کیے اور تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کا عمل بہترین نمونہ ہے۔

ہم نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے پوچھا تو فرمایا: اُس کے قریب نہ جائے حتیٰ کہ صفا و مروہ کے درمیان طواف کر لے۔

عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا۔ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ پہنچے تو بیت اللہ کا طواف کیا، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ پھر یہ آیت پڑھی کہ یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول کا عمل

بہترین نمونہ ہے۔

ماصم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی: کیا آپ صفا و مروہ کے درمیان سعی کو پسند نہیں کرتے تھے؟ فرمایا ہاں کیونکہ یہ بات جاہلیت کی نشانیوں میں سے تھی، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے (پارہ ۲، البقرہ: ۱۵۸)

عطاء سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کرتے ہوئے اس لیے دوڑے کہ مشرکوں کو اپنی قوت دکھائیں۔ حمیدی نے کچھ اضافہ کیا ہے اور سفیان، عمرو، عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اُسی کے مطابق مروی کی ہے۔

حائضہ سارے مناسک پورے کرے علاوہ بیت اللہ کے طواف کے اور جب کوئی وضو کے بغیر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے

عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے والد ماجد سے مروی کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں مکہ مکرمہ پہنچی تو میں حائضہ تھی تو بیت اللہ کا طواف نہ کیا اور نہ صفا و مروہ کے درمیان انہوں نے فرمایا

(لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ)

1648 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ قَالَ: قُلْتُ لِأَكْبَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَكُنْتُمْ تَكْرَهُونَ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ: نَعَمْ لِأَنَّهَا كَانَتْ مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ حَتَّى أُنْزِلَ اللَّهُ: (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا) (البقرة: 158)

1649 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِذَا سَعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، لِيُرِي الْمَشْرِكِينَ قُوَّتَهُ زَادَ الْحَمِيدِيَّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو، سَمِعْتُ عَطَاءً عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

81- بَابُ: تَقْضِي الْحَائِضُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ، وَإِذَا سَعَى عَلَى غَيْرِ وَضوءٍ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

1650 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: قَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ، وَلَمْ أَطْفِ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا

1648 - صحيح مسلم: 3073، سنن ترمذی: 2966

1649 - صحيح مسلم: 3049، سنن لسانى: 2979

1650 - راجع الحديث: 294

وَالْمَرْوَةَ قَالَتْ: فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: افْعَلِي كَمَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهُرِي

کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی تو آپ نے فرمایا: یونہی کرو جیسے دوسرے حاجی کرتے ہیں سوائے اس کے کہ بیت اللہ کا طواف نہ کرو، حتیٰ کہ تم پاک ہو جاؤ۔

1651۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: ح وَ قَالَ لِي خَلِيفَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا حَبِيبُ الْمَعْلَمِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَهْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ، وَلَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِنْهُمْ هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ، وَقَدِمَ عَلَيَّ مِنَ الْيَمَنِ وَمَعَهُ هَدْيٌ فَقَالَ: أَهْلَكْتُ بِمَا أَهَلَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً، وَيَطُوفُوا ثُمَّ يَقْضُوا وَيَجْعَلُوا إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ، فَقَالُوا: نَنْطَلِقُ إِلَى مِثْيَ وَذَكَرُ أَحَدِنَا يَقْطُرُ، فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ، وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيُ لَأَخْلَلْتُ، وَحَاضَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَتَسَكَّتِ الْمَنَاسِكُ كُلُّهَا، غَيْرَ أَنَّهُمَا لَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ، فَلَمَّا طَهَرْتُ طَافْتُ بِالْبَيْتِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تَنْطَلِقُونَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَأَنْطَلِقُ بِحَجٍّ، فَأَمَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهَا إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ

محمد بن ثنی، عبد الوہاب۔ خلیفہ، عبد الوہاب، حبیب، عطاء، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا اور ان میں سے کسی کے پاس بھی قربانی کا جانور نہیں تھا سوائے نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوطحہ کے۔ حضرت علی یمن سے آئے اور ان کے پاس قربانی کا جانور تھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے اسی کا احرام باندھا ہے جس کا نبی کریم ﷺ نے باندھا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ اسے عمرہ بنالیں اور طواف کر کے بال کٹوائیں اور احرام کھول دیں سوائے اُس کے جس کے پاس قربانی کا جانور ہو۔ لوگوں نے کہا کہ ہم منیٰ جائیں گے اور ہم میں سے بعض کی منیٰ ٹپک رہی ہوگی۔ نبی کریم ﷺ کو یہ بات پہنچی تو فرمایا: اگر مجھے پہلے علم ہوتا جواب ہوتا تو میں ہدی نہ لاتا اور اگر میرے پاس ہدی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول دیتا۔ حضرت عائشہ کو حیض آ گیا تو انہوں نے طواف بیت اللہ کے سوا سارے مناسک ادا کیے۔ جب پاک ہوئیں تو بیت اللہ کا طواف کیا۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ حضرات حج اور عمرہ کر کے لوٹ رہے ہیں اور میں صرف حج کر کے۔ آپ نے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر کو حکم دیا کہ ان کے ساتھ تنعم تک جاؤ۔ پس میں نے حج کے بعد عمرہ کیا۔

1652 - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: كُنَّا لَمَتَّعْ عَوَاتِقَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ، فَقَدِمَتِ امْرَأَةٌ فَذَلِكَ قَصْرُ بَنِي خَلْفٍ، فَحَدَّثَتْ أَنَّ أُخْتَهَا كَانَتْ تَحْتِ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِي عَشْرَةَ غَزْوَةً، وَكَانَتْ أُخْتِي مَعَهُ فِي سِتِّ غَزَوَاتٍ، قَالَتْ: كُنَّا لِنَدَاوِي الْكَلْبَى، وَنَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى، فَسَأَلْتُ أُخْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: هَلْ عَلَى أَحَدٍ أَقَابَاسُ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا جَلْبَابٌ أَنْ لَا تَخْرُجَ قَالَ: لِيُغْلِبْسَهَا صَاحِبُهَا مِنْ جَلْبَابِهَا، وَلِتَشْهَدَ الْحَزَّ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَأَلْنَاهَا، أَوْ قَالَتْ: سَأَلْنَاهَا - فَقَالَتْ: وَكَانَتْ لَا تَذْكُرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَدًا إِلَّا قَالَتْ: يَا بِي، فَقُلْنَا أَسْمِعِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَكَذَا، قَالَتْ: نَعَمْ يَا بِي فَقَالَ: لِيَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْخُدُورِ - أَوِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ - وَالْحَيْضُ فَيَشْهَدْنَ الْحَزَّ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ، وَيَعْتَزِلُ الْحَيْضُ الْمُصَلَّى فَقُلْتُ: الْحَائِضُ؟ فَقَالَتْ: أَوَلَيْسَ تَشْهَدُ عَرَفَةَ، وَتَشْهَدُ كَذَا وَتَشْهَدُ كَذَا

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہم اپنی کنواری لڑکیوں کو باہر نکلنے سے منع کرتے۔ ایک عورت آئی جو قصر بنی خلف میں ٹھہری تو اُس نے بتایا کہ اُس کی بہن رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک کے نکاح میں تھی جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بارہ غزوات میں شریک ہوئے تھے اور اس کی بہن نے سات غزوات میں۔ اُس نے کہا کہ ہم رزمیوں کی مرہم پٹی اور بیماروں کا علاج کرتی تھیں۔ میری بہن نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھتے ہوئے عرض کی کہ اگر ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو تو کیا کوئی حرج ہے کہ وہ باہر نہ نکلے؟ فرمایا کہ ساتھ والی اُسے اپنی چادر کا ایک پلو اڑھائے رکھے تاکہ وہ نیکی اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہو۔ جب حضرت اُم عطیہ آئیں تو میں نے اُن سے پوچھا یا پوچھنے کے لیے کہا اور وہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کا ذکر کرتیں تو کہتیں: ”میرا باپ قربان۔“ میں نے کہا کہ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا اور ایسا فرماتے ہوئے سنا ہے؟ کہا: ہاں میرا باپ قربان۔ فرمایا کہ کنواریاں اور پردے والیاں نکلیں یا پردے والیاں اور کنواریاں نکلیں اور حیض والی بھی نیکی اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں جب کہ حیض والی عورتیں عید گاہ سے الگ رہیں میں نے کہا: حائضہ؟ کہا کہ کیا وہ عرفات اور فلاں فلاں مقامات پر حاضر نہیں ہوتیں؟

مکہ مکرمہ میں رہنے والے کا بطحاء وغیرہ دوسری جگہوں سے احرام باندھنا اور حاجی کے لیے جب وہ منیٰ کی طرف نکلے

82- بَابُ الْإِهْلَالِ مِنَ الْبَطْحَاءِ وَغَيْرِهَا، لِلْمَنِيِّ وَاللِّحَاجِّ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَنًى

وَسُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ الْمَجَاوِرِ يُلَبِّي بِالْحَجِّ، قَالَ:
وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يُلَبِّي يَوْمَ التَّزْوِيَةِ،
إِذَا صَلَّى الظُّهْرَ وَاسْتَوَى عَلَى رَاحِلَتِهِ وَقَالَ عَبْدُ
الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَدِمْنَا
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْلَلْنَا، حَتَّى يَوْمَ
التَّزْوِيَةِ، وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرِ، لَبَيْنَا بِالْحَجِّ، وَقَالَ
أَبُو الزُّبَيْرِ: عَنْ جَابِرٍ: أَهْلَلْنَا مِنَ الْبَطْحَاءِ وَقَالَ
عَبِيدُ بْنُ جُرَيْجٍ لَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: رَأَيْتُكَ
إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهْلَ النَّاسِ إِذَا رَأَوْا الْهَلَكَ، وَلَمْ
يُهْلَ أَنْتَ حَتَّى يَوْمَ التَّزْوِيَةِ، فَقَالَ: لَمْ أَرِ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْلُ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ

عطاء سے پوچھا گیا کہ کیا مجاور حج کا تلبیہ کہے فرمایا
کہ حضرت ابن عمرؓ سے تلبیہ کہتے ہیں جب کہ
ظہر کی نماز پڑھ لیتے اور اپنی سواری پر جم کے بیٹھ
جاتے۔ عبد الملک عطاء، حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ ہم نبی
کریم ﷺ کے ساتھ پہنچے تو ہم نے آٹھویں ذوالحجہ تک
احرام باندھے رکھا اور ہم نے مکہ مکرمہ کو اپنے پیچھے چھوڑا
تو حج کا تلبیہ کہا ابوالزبیر نے حضرت جابر سے مروی کی
کہ ہم نے بطحاء سے احرام باندھا۔ عبید بن جریج نے
حضرت ابن عمر سے کہا کہ میں آپ کو دیکھتا ہوں جب کہ
میں مکہ مکرمہ میں ہوتا ہوں کہ لوگ چاند دیکھتے ہی احرام
باندھ لیتے ہیں لیکن آپ آٹھویں ذوالحجہ تک احرام نہیں
باندھتے؟ فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اُس وقت
تک احرام باندھتے ہوئے نہیں دیکھا جب تک آپ اپنی
سواری پر ابھی طرح تشریف فرمانہ ہو جاتے۔

آٹھویں ذوالحجہ کو نماز ظہر

کہاں پڑھے؟

عبد العزیز بن رفیع سے مروی ہے کہ میں نے
پوچھتے ہوئے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
خدمت میں نے عرض کی کہ مجھے وہ بات بتائیے جو آپ کو
نبی کریم ﷺ سے یاد ہو کہ آٹھویں ذوالحجہ کو ظہر اور عصر
کی نماز کہاں پڑھی؟ فرمایا کہ منیٰ میں۔ عرض کی کہ
تیرھویں ذوالحجہ کو نماز عصر کہاں پڑھی؟ فرمایا کہ بطح میں۔
پھر فرمایا کہ اُسی طرح کرو جیسے تمہارے حج کے امیر
کرتے ہیں۔

علی، ابوبکر بن عیاش، عبد العزیز سے مروی ہے کہ

83۔ بَابُ: ابْنِ يُصَلِّي

الظُّهْرَ يَوْمَ التَّزْوِيَةِ

1653 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا
إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ
بْنِ رُفَيْعٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قُلْتُ: أَخْبِرْنِي بِمَنْ عَقَلَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، "أَيُّنَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يَوْمَ
التَّزْوِيَةِ؟ قَالَ: بِمَنْيَ، قُلْتُ: "فَأَيُّنَ صَلَّى الْعَصْرَ
يَوْمَ الثَّغْرِ؟ قَالَ: بِالْبَطْحِ، ثُمَّ قَالَ: أَفْعَلُ كَمَا
يَفْعَلُ أَمْرَاؤُكَ

1654 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَمْعَانَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عِيَّاشٍ،

میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا۔ اسماعیل بن ابان، ابوبکر، عبدالعزیز سے مروی ہے کہ میں آنٹھویں ذوالحجہ کو منیٰ کی طرف نکلا تو مجھے گدھے پر سوار حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے۔ میں نے عرض کی کہ آج کے دن نبی کریم ﷺ نے نماز ظہر کہاں پڑھی، فرمایا کہ دیکھتے رہو، جہاں تمہارے حج کے امیر پڑھیں تم بھی وہیں پڑھنا۔

منیٰ میں نماز پڑھنا

ابراہیم بن منذر، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: رسول اللہ نے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے دو رکعت کے آغاز میں بھی۔

ابو اسحاق ہمدانی سے مروی ہے کہ حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے منیٰ میں ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں اور ہم تعداد میں زیادہ اور امن کی حالت میں تھے۔

عبدالرحمن بن یزید سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت ابوبکر کے ساتھ دو رکعتیں اور حضرت عمر کے ساتھ دو رکعتیں پھر تمہارے طریقے الگ ہو گئے۔ کاش! میرے حصے میں چار میں سے دو مقبول رکعتیں آئیں۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، لَقِيتُ أَنَسًا وَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: خَرَجْتُ إِلَى مَنَى يَوْمَ الْكُرْوَةِ فَلَقِيتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَاهِبًا عَلَى جَارٍ، فَقُلْتُ: أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْيَوْمَ الظُّهْرُ؟ فَقَالَ: انْظُرْ حَيْثُ يُصَلِّي أَمْرَاؤُكَ فَصَلِّ

84- بَابُ الصَّلَاةِ بِمَنَى

1655 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنَى رَكْعَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ صَدَدًا مِنْ خِلَافَتِهِ

1656 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِي، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخَزَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ أَكْثَرُ مَا كُنَّا قَطُّ وَأَمْنُهُ بِمَنَى رَكْعَتَيْنِ 1657 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ، وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ، وَمَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ تَفَرَّقَتْ بِكُمُ الطُّرُقُ،

1655- انظر الحديث: 1082 'سنن نسائي: 145

1656- راجع الحديث: 1083

1657- راجع الحديث: 1084

فَيَأْتِيَتْ حَظِي مِنْ أَرْبَعٍ رَكَعَتَانِ مُتَعَقِلَتَانِ

85- بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

1658 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنَا سَالِمٌ قَالَ: سَمِعْتُ
عُمَيْرًا مَوْلَى أَمْرِ الْفَضْلِ، عَنْ أَمْرِ الْفَضْلِ، شَكَ
النَّاسَ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، فَبَعَثْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ

86- بَابُ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ

إِذَا غَدَا مِنْ مَنَى إِلَى عَرَفَةَ

1659 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْعَقْفِيِّ، أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ
بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا تَخَادِعَانِ مِنْ مَنَى إِلَى عَرَفَةَ: كَيْفَ
كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هَذَا الْيَوْمِ، مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: كَانَ يَهْلُ مِنْهُ الْمَهْلُ
فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ، وَيُكَبِّرُ مِنْهُ الْكُبْرُ فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ

87- بَابُ التَّهْجِيرِ بِالرَّوَا حِ يَوْمَ عَرَفَةَ

1660 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، قَالَ: كَتَبَ
عَبْدُ الْمَلِكِ إِلَى الْحَجَّاجِ: أَنْ لَا يُخَالِفَ ابْنَ عُمَرَ فِي
الْحَجِّ، فَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَ
عَرَفَةَ حِينَ زَالَتْ الشَّمْسُ، فَصَاحَ عِنْدَ سُرَادِقِ

عرفہ کے دن کا روزہ

عمیر مولیٰ ام الفضل نے حضرت ام الفضل رضی
اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ لوگوں کو عرفہ کے دن نبی
کریم ﷺ کے روزے کے بارے میں شک ہو تو میں
نے نبی کریم ﷺ کے لیے مشروب بھیجا۔ آپ نے وہ
نوش فرمایا۔

منیٰ سے عرفات کو واپس

لوٹے تو تلبیہ اور تکبیر کہنا

محمد بن ابوبکر ثقفی سے مروی ہے کہ انہوں نے
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا جب
کہ دونوں منیٰ سے عرفات کو واپس لوٹ رہے تھے کہ آج
کے دن آپ حضرات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا کیا
کرتے تھے؟ فرمایا کہ تلبیہ کہنے والا اگر کوئی تلبیہ کہتا تو
کوئی نہ روکتا اور تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا تو کوئی نہ روکتا۔

عرفہ کے دن دوپہر کو روانگی

عبدالملک نے حجاج کے لیے مکتوب لکھا کہ حج کے
بارے میں حضرت ابن عمر کی مخالفت نہ کرے اور عرفہ
کے دن میں (سالم) اُن کے ساتھ تھا جب کہ سورج
ڈھل گیا۔ خیمے کے پاس سے حجاج کو زور سے پکارا، باہر
نکلے تو اُس کے اوپر کسم سے لگی ہوئی چادر تھی۔ کہا اے

1658- انظر الحديث: 1661, 1988, 5604, 5618, 5636, صحيح مسلم: 2627, 2630, مسنن

ابوداؤد: 2441

1659- راجع الحديث: 970

1660- انظر الحديث: 1662, 1663, صحيح مسلم: 3005, 3009

ابو عبد الرحمن! آپ کو کیا ہو گیا؟ فرمایا کہ اگر سنت پر عمل کرنا ہے تو کوچ کرو۔ کہا: اسی وقت؟ فرمایا: ہاں۔ کہا: مہلت دیجیے کہ میں سر پر پانی بہاؤں، پھر چلوں گا۔ یہ اتر آئے۔ حجاج نکلا تو میرے اور اباجان کے درمیان چلنے لگا۔ میں نے کہا کہ اگر آپ سنت پر عمل کرنا چاہتے ہیں تو خطبہ مختصر رکھنا اور وقوف میں جلدی کرنا۔ وہ حضرت عبد اللہ کو دیکھنے لگا۔ جب حضرت عبد اللہ نے یہ دیکھا تو فرمایا: سچ کہا ہے۔

عرفات میں سواری پر وقوف کرنا

عمیر مولیٰ عبد اللہ بن عباس نے حضرت اُم الفضل بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ اُن کے پاس کچھ لوگوں نے عرفہ کے دن نبی کریم ﷺ کے روزے کے بارے میں اختلاف کیا۔ بعض نے کہا کہ وہ روزے سے ہیں اور بعض نے کہا روزے سے نہیں ہیں۔ میں نے حضور ﷺ کے لیے دودھ کا پیالہ بھیجا۔ آپ اپنے اُونٹ پر تھے تو نوش فرمایا۔

عرفات میں دو نمازوں کو جمع کرنا

اور حضرت ابن عمر کی نماز جب امام کے ساتھ پڑھنے سے فوت ہو جاتی تو دونوں کو جمع کر لیتے۔ لیث، عقیل، ابن شہاب، سالم سے مروی ہے کہ جس سال حضرت ابن زبیر کے خلاف حجاج بن یوسف جنگ پر اُترا ہوا تھا تو اس نے حضرت عبد اللہ بن عمر سے پوچھا کہ آپ عرفہ کے دن وقوف میں کیا کرتے ہیں؟ سالم نے کہا کہ اگر تم سنت چاہتے ہو تو عرفہ کے دن، دن

الحجّاج فخرج وعليه ملحفه معصرة فقال: ما لك يا ابا عبد الرحمن فقال: الرواح ان كنت تريد السنة. قال: هذه الساعة. قال: نعم. قال: فانظري حتى ابيض على رأسي ثم اخرج فنزل حتى خرج الحجّاج فسار بيني وبين أبي فقلت: ان كنت تريد السنة فانصبر الخطبة وعجل الوقوف. فجعل ينظر إلى عبد الله فلما رأى ذلك عبد الله قال: صدق

88- باب الوقوف على الدابة بعرفة

1661 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّظَرِ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ، أَنَّ نَاسًا اخْتَلَفُوا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: هُوَ صَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْسَ بِصَائِمٍ، فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحٍ لَبَنٍ وَهُوَ واقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ، فَشَرِبَهُ

89- باب الجمع بين الصلاتين بعرفة

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا قَاتَنَهُ الصَّلَاةُ مَعَ الْإِمَامِ يَجْعَلُ بَيْنَهُمَا

1662 - وَقَالَ الْكُتَيْبُ: حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يَوْسُفَ، عَامَ نَزْلِ بَابِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَيْفَ تَصْنَعُ فِي الْمَوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَقَالَ سَالِمٌ: إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ

ڈھلتے ہی نماز پڑھنا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا: سچ کہا ہے۔ بے شک وہ حضرات ظہر اور عصر کو جمع کر لیتے جو سنت ہے۔ میں نے سالم سے کہا کہ کیا ایسا رسول اللہ ﷺ نے کیا؟ سالم نے کہا: ہاں تم ان کی سنت کی پیروی ہی تو کرتے ہو۔

عرفات میں خطبہ مختصر رکھنا

سالم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ عبدالملک بن مروان نے حجاج کے لیے مکتوب لکھا کہ حج میں حضرت عبداللہ بن عمر کی پیروی کرنا۔ جب عرفہ کا دن آیا تو حضرت ابن عمر آئے اور میں اُن کے ساتھ تھا جب کہ سورج ڈھلنے والا تھا یا ڈھل چکا تھا۔ انھوں نے اُس کے خیمے کے پاس زور سے پکارا: وہ کہاں ہے؟ وہ ان کی طرف نکلا تو حضرت ابن عمر نے فرمایا: روانہ ہو جاؤ۔ کہا: ابھی سے؟ فرمایا: ہاں کہا کہ مجھے مہلت دیجیے کہ اپنے اوپر پانی بہالوں۔ حضرت ابن عمر اتر آئے، حتیٰ کہ وہ نکلا اور میرے اور والد محترم کے درمیان چلنے لگا۔ میں نے کہا کہ اگر آپ سنت پانا چاہتے ہیں تو خطبہ مختصر رکھنا اور وقوف میں جلدی کرنا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ سچ کہا ہے۔

وقوف میں جلدی کرنا

عرفات میں وقوف کرنا

علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو، محمد بن جبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: میں اپنے اونٹ کی تلاش میں تھا۔ مسدہ، سفیان، عمرو، محمد بن جبیر

السُّنَّةُ فَهَجَرُ بِالصَّلَاةِ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: صَدَقَ، إِنَّهُمْ كَانُوا يَجْتَمِعُونَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السُّنَّةِ، فَقُلْتُ لِسَالِمٍ: أَفَعَلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ سَالِمٌ: وَهَلْ تَتَّبِعُونَ فِي ذَلِكَ إِلَّا سُنَّتَهُ

90- بَابُ قَصْرِ الْخُطْبَةِ بِعَرَفَةَ

1663 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ، كَتَبَ إِلَى الْحَجَّاجِ أَنْ يَأْتِمُرَ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِي الْحَجِّ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ عَرَفَةَ، جَاءَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَأَنَا مَعَهُ حِينَ رَأَيْتُ الشَّمْسَ أَوْزَالَتِ، فَصَاحَ عِنْدَ فُسْطَاطِهِ أَيْنَ هَذَا؟ فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: الرَّوَاحُ فَقَالَ: الْآنَ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَنْظِرْنِي أُفِيضَ عَلَى مَا هَذَا فَلَزَلِ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَتَّى خَرَجَ فَسَارَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي فَقُلْتُ: إِنْ كُنْتُ تُرِيدُ أَنْ تُصِيبَ السُّنَّةَ الْيَوْمَ فَأَقْصِرِ الْخُطْبَةَ وَتَجَلِّ الْوُقُوفَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ صَدَقَ

000- بَابُ التَّعْجِيلِ إِلَى الْمَوْقِفِ

91- بَابُ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ

1664 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، كُنْتُ أَظْلُبُ بَعِيدًا لِي ح

سے مروی ہے کہ اُن کے والد محترم حضرت جُمیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرا اونٹ گم ہو گیا تھا تو میں اُسے ڈھونڈنے عرفہ کے روز گیا۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو عرفات میں کھڑے دیکھا۔ میں نے کہا کہ یہ تو خدا کی قسم قریش سے ہیں، ان کا یہاں کیا کام؟ ہشام بن عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عُروہ نے فرمایا: لوگ دور جاہلیت میں برہنہ طواف کرتے سوائے خمس کے اور خمس یعنی قریش اور اُن کی اولاد، وہ اس میں طواف کرتا لوگوں کو کپڑے دیتے مرد مرد کو کپڑے دیتا اور عورت کسی عورت کو کپڑے دیتی اور وہ اُن میں طواف کرتی اور جس کو خمس نہ دیتے وہ برہنہ ہی بیت اللہ کا طواف کرتا اور دوسرے لوگ عرفات سے واپس لوٹتے لیکن خمس مزدلفہ سے۔ میرے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ یہ آیت خمس کے بارے میں نازل ہوئی ہے پھر وہاں سے واپس لوٹو جہاں سے لوگ لوٹتے ہیں چونکہ وہ مزدلفہ سے لوٹتے تھے لہذا انہیں عرفات کی طرف بھیجا گیا۔

عرفات سے لوٹتے ہوئے کس طرح چلے؟

ہشام بن عُروہ سے مروی ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: حضرت اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا اور میں بیٹھا ہوا تھا کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع میں کس طرح واپس لوٹے تھے؟ فرمایا کہ تیزی کے ساتھ اور جب کھلا راستہ دیکھتے تو اور بھی تیز ہو جاتے، ہشام نے کہا کہ النَّصُّ یہ الْعَنْقُ سے تیز ہے فَجَوْۃُ کُشَادَہ

وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عَمْرِو، سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: أَضَلَّكَ بَعِيدًا إِلَى فَنَهَبْتُ أَطْلُبُهُ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا بِعَرَفَةَ، فَقُلْتُ: هَذَا وَاللَّهِ مِنَ الْخُمْسِ فَمَا شَأْنُهُ هَاهُنَا 1665 - حَدَّثَنَا فَرْوَةَ بِنْتُ أَبِي الْمَغْرَاءِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ عُرْوَةُ: كَانَ النَّاسُ يَطُوفُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَرَاةً إِلَّا الْخُمْسُ وَالْخُمْسُ قُرَيْشٌ وَمَا وَلَدَتْ، وَكَانَتِ الْخُمْسُ يَحْتَسِبُونَ عَلَى النَّاسِ يُعْطَى الرَّجُلُ الرَّجُلُ الْغِيَابَ يَطُوفُ فِيهَا، وَتُعْطَى الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ الْغِيَابَ تَطُوفُ فِيهَا، فَمَنْ لَمْ يُعْطِهِ الْخُمْسُ طَافَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانًا، وَكَانَ يُفِيضُ جَمَاعَةَ النَّاسِ مِنْ عَرَفَاتٍ، وَيُفِيضُ الْخُمْسُ مِنْ جَمْعٍ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا " أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ تَرَكْتُ فِي الْخُمْسِ: (لَمْ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ) (البقرة: 199)، قَالَ: كَانُوا يُفِيضُونَ مِنْ جَمْعٍ، فَدَفَعُوا إِلَى عَرَفَاتٍ "

92- بَابُ السَّيْرِ إِذَا دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ

1666 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: سُئِلَ أُسَامَةُ وَأَنَا جَالِسٌ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِينَ دَفَعَ؟ قَالَ: كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ، فَإِذَا وَجَدَ فَجَوْۃَ نَصَّ قَالَ هِشَامُ: وَالنَّصُّ: فَوْقَ الْعَنْقِ، قَالَ أَبُو عَبْدِ

کہ۔ اس کی جمع گنت اور گناہ ہے جیسے رکوع اور رکعات۔
مناص کا مطلب یہاں فرار ہونا نہیں ہے۔

عرفات اور مزدلفہ میں اترنا

غریب مولیٰ ابن عباس نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب عرفات سے واپس لوٹے تو گھائی کی جانب رخ فرمایا اور رفع حاجت کے بعد وضو کیا۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا نماز پڑھنی ہے؟ فرمایا کہ نماز تمہارے آگے ہے۔

نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کیا کرتے ماسوائے اس کے کہ اس گھائی کی طرف بھی جاتے جس میں رسول اللہ ﷺ گئے تھے۔ اس میں جا کر رفع حاجت کرتے اور وضو کر کے نماز مزدلفہ میں ہی پڑھا کرتے۔

غریب مولیٰ ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں عرفات سے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھا۔ جب رسول اللہ ﷺ بائیں گھائی کے پاس پہنچے جو مزدلفہ کے نیچے کی جانب ہے، تو سواری کو بٹھایا، پیشاب کیا۔ پھر آئے تو میں نے پانی ڈالا اور آپ نے ہلکا سا وضو فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ نماز فرمایا کہ نماز تمہارے آگے ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ مزدلفہ تشریف آئے

اللہ: "فَجَوْزُوا مُنْتَسِعًا، وَالْجَمِيعُ فَجَوَزُوا لَهَا، وَكَذَلِكَ رَكُوعًا وَرُكُوعًا"، (مناص): لَيْسَ جِئْنَا بِزَايٍ

93۔ بَابُ التَّزْوِيلِ بَيْنَ عَرَفَةَ وَجَمْعٍ

1667۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ،

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ مَالَ إِلَى الشَّعْبِ، فَقَطَعَ حَاجَتَهُ فَتَوَضَّأَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتُصَلِّي؟ فَقَالَ: الصَّلَاةُ أَمَامَكَ

1668۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

جُوَيْرِيَّةٌ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ، غَيْرَ أَنَّهُ يَمُرُّ بِالشَّعْبِ الَّذِي أَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَدْخُلُ، فَيَنْتَفِضُ وَيَتَوَضَّأُ، وَلَا يُصَلِّي حَتَّى يُصَلِّيَ بِجَمْعٍ

1669۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَزْمَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: رَدِفْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ، فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّعْبَ الْأَيْسَرَ، الَّذِي هُوَ الْمُرْدَلِفَةُ، أَتَاخُ، فَبَالَ ثُمَّ جَاءَ، فَصَبَّهْتُ عَلَيْهِ الْوُضُوءَ، فَتَوَضَّأَ وَضُوءًا خَفِيفًا، فَقُلْتُ: الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ

1667۔ راجع الحديث: 139

1668۔ راجع الحديث: 1091

1669۔ راجع الحديث: 139، صحيح مسلم: 3076

اور نماز پڑھی، پھر مزدلفہ کی صبح کو رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نفل پیٹھے۔

غریب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت نفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے سے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تلبیہ نہیں کہا حتیٰ کہ جمرہ عقبہ پر پہنچ گئے۔

نبی کریم ﷺ کا واپس نے لوٹتے وقت سکون کا حکم اور آپ کا لوگوں کی جانب کوڑے سے اشارہ فرمانا

سعید بن جبیر مولیٰ والہ کوئی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ وہ عرفہ کے دن نبی کریم ﷺ کے ساتھ واپس لوٹے تو نبی کریم ﷺ نے اپنے پیچھے سخت شور شرابا اور اونٹوں کی آواز سنی تو اپنے کوڑے سے اُن کی طرف اشارہ فرمایا اور فرمایا: اے لوگو! تمہارے لیے سکون و اطمینان ضروری ہے کیونکہ دوڑنے میں اچھائی نہیں ہے۔ اَوْضَعُوا حِزْزًا دُونَ خِلَالِكُمْ يَهْ أَلْثَلُّل سے ہے یعنی تمہارے درمیان فَجَرَّكَ خِلَالَهَا بَيْنَهُمَا یعنی ہم نے اُن دونوں کے درمیان جاری کیا۔

مزدلفہ میں دو

نمازیں ملانا

اللَّهُ، قَالَ: الصَّلَاةُ أَمَامَكَ، فَكَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى آتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى، ثُمَّ رَدَفَ الْفُضْلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ الْجَمْعِ.

1670- قَالَ كُرَيْبٌ: فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ الْفُضْلِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلْهِى حَتَّى بَلَغَ الْجَمْرَةَ

94- بَابُ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّكِينَةِ عِنْدَ الْإِفَاضَةِ، وَإِشَارَتِهِ إِلَيْهِمْ بِالسَّوْطِ

1671- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْزُومٍ، حَدَّثَنَا

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو، مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، مَوْلَى الْبَيْتَةِ الْكُوفِيِّ، حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ اللَّهَ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ رَجْرًا شَدِيدًا، وَضَرْبًا وَصَوْتًا لِلْإِبِلِ، فَأَشَارَ بِسَوْطِهِ إِلَيْهِمْ، وَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْإِضْطَاعِ، "أَوْضَعُوا: أَشْرَعُوا"، (خِلَالَكُمْ) (التوبة: 47): مِنْ الشَّغْلِ بَيْنَكُمْ، (وَفَجَرَّكَ خِلَالَهَا) (الكهف: 33): بَيْنَهُمَا

95- بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ

الصَّلَاتَيْنِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

1672 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ، فَكُذِلَ الْقُعْبَ، فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسَبِّحِ الْوُضُوءَ، فَقُلْتُ لَهُ: الصَّلَاةُ، فَقَالَ: الصَّلَاةُ أَمَامَكَ، فَجَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ، فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ أَتَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيدَهُ فِي مَنْزِلِهِ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلَّى وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا

کریب نے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ عرفات سے واپس لوٹے تو گھائی کی جانب اترے، پیشاب کیا۔ پھر وضو کیا لیکن پورا وضو نہیں کیا۔ میں نے عرض کی: نماز۔ فرمایا کہ نماز تمہارے آگے ہے۔ پس مزدلفہ آئے تو اچھی طرح وضو کیا۔ پھر اقامت ہوئی اور نماز مغرب پڑھی۔ پھر ہر شخص نے اپنے اونٹ کو اپنی قیام گاہ پر بٹھایا۔ پھر اقامت ہوئی تو نماز پڑھی اور دونوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔

96- بَابُ مَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَتَطَوَّعْ

1673 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ يَجْمَعُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِأَقَامَةٍ، وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا، وَلَا عَلَى الرَّائِرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا

جو دونوں نمازوں کو جمع کرے اور نوافل پڑھے سالم بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو ملایا۔ اُن میں سے ہر نماز اقامت کے ساتھ تھی اور دونوں کے درمیان یا دونوں کے بعد اور کوئی نماز نہیں پڑھی۔

1674 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عِدِّيُّ بْنُ قَابِطٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْخَطَّابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ

خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، عدی بن ثابت، عبد اللہ بن یزید خطابی نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو ملایا۔

97- بَابُ مَنْ آذَنَ وَأَقَامَ

جو ان میں سے ہر ایک نماز کے لیے

1672- راجع الحديث: 139

1673- راجع الحديث: 1091، سنن ابوداؤد: 1927

1674- صحيح مسلم: 3096، سنن نسائي: 3026، 604، سنن ابن ماجه: 3020

لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا

1675- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ حَالِدٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ،

حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ
يَزِيدَ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَاتِنَا
الْمُزْدَلِفَةَ حِينَ الْأَذَانِ بِالْعَتَمَةِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ،
فَأَمَرَ رَجُلًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ، وَصَلَّى
بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ دَعَا بِعَشَائِهِ فَتَعَشَى، ثُمَّ أَمَرَ
أَرَى فَأَذَّنَ وَأَقَامَ - قَالَ عُمَرُو: لَا أَعْلَمُ الشُّكَّ إِلَّا
مِنْ زُهَيْرٍ - ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ، فَلَمَّا طَلَعَ
الْفَجْرُ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا
يُصَلِّي هَذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا هَذِهِ الصَّلَاةَ فِي هَذَا الْمَكَانِ
مِنْ هَذَا الْيَوْمِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: "هُمَا صَلَاتَانِ
تُحَوَّلَانِ عَنْ وَقْعَيْهِمَا: صَلَاةُ الْمَغْرِبِ بَعْدَ مَا يَأْتِي
النَّاسُ الْمُزْدَلِفَةَ، وَالْفَجْرِ حِينَ يَبْزُغُ الْفَجْرُ، قَالَ:
رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ"

98- بَابُ مَنْ قَدَّمَ ضَعْفَةَ أَهْلِهِ بِلَيْلٍ،

فَيَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ، وَيَدْعُونَ،

وَيُقَدِّمُ إِذَا غَابَ الْقَمَرُ

1676- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ،

عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ سَأَلْتُ: وَكَانَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقْدِمُ ضَعْفَةَ
أَهْلِهِ، فَيَقِفُونَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ
بِلَيْلٍ فَيَدْعُونَ اللَّهَ مَا بَدَأَ لَهُمْ، ثُمَّ يَزْجَعُونَ

اذان واقامت کے

عبدالرحمن بن یزید سے مروی ہے کہ حضرت
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کیا۔ ہم عشاء
کی اذان یا اس کے قریب مزدلفہ پہنچے۔ انہوں نے ایک
شخص کو اذان واقامت کہنے کا حکم دیا۔ پھر مغرب کی نماز
پڑھی اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر رات کا کھانا
منجا کرتا دل کیا۔ پھر میرے خیال میں آپ نے اذان و
اقامت کا حکم دیا۔ عمرو نے کہا کہ میرے خیال میں یہ
زہیر کا شک ہے۔ پھر عشاء کی دو رکعتیں پڑھیں۔ جب
فجر طلوع ہوئی تو فرمایا: بے شک نبی کریم ﷺ اس
وقت نماز نہیں پڑھا کرتے تھے مگر اس نماز کو، اس جگہ پر
اور اس دن حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ یہ دونوں نمازیں
اپنے وقت سے ہٹا دی گئی ہیں، مغرب کی نماز جب کہ
لوگ مزدلفہ میں آئیں اور نماز فجر طلوع ہو جائے۔ فرمایا
کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ اسی طرح کیا
کرتے۔

جو اپنے ضعیف اہل خانہ کو رات ہی میں

مزدلفہ کے اندر ٹھہرنے کے لیے بھیج دے کہ

دعا کریں اور چاند ڈوبتے ہی بھیجے

یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، سالم سے
مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے
ضعیف اہل خانہ کو رات کے وقت مزدلفہ بھیج دیتے تو وہ
مشعر حرام کے پاس ٹھہرتے اور جب تک چاہتے ذکر الہی
کرتے۔ پھر وہ واپس لوٹتے اس سے پہلے کہ امام وقوف

1675- انظر الحديث: 1682، 1683

1676- صحيح مسلم: 3117

کرے اور وہ لوٹے جس کو اُن میں سے نماز فجر کے لیے منیٰ جانا ہو اور اُن میں سے بعض وہ جو اس کے بعد جائیں۔ جب وہ پہنچے تو حجرہ عقبہ پر کنکریاں مارتے اور حضرت ابن عمر فرمایا کرتے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو اس کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

سیلمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے روانہ فرمایا۔

علی سفیان، عبید اللہ بن ابویزید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اُن میں تھا جن کو نبی کریم ﷺ نے اپنے ضعیف اہل خانہ میں سے مزدلفہ کی رات روانہ کیا تھا۔

عبد اللہ مولیٰ اسماء نے حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ مزدلفہ کی شب وہ مزدلفہ میں ہی رہیں اور کھڑی ہو کر نماز پڑھنے لگیں۔ ایک گھڑی کے بعد فرمایا کہ اے بیٹے! کیا چاند غروب ہو گیا؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا کہ روانہ ہو۔ ہم روانہ ہوئے چلتے رہے اور پہنچے تو انہوں نے حجرہ پر کنکریاں ماریں۔ پھر واپس لوٹیں اور صبح کی نماز اپنی قیام گاہ پر پڑھی میں نے اُن سے کہا: امی جان! میرے خیال میں ہم نے اندھیرے میں پڑھی فرمایا: بیٹے رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو اجازت عطا فرمائی ہے۔

قَبْلَ أَنْ يَقِفَ الْإِمَامُ وَقَبْلَ أَنْ يَدْفَعَ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدُمُ مَنَى لِبُضَاةِ الْفَجْرِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدُمُ بَعْدَ ذَلِكَ، فَإِذَا قَدِمُوا رَمَوْا الْحِجْرَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: أَرَحَصَ فِي أَوْلَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1677 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعِ بَلِيلٍ

1678 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: أَكَا مَعْنَى قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِي ضَعْفَةِ أَهْلِهِ

1679 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ، مَوْلَى أَهْمَاءَ، عَنْ أَهْمَاءَ: أَنَّهَا تَرَكَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ عِنْدَ الْمُزْدَلِفَةِ، فَقَامَتْ تُصَلِّي، فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ: يَا بُنَيَّ، هَلْ غَابَ الْقَمَرُ؟ قُلْتُ: لَا، فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ: يَا بُنَيَّ، هَلْ غَابَ الْقَمَرُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَتْ: فَارْتَحِلُوا، فَارْتَحَلْنَا وَمَضَيْنَا، حَتَّى رَمَيْتُ الْحِجْرَةَ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِي مَنْزِلِهَا، فَقُلْتُ لَهَا: يَا هَتَاةَ مَا أَرَأَاكَ إِذَا قَدْ غَلَسْنَا، قَالَتْ: يَا بُنَيَّ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آذِنَ لِلظُّعْنِ

1677- انظر الحديث: 1678، 1679، 1856، سنن ترمذی: 892

1678- راجع الحديث: 1677، 1357

1679- صحيح مسلم: 3110

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

محمد بن کثیر، سفیان، عبد الرحمن بن قاسم سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: حضرت سودہ نے نبی کریم ﷺ سے اجازت مانگی اور وہ وزن دار تھیں تو انہیں اجازت عطا فرمادی گئی۔

قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہم مزدلفہ میں اترے تو نبی کریم ﷺ سے حضرت سودہ نے لوگوں کے کوچ کرنے سے پہلے جانے کی اجازت مانگی کیونکہ وہ آہستہ رفتار والی تھیں تو انہیں اجازت مل گئی۔ وہ لوگوں کے کوچ کرنے چل دیں اور ہم رُکے رہے اور صبح ہوئی تو ہم بھی چل دیے۔ اگر میں بھی رسول اللہ ﷺ سے حضرت سودہ کی طرح اجازت مانگ لیتی تو رُکنے کی نسبت مجھے یہ زیادہ محبوب ہوتا۔

جو نماز فجر مزدلفہ میں پڑھے

عمرو بن حفص بن غیاث، ان کے والد ماجد، اعمش، عمارہ، عبد الرحمن سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو کوئی نماز اُس کے وقت کے علاوہ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر آپ نے مغرب اور عشاء کی نمازوں کو ملایا اور فجر کو اُس کے وقت سے پہلے پڑھا۔

عبد اللہ بن رجاء اسرائیل، ابواسحاق عبد الرحمن بن

1680 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنْتُ سَوْدَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ بَيْعِ، وَكَانَتْ ثَقِيلَةً ثَبُطَةً، فَأَذِنَ لَهَا

1681 - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: نَزَلْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَاسْتَأْذَنْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَةَ أَنْ تَدْفَعَ قَبْلَ حَظْمَةِ النَّاسِ، وَكَانَتْ امْرَأَةً بَطِيئَةً، فَأَذِنَ لَهَا، فَدَفَعَتْ قَبْلَ حَظْمَةِ النَّاسِ وَأَقْبَضَنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا نَحْنُ، ثُمَّ دَفَعْنَا بِدَفْعِهِ، فَلَا أَكُونُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنْتُ سَوْدَةَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوجٍ بِهِ

99۔ باب: مَتَى يُصَلِّي الْفَجْرَ بِمَجْمَعٍ

1682 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَارَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةً يَغْتَرِبُ مِيقَاتِهَا، إِلَّا صَلَاتَيْنِ: يَجْتَمِعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، وَصَلَّى الْفَجْرَ قَبْلَ مِيقَاتِهَا

1683 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا

1680۔ انظر الحديث: 1681، صحيح مسلم: 3109، سنن ابن ماجه: 3027

1681۔ صحيح مسلم: 3106

1682۔ راجع الحديث: 1675، صحيح مسلم: 3104، 3105، سنن ابوداؤد: 1934، 1936، سنن

لسانی: 3028، 3027، 3010، 607

1683۔ راجع الحديث: 1675

یزید سے مروی ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مکہ مکرمہ کی جانب چلے پھر ہم مزدلفہ پہنچے تو دو نمازیں پڑھیں اور ہر ایک نماز کے لیے اذان و اقامت کہی اور اُن دونوں کے درمیان رات کا کھانا کھایا۔ پھر فجر طلوع ہونے پر نماز فجر پڑھی۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ یہ دونوں نمازیں یعنی مغرب اور عشاء کی اس جگہ اپنے وقت سے ہٹا دی گئی ہیں چنانچہ لوگ اندھیرا ہونے تک مزدلفہ نہ آئیں اور نماز فجر اس وقت ہے۔ پھر کھڑے رہے حتیٰ کہ روشنی ہو گئی۔ پھر فرمایا: اگر امیر المؤمنین اس وقت چل دیں تو سنت کو حاصل کر لیں گے۔ یہ مجھے علم نہیں کہ انہوں نے یہ پہلے فرمایا یا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے روانہ ہو گئے تھے۔ وہ مسلسل تبلیہ کہتے رہے حتیٰ کہ یوم النحر کو جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں۔

مزدلفہ سے کب واپس ہو

حجاج بن منہال، شعبہ، ابواسحاق، عمرو بن میمون سے مروی ہے کہ میں موجود تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مزدلفہ میں صبح کی نماز پڑھی۔ پھر ٹھہرے رہے اور فرمایا: مشرکین اُس وقت تک واپس نہ لوٹتے جب تک سورج نہ نکل آتا اور کہتے: اے شبیر! چمک۔ نبی کریم ﷺ نے اُن کی مخالفت کی اور آپ سورج نکلنے سے پہلے واپس ہوئے۔

یوم النحر کی صبح کو جمرہ پر کنکریاں مارتے

ہوئے تبلیہ اور تکبیر کہنا اور راستے میں

کسی کو اپنے پیچھے بٹھانا

إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى مَكَّةَ ثُمَّ قَدِمْنَا جَمْعًا، فَصَلَّى الصَّلَاتَيْنِ كُلَّ صَلَاةٍ وَحَدَّاهَا بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ، وَالْعِشَاءَ بَيْنَهُمَا، ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ، قَائِلٌ يَقُولُ: طَلَعَ الْفَجْرُ، وَقَائِلٌ يَقُولُ: لَمْ يَطْلُعِ الْفَجْرُ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ حَوْلَتَا عَنْ وَقْعِهِمَا، فِي هَذَا الْمَكَانِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، فَلَا يَقْدَمُ النَّاسُ جَمْعًا حَتَّى يُعْتَمُوا، وَصَلَاةَ الْفَجْرِ هَذِهِ السَّاعَةَ، ثُمَّ وَقَفَ حَتَّى أَسْفَرَ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَاضَ الْآنَ أَصَابَ السُّنَّةَ، فَمَا أُخْرِيَ: أَقُولُهُ كَانَ أَسْرَعَ أَمْ دَفَعَ عُمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

100- بَابُ مَتَى يُدْفَعُ مِنْ جَمْعٍ

1684 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مَنْهَالٍ، حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ يَقُولُ: شَهِدْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى بِجَمْعِ الصُّبْحِ، ثُمَّ وَقَفَ فَقَالَ: "إِنَّ الْمُسْرِكِينَ كَأَنَّهُمْ لَا يُفِيضُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقُولُوا: أَشْرِفِي نَبِيْرُ، وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ ثُمَّ أَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ"

101- بَابُ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ غَدَاةَ

النَّحْرِ، حِينَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ،

وَالْإِزْدَافِ فِي السَّيْرِ

عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت فضل کو اپنے پیچھے بٹھایا حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ آپ ﷺ مسلسل تلبیہ کہتے رہے حتیٰ کہ جمرہ پر کنکریاں مار لیں۔

زہیر بن حرب، وہب بن جریر، ابن کے والد ماجد، یونس ایلی، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ عرفات سے مزدلفہ تک نبی کریم ﷺ کے پیچھے حضرت اسامہ بن زید بیٹھے اور مزدلفہ سے منیٰ تک حضرت فضل۔ دونوں حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ متواتر تلبیہ کہتے رہے حتیٰ کہ جمرہ عقبہ پر کنکریاں مار لیں۔

جوج کے ساتھ عمرہ ملا کر تمتع کرے پس میسر آئے تو قربانی دے اور جس کو میسر نہ ہو تو دوران حج تین دن کے روزے اور سات روزے واپس لوٹنے پر، یہ پورے دس ہوئے، یہ اس کے لیے ہے جو مسجد حرام نزدیک نہ رہتا ہو

ابو جمرہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے تمتع کے بارے میں پوچھا تو

1685 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الطَّحَاكِيُّ بْنُ عَمْرِو بْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْدَفَ الْفُضْلَ، فَأَخَذَ الْفُضْلُ: أَلَّهُ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ

1686, 1687 - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ يُونُسَ الْأَيْلِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ رَدَفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ، ثُمَّ أَرْدَفَ الْفُضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مَنًى، قَالَ: فِكِلَاهُمَا قَالَا: لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

102 - بَابُ (مَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتَ تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) (البقرة: 196)

1688 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا النَّظَرُ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ، قَالَ:

1685 - راجع الحديث: 1544، صحيح مسلم: 3077

1686, 1687 - راجع الحديث: 1544

1688 - راجع الحديث: 1567

انہوں نے مجھے اس کا حکم دیا۔ میں نے قربانی کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: اُس میں اونٹ یا گائے یا بکری ہے۔ یا قربانی کے جانور میں شرکت۔ کچھ لوگ اسے پسند نہ کرتے تھے تو میں سو گیا اور میں نے خواب میں ایک شخص کو یہ آواز دیتے ہوئے سنا۔ حج مبرور ہے اور تمتع مقبول ہے۔ میں نے حضرت ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں بتایا تو کہا: اللہ اکبر یہ ابو القاسم رضی اللہ عنہ کی سنت ہے۔ آدم و ہب بن جریر اور عذرا نے شعبہ سے مروی کی کہ عمرہ مقبول اور حج مبرور ہے۔

قربانی کے جانور پر سوار ہونا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور قربانی کے ذیل دار جانور اونٹ اور گائے ہم نے تمہارے لئے اللہ کی نشانیوں سے کئے تمہارے لئے ان میں بھلائی ہے تو ان پر اللہ کا نام لو ایک پاؤں بندھے تین پاؤں سے کھڑے پھر جب ان کی کروٹیں گر جائیں تو ان میں سے خود کھاؤ اور صبر سے بیٹھنے والے اور بھیک مانگنے والے کو کھلاؤ ہم نے یونہی ان کو تمہارے بس میں دے دیا کہ تم احسان مانو اللہ کو ہرگز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں نہ ان کے خون ہاں تمہاری پرہیزگاری اس تک باریاب ہوتی ہے یونہی ان کو تمہارے بس میں کر دیا کہ تم اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ تم کو ہدایت فرمائی۔ اور اے محبوب خوشخبری سناؤ نیکی والوں کو (پارہ ۷، الحج: ۳۶-۳۷) مجاہد نے کہا کہ بدن نام دینا جسامت کی وجہ سے ہے۔ الْقَائِعُ سَائِلُ الْمُعْتَرِ وہ ہے جو غنی یا فقیر قربانی کے گرد پھرے شَعَائِرُ اللہ انہیں موٹا رکھنے اور اُن کے ساتھ نیکی کرنے کی وجہ سے الْعَتِيقُ جابر حکمرانوں سے آزاد ہونے کے سبب۔ وَحَيْثُ سے مراد ہے زمین کی طرف

سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ الْمُتَعَةِ، فَأَمَرَنِي بِهَا، وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْهَدْيِ، فَقَالَ: فِيهَا جَزُورٌ أَوْ بَقَرَةٌ أَوْ شَاةٌ أَوْ مِزْلٌ فِي دَمٍ، قَالَ: وَكَانَ نَاسًا كَرِهُوهَا، فَبَيِّنْتُ لَهَا آيَاتُ فِي الْمَتَامِ كَانَ إِنْسَانًا يَتَعَادَى: حَجٌّ مَبْرُورٌ، وَمُتَعَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ، فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَخَدَّيْتُهُ، فَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، سَأَلْتُ أَبِي الْقَاسِمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَقَالَ آدَمُ، وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، وَغُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ: عُمَرَةُ مُتَقَبَّلَةٌ وَحَجٌّ مَبْرُورٌ

103- بَابُ رُكُوبِ الْبُذْنِ

لِقَوْلِهِ (وَالْبُذْنُ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا حَيَرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافٍ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطِيعُوا الْقَائِعَ وَالْمُعْتَرِ كَذَلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ لَنْ يَنَالَ اللَّهُ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَى مِنْكُمْ كَذَلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِشُكْرِكُمْ وَكَانَ عَلَى مَا هَذَا كُمْ وَبَشِيرِ الْمُحْسِنِينَ) (الحج: 37) قَالَ مُجَاهِدٌ: " سُمِّيَتْ الْبُذْنُ: لِبُذْنِهَا، وَالْقَائِعُ: السَّائِلُ، وَالْمُعْتَرِ: الَّذِي يَعْتَرِ بِالْبُذْنِ مِنْ غَنِيٍّ أَوْ فَقِيرٍ، وَشَعَائِرُ: اسْتِعْظَامُ الْبُذْنِ وَاسْتِحْسَانُهَا، وَالْعَتِيقُ: عِتْقُهُ مِنَ الْجَبَايِرَةِ وَيُقَالُ: وَجَبَتْ سَقَطَتْ إِلَى الْأَرْضِ، وَمِنْهُ وَجَبَتْ الشَّمْسُ

گرا اور وَجَّهَتِهَا الشَّمْسُ اسی سے ہے۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابو داؤد، احمد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنے قربانی کے جانور کو ہانک کر لے جا رہا تھا۔ فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض کی کہ قربانی کا ہے۔ فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض کی کہ قربانی کا ہے۔ دوسری یا تیسری دفعہ فرمایا: تمہاری خرابی ہو، اس پر سوار ہو جاؤ۔

قائد نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اپنے قربانی کے جانور کو ہانک کر لے جا رہا ہے۔ فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض کی: قربانی کا ہے۔ فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض کی: قربانی کا ہے۔ تیسری دفعہ بھی فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ۔

جو قربانی کے جانور کو اپنے ساتھ لے جائے سالم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں حج کے ساتھ عمرہ کا تمتع کیا اور ذوالحلیفہ سے قربانی کا جانور لے کر گئے اور رسول اللہ ﷺ نے پہلے عمرہ کا احرام باندھا اور پھر حج کا احرام باندھا۔ لوگوں نے بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عمرہ کا تمتع کیا۔ لوگوں میں سے کچھ وہ تھے جو قربانی کا جانور لے گئے تھے اور وہ بھی تھے جو نہیں لے گئے تھے۔ جب نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ پہنچے تو لوگوں سے فرمایا: جو تم میں سے قربانی کا

1689 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً، فَقَالَ: ارْكَبْهَا فَقَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ: ارْكَبْهَا قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ: ارْكَبْهَا وَتِلْكَ فِي الْغَالِغَةِ أَوْ فِي الثَّاقِبَةِ

1690 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، وَشُعْبَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ: ارْكَبْهَا، قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ: ارْكَبْهَا قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ: ارْكَبْهَا فَلَا تَأْكُلُ

104- بَابُ مَنْ سَاقَى الْبُذْنَ مَعَهُ

1691 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تَمَسَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمَرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَأَهْدَى، فَسَاقَى مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحَلِيفَةِ وَبَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْلَ بِالْعُمَرَةِ ثُمَّ أَهْلَ بِالْحَجِّ، فَتَمَسَّحَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمَرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى، فَسَاقَى الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ

1689- انظر الحديث: 6160, 2755, 1706، صحيح مسلم: 3195، سنن ابوداؤد: 1760، سنن نسائي: 2798

1690- انظر الحديث: 6159, 2754، سنن ابن ماجه: 3104

1691- صحيح مسلم: 2973

جانور لایا ہے اُس کے لیے کوئی چیز حلال نہیں ہوتی جو اس میں حرام ہوئی حتیٰ کہ حج مکمل ہو جائے اور جو تم میں سے قربانی کا جانور نہیں لایا وہ بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کر کے بال کٹوالے اور احرام کھول دے۔ پھر حج کا احرام باندھ لے اور جس کو قربانی میسر نہیں تو حج کے دوران تین دن روزے رکھے اور سات دن کے روزے جب اپنے گھر والوں میں واپس لوٹے۔ پس جب مکہ مکرمہ پہنچے تو طواف کیا اور حجر اسود کو سب سے پہلے بوسہ دیا۔ پھر تین پھیروں میں دوڑے اور چار میں چلے۔ طواف سے فارغ ہونے کے بعد مقام ابراہیم کے پاس دو رکعتیں پڑھیں، پھر سلام پھیر دیا۔ فارغ ہو کر صفا کی جانب آئے اور صفا و مروہ کا سات بار طواف کیا پھر ہر چیز کو حلال کر لیا جو اس میں حرام ہوتی ہیں۔ لوگوں میں سے جو بھی قربانی لایا تھا اُس نے بھی اُسی طرح کیا جیسے رسول اللہ ﷺ نے کیا۔

عروہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے حج کے ساتھ عمرہ کا تمتع کیا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ اُسی طرح تمتع کیا جیسے مجھے سالم نے حضرت ابن عمر کے واسطے سے رسول اللہ کی طرف سے خبر دی۔

جوراستے میں قربانی کا

جانور خریدے

عبداللہ بن عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ انھوں نے اپنے والد ماجد کی خدمت میں نے عرض کی۔ آپ کے رہیں کیونکہ امن نہ ہونے کے سبب آپ کو بیت اللہ

لَمْ يَهْدِهِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ: لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى، فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِمَنْ حَرَّمَ مِنْهُ، حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى، فَلْيُطَفِّ بِالْبَيْتِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَلْيَقْضِ وَلْيَحِلِّ، ثُمَّ لِيَهْلُ بِالْحَجِّ، فَمَنْ لَمْ يَهْدِ هَذَا، فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةَ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ. فَطَافَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ، وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ، ثُمَّ حَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعًا، فَزَكَّحَ حِينَ قَطَعَ طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ فَأَنْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا، فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ، ثُمَّ لَمْ يَحِلِّ مِنْ شَيْءٍ حَرَّمَ مِنْهُ حَتَّى قَطَعَ حَجَّهُ، وَتَحَرَّ هَذِيحَ يَوْمَ النَّحْرِ، وَأَقَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرَّمَ مِنْهُ، وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهْدَى وَسَاقِ الْهَدْيِ مِنَ النَّاسِ.

1692 - وَعَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَمَتُّعِهِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَهُ بِمِثْلِ الَّذِي أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

105- بَابُ مَنْ اشْتَرَى

الْهَدْيِ مِنَ الطَّرِيقِ

1693 - حَدَّثَنَا أَبُو الثَّغْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ

عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ كَاتِبٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَا يَهْدِي: لَكُمْ فَوَالِي لَا

سے روک نہ دیا جائے۔ فرمایا کہ اگر ایسا کیا تو میں وہی کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اور تمہارے لیے رسول اللہ کا عمل بہترین نمونہ ہے اور میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کر لیا اور عمرہ کا احرام باندھا لیا اور فرمایا کہ حج و عمرہ دونوں ایک جیسے ہیں۔ پھر قدیر سے قربانی کا جانور خریدا۔ جب پہنچ گئے تو دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا اور احرام نہ کھولا جب تک کہ دونوں سے فارغ نہیں ہو گئے۔

أَمْنَهَا أَنْ سَتُصَدَّ عَنِ الْبَيْتِ، قَالَ: إِذَا أَفْعَلَ كُنَّا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ قَالَ اللَّهُ: (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) (الاحزاب: 21)، فَأَنَا أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عَلَى نَفْسِي الْعُمْرَةَ، فَأَهْلَ بِالْعُمْرَةِ مِنَ الدَّارِ، قَالَ: ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْبَيْدَاءِ أَهْلَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، وَقَالَ: مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ، ثُمَّ اشْتَرَى الْهَدْيَ مِنْ قُدَيْدٍ، ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهْمًا طَوَافًا وَاحِدًا، فَلَمْ يَحِلَّ حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا بَجَمِيعًا

106- بَابُ مَنْ أَشْعَرَ وَقَلَّدَ بَدْيَ

الْحَلِيفَةِ، ثُمَّ أَحْرَمَ

وَقَالَ نَافِعٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا أَهْدَى مِنَ الْمَدِينَةِ قَلْدَهُ وَأَشْعَرَهُ بَدْيَ الْحَلِيفَةِ، يَطْعُنُ فِي شِقِّ سَنَامِهِ الْأَيْمَنِ بِالسُّفْرَةِ، وَوَجْهَهَا قِبَلَ الْقِبْلَةِ بَارَكَةً

1694 و 1695- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْبُسَيْرِ بْنِ فَخْرَةَ، وَمَرْوَانَ قَالَا: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ مِنَ الْمَدِينَةِ فِي بَضْعِ عَشْرَةِ مِائَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَدْيِ الْحَلِيفَةِ، قَلَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدْيَ، وَأَشْعَرَ وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ

1696- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا أَفْلَحُ، عَنِ

جس نے ذوالحلیفہ میں اشعار کیا اور قلاوہ

ڈالا پھر احرام باندھا

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر جب مدینہ منورہ سے قربانی کا جانور لے جاتے تو ذوالحلیفہ میں تقلید اور اشعار کرتے۔ جانور کو قبلہ رولنا کر اس کے کوہان کے سیدھی طرف چھری مارتے۔

احمد بن محمد، عبد اللہ، معمر، زہری، عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ حضرت مسور بن محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور مروان نے فرمایا: نبی کریم ﷺ اپنے ایک ہزار سے زیادہ صحابہ کے ساتھ مدینہ منورہ سے نکلے۔ حتیٰ کہ جب ذوالحلیفہ کے مقام پر تھے تو نبی کریم ﷺ نے اپنے قربانی کے جانور کو قلاوہ پہنایا اور اشعار کیا اور عمرہ کا احرام باندھا لیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی

1694, 1695- انظر الحديث: 4180, 4179, 4157, 2732, 2711, 4181, 4178, 4158, 2731,

2712, 1811

1696- انظر الحديث: 5566, 2317, 1705, 1704, 1703, 1702, 1701, 1700, 1699, 1698

for more books click on link
<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے قربانی کے جانور کے لیے قلاوہ اپنے ہاتھ سے بٹا۔ پھر اُسے قلاوہ پہنایا اور اشعار کیا اور اُسے روانہ کر دیا۔ آپ پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی جو حلال تھی۔

اُونٹ اور گائے کے لئے

قلاوہ بٹنا

حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! لوگوں کو کیا ہوا کہ احرام کھول دیئے جب کہ آپ نے نہیں کھولا۔ فرمایا کہ میں نے سر کے بال جمائے اور ہدی کو قلاوہ پہنایا ہے لہذا حلال نہیں ہو سکتا جب تک حج سے حلال نہ ہو جاؤں۔

عبداللہ بن یوسف، لیث، ابن شہاب، عروہ، عمرہ بنت عبدالرحمن سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ سے قربانی کا جانور بھیجتے اور آپ کی قربانی کے لیے قلاوہ میں بٹی۔ پھر آپ کسی چیز سے نہ بچتے جن سے کہ ایک احرام باندھنے والا بچتا ہے۔

قربانی کے جانور کا اشعار کرنا

عروہ نے حضرت مسور سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قربانی کے جانور کو قلاوہ پہنایا اور اشعار کیا اور عمرہ کا احرام باندھا۔

عبداللہ بن مسلمہ، ارج بن حمید، قاسم سے مروی ہے

الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: فَكَلْتُ فَلَايِدُ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَدَنِيٍّ، ثُمَّ قَلَدَهَا وَأَشْعَرَهَا وَأَهْدَاهَا، فَمَا حُرِّمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ أَجَلَ لَهُ

107۔ بَابُ قَتْلِ الْقَلَائِدِ

لِلْبُذْنِ وَالْبَقَرِ

1697 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ

عُمَيْدٍ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ تَحُلِّ أَنْتَ؟ قَالَ: إِنِّي لَكِنْتُ رَأْسِي، وَقَلَدْتُ هَذِي، فَلَا أَجَلَ حَتَّى أَجَلَ مِنَ الْحَجِّ

1698 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا

الْلَيْثُ، حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، وَعَنْ عُمَرَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْدِي مِنَ الْمَدِينَةِ، فَأَقْبِلُ قَلَائِدَ هَذِيهِ، ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُعْرِمُ

108۔ بَابُ إِشْعَارِ الْبُذْنِ

وَقَالَ عُرْوَةُ، عَنِ الْمِسْوَرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَذِيَّ وَأَشْعَرَهُ وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ

1699 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا

صحیح مسلم: 3185، سنن ابوداؤد: 1757، سنن نسائی: 2771، 2782، سنن ابن ماجہ: 3098

1697۔ راجع الحدیث: 1568

1698۔ راجع الحدیث: 1696، صحیح مسلم: 3181، سنن ابوداؤد: 1758، سنن نسائی: 2774، سنن ابن ماجہ: 3094

1699۔ راجع الحدیث: 1696

کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کی ہدی کے لیے قلاوہ میں نے بٹا۔ پھر اُس کا اشعار کیا اور قلاوہ پہنایا یا میں نے اُسے قلاوہ پہنایا۔ پھر اُسے بیت اللہ کی جانب روانہ کر دیا اور آپ مدینہ منورہ میں رہے۔ آپ پر کوئی بھی چیز حرام نہیں ہوئی جو آپ کے لیے حلال تھی۔

جو قلاوہ اپنے ہاتھ سے بٹے

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، عبداللہ بن ابوبکر بن عمرو بن حزم، عمرہ بنت عبدالرحمن، زیاد بن ابوسفیان نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے لکھا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جو قربانی بھیج دے تو اُس پر وہ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو حاجی پر حرام ہیں، حتیٰ کہ اپنی قربانی ذبح کر لے۔ عمرہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ بات اس طرح نہیں جو حضرت ابن عباس نے کہی کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی ہدی کے لیے قلاوہ میں نے اپنے ہاتھ سے بٹا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اُسے اپنے دست مبارک سے قلاوہ پہنایا۔ پھر میرے والد محترم کے ساتھ اُسے بھیجا۔ پھر رسول اللہ ﷺ پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی جو اللہ تعالیٰ نے حلال کی ہے، حتیٰ کہ قربانی کا جانور ذبح کیا۔

بکریوں کو قلاوے پہنانا

ابو نعیم، اعمش، ابراہیم، اسود سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے (بیت اللہ کی طرف) بکریاں

أَفْلَحَ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَذِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَشْعَرَهَا وَقَلَّدَهَا، أَوْ قَلَّدَهَا ثُمَّ بَعَثَ بِهَا إِلَى الْبَيْتِ، وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ فَمَا حَرَّمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حِلٌّ

109- بَابُ مَنْ قَلَّدَ الْقَلَائِدَ بِيَدِهِ

1700 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ زِيَادَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَنْ أَهْدَى هَذِي حَرَّمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتَّى يُنَحَّرَ هَذِيهِ، قَالَتْ عَمْرَةُ: فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، أَكَافَتْلِكِ قَلَائِدَ هَذِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ، ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيهِ، ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي، فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللَّهُ لَهُ حَتَّى يُحْرَ الْهَذِي

110- بَابُ تَقْلِيدِ الْغَنَمِ

1701 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ،

عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1700- صحيح مسلم: 3192، سنن لسانى: 2792

1701- راجع الحديث: 1696، صحيح مسلم: 3190، سنن ابوداؤد: 1755، سنن نسائي: 2785، 2787، سنن ابن

ماجه: 3096

مَرَّةً غَنَمًا

بھیجیں۔

اسود سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کی قربانی کے جانوروں کے لیے قلاوے بٹے۔ پس بکریوں کو قلاوے پہنائے اور آپ اپنے اہل خانہ میں احرام کے بغیر رہے۔

ابوالنعمان، حماد، منصور بن معتمر۔ محمد بن کثیر، سفیان، منصور، ابراہیم، اسود سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کی بکریوں کے لیے قلاوے بٹا کرتی۔ آپ انہیں روانہ فرماتے اور حلال ہونے کی حالت میں رکے رہتے۔

ابونعیم، زکریا، عامر، مسروق سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کی قربانی کے جانور کے لیے قلاوے بٹے، آپ کے احرام باندھنے سے پہلے۔

روئی کے

قلاوے بنانا

عمرو بن علی، معاذ بن معاذ، ابن عون، قاسم سے مروی ہے کہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے اُن کے قلاوے روئی سے بٹے جو میرے پاس موجود تھے۔

جو تے کا ہار بنانا

1702 - حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْبَانِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَقْتِلُ الْقَلَائِدَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقْلِدُ الْغَنَمَ، وَيُقِيمُ فِي أَهْلِهِ حَلَالًا

1703 - حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْبَانِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُوَيْلِبٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَقْتِلُ قَلَائِدَ الْغَنَمِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَبْعَثُ بِهَا، ثُمَّ يَمْكُفُ حَلَالًا

1704 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: فَتَلْتُ لِهَدْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - تَعْنِي الْقَلَائِدَ - قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ

111 - بَابُ: الْقَلَائِدُ

مِنَ الْعِهْنِ

1705 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِي

112 - بَابُ تَقْلِيدِ النَّعْلِ

1702 - راجع الحديث: 1696، صحيح مسلم: 3188، 3190

1704 - راجع الحديث: 1696، صحيح مسلم: 3193، 3194، سنن نسائي: 2776

1705 - راجع الحديث: 1696، صحيح مسلم: 3187، سنن ابوداؤد: 1759، سنن نسائي: 2779

محمد، عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ، معمر، یحییٰ بن ابوکثیر، عکرمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنی قربانی کے جانور کو ہانک رہا تھا۔ فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض کی کہ یہ قربانی کا ہے۔ فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے اُسے سوار ہوئے دیکھا اور نبی کریم ﷺ اُس کے ساتھ چل رہے تھے اور اُس کے گلے میں جوتا تھا۔ محمد بن بشار نے اس کی محتاج کی ہے۔

عثمان بن عمر، علی بن مبارک، یحییٰ، عکرمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

قربانی کے جانور پر جھول ڈالنا

اور حضرت ابن عمر جھول کو نہ پھاڑا کرتے مگر کوہان کی جگہ سے اور جب اُسے نحر کر لیتے تو جھول ہٹا دیتے، اس خدشہ سے کہ خون میں خراب ہو جائے گی اور پھر اُسے صدقہ کر دیتے۔

قبیصہ، سفیان، ابن ابونعیم، مجاہد، عبدالرحمن بن ابولیل سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ قربانی کے جس جانور کو نحر کروں اُس کی جھول اور کھال بھی صدقہ کر دوں۔

جس نے قربانی کا جانور راستے میں خریدا اور

1706۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً، قَالَ: ارْكَبْهَا قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ: ارْكَبْهَا، قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ رَاكِبَهَا، يُسَاقِرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْعُغْلُ فِي عُنُقِهَا، تَابِعُهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ.

1706 م۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَرَ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

113 باب: الجلال للبُدن

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَا يَشُقُّ مِنَ الْجِلَالِ إِلَّا مَوْضِعَ السَّنَامِ، وَإِذَا نَحَرَهَا نَزَعَ جِلَالَهَا خَافَةَ أَنْ يُفْسِدَهَا الدَّمُ، ثُمَّ يَتَصَدَّقُ بِهَا

1707۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ

ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِجِلَالِ الْبُدنِ الَّتِي نَحَرْتُ وَبِجُلُودِهَا

114۔ بَابُ مَنْ اشْتَرَى هَدِيَّةً

1706 م۔ راجع الحديث: 1689

1707۔ انظر الحديث: 1716، 1717، 1718، 2299، صحيح مسلم: 3167، 3171، سنن

ابوداؤد: 1769، سنن ابن ماجه: 3099

مِنَ الطَّرِيقِ وَقَلَّدَهَا

1708- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو حَرِيرَةَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: أَرَادَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا الْحَجَّ عَامَ حَجَّةِ الْحَزْوَرِيَّةِ فِي عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ النَّاسَ كَانُوا بَيْنَهُمْ قِتَالًا وَتَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ فَقَالَ: (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) (الاحزاب: 21) إِذَا أَصْنَعَ كَمَا صَنَعَ، أَشْهَدُكُمْ أَنِّي أَوْجَبْتُ حُمْرَةً حَتَّى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْتِ، قَالَ: مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ جَمَعْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَةٍ، وَأَهْدَى هَلِكًا مُقَلَّدًا اشْتَرَاهُ حَتَّى قَدِمَ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَالصَّفَا، وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ، وَلَمْ يَحِلِّ مِنْ شَيْءٍ حَرَمٍ مِنْهُ حَتَّى يَوْمَ النَّحْرِ، فَحَلَّقَ وَنَحَرَ، وَرَأَى أَنَّ قَدْ قَضَى طَوَافَهُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةَ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ: كَذَلِكَ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اُسے ہار پہنایا

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حج کا ارادہ کیا حضرت ابن زبیر کے زمانہ خلافت میں جس سال خوارج نے حج کیا تھا۔ اُن سے کہا گیا کہ لوگوں میں جنگ ہونے والی ہے لہذا آپ کو روکے جانے کا خطرہ ہے فرمایا کہ تمہارے لیے اللہ کے رسول کا عمل بہترین نمونہ ہے۔ میں وہی کروں گا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کر لیا، حتیٰ کہ جب بیداء کے میدان میں تھے تو فرمایا: حج اور عمرہ تو ایک ہی بات ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے حج کو عمرہ کے ساتھ ملا لیا ہے اور قلاوہ پہنایا ہوا قربانی کا جانور بھی خرید لیا۔ حتیٰ کہ جب پہنچ گئے تو بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا اور اس پر کسی چیز کا اضافہ نہیں کیا اور کسی چیز کو اپنے لیے حلال نہیں کیا جو اس میں حرام ہوتی ہیں، حتیٰ کہ یوم النحر کو سر منڈایا اور نحر کیا اور یہی خیال کیا کہ حج و عمرہ کے لیے جو پہلا طواف کیا تھا وہی کافی ہے پھر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسے ہی کیا۔

کسی شخص کا اپنی بیویوں کی جانب سے اُن کی اجازت کے بغیر گائے ذبح کرنا

عمرہ بنت عبد الرحمن سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذی قعدہ کے پانچ دن باقی رہنے پر حج کے قصد سے نکلے۔ جب ہم مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے تو

115- بَابُ ذَمِّ الرَّجُلِ

الْمَقَرِّ عَنْ نِسَائِهِ

مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِنَّ

1709- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ، لَمْ يَخْلُصْ بَقِيَّةً مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ، لَا تُرَى إِلَّا الْحَجُّ، فَلَمَّا دَنَوْا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَنْ يَحِلَّ، قَالَتْ: فَدَخَلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالَ: نَحْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ، قَالَ: يَحْيَى، فَذَكَرْتُهُ لِلْقَاسِمِ، فَقَالَ: أَتَشْكُ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ

116- بَابُ النَّحْرِ فِي مَنْحَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنَى

1710 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، سَمِعَ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ كَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَنْحَرُ فِي الْمَنْحَرِ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: مَنْحَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1711 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ كَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَنْبَعُ بِهَدْيِهِ مِنْ بَجْعٍ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، حَتَّى يَدْخُلَ بِهِ مَنْحَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَعَ حُجَّاجٍ فِيهِمْ الْحُرُّ وَالْمَمْلُوكُ

117- بَابُ مَنْ نَحَرَ هَدْيَهُ بِيَدِهِ

1712 - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنَا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ جب طواف کر لے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کر چکے تو احرام کھول دے یوم النحر کے روز ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا: میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی جانب سے قربانی دی ہے۔ یحییٰ سے مروی ہے کہ میں نے یہ قاسم سے بیان کی تو فرمایا: انہوں نے حدیث ٹھیک بیان کی ہے۔

منیٰ میں جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی وہاں قربانی کرنا

اسحاق بن ابراہیم، خالد بن حارث، عبید اللہ بن عمر، کافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قربانی کی جگہ پر قربانی کیا کرتے۔ عبید اللہ نے فرمایا کہ جس جگہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کیا کرتے تھے۔

ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، موسیٰ بن عقبہ، کافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنا قربانی کا جانور مزدلفہ سے رات کے آخری حصے میں روانہ کرتے تھے کہ آزاد اور غلام حاجیوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کرنے کے مقام پر پہنچ جاتا۔

جو اپنے ہاتھ سے نحر کرے

ابو قتادہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ

1710- راجع الحديث: 982

1711- راجع الحديث: 982

1712- راجع الحديث: 1547, 1089

عنه نے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ساتھ کھڑے ہوئے اونٹ اپنے دست مبارک سے نخر کیے اور مدینہ منورہ میں چھوٹے سیٹگوں والے دو اہل مینڈھے ذبح کیے۔

اونٹ کو باندھ کر نخر کرنا

زیاد بن جبیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ ایک شخص کے پاس تشریف لائے جس نے نخر کرنے کے لیے اپنے اونٹ کو بٹھا رکھا تھا۔ فرمایا کہ اس کو کھڑا کر کے باندھ دو کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت ہے۔ شعبہ، یونس نے اسے زیاد سے مروی کیا ہے۔

اونٹ کو کھڑا کر کے نخر کرنا

حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ یہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ صواف سے کھڑے ہوئے مراد ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر وہاں رات گزار دی۔ صبح ہوئی تو اپنی سواری پر سوار ہوئے تو تہلیل و تسبیح کی۔ جب بیدار کی بلندی پر چڑھے تو دونوں کا ایک ساتھ تلبیہ کہا جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو لوگوں کو احرام کھول دینے کا حکم فرمایا: نبی کریم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے سات اونٹ کھڑے کر کے نخر فرمائے اور مدینہ منورہ میں دو اہل مینڈھے سیٹگوں والے ذبح کیے۔

وَهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ، - وَذَكَرَ الْحَدِيثَ - قَالَ: وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْدِهِ سَبْعَ بُدُنٍ قِيَامًا، وَطَعَى بِالْمَدِينَةِ كَنَشْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ مُخْتَصِرًا

118- بَابُ نَحْرِ الْإِبِلِ مُقَيَّدَةً

1713 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا

يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، آتَى عَلَى رَجُلٍ قَدْ أَتَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا قَالَ: ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ، أَخْبَرَنِي زِيَادٌ

119- بَابُ نَحْرِ الْبُدَنِ قَائِمَةً

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا (صَوَافٍ) (الحج: 36): قِيَامًا

1714 - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنَا

وَهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا، وَالْعَصْرَ بِذِي الْحَلِيفَةِ رَكْعَتَيْنِ، فَبَاتَ بِهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ، فَجَعَلَ يَلْلُ وَيَسْبِجُ، فَلَمَّا عَلَا عَلَى الْبَيْدَاءِ لَهِيَ بِهَا جَمِيعًا، فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَحْلُوا، وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْدِهِ سَبْعَ بُدُنٍ قِيَامًا، وَطَعَى بِالْمَدِينَةِ كَنَشْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں اور زوال خلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ ایوب نے، ایک شخص کے واسطے سے حضرت انس سے مروی کی، پھر صبح تک رات گزاری اور صبح کی نماز پڑھ کر اپنی سواری پر سوار ہوئے۔ حتیٰ کہ جب بیداء کے مقام پر پہنچے تو آپ نے عمرہ اور حج کا احرام باندھا۔

1715- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحَلِيفَةِ رَكْعَتَيْنِ، وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ثُمَّ بَاتَ حَتَّى أَصْبَحَ، فَصَلَّى الصُّبْحَ، ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَاءُ أَهْلَ بَعْرَةَ وَحَجَّةَ

قصاب کو قربانی کے گوشت سے

کچھ نہ دیا جائے

محمد بن کثیر، سفیان، ابن ابی نجم، مجاہد، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے مجھے قربانی کے اونٹ کے پاس کھڑا ہونے کے لیے بھیجا۔ پھر آپ نے حکم فرمایا تو میں نے اس کا گوشت تقسیم کیا، پھر حکم فرمایا تو میں نے اس کی جھول اور کھال تقسیم کر دی۔

سفیان، عبد الکریم، مجاہد، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ قربانی کے اونٹ کے پاس کھڑا ہوں اور قصاب کو بطور اجرت میں اس میں سے کچھ نہ دوں۔

قربانی کی کھالیں صدقہ کی جائیں

120- بَابُ: لَا يُعْطَى الْجَزَارُ

مِنَ الْهَدْيِ شَيْئًا

1716 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَجْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ عَلَى الْبُئْنِ فَأَمَرَنِي فَقَسَمْتُ لِحُومَهَا، ثُمَّ أَمَرَنِي فَقَسَمْتُ جَلَاكُهَا وَجُلُودَهَا.

1716 م - قَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُومَ عَلَى الْبُئْنِ وَلَا أُعْطِيَ عَلَيْهَا شَيْئًا فِي جَزَائِهَا

121- بَابُ: يُتَصَدَّقُ بِجُلُودِ الْهَدْيِ

1715- راجع الحديث: 1547

1716- راجع الحديث: 1707

1717م- راجع الحديث: 1707

مسددہ، یحییٰ، ابن جریر، حسن بن مسلم اور عبد الکریم جزری، مجاہد، عبد الرحمن بن ابولسلی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ قربانی کے جانور کے پاس کھڑے رہیں اور جانور کا سارا گوشت تقسیم کر دیں بلکہ اُس کی کھال اور جھول بھی اور اُس میں سے بطور اجرت کچھ نہ دیا جائے۔

قربانی کے جانوروں کی جھولیں

صدقہ کی جائیں

ابونعیم، سیف بن ابوسلیمان، مجاہد، ابن ابولسلی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ہواؤنٹوں کی قربانی دی۔ آپ نے مجھے حکم فرمایا تو میں نے اُن کا گوشت تقسیم کر دیا۔ پھر حکم فرمایا تو اُن کی جھولیں تقسیم کر دیں اور پھر حکم فرمایا تو اُن کی کھالیں تقسیم کر دیں۔

باب

ارشاد باری تعالیٰ: ترجمہ کنز الایمان: اور جب کہ ہم نے ابراہیم کو اس گھر کا ٹھکانا ٹھیک بتا دیا اور حکم دیا کہ میرا کوئی شریک نہ کر اور میرا گھر ستمرا رکھ طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع سجدے والوں کے لئے اور لوگوں میں حج کی عام نداء کر دے وہ تیرے پاس حاضر ہوں گے پیادہ اور ہر دلی آؤٹی پر کہ ہر دور کی راہ سے آتی ہیں تاکہ وہ اپنا قاندہ پائیں اور اللہ کا نام لیں جانے ہوئے دنوں میں اس پر کہ انہیں روزی دی بے زبان

1717۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَعَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيُّ، أَنَّ مُجَاهِدًا، أَخْبَرَهُمَا أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَقُومَ عَلَى بُذْنِهِ، وَأَنْ يَقْسِمَ بُذْنَهُ كُلَّهَا، لِحُومِهَا وَجُلُودِهَا وَجَلَالِهَا، وَلَا يُعْطَى فِي جِزَارَتِهَا شَيْئًا

122۔ بَابُ: يُتَصَدَّقُ

بِحِلَالِ الْبُذْنِ

1718۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يَقُولُ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: أَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ بُذْنَةٍ، فَأَمَرَنِي بِلُحُومِهَا، فَقَسَمْتُهَا ثُمَّ أَمَرَنِي بِجَلَالِهَا فَقَسَمْتُهَا، ثُمَّ بِجُلُودِهَا فَقَسَمْتُهَا

123۔ بَابُ

وَأَذْبَاحًا لِابْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي شَيْئًا وَطَهَّرَ بَيْتِي لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ. وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَرِيبٍ. لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي الْآيَاتِ الْمَعْلُومَاتِ عَلَى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَاكْلُوا مِنْهَا وَأَطِيعُوا أَمْرَ الْفَقِيرِ. ثُمَّ لِيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ

1717۔ راجع الحديث: 1707

1718۔ راجع الحديث: 1707

الْعَبِيدِ ذَلِكَ وَمَنْ يُعْظِمُ حُرْمَاتِ اللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ
عِنْدَ رَبِّهِ (الحج: 27)

چوپائے تو ان میں سے خود کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو
کھلاؤ پھر اپنا میل کچیل اتاریں اور اپنی شتیں پوری کریں
اور اس آزاد گھر کا طواف کریں بات یہ ہے اور جو اللہ کی
حرمات کی تعظیم کرے تو وہ اس کے لئے اس کے رب
کے یہاں بھلا ہے (پارہ ۱۷، الحج: ۲۶-۲۹)

قربانی کے جانور میں سے کیا کھایا جائے اور
کیا صدقہ دیا جائے

عبید اللہ نے نافع سے مروی کی ہے کہ حضرت ابن
عمر نے فرمایا: شکار کی مزدوری اور نذر کی چیز کو نہ کھایا
جائے اور ان کے علاوہ کھالیا جائے۔ عطاء نے فرمایا کہ
تمنع کی قربانی سے خود کھائے اور دوسروں کو کھلائے۔

عطاء نے سنا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ ہم اپنی منیٰ میں کی گئی قربانیوں کا
گوشت تین روز سے زیادہ نہیں کھایا کرتے تھے۔ پھر نبی
کریم ﷺ نے ہمیں اجازت دی اور فرمایا: کھاؤ
اور اسے زادِ راہ بناؤ۔ پس ہم اسے کھاتے اور زادِ راہ بھی
بناتے۔ میں نے عطاء سے کہا: کیا یہ فرمایا کہ حتیٰ کہ ہم
مدینہ منورہ پہنچے؟ فرمایا: نہیں۔

عمرہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم ذی
قعدہ کے پانچ دن باقی رہنے پر رسول اللہ کے ساتھ حج
کی نیت سے نکلے۔ جب ہم مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے تو
رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا: جس کے پاس قربانی کا
جانور نہ ہو وہ بیت اللہ کا طواف کر کے احرام کھول دے

124۔ بَابُ وَمَا يَأْكُلُ مِنَ

الْبُدَنِ وَمَا يَتَصَدَّقُ

وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ،
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: " لَا يُؤْكَلُ مِنْ جَزَاءِ الضَّيْدِ
وَالنَّذْرِ، وَيُؤْكَلُ مِمَّا سِوَى ذَلِكَ وَقَالَ عَطَاءٌ: يَأْكُلُ
وَيُطْعِمُ مِنَ الْمُتَعَةِ

1719۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ
جُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لُحُومِ بُدْنِنَا
فَوْقَ ثَلَاثِ مِائِي، فَرَخَّصَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ: كُلُوا وَتَزَوَّدُوا، فَأَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا
قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَقَالَ: حَتَّى جِئْنَا الْمَدِينَةَ؟ قَالَ: لَا

1720۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

بْنُ يَزِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ،
قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، تَقُولُ:
خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِخَبْئِيسٍ بَقِيْنٍ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ، وَلَا تُرَى إِلَّا الْحَجُّ،
حَتَّى إِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ یوم النحر کو ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ کہا گیا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے قربانی دی ہے۔ یحییٰ نے یہ حدیث حضرت قاسم سے بیان کی تو فرمایا انہوں نے حدیث درست بیان کی ہے۔

سرمنڈانے سے پہلے قربانی کرنا

محمد بن عبد اللہ بن حوشب، ہشیم، عطاء سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ سے اُس کے بارے میں پوچھا گیا جس نے قربانی کرنے سے پہلے سرمنڈا لیا۔ فرمایا کوئی حرج نہیں، کوئی حرج نہیں۔

احمد بن یونس، ابوبکر، عبدالعزیز بن رفیع، عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں نے عرض کی۔ میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے زیارت کر لی؟ فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔ عرض گزار ہوا کہ میں نے قربانی کرنے سے پہلے سرمنڈا لیا؟ فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔ عبدالرحیم رازی، ابن خثیم، عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا۔ قاسم بن یحییٰ، ابن خثیم، عطاء، حضرت ابن عباس نے اسے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا۔ عفان، زہیب، ابن خثیم، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا۔ حماد، قیس بن سعد اور عباد بن منصور، عطاء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَذِي، إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ يَحِلُّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَدَحِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ فَقِيلَ: دَحَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَرْوَاجِهِ قَالَ يَحْيَى: فَذَكَرْتُ هَذَا الْحَدِيثَ لِلْقَاسِمِ، فَقَالَ: أَتَيْتُكَ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ

125- بَابُ الدُّحْجِ قَبْلَ الْحُلُقِ

1721- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا مَنْصُورُ بْنُ زَادَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَنْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ وَنَحْوَهُ فَقَالَ لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ

1722- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زُرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ لَا حَرَجَ. قَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَدْبَحَ، قَالَ: لَا حَرَجَ. قَالَ: ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: لَا حَرَجَ، وَقَالَ عَبْدُ الرَّحِيمِ الرَّازِيُّ: عَنْ ابْنِ خُثَيْمٍ، أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنِي ابْنُ خُثَيْمٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ عَفَّانُ: أَرَاهُ عَنْ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ حَمَّادٌ: عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ

کیا۔

عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم ﷺ سے عرض کی میں نے شام ہونے کے بعد رمی جمار کر لی؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ عرض کی کہ میں نے قربانی کرنے سے پہلے سرمندا لیا؟ فرمایا کہ کوئی حرج نہیں ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ بطحاء میں تھے۔ فرمایا: کیا تم حج کر چکے؟ عرض کی: ہاں۔ فرمایا: تم نے کس چیز کا احرام باندھا؟ عرض کی کہ تلبیہ میں کہا کہ اسی چیز کا احرام جس کا نبی کریم ﷺ نے احرام باندھا ہے۔ فرمایا کہ تم نے ٹھیک کیا۔ جاؤ بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کرو پھر میں بنی قیس کی ایک عورت کے پاس گیا تو اس نے میرے سر سے جوئیں نکالیں۔ پھر میں نے حج کا احرام باندھ لیا۔ پس میں حضرت عمر کے دور خلافت تک لوگوں کو یہی فتویٰ دیتا رہا۔ میں نے اُن (حضرت عمر) سے کہا تو فرمایا: اگر ہم اللہ کی کتاب کو لیں تو وہ ہمیں پورا کرنے کا حکم دیتی ہے اور اگر ہم رسول اللہ ﷺ کی سنت کو لیں تو آپ احرام نہ کھولتے جب تک قربانی اپنی جگہ پر نہ پہنچ جاتی۔

جو احرام باندھتے وقت بالوں کو جمائے اور

سرمندا لانا

حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ حضرت حفصہ

وَعَبَادُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1723 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ: لَا حَرَجَ، قَالَ: خَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَلْحَظَ، قَالَ: لَا حَرَجَ

1724 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ، فَقَالَ: أَتَجِجُ؟، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: يَمَّا أَهَلَّكَ؟، قُلْتُ: لَبَيْتُكَ بِأَهْلَالِ كَاهِلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَحْسَنْتَ، انْطَلِقْ، فَطَفَّ بِالْبَيْتِ، وَبِالضُّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ بَنِي قَيْسٍ، فَقُلْتُ: رَأَيْتُ، ثُمَّ أَهَلَّكَ بِالْحَجِّ، فَكُنْتُ أَقْبِي بِهِ النَّاسَ، حَتَّى خِلَافَةُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَكَرْتُ لَهُ، فَقَالَ: إِنْ تَأْخُذُ بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُكَ بِالْعَمَامِ، وَإِنْ تَأْخُذُ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحَلَّهُ

126 - بَابُ مَنْ لَبَّدَ رَأْسَهُ

عِنْدَ الْإِحْرَامِ وَخَلَقَ

1725 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

1723 - انظر الحديث: 84، سنن ابوداود: 1983، سنن نسائي: 3067، سنن ابن حبان: 305

1724 - راجع الحديث: 1559

1725 - راجع الحديث: 1566، 1063

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ! لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ انہوں نے عمرہ کا احرام کھول دیا اور آپ نے اپنے عمرہ کا احرام نہیں کھولا ہے۔ فرمایا کہ میں نے سر کے بال جمائے ہیں اور اپنی قربانی کے جانور کو قلاوہ پہنایا ہے اس لئے قربانی کرنے تک احرام نہیں کھول سکتا۔

احرام کھولتے وقت سر منڈانا

اور بال کتروانا

ابوالیمان، شعیب بن ابی حمزہ، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے: رسول اللہ ﷺ نے اپنے حج میں سر مبارک کے بال منڈوائے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اور بال کتروانے والوں پر۔ کہا: اے اللہ! سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اور بال کتروانے والوں پر۔ کہا: اور بال کتروانے والوں پر بھی۔ لیث نے نافع سے مروی کی ہے کہ آپ نے ایک دفعہ دوبارہ رحم اللہ المخلّفين کہنید اللہ نے نافع سے مروی کی کہ آپ نے چوتھی مرتبہ والمقصورین کہا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما۔ لوگوں نے عرض کی: اور

مَالِكُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَكْثَرًا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ قَالَ: لِي لَبَدْتُ رَأْسِي، وَقَلَدْتُ هَذِي، فَلَا أَجِلَ حَتَّى أَعْتَرَّ

127- بَابُ الْحَلْقِ وَالْتَقْصِيرِ

عِنْدَ الْإِحْلَالِ

1726- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ

أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: حَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ

1727- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

مَالِكُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللَّهُمَّ ارْحَمْ الْمَخْلُقِينَ قَالُوا: وَالْمُقْصِرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: اللَّهُمَّ ارْحَمْ الْمَخْلُقِينَ قَالُوا: وَالْمُقْصِرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: وَالْمُقْصِرِينَ ، وَقَالَ الْكَلْبِيُّ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ: رَحِمَ اللَّهُ الْمَخْلُقِينَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ قَالَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، وَقَالَ فِي الرَّابِعَةِ: وَالْمُقْصِرِينَ

1728- حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ

1726- انظر الحديث: 4411, 4410

1727- صحيح مسلم: 3132 سنن ابوداؤد: 1979

1728- صحيح مسلم: 3135 سنن ابن ماجه: 43

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بالکتر وانے والوں کی۔ کہا: اے اللہ سرمنڈانے والوں کی مغفرت فرما۔ لوگ نے عرض کی: اور بال ترشوانے والوں کی۔ یہ تین دفعہ کہا اور پھر کہا: اور بالکتر وانے والوں کی بھی۔

عبداللہ بن محمد بن اسماء جویریہ بن اسماء، تافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے سر مبارک منڈایا اور آپ کے صحابہ میں سے ایک جماعت نے بھی جب کہ کچھ نے بال کتروائے۔

ابو عاصم، ابن جریج، حسن بن مسلم، طاؤس، حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے قینچی سے رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک تراشے۔

عمرہ کا تمتع کرنے والوں کا

بال کتروانا

محمد بن ابوبکر، فضیل بن سلیمان، موسیٰ بن عقبہ، گریب سے مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب نبی ﷺ اکرم مکہ مکرمہ پہنچے تو اپنے صحابہ کو حکم فرمایا کہ بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کر کے احرام کھول دیں، سرمنڈائیں یا بال کتروائیں۔

قربانی کے دن زیارت کرنا

ابو الزبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّينَ قَالُوا: وَلِلْمُقَدِّرِينَ، قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّينَ، قَالُوا: وَلِلْمُقَدِّرِينَ، قَالَهَا ثَلَاثًا، قَالَ: وَلِلْمُقَدِّرِينَ

1729 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَشْمَاءَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَشْمَاءَ، عَنْ تَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: خَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَطَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَطَّرَ بَعْضُهُمْ

1730 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: قَطَّرَتْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَشْقَصٍ

128 - بَابُ تَقْصِيرِ الْمُتَمَتِّعِ

بَعْدَ الْعُمْرَةِ

1731 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقْبَةَ، أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَنَا قَدِيمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ، وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ يَحْلُوا وَيَحْلِقُوا أَوْ يَقْصُرُوا

129 - بَابُ الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: عَنْ عَائِشَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ

1729 - راجع الحديث: 1639

1730 - صحيح مسلم: 3012, 3011

1731 - راجع الحديث: 1545

عباس مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے زیارت کو رات تک موخر رکھا۔ ابوحسان نے حضرت ابن عباس سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ منیٰ نے ایام میں بیت اللہ کی زیارت کیا کرتے۔

ابولیم سفیان، عبید اللہ، نافع نے حضرت ابن عمر سے مروی کی کہ انہوں نے ایک ہی طواف کیا پھر لیٹ گئے۔ پھر یوم النحر کو منیٰ میں آئے۔ اسے عبدالرزاق نے عبید اللہ سے مرفوعاً مروی کیا ہے۔

ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ حج کیا تو طواف زیارت یوم النحر کو کیا۔ حضرت صفیہ کو حیض شروع ہو گیا اور نبی کریم ﷺ نے وہ قصد کیا تھا جو شخص اپنی بیوی کے بارے میں کرتا ہے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! انہیں تو حیض آ گیا۔ فرمایا کہ اُس نے تو ہمیں روک دیا۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! وہ یوم النحر کو طواف زیارت کر چکی تھیں۔ فرمایا تو نکل چلو۔ قاسم، عروہ، اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ حضرت صفیہ یوم النحر کو طواف زیارت کر چکی تھیں۔

جب شام کے بعد رمی کی یا قربانی کرنے سے قبل سرمنڈالیا، بھول کر یا بے علمی میں موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، ابن طاووس، ان کے

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ: أَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزِّيَارَةَ إِلَى اللَّيْلِ وَيُذَكِّرُ عَنْ أَبِي حَسَّانَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُزَوِّرُ الْبَيْتَ أَيَّامَ مِنًى

1732- وَقَالَ لَنَا أَبُو نَعِيمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ طَافَ طَوَافًا وَاحِدًا ثُمَّ يَقِيلُ، ثُمَّ يَأْتِي مِنًى، يَعْنِي يَوْمَ النَّحْرِ وَرَفَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ

1733- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْضَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ، فَحَاضَتْ صَفِيَّةٌ فَأَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا مَا يُرِيدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا حَائِضٌ، قَالَ: حَاسِبْتُنَا هِيَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَاضَتْ يَوْمَ النَّحْرِ، قَالَ: اخْرُجُوا وَيُذَكِّرُ عَنِ الْقَاسِمِ، وَعُزُورَةَ، وَالْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَفَاضَتْ صَفِيَّةُ يَوْمَ النَّحْرِ

130- بَابُ إِذَا رَفَعِيَ بَعْدَ مَا أَمْسَى، أَوْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ، نَاسِيًا أَوْ جَاهِلًا
1734- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

1732- صحیح مسلم: 3059، سنن ابوداؤد: 2000، سنن ترمذی: 2920

1733- راجع الحديث: 294، صحیح مسلم: 3212

1734- راجع الحديث: 84، صحیح مسلم: 3151

for more books click on link
<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

والد ماجد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے قربانی کرنے، سرمنڈانے اور رمی کرنے کے مقدم و تاخیر کے بارے میں عرض کی گئی تو فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم ﷺ سے منیٰ میں سوال کیے گئے تو فرماتے رہے۔ کوئی حرج نہیں۔ ایک شخص سوال کرتے ہوئے عرض کی: میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا؟ فرمایا کہ قربانی کر لو اور کوئی حرج نہیں اور عرض کی: میں نے شام ہو جانے کے بعد رمی کی؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

جرہ کے نزدیک سواری پر

مسائل بتانا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع میں وقوف فرمایا تو لوگ آپ سے عرض کرنے لگے۔ ایک شخص نے عرض کی کہ مجھے علم نہیں تھا اسلئے میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا؟ فرمایا کہ قربانی کر لو اور کوئی حرج نہیں۔ دوسرے نے عرض کیا کہ مجھے علم نہیں تھا اسلئے میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی؟ فرمایا کہ اب رمی کر لو اور کوئی حرج نہیں۔ اُس روز جس چیز کی بھی تقدیم و تاخیر کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ اب کر لو اور کوئی حرج نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ

وَهَيْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ فِي الدَّحْجِ وَالْحَلْقِ، وَالزَّوْمِ، وَالتَّقْدِيمِ، وَالتَّأْخِيرِ فَقَالَ: لَا حَرَجَ

1735- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمَنْى، فَيَقُولُ: لَا حَرَجَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: خَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أُذْبَحَ قَالَ: اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ وَقَالَ: رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ، فَقَالَ: لَا حَرَجَ

131- بَابُ الْفُتْيَا عَلَى

الدَّابَّةِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ

1736- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَجَعَلُوا يَسْأَلُونَهُ، فَقَالَ رَجُلٌ: لَمْ أَشْعُرْ، فَخَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أُذْبَحَ، قَالَ: اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ، فَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ: لَمْ أَشْعُرْ فَتَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَزِمَ، قَالَ: ازِمْ وَلَا حَرَجَ، فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قَدِيمٍ وَلَا آخِرٍ إِلَّا قَالَ: افْعَلْ وَلَا حَرَجَ

1737- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

1735- راجع الحديث: 1723، 84

1736- راجع الحديث: 83

1737- راجع الحديث: 83

عنہ سے مروی ہے کہ وہ وہاں تھے جب کہ نبی کریم ﷺ یوم النحر کو خطبہ دے رہے تھے۔ ایک شخص نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے فلاں کام سے پہلے فلاں کام کر لیا ہے؟ پھر دوسرے نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ میں نے فلاں کام فلاں کام سے پہلے کر لیا یعنی قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا یا ری کرنے سے پہلے قربانی کر لی یا اسی طرح کے سوالات، نبی کریم ﷺ نے اُن سب کے بارے میں فرمایا کہ اب کر لو اور کوئی حرج نہیں اُس روز آپ سے جس بات کے بارے میں بھی پوچھا گیا تو یہی فرمایا کہ اب کر لو اور کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔

اسحاق، یعقوب بن ابراہیم، ان کے والد ماجد، صالح، ابن شہاب، عیسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ اپنی اونٹنی پر کھڑے ہوئے اور پھر باقی حدیث بیان کی۔ متابعت کی اس کی معمر نے زہری سے۔

ایام منیٰ میں خطبہ دینا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ یوم النحر کو رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: لوگو! یہ کون سا دن ہے؟ عرض کی کہ حرمت والا دن۔ فرمایا کہ یہ کون سا شہر ہے؟ عرض کی کہ حرمت والا شہر۔ فرمایا کہ یہ کون سا مہینہ ہے؟ عرض کی کہ حرمت والا مہینہ۔ فرمایا کہ تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزت ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہے جیسے تمہارے

حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا، ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ: كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا، خَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أُنْحَرُ، نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْجِي، وَأَشْبَاهَ ذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْعَلْ وَلَا حَرَجَ لَهِنَّ كُلِّهِنَّ، فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ: أَفْعَلْ وَلَا حَرَجَ.

1738۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ

بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، تَابِعَهُ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

132۔ بَابُ الْمَخْطَبَةِ أَيَّامَ مِنَى

1739۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي يَحْيَى

بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ غَزْوَانَ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَمِّي يَوْمَ هَذَا، قَالُوا: يَوْمَ حَرَامٍ، قَالَ: فَأَمِّي بَلَدٍ هَذَا، قَالُوا: بَلَدٍ حَرَامٍ، قَالَ: فَأَمِّي شَهْرٍ هَذَا، قَالُوا: شَهْرٍ

1738۔ راجع الحديث: 83

1739۔ النظر الحديث: 7079

حَرَامٌ " قَالَ: فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فَأَعَادَهَا مِرَارًا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: "اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ، اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ" قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قَوْلَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّهَا لَوَصِيَّتُهُ إِلَى أُمَّتِهِ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدَ الْغَائِبَ، لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ "

1740- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُو، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بَعْرَفَاتٍ تَابِعَهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُمَرَ

1741- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو

عَامِرٍ، حَدَّثَنَا قُرَّةٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، وَرَجُلٍ - أَفْضَلُ فِي نَفْسِي مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ - مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّخْرِ، قَالَ: أَتَذَرُونَ أُمَّي يَوْمٍ هَذَا؟ قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَبِّحُهُ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: أَلَيْسَ يَوْمَ النَّخْرِ؟ قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: أُمَّي شَهْرٍ هَذَا؟ قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَبِّحُهُ بِغَيْرِ اسْمِهِ، فَقَالَ أَلَيْسَ ذُو

اس دن کی اس شہر میں، اس مہینے کی حرمت ہے۔ یہ بات متعدد بار دہرائی۔ پھر سر مبارک اٹھا کر کہا: اے اللہ! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ اے اللہ! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے آپ نے اپنی اُمت کو وصیت فرمائی کہ جو حاضر ہے اسے غیر حاضر تک پہنچا دے اور میرے بعد بعض، بعضوں کو قتل کر کے کافر نہ ہو جانا۔

حفص بن عمر، شعبہ، عمرو، جابر بن زید، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے عرفات میں نبی کریم ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا یعنی مذکورہ حدیث سنی۔ متابعت کی اس کی ابن عیینہ نے عمرو سے۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یوم النحر کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: کیا تمہیں علم ہے کہ یہ کون سا دن ہے؟ ہم نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے سکوت فرمایا اور ہم نے گمان کیا کہ شاید اس کا کوئی اور نام لیں گے۔ فرمایا: کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی: کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کی کہ اللہ بہتر جانتا ہے اور اس کا رسول۔ آپ نے سکوت فرمایا تو ہم نے گمان کیا کہ اس کا کوئی اور نام لیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی: ضرور۔ فرمایا کہ یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے عرض کی کہ اللہ بہتر

1740- انظر الحديث: 1812, 1841, 1843, 5804, 5853، صحيح مسلم: 2786، سنن ترمذی: 834، سنن

نسائی: 2670, 2671, 2678, 5340، سنن ابن ماجه: 2931

1741- راجع الحديث: 67

جانے اور اُس کا رسول۔ آپ سکوت فرمایا تو ہم نے گمان کیا کہ شاید اس کا کوئی اور نام لیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ حرمت والا شہر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کہ ضرور ہے۔ فرمایا تو تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسے اس دن کی حرمت تمہارے اس مہینے میں اور تمہارے اس شہر میں ہے۔ جب تک کہ تم اپنے رب سے ملو گے۔ کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ لوگوں نے عرض کی: ہاں۔ کہا: اے اللہ! گواہ رہنا۔ جو حاضر ہے! اسے غیر حاضر تک پہنچا دے۔ بعض وہ جس تک بات پہنچائی گئی سننے والے سے زیادہ یاد رکھتا ہے۔ میرے بعد بعض، بعضوں کو قتل کر کے کافر نہ ہو جانا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے منیٰ میں فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے ہو کہ یہ دن کون سا ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ اللہ بہتر جانتا ہے اور اُس کا رسول۔ فرمایا کہ یہ حرمت والا دن ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے ہو کہ یہ کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ حرمت والا شہر۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ کون سا مہینہ ہے۔ لوگوں نے عرض کی کہ اللہ بہتر جانتا ہے اور اُس کا رسول۔ فرمایا کہ حرمت والا مہینہ۔ ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہارے خون، مال اور عزت اُسی طرح حرام کی ہے جیسے اس دن کی حرمت تمہارے اس مہینے میں تمہارے اس شہر کے اندر۔ حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ یوم النحر کو جمعرات کے درمیان کھڑے ہوئے، جس سال کہ آپ نے حج کیا اور فرمایا تھا:

الْحَجَّةُ، قُلْنَا: بَلَى، قَالَ آتَى بَلَدِي هَذَا، قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْتَبِشِرُهُ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ أَلَيْسَتْ بِالْبَلَدَةِ الْحَرَامِ، قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، إِلَى يَوْمٍ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ، أَلَا هَلْ بَلَغْتُ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: اللَّهُمَّ اشْهَدْ، فَلْيَبْلِغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، قَرُبْتُ مُبْلِغٌ أَوْ عَنِّي مِنْ سَامِعٍ، فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

1742- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَزِيدُ

بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بَنِي زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُنِي: أَتَدْرُونَ آتَى يَوْمٍ هَذَا؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ: فَإِنَّ هَذَا يَوْمٌ حَرَامٌ، أَتَدْرُونَ آتَى بَلَدِي هَذَا؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: بَلَدٌ حَرَامٌ، أَتَدْرُونَ آتَى شَهْرٍ هَذَا؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: " شَهْرٌ حَرَامٌ، قَالَ: فَإِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ، وَأَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، " وَقَالَ هِشَامُ بْنُ الْغَارِ: أَخْبَرَنِي تَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَيْنَ الْجُمَرَاتِ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي حَجَّ بِهَا، وَقَالَ:

1742- انظر الحديث: 7077, 6868, 6785, 6166, 6043, 4403، سنن ابوداؤد: 1945، سنن ابن

هَذَا يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَطِيقِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ اشْهَدْ وَوَدَّعِ النَّاسَ فَقَالُوا: هَذِهِ حَجَّةُ الْوَدَاعِ

کہ یہ حج اکبر کا دن ہے۔ پھر نبی کریم ﷺ یوں کہنے لگے: اے اللہ! گواہ رہنا اور لوگوں کو وداع کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ حجۃ الوداع ہے۔

133- بَابُ: هَلْ يَبِيتُ أَصْحَابُ

السَّقَايَةِ أَوْ غَيْرُهُمْ بِمَكَّةَ لَيْلَى مِئِي

1743 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ مَيْمُونٍ

حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1744 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ تَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ

1745 - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُنِيرٍ،

حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي تَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ الْعَبَّاسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيْلَى مِئِي مِنْ أَجْلِ سَقَايَتِهِ، فَأَذِنَ لَهُ تَابِعُهُ أَبُو أُسَامَةَ، وَعُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، وَأَبُو طَمْرَةَ

134- بَابُ رَمَى الْحِمَارِ

وَقَالَ جَابِرٌ: رَمَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ طَعْنًا وَرَمَى بَعْدَ ذَلِكَ بَعْدَ الزَّوَالِ

کیا پانی پلانے والے اور دوسرے لوگ

منیٰ کی راتیں مکہ مکرمہ میں گزاریں؟

محمد بن عبید بن میمون، عیسیٰ بن یونس، عبید اللہ، تافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے اجازت عطا فرمائی۔

یحییٰ بن موسیٰ، محمد بن بکر، ابن جریج، عبید اللہ تافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اجازت عطا فرمائی۔

محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ان کے والد ماجد عبید اللہ، تافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی پلانے کے لیے منیٰ کی راتوں میں مکہ مکرمہ کے اندر رہنے کی اجازت طلب کی تو انہیں اجازت عطا فرمادی گئی۔ اس کی ابو اسامہ اور عقبہ بن خالد اور ابو طمرہ نے متابعت کی ہے۔

کنکریاں مارنا

حضرت جابر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یوم النحر کو چاشت کے وقت کنکریاں ماریں اور اس کے بعد زوال کے بعد بھی۔

1744- صحیح مسلم: 3165

1745- النظر الحديث: 1643، صحیح مسلم: 3164، سنن ابوداؤد: 1959، سنن ابن ماجہ: 3065

1746- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ
وَبَرَةَ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، مَتَى
أَرَجَى الْحِمَارَ؟ قَالَ: إِذَا رَمَى إِمَامُكَ، فَارْمِهِ
فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ، قَالَ: كُنَّا نَتَحَكَّنُ فَإِذَا
رَأَتْ الشَّمْسُ رَمِيْنَا

135- بَابُ رَمَى الْحِمَارِ

مِنْ بَطْنِ الْوَادِي

1747 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُوَيْلٍ، أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: رَمَى عَبْدُ اللَّهِ مِنْ بَطْنِ
الْوَادِي، فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ نَاسًا يَزُمُونَهَا
مِنْ فَوْقِهَا، فَقَالَ: وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ هَذَا مَقَامُ
الَّذِي أُنزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ، وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، بِهَذَا

136- بَابُ رَمَى الْحِمَارِ

بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ

ذَكَرَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ الثَّوْبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1748- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،
عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى

1746- سنن ابوداؤد: 1972

1747- انظر الحديث: 1748, 1749, 1750، صحيح مسلم: 2123, 3118، سنن ابوداؤد: 1974، سنن

ترمذی: 901، سنن نسائی: 3070, 3073، سنن ابن ماجه: 3030

1748- راجع الحديث: 1747

دبرہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ میں رمی کب کروں؟ فرمایا کہ
جب تمہارا امیر رمی کرے تو تم بھی رمی کرو میں نے دوبارہ
یہی پوچھا تو فرمایا: ہم انتظار کرتے اور سورج ڈھل جاتا تو
رمی کرتے۔

وادی کی ڈھلان سے

کنکریاں مارنا

عبدالرحمن بن یزید سے مروی ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وادی کی ڈھلان
سے رمی کی تو میں نے عرض کی: اے ابو عبدالرحمن! لوگ
بلائی حصے سے رمی کرتے ہیں۔ فرمایا قسم ہے اُس ذات
کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، یہ وہ جگہ ہے جس میں نبی
کریم ﷺ پر سورۃ البقرہ نازل ہوئی۔ عبداللہ بن ولید
سفیان نے بھی اس حدیث کو اعمش سے مروی کیا ہے۔

جرمہ پر سات

کنکریاں مارنا

اسے حضرت ابن عمر نے نبی کریم ﷺ سے
مروی کیا ہے۔

حفص بن عمر، شعبہ، حکم، ابراہیم، عبدالرحمن بن
یزید سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ جرمہ کبریٰ تک پہنچے تو بیت اللہ کو اپنے بائیں

طرف اور منیٰ کو داہنی طرف رکھا اور سات کنکریاں ماریں۔ فرمایا کہ اسی طرح اُس شخصیت نے کنکریاں ماری تھی جس پر سورۃ البقرہ نازل ہوئی تھی، علیہ السلام۔

جو حجرہ عقبہ پر کنکریاں مارتے تو

بیت اللہ کو بائیں طرف رکھے

آدم، شعبہ، حکم، ابراہیم، عبدالرحمن بن یزید سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حج کیا تو انہیں دیکھا کہ حجرہ کبریٰ پر سات کنکریاں ماریں۔ بیت اللہ کو اپنے بائیں طرف اور منیٰ کو دائیں طرف رکھا۔ پھر فرمایا کہ یہ وہی جگہ ہے جہاں آپ پر سورۃ البقرہ نازل ہوئی تھی۔

ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہے

اسے حضرت ابن عمر نے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

اعمش سے مروی ہے کہ میں نے حجاج کو منبر پر کہتے ہوئے سنا: وہ سورت جس میں گائے کا ذکر ہے، وہ سورت جس میں آل عمران کا ذکر ہے اور وہ سورت جس میں عورتوں کا ذکر ہے۔ میں نے ابراہیم سے ذکر کیا تو انہوں نے عبدالرحمن بن یزید کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ وہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے جب انہوں نے حجرہ عقبہ پر رمی کی۔ وہ وادی کی ڈھلان میں اترے، حتیٰ کہ جب درختوں کے سامنے ہو گئے تو سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہی۔ پھر فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں

الْحَجَرَةُ الْكُبْرَى جَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِئَى عَنْ يَمِينِهِ، وَرَمَى بِسَبْعٍ وَقَالَ: هَكَذَا رَمَى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

137- بَابُ مَنْ رَمَى بِحَجَرَةِ الْعَقَبَةِ

فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ

1749 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا

الْحَكَمُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، أَنَّهُ حَجَّ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَرَأَاهُ يَرْمِي الْحَجَرَةَ الْكُبْرَى بِسَبْعٍ حَصِيَّاتٍ، فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِئَى عَنْ يَمِينِهِ، ثُمَّ قَالَ: هَذَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ

138- بَابُ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ

قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1750 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ،

حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: السُّورَةُ الَّتِي يُذَكَّرُ فِيهَا الْبَقَرَةُ، وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذَكَّرُ فِيهَا آلُ عِمْرَانَ، وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذَكَّرُ فِيهَا النِّسَاءُ، قَالَ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ رَمَى بِحَجَرَةِ الْعَقَبَةِ، فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِيَّ حَتَّى إِذَا حَادَى بِالشَّجَرَةِ اعْتَزَّضَهَا، فَرَمَى بِسَبْعٍ حَصِيَّاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ: مِنْ هَاهُنَا وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ

1749- راجع الحديث: 1747

1750- راجع الحديث: 1747

قَامَ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اسی جگہ وہ کھڑے ہوئے جن پر سورۃ البقرہ نازل ہوئی۔

139- بَابُ مَنْ رَمَى جَمْرَةً

العَقْبَةُ وَلَمْ يَقِفْ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

140- بَابُ إِذَا رَمَى الْجَمْرَتَيْنِ يَقُومُ

وَيُسْهَلُ، مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ

1751 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَانَ يَزِيحُ الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ يُكَبِّرُ عَلَى الْإِرْكَالِ حَصَاةً، ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتَّى يُسْهَلَ، فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، فَيَقُومُ طَوِيلًا، وَيَدْعُو وَيَزْفَعُ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَزِيحُ الْوُسْطَى، ثُمَّ يَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيَسْهَلُ، وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، فَيَقُومُ طَوِيلًا، وَيَدْعُو وَيَزْفَعُ يَدَيْهِ، وَيَقُومُ طَوِيلًا، ثُمَّ يَزِيحُ جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقْبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا، ثُمَّ يَنْصَرِفُ، فَيَقُولُ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ

141- بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ

جَمْرَةِ الدُّنْيَا وَالْوُسْطَى

1752 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

جو جمرہ عقبہ پر رمی کرے

اور وہاں نہ رکے

اسے حضرت ابن عمر نے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

جب دونوں جمروں پر رمی کرے تو

نرم زمین پر قبلہ رو کھڑا ہو

عثمان بن ابوشیبہ، طلحہ، بن یحییٰ، یونس، زہری، سالم سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قریب والے جمرہ پر سات کنکریاں مارا کرتے اور ہر کنکری پھینکتے وقت تکبیر کہا کرتے۔ پھر آگے بڑھتے، حتیٰ کہ نرم جگہ میں قبلہ رخ ہو کر کھڑے ہو جاتے اور کافی دیر کھڑے رہتے۔ دعا کرتے اور ہاتھوں کو اٹھاتے۔ پھر جمرہ وسطیٰ پر رمی کرتے اور بائیں طرف نرم زمین پر جا کر کھڑے ہو جاتے اور قبلہ رخ ہو کر بہت دیر کھڑے رہتے۔ دعا کرتے اور ہاتھوں کو اٹھاتے۔ پھر وادی کی ڈھلان سے جمرہ ذات عقبہ پر کنکریاں مارتے اور اس کے پاس نہ رکے۔ پھر واپس آ جاتے اور فرمایا کرتے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ایسے ہی کرتے ہوئے دیکھا۔

قریبی اور درمیانی جمرہ کے

پاس ہاتھوں کو اٹھانا

اسماعیل بن عبد اللہ، ان کے برادر محترم، سلیمان،

یونس بن زید، ابن شہاب سالم بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قریب والے جمرہ پر سات کنکریاں مارا کرتے اور ہر کنکری کے وقت تکبیر کہتے۔ پھر نرم زمین تک آگے بڑھتے اور قبلہ رخ ہو کر بہت دیر کھڑے رہتے۔ چنانچہ دعا کرتے اور ہاتھوں کو اٹھاتے۔ پھر جمرہ وسطیٰ پر اسی طرح کرتے۔ پھر بائیں طرف کی نرم زمین کی طرف جاتے اور قبلہ رخ ہو کر بہت دیر کھڑے رہتے دعا کرتے اور ہاتھوں کو اٹھاتے۔ پھر وادی کی ڈھلان سے جمرہ ذات العقبہ پر رمی کرتے اور اس کے پاس نہ رکتے اور فرمایا کرتے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ اسی طرح کیا کرتے۔

دونوں جمروں کے پاس دعا کرنا

محمد بن عثمان بن عمر، یونس زہری سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد منیٰ کے قریب والے جمرہ پر رمی کرتے تو سات کنکریاں مارا کرتے اور ہر کنکری کو مارتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سامنے کی طرف آگے بڑھتے اور قبلہ رخ ہو کر ہاتھوں کو اٹھائے ہوئے کھڑے ہوتے اور دعا کرتے۔ یہاں بہت دیر رکتے۔ پھر دوسرے جمرہ پر آتے اور اسے سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے وقت تکبیر کہتے۔ پھر وادی کے قریب بائیں طرف جاتے اور قبلہ رخ ہو کر ہاتھوں کو اٹھائے ہوئے دعا کرتے۔ پھر اس جمرہ کے پاس آتے جو عقبہ کے قریب ہے۔ اس پر سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے وقت تکبیر کہتے۔ پھر واپس لوٹ آتے اور اس کے پاس نہ رکتے۔ زہری کا بیان ہے کہ میں نے سالم بن عبد اللہ کو اسی طرح حدیث

حَدَّثَنِي أَنبَى عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ يَزِيحُ الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ، ثُمَّ يُكَبِّرُ عَلَى الْإِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ، ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُسْهِلُ، فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيلًا، فَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَزِيحُ الْجَمْرَةَ الْوُسْطَى كَذَلِكَ، فَيَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيلًا، فَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَزِيحُ الْجَمْرَةَ ذَاتَ الْعَقْبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا، وَيَقُولُ: هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ

142- بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ

1753- وَقَالَ مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو،

أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِي بِلَى مَسْجِدٍ مَنِ يَزِيحُهَا بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ، يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ، ثُمَّ تَقَدَّمُ أَمَامَهَا، فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو، وَكَانَ يُطِيلُ الْوُقُوفَ، ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ، فَيَزِيحُهَا بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ، يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ، ثُمَّ يَنْحَدِرُ ذَاتَ الْيَسَارِ، حَتَّى يَلِيَ الْوَادِي، فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو، ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الْعَقْبَةِ، فَيَزِيحُهَا بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ، يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يُحَدِّثُ مِثْلَ هَذَا، عَنْ

بیان کرتے منا جیسے اُن کے والد ماجد نبی کریم ﷺ سے مروی کیا کرتے اور حضرت ابن عمر ایسے ہی کیا کرتے۔

بعد رمی جمار خوشبولگانا اور طواف زیارت سے قبل سر کے بال اتروانا

عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے یگانہ روزگار والد ماجد سے سنا کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے ان دونوں ہاتھوں سے خوشبولگائی طواف زیارت سے قبل جب احرام کھولنے لگے اور جب طواف کرنے سے پہلے احرام باندھا اور اپنے ہاتھ پھیلائے۔

طواف وداع

مسدّد، سفیان، ابن طاووس، ان کے والد ماجد سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ان کا آخری کام بیت اللہ کے ساتھ ہو مگر حائفہ کے لیے تخفیف ہے۔

اصح بن فرج، ابن وہب، عمرو بن حارث، قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نمازِ ظہر، عصر، مغرب اور عشاء پڑھی۔ پھر کچھ دیر محض میں استراحت فرمائی۔ پھر بیت اللہ کی جانب سوار ہوئے اور اس کا طواف کیا۔ متابعت کی اس کی لیث نے۔ خالد، سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی

أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ

143- بَابُ الطَّيِّبِ بَعْدَ رَمِي الْجَمَارِ وَالْحَلْقِ قَبْلَ الْإِفَاضَةِ

1754 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ - أَفْضَلَ أَهْلَ زَمَانِهِ - يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، تَقُولُ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْقَلِ هَاتَيْنِ، حِينَ أَحْرَمَ، وَحَلَّهِ حِينَ أَحَلَّ، قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ، وَتَسَطَّطَ يَدَيْهَا

144- بَابُ طَوَافِ الْوَدَاعِ

1755 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ، إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ

1756 - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ، وَالْعَصْرَ، وَالْمَغْرِبَ، وَالْعِشَاءَ، ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمَحْضَبِ، ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ، فَطَافَ بِهِ، تَابِعُهُ اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي خَالِدٌ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

1754- راجع الحديث: 1539 سنن ابن ماجه: 2926

1755- راجع الحديث: 329

1756- النظر الحديث: 1764

عَنْهُ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

145- بَابُ إِذَا حَاضَتْ

الْمَرْأَةُ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ

1757- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُجَيْجٍ - زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - حَاضَتْ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَحَابِسْتُنَا هِيَ قَالُوا: إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ قَالَ: فَلَا إِذَا

1758 و 1759- حَدَّثَنَا أَبُو الثُّعْبَانِ، حَدَّثَنَا

حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ سَأَلُوا ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ امْرَأَةٍ طَافَتْ ثُمَّ حَاضَتْ، قَالَ لَهُمْ: تَنْفِرُ، قَالُوا: لَا نَأْخُذُ بِقَوْلِكَ وَنَدَّعُ قَوْلَ زَيْدٍ قَالَ: إِذَا قَدِمْتُمُ الْمَدِينَةَ فَسَلُّوا، فَقَدِمُوا الْمَدِينَةَ، فَسَأَلُوا، فَكَانَ فِيهِمْ مَنْ سَأَلُوا أُمَّ سُلَيْمٍ، فَذَكَرَتْ حَدِيثَ صَفِيَّةَ رَوَاهُ خَالِدٌ، وَقَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ

کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

جب طواف زیارت کے بعد عورت کو

حیض شروع ہو جائے

عبدالرحمن بن قاسم کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہ بنت حنی کو حیض شروع ہو گیا تو اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا۔ فرمایا کہ کیا وہ ہمیں روکے گی؟ لوگوں نے عرض کی کہ وہ طواف زیارت کر چکی ہیں۔ فرمایا کہ پھر تو کچھ نہیں۔

عکرمہ سے مروی ہے کہ اہل مدینہ نے حضرت ابن عباس سے اس عورت کے بارے میں جس نے طواف زیارت کر لیا تھا اور پھر اسے حیض شروع ہو گیا آپ نے اُن سے فرمایا: وہ چلی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم آپ کا قول لیں اور حضرت زید بن ثابت کا قول چھوڑ دیں۔ فرمایا کہ مدینہ منورہ جا کر پوچھنا پس وہ مدینہ منورہ گئے اور پوچھا۔ جن سے پوچھا اُن میں حضرت امّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی تھیں۔ انہوں نے حدیث صفیہ بیان کی۔ مروی کیا اسے خالد اور قتادہ نے عکرمہ سے۔

طاؤس سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا حائضہ کو چلے جانے کی اجازت دی ہے جب کہ وہ طواف زیارت کر چکی ہو۔

1760- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا وَهْبٌ،

حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رُفِضَ لِلْحَائِضِ أَنْ تَنْفِرَ إِذَا أَفَاضَتْ،

1757- راجع الحديث: 294

1760- راجع الحديث: 329

میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نہ جائے۔ پھر اس کے بعد فرماتے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں اجازت عطا فرمائی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ حج کے قصد سے نکلے۔ جب نبی کریم ﷺ پہنچ گئے تو آپ نے بیت اللہ اور صفا و مردہ کا طواف کیا اور آپ نے احرام نہیں کھولا کیونکہ آپ کے پاس قربانی کا جانور تھا۔ پس آپ کے ساتھ جواز و ارج مطہرات اور صحابہ تھے سب نے طواف کیا اور جس کے پاس قربانی کا جانور نہیں تھا اُس نے احرام کھول دیا۔ پس انہیں حیض شروع ہو گیا: ہم نے اپنے حج کے تمام مناسک ادا کیے جب کوچ کرنے والی رات آئی تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے سوا آپ کے تمام ساتھی حج اور عمرہ کر کے واپس لوٹ رہے ہیں۔ فرمایا کہ جس دن ہم آئے تو تم نے بیت اللہ کا طواف کیا تھا؟ میں نے عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا تو اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم کی طرف جاؤ اور عمرہ کا احرام باندھ لینا۔ ہمارے ملنے کی جگہ فلاں ہے۔ پس میں حضرت عبدالرحمن کے ساتھ تنعیم نئی اور عمرہ کا احرام باندھ لیا۔ حضرت صفیہ بنت حنی کو بھی حیض شروع ہو گیا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بانجھ، سرمندی، تم تو ہمیں روک لوگی۔ کیا تم نے یوم النحر کو طواف کیا تھا؟ عرض کی: کیوں نہیں۔ فرمایا تو کوئی حرج نہیں، چلو۔ میں آپ سے اُس وقت ملی جب آپ مکہ مکرمہ کی بلندی چڑھ رہے تھے اور میں اُترنے والی تھی۔ یا میں چڑھی اور آپ اُترے۔

1761۔ قَالَ: وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: إِنَّمَا لَا تَنْفِرُ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: بَعْدَ إِنْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ

1762۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثُّغْبَانِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ، فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحِلَّ، وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ، فَطَافَ مَنْ كَانَ مَعَهُ مِنْ نِسَائِهِ وَأَصْحَابِهِ، وَحَلَّ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ، فَحَاضَتْ هِيَ، فَتَسَكَّنَا مَنَاسِكُنَا مِنْ حَجَّتِنَا، فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ الْحَضْبَةِ، لَيْلَةُ النَّفَرِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كُلُّ أَصْحَابِكَ يَرْجِعُ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ غَيْرِي، قَالَ: مَا كُنْتُ تَكْوِفِينَ بِالْبَيْتِ لَيْلًا قَدِيمًا قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَاخْرُجِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى الثَّنْعِيمِ، فَأَهْلِي بِعُمْرَةٍ، وَمَوْعِدُكَ مَكَانٌ كَذَا وَكَذَا. فَخَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِلَى الثَّنْعِيمِ، فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ، وَحَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُنَيْنٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَقَرِي حَلْقِي، إِنَّكَ لِحَابِسَتُنَا، أَمَا كُنْتُ طُفْتُ يَوْمَ النَّحْرِ؟ قَالَتْ: بَلَى، قَالَ: فَلَا تَأْسِ الْفِرَى فَلَقِيئُهُ مُضْعِدًا عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ، وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ، أَوْ أَكَا مُضْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ، وَقَالَ مُسَلِّدٌ: قُلْتُ: لَا، تَابَعُهُ جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ فِي قَوْلِهِ: لَا

مسدّد کا بیان ہے کہ جریر نے منصور سے لفظ لا کی متابعت نہیں کی۔

جو روانگی کے دن عصر کی نماز اٹح میں پڑھے

عبدالعزیز بن رفیع سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کہ اگر آپ کو نبی کریم ﷺ کے بارے میں یہ چیز یاد ہو تو بتائیے کہ آٹھویں ذوالحجہ کو حضور ﷺ نے ظہر کی نماز کہاں پڑھی فرمایا کہ منیٰ میں۔ میں نے عرض کی کہ روانگی کے دن عصر کہاں پڑھی؟ فرمایا کہ اٹح میں اور تم وہی کرو جیسے تمہارا امیر کرے۔

عبداللہ بن عمر، ابن طالب، ابن وہب، عمرو بن حارث، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز ظہر و عصر، مغرب اور عشاء پڑھ لی تو کچھ دیر محض میں استراحت فرمائی پھر بیت اللہ کی جانب سوار ہوئے اور اس کا طواف کیا۔

محض

ہشام کے والد ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: وہ جگہ جس پر نبی کریم ﷺ ٹھہرتے تھے کہسہولت سے روانہ ہو سکیں، وہ مقام اٹح ہے۔ عطاء سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ

146- بَابُ مَنْ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ بِالْأَبْطَحِ

1763 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْبَغِيِّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: أَخْبَرَنِي بِشَيْءٍ، عَقَلْتُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّنِ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ النَّفْرِ؟ قَالَ: بَعْدَ، قُلْتُ: فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ؟ قَالَ: بِالْأَبْطَحِ أَفْعَلُ كَمَا يَفْعَلُ أَمْرًاؤُك

1764 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُتَعَالِ بْنِ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ، وَرَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَضَّبِ، ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ، فَطَافَ بِهِ

147- بَابُ الْمُحَضَّبِ

1765 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّمَا كَانَ مَزْلُوكٌ يَنْزِلُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِيَكُونَ أَسْمَحَ الْخُرُوجِ وَيَعْنَى بِالْأَبْطَحِ

1766 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

1763- النظر الحديث: 1653 راجع الحديث: 1653

1764- راجع الحديث: 1756

1766- صحيح مسلم: 3159 سنن ترمذی: 922

تعالیٰ عنہما نے فرمایا محصیب کچھ نہیں بلکہ وہ صرف ایک منزل ہے جہاں رسول اللہ ﷺ نزول فرمایا کرتے تھے۔

سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو: عَنْ عَظَامٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَيْسَ التَّحْصِيبُ بِشَيْءٍ، إِنَّمَا هُوَ مَزْلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے قبل ذی طویٰ میں اترنا اور مکہ معظمہ سے واپس لوٹنے وقت بطحا میں اترنا جو ذوالحلیفہ میں ہے

148- بَابُ النَّزُولِ بِذِي طَوًى، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ، وَالنَّزُولِ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحَلِيفَةِ، إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ

1767- حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں پہاڑیوں کے درمیان ذی طویٰ میں شب بسر کرتے۔ پھر جب حج یا عمرہ کرنے مکہ مکرمہ جاتے تو منیہ کی جانب سے مکہ معظمہ کے اوپری حصے میں داخل ہوتے اور اپنی اونٹنی کو نہ بٹھاتے مگر مسجد کے دروازے کے قریب۔ پھر داخل ہوتے تو حجر اسود سے آغاز کرتے۔ پھر سات طواف کرتے، تین دوڑ کر اور چار چل کر۔ پھر لوٹتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر اپنی قیام گاہ پر جانے سے پہلے صفا و مردہ کے درمیان طواف کرتے اور جب اپنے حج یا عمرہ سے واپس لوٹتے تو اپنی اونٹنی کو بطحاء میں بٹھاتے جو ذوالحلیفہ میں ہے، جہاں نبی کریم ﷺ اپنی اونٹنی کو بٹھایا کرتے تھے۔

أَبُو ظَهْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: كَانَ يَسِيْتُ بِذِي طَوًى، بَيْنَ الْقُدَيْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَدْخُلُ مِنَ الْقُدَيْعَةِ الَّتِي بِأَعْلَى مَكَّةَ، وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ، حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا، لَمْ يُدْخِ نَاقَتَهُ إِلَّا عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ يَدْخُلُ، فَيَأْتِي الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ فَيَبْدَأُ بِهِ، ثُمَّ يَطُوفُ سَبْعًا: ثَلَاثًا سَعْيًا وَآرَبَعًا مَشْيًا، ثُمَّ يَنْصَرِفُ، فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَنْطَلِقُ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى مَزْلِهِ، فَيَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَكَانَ إِذَا صَدَّ عَنْ الْحَجِّ أَوْ الْعُمْرَةِ أَتَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحَلِيفَةِ، الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْخِلُ بِهَا

1768- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ،

عبد اللہ بن عبد الوہاب، خالد بن حارث سے مروی ہے کہ عبید اللہ سے محصب کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے نافع کے حوالے سے فرمایا کہ یہاں رسول اللہ ﷺ نزول فرمایا کرتے اور حضرت عمر اور حضرت ابن عمر بھی۔ نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر یہاں یعنی محصب میں نماز ظہر و عصر پڑھتے۔ میرے خیال میں نماز

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: سُئِلَ عَبِيدُ اللَّهِ عَنِ الْمُحْصَبِ، فَحَدَّثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: نَزَلَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَمْرُو، وَابْنُ عَمْرٍو، وَعَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ يُصَلِّي بِهَا - يَغْنِي الْمُحْصَبُ - الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ

مغرب کے بارے میں بھی فرمایا۔ خالد نے کہا کہ مجھے نمازِ عشاء کے بارے میں کوئی شبہ نہیں ہے اور اسے نبی کریم ﷺ سے مرفوعاً مروی کرتے۔

مکہ سے لوٹتے وقت وادی طویٰ میں

اترنے کا بیان

محمد بن عیسیٰ، حماد، ایوب، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر جب پہنچنے والے ہوتے تو ذی طویٰ میں شب بسر کرتے اور جب صبح ہوتی تو داخل ہوتے اور واپسی پر جب ذی طویٰ سے گزرتے تو شب بسر کرتے اور صبح تک وہیں رہتے اور وہ بیان کرتے کہ نبی کریم ﷺ ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

ایام حج کے دنوں میں تجارت اور جاہلیت

کے بازاروں میں خرید و فروخت کرنا

عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: زمانہ جاہلیت میں ذوالحجاز اور عکاظ لوگوں کے تجارتی بازار تھے۔ جب اسلام کا دور تو لوگوں نے اُن میں جانا پسند نہ کیا۔ حتیٰ کہ حکم نازل ہو گیا کہ تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ ایام حج میں اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔

مُحَصَّب سے رات کے آخری

حصے میں روانہ ہونا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی

أَحْسِبُهُ قَالَ: وَالتَّغْرِبِ، قَالَ خَالِدٌ لَا أَشْكُ فِي الْعِشَاءِ وَيَهْجَعُ هَجْعَةً، وَيَذْكُرُ ذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

149- بَابُ مَنْ نَزَلَ بِذِي طَوًى

إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ

1769- وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا حَمَادٌ

عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَقْبَلَ بَاتَ بِذِي طَوًى حَتَّى إِذَا أَصْبَحَ دَخَلَ، وَإِذَا نَفَرَ مَرَّ بِذِي طَوًى، وَبَاتَ بِهَا حَتَّى يُضْبِحَ وَكَانَ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ

150- بَابُ التِّجَارَةِ أَيَّامَ الْمَوْسِمِ

وَالْبَيْعِ فِي أَسْوَاقِ الْجَاهِلِيَّةِ

1770- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ، أَحْمَدُ بْنُ ابْنِ

جُرَيْجٍ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: "كَانَ ذُو الْمَجَازِ، وَعُكَاظُ مَتَجَرَ النَّاسِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ كَانَتْهُمْ كِرْهُوا ذَلِكَ، حَتَّى تَرَكَتْ: (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحُ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ) (البقرة: 198) فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ"

151- بَابُ الْإِدْلَاجِ

مِنَ الْمُحَصَّبِ

1771- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي

1769- راجع الحديث: 1553

1770- انظر الحديث: 4519, 2098, 2050

1771- صحيح مسلم: 3216، سنن ابن ماجه: 7073

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہے کہ کوچ کی رات میں حضرت صفیہ کو حیض شروع ہو گیا۔ عرض کی کہ میرے خیال میں آپ حضرات کو میں روک لوں گی، فرمایا کہ بانجھ، سرمنڈی، کیا تم نے یوم النحر کو طواف کیا تھا؟ عرض کی: ہاں۔ فرمایا تو پھر چلو۔

امام ابو عبد اللہ بخاری نے دوسری اسناد کے ساتھ ہی حدیث بیان کی کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے اور حج ہی کی نیت کرتے تھے۔ جب ہم پہنچ گئے تو آپ نے احرام کھول دینے کا حکم فرمایا۔ جب کوچ کی رات آئی تو حضرت صفیہ بنت حنی کو حیض شروع ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سرمنڈی، بانجھ! میرے خیال میں تم ہمیں روکو گی۔ کیا تم نے یوم النحر کو طواف کیا تھا؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا تو چلو۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے احرام نہیں کھولا۔ فرمایا کہ تمہیں سے عمرہ کرلو۔ پس اُن کے ساتھ اُن کے بھائی جان گئے۔ ہم آپ کو رات کے آخری حصے میں ملے۔ فرمایا کہ تمہارے ملنے کی فلاں جگہ ہے۔

حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفَرِ فَقَالَتْ: مَا أَرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ، قَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَرَى حَلَقَى، أَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ، قِيلَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَنْفِرِي

1772 - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَزَادَنِي مُحَمَّدٌ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ، فَلَمَّا قَدِمْنَا، أَمَرْنَا أَنْ نَحْلَ، فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ النَّفَرِ، حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُنَيْنٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَلَقَى عَقَرَى مَا أَرَاهَا إِلَّا حَابِسَتَكُمْ، ثُمَّ قَالَ: كُنْتُ طُفْتُ يَوْمَ النَّحْرِ، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَنْفِرِي، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ أَكُنْ حَلَلَتْ، قَالَ: فَأَعْتَبِرِي مِنَ التَّنْعِيمِ فَخَرَجَ مَعَهَا أَخُوهَا، فَلَقِيْنَاهُ مُدْبِجًا فَقَالَ: مَوْعِدُكَ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا



اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

26- أَبْوَابُ الْعُمْرَةِ

عمرہ کا بیان

عمرہ کا وجوب اور فضیلت

حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ کوئی ایک ایسا نہیں جس پر حج و عمرہ نہ ہو۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ وہ اللہ کی کتاب میں اس کا ساتھی ہے کہ حج اور عمرہ اللہ کے لیے پورا کرو۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، سستی مولیٰ ابوبکر بن عبد الرحمن، ابو صالح، سمان، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عمرہ سے دوسرا عمرہ اپنے درمیانی گناہوں کا کفارہ ہیں اور حج مبرور کا اجر جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

جس نے حج سے پہلے عمرہ کیا

ابن جریج سے مروی ہے کہ عکرمہ بن خالد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حج سے پہلے عمرہ کرنے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے حج کرنے سے پہلے عمرہ کیا۔ ابراہیم بن سعد، ابن اسحاق عکرمہ بن خالد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ سے اسی طرح پوچھا۔

عمرو بن علی، ابو عاصم، ابن جریج، عکرمہ بن خالد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

1- بَابُ وَجُوبِ الْعُمْرَةِ وَفَضْلِهَا

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: "لَيْسَ أَحَدٌ إِلَّا وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ وَعُمْرَةٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: "إِنَّهَا لَقَرِيبَتُهُمَا فِي كِتَابِ اللَّهِ (وَأَتَمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ) (البقرة: 196)

1773- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَمْعَانَ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ

2- بَابُ مَنْ اعْتَمَرَ قَبْلَ الْحَجِّ

1774- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ فَقَالَ: لَا بَأْسَ قَالَ عِكْرِمَةُ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: "اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مَغْلَةً 1774م- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ:

سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مِفْلَةً
3- بَابُ: كَمْ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

1775 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ
مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: دَخَلْتُ أَكَا وَعُزُوقَةَ ابْنَ
الرُّبَيْعِ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا، جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ، وَإِذَا نَاسٌ يُصَلُّونَ
فِي الْمَسْجِدِ صَلَاةَ الظُّحَى، قَالَ: فَسَأَلْتَاهُ عَنْ
صَلَاتِهِمْ، فَقَالَ: بِدَعَةٍ " ثُمَّ قَالَ لَهُ: " كَمْ
اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ:
أَرْبَعًا، أَحَدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ، فَكَّرْنَا أَنْ تَرُدَّ عَلَيْنَا "

1776 - قَالَ: وَسَمِعْنَا اسْتِثْنَانَ عَائِشَةَ أُمِّ
الْمُؤْمِنِينَ فِي الْحَجَرَةِ، فَقَالَ عُزُوقَةُ يَا أُمَّاهُ: يَا أُمَّ
الْمُؤْمِنِينَ أَلَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ: أَبُو عَبْدِ
الرَّحْمَنِ؟ قَالَتْ: مَا يَقُولُ؟ قَالَ: يَقُولُ: إِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ
عُمَرَاتٍ، أَحَدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ، قَالَتْ: يَزْعُمُ اللَّهُ أَبَا
عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مَا اعْتَمَرَ عُمَرَةً إِلَّا وَهُوَ شَاهِدُهُ، وَمَا
اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ

1777 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ،
قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ عُزُوقَةَ بْنِ الرُّبَيْعِ، قَالَ:
سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا اعْتَمَرَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجَبٍ

عنہما سے اسی طرح پوچھا۔

نبی کریم ﷺ نے
کتنے عمرے کیے؟

مجاہد سے مروی ہے کہ میں اور عروہ بن زبیر مسجد
میں داخل ہوئے تو وہاں حضرت عبداللہ بن عمر، حجرہ عائشہ
کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ مسجد میں نماز چاشت
پڑھ رہے تھے۔ ہم نے ان کی نماز کے بارے میں پوچھا
تو فرمایا کہ بدعت ہے۔ پھر ان سے گزارش کی کہ رسول
اللہ ﷺ نے کتنے عمرے کیے؟ فرمایا کہ چار۔ ان میں
سے ایک رجب میں۔ ہم نے ان کی بات رد کرنے کو
پسند نہ کیا۔

ہم نے حجرے میں اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مساک کرنے کی آواز سنی
تو عروہ نے عرض کی: اماں جان اے اُمّ المؤمنین! کیا
آپ سن رہی ہیں جو حضرت ابو عبدالرحمن کہہ رہے ہیں؟
فرمایا کہ کیا کہہ رہے ہیں؟ عرض کی، وہ کہہ رہے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کیے، جن میں سے ایک
رجب میں کیا۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمن پر رحم
فرمائے، آپ نے کوئی ایسا عمرہ نہیں کیا جس میں یہ موجود
نہ ہوں لیکن آپ نے رجب میں ہرگز کوئی عمرہ نہیں کیا۔

ابو عاصم، ابن جریج، عطاء عروہ بن زبیر سے مروی
ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے پوچھا۔ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کوئی عمرہ
رجب میں نہیں کیا۔

1775- انظر الحديث: 4253، صحيح مسلم: 3027، سنن ابو داود: 1992، سنن ترمذی: 937

1776- انظر الحديث: 4254، 1777، صحيح مسلم: 3026، سنن ترمذی: 936، سنن ابن ماجه: 2998

1777- راجع الحديث: 1776

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

1778 - حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَمْ اَعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَرْبَعٌ: عُمَرَةُ الْحَذَيْبِيَّةُ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَدَّهَ الْمُشْرِكُونَ، وَعُمَرَةُ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَاحَهُمُ، وَعُمَرَةُ الْحِجْرَانَةِ إِذْ قَسَمَ غَنِيمَةً - أَرَاهُ - حُنَيْنٍ" قُلْتُ: كَمْ حَجٌّ، قَالَ: وَاحِدَةٌ

قتادہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے کتنے عمرے کیے؟ فرمایا کہ چار۔ ایک عمرہ حدیبیہ والا ذی قعدہ میں جب کہ مشرکوں نے آپ کو روکا۔ دوسرا عمرہ اگلے سال ذی قعدہ میں جب کہ اُن سے صلح ہوئی۔ تیسرا عمرہ جعرانہ جس میں غالباً حنین کا مال غنیمت تقسیم کیا گیا۔ میں نے عرض کی کہ کتنے حج کیے؟ فرمایا کہ ایک۔

1779 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هَمَّامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: اَعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ رَكُوعُهُ، وَمِنَ الْقَابِلِ عُمَرَةُ الْحَذَيْبِيَّةِ، وَعُمَرَةُ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمَرَةُ مَعَ حَجَّتِهِ، 1780 - حَدَّثَنَا هُدَيْبَةُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، وَقَالَ: اَعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، إِلَّا الْبَيْ اَعْتَمَرَ مَعَ حَجَّتِهِ عُمَرَتُهُ مِنَ الْحَذَيْبِيَّةِ، وَمِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ وَمِنَ الْحِجْرَانَةِ، حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ، وَعُمَرَةُ مَعَ حَجَّتِهِ

قتادہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا۔ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے عمرہ کیا جب کہ آپ ﷺ کو واپس لوٹا یا گیا اور اگلے سال حدیبیہ کا عمرہ۔ ایک عمرہ ذی قعدہ میں اور عمرہ اپنے حج کے ساتھ۔

1781 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شَرِيحُ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَأَلْتُ مَسْرُوقًا، وَعَظَامَةً وَمُجَاهِدًا، فَقَالُوا: اَعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَحْجَّ

ہمام سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے چار عمرے کیے۔ تمام ذی قعدہ میں سوائے اُس ایک کے جو اپنے حج کے ساتھ کیا۔ ایک عمرہ حدیبیہ والا، ایک اگلے سال، تیسرا جعرانہ سے جب کہ حنین کا مال غنیمت تقسیم کیا اور چوتھا عمرہ اپنے حج کے ساتھ۔

احمد بن عثمان، شریح بن مسلمہ، ابراہیم بن یوسف، ان کے والد ماجد ابواسحاق سے مروی ہے کہ میں نے مسروق، عطاء اور مجاہد سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حج کرنے سے قبل ذی قعدہ میں عمرے کیے۔

1778 - صحیح مسلم: 3024, 3023

1779 - راجع الحديث: 1778

1780 - راجع الحديث: 1779

1781 - انظر الحديث: 4251, 3183, 2700, 2699, 2698, 1844

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ رسول اللہ ﷺ نے حج کرنے سے پہلے دو دفعہ ذی قعدہ میں عمرے کیے۔

رمضان میں عمرہ

عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی ایک عورت سے فرمایا جس کا حضرت ابن عباس نے نام لیا تھا لیکن میں اُس کا نام بھول گیا کہ تمہیں ہمارے ساتھ حج کرنے سے کیا چیز رکاوٹ بنی؟ عرض کی کہ ہمارے پاس ایک پانی ڈھونے والا اونٹ تھا جس پر فلاں کا باپ سوار ہو کر گیا تھا یعنی اُس کا خاوند اور بیٹا اور پیچھے پانی ڈھونے والا ایک ہی اونٹ چھوڑا تھا۔ فرمایا کہ جب رمضان آئے تو عمرہ کر لینا کیونکہ اس میں عمرہ کرنا حج جیسا ہے۔

محصب کی شب وغیرہ میں عمرہ کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے جب کہ ذوالحجہ کا چاند نظر آنے والا تھا آپ نے ہم سے فرمایا کہ تم میں سے جو حج کا احرام باندھنا چاہے تو باندھ لے اور جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے تو عمرہ کا احرام باندھ لے اور اگر میں قربانی کا جانور نہ لاتا تو عمرہ کا احرام باندھتا۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ ہم میں سے کچھ نے حج کا احرام باندھا اور کچھ نے عمرہ کا احرام باندھا اور میں اُن میں تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ جب عرفہ کا دن آیا تو مجھے حیض شروع ہو گیا۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے شکایت کی تو فرمایا: اپنا عمرہ چھوڑ دو۔ سر کھول کر نکلتی کرو

وَقَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يُحْجَّ مَرَّتَيْنِ

4- بَابُ عُمْرَةٍ فِي رَمَضَانَ

1782 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ

جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَأَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ - سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَنَسِيكَ اسْمَهَا -: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَحْجَّيْنَ مَعَنَا؟ قَالَتْ: كَانَ لَنَا نَاضِحٌ، فَزَكَّيْتُهُ أَبُو فُلَانٍ وَابْنُهُ، لِيَرْوِجَهَا وَابْنَهَا، وَتَرَكَتُ نَاضِحًا نَتَضَحُ عَلَيْهِ. قَالَ: فَإِذَا كَانَ رَمَضَانُ اعْتَمِرِي فِيهِ، فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ حَجَّةٌ أَوْ نَحْوُهَا قَالَ

5- بَابُ الْعُمْرَةِ لَيْلَةَ الْحَضْبَةِ وَغَيْرِهَا

1783 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو

مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِقِينَ لِهَلَالِ ذِي الْحِجَّةِ، فَقَالَ لَنَا: مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَهْلَ بِالحَجِّ فَلْيَهْلْ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَهْلَ بِعُمْرَةٍ، فَلْيَهْلْ بِعُمْرَةٍ، فَلَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ. قَالَتْ: فَرِئْنَا مِنْ أَهْلِ بِعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهْلَ بِحَجٍّ، وَكُنْتُ مِنْ أَهْلِ بِعُمْرَةٍ، فَأَطْلُبِي يَوْمَ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ، فَشَكَّوْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ارْفُضِي عُمْرَتِكَ، وَأَنْقَضِي رَأْسَكَ، وَامْتَشِطِي، وَأَهْلِي بِالحَجِّ، فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ

1782- انظر الحديث: 1863 'صحیح مسلم: 3028' سنن نسائی: 2109

1783- راجع الحديث: 294

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اور حج کا احرام باندھ لو۔ جب محضب والی شب آئی تو میرے ساتھ حضرت عبدالرحمن کو تنعیم کی طرف روانہ کیا۔ تو میں نے اپنے عمرے کی جگہ عمرہ کا احرام باندھا۔

تنعیم سے عمرہ

عمرہ بن اوس نے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ عائشہ کو پیچھے بٹھا کر تنعیم سے عمرہ کروالو۔ سفیان کا بیان ہے کہ ایک بار میں نے عمرہ سنا۔ اور کتنی ہی بار عمرہ سنا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم اور صحابہ نے حج کا احرام باندھا اور اُن میں سے کسی کے پاس بھی قربانی کا جانور نہیں تھا سوائے نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوطالب کے اور حضرت علی یمن سے آئے تو اُن کے پاس قربانی کا جانور تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اُسی چیز کا احرام باندھا ہے جس کا احرام رسول اللہ ﷺ نے باندھا ہے اور نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب کو اجازت دی کہ اسے عمرہ بنالیں۔ بیت اللہ کا طواف کر کے بال ترشوائیں اور احرام کھول دیں سوائے اُس کے جس کے پاس ہدی ہے۔ بعض نے کہا کہ ہم منیٰ جائیں گے اور ہم میں سے کسی کی شرمگاہ ٹپکتی ہوگی۔ نبی کریم ﷺ کو یہ بات پہنچی تو فرمایا: اگر مجھے پہلے معلوم ہوتا جو بات اب سامنے آئی تو میں ہدی نہ لاتا اور اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول دیتا۔ حضرت عائشہ کو حیض شروع

الْحَصْبَةُ أَرْسَلَ مَعِيَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَهْلَكَ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمُرَتِي

6- بَابُ عُمْرَةِ التَّنْعِيمِ

1784 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو، سَمِعَ عَمْرٍو بْنَ أَوْسٍ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُزِدَ عَائِشَةَ، وَيُعْبَرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ. " قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: سَمِعْتُ عَمْرًا كَمْ سَمِعْتُهُ مِنْ عَمْرٍو "

1785 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، عَنْ حَبِيبِ الْمَعْلَمِ، عَنْ عَطَاءٍ، حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ وَأَصْحَابَهُ بِالْحَجِّ، وَلَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِنْهُمْ هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَطَلْعَةً، وَكَانَ عَلَى قِدَمٍ مِنَ الْيَمَنِ وَمَعَهُ الْهَدْيُ، فَقَالَ: أَهْلَكَ بِمَا أَهْلُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ لَمْ يَأْخُذْ بِهَذَا أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً يَطُوفُوا بِالنَّبِيِّ ثُمَّ يَقْضُوا وَيَجْعَلُوا إِلَّا مَنْ مَعَهُ الْهَدْيُ، فَقَالُوا: نَنْطَلِقُ إِلَى مَنًى وَذَكَرَ أَحَدُكَ يَقْطُرُ، فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَوْ اسْتَقْبَلْتُكَ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَنْبَهْتُكَ مَا أَهْدَيْتُكَ وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيُ لَأَخْلَلْتُكَ، وَأَنَّ عَائِشَةَ حَاضَتْ، فَلَسَّكَ التَّمَّاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّهَا لَمْ

1784- النظر الحديث: 2985، صحيح مسلم: 2928، سنن ترمذی: 934، سنن ابن ماجہ: 999

1785- راجع الحديث: 1651، 1557

ہو گیا۔ انہوں نے تمام مناسک ادا کیے تھے لیکن بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا۔ جب پاک ہوئیں تو طواف کر لیا۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! لوگ عمرہ اور حج کر کے واپس لوٹیں گے اور میں صرف حج کر کے۔ آپ نے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر کو حکم دیا کہ ان کے ساتھ تنعيم تک جاؤ۔ تو انہوں نے ذوالحجہ میں حج کے بعد عمرہ کیا۔ حضرت سراقہ بن مالک بن جشم کی نبی کریم ﷺ سے عقبہ میں ملاقات ہوئی جب کہ وہ رمی کر رہے تھے۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا یہ خاص آپ کے لیے ہے؟ فرمایا: نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے۔

حج کے بعد ہدی کے بغیر عمرہ کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے جب کہ ذوالحجہ کا چاند نظر آنے والا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے تو باندھ لے اور جو حج کا احرام باندھنا چاہے تو باندھ لے اور اگر میں قربانی کا جانور نہ لاتا تو عمرہ کا احرام باندھتا۔ ہم میں سے کچھ نے عمرہ کا اور کچھ نے حج کا احرام باندھا۔ میں عمرہ کا احرام باندھنے والوں میں تھی۔ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے مجھے حیض شروع ہو گیا اور عرفہ کے دن میں حائضہ تھی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی تو فرمایا: اپنا عمرہ چھوڑ دو۔ سر کھول کر نکلی کرو اور حج کا احرام باندھ لو۔ میں نے اسی طرح کیا۔ جب حصہ کی شب آئی تو آپ نے حضرت عبدالرحمن کو میرے ساتھ تنعيم بھیجا۔ یہ اُن کے پیچھے بیٹھیں اور عمرہ کا اپنے عمرے کی جگہ احرام باندھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا حج اور عمرہ پورا کروادیا اور اس

تَظَلُّفَ بِالتَّيْبِ، قَالَ: فَلَمَّا ظَهَرَتْ وَطَافَتْ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتَنْطَلِقُونَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأَنْتَلِقُونَ بِالْحَجِّ؟ فَأَمَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهَا إِلَى الثَّنْعِيمِ، فَأَعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ فِي ذِي الْحِجَّةِ. وَأَنَّ سَرَاقَةَ بْنَ مَالِكٍ بْنَ جُعْشَمٍ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْعَقْبَةِ، وَهُوَ يَزِمُهَا، فَقَالَ: أَلَكُمْ هَذِهِ خَاصَّةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: لَا، بَلْ لِلْكَأْبِدِ

7- بَابُ الْإِعْتِمَارِ بَعْدَ الْحَجِّ بِغَيْرِ هَدْيٍ

1786- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى،

حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِقِينَ لِإِهْلَالِ ذِي الْحِجَّةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَهْلَ بِعُمْرَةٍ فَلْيَهْلْ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَهْلَ بِحَجَّةٍ فَلْيَهْلْ، وَلَوْ لَا آتَى أَهْدَيْتُ لَأَهْلَيْتُ بِعُمْرَةٍ، فَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ، وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَ بِحَجَّةٍ، وَكُنْتُ مَعَ مَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ، فَوَضَعْتُ قَبْلَ أَنْ أَدْخُلَ مَكَّةَ، فَأَذَرْتُ يَوْمَ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ، فَشَكَّوْتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: دَعِ عُمْرَتِكَ، وَأَنْقِصِي رَأْسَكَ وَأَمْتِصِي، وَأَهْلِي بِالْحَجِّ، فَفَعَلْتُ، فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَضْبَةِ، أَرْسَلَ مَعِيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ إِلَى الثَّنْعِيمِ، فَأَزْدَقَهَا، فَأَهْلَيْتُ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِهَا، فَقَطَعِي اللَّهُ حَجَّهَا وَعُمْرَتَهَا.

وَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ هَدًى، وَلَا صَدَقَةً، وَلَا صَوْمٌ

سے ہدی، صدقہ اور روزے وغیرہ کوئی چیز لازم نہ آئی۔

8- بَابُ أَجْرِ الْعُمْرَةِ عَلَى قَدْرِ النَّصَبِ

1787- حَدَّثَنَا مُسْنَدُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ،

حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَعَنِ ابْنِ
عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَا: قَالَتْ
عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، يَصُدُّ
النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ، وَأَصْدُ بِنُسُكٍ؛ فَقِيلَ لَهَا:
اَنْتَظِرِي، فَإِذَا ظَهَرَتْ، فَأَخْرِجِي إِلَى التَّنْعِيمِ،
فَأَهْلِي ثُمَّ اثْنَيْنَا بِمَكَانٍ كَذَا، وَلَكِنَّهَا عَلَى قَدْرِ
نَفَقَتِكَ أَوْ نَصَبِكَ

9- بَابُ الْمُعْتَبِرِ إِذَا طَافَ طَوَافَ

الْعُمْرَةِ ثُمَّ خَرَجَ هَلْ يُجْزِئُهُ مِنْ

طَوَافِ الْوَدَاعِ

1788- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ

مُحَمَّدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا،
قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مُهْلِينَ بِالْحَجِّ، فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ، وَحُرْمِ الْحَجِّ،
فَكُنَّا سِرْفَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا صَاحِبَ: مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدًى، فَأَحَبُّ أَنْ
يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدًى، فَلَا .
وَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجَالٌ مِنْ
أَصْحَابِهِ كَوَى قُوَّةَ الْهَدًى، فَلَمْ تَكُنْ لَهُمْ عُمْرَةً،
فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَا أَبِيكَ،

عمرہ کا ثواب مشقت کے لحاظ سے ہے

مسند، یزید بن زریج، ابن عون، قاسم بن محمد، ابن
عوان، ابراہیم اسود سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی کہ یا رسول اللہ!
لوگ دونوں عبادتیں کر کے واپس لوٹ رہے ہیں اور میں
ایک عبادت کر کے واپس ہو رہی ہوں۔ اُن سے فرمایا گیا
کہ انتظار کرو۔ جب تم پاک ہو جاؤ تو تنعیم کی طرف جانا
اور احرام باندھ لینا۔ پھر فلاں جگہ آ جانا لیکن تمہیں
تمہارے خرچ اور مشقت کے لحاظ سے اجر ملے گا۔

مستمر جب عمرہ کا طواف کر کے چلا

جائے تو کیا وہ طواف وداع کی

طرف سے کفایت کرے گا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی
ہے کہ ہم حج کے مہینوں میں حج کا احرام باندھ کر چلے اور
سرف کے مقام پر اترے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے
صحابہ سے فرمایا کہ جس کے پاس ہدی نہ ہو اور وہ چاہے تو
اسے عمرہ بنا لے اور جس کے پاس ہدی ہو وہ نہ کرے۔
نبی کریم ﷺ اور صاحب استطاعت صحابہ کے پاس
قربانی کے جانور تھے۔ چنانچہ انہوں نے عمرہ نہ بنایا۔ نبی
کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی
تھی۔ فرمایا کہ کیوں رو رہی ہو؟ عرض گزار ہوئی کہ، میں
نے سنا ہے کہ آپ نے اپنے صحابہ سے کچھ فرمایا جس کے

1787- راجع الحديث: 294

1788- راجع الحديث: 1560, 294

فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ؟ قُلْتُ: سَمِعْتُكَ تَقُولُ لِأَصْحَابِكَ مَا قُلْتُ: فَمُبْعَثُ الْعُمَرَةِ. قَالَ: وَمَا شَأْنُكَ؟ قُلْتُ: لَا أَصَلِّي. قَالَ: فَلَا يَحْزُنُكَ أَنْتَ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ. كُتِبَ عَلَيْكَ مَا كُتِبَ عَلَيْهِمْ. فَكُونِي فِي حُجَّتِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَزُودَ فِيهَا. قَالَتْ: فَكُنْتُ حَتَّى تَفَرَّقَا مِنْ مِثْي. فَكَرَلْنَا الْمُحْضَبَ. فَدَعَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ. فَقَالَ: اخْرُجْ بِأُخْتِكَ الْحَرَمَ. فَلْتَهْلُ بِعُمَرَةٍ ثُمَّ افْرُغَا مِنْ طَوَافِكُمَا. أَنْتَظِرُكُمَا هَاهُنَا. فَأَتَيْنَا فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَالَ: فَرَعْنِمَا. قُلْتُ: نَعَمْ. فَتَادَى بِالرَّحِيلِ فِي أَصْحَابِهِ. فَارْتَحَلَ النَّاسُ وَمَنْ طَافَ بِالنَّبِيَّتِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ مُوجِّهًا إِلَى الْمَدِينَةِ

سبب میں عمرہ کرنے سے مجبور ہوں۔ فرمایا: کیا بات ہوئی؟ عرض کی کہ میں نماز نہیں پڑھتی۔ فرمایا کہ تمہارا کوئی گھانا نہیں کہ تم حضرت آدم کی بیٹیوں میں سے ہو، جو ان کے لیے لکھا گیا وہی تمہارے لیے ہے۔ تم حج پر رہو۔ قریب ہے کہ اللہ وہ بھی نصیب کرے۔ میں اسی طرح رہی حتیٰ کہ جب ہم منیٰ سے محصب میں اترے تو حضرت عبدالرحمن کو بلا کر فرمایا اپنی بہن کو حرم لے جاؤ اور عمرہ کا احرام باندھ لینا جب دونوں اپنے طوافوں سے فارغ ہو جاؤ تو میں فلاں فلاں جگہ تمہارا انتظار کروں گا۔ ہم آدھی رات کے وقت آئے۔ فرمایا: تم فارغ ہو گئے؟ عرض کی، ہاں۔ آپ نے اپنے صحابہ میں روئگی کا اعلان کر دیا تو لوگ چل پڑے اور وہ بھی جنہوں نے صبح کی نماز سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

عمرہ میں وہی کرے جو

حج میں کرتے ہیں

10- بَابُ: يَفْعَلُ فِي الْعُمَرَةِ

مَا يَفْعَلُ فِي الْحَجِّ

1789 - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ

حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ: حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنُ أُمَيَّةَ - يَعْنِي - عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَجْرَانَةِ. وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ وَعَلَيْهِ أَكْرُ الْخُلُوبِ - أَوْ قَالَ: صُفْرَةٌ - فَقَالَ: كَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي عُمْرَتِي؟ فَانْزَلَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسُرَّ بِقُوبٍ. وَوَدِدْتُ أَنِّي قَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ انْزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ. فَقَالَ عُمَرُ: تَعَالَى إِلَيْكَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَدْ انْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ. قُلْتُ:

صفوان بن یعلیٰ بن اُمیہ نے اپنے والد ماجد سے مروی کی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا جب کہ آپ جعرانہ کے مقام پر تھے۔ اُس نے جُبہ پہن رکھا تھا جس پر خوشبو یا زعفران کا نشان تھا۔ عرض گزار ہوئے کہ عمرہ میں آپ مجھے کیا کرنے کا حکم فرماتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر وحی نازل فرمائی۔ آپ کو کپڑا اوڑھا دیا گیا۔ میں نبی کریم ﷺ کو دیکھنا چاہتا تھا جب کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو۔ حضرت عمر نے فرمایا کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو دیکھیں اور آپ پر وحی نازل ہو رہی

ہو؟ میں نے کہا: ہاں۔ انہوں نے کپڑے کا ایک حصہ اٹھا دیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ خراٹے لے رہے ہیں جب یہ کیفیت جاتی رہی تو فرمایا: عمرہ کے بارے پوچھنے والا کہاں ہے؟ وہ اپنا جتہ اُتار دے۔ اس سے خوشبو یا زعفران کا نشان دھو ڈالے اور اپنے عمرہ میں اسی طرح کرے جو اپنے حج میں کرتا ہے۔

ہشام بن عروہ کے والد نے ماجد نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں نے عرض کی اور میں (عروہ) اُن دنوں کم عمر تھا، کہ ارشادِ ربانی: ”ترجمہ کنز الایمان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے (پارہ ۲، البقرہ: ۱۵۸)“ لہذا اگر کوئی ان کا طواف نہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ بات اگر اس طرح ہوتی جیسے تم نے کہی تو الفاظ ہوتے لَاجُحَاحَ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِنَّ النَّصَارَةُ متعلق نزل ہوئی منات کے لیے احرام باندھتے اور منات قدیر کے سامنے ہے اور وہ صفا و مروہ کے درمیان طواف کرنا بُرا جانتے تھے۔ جب دورِ اسلام آیا اور لوگوں نے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ ترجمہ کنز الایمان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے (پارہ ۲، البقرہ: ۱۵۸)۔ سفیان اور ابو معاویہ نے ہشام سے مروی کی کہ اللہ تعالیٰ نے شخص کے حج اور عمرہ کو پورا شمار نہیں کیا جب کہ وہ صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کرے۔

نَعَمْ، فَرَفَعَ ظَرْفَ الْغُوبِ، فَتَطَرْتُ إِلَيْهِ لَهْ عَطِيطٌ، وَأَحْسَبُهُ قَالَ: كَغَطِيطِ الْبَكْرِ - فَلَمَّا سُرِّي عَنْهُ قَالَ: آيِنَ السَّائِلُ عَنِ الْغَمْرَةِ اخْلَعْ عَنْكَ الْجَبَّةَ، وَاغْسِلْ أَثَرَ الْخُلُوقِ عَنْكَ، وَأَتْبِ الصُّفْرَةَ، وَاصْنَعْ فِي غَمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ

1790 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ الشَّيْخِ -: أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى (إِنَّ الصُّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ) (البقرة: 158) اللَّهُ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتِ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا، فَلَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: "كَلَّا، لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ: كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا، إِنَّمَا أَتَوَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا يَهْلُونَ لِمَتَاعَةٍ، وَكَانَتْ مَتَاعَةً خَلَوُ قَدِيدٍ، وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا بِهِمَا الصُّفَا وَالْمَرْوَةَ، فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (إِنَّ الصُّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتِ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا) (البقرة: 158)، زَادَ سُفْيَانُ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامٍ: مَا أَتَمَّ اللَّهُ حَجَّ امْرِئٍ وَلَا غَمْرَتَهُ لَمْ يَطُفْ بِهِمَا الصُّفَا وَالْمَرْوَةَ

11- بَاب: مَتَى يَحِلُّ الْمُعْتَمِرُ

وَقَالَ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَضْرَابَهُ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمَرَةً وَيَطُوفُوا ثُمَّ يَقْعُرُوا وَيَجْعَلُوا

عمرہ کرنے والا کب احرام کھولے
عطاء نے حضرت جابر سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کو حکم دیا کہ اسے عمرہ بنالیں۔ چنانچہ طواف کر کے بال ترشوائیں اور عمرہ کھول دیں۔

حضرت عبداللہ بن ابی وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرہ کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ عمرہ کیا۔ جب مکہ مکرمہ میں داخل ہو کر آپ نے طواف کیا تو ہم نے بھی آپ کے ساتھ طواف کیا۔ ہم آپ کو اہل مکہ سے چھپائے ہوئے تھے کہ کہیں کوئی تیر نہ مار دے۔ میرے ایک دوست نے اُن سے پوچھا: کیا حضور ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے؟ فرمایا کہ نہیں۔

پھر آپ نے ہم سے وہ حدیث بیان کی جو حضرت خدیجہ سے فرمایا: خدیجہ کو جنت میں موتی کے گھر کی خوشخبری دو جس میں نہ شور و غل ہے اور نہ مشقت۔

عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اُس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے عمرہ میں بیت اللہ کا طواف کیا لیکن صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کیا، کیا وہ اپنی بیوی کے پاس جائے؟ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ پہنچے تو بیت اللہ کے سات طواف کیے، مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا و مروہ کے درمیان سات پھیرے لگائے۔ اور تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کا عمل بہترین نمونہ

1791 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى، قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاعْتَمَرَ تَامِعُهُ، فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ طَافَ وَطَفْنَا مَعَهُ، وَأَتَى الصُّفَا وَالْمَرْوَةَ وَاتَيْنَاهَا مَعَهُ وَكُنَّا نَسْتَوِئُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ أَنْ يَزِمِيَهُ أَحَدٌ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُ بَيْ: أَكَانَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ؟ قَالَ: لَا

1792 - قَالَ: فَحَدَّثَنَا مَا قَالَ لِخَدِيجَةَ؟ قَالَ: بَيَّعُوا خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ مِنَ الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَغَبَ فِيهِ، وَلَا نَصَبَ

1793 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِي عُمَرَةٍ، وَلَمْ يَطْفِ بِبَيْنِ الصُّفَا وَالْمَرْوَةَ أَيَّامِي أَمْرَاتِهِ، فَقَالَ: " قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا، وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، وَطَافَ بِبَيْنِ الصُّفَا وَالْمَرْوَةَ سَبْعًا وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسُوءَةٌ حَسَنَةٌ،

1791- راجع الحديث: 1600

1792- النظر الحديث: 3819, 1600

1793- راجع الحديث: 395

ہے۔

ہم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو فرمایا کہ اُس کے قریب نہ جائے جب تک صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کر لے

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں بطحاء کے مقام پر نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جہاں آپ قیام فرماتے تھے۔ فرمایا کہ کیا تم حج کرو گے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ کس چیز کا احرام باندھا ہے؟ میں نے عرض کی کہ اسی چیز کا احرام باندھا ہے جس کا نبی کریم ﷺ نے احرام باندھا ہے۔ فرمایا کہ تم نے اچھا کیا۔ بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کر کے احرام کھول دو۔ پس میں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا۔ پھر بنی قیس کی ایک عورت کے پاس آیا تو اُس نے میرے سر سے جوئیں نکالیں۔ پھر میں نے حج کا احرام باندھ لیا۔ میں اسی کے مطابق فتویٰ دیتا رہا۔ حتیٰ کہ جب حضرت عمر کا زمانہ خلافت آیا تو انہوں نے فرمایا اگر ہم اللہ کی کتاب کو لیں تو وہ ہمیں پورا کرنے کا حکم دیتی ہے اور اگر ہم نبی کریم ﷺ کے ارشاد کو لیں تو اُس وقت تک احرام نہ کھولا جائے جب تک قربانی اپنے ٹھکانے پر نہ پہنچ جائے۔

عبد اللہ مولیٰ اسماء بنت ابوبکر سے مروی ہے کہ وہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کرتے جب کہ وہ حجون پہاڑ کے پاس سے گزرتیں اللہ تعالیٰ محمد مصطفیٰ پر درود نازل فرمائے، ہم اُن کے ساتھ یہاں اترے اور اُن دنوں ہم جگہ پھلکے اور کم تھے۔ ہماری

1794- قَالَ: وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: لَا يَقْرَبَنَّهَا حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

1795- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ وَهُوَ مُبِيعٌ فَقَالَ: أَتَجِجُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: يَمَا أَهْلَكْتَ قُلْتُ: لَبَيْكَ بِأَهْلَاكِ كَاهِلَاكِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَحْسَنْتَ طُفَّ بِالْبَيْتِ، وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ أَجَلَّ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَيْسٍ فَقُلْتُ رَأْسِي، ثُمَّ أَهْلَكْتَ بِالْحَجِّ، فَكُنْتُ أَفِي بِهِ، حَتَّى كَانَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ فَقَالَ: إِنْ أَخَذْنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالْعَمَامِ، وَإِنْ أَخَذْنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحَلَّهُ

1796- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا عَمْرُو، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ، مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ أَسْمَاءَ تَقُولُ: كُلَّمَا مَرَّتُ بِالْحَجُّونِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ لَقَدْ تَرَلْنَا مَعَهُ هَاهُنَا، وَكُنْ يَوْمَ مَبِيدٍ

1794- راجع الحديث: 396

1796- راجع الحديث: 1615

سواریاں کم اور زاد سفر مختصر کم تھا۔ میں میری بہن عائشہ، حضرت زبیر اور فلاں فلاں نے عمرہ کیا۔ جب ہم بیت اللہ کو چھو چکے تو ہم نے احرام کھول دیا۔ پھر شام کے وقت ہم نے حج کا احرام باندھ لیا۔

جب حج، عمرہ یا جہاد سے

لوٹے تو کیا کہے؟

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب جہاد یا حج یا عمرہ سے واپس ہوتے تو ہر بلندی پر تین مرتبہ تکبیر کہتے۔ پھر اس طرح کہا کرتے۔ ”نہیں ہے اللہ کے سوا کوئی معبود وہ اکیلا ہے، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ ہم لوٹ آنے والے توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا، اپنے بندے کی مدد کی اور لشکروں کو اکیلے نے شکست دی۔“

حاجیوں کا استقبال کرنا اور تین شخصوں کا

ایک جانور پر سوار ہونا

عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تو بنی عبدالمطلب کے کتنے ہی لڑکوں نے آپ کا استقبال کیا۔ آپ نے اُن میں سے ایک کو اپنے آگے اور دوسرے کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔

صبح کے وقت گھر آنا

بِخَفَافٍ قَلِيلٍ، ظَهَرْنَا قَلِيلَةً أَوْ أَكْثَرَ، فَأَعْتَمَرْتُ أَكَا وَأُخْتِي عَائِشَةَ، وَالزُّبَيْرُ، وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ، فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ أَحْلَلْنَا ثُمَّ أَهْلَلْنَا مِنَ الْعُثُوبِ بِالْحَجِّ

12- بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنَ

الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَوِ الْغَزْوِ

1797- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ، عَنْ تَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ، يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ، ثُمَّ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللَّهُ وَعْدُهُ، وَتَصَرَّ عَبْدُهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَوَحْدَهُ

13- بَابُ اسْتِقْبَالِ الْحَاجِّ الْقَادِمِينَ

وَالثَّلَاثَةِ عَلَى الدَّابَّةِ

1798- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ

بْنُ زُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ، اسْتَقْبَلَتْهُ أُخَيْلِمَةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَحَمَلَتْ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ، وَآخَرَ خَلْفَهُ

14- بَابُ الْقُدُومِ بِالْغَدَاةِ

1797- انظر الحديث: 6385,4116,3084,2995

1798- انظر الحديث: 5966,5965

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ مکرمہ کی طرف تشریف لے جاتے تو مسجد شجرہ میں نماز پڑھتے اور جب واپس ہوتے تو ذوالحلیفہ کی وادی کے نشیب میں نماز پڑھتے اور صبح تک وہیں رات بسر کرتے۔

شام کے وقت گھر آنا

عبداللہ بن ابوطلمہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ رات کے وقت گھر والوں کے پاس نہ آتے بلکہ دولتِ اقدس میں صبح کے وقت تشریف لاتے یا شام کے وقت۔

مدینہ منورہ پہنچ کر رات کے وقت

گھر والوں کے پاس نہ جائے

مسلم بن ابراہیم، شعبہ، محارب سے مروی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے رات کے وقت گھر والوں کے پاس پہنچنے سے ممانعت فرمائی ہے۔

جو مدینہ منورہ کے قریب پہنچ کر

اپنی اونٹنی کو تیز کرے

سعید بن ابومریم، محمد بن جعفر، حمید سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت انس کو فرماتے ہوئے سنا: جب رسول اللہ ﷺ سفر سے واپس تشریف لاتے اور مدینہ منورہ کی بلندیوں کو دیکھتے تو اپنی اونٹنی کی رفتار تیز کر دیتے

1799 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَنْبَلِ حَدَّثَنَا

أَنَسُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ، وَإِذَا رَجَعَ صَلَّى بِوَادِي الْحَلِيفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي، وَبَاتَ حَتَّى يُصْبِحَ

15- بَابُ الدُّخُولِ بِالْعَشِيِّ

1800 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ، كَانَ لَا يَدْخُلُ إِلَّا غُدُوَةً أَوْ عَشِيَّةً

16- بَابُ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ

إِذَا بَلَغَ الْمَدِينَةَ

1801 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَطْرُقَ أَهْلَهُ لَيْلًا

17- بَابُ مَنْ أَسْرَعَ نَاقَتَهُ

إِذَا بَلَغَ الْمَدِينَةَ

1802 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَلَاءَ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَأَبْصَرَ كَزَجَابِ

الْمَدِينَةِ، أَوْضَحَ نَاقَتَهُ وَإِنْ كَانَتْ ذَاتَهُ حَزَّكَهَا .
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: رَأَى الْحَارِثُ بْنُ عَمْرِوٍ عَنْ مُحَمَّدٍ:
حَزَّكَهَا مِنْ حُزْنِهَا.

1802 م - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: جُدَّتْ أَيْتُ تَابِعَةَ الْحَارِثِ
بْنِ عَمْرِوٍ

18 - بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَأْتُوا

الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا)

(البقرة: 189)

1803 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،
يَقُولُ: تَرَكْتُ هَذِهِ الْآيَةَ فِيْنَا، كَانَتْ الْأَنْصَارُ إِذَا
تَحَجَّجُوا فَجَاءُوا، لَمْ يَدْخُلُوا مِنْ قِبَلِ أَبْوَابِ بُيُوتِهِمْ،
وَلَكِنْ مِنْ ظُهُورِهَا، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ،
فَدَخَلَ مِنْ قِبَلِ بَابِهِ، فَكَأَنَّهُ عَصِيَ بِذَلِكَ، فَتَرَكْتُ:
(وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا،
وَلَكِنْ الْبِرُّ مَنْ اتَّقَى، وَاتُّوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا)
(البقرة: 189)

19 - بَابُ: السَّفَرُ قِطْعَةً مِنَ الْعَذَابِ

1804 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا

مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

اور اگر دوسرا جانور ہوتا تو اسے ایڑ لگاتے۔ امام ابو عبد اللہ
نے فرمایا کہ حارث بن عمیر نے حمید سے مروی کی کہ اس
(مدینہ منورہ) کی محبت میں ایڑ لگاتے۔

قتیبہ، اسماعیل، حمید سے مروی ہے کہ حضرت انس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دیواروں کو متابعت کی
اس کی حارث بن عمیر نے۔

ارشادِ ربانی ہے کہ

اپنے گھروں میں

دروازوں سے آیا کرو

ابو اسحاق نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ آیت ہمارے
بارے میں نازل ہوئی ہے کیونکہ انصار جب حج کر کے
آتے تو اپنے گھروں میں دروازوں سے داخل نہیں
ہوتے تھے بلکہ پیچھے کی جانب سے آتے۔ انصار میں
سے ایک شخص آیا اور وہ دروازے سے داخل ہوا تو اس پر
اسے عار و لدی گئی تو یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز
الایمان: اور یہ کچھ بھلائی نہیں کہ گھروں میں پچھت توڑ
کر آؤ ہاں بھلائی تو پرہیزگاری ہے اور گھروں میں
دروازوں سے آؤ (پارہ ۲، البقرة: ۱۸۹)

سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے

ابوصالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روای کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سفر
عذاب کا ایک ٹکڑا ہے جو تمہیں کھانے، پینے اور سونے

1802 م- انظر الحديث: 1886

1803 - انظر الحديث: 4512

1804 - انظر الحديث: 5429, 3001

سے روک دیتا ہے۔ جب کام ہو جائے تو اپنے گھروالوں میں پہنچنے کی جلدی کرے۔

مسافر کو جب سفر میں جلدی ہو اور جلد گھر پہنچنا چاہے

زید بن اسلم سے مروی ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا۔ میں مکہ مکرمہ کے راستے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا تو انہیں حضرت صفیہ بنت ابوعبید کے سخت علیل ہونے کی خبر ملی، حتیٰ کہ شفق غائب ہونے کے بعد اترے تو مغرب اور عشاء کی دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھیں۔ پھر فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ جب سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب میں تاخیر کر کے دونوں کو جمع فرمایا کرتے۔

السَّفَرُ قِلْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ، يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَنَوْمَهُ، فَإِذَا قُطِيَ نَهْمَتُهُ، فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ

20- بَابُ الْمُسَافِرِ إِذَا جَدَّ بِهِ

السَّيْرُ يُعَجِّلُ إِلَى أَهْلِهِ

1805- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، بِطَرِيقِ مَكَّةَ، فَبَلَغَهُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ شِدَّةً وَجَعًا، فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى كَانَ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّفَقِ نَزَلَ، فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعَتَمَةَ، جَمَعَ بَيْنَهُمَا، ثُمَّ قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَجَمَعَ بَيْنَهُمَا



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

27- کتاب المَحْصَر

000- أَبْوَابُ الْمَحْصَرِ

وَجَزَاءُ الصَّيْدِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: (فَإِنْ أَحْصَرْتُمْ، فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ، وَلَا تَخْلُقُوا زُرْمًا مَوْسَكُمُ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحَلَّهُ) وَقَالَ عَطَاءُ: (الْأَخْصَارُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يَحْبِسُهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: (حَصُورًا) (آل عمران: 39): (لَا يَأْتِي النِّسَاءُ

1- بَابُ إِذَا أَحْصَرَ الْمُعْتَمِرُ

1806 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، حِينَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِئْتَةِ، قَالَ: (إِنْ صُدِّدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْلُ بَعُثْرَةٍ مِنْ أَجْلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهْلَ بَعُثْرَةٍ عَامَ الْحَدِيثِ

1807 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَشْعَمَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةُ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَا أَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، لَيْتَالِي تَزَلُ الْجَيْشُ بِأَيِّ الرُّبُيْرِ، فَقَالَا: لَا يَطْرُقُ أَنْ لَا تَحْجُ الْعَامَ، وَالْأَخْفَ أَنْ يُحَالَ بِبَيْتِكَ وَبَيْنَ الْبَيْتِ، فَقَالَ:

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

محرم کے روکے جانے کا بیان

محرم کے روکے جانے اور شکار کا

بدلہ دینے کے بیان میں

ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: پھر اگر تم روکے جاؤ تو قربانی بھیجو جو میسر آئے اور اپنے سر نہ منداؤ جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہنچ جائے (پارہ ۲، البقرة: ۱۹۶)۔ عطاء نے فرمایا کہ الْأَخْصَارُ ہر وہ چیز ہے جو اسے روکے۔

جب عمرہ کرنے والا روک دیا جائے

نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب فتنہ کے موقعہ پر عمرہ کے لیے مکہ مکرمہ کی طرف چلے تو فرمایا کہ اگر مجھے بیت اللہ سے روکا گیا تو وہی کروں گا جو ہم نے رسول اللہ ﷺ کی ہمراہی میں کیا تھا۔ پس عمرہ کا احرام باندھ لیا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے بھی حدیبیہ کے سال عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

عبید اللہ بن عبداللہ اور سالم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ جن دنوں حضرت ابنِ زبیر پر فوجیں حملہ آور ہوئی تھیں تو ان دونوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے درخواست کی کہ اگر آپ اس سال حج نہ کریں تو کوئی حرج نہیں کیونکہ ہمیں خدشہ ہے کہ وہ آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان آڑ بنیں گے۔ فرمایا کہ ہم

1806- النظر الحديث: 1639

1807- راجع الحديث: 1639 سنن نسائي: 2859

خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ
كُفَّارُ قُرَيْشٍ كُونَ الْبَيْتِ فَتَخَوَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ، وَأَشْهَدُ كُمْ آلِي
قَدْ أَوْجَبْتُ الْعُمْرَةَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، أَنْظِرْنِي، فَإِنْ حُلْتُ
بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ، وَإِنْ جِئْتُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ
فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا
مَعَهُ، فَأَهْلُ بِالْعُمْرَةِ مِنْ ذِي الْحَلِيفَةِ، ثُمَّ سَارَ
سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا شَأْنُهُمَا وَاحِدٌ أَشْهَدُ كُمْ آلِي
قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمَرَى، فَلَمْ يَحِلْ مِنْهُمَا حَتَّى
حَلَّ يَوْمَ النَّحْرِ، وَأَهْدَى، وَكَانَ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ حَتَّى
يَطُوفَ طَوَافًا وَاحِدًا يَوْمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ.

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے تو کفار قریش نے بیت
اللہ سے روکا تو نبی کریم ﷺ نے اپنی ہدی کو خر کیا اور
سر مبارک کے بال منڈوائے۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں
کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کر لیا اور انشاء اللہ
جاؤں گا۔ اگر مجھے بیت اللہ تک جانے دیا گیا تو طواف
کروں گا اور اگر میرے اور اُس کے درمیان آڑ ہوئے تو
اسی طرح کروں گا جس طرح نبی کریم ﷺ نے کیا
اور میں ان کے ساتھ تھا۔ پس ذوالحلیفہ سے عمرہ کا احرام
باندھ لیا۔ کچھ دیر چلنے کے بعد فرمایا دونوں کی ایک بات
ہے لہذا میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا۔
پس احرام نہ کھولا حتیٰ کہ یوم النحر کو قربانی کر لی اور فرمایا
کرتے کہ احرام نہ کھولے حتیٰ کہ مکہ مکرمہ میں داخل
ہونے کے دن ایک طواف نہ کر لے۔

1808 - حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا
جُوَيْرِيَّةُ، عَنْ كَافٍ، أَنَّ بَعْضَ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: لَهُ لَوْ
أَقْنَتَ بِهَذَا

موسیٰ بن اسماعیل، جویریہ، نافع سے مروی ہے کہ
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کچھ شہزادوں
نے عرض کی: کاش آپ اس سال یہیں رہیں۔

1809 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
صَالِحٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا: قَدْ أَحْصَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، فَحَلَقَ رَأْسَهُ، وَجَامَعَ نِسَاءَهُ، وَنَحَرَ هَدْيَهُ،
حَتَّى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا

محمد بن، یحییٰ بن صالح، معاویہ بن سلام، یحییٰ بن
ابو کثیر، عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ روکے گئے تو آپ
نے سر مبارک کے بال منڈوائے۔ اپنی ازواج مطہرات
سے صحبت فرمائی اور قربانی کے جانور کو ذبح کیا اور اگلے
سال عمرہ کیا۔

2- بَابُ الْإِحْصَارِ فِي الْحَجِّ

1810 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ
اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي

حج سے روکا جانا
سالم سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما فرمایا کرتے کیا تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی

1808- راجع الحديث: 1807, 1639

1810- راجع الحديث: 1639، سنن ترمذی: 942، سنن نسائی: 2768, 2769

سنت کافی نہیں ہے کہ اگر تم میں سے کوئی حج سے روکا جائے تو بیت اللہ کا طواف کر لے اور صفا و مروہ اور کاہر چیز کو حلال کر لے، حتیٰ کہ اگلے سال حج کرے اور قربانی دے یا روزے رکھے جب کہ قربانی کا جانور میسر نہ آئے۔ عبد اللہ عمر، زہری، سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ سے اسے اسی طرح مروی کیا ہے۔

روکے جانے کی صورت پر سر منڈانے سے پہلے قربانی کرنا

محمود، عبدالرزاق، زہری، غزوہ نے حضرت مسور بن مخزوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سر مبارک کے بال منڈوانے سے پہلے قربانی کی اور اپنے صحابہ کو بھی اس کا حکم فرمایا۔

محمد بن عبدالرحیم، ابودر شجاع بن ولید، عمرو بن محمد عمری، نافع، عبد اللہ اور سالم سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ہم عمرہ کرنے کے لیے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلے تو کفار قریش نے بیت اللہ سے روکا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی قربانی کے جانور کو نحر کیا اور سر مبارک کے بال منڈوائے۔

جس نے کہا کہ روکے جانے والے پر کوئی بدلہ نہیں

روح، شبلی، ابن ابی نعیم، مجاہد، حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ بدلہ اُس پر ہے جس نے اپنے حج کو لڑت

سَالِمٌ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ إِنْ مُحِبَسَ أَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ، طَافَ بِالْبَيْتِ، وَبِالصُّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ، حَتَّى يَخُجَّ عَامًا قَابِلًا، فَيُهْدَى أَوْ يَصُومُ إِنْ لَمْ يَجِدْ هَذِيًا، وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ

3- بَابُ النَّحْرِ قَبْلَ

الْحَلْقِ فِي الْحَضَرِ

1811 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنِ الْيَسَوِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ، وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ بِذَلِكَ

1812 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَدْرِ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيِّ، قَالَ: وَحَدَّثَ نَافِعٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ، وَسَالِمًا، كَلَّمَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَمِرِينَ، فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ، فَتَنَحَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُذْنَةً وَخَلَقَ رَأْسَهُ

4- بَابُ مَنْ قَالَ: لَيْسَ

عَلَى الْمُحَضَّرِ بَدَلٌ

وَقَالَ رَوْحٌ: عَنْ شَيْبَلٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: إِنْ

1811- راجع الحديث: 1694

1812- راجع الحديث: 1740, 1639

الْبَيْتِ عَلَى مَنْ نَقَضَ حَجَّهُ بِالتَّلَذُّذِ، فَأَمَّا مَنْ حَبَسَهُ
عُذْرٌ أَوْ غَيْرُ ذَلِكَ، فَإِنَّهُ يَحِلُّ وَلَا يَزُجُّ، وَإِنْ كَانَ
مَعَهُ هَدْيٌ وَهُوَ مُخَصَّرٌ نَحْرَهُ، إِنْ كَانَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ
يَبْعَثَ بِهِ، وَإِنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَبْعَثَ بِهِ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى
يَبْلُغَ الْهَدْيُ حِمْلَهُ وَقَالَ مَالِكٌ وَغَيْرُهُ: يَنْحَرُ هَدْيُهُ
وَيَحِلُّ فِي آتِي مَوْضِعِ كَانَهُ، وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ، لِأَنَّ
التَّيْبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ بِالْحَدْيِيبَةِ
نَحَرُوا وَحَلَقُوا وَحَلَوْا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَبْلَ الطَّوَافِ،
وَقَبْلَ أَنْ يَصِلَ الْهَدْيُ إِلَى الْبَيْتِ، ثُمَّ لَمْ يُذَكَّرْ
أَنَّ التَّيْبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَحَدًا أَنْ
يَقْضُوا شَيْئًا، وَلَا يَعُودُوا لَهُ وَالْحَدْيِيبَةَ خَارِجًا مِنَ
الْحَرَمِ

1813 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنْ تَائِبٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا، قَالَ جِئْنَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي
الْفَيْتَةِ: إِنْ صَدِخْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا
صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
فَأَهْلَ بِعُمْرَةٍ مِنْ أَجْلِ أَنَّ التَّيْبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ أَهْلَ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحَدْيِيبَةِ، ثُمَّ إِنْ
عَبَدَ اللَّهُ بْنُ عُمَرَ تَقَرَّرَ فِي أَمْرِهِ فَقَالَ: مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا
وَاحِدٌ، فَالتَفْتُ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا
وَاحِدٌ، أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَهْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ،
ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا، وَرَأَى أَنَّ ذَلِكَ مُجْزِئًا
عَنْهُ وَاهْدَى

5- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (فَمَنْ كَانَ

مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ

سے ناقص کیا اور جو روکا گیا یا اسے عذر وغیرہ ہو تو احرام
کھول دے اور واپس نہ لوئے اور اگر اُس کے پاس ہدی
ہو تو اُسے نحر کرے جب کہ بھیج نہ سکتا ہو اور اگر بھیج سکتا
ہے تو احرام نہ کھولے جب تک قربانی اپنے ٹھکانے پر نہ
پہنچ جائے، امام مالک وغیرہ نے کہا کہ قربانی کے جانور کو
ذبح کرے اور جس جگہ چاہے سر کے بال اتروائے اور
اُس پر قضا نہیں ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے
صحابہ نے قربانی کی، سر کے بال اتروائے اور ہر چیز سے
حلال ہو گئے، طواف کرنے اور قربانی کے اپنے ٹھکانے
پر پہنچنے سے پہلے ہی۔ پھر اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ نبی
کریم ﷺ نے قضا کا کوئی حکم دیا اور نہ وہ اُس کے
لیے لوٹے اور حدیبیہ حرم سے خارج ہے۔

نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب کہ وہ فتنہ کے موقع پر مکہ
مکرمہ کی طرف عمرہ کرنے چلے کہ اگر مجھے بیت اللہ سے
روکا گیا تو میں اسی طرح کروں گا جو ہم نے رسول اللہ
ﷺ کی ہمراہی میں کیا۔ حضور ﷺ نے حدیبیہ کے
سال عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر
نے خیال کیا کہ یہ دونوں تو ایک ہیں تو اپنے ساتھیوں کی
جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ جب دونوں کا حکم ایک ہے تو
میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج بھی
واجب کر لیا۔ پھر دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا اور
اسے کافی سمجھا اور قربانی کا جانور لے گئے۔

ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: پھر جو تم

میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہے تو

فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ

(البقرة: 196)

وَهُوَ مُحَرَّمٌ. فَأَمَّا الصُّومُ فَفَلَا تَأْكُلُوا

بدلے دے روزے یا

خیرات یا قربانی

اور وہ اختیار رکھتا ہے پس وہ تین دن کے روزے

رکھے۔

عبداللہ بن یوسف امام مالک، حمید بن قیس، مجاہد، عبدالرحمن بن ابولیلی نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شاید جو کس تمہیں تکلیف پہنچاتی ہیں؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہاں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سر منڈا دو اور تین روزے رکھ لینا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دینا یا ایک بکری کی قربانی کرنا۔

1814 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ جُرْجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لَعَلَّكَ أَذَاكَ هَوَاؤُكَ، قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْلُقْ رَأْسَكَ، وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَطْعَمْ سِتَّةَ مَسَاكِينٍ، أَوْ أَنْسُكَ بِشَاةٍ

ارشادِ ربانی: اَوْ صَدَقَةٍ سے

مراد ساٹھ مسکینوں کو کھانا

کھلاتا ہے

عبدالرحمن بن ابولیلی سے مروی ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ حدیبیہ میں میرے پاس کھڑے ہوئے اور میرے سر سے جو کس گر رہی تھیں۔ فرمایا کہ جو کس تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ اپنا سر منڈالو یا فرمایا کہ سر منڈالو۔ اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر

6- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (أَوْ صَدَقَةٍ)

(البقرة: 196) وَهِيَ أَطْعَامُ سِتَّةِ

مَسَاكِينٍ

1815 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سَيْفٌ،

قَالَ: حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى، أَنَّ كَعْبَ بْنَ جُرْجَةَ حَدَّثَهُ قَالَ: وَقَفَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَدَيْبِيَةِ وَرَأَيْتُ يَتَهَفَّتُ قَنَلًا، فَقَالَ: يُؤْذِيكَ هَوَاؤُكَ، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: " فَاخْلُقْ رَأْسَكَ، أَوْ - قَالَ: اخْلُقْ - "، قَالَ: " فَيُتْرَكُ هَذِهِ الْآيَةُ (فَمَنْ كَانَ

1814- انظر الحديث: 6808, 5703, 5665, 4517, 4191, 4190, 4159, 1818, 1817, 1816,

1815 'صحیح مسلم: 2869' سنن ابوداؤد: 1861, 1860, 1859, 1858, 1857, 1856

ترمذی: 2974, 2973, 953 'سنن نسائی: 2851

1815- راجع الحديث: 1814

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ (البقرة: 196) إِلَى آخِرِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ تَصَدَّقْ بِفَرَقِ بَيْنِ سِتَّةٍ أَوْ أُنْكَ بِمَا تَيَسَّرُ

7- بَابُ: الإِطْعَامُ فِي الْفِدْيَةِ بِصَفِّ صَاعٍ

1816- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فُسَأِلْتُهُ عَنِ الْفِدْيَةِ، فَقَالَ: تَرَكْتُ فِيَّ خَاصَّةً، وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةٌ، مَحَلَّتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَبْلِ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِهِ، فَقَالَ: مَا كُنْتُ أَرَى الْوَجَعَ بَلَغَ بِكَ مَا أَرَى - أَوْ مَا كُنْتُ أَرَى الْجَهْدَ بَلَغَ بِكَ مَا أَرَى - يَجِدُ شَاةً، فَقُلْتُ: لَا، فَقَالَ: فَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَطْعَمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ، لِكُلِّ مَسْكِينٍ بِصَفِّ صَاعٍ

8- بَابُ: النُّسْكَ شَاةً

1817- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شَيْبُلٌ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَاهُ وَآلُهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ، فَقَالَ: أَيُّ ذِيكَ هَؤُلَاءُ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَخْلُقَ وَهُوَ بِالْحَدِيدِيَّةِ، وَلَمْ يَتَبَيَّنْ لَهُمْ أَهْلُهُمْ يَحْلُونَ بِهَا وَهُمْ عَلَى طَهْرٍ أَنْ

میں کچھ تکلیف ہے (پارہ ۲، البقرة: ۱۹۶) پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تین دن کے روزے رکھ لینا۔ ساٹھ مسکینوں میں ایک فرق کھانا صدقہ کر دینا یا قربانی کرنا جو قدرت میں ہو۔

فدیہ میں نصف صاع کھانا کھانا

عبداللہ بن معقل سے مروی ہے کہ میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا اور اُن سے فدیہ کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا کہ یہ آیت خاص میرے لیے نازل ہوئی اور حکم میں عام ہے۔ مجھے اٹھا کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا اور جو کس میرے چہرے پر گر رہی تھیں فرمایا: مجھے گمان نہ تھا کہ تمہاری اذیت اس حد تک پہنچ جائے گی یا مجھے خیال نہیں تھا کہ تمہیں اتنی اذیت ہو جائے گی۔ تمہارے پاس بکری ہے؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا تو تین دن کے روزے رکھ لینا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دینا یعنی ہر مسکین کو نصف صاع۔

بکری کی قربانی

عبدالرحمن بن ابولیلی نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ اُن کے چہرے پر جو کس گر رہی تھیں۔ فرمایا: کیا جو کس تمہیں اذیت دیتی ہیں؟ عرض کی، ہاں پس انہیں حکم دیا کہ سرمندا دیں اور آپ حدیبیہ میں تھے اور انہیں یہ وضاحت نہیں کی تھا کہ اس سے وہ احرام سے باہر ہو جائیں گے بلکہ وہ پُر امید تھے کہ مکہ مکرمہ میں داخل

ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فدیہ کا حکم نازل فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ ایک فرق کھانا ساٹھ مسکینوں کو کھلا دیں یا بکری کی قربانی کریں یا تین دن کے روزے رکھیں۔

محمد بن یوسف ورقاء، ابن ابی نعیم، مجاہد، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے حضرت کعب بن عجرہ سے مروی کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے چہرے پر جو عیس گرتی دیکھیں۔ آگے اسی طرح۔

ارشادِ ربانی کہ

رَفَتْ نہ ہو

ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اس گھر کا حج کرے جس میں نہ جماع کیا ہو اور نہ گناہ کا کام تو یوں واپس لوٹے گا جیسے اُس کی ماں نے ابھی جنا ہو۔

باب: اللہ تعالیٰ کا فرمان (سورۃ البقرہ میں)

ترجمہ کنز الایمان: حج میں گناہ کا

کام اور جھگڑا نہ ہو

ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو اس گھر کا حج کرے جس میں نہ جماع کرے اور نہ گناہ کا کام تو یوں واپس لوٹے گا جیسے آج ہی اُس کی ماں نے جنا ہو۔

يَدْخُلُوا مَكَّةَ. فَاتَّكَلَّ اللَّهُ الْفِدْيَةَ. فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُطْعَمَ فَرَقَانِ سِتَّةٍ أَوْ يُهْدَى شَاةٌ أَوْ يُصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ.

1818- وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ

عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَاهُ وَقَمَلُهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ مِثْلَهُ

9- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (فَلَا رَفْتَ)

(البقرة: 197)

1819- حَدَّثَنَا سُليْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ سَمِعْتُ أَبَا حَارِثٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُفْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ

10- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَلَا

فُسُوقٍ وَلَا جِدَالٍ فِي الْحَجِّ)

(البقرة: 197)

1820- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا

سُليْمَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي حَارِثٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُفْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ

1819- انظر الحديث: 1521، صحيح مسلم: 3278، سنن ترمذی: 811، سنن نسائی: 2626، سنن ابن ماجہ: 2889

1820- راجع الحديث: 1521، 1819

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

28- کتاب جزاء الصَّیْدِ

28- کتاب جزاء الصَّیْدِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

1- وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی:

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو شکار نہ مارو جب تم احرام میں ہو اور تم میں جو اسے قصداً قتل کرے تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ ویسا ہی جانور مویشی سے دے تم میں کے دو ثقہ آدمی اس کا حکم کریں یہ قربانی ہو کعبہ کو پہنچتی یا کفارہ دے چند مسکینوں کا کھانا یا اس کے برابر روزے کہ اپنے کام کا وبال چکھے اللہ نے معاف کیا جو ہو گزرا اور جو اب کرے گا اللہ اس سے بدلہ لے گا اور اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا حلال ہے تمہارے لئے دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے اور مسافروں کے فائدے کو اور تم پر حرام ہے خشکی کا شکار جب تک تم احرام میں ہو اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں اٹھنا ہے (پارہ ۷، المائدہ: ۹۶)

(لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِّمَّا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ أَوْ عَدْلُ ذَلِكَ صِيَامًا لِيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهِ عَفَا اللَّهُ عَنْمَا سَلَفٌ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللَّهُ مِنْهُ وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ. أَجَلٌ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَكُمْ وَلِلْسَيَّارَةِ وَحُرْمٌ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا ذُمْتُمْ حُرْمًا، وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ).

جب بغیر احرام والا شکار کر کے احرام والے کو ہدیہ دے تو وہ اُسے کھالے

2- باب وَإِذَا صَادَ الْحَلَالُ، فَأَهْدَى

لِلْمُحْرِمِ الصَّيْدَ أَكَلَهُ

حضرت ابن عباس اور حضرت انس نے شکار کے علاوہ اونٹ، بکری، گائے، مرغی اور گھوڑے کو ذبح کرنے میں کوئی حرج نہ جانا کہا گیا ہے کہ عَدْلُ ذَلِكْ سے مراد برابر ہے۔ اگر کسرہ کے ساتھ عَدْلُ ہو تو مراد ہم وزن ہے قِيَامًا یہاں قِيَامًا کے معنی میں ہے اور يَعْدِلُونَ وہ برابر کرتے ہیں۔

وَلَمْ يَزِدِ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَأَنَسُ، بِالدَّخْلِ بَأْسًا وَهُوَ غَيْرُ الصَّيْدِ، نَحْوُ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ وَالْبَقَرِ وَالْدَّجَاجِ وَالْخَيْلِ، يُقَالُ: عَدْلُ ذَلِكْ مِثْلُ، فَإِذَا كُسِرَتْ عَدْلٌ فَهُوَ زَنَةٌ ذَلِكْ (قِيَامًا) (آل عمران: 191)، قِيَامًا، (يَعْدِلُونَ) (الانعام: 1) يَجْعَلُونَ عَدْلًا

عبداللہ بن ابوقحادہ سے مروی ہے کہ حدیبیہ کے

1821 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا

1821- انظر الحديث: 5492, 5491, 5490, 5407, 5406, 4149, 2914, 2854, 2570, 1824,

1823, 1822 'صحیح مسلم: 2846' سنن نسائی: 2825, 2824 'سنن ابن ماجہ: 3093

هَشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: انْطَلَقَ أَبِي عَامَرُ الْحُدَيْبِيَّةَ، فَأَحْرَمَ أَصْحَابَهُ وَلَمْ يُحْرِمِ، وَحَدَّثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَدُوًّا يَغْزُوهُ، فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِهِ تَضَحَّكَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، فَتَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارٍ وَحْشٍ، فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ، فَطَعَنْتُهُ، فَأَثْبَتُهُ، وَاسْتَعْنْتُ بِهِمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي، فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَخَشِينَا أَنْ نُقْتَطَعَ، فَطَلَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَرْفَعُ فَرَسِي شَاوًا وَأَسِيدُ شَاوًا، فَلَقِيْتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، قُلْتُ: أَتَيْنَ تَرَكْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: تَرَكْتُهُ بِتَعْنَنٍ، وَهُوَ قَائِلُ السَّقِيَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَهْلَكَ يَقْرَعُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ، إِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ يُقْتَطَعُوا دُونَكَ فَانْتَظِرْهُمْ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَصَبْتُ حِمَارَ وَحْشٍ، وَعِنْدِي مِنْهُ فَاضِلَةٌ، فَقَالَ لِلْقَوْمِ: كُلُوا وَهُمْ مُخْرِمُونَ

سال میرے والد محترم گئے تو اُن کے ساتھیوں نے احرام باندھا اور انہوں نے نہ باندھا۔ نبی کریم ﷺ کو بتایا گیا کہ دشمن لڑنا چاہتا ہے تو نبی کریم ﷺ تشریف لے چلے میں بھی اپنے دوستوں کے ساتھ تھا جو آپس میں ہنس رہے تھے۔ مجھے ایک گور خر نظر آیا تو میں اُس پر حملہ آور ہوا اور نیزہ مار کر اُسے ٹھنڈا کر دیا۔ لوگوں سے مدد چاہی تو انہوں نے مدد کرنے سے انکار کر دیا۔ ہم نے اُس کے گوشت میں سے کھایا لیکن بچھڑ جانے کا خدشہ تھا۔ میں نبی کریم ﷺ کو تلاش کرنے لگا، کبھی گھوڑے کو تیز دوڑاتا اور کبھی آہستہ۔ آدھی رات کے وقت مجھے بنی غفار کا ایک شخص ملا۔ میں نے کہا کہ آپ نے نبی کریم ﷺ کو کہاں چھوڑا؟ اُس نے کہا کہ میں نے حضور کو جمعین میں چھوڑا سقیا پر قیلولہ کرتے ہوئے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ کے ساتھی آپ کی خدمت میں سلام عرض کرتے ہیں، انہیں خدشہ ہے کہ کہیں آپ سے بچھڑ نہ جائیں لہذا اُن کا انتظار فرمائیے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے ایک گور خر شکار کیا اور میرے پاس اُس کا اضافی گوشت ہے۔ فرمایا کہ لوگوں کو کھلا دو اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے۔

جب احرام والے شکار کو دیکھ کر ہنسیں اور بغیر احرام والا سمجھ جائے

عبداللہ بن ابوقتادہ سے مروی ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: ہم حدیبیہ کے سال نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلے۔ آپ کے صحابہ احرام میں تھے اور میں نہیں تھا۔ ہمیں بتایا گیا کہ غبکہ میں دشمن ہے تو ہم اُن سے

3- بَابُ إِذَا رَأَى الْمُحْرِمُونَ صَيْدًا فَضَحِكُوا، فَقَطِنَ الْحَلَائِلَ

1822- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّ أَبَاهُ، حَدَّثَهُ قَالَ: انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ، فَأَحْرَمَ أَصْحَابَهُ وَلَمْ

متوجہ ہوئے۔ میرے ساتھی نے ایک گور خر دیکھا تو ایک دوسرے کی طرف ہنسنے لگے۔ میں نے اُسے دیکھ لیا تو گھوڑے پر سوار ہوا اور نیزہ مار کر اُسے ٹھنڈا کر دیا۔ اُن سے مدد چاہی تو انہوں نے میری مدد کرنے سے انکار کر دیا اور اُس میں سے کھایا۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہمیں بچھڑ جانے کا خوف تھا۔ میں کبھی گھوڑے کو تیز دوڑاتا اور کبھی آہستہ چلاتا۔ آدھی رات کے وقت میں بنی غفار کے ایک شخص سے ملاقات ہوئی تو میں نے کہا: آپ نے رسول اللہ ﷺ کو کہاں چھوڑا؟ کہا کہ تعین میں اور سقیاء میں قبولہ فرمائیں گے۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جا پہنچا اور عرض کی۔ یا رسول اللہ آپ کے کچھ صحابہ سلام و رحمت عرض کرتے ہیں اور انہیں خوف ہے کہ کہیں آپ کے اور اُن کے درمیان دشمن حائل نہ ہو جائے لہذا اُن کا انتظار فرمائیے۔ پس یہی کیا تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم نے گور خر کا شکار کیا اور ہمارے پاس اُس کا زائد گوشت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے ساتھیوں کو کھلاؤ اور وہ حالتِ احرام میں تھے۔

احرام والا شکار کی طرف اشارہ نہ کرے کہ غیر احرام والا اُسے شکار کر لے

ناقص مولیٰ ابوقہادہ نے سنا کہ حضرت ابوقہادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کی معیت میں تین میل کے فاصلے پر قاحہ میں تھے۔ ابو محمد سے مروی ہے کہ حضرت ابوقہادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

أَحْرِمَ، فَأَتَيْنَا بَعْدَهُ بِغَيْثَةٍ، فَتَوَجَّهْنَا لَمْحُوهُمْ، فَبَصُرَ أَصْحَابِي بِحِمَارٍ وَحَيْشٍ، فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَضْحَكُ إِلَى بَعْضٍ، فَتَنَظَّرْتُ فَرَأَيْتُهُمْ لَحَمَلْتُ عَلَيْهِ الْفَرَسَ فَطَعَنَتْهُ فَأَلْبَتُهُ، فَاسْتَعْنَتْهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي، فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثُمَّ لَحَمْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَشِينَا أَنْ نُقْتَطَعَ، أَرْفَعُ فَرَسِي شَأَوًا وَأَسِيرُ عَلَيْهِ شَأَوًا، فَلَقِيْتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، فَقُلْتُ: أَيْنَ تَرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: تَرَكْتُهُ يَتَعَهَنَ، وَهُوَ قَائِلُ الشُّقْيَا، فَلَحِقْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى آتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَصْحَابَكَ أَرْسَلُوا يَقْرَعُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَبَرَكَاتِهِ، وَإِنَّهُمْ قَدْ خَشَوْا أَنْ يَفْتَطِعَهُمُ الْعَدُوُّ كُنُوكَ فَانْظُرْهُمْ، فَفَعَلَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا أَصَدْنَا حِمَارًا وَحَيْشًا، وَإِنَّ عِنْدَنَا فَاِضِلَّةً، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ: كُلُوا وَهُمْ مُخْرَمُونَ

4- بَابُ: لَا يُعِينُ الْمُخْرِمُ

الْحَلَالُ فِي قَتْلِ الصَّيْدِ

1823 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ نَافِعٍ، مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَاخَةِ

ہم نبی کریم ﷺ کی معیت میں قاحہ کے مقام پر تھے اور ہم میں سے بعض احرام میں اور بعض بغیر احرام کے تھے۔ میرے ساتھی ایک دوسرے کو کوئی چیز دکھا رہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ وہ گور خر تھا میرا کوڑا گر گیا تو انہوں نے کہا: ہم اس پر آپ کی مدد نہیں کریں گے کیونکہ ہم حالت احرام میں ہیں۔ میں اُسے لے کر تنہا پیچھے سے گور خر تک پہنچا اور اُسے زخمی کر کے اپنے ساتھیوں کے پاس لے آیا۔ کچھ نے کہا کہ کھاؤ اور کچھ نے کہا نہ کھاؤ۔ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ آگے تشریف لے جا چکے تھے۔ میں نے آپ سے پوچھا تو فرمایا کہ کھاؤ حلال ہے۔ عمرو بن دینار نے ہم سے فرمایا کہ صالح کے پاس جاؤ اور اُن سے اس کے اور دوسری حدیثوں کے بارے میں پوچھو اور وہ یہاں ہمارے پاس تشریف لائے ہوئے تھے۔

احرام والا شکار کی طرف اشارہ نہ کرے
تاکہ غیر احرام والا اُسے شکار کر لے

عبداللہ بن ابوقتادہ کو اُن کے والد ماجد نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ حج کے لیے تشریف لے گئے اور لوگ آپ کے ساتھ تھے۔ ایک جماعت جن میں حضرت ابوقتادہ بھی تھے، اُن سے فرمایا کہ دریا کے کنارے سے جاؤ اور ہم سے آملنا۔ انہوں نے دریا کے ساحل کو اختیار کیا۔ جب واپس لوٹے تو سب نے احرام باندھ لیا تھا مگر حضرت ابوقتادہ نے نہیں باندھا تھا۔ جب وہ چل رہے تھے تو انہوں نے کئی گور خر دیکھے۔ حضرت ابوقتادہ نے ایک گور خر پر حملہ کر کے اُسے زخمی کر دیا اور اسے ہمارے

مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى ثَلَاثِ حٍ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالقَاحَةِ، وَمِنَّا الْمُحْرِمُ، وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ، فَرَأَيْتُ أَصْحَابِي يَتَوَارَعُونَ شَيْئًا، فَتَنَظَّرْتُ، فَإِذَا جَمَارٌ وَحِشٌ يَغْبِي وَقَعَ سَوْطُهُ، فَقَالُوا: لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ، إِلَّا مُحْرِمُونَ، فَتَنَازَلْتُهُ، فَأَخَذْتُهُ ثُمَّ أَتَيْتُ الْحِمَارَ مِنْ وَرَاءِ أَكْمَةِ، فَعَقَرْتُهُ، فَاتَيْتُ بِهِ أَصْحَابِي، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: كُلُوا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَأْكُلُوا، فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَمَامُنَا، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: كُلُوهُ حَلَالٌ، قَالَ لَنَا عَمْرُو، اذْهَبُوا إِلَى صَالِحٍ فَسَلُّوهُ عَنْ هَذَا وَغَيْرِهِ، وَقَدِمَ عَلَيْنَا هَا

5- بَاب: لَا يُشِيرُ الْمُحْرِمُ إِلَى الصَّيْدِ
لِكَيْ يَضْطَادَّهُ الْحَلَالُ

1824 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عُمَانُ هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّ أَبَاهُ، أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حَاجًّا، فَخَرَجُوا مَعَهُ، فَصَرَفَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ، فَقَالَ: خَلُّوا سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتَّى نَلْتَمِسَ، فَأَخَذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ، فَلَمَّا انْصَرَفُوا، أَحْرَمُوا كُلُّهُمْ إِلَّا أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَسِيرُونَ إِذْ رَأَوْا حُمْرَ وَحِشٍ، فَجَمَلَ أَبُو قَتَادَةَ عَلَى الْحُمْرِ فَعَقَرَ

مِنْهَا أَكَلًا، فَتَرَلُّوا فَأَكَلُوا مِنْ لَحْمِهَا، وَقَالُوا: أَكَلُ لَحْمِ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ؟ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنَ لَحْمِ الْإِثْنَيْنِ، فَلَمَّا اتَّوَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كُنَّا أَحْرَمًا، وَقَدْ كَانَ أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرَمْ، فَرَأَيْنَا حُمْزًا وَحَيْثُ فَحَمَلْنَا عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةَ، فَعَقَرْنَا مِنْهَا أَكَلًا، فَتَرَلُّنَا، فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهَا، ثُمَّ قُلْنَا: أَكَلُ لَحْمِ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ؟ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا، قَالَ: أَمِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا، أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا. قَالُوا: لَا. قَالَ: فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا

پاس لائے۔ لوگ اتر پڑے اور اس کا گوشت کھایا اور کہا کہ ہم حالت احرام میں شکار کا گوشت کھا رہے ہیں۔ ہم نے اُس کا گوشت اٹھالیا۔ جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم حالت احرام میں تھے اور حضرت ابو قتادہ نے احرام نہیں باندھا تھا۔ ہم نے کئی گور خر دیکھے تو حضرت ابو قتادہ نے اُن پر حملہ کر کے اُن میں سے ایک مادہ کو شکار کر لیا۔ ہم اتر پڑے اور اُس کا گوشت کھایا۔ پھر ہم نے کہا کہ کیا ہم شکار کا گوشت کھائیں حالانکہ ہم حالت احرام میں ہیں۔ ہم نے اُس کا باقی گوشت اٹھالیا۔ فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی نے اُس پر حملہ کرنے کا حکم دیا یا اُس کی طرف اشارہ کیا؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا تو اُس کا باقی گوشت بھی کھاؤ۔

6- بَابُ: إِذَا أَهْدَى لِلْمُحْرِمِ حِمَارًا وَحَشِيًّا حَيًّا لَمْ يَقْبَلْ

1825 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَعْفَرٍ اللَّيْثِيِّ، أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحَشِيًّا، وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ، أَوْ بِوَدَّانَ، فَزَدَهُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ: إِنْ لَمْ تَزِدْهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَكَلَا حُرْمًا

اگر احرام والے کے زندہ گور خر بھیجا جائے تو نہ لے

حضرت عبداللہ بن عباس نے حضرت صعب بن جثامہ لیشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ انہوں نے ایک گور خر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بچور ہدیہ پیش کیا اس وقت آپ ابواء یا ودان کے مقام پر تھے۔ آپ نے وہ واپس کر دیا۔ جب اُن کے چہرے پر افسردگی دیکھی تو فرمایا: میں اسے ہرگز واپس نہ کرتا مگر میں حالت احرام میں ہوں۔

7- بَابُ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

احرام والا کن جانوروں کو مار سکتا ہے؟

1826 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ كَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَحْمُسُ مِنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ جانور ہیں جن کو مار دینے میں احرام والے پر کچھ گناہ نہیں۔

1826 م- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح فرمایا۔

1827 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: حَدَّثَنِي إِحْدَى نِسْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ

زید بن جبیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ کی ایک زوجہ مطہرہ نے مجھے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: احرام والا مار دے۔

1828 - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قَالَتْ حَفْصَةُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَحْمُسُ مِنَ الدَّوَابِّ لَا حَرَجَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ: الْغُرَابُ، وَالْجَذَاقَةُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ"

اصبغ، عبداللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ جانوروں کو مار دینے کا کوئی حرج نہیں: کوا، چیل، چوہا، بچھو اور کانٹے والا کتا۔

1829 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهَبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جانوروں میں سے

1826 م- انظر الحديث: 3315، صحيح مسلم: 2864، سنن نسائي: 2828

1827 - انظر الحديث: 1828، صحيح مسلم: 2862

1828 - راجع الحديث: 1827، صحيح مسلم: 2861، سنن نسائي: 2889

1829 - انظر الحديث: 3314، صحيح مسلم: 2859، سنن نسائي: 2888

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تَحْتَسُ مِنَ
الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يَفْتُلُهُنَّ فِي الْحَرَمِ:
الْغَرَابُ، وَالْجَدَاةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْقَارَةُ، وَالْكَلْبُ
الْعَقُورُ"

1830 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ،
حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي
إِبْرَاهِيمُ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،
قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
غَارٍ يَمْنَى، إِذْ تَوَلَّى عَلَيْهِ: وَالْمُرْسَلَاتِ وَإِنَّهُ
لَيَسْلُوهَا، وَإِنِّي لَأَتَلَقَّهَا مِنْ فِيهِ، وَإِنَّ فَاهُ لَرَطِبٌ
بِهَا إِذْ وَثَبْتُ عَلَيْنَا حَيَّةٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْتُلُوهَا، فَابْتَدَرْتَاهَا، فَذَهَبَتْ،
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَقِيَتْ شَرَّكُمْ
كَمَا وَقِيَتْ شَرَّهَا

1831 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي
مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، - زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ
لِلزُّوْغِ: فَوَيْسِقُ وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ، قَالَ أَبُو
عَبْدِ اللَّهِ: إِنَّمَا أَرَدْنَا بِهَذَا أَنَّ مَنِي مِنَ الْحَرَمِ وَأَنَّهُمْ
لَمْ يَرَوْا بِقَتْلِ الْحَيَّةِ بَأْسًا

8- بَابُ: لَا يُعْضَدُ شَجَرُ الْحَرَمِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ

پانچ ہیں جو سب کے سب فاسق ہیں جو حرم میں بھی مار
دیئے جائیں یعنی کوا، چیل، بچھو، چوہا اور کائے والا لکڑا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
مروی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ منیٰ کی ایک غار
میں موجود تھے کہ آپ پر سورۃ والمرسلات کا نزول ہوا۔
آپ اُس کی تلاوت فرما رہے تھے اور میں آپ کی زبان
مبارک سے سن کر یاد کر رہا تھا۔ آپ ابھی اُسی کی تلاوت
میں تھے ایک سانپ ہماری جانب بڑھا۔ نبی کریم
ﷺ نے فرمایا کہ اسے مار دو۔ ہم اُس پر پل پڑے تو
وہ بھاگ گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ
تمہارے صرر سے بچ گیا جیسے تم اُس کے صرر سے بچ
گئے۔

عروہ بن زبیر نے نبی کریم کی زوجہ مطہرہ حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: چھپکلی فاسق جانور ہے۔ میں نے
نہیں سنا کہ آپ نے اُس کو مارنے کا حکم دیا ہو۔ امام ابو
عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ
منیٰ حرم میں ہے اور انہوں نے سانپ کو مارنے میں کوئی
حرج نہ جانا۔

حرم کا درخت نہ کاٹا جائے

حضرت ابن عباس نے نبی کریم ﷺ سے مروی
کی ہے کہ اس کا کاٹنا بھی نہ کاٹا جائے۔

1832 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْعَدَوِيِّ، أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ: ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أَحَدُكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْغَدِ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ، فَسَبِعْتُهُ أَذْنًا، وَوَعَاةَ قَلْبِي، وَأَبْصَرْتُهُ عَيْنًا، حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ، إِنَّهُ حَمْدُ اللَّهِ وَأَثْنِي عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: "إِنَّ مَكَّةَ حَرَمَهَا اللَّهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ، فَلَا يَحِلُّ لِمَرءٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا، وَلَا يَعْضُدَ بِهَا شَجَرَةً، فَإِنْ أَحَدٌ تَوَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُولُوا لَهُ: إِنَّ اللَّهَ أَذِنَ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ، وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ، وَلِيَبْلُغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ" فَقِيلَ لِأَبِي شَرِيحٍ: مَا قَالَ لَكَ عَمْرُو؟ قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شَرِيحٍ، إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيدُ عَاصِيًا، وَلَا قَارًا بِدَمٍ، وَلَا قَارًا بِخَرْبَةٍ، خَرْبَةً: بَلِيَّةٌ

حضرت ابو شریح عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمرو بن سعید سے فرمایا اے امیر! مجھے وہ بات بیان کرنے کی اجازت دیجئے جو رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ سے دوسرے دن ارشاد فرمائی اور اُسے میرے کانوں سے سنا، دل نے یاد رکھا اور میں نے حضور ﷺ کو فرماتے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا: مکہ مکرمہ کو اللہ تعالیٰ نے حرمت والا بنایا ہے کسی انسان نے نہیں بنایا۔ پس کسی کے لیے حلال نہیں جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہو کہ اس میں خون بہائے اور اس کا درخت کاٹے۔ اگر کوئی رسول اللہ ﷺ کے قتال کو اجازت کی دلیل بنائے تو اُس سے کہو کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو اجازت دی تھی آپ کو نہیں دی۔ مجھے بھی دن کی ایک گھڑی کے لیے اجازت دی گئی تھی اور آج بھی وہ حرمت اُسی طرح ہوگئی جیسے کل تھی۔ جو حاضر ہے۔ وہ غیر حاضر تک پہنچا دے۔ حضرت ابو شریح سے کہا گیا کہ عمرو نے آپ کو کیا جواب دیا؟ فرمایا: اُس نے کہا کہ اے ابو شریح! مجھے آپ سے بہتر علم ہے۔ حرم کسی گناہ گار، قتل کے فرار ہونے والے اور جھگڑا کر کے فرار ہونے والے کو پناہ نہیں دیتا۔ خَرْبَةً سے مراد فساد ہے۔

9- بَابُ: لَا يُنْفَرُ صَيْدُ الْحَرَمِ

1833 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ، فَلَمْ يَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَلَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، وَإِنَّمَا أُجِلَّتْ لِي سَاعَةٌ

حرم کا شکار نہ بھڑکایا جائے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرام کیا ہے، یہ نہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا اور میرے لیے بھی دن کی ایک گھڑی حلال ہوئی نہ یہاں کی گھاس

اُکھاڑی جائے نہ اس کا درخت کاٹا جائے، نہ اس کا شکار بھڑکایا جائے اور نہ اس کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے۔ حضرت عباس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اذخر کے سوا کہ وہ ہمارے سناروں اور قبروں کے کام آتی ہے۔ فرمایا: اچھا اذخر کے سوا۔ خالد سے مروی ہے کہ عکرمہ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ لَا یَنْقُرُ صَیْدُهَا کیا ہے؟ سائے سے اٹھا کر اس کی جگہ سنبھالنا۔

مکہ مکرمہ میں قتال حلال نہیں

حضرت ابو شریح نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ اس میں خون نہ بہایا جائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد اور نیت ہے۔ جب تم سے نکلنے کو کہا جائے تو نکلا کرو کیونکہ اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا جس دن کہ آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور وہ اللہ کی حرمت کے سبب تا قیامت حرام ہے اور اس میں قتال کسی کے لیے نہ مجھ سے پہلے حلال ہوا اور نہ میرے لیے حلال ہوا مگر دن کی ایک گھڑی کے لیے۔ پس وہ اللہ کی حرمت کے ساتھ قیامت تک حرام ہے۔ نہ اس کا کاٹنا توڑا جائے اور نہ اس کا شکار بھڑکایا جائے اور نہ اس کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے اور نہ یہاں کی گھاس اُکھاڑی جائے۔ حضرت عباس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اذخر کے سوا کیونکہ وہ ہمارے سناروں اور گھروں کے لیے ہے۔ فرمایا اچھا اذخر کے سوا۔

مِنْ نَّهَارٍ، لَا يُقْتَلُ خِلَافُهَا، وَلَا يُعْصَدُ شُحْرُهَا، وَلَا يُنْقَرُ صَيْدُهَا، وَلَا تُلْقَطُ لُقَطَتُهَا، إِلَّا لِبُعْرَفٍ، وَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِلَّا الْإِلْهِيزَ، لِصَاعَتِنَا وَقُبُورِنَا، فَقَالَ: إِلَّا الْإِلْهِيزَ، وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ، قَالَ: هَلْ تَنْدِي مَا لَا يُنْقَرُ صَيْدُهَا، هُوَ أَنْ يُنْجِيَهُ مِنَ الظِّلِّ يَنْزِلُ مَكَانَهُ

10- بَابُ: لَا يَحِلُّ الْقِتَالُ بِمَكَّةَ

وَقَالَ أَبُو شُرَيْحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْفِكُ بِهَا دَمًا 1834 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ افْتَتَحَ مَكَّةَ: لَا هِجْرَةَ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتَنْفِرْتُمْ، فَأَنْفِرُوا، فَإِنَّ هَذَا بَلَدٌ حَرَّمَ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ، وَهُوَ حَرَامٌ بِحُزْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ إِلَّا حَيْثُ قَبِلَ، وَلَمْ يَحِلَّ إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُزْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَا يُعْصَدُ شُحْرُكَ، وَلَا يُنْقَرُ صَيْدُهُ، وَلَا يُلْقَطُ لُقَطَتُهُ إِلَّا مَنْ عَرَفَهَا، وَلَا يُقْتَلُ خِلَافُهَا، قَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِلَّا الْإِلْهِيزَ فَإِنَّهُ لِقَبْرِهِمْ وَلِبُيُوتِهِمْ، قَالَ: قَالَ: إِلَّا الْإِلْهِيزَ

11- بَابُ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

وَكَوَى ابْنُ عُمَرَ ابْنَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَيَتَدَاوَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ طَبِيبٌ

احرام والے کا پچھنے لگوانا

حضرت ابن عمر نے اپنے صاحبزادے کو احرام کی حالت میں داغ لگوایا اور وہ دوا استعمال کی جاسکتی ہے جس میں خوشبو نہ ہو۔

عطاء سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگوائے اور آپ حالت احرام تھے۔ پھر فرماتے ہوئے سنا کہ حدیث بیان کی مجھ سے طاؤس نے حضرت ابن عباس کی حوالے سے۔ میں نے کہا کہ شاید انہوں نے دونوں سے ہی سنی ہو۔

خلد بن مخلد، سلیمان بن بلال، علقمہ بن ابوعلقمہ عبدالرحمن اعرج سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے لمبی جمل کے مقام پر احرام کی حالت میں سر کے درمیان میں پچھنے لگوائے۔

احرام والے کا نکاح

ابو المغیرہ عبدالقدوس بن حجاج، اوزاعی، عطاء بن ابورباح، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے احرام کی حالت میں نکاح فرمایا۔

احرام والے مرد و عورت کے لیے

جو خوشبو ممنوع ہے

12- بَابُ تَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ

1837- حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ عَبْدُ الْقُدُّوسُ بْنُ الْحِجَابِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَافٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

13- بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ الطَّيِّبِ

لِلْمُحْرِمِ وَالْمُحْرِمَةِ

1835- انظر الحديث: 5701, 5700, 5699, 5695, 5694, 5691, 2279, 2278, 2103, 1939.

1938- صحيح مسلم: 2877، سنن ترمذی: 839، سنن نسائی: 2847, 2846, 2845.

1836- انظر الحديث: 5698، صحيح مسلم: 2878، سنن نسائی: 2850، سنن ابن ماجه: 3481.

1837- انظر الحديث: 5114, 4259, 4258، سنن نسائی: 2841.

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ احرام والی درس اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے۔

نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک شخص کھڑے ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ ہمیں احرام میں کن کپڑوں کے پہننے کا حکم فرماتے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قمیض، شلوار، عمامہ اور ٹوپی نہ پہنے۔ اگر کسی کے پاس جوتے نہ ہوں تو موزے پہن لے لیکن ٹخنوں سے نیچے کاٹ لے اور نہ وہ چیز پہنے جو زعفران یا درس سے رنگی ہوئی ہو اور نہ احرام والی عورت نقاب ڈالے اور نہ دستانے پہنے۔ متابعت کی اس کی موئی بن عقبہ اور اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ اور جویریہ اور ابن اسحاق نے نقاب اور دستانوں کے متعلق۔ عبید اللہ نے فرمایا کہ درس سے رنگا ہوا نہ ہو اور وہ کہا کرتے کہ احرام والی نقاب ڈال سکتی ہے لیکن دستانے نہ پہنے۔ امام مالک، نافع، حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ احرام والی نقاب نہ ڈالے اور متابعت کی اس کی لیث بن ابوسلمہ نے۔

سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اور ایک احرام والے شخص کا قصہ بیان کیا جس کو اُس کی اُوٹنی نے جان سے مار دیا تھا۔ اُسے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لایا گیا تو آپ نے فرمایا: اسے غسل دو، کفن پہناؤ اور اس کا سر نہ چھپانا اور اسے خوشبو نہ لگانا کیونکہ یہ تلبیہ کہتا ہوا اُٹھایا جائے گا۔

احرام والے کا غسل کرنا

وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: لَا تَلْبَسِ الْمُحْرِمَةُ ثَوْبًا يُوْرِسُ أَوْ زَعْفَرَانٍ

1838 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُزَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَيْبُ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا تَكْمُرُنَا أَنْ تَلْبَسَ مِنَ الْقِيَابِ فِي الْإِحْرَامِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَلَا الشَّرَاطِيلَ وَلَا الْعَبَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدُكُمُ لَيْسَتْ لَهُ تَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَيْنِ وَلْيَقَطْعْ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا الْوَرُسُ وَلَا تَتَنَقَّبِ الْمَرْأَةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسِ الْقَفَّازِينَ، تَابِعَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ وَجُوزَيْيَةُ وَابْنُ إِسْحَاقَ فِي التَّنْقَابِ وَالْقَفَّازِينَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: وَلَا وَرُسَ وَكَانَ يَقُولُ: لَا تَتَنَقَّبِ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسِ الْقَفَّازِينَ وَقَالَ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ " لَا تَتَنَقَّبِ الْمُحْرِمَةُ وَتَابِعَهُ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ

1839 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: وَقَصَتْ بِوَجْهِ عُمَرِ نَاقَتُهُ فَقَتَلَتْهُ فَأَبَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اغْسِلُوهُ وَكَفِّنُوهُ وَلَا تُغَطُّوا رَأْسَهُ وَلَا تُقَرِّبُوهُ طَهْرًا فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَهْلُ

14- بَابُ الْإِحْتِسَالِ لِلْمُحْرِمِ

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ احرام والا حجام میں داخل ہو سکتا ہے۔ حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ کے نزدیک کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت مسور بن مخرمہ کا ابواء کے مقام پر احرام والے کے سر دھونے کے بارے میں اختلاف ہو گیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس نے کہا کہ احرام والا سر دھو سکتا ہے اور حضرت مسور نے کہا کہ احرام والا سر نہیں دھو سکتا۔ حضرت عبداللہ بن عباس نے مجھے حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجا تو میں نے انہیں دو لکڑیوں کے درمیان غسل کرتے ہوئے پایا اور ایک کپڑے سے پردے کیا ہوا تھا۔ میں نے سلام عرض کیا تو فرمایا: کون ہے؟ میں نے کہا کہ عبداللہ بن حنن ہوں، مجھے حضرت عبداللہ بن عباس نے آپ سے یہ پوچھنے کے لیے بھیجا ہے کہ رسول اللہ ﷺ احرام کی حالت میں اپنے سر کو کس طرح دھویا کرتے تھے! پس حضرت ابویوب نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھا اور اُسے نچا کر دیا، حتیٰ کہ مجھے اُن کا سر نظر آنے لگا۔ پھر ایک شخص سے اپنے اوپر پانی ڈالنے کے لیے کہا تو اُس نے اُن کے سر پر پانی ڈالا، پھر ہاتھوں سے سر کو حرکت دی اور انہیں آگے پیچھے لائے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

جوتے نہ ہونے کے سبب

احرام والے کا موزے پہننا

ابو الولید، شعبہ، عمرو بن دینار، جابر بن زید سے

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: يَدْخُلُ الْمُحْرِمُ الْحَتَامَ وَلَمْ يَزِ ابْنُ عُمَرَ، وَعَائِشَةُ بِالْحَكِّ بَأْسًا

1840 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ، أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، وَالْمُسَوَّرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ فَقَالَ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ، وَقَالَ الْمُسَوَّرُ: لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ، فَأَرْسَلَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ، وَهُوَ يُسْتَرْبِغُوبُ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَقُلْتُ: أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُنَيْنٍ، أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ، أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الْقُوبِ، فَطَاطَأَهُ حَتَّى بَدَأَ لِي رَأْسُهُ، ثُمَّ قَالَ: لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ: اصْبُبْ، فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ، ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَذْبَرَ، وَقَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ

15- بَابُ لُبْسِ الْخُفَّيْنِ لِلْمُحْرِمِ

إِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ

1841 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

1840 - صحيح مسلم: 2881، سنن ابو داؤد: 1840، سنن نسائي: 2664، سنن ابن ماجه: 2934

1841 - راجع الحديث: 1740، صحيح مسلم: 2786، سنن ترمذی: 834، سنن نسائي: 2671، 2670، سنن ابن

ماجه: 2931

مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ کو عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ جس کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے اور جس کے پاس ازار نہ ہو تو وہ پاجامہ پہن لے یعنی جو شخص احرام کی حالت میں ہو۔

احمد بن یونس، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ احرام والا کون سے کپڑے پہن سکتا ہے؟ فرمایا کہ قمیص، عمامہ، شلوار اور ٹوپی نہ پہنے اور وہ کپڑا نہ پہنے جو زعفران یا ورس سے رنگا گیا ہو۔ اگر کسی کے پاس جوتے نہ ہوں تو موزے پہن لے لیکن انہیں کاٹ لے تاکہ وہ ٹخنوں سے نیچے کو ہو جائیں۔

اگر ازار میسر نہ ہو تو

پاجامہ پہن لے

آدم، شعبہ، عمرو بن دینار، جابر بن زید سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ہمیں عرفات میں خطبہ دیا اور فرمایا: جس کے پاس ازار نہ ہو وہ پاجامہ پہن لے اور جو جوتے نہ رکھتا ہو وہ موزے پہن لے۔

احرام والے کا ہتھیار بند ہونا

عکرمہ کا قول ہے کہ اگر دشمن کا خوف ہو تو ہتھیار

قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ، سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ: مَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ، وَمَنْ لَمْ يَجِدِ إِزَارًا فَلْيَلْبَسِ سَرَاوِيلَ الْمُحَرِّمِ.

1842 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَلْبَسُ الْمُحَرَّمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَ: لَا يَلْبَسُ الْقَبِيضَ، وَلَا الْعَمَائِمَ، وَلَا السَّرَاوِيلَ، وَلَا الْبُرُنْسَ، وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ، وَلَا وَرْسٌ، وَإِنْ لَمْ يَجِدِ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ.

16- بَابُ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ.

فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ

1843 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا

عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ، فَقَالَ: مَنْ لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ، وَمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ.

17- بَابُ لُبْسِ السِّلَاحِ لِلْمُحَرِّمِ

وَقَالَ عِكْرِمَةُ: إِذَا خَشِيَ الْعَدُوَّ لَبَسَ

السِّلَاحَ وَافْتَدَى وَلَمْ يُتَابِعْ عَلَيْهِ فِي الْفِدْيَةِ

پہن لے اور فدیہ دے۔ فدیہ کے بارے میں کسی نے
اُن کی متابعت نہیں کی۔

1844- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ

ابو اسحاق نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ذی
قعدہ میں عمرہ کیا تو مکہ والوں نے آپ کو مکہ مکرمہ میں
داخل نہیں ہونے دیا، حتیٰ کہ انہوں نے فیصلہ کیا مکہ مکرمہ
میں داخل نہ ہوں مگر تلواریں نیام میں کر کے۔

أَبِي اسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، "اعْتَمَرَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، فَأَبَى أَهْلُ
مَكَّةَ أَنْ يَدْعُوهُ يَدْخُلَ مَكَّةَ حَتَّى قَاطَعَهُمْ: لَا
يَدْخُلُ مَكَّةَ سِلَاحًا إِلَّا فِي الْقِرَابِ"

18- بَابُ دُخُولِ الْحَرَمِ،

حرم اور مکہ مکرمہ میں احرام

وَمَكَّةَ بِغَيْرِ أَحْرَامٍ

باندھے بغیر داخل ہونا

وَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ وَإِنَّمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْإِهْلَالِ لِمَنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ
وَلَمْ يَذْكُرْ لِلْعَطَائِدِ وَغَيْرِهِمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بغیر احرام داخل
ہوئے۔ نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ جس کا قصد حج یا
عمرہ کرنے کا ہے وہ احرام بندھ لے اور لکڑیوں وغیرہ کا
کوئی ذکر نہیں فرمایا۔

1845- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ،

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی
ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ
میں اہل یمن کے لیے یلملم۔ یہ اُن کے لیے اور ہر اُس شخص
کے لیے ہیں جو دوسرے مقامات سے آئیں اور یہاں
سے گزریں اور ان کے علاوہ دوسرے تو جو جہاں کا رہنے
والا ہے وہیں سے احرام باندھ لے حتیٰ کہ مکہ مکرمہ والے
مکہ مکرمہ سے احرام باندھ لیں۔

حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَّتْ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحَلِيفَةِ، وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ
الْمَنَازِلِ، وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلْمَلَمَ، هُنَّ لَهُنَّ، وَلِكُلِّ
أَيٍّ آتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِمْ، مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ،
فَمَنْ كَانَ ذُوْنَ ذَلِكَ، فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ، حَتَّى أَهْلُ
مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ

1846- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
مروی ہے کہ فتح کے سال رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں

مَالِكُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ

1844- راجع الحديث: 1781 سنن ترمذی: 938

1845- راجع الحديث: 1524

1846- النظر الحديث: 3044, 4286, 5808، صحيح مسلم: 3295، سنن ابو داؤد: 2685، سنن ترمذی: 1693

داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر مغفر تھا۔ جب آپ نے اُسے اتارا تو ایک شخص حاضر خدمت ہو کر عرض کی کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے فرمایا کہ اُسے قتل کر دو۔

جب بے علمی احرام باندھ لے

اور اُس نے تمیض پہن رکھی ہو

عطاء کا قول ہے کہ جب خوشبو لگالے یا بے علمی میں یا بھول کر کپڑا پہن لے تو اُس پر کفارہ نہیں۔

صفوان بن یعلیٰ کے والد ماجد سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا تو ایک شخص آیا جس نے جبہ پہن رکھا تھا اور اُس پر زعفران یا ایسی ہی کسی چیز کا نشان تھا۔ حضرت عمر مجھ سے کہا کرتے تھے کہ کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ جب حضور ﷺ پر وحی کا نزول ہو تو آپ انہیں دیکھیں؟ آپ پر وحی نازل ہوئی اور جب وہ کیفیت زائل ہوئی تو فرمایا اپنے عمرہ میں وہی کرو جو تم اپنے حج میں کرتے ہو۔

ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھ چبایا تو دوسرے نے اس کا اگلا دانت نکال دیا۔ نبی کریم ﷺ نے اُسے باطل قرار دیا۔

احرام والا عرفات میں عوفات پا جائے تو نبی کریم ﷺ نے اُس کی طرف سے حج کے باقی ارکان ادا کرنے کا حکم نہیں فرمایا سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس

اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ، وَعَلَى رَأْسِهِ الْهَقْفَرُ، فَلَمَّا تَوَعَّهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ خَطْلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ

19- بَابُ إِذَا أَحْرَمَ جَاهِلًا

وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ

وَقَالَ عَطَاءٌ: إِذَا تَطَيَّبَ أَوْ لَبَسَ جَاهِلًا أَوْ تَأْسِيًا فَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ"

1847 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ: حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ فِيهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ أَوْ نَحْوُهُ، كَانَ عُمَرُ يَقُولُ لِي: تُحِبُّ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ أَنْ تَرَاهُ؟ فَتَزَلَّ عَلَيْهِ ثُمَّ سَرَّحَ عَنْهُ، فَقَالَ: اصْنَعْ فِي عُمَرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِي حَجَّتِكَ،

1848 - وَعَصَّ رَجُلٌ يَدَ رَجُلٍ - يَعْنِي فَأَنْتَرَعَ نَبِيَّتَهُ - فَأَبْطَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

20- بَابُ الْمَحْرَمِ يَمُوتُ بِعَرَفَةَ، وَلَمْ يَأْمُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤَدَّى عَنْهُ بَقِيَّةُ الْحَجِّ

1849 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

1847- راجع الحديث: 1536

1848- انظر الحديث: 6893, 4417, 2973, 2265 راجع الحديث: 1536

1849- راجع الحديث: 1268, 1265

رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک شخص عرفات میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ سواری پر تھا کہ گر پڑا سواری نے اُس کی گردن کچل دی یا وہ کچلا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن دو۔ اسے خوشبو نہ لگانا اور نہ اس کا سر چھپانا۔ اللہ تعالیٰ روز قیامت اسے اس حال میں اٹھائے گا کہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔

سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک شخص نبی کریم ﷺ کے ساتھ عرفات میں سواری پر تھا کہ گر پڑا سواری نے اُسے کچل دیا یا وہ کچلا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن دو۔ اسے خوشبو نہ لگانا، اس کا سر نہ چھپانا اور نہ اسے حنوط ملنا کیونکہ روز قیامت اللہ تعالیٰ اسے تلبیہ کہتا ہوا اٹھائے گا۔

احرام والا فوت ہو جائے تو

اُس کے بارے میں سنت

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے ساتھ کھڑا تھا کہ اُس کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی اور وہ حالت احرام تھا اور وہ فوت ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن پہناؤ۔ اسے خوشبو نہ لگانا اور

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ، فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ: فَأَقْصَصَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ أَوْ قَالَ: ثَوْبَيْهِ، وَلَا تُحِطُّوهُ وَلَا تُخَيِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَلْبِيً"

1850 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ، فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ: فَأَقْصَصَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ، وَلَا تَمْسُوهُ طَبِيبًا، وَلَا تُخَيِّرُوا رَأْسَهُ، وَلَا تُحِطُّوهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلْبِيًا

21- بَابُ سُنَّةِ الْمُحْرِمِ

إِذَا مَاتَ

1851 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ،

1850- راجع الحديث: 1265

1851- راجع الحديث: 1267

نہ اس کا سر چھپانا کیونکہ روز قیامت اللہ تعالیٰ اسے تلبیہ کہتا ہوا اٹھائے گا۔

میت کی طرف سے حج اور منت پوری کرنا
اور خاوند کا بیوی کی طرف سے حج کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جبینہ کی ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری والدہ ماجدہ نے حج کرنے کی منت مانی تھی لیکن وہ حج نہ کر سکیں حتیٰ کہ وفات پا گئیں۔ کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ فرمایا: ہاں تم ان کی طرف سے حج کرو۔ اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتیں؟ اللہ تعالیٰ زیادہ حق دار ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔

اس کی طرف سے حج کرنا

جو سواری پر جم نہ سکے

ابو عاصم، ابن جریج، ابن شہاب، سلیمان بن یسار، حضرت ابن عباس نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ ایک عورت۔

موسیٰ بن اسماعیل، عبدالعزیز بن ابوسلمہ، ابن شہاب، سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: حجۃ الوداع کے سال قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے۔

وَلَا تَمْسُوهُ بِطِيبٍ، وَلَا تَحْتَرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يُمْنُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلْتَبَا

22- بَابُ الْحَجِّ وَالنُّذُورِ عَنِ الْمَيِّتِ،

وَالرَّجُلُ يَحُجُّ عَنِ الْمَرْأَةِ

1852 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ، جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتَّى مَاتَتْ، أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا، أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَةً؟ أَقْضُوا اللَّهَ فَإِنَّهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ

23- بَابُ الْحَجِّ عَمَّنْ لَا يَسْتَطِيعُ

الْعُبُوتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ

1853 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ

ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْفُضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ امْرَأَةً،

ح

1854 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ مِنْ خَفْعَمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ فَرِضْتَ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ فِي

1852- النظر الحديث: 7315, 6699 سنن نسائي: 2631

1853- صحيح مسلم: 3239 سنن ترمذی: 928 سنن نسائي: 5404 سنن ابن ماجه: 2909

1854- راجع الحديث: 1513

میرے والد ماجد بہت زیادہ بوڑھے ہیں، سواری پر جم کر نہیں بیٹھ سکتے۔ اگر میں حج کروں تو کیا ان کی طرف سے ادا ہو جائے گا؟ فرمایا، ہاں۔

عورت کا مرد کی طرف سے حج کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی تھے کہ سواری پر نبی کریم ﷺ کے پیچھے حضرت فضل بیٹھے ہوئے تھے کہ خشم کی ایک عورت حاضر خدمت ہوئی۔ حضرت فضل اُس کی جانب دیکھنے لگے اور وہ ان کی جانب نبی کریم ﷺ نے حضرت فضل کا چہرہ دوسری جانب کر دیا۔ عورت نے عرض کی کہ میرے والد ماجد پر حج فرض ہے لیکن وہ اتنے زیادہ بوڑھے ہیں کہ سواری پر جم نہیں سکتے۔ کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ فرمایا: ہاں اور یہ حجۃ الوداع کا موقع تھا۔

بچوں کا حج

ابو النعمان، حماد بن زید، عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابویزید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے مزدلفہ سے مجھے رات میں سامان کے ساتھ پہلے ہی روانہ فرما دیا تھا۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں قریب البلوغ تھا کہ اپنی گدھی پر سوار ہو کر آیا اور رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر منیٰ میں نماز پڑھ رہے

الْحَجَّ أَذْرَكَ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحْجَّ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ

24- بَابُ حَجِّ الْمَرْأَةِ عَنِ الرَّجُلِ

1855 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ

مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ الْفَضْلُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ مَاتِ امْرَأَةً مِنْ خَفْعَمَ، فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشَّقِ الْأَخْرَى، فَقَالَتْ: إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ أَذْرَكَ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحْجَّ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

25- بَابُ حَجِّ الصِّبْيَانِ

1856 - حَدَّثَنَا أَبُو الثُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: بَعَثَنِي أَوْ قَدَّمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّقَلِ مِنْ بَجْعِ بَلَيْلٍ

1857 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شِهَابٍ، عَنْ عَمْرِو، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ:

1855- راجع الحديث: 1513

1856- راجع الحديث: 1677, 1357

1857- راجع الحديث: 76

تھے اور میں پہلی صف کے کچھ حصے کے آگے سے گزرا۔ پھر اُس سے اُترا اور وہ چہرے لگی۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے لوگوں کے ساتھ صف میں شامل ہو گیا۔ یونس نے حضرت ابن عباس سے مروی کی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں۔

عبدالرحمن بن یونس، حاتم بن اسماعیل، محمد بن یوسف سے مروی ہے کہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھے ساتھ لے کر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کروایا گیا اور اس وقت میری عمر سات برس تھی۔

عمرو بن زرارہ، قاسم بن مالک، جعید بن عبد اللہ، عمر بن عبد العزیز فرمایا کرتے کہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لے کر نبی کریم ﷺ کے سامان کے ساتھ حج کروایا گیا تھا۔

عورتوں کا حج

احمد بن محمد، ابراہیم، ان کے والد ماجد ان کے جد امجد سے مروی ہے کہ حضرت عمر نے نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کو آخری حج میں جانے کی اجازت دی اور ان کے ساتھ حضرت عثمان بن عفان اور حضرت عبدالرحمن بن عوف کو روانہ کیا۔

عائشہ بنت طلحہ سے مروی ہے کہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں

أَقْبَلْتُ وَقَدْ تَاهَزْتُ الْحُلْمَ، أَسِيرُ عَلَى أَكْثَانٍ لِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّي بِمِثْلِي حَتَّى يَزُتْ بِلَيْنَ يَدَيَّ بَعْضُ الصَّفِّ الْأَوَّلِ، ثُمَّ تَزَلْتُ عَنْهَا، فَرْتَعْتُ، فَصَفَّفْتُ مَعَ النَّاسِ وَرَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ: بِمِثْلِي فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

1858 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: حُجَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ

1859 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ، أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ، عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، يَقُولُ: لِلْسَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، وَكَانَ قَدْ حُجَّ بِهِ فِي ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

26- بَابُ حَجِّ النِّسَاءِ

1860 - وَقَالَ لِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الْأَزْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، إِذْ عَلِمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، لِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ حَجَّةِ حَجَّتِهَا، فَبَعَثَ مَعَهُنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ

1861 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَائِشَةُ

1858- سنن ترمذی: 1858

1859- انظر الحديث: 7330, 6712

1861- راجع الحديث: 1520

نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کے ساتھ غزوات و جہاد میں شریک نہ ہوا کریں؟ فرمایا کہ تمہارے لیے سب سے اچھا اور عمدہ جہاد حج ہے، گناہوں سے پاک کر دیتا ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی سن لینے کے بعد میں کبھی حج کو شریک نہیں ہوں۔

ابومعبد مولیٰ ابن عباس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عورت سفر نہ کرے مگر اپنے کسی محرم کے ساتھ اور اُس کے پاس گھر میں کوئی داخل نہ ہو مگر اس کے محرم کے ساتھ۔ ایک آدمی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں فلاں لشکر کے ساتھ جانے کا قصد رکھتا ہوں اور میری بیوی حج کے لیے جانا چاہتی ہے۔ فرمایا کہ اُس (اپنی بیوی) کے ساتھ جاؤ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب حج کر کے واپس تشریف لائے تو حضرت اُمّ سنان انصاریہ سے فرمایا کہ تم نے حج کیوں نہ کیا؟ عرض کی کہ ابو فلاں یعنی اُن کے خاوند کے پاس پانے ڈھونے والے دو اونٹ ہیں۔ ایک پر وہ حج کرنے گئے اور دوسرا ہماری زمین کو پانی دیتا ہے۔ فرمایا کہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر یا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ مروی کیا اسے ابن جریج عطاء، حضرت ابن عباس نے نبی کریم ﷺ سے۔ عبید اللہ، عبد الکریم، عطاء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا۔

بُنْتُ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا تَنْهَوْنِي عَنْ هَذَا حَجِّ مَكْرُورٍ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَا أَدْعُ الْحَجَّ بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

1862- حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْبَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ، وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا رَجُلٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أُرِيدَ أَنْ أَخْرُجَ فِي جَنَاحٍ كَذَا وَكَذَا، وَأَمْرًا يَتُرِيدُ الْحَجَّ، فَقَالَ: أَخْرُجْ مَعَهَا

1863- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ،

أَخْبَرَنَا حَبِيبُ الْمَعْلَمِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّتِهِ قَالَ لِأُمِّ سِنَانٍ الْأَنْصَارِيَّةِ: مَا مَنَعَكَ مِنَ الْحَجِّ؟ قَالَتْ: أَبُو فُلَانٍ تَغْنِي رَوْحَهَا، كَانَ لَهُ تَخَضُّعَانِ حَجَّ عَلَى أَحَدِهِمَا، وَالْآخَرُ يَسْبِي أَرْضًا لَنَا، قَالَ: فَإِنْ عُمَرَا فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

وَسَلَّمَ

1864 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ قُرْعَةَ، مَوْلَى زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ، وَقَدْ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِي عَشْرَةَ غَزْوَةً، قَالَ: أَرَبُّهُ سَمِعَهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ قَالَ: يُحَدِّثُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَعْجَبَنِي وَأَقْنَنِي: "أَنْ لَا تُسَافِرَ امْرَأَةٌ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ لَيْسَ مَعَهَا زَوْجُهَا، أَوْ لَوْ مُحَرَّمٌ، وَلَا صَوْمٌ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى، وَلَا صَلَاةٌ بَعْدَ صَلَاتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الضُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِي، وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى"

قرعہ مولیٰ زیاد نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جنہوں نے نبی کریم ﷺ کی معیت میں بارہ غزوات میں حصہ لیا تھا۔ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے چار باتیں ایسی سنی ہیں یا فرمایا کہ نبی کریم ﷺ سے مروی کی گئی ہیں جو مجھے بہت پسند اور محبوب ہیں کہ کوئی عورت دو روز کا سفر نہ کرے مگر اپنے خاوند یا کسی محرم کے ساتھ دونوں یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روزے نہ رکھے۔ دو نمازوں کے بعد کوئی نماز نہ پڑھے یعنی عصر کے بعد جب تک سورج غروب نہ ہو جائے اور فجر کے بعد جب تک سورج نکل نہ آئے اور کجاوے نہ کسے جائیں مگر تین مسجدوں کی جانب یعنی مسجد حرام، میری مسجد اور مسجد اقصیٰ کی طرف۔

فائدہ: مفسر شہیر، حکیم الامت، مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: یعنی سواء ان مسجدوں کے کسی اور مسجد کی طرف اس لیے سفر کر کے جانا کہ وہاں نماز کا ثواب زیادہ ہے، ممنوع ہے۔ جیسے بعض لوگ جمعہ پڑھنے بدایوں سے دہلی جاتے تھے تاکہ وہاں کی جامع مسجد میں ثواب زیادہ ملے، یہ غلط ہے۔ ہر جگہ کی مسجدیں ثواب میں برابر ہیں۔ اس توجیہ پر حدیث بالکل واضح ہے۔ وہابی حضرات نے اس کے معنی یہ سمجھے کہ سواء ان تین مسجدوں کے کسی اور مسجد کی طرف سفر ہی حرام ہے لہذا عرس، زیارت قبور وغیرہ کے لیے سفر حرام۔ اگر یہ مطلب ہو تو پھر تجارت، علاج، دوستوں سے ملاقات، علم دین سیکھنے وغیرہ تمام کاموں کے لیے سفر حرام ہوں گے اور ریلوے کا محکمہ معطل ہو کر رہ جائے گا اور یہ حدیث قرآن کے خلاف ہی ہوگی اور دیگر احادیث کے بھی۔ ربِّ عَزَّ وَجَلَّ فرماتا ہے: قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿۱۱۱﴾ ترجمہ کنز الایمان: تم فرما دو ازمین میں سیر کرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا۔ (صاحب) مرقاۃ نے اسی جگہ اور (علامہ) شامی نے زیارت قبور میں فرمایا کہ چونکہ ان تین مساجد کے سوا تمام مسجدیں برابر ہیں اس لیے اور مسجدوں کی طرف سفر ممنوع ہے اور اولیاء اللہ کی قبریں فیوض و برکات میں مختلف ہیں۔ لہذا زیارت قبور کے لیے سفر جائز (ہے)۔ کیا یہ (بد مذہب) جہلاء انبیاء کرام کی قبر کی طرف سفر (سے) بھی منع کریں گے۔ (مرآۃ المناجیح شرح مشکاة المصابیح، باب المساجد ومواضع الصلوۃ، الفصل الاول، ج ۱، ص ۳۳۱-۳۳۲)

امام یحییٰ بن شرف الدین نووی علیہ رحمۃ اللہ القوی، شرح مسلمین لکھتے ہیں: ہمارے اصحاب شوافع، امام الحرمین اور محققین کے نزدیک یہ (یعنی مزارات وغیرہ کے قصد سے) سفر کرنا نہ حرام ہے، نہ مکروہ، البتہ! تفصیلاً کاملہ ان عین مسجدوں کی طرف سامان سفر باندھنے میں ہے۔ (شرح المسلم لل نووی، سفر الراء مع محرم الی حج وغیرہ، ج ۱، ص ۴۳۳)

جس نے پیدل کعبہ جانے کی نذر مانی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ اپنے دو بیٹوں کا سہارا لے کر چل رہا تھا فرمایا کہ اسے کیا ہو گیا ہے۔ لوگوں نے عرض کی کہ پیدل چلنے کی نذر مانی ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی کو ایسی مشقت دینے سے غنی ہے اور اُسے حکم دیا کہ سوار ہو جائے۔

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جریج، سعید بن ابوالیوب، یزید بن ابوجیب، ابوالخیر سے مروی ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میری بہن نے نذر مانی کہ بیت اللہ تک پیدل چل کر جائے گی اور نبی کریم ﷺ سے اس کا حکم معلوم کرنے کے لیے مجھ سے کہا۔ میں نے حکم پوچھا تو حضور ﷺ نے فرمایا: پیدل چلے اور سوار بھی ہو جایا کرے اور ابوالخیر کبھی حضرت عقبہ سے الگ نہ ہوتے۔

ابوعاصم، ابن جریج، یحییٰ بن ابیوب، یزید، ابوالخیر نے حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی اور آگے مذکورہ حدیث بیان کی۔

27- بَابُ مَنْ نَذَرَ الْمَشْيَ إِلَى الْكَعْبَةِ

1865 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا

الْفَزَارِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الطَّوِيلِ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَابُوسٌ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى شَيْخًا يَهَادِي بَيْنَ الْبَيْتَيْنِ، قَالَ: مَا تَأَلَّ هَذَا؟، قَالُوا: نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ، وَأَمْرُهُ أَنْ يَرْتَكِبَ

1866 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا

هَشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ، حَدَّثَهُ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: نَذَرْتُ أَخْبَتِي أَنْ تَمْشِيَ، إِلَى بَيْتِ اللَّهِ، وَأَمَرْتَنِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ لَهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَفْتَيْتُهُ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْتَنِي، وَلَتَرَكْتُ، قَالَ: وَكَانَ أَبُو الْخَيْرِ لَا يُفَارِقُ عَقْبَةَ.

1866 م - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ،

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَقْبَةَ، فَقَدْ كَرَّ الْحَدِيثُ



1865- النظر الحديث: 6701، صحيح مسلم: 4223، سنن ابوداؤد: 3301، سنن ترمذی: 1537، سنن

نسائی: 3862، 3861

1866 م - صحيح مسلم: 2227، سنن ابوداؤد: 3299، سنن نسائی: 3823

29- کتاب فضائل المَدینة

1- باب حَرَمِ المَدینة

1867- حَدَّثَنَا أَبُو الثُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَخْوَلُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِنْ كَذَا إِلَى كَذَا، لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا، وَلَا يُحْدَثُ فِيهَا حَدَثٌ، مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

1868 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ أَبِي الثَّيَّاجِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، وَأَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا بَنِي النَّجَّارِ كَأَمْنُونِي، فَقَالُوا: لَا تَطْلُبْ ثَمَنَهُ، إِلَّا إِلَى اللَّهِ، فَأَمَرَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ، فَفُشِّتْ ثُمَّ بِالْحَزْبِ، فَسُوِّتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ، فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ

1869- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

فضائل مدینہ کا بیان

مدینہ منورہ کا حرم ہونا

ابو عبد الرحمن، احوال نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مدینہ منورہ فلاں جگہ سے فلاں جگہ تک حرم ہے۔ نہ اس کا درخت کاٹا جائے اور نہ اس میں کوئی نئی بات نکالی جائے جو اس میں نئی بات پیدا کرے گا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی مدینہ منورہ تشریف آوری ہوئی تو مسجد کی تعمیر کا حکم دیا اور فرمایا: اے بنی نجار مجھ سے قیمت لے لو۔ انہوں نے عرض کی کہ اس کی قیمت ہم اللہ تعالیٰ سے لیں گے۔ آپ نے حکم فرمایا تو مشرکوں کی قبروں کو کھود دیا گیا۔ پھر حکم فرمایا تو گوڑی کو برابر کر دیا گیا اور کھجور کے درخت کاٹ دیئے گئے اور مسجد کی قبلہ والی طرف انہیں صف کی طرح کھڑا کر دیا گیا۔

سعید مقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مدینہ منورہ کی دونوں پتھریلی زمینوں کا درمیانی حصہ میری

1867- انظر الحديث: 7306، صحيح مسلم: 3310

1868- راجع الحديث: 428، 334

1869- انظر الحديث: 1873

زبان پر حرام کیا گیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ بنی حارثہ کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اے بنی حارثہ! میرے خیال میں تم حرم سے باہر ہو گئے ہو۔ پھر اطراف میں دیکھ کر فرمایا: نہیں بلکہ تم حرم میں ہی ہو۔

ابراہیم تیمی نے اپنے والد ماجد سے مروی کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہمارے پاس سوائے اللہ کی کتاب اور اس صحیفہ کے کوئی چیز نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ حرم ہے عائر سے فلاں جگہ تک۔ جو اس میں کوئی نئی بات پیدا کرے یا اسکے پیدا کرنے والے کو پناہ دے تو اُس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ نہ اُس کا کوئی فرض قبول کیا جائے گا اور نہ نفل اور فرمایا کہ مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے۔ جو کسی مسلمان کا عہد توڑے تو اُس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسان کی لعنت نہ اُس کی کوئی فرض عبادت قبول کیا جائیگا اور نہ نفل۔ جو کسی قوم سے اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر معاملات کرے تو اُس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ نہ اُس کا فرض قبول کیا جائیگا اور نہ نفل۔

مدینہ منورہ کی فضیلت اور یہ

لوگوں کی چھانٹی کر دیتا ہے

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، یحییٰ بن سعید، ابوجہاب سعید بن یسار حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے ایک

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: حُرِّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ عَلَى لِسَانِي، قَالَ: وَآلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي حَارِثَةُ، فَقَالَ: أَرَأَيْكُمْ يَأْتِي حَارِثَةُ قَدْ خَرَجْتُمْ مِنَ الْحَرَمِ، ثُمَّ التَفَتَ، فَقَالَ: بَلْ أَنْتُمْ فِيهِ

1870 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ وَهَذِهِ الصَّحِيفَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " الْمَدِينَةُ حَرَمٌ، مَا بَيْنَ عَائِرٍ إِلَى كَذَا، مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا، أَوْ آوَى مُحْدِثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَقَالَ: ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَمَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنٍ مَوَالِيَهُ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ " قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: "عَدْلٌ: فِدَاءٌ"

2- بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ

وَأَنَّهُ تَنْفِي النَّاسِ

1871 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَبَابِ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ

بستی کا حکم دیا گیا ہے جو دوسری بستیوں کو نکل جاتی ہے۔ اُسے یثرب کہا جاتا ہے اور وہ مدینہ ہے۔ وہ بستی بُرے لوگوں کو اس طرح نکال دیتی ہے جس طرح بھٹی لوہے کے میل کو نکال دیتی ہے۔

مدینہ منورہ طابہ ہے

خالد بن خالد، سلیمان، عمرو بن یحییٰ، عباس بن سہل بن سعد سے مروی ہے کہ حضرت ابو حمید اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تبوک سے واپس آ رہے تھے حتیٰ کہ مدینہ منورہ کے قریب آ گئے تو فرمایا۔ یہ طابہ ہے۔

مدینہ منورہ کے دونوں پتھر پلے مقام

عبداللہ بن یوسف، امام مالک ابن شہاب، سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے: اگر میں مدینہ منورہ میں ہر ن چرتا ہوا دیکھوں تو اُسے خوفزدہ نہیں کروں گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ان دونوں پتھریلی مقام کی درمیانی جگہ حرم ہے۔

جو مدینہ منورہ سے نفرت کرے

سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم مدینہ منورہ کو اچھی حالت میں چھوڑو گے تو پھر وہاں درندے اور پرندے چھا جائیں گے اور آخر میں اس کے اندر مزینہ کے دو چرواہے آئیں گے۔ مدینہ منورہ سے اپنی بکریاں لے جانا چاہیں

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقَرْيَ، يَقُولُونَ يَثْرِبُ، وَهِيَ الْمَدِينَةُ، تَغْلِي النَّاسَ كَمَا يَغْلِي الْكَبِدُ خَسَفَ الْحَدِيدُ

3- بَابُ: الْمَدِينَةُ طَابَةُ

1872 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ تَبُوكَ، حَتَّى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: هَذِهِ طَابَةُ

4- بَابُ لَا بَتِّي الْمَدِينَةَ

1873 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَوْ رَأَيْتُ الظُّبَاءَ بِالْمَدِينَةِ تَرْتَعُ مَا دَعَرْتُهَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَيْنَ لَا بَتِّيْهَا حَرَامٌ

5- بَابُ مَنْ رَغِبَ عَنِ الْمَدِينَةِ

1874 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: يَثْرِبُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرٍ مَا كَانَتْ، لَا تَنْفَسُهَا إِلَّا الْعَوَافِ - يُرِيدُ عَوَافِي الشِّبَاعِ وَالظَّلِيرِ - وَأَخِيرُ مَنْ يُخْشَرُ رَاعِيَانِ مِنَ

1872- راجع الحديث: 1481، صحيح مسلم: 3358، سنن ابوداؤد: 3079

1873- راجع الحديث: 1869، صحيح مسلم: 3319، سنن ترمذی: 3921

گے تو دیکھیں گے کہ وہاں تو صرف وحشی جانور ہی ہیں۔
حتیٰ کہ جب وہ شہید الوداع پہنچیں گے تو اوندھے منہ گر
پڑیں گے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر سے مروی ہے کہ حضرت
سفیان بن ابو زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے
رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یمن فتح
ہو جائے گا تو ایک قوم سوار یوں کو ہانک کر لائے گی تو
اپنے گھروالوں اور پیروکاروں کو سوار کر کے لے جائے گی
اور مدینہ منورہ اُن کے لیے بہتر ہے اگر انھیں علم ہو۔ شام
فتح ہو جائے گا تو ایک قوم سوار یوں کو ہانک کر لائے گی اور
اپنے گھروالوں اور پیروکاروں کو سوار کر کے لے جائے گی
اور مدینہ منورہ اُن کے لیے بہتر ہے اگر انھیں علم ہو۔
عراق فتح ہو جائے گا تو ایک قوم سوار یوں کو ہانک کر لائے
گی اور اپنے گھروالوں اور پیروکاروں کو سوار کر کے لے
جائے گی اور مدینہ منورہ اُن کے لیے بہتر ہے اگر انھیں علم
ہو۔

ایمان مدینہ منورہ کی طرف سمت جائے گا

ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عبید اللہ، حبیب
بن عبدالرحمن حفص بن عاصم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
ایمان اس طرح مدینہ منورہ کی طرف سمت جائے گا جیسے
سانپ اپنے پل کی طرف سمت آتا ہے۔

اہل مدینہ کو دھوکہ دینے کا گناہ

مُرَيَّةٌ، يُرِيدَانِ الْمَدِينَةَ، يَنْعَقَانِ بِغَتِيهِمَا
فَيَجْدَانِيهَا وَحُشًّا، حَتَّى إِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ، حَزَّارًا
عَلَى وُجُوهِهِمَا

1875 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي هَزِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،
أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
يَقُولُ: تَفْتَحُ الْيَمَنُ، فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبْشُونَ،
فَيَتَحَتَّلُونَ بِأَهْلِهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ
لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، وَتَفْتَحُ الشَّامُ، فَيَأْتِي قَوْمٌ
يُبْشُونَ، فَيَتَحَتَّلُونَ بِأَهْلِهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ،
وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، وَتَفْتَحُ
الْعِرَاقُ، فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبْشُونَ، فَيَتَحَتَّلُونَ بِأَهْلِهِمْ
وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا
يَعْلَمُونَ

6- بَابُ: الْإِيمَانُ يَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ

1876 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا
أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ
حُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ
كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى مَخْرَجِهَا

7- بَابُ إِيْمٍ مَنْ كَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ

حسین بن حریث، فضل، جعید، عائشہ، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: نہیں فریب دے گا کوئی اہل مدینہ کو مگر اس طرح کھل جائے گا جس طرح پانی میں نمک کھل جاتا ہے۔

مدینہ منورہ کے مکانات

عروہ سے مروی ہے کہ حضرت أسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کے مکانات میں سے ایک اونچے مکان پر چڑھے تو فرمایا: کیا تم دیکھ رہے ہو جو میں دیکھتا ہوں؟ بے شک میں تمہارے گھروں پر فتنوں کے گرنے کی جگہوں کو دیکھ رہا ہوں، جیسے بارش کے قطروں کے گرنے کے مقامات، متابعت کی اس کی معمر اور سلیمان بن کثیر نے زہری سے۔

دجال مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوگا

عبدالعزیز بن عبد اللہ، ابراہیم بن سعد، ان کے والد ماجد، ان کے جد امجد، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسیح دجال کی دہشت مدینہ منورہ کے اندر داخل نہیں ہوگی۔ اس کے ان دنوں سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے موجود ہوں گے۔

نعیم بن عبد اللہ مجمر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ منورہ کے راستوں پر فرشتے موجود ہیں لہذا

1877 - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَرْثٍ، الْخَبَرَاتُ

الْقُضْلُ، عَنْ جُعَيْدٍ، عَنْ عَائِشَةَ هِيَ بِذَلِكَ سَعْدٍ، قَالَتْ: سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَا يَكِيدُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَحَدٌ إِلَّا ائْتَمَعَ كَمَا يَتَمَاعُ الْيَلْحُ فِي الْمَاءِ

8- بَابُ أَطَامِ الْمَدِينَةِ

1878 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، سَمِعْتُ أَسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَطَامِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى، إِنْ لَأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ، تَابِعَهُ مَعْمَرٌ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

9- بَابُ: لَا يَدْخُلُ الدَّجَالُ الْمَدِينَةَ

1879 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ

1880 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي

مَالِكٌ، عَنْ نَعِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجَمِّرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

1878- انظر الحديث: 7060, 3597, 2467، صحيح مسلم: 7175, 7174

1879- انظر الحديث: 7125, 7126

1880- صحيح مسلم: 3337

طاعون اور دجال اس میں داخل نہ ہو سکیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی شہر ایسا نہیں جس کو دجال تباہ و برباد نہیں کرے گا سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے۔ ان کے راستوں میں سے کوئی راستہ ایسا نہیں ہوگا جس پر صحف بستہ فرشتے حفاظت نہ کر رہے ہوں گے پھر اہل مدینہ کو تین جھٹکے لگیں گے جن کے سبب اللہ تعالیٰ ہر کافر اور منافق کو (اس سے) نکال دے گا۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بہت طویل واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: دجال آئے گا اور اُس پر مدینہ منورہ میں داخل ہونا حرام کر دیا گیا ہے۔ پس مدینہ منورہ کی شور زمین میں اترے گا۔ چنانچہ اُس روز اُس کی جانب ایک شخص جائے گا اور وہ بہتر انسان ہوگا یا بہتر انسانوں میں سے ہوگا۔ وہ کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خبر دی تھی۔ دجال کہے گا کہ اگر میں اسے قتل کر کے پھر زندہ کر دوں تو پھر بھی میرے بارے میں تمہیں کوئی شک ہوگا؟ لوگ کہیں گے: نہیں۔ پس وہ اُسے قتل کر کے پھر زندہ کر دے گا۔ زندہ ہونے پر وہ مرد مومن کہے گا: خدا کی قسم، آج جیسی بصیرت مجھے ہرگز حاصل نہیں تھی۔ دجال کہے گا کہ اُسے قتل کر دو لیکن اُس پر غلبہ نہ پاسکے گا۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى أَثْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الظَّاعُونَ، وَلَا الدَّجَالُ

1881- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطُوهُ الدَّجَالُ، إِلَّا مَكَّةَ، وَالْمَدِينَةَ، لَيْسَ لَهُ مِنْ بَقَائِهَا نَقَبٌ، إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ يَخْرُسُونَهَا، ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا فَلَا تَرْجَفَاتٍ، فَيُخْرِجُ اللَّهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ

1882- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَالِ فَكَانَ فِيهَا حَدَّثَنَا بِهِ أَنْ قَالَ: "يَأْتِي الدَّجَالُ، وَهُوَ مُخْرَمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ بَقَابِ الْمَدِينَةِ، بَعْضُ السَّبَاحِ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ، أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ، فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَالُ، الَّذِي حَدَّثَنَا عَنْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ، فَيَقُولُ الدَّجَالُ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا، ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشْكُونَ فِي الْأَمْرِ؟ فَيَقُولُونَ: لَا، فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ، فَيَقُولُ جِئْ بِخَبِيئِهِ: وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً يَوْمَ الْيَوْمِ، فَيَقُولُ الدَّجَالُ: أَقْتُلُهُ فَلَا أَسْلُطُ عَلَيْهِ"

1881- انظر الحديث: 7473, 7134, 7124، صحيح مسلم: 7316

1882- انظر الحديث: 7132، صحيح مسلم: 7302, 7301

10- بَابُ: الْمَدِينَةُ تَنْفِي الْخَبَثَ

1883- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، جَاءَ أَغْرَابِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَايَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَجَاءَ مِنَ الْغَدِ مَعَهُ مَوَا فَقَالَ: أَقْلَبِي، فَأَبَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ: الْمَدِينَةُ كَالْكَبِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَحُ ظَلِيمُهَا

مدینہ خبیث کو دور کر دیتا ہے
محمد بن منکدر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اسلام پر بیعت کی۔ دوسرے دن آیا تو اُسے بخار چڑھا ہوا تھا۔ کہا کہ بیعت فسخ کر دیجیے۔ آپ نے تین مرتبہ انکار فرمایا اور فرمایا: مدینہ منورہ بھی کی طرح ہے جو میل کچیل کو دور کرتی اور خالص چیز کو رکھ لیتی ہے۔

1884 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ قَابِطٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ قَابِطٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ رَجَعَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَتْ فِرْقَةٌ: نَقُتْلُهُمْ، وَقَالَتْ فِرْقَةٌ: لَا نَقُتْلُهُمْ، فَكَذَلِكَ (مَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِيمَتَيْنِ) (النساء: 88) وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا تَنْفِي الرِّجَالَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيدِ

حضرت زید ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اُحد کی جانب تشریف لے گئے، آپ کے ساتھ جانے والوں میں سے ایک جماعت واپس لوٹ آئی (اصحاب کی)۔ ایک جماعت نے کہا کہ ہم اُن سے جنگ کریں گے۔ (منافقین کی) دوسری جماعت (گروہ منافقین) نے کہا کہ ہم اُن سے نہیں لڑیں گے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہو گئے (پارہ ۵، النساء: ۸۸) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ خبیث لوگوں کو ایسے دور کرتا ہے جیسے آگ لوہے کے میل کو دور کر دیتی ہے۔

000- بَابُ

1885 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، سَمِعْتُ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

حضور ﷺ کا مدینہ منورہ کے لیے دعا کرنا
عبداللہ بن محمد، وہب بن جریر، ان کے والد ماجد، یونس، ابن شہاب حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ!

1883- النظر الحديث: 7322,7216,7211,7209

1884- النظر الحديث: 4589,4050 'صحیح مسلم: 3343' سنن ترمذی: 3028

1565- صحیح مسلم: 3313

مدینہ منورہ میں اُس سے دگنی برکت عطا فرما جتنی کونے مکہ مکرمہ میں رکھی ہے۔ متابعت کی اس کی عثمان بن عمر نے یونس سے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے اور مدینہ منورہ کی دیواروں کو دیکھتے تو اپنی سواری کی رفتار کو تیز کر دیتے اور اگر دوسرے جانور پر سوار ہوتے تو مدینہ کی محبت میں اُسے ایڑ لگاتے۔

نبی کریم ﷺ نے مدینہ

چھوڑنے کو ناپسند فرمایا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بنو سلمہ نے مسجد نبوی کے نزدیک ہی منتقل ہونے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کو چھوڑنا ناپسند فرمایا اور فرمایا: اے بنو سلمہ! کیا تمہیں اپنے قدموں کے ثواب کی حاجت نہیں؟ پس وہ وہیں رہ گئے۔

مدینہ منورہ میں جنت کا ایک باغ

مسدد، یحییٰ، عبید اللہ بن عمر، حبیب بن عبد الرحمن، حفص بن عاصم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان میں جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

اللہ علیہ وسلم، قَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفِي مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَاتِ، تَابِعَهُ عُمَانُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ يُونُسَ

1886- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، فَنَظَرَ إِلَى جُدَاتِ الْمَدِينَةِ، أَوْضَعَ رَأْسَهُ وَإِنْ كَانَ عَلَى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا

11- بَابُ كَرَاهِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُعْرَى الْمَدِينَةُ

1887- حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ، عَنْ مُحَمَّدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:

أَرَادَ بَنُو سَلَمَةَ أَنْ يَتَحَوَّلُوا إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ، فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ تُعْرَى الْمَدِينَةُ وَقَالَ: يَا بَنِي سَلَمَةَ أَلَا تَحْتَسِبُونَ أَثَارَكُمْ فَأَقَامُوا

12- بَابُ

1888- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي

1886- صحيح مسلم: 3441

1887- راجع الحديث: 655

1888- راجع الحديث: 1196

1888 - حَدَّثَنَا عُثَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

أَبُو أَسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، وَعَكَ أَبُو بَكْرٍ، وَبِلَالٌ، فَكَانَ
أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَى يَقُولُ:كُلُّ أَمْرٍ مُصْطَبَحٌ فِي أَهْلِهِ... وَالْمَوْتُ أَكْثَرُ مِنْ
بِرِّكَ تَعْلِهِ، وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَقْلَعَ عَنْهُ الْحُمَى يَرْفَعُ
عَقِيدَتَهُ يَقُولُ:أَلَا لَيْتَ شَعْرِي هَلْ أَبَيْتُكَ لَيْلَةً ... يَوَادٍ
وَحَوْلِي إِذْ خِرَ وَجَلِيلُ،وَهَلْ أَرَكُنَ يَوْمًا مِيَاةَ فَجَنَّةٍ ... وَهَلْ يَبْدُونَ
لِي شَامَةً وَطَفِيلُ،قَالَ: اللَّهُمَّ الْعَنْ شَيْبَةَ بِنَ رَبِيعَةَ، وَعُثْبَةَ
بِنَ رَبِيعَةَ، وَأُمِّيَّةَ بِنَ خَلْفٍ كَمَا أَخْرَجُونَا مِنْ
أَرْضِنَا إِلَى أَرْضِ الْوَبَاءِ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ
كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا
وَفِي مَدِينَتِنَا، وَصَوِّحْهَا لَنَا، وَانْقُلْ حُمَاهَا إِلَى الْجَحْفَةِ،
قَالَتْ: وَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهِيَ أَوْبَاءُ أَرْضِ اللَّهِ،
قَالَتْ: فَكَانَ بَطْحَانُ يَجْرِي نَحْلًا تَغْنِي مَاءُ أَجْنَا

1890 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ،

عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ
زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،
قَالَ: اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ، وَاجْعَلْ
مَوْتِي فِي بَلَدٍ رَسُولِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو حضرت ابوبکر اور حضرت بلال بیمار ہو گئے۔ حضرت ابوبکر کو جب بخار چڑھتا تو کہتے: ہر شخص اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے جب کہ موت اُس کے جوتے کے تسمے سے بھی قریب ہے اور حضرت بلال کا بخار جب اُترتا تو بلند آواز سے کہتے: اے کاش ایک رات میں اسی دادی میں گزاروں اور میرے ارد گرد اذخر اور جلیل گھاس ہو۔ کیا ایسا دن بھی آئے گا کہ میں مجتہد کا پانی پوں گا اور کیا مجھے شامہ اور طفیل پہاڑ دکھائی دیں گے۔ پھر دعا کرتے: اے اللہ! شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور اُمیہ بن خلف پر لعنت کر جیسے انہوں نے ہمیں ہماری سر زمین سے نکال کر واپائی زمین کی طرف بھیجا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے کہا: اے اللہ! مکہ جیسی محبت ہمارے دلوں میں مدینہ کے لیے ڈال دے بلکہ اُس سے بھی زیادہ۔ اے اللہ! ہمارے صاع میں برکت دے اور ہمارے مد میں اور اس کی آب و ہوا کو ہمارے موافق کر دے اور اس کے بخار کو جحفہ کی طرف کر دے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ہم مدینہ منورہ آئے تو اللہ کی زمین میں یہ سب سے زیادہ واپائی زمین تھی۔ فرمایا کہ یہاں بطحان کا بدبودار نالہ آہستہ آہستہ بہتا رہتا تھا۔

یحییٰ بن بُکیر، لیث، خالد بن یزید، سعید بن ابوبلال، زید بن اسلم، ان کے والد ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اے اللہ! مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب کرنا اور اپنے رسول کے شہر میں مجھے موت سے دینا۔ ابن زُرَیج، روح بن قاسم، زید بن

ابن زريق، عن روج بن القاسم، عن زيد بن اسلم،
 عن أبيه، عن حفصة بنت عمر رضي الله عنهما،
 قالت: سمعت عمر نحوه وقال هشام، عن زيد،
 عن أبيه، عن حفصة، سمعت عمر رضي الله عنه

اسلم، ان کی والدہ ماجدہ، حضرت حفصہ بنت عمر سے مروی
 ہے کہ میں نے حضرت عمر سے اسی طرح سنا۔ هشام، زید،
 ان کے والد ماجد، حضرت حفصہ سے مروی ہے کہ میں
 نے حضرت عمر سے سنا۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

30- كِتَابُ الصَّوْمِ

1- بَابُ وَجُوبِ صَوْمِ رَمَضَانَ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ) (البقرة: 183)

1891- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْوِيْلَ الرَّأْسِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي مَاذَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكَ مِنَ الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ إِلَّا أَنْ تَكْطُوعَ شَيْئًا، فَقَالَ: أَخْبِرْنِي مَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكَ مِنَ الصِّيَامِ؟ فَقَالَ: شَهْرَ رَمَضَانَ إِلَّا أَنْ تَكْطُوعَ شَيْئًا، فَقَالَ: أَخْبِرْنِي بِمَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكَ مِنَ الزَّكَاةِ؟ فَقَالَ: فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرَايِعَ الْإِسْلَامِ، قَالَ: وَالَّذِي أَكْرَمَكَ، لَا أَكْطُوعُ شَيْئًا، وَلَا أَنْقُصُ بِهَا فَرَضَ اللَّهِ عَلَيْكَ شَيْئًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ إِنْ صَدَقَ

1892- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ

أَيُّوبَ، عَنْ كَافٍ، عَنِ ابْنِ عُثْمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،

1891- راجع الحديث: 46

1892- انظر الحديث: 4501, 2000

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

روزے کا بیان

رمضان کے روزوں کا ضروری ہونا

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے جس کے سر کے بال پراگندہ تھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: یا رسول اللہ! مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی نماز فرض کی ہے؟ فرمایا کہ پانچ نمازیں سوائے اُس کے جو تم اپنی مرضی سے پڑھو۔ عرض گزار ہوا کہ مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنے روزے فرض کیے ہیں؟ فرمایا کہ ماہ رمضان کے سوائے اُس کے جو تم اپنی مرضی سے رکھو۔ عرض گزار ہوا: مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی زکوٰۃ فرض کی ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ نے اُسے اسلام کے احکام بتا دیئے تو وہ عرض گزار ہوا: قسم اُس ذات کی جس نے آپ کو معزز فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فرض کیا ہے نہ اُس پر کوئی اضافہ کروں گا اور نہ اُس میں سے کچھ کمی کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نجات پا گیا اگر اس نے سچ کہا ہے یا جنت میں داخل ہوگا اگر اس نے سچ کہا ہے۔

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے عاشورہ کا روزہ رکھا یا

اُس کے روزے کا حکم دیا۔ جب رمضان کے روزے فرض ہوئے چھوڑ دیا کر دیا حضرت عبداللہ اس کا روزہ نہ رکھتے مگر جب کہ اُن کے معمول کے دن میں پڑتا۔

عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: قریش زمانہ جاہلیت میں عاشورہ کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے بھی اُس کے روزے کا حکم دیا۔ حتیٰ کہ رمضان کے روزے فرض کیے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو چاہے اس (عاشورہ) کا روزہ رکھے اور جو چاہے وہ روزہ نہ رکھے۔

روزے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزہ ڈھال ہے۔ پس نہ بخش کلامی کرے اور نہ جہالت کی باتیں اور اگر کوئی اُس سے لڑے یا گالی دے تو دو مرتبہ کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بوالہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ کیونکہ وہ اپنے کھانے، اپنے پینے اور اپنی خواہش کو میرے روزے کی خاطر ترک کر دیتا ہے لہذا اُس کا بدلہ میں خود دوس گنا اور ہر نیکی کی جزا اُس سے دس گنا ہے۔

روزہ کفارہ ہے

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

قَالَ: صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاشُورًا وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تَرِكَ، وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَصُومُهُ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ صَوْمَهُ

1893 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِهِ حَتَّى فُرِضَ رَمَضَانُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَاءَ فَلْيَصُومْهُ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرْ

2- بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ

1894 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزَّكَاةِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَلَا يَرُفِقُ وَلَا يَجْهَلُ وَإِنْ أَمْرٌ قَاتِلُهُ أَوْ شَائِمَةٌ فَلْيَقُلْ: إِي صَائِمٌ مَرَّتَيْنِ"

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَمِينِهِ لَخُلُوفٍ فِيمَ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ يَمْزُكُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِ الصِّيَامِ، وَأَنَا أَجْزَى بِهِ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا

3- بَابُ: الصَّوْمُ كَفَّارَةٌ

1895 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

1893- راجع الحديث: 1592، صحيح مسلم: 2636

1894- النظر الحديث: 1904، 5927، 7492، 7538، سنن ابو داود: 2363

1895- راجع الحديث: 525

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: فتنہ کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد کس کو یاد ہے؟ حضرت خدیفہ نے کہا کہ میں نے حضور کو فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی کا فتنہ جو اُس کے گھر والوں، مال اور پڑوسیوں میں ہوتا ہے اُس کے لیے نماز، روزہ اور صدقہ کفارہ بن جاتے ہیں۔ فرمایا کہ میں اس کے بارے میں نہیں پوچھتا بلکہ میں اُس کے بارے میں پوچھتا ہوں جو سمندر کی موجوں کی طرح ٹٹاٹھیں مارے گا۔ کہا کہ اُس کے سامنے تو ایک بند دروازہ ہے۔ فرمایا کہ وہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا۔ کہا کہ توڑا جائے گا اور پھر وہ قیامت تک بند نہ ہوگا۔ ہم نے مسروق سے کہا کہ اُن سے پوچھیے کہ کیا حضرت عمر کو اُس دروازے کا علم تھا؟ انہوں نے پوچھا تو فرمایا: ہاں جیسے کوئی دن کے بعد رات آنے کا علم رکھتا ہے۔

روزہ داروں کے لیے باب ریان

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ریان ہے قیامت کے دن اُس سے روزہ دار داخل ہوں گے اور اُن کے سوا اُس سے کوئی داخل نہ ہوگا۔ کہا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں؟ کہیں گے (فرشتے) کہ اس سے امن کے سوا کوئی اور داخل نہ ہو۔ جب وہ داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا اور کوئی دوسرا اُس سے داخل نہ ہو سکے گا۔

فائدہ: صوم کے لغوی معنی ہیں باز رہنا قرآن کریم فرماتا ہے: "إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَنِ صَوْمًا" یعنی میں نے بات چیت سے باز رہنے کی نذر مانی ہے۔ شریعت میں صبح سے شام تک بہ نیت عبادت صحبت سے اور کسی چیز کے پیٹ یا دماغ میں داخل کرنے سے باز رہنے کو صوم کہا جاتا ہے۔ روزہ کا منشا ہے نفس کا زور توڑنا، دل میں صفائی پیدا کرنا فقر اور مساکین

سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَامِعٌ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حَدِيفَةَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، مَنْ يَحْفَظْ حَدِيثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ، قَالَ حَدِيفَةُ أَكَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ تُكْفِرُهَا الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ، قَالَ: لَيْسَ أَسْأَلُ عَنْ ذِهِ، إِنَّمَا أَسْأَلُ عَنِ الْبَيْتِ تَمُوجُ كَمَا تَمُوجُ الْبَحْرُ، قَالَ: وَإِنْ كُنَ ذَلِكَ بَابًا مُغْلَقًا، قَالَ: فَيُفْتَحُ أَوْ يُكْسَرُ، قَالَ: يُكْسَرُ، قَالَ: ذَلِكَ أَجْدَرُ أَنْ لَا يُغْلَقَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ: سَلُهُ أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مِنَ الْبَابِ؟ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: نَعَمْ، كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ كُونَ غَدَا اللَّيْلَةَ

4- بَابُ: الرَّيَّانُ لِلصَّائِمِينَ

1896- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

بْنُ بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، يُقَالُ: آتَيْنَ الصَّائِمُونَ، فَيَقُومُونَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ"

کی موافقت کرنا، مساکین پر اپنے دل کو نرم بنانا۔ مرقات میں ہے کہ یوسف علیہ السلام زمانہ قحط میں پیٹ بھر کھانا نہ کھاتے تھے تاکہ بھوکوں فاقہ مستوں کا حق نہ بھول جائیں۔ لغات، مرقات اور درمختار وغیرہ میں ہے کہ ۲ھ ہجری میں تبدیلی قبلہ کے ایک مہینہ بعد ہجرت سے اٹھارہویں مہینہ دسویں شعبان کو روزے فرض ہوئے، روزے کی فرضیت میں چھ قسم کی تبدیلیاں ہوئیں جنہیں ہم نے اپنی تفسیر نعیمی" پارہ دوم میں تفصیل وار بیان کیا ہے۔ (مراۃ الناجح ج ۳ ص ۱۸۲)

1897 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ:

حَدَّثَنِي مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ اتَّفَقَ زَوْجَتَانِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نُودِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ: يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ"، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا أَبَا أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلَى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ، فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا، قَالَ: نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ

5- بَاب: هَلْ يُقَالُ رَمَضَانُ أَوْ شَهْرُ

رَمَضَانَ، وَمَنْ رَأَى كُلَّهُ وَاسِعًا

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَالَ لَا تَقْدُمُوا رَمَضَانَ

1898 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

حمید بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی چیز کا جوڑ اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو اُسے جنت کے دروازوں سے آواز دی جائے گی: اے اللہ کے بندے! یہ بہتر ہے۔ نمازیوں کو باب الصلوٰۃ سے بلایا جائے اور جہاد کرنے والوں کو باب الجہاد سے بلایا جائے گا اور روزہ داروں کو باب الریان سے بلایا جائے گا اور صدقہ کرنے والوں کو باب الصدقہ سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابو بکر صدیق نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، جو ان دروازوں سے بلایا گیا یہ تو خاص بات نہ ہوئی، کیا ایسا بھی کوئی ہے جس کو تمام دروازوں سے بلایا جائے؟ فرمایا: ہاں اور میں امید کرتا ہوں کہ تم بھی اُن میں سے ہو۔

صرف رمضان کہا جائے یا ماہ رمضان؟

جس کے نزدیک دونوں درست ہیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے اور فرمایا کہ رمضان سے پہلے روزے نہ رکھو۔

قُتَيْبَةُ، إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، أَبُو إِسْمَاعِيلَ، ابْنُ

1897 - انظر الحديث: 3666, 3216, 2841، صحيح مسلم: 2368، سنن ترمذی: 3674، سنن نسائی: 3135،

2438, 2237

1898 - انظر الحديث: 3277, 1899، صحيح مسلم: 2492، سنن نسائی: 2102, 2101, 2100, 2099،

ماجد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

یحییٰ بن یحییٰ، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابن ابی انس مولیٰ تمیمین، ان کے والد ماجد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب چاند دیکھو تو روزے رکھنا ترک کر دو۔ اگر تمہارے اوپر آسمان ابر آلود ہو تو اس کا حساب کر لو۔ دوسروں نے لیث کے واسطے سے عقیل اور یونس سے مروی کی کہ رمضان کے چاند کے۔

جو ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے

حضرت عائشہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے لوگ اپنی نیتوں پر اٹھائے جائیں گے۔
یحییٰ بن ابی سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

جعفر، عن ابی سہیل، عن ابیہ، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، قال: إذا جاء رمضان فتُفتح أبواب الجنة 1899 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنِي

اللَيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي أَنَسٍ، مَوْلَى الثَّمِيمِيِّينَ: أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَتُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَتُغْلَقُ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَتُسَلِّسُ الشَّيَاطِينُ

1900 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاقْطِرُوا، فَإِنْ عُمِدَ عَلَيْكُمْ فَأَقْدُوا لَهُ وَقَالَ غَيْرُهُ: عَنِ اللَّيْثِ، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، وَيُونُسُ: لِإِهْلَالِ رَمَضَانَ

6- بَابُ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ

إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا وَنِيَّةً

وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعَثُونَ عَلَى رِيَاءِهِمْ 1901 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِمَّ، حَدَّثَنَا

2098, 2097, 2096

1899- راجع الحديث: 1898

1900- النظر الحديث: 1907, 1906، صحيح مسلم: 2501، سنن نسائي: 2119

1901- راجع الحديث: 35، صحيح مسلم: 1778, 1750، سنن نسائي: 2205

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

هِشَامٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِمَامًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِمَامًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

عنه سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے شب قدر میں حالت ایمان کے اندر ثواب کی نیت سے قیام کیا اُس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اُس کے بھی پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں:

7- بَابُ: أَجْوَدُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي رَمَضَانَ

1902 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ، وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جَبْرِيلُ، وَكَانَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ، حَتَّى يَنْسَلِخَ، يَعْزُضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ، فَإِذَا لَقِيَهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ

عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ لوگوں میں بھلائی کرنے میں سب سے زیادہ سخی تھے اور آپ کی سخاوت میں اُس وقت اور زیادتی ہو جاتی جب حضرت جبرئیل آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور حضرت جبرئیل رمضان کی ہر رات میں حاضر ہوتے حتیٰ کہ وہ گزر جاتا۔ نبی کریم ﷺ انہیں قرآن مجید سناتے اور جب جبرئیل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ بھلائی کرنے میں تیز آندھی سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے تھے۔

8- بَابُ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ

وَالْعَمَلُ بِهِ فِي الصَّوْمِ

1903 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ

أَبِي ذُئْبٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ

جو روزے میں جھوٹ بولنے اور اُس کے مطابق عمل کو نہ چھوڑے

سعید مقبری کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو جھوٹ بولنے اور اُس کے مطابق عمل کرنا ترک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو اُس کے کھانے اور پینے کی

بِهِ، فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَّعِ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ

9- بَابُ: هَلْ يَقُولُ الرَّائِي

صَائِمٌ إِذَا شَتَمَ

1904 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا

هِشَامُ بْنُ يُسُفَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي
عَطَاءٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الزُّبَايَةِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَالَ اللَّهُ: كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا
الصِّيَامَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ،
وَإِذَا كَانَ يَوْمٌ صَوْمٍ أَحَدِكُمْ فَلَا يَزُفْ وَلَا
يُضْعَبُ، فَإِنْ سَابَهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ، فَلْيَقُلْ إِيَّايَ امْرُؤٌ
صَائِمٌ"

وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، تَخْلُوفُ فِي الصَّائِمِ
أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْبَسِكِ
" لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا: إِذَا أَفْطَرَ
فِرْحًا، وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فِرْحًا بِصَوْمِهِ "

10- بَابُ: الصَّوْمُ لِمَنْ خَافَ

عَلَى نَفْسِهِ الْعُرْبَةَ

1905 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَزْرَةَ، عَنِ

الْأَحْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا
أَمْشِي، مَعَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: كُنَّا مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَنْ اسْتَطَاعَ
الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغْضُ لِلْبَصْرِ، وَأَخْصَنُ

چیزیں ترک کرنے کی کوئی حاجت نہیں ہے۔

جب گالی دی جائے تو کیا یہ کہے کہ میں

روزے سے ہوں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ
آدم کے بیٹے کا ہر عمل اُسی کے لیے ہے سوائے روزے
کے کیونکہ وہ میرے لیے ہے اور اُس کا بدلہ میں خود
ہوں۔ روزہ ڈھال ہے اور جس دن تم میں سے کوئی
روزے سے ہو تو نہ نیش بات کرے اور نہ لڑے
جھگڑے۔ اگر اُسے کوئی گالی دے یا لڑے تو کہہ دے کہ
روزہ دار ہوں۔ قسم اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت
میں محمد مصطفیٰ کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بول اللہ تعالیٰ
کو مشک کی خوشبو سے زیادہ محبوب ہے۔ روزہ دار کے
لیے دو خوشیاں ہیں، جن سے وہ شاداں و فرحاں ہوگا۔ کہ
افطار کرے تو خوش ہوتا ہے اور جب اپنے رب سے ملے
گا تو روزے کی سبب خوش ہوگا۔

جنسی خواہش بڑھنے پر

روزہ رکھنا

عبدان، ابو حمزہ، اعش، ابراہیم، علقمہ، حضرت
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم
نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ نے فرمایا: جو
عورت کا مہر ادا کرنے پر قادر ہو وہ نکاح کر لے کیونکہ یہ
نظر کو نچا کرتا ہے اور شرمگاہ کے لیے محافظ ہے اور جو ایسا

1904- انظر الحديث: 1894، صحيح مسلم: 2700، سنن نسائي: 2216، 2215

1905- انظر الحديث: 5066، 5065، صحيح مسلم: 3384، سنن ابو داود: 2046، سنن ترمذی: 1081، تعلیقاً سنن

نسائي: 3211، 3208، 3207، 2241، 2240، 2239، سنن ابن ماجه: 1845

کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو وہ روزے رکھے کیونکہ یہ شہوت کو کم کرتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب اُسے دیکھ لو تو ترک کر دو

صلہ نے حضرت عمار سے مروی کی کہ جس نے شک کے دن روزہ رکھا اُس نے ابو القاسم رضی اللہ عنہ کی نافرمانی کی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: روزے نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور روزے رکھنا نہ چھوڑو جب تک چاند نہ دیکھ لو۔ اگر تمہارے اوپر آسمان ابر آلود ہو تو تیس دن مکمل کر لو۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہینہ اتیس دنوں کا بھی ہوتا ہے لہذا روزے نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو۔ اگر آسمان ابر آلود ہو تو تیس دنوں کی گنتی مکمل کر لو۔

ابوالولید، شعبہ، جلیبہ بن سحیم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مہینہ اتنے اور اتنے دنوں کا ہوتا ہے اور انگوٹھے کو تین مرتبہ دبایا۔

لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ

11- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهَلَالَ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَافْطِرُوا

وَقَالَ صِلَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ، عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1906 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ: لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهَلَالَ، وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَقْدُوا لَهُ

1907 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً، فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْبِلُوا الْعِدَّةَ فَلَا يَلِينُ

1908 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُهَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَخَنَسَ الْإِبْهَامَ فِي الْقَائِلَةِ

1906 - راجع الحديث: 1900، صحيح مسلم: 2495، سنن نسائي: 2120

1907 - راجع الحديث: 1900

1908 - النظر الحديث: 1913، 5302، صحيح مسلم: 2506

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

1909- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صُومُوا الرُّيُوتَ وَأَقِطُوا الرُّيُوتَ فَإِنْ غُيِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْبِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ

1910- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَمِيْعٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَى مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا، فَلَمَّا مَطَى تِسْعَةَ وَعَشْرُونَ يَوْمًا، غَدَا أَوْ رَاحَ فَقِيلَ لَهُ: إِنَّكَ خَلَفْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ شَهْرًا، فَقَالَ: إِنْ الشَّهْرُ يَكُونُ تِسْعَةَ وَعَشْرِينَ يَوْمًا

1911- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: آتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ، وَكَانَتْ أَنْفَكْتُ رَجُلَهُ فَأَقَامَ فِي مَشْرِبَةٍ تِسْعًا وَعَشْرِينَ لَيْلَةً، ثُمَّ قَوْلَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْتَ شَهْرًا، فَقَالَ: إِنْ الشَّهْرُ يَكُونُ تِسْعًا وَعَشْرِينَ

12- بَابُ: شَهْرٍ أَعِيدَ لَا يَنْقُصَانِ

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ إِسْحَاقُ: وَإِنْ كَانَ نَاقِصًا فَهُوَ تَمَامٌ وَقَالَ مُحَمَّدٌ: لَا يَجْتَمِعَانِ إِلَّا هُمَا نَاقِصٌ

محمد بن زیاد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ابو القاسم نے فرمایا کہ اُسے دیکھ کر روزے رکھا کرو اور اُسے دیکھ کر روزے چھوڑ دو اور اگر آسمان ابر آلود ہو تو تیس دنوں کی گنتی مکمل کر لیا کرو۔

عکرمہ بن عبد الرحمن نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک مہینہ کا ایلا کیا جب اُتیس دن گزرے تو صبح یا شام کو آپ تشریف لے گئے۔ عرض کی گئی کہ آپ نے ایک مہینہ تک ان کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی تھی؟ فرمایا کہ بلاشبہ مہینہ اُتیس دنوں کا بھی ہوتا ہے۔

حمید سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک مہینہ کا ایلا کیا اور آپ کی پاؤں مبارک میں موج آگئی۔ آپ اُتیس دن اپنے بالا خانے پر تشریف فرما رہے پھر اتر آئے۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے تو ایک مہینہ کی قسم کھائی تھی۔ فرمایا کہ مہینہ اُتیس دنوں کا بھی ہوتا ہے۔

عیدین کے دونوں مہینے کم نہیں ہوتے امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ اسحاق کا قول ہے: اگر ایک ناقص ہوگا تو دوسرا پورا ہوگا۔ محمد بن سیرین نے فرمایا: یہ دونوں اکٹھے ناقص نہیں ہوتے۔

1909- صحیح مسلم: 2512، سنن نسائی: 2116، 2117

1910- انظر الحديث: 5202، صحیح مسلم: 2519، 2520، سنن ابن ماجہ: 2061

1911- راجع الحديث: 378

مسدود، معتمر، اسحاق، حضرت عبدالرحمن بن ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والد ماجد سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ مسدود، معتمر، خالد بن الحذاء، حضرت عبدالرحمن بن ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والد ماجد سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دونوں مہینے اکٹھے ناقص نہیں ہوتے، رمضان کی عید کا مہینہ اور ذوالحجہ۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہم حساب کتاب نہیں کرتے

آدم، شعبہ، اسود بن قیس، سعید بن عمرو نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہماری جماعت اُمّیوں کی ہے، زیادہ حساب کتاب نہیں کرتے۔ مہینہ اتنے اور اتنے روز کا ہوتا ہے یعنی کبھی اُتیس روز کا اور کبھی تیس روز کا۔

رمضان سے ایک دو دن پہلے روزے رکھنے شروع نہ کیے جائیں

مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ بن ابوکثیر، ابوسلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی رمضان شروع ہونے سے ایک دو دن پہلے روزے نہ رکھے سوائے اُس کے جو متواتر روزے رکھ رہا ہو تو اُس دن کا روزہ رکھ

1912- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ:

مَنْعَتُ إِسْحَاقَ بْنَ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَحَدَّثَنِي مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: "شَهْرَانِ لَا يَتَقَصَّانِ شَهْرًا عِيدًا: رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ"

13- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ

1913- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِنْكَ أُمَّةٌ أَمِيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسِبُ الشَّهْرَ هَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي مَرَّةً تِسْعَةً وَعِشْرِينَ وَمَرَّةً ثَلَاثِينَ

14- بَابُ: لَا يَتَقَدَّمُ رَمَضَانُ

بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ

1914- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَتَقَدَّمُ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ

1912- صحیح مسلم: 2527، 2526، سنن ابوداؤد: 2323، سنن ترمذی: 692، سنن ابن ماجہ: 1659

1913- راجع الحلیث: 1908، صحیح مسلم: 2508، سنن ابوداؤد: 2319، سنن نسائی: 2340، 2319

1914- صحیح مسلم: 2515، سنن ابوداؤد: 2335

۷۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنز الایمان: روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال ہوا وہ تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمایا تو اب ان سے صحبت کرو اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو (پارہ ۲، البقرة: ۱۸۷)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کے صحابہ میں سے جب کسی روزہ دار کے سامنے افطاری رکھی جاتی اور وہ افطار کرنے سے قبل ہی سو جاتا تو اُس رات اور دوسرے دن شام تک نہ کھا سکتا۔ چنانچہ حضرت قیس بن صرمہ انصاری روزہ دار تھے۔ جب افطاری کا وقت ہوا تو اپنی بیوی کے پاس آئے اور کہا: کیا تمہارے پاس کھانا ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں میں جا کر تلاش کرتی ہوں۔ اس دن انہوں نے مزدوری کی تھی لہذا نیند کا غلبہ ہوا۔ اُن کی بیوی آئی اور دیکھا تو کہا: ہائے افسوس! جب آدھا دن گزرا تو یہ بے ہوش ہو گئے۔ نبی کریم ﷺ سے ذکر ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی ”ترجمہ کنز الایمان: روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال ہوا (پارہ ۲، البقرة: ۱۸۷)“ اس سے لوگوں کو بڑی خوشی ہوئی اور حکم نازل ہوا: ”ترجمہ کنز الایمان: اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے

يَصُومُ صَوْمَهُ فَلْيَصُمْ ذَلِكَ الْيَوْمَ

15- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ:

(أَجَلٌ لَكُمْ لَيْلَةُ الصِّيَامِ الرَّفْتُ إِلَى نِسَائِكُمْ مِنْ لِبَاسٍ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ) (البقرة: 187)

1915 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ

إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا، فَحَضَرَ الْإِفْطَارُ، فَتَنَامَ قَبْلَ أَنْ يُفْطِرَ لَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلَا يَوْمَهُ حَتَّى يُمْسِيَ، وَإِنْ قَيْسُ بْنُ صِرْمَةَ الْأَنْصَارِيُّ كَانَ صَائِمًا، فَلَمَّا حَضَرَ الْإِفْطَارُ آتَى امْرَأَتَهُ، فَقَالَ لَهَا: أَعِنْدِكَ طَعَامٌ؟ قَالَتْ: لَا وَلَكِنْ أَنْطَلِقُ فَأَطْلُبُ لَكَ، وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ، فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ، فَجَاءَتْهُ امْرَأَتُهُ، فَلَمَّا رَأَتْهُ قَالَتْ: خَيْبَةٌ لَكَ، فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرَأَتْ هَذِهِ الْآيَةَ: (أَجَلٌ لَكُمْ لَيْلَةُ الصِّيَامِ الرَّفْتُ إِلَى نِسَائِكُمْ) (البقرة: 187) فَفَرِحُوا بِهَا فَرَحًا شَدِيدًا، وَكَرَأَتْ: (وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ) (البقرة: 187)

ڈورے سے (پارہ ۲، البقرة: ۱۸۷)

ارشاد ربانی ہے:

”ترجمہ کنز الایمان: اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے (پو پھٹ کر) پھر رات آنے تک روزے پورے کرو (پارہ ۲، البقرة: ۱۸۷)“

اس سلسلے میں حضرت براء نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

شعبی سے مروی ہے کہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب آیت نازل ہوئی: ”حتی“ کہ تمہارے لیے ظاہر ہو جائے سفید دھاگا سیاہ دھاگے میں سے۔“ تو میں نے ایک سیارہ دھاگا اور ایک سفید دھاگا لے کر انہیں اپنے سرہانے کے نیچے رکھ لیا اور میں رات بھر دیکھتا رہا لیکن مجھ پر کچھ ظاہر نہ ہوا۔ صبح میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ اس سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے۔

سعید بن ابو مریم، ابن ابو حازم، ان کے والد ماجد نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے۔ سعید بن ابو مریم، ابو عثمان محمد بن مطرف، ابو حازم سے مروی ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب آیت نازل ہوئی: اور کھاؤ اور پیو حتی کہ تمہارے لیے سفید دھاگا ظاہر ہو جائے سیاہ دھاگے میں سے۔“ اور من الفجر کا لفظ نازل نہیں ہوا تھا۔ پس کوئی شخص جب روزے کا ارادہ کرتا تو اپنے پیر میں سفید

16- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

(وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتُمُوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ) (البقرة: 187)

فِيهِ الْبَرَاءُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1916 - حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا

هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عِدِّيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: (حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ) (البقرة: 187) عَمَدْتُ إِلَى عِقَالِ أَسْوَدَ، وَإِلَى عِقَالِ أَبْيَضَ، فَجَعَلْتُهُمَا تَحْتِ وَسَادَتِي، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ فِي اللَّيْلِ، فَلَا يَسْتَمِينُ لِي، فَغَدَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدْ كَرِهْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ: إِنَّمَا ذَلِكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ 1917 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا

ابْنُ أَبِي حَارِثٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَارِثٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: "أُنْزِلَتْ: (وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ) (البقرة: 187) وَلَمْ يَنْزِلْ (مِنَ الْفَجْرِ) (البقرة: 187)، فَكَانَ رِجَالٌ إِذَا أَرَادُوا الصَّوْمَ

1916- انظر الحديث: 4510، 4509، صحيح مسلم: 2528، سنن ابوداؤد: 2349، سنن ترمذی: 2971

1917- انظر الحديث: 4511، صحيح مسلم: 2530

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اور سیاہ دھاگا باندھ لیتا اور جب تک اُسے یہ دونوں نظر نہ آتے تو کھاتا رہتا۔ چنانچہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے من القہر کا لفظ نازل فرمایا تو لوگوں نے جان لیا کہ اس سے مراد رات اور دن ہیں۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ
بلال کی اذان تمہیں سحری
کھانے سے نہ روکے

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ حضرت بلال رات میں اذان کہا کرتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کھاؤ اور پیو حتیٰ کہ اُن اُمّ مکتوم اذان کہیں کیونکہ وہ فجر طلوع ہونے پر ہی اذان کہتے ہیں۔ قاسم بن محمد نے فرمایا کہ ان دونوں کی اذانوں میں اتنا فرق ہی ہوا کرتا تھا کہ یہ چڑھتے اور وہ اترتے تھے۔

سحری میں تاخیر کرنا

ابوحازم سے مروی ہے کہ حضرت بھل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اپنے گھر والوں میں سحری کیا کرتا تھا۔ پھر میں جلدی کرنے لگا تا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ سکوں۔

سحری اور نماز فجر کے

درمیان کتنا وقفہ ہو

حضرت انس سے مروی ہے کہ حضرت زید بن

رَبَطَ أَحَدُهُمْ فِي رَجُلِهِ الْخَيْطَ الْأَكْبَضَ وَالْخَيْطَ الْأَسْوَدَ وَلَمْ يَزَلْ يَأْكُلُ حَتَّى يَتَكَلَّمَ لَهُ رُؤُوسُهُمَا. قَالَ قَالَ اللَّهُ بَعْدَ: (مِنْ الْفَجْرِ) (البقرة: 187) فَعَلِمُوا أَنَّهُ إِنَّمَا يَتَغَيَّي اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ"

17- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَمْنَعُكُمْ مِنْ سَحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ

1918, 1919 - حَدَّثَنَا عُثَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ

عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ عَنْ كَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمرَ، وَالْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ بِلَالَ كَانَ يُؤَذِّنُ بَلِيلٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُوا وَأَهْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَإِنَّهُ لَا يُؤَذِّنُ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ، قَالَ الْقَاسِمُ: وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ أَكَاظِمِهَا إِلَّا أَنْ يَزِيلَ ذَا وَيُزِيلَ ذَا

18- بَابُ تَأْخِيرِ السَّحُورِ

1920 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثَيْدٍ اللَّهُ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أَسْحُرُ فِي أَهْلِ، ثُمَّ تَكُونُ سُورَعِي أَنْ أُدْرِكَ السُّجُودَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

19- بَابُ: قَدَرِ كَمْ بَيْنَ

السَّحُورِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ

1921 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِمَ، حَدَّثَنَا

ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ سحری کی اور پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ میں نے کہا کہ اذان اور سحری میں کتنا وقفہ تھا۔ کہا کہ پچاس آیتیں پڑھنے کے برابر۔

سحری کی برکت جبکہ

وہ واجب نہیں

کیونکہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب نے وصال کے روزے بھی رکھے اور وہاں سحری کا تذکرہ نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پے در پے روزے رکھے تو لوگوں نے بھی رکھے انہیں دشواری ہوئی تو آپ نے انہیں منع فرمایا: عرض کی کہ آپ تو رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ میں تمہاری مثل نہیں ہوں، مجھے تو کھلایا پلایا جاتا ہے۔

عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

جب دن چڑھے روزے کی نیت کی

حضرت اُمّ درداء سے مروی ہے کہ حضرت ابو درداء فرماتے: کیا تمہارے پاس کھانا ہے؟ اگر کہہ دیا جاتا کہ نہیں ہے تو فرماتے: آج میں روزے سے ہوں اور اسی طرح حضرت ابو طلحہ، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابن

ہشام، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ، قُلْتُ: كَمْ كَانَ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالسَّحُورِ؟ قَالَ: قَدْرُ ثَمَسِينَ آيَةً

20- بَابُ بَرَكَةِ السَّحُورِ

مِنْ غَيْرِ إِيحَابٍ

لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ وَاصَلُوا وَلَمْ يُذْكَرِ السَّحُورُ

1922 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

جُوَيْرِيَّةُ، عَنْ تَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصَلَ، فَوَاصَلَ النَّاسُ فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَتَهَاؤُهُمْ، قَالُوا: إِنَّكَ تَوَاصِلُ، قَالَ: لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِلَى أَكْثَلِ أَطْعَمُ وَأَسْقَى

1923 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَهً

21- بَابُ إِذَا تَوَيَّ بِالنَّهَارِ صَوْمًا

وَقَالَتْ أُمُّ الدُّدَاءِ: كَانَ أَبُو الدُّدَاءِ يَقُولُ: عِنْدَ كُمْ طَعَامٌ، فَإِنْ قُلْنَا: لَا، قَالَ: فَإِنِّي صَائِمٌ يَوْمِي هَذَا وَفَعَلَهُ أَبُو طَلْحَةَ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَحَدَّثَنِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

عہاس نے کیا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو لوگوں میں منادی کرنے کے لیے عاشورہ کے دن روانہ کیا کہ جس نے کھانا کھا لیا وہ روزہ پورا کرے یا اسے چاہیے کہ روزہ رکھے اور جس نے نہیں کھا یا وہ نہ کھائے۔

روزہ دار کا حالت جنابت میں صبح کرنا

ابوبکر بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ میں اور میرے والد ماجد اُس وقت حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔

مروان سے مروی ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کو صبح ہوتی اور آپ اپنی کسی زوجہ مطہرہ سے صحبت کے سبب حالت جنابت میں ہوتے۔ پھر غسل فرما کر روزہ رکھ لیتے۔ مروان نے عبدالرحمن بن حارث سے کہا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ حضرت ابو ہریرہ کو یہ حدیث صاف صاف سنائی گئی۔ مروان اُن دنوں مدینہ منورہ کا حاکم تھا۔ ابوبکر کا بیان ہے کہ حضرت عبدالرحمن نے اسے پسند نہ کیا۔ پھر اتفاقاً ہم ذوالحلیفہ میں اکٹھے ہو گئے اور حضرت ابو ہریرہ کی وہاں زمین تھی۔ پھر حضرت عبدالرحمن نے حضرت ابو ہریرہ سے کہا کہ میں آپ سے ایک بات کا ذکر کرنے لگا ہوں اور اگر مروان نے مجھے میرے سامنے قسم نہ دی ہوتی تو میں آپ سے

1924 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عَمِيْرٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكُوْعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا يُنَادِي فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ إِنْ مَنْ أَكَلَ فَلَيْتَهُ أَوْ فَلَيْتُمْ، وَمَنْ لَمْ يَأْكُلْ فَلَا يَأْكُلْ

22- بَابُ الصَّائِمِ يُصْبِحُ جُنْبًا

1925 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَمْعَانَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، أَنَّ الْمُسَيَّبَةَ أُمَّهُ سَمِعَتْ أَبَا بَكْرٍ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَأَبِي جَدِنِ دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ، وَأُمِّ سَلَمَةَ، ح

1926 - وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَخْبَرَنَا مَرْوَانَ، أَنَّ عَائِشَةَ، وَأُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنْبٌ مِنْ أَهْلِهِ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ، وَيَصُومُ، وَقَالَ مَرْوَانُ، لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ، أَقْسَمُ بِاللَّهِ لَتَقَرَّ عَنْ يَمَانِ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَمَرْوَانَ، يَوْمَئِذٍ عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَكِرَةٌ ذَلِكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، ثُمَّ قُتِلَ لَنَا أَنْ تَجْتَمِعَ بِيَدِي الْخَلِيفَةُ، وَكَانَتْ لِأَبِي هُرَيْرَةَ مَنَالِكُ أَرْضُ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِيَّيْ ذَاكَ لَكَ أَمْرًا وَلَوْلَا مَرْوَانُ أَقْسَمَ عَلَيَّ فِيهِ لَمْ أَذْكُرْ لَكَ، فَذَكَرَ قَوْلَ عَائِشَةَ، وَأُمِّ سَلَمَةَ:

1924 - انظر الحديث: 7265, 2007، صحيح مسلم: 2663، سنن نسائي: 2320

1926 - انظر الحديث: 1930, 1931, 1932، صحيح مسلم: 2584، سنن ابوداؤد: 2388، سنن ترمذی: 779

کبھی نہ بیان کرتا۔ پھر حضرت عائشہ اور حضرت اُم سلمہ کا قول بیان کیا اور کہا کہ اسی طرح حدیث بیان کی مجھ سے حضرت فضل بن عباس نے جو بہت علم رکھتے تھے اور ہمام، حضرت ابن عمر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی کہ نبی کریم ﷺ روزہ ترک کرنے کا حکم فرماتے اور پہلی حدیث زیادہ قابل اعتماد ہے۔

روزہ دار کا مباشرت کرنا

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اُس پر عورت کی شرمگاہ حرام ہے۔

اسود سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ حالت روزہ بوسہ دیتے اور مباشرت بھی فرمایا کرتے تھے اور انہیں تمہاری نسبت اپنی خواہش پر بہت زیادہ قابو تھا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ما رب سے حاجت مراد ہے طاؤس کا قول ہے کہ اُولی الزَّبْطَةِ سے وہ احسن مراد ہے جس کو عورتوں کی حاجت نہ ہو۔

روزہ دار کا بوسہ دینا

حضرت جابر بن زید نے فرمایا کہ عورت کو دیکھ کر انزال ہو گیا تو اپنا روزہ مکمل کرے۔

محمد بن ثنی، یحییٰ، ہشام، ان کے والد ماجد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی۔ عبد اللہ بن مسلمہ، امام مالک، ہشام، اُن کے والد ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ حالت رجب میں اپنی

فَقَالَ: كَذَلِكَ حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ أَعْلَمُ وَقَالَ هَمَّامٌ، وَابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالْفِطْرِ وَالْأَوَّلِ أَسْنَدُ

23- بَابُ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: يَحْرُمُ عَلَيْهِ فَرْجُهَا

1927- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ، وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِزَيْهِ، وَقَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ (مَا رَبُّ) (طه: 18): حَاجَةٌ، قَالَ طَاوُشٌ: (غَيْرُ أُولَى الزَّبْطَةِ) (النور: 31): الْأَحْمَقُ لَا حَاجَةَ لَهُ فِي النِّسَاءِ

24- بَابُ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

وَقَالَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ: إِنْ نَظَرَ قَامَتِي يُتِمُّ صَوْمَهُ

1928- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

بعض ازواج مطہرات کو بوسہ دے لیا کرتے۔ پھر ہنس پڑیں۔

زینب بنت اُم سلمہ سے مروی ہے کہ اُن سے والدہ ماجدہ نے فرمایا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک چادر میں تھی کہ مجھے حیض شروع ہو گیا۔ میں خاموش سے نکلی اور اپنے حیض کے پڑے پہن لیے۔ فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ کیا حیض شروع ہو گیا؟ عرض کی، ہاں اور آپ کے ساتھ چادر میں داخل ہو گئی۔ یہ اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن میں پانی لے کر غسل کر لیا کرتے اور آپ انہیں روزے کی حالت میں بوسہ دے لیا کرتے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَقْبِلَ بَعْضُ الزَّوْجِ وَهُوَ صَائِمٌ، ثُمَّ طَهَّكَتْ

1929 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: بَيْنَمَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَبِيلَةِ، إِذْ حِضْتُ فَأَنْسَلْتُ، فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي، فَقَالَ مَا لِكَ أَنْفِيسَتِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَدَخَلْتُ مَعَهُ فِي الْحَبِيلَةِ وَكَأَنَّهُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِيَّاهُ وَاحِدٌ وَكَانَ يَقْبِلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ

روزہ دار کا غسل کرنا

حضرت ابن عمرؓ نے روزے کی حالت میں ایک کپڑا گیل کر کے اپنے اوپر ڈالا اور شعبی روزے کی حالت میں حمام کے اندر داخل ہوئے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ہانڈی یا کسی اور چیز کا ذائقہ چکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ حسن بصریؒ نے فرمایا کہ روزہ دار کے کلی کرنے اور جسم کو ٹھنڈا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو صبح اس طرح کرے کہ تیل لگا ہوا اور کنگھی کی ہوئی ہو۔ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ میرا ایک حوض ہے جس کے اندر میں روزے کی حالت میں نہاتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ روزے کی حالت میں مسواک فرمایا کرتے۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ دن کے آغاز میں خواہ آخر میں مسواک کر سکتا ہے لیکن تھوک نہ

25- بَابُ اغْتِسَالِ الصَّائِمِ

وَبَلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَوْلًا، فَأَلْقَاهُ عَلَيْهِ وَهُوَ صَائِمٌ وَدَخَلَ الشَّعْبِيُّ الْحَمَامَ وَهُوَ صَائِمٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " لَا بَأْسَ أَنْ يَتَطَعَّمَ الْقَنْدَرُ أَوْ الشَّيْعُ وَقَالَ الْحَسَنُ: " لَا بَأْسَ بِالْمُضْطَّضَةِ، وَالتَّكْرُودِ لِلصَّائِمِ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: " إِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ، فَلْيُصْبِحْ دَهِيئًا مُتَرَجِّلًا وَقَالَ أَنَسٌ: إِنَّ لِي أَبْرَنَ أَتَقَعَّمُ فِيهِ، وَأَنَا صَائِمٌ وَيَذْكُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ اسْتَاكَ وَهُوَ صَائِمٌ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: يَسْتَاكَ أَوَّلَ النَّهَارِ، وَآخِرَهُ، وَلَا يَبْلُغُ رَيْقَهُ وَقَالَ عَطَاءٌ: إِنْ ارْتَدَّ رَيْقُهُ لَا أَقُولُ يُفْطِرُ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: لَا بَأْسَ بِالشَّوَالِطِ الرَّطْبِ قِيلَ: لَهُ طَعْمٌ؟ قَالَ: وَالنَّاءُ لَهُ طَعْمٌ وَأَنْتَ تَمُضِضُ بِهِ وَلَمْ يَرِ أَنَسٌ

وَالْحَسَنُ، وَابْرَاهِيمَ بِالْكَحْلِ لِلطَّائِمِ تَأْسَا

فلکے۔ عطاء کا قول ہے کہ اگر تھوک اندر چلا گیا تو میں یہ نہیں کہوں گا کہ روزہ ٹوٹ گیا۔ ابن سیرین کا قول ہے کہ ترمسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اُن سے کہا گیا کہ اس کا ذائقہ ہوتا ہے فرمایا کہ پانی کا بھی ذائقہ ہے حالانکہ تم اُس کے ساتھ کھلی کرتے ہو۔ حضرت انس، حسن بصری اور ابراہیم نخعی نے روزہ دار کے لیے سرمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں دیکھا۔

1930 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ
وَهْبٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ،
وَأَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُهُ الْفَجْرُ فِي رَمَضَانَ وَمِنْ
غَيْرِ حُلْمٍ، فَيَغْتَسِلُ وَيَصُومُ

غُروہ اور ابو بکر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کو فجر ہوتی، اختلام سے نہیں بلکہ صحبت سے جنابت کی حالت میں تو غسل فرماتے اور روزہ رکھ لیا کرتے۔

1931 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ بْنِ الْمُغِيرَةِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، كُنْتُ أَنَا وَأَبِي فَذَهَبْتُ مَعَهُ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ لَيُضْبِحُ جُنُبًا مِنْ جَمَاعٍ غَيْرِ احْتِلَامٍ، ثُمَّ يَصُومُهُ، 1932 - ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ:

ابوبکر بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ میں اپنے والد ماجد کے ساتھ گیا۔ حتیٰ کہ ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے فرمایا: میں گواہی دیتی ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کو اگر احکام سے نہیں بلکہ جماع سے جنابت کی حالت میں صبح ہوتی تو روزہ رکھ لیا کرتے۔

پھر ہم حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو انہوں نے بھی اسی طرح فرمایا۔

مِثْلَ ذَلِكَ

26- بَابُ الصَّائِمِ إِذَا
أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا

روزہ دار جب بھول کر
کھاپی لے

عطاء کا قول ہے کہ اگر ناک میں پانی لیا اور حلق میں چلا گیا تو کوئی حرج نہیں جب کہ اُس پر قدرت نہ ہو۔ حسن بصری کا قول ہے کہ اگر منہ میں مکھی چلی گئی تو اُس پر کچھ بھی نہیں۔ حسن بصری اور مجاہد کا قول ہے کہ اگر بھول کر جماع کر بیٹھا تو اُس پر کچھ نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی بھول کر کھاپی لے تو اپنا روزہ مکمل کرے کیونکہ اُسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔

روزہ دار کا ترا اور خشک

مسواک کرنا

عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو روزے کی حالت میں اتنی مرتبہ مسواک کرتے ہوئے دیکھا جس کو گن نہیں سکتا۔ حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے اپنی امت کی مشکل کا احساس نہ ہوتا تو میں انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا اور اسی طرح حضرت جابر اور حضرت زید بن خالد نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے اور اُس پر روزہ دار اور دوسروں کا فرق نہیں کیا۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ منہ کو صاف کرنے والی اور رب تعالیٰ کو راضی کرنے والی ہے۔ عطاء اور قتادہ کا قول ہے کہ وہ اپنے تھوک کو نگل سکتا ہے۔

عمران سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی

وَقَالَ عَطَاءٌ: إِنْ اسْتَنْثَرْتَ، فَدَخَلَ الْمَاءُ فِي حَلْقِهِ لَا يَأْسُ إِنْ لَمْ يَمْلِكْ وَقَالَ الْحَسَنُ: إِنْ دَخَلَ حَلْقُهُ الذَّبَابُ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ الْحَسَنُ وَمُجَاهِدٌ: إِنْ جَامَعَ نَاسِيًا فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ

1933- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا نَسِيَ فَأَكَلَ وَشَرِبَ، فَلَيْتَمَّ صَوْمَهُ، فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ

27- بَابُ سِوَاكِ الرَّطْبِ

وَالْيَابِسِ لِلصَّائِمِ

وَيُذَكَّرُ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ مَا لَا أُحْصِي أَوْ أَعْدُو قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْلَا أَنِ اشْتَقَى عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ وُضُوءٍ وَيُرْوَى نَحْوَهُ عَنْ جَابِرٍ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَخْصُ الصَّائِمَ مِنْ غَيْرِهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّوَاكِ مَطَهْرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ وَقَالَ عَطَاءٌ وَقَتَادَةُ: يَبْتَلِغُ رِيْقَهُ

1934- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

1933- انظر الحديث: 6669

1934- راجع الحديث: 159

اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ اپنے ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا۔ پھر گلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا۔ پھر داہنے ہاتھ کو کھنی تک دھویا پھر بائیں ہاتھ کو کھنی تک دھویا تین مرتبہ دفعہ۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر داہنیں پیر کو تین مرتبہ دھویا۔ پھر بائیں پیر کو تین مرتبہ۔ پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے اس وضو کی طرح ہی وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ جو میرے وضو کی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے اس کے دوران دل میں کوئی برا خیال نہ آئے تو اُس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب وضو کرو تو ناک کے نتھنوں میں پانی لو اور اس میں روزہ دار اور غیر روزہ دار کا فرق نہیں کیا

حسن بھری کا قول ہے کہ ناک میں دوائی ڈالنے میں کوئی مضائقہ نہیں جب کہ حلق تک نہ پہنچے اور سرمہ لگا سکتا ہے۔ عطاء کا قول ہے کہ اگر گلی کرے اور جتنا پانی منہ میں ہے اُسے نکال دے تو کوئی حرج نہیں جب کہ اپنا تھوک نہ لگے اور جو منہ میں باقی رہ گیا ہے اور مصطکی نہ چبائے اور اگر مصطکی کا تھوک نکل گیا تو میں نہیں کہوں گا کہ روزہ ٹوٹ گیا۔ لیکن اس سے منع جائے۔ اگر ناک میں پانی لیا اور وہ حلق میں چلا گیا تو کوئی حرج نہیں کیونکہ اُس پر قدرت نہیں ہے۔

جو رمضان میں جماع کر بیٹھے

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ جس نے

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَطَاءٍ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ حُزْرَانَ، رَأَيْتُ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَلَاكًا، ثُمَّ تَمَضَّضَ وَاللَّهُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ فَلَاكًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمَرْفَعِ فَلَاكًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى إِلَى الْمَرْفَعِ فَلَاكًا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى فَلَاكًا، ثُمَّ الْيُسْرَى فَلَاكًا، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وَضُوءِي هَذَا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ وَضُوءِي هَذَا، ثُمَّ يُصَلِّيَ رَكَعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيهِمَا بِشَيْءٍ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

28- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ، فَلْيَسْتَنْشِقْ بِمَنْخَرِهِ الْمَاءَ وَلَمْ يُمَيِّزْ بَيْنَ الصَّائِمِ وَغَيْرِهِ

وَقَالَ الْحَسَنُ: "لَا بَأْسَ بِالسَّعُوطِ لِلصَّائِمِ، إِنْ لَمْ يَصِلْ إِلَى خَلْقِهِ، وَيَكْتَحِلُ وَقَالَ عَطَاءٌ: "إِنْ تَمَضَّضَ، ثُمَّ أَفْرَغَ مَا فِي فِيهِ مِنَ الْمَاءِ لَا يَضِيرُهُ إِنْ لَمْ يُزِدْ رِيْقَهُ وَمَاذَا بَقِيَ فِي فِيهِ، وَلَا يَمَضْغُ الْعِلَكَ، فَإِنْ ارْتَدَّ رِيْقُ الْعِلَكِ لَا أَقُولُ إِنَّهُ يُفْطِرُ، وَلَكِنْ يَنْتَهِي عَنْهُ، فَإِنْ اسْتَنْشَقَ، فَدَخَلَ الْمَاءُ حَلْقَهُ لَا بَأْسَ لَمْ يَمْلِكْ

29- بَابُ إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ

وَيُذَكَّرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ: مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا

مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عَزْدٍ وَلَا مَرَضٍ، لَمْ يَقْضِهِ
صِيَامَ النَّهْرِ وَإِنْ صَامَهُ وَبِهِ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ
وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَالشَّعْبِيُّ، وَابْنُ جُبَيْرٍ،
وَأَبِرَاهِيمُ، وَقَتَادَةُ، وَحَمَّادٌ: يَقْضِي يَوْمًا مَكَانَهُ

رمضان کا روزہ بغیر کسی عذر اور مرض کے ترک کیا تو
زمانے بھر کے روزے بھی اُس کا بدل نہیں ہو سکتے خواہ وہ
ہمیشہ روزے رکھے۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا نیز
سعید بن مسیب اور شعبی اور ابن جبیر اور ابراہیم اور قتادہ
اور حماد کا قول ہے کہ اُس کی جگہ ایک روزہ رکھے۔

1935 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْبَرٍ، سَمِعَ يَزِيدَ
بْنَ هَارُونَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، أَنَّ عَبْدَ
الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ، أَخْبَرَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ
الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ بْنِ خُوَيْلِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
بِزُّبَيْرٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا،
تَقُولُ: إِنَّ رَجُلًا آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ: إِنَّهُ احْتَرَقَ، قَالَ: مَا لَكَ؟، قَالَ: أَصَبْتُ
أَهْلِي فِي رَمَضَانَ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَمْكُتِلُ يَدْعَى الْعَرَقَ، فَقَالَ: آتَيْنَا الْمُحْتَرِقَ قَالَ:
أَكَا، قَالَ: تَصَلُّتُ بِهَذَا

عباد بن عبد اللہ بن زبیر سے مروی ہے کہ انہوں
نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے
ہوئے سنا کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں
حاضر ہو کر عرض کی کہ وہ جل گیا۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا
عرض کیا میں رمضان میں (دن کے وقت) اپنی بیوی سے
صحبت کر بیٹھا چنانچہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں
کھجوروں کی ایک زنبیل پیش کی گئی جس کو عرق کہا جاتا
ہے۔ فرمایا کہ وہ جل جانے والا کہاں ہے؟ عرض کی کہ
میں ہوں۔ فرمایا کہ اسے صدقہ کر دو۔

30- بَابُ إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ
وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ، فَتُصَلِّقُ
عَلَيْهِ فَلْيُكْفِّرْ

جب رمضان میں جماع کر بیٹھے اور اُس کے
پاس کچھ نہ ہو پس اُسے صدقہ دیا گیا تو
وہ کفارہ میں دیدے

1936 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ
الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ
أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ جَامَعَهُ رَجُلٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر
تھے کہ ایک شخص نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی: یا رسول
اللہ! میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا؟ عرض کی کہ

1935 - النظر الحديث: 6822، صحيح مسلم: 2596، 2597، 2598، سنن ابوداؤد: 2394، 2595

1936 - النظر الحديث: 1937، 2600، 5368، 6087، 6164، 6709، 6710، 6711، 6821، صحيح

مسلم: 2590، 2591، 2593، 2594، 2595، سنن ابوداؤد: 2390، 2391، 2392، سنن

ترمذی: 724، سنن ابن ماجہ: 1671

فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ. قَالَ: مَا لَكَ؟ قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ: لَا. فَقَالَ: فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مَسْكِينًا؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَمَكَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهَا تَمْرٌ - وَالْعَرَقُ الْبُكْتُلُ - قَالَ: آيِنَ السَّائِلُ؟ فَقَالَ: أَنَا. قَالَ: خُذْهَا، فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ: أَعَلَى أَفْقَرٍ مِنِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَوَاللَّهِ مَا بَدِينُ لَأَكْتَبَهَا - يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ - أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنِّي أَهْلِي بَنِي، فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَطْعِمَهُ أَهْلَكَ

میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہیں آزاد کرنے کے لیے ایک گردن میسر ہے عرض گزار ہوا نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم دو مہینوں کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہیں؟ عرض گزار ہوا نہیں۔ پس نبی کریم ﷺ نے کچھ دیر سکون فرمایا اور ہم وہیں حاضر تھے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک عرق پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ عرق ایک پیانا ہے۔ فرمایا کہ سائل کہاں ہے عرض کی کہ میں ہوں فرمایا کہ انہیں لے کر خیرات کر دو۔ اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا اپنے سے زیادہ غریب پر؟ خدا کی قسم، ان دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیان کوئی گھروالے ایسے نہیں جو میرے گھروالوں سے زیادہ غریب ہوں۔ پس نبی کریم ﷺ ہنس پڑے حتیٰ کہ پچھلے دانت نظر آنے لگے۔ پھر فرمایا کہ اپنے گھروالوں کو کھلا دو۔

31- بَابُ الْمُجَامِعِ فِي رَمَضَانَ

هَلْ يُطْعِمُ أَهْلَهُ مِنَ الْكَفَّارَةِ

إِذَا كَانُوا مُحَاجِّجٍ

1937 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا

جَبْرِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ الْآخَرَ وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ، فَقَالَ: أَتَجِدُ مَا تُحَرِّرُ رَقَبَةً؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ

رمضان میں جماع کرنے والا کیا کفارے

میں سے اپنے گھروالوں کو کھلا سکتا ہے

جب کہ وہ ضرورت مند ہوں؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یہ بد قسمت روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا؟ فرمایا کہ کیا آزاد کرنے کے لیے تمہیں ایک گردن میسر ہے؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا کہ تم دو مہینوں کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا کہ

شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: أَفَتَجِدُ مَا تُطْعِمُ بِهِ سِتِّينَ مَسْكِينًا؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَأَيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقِي فِيهِ مَمْرٌ، وَهُوَ الزَّبِيلُ. قَالَ: أَطْعِمُ هَذَا عَنْكَ قَالَ: عَلَى أَخْوَجَ مِثًا، مَا بَيْنَ لَابَتْنِهَا أَهْلُ بَيْتِ أَخْوَجَ مِثًا، قَالَ: فَأَطْعِمْنَاهُ أَهْلَكَ

کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض کی: نہیں۔ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک عرق پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ فرمایا کہ انہیں اپنی طرف سے کھلا دو۔ عرض کی کہ اپنے سے زیادہ حاجت مند کو؟ ان دونوں پتھر ملی دادیوں کے درمیان کسی کے گھر والے ہم سے زیادہ حاجت مند نہیں۔ فرمایا تو اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دو۔

32- بَابُ الْحَجَامَةِ وَالْقِيَمِ لِلصَّائِمِ

1937 م - وَقَالَ ابْنُ يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِذَا قَاءَ فَلَا يُفْطِرُ إِنَّمَا يُخْرِجُ وَلَا يُوجِجُ، وَيَذْكُرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ اللَّهَ يُفْطِرُ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَعِكَرْمَةُ: الصَّوْمُ مِمَّا دَخَلَ وَلَيْسَ مِمَّا خَرَجَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ، ثُمَّ تَرَكَهُ، فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ وَاحْتَجِمَ أَبُو مُوسَى لَيْلًا وَيَذْكُرُ عَنْ سَعْدِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ أَرْقَمٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ: اخْتَجِمُوا صِيَامًا وَقَالَ بُكَيْرٌ، عَنْ أُمِّ عَلْقَمَةَ: كُنَّا نَحْتَجِمُ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَا تَنْهَى وَلِزَوَى عَنِ الْحَسَنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مَرْفُوعًا فَقَالَ: أَفْطَرَ الْحَائِمُ وَالْمَعْجُومُ

روزے دار کا چھپنے لگوانا اور قے کرنا یحییٰ بن سالم، معاویہ بن سلام، یحییٰ، عمرو بن حکم، ثوبان نے حضرت ابو ہریرہ سے سنا کہ آئے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا کیونکہ کوئی چیز نکلتی ہے اندر تو نہیں جاتی۔ حضرت ابو ہریرہ سے یہ بھی منقول ہے کہ روزہ فاسد ہو جاتا ہے اور پہلی بات زیادہ درست ہے۔ حضرت ابن عباس اور عکرمہ کا قول ہے کہ روزہ کسی چیز کے اندر جانے سے فاسد ہوتا ہے نکلنے سے نہیں۔ حضرت ابن عمر روزے کی حالت میں چھپنے لگوا لیتے۔ پھر انہوں نے ایسا کرنا چھوڑ دیا اور وہ رات کو چھپنے لگوانے لگے۔ حضرت ابوموسیٰ نے رات کو چھپنے لگوائے۔ منقول ہے کہ حضرت سعد حضرت زید بن ارم اور حضرت اہم سلمہ نے روزے کی حالت میں چھپنے لگوائے۔ بکیر نے اہم علقمہ سے مروی کی کہ ہم حضرت عائشہ کے پاس چھپنے لگواتے اور انہوں نے منع نہ کیا۔ حسن بصری سے متعدد طرق سے مرفوعاً مروی ہے کہ چھپنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔

1937 م - وَقَالَ ابْنُ عِيَّاشٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ، قِيلَ لَهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ

عیاش، عبدالاعلیٰ، یونس نے حسن سے اسی طرح مروی کی۔ اُن سے کہا گیا کہ نبی کریم ﷺ سے؟ کیا، ہاں۔ پھر کہا کہ اللہ بہتر جانتا ہے۔

قَالَ: اللَّهُ أَعْلَمُ

1938- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحَرَّمٌ، وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ

معلى بن اسد، ذہیب، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حالت احرام میں پچھنے لگوائے اور آپ نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

1939- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ

ابو معمر، عبدالوارث، ابوالایوب، عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے روزے میں پچھنے لگوائے۔

1940- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ ثَابِتًا الْبُنَاتِيَّ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَكُنْتُمْ تَكْرَهُونَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ؟ قَالَ: لَا إِلَّا مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ، وَزَادَ شِبَابَةُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ثابت بنانی، نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ روزہ دار کے لیے پچھنے لگوانے کو مکروہ فرماتے ہیں؟ فرمایا: نہیں مگر کمزوری کے سبب۔ شبانہ نے شعبہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے دور مبارک میں۔

33- بَابُ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَالْإِفْطَارِ

1941- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، سَمِعَ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ لِرَجُلٍ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، الشَّمْسُ؛ قَالَ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، الشَّمْسُ؛ قَالَ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي، فَتَزَلَّ فَجَدَحَ لَهُ فَمَكَّرَ رَبُّهُ، ثُمَّ رَمَى

سفر میں روزہ رکھنا اور چھوڑنا
ابو اسحاق شیبانی سے مروی ہے کہ حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ نے ایک شخص سے فرمایا: اتر کر میرے لیے سٹو گھولو۔ عرض کی: یا رسول اللہ! سورج۔ فرمایا کہ اتر کر میرے لیے سٹو گھولو۔ وہ اتر آیا اور اُس نے آپ کے لیے سٹو گھولے۔ آپ نے نوش فرمائے۔ پھر دست مبارک سے اس جانب اشارہ کر کے

1938- راجع الحديث: 1835، سنن ابوداؤد: 2372، سنن ترمذی: 775

1939- راجع الحديث: 1835، 1938

1941- انظر الحديث: 1955، 1956، 1958، 5297، صحيح مسلم: 2554، 2555، 2556، 2557، سنن

ابوداؤد: 2352

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

فرمایا: جب دیکھو کہ رات اس جانب سے آ رہی ہے تو روزہ دار روزہ افطار کرے۔ متابعت کی اس کی جہیر اور ابو بکر بن عیاش شیبانی، حضرت ابن ابی اوفی نے فرمایا کہ میں ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا۔

حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں متواتر روزے رکھتا ہوں۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ہشام بن غزوہ، ان کے والد ماجد، نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ میں سفر میں روزے رکھتا ہوں۔ وہ روزے بہت رکھتے تھے۔ فرمایا: چاہے رکھو اور چاہے نہ رکھو۔

جب رمضان کے کچھ روزے رکھنے کے بعد سفر کرے

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رمضان میں رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لے گئے اور روزہ رکھا۔ جب کدید کے مقام پر پہنچے تو روزہ افطار کر لیا اور لوگوں نے بھی افطار کیا۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ کدید ایک چشمہ ہے عُسفان اور قدیر کے درمیان۔

بَيِّدُهُ هَاهُنَا، ثُمَّ قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هَاهُنَا، فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ، تَابِعَهُ جَرِيرٌ، وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ 1942 - حَدَّثَنَا مُسْلَدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرِو الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسْرُدُ الصَّوْمَ

1943 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، - رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرِو الْأَسْلَمِيِّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصُومُ فِي السَّفَرِ؟ - وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ - فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَإِنْ شِئْتَ فَافْطِرْ

34- بَابُ إِذَا صَامَ أَيَّامًا مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ سَافَرَ

1944 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ، أَفْطَرَ، فَافْطَرَ النَّاسُ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: "وَالْكَدِيدُ: مَاءُ بَلَنَ

1942- انظر الحديث: 1943

1943- انظر الحديث: 1942، سنن نسائي: 1943

1944- انظر الحديث: 1948، 2953، 4275، 4276، 4277، 4278، 4295، صحيح

مسلم: 2599، 2600، 2601، 2602، سنن نسائي: 2312

عُشْفَانٌ وَقَدْ نِيدٍ

35- باب

باب

عبداللہ بن یوسف، یحییٰ بن حمزہ، عبدالرحمن بن یزید بن جابر، اسماعیل بن عبید اللہ، حضرت اُمّ درداء سے مروی ہے کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم گرمی کے دنوں میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں نکلے، حتیٰ کہ گرمی کی شدت کے سبب آدمی اپنے سر پر ہاتھ رکھ لیتا تھا اور ہم میں سے کوئی روزہ دار نہیں تھا سوائے نبی کریم ﷺ اور حضرت ابن رواحہ کے۔

جس پر گرمی کی شدت کے باعث سایہ کیا گیا تھا اُس سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنے میں بھلائی نہیں

آدم، شعبہ، محمد بن عبدالرحمن انصاری، محمد بن عمرو بن حسن بن علی، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے تو میں نے ایک جم غفیر دیکھا اور ایک شخص جس پر سایہ کیا گیا تھا۔ فرمایا: یہ کیا ہے؟ لوگوں عرض کی کہ یہ روزہ دار ہے۔ فرمایا کہ دوران سفر روزہ رکھنے میں کوئی بھلائی نہیں۔

نبی کریم ﷺ کے صحابہ ایک دوسرے کو روزہ رکھنے اور نہ رکھنے پر ملامت نہیں کرتے تھے

1945 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ حَمَزَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، أَنَّ إِسْمَاعِيلَ بْنَ عَبِيدِ اللَّهِ، حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ حَارٍّ حَتَّى يَضَعُ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ، وَمَا فِيْنَا صَائِمٌ إِلَّا مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَابْنُ رَوَاحَةَ

36- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ ظَلَّلَ عَلَيْهِ وَاشْتَدَّ الْحَرُّ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ

1946 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَرَأَى رَحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظَلَّلَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ فَقَالُوا: صَائِمٌ، فَقَالَ: لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ

37- بَابُ: لَمْ يَعْيبْ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الصَّوْمِ وَالْإِفْطَارِ

1945 - صحيح مسلم: 2625، سنن ابوداؤد: 2409

1946 - صحيح مسلم: 2607، 2608، 2609، سنن ابوداؤد: 2407، سنن نسائي: 2261

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حمید الطویل سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ سفر کرتے تو روزہ رکھنے والا نہ رکھنے والے کو اور نہ رکھنے والا رکھنے والے کو ملامت نہ کرتا تھا۔

1947 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا نَسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعْيبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ

جو لوگوں کو دکھانے کے لیے
سفر میں روزہ نہ رکھے

طاؤس سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ نے روزہ رکھا، حتیٰ کہ عسفان پہنچے۔ پھر پانی منگایا اور لوگوں کو دکھانے کے لیے اپنے ہاتھوں میں اٹھایا اور روزہ افطار کر لیا۔ حتیٰ کہ مکہ مکرمہ پہنچ گئے اور یہ رمضان کی بات ہے۔ حضرت ابن عباس فرمایا کرتے کہ رسول اللہ ﷺ نے روزہ رکھا ہے اور چھوڑا بھی ہے۔ پس جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے روزہ نہ رکھے۔

طاقت رکھنے والوں پر

فدیہ ہے

حضرت ابن عمر اور حضرت سلمہ بن اکوع نے فرمایا کہ یہ حکم اس آیت سے منسوخ ہے: ترجمہ کنز الایمان: رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا لوگوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا اور اس لئے کہ تم گنتی

38- بَابُ مَنْ أَفْطَرَ فِي
السَّفَرِ لِيَرَاهُ النَّاسُ

1948 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَرَفَعَهُ إِلَى يَدَيْهِ لِيَرَاهُ النَّاسُ فَأَفْطَرَ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ "فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَدْ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْطَرَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ

39- بَابُ (وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ
فِدْيَةٌ) (البقرة: 184)

قَالَ ابْنُ عُمَرَ، وَسَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ: نَسَخَهَا (شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ) (البقرة:

پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس نے تمہیں

ہدایت کی اور کہیں تم حق گزار ہو (پارہ ۲، البقرہ: ۱۸۵)

ابن نمیر، امش، عمرو بن مزیہ، ابن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ عمر مصطفیٰ ﷺ کے صحابہ نے ہم سے حدیث بیان کی کہ جب رمضان کا حکم نازل ہوا تو انہیں دشواری محسوس ہوئی لہذا جو مسکین کو روزانہ کھانا کھلا سکتا وہ روزہ چھوڑ دیتا کیونکہ انہیں اس کی اجازت دی گئی تھی۔

اُسے اس حکم نے منسوخ کیا ترجمہ کنز الایمان: اور روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بھلا ہے اگر تم چالو (پارہ ۲، البقرہ: ۱۸۳)۔ پس انہیں روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا۔

عیاش، عبدالاعلیٰ، شہید اللہ، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت پڑھی: ”مسکین کے کھانے کا فدیہ۔“ فرمایا کہ یہ منسوخ ہے۔

رمضان کے روزوں کی قضا کب رکھے؟

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ متفرق روزے رکھنے میں کوئی حرج نہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”پس دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرو۔“ سعید بن مسیب کا قول ہے کہ دس روزے رکھنے صحیح نہیں بلکہ پہلے رمضان کے رکھے۔ ابراہیم کا قول ہے کہ غفلت سے دوسرا رمضان آگیا تو دونوں کے روزے رکھے اور ان پر فدیہ لازم نہیں سمجھا۔ حضرت ابو ہریرہ سے مرسل اور حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ وہ کھانا کھلانے جب کہ اللہ نے کھانا کھلانے کا ذکر نہیں کیا بلکہ فرمایا: ”ترجمہ کنز الایمان: تو اتنے روزے اور دنوں میں (پارہ ۲، البقرہ: ۱۸۳)۔“

وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى، حَدَّثَنَا أَهْصَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَوَّلَ رَمَضَانَ فَفَقِيَ عَلَيْهِمْ، فَكَانَ مَنْ أَطْعَمَ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِيْنًا تَرَكَ الصَّوْمَ حَتَّى يُطِيقَهُ، وَرُخِصَ لَهُمْ فِي ذَلِكَ، فَلَسَخَتْهَا: (وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ) (البقرہ: ۱۸۴) فَأَمَرُوا بِالصَّوْمِ

1849- حَدَّثَنَا عِيَّاشُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا عُمَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَرَأَ: (فِدْيَةُ طَعَامٍ مَسَاكِينَ) قَالَ: هِيَ مَنُوسَخَةٌ

40- بَابُ: مَتَى يُقْضَى قَضَاءُ رَمَضَانَ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "لَا تَأْتِسُ أَنْ يُفَرَّقَ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ) (البقرہ: ۱۸۴)"
وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فِي صَوْمِ الْعَشْرِ: لَا يَصْلُحُ حَتَّى يَبْدَأَ بِرَمَضَانَ وَقَالَ ابْرَاهِيمُ: "إِذَا فَرَغْتَ حَتَّى جَاءَ رَمَضَانُ آخِرُ يَصُومُوهَا، وَلَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ طَعَامًا وَيَدَّ كُرَّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مُرْسَلًا وَابْنُ عَبَّاسٍ: "أَنَّهُ يُطْعِمُ وَلَمْ يَدَّ كُرَّ اللَّهُ الْإِطْعَامَ رَأًيَا قَالَ: (فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ) (البقرہ: ۱۸۴)"

ابوسلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے اوپر رمضان کے کچھ روزے تھے۔ میں وہ روزے نہ رکھ سکی مگر شعبان میں۔ یحییٰ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں مشغول رہنے کے سبب یا نبی کریم ﷺ سے وابستگی کے سبب۔

1950- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، تَقُولُ: كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ، فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَ إِلَّا فِي شَعْبَانَ، قَالَ يَحْيَى: الشُّغْلُ مِنَ النَّبِيِّ أَوْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حائضہ روزے اور نماز

چھوڑ دے

ابوالزناد نے فرمایا: بعض سُننیں اور برحق طریقے ایسے ہیں جو خلاف عقل کے ہیں لیکن مسلمانوں کے لیے راستہ نہیں مگر یہی کہ اسی طرح اُن پر عمل کرے جیسے حائضہ روزے کی قضا رکھے اور نماز کی قضا نہ پڑھے۔

ابن ابومریم، محمد بن جعفر، زید، عیاض، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا یہ بات نہیں کہ جب اُسے حیض آتا ہے تو نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزے رکھتی ہے۔ پس یہ اُس کے دین کا نقصان ہے۔

جو وفات پا جائے اور اُس کے

اوپر روزے باقی ہوں

حسن بصری نے فرمایا کہ اگر اُس کی طرف سے تیس آدمی ایک ہی دن کا روزہ رکھ لیں تو جائز ہے۔

محمد بن خالد، محمد بن موسیٰ بن اعیان، ان کے والد ماجد، عمرو بن حارث عبید اللہ بن ابوجعفر، عروہ نے

41- بَابُ: الْحَائِضُ تَتْرُكُ

الصَّوْمَ وَالصَّلَاةَ

وَقَالَ أَبُو الزِّنَادِ: "إِنَّ السُّنَنَ وَوُجُوهَ الْحَقِّ لَتَأْتِي كَثِيرًا عَلَى خِلَافِ الرَّأْيِ، فَمَا يَهْدُ الْمُسْلِمُونَ بُدًّا مِنْ اتِّبَاعِهَا، مِنْ ذَلِكَ أَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الصِّيَامَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ

1951- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدٌ، عَنْ عِيَاضٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ، فَذَلِكَ نَقْصَانُ دِينِهَا

42- بَابُ مَنْ مَاتَ

وَعَلَيْهِ صَوْمٌ

وَقَالَ الْحَسَنُ: إِنْ صَامَ عَنْهُ ثَلَاثُونَ رَجُلًا يَوْمًا وَاحِدًا جَازَ

1952- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَالِدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَغْلَنَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ عَمْرِو بْنِ

1950، صحيح مسلم: 3682، سنن ابوداؤد: 2399، سنن نسائي: 2318، سنن ابن ماجه: 1669

1951- صحيح مسلم: 2050، 239، سنن نسائي: 1575، 1578، سنن ابن ماجه: 1288

1952- صحيح مسلم: 2687، سنن ابوداؤد: 2400

الْحَارِثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ، حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ، تَابِعَهُ ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو، وَرَوَاهُ الْيَعْقُبِيُّ بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو وفات پا جائے اور اُس پر روزے باقی ہوں تو اُس کی طرف سے اُس کا ولی روزے رکھے۔ متابعت کی اس کی ابن وہب نے عمرو سے اور مروی کیا اسے یحییٰ بن ایوب نے ابن جعفر سے۔

1953 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي النَّظِيرِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَقْضِيهِ عَنْهَا؟ قَالَ: "نَعَمْ، قَالَ: فَدَيْنُ اللَّهِ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى"، قَالَ سُلَيْمَانُ: فَقَالَ الْحَكَمُ، وَسَلَّمَةُ، وَنَحْنُ جَمِيعًا جُلُوسٌ حِينَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ - قَالَ: سَمِعْنَا مُجَاهِدًا، يَذْكُرُ هَذَا، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَيَذْكُرُ عَنْ أَبِي خَالِدٍ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنِ الْحَكَمِ، وَمُسْلِمِ بْنِ أَبِي النَّظِيرِ، وَسَلَّمَةُ بْنُ كَهِيلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَعَطَاءٍ، وَجُهَادٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ، وَقَالَ يَحْيَى، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ، وَقَالَ عُثَيْدُ اللَّهِ: عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ الْحَكَمِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

محمد بن عبدالرحیم، معاویہ بن عمرو، زائدہ، اعمش، مسلمہ بطنین، سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میری والدہ ماجدہ کا انتقال ہو گیا اور اُن کے ذمے ایک مہینہ کے روزے ہیں۔ کیا میں اُن کی طرف سے روزے رکھوں؟ فرمایا: ہاں اللہ تعالیٰ زیادہ حق دار ہے کہ اُس کا قرض ادا کیا جائے۔ سلیمان، حکم اور سلمہ، مسلم، مجاہد نے حضرت ابن عباس سے اسے مروی کیا ہے۔ ابو خالد، اعمش، حکم اور مسلم بطنین اور سلمہ بن گھیل، سعید بن جبیر اور عطاء اور مجاہد نے حضرت ابن عباس سے مروی کی کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ میری بہن فوت ہو گئی ہے۔ بیٹی اور ابو معاویہ، اعمش، مسلم، سعید نے حضرت ابن عباس سے مروی کی کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ میری والدہ ماجدہ فوت ہو گئی ہیں۔ عبید اللہ زید بن ابی ائیسہ، حکم، سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے مروی کی کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ میری والدہ ماجدہ فوت ہو گئی ہیں اور اُن کے ذمے نذر کے روزے باقی ہیں۔ ابو ہریرہ،

عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے مروی کی ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ میری والدہ وفات پا گئی ہیں اور ان کے ذمے پندرہ دن کے روزے ہیں۔

کس وقت افطار کرنا جائز ہے؟

حضرت ابوسعید خدری نے روزہ افطار کیا جب کہ سورج کا دائرہ غائب ہو گیا۔

حمیدی، سفیان، ہشام بن غزوہ، ابن کے والد ماجد، عاصم بن عمر بن خطاب، ان کے والد محترم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رات اس جانب سے آ رہی ہو اور دن اس جانب سے جا رہا ہو اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار روزہ افطار کر لے۔

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ روزے سے تھے۔ جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے ایک شخص سے فرمایا: اے فلاں! اٹھو اور ہمارے لیے سٹو گھولو۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! شام ہونے دیجیے۔ فرمایا کہ اترو اور ہمارے لیے سٹو بناؤ۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! شام تو ہو جائے۔ فرمایا کہ اترو اور ہمارے لیے سٹو گھولو۔ عرض کی کہ ابھی تو دن ہے۔ فرمایا کہ اترو اور ہمارے لیے سٹو بناؤ۔ پس وہ اترے اور ان کے لیے سٹو بنائے۔ پس نبی کریم ﷺ نے نوش فرمائے پھر فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات اس جانب سے آ رہی ہے تو روزہ دار افطار کرے۔

وَسَلَّمَ: إِنَّ أُمَّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمٌ نَذِيرٌ، وَقَالَ أَبُو حَرِيرٍ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَتْ أُمُّ رَآةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَاتَتْ أُمَّي وَعَلَيْهَا صَوْمٌ تَحْسَبُهُ عَشْرَ يَوْمًا

43- بَابُ: مَتَى يَحِلُّ فِطْرُ الصَّائِمِ

وَأَفْطَرُ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ حِينَ غَابَ قُرْصُ

الشَّمْسِ

1954 - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ غُرُوقَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ:

سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هَاهُنَا، وَأَذْبَرِ النَّهَارُ

مِنْ هَاهُنَا، وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ

1955 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا

خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَهُوَ صَائِمٌ، فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ

قَالَ لِبَعْضِ الْقَوْمِ: يَا فَلَانُ فَمَاجِدْ لَنَا، فَقَالَ:

يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمْسَيْتُ؛ قَالَ: الْوَيْلُ فَمَجِدْ لَنَا

قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَلَوْ أَمْسَيْتُ؛ قَالَ: الْوَيْلُ،

فَمَجِدْ لَنَا، قَالَ: إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا، قَالَ: الْوَيْلُ

فَمَجِدْ لَنَا، فَتَوَلَّى لَمَجِدْ لَهُمْ، فَغَرَبَتِ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ

أَقْبَلَ مِنْ هَاهُنَا، فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ

44- بَابُ: يُفْطَرُ بِمَا تَيَسَّرَ

مِنَ الْمَاءِ، أَوْ غَيْرِهِ

1956 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سُلَيْمَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ، فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ: الْوَلُ فَا جَدَّحْ لَنَا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمْسَيْتَ، قَالَ: الْوَلُ فَا جَدَّحْ لَنَا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا، قَالَ: الْوَلُ فَا جَدَّحْ لَنَا، فَكُلْ فَجَدَّحْ ثُمَّ قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هَاهُنَا، فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَأَشَارَ بِاصْبِغِهِ قَبْلَ التَّفْرِيقِ

پانی وغیرہ جو میسر آئے
اُسی سے افطار کر لے

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے اور آپ روزے سے تھے۔ جب سورج غروب ہوا تو فرمایا: اُترو اور ہمارے لیے سٹو گھولو اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! شام ہونے دیجیے۔ فرمایا کہ اُتر کر ہمارے لیے سٹو بناؤ۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ابھی تو دن ہے۔ فرمایا کہ اُترو اور ہمارے لیے سٹو بناؤ۔ وہ اُترا اور سٹو گھولے۔ پھر فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات اس جانب سے آرہی ہے تو روزہ دار روزہ افطار کر لے اور اپنی انگشت مبارک سے مشرق کی جانب اشارہ فرمایا۔

افطار میں جلدی کرنا

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ ہمیشہ خیر سے رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔

احمد بن یونس، ابوبکر، سلیمان سے مروی ہے۔ حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک سفر میں میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا۔ شام ہونے لگی تو آپ نے ایک آدمی سے فرمایا: اُتر کر میرے لیے سٹو تیار کرو۔ اس نے عرض کی کہ کاش! آپ شام ہو جانے کا

45- بَابُ تَعْجِيلِ الْإِفْطَارِ

1957 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْإِفْطَارَ

1958 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَصَامَ حَتَّى أَمْسَى قَالَ لِرَجُلٍ: الْوَلُ فَا جَدَّحْ لِي قَالَ: لَوْ أَنْتَ ظَرَفْتَ حَتَّى تُمِيسَ، قَالَ:

1956- راجع الحديث: 1941

1957- سنن ترمذی: 699

1958- راجع الحديث: 1941، صحیح مسلم: 2554، 2555، 2556، 2557، سنن ابوداؤد: 2352

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

انتظار فرماتے۔ فرمایا کہ اتر کر میرے لیے ستو تیار کرو اور جب تم رات کو اس جانب سے آتی ہوئی دیکھو تو روزہ دار کے افطار کرنے کا وقت ہو گیا۔

جب کوئی روزہ افطار کر لے
اور پھر سورج نظر آ جائے

عبداللہ بن ابوشیبہ، ابواسامہ، ہشام بن عروہ فاطمہ بنت منذر سے مروی ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہم نے ایک ابراہیمؑ کے اندر نبی کریم ﷺ کے دور مبارک میں روزہ افطار کر لیا اور پھر سورج نظر آ گیا۔ ہشام سے کہا گیا کہ انہیں قضا کا حکم دیا گیا ہوگا؟ فرمایا کہ قضا کے سوا کیا راستہ ہے اور معمر کا بیان ہے کہ میں نے ہشام سے سنا: مجھے علم نہیں کہ انہوں نے قضا روزہ رکھا یا نہیں۔

بچوں کا روزے رکھنا

حضرت عمر نے ایک نشے باز سے رمضان میں فرمایا: تجھ پر افسوس ہے ہمارے بچے بھی روزہ رکھتے ہیں۔ پس اُسے مارا۔

مسدود، بشر بن مفصل، خالد بن ذکوان سے مروی ہے کہ حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے عاشورہ کی ایک صبح کو انصار کے کسی گاؤں میں پیغام بھیجا کہ جس نے روزہ نہیں رکھا وہ باقی دن اسی طرح مکمل کرے اور جس نے روزہ رکھا ہوا ہے وہ روزے سے رہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد ہم روزہ رکھتیں اور ہمارے بچے بھی روزہ رکھتے۔ ہم نے

اَنْزَلَ فَاَجَدَ حُرِّيًّا اِذَا رَاٰ آيَةَ اللَّيْلِ قَدْ اَقْبَلَ مِنْهَا هُنَا، فَقَدْ افْطَرَ الصَّائِمُ

46- بَابُ اِذَا افْطَرَ فِي رَمَضَانَ
ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ

1959- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: افْطَرْنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَيْمٍ، ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ قِيلَ لِهِشَامٍ: فَأْمُرُوا بِالْقَضَاءِ، قَالَ: لَا بُدَّ مِنْ قَضَاءٍ وَقَالَ مَعْمَرٌ: سَمِعْتُ هِشَامًا لَا أَدْرِي أَقَضَوْا أَمْ لَا

47- بَابُ صَوْمِ الصِّبْيَانِ

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِنَشْوَانَ فِي رَمَضَانَ: وَيْلَكَ، وَصِبْيَانُنَا صِيَامًا، فَطَرَبَهُ

1960 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ، عَنِ الرَّبِيعِ بِنْتِ مُعَوَّذٍ، قَالَتْ: أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ: مَنْ أَصْبَحَ مُفْطِرًا، فَلَيْتَمَ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا، فَلَيْتَمَ، قَالَتْ: فَكُنَّا نَصُومُهُ بَعْدَهُ، وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا، وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللَّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ،

1959- سنن ابوداؤد: 2359، سنن ابن ماجه: 1674

1960- صحيح مسلم: 2664

اُن کے لیے روئی کی ایک گڑیا بنا دی تھی۔ جب اُن میں سے کوئی کھانے کے لئے روتا تو ہم اُسے وہی دیتے، حتیٰ کہ افطار کا وقت ہو جاتا۔

وصال کے روزے جس نے کہا کہ

رات میں روزہ نہیں ہے

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ پھر رات ہونے تک روزہ پورا کرو اور نبی کریم ﷺ نے اُن پر شفقت فرماتے ہوئے اس سے منع فرمایا ہے اور ان کی طاقت باقی رکھنے کے لیے اور اس پر ہمیشگی میں کراہت ہے۔

مسدد، یحییٰ، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وصال کے روزے نہ رکھا کرو۔ لوگوں نے عرض کی کہ آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں فرمایا کہ میں تم میں سے کسی کی مثل نہیں ہوں، مجھے تو کھلایا پلایا جاتا ہے یا میں رات گزارتا ہوں تو مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے۔

نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے وصال کے روزوں سے ممانعت فرمائی ہے۔ لوگوں نے عرض کی کہ آپ تو یہ روزے رکھتے ہیں؟ فرمایا کہ میں تمہاری مثل نہیں ہوں، مجھے تو کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وصال کے روزے نہ رکھا کرو کیونکہ جب تم میں سے کوئی ملائے گا تو سحری تک ملانا پڑے گا۔ بعض لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول

فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهُ ذَلِكَ حَتَّى يَكُونَ عِنْدَ الْإِفْطَارِ

48- بَابُ الْوِصَالِ، وَمَنْ قَالَ:

لَيْسَ فِي اللَّيْلِ صِيَامٌ

يَقُولُهُ تَعَالَى: (ثُمَّ آمَنُوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ) (البقرة: 187)، وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ رَحْمَةً لَهُمْ وَإِنْفَاءً عَنْهُمْ، وَمَا يُكْرَهُ مِنَ التَّعَنُّي

1961 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُوَاصِلُوا قَالُوا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ: لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ إِلَى أَطْعَمَ وَأُسْقَى، أَوْ إِلَى أَبِيئِطْ أَطْعَمَ وَأُسْقَى

1962 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْوِصَالِ قَالُوا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ: إِنِّي لَسْتُ مِنْكُمْ إِلَى أَطْعَمَ وَأُسْقَى

1963 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تُوَاصِلُوا فَإِنَّكُمْ إِذَا

1961- النظر الحديث: 7241

1962- النظر الحديث: 1922 'صحیح مسلم: 2558' سنن ابوداؤد: 2360

1963- النظر الحديث: 1967 'سنن ابوداؤد: 2361

أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ، فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى الشَّحْرِ، قَالُوا: فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: إِيَّيْكَ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِيَّيْكُمْ لِي مُطْعَمٌ يُطْعِمُنِي، وَسَاقِي يُسْقِينِي

1964 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: تَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ، فَقَالُوا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: إِيَّيْكَ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِيَّيْكُمْ لِي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيُسْقِينِي، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: لَمْ يَذْكُرْ عُثْمَانُ رَحْمَةً لَهُمْ

اللہ! آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں؟ فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ میں رات گزارتا ہوں تو کھلانے والا مجھے کھلاتا ہے اور پلانے والا مجھے پلاتا ہے۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے مروی کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے وصال کے روزوں سے ممانعت فرمائی فرمایا ہے لوگوں پر شفقت کے سبب۔ لوگوں نے عرض کی کہ آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں؟ فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ مجھے تو میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔ عثمان راوی نے رَحْمَةً لَهُمْ کا ذکر نہیں کیا ہے۔

49- بَابُ التَّنْكِيلِ لِمَنْ أَكْثَرَ الْوَصَالَ

رَوَاهُ أَنَسٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زیادہ روزے

رکھنے سے روکنا

اسے حضرت انس نے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے وصال کے روزے رکھنے سے ممانعت فرمائی فرمایا تو مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کہ آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ تم میں میری مثل کون ہے؟ بیشک میں رات گزارتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ جب آپ کے روکنے کے باوجود روزے ملانے سے نہ رُکے تو آپ نے ایک روز بلایا پھر اگلا روز ملایا تو چاند نظر آ گیا فرمایا کہ اگر یہ

1965 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: تَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَصَالِ فِي الصَّوْمِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ: إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: وَأَيْكُمْ مِثْلِي، إِيَّيْكُمْ لِي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيُسْقِينِي، فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَتَعَلَّوْا عَنِ الْوَصَالِ، وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا، ثُمَّ يَوْمًا، ثُمَّ رَأَوْا الْهَلَالَ، فَقَالَ: لَوْ تَأَخَّرَ لِرَدِّكُمْ كَالْتَّنْكِيلِ لَهُمْ حِينَ

أَبْوَأَنْ يَنْتَهُوْا

مؤخر ہو جاتا تو میں تمہارے ساتھ زیادہ ملائے جاتا۔ یہ اس بات کی تنبیہ تھی کہ وہ حضرات روکنے سے بھی نہیں رُکے تھے۔

ہام نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا کہ وصال کے روزے نہ رکھا کرو۔ عرض کی گئی کہ آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ میں رات گزارتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے، اسلئے تم اتنا ہی عمل کرو جس کی تم قدرت رکھتے ہو۔

سحری تک مسلسل روزہ رکھنا

عبداللہ بن خطاب سے مروی ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی وصال کے روزے نہ رکھے اور اگر روزے کے ساتھ روزہ ملایا تو سحری تک ملائے۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ تو روزے ملاتے ہیں؟ فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ رات کو مجھے کھلانے والا کھلاتا ہے اور پلانے والا پلاتا ہے۔

جو اپنے بھائی کو نفلی روزہ توڑنے کی قسم دے اور اُس پر قضاء نہیں جب کہ یہی اُس کے موافق ہو

عون بن ابوجحیفہ سے مروی ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے حضرت سلمان اور

1966 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ مَرَّتَيْنِ قِيلَ: إِنَّكَ تَوَاصِلٌ، قَالَ: إِلَى أَبِييْتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي، فَالْكُلْفُ وَالْعَمَلُ مَا تُطِيقُونَ

50- بَابُ الْوِصَالِ إِلَى الشَّحْرِ

1967 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَزَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَارِثٍ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَا تَوَاصِلُوا، فَإِيَّاكُمْ أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ، فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى الشَّحْرِ، قَالُوا: فَإِنَّكَ تَوَاصِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِلَى أَبِييْتُ لِي مُطْعِمٌ يُطْعِمُنِي وَسَاقِي يَسْقِينِي

51- بَابُ مَنْ أَقْسَمَ عَلَى أَخِيهِ لِيُفْطِرَ فِي التَّطَوُّعِ، وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ قِضَاءً إِذَا كَانَ أَوْفَقَ لَهُ

1968 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي

1966- راجع الحديث: 1965

1967- راجع الحديث: 1963

1968- النظر الحديث: 6139، سنن ترمذی: 2413

بُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَخْبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدُّدَاءِ، فَوَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدُّدَاءِ، فَرَأَى أَنَّ الدُّدَاءَ مُتَبَلِّلَةً، فَقَالَ لَهَا: مَا شَأْنُكِ؟ قَالَتْ: أَخُوكَ أَبُو الدُّدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا، فَجَاءَ أَبُو الدُّدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا، فَقَالَ: كُلْ، قَالَ: فَإِنِّي صَائِمٌ، قَالَ: مَا أَكَا بِأَكْلٍ حَتَّى تَأْكُلَ، قَالَ: فَأَكَلْتُ، فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدُّدَاءِ يَقُومُ، قَالَ: ثُمَّ، فَتَعَامَ، ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ: ثُمَّ، فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قَالَ: سَلْمَانُ قُمْ الْآنَ فَصَلِّ يَا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلَا أَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَأَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ سَلْمَانُ

حضرت ابودرداء کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا۔ حضرت سلمان جب حضرت ابودرداء سے ملنے گئے تو حضرت اُمّ درداء کو غمگین دیکھا۔ فرمایا کہ آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ کہا کہ آپ کا بھائی ابودرداء دنیا سے لا تعلق ہو گیا ہے۔ پس حضرت ابودرداء آئے اور کھانا تیار کروایا گیا اور کہا کہ آپ کھائیں کیونکہ میں روزے سے ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ نہیں کھائیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے کھایا۔ جب رات ہوئی تو ابودرداء قیام کرنے لگے۔ انہوں نے کہا سو جایے۔ وہ سو گئے پھر قیام کرنے لگے تو کہا سو جائیں۔ جب رات کا پچھلا حصہ آ گیا تو حضرت سلمان نے کہا: اب کھڑے ہو جائیے اور دونوں نے نماز پڑھی۔ حضرت سلمان نے اُن سے کہا کہ آپ کے رب کا آپ پر حق ہے، آپ کی جان کا آپ پر حق ہے، آپ کے اہل و عیال کا آپ پر حق ہے۔ پس ہر حق دار کو اس کا حق دیجئے۔ پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بات کا آپ سے ذکر کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سلمان نے سچ کہا ہے۔

شعبان کے روزے

ابوسلمہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ روزے رکھتے تو ہم کہتے کہ اب چھوڑیں گے نہیں اور نہ رکھتے تو ہم کہنے لگتے کہ اب روزے سے نہیں رکھیں گے۔ میں نے رمضان کے سوا رسول اللہ ﷺ کو کسی پورے مہینے کے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا اور میں نے آپ کو شعبان سے زیادہ کسی مہینے کے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

52- بَابُ صَوْمِ شَعْبَانَ

1969 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّظَرِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ: لَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ: لَا يَصُومُ، فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ إِلَّا رَمَضَانَ، وَمَا رَأَيْتُهُ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ شعبان سے زیادہ کسی مہینے کے روزے نہیں رکھتے تھے۔ آپ پورے شعبان کے روزے رکھتے اور فرمایا کرتے: اکتا ہی عمل کرو جس کی تم قدرت رکھتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ اکتاتا نہیں جب تک تم نہ اکتا جاؤ اور نبی کریم ﷺ کو وہ نماز زیادہ پسند تھی جس پر بیشکی ہو خواہ وہ تھوڑی ہوتی اور آپ جب کوئی نماز پڑھتے تو اس پر بیشکی فرماتے۔

نبی کریم کے روزے اور افطار کرنے کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے رمضان کے علاوہ کبھی کسی ماہ کے پورے روزے نہیں رکھے آپ روزے رکھتے تو کہنے والا کہنے لگتا کہ خدا کی قسم، اب چھوڑیں گے نہیں اور رکھنے چھوڑ دیتے تو کہنے والا کہنے لگتا کہ خدا کی قسم، اب روزے نہیں رکھیں گے۔

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کسی مہینے میں روزے چھوڑتے تو ہم یہ خیال کرنے لگتے کہ اب اس میں روزے نہیں رکھیں گے اور جب روزے رکھنے لگتے تو ہم گمان کرتے کہ اب رکھنے نہیں چھوڑیں گے اور اگر تم آپ کورات میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے

1970 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، حَدَّثَتْهُ قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا أَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ، فَإِنَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ "وَكَانَ يَقُولُ: خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا وَآخِبَ الصَّلَاةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دُومَ عَلَيْهِ وَإِنْ قُلْتُ، وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً دَاوَمَ عَلَيْهَا

53- بَابُ مَا يُذَكَّرُ مِنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَافْطَارِهِ

1971 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَا صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ "وَيَصُومُ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ: لَا وَاللَّهِ لَا يُفْطِرُ، وَيفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ: لَا وَاللَّهِ لَا يَصُومُ"

1972 - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يَصُومَ مِنْهُ، وَيَصُومُ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا، وَكَانَ لَا تَشَاءُ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا

1970- راجع الحديث: 1969، صحيح مسلم: 2716، سنن لسانى: 2179

1971- صحيح مسلم: 2717، سنن ابوداؤد: 1711، سنن لسانى: 2345

1972- راجع الحديث: 1141

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

رَأَيْتُهُ وَلَا تَكَلَّمَا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ مُحَمَّدٍ
أَنَّهُ سَأَلَ النَّسَائِيَّ الصَّوْمَ

اور اگر آپ کو سوتے ہوئے دیکھنا چاہتے تب بھی دیکھ
لیجئے۔ سلمان نے حمید سے مروی کی ہے کہ انہوں نے
حضرت انس سے روزے کے بارے میں پوچھا تھا۔

حمید سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم ﷺ کے روزوں کے
بارے میں پوچھا تو فرمایا: کہ میں جس مہینے میں آپ کو
روزہ دار دیکھنا چاہتا تو دیکھ لیتا اور چاہتا تو روزے
چھوڑے ہوئے دیکھ لیتا اور چاہتا تو رات کو قیام کرتے
ہوئے دیکھ لیتا اور چاہتا تو سوئے ہوئے دیکھ لیتا۔ اور
میں نے کسی دیباچ یا ریشم کو نہیں چھوا۔ جو رسول اللہ
ﷺ کی ہتھیلی سے نرم ہو اور نہ مشک و عنبر کی خوشبو
رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے بڑھ کر تھی۔

1973 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا
أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرِيُّ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: سَأَلْتُ النَّسَاءَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ صَيَّامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَرَاهُ مِنَ الشَّهْرِ
صَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مُفْطِرًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مِنَ
الَّيْلِ قَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا تَكَلَّمَا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا
مَسِسْتُ خَزَفَةً وَلَا حَرِيرَةً أَلْتَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا شَمِئْتُ مِسْكَةً، وَلَا
عَبِيرَةً أَطْيَبَ رَائِحَةً مِنْ رَائِحَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روزے کے بارے میں مہمان کا حق

ابو سلمہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن
العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ
ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ پھر باقی حدیث
بیان کی جس میں فرمایا کہ تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق
ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ میں نے عرض کی
کہ داؤدی روزہ کیا ہے؟ فرمایا کہ ایک روز چھوڑ کر روزہ
رکھنا۔

روزے کے بارے میں جسم کا حق

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ

54- بَابُ حَقِّ الضَّيْفِ فِي الصَّوْمِ

1974 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ

إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنِي
أَبُو سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ
الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: دَخَلَ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ يَعْغِي إِنْ
لِزُورِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنْ لِيَزُوجَكَ عَلَيْكَ حَقًّا،
فَقُلْتُ: وَمَا صَوْمُ دَاوُدَ؟ قَالَ: يَصُفُّ النَّهْرَ

55- بَابُ حَقِّ الْجِسْمِ فِي الصَّوْمِ

1975 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ

1973- راجع الحديث: 1141

1974- راجع الحديث: 1131، صحيح مسلم: 2722، 2723، سنن نسائي: 2390

1975- راجع الحديث: 1974

عنه سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عبد اللہ! مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ تم دن کو روزے رکھتے اور رات کو قیام کرتے ہو۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ ایسا نہ کرو بلکہ روزے رکھو اور چھوڑ بھی دیا کرو۔ قیام کرو اور سو یا بھی کرو کیونکہ تمہارے جسم کا تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے اور تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو چونکہ ہر نیکی کا اجر دس گنا ہے تو یہ ہمیشہ روزے رکھنے کی مانند ہو جائے گا۔ میں نے اصرار کیا تو مجھے زیادہ کی اجازت دی گئی۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں اپنے میں زیادہ طاقت پاتا ہوں۔ فرمایا تو اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام والے روزے رکھ لو اور اُن سے زیادہ نہ رکھنا۔ میں نے عرض کی کہ اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے کس طرح تھے؟ فرمایا کہ ایک دن رکھنا اور ایک دن چھوڑ دینا۔ بڑھاپے کے ایام میں حضرت عبد اللہ فرمایا کرتے کہ کاش! میں نبی کریم ﷺ کے اجازت دینے کو قبول کر لیتا۔

ہمیشہ روزے رکھنا

ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ بات بنائی گئی کہ یہ کہتا ہوں کہ میں خدا کی قسم، میں زندگی بھر دن کو روزے رکھوں گا اور رات کو قیام کیا کروں گا۔ میں نے عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، واقعی میں نے ایسا کہا ہے۔ فرمایا کہ تم سے ایسا نہیں ہو سکے گا لہذا روزے رکھو اور چھوڑا بھی

اللہ اُخْبَرَكَ الْاَوْزَاعِي، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَبِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، أَلَمْ أُخْبَرَ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ، وَتَقُومُ اللَّيْلَ، فَقُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ، وَتُمْ وَتُمْ، فَإِنَّ لِحَسْبِكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِعَيْنِكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِرِزْوَجِكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِرِزْوَرِكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِحَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ كُلَّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا، فَإِنَّ ذَلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ، فَشَدَّدْتُ، فَشَدَّدَ عَلَيَّ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةَ قَالَ: فَصُمْ صِيَامَ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَلَا تَزِدْ عَلَيْهِ، قُلْتُ: وَمَا كَانَ صِيَامَ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامَ؟ قَالَ: يَصِفُ الدَّهْرَ، فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقُولُ بَعْدَ مَا كَبُرَ: يَا لَيْتَنِي قَبِلْتُ رُحْصَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

56- بَابُ صَوْمِ الدَّهْرِ

1976- حَدَّثَنَا أَبُو الِیْمَانِ، أَخْبَرَكَ شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو، قَالَ: أَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنِّي أَقُولُ: وَاللَّهِ لَا صَوْمَ مِنَ النَّهَارِ، وَلَا قَوْمَ مِنَ اللَّيْلِ مَا عِشْتُ، فَقُلْتُ لَهُ: قَدْ قُلْتُهُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ: فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ، فَصُمْ وَأَفْطِرْ، وَتُمْ وَتُمْ، وَصُمْ مِنْ

الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، وَذَلِكَ مِثْلُ صِيَامِ النَّهْرِ، قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: فَصُمْ يَوْمًا وَأَفِطِرْ يَوْمَيْنِ، قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: فَصُمْ يَوْمًا وَأَفِطِرْ يَوْمًا، فَذَلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَهُوَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ، فَقُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ

کرو۔ قیام کرو اور سو یا بھی کرو۔ ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو تو ہر نیکی کا ثواب چونکہ دس گنا ہے تو یہ ہمیشہ کے روزوں کی طرح ہو جائیگے۔ عرض کی کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا تو ایک دن روزہ رکھو اور دو دن چھوڑ دیا کرو۔ عرض کی کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت محسوس کرتا ہوں۔ فرمایا تو ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن چھوڑ دیا کرو۔ یہ داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں اور یہ سب سے افضل روزے ہیں عرض کی کہ میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت پاتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس سے زیادہ میں فضیلت نہیں ہے۔

57- بَابُ حَقِّ الْأَهْلِ فِي الصَّوْمِ

رَوَاهُ أَبُو بَكْرِ حُفَيْفَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روزے کے بارے میں بیوی کا حق اس سلسلے میں حضرت ابو حنیفہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے۔

ابو العباس شاعر سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ کو علم ہوا کہ میں دن بھر روزہ رکھتا اور رات بھر قیام کرتا ہوں تو مجھے بلایا میں خود حاضر خدمت ہوا تو فرمایا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم روزے رکھتے ہو اور چھوڑتے نہیں ہو اور نماز پڑھتے رہتے ہو، مگر روزے رکھو اور چھوڑا بھی کرو۔ قیام کرو اور سو یا بھی کرو کیونکہ تمہاری آنکھ کا تم پر حق ہے نیز تمہاری جان کا اور تمہارے اہل و عیال کا تم پر حق ہے۔ عرض کی کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے فرمایا تو تم داؤد علیہ السلام والے روزے سے رکھ لیا کرو۔ عرض کی کہ وہ کس طرح ہیں فرمایا کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن روزہ نہ

1977 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرْجُجٍ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: بَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنِّي أَسْرُدُ الصَّوْمَ، وَأُصَلِّي اللَّيْلَ، فَإِنَّمَا أُرْسِلَ إِلَيَّ وَإِنَّمَا لِقِيَّتُهُ فَقَالَ: أَلَمْ أَخْبَرْتُكَ تَصُومُ وَلَا تُفِطِرُ، وَتُصَلِّي؛ فَصُمْ وَأَفِطِرْ، وَتُمْ وَتَمْ، فَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِنَفْسِكَ وَأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، قَالَ: إِنِّي لَا أَقْوَى لِذَلِكَ، قَالَ: فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: وَكَيْفَ؟ قَالَ: كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفِطِرُ يَوْمًا، وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَأَى، قَالَ: مَنْ لِي بِهَذِهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ؟ قَالَ عَطَاءٌ: لَا أُخْرِى كَيْفَ ذَكَرَ

رکھتے اور دشمن سے مقابلہ کے وقت پیٹھ نہ پھیرتے۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے لیے اس کا ضامن کون ہے۔ عطاء کا بیان ہے کہ ہمیشہ کے روزوں کا ذکر کس طرح ہوا۔ نبی کریم ﷺ نے دودفعہ فرمایا: جس نے ہمیشہ روزے رکھے اُس نے گویا روزے رکھے ہی نہیں۔

ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن چھوڑنا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر ماہ میں تین روزے رکھ لیا کرو۔ عرض کی کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ میں مسلسل یہی کہتا رہا حتیٰ کہ آپ نے فرمایا کہ ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن نہ رکھا کرو اور ایک مہینے میں قرآن مجید ختم کیا کرو۔ عرض کی کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ میں مسلسل یہی کہتا رہا حتیٰ کہ فرمایا تو تین دن میں۔

حضرت داؤد علیہ السلام والے روزے

ابو العباس مکی سے مروی ہے جو شاعر تھے اور حدیث کے بارے میں متہم نہیں تھے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم ہمیشہ روزے رکھتے اور ہمیشہ قیام کرتے ہو؟ عرض کی کہ ہاں۔ فرمایا کہ اگر تم ایسا کرتے رہو گے تو تمہاری آنکھوں میں گڑھے پڑ جائیں گے اور تمہارا جسم بے جان ہو جائیگا نیز اس کا کوئی روزہ نہیں جس نے ہمیشہ روزے رکھے بلکہ ہر ماہ میں تین روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے جیسا ہے۔

صِيَامُ الْاَكْبَدِ - قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْاَكْبَدَ مَرَّتَيْنِ

58- بَابُ صَوْمِ يَوْمٍ وَافْطَارِ يَوْمٍ

1978- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ،

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُعِيذَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: صُمُّ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، قَالَ: أَطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، فَمَا زَالَ حَتَّى قَالَ: صُمُّ يَوْمًا وَافْطِرْ يَوْمًا فَقَالَ: اقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ، قَالَ: إِنِّي أَطِيقُ أَكْثَرَ فَمَا زَالَ حَتَّى قَالَ: فِي ثَلَاثٍ

59- بَابُ صَوْمِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

1979- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا

حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ السَّمْعَ، - وَكَانَ شَاعِرًا وَكَانَ لَا يَنْتَهَمُ فِي حَدِيثِهِ - قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكَ لَتَصُومُ النَّهْرَ، وَتَقُومُ اللَّيْلَ، فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: إِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ، وَنَفِثَتْ لَهُ النَّفْسُ، لَا صَامَ مَنْ صَامَ النَّهْرَ، صَوْمَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ صَوْمَ النَّهْرِ كُلِّهِ، قُلْتُ: فَرَأَيْتَ

1978- راجع الحديث: 1131

1979- راجع الحديث: 1131, 1977

عرض کی ہوا کہ میں اس سے زیادہ کی قدرت رکھتا ہوں۔ فرمایا داؤد علیہ السلام والے روزے رکھ لیا کرو جو ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن نہیں رکھتے تھے اور جب دشمن سے مقابلہ ہوتا تو پیٹھ نہ پھیرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ کسی نے رسول اللہ ﷺ سے میرے روزوں کا ذکر کیا تو آپ میرے پاس تشریف لائے میں نے آپ کو چمڑے کا تکیہ پیش کیا جس میں کھجوروں کی چھال بھری ہوئی تھی۔ آپ زمین پر تشریف فرما ہوئے اور تکیے کو میرے اور اپنے درمیان رکھ لیا۔ فرمایا: کیا تمہارے لیے ہر ماہ میں تین روزے رکھنا کافی نہیں؟ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! فرمایا، پانچ۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! فرمایا کہ سات۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! فرمایا کہ گیارہ۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام کے روزوں پر کوئی روزے نہیں ہیں یعنی آدھے زمانے کے روزے کہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن نہ رکھنا۔

ایام بیض یعنی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ کے روزے

ابو عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے خلیل ﷺ نے مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی: ہر ماہ تین روزے رکھنا۔ چاشت کی دو رکعتیں پڑھنا اور سونے سے پہلے وتر پڑھنا۔

أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا، وَلَا يَفْزُ إِذَا لَاقَى

1980- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِيحِ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، فَحَدَّثَنَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ لَهُ صَوْمِي، فَدَخَلَ عَلَيَّ فَالْقَيْتُ لَهُ وَسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَشَوْهَا لَيْفٌ، فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ وَصَارَتْ الْوَسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، فَقَالَ: أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: نَحْنَسَا، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: سَبْعًا، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: إِحْدَى عَشْرَةً، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ شَطْرَ الدَّهْرِ، صُمْ يَوْمًا، وَأَفْطِرْ يَوْمًا

60- بَابُ صِيَامِ أَيَّامِ الْبَيْضِ: ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ

1981- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَبُو الثَّيَّاجِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ صِيَامٍ

ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرُكْعَتِي الطُّعْيِ، وَأَنْ أُوتِرَ لَيْلًا - قَبْلَ أَنْ أَكَامَ

61- بَابُ مَنْ زَارَ قَوْمًا

فَلَمْ يُفْطِرْ عِنْدَهُمْ

1982- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغَلَّى، قَالَ: حَدَّثَنِي

خَالِدٌ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ، فَأَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَسَمْنٍ، قَالَ: أَعِيدُوا سَمْنَكُمْ فِي سِقَائِهِ، وَتَمْرَكُمْ فِي وِعَائِهِ، فَإِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ إِلَى فَاحِشَةٍ مِنَ الْبَيْتِ، فَصَلَّى غَيْرَ الْمَكْتُوبَةِ، فَدَعَا أُمَّ سُلَيْمٍ وَأَهْلَ بَيْتِهَا، فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لِي خَوَاطِئَ، قَالَ: مَا هِيَ؟، قَالَتْ: خَادِمُكَ أَنَسٌ، فَمَا تَرِكَ خَيْرَ آخِرَةٍ وَلَا دُنْيَا إِلَّا دَعَا لِي بِهِ، قَالَ: اللَّهُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا وَوَلَدًا، وَبَارِكْ لَهُ فِيهِ، فَإِنِّي لَبِنُ أَكْثَرِ الْأَنْصَارِ مَالًا، وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي أُمَيَّةٍ: أَنَّهُ دُفِنَ لِصُلْبِي مَقْدَمَ حَاجِ الْبَصْرِ قَبِيضٌ وَعِشْرُونَ وَمِائَةً.

1982م- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى

بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، سَمِعَ أَنَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

62- بَابُ الصَّوْمِ مِنْ آخِرِ الشَّهْرِ

جو کسی کے پاس جائے

اور نفلی روزہ نہ توڑے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت ام سلیم کے پاس تشریف فرما ہوئے تو وہ کھجوریں اور گھی لے کر حاضر ہوئیں۔ فرمایا کہ گھی کو اس کے کپتے میں اور کھجوروں کو ان کے برتن میں ڈال دو کیونکہ میرا روزہ ہے۔ پھر آپ گھر کے ایک حلقے میں کھڑے ہوئے تو نفل پڑھے اور حضرت ام سلیم اور ان کے گھر والوں کے لیے دعا کی۔ حضرت ام سلیم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا صرف میرے لیے؟ فرمایا کہ اور کس کے لیے؟ عرض کی کہ آپ کا خادم انس بھی تو ہے۔ چنانچہ آپ نے دنیا اور آخرت کی کوئی بھلائی نہ چھوڑی مگر اس کے لیے دعا فرمائی اور کہا: اے اللہ! اسے مال اور اولاد دے اور برکت دے۔ یہی سبب ہے کہ میرے پاس انصار میں سب سے زیادہ مال ہے اور ان کی صاحبزادی امینہ نے مجھے بتایا کہ انہوں نے فرمایا: حجاج کے بھرہ آنے سے قبل میری اولاد میں سے ایک سو بیس سے زیادہ افراد دفن ہو چکے تھے۔

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے اسی طرح فرمایا۔

مہینے کے آخری ایام میں روزہ رکھنا

صلت بن محمد، مہدی، غیلان۔ ابو النعمان، مہدی بن میمون، غیلان بن جریر، مطرف، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا یا کسی نے پوچھا اور حضرت عمرانؓ رہے تھے کہ آپ نے فرمایا: اے فلاں! تم نے اس مہینے کے آخر میں روزے نہیں رکھے؟ راوی کے خیال میں رمضان کے۔ اس شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ فرمایا کہ جب روزہ چھوڑو تو دو دن روزے رکھو۔ صلت راوی نے اُظْلُتْہُ یعنی رمضان نہیں کہا۔ امام ابو عبید اللہ بخاری نے فرمایا کہ ثابت، مطرف، حضرت عمران نے نبی کریم سے مِنْ سُرِّ رَمَضَانَ مروی کیا ہے۔

جمعہ کے دن روزہ رکھنا

جب کوئی جمعہ کے دن روزہ رکھ کر صبح کرے تو اُسے روزہ توڑ دینا چاہیے۔

محمد بن عباد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم ﷺ نے جمعہ کے روزے سے ممانعت فرمائی ہے؟ فرمایا: ہاں۔ ابو عاصم کے سوا دوسرے راویوں نے کہا ہے کہ جب کہ یہی ایک روزہ رکھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی صرف جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھے مگر جب

1983 - حَدَّثَنَا الضَّلَكُ بْنُ مُعْتَدٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ غِيلَانَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا غِيلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُ سَأَلَهُ: أَوْ سَأَلَ رَجُلًا وَعِمْرَانُ يَسْتَعُ - فَقَالَ: يَا أَبَا فُلَانٍ أَمَا صُمْتَ سَرَّ هَذَا الشَّهْرِ؟ قَالَ: - أَظْلُتُهُ قَالَ: يَعْنِي رَمَضَانَ - قَالَ الرَّجُلُ: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ، لَمْ يَقُلِ الضَّلَكُ: أَظْلُتُهُ يَعْنِي رَمَضَانَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ ثَابِتٌ: عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ سَرِّ رَمَضَانَ

63- بَابُ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

فَإِذَا أَصْبَحَ صَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَعَلَيْهِ أَنْ يُفْطِرَ، يَعْنِي: إِذَا لَمْ يَصُمْ قَبْلَهُ، وَلَا يُرِيدُ أَنْ يَصُومَ بَعْدَهُ

1984 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ مُعْتَدِ بْنِ عَبَادٍ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، زَادَ غَيْرُ أَبِي عَاصِمٍ، يَعْنِي: أَنْ يَنْقَرِ دَيْصُومٍ

1985 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

1983 - صحيح مسلم: 2743, 2737 سنن ابوداؤد: 2328

1984 - صحيح مسلم: 2677, 2676 سنن ابن ماجه: 1724

1985 - صحيح مسلم: 2678 سنن ابن ماجه: 1723

کہ اس سے پہلے یا بعد والے دن کا بھی روزہ رکھے۔

مسدد، یحییٰ، شعبہ، محمد، حمندر، شعبہ، قتادہ، ایوب، حضرت جریر بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن اُن کے پاس تشریف لائے اور وہ روزے سے تھیں۔ فرمایا: کیا تم نے کل روزہ رکھا تھا؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا: کیا کل روزہ رکھو گی؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا تو روزہ افطار کر لو۔ حماد بن الجعد، قتادہ، ایوب، حضرت جویریہ سے مروی ہے کہ آپ کے حکم سے انہوں نے روزہ افطار کر لیا۔

کیا روزے کے لیے دن مخصوص ہیں؟

علقہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض کی کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے روزے کے لیے دن مخصوص فرما رکھے تھے؟ فرمایا: نہیں بلکہ آپ کے عمل میں پیشگی ہوتی تھی۔ تم میں سے وہ قدرت کون رکھتا ہے جو رسول اللہ ﷺ قدرت رکھتے تھے۔

عرفہ کے روز کا روزہ

مسدد، یحییٰ، امام مالک، سالم، عمیر مولیٰ اُم الفضل، حضرت ام الفضل، عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابو النضر مولیٰ عمیر بن عبید اللہ، عمیر مولیٰ عبداللہ بن عباس، حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ کچھ لوگوں کو عرفہ کے دن نبی کریم

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَصُومَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ

1986 - حَدَّثَنَا مُسْنَدُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ، فَقَالَ: أَصُمِّتِ أَمْسِي؟ قَالَتْ: لَا، قَالَ: تُرِيدِينَ أَنْ تَصُومِي غَدًا؟ قَالَتْ: لَا، قَالَ: فَأَفْطِرِي، وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ الْجَعْدِ: سَمِعَ قَتَادَةَ حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ أَنَّ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَتْهُ: فَأَمَرَهَا فَأَفْطَرَتْ

64- بَابُ: هَلْ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ

1987 - حَدَّثَنَا مُسْنَدُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَتَّصِرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُصُّ مِنَ الْأَيَّامِ شَيْئًا؟ قَالَتْ: "لَا، كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً، وَأَيْكُمْ يُطِيقُ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيقُ

65- بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

1988 - حَدَّثَنَا مُسْنَدُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَيْرٌ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ حَدَّثَتْهُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّظْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى

1986- سنن ابوداؤد: 2422

1987- النظر الحديث: 6466، صحيح مسلم: 1826، سنن ابوداؤد: 1826

1988- راجع الحديث: 1658

میں ﷺ کے روزے کے بارے میں شبہ ہوا تو کچھ نے کہا کہ آپ روزے سے ہیں اور کچھ نے کہا کہ روزے سے نہیں ہیں تو میں نے دودھ کا ایک پیالہ آپ کی خدمت میں بھیجا جبکہ آپ اونٹ پر تھے۔ پس آپ نے وہ نوش فرمایا۔

کریب نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ لوگوں نے عرفہ کے دن نبی کریم ﷺ کے روزے سے متعلق شک کیا تو انہوں نے آپ کی خدمت میں دودھ کا پیالہ بھیجا جبکہ آپ عرفات میں کھڑے تھے۔ آپ نے اُس میں سے نوش فرمایا اور لوگ دیکھ رہے تھے۔

عید الفطر کے روز کا بیان

ابو عبیدہ مولیٰ ابن ازہر سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عید کے لیے حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں دنوں کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ ایک عید الفطر کے دن اور دوسرے جس دن تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَسَّاسِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: هُوَ صَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْسَ بِصَائِمٍ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِقَدَحٍ لَبَنٍ وَهُوَ وَقِفٌ عَلَى بَعِيرٍ، فَشَرِبَهُ

1989- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ - أَوْ قُرَيْءٌ عَلَيْهِ - قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُو، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّاسَ شَكُّوا فِي صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِحِلَافٍ وَهُوَ وَقِفٌ فِي التَّوْقِفِ فَشَرِبَ مِنْهُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ

66- بَابُ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ

1990- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ، قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: "هَذَانِ يَوْمَانِ تَهَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا: يَوْمَ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ، وَالْيَوْمَ الْآخَرَ تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ نُسُكِكُمْ، قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهُ: " قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: مَنْ قَالَ: مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ، فَقَدْ أَصَابَ وَمَنْ قَالَ: مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَدْ أَصَابَ "

1991- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

1989- صحیح مسلم: 2631

1990- انظر الحديث: 5571، صحیح مسلم: 2666، سنن ابوداؤد: 2416، سنن ترمذی: 771، سنن ابن ماجہ: 1722

1991- راجع الحديث: 367، صحیح مسلم: 2669، سنن ابوداؤد: 2417، سنن ترمذی: 772

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عید الفطر اور قربانی کے دن روزہ رکھنے سے ممانعت فرمائی گئی ہے نیز گھوٹ مارنے سے کہ آدمی ایک ہی کپڑے میں لپٹا رہے۔

نیز فجر اور نماز عصر کے بعد نماز پڑھنے سے۔

عید الاضحیٰ کے دن کا روزہ

عطاء بن میناء سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دو روزوں اور دو تجارتوں سے ممانعت فرمائی گئی ہے یعنی عید الفطر اور عید قربانی کے روزوں سے نیز ملا مسہ اور منابذہ تجارت ہے۔

زیاد بن جبیر سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ کسی شخص نے ایک دن روزہ رکھنے کی مت مانی اور میرے خیال میں پیر کے دن کی جبکہ اُس دن عید کا دن ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نذر کو پوری کرنے کا حکم فرمایا اور نبی کریم ﷺ نے اسی روز روزہ رکھنے سے ممانعت فرمائی ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جنہوں نے نبی کریم کے ساتھ بارہ غزوات میں حصہ لیا تھا کہ میں نے تین چار باتیں نبی کریم ﷺ سے ایسی سنی ہیں جو مجھے بہت زیادہ پسند ہیں یعنی کوئی عورت

وَهَيْبُهُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ، وَعَنِ الصَّيَّامِ، وَأَنْ يَخْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ،

1992- وَعَنْ صَلَاحَةَ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ

67- بَابُ صَوْمِ يَوْمِ النَّحْرِ

1993 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا

هِشَامٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: " يُنْهَى عَنْ صِيَامَ لَيْلِي، وَبَيَعَتَيْنِ: الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ، وَالْمُنَابَذَةِ "

1994 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا

مُعَاذُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: رَجُلٌ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ يَوْمًا، - قَالَ: أَظَلُّهُ قَالَ: الْإِثْنَيْنِ - فَوَافَقَ ذَلِكَ يَوْمَ عِيدِهِ، فَقَالَ ابْنُ عَمَرَ: أَمَرَ اللَّهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ هَذَا الْيَوْمِ

1995 - حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِثْقَالٍ، حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو، قَالَ: سَمِعْتُ قَزْعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - وَكَانَ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1992- راجع الحديث: 1991, 586, 368

1993- صحيح مسلم: 3784

1994- النظر الحديث: 6706, 6705، صحيح مسلم: 2670

1995- راجع الحديث: 1197

دودن کا سفر نہ کرے مگر اپنے خاوند یا محرم کے ساتھ اور دو دنوں کا روزہ نہیں ہے یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا اور نماز فجر کے بعد نماز نہیں ہے جب تک کہ سورج طلوع نہ ہو جائے اور نماز عصر کے بعد نماز نہیں ہے حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے اور کجاوے نہ کسے جائیں مگر صرف تین مسجدوں کی جانب یعنی خانہ کعبہ، مسجد اقصیٰ اور میری اس مسجد کی طرف۔

يُذْنِي عَشْرَةَ عَزْوَةً - قَالَ: سَمِعْتُ أَرْبَعًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَعْلَمَنِي، قَالَ: "لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ إِلَّا وَمَعَهَا رَوْحُهَا أَوْ كُوْمَحْمَرٌ، وَلَا صَوْمٌ فِي يَوْمَيْنِ: الْفِطْرِ وَالْأَقْصَى، وَلَا صَلَاةٌ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ، وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى، وَمَسْجِدِي هَذَا"

ایام تشریق کے روزے

کہا مجھ سے محمد بن منی، یحییٰ، ہشام، کوان کے والد نے بتایا کہ حضرت عائشہ ایام منیٰ میں روزے رکھتی تھیں اور ان ایام کے والد محترم بھی ان کے روزے رکھتے تھے۔

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ ایام تشریق کے روزوں کی اسے اجازت دی گئی ہے جس کو قربانی کا جانور میسر نہ ہو۔

سالم بن عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ عرفہ کے دن کا روزہ اس کے لیے ہے جو عمرہ کے ساتھ حج کا تمتع کرے اور اسے قربانی کا جانور میسر نہ آئے ورنہ ایام منیٰ میں روزے نہ رکھے۔ ابن شہاب، عروہ نے حضرت عائشہ سے اسی طرح مروی کی ہے اور متابعت کی اس کی ابراہیم بن سعد نے ابن شہاب سے۔

68- بَابُ صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

1996 - وَقَالَ ابْنُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: تَصُومُ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ بِمَنَى، وَكَانَ أَبُوهَا يَصُومُهَا

1997 و 1998 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عِيسَى بْنَ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، وَعَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَا: لَمْ يَرُخَّصْ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ أَنْ يُصَنَّ، إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ

1999 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: الصِّيَامُ لِمَنْ تَمَّتْ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ عَرَفَةَ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَلَمْ يَصُمْ، صَامَ أَيَّامَ مَنَى، وَعَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ مَقْلَةً، تَابِعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ

69- بَابُ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

2000- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ حُمْزِ بْنِ مُعْتَدٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَوْمَ عَاشُورَاءَ إِنْ شَاءَ صَامَ

عاشورہ کا روزہ

سالم نے اپنے والد ماجد سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی چاہے تو عاشورہ کا روزہ رکھے۔

2001- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ

عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے عاشورہ کے روزے کا حکم فرمایا تھا لیکن جب رمضان کے روزے سے فرض کر دیے گئے تو جو چاہتا یہ روزہ رکھتا اور جو چاہتا تو نہ رکھتا۔

2002- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ، فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ، وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تَرَكَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ زمانہ جاہلیت میں قریش عاشورے کے دن کا روزہ رکھا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی یہ روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لے آئے تب بھی یہ روزہ رکھا اور اس کے روزے کا حکم فرمایا۔ جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو عاشورے کے دن کا روزہ رکھنا ترک کر دیا گیا جو چاہتا روزہ رکھتا اور جو چاہتا نہ رکھتا۔

2003- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَوْمَ عَاشُورَاءَ عَامَ حُجَّ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ آتِنَ عَلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

حمید بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو عاشورہ کے دن حج کے سال منبر پر فرماتے ہوئے سنا: اے مدینہ منورہ والو! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ عاشورہ کا دن ہے اور

2000- راجع الحديث: 1892، صحيح مسلم: 2642

2001- راجع الحديث: 1592

2002- راجع الحديث: 1592، سنن ابوداؤد: 2442

2003- صحيح مسلم: 2650، 2649، 2648

اس کا تم پر روزہ فرض نہیں کیا گیا جبکہ میں روزے سے ہوں لہذا جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مدینہ منورہ میں تشریف لے گئے تو آپ نے یہود کو دیکھا کہ عاشورے کے دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ عرض کی کہ یہ اچھا دن ہے، اس دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن سے نجات دی تھی تو حضرت موسیٰ نے اس کا روزہ رکھا۔ فرمایا کہ تمہاری نسبت موسیٰ سے میرا تعلق زیادہ ہے۔ پس آپ نے اس کا روزہ رکھا اور اس کے روزے کا حکم فرمایا۔

طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: عاشورہ کو یہودی روز عید تصور کیا کرتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے (مسلمانوں سے) فرمایا: تم بھی اس کا روزہ رکھو۔

عبید اللہ بن ابویزید سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو نہیں دیکھا کہ کسی دن کو دوسرے پر فضیلت دے کر روزہ رکھتے ہوں مگر اس دن یعنی روز عاشور کے دن کو اور اس مہینہ یعنی ماہ رمضان کو۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: هَذَا يَوْمٌ عَاشُورَاءُ وَلَمْ يَكُتِبِ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، وَأَنَا صَائِمٌ، فَمَنْ شَاءَ، فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَاءَ، فَلْيُفْطِرْ

2004 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَرَأَى الْيَهُودَ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا يَوْمٌ صَاحَّ هَذَا يَوْمٌ نَجَّى اللَّهُ نَبِيَّ إِسْرَائِيلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ، فَصَامَهُ مُوسَى، قَالَ: فَأَنَا، أَحَقُّ بِمُوسَى مِنْكُمْ، فَصَامَهُ، وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ

2005 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ تَعُدُّهُ الْيَهُودُ عِيدًا، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَصُومُوا أَنْتُمْ

2006 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَرَّى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلَى غَيْرِهِ إِلَّا هَذَا الْيَوْمَ، يَوْمَ عَاشُورَاءَ، وَهَذَا الشَّهْرُ يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ

2004- انظر الحديث: 4737, 4680, 3943, 3397، صحيح مسلم: 2653

2005- انظر الحديث: 3942، صحيح مسلم: 2658, 2655

2006- صحيح مسلم: 2657، سنن نسائي: 2369

2007- حَدَّثَنَا الْمَسِيُّ بْنُ ابْنِ أَبِي هِشَامٍ، حَدَّثَنَا

يَزِيدُ بْنُ أَبِي عَمِيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا
مِنْ أَهْلِهِ: "أَنْ أَقْنِ فِي النَّاسِ: أَنْ مَنْ كَانَ أَكَلَ
فَلْيَصُمْ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ،
فَإِنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ"

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی
ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قبیلہ اسلم کے ایک شخص کو
لوگوں میں یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ جس نے جو کچھ کھا
لیا ہے تو وہ باقی دن کچھ نہ کھائے اور جس نے کچھ نہیں کھایا
وہ روزہ رکھے کیونکہ آج عاشور کا دن ہے۔



اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

نماز تراویح کا بیان

رمضان میں قیام کرنے فضیلت

ابو سلمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے رمضان میں ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان میں ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے قیام کیا تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وصال فرمایا اور یہ بات اسی طرح رہی۔ پھر حضرت ابوبکر کے عہد خلافت میں بھی یہ بات اسی طرح رہی اور حضرت عمر کے نصف عہد خلافت تک۔

ابن شہاب، عروہ بن زبیر، عبد الرحمن بن عبد القاری سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر کے ساتھ رمضان کی ایک رات میں مسجد کی جانب نکلا تو لوگ متفرق تھے۔ ایک آدمی تنہا نماز پڑھ رہا تھا اور ایک آدمی جماعت کے ساتھ۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میرے خیال میں ان سب کو ایک قاری کے پیچھے اکٹھا کر دیا جائے تو بہتر ہوگا پس حضرت ابی بن کعب کے پیچھے سب کو اکٹھا کر دیا گیا۔

31- کتاب صلاۃ التراویح

1- بَابُ فَضْلِ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ

2008- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِرَمَضَانَ: مَنْ قَامَهُ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

2009- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَتَوَوَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ، ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ، وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

2010- وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُونَ، يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ، وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنْ أَرَى لَوْ جَمَعْتُ هَؤُلَاءِ عَلَى قَارٍءٍ وَاحِدٍ، لَكَانَ أَمَقْلَ ثُمَّ عَزَمَ،

2008- راجع الحديث: 35

2009- راجع الحديث: 37, 35

پھر میں ایک دوسری رات کو ان کے ساتھ نکلا اور لوگ قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ یہ اچھی بدعت ہے کیونکہ رات کا وہ حصہ جس میں وہ سو جاتے ہیں اُس سے بہتر ہے جس میں وہ قیام کرتے ہیں۔ مراد رات کا آخری حصہ تھا جب کہ لوگ پہلے حصے میں قیام کرتے تھے۔

اسماعیل، امام مالک، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں نماز پڑھی۔

یحییٰ بن کبیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ سے مروی ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ آدھی رات کے وقت باہر تشریف لے گئے اور مسجد میں نماز پڑھنے لگے اور کتنے ہی لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ صبح کے وقت لوگوں نے اس کا ذکر کیا تو دوسرے دن اور زیادہ لوگوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ صبح ہوئی تو لوگوں نے اس کا ذکر کیا۔ پس مسجد میں حاضرین کی تعداد تیسری رات اور بھی زائد گئی۔ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ نے نماز پڑھی تو لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب چوتھی رات آئی تو نمازی مسجد میں سا نہیں رہے تھے حتیٰ کہ آپ صبح کی نماز کے لیے تشریف لائے۔ جب نماز فجر پڑھ چکے تو لوگوں کی طرف توجہ فرمائی۔ چنانچہ تشہد کے بعد فرمایا: اما بعد: تمہاری موجودگی

فَجَمَعَهُمْ عَلَى ابْنِ كَعْبٍ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرَى، وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ قَارِيهِمْ، قَالَ عُمَرُ: نِعَمَ الْبِدْعَةُ هَذِهِ، وَاللَّيْلُ يَكْأُمُونَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ اللَّيْلِ يَقُومُونَ لِيُرِيدُوا أَخِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ أَوَّلَهُ

2011 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي

مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ

2012 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ،

عَنْ عَقِيلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ، فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ، وَصَلَّى رِجَالٌ بِصَلَاتِهِ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا، فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلَّى فَصَلُّوا مَعَهُ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا، فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الْغَالِقَةِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَصَلُّوا بِصَلَاتِهِ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةَ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ، حَتَّى خَرَجَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَتَشَهَّدَ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ لَمْ يَخَفْ عَلَى مَكَانِكُمْ، وَلَكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْتَرَضَ عَلَيْكُمْ، فَتَعَجَّزُوا عَنْهَا، فَتَوَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

2011 - راجع الحديث: 1129,729

2012 - النظر الحديث: 845,729 راجع الحديث: 924,845,729

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَٰلِكَ

مجھ سے پوشیدہ نہیں تھی لیکن مجھے تم پر یہ فرض ہو جانے اور تمہارے عاجز آ جانے سے اندیشہ ہوا۔ پس رسول اللہ ﷺ کے وصال تک اسی طرح معمول رہا۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کس طرح ہوتی تھی؟ فرمایا کہ آپ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ چار رکعتیں پڑھتے تو ان کی خوبی اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھو۔ پھر چار رکعتیں پڑھتے اور ان کی خوبی اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھو۔ پھر تین رکعتیں پڑھتے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ فرمایا: اے عائشہ! بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

2013 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي

مَالِكٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ: مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلَا تَسْلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطَوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلَا تَسْلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطَوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُؤْتِرَ؟ قَالَ: يَا عَائِشَةُ، إِنْ عَيَّنِي تَنَامَانٍ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي



اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

لیلة القدر کی فضیلت کا بیان

لیلة القدر کی فضیلت کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا اور تم نے کیا جانا کیا شب قدر شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر اس میں فرشتے اور جبریل اترتے ہیں اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لئے وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک (پارہ ۳۰، القدر: ۱-۵) ابن عیینہ کا قول ہے کہ قرآن مجید میں جس کے متعلق مَا أَذْكَ ہے تو وہ چیز آپ کو بتا دی گئی اور جس کے متعلق وَمَا يُنْذِرُكَ فرمایا ہے تو وہ آپ کو نہ بتائی گئی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں اور جو شب قدر میں ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے قیام کرے تو اس کے بھی پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ متابعت کی اس کی سلیمان بن کثیر نے ابن شہاب زہری سے۔

شب قدر کو آخری سات
راتوں میں تلاش کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ 32- کتاب فضل لیلة القدر

1- بَابُ فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ) وَمَا أَزْكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ، لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ، سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ (القدر: 2) قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: مَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ (مَا أَزْكَ) (الانفطار: 18): "فَقَدْ أَغْلَمَهُ، وَمَا قَالَ: (وَمَا يُنْذِرُكَ) (الاحزاب: 63): "فَرَأَاهُ لَمْ يُغْلَمَهُ"

2014 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَفِظْتَاهُ، وَإِنَّمَا حَفِظَ مِنَ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، تَابِعَهُ سُفْيَانُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

2- بَابُ الْبَيِّنَاتِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

فِي السَّبْعِ الْآخِرِ

2015 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

مَالِكُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَرَادَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي الشَّيْخِ الْوَاحِدِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَتْ فِي الشَّيْخِ الْوَاحِدِ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيًا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي الشَّيْخِ الْوَاحِدِ

نبی کریم ﷺ کے بعض اصحاب کو شب قدر خواب میں آخری سات راتوں کے اندر دکھائی گئی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب آخری سات راتوں پر جمع ہو گئے ہیں لہذا جو تم میں سے اسے تلاش کرنا چاہے تو وہ آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔

فائدہ: شب قدر اس امت محمدیہ کی خصوصیات سے ہے ہم سے پہلے کسی کو نہ ملی۔ قدر کے معنی ہیں اندازہ لگانا، عزت و عظمت و بزرگی، چونکہ اس رات میں سال بھر کے ہونے والے واقعات فرشتوں کے صحیفوں میں لکھ کر انہیں دے دیئے جاتے ہیں، ملک الموت کو سال بھر میں مرنے والوں کی فہرست مل جاتی ہے، حضرت میکائیل کو تقسیم رزق کی فہرست عطا ہوتی ہے، رب تعالیٰ فرماتا ہے: "فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ"۔ نیز اس رات میں اتنے فرشتے زمین پر اترتے ہیں کہ زمین تنگ ہو جاتی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: "تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا" اس لیے اسے لیلۃ القدر کہتے ہیں، نیز اس رات کی عزت و عظمت بہت زیادہ ہے، اس شب میں عبادت کرنے والا رب تعالیٰ کے ہاں عزت پاتا ہے لہذا اسے لیلۃ القدر کہتے ہیں۔ اس میں بہت اختلاف ہے کہ یہ رات کب ہوتی ہے۔ بعض کے خیال میں یہ مقرر نہیں کسی سال کسی مہینہ اور کسی تاریخ میں، دوسرے سال کسی مہینہ اور تاریخ میں، بعض کا خیال ہے کہ رمضان شریف میں ہوتی ہے مگر تاریخ مقرر نہیں، بعض کے خیال میں رمضان کے آخری عشرہ میں ہے، بعض کہتے ہیں کہ اس عشرہ کی طاق تاریخوں میں ہے اکیسویں تیسویں وغیرہ مگر زیادہ قوی قول یہ ہے کہ ان شاء اللہ شب قدر ہمیشہ ستائیسویں رمضان کی شب ہے کیونکہ لیلۃ القدر میں ۹ حرف ہیں، یہ لفظ سورۃ قدر میں تین جگہ ارشاد ہوا ہے نوتیہ ستائیس ہوتے ہیں، نیز سورۃ قدر میں تیس حرف ہیں جن میں سے ستائیسواں حرف ہے "ہی" یہ ضمیر لیلۃ القدر کی طرف لوٹتی ہے۔ (روح البیان) اس کی پوری تحقیق اور اس رات میں کرنے کے اعمال ہماری کتاب "داعظ نعیمیہ" اور "اسلامی زندگی" میں ملاحظہ کرو۔ (مرآۃ المناجیح ج ۳ ص ۳۱۰)

2016 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ، وَكَانَ لِي صَدِيقًا فَقَالَ: اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ، فَخَرَجَ صَبِيحَةَ عَشْرِ بَيْنَ لَحْظَتَيْنَا، وَقَالَ: إِنِّي أَرَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، ثُمَّ أُنْسِيْتُهَا - أَوْ لُسِيْتُهَا - فَأَلْتَبِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْوَاحِدِ فِي الْوُثْرِ، وَإِنِّي رَأَيْتُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا۔ آپ بیس تاریخ کی صبح کو باہر تشریف لے گئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ مجھے شب قدر دکھائی دی گئی تو میں اُسے بھول گیا۔ یادہ مجھے بھلا دی گئی۔ پس اُسے رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو اور میں نے دیکھا کہ میں پانی

اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ پس جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اعتکاف کیا ہے اسے لوٹ جانا چاہیے۔ ہم لوٹ گئے اور ہمیں آسمان پر کوئی بدلی نظر نہیں آتی تھی پھر ایک بادل آیا اور برسنے لگا۔ حتیٰ کہ مسجد کی چھت ٹپکنے لگی جو کھجور کی شاخوں کی تھی۔ نماز قائم کی گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔ حتیٰ کہ مٹی کا نشان میں نے آپ کی مبارک پیشانی میں دیکھا گیا۔

شب قدر کو آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرنا

حضرت عبادہ نے اس کی مروی کی ہے۔

ابو سہیل کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کیا کرو۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ جب بیسویں رات گزر جاتی اور اکیسویں آنے لگتی تو اپنے کاشانہ اقدس کو لوٹتے اور جو آپ کے ساتھ ہوتا وہ بھی لوٹتا۔ ایک ماہ رمضان ایسا آیا کہ اس شب بھی آپ ٹھہرے رہے جس میں واپس لوٹا کرتے تھے تو خطبہ دیتے ہوئے لوگوں کو حکم دیا جو اللہ نے چاہا۔ پھر فرمایا: اس عشرے میں اعتکاف کیا کرتا تھا لیکن پھر مجھ پر ظاہر ہوا ہے کہ آخری عشرے میں اعتکاف

أَيُّ أَتَّهَدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ، فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلْيَتَوَجَّعْ، فَرَجَعْنَا وَمَا تَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً، فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتَّى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ، وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ، حَتَّى رَأَيْتُ أَكْثَرَ الطِّينِ فِي جَنْبِهِ

3- بَابُ تَحَرِّيِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي الْوَيْثِ مِنَ الْعَشْرِ الْآخِرِ

فِيهِ عَنْ عِبَادَةَ

2017 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوَيْثِ مِنَ الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

2018 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَارِثٍ، وَالدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي رَمَضَانَ الْعَشْرَ الْآخِرَ فِي وَسْطِ الشَّهْرِ، فَإِذَا كَانَ جِئِئَ يُمْسِي مِنْ عَشْرِينَ لَيْلَةً تَمْحِي، وَيَسْتَقْبِلُ إِحْدَى وَعَشْرِينَ رَجَعَ إِلَى مَسْكِنِهِ، وَرَجَعَ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهُ، وَأَلَّهُ أَقَامَ فِي شَهْرِ جَاوَرَ فِيهِ اللَّيْلَةَ الْآخِرَةَ كَانَ يَزْجِعُ فِيهَا، فَخُطِبَ

2017- النظر الحديث: 2019, 2020

2018- راجع الحديث: 669

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کیا کروں۔ پس جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ اسی طرح اعتکاف میں رہے اور مجھے شب قدر دکھائی گئی تھی، پھر بھلا دی گئی۔ پس اُسے آخری عشرے میں تلاش کرو اور ہر طاق رات میں تلاش کرو۔ میں نے دیکھا کہ میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ اُس رات آسمان ابر آلود ہو گیا اور بارش ہوئی تو نبی کریم ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ پر مسجد ٹپکنے لگی۔ وہ اکیسویں شب تھی چنانچہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا جبکہ آپ صبح کی نماز سے واپس لوٹے تو آپ کا چہرہ انور مٹی اور پانی سے تر تھا۔

محمد بن ثنی، یحییٰ، ہشام، ان کے والد ماجد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تلاش کرو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرماتے اور فرمایا کرتے کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف بیٹھتے اور فرمایا کرتے کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کیا کرو۔

موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اُسے رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔ شب قدر نو راتیں باقی رہ جانے پر ہے یا

النَّاسَ فَأَمَرَهُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ. ثُمَّ قَالَ: كُنْتُ أَجَاوِرُ هَذِهِ الْعَشْرَ، ثُمَّ قَدْ بَدَأَ لِي أَنْ أَجَاوِرَ هَذِهِ الْعَشْرَ الْوَاحِرَ، فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيَ فَلْيَقْبُضْ فِي مُعْتَكِفِهِ. وَقَدْ أَرَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ، ثُمَّ أُنْسِيْتُهَا. فَأَبْتَغُوهَا فِي الْعَشْرِ الْوَاحِرِ، وَأَبْتَغُوهَا فِي كُلِّ وَتْرٍ. وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَتُحَدِّثُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ، فَاسْتَقَلَّتِ السَّمَاءُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ فَأَمْطَرَتْ، فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِي مَضَلِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ، فَبَصُرْتُ عَيْنِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَنَظَّرْتُ إِلَيْهِ أَنْصَرَفَ مِنَ الصُّبْحِ وَوَجْهُهُ مُنْتَلِعٌ طِينًا وَمَاءً.

2019- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: التَّيْسُوَا،

2020 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْوَاحِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَيَقُولُ: تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْوَاحِرِ مِنْ رَمَضَانَ

2021- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: التَّيْسُوَا فِي الْعَشْرِ الْوَاحِرِ مِنْ

2019- راجع الحديث: 2017

2020- راجع الحديث: 2017 سنن ترمذی: 792

2021- النظر الحديث: 2022 سنن ابوداؤد: 1381

رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فِي تَاسِعَةٍ تَبْقَى، فِي سَابِعَةٍ تَبْقَى، فِي خَامِسَةٍ تَبْقَى تَابِعَهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ

عبداللہ بن ابوالاسود، عبدالواحد، عاصم، ابوہریرہ اور عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ آخری عشرے میں ہے، نو راتیں گزر جانے پر یا سات گزر جانے پر شب قدر ہے۔ عبدالوہاب، ایوب، خالد، عکرمہ، حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ چوبیسویں رات میں تلاش کرو۔

شب قدر کی معرفت کا لوگوں کی بھلائی کے لئے اٹھ جانا

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ہمیں شب قدر کے بارے میں بتانے کے لیے باہر تشریف لائے تو مسلمانوں میں سے دو آدمی جھگڑ رہے تھے۔ فرمایا کہ میں تمہیں شب قدر کی خبر دینے کے لیے نکلا تھا لیکن فلاں اور فلاں جھگڑ رہے تھے تو وہ اٹھالی گئی اور ممکن ہے کہ یہ تمہارے لیے بہتر ہو، لہذا اُسے نویں، ساتویں اور پانچویں میں تلاش کرو۔

رمضان کے آخری عشرے میں عمل کرنا

مسروق سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی

2022 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَعِكْرِمَةَ، قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيَ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ، هِيَ فِي تِسْعٍ يَمْضِينَ، أَوْ فِي سَبْعٍ يَبْقَيْنَ يَغْنَى لَيْلَةَ الْقَدْرِ، وَعَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ التَّبَسُّوْا فِي أَرْبَعٍ وَعَشْرِينَ

4- بَابُ رَفْعِ مَعْرِفَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ لِلتَّلَاحِي النَّاسِ

2023 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاخِي رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ: خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَتَلَاخِي فُلَانٌ وَفُلَانٌ، فَرَفَعَتْ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ، فَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ، وَالسَّابِعَةِ، وَالْخَامِسَةِ

5- بَابُ الْعَمَلِ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

2024 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

2022- راجع الحديث: 2021

2023- راجع الحديث: 49

2024- صحيح مسلم: 2779، سنن ابوداؤد: 1376، سنن نسائي: 1638، سنن ابن ماجه: 1768

سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ أَبِي الطُّمَيْ، عَنْ
 مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ
 مِئْزَرَهُ، وَأَحْيَا لَيْلَهُ، وَأَيَّقَطَ أَهْلَهُ

اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب (آخری) عشرہ شروع ہوتا
 تو نبی کریم ﷺ تنگوٹ کس لیتے، اس کی راتوں کو زندہ
 رکھتے اور گھروالوں کو جگایا کرتے۔



بسم الله الرحمن الرحيم

33- کتاب الاعتکاف

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اعتکاف کے مسائل کا بیان

آخری عشرے کا اعتکاف کرنا اور اعتکاف

تمام مساجد میں ہوتا ہے

جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ اللہ یوں ہی بیان کرتا ہے لوگوں سے اپنی آیتیں کہ کہیں انہیں پرہیزگاری ملے (پارہ ۲، البقرة: ۱۸۷)

اسماعیل بن عبد اللہ، ابن وہب، یونس، نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کیا کرتے تھے۔

1- بَابُ الْإِعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ،

وَالْإِعْتِكَافِ فِي الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: (وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرُبُوهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ) (البقرة: 187)

2025- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، أَنَّ نَافِعًا، أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْآخِرَ مِنْ رَمَضَانَ

اعتکاف علف سے بنا بمعنی ٹھہرنا یا قائم رہنا رب تعالیٰ فرماتا ہے: "يَعْتَكِفُونَ عَلَى أَصْنَامِهِمْ لَهُمْ" اور فرماتا ہے: "وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ"۔ شریعت میں بہ نیت عبادت مسجد میں خاص ٹھہرنے کو اعتکاف کہا جاتا ہے۔ اعتکاف بڑی پرانی عبادت ہے رب تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا تھا: "أَنْ تَطَهَّرَ ابْنُكَ لِلْطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ"۔ اعتکاف تین قسم کا ہے: اعتکاف فرض جیسے نذرانا ہوا اعتکاف، اس میں روزہ شرط ہے اور اس کی مدت کم از کم ایک دن و رات ہے۔ اعتکاف سنت، یہ بیسویں رمضان کی عصر سے عید کا چاند دیکھنے تک ہے۔ اعتکاف نفل اس میں نہ روزہ شرط ہے نہ اس کی مدت مقرر جب بھی مسجد میں جائے تو کہہ دے میں نے اعتکاف کی نیت کی جب تک مسجد میں رہوں۔ حق یہ ہے کہ رمضان کا اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے کہ اگر بستی میں کسی نے نہ کیا تو سب سنت کے تارک ہوئے اگر ایک نے بھی کر لیا تو سب کی طرف سے ادا ہو گیا مرد تو جماعت والی مسجد میں ہی اعتکاف کر سکتا ہے جہاں نماز و خگنا نہ باجماعت ہوتی ہو مگر عورت اپنے گھر میں کوئی جگہ صاف و پاک کر کے وہاں ہی اعتکاف کر لے جسے مسجد خانہ کہتے ہیں (لمعات مرقات) وغیرہ۔ (مرآۃ المناجیح ج ۳ ص ۲۲۲)

عروہ بن زبیر نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ وصال ہوا اور آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اعتکاف کیا کرتیں۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ ایک سال جب آپ نے اعتکاف فرمایا اور اکیسویں شب آئی جس کی صبح آپ اعتکاف سے باہر تشریف لایا کرتے تھے فرمایا: جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے اُسے چاہیے کہ آخری عشرے کا اعتکاف بھی کرے اور مجھے شب قدر دکھائی اور پھر بھلا دی گئی۔ لہذا تم اُسے آخری عشرے کی ہر طاق رات میں تلاش کرو۔ اُسی شب بارش ہوئی اور مسجد کی چھت لکڑیوں سے بنائی گئی تھی وہ ٹپکنے لگی۔ پس میری آنکھوں نے رسول اللہ ﷺ کی مبارک پیشانی پر اکیسویں کی صبح کو مٹی اور پانی کا نشان دیکھا۔

حائضہ کا معتکف کے
سر میں کنگھی کرنا

2026- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ، حَدَّثَنَا
الْثَّيْبِيُّ، عَنْ عَقِيلٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ
الرُّبَيْعِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، - رَوَى النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، كَانَ يَغْتَكِفُ الْعَشْرَ الْوَاحِدَ مِنْ رَمَضَانَ
حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ اغْتَكَفَ آزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ

2027- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي
مَالِكٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ الثَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَكِفُ فِي
الْعَشْرِ الْاَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ، فَأَغْتَكَفَ عَامًا، حَتَّى
إِذَا كَانَ لَيْلَةً إِحْدَى وَعِشْرِينَ، وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي
يَخْرُجُ مِنْ صَبِيحَتِهَا مِنْ اغْتِكَافِهِ، قَالَ: مَنْ كَانَ
اغْتَكَفَ مَعِيَ، فَلْيَغْتَكِفِ الْعَشْرَ الْاَوْاخِرَ، وَقَدْ
أَرَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ أَنْسَيْتُهَا، وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ
فِي مَاءٍ وَطِلْنِ مِنْ صَبِيحَتِهَا، فَالْتَبَسُوهَا فِي الْعَشْرِ
الْاَوْاخِرِ، وَالْتَبَسُوهَا فِي كُلِّ وَثْرٍ، فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ
بِلُكِّ اللَّيْلَةِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلَى عَرِيشٍ، فَوَكَفَ
الْمَسْجِدُ، فَبَصُرْتُ حَيْنَا نَبِيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَبْهَتِهِ أَكْثَرُ الْمَاءِ وَالطَّلْنِ، مِنْ
صُبْحِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ

2- بَابُ الْحَائِضِ تُرْجَلُ
رَأْسَ الْمُعْتَكِفِ

2028- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضْطَبُّ إِلَى رَأْسِهِ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فِي الْمَسْجِدِ فَأَرْجُلُهُ وَآكَاءُ حَائِضٍ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنا سر مبارک میری جانب جھکا دیتے جبکہ آپ مسجد میں اعتکاف فرمائے ہوئے ہوتے تو میں کنگھی کر دیتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

3- بَابُ: لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا الْحَاجَّةُ

2029- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، وَعُمَرَةُ بَنَاتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَتْ: وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدْخُلُ عَلَى رَأْسِهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَرْجُلُهُ، وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا الْحَاجَّةُ إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا

معتکف گھر میں داخل نہ ہو مگر ضرورت سے عمرہ بنت عبدالرحمن سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مسجد میں ہوتے ہوئے سر مبارک میری جانب فرما دیتے تو میں اس میں کنگھی کر دیتی اور آپ بلا حاجت گھر تشریف نہ لاتے جبکہ اعتکاف میں ہوتے۔

4- بَابُ غَسْلِ الْمُعْتَكِفِ

2030 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَعْصُومٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاهِرُنِي وَآكَاءَ حَائِضٍ، وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ، فَأَغْسِلُهُ وَآكَاءَ حَائِضٍ

معتکف کا سر دھونا اسود سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ مجھ سے مباشرت فرماتے حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

اور اپنے اعتکاف میں سر مبارک مسجد سے نکال دیتے تو میں اُسے دھو دیتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

5- بَابُ الْإِعْتِكَافِ لَيْلًا

2032. - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

ایک رات کا اعتکاف حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ

2028- راجع الحديث: 295

2029- راجع الحديث: 295، صحيح مسلم: 683، سنن ابو داود: 2468، سنن ترمذی: 804، سنن ابن ماجه: 1776

2030- راجع الحديث: 300

2031- راجع الحديث: 295، صحيح مسلم: 686، سنن نسائي: 385، 274

2032- صحيح مسلم: 4268

سَعِيدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَرَ بْنِ تَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كُنْتُ تَلَدْتُ فِي الْحَاجِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، قَالَ: فَأَوْفِ بِتَلَدِكَ

حضرت عمر نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا اور عرض کی: میں نے زمانہ جاہلیت کے اندر منت مانی تھی کہ خانہ کعبہ میں ایک رات معتکف رہوں گا۔ فرمایا کہ اپنی منت پوری کرو۔

6- بَابُ اِعْتِكَافِ النِّسَاءِ

2033- حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَكُنْتُ أَضْرِبُ لَهُ خِباءَ فَيُصَلِّي الصُّبْحَ ثُمَّ يَدْخُلُهُ، فَاسْتَأْذَنْتُ حَفْصَةَ عَائِشَةَ أَنْ تُضْرِبَ خِباءَهُ، فَأَذِنَتْ لَهَا، فَضْرَبْتُ خِباءَهُ فَلَمَّا رَأَتْهُ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ ضَرَبَتْ خِباءَ آخَرَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى الْأَخْبِيَّةَ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ فَأُخْبِرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْيَوْمَ تُرَوْنَ مِنْهُنَّ فَتُكَفِ الْإِعْتِكَافَ ذَلِكَ الشَّهْرَ، ثُمَّ اِعْتَكِفْ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ

عورتوں کا اعتکاف کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ میں آپ کے لیے خیمہ نصب کر دیتی تو آپ صبح کی نماز پڑھ کر اس میں داخل ہو جاتے۔ پس حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے خیمہ نصب کرنے کی اجازت مانگی تو انہوں نے اجازت دے دی اور انہوں نے خیمہ نصب کر لیا۔ جب حضرت زینب بنت جحش نے یہ دیکھا تو انہوں نے بھی خیمہ نصب کر لیا۔ صبح نبی کریم ﷺ نے خیمے دیکھے تو فرمایا: یہ کیا ہے؟ پس آپ کو بتایا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: تم ان کے ساتھ نیکی سمجھتی ہو۔ چنانچہ آپ نے اُس ماہ کا اعتکاف ترک کر دیا اور شوال کے کسی عشرے میں اعتکاف فرمایا۔

7- بَابُ الْأَخْبِيَّةِ فِي الْمَسْجِدِ

2034- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ إِذَا أَخْبِيَّةٌ خِباءَ عَائِشَةَ، وَخِباءَ حَفْصَةَ، وَخِباءَ زَيْنَبَ، فَقَالَ: الْيَوْمَ

مسجد میں خیمہ نصب کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اعتکاف کا ارادہ فرمایا۔ جب اس مکان کے پاس پہنچے جس میں اعتکاف کرنے کا ارادہ تھا تو وہاں حضرت عائشہ، حضرت حفصہ اور حضرت زینب کے خیمے تھے۔ فرمایا تم کہتے ہو کہ ان کے ساتھ بھلائی ہے۔ چنانچہ آپ واپس لوٹ گئے اور اعتکاف نہ فرمایا،

تَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَّا انْصَرَفَ فَلَمْ يَغْتَكِفْ هَهُنَا
اَعْتَكِفْ عَشْرًا مِنْ شَوَالٍ

8- بَابُ: هَلْ يَخْرُجُ الْمُعْتَكِفُ

يَحْوَئِجُّوْا اِلَى بَابِ الْمَسْجِدِ

2035- حَدَّثَنَا أَبُو الِيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
 الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُمَا: أَنَّ صَفِيَّةَ - زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ - أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَوُّدُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي
 الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ
 سَاعَةً، ثُمَّ قَامَتْ تَنْقِيبُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا يَقْلِبُهَا، حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ
 الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ، مَرَّ رَجُلَانِ مِنَ
 الْأَنْصَارِ، فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
 عَلَى رِسْلِكُمَا، إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُجَيٍّ، فَقَالَا:
 سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَكَبَّرَ عَلَيْهِمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ
 الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْلِبَ فِي
 قُلُوبِكُمَا شَيْئًا

9- بَابُ الْإِعْتِكَافِ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيحَةَ عَشْرِينَ
2036 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُدِيرٍ، سَمِعَ

حتیٰ کہ سوال کے کسی عشرے میں اعتکاف فرمایا۔

کیا معتکف اپنی حاجت کے لیے مسجد کے دروازے سے نکل سکتا ہے؟

نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئیں جبکہ آپ رمضان کے آخری عشرے کے اندر اعتکاف میں تھے۔ انہوں نے تھوڑی دیر آپ کے پاس گفتگو کی، پھر واپس جانے کے لیے کھڑی ہوئیں تو نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھ چلے، حتیٰ کہ مسجد کے دروازے پر پہنچے جو دروازہ اُم سلمہ کے پاس ہے تو انصار کے دو فرد گزرے۔ دونوں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں سلام عرض کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ٹھہرو، یہ صفیہ بنت خبی ہیں۔ دونوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! سبحان اللہ اور انہیں اس پر تعجب ہوا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے لہذا مجھے خدشہ ہوا کہ وہ تمہارے دلوں میں کوئی بات نہ ڈال دے۔

اعتکاف اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا

بیسویں کی صبح کو نکلنا

ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ میں نے

2035- النظر الحديث: 2038, 2039, 3101, 3281, 6219, 7171، 'صحیح مسلم: 5643, 5644، سنن

ابودالد: 4994, 2471, 2470 مسن ابن ماجه: 1779

2036- راجع الحديث: 669

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو شب قدر کا ذکر کرتے ہوئے سنا؟ فرمایا، ہاں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا۔ ہم بیسویں کی صبح باہر نکلنے لگے تو اُس صبح کو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: مجھے شب قدر دکھائی گئی تھی لیکن مجھے بھلا دی گئی ہے۔ پس تم اسے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ اور میں نے دیکھا کہ پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں اور جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اعتکاف کیا ہے اُسے چاہیے کہ لوٹ آئے۔ پس لوگ مسجد کی طرف لوٹ آئے اور ہمیں آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا نظر نہیں آ رہا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک بدلی نظر آئی ورنہ نماز بھی کھڑی ہو گئی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے مٹی اور پانی میں سجدہ کیا۔ حتیٰ کہ میں نے آپ کی ناک اور پیشانی پر مٹی دیکھی۔

مستحاضہ کا اعتکاف کرنا

عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اُن کی ازواج مطہرات میں سے ایک نے اعتکاف کیا جنہیں استحاضہ تھا۔ وہ سرخی اور زردی دیکھتیں تو ہم ان کے نیچے طشت رکھ دیا کرتیں اور وہ نماز پڑھا کرتی تھیں۔

بیوی کا اپنے متکف

هَارُونَ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْتُ: هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ، قَالَ: فَخَرَجْنَا صَبِيحَةَ عَشْرِينَ، قَالَ: فَخَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيحَةَ عَشْرِينَ فَقَالَ: إِنِّي أَرَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، وَإِنِّي نُسِيتُهَا، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي وَثَرٍ، فَإِنِّي رَأَيْتُ آلِي أَتُجِدُّ فِي مَاءٍ وَطِينٍ، وَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ، فَرَجَعَ النَّاسُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَمَا تَرَى فِي السَّاءِ قَرَعَةً، قَالَ: فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ، فَمَطَرَتْ، وَأَقْبَسَتِ الضَّلَاةُ، فَسَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطِّينِ وَالْمَاءِ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي أَرْتَابَتِهِ وَجَبَّتِهِ

10. بَابُ اعْتِكَافِ الْمُسْتَحَاضَةِ

2037- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اعْتَكَفْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً مِنْ آلِ وَأَوَّجِهٍ مُسْتَحَاضَةً، فَكَانَتْ تَرَى الْحُمْرَةَ، وَالْضَّفَرَةَ، فَرَبَّمْنَا وَضَعْنَا الْكَلَسَ تَحْتَهَا وَهِيَ تُصَلِّي

11. بَابُ زِيَارَةِ الْمَرْأَةِ

رَوْجَهَا فِي اعْتِكَافِهِ

2038- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي
الْأَيْبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ
ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،
أَنَّ صَفِيَّةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَخْبَرَتْهُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا
هَاشِمُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ
عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْمَسْجِدِ وَعِنْدَهُ آرَاجُهُ فَرُحْنٌ، فَقَالَ لِصَفِيَّةَ
بِنْتِ حَبِيبٍ لَا تَعْجَلِي حَتَّى أَنْصَرِفَ مَعَكَ، وَكَانَ
بَيْتُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَعَهَا، فَلَقِيَهُ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَنَظَرَا
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَجَازَا، وَقَالَ
لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَالِيَا إِلَيْهَا
صَفِيَّةُ بِنْتُ حَبِيبٍ، قَالَا: سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ،
قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى
الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يُلْقِيَ فِي أَنْفُسِكُمَا شَيْئًا

12- بَابُ: هَلْ يَنْدُرُ الْمُعْتَكِفُ

عَنْ نَفْسِهِ

2039- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:
أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيبٍ،
عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا: أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتُ حَبِيبٍ، أَخْبَرَتْهُ ح وَحَدَّثَنَا
عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ

شوہر کی زیارت کرنا

سعید بن عفیر، لیث، عبدالرحمن بن خالد، ابن
شہاب، علی بن حسین کو نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ
حضرت صفیہ نے بتایا عبداللہ بن محمد، ہشام، معمر، زہری،
علی بن حسین سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں
تھے اور آپ کی زوجہ مطہرہ آپ کے پاس تھیں۔ وہ
جانے لگیں تو آپ نے حضرت صفیہ سے فرمایا: تمہارے ساتھ
میں بھی تمہارے ساتھ چلوں اور ان کا حجرہ حضرت اُسامہ
کے مکان میں تھا۔ نبی کریم ﷺ ان کے ساتھ نکلے تو
آپ کو انصار کے دو آدمی ملے۔ انہوں نے نبی کریم کو
دیکھا اور آگے نکل گئے۔ نبی کریم ﷺ نے ان دونوں
سے فرمایا: ادھر آؤ، یہ صفیہ بنت حبی ہے۔ دونوں نے کہا:
یا رسول اللہ! سبحان اللہ! فرمایا کہ شیطان انسان کے جسم
میں خون کی طرح گردش کرتا ہے تو مجھے خدشہ ہوا کہ مبادا
وہ تمہارے دل میں کوئی دوسرہ ڈال دے۔

کیا معتکف اپنے متعلق

غلط فہمی دُور کر سکتا ہے؟

اسماعیل بن عبداللہ، ان کے بھائی، سلیمان، محمد بن
ابو عتیق، ابن شہاب، علی بن حسین کو حضرت صفیہ نے
بتایا۔ علی بن عبداللہ، زہری، علی بن حسین سے مروی ہے
کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم ﷺ کی
خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں جبکہ آپ اعتکاف میں

تھے۔ جب وہ لوٹے لگیں تو آپ ان کے ساتھ چلے۔ انصار کے ایک آدمی نے آپ کو دیکھ لیا جب آپ نے اُسے دیکھا تو بلا کر فرمایا: یہ صقیہ ہیں۔ بیشک شیطان آدمی کے اندر خون کی طرح گردش کرتا ہے۔ میں (علی بن عبد اللہ) نے پوچھا کہ وہ رات کے وقت آئی تھیں؟ فرمایا کہ وہ رات ہی تھیں۔

صبح کے وقت اپنے اعتکاف سے نکلے

ابو سلمہ سے ابن ابوسید نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ ہم نے درمیانی عشرے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اعتکاف فرمایا جب بیسویں کی صبح ہوئی تو ہم اپنے سامان نقل مکانی کرنے لگے۔ پس رسول اللہ ﷺ ہمارے اس تشریف لائے اور فرمایا: جس نے اعتکاف کیا تھا وہ اپنے اعتکاف کی طرف لوٹ جائے کیونکہ میں نے اُس رات (شب قدر) کو دیکھا ہے اور دیکھا ہے کہ میں کچھڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔ جب آپ اعتکاف کی جگہ پر لوٹے تو آسمان ابر آلود ہو گیا اور بارش برسنے لگی۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ دن کے آخری حصے میں آسمان پر ابر آیا اور مسجد کی چھت لکڑیوں کی تھی۔ جب میں نے دیکھا تو آپ کی ناک اور پیشانی پر مٹی اور پانی کے نشانات نظر آئے۔

الرُّهُرِيُّ يُخْبِرُ عَنْ صَلَاحِ بْنِ الْحُسَيْنِ، أَنَّ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، آتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ، فَلَمَّا رَجَعَتْ مَضَى مَعَهَا، فَأَبْصَرَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَلَمَّا أَبْصَرَهُ دَعَاهُ فَقَالَ: "تَعَالَ هِيَ صَفِيَّةُ - وَرَبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: هَذِهِ صَفِيَّةُ - فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ"، قُلْتُ لِسُفْيَانَ: أَتِنَّهُ لَيْلًا قَالَ: وَهَلْ هُوَ إِلَّا لَيْلٌ

13- بَابُ مَنْ خَرَجَ مِنْ

اعْتِكَافِهِ عِنْدَ الصُّبْحِ

2040- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، خَالَ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، ح قَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، ح قَالَ: وَاطْلُنْ أَنَّ ابْنَ أَبِي لَبِيدٍ، حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ، فَلَمَّا كَانَ صَبِيحَةَ عَشْرِينَ تَقَلْنَا مَتَاعَنَا، فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ، فَلْيَرْجِعْ إِلَى مُعْتَكِفِهِ، فَإِنِّي رَأَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ وَرَأَيْتُنِي أَشْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ، فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى مُعْتَكِفِهِ وَهَاجَتِ السَّمَاءُ، فَمُطِرْنَا، فَوَالَّذِي بَعَقَهُ بِالْحَقِّ لَقَدْ هَاجَتِ السَّمَاءُ مِنْ آخِرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ، وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيضًا، فَلَقَدْ رَأَيْتُ عَلَى أَنْفِهِ وَآرْتَبَتِهِ أَكْرَ الْمَاءِ وَالطِّينِ

14- بَابُ الْإِعْتِكَافِ فِي شَوَّالٍ

2041- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ بْنُ غَزْوَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ،
عَنْ عَمْرِوَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ، وَإِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ
دَخَلَ مَكَانَهُ الَّذِي اعْتَكَفَ فِيهِ، قَالَ: فَاسْتَأْذَنَتْهُ
عَائِشَةُ أَنْ تَعْتَكِفَ، فَأَذِنَ لَهَا، فَطَرَبَتْ فِيهِ قُبَّةً،
فَسَمِعَتْ بِهَا حَفْصَةَ، فَطَرَبَتْ قُبَّةً، وَسَمِعَتْ زَيْنَبَ
بِهَا، فَطَرَبَتْ قُبَّةً أُخْرَى، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدَاةِ أَبْصَرَ أَرْبَعَ
قُبَابٍ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ فَأُخْبِرَ خَدْرَهُنَّ، فَقَالَ: مَا
حَمَلُهُنَّ عَلَى هَذَا؟ أَلَيْدُ؟ انْزِعُوها فَلَا أَرَاهَا
فَنَزَعَتْ، فَلَمْ يَعْتَكِفْ فِي رَمَضَانَ حَتَّى اعْتَكَفَ فِي
آخِرِ الْعَشْرِ مِنْ شَوَّالٍ

15- بَابُ مَنْ لَمْ يَرِ عَلَيْهِ

صَوْمًا إِذَا اعْتَكَفَ

2042- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ

أَخِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ،
عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي
الْحَاجِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ،
فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْفِ نَذْرَكَ

شوال میں اعتکاف کرنا

عمرہ بنت عبد الرحمن سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ رمضان
میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ اور جب صبح کی نماز پڑھ
لیتے اور اعتکاف کی جگہ میں داخل ہو جاتے تھے۔ حضرت
عائشہ نے آپ سے اعتکاف بیٹھنے کی اجازت چاہی تو
آپ نے اجازت دے دی۔ انہوں نے وہاں خیمہ لگوا
لیا۔ جب حضرت حفصہ نے سنا تو انہوں نے بھی خیمہ لگوا
لیا اور حضرت زینب نے سنا تو انہوں نے دوسرا خیمہ لگوا
لیا۔ جب رسول اللہ صبح کی نماز سے لوٹے اور چار
خیمے دیکھے تو فرمایا: یہ کیا ہے؟ صورتحال عرض کی گئی۔ فرمایا
کہ یہ انہیں کس بھلائی کی سوچھی؟ یہ مجھے نظر نہ آئیں،
انہیں ہٹا دو، پس وہ ہٹا دیے گئے اور آپ نے رمضان
میں اعتکاف نہ فرمایا بلکہ شوال کے آخری عشرے میں
اعتکاف فرمایا۔

جس کے نزدیک معتکف پر

روزہ نہیں ہے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی
ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے عرض کی: یا رسول اللہ!
میں نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں
ایک رات اعتکاف کروں گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن
سے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرو۔ پس انہوں نے ایک
رات کا اعتکاف کیا۔

2041- راجع الحدیث: 2033

2042- صحیح مسلم: 4269، سنن ابوداؤد: 3325، سنن ترمذی: 1539، سنن نسائی: 3829، سنن ابن

ماجہ: 2139، 1772

فَاعْتَكِفْ لَيْلَةً

16- بَابُ إِذَا نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

أَنْ يَعْتَكِفَ ثُمَّ أَسْلَمَ

2043- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ - قَالَ: أَرَاهُ قَالَ لَيْلَةً: - قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْفِ بِنَذْرِكَ

جس نے زمانہ جاہلیت میں اعتکاف کی نذر مانی اور پھر مسلمان ہو گیا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ زمانہ جاہلیت میں حضرت عمر نے نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں اعتکاف کریں گے۔ مجھے گمان ہے کہ انہوں نے ایک رات کہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرو۔ پس انہوں نے ایک رات کا اعتکاف کیا۔

17- بَابُ الْإِعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ

الْأَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ

2044- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ عَشْرَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِوَا عْتَكِفَ عَشْرِينَ يَوْمًا

رمضان کے درمیانی

عشرے میں اعتکاف کرنا

ابوصالح سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ ہر رمضان میں دس روز اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ جب وہ سال آیا جس میں آپ کا وصال ہوا تھا تو آپ نے بیس دن کا اعتکاف فرمایا۔

18- بَابُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ،

ثُمَّ بَدَّأَ أَنْ يَخْرُجَ

2045- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَعْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ

جو اعتکاف کا ارادہ کرے

اور پھر باہر نکل آئے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے بیان کیا کہ آپ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمائیے گے۔

2043- راجع الحديث: 2032، صحيح مسلم: 4269.

2044- انظر الحديث: 4998، سنن ابوداؤد: 2466، سنن ابن ماجه: 1769.

2045- راجع الحديث: 2033.

الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ذَكَرَ أَنْ يَعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْوَاحِدَ مِنْ رَمَضَانَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ عَائِشَةُ، فَأَذِنَ لَهَا. وَسَأَلَتْ حَفْصَةَ عَائِشَةَ أَنْ تَسْتَأْذِنَ لَهَا، فَقَعَلَتْ. فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ أَمْرَتْ بِبَنَاءِ، فَبَنَى لَهَا قَالَتْ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى انْصَرَفَ إِلَى بَنَائِهِ، فَبَصُرَ بِالْأَبْنِيَّةِ فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: بِنَاءُ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَزَيْنَبَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَيْسَ أَرَدْنِي بِهَذَا، مَا أَكَايَعُكُمْ، فَرَجَعَ. فَلَمَّا أَفْطَرَ اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ

چنانچہ حضرت عائشہ نے بھی آپ سے اجازت مانگی تو آپ نے انہیں اجازت دے دی۔ حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا کہ انہیں بھی اجازت لے دی جائے۔ تو انہوں نے یہ کہہ دیا۔ جب حضرت زینب بنت جحش نے یہ دیکھا تو انہوں نے خیمہ نصب کرنے کا حکم دیا۔ اُن کے لیے خیمہ نصب کر دیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فراغت پا کر اپنے خیمے کی جانب واپس لوٹے تو کتنے ہی خیمے دیکھے۔ فرمایا یہ کیا ہے؟ عرض کی گئی کہ حضرت عائشہ، حضرت حفصہ اور حضرت زینب کے خیمے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ اس طرح نیکی چاہتی ہیں تو میں بھی اعتکاف نہیں کرتا۔ آپ واپس لوٹ گئے اور رمضان کے بعد شوال میں دس دن کا اعتکاف فرمایا۔

اعتکاف کا سر دھلوانے کے لیے
گھر میں داخل کر دینا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ وہ حائضہ ہونے کے باوجود نبی کریم ﷺ کے سر مبارک میں کنگھی کر دیا کرتیں جبکہ آپ مسجد میں اعتکاف کرتے ہوئے اندر ہوتے اور یہ اپنے حجرے میں ہوتیں تو آپ اپنا سر مبارک اُن کے قریب کر دیتے۔

19- بَابُ الْمُعْتَكِفِ يُدْخِلُ رَأْسَهُ الْبَيْتَ لِلْغُسْلِ

2046 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا

هشام بن يوسف، أخبرنا معمر، عن الزهري، عن عروة عن عائشة رضى الله عنها: أنها كانت ترجل النبي صلى الله عليه وسلم، وهي حائض وهو معتكف في المسجد وهي في حجرتها يتناولها رأسه



بسم الله الرحمن الرحيم

34- کتاب البیوع

" وَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا) (البقرة: 275)، وَقَوْلُهُ: (لَا أَنْ تَكُونَ جِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُ وَنَهَايَتَكُمْ) (البقرة: 282) "

1- بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

(فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَيْدَ الْعَلَمِ تَقْلِحُونَ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ اللَّهِو وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ) (الجمعة: 11)، وَقَوْلُهُ: (لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ) (النساء: 29)

2047- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنْ كُنْتُمْ تَقُولُونَ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْذِبُ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَقُولُونَ مَا تَبَلُّ الْمُهَاجِرِينَ، وَالْأَنْصَارَ لَا يُحَدِّثُونَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَمُثِّلُ حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَإِنْ أَخَوْتِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ

2047- راجع الحديث: 118، صحيح مسلم: 6350

تجارت کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود (پارہ ۲، البقرة: ۲۷۵) نیز فرمایا ترجمہ کنز الایمان: مگر یہ کہ کوئی سردست کا سودا دست بدست ہو (پارہ ۲، البقرة: ۲۸۲)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنز الایمان: پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیئے اور تمہیں خطبہ میں کھڑا چھوڑ گئے تم فرماؤ وہ جو اللہ کے پاس ہے کھیل سے اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ کا رزق سب سے اچھا (پارہ ۲۸، الجمعة: ۱۰-۱۱) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری باہمی رضامندی کا ہو (پارہ ۵، النساء: ۲۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ آپ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں ابو ہریرہ بہت بیان کرتا ہے اور آپ کہتے ہیں کہ مہاجرین و انصار کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں ابو ہریرہ جتنی بیان نہیں کرتے جبکہ میرے مہاجر بھائی تو بازار کے کاروبار میں مصروف رہتے ہیں اور میں پیٹ بھرنے پر رسول اللہ ﷺ کی صحبت کو لازم قرار دے لیتا ہوں۔ میں حاضر بارگاہ ہوتا ہوں جبکہ وہ

يَسْغُلُهُمْ صَفْقٌ بِالْأَسْوَاقِ، وَكُنْتُ أَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلْحٍ بَطْنِي، فَأَشْهَدُ إِذَا غَابُوا، وَأَحْفَظُ إِذَا نَسُوا، وَكَانَ يَسْغُلُ الْخَوَافِ مِنَ الْأَنْصَارِ عَمَلُ أَمْوَالِهِمْ، وَكُنْتُ أَمْرًا مَسْكِينًا مِنْ مَسَاكِينِ الصُّفَّةِ، أَعَى حِينَ يَنْسُونَ، وَقَدْ قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ يَحْدُثُهُ: إِنَّهُ لَنْ يَبْسُطَ أَحَدٌ ثَوْبَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي هَذِهِ، ثُمَّ يَجْمَعُ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ، إِلَّا وَعَى مَا أَقُولُ، فَبَسْطْتُ ثَوْبَهُ عَلَيَّ، حَتَّى إِذَا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي، فَمَا نَسِيتُ مِنْ مَقَالَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ مِنْ شَيْءٍ

غیر حاضر ہوتے ہیں اور میں یاد رکھتا ہوں جب کہ وہ بھول جاتے ہیں۔ میرے انصار بھائی اپنے کھیتوں اور باغات میں کام کاج کرتے ہیں جبکہ میں مساکین صفہ میں سے ایک مسکین شخص ہوں۔ میں یاد رکھتا ہوں جبکہ وہ بھول جاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ جو اپنا کپڑا بچھائے رکھے، حتیٰ کہ جب میں اپنی بات مکمل کروں تب اسے سمیٹ کرے تو اُسے میری باتیں یاد رہا کریں گی۔ میں نے اپنی چادر پھیلا دی تھی جو میرے اوپر تھی حتیٰ کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنے ارشادات مکمل کر چکے تو میں نے اُسے سمیٹ لیا اور اپنے سینے سے لگا لیا۔ اُس وقت سے میں رسول اللہ ﷺ کے کسی ارشاد گرامی کو نہیں بھولا ہوں۔

2048 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ أَخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ: إِنِّي أَكْثَرُ الْأَنْصَارِ مَالًا، فَأَقْسِمُ لَكَ بِصَفِّ مَالِي، وَأَنْظُرَ آتَى زَوْجَتِي هَوِيَّتَ نَزَلَتْ لَكَ عَنْهَا، فَإِذَا حَلَّتْ، تَزَوَّجْتُهَا، قَالَ: فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: لَا حَاجَةَ لِي فِي ذَلِكَ هَلْ مِنْ سُوقٍ فِيهِ بَحَارَةٌ، قَالَ: سُوقٌ قَيْنُقَاعٍ، قَالَ: فَغَدَا إِلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، فَأَتَى بِأَقِيطٍ وَسَمْنٍ، قَالَ: ثُمَّ تَابَعَ الْغَدُو، فَمَا لَيْتَ أَنْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَزَوَّجْتُ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَمَنْ؟، قَالَ: أَمْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: كَمْ

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم مدینہ منورہ میں پہنچ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے میرے اور سعد بن ربیع کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ حضرت سعد بن ربیع نے کہا کہ میں انصار کا مال دار شخص ہوں تو میں اپنا آدھا مال تقسیم کر دیتا ہوں اور میری دونوں بیویوں کو دیکھ لو، جو آپ کو پسند آئے میں اُس سے دست بردار ہو جاؤں گا۔ جب حلال ہو جائے تو اس سے نکاح کر لینا۔ حضرت عبدالرحمن نے کہا کہ مجھے اس کی حاجت نہیں، کیا یہاں کوئی تجارتی بازار ہے؟ کہا کہ قنقاع بازار ہے، پس حضرت عبدالرحمن دوسرے دن اس میں گئے تو پنیر اور مکھن لے آئے۔ پھر اسکے دوسرے دن گئے۔ کچھ دنوں کے بعد حضرت عبدالرحمن حاضر خدمت ہوئے تو اُن پر زروی کا نشان تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ نکاح کر لیا ہے؟ عرض

گزار ہوئے جی، ہاں۔ فرمایا: کس سے؟ عرض کی کہ انصاری کی ایک عورت سے۔ فرمایا کہ مہر کیا دیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ گٹھلی کے برابر سونا۔ پس نبی کریم ﷺ نے اُن سے فرمایا کہ ولیمہ بھی کر دو خواہ ایک بکری کا ہو۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عبدالرحمن بن عوف مدینہ منورہ میں آئے تو نبی کریم ﷺ نے اُن کے اور حضرت سعد بن ربیع انصاری کے درمیان مواغات فرمائی۔ حضرت سعد مالدار آدمی تھے۔ انہوں نے حضرت عبدالرحمن سے کہا کہ میں اپنا آدھا مال آپ کو تقسیم دیتا ہوں اور آپ کا نکاح کر دیتا ہوں۔ کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے اہل و عیال اور مال میں برکت دے، مجھے تو بازار بتا دو۔ وہ کچھ گھی اور پنیر بچا کر لوٹے اور اسے اپنے گھروالوں کے پاس لے آئے۔ تھوڑے دنوں بعد وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو ان پر زردی کا اثر تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اُن سے فرمایا۔ بات کیا ہے؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کر لی ہے۔ فرمایا کہ اسے کتنا مہر دیا ہے؟ عرض کی کہ گٹھلی کے برابر سونا۔ فرمایا کہ ولیمہ بھی کر دو خواہ ایک بکری کے ساتھ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ زمانہ جاہلیت میں عکار، مجتہ اور ذوالحجاز نامی بازار ہوتے تھے۔ جب دور اسلام کا آیا تو مسلمان ان بازاروں میں تجارت کرنے کو گناہ سمجھتے تھے آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: تم پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو (پارہ ۲، البقرة: ۱۹۸)۔ حضرت ابن عباس

سُفَّتْ، قَالَ: زِنَةَ تَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ - أَوْ تَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ - فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْلَاهُ وَلَوْ بِشَاةٍ

2049- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي نُسَيْرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَيَّعَهُ وَبَيْعَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ، وَكَانَ سَعْدٌ ذَا غَنًى، فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَقَابِيكَ مَالِي يَصْفَقُ وَأَزْوَاجُكَ، قَالَ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، دُلُونِي عَلَى الشُّوقِ، فَمَارَجَعَ حَتَّى اسْتَفْضَلَ أَقْطَا وَسَمْنَا، فَأَتَى بِهِ أَهْلَ مَنَازِلِهِ، فَمَكَّنَا يَسِيرًا أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ نَجَاءً وَعَلَيْهِ وَضُرٌّ مِنْ صُفْرَةٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْمِيمٌ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: مَا سُفَّتِ الْبَيْعُ، قَالَ: تَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ - أَوْ زَيْنَ تَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ - قَالَ: أَوْلَاهُ وَلَوْ بِشَاةٍ

2050- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "كَانَتْ عُكَاظُ، وَجَهْنَةُ، وَذُو النَّجَارِ، أَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ، فَكَانَهُمْ تَأْتَمُّوا فِيهِ، فَكَانَتْ: (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحُ أَنْ تَبْتَغُوا أَفْضَلًا مِنْ رَبِّكُمْ) (البقرة: 198) فِي مَوَاسِمِ

الحج "قَرَأَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ

2- بَابُ: الْحَلَائِلُ بَيِّنٌ، وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ،

وَبَيِّنُهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ

2051- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ

أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، سَمِعْتُ
 الثُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ،
 حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو فَرْوَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ،
 قَالَ: سَمِعْتُ الثُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ أَبِي فَرْوَةَ، سَمِعْتُ
 الشَّعْبِيَّ، سَمِعْتُ الثُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَدَّثَنَا
 مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنِ
 الشَّعْبِيِّ، عَنِ الثُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،
 قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَلَائِلُ
 بَيِّنٌ، وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيِّنُهُمَا أُمُورٌ مُشْتَبِهَةٌ، فَمَنْ
 تَرَكَ مَا شَبَّهَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ، كَانَ لَنَا اسْتَبَانٌ
 أَتْرَكَ، وَمَنْ اجْتَرَأَ عَلَى مَا يَشْكُ فِيهِ مِنَ الْإِثْمِ،
 أَوْشَكَ أَنْ يُؤَاقَعَ مَا اسْتَبَانَ، وَالْمَعَاصِي حَتَّى اللَّهُ
 مَنْ يَزِغْ حَوْلَ الْحَتَى يُوشِكُ أَنْ يُؤَاقَعَ.

3- بَابُ تَفْسِيرِ الْمُشْتَبِهَاتِ

وَقَالَ حَسَّانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ: " مَا رَأَيْتُ
 شَيْئًا أَهْوَنَ مِنَ الْوَرَعِ دَخَّ مَا يَرِيْبُكَ إِلَى مَا لَا
 يَرِيْبُكَ

کی قرأت میں فی مَوَاسِمِ الْحَجِّ بھی ہے۔

حلال اور حرام واضح ہیں اور ان دونوں کے

درمیان مشتبہ چیزیں ہیں

محمد بن ثنی، ابن ابوعدی، ابن عون، شعبی، حضرت
 نعمان بن بشیر نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ علی بن
 عبد اللہ، ابن عیینہ، ابوفردہ، شعبی، حضرت نعمان نے نبی
 کریم سے۔ عبد اللہ بن محمد، ابن عیینہ، ابوفردہ، شعبی،
 حضرت نعمان بن بشیر نے نبی کریم ﷺ سے۔ محمد بن
 کثیر، سفیان، ابوفردہ، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر رضی
 اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
 حلال واضح ہے اور حرام واضح ہے اور ان دونوں کے
 درمیان کچھ امور ہیں جو مشکوک ہیں۔ جو مشکوک کاموں کو
 ترک کرے گا وہ گناہ سے بھی بچا رہے گا اور جس نے
 مشکوک کاموں کو اپنایا تو وہ گناہوں میں بھی مبتلا ہو کر
 رہے گا۔ گناہ اللہ تعالیٰ کی چراگاہ ہیں۔ جو چراگاہ کے گرد
 چرائے گا تو اس میں داخل ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

مشتبہات کی تفسیر

حسان بن ابوسنان کا قول ہے کہ ورع میں اس سے
 آسان اور کوئی چیز نہیں کہ مشتبہ امور کو چھوڑ دو اور انہیں کرو
 جو مشتبہ نہیں ہیں۔

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک کالی عورت آئی اور اس نے دعویٰ کیا کہ اس نے آپ دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہے۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے چہرہ پھیر لیا اور تبسم فرمایا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ وہ کہہ رہی ہے اور وہ ابواب تہی کی بیٹی تھی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ عقبہ بن ابودقاص نے سعد بن ابودقاص سے وعدہ لیا کہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا میرا ہے لہذا اس پر قبضہ کر لینا۔ فتح مکہ کے سال سعد بن ابودقاص نے اسے پکڑ لیا اور کہا: یہ میرا بھتیجا ہے اور اس کے بارے میں مجھ سے وعدہ لیا گیا ہے۔ عبد اللہ بن زمعہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ میرا بھائی ہے کیونکہ میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور ان کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ دونوں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ سعد نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرا بھتیجا ہے اور اس کے بارے میں مجھ سے وعدہ لیا گیا ہے۔ عبد بن زمعہ نے کہا کہ میرا بھائی ہے کیونکہ میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور ان کے بستر پر ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اے عبد بن زمعہ! یہ تمہارا ہے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بیٹا بستر والے کا اور زانی کے لیے پتھر۔ پھر آپ نے اپنی زوجہ مطہرہ حضرت سودہ بنت زمعہ سے فرمایا کہ اس سے پردہ کرنا کیونکہ اس کی عقبہ سے مشابہت ہے، لہذا انہوں نے اللہ

2052 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي حُسَيْنٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ جَاءَتْ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا أَرْضَعَتْهُمَا، فَذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، وَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ، وَقَدْ كَانَتْ تَحْتَهُ ابْنَةُ أَبِي هَابٍ النَّبِيِّ

2053 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، عَهْدًا إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةَ زَمْعَةَ مِثْلِي فَأَقْبَضَهُ، قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَقَالَ: ابْنُ أَخِي قَدْ عَهَدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ، فَقَالَ: أَخِي، وَابْنُ وَلِيدَةَ أَبِي، وَلَدَ عَلِيٍّ فِرَاشِهِ، فَتَسَاوَقَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ سَعْدُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ابْنُ أَخِي كَانَ قَدْ عَهَدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: أَخِي، وَابْنُ وَلِيدَةَ أَبِي، وَلَدَ عَلِيٍّ فِرَاشِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ - زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: احْتَجِبِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُقْبَةَ لَمَّا رَأَاهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ

کی بارگاہ میں جانے تک اُسے نہیں دیکھا۔

عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے تیر کے بارے پوچھا۔ فرمایا اگر نوک کی جانب سے لگے تو کھاؤ اور اگر چوڑائی میں لگے تو نہ کھاؤ کیونکہ یہ موقوفہ ہے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں کتا بھیجتا ہوں اور اس پر بسم اللہ پڑھتا ہوں۔ پس اُس کے ساتھ شکار پر دوسرا لگتا پاتا ہوں جس پر میں نے بسم اللہ نہیں پڑھی اور مجھے نہیں معلوم کہ دونوں میں سے کس نے پکڑا۔ فرمایا کہ نہ کھاؤ، اس لیے کہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی اور دوسرے پر تسمیہ نہیں پڑھی۔

مشتبہ چیزوں سے بچنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک گری ہوئی کھجور کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اگر یہ صدقہ کی نہ ہو تو اسے کھا لیتا۔ ہام، حضرت ابو ہریرہ، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں کھجوریں اپنے بستر پر گری ہوئی پاتا ہوں۔

بعض وسوسوں والی اور مشتبہ

چیزوں کی پرواہ نہ کرنا

عباد بن تمیم سے مروی ہے کہ ان کے چچا جان نے فرمایا: نبی کریم ﷺ سے شکایت کی گئی کہ ایک شخص کونماز میں

2054 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الشَّافِعِ، عَنِ الشَّافِعِ، عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ، فَقَالَ: إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ، وَإِذَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَفَقِّطْ، فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ وَقِيدٌ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أُرْسِلْ كَلْبِي وَأَسْتَقِي، فَأَجِدُ مَعَهُ عَلَى الصَّيْدِ كَلْبًا آخَرَ لَمْ أَهْمْ عَلَيْهِ، وَلَا آخِرِي أَيُّهُمَا أَخَذَ، قَالَ: لَا تَأْكُلْ إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى الْآخَرِ

4- بَابُ مَا يُتَنَزَّهُ مِنَ الشُّبُهَاتِ

2055 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِخَمْرَةٍ مَسْقُوطَةٍ فَقَالَ: لَوْلَا أَنْ تَكُونَ مِنْ صَدَقَةٍ لَا كَلْعُهَا، وَقَالَ هَمَامٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَجِدُ ثَمْرَةً سَاقِطَةً عَلَى

فِرَاشِي

5- بَابُ مَنْ لَمْ يَرِ الْوَسَاوِسَ

وَأَخْبَوْهَا مِنَ الشُّبُهَاتِ

2056 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَادِ بْنِ ثُمَيْمٍ، عَنْ عَوْفٍ، قَالَ:

2054- راجع الحديث: 175

2055- انظر الحديث: 2431 'صحیح مسلم: 2475

2056- راجع الحديث: 137

شُكِيَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يَهْدِي فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا أَيْقَطُخُ الصَّلَاةَ قَالَ: لَا حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَهْدِي رِيحًا وَقَالَ ابْنُ أَبِي حَفْصَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: لَا وَضُوءَ إِلَّا فِيهَا وَجَدْتُ الرِّيحَ أَوْ سَمِعْتُ الصَّوْتَ

خدا شہ محسوس ہوتا ہے تو کیا اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے؟ فرمایا: نہیں ٹوٹتی جب تک آواز نہ سنے یا بدبو نہ آئے۔ ابن حنفہ نے زہری سے مروی کی ہے کہ وضو نہیں ٹوٹتا مگر جبکہ بدبو محسوس کرے یا آواز نہ سنے۔

2057- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَمْدِ الْعَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطُّفَاوِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ قَوْمًا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِاللَّحْمِ لَا تَدْرِي أَذَكَرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمُّوا اللَّهَ عَلَيْهِ وَكُلُّوهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ کچھ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! بعض لوگ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں اور ہمیں نہیں جانتے ہوتا کہ اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اس پر اللہ کا نام لو اور کھا لیا کرو۔

6- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا) (الجمعة: 11)

ارشاد ربانی کہ ترجمہ کنز الایمان: اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیے

2058- حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ عَتَّامٍ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلْتُ مِنَ الشَّامِ عِيْدُ تَحْمِيلِ طَعَامًا، فَالْتَفَتُوا إِلَيْهَا حَتَّى مَا بَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَكَلَّمْتُ: (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا) (الجمعة: 11)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ شام سے ایک قافلہ آگیا جو غلہ لایا تھا تو لوگ اس کی طرف چلے گئے اور نبی کریم ﷺ کے پاس صرف بارہ آدمی رہ گئے تو وحی نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیے (پارہ ۲۸، الجمعة: ۱۱)۔

7- بَابُ مَنْ لَمْ يُبَالِ مِنْ

جو اس باعث کی پرواہ نہ کرے کہ

حَيْثُ كَسَبَ الْمَالُ

مال کہاں سے کمایا ہے؟

2059 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُلَيْبٍ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایسا دور بھی آئے گا جبکہ آدمی پرواہ نہیں کرے گا کہ جو مال اُس نے حاصل کیا ہے وہ حلال ہے یا حرام۔

حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ

فائدہ: بیوع بیع کی جمع ہے، بیع بوع یا باع سے بنا بمعنی ہاتھ لے کرنا، چونکہ تجارت میں خریدار اور بیوپاری ہاتھ بڑھا کر ایک دوسرے کا مال لیتے ہیں اس لیے اسے بیع کہا جاتا ہے۔ شریعت میں مال کا مال سے تبادلہ کرنا بیع کہلاتا ہے۔ کبھی پورے عقد کو بیع کہتے ہیں، کبھی فقط بیچنے کو، کبھی اس کے نتیجہ یعنی ملکیت کو بیع کہا جاتا ہے یہاں پورے عقد کے معنی میں ہے کیونکہ بیع کی بہت اقسام ہیں: بیع مطلق، بیع صرف، بیع مقایضہ، بیع سلم، تولیہ، مراجعہ، وضیعہ وغیرہ اس لیے بیوع جمع فرمایا۔ خیال رہے کہ شرعی احکام چند قسم کے ہیں: خالص حقوق اللہ، خالص حقوق العباد، عقوبات، کفارات وغیرہ مصنف نے خالص حقوق اللہ یعنی عبادات کا ذکر پہلے کیا، اب خالص حق العبد یعنی تجارتوں کا ذکر کیا، چونکہ تجارت کے فضائل براہ راست حدیث میں وارد نہیں ہوئے تھے اس لیے باب الکسب منعقد کر کے اس کے فضائل بیان کر دیے۔

(مراۃ المناجیح ج ۳ ص ۳۶۸)

8- بَابُ التِّجَارَةِ فِي الْبَيْرِ

خشکی میں تجارت کرنا

وَقَوْلِهِ: (رَجُلٌ لَا تُلْهِمُهُمْ تِجَارَةً وَلَا تَبِيعَ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ) (الدور: 37) "وَقَالَ قَتَادَةُ: كَانَ الْقَوْمُ يَكْتَبِأُونَ وَيَتَجَرَّوْنَ، وَلَكِنَّهُمْ إِذَا نَالَهُمْ حَقٌّ مِنْ حُقُوقِ اللَّهِ لَمْ تُلْهِمُهُمْ تِجَارَةً وَلَا تَبِيعَ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ حَتَّى يَكُونُوا إِلَى اللَّهِ

ارشاد خداوندی ہے کہ وہ لوگ بھی ہیں جن کو تجارت یا خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی۔ قتادہ نے فرمایا کہ کچھ لوگ تھے جو خرید و فروخت اور تجارت کرتے لیکن جب اللہ کے حقوق میں سے کوئی حق آتا تو تجارت اور خرید و فروخت انہیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کرتی اور وہ اللہ کے حق کو ادا کرتے۔

ابو عاصم، ابن جریج، عمرو بن دینار، ابو منہال سے مروی ہے کہ میں صرانی کا کاروبار کرتا تو میں نے حضرت

2061 و 2060 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ

جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي

2059 - انظر الحديث: 2063، سنن لسانی: 4466

2060، 2061 - انظر الحديث: 2180، 2181، 2497، 2498، 3939، 3940، صحيح مسلم: 4047، سنن

لسانی: 4589، 4590، 4591

زيد بن ارقم سے پوچھا تو نبی کریم ﷺ۔ فضل بن یعقوب، حجاج بن محمد، ابن جریج، عمرو بن دینار اور عامر بن مصعب، ابو منہال سے مروی ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صرافی کے بارے میں پوچھا تو دونوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں تجارت کیا کرتے تو ہم نے رسول اللہ سے صرافی کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا کہ نقد ہو تو کوئی حرج نہیں ہے اور ادھار ہو تو صحیح نہیں ہے۔

تجارت کے لیے نکلنا

اور ارشاد خداوندی ہے ترجمہ کنز الایمان: تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔

عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اجازت مانگی تو انہیں اجازت نہ ملی کیونکہ وہ مصروف تھے۔ پس حضرت ابو موسیٰ واپس لوٹ گئے۔ جب حضرت عمر فارغ ہوئے تو فرمایا: کیا میں نے عبد اللہ بن قیس کی آواز نہیں سنی تھی، انہیں اجازت دے دیتے۔ عرض کی گئی کہ وہ واپس لوٹ گئے۔ پس انہیں بلایا گیا تو کہا کہ ہمیں یہی حکم دیا گیا ہے۔ کہا کہ اس بات کے گواہ لائیے۔ یہ انصار کی مجلس کی جانب گئے اور پوچھا تو انہوں نے کہا: اس بات کی گواہی تو ہمارا سب سے چھوٹا، ابو سعید خدری بھی دے سکتا ہے۔ چنانچہ وہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لے گئے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ حکم مجھ پر بازار کی مشغولیت یعنی

الْمِنْهَالِ، قَالَ: كُنْتُ أَلْجُؤُ فِي الضَّرْفِ، فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وَحَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، وَعَامِرُ بْنُ مُصْعَبٍ: أَنَّكَ سَمِعَ أَبَا الْمِنْهَالِ يَقُولُ: سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ، وَزَيْدَ بْنَ أَرْقَمٍ عَنِ الضَّرْفِ، فَقَالَا: كُنَّا تَاجِرَيْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّرْفِ، فَقَالَ: إِنْ كَانَ يَدًا بَيِّدًا فَلَا بَأْسَ، وَإِنْ كَانَ نَسَاءً فَلَا يَصْلُحُ

9- بَابُ الْخُرُوجِ فِي التَّجَارَةِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (فَانتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ) (الجمعة: 10)

2062- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ عَبْدِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ اسْتَأْذَنَ عَلَى عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، وَكَأَنَّهُ كَانَ مَشْغُولًا، فَرَجَعَ أَبُو مُوسَى، فَفَرَّغَ عَمْرُو، فَقَالَ: أَلَمْ أَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ائْذَنُوا لَهُ، قِيلَ: قَدْ رَجَعَ، فَدَعَاهُ فَقَالَ: كُنَّا نَوْمُ بِذَلِكَ، فَقَالَ: تَأْتِينِي عَلَى ذَلِكَ بِالْبَيِّنَةِ، فَأَنْطَلَقَ إِلَى مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ، فَسَأَلَهُمْ، فَقَالُوا: لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هَذَا إِلَّا أَصْغَرُنا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ، فَذَهَبَ بِأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، فَقَالَ عَمْرُو: أَخْفِي هَذَا عَلَىكَ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْهَابِي الصَّفْقُ بِالْأَسْوَابِ يَغْنَى الْخُرُوجَ إِلَى تِجَارَةٍ

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

قافلہ آیا اور ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز جمعہ پڑھ رہے تھے۔ چنانچہ بارہ اشخاص کے سوا سب چلے گئے تو یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیئے اور جنہیں خطبہ میں کھڑا چھوڑ گئے (پارہ ۲۸، الجمعة: ۱۱)

فُضِّلَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَقْبَلْتُ عِدْرًا وَنَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ، فَأَلْقَضَ النَّاسُ إِلَّا اِثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا، فَذَكَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُوا إِلَيْهَا، وَتَرَكُوكَ قَائِمًا) (الجمعة: ۱۱)

ارشاد خداوندی ہے کہ ترجمہ کنز الایمان:

اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب عورت اپنے گھریلو اشیائے خوردنوش میں سے بغیر فساد کے خرچ کرتی ہے تو اُسے خرچ کرنے کا ثواب ملتا ہے اور اس کے خاوند کو کمانے کا اور خزانچی کو بھی اتنا ہی۔ ایک کا ثواب اُن میں سے دوسرے کے ثواب کو کم نہیں کرتا۔

12- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (انْفِقُوا مِنْ

طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ) (البقرة: 267)

2065 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا

جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ، وَلِزَوْجِهَا بِمَا كَسَبَ، وَلِلْعَازِلِ مِثْلُ ذَلِكَ، لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا

2066 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا، عَنْ غَيْرِ أَمْرٍ، فَلَهُ يَصِفُ أَجْرَهُ

ہم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب عورت اپنے خاوند کی کمائی سے بغیر اس کی اجازت کے خرچ کرے تو اُس کے لیے خاوند کی نسبت آدھا ثواب ہے۔

13- بَابُ مَنْ أَحَبَّ الْبَسْطَ فِي الرِّزْقِ

2067 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ

الْكِرْمَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ

جو رزق میں کشادگی چاہے

محمد بن یعقوب کرمانی، حسان، یونس، محمد، حضرت

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں

2065 - راجع الحديث: 1425

2066 - انظر الحديث: 5360, 5195, 5192، صحيح مسلم: 2367، سنن ابو داود: 2458, 1687

2067 - انظر الحديث: 5986، صحيح مسلم: 6470، سنن ابو داود: 1693

نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو اپنے رزق میں کشادگی یا عمر میں درازی کو محبوب رکھتا ہے تو اُسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔

مُحَمَّدٌ هُوَ الزُّهْرِيُّ: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، أَوْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ

14- بَابُ شِرَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنِّسِيئَةِ

2068 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: ذَكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنِ فِي السَّلَمِ فَقَالَ: حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ إِلَى أَجَلٍ وَرَهْنَةً دِرْعًا مِنْ حَدِيدٍ

2069 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا أَهْبَاطُ أَبُو الْيَسَعِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ مَقْبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْحَرٍ شَعِيرٍ وَهَالَةٍ سِنْعَةٍ وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعًا لَهُ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ يَهُودِيٍّ وَأَخَذَ مِنْهُ شَعِيرًا لِأَهْلِهِ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَا أَمْسَى عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعٌ بُرٍّ وَلَا صَاعٌ حَبٍّ وَإِنْ عِنْدَهُ لَتَشَعُّ لِسُوءَةٍ

نبی کریم ﷺ کا لین دین میں ادھار کرنا

اعش سے مروی ہے کہ ہم نے ابراہیم کے پاس بیچ سلم میں رہن کے بارے میں ذکر کیا تو فرمایا کہ حدیث بیان کی مجھ سے اسود نے بحوالہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مدت تک کے لیے کسی یہودی سے غلہ خریدا اور اپنی لوہے کی زرہ اُس کے پاس رہن رکھی۔

مسلم، ہشام، قتادہ، حضرت انس۔ محمد بن عبد اللہ بن حوشب، اسباط، ابوالیسع، بصری، ہشام دستوائی، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ جو کی روٹی اور پُرانی چربی لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں ایک یہودی کے پاس زرہ رہن رکھی ہوئی تھی اور اس سے اپنے اہل خانہ کے لیے جو لیے تھے۔

میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی شام ایسی نہیں آئی جبکہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی آل کے پاس ایک صاع گندم یا کوئی اناج ہو حالانکہ اُس وقت آپ کی نو ازواج مطہرات تھیں۔

2068 - صحیح مسلم: 4090، 4091، 4092 سنن نسائی: 4623، 4664 سنن ابن ماجہ: 2436

2069 - النظر الحديث: 2508 سنن نسائی: 4624 سنن ابن ماجہ: 2437

15- بَابُ كَسْبِ الرَّجُلِ وَعَمَلِهِ بِيَدِهِ

2070- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَزْرَةَ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا اسْتَعْلَفَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ قَالَ: لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِي أَنَّ جِرْفَتِي لَمْ تَكُنْ تَعْجُزُ عَنْ مَثْوَاةِ أَهْلِ، وَشَغِلْتُ بِأَمْرِ الْمُسْلِمِينَ، فَسَيَأْكُلُ آلُ أَبِي بَكْرٍ مِنْ هَذَا النَّالِ، وَيَعْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ

2071- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عَزْرَةَ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّالَ أَنْفُسِهِمْ، وَكَانَ يَكُونُ لَهُمْ أَرْوَاحٌ فَقِيلَ لَهُمْ: لَوْ اغْتَسَلْتُمْ، رَوَاهُ هَمَّامٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

2072- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا

عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ ابْنِ الْقَدَامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا أَكَلُ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ، وَإِنْ نَبِيَّ اللَّهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ

2073- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

آدمی کا اپنے ہاتھ سے کمانا

عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا تو فرمایا: میری قوم کو معلوم ہے کہ میرا کاروبار میرے اہل و عیال کی کفالت سے عاجز نہیں لیکن میں مسلمانوں کے کام میں مصروف ہو گیا ہوں لہذا آل ابوبکر اس مال سے کھائے گی اور وہ اس میں مسلمانوں کے لیے کمائیں گے۔

عروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے اصحاب خود کھاتے تھے اور ان سے بڑھتی تھی۔ ان سے کہا جاتا کہ کاش! آپ نہ لیتے۔ مروی کیا اسے ہمام، ہشام، ان کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ سے۔

حضرت مقدم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی نے ہرگز اس سے بہتر کھانا نہیں کھایا جو وہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھائے اور بے شک اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔

ہمام بن منبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک داؤد علیہ السلام نہیں کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کی

2071- راجع الحديث: 903

2073- انظر الحديث: 4713, 3417

أَنَّ دَاوُدَ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، كَانَ لَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ
عَمَلِ يَدِهِ

ابو عبیدہ مولیٰ عبدالرحمن بن عوف نے حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی اپنی بیٹھ پر
لکڑیاں کا گٹھالا کر لائے تو یہ کسی سے سوال کرنے کی
نسبت بہتر ہے کہ وہ دے یا نہ دے۔

2074- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ،
عَنْ عَقِيلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ، مَوْلَى
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ رِزْقَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: لَئِنْ يَخْتَطِبَ أَحَدُكُمْ حُرْمَةً عَلَى ظَهْرِهِ،
خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ أَحَدًا، فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَمْنَعَهُ

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی
ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کا رتی
لے کر جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے سوال
کرے۔

2075- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ،
حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ
الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَئِنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَحْبَلَهُ

خرید و فروخت میں سہولت اور احسان کو
پیش نظر رکھنا اور نرمی کے ساتھ
اپنا حق طلب کرنا

16- بَابُ السَّهُولَةِ وَالسَّهَاحَةِ فِي
الْبَيْعِ وَالْبَيْعِ، وَمَنْ طَلَبَ
حَقًّا فَلْيَطْلُبْهُ فِي عَفَافٍ

محمد بن المنکدر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: اللہ تعالیٰ احسان کرنے والے شخص پر رحم فرمائے
جب وہ فروخت کرے، خریدے اور معاملہ کرے۔

2076- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا أَبُو
غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ
الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَحِمَ اللَّهُ
رَجُلًا سَمَحًا إِذَا بَاعَ، وَإِذَا اشْتَرَى، وَإِذَا اقْتَضَى

جو مال دار کو مہلت دے

17- بَابُ مَنْ أَنْظَرَ مُوسِرًا

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

2077- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ،

2074- راجع الحديث: 1470، صحيح مسلم: 2399، سنن نسائي: 2583

2075- راجع الحديث: 1471

2076- سنن ابن ماجه: 2203

2077- انظر الحديث: 2391، 3451، صحيح مسلم: 3969، 3970، سنن ابن ماجه: 2420

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں سے کسی کو فرشتے ملے اور کہا کہ کیا تم نے کوئی نیکی کا کام کیا ہے؟ کہا کہ میں اپنے خادموں کو حکم دیا کرتا کہ دولت مند کو مہلت دیں اور درگزر کریں۔ پس وہ درگزر کرتے۔ ابو مالک نے ربیع سے مروی کی کہ میں دولت مند کو ڈھیل دیتا اور تنگ دست کو نظر انداز کر دیتا۔ متابعت کی اس کی شعبہ، عبدالملک، ربیع نے نیز ابوعوانہ، عبدالملک، ربیع نے فرمایا کہ دولت مند کو مہلت دو اور تنگ دست سے درگزر کرو۔ نعیم بن ابویہ نے ربیع سے مروی کی کہ میں مالدار کو ڈھیل دیتا اور تنگ دست سے درگزر کرتا ہوں۔

جو تنگ دست کو ڈھیل دے

ہشام بن عمار، یحییٰ بن حمزہ، زبیدی، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک تاجر لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا جب کسی کو تنگ دست دیکھتا تو اپنے خادموں سے کہتا: اس سے درگزر کرو، شاید اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر فرمائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُسے معاف کر دیا۔

جب خرید و فروخت کرنے والے صاف بات کریں، کوئی بات مخفی نہ رکھیں اور خیر خواہی کریں

العداء بن خالد کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے یہ لکھ کر دیا کہ یہ چیز محمد رسول اللہ ﷺ نے عدائے بن

حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، أَنَّ رِبْعِيَّ بْنَ جَرَّاشٍ حَدَّثَهُ أَنَّ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَلَقَّيْتُ الْمَلَائِكَةَ رُوحَ رَجُلٍ يَكُنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، قَالُوا: أَغْرَمْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا؟ قَالَ: كُنْتُ أَمْرُفِثِيَانِي أَنْ يُنْظَرُوا وَيَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُوسِرِ، قَالَ: قَالَ: فَتَجَاوَزُوا عَنْهُ"، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ أَبُو مَالِكٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ: كُنْتُ أُتِيرُ عَلَى الْمُوسِرِ، وَأُنْظَرُ الْمُعْسِرُ، وَتَابَعَهُ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ رِبْعِيٍّ، وَقَالَ أَبُو عَوَانَةَ: عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ رِبْعِيٍّ: أَنْظَرُ الْمُوسِرَ، وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ، وَقَالَ نَعِيمُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ رِبْعِيٍّ: فَأَقْبَلَ مِنَ الْمُوسِرِ، وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ

18- بَابُ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا

2078- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى

بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "كَانَ تَاجِرٌ يُدَافِنُ النَّاسَ، فَإِذَا رَأَى مُعْسِرًا قَالَ لِفَتِيَايَاهُ: تَجَاوَزُوا عَنْهُ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا، فَتَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُ"

19- بَابُ إِذَا بَيَّنَّ

الْبَيْعَانِ وَلَمْ يَكْتُمَا وَتَصَحَّاحًا

وَيُذَكَّرُ عَنِ الْعَدَاءِ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: كَتَبَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا مَا اشْتَرَى مُحَمَّدٌ

خالد سے خریدی ہے۔ یہ مسلمان کی مسلمان سے بیع کی طرح ہے جس میں کوئی عیب، برائی یا دھوکا نہیں ہے۔
 قتادہ کا بیان ہے کہ الْغَابِلَةُ سے مراد زنا، چوری اور فرار ہے۔ ابراہیم غنمی سے کہا گیا کہ بعض دآل حراسان اور بھتان سے منگوانے کا نام لیتے ہیں یعنی کہتے ہیں کہ یہ چیز کل ہی حراسان سے آئی تھی۔ یہ چیز آج ہی بھتان سے آئی ہے تو انہوں نے اسے بہت برا جانا اور حضرت عتبہ بن عامر نے فرمایا کہ کسی کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے خراب مال کو فروخت کرے مگر جب کہ اسے خرابی بتادی ہو۔

عبداللہ بن حارث نے حضرت حکیم بن جزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا: فروخت کرنے والا اور خریدنے والے کو جُدا ہونے تک اختیار ہے اگر دونوں نے سچائی اور صاف گوئی کو اپنایا تو اُن کی بیع میں برکت ڈالی جاتی ہے اور اگر عیب چھپایا یا دورغ گوئی کرے تو اُن کی بیع سے برکت اٹھالی جاتی ہے۔

ملی جلی بھجوریں بیچنا

ابوسلمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہمیں مختلف قسم کی بھجوریں دی جاتیں جو ملی جلی ہوتیں۔ ہم دو صاع بھجوریں ایک صاع کے عوض فروخت کر دیا کرتے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دو صاع کے بدلے ایک صاع اور دو درہموں کے بدلے ایک درہم نہ ہو۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنَ الْعَدَاءِ بَيْنَ خَالِدٍ بَيْعَ الْمُسْلِمِ مِنَ الْمُسْلِمِ، لَا دَاءَ وَلَا خِيْفَةَ، وَلَا غَابِلَةَ وَقَالَ قَتَادَةُ: الْغَابِلَةُ الزَّكَاءُ وَالشَّرِيقَةُ وَالْإِبَاقُ وَقِيلَ لِابْرَاهِيمَ: إِنَّ بَعْضَ النَّخَّاسِينَ يُسْتَبَى أَرَبَى حُرَّاسَانَ وَيَبْعُهُنَّ، فَيَقُولُ: جَاءَ أَمْسٍ مِنْ حُرَّاسَانَ، جَاءَ الْيَوْمَ مِنْ سِبْجَتَانِ، فَكَرِهَهُ كَرَاهِيَةً شَدِيدَةً وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ: لَا يَحِلُّ لِمَرْءٍ يَبِيعُ سِلْعَةً يَعْلَمُ أَنَّ بِهَا دَاءً إِلَّا أَخْبَرَهُ

2079 - حَدَّثَنَا سُليْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَالِحِ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، رَفَعَهُ إِلَى حَكِيمِ بْنِ جَزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَهُمَا يَتَفَرَّقَا، - أَوْ قَالَ: حَتَّى يَتَفَرَّقَا - فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّعَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَتَمَا وَكُذَّبَا فُحِشَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا "

20- بَابُ بَيْعِ الْخَلْطِ مِنَ الثَّمَرِ

2080 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُزَوِّقُ ثَمَرَ الْجَنْجِ، وَهُوَ الْخَلْطُ مِنَ الثَّمَرِ، وَكُنَّا نَبِيعُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَاعَيْنِ بِصَاعٍ، وَلَا دِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ

2079- النظر الحديث: 2082, 2108, 2110, 2114، صحيح مسلم: 3836، سنن ابوداؤد: 3459، سنن

ترمذی: 1246، سنن نسائی: 4469، 4476

2080- صحيح مسلم: 4061، سنن ابن ماجه: 2256

گوشت فروش اور قصاب کے بارے میں حکم
حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
کہ انصار میں سے ایک شخص نے جس کی کنیت ابو شعیب
تھی، اپنے غلام سے کہا جو قصاب تھا کہ مجھے کھانا تیار کر دو
جو پانچ آدمیوں کو کفایت کرے کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ
اُن پانچ میں نبی کریم ﷺ کو دعوت دوں، اس لیے کہ
میں نے آپ کے چہرہ انور پر بھوک کے آثار دیکھے ہیں۔
پس انہیں بلایا گیا تو ایک شخص اُن کے ساتھ اور آگیا۔ نبی
کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ ہمارے پیچھے آگیا ہے لہذا
اگر تم چاہو تو اسے اجازت دے دو اور اگر چار ہو تو یہ
واپس لوٹ جائے۔ اُس نے کہا: میں نے اُسے اجازت
دے دی۔

جو جھوٹ ملائے اور فروخت کے وقت عیب
کو چھپائے

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی
ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فروخت کرنے والے
اور خریدنے والے کو اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ
ہوں یا فرمایا حتیٰ کہ دونوں جدا ہو جائیں۔ اگر وہ سچ
بولے اور صاف گورے تو اُن کی بیچ میں برکت ڈال دی
جاتی ہے اور اگر عیب چھپایا یا جھوٹ بولا تو اُن کی تجارت
سے برکت اٹھالی جاتی ہے۔

اے ایمان والو!

بڑھ چڑھ کر سود نہ کھاؤ

21- بَابُ مَا قِيلَ فِي اللَّحَامِ وَالْجَزَارِ
2081- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي،
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ، عَنْ أَبِي
مَسْعُودٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، يُكْنَى أَبَا
شُعَيْبٍ فَقَالَ لِغُلَامٍ لَهُ قَصَابٌ: اجْعَلْ لِي طَعَامًا
يَكْفِي خَمْسَةً، فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ، فَإِنِّي قَدْ عَرَفْتُ فِي
وَجْهِهِ الْجُوعَ، فَدَعَاهُمْ، فَجَاءَ مَعَهُمْ رَجُلٌ، فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ هَذَا قَدْ تَبِعَنِي،
فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْكُنَ لَهُ فَأَكُنْ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ
يَرْجِعَ رَجِعْ. فَقَالَ: لَا بَلْ قَدْ أَذِنْتُ لَهُ

22- بَابُ مَا يَمْحَقُ الْكَذِبُ
وَالِكَيْفَانُ فِي الْبَيْعِ

2082- حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَلَّبِ، حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَلِيلِ يُحَدِّثُ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
قَالَ: "الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، أَوْ قَالَ:
حَتَّى يَتَفَرَّقَا - فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّعَا بُورِكَ لَهُمَا فِي
بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَذَبَا مُحِقَّتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا"

23- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا

مُضَاعَفَةٌ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (آل عمران: 130)

2083 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُلَيْبٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالَى التَّمَرُّ بِمَا أَخَذَ النَّالُ، أَوْ مِنْ حَلَالٍ أَوْ مِنْ حَرَامٍ

اور اللہ سے ڈرو تا کہ فلاح پاؤ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ ضرور آئے گا جب کہ آدمی پرواہ نہ کرے گا کہ اُس نے جو مال حاصل کیا ہے وہ حلال ہے یا حرام۔

24- بَابُ أَكْلِ الرِّبَا وَشَاهِدِهِ وَكَاتِبِهِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى:

(الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَيْمَنِ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا: إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا، وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا، فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَى فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ وَمَنْ عَادَ فَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ) (البقرة: 275)

سود خور اور اس کا گواہ اور لکھنے والا، ارشادِ خداوندی ہے:

ترجمہ کنز الایمان: وہ جو سود کھاتے ہیں قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر محبوط بنا دیا ہو یہ اس لئے کہ انہوں نے کہا بیع بھی تو سود ہی کے مانند ہے اور اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود تو جسے اس کے رب کے پاس سے نصیحت آئی اور وہ باز رہا تو اسے حلال ہے جو پہلے لے چکا اور اس کا کام خدا کے سپرد ہے اور جو اب ایسی حرکت کرے گا وہ دوزخی ہے وہ اس میں مدتوں رہیں گے (پارہ ۳، البقرة: ۲۷۵)

2084 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ،

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الطَّمْحِي، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا تَرَكْتُ آخِرَ الْبَقَرَةِ قَرَأَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ حَرَّمَ التَّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ

مسروق سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب سورۃ البقرہ کا آخری حصہ نازل ہوا اور نبی کریم ﷺ نے مسجد میں اُس کی تلاوت فرمائی اور شراب کی تجارت بھی حرام ہو گئی۔

2083- راجع الحديث: 2059

2084- راجع الحديث: 459

2085- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

جَرِيرُ بْنُ حَارِثٍ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، عَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ
جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ آتِيَانِي،
فَأَخْرَجَانِي إِلَى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ، فَأَنْطَلَقْنَا حَتَّى
آتَيْنَا عَلَى نَهْرٍ مِنْ دِمٍ فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ وَعَلَى وَسْطِ
النَّهْرِ رَجُلٌ بَدَنُ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ، فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي
فِي النَّهْرِ، فَإِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ
بِحَجَرٍ فِي فِيهِ، فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ، فَجَعَلَ كُلُّمَا جَاءَ
لِيَخْرُجَ رَمَى فِي فِيهِ بِحَجَرٍ، فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ، فَقُلْتُ
مَا هَذَا؟ فَقَالَ: الَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهْرِ أَكَلِ الرَّبَا"

25- بَابُ مُوَكِّلِ الرَّبِّ بِالْقَوْلِ اللَّهُ تَعَالَى:

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ
مِنَ الرِّبَا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا
فَأَذْكُرُوا يَحْزِبَ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ
رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ وَإِنْ
كَانَ دُخُولُ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَى مَيْسَرَةٍ وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ
لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ، وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ
فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُنْفَسُ كُلُّ نَفْسٍ مِمَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا
يُظْلَمُونَ) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هَذِهِ آخِرُ آيَةٍ تَرَلْتُ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2086- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ

عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبِي اسْتَوَى عَبْدًا
حَاجًّا، فَسَأَلَتْهُ فَقَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رات میں نے
دیکھا کہ دو شخص پیرے پاس آئے اور مجھے ارض مقدسہ
کی جانب لے گئے۔ ہم چلے حتیٰ کہ خون کی ایک نہر پر
پہنچے جس کے اندر نہر کے درمیان میں ایک شخص کھڑا تھا۔
دوسرا اُس کے سامنے تھا جس کے آگے پتھر تھے۔ یہ شخص
آگے بڑھتا اور جب بھی نکلنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اُس
کے منہ پر پتھر مار کر اسی جگہ واپس لوٹا دیتا ہے۔ چنانچہ
جب بھی وہ نکلتا چاہتا ہے تو یہ اُس کے منہ پر پتھر مار کر
اُسی جگہ لوٹا دیتا ہے۔ میں نے کہا یہ کہا ہے؟ کہا کہ جس کو
آپ نے نہر میں دیکھا وہ سود خود ہے۔

سود کھانے والا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور باقی سود چھوڑ دو
اگر تم ایمان والے ہو۔ اگر تم ایسا نہ کرو تو اللہ اور اُس کے
رسول سے لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ اور اگر تم توبہ کر لو تو
اصل زر تمہارا ہے۔ نہ ظلم کرو اور نہ ظلم کیے جاؤ۔ اور اگر وہ
تنگ دست ہوں تو آسانی تک کہ مہلت اور اگر معاف
کر دو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ اگر تم جانتے ہو اور اس
روز سے ڈرو جس میں اللہ کی طرف لوٹو گے۔ پھر ہر شخص کو
اُس کی کمائی کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا
جائے گا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یہ آخری آیت
ہے جو نبی کریم ﷺ پر نازل ہوئی۔

عون بن ابوجحیفہ سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا
کہ میرے والد محترم نے ایک کچھنے لگانے والے حجام
غلام خریدا اس نے پوچھا تو فرمایا: نبی کریم نے کتے اور

2085- راجع الحديث: 845

2086- انظر الحديث: 5963, 5945, 5347, 2238

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَثَمَنِ الدِّمِ، وَتَهَى عَنِ
الْوَاشِمَةِ وَالْمَوْشُومَةِ، وَأَكِلِ الرِّبَا وَمُوكِلِهِ، وَلَعَنَ
الْمُصَوِّرَ

خون کی قیمت سے منع فرمایا ہے نیز گودنے والی، گدوانے
والی، سود کھانے والے، کھلانے والے کی ممانعت فرمائی
اور تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

فائدہ: ربوہ بڑے سے بنا بمعنی زیادتی و بڑھ جانا اسی لیے زمین کو جہاں پیداوار زیادہ ہوتی ہو ربوہ کہتے ہیں، شریعت
میں ربوہ اس زیادتی کو کہتے جو عوض سے خالی ہو اور نفس عقد میں مشروط ہو، جانبین میں ہم جنس وہم وزن مال ہوں جیسے ایک
سیر گندم دے کر سوا سیر لے لینا، اگر جنس یا وزن میں فرق ہو گیا تو سود نہ ہوا۔ ربوہ واؤ سے بھی لکھ سکتے ہیں الف سے بھی ی
سے بھی مگر قرآن شریف میں صرف واؤ سے لکھا جائے گا کیونکہ قرآن شریف کی تلاوت و کتابت سب کچھ منقول ہے، سیدنا
عبداللہ ابن سلام فرماتے ہیں کہ سود ستر گناہ ہیں چھوٹا گناہ ایسا ہے جیسے اپنی ماں سے زنا کرنا، ایک درہم سود کا ۳۶ زنا سے
بدتر ہے، قرآن شریف میں سود خوار کو اللہ رسول سے جنگ کرنے کا اعلان دیا گیا۔ (مراۃ المناجیح ج ۳ ص ۳۱۰)

اللہ سود کو مٹاتا اور صدقات کو
بڑھاتا ہے اور اللہ ناشکرے
گنہگار کو پسند نہیں کرتا

26- بَابُ: (يَمَحُقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُزِي
الْصَّدَقَاتِ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ
أَثِيمٍ) (البقرة: 276)

ابن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے مروی کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے
ہوئے سنا: قسم مال تو یکوا دیتی ہے مگر برکت کو مٹا دیتی
ہے۔

2087- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ،
عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ:
إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: الْحَلْفُ مُنْفِقَةٌ
لِلسِّلْعَةِ، مُصْحَفَةٌ لِلْبَرَكَةِ

تجارت میں قسم کھانا مکروہ ہے
حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
مروی ہے کہ ایک شخص بازار میں اپنا مال لگائے ہوئے
اللہ کی قسم کھا رہا تھا کہ اُسے یہ مل رہی ہے حالانکہ اُسے
مل نہیں رہی تھا بلکہ یہ کسی مسلمان کو گھیرنے کے لیے کیا
تھا۔ پس وحی نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اللہ
کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے
ہیں (پارہ ۳، آل عمران: ۷۷)۔

27- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ
2088 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُعْتَدٍ، حَدَّثَنَا
هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ
رَجُلًا أَقَامَ سِلْعَةً وَهُوَ فِي السُّوقِ، فَحَلَفَ بِاللَّهِ لَقَدْ
أَعْطَى بِهَا مَا لَمْ يُعْطِ لِيُوقِعَ فِيهَا رَجُلًا مِنَ
الْمُسْلِمِينَ فَكَذَّبَتْ: (إِنَّ الدِّينَ يَفْتَنُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ
وَأَنَّمَا يُهَمُّ تَمَنَّا قَلِيلًا) (آل عمران: 77) الْآيَةُ

28- بَابُ مَا قِيلَ فِي الصَّوَاغِ

وَقَالَ طَاوُسٌ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا، وَقَالَ الْعَبَّاسُ: إِلَّا الْإِذْخِرَ، فَإِنَّهُ لَقَيْتَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ، فَقَالَ: إِلَّا الْإِذْخِرَ

سنار کے بارے میں روایتیں

طاووس نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کی گھاس نہ کاٹی جائے۔ حضرت عباس نے عرض کی کہ اذخر کے سوا کیونکہ وہ ہمارے سناروں اور گھروں کے کام آتی ہے۔ فرمایا اچھا اذخر کے سوا۔

حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے پاس ایک اونٹ مال غنیمت کے حصے میں سے تھا اور ایک اونٹ مجھے نبی کریم ﷺ نے خمس میں سے عطا فرمایا تھا جب میں نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رخصتی کا ارادہ کیا تو بنی قینقاع کے ایک آدمی شخص کو تیار کیا کہ میرے ساتھ جا کر اذخر لایا کرے اور میں اُسے سناروں کو بیچ کر اپنی شادی کے ویسے کا بندوبست کروں۔

2089 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِييٍ مِنَ الْمَغَنَمِ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَعْطَانِي شَارِفًا مِنَ الْخُمُسِ، فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبْتِئَ بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاعْدْتُ رَجُلًا صَوَاغًا مِنْ بَنِي قَيْنَقَاعَ أَنْ يَزْجِلَ مَعِيَ، فَنَأَيْ بِإِذْخِرٍ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الصَّوَاغِينَ، وَأَسْتَعِينُ بِهِ فِي وَلِيئَةٍ عُرْيِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا ہے۔ یہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے۔ یہ میرے لیے بھی دن کی ایک گھڑی کے لیے حلال ہوا تھا۔ اس کی گھاس نہ اکھاڑی جائے اور نہ اس کا درخت کاٹا جائے اور نہ اس کا شکار بھگایا جائے اور نہ اس کی گری ہوئی چیز اٹھائی جائے مگر تشہیر کے لیے۔ حضرت عباس بن

2090 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَلَمْ يَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا لِأَحَدٍ بَعْدِي، وَإِنَّمَا حَلَّتْ لِي سَاعَةٌ مِنْ نَهَارٍ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا، وَلَا يُعْصَدُ شَهْرُهَا، وَلَا يُنْفَرُ صَيْدُهَا، وَلَا يُلْتَقَطُ لُفْظُهَا إِلَّا لِمُعَرِّفٍ وَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: إِلَّا الْإِذْخِرَ، لِصَاغَتِنَا وَلِسُقْفِ

بُيُوتَنَا، فَقَالَ: إِلَّا الْإِذْخِرَ، فَقَالَ عِكْرِمَةُ: هَلْ تَدْرِي مَا يَنْفَرُ صَيْدُهَا؟ هُوَ أَنْ تُنَجِّيَهُ مِنَ الظِّلِّ وَتُنْزِلَ مَكَانَهُ، قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ خَالِدٍ لِصَاحِبَتَيْنَا وَقُبُورَنَا

عبدالمطلب نے عرض کی کہ اذخر کے سوا کیونکہ وہ ہمارے سناروں اور گھروں کی چھتوں کے کام آتی ہے۔ فرمایا: اچھا اذخر کے سوا۔ عکرمہ نے کہا: جانتے ہو شکار کو بھگانا کیا ہے یہی کہ اسے سائے سے اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھ جانا۔ عبد الوہاب نے خالد سے مروی کی کہ ہمارے سناروں اور قبروں کے لیے۔

لوہار کا ذکر

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ دور جاہلیت میں میں لوہار کا کام کرتا تھا اور عاص بن وائل پر مہر اقرض تھا۔ میں اس کے پاس تقاضا کرنے گیا تو کہا: میں تجھے اس وقت تک نہیں دوں گا جب تک کہ تو محمد ﷺ کا انکار نہ کرے۔ میں نے کہا کہ میں انکار نہیں کروں گا حتیٰ کہ اللہ تجھے موت دے اور پھر دوبارہ اٹھائے۔ اس نے کہا تو اب جانے دو، حتیٰ کہ میں مروں اور اٹھایا جاؤں تو مال اور اولاد دیا جاؤں گا تو تیرا قرض ادا کر دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ترجمہ کنز الایمان: کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال و اولاد ملیں گے کیا غیب کو جھانک آیا ہے یا رخصن کے پاس کوئی قرار رکھا ہے (پارہ ۱۶، مریم: ۷۸-۷۷)

درزی کا ذکر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

29- بَابُ ذِكْرِ الْقَدِينِ وَالْحَدَّادِ

2091- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ خُبَّابٍ، قَالَ: كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ، فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ، قَالَ: لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: لَا أَكْفُرُ حَتَّى يُمِيتَكَ اللَّهُ، ثُمَّ تَبَعْتُ، قَالَ: دَعْنِي حَتَّى أَمُوتَ وَأُبْعَثَ، فَسَأَوْنِي مَالًا وَوَلَدًا فَأَقْضِيكَ، فَلَزَلْتُ: (أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتِيَنَّكَ مَالًا وَوَلَدًا، أَظَلَعَ الْغَيْبَ أَمْ انْخَدَعَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا)

30- بَابُ ذِكْرِ الْحَيَّاطِ

2092- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ، أَخْبَرَنَا

2091- انظر الحديث: 4735, 4734, 4733, 4732, 2425, 2275، صحيح مسلم: 6993، سنن

ترمذی: 3162

2092- انظر الحديث: 5439, 5437, 5436, 5435, 5433, 5420, 5379، صحيح مسلم: 1850، سنن

ابوداؤد: 3782

مروی ہے کہ ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے پر دعوت دی جو آپ کے لیے تیار کروایا تھا۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں بھی اس کھانے پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گیا تو اُس نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں روٹی اور کدو اور گوسٹ والا شور بار کھا۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ پیالے کے اطراف سے کدو کے ٹکڑے تلاش کرتے ہیں اُس دن سے میں ہمیشہ کدو کو پسند کرنے لگ گیا۔

جولا ہے کا بیان

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت بردہ لے کر حاضر خدمت ہوئی۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ بردہ کیا ہے؟ عرض کی گئی کہ ہاں؟ ایسی چادر جس کے حاشیے پر کناری ہو۔ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں نے آپ کو پہنانے کے لیے یہ اپنے ہاتھوں بنی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے حاجت کے باعث اُسے لے لیا اور ہمارے پاس تشریف لائے، اور اس کی ازار بنالی تھی۔ لوگوں میں سے ایک نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ مجھے عطا فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا، اچھا اور نبی کریم ﷺ مجلس سے تشریف لے گئے پھر واپس لوٹے تو تہہ کر کے وہ اسے بھجوا دی۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ آپ نے مانگ کر اچھا نہیں کیا جبکہ آپ کو علم ہے کہ حضور ﷺ سائل کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے۔ اس شخص نے کہا کہ خدا کی قسم، میں نے یہ نہیں مانگی مگر اس لیے کہ جس دن مروں تو یہ میرا کفن ہو۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ وہی اس کا کفن بنی۔

مَالِكٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّ سَمْعَ بْنَ أَنَسٍ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: إِنَّ حَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ، قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ، فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا وَمَرَقًا، فِيهِ كُبَاءٌ وَقَدِيدٌ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الثُّبَاءَ مِنْ حَوَالِي الْقِضْعَةِ، قَالَ: فَلَمْ أَزَلْ أَحِبُّ الثُّبَاءَ مِنْ يَوْمٍ مِثْلٍ

31- بَابُ ذِكْرِ النَّسَاجِ

2093- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا يَحْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ، قَالَ: أَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ؟ فَقِيلَ لَهُ: نَعَمْ، هِيَ الشَّيْءُ مَنْسُوجٌ فِي حَاشِيَتِهَا، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَسَجْتُ هَذِهِ بِيَدِي أَكْسُو كَهَا، فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِثْمًا إِرَارُهُ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اكْسِنِيهَا، فَقَالَ: نَعَمْ. فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ، ثُمَّ رَجَعَ، فَطَوَاهَا ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ: مَا أَحْسَنْتَ، سَأَلْتَهَا إِيَّاهُ، لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّهُ لَا يَزِيدُ سَائِلًا، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَاللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيَكُونَ كَفْفِي يَوْمَ أَمُوتُ، قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفْفَتُهُ

32- بَابُ النَّجَارِ

بڑھئی کا ذکر

2094 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي حَارِثٍ، قَالَ: آتَى رَجُلًا إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ يَسْأَلُوهُ عَنِ الْبَيْتْرِ، فَقَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى فُلَانَةٍ، امْرَأَةٍ قَدْ سَكَمَهَا سَهْلٌ: أَنْ مَرِيَ غُلَامُكَ النَّجَّارَ، يَعْمَلَ لِي أَعْوَادًا، أَجْلِسُ عَلَيْهِمْ إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ، فَأَمَرْتُهُ يَعْمَلَهَا مِنْ ظُرْفَاءِ الْغَابَةِ، ثُمَّ جَاءَ بِهَا، فَأَرْسَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا، فَأَمَرَهَا فَوَضَعَتْ، فَجَلَسَ عَلَيْهِ

ابو حازم سے مروی ہے کہ کچھ لوگ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منبر کے بارے میں پوچھنے آئے تو فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے سہل نامی عورت کے لیے حکم بھیجا کہ اپنے بڑھئی غلام سے کہو کہ میرے لیے لکڑیوں کا منبر بنادے جس پر بیٹھ کر لوگوں سے کلام کیا کروں۔ پس عورت نے اُسے جھاؤ کی لکڑی سے منبر بنانے کا حکم دیا۔ جب وہ لے کر آیا تو اس نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھجوا دیا۔ آپ کے حکم سے وہ رکھا گیا اور آپ اُس پر رونق افروز ہوئے۔

2095 - حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ آتَمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ، فَإِنِّي لِي غُلَامًا نَجَّارًا قَالَ: إِن شِئْتُ، قَالَ: فَعَمِلْتُ لَهُ الْبَيْتَرَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْبَيْتْرِ الَّذِي صَنَعَ، فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ عَلَيْهَا، حَتَّى كَانَتْ تَنْشَقُّ، فَكَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَخَذَهَا، فَضَمَّهَا إِلَيْهِ، فَجَعَلَتْ تَكُونُ آيِينَ الصُّبْحِ الَّذِي يُسَكُّ، حَتَّى اسْتَقَرَّتْ، قَالَ: بَكْتُ عَلَى مَا كَانَتْ تَسْتَعْمِلُ الدَّيْمِ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انصار کی ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے لیے ایسی چیز نہ بنوادوں جس پر آپ بیٹھا کریں کیونکہ میرا ایک غلام بڑھئی ہے۔ فرمایا اگر تم چاہو۔ پس آپ کے لیے منبر بنادیا گیا۔ جب جمعہ کے دن نبی کریم ﷺ اس منبر پر رونق افروز ہوئے جو آپ کے لیے بنایا گیا تھا تو کھجور کی وہ لکڑی چبھنے لگی جس کے پاس آپ خطبہ دیا کرتے تھے اور قریب تھا کہ وہ شق ہو جاتی۔ پس نبی کریم ﷺ نیچے اترے اور اُسے لے کر سینے سے لگا لیا۔ وہ لکڑی بچے کی طرح روئی جس کو چپ کرایا جاتا ہے، حتیٰ کہ اُسے قرار آ گیا۔ فرمایا: لکڑی اس لیے روئی کہ ذکر سنا کرتی تھی۔

33- بَابُ شِرَاءِ الْإِمَامِ الْحَوَاجِّ بِنَفْسِهِ

حاجت کی چیزیں خود خریدنا

2094- راجع الحديث: 448, 377

2095- راجع الحديث: 449

حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر سے اونٹ خریدا اور حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر سے مروی ہے کہ ایک مشرک بکریاں لے کر آیا تو نبی کریم ﷺ نے اُس سے ایک بکری اور حضرت جابر سے ایک اونٹ خریدا۔

اسود سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے اُدھار غلہ خریدا فرمایا اور اپنی زڑہ اس کے پاس رہن رکھی۔

موسیٰ اور گدھے کی خریداری اور جب کوئی موسیٰ یا اونٹ کو بیچے اور اس پر سوار ہو تو کیا اترنے سے پہلے قبضہ ہو جائیگا؟

حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر سے فرمایا کہ اپنا یہ سرکش اونٹ میرے ہاتھوں فروخت کر دو۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک غزوہ میں میں میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا۔ میرے اونٹ نے مجھے تاخیر کروادی کیونکہ تھک گیا تھا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: جابر! عرض کی: جی حضور ﷺ! فرمایا: کیا حال ہے؟ عرض کی کہ اونٹ نے تاخیر کروادی، یہ تھک گیا ہے۔ آپ میرے پیچھے آ کر نیچے

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: اشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا مِنْ عُمَرَ وَاشْتَرَى ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِنَفْسِهِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: جَاءَ مُشْرِكٌ بِغَنَمٍ، فَأَشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَاةً وَاشْتَرَى مِنْ جَابِرٍ بَعِيرًا

2096- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا بِنَسِيئَةٍ، وَرَهْنَهُ ذِرْعَهُ

34- بَابُ شِرَاءِ الدَّوَابِّ وَالْحُمُرِ، وَإِذَا اشْتَرَى دَابَّةً أَوْ جَمَلًا وَهُوَ عَلَيْهِ، هَلْ يَكُونُ ذَلِكَ قَبْضًا قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ: بِغَنَمِهِ يَغْنَى جَمَلًا صَغْبًا

2097- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ، فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي وَأَعْيَا، فَأَتَى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَابِرُ: فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: مَا سَأَلْتُكَ، قُلْتُ: أَبْطَأَ عَلَيَّ جَمَلِي وَأَعْيَا، فَتَخَلَّفْتُ، فَتَزَلَّ

يُحِبُّهُ بِمَحَبَّةِ مَنْ قَالَ: اِزْكَبْ، فَرَكِبَتْهُ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَكْفَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: تَزَوَّجْتَ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: بِكَرٍّ أَمْ قَيْتًا قُلْتُ: بَلْ قَيْتًا، قَالَ: أَفَلَا جَارِيَةٌ تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ: إِنْ لِي أَخَوَاتٍ فَأَحَبُّنَّ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً تَجْتَمِعُهُنَّ وَتَمُشُّطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ. قَالَ: أَمَا إِنَّكَ قَادِمٌ، فَإِذَا قَدِمْتَ، فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ، ثُمَّ قَالَ: أَتَبِيعُ بِحَمْلِكَ قُلْتُ: نَعَمْ، فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِأَوْقِيَّةٍ، ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلِي، وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ، فَجِئْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ قَالَ: أَلَا نَ قَدِمْتَ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَدَعُ بِحَمْلِكَ، فَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ، فَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَنْزِلَ لَهُ أَوْقِيَّةً، فَوَزَنَ لِي بِلَالٌ، فَأَزْجَحِي فِي الْبَيْزَانِ، فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى وَلَّيْتُ، فَقَالَ: ادْخُلِي جَابِرًا قُلْتُ: الْآنَ يَزِدُّ عَلَى الْحَمَلِ، وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْهُ قَالَ: خُذْ بِحَمْلِكَ وَلَكَ ثَمَنُهُ

اترے اور اُسے اپنی چھڑی ماری۔ پھر فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ میں سوار ہوا تو اسے روکنے لگا کہ رسول اللہ ﷺ سے آگے نہ نکل جائے۔ فرمایا: تم نے شادی کر لی؟ عرض کی، جی۔ فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے؟ عرض کی کہ بیوہ سے۔ فرمایا: لڑکی سے کیوں نہ کی کہ تم اس سے کھیتے اور وہ تم سے کھیتی۔ عرض کی کہ میری بہنیں ہیں۔ میں نے چاہا کہ ایسی عورت سے شادی کروں جو انہیں اکٹھی رکھے، ان کی کنگھی چوٹی کرے اور ان کی نگرانی کرے، فرمایا کہ تم پہنچنے والے ہو، جب پہنچ جاؤ تو آرام کرنا۔ پھر فرمایا: کیا تم اپنا اونٹ فروخت کرو گے؟ میں نے کہا، ہاں۔ پس آپ نے ایک اوقیہ میں وہ مجھ سے خرید فرمایا۔ پس رسول اللہ ﷺ مجھ سے پہلے پہنچ گئے اور میں صبح کو پہنچا۔ میں مسجد کی جانب گیا تو آپ کو مسجد کے دروازے پر پایا۔ فرمایا کہ تم اب آئے ہو؟ عرض کی، جی۔ فرمایا کہ اپنے اونٹ کو چھوڑ کر اندر جاؤ اور دو رکعتیں پڑھو۔ میں اندر گیا اور نماز پڑھی تو آپ نے حضرت بلال کو حکم دیا کہ اسے ایک اوقیہ چاندی تول دو پس حضرت بلال نے میرے لیے جھکتی ہوئی تول دی۔ میں واپس جا رہا تھا تو فرمایا کہ جابر کو میرے پاس بلاؤ۔ میں نے دل میں کہا کہ اگر آپ نے اونٹ واپس کیا تو یہ میرے نزدیک سب سے ناپسندیدہ بات ہوگی۔ فرمایا: کہ اپنا اونٹ لے لو اور قیمت بھی تمہیں دے دی۔

جاہلیت کے وہ بازار جن میں
زمانہ اسلام کے اندر بھی
خرید و فروخت ہوتی تھی

35- بَابُ الْأَسْوَاقِ الَّتِي كَانَتْ فِي
الْجَاهِلِيَّةِ، فَتَبَايَعَ بِهَا النَّاسُ فِي
الْإِسْلَامِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ عکاظ، مجنہ اور ذوالحجاز زمانہ جاہلیت کے بازار تھے۔ جب عہد اسلام آیا تو مسلمانوں نے اُن میں تجارت کرنا گناہ جانا۔ پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: تم پر کچھ گناہ نہیں (پارہ ۲، البقرة: ۱۹۸) یہ حضرت ابن عباس کی قرأت ہے۔

الْهَائِمُ ہر چیز میں میانہ روی کے خلاف ارادہ کرنے کو کہتے ہیں، استسقاء اور خارش والے اونٹ کی خریداری

عمر سے مروی ہے کہ نواس نامی آدمی کے پاس استسقاء والا اونٹ تھا۔ چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جا کر اُس کے ایک شریک سے وہ اونٹ خرید لیا۔ وہ اپنے دوسرے شریک کے پاس آیا اور کہا کہ ہم نے وہ اونٹ فروخت کر دیا ہے۔ کہا کہ کس کو بیچا ہے۔ کہا کہ اس طرح کے ایک بزرگ تھے۔ کہا آپ پر افسوس! خدا کی قسم، وہ تو حضرت ابن عمر تھے۔ پس اس نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی کہ میرے شریک نے استسقاء والا اونٹ آپ کے ہاتھوں فروخت کر دیا جبکہ اسے علم تھا۔ فرمایا تو اسے لے جاؤ۔ جب وہ لے کر چلا تو فرمایا: رہنے دو۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے فیصلے پر راضی ہیں کہ چھوت کوئی چیز نہیں۔ سفیان نے عمرو سے سنا۔

فتنہ کے دوران اسلحہ کی خرید و فروخت

2098 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَتْ عُكَاظُ، وَمَجْنَةُ، وَكُوْمُ الْمَجَارِ أَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ تَأَمَّلُوا مِنْ التِّجَارَةِ فِيهَا، فَأَكْرَلَ اللَّهُ: (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحُ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ) (البقرة: 198)، فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ، قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَذًا

36- بَابُ شِرَاءِ الْإِبِلِ الْهِيمِ، أَوِ الْأَجْرِبِ الْهَائِمِ: الْمُخَالِفُ لِلْقَصْدِ فِي كُلِّ شَيْءٍ

2099 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ قَالَ: قَالَ عَمْرُو: كَانَ هَاهُنَا رَجُلٌ اسْمُهُ تَوَاسٌ وَكَانَتْ عِنْدَهُ إِبِلٌ هِيمٌ، فَذَهَبَ ابْنُ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَاشْتَرَى تِلْكَ الْإِبِلَ مِنْ شَرِيكِ لَهُ، فَجَاءَ إِلَيْهِ شَرِيكُهُ، فَقَالَ: بَعْنَا تِلْكَ الْإِبِلَ فَقَالَ: مِمَّنْ بَعْتَهَا؟ قَالَ: مِنْ شَيْخٍ كَذًا وَكَذًا، فَقَالَ: وَمِمَّنْ ذَاكَ وَاللَّهِ ابْنُ عَمَرَ، فَجَاءَهُ فَقَالَ: إِنَّ شَرِيكَ بَاعَكَ إِبِلًا هِيمًا، وَلَمْ يَعْرِفْكَ قَالَ: فَاسْتَقْفَهَا، قَالَ: فَلَمَّا ذَهَبَ يَسْتَأْفَهَا، فَقَالَ: دَعَهَا، رَضِينَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا عَدْوَى، سَمِعَ سُفْيَانُ عَمْرًا

37- بَابُ بَيْعِ السِّلَاحِ فِي الْفِتْنَةِ وَغَيْرِهَا

2098 - راجع الحديث: 1770

2099 - النظر الحديث: 5772, 5753, 5094, 5093, 2658

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

وَكِرَّةَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ بَيْعَهُ فِي الْفِتْنَةِ

حضرت عمران بن حصین نے فساد کے دوران اس کی خرید و فروخت کو ناپسند کیا ہے۔

2100 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ

عبد اللہ بن مسلمہ، مالک بن یحییٰ بن سعید، ابن افریح، ابو محمد مولیٰ ابوقنادہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوقنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ حنین کے سال نکلے تو آپ نے مجھے ایک زرہ عنایت فرمائی جس کو فروخت کر کے میں نے بنی سلمہ میں ایک باغ خریدا اور یہ زمانہ اسلام کا میرا پہلا مال ہے۔

مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَيْدٍ، عَنْ أَفْرِحٍ، عَنْ أَبِي مُعَيْدٍ، مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ، فَأَعْطَاكَ - يَعْنِي زِرْعًا - فَبَيْعْتُ الذَّرْعَ، فَأَتَيْتُكَ بِهِ مَخْرُوفًا فِي بَنِي سَلَمَةَ، فَإِنَّهُ لَا أَوْلَ مَالٍ تَأْكُلُهُ فِي الْإِسْلَامِ

38- بَابُ فِي الْعَطَارِ وَبَيْعِ الْمِسْكِ

عطار اور مشک کی تجارت کا بیان

موسیٰ بن اسماعیل، عبدالواحد، ابوبردہ بن عبد اللہ، ابوبردہ بن ابوموسیٰ نے اپنے والد ماجد سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھے اور برے ہم نشین کی مثال خوشبو والے اور لوہار جیسی ہے کہ مشک سے کوئی فائدہ حاصل کر کے ہی واپس لوٹو گے یا تو اسے خریدو گے ورنہ خوشبو تو پاؤ گے اور لوہار کی بھی تمہارے جسم پر کپڑے کو جلانے کی ورنہ اس کی بدبو تو تمہیں پہنچے گی۔

2101 - حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَرْدَةَ بْنَ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَقْلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيسِ السُّوءِ، كَمَقْلِ صَاحِبِ الْمِسْكِ وَكَيْدِ الْحَدَّادِ لَا يَعْدَمُكَ مِنْ صَاحِبِ الْمِسْكِ إِذَا تَشَتَّرِيهِ، أَوْ تَجْدُرِيَهُ، وَكَيْدُ الْحَدَّادِ يُخْرِقُ بَدَنَكَ، أَوْ ثَوْبَكَ، أَوْ تَجْدُرِيَهُ مِنْهُ رِيحًا خَبِيفَةً

39- بَابُ ذِكْرِ الْحَجَّامِ

کچھنے لگانے والے کا بیان

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ابوطیبہ نے رسول اللہ ﷺ کو کچھنے لگائے

2102 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

2100- انظر الحديث: 7170, 4322, 4321, 3142 'صحيح مسلم: 4543, 4542, 4541' سنن

ابوداؤد: 2717 'سنن ترمذی: 1562, 1562' سنن ابن ماجه: 2837

2101- انظر الحديث: 5534 'صحيح مسلم: 6635

2102- انظر الحديث: 5696, 2281, 2280, 2277, 2210 'سنن ابوداؤد: 3424

تو آپ نے حکم فرمایا کہ اسے ایک ساعہ کھجوریں دی جائیں اور اس کے مالکوں کو حکم دیا کہ اس کے خراج میں کمی کر دیں۔

عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کو بچنے لگائے گئے اور آپ نے بچنے لگانے والے کو اجرت دی۔ اگر یہ حرام ہوتی تو آپ عطا نہ فرماتے۔

اُن کپڑوں کی تجارت جن کا پہننا مردوں اور عورتوں کے لیے مکروہ ہے

سالم بن عبد اللہ بن عمر نے اپنے والد ماجد سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر کے لیے ایک ریشمی جوڑا بھیجا۔ انہوں نے وہ پہن لیا تو آپ نے فرمایا: میں نے اس لیے نہیں بھیجا تھا کہ تم اسے پہنو کیونکہ اسے وہ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ میں نے تو یہ اس لیے بھیجا تھا کہ تم اسے فروخت کر کے نفع حاصل کرو۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک تکیہ خریدا جس پر تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اُسے دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر داخل نہ ہوئے تو میں نے آپ کے چہرہ انور پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھ لیے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں اللہ اور اس کے رسول کی طرف تو بہ کرتی ہوں، مجھ سے کیا گناہ سرزد

أَبُو بَكْرٍ بْنُ حَفِصٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ،
عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أُرْسِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِخُلَّةِ حَرِيرٍ، أَوْ سِدْرَةٍ، فَرَأَاهَا
عَلَيْهِ فَقَالَ: إِنِّي لَمْ أُرْسَلْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسُهَا، إِنَّمَا
يَلْبَسُهَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ، إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ
لِتَسْتَنْبِغَ بِهَا يَغْنَى تَبِيعَهَا

مَالِكُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُعْتَدٍ، عَنْ عَائِشَةَ
أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا
اشْتَرَتْ ثَمَرَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَلَمَّا رَأَاهَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ، فَلَمَّ
يَدْخُلُهُ، فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَّةَ، فَقُلْتُ: يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ، وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ

2104- راجع الحديث: 886، صحيح مسلم: 5373

2105- انظر الحديث: 7557, 5961, 5957, 5161, 3224 'صحيح مسلم: 5500, 5499'

ہوا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس تکیہ کیا کیا حال ہے؟ عرض کی کہ یہ میں نے آپ کے بیٹھنے اور ٹیک لگانے کے لیے خریدا ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان تصویروں کے بنانے والوں کو بروز قیامت عذاب دیا جائے گا۔ ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنائی ہیں۔ ان میں جان ڈالو اور فرمایا کہ جس گھر میں تصویریں ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

مال والا قیمت بتانے کا

زیادہ حق دار ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے بنی نجار! مجھ سے اپنے باغ کی قیمت لے لو۔ اسکا کچھ حصہ خراب تھا اور کچھ حصے میں کھجور کے درخت تھے۔

اختیار کب تک ہے؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خریدنے اور فروخت والے کو اُس وقت تک اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں۔ نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر جب کوئی چیز خریدتے اور پسند آجاتی تو فروخت کرنے والے سے جدا ہو جاتے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا أَذْنَبْتُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَالَ هَذِهِ التَّمْرِقَةُ؟ قُلْتُ: اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعَذَّبُونَ، فَيُقَالُ لَهُمْ أَهْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ: إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ

41- بَابُ: صَاحِبِ السِّلْعَةِ

أَحَقُّ بِالسُّؤْمِ

2106- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ أَبِي الثَّيَّاجِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بَنِي النَّجَّارِ لَا يَمْنُونِي بِحَايِطِكُمْ، وَفِيهِ خَرْبٌ وَتَحُلُّ

42- بَابُ: كَمْ يَجُوزُ الْخِيَارُ

2107- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ كَافِعًا، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ الْمُتَبَايِعِينَ بِالْخِيَارِ فِي بَيْنَهُمَا مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، أَوْ يَكُونِ الْبَيْعُ خِيَارًا قَالَ كَافِعٌ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا يُحِبُّهُ فَارْتَى صَاحِبَهُ

2108- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ،

2106- راجع الحديث: 428

2107- انظر الحديث: 2109، 2111، 2112، 2113، 2116، صحيح مسلم: 3832، سنن ترمذی: 1245، سنن

نسائی: 4485، 4486

2108- راجع الحديث: 2079

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فروخت کرنے والا اور خریدنے والے کو اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں۔ احمد نے یہ بھی کہا: ہنر، ہام، ابوالتیاح سے مروی ہے کہ میں ابوالخلیل کے ساتھ تھا جبکہ عبد اللہ بن حارث نے یہ حدیث بیان کی۔

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَرَأَى أَحْمَدُ حَدَّثَنَا بِهِ قَالَ: قَالَ هَمَّامٌ: قَدْ كُتِبَ ذَلِكَ لِأَبِي الْتِيَّاحِ فَقَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي الْخَلِيلِ لَمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ بِهَذَا الْحَدِيثِ

جب اختیار کی وضاحت نہ

ہو تو کیا بیع جائز ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیچنے اور خریدنے والے کو جدا ہونے تک اختیار ہے یا ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہہ دے کہ تمہیں اختیار ہے اور کبھی فرمایا کہ بیع خیار ہو۔

43- بَابُ إِذَا لَمْ يُوقَّتْ فِي

الْخِيَارِ، هَلْ يَجُوزُ الْبَيْعُ

2109- حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ كَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، أَوْ يَقُولَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اخْتَرْ، وَرَأَى مَا قَالَ: أَوْ يَكُونَ بَيْعُ خِيَارٍ

فروخت کرنے والے اور خریدنے والے کو

جدا ہونے سے پہلے اختیار ہے

حضرت ابن عمر، شریح، شعبی، طاووس، عطاء اور ابن ابوملیکہ کا یہی قول ہے۔

44- بَابُ: الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ

مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا

وَبِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَهَرَجٌ وَالشَّعْبِيُّ وَطَاوُسٌ وَعَطَاءُ وَابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فروخت کرنے اور خریدنے والے کو اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں۔ اگر دونوں نے سچائی اور صاف گوئی کو اپنایا تو ان کی تجارت میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر انہوں نے جھوٹ بولا اور عیب چھپایا تو ان کی بیع سے برکت

2110- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: قَتَادَةُ أَخْبَرَنِي عَنْ صَالِحِ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: سَمِعْتُ حَكِيمَ بْنَ حَزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّتَا بُورِكَ لَهُمَا فِي

اٹھ جاتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خرید و فروخت کرنے والوں میں سے ہر ایک کو اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں مگر جب کہ بیع خیار ہو۔

بیع کے بعد جب ایک اپنے ساتھی کو اختیار دے تو بیع واجب ہوگئی

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب دو شخص باہم کوئی سودا کریں تو ان میں سے ہر ایک کو اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں اور دونوں نے یا ایک نے دوسرے کو اختیار دیا ہو تو بیع واجب ہوگئی اور بیع کے بعد اگر دونوں جدا ہو گئے اور ان میں سے کسی نے بیع ترک نہیں کی تو بیع واجب ہوگئی۔

جب بائع کو اختیار ہو تو کیا بیع جائز ہوگی

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم نے فرمایا: کوئی بیع خرید و فروخت کرنے والوں کے درمیان واقع نہیں ہوتی جب تک دونوں جدا نہ ہو جائیں سوائے بیع خیار کے۔

بَيِّعَهُمَا، وَإِنْ كَذَبَا وَكَفَا مُحَقَّقٌ بِرَكَّةٍ بَيِّعَهُمَا

2111- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ، عَنْ تَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعُ الْخِيَارِ

45- بَابُ: إِذَا خَيَّرَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ

بَعْدَ الْبَيْعِ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ

2112- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ

تَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ، فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، وَكَانَا جَمِيعًا، أَوْ يُخَيَّرُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ، فَتَبَايَعَا عَلَى ذَلِكَ، فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ، وَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ يَتَبَايَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا الْبَيْعَ، فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ

46- بَابُ إِذَا كَانَ الْبَائِعُ

بِالْخِيَارِ هَلْ يَجُوزُ الْبَيْعُ

2113- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كُلُّ بَيْعَيْنِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا، إِلَّا بَيْعُ الْخِيَارِ

2111- راجع الحديث: 2107، صحيح مسلم: 3831، سنن ابوداؤد: 3454، سنن نسائي: 4477

2112- صحيح مسلم: 3833، سنن نسائي: 4483، 4484، سنن ابن ماجه: 2181

2113- راجع الحديث: 2107، سنن نسائي: 4489

حضرت حکیم بن حوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خرید و فروخت کرنے والے کو اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہو جائیں۔ ہام کا بیان ہے کہ میں نے اپنی کتاب میں لکھا دیکھا کہ تین مرتبہ اختیار ہے۔ اگر وہ بیع اور صاف گوئی کو اپنائیں تو ان کی بیع میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر دروغ گوئی کریں اور عیب چھپائیں تو ممکن ہے کہ انہیں کچھ فائدہ پہنچ جائے مگر ان کی بیع سے برکت اٹھالی جاتی ہے۔ ہام، ابوالتیاح، عبد اللہ بن حارث، حضرت حکیم بن حوام نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے۔

جب کوئی چیز خریدے تو اسی وقت ہبہ کر دے اس سے پہلے کے وہ دونوں متفرق ہوں اور بائع مشتری کو انکار نہ کرے یا غلام خریدے تو اسے آزاد کر دے

طاؤس نے کہا: جس نے مرضی سے سامان خریدا۔ پھر فروخت کر دیا تو منافع اس کے لیے واجب ہو گیا۔

حمیدی، سفیان، عمرو، حضرت ابن عمر سے مروی ہے، کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ میں حضرت عمر کے ایک سرکش اونٹ پر سوار تھا جو ہم پر غالب آجاتا تھا۔ وہ لوگوں سے آگے نکل جاتا تو حضرت عمر اُسے ڈانٹتے اور پیچھے ہٹاتے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر سے فرمایا کہ اسے میرے ہاتھوں فروخت کر دو۔ وہ عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ آپ ہی کا ہے۔ فرمایا

2114- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَبِي الْحَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَزَاءٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَهُمُ يَتَفَرَّقَا قَالَ هَمَّامٌ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِي يَخْتَارُ - ثَلَاثَ مَرَارٍ - فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَّا بَوْرَكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَذَبَا وَكَلَّمَا فَعَسَى أَنْ يَزِيحَا رِيحًا، وَمُتَخَفًا بَرَكَةً بَيْنَهُمَا، قَالَ: وَحَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ، يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَزَاءٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

47- بَابُ إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا، فَوَهَبَ مِنْ سَاعَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا، وَلَمْ يُنْكِرِ الْبَائِعُ عَلَى الْمُشْتَرِي، أَوْ اشْتَرَى عَبْدًا فَأَعْتَقَهُ

وَقَالَ طَاوُوسٌ: فِيمَنْ يَشْتَرِي السِّلْعَةَ عَلَى الرِّضَا، ثُمَّ بَاعَهَا: وَجَبَتْ لَهُ وَالرَّيْحُ لَهُ

2115- وَقَالَ لَنَا الْحَمِيدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَكُنْتُ عَلَى بَكْرٍ صَغْبٍ لِعُمَرَ، فَكَانَ يَغْلِبُنِي، فَيَتَقَدَّمُ أَمَامَ الْقَوْمِ، فَيَذْجُرُهُ عُمَرُ وَيَزِدُّهُ، ثُمَّ يَتَقَدَّمُ، فَيَذْجُرُهُ عُمَرُ وَيَزِدُّهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ: بِغْيِيهِ، قَالَ: هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ

2114- راجع الحديث: 2079

2115- انظر الحديث: 2610، 2611

کہ میرے ہاتھوں فروخت کر دو۔ پس رسول اللہ ﷺ نے وہ خرید فرمالیا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عبد اللہ بن عمر! یہ تمہارا ہے تم اس کے ساتھ جو چاہو کرو۔

امام ابو عبد اللہ بخاری، لیث، عبد الرحمن بن خالد، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ میں نے امیر المؤمنین حضرت عثمان کے ہاتھوں وادی والی زمین اُن کی خیر والی زمین کے بدلے فروخت کر دی۔ جب ہم سودا کر چکے تو میں اٹے پاؤں لوٹا اور اُن کے گھر سے نکل آیا کہ کہیں وہ بیع واپس نہ کر دیں، حالانکہ سنت یہی تھی جدا ہونے تک دونوں کو اختیار ہے۔ جب میری اور اُس کی بیع واجب ہو گئی تو میں نے دیکھا کہ وہ نقصان میں ہیں کہ انہیں قوم شمود والی زمین کی جانب تین روز کے سفر جتنا پیچھے دھکیل دیا اور میں مدینہ منورہ سے تین میل کے سفر جتنا قریب ہو گیا۔

تجارت میں دھوکا

دینا مکروہ ہے

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا کہ تجارت میں اُسے دھوکا دیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سودا کرتے وقت کہہ دیا کرو کہ دھوکا نہ دینا۔

بازاروں کا ذکر

حضرت عبد الرحمن بن عوف نے کہا جبکہ ہم مدینہ

اللہ قَالَ: بِعْ بِهٖ فَبَاعَهُ مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، تَصْنَعُ بِهِ مَا يَشِئْتَ

2118 - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: وَقَالَ اللَّيْثُ:

حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعْتُ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَالًا بِالْوَادِي بِمَالٍ لَهُ بِمَغْيَبَةٍ، فَلَمَّا تَبَايَعْنَا رَجَعْتُ عَلَى عَقْبِي حَتَّى خَرَجْتُ مِنْ بَيْتِهِ خَشْيَةً أَنْ يُرَادَّنِي الْبَيْعَ وَكَانَتْ السُّنَّةُ أَنَّ الْمُتَبَايِعَيْنِ بِالْخِيَارِ حَتَّى يَتَفَرَّقَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَلَمَّا وَجَبَ بَيْعِي وَبَيْعُهُ رَأَيْتُ أَنِّي قَدْ غَبَنْتُهُ بِأَنِّي سَفَعْتُهُ إِلَى أَرْضِ قُمُودٍ بِفَلَاحٍ لَيَالٍ، وَسَاقَنِي إِلَى الْمَدِينَةِ بِفَلَاحٍ لَيَالٍ

48- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ

الْخِدَاعِ فِي الْبَيْعِ

2117 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُونُسَ، أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُخَدِّعُ فِي الْبَيْعِ، فَقَالَ: إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَافَةَ

49- بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الْأَسْوَاقِ

وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمْنَا

منورہ پہنچے تو میں نے کہا کہ کوئی بازار ہے جس میں تجارت ہوتی ہو۔ جواب دیا کہ قبیقاع بازار۔ حضرت انس سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے کہا: مجھے بازار بتاؤ۔ حضرت عمر نے کہا کہ مجھے بازاروں کے کاروبار نے مشغول رکھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کرے گا۔ جب وہ بیداء کی زمین میں ہوں گے اور ان کے اگلے اور پچھلے سب زمین میں دھنسا دیے جائیں گے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ان کے اگلے اور پچھلے کس طرح دھنسائے جائیں گے جبکہ ان میں اُن کے بازار بھی ہوں گے اور جوان میں سے نہیں ہوں گے فرمایا کہ سب اگلے اور پچھلے زمین میں دھنسائے جائیں گے اور پھر اپنی نیتوں پر اٹھائے جائیں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری باجماعت نماز بازار یا گھر کی نماز سے بیس اور چند گنا درجے رکھتی ہے اور یہ اس لیے ہے کہ جب وہ وضو کرتا ہے تو اچھی طرح وضو کرے، پھر مسجد کو آئے اور نماز کے سوا کوئی اور قصد نہ ہو اور نماز نے ہی اُسے آمادہ کیا ہو تو ہر قدم پر اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے یا اُس کے بدلے اُس کا گناہ مٹا دیا جاتا ہے اور فرشتہ تمہارے اُس آدمی کے لیے خاص رحمت کی دعا کرتا ہے جب تک وہ اپنے نماز پڑھنے کی جگہ رہتا ہے یعنی اے اللہ! اس پر خاص رحمت فرما، اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ جب تک اس کا وضو ٹوٹے اور جب

الْبَيْدَةِ قُلْتُ: هَلْ مِنْ سُوقٍ فِيهِ بَهَارَةٌ قَالَ: سُوقٌ قَبِيْقَاعٌ وَقَالَ أَنَسٌ: قَالَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: دَلُّونِي عَلَى السُّوقِ وَقَالَ عُمَرُ: الْهَافِي الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ

2118 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَغْزُو جَيْشُ الْكَعْبَةِ فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءٍ مِنَ الْأَرْضِ يُخَسَفُ بِأَوْلِهِمْ وَآخِرِهِمْ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يُخَسَفُ بِأَوْلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيهِمْ أَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: يُخَسَفُ بِأَوْلِهِمْ وَآخِرِهِمْ ثُمَّ يُنْعَثُونَ عَلَى رِيَابِهِمْ

2119 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَحْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " صَلَاةُ أَحَدِكُمْ فِي بَجَاعَةٍ تَرِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ وَيَبْنُو بَضْعًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً وَذَلِكَ بِأَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءِ ثُمَّ أَكَى التَّسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ لَا يَتَهَوَّرُ إِلَّا الصَّلَاةَ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رَفَعَ بِهَا دَرَجَةً أَوْ حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ وَالْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَاةٍ الَّتِي يُصَلِّي فِيهِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ وَقَالَ: أَحَدُكُمْ

فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتْ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ

تک اُس کے ذریعے تکلیف نہ دے اور فرمایا کہ تم اُس وقت تک نماز میں ہو جب تک نماز تمہیں روکے رکھے۔

2120 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ، قَالَتْفَت إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّمَا دَعَوْتُ هَذَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمُوا بِأَسْمَى وَلَا تَكْتُبُوا بِكُنْيَتِي

2121 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

زُهَيْرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، دَعَا رَجُلٌ بِالْبَقِيعِ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، قَالَتْفَت إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَمْ أَعْنِكَ قَالَ: سَمُوا بِأَسْمَى وَلَا تَكْتُبُوا بِكُنْيَتِي

2122 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ النَّوَسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةِ النَّهَارِ، لَا يُكَلِّمُنِي وَلَا أَكَلِمُهُ، حَتَّى أَكَى سَوْقٍ بَنِي قَيْنِقَاعَ، فَجَلَسَ بِفَتَاءِ بَيْتِ فَاطِمَةَ، فَقَالَ أَلَمْ لُكِّعْ، أَلَمْ لُكِّعْ فَحَسَنَتْهُ شَيْئًا، فَظَنَنْتُ أَنَّهَا تُلْبِسُهُ يَخَابًا، أَوْ تُغَسِّلُهُ، فَجَاءَ يَشْتَدُّ حَتَّى عَاثَقَهُ وَقَبَلَهُ وَقَالَ: اللَّهُمَّ أَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ، قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنِي أَنَّهُ رَأَى ثَابِتَ بْنَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ بازار میں تھے تو ایک شخص نے کہا اے ابوالقاسم نبی کریم نے اُس کی جانب توجہ فرمائی تو اس نے کہا: میں نے تو اسے بلایا تھا چنانچہ نبی کریم نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھ لو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بقیع میں ایک آدمی نے پکارا: اے ابوالقاسم! نبی کریم ﷺ نے توجہ فرمائی تو کہا: میں نے آپ کو نہیں کہا۔ فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھ لو لیکن میری کنیت نہ رکھا کرو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ دن کے کسی وقت نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے نہ آپ نے مجھ سے کوئی بات کی اور نہ میں نے آپ سے بات کی، حتیٰ کہ آپ قینقاع بازار تشریف لے گئے اور حضرت فاطمہ کے گھر کے صحن میں بیٹھ گئے اور فرمایا: کیا لڑکا ہے؟ کیا لڑکا ہے؟ میں سمجھا کہ وہ اُسے ہار پہنا رہی ہیں یا اسے نہلا رہی ہیں۔ وہ دوڑتا ہوا آیا تو آپ نے اسے سینے سے لگالیا اور بوسہ دیا اور فرمایا: اے اللہ! اس سے محبت فرما اور اُس سے محبت فرما جو اس سے محبت کرے۔ سفیان کو عبید اللہ نے بتایا کہ انہوں نے نافع

2120 - انظر الحديث: 3537, 2121

2121 - راجع الحديث: 2120

2122 - انظر الحديث: 5884، صحيح مسلم: 6206، سنن ابن ماجه: 142

جُبْرِ، أَوْ تَبْرُكَةً

بن جبیر ایک رکعت وتر پڑھتے دیکھا۔

2123- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَبُو صَمْرَةَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ: أَنَّهُمْ كَانُوا يَشْتَرُونَ الطَّعَامَ مِنَ الرُّكَبَانِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَبِعُهُ عَلَيْهِمْ مَنْ يَمْتَنِعُهُمْ أَنْ يَبِيعُوهُ حَيْثُ اشْتَرَوْهُ حَتَّى يَنْقَلِبُوا حَيْثُ يَبِيعُ الطَّعَامَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ لوگ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں سواروں سے غلہ خرید لیا کرتے۔ آپ اُن کے پاس آدمی بھیج کر بیچنے سے منع فرما دیتے جب تک غلہ اُس جگہ ہٹل نہ ہو جائے جہاں فروخت ہوتا ہے (منڈی میں)۔

2124- قَالَ: وَحَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ يَبِيعَ الطَّعَامَ إِذَا اشْتَرَاهُ حَتَّى يَسْتَوِيَهُ

راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے غلے فروخت سے منع فرمایا ہے جب تک اس پر قبضہ نہ کر لیا جائے۔

بازاروں میں شور کرنے کی کراہت

50- بَابُ كَرَاهِيَةِ السَّخَبِ فِي السُّوقِ

عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور عرض کی کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی وہ تعریف بتائیے جو توریت میں ہو۔ فرمایا کہ خدا کی قسم، توریت میں بھی آپ کی بعض وہ صفات بیان ہوئی ہیں جو قرآن مجید میں ہیں یعنی اے نبی! (غیب کی خبریں بتانے والے) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا ہے گواہ بنا کر اور خوشخبری دینا اور ڈر سنا تا اور اُن پڑھوں کی جائے پناہ، تم میرے بندے اور میرے رسول ہو۔ میں نے تمہارا نام متوکل رکھا ہے کہ ترش رو، سنگ دل اور بازاروں میں شور مچانے والے نہیں ہو اور بُرائی کا بدلہ بُرائی سے نہیں دیتے ہو بلکہ معاف اور درگزر کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ اُسے اپنے پاس نہیں بلائے گا حتیٰ کہ اس کے ذریعے میڑھی ملت کو سیدھے کر دے اور یہ

2125- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، حَدَّثَنَا هِلَالٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوَرَةِ، قَالَ: " أَجَلٌ وَاللَّهِ إِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ فِي التَّوَرَةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ: (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنْكَ أَرْسَلْنَاكَ شَهِيدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا) (الاحزاب: 45)، وَجَزْرًا لِلْأَقِيمِينَ، أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي، تَكْمِيْتُكَ الْمَتَوَكِّلُ لَيْسَ بِفَقِيرٍ وَلَا غَلِيظٍ، وَلَا سَخَابَ فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلَكِنْ يَغْفُو وَيَغْفِرُ، وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللَّهُ حَتَّى يُهَيِّمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَامَ، بِأَنْ يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيَفْتَحَ بِهَا أَعْيُنًا غُمِيًّا، وَأَذَانًا صُمًّا، وَقُلُوبًا غُلْفًا "

2123- انظر الحديث: 2131, 2137, 2166, 2167, 6852

2124- انظر الحديث: 2126, 2133, 2136، راجع الحديث: 2123

2125- انظر الحديث: 4838

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کہنے لگیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کے ذریعے اندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور قفل لگے ہوئے دلوں کو کھول دے گا متابعت کی اس کی عبدالعزیز بن ابوسلمہ نے ہلال سے نیز سعید، ہلال، عطاء، ابن سلام نے کہا کہ غلف ہر وہ چیز ہے جو غلاف میں ہو جیسے تلوار اور کمان۔ رَجُلٌ أَغْلَفَ جبکہ اس کا ختنہ نہ ہو۔

ناپ تول کی اجرت بائع اور دینے والے پر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جب ناپ کر یا قول کر دیں تو کم دیتے ہیں یعنی لوگوں کو ناپ یا تول کر دینا جیسے يَسْتَعُونَكُمْ سے مراد يَسْتَعُونَكُمْ ہے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ناپ پوری کرو اور حضرت عثمان سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم فروخت کرو تو ناپ کرو اور جب خریدو تو ناپ لیا کرو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے غلہ خریدا تو اس وقت تک بیچے نہ کرے جب تک اُس پر قبضہ نہ کر لے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن حزام نے وفات پالی اور ان کے اوپر قرض تھا۔ میں نے قرض خواہوں کے مقابلے پر نبی کریم ﷺ سے مدد چاہی کہ وہ اپنے قرض میں سے کچھ کم کر دیں۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں بلایا لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا تو نبی کریم نے مجھ سے فرمایا: جاؤ اور

تَابِعَهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ هِلَالٍ، وَقَالَ سَعِيدٌ: عَنْ هِلَالٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ ابْنِ سَلَامٍ: كُلُّ مَيْمِعٍ فِي غِلَافٍ، سَيْفٌ أَغْلَفَ، وَقَوْسٌ غُلْفًا، وَرَجُلٌ أَغْلَفَ: إِذَا لَمْ يَكُنْ مَخْتُومًا

51- بَابُ الْكَيْلِ عَلَى الْبَائِعِ وَالْمُعْطَى لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ) (المطففين: 3) "يَعْنِي: كَالُوا لَهُمْ وَوَزَنُوا لَهُمْ"، كَقَوْلِهِ: (يَسْتَعُونَكُمْ) (الشعراء: 72): يَسْتَعُونَ لَكُمْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتَالُوا حَتَّى تَسْتَوْفُوا وَيَذْكُرْ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: إِذَا بَيْعْتَ فِكْلًا، وَإِذَا ابْتَيْعْتَ فَاكْتُلْ

2126- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ ابْتَاغَ طَعَامًا، فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ

2127- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: تَوَفَّى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنُ حَرَامٍ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَاسْتَعْنَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غُرْمَائِهِ أَنْ يَضْعُوا مِنْ دَيْنِهِ، فَطَلَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَفْعَلُوا، فَقَالَ لِي

2126- راجع الحديث: 2124، صحيح مسلم: 3819، سنن ابوداؤد: 3492، سنن نسائي: 4609، سنن ابن ماجه: 2226

2127- النظر الحديث: 2395، 2396، 2405، 2601، 2709، 2781، 3580، 4053، 6250، سنن

نسائي: 3638، 3639، 3640

ہر قسم کی کھجوریں علیحدہ رکھنا یعنی عجوہ الگ اور عذق الگ۔
پھر میرے لیے پیغام بھیج دیا۔ آپ ان کے اوپر یا
درمیان میں تشریف فرما ہو گئے، پھر فرمایا کہ لوگوں کو ناپ
دو۔ میں نے انہیں ناپ دیا، حتیٰ کہ سب کا قرض ادا کر دیا
اور میری تمام کھجوریں بچ رہیں گویا ایک بھی کم نہ ہوئی۔
فراش، شعبی، حضرت جابر نے نبی کریم ﷺ سے مروی
کی کہ وہ ناپتے رہے حتیٰ کہ سب کی ادائیگی کر دی، شام،
وہب، حضرت جابر سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اُن
کے لیے کھجوریں کاٹ کر انہیں ادا کر دو۔

تول کر لینا مستحب ہے

ابراہیم بن موسیٰ، ولید، ثور، خالد بن معدان،
حضرت مقدم بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنے اتاج کو تول
لیا کرو تمہیں برکت دی جائے گی۔

نبی کریم ﷺ کے صاع اور مذ کی برکت

اس سلسلے میں حضرت عائشہ نے نبی کریم ﷺ
سے مروی کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی
ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک حضرت
ابراہیم نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور اُس کے لیے دعا کی اور
میں مدینہ منورہ کو حرم بناتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم نے
مکہ معظمہ کو حرم بنایا اور اس کے لیے دعا کی ہے اس کے مذ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَذْهَبَ فَصَيَّفَ ثُمَّ رَكَ
أَصْنًا، الْعَجْوَةَ عَلَى حِدَّةٍ، وَعَلَى رَيْدٍ عَلَى حِدَّةٍ،
ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيَّ، فَقَعَلْتُ، ثُمَّ أَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ فَجَلَسَ عَلَى أَعْلَاهُ، أَوْفَى
وَسَطِهِ، ثُمَّ قَالَ: كُلُّ لِقَومٍ، فِكُلْتُهُمْ حَتَّى
أَوْفَيْتُهُمُ الَّذِي لَهُمْ وَبَقِيَ ثَمَرِي كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ
مِنْهُ شَيْءٌ وَقَالَ فِرَاسٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ، حَدَّثَنِي جَابِرٌ،
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَا زَالَ يَكِيلُ
لَهُمْ حَتَّى أَذَاهُ، وَقَالَ هِشَامٌ: عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ،
قَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جُدْلُهُ فَأَوْفَى لَهُ

52- بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْكَيْلِ

2128- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا
الْوَلِيدُ عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ
الْبُقْدَامِ بْنِ مَعْدَى كَرِبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَيْلُوا
طَعَامَكُمْ يَبَارِكْ لَكُمْ

53- بَابُ بَرَكَةِ صَاعِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُدِّهِ

فِيهِ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2129- حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا وَهْبٌ، حَدَّثَنَا
عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ عُبَادِ بْنِ ثَمِيمٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لَهَا،
وَحَرَّمَكَ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ

اور صاع میں جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا کی۔

اسحاق بن عبد اللہ بن ابوطحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا: اے اللہ! انہیں ان کے پیانوں میں برکت دے اور انہیں ان کے صاع اور منہ میں برکت دے یعنی اہل مدینہ منورہ کو۔

غلے کی تجارت اور ذخیرہ اندوزی کا بیان

اسحاق بن ابراہیم، ولید بن مسلم، اوزاعی، زہری، سالم سے مروی ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: میں نے لوگوں کو دیکھا کہ غلے کو اندازے سے خرید لیا کرتے اور رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں انہیں مارا جاتا تھا تا کہ اس کے ٹھکانوں پر لے جا کر اُسے فروخت کیا کریں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص غلے کو قبضہ کرنے سے پہلے فروخت کرے۔ میں نے حضرت ابن عباس سے گزارش کی کہ یہ کیوں؟ فرمایا کہ یہ تو درہموں کے بدلے درہموں کی بیج ہے اور غلہ تو پھر دیا جاتا ہے۔

عبد اللہ بن زینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

وَدَعَوْتُ لَهَا فِي مِدْبَحِهَا وَصَاعِهَا مِثْلَ مَا دَعَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَكَّةَ

2130 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَكْتَالِهِمْ، وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ، وَمُدِّهِمْ يَغْنَى أَهْلَ الْمَدِينَةِ

54- بَابُ مَا يُدْ كُرِّي فِي بَيْعِ الطَّعَامِ وَالْحِكْرَةِ

2131 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ الطَّعَامَ مُجَازِفَةً، يُطَرَّبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ يَبِيعُوهُ حَتَّى يُوْوَؤُوا إِلَى رِحَالِهِمْ

2132 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهَى أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ طَعَامًا حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: كَيْفَ ذَلِكَ؟ قَالَ: ذَلِكَ كَرَاهِمُ بَدْرَاهِمَ وَالطَّعَامُ مُرَجَأٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ " (مُرَجَّوْنَ): مُؤَخَّرُونَ "

2133 - حَدَّثَنِي أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

2130- انظر الحديث: 7331، 6714، صحيح مسلم: 3312

2131- راجع الحديث: 2123

2132- صحيح مسلم: 3817، سنن ابوداؤد: 3496، سنن نسائي: 4611، 4613، 4614

2133- راجع الحديث: 2124

عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو غلہ بیچے تو اس وقت تک فروخت نہ کرے جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے۔

زہری سے مروی ہے کہ حضرت مالک بناؤس نے فرمایا: ریزگاری اس کے پاس ہے؟ حضرت طلحہ نے کہا کہ میں دے سکتا ہوں، جبکہ ہمارا خزانچی غابہ سے آجائے۔ سفیان نے کہا کہ مجھے زہری سے اسی طرح یاد ہے اور اس میں اضافہ نہیں ہے نیز فرمایا کہ خبر دی مجھ کو حضرت مالک بن اوس نے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سونا، سونے کے بدلے سود ہے مگر جبکہ نقد ہو۔ گندم، گندم کے بدلے سود ہے مگر جبکہ نقد ہو۔ کھجوریں، کھجوروں کے بدلے سود ہیں مگر جبکہ نقد ہوں۔ جو، جو کے بدلے سود ہیں مگر جبکہ نقد ہوں۔

قبضہ کرنے سے پہلے غلے کی فروخت

اور وہ چیز بیچنا جو اپنے پاس نہ ہو

علی بن عبد اللہ، سفیان، عمرو بن دینار، طاؤس سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا وہ غلہ ہے جو قبضہ کرنے سے پہلے فروخت کیا جائے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میرے خیال میں ہر ایک چیز کا یہی حکم ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ابْتِاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ 2134 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ وَابْنَ دِينَارٍ، يُحَدِّثُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ - أَنَّهُ قَالَ: مَنْ عِنْدَهُ صَرْفٌ فَقَالَ طَلَعَهُ: أَنَا حَتَّى يَجِيئَ تَحَارِزُنَا مِنَ الْغَابَةِ، قَالَ سَفْيَانُ: هُوَ الَّذِي حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ لَيْسَ فِيهِ زِيَادَةٌ، فَقَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ ابْنِ الْحَدَّادِ - سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُخْبِرُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالثَّمَرُ بِالثَّمَرِ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ

55- بَابُ بَيْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ أَنْ

يُقْبِضَ، وَبَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ

2135 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سَفْيَانُ، قَالَ: الَّذِي حَفِظْنَاهُ مِنَ عُمَرَ وَابْنِ دِينَارٍ، سَمِعَ طَاوُسًا، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: أَمَّا الَّذِي نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ الطَّعَامُ أَنْ يُبَاعَ حَتَّى يَقْبِضَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَلَا أَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا مِثْلَهُ 2136 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا

2134- انظر الحديث: 2174، 2170، صحيح مسلم: 4035، سنن نسائي: 1243، سنن ابن ماجه: 2260، 2253

2135- راجع الحديث: 2132، صحيح مسلم: 3815، 3816، سنن ابوداؤد: 3497، سنن ترمذی: 1291، سنن

نسائی: 4612، سنن ابن ماجه: 2227

2136- راجع الحديث: 2126

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے غلہ خریدا تو اس وقت تک فروخت نہ کرے جب تک قبضہ نہ کر لے۔ اسماعیل کی مروی میں حَتَّى يَقْبِضَهُ ہے۔

جو دیکھے کہ غلہ اندازاً بیچا جا رہا ہے اور اُسے فروخت نہ کرے جب تک اپنے ٹھکانے پر نہ آئے اور اس کا ادب

سالم بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے لوگوں کو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں غلہ بیچنے پر انہیں مارا جاتا کیونکہ وہ اسے ٹھکانوں پر پہنچانے سے پہلے راستوں میں فروخت کر دیا کرتے تھے۔

جب کوئی چیز یا مویشی خریدا
اور بائع کے پاس رکھ لیا
قبضہ کرنے سے پہلے مر گیا

حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ جو بیچتی ہوئی چیز کو زندہ اور صحیح سالم پائے تو وہ بیچنے والے کی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایسے دن کم ہی ہوئے کہ نبی کریم ﷺ صبح یا شام کو حضرت ابوبکر کے گھر تشریف نہ لائے ہوں۔ جب آپ کو مدینہ منورہ کی طرف نکلنے کی اجازت دی گئی تو

مَالِك، عَنْ ثَابِتٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ ابْتِاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ، زَادَ إِسْمَاعِيلُ: مَنْ ابْتِاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ

56- بَابُ مَنْ رَأَى: إِذَا اشْتَرَى طَعَامًا جَزَافًا، أَنْ لَا يَبِيعَهُ حَتَّى يُؤْوِيَهُ إِلَى رَحْلِهِ، وَالْأَدَبُ فِي ذَلِكَ

2137- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ النَّاسَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَبْتَاعُونَ جَزَافًا يَغْنِي الطَّعَامَ، يُطْرَبُونَ أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِمْ، حَتَّى يُؤْوُوهُ إِلَى رَحَالِهِمْ

57- بَابُ إِذَا اشْتَرَى مَتَاعًا أَوْ دَابَّةً، فَوَضَعَهُ عِنْدَ الْبَائِعِ أَوْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مَا أَكْذَبَتْ الصَّفْقَةُ حَيًّا فَتَمُوتُ عَافَهُوْا مِنَ الْمُبْتَاعِ

2138- حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَمِ، أَخْبَرَنَا صَلُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَقُلُّ يَوْمٌ كَانَ يَأْتِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَّا يَأْتِي فِيهِ بَيْتُ أَبِي بَكْرٍ

ہمیں اندیشہ ہوا کیونکہ آپ کبھی ظہر کے وقت تشریف لائے تھے۔ پس حضرت ابو بکر کو بتایا گیا۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کا اس وقت تشریف لانا کسی خاص سبب سے ہے۔ جب آپ اندر تشریف لائے تو حضرت ابو بکر سے فرمایا: دوسروں کو اپنے پاس سے بھیج دو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ دونوں تو میری بیٹیاں عاتشہ اور اسماء ہیں۔ فرمایا کیا تمہیں اطلاع ہو گئی ہے کہ مجھے ہجرت کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔ عرض کی: یا رسول اللہ! میں ساتھ ہوں۔ فرمایا: تم ساتھ ہو۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے ہجرت کے لیے دو اونٹیاں تیار کر رکھی ہیں۔ اُن میں سے ایک آپ لیں۔ فرمایا کہ میں نے اُسے قیمتا لے لیا۔

اپنے مسلمان بھائی کی بیع پر بیع اور اپنے بھائی کے مول پر مول نہ کرے مگر جب کہ اجازت دے یا چھوڑ دے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی اپنے مسلمان بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

أَحَدَ ظَرْفِي الْكُفَّارِ، فَلَمَّا أُذِنَ لَهُ فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْمَدِينَةِ، لَمْ يُرْعَ عَنَّا إِلَّا وَقَدْ أَتَا ظَهْرًا، فَخَيَّرَهُ أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ: مَا جَاءَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لِأَمْرٍ حَدَثَ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: أَخْرِجْ مِنْ عِنْدِكَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا هُمَا ابْنَتَايَ، يَغْنَى عَائِشَةُ وَأَسْمَاءُ، قَالَ: أَشَعَرْتَ أَنَّ قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ، قَالَ: الصُّحْبَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: الصُّحْبَةُ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ عِنْدِي نَاقَتَيْنِ أَعَدْتُهُمَا لِلْخُرُوجِ، فَخُذْ إِحْدَاهُمَا، قَالَ: قَدْ أَخَذْتُهَا بِالْقَتَنِ

58- بَابُ لَا يَبِيعُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلَا يَسُومُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ، حَتَّى يَأْذَنَ لَهُ أَوْ يَتْرُكَ

2139 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي

مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ

2140 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ،

2139- النظر الحديث: 5142, 2165، صحيح مسلم: 3440، سنن ابوداؤد: 3436، سنن ترمذی: 1292، سنن

نسائی: 4515, 3238، سنن ابن ماجه: 2171

2140- النظر الحديث: 2148, 2151, 2162, 2727, 5144, 5152, 6601، صحيح مسلم: 3803, 3444،

سنن ابوداؤد: 3438, 2080، سنن ترمذی: 1134, 1190, 1222, 1304، سنن ابن

ماجه: 2175, 2174, 2172, 1867

ہے کہ شہری کی دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے اور ملی بھگت سے بولی نہ دو اور کوئی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر اپنا پیغام دے اور کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے کہ جو اس کے برتن میں ہے اسے بھی خود ہڑپ کر لے۔

نیلام کے ذریعے بیچنا

عطاء کا بیان ہے کہ میں نے لوگوں کو پایا کہ وہ مال غنیمت کی چیزوں کو نیلام کرنے میں کوئی حرج نہیں جانتے تھے۔

عطاء بن ابورباح نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ ایک شخص نے اپنے غلام کو آزاد کیا مگر بر کر کے اور وہ محتاج ہو گیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے اسے لے کر فرمایا: اسے مجھ سے کون خریدتا ہے؟ پس حضرت نعیم بن عبد اللہ نے وہ اتنے میں خرید لیا اور آپ نے وہ قیمت اُسے (مالک کو) دے دی۔

بولی دینا اور جس کے نزدیک

یہ بیع جائز نہیں ہے

ابن ابی اوفیٰ نے فرمایا کہ بولی دینے والا سود خور، خائن، دھوکے باز، اور باطل ہے جو حلال نہیں ہوتا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ دھوکا دینے والا جہنم میں ہے اور جو کوئی ایسا کام کرے جس کے بارے میں ہمارا حکم نہ ہو تو وہ مردود ہے۔

نافع سے مروی مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا يَبِيعَ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ آخِيهِ، وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خُطْبَةِ آخِيهِ، وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِيَتَكْفَأَ مَا فِي إِيَّاهَا

59- بَابُ بَيْعِ الْمَرْأَةِ

وَقَالَ عَطَاءٌ: أَخَذْتُ مِنَ النَّاسِ لَا يَرَوْنَ بَأْسًا بِبَيْعِ الْمَغَانِمِ فِيمَنْ يَزِيدُ

2141- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ الْهَكَيْتِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ ذُبُرٍ، فَاحْتَاَجَ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَأَشْتَرَاهُ نَعِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بِكَذَا وَكَذَا فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ

60- بَابُ النَّجَشِ، وَمَنْ قَالَ:

لَا يَجُوزُ ذَلِكَ الْبَيْعُ

وَقَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى: النَّاجِشُ: أَكَلُ رِبَا خَائِنٌ وَهُوَ خَدَاعٌ بَاطِلٌ لَا يَحِلُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْخَدِيعَةُ فِي النَّارِ، مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرٌ فَهُوَ رَدٌّ

2142- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا

2141- النظر الحديث: 7186, 6947, 6716, 2534, 2415, 2403, 2230، صحيح مسلم: 4317

2142- النظر الحديث: 6963، صحيح مسلم: 3797، سنن ابوداؤد: 4517، سنن ابن ماجه: 2173

اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے بولی دینے سے ممانعت فرمائی ہے۔

بیع غرر اور بیع جبل الجبلہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جبل الجبلہ بیع سے ممانعت فرمائی ہے کہ زمانہ جاہلیت میں آدمی کوئی اونٹنی خریدتا کہ بچہ پیدا ہونے پر اس کی قیمت ادا کرے گا اور پھر جو اس کے پیٹ میں ہے وہ بچہ جنے۔

بیع ملامسہ

حضرت انس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے ممانعت فرمائی ہے۔

عامر بن سعد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منابذہ سے ممانعت فرمائی ہے اور وہ ایک آدمی کا دوسرے کی طرف پھینکنا ہے اُسے الٹ پلٹ اور اُس کی طرف دیکھے بغیر اور ملامسہ سے منع فرمایا ہے اور ملامسہ یہ ہے کہ بغیر اُس کی جانب دیکھے کپڑے کو ہاتھ لگایا جاتا ہے۔

محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دو لہاسوں سے منع فرمایا گیا ہے یعنی آدمی ایک کپڑے میں لپٹے اور پھر اُسے اپنے

مَالِك، عَنْ تَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّجْمِشِ

61- بَابُ بَيْعِ الْغَرَرِ وَحَبْلِ الْحَبْلَةِ

2143- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

مَالِك، عَنْ تَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبْلَةِ، وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْحِزْوَرَ إِلَى أَنْ تُتْلَجَ الثَّاقَةُ، ثُمَّ تُتْلَجُ الْبَيْ فِي بَطْنِهَا

62- بَابُ بَيْعِ الْمَلَامَسَةِ

وَقَالَ أَنَسٌ: نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2144- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي

اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُنَابَذَةِ، وَهِيَ طَرَحُ الرَّجُلِ ثَوْبَهُ بِالْبَيْعِ إِلَى الرَّجُلِ قَبْلَ أَنْ يَقْلِبَهُ، أَوْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ وَنَهَى عَنِ الْمَلَامَسَةِ، وَالْمَلَامَسَةُ: لَمَسُ الثَّوْبِ لَا يُنْظَرُ إِلَيْهِ

2145- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ،

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "نَهَى عَنْ لِبْسَتَيْنِ: أَنْ يَخْتَبِيَ الرَّجُلُ

2143- النظر الحديث: 3843, 2256 سنن ابوداؤد: 3380 سنن نسائي: 4639

2144- راجع الحديث: 368, 367 صحيح مسلم: 3785, 3786 سنن ابوداؤد: 3379 سنن

نسائي: 4522, 4523, 4526

فِي الْقَوْبِ الْوَاحِدِ، ثُمَّ يَزْفَعُهُ عَلَى مَنْكِبِهِ، وَهَنَ
بَيْعَتَيْنِ: اللَّيْلَتَيْنِ وَالْيَتَابَةِ"

63- بَابُ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ

وَقَالَ أَنَسٌ: تَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

2146 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي

مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، وَعَنْ أَبِي الزِّنَادِ،
عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَهَى عَنِ

الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ

2147 - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ
بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "تَهَى
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبَسَتَيْنِ، وَعَنْ
بَيْعَتَيْنِ: الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ"

64- بَابُ النَّهْيِ لِلْبَائِعِ أَنْ لَا يُحْفَلَ

الْإِبِلَ، وَالْبَقَرَ وَالْغَنَمَ وَكُلَّ مُحْفَلَةٍ

وَالْمُصْرَاةِ: الَّتِي ضَرَبَتْ لَبَنُهَا وَحُقِنَ فِيهِ
وُجْعٌ، فَلَمْ يُحْلَبْ إِلَّا مَاءً، وَأَضِلَّ التَّضْرِيَةُ حَبْسُ
الْمَاءِ، يُقَالُ مِنْهُ ضَرَبْتُ الْمَاءَ إِذَا حَبَسْتَهُ

2148 - حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ

کندھے پر ڈال لے اور دو قسم کی بیچ یعنی ملا مسہ و منابذہ
سے۔

بیچ منابذہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ
نبی کریم ﷺ نے اس سے ممانعت فرمائی ہے۔

اسماعیل، مالک، محمد بن یحییٰ بن حبان، ابوالزناد،
اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
کہ رسول اللہ ﷺ نے ملا مسہ اور منابذہ (دونوں قسم کی
بیچ) سے ممانعت فرمائی ہے۔

عطاء بن یزید سے مروی ہے کہ حضرت ابوسعید
خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے
دو لباسوں اور دو قسم کی بیچ یعنی ملا مسہ و منابذہ سے ممانعت
فرمائی ہے۔

بائع کو اونٹنی گائے اور بکری کا دودھ

روکنے سے منع کیا گیا ہے ہر محفلة

اور المصراة وہ جانور ہے جس کا دودھ تھنوں میں
جمع کیا جائے اور کئی دن دوہا نہ جائے۔ التضرية اس کی
اصل ہے یعنی پانی کو روکنا جیسے ضربت الماء کہا جاتا
ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

2146- راجع الحديث: 368، صحيح مسلم: 3780، سنن لسانى: 4521

2147- راجع الحديث: 367، سنن ابوداؤد: 3377، سنن لسانى: 4524، 4527، 5356، سنن ابن

ماجه: 2559، 2170

2148- انظر الحديث: 2140، صحيح مسلم: 3809، سنن لسانى: 4500

کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اونٹنی یا بکری کا دودھ تھنوں میں نہ روکو۔ جس نے اُسے خریدا تو دونوں میں سے اُسے ایک بات کا اختیار ہے کہ دوہنے کے بعد چاہے تو رکھ لے اور چاہے واپس کر دے اور ایک صاع کھجوریں بھی دے۔ نیز ابو صالح اور مجاہد اور ولید بن رباح اور موسیٰ بن یسار، حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی کہ ایک صاع کھجوریں جبکہ بعض نے ابن سیرین سے مروی کی ہے کہ ایک صاع اناج اور تین دن تک اختیار ہے جبکہ بعض نے ابن سیرین سے ایک صاع کھجوریں مروی کی ہیں اور تین کا ذکر نہیں جبکہ کھجوروں کا اکثر نے کیا ہے۔

ابو عثمان سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس نے دودھ روکی ہوئی بکری خریدی اور اُسے واپس دے رہا ہے تو اس کے ساتھ ایک صاع دودھ بھی دے۔ اور نبی کریم ﷺ نے تاجروں کو آگے جا کر ملنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قافلے والوں سے آگے جا کر نہ ملو اور ایک کی بیچ پر دوسرا بیع نہ کرے۔ نہ ایک دوسرے سے بڑھ کر بولی لگاؤ، نہ شہری، دیہاتی کے لیے سودا کرے اور نہ بیچنے کے لیے بکری کا دودھ روکو اور جو خرید لے تو اُسے دونوں میں سے ایک بات کا اختیار ہے۔ اگر راضی ہے تو رکھ لے اور ناراض ہے تو واپس کر دے اور ایک صاع کھجوریں بھی دے۔

اگر خریدار چاہے تو دودھ روکے ہوئے جانور

جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا تَصُرُوا الرِّبْلَ وَالْغَنَمَ، فَمِنْ ابْتَاعَهَا بَعْدَ فِائَةٍ يُغَيِّرُ النَّظَرَ بَعْدَ أَنْ يُحْتَلِبَهَا: إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ، وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعَ تَمْرٍ " وَيُذَكِّرُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَمُجَاهِدٍ، وَالْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ، وَمُوسَى بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَاعَ تَمْرٍ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ: صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، وَهُوَ بِالْخِيَارِ فَلَا تَأْكُلُوا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَنْ ابْنِ سِيرِينَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ فَلَا تَأْكُلُوا، وَالتَّمْرُ أَكْثَرُ

2149- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، يَقُولُ: حَدَّثَنَا أَبُو عُمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَنْ اشْتَرَى شَاةً مُحَفَلَةً فَرَدَّهَا، فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ " وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ تُلْغَى الْبُيُوعُ "

2150- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَلْقُوا الرُّكْبَانَ، وَلَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلَا تَتَجَاشُوا، وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلَا تَصُرُوا الْغَنَمَ، وَمِنْ ابْتَاعَهَا فَهُوَ يُغَيِّرُ النَّظَرَ بَعْدَ أَنْ يُحْتَلِبَهَا، إِنْ رَضِيَ بِهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ

65- بَابُ: إِنْ شَاءَ رَدَّ

2149- انظر الحديث: 2164، صحيح مسلم: 2149، سنن ترمذی: 1220، سنن ابن ماجہ: 2180

2150- راجع الحديث: 2140، صحيح مسلم: 3794، سنن ابو داؤد: 3443، سنن نسائی: 4508

الْمُصَرَّاقَةُ فِي حَلَبَتِهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ

2151- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا النَّبِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدٌ، أَنَّ قَابِئًا، مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اشْتَرَى غَنَماً مُصَرَّاقَةً، فَاحْتَلَبَهَا، فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ سَخِطَهَا فَبِي حَلَبَتِهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ.

کو واپس کر دے اور دودھ کے بدلے ایک صاع کھجوریں بھی ادا کرے

ثابت مولى عبد الرحمن بن زيد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دودھ روکی ہوئی بکری خریدی اور پھر اس کا دودھ دوبا۔ پس اگر وہ رضامند ہے تو اُسے رکھ لے اور اگر ناراض ہے تو دودھ کے بدلے میں ایک صاع کھجوریں بھی دے۔

66- بَابُ بَيْعِ الْعَبْدِ الزَّانِي وَقَالَ شُرَيْحٌ: إِنْ شَاءَ رَدُّ مِنَ الزَّانَا

زانی غلام کی بیع
شریح کا قول ہے کہ اگر چاہے تو زنا کے سبب لوٹا دے۔

2152- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ الْقُبَيْرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا زَلَّتِ الْأَمَةُ فَتَبَيَّنَ زَنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُكْرَبْ، ثُمَّ إِنْ زَلَّتْ فَلْيَجْلِدْهَا، وَلَا يُكْرَبْ، ثُمَّ إِنْ زَلَّتِ الْغَالِغَةُ فَلْيَبْعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرِ.

سعید مقبری کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا کرنا ظاہر ہو جائے تو اُسے کوڑے مارے اور ملامت نہ کرے، پھر زنا کرے تو کوڑے مارے اور ملامت نہ کرے۔ پھر تیسری مرتبہ بھی زنا کرے تو اُسے فروخت کر دے خواہ بالوں کی رشتی کے عوض فروخت ہو۔

2154 و 2153- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبِيدَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ حَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اُس لونڈی کے بارے میں پوچھا گیا جو غیر شادی

2151- راجع الحديث: 2140، سنن ابو داؤد: 3455

2152- النظر الحديث: 2153، 2233، 2234، 2555، 6837، 6839، صحيح مسلم: 4420

2153، 2154- النظر الحديث: 2232، 2556، 6838، صحيح مسلم: 4423، 4424، سنن ابو داؤد: 4469، سنن

ترمذی: 1433، سنن ابن ماجہ: 2565

شدہ ہو کر زنا کرے۔ فرمایا اگر زنا کرے تو اُسے کوڑے مارو۔ پھر زنا کرے تو اُسے کوڑے مارو اور پھر زنا کرے تو اُسے بچہ دخواہ ایک رسی کے عوض۔ ابن شہاب نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم کہ آپ نے یہ تیسری بار فرمایا یا چوتھی بار۔

عورتوں کے ساتھ

خرید و فروخت کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ سے ذکر کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اُسے فرمایا کہ اُسے خرید لو اور آزاد کر دو کیونکہ ولاء اُسی کی ہے جو آزاد کرے۔ پھر نبی کریم ﷺ شام کے وقت کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ثناء بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے، پھر فرمایا: لوگوں کا کیا حال ہے کہ ایسی شرطیں عائد کرتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں۔ جو ایسی شرط لگائے کہ اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو وہ باطل ہے خواہ ایسی سو شرطیں ہوں کیونکہ اللہ کی شرط زیادہ سچی اور زیادہ مضبوط ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ نے حضرت بریرہ کے بارے میں پوچھا تو آپ نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ جب واپس تشریف لائے تو عرض کی کہ انہوں نے اُسے فروخت کرنے سے انکار کر دیا مگر ولاء کی شرط کے ساتھ۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ولاء تو اُس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ میں (ہما) نے نافع سے کہا کہ اس کا خاوند آزاد

عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَكَتْ وَلَمْ تُخَصِّنْ، قَالَ: إِنْ زَكَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِنْ زَكَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِنْ زَكَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِنْ زَكَتْ فَبِيعُوهَا وَلَوْ بِضَمِيرٍ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: لَا أُخْرِى بَعْدَ الْغَالِقَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ

67- بَابُ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ

مَعَ النِّسَاءِ

2155- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْتُ لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَرِي وَأَعْتِقِي، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ، ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَشِيِّ، فَأَتَنِي عَلَى اللَّهِ وَمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ أَكَايِسٍ يَشْتَرُونَ شُرُوطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ، مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ، وَإِنْ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ شَرَّطَ اللَّهُ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ

2156- حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ أَبِي عَبَادٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: سَمِعْتُ ثَابِعًا، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَأَلَتْ بَرِيرَةَ، فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَتْ: إِنَّهُمْ أَهْوَأَ أَنْ يَبِيعُوهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرَوْهَا الْوَلَاءُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ، قُلْتُ لِنَافِعٍ: حُرًّا كَانَ زَوْجُهَا أَوْ عَبْدًا؟

فَقَالَ: مَا يُنْدِي بِیْ

68- بَابُ: هَلْ يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ بَغِيرِ

أَجْرٍ، وَهَلْ يُعِينُهُ

أَوْ يَنْصَحُهُ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا
اسْتَنْصَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ، فَلْيَنْصَحْ لَهُ وَرَخَّصْ فِيهِ
عَطَاءً

2157 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، سَمِعْتُ جَرِيرًا
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ
مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ،
وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

2158- حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ
أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَلْقُوا
الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ، قَالَ: فَقُلْتُ لِابْنِ
عَبَّاسٍ: مَا قَوْلُهُ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ: لَا
يَكُونُ لَهُ سَهْمٌ سَارًا

69- بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يَبِيعَ

حَاضِرٌ لِبَادٍ بِأَجْرٍ

تھایا غلام؟ فرمایا کہ مجھے علم نہیں۔

کیا شہری دیہاتی کا مال بغیر اجرت کے

فروخت کر سکتا ہے اور اس کی مدد اور

خیر خواہی کر سکتا ہے؟

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی
اپنے بھائی سے مشورہ لے تو اُسے مشورہ دو۔ عطاء نے
اس کی اجازت دی ہے۔حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ
میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی اس بات کی
گواہی دینے پر کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد
ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے،
امیر کی اطاعت کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر۔صلت بن محمد، عبد الواحد، معمر، عبد اللہ بن طاووس ان
کے والد ماجد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قافلے والوں
سے آگے جا کر نہ ملو اور کبھی دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے۔
میں (طاووس) نے حضرت ابن عباس سے عرض کی:
لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا کہ اُس کا
دلال نہ بنے۔جس کے نزدیک مکروہ ہے کہ شہری کی دیہاتی
کی بیع اجرت پر کرے

2157- راجع الحديث: 57

2158- انظر الحديث: 2274, 2163، صحيح مسلم: 3804، سنن ابوداؤد: 3439، سنن نسائي: 4512، سنن ابن

ماجه: 2177

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار نے اپنے والد ماجد سے مروی کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اس سے ممانعت فرمائی ہے کہ شہری دیہاتی کے لیے بیع کرے اور یہی حضرت ابن عباس کا قول ہے۔

شہری دیہاتی کا مال

دلالی پر نہ بیچے

ابن سیرین اور ابراہیم نے اسے بائع اور مشتری کے لیے مکروہ سمجھا ہے اور ابراہیم نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی عربی بیع لی ثوباً کہے تو اس سے مراد خریدنا ہے۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ بولی لگائے اور نہ شہری کسی دیہاتی کے لیے دلالی پر سودا کرے۔

محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہمیں ممانعت فرمائی گئی ہے کہ شہری کسی دیہاتی کے لیے دلالی پر سودا کرے۔

آگے جا کر قافلے والوں سے ملنے کی ممانعت اُس کی بیع مردود اور وہ گنہگار ہے جبکہ اسے جانتا ہو ورنہ بیع میں دھوکا ہے اور دھوکا جائز نہیں ہے۔

سعید بن ابوسعید سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ

2159- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَبَّاحٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنْفِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَبِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

70- بَابُ: لَا يَشْتَرِي حَاضِرٌ

لِبَادٍ بِالسُّسْرَةِ

وَكِرْهُهُ ابْنُ سِيرِينَ، وَإِبْرَاهِيمُ لِلْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِي وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: إِنَّ الْعَرَبَ تَقُولُ بَيْعٌ لِي ثَوْبًا، وَهِيَ تَعْنِي الْيَمْرَاءَ

2160- حَدَّثَنَا الْبَيْهَقِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ رِزْقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا يَنْتَاعُ الْمَرْءُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلَا تَنْتَاجِشُوا، وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ

2161- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: نَهَيْتُنَا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ

71- بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَلْقَى الرُّكْبَانِ وَأَنْ يَبِيعَهُ مَرْدُودٌ لِأَنَّ صَاحِبَهُ عَاصٍ أَيْمًا إِذَا كَانَ بِهِ عَالِيًا وَهُوَ جَدَاغٌ فِي الْبَيْعِ، وَالْجَدَاغُ لَا يَجُوزُ

2162- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

2160- راجع الحديث: 2140

2161- صحيح مسلم: 3807، سنن ابوداؤد: 3440، 3400، مسنن نسائي: 4504، 4505، 4506

2162- راجع الحديث: 2140

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے: نبی کریم ﷺ نے آگے جا کر ملنے اور شہری کا دیہاتی کے لیے سودا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

ابن طاؤس سے مروی ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے لَا یَبِيعَنَّ حَاضِرٌ لِّبَادٍ کا مطلب پوچھا تو فرمایا کہ اس کا دلال نہ بنے۔

ابو عثمان سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جو دودھ روکی ہوئی بکری خرید بیٹھے تو اس کے ساتھ ایک صاع کھجوریں بھی دے۔

اور نبی کریم ﷺ نے تجارت کے لیے آگے جا کر ملنے سے ملنے فرمایا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور سامان کے لیے آگے جا کر نہ ملے حتیٰ کہ وہ بازار میں پہنچا دیا جائے۔

آگے جا کر ملنے کی انتہا

نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ہم خریدنے کے لیے قافلے

الْوَقَابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْعُمَرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَاقِي، وَأَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ

2163- حَدَّثَنِي عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مَا مَعْنَى قَوْلِهِ: لَا يَبِيعَنَّ حَاضِرٌ لِّبَادٍ فَقَالَ: لَا يَكُنْ لَهُ يَمَسَّارًا

2164- حَدَّثَنَا مُسْلَدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الثَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي عُمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَنْ اشْتَرَى مُحَقَّلَةً فَلْيَزِدْ مَعَهَا صَاعًا

قَالَ: وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَاقِي الْبُيُوعِ

2165- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلَا تَلْقُوا السَّلْعَ حَتَّى يَهْبِطَ بِهَا إِلَى السُّوقِ

72- بَابُ مُنْتَهَى التَّلَاقِي

2166- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

2163- راجع الحديث: 2163

2164- راجع الحديث: 2163

2165- راجع الحديث: 2139

2166- راجع الحديث: 2123

قَالَ: كُنَّا نَتَلَكَّى الرُّكْبَانِ، فَتَشْتَرِي مِنْهُمْ
الطَّعَامَ فَتَهَاقَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
تَبِيعَهُ حَتَّى يُبْلَغَ بِهِ سُوقُ الطَّعَامِ، قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ
اللَّهُ: هَذَا فِي أَعْلَى السُّوقِ، يُبَيِّنُهُ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ
2167 - حَدَّثَنَا مُسْنَدُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانُوا يَبْتَاعُونَ الطَّعَامَ فِي أَعْلَى
السُّوقِ، فَيَبِيعُونَهُ فِي مَكَانِهِ، فَتَهَاقَهُمُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِ حَتَّى
يَنْقُلُوهُ

73- بَابُ إِذَا اشْتَرَطَ شُرُوطًا

فِي الْبَيْعِ لَا تَحِلُّ

2168 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَتْنِي بَرِيرَةُ فَقَالَتْ:
كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ، فِي كُلِّ عَامٍ وَفَيْتُهُ،
فَأَعْيَنِي، فَقُلْتُ: إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكَ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ،
وَيَكُونُوا وَلًا لِي، فَعَلْتُ، فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا،
فَقَالَتْ لَهُمْ فَأَبَوْا ذَلِكَ عَلَيْهَا، فَجَاءَتْ مِنْ
عِنْدِهِمْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَالِسٌ، فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ عَرَضْتُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا
إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ، فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: خُلِيَّتَهَا وَاشْتَرَى لَهَا الْوَلَاءَ

والوں سے آگے جاتے تھے تو نبی کریم ﷺ نے ہمیں
سودا کرنے سے منع فرما دیا حتیٰ کہ غلہ بازار میں بیچ
جائے۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ حدیث عبید
اللہ کے مطابق وہ جگہ بازار کے اوپر والے سرے پر تھی۔
نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: لوگ غلے کا سودا بازار کے اوپر
والے سرے پر کر لیتے اور اُن کے مقام پر پہنچنے پر
فروخت دیا کرتے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اُن
جگہوں پر بیچنے سے منع فرمایا جب تک اُسے منتقل نہ
کر لیں۔

بیع میں جن شرطوں کا

عائد کرنا جائز نہیں ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی
ہے کہ میرے پاس بریرہ آئی اور کہا کہ میں نے اپنے
مالکوں سے نو اوقیہ چاندی پر مکاتبت کر لی ہے اور سالانہ
ایک اوقیہ ادا کروں گی، لہذا میری مدد فرمائیے۔ میں نے
کہا کہ اگر تمہارے مالک چاہیں تو میں پوری قیمت ادا
کر دیتی ہوں لیکن ولاء میرے لیے ہوگی۔ بریرہ اپنے
مالکوں کے پاس گئی اور اُن سے کہا تو انہوں نے انکار
کر دیا۔ وہ ان کے پاس سے آئی تو رسول اللہ ﷺ
تشریف فرما تھے۔ اُس نے کہا کہ میں نے وہ بات اُن
سے کہی تھی لیکن انہوں نے انکار کر دیا مگر جبکہ ولاء اُن
کے لیے ہو۔ نبی کریم ﷺ نے سنا اور حضرت عائشہ
نے نبی کریم ﷺ کو بات بتائی۔ فرمایا کہ اُسے خرید لو

۶۰. فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنۢ أَغْتَقَىٰ ، فَفَعَلْتُ عَائِشَةُ ، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ ، فَحَيَّدَ اللَّهُ وَأَثَمَىٰ عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : أَمَّا بَعْدُ ، مَا بَالُ رَجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ ، مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ ، وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ ، فَضَاءُ اللَّهِ أَحَقُّ ، وَشَرْطُ اللَّهِ أَوْفَىٰ ، وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنۢ أَغْتَقَىٰ

اور انہیں ولاء کی شرط کرنے دو، کیونکہ ولاء اُن کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ پس حضرت عائشہ نے یہی کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: اما بعد، لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں عائد کرتے ہیں کہ اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں۔ جو شرط اللہ کی کتاب میں نہیں وہ باطل ہے خواہ سو شرطیں ہوں۔ اللہ کا فیصلہ زیادہ سچا اور اللہ کی شرط زیادہ مضبوط ہے۔ بیشک ولاء اُسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

2169 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ تَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً فَتُغْتَقَهَا ، فَقَالَ أَهْلُهَا : تَبِيعُكِهَا عَلَىٰ أَنْ وَلَاءُهَا لَنَا ، فذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : لَا يَمْتَنَعُ ذَلِكَ ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنۢ أَغْتَقَىٰ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ نے آزاد کرنے کے لیے لونڈی خریدنا چاہی۔ اُس کے مالکوں نے کہا کہ ہم تجھے اس شرط پر بیچیں گے کہ ولاء ہمارے لیے ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ سے اس کا میں نے ذکر کیا تو فرمایا: اس سے تمہارا کیا نقصان ہے کیونکہ ولاء اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

کھجوروں کے عوض کھجوروں کی فروخت

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: گندم کے عوض گندم سود ہیں مگر جبکہ نقد ہوں۔ جو کے عوض جو سود ہیں مگر جبکہ نقد ہوں۔ کھجوروں کے عوض کھجوریں سود ہیں مگر جبکہ نقد ہوں۔

کشمش کے عوض کشمش اور اناج کے عوض اناج فروخت کرنا

74- بَابُ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالثَّمَرِ

2170 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ،

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْيسٍ ، سَمِعَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْمُبْرَبُ بِالْمُبْرَبِ ، إِلَّا هَاءُ وَهَاءُ ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رَبًّا إِلَّا هَاءُ وَهَاءُ ، وَالثَّمَرُ بِالثَّمَرِ رَبًّا إِلَّا هَاءُ وَهَاءُ

75- بَابُ بَيْعِ الزَّبِيبِ بِالزَّبِيبِ ، وَالطَّعَامِ بِالطَّعَامِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزانہ سے منع فرمایا ہے۔ مزانہ یہ ہے کہ کھجوروں کے عوض کھجوریں فروخت کی جائیں اور انگوروں کے ساتھ ناپ کر کشمش فروخت کی جائیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مزانہ سے منع فرمایا ہے۔ مزانہ یہ ہے کہ کھجوریں تول کر فروخت کی جائیں کہ اگر زیادہ ہیں تو میرے لیے اور اگر کم ہیں تو میرے ذمے۔

راوی کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت زید بن ثابت نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے عرایا میں اندازے کی رخصت دی ہے۔

جو کے عوض جو کا سودا

حضرت مالک بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے سودینا ربھنا نے کی ضرورت پڑی۔ پس مجھے حضرت طلحہ بن عبید اللہ نے بلایا اور ہم دونوں رضامند ہو گئے، حتیٰ کہ مجھ سے سونے کو لے کر وہ اپنے ہاتھ میں لٹنے پلٹنے لگے۔ پھر کہا کہ میرے خزانچی کو غابہ سے آجانے دو۔ حضرت عمر بن عمر سے تھے لہذا فرمایا: خدا کی قسم، ان سے الگ نہ ہونا، جب تک رقم نہ لے لو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ سونے کے عوض

2171- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ تَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: " أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمَزَانَةِ، وَالْمَزَانَةُ: بَيْعُ الْقَمَرِ بِالشَّعِيرِ كَيْلًا، وَبَيْعُ الزَّيْبِ بِالكَزْمِ كَيْلًا "

2172- حَدَّثَنَا أَبُو الثُّعَيْنَانِ، حَدَّثَنَا حِزَابُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ تَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمَزَانَةِ قَالَ: وَالْمَزَانَةُ: أَنْ يَبِيعَ الْقَمَرُ بِكَيْلٍ، إِنْ زَادَ قِلًى، وَإِنْ نَقَصَ فَعَلَى

2173- قَالَ: وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا بِخَزْصِهَا

76- بَابُ بَيْعِ الشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ

2174- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ التَّمَسَّ صَرْفًا بِمِائَةِ دِينَارٍ، فَدَعَانِي طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، فَتَرَاوَضْنَا حَتَّى اضْطَرَفَ مِنِّي، فَأَخَذَ الذَّهَبَ يُقْلِبُهَا فِي يَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: حَتَّى يَأْتِي خَازِنِي مِنَ الْغَابَةِ، وَعُمَرُ يَسْمَعُ ذَلِكَ، فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا تُفَارِقُهُ حَتَّى تَأْخُذَ مِنْهُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ

2171- النظر الحديث: 2172, 2185, 2205، صحيح مسلم: 3870، سنن نسائي: 4548

2172- صحيح مسلم: 3874، سنن نسائي: 4547

2173- النظر الحديث: 2184, 2188, 2192, 2380، صحيح مسلم: 3855، سنن ترمذی: 1300, 1302، سنن

نسائي: 4546, 4550, 4552, 4553, 4554، سنن ابن ماجه: 2268, 2269

2174- راجع الحديث: 3134

سونا سود ہے مگر جب کہ نقد ہو۔ گندم کے عوض گندم سود ہے مگر جبکہ نقد ہو۔ جو کے عوض جو سود ہیں مگر جبکہ نقد ہوں۔ کھجوروں کے عوض کھجوریں سود ہیں مگر جبکہ نقد ہوں۔

وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ بِأَلَا هَاءُ وَهَاءُ وَالشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ بِأَلَا هَاءُ وَهَاءُ وَالشَّنَرِ بِالشَّنَرِ بِأَلَا هَاءُ وَهَاءُ

77- بَابُ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ

2175- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا

إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي

إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ:

قَالَ أَبُو بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا

سَوَاءً بِسَوَاءٍ، وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ،

وَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ، وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ

شِئْتُمْ

78- بَابُ بَيْعِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ

2176- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا

عَمْرُو بْنُ أَبِي الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ

حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ مِمَّنْ

كَانَ حَدِيثًا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ: يَا أَبَا سَعِيدٍ

مَا هَذَا الَّذِي تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فِي الطَّرِيفِ سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الذَّهَبُ

بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ مِثْلًا بِمِثْلٍ

سونے کے عوض سونے کی سود

صدقہ بن فضل، اسماعیل بن علیہ، یحییٰ بن ابو

احاق، عبدالرحمن بن ابوبکرہ، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ

عنه سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سونے

کو سونے کے عوض فروخت نہ کرو مگر برابر برابر، چاندی کو

چاندی کے عوض فروخت نہ کرو مگر برابر برابر مگر سونے کو

چاندی کے عوض یا چاندی کو سونے کے عوض جیسے چاہو بیچ

دیا کرو۔

چاندی کے عوض چاندی کا سود

سالم بن عبد اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ

تعالیٰ عنہما سے اسی طرح مروی کی ہے جیسے حضرت

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ

سے مروی کی ہے۔ پس حضرت عبد اللہ بن عمر ان سے

ملے تو کہا: اے حضرت ابوسعید! آپ رسول اللہ ﷺ

سے کیا مروی کرتے ہیں؟ حضرت ابوسعید نے بتانے

کے بارے میں کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو

فرماتے ہوئے سنا کہ سونا سونے کے عوض برابر برابر ہو

اور چاندی، چاندی کے عوض برابر برابر ہو۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سونے کے عوض سونا فروخت نہ کرو لیکن برابر اور ایک کو دوسرے سے کم یا زیادہ نہ رکھو۔ چاندی کو چاندی کے عوض فروخت نہ کرو لیکن برابر برابر اور ان میں سے ایک دوسرے سے کم و زیادہ نہ ہو اور غائب چیز کو موجودہ چیز کے عوض نہ بیجو۔

دینار کے بدلے دینار کا ادھار سودا
ابو صالح زیات سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دینار کے عوض دینار اور درہم کے عوض درہم۔ میں نے (ابو صالح) ان کی خدمت میں عرض کی کہ حضرت ابن عباس تو ایسا نہیں فرماتے۔ حضرت ابوسعید کا بیان ہے کہ میں نے ان سے پوچھتے ہوئے کہا: آپ نے یہ بات نبی کریم ﷺ سے سنی ہے یا اللہ کی کتاب میں پائی ہے؟ کہا کہ میں ان میں سے کوئی بات نہیں کہتا بلکہ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں آپ کو مجھ سے زیادہ معلوم ہے، ہاں مجھے حضرت اسامہ نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سود نہیں ہے مگر ادھار میں۔

چاندی کا سونے کے عوض ادھار سودا
ابو المنہال سے مروی ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صہرائی کے بارے میں پوچھا تو ان میں سے ہر ایک نے فرمایا کہ انہیں مجھ سے زیادہ علم ہے اور

2177- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تُشَفُّوا بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تُشَفُّوا بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِثَابِتٍ

79- بَابُ بَيْعِ الدِّينَارِ بِالدِّينَارِ نِسَاءً
2178, 2179- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الضَّمَّكَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ أَبَا صَالِحٍ الزَّيَّاتِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ، وَالِدِرْهُمُ بِالِدِرْهِمِ، فَقُلْتُ لَهُ: فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَقُولُهُ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَأَلْتُهُ فَقُلْتُ: سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ وَجَدْتُهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ؟ قَالَ كُلُّ ذَلِكَ لَا أَقُولُ، وَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي وَلَكِنْ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا رِبَا إِلَّا فِي النَّسِيبَةِ

80- بَابُ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ نَسِيبَةً
2181 و 2180- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْيَمْنَانِ قَالَ: سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ وَزَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الصَّرْفِ

2177- راجع الحديث: 2176، صحيح مسلم: 4030، سنن ترمذی: 1241، سنن نسائی: 4584، 4585

2178, 2179- انظر الحديث: 2176، صحيح مسلم: 4064، 4065، سنن نسائی: 4594

2180, 2181- راجع الحديث: 2060، 2061

دونوں فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کو چاندی کے عوض ادھار فروخت سے منع فرمایا ہے۔

فَكَلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَقُولُ: هَذَا حَمْزٌ مِثْلِي، فَيَكْلَاهُمَا يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ دَيْنًا

سونے کا چاندی کے عوض نقد سودا

یحییٰ بن ابواسحاق نے عبدالرحمن بن ابوبکرہ سے مروی کی ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے چاندی کے عوض چاندی اور سونے کے عوض سونے سے منع فرمایا ہے مگر جبکہ برابر برابر ہوں اور حکم فرمایا کہ ہم سونے کو چاندی کے عوض جیسے فروخت کریں اور چاندی کو سونے کے عوض جیسے چاہیں بیچیں۔

81- بَابُ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ يَدًا بِيَدٍ

2182- حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا

عَبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ، وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ، وَأَمَرَنَا أَنْ نَبْتَاعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا، وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا

بیع مزانہ یہ کھجور کے عوض کھجور

اور کشمش کے عوض انگور کا

سودا ہے اور بیع عرایہ سے

حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مزانہ اور محافلہ سے ممانعت فرمائی ہے۔

82- بَابُ بَيْعِ الْمَزَابِنَةِ وَهِيَ بَيْعُ

الثَّمَرِ بِالثَّمَرِ، وَبَيْعُ الزَّبِيبِ بِالْكَرْمِ،

وَبَيْعُ الْعَرَايَا

قَالَ أَنَسُ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنِ الْمَزَابِنَةِ، وَالْمَحَافِلَةِ

2183- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ،

عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ

اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَبِيعُوا

الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهُ، وَلَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ بِالثَّمَرِ

2184- قَالَ سَالِمٌ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ

زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: " أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھجوروں کو اس وقت

تک نہ بیچو جب تک وہ پک نہ جائیں اور کھجوروں کو

کھجوروں کے عوض فروخت نہ کرو۔

سالم، عبداللہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ

عنه سے مروی ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے

2182- راجع الحديث: 2175

2183- راجع الحديث: 1486، صحيح مسلم: 3855

2184- راجع الحديث: 2173

بیع عربیہ کی اجازت عطا فرمائی یعنی ترکہجوروں کو خشک
کھجوروں کے عوض فروخت کرنے کی اور دوسری چیزوں
کی اجازت نہیں دی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے مروی
ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزینہ سے ممانعت فرمائی
ہے اور مزینہ یہ ہے کہ کھجوروں کو کھجوروں کے عوض ناپ
کر فروخت کرے اور انگوروں کو کشمش کے عوض ناپ کر
فروخت کرے۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، داؤد بن حصین،
ابوسفیان مولیٰ ابواحمد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزینہ
اور محالہ سے ممانعت فرمائی ہے۔ مزینہ کھجوروں کو
درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کے عوض خریدنا ہے۔

عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے محالہ اور
مزینہ سے ممانعت فرمائی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت زید
بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے عربیہ والے کو اندازے سے بیچنے کی
اجازت عطا فرمائی ہے۔

درخت پر لگی ہوئی کھجوریں سونے اور چاندی

وَسَلَّمَ. رَخَصَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِالرُّطْبِ، أَوْ
بِالتَّمْرِ، وَلَمْ يَرَخَصْ فِي غَيْرِهِ

2185- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ، عَنْ تَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا: "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى
عَنِ الْمَزَابَةِ، وَالْمَزَابَةِ: اشْتِرَاءُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ
كَيْلًا، وَبَيْعُ الْكُزْمِ بِالزَّبِيبِ كَيْلًا"

2186- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ أَبِي سَفْيَانَ، مَوْلَى
ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهَى عَنِ
الْمَزَابَةِ، وَالْمَحَاقَلَةِ، وَالْمَزَابَةِ اشْتِرَاءُ التَّمْرِ
بِالتَّمْرِ فِي رُعُوسِ الثَّغْلِ

2187- حَدَّثَنَا مُسْنَدُ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ،
عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْمَحَاقَلَةِ، وَالْمَزَابَةِ

2188- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا
مَالِكٌ، عَنْ تَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَرَخَصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ أَنْ يَبِيعَهَا
بِمُقَرَّبِهَا

83- بَابُ بَيْعِ التَّمْرِ عَلَى رُعُوسٍ

2185- راجع الحديث: 2171

2186- صحيح مسلم: 3911، سنن ابن ماجه: 2455

2188- راجع الحديث: 2173

التَّغْلُ بِالذَّهَبِ أَوْ الْفِضَّةِ

2189- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ

وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ، وَأَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَطْيِبَهُ وَلَا يَبَاعَ شَيْءٌ مِنْهُ إِلَّا بِالذِّينَارِ وَالذِّهْدَرِ أَلَا الْعَرَايَا

2190- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ

قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكًا، وَسَأَلَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الرَّبِيعِ، أَخْبَرَكَ دَاوُدُ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِي تَحْمِصَةِ أَوْسَى، أَوْ كَوْنِ تَحْمِصَةِ أَوْسَى، قَالَ: نَعَمْ

2191- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ قَالَ: قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: سَمِعْتُ بُشَيْرًا، قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَفْصَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالثَّمَرِ، وَرَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ أَنْ تُبَاعَ بِقَرْضِهَا، بِأَكْلِهَا أَهْلُهَا رُطْبًا وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً أُخْرَى: إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ يَبِيعُهَا أَهْلُهَا بِقَرْضِهَا يَأْكُلُونَهَا رُطْبًا، قَالَ: هُوَ سَوَاءٌ قَالَ سُفْيَانُ: فَقُلْتُ لِيَحْيَى: وَأَنَا غُلَامٌ إِنْ أَهْلَ مَكَّةَ يَقُولُونَ: إِنْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فَقَالَ: وَمَا يُنْدِي أَهْلَ مَكَّةَ؟ قُلْتُ: إِنَّهُمْ يَزُودُونَ عَنْ جَابِرِ

کے عوض فروخت کرنا

ابوالزبیر سے مروی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے کھجوروں کو پکنے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے اور ان میں سے معمولی مقدار بھی دینار و درہم کے عوض فروخت نہ کی جائیں مگر بیع عرایہ کی صورت میں۔

عبداللہ بن عبد الوہاب، عبید اللہ بن ربیع، امام مالک، داؤد، ابوسفیان، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ نبی کریم ﷺ نے بیع عرایہ میں پانچ وزن یا پانچ وزن سے کم کی اجازت عطا فرمائی ہے؟ فرمایا، ہاں۔

حضرت سہل بن ابو حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے عوض کھجور کے سودے سے منع فرمایا ہے اور عریہ میں اندازے سے فروخت کرنے کی اجازت عطا فرمائی ہے تاکہ اس کے گھروالے تازہ کھجوریں کھائیں۔ اور دوسری دفعہ سفیان نے کہا کہ عریہ میں اُس کے گھروالوں کو اندازے سے فروخت کرنے کی اجازت عطا فرمائی ہے تاکہ وہ تر کھجوریں کھائیں۔ کہا کہ یہ بھی اسی طرح ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے یحییٰ سے کہا جبکہ میں لڑکا تھا کہ اہل مکہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بیع عرایہ میں اجازت عطا فرمائی ہے۔ فرمایا کہ اہل مکہ کو کیسے علم ہوا؟

2189- راجع الحديث: 1487، سنن ابوداؤد: 3373، سنن ابن ماجه: 2216

2190- النظر الحديث: 2382، صحيح مسلم: 3869، سنن ابوداؤد: 3364، سنن ترمذی: 1301، سنن نسائی: 4558

2191- النظر الحديث: 2384، صحيح مسلم: 3864، 3865، 3866، 3867، 3868، سنن

نسائی: 4556، 4557، 4558

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

میں نے عرض کی کہ وہ حضرت جابر سے مروی کرتے ہیں۔ پس وہ خاموش ہو گئے۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے یہ بتانا چاہا کہ حضرت جابر تو اہل مدینہ سے ہیں۔ سفیان سے کہا گیا کہ اس میں پکنے سے پہلے فروخت کی ممانعت نہیں؟ فرمایا، نہیں۔

عرایا کی تفسیر

امام مالک نے فرمایا کہ عرایا یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے کو کھجور کا درخت دے کہ اُسے بار بار آنے سے تکلیف ہوتی ہے تو اسے اجازت دی ہے کہ خشک کھجوروں کے عوض اُسے خرید لے۔ ابن ادریس کا قول ہے کہ عریہ کھجوریں ناپ کر ہو، نقد اور تخمینے سے نہ ہو۔ حضرت سہل بن ابو حمزہ کا قول ہے کہ دستوں سے ناپ کر۔ ابن اسحاق نے اپنی حدیث میں نافع کے حوالے سے حضرت ابن عمر سے مروی کی کہ عرایا یہ ہے کہ کوئی اپنے باغ سے کھجور کے ایک یا دو درخت کسی کو دے۔ یزید نے سفیان بن حسین سے مروی کی کہ عرایا کھجور کا درخت ہے جو مسکینوں کے لیے ہبہ کر دیا جاتا ہے اگر وہ انتظار نہ کر سکتے ہوں تو انہیں اجازت دی ہے کہ جتنی کھجوروں کے عوض چاہے اُسے بیچ دیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ عرایا میں رسول اللہ ﷺ نے باپ کر تخمینہ لگا کر فروخت کی اجازت عطا فرمائی ہے۔ موسیٰ بن عقبہ نے فرمایا کہ عرایا کھجور کے اُن مخصوص درختوں کو کہتے ہیں جن کے پاس آکر آپ انہیں خرید لیں۔

فَسَكَّتْ، قَالَ سُفْيَانُ: إِنَّمَا أَرَدْتُ أَنْ جَابِرًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، قِيلَ لِسُفْيَانَ: وَلَيْسَ فِيهِ نَهْيٌ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهُ، قَالَ: لَا

84- بَابُ تَفْسِيرِ الْعَرَايَا

وَقَالَ مَالِكٌ: الْعَرِيَّةُ: أَنْ يُعْرِجِي الرَّجُلُ الرَّجُلَ الثَّمْلَةَ، ثُمَّ يَتَأَذَى بِدُخُولِهِ عَلَيْهِ، فَرُخِصَ لَهُ أَنْ يَشْتَرِيَهَا مِنْهُ بِثَمَرٍ، وَقَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ: الْعَرِيَّةُ: لَا تَكُونُ إِلَّا بِالْكَيْلِ مِنَ الثَّمَرِ يَدَا بَيْدٍ لَا يَكُونُ بِالْجَزَافِ وَمَا يَقْوِيهِ قَوْلُ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ: بِالْأَوْسَى الْمُوسَقَّةِ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: فِي حَدِيثِهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: كَانَتِ الْعَرَايَا: أَنْ يُعْرِجِي الرَّجُلُ فِي مَالِهِ الثَّمْلَةَ، وَالثَّمْلَتَيْنِ وَقَالَ يَزِيدُ: عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ: الْعَرَايَا: تَحُلُّ كَانَتْ تُوهَبُ لِلْمَسَاكِينِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَنْتَظِرُوا بِهَا، رُخِصَ لَهُمْ أَنْ يَبِيعُوهَا بِمَا شَاءُوا مِنَ الثَّمَرِ

2192- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ ابْنِ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخِصَ فِي الْعَرَايَا أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا كَيْلًا، قَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَالْعَرَايَا: تَحُلُّ مَعْلُومَاتٌ تَأْتِيهَا فَتَشْتَرِيهَا

85- بَابُ بَيْعِ الْبَهَائِمِ قَبْلَ

أَنْ يَبْدُوَ صَلاَحُهَا

2193- وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ الْأَنْصَارِيِّ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ: أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُونَ الْبَهَائِمَ فَإِذَا جَدَّ النَّاسُ وَحَضَرَ تَقَاضِيهِمْ قَالَ الْمُبْتَاعُ: إِنَّهُ أَصَابَ الثَّمَرَ الثَّمَانُ أَصَابَهُ مَرَاضٌ أَصَابَهُ قُشَامٌ عَاهَاتٌ يَحْتَجُونَ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَثُرَتْ عِنْدَهُ الْخُصُومَةُ فِي ذَلِكَ: فَإِمَّا لَا فَلَا تَتَّبِعُوا حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُ الثَّمَرِ كَالْمَشُورَةِ يُشِيرُ بِهَا لِكَثْرَةِ خُصُومَتِهِمْ وَأَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ: لَمْ يَكُنْ يَبِيعُ بَهَائِمًا أَرْضِيهِ حَتَّى تَطْلُعَ النُّجُومُ فَيَتَّبِعَنَّ الْأَصْفَرَ مِنَ الْأَحْمَرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا حَكَّامٌ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ عَنْ زَكْرِيَّا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ

2194- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَابِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُمَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْبَهَائِمِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ

پکنے سے پہلے
پھلوں کی فروخت

لیث، ابو الزناد، عروہ بن زبیر، سہل بن ابو حمزہ انصاری سے مروی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں لوگ پھلوں کو فروخت کر دیا کرتے۔ جب لوگ تقاضا کرنے حاضر ہوتے تو بیچنے والا کہتا کہ اسے دُمان کی بیماری لگ گئی تھی۔ اسے مراض یا قشام کی بیماری لگ گئی تھی جب جھگڑے زیادہ آنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اب انہیں نہ بیچا کرو جب تک پک نہ جائیں۔ یہ جھگڑوں کی کثرت کے سبب بطور مشورہ فرمایا۔ مجھے خارجہ بن زید بن ثابت نے بتایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی زمین کے پھلوں کو فروخت نہ کرتے جب تک پک نہ جاتے اور زرد سے سرخ کھجوریں ظاہر نہ ہو جاتیں۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ علی بن بحر، حکام، عنبسہ، زکریا، ابو الزناد، عروہ سہل نے اسے حضرت زید سے مروی کیا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بائع اور مشتری کو پھلوں کی خرید و فروخت سے ممانعت فرمائی ہے جب تک وہ پک نہ جائیں۔

2195- حَدَّثَنَا ابْنُ مِقَاتٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهَى أَنْ تُبَاعَ
فَمْرَةٌ التَّغْلِ حَتَّى تَزْهُوَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: يَعْنِي حَتَّى
تُحْمَرَّ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ
رسول اللہ ﷺ نے کھجوروں کے میوؤں کو پکنے سے
پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ امام ابو عبد اللہ
بخاری نے فرمایا یعنی سرخ ہونے سے پہلے۔

2196 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ، عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ
مِينَاء، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
تُبَاعَ الْفَمْرَةُ حَتَّى تُشْفِقَ فِقِيلٌ: وَمَا تُشْفِقُ، قَالَ:
تُحْمَرُّ وَتُصْفَرُّ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا

سعید بن میناء سے مروی ہے کہ میں نے سنا کہ
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی
کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے پہلے کھجوروں کو کی فروخت سے
منع فرمایا ہے کہا گیا کہ شفق کیا ہے؟ فرمایا کہ اتنی سرخ اور
زرد ہو جائیں کہ کھائی جاسکیں۔

86- بَابُ بَيْعِ التَّغْلِ قَبْلَ
أَنْ يَبْدُوَ صِلَاحُهَا

پکنے سے پہلے
کھجوروں کی فروخت

2197- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْهَيْثَمِ، حَدَّثَنَا مَعْلُ
بْنُ مَنْصُورٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ
حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْفَمْرَةِ
حَتَّى يَبْدُوَ صِلَاحُهَا، وَعَنِ التَّغْلِ حَتَّى يَزْهُوَ، قِيلَ:
وَمَا يَزْهُو، قَالَ: يُحْمَرُّ أَوْ يُصْفَرُّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پھلوں کو پکنے سے پہلے
فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے اور کھجوروں کو زہو سے
پہلے۔ کہا گیا کہ زہو کیا ہے؟ فرمایا کہ اُن کا سرخ اور زرد
ہونا۔

87- بَابُ إِذَا بَاعَ الْبَائِعُ قَبْلَ

جب پکنے سے پہلے کھجوریں فروخت کر دی
جائیں اور کوئی مصیبت آجائے تو
نقصان بائع پر پڑے گا

أَنْ يَبْدُوَ صِلَاحُهَا، ثُمَّ لَصَابَتُهُ
عَاهَةٌ فَهُوَ مِنَ الْبَائِعِ

2195- راجع الحديث: 1488

2196- راجع الحديث: 1487، صحيح مسلم: 3889، سنن ابوداؤد: 3370

2197- راجع الحديث: 1488

2198- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْخَمَارِ حَتَّى تُزْهِىَ، فَقِيلَ لَهُ: وَمَا تُزْهِى؟ قَالَ: حَتَّى تَحْمَرَّ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتُمْ إِذَا مَنَعَ اللَّهُ الْغَمْرَةَ بِمَ تَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زہو سے پہلے پھلوں کی فروخت سے منع فرمایا ہے۔ اُن سے کہا گیا کہ زہو کیا ہے؟ فرمایا: حتیٰ کہ سرخ ہو جائیں۔ فرمایا: زرا دیکھو اگر اللہ تعالیٰ پھلوں کو روک لے تو تم کس چیز کی قیمت لیتے ہو۔

2199- قَالَ اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنْ ابْنِ

شَهَابٍ، قَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا ابْتَاعَ ثَمْرًا قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلاَحُهُ، ثُمَّ أَصَابَتْهُ عَاهَةٌ، كَانَ مَا أَصَابَهُ عَلَى زَوْجِهِ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَتَّبَاعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا، وَلَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ بِالثَّمَرِ

فرمایا کہ ایک شخص پکنے سے پہلے پھل خریدتا ہے۔ پھر اُس پر مصیبت آپڑتی ہے تو نقصان اُس کے مالک پر پڑے گا۔ سالم بن عبد اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پکنے سے پہلے پھلوں کو فروخت نہ کرو اور نہ کھجوروں کے عوض کھجوریں فروخت کرو۔

88- بَابُ شِرَاءِ الطَّعَامِ إِلَى أَجَلٍ

2200- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ،

حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: ذَكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنِ فِي السَّلَفِ، فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ، ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ إِلَى أَجَلٍ، فَرَهَنَهُ بِذَعَةِ

مدت طے کر کے غلہ خریدنا
اعش سے مروی ہے کہ ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس قرض میں گروی رکھنے کا ذکر کیا تو فرمایا کہ کوئی حرج نہیں ہے۔ پھر اسود کے واسطے سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی کہ نبی کریم ﷺ نے کسی یہودی سے ایک مقررہ مدت پر غلہ خرید فرمایا اور اپنی زرعہ اس کے پاس رہن رکھی۔

89- بَابُ إِذَا أَرَادَ بَيْعَ

ثَمَرٍ بِثَمَرٍ خَيْرٌ مِنْهُ

جب کوئی عمدہ کھجوروں کے عوض کھجوریں فروخت کرنا چاہے

2198- راجع الحديث: 1488، صحيح مسلم: 3955، سنن نسائي: 4539

2199- راجع الحديث: 1486، صحيح مسلم: 3754، سنن نسائي: 4534

2200- راجع الحديث: 2068

2202 و 2201 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرٍ، فَجَاءَهُ فَابْتَنَرَ جَنِيْبَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكُلْتَ ثَمَرِ خَيْبَرٍ هَكَذَا؟ قَالَ: لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَنَا خُذُ الصَّاعِ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَيْنِ، وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَفْعَلْ، بَعْجَ الْجَمْعِ بِالذَّاهِمِ، ثُمَّ اتَّبَعَ بِالذَّاهِمِ جَدِيْبًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی شخص کو خیبر کے لیے عامل بنایا۔ وہ اچھی کھجوریں لے کر آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا خیبر کی سب کھجوریں ایسی ہوتی ہیں؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، نہیں۔ ہم یہ ایک صاع یا دو صاعوں کے عوض اور دو صاع تین صاعوں کے عوض خریدتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو بلکہ انہیں درہموں سے بیچ دیا کرو اور پھر عمدہ کھجوریں درہموں سے خرید لیا کرو۔

90- بَابُ مَنْ بَاعَ مَخْلًا قَدْ أُبْرِثَ، أَوْ أَرْضًا مَزْرُوعَةً أَوْ بِأَجَارَةٍ

جس نے پیوند لگی کھجوریں یا زراعت والی زمین بیچی یا ٹھیکے پر دی

2203 - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ لِي ابْنُ أَبِي هَيْمٍ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ، يُخْبِرُ عَنْ تَافِعٍ، مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ: أَمَّا تَحُلْ بِمِعْتٍ، قَدْ أُبْرِثَ لَمْ يَدْ كَرِ الْقَمَرِ، فَالْقَمَرُ لِلَّذِي أُبْرِثَ، وَكَذَلِكَ الْعَبْدُ وَالْحَرْثُ، سَمِعْتُ لَهُ تَافِعٌ هَؤُلَاءِ الْفَلَاحُ

امام ابو عبد اللہ بخاری، ابراہیم، ہشام، ابن جریج، ابن ابوملیکہ، تافع مولیٰ ابن عمر سے مروی ہے کہ جس نے پیوند لگے ہوئے کھجور کے درخت بیچے اور پھلوں کا ذکر نہیں کیا تو پھل اسی کے ہیں جس نے پیوند کاری کی اور اسی طرح غلام اور کھیتی۔ تافع نے اُن سے ان تین چیزوں کے نام لیے۔

2204 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ تَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے پیوند لگا ہوا کھجور کا درخت فروخت کیا تو اس کے پھل پیوند لگانے

2201, 2202 - انظر الحديث: 7351, 4247, 4245, 2303, 7350, 4246, 4244, 2302

مسلم: 4075، سنن نسائی: 4567, 4568

2203 - انظر الحديث: 2716, 2379, 2206, 2204

2204 - راجع الحديث: 2203، صحيح مسلم: 3878، سنن ابو داؤد: 3434، سنن ابن ماجه: 2210

مَنْ بَاعَ ثَمَلًا قَدْ أَهْرَثَ فَقَبْرُهَا لِلْبَائِعِ، إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْبَيْتَاعُ

والے کے ہیں مگر جبکہ خریدار مشروط کر لے۔

91- بَابُ بَيْعِ الزَّرْعِ بِالطَّعَامِ كَيْلًا

2205 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ ثَابِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَزَابَةِ: أَنْ يَبِيعَ ثَمَرُ حَائِطِهِ إِنْ كَانَ ثَمَلًا بِثَمَرٍ كَيْلًا، وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبِيعَهُ بِزَيْبٍ كَيْلًا، وَإِنْ كَانَ زَرْعًا، أَنْ يَبِيعَهُ بِكَيْلٍ طَعَامٍ، وَنَهَى عَنْ ذَلِكَ كُلِّهِ"

92- بَابُ بَيْعِ الثَّغْلِ بِأَصْلِهِ

2206 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ ثَابِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَيْمَانُ امْرَأَةِ الْبَرِّ ثَمَلًا تُمْ بَاعَ أَصْلَهَا، فَلِلَّذِي الْبَرِّ ثَمَرُ الثَّغْلِ، إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْبَيْتَاعُ

93- بَابُ بَيْعِ الْمُخَاضَرَةِ

2207 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ وَهَبٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي طَلْعَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَافَلَةِ، وَالْمُخَاضَرَةِ، وَالْمَلَامَسَةِ، وَالْمُتَابَلَةِ، وَالْمُزَابَةِ

2208 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

فصل کوناپ والے غلے کے عوض فروخت کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابہ سے ممانعت فرمائی منع فرمایا کہ کوئی اپنے باغ کے پھل بیچے۔ اگر وہ کھجوریں ہوں تو اتنی کھجوروں کے عوض اور اگر انگور ہوں تو اتنے من کشمش کے عوض فروخت کرے اور اگر کھیتی ہو تو اتنے من غلے کے عوض فروخت کرے۔ ان سب سے منع فرمایا۔

درخت سمیت کھجوروں کی فروخت

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے کھجور کے درخت میں بیوند لگایا۔ پھر درخت کو فروخت کر دیا تو پھل بیوند لگانے والے کا ہے مگر جب کہ خریدار مشروط کر لے۔

بیع مخاضره

اسحاق بن ابوطالب انصاری سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مخافلہ، مخاضرہ، ملامسہ، مزابہ اور مزانبہ (ان طریقوں سے خرید و فروخت کرنے) کی ممانعت فرمائی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

2205 - راجع الحديث: 2171، صحيح مسلم: 3876، سنن ابوداؤد: 2265، سنن نسائي: 4563

2206 - راجع الحديث: 2203، صحيح مسلم: 3880، سنن نسائي: 4649، سنن ابن ماجه: 2210

2208 - راجع الحديث: 1488، صحيح مسلم: 3954

نبی کریم ﷺ نے زہو سے پہلے پھلوں کی فروخت سے منع فرمایا ہے۔ ہم نے حضرت انس کی خدمت میں عرض کی کہ اس کا زہو کیا ہے۔ فرمایا کہ سرخ اور زرد ہونا۔ بتاؤ اللہ تعالیٰ پھل نہ دے تو اپنے بھائی کا مال کس چیز کے عوض حلال کرتے ہو۔

گائے کا سودا اور اسے کھانا

مجاہد سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھا اور آپ کا بھاتا دل فرما رہے تھے۔ فرمایا کہ درختوں میں سے ایک (درخت) مرد موئن کی طرح ہے۔ میں نے چاہا کہ کہہ دوں وہ مجبور ہے مگر میں نوعمر تھا۔ خود فرمایا کہ وہ مجبور کا درخت ہے۔

جو شہر میں تجارت، ٹھیکے اور

ٹاپ تول میں وہی

اصطلاحات اور عرف عام نافذ

کرے جو ان کے درمیان

معروف ہوں

قاضی شریع نے سوت والوں سے فرمایا کہ تمہارے طریقوں کے موافق فیصلہ کیا جائے گا۔ عبدالوہاب، ایوب، محمد بن سیرین نے فرمایا کہ دس کی چیز کو گیارہ میں بیچے تو کوئی حرج نہیں اور خرچ کے عوض نفع لے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت ہند سے فرمایا: اتنا خرچ لے لیا کرو جو دستور کے لحاظ سے تمہارے اور تمہاری اولاد کے

جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ قَبْرِ الْقَبْرِ حَتَّى يَزُوهَا، فَقُلْنَا لَا أَلَيْسَ: مَا زُوهَا، قَالَ: تَشْتَرِي وَتَصَفِّرُ، أَرَأَيْتَ إِنْ مَتَعَ اللَّهُ الْقَبْرَةَ بِمَا تَسْتَعْمِلُ مَالَ أَبِيكَ

94- بَابُ بَيْعِ الْجُبَارِ وَآخِلِهِ

2209 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ

الْمَلِكِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَأْكُلُ بُجَارًا، فَقَالَ: مِنْ الشَّجَرِ شَجَرَةُ كَالرَّجُلِ الْمُؤْمِنِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ التُّغْلَةُ، فَإِذَا آكَأ أَحَدُهُمْ، قَالَ: هِيَ التُّغْلَةُ

95- بَابُ مَنْ أَجْرَى أَمْرَ الْأَمْصَارِ عَلَى

مَا يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ: فِي الْبُيُوعِ

وَالْإِجَارَةِ وَالْيُكْيَالِ وَالْوَزْنِ

وَسُنَنِهِمْ عَلَى بَيَاتِهِمْ وَمَذَاهِبِهِمْ

الْمَشْهُورَةِ

وَقَالَ شَرِيحُ لِقَاءِ الْإِنِّ: سُنَنُكُمْ بَيْنَكُمْ

رَبْمَا وَقَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ: لَا بَأْسَ الْعَقْرَةَ بِأَحَدٍ عَمَرَ، وَيَأْخُذُ لِلتُّغْلَةِ رَبْمَا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَهْدِي: تَحْدِي مَا يَكْفِيكَ وَوَلَدَكَ بِالْمَعْرُوفِ وَقَالَ تَعَالَى: (وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ) (النساء: 6)

لیے کافی ہو اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو فقیر ہو وہ دستور کے لحاظ سے کھائے۔ حسن نے عبد اللہ بن مرواس سے کرائے پر گدھالیا اور کہا کتنے میں؟ انہوں نے کہا کہ دو دانق میں۔ پس وہ سوار ہو گئے۔ پھر دوسری مرتبہ آئے اور کہا کہ گدھے کی حاجت ہے۔ چنانچہ اُس پر سوار ہو گئے اور کچھ طے نہ کیا۔ چنانچہ اُن کی طرف نصف درہم بھیج دیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابو طیبہ نے رسول اللہ ﷺ کو بچپنے لگائے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو ایک صاع مہجوریں دینے کا حکم فرمایا اور اس کے مالکوں سے سفارش کی کہ اُس کے خراج میں کمی کر دیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہند اُم معاویہ نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی کہ ابوسفیان کم خرچ آدی ہیں۔ اگر میں چھپا کر اُن کے مال سے لے لیا کروں تو کیا مجھ پر گناہ ہوگا؟ فرمایا کہ اتنا لے لیا کرو جو دستور کے موافق تمہارے لیے اور تمہارے بیٹوں کے لیے کافی ہو۔

اسحاق، ابن نمیر، ہشام۔ محمد، عثمان بن فرقد، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو مال دار ہو وہ بچے اور جو تنگ دست ہو وہ دستور کے مطابق کھالے۔ یہ آیت یم کے والی کے بارے میں نازل ہوئی جو اس کی

وَ اَتَكْوِي الْحَسَنَ، مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْكَاسٍ، حَتَّى قَالَ: بِكُمْ، قَالَ: بِدَانَقَيْنِ، فَرَكِبَهُ ثُمَّ جَاءَ مَرْقَةُ الْخُرَى، فَقَالَ: الْحِمَارُ الْحِمَارُ، فَرَكِبَهُ وَلَمْ يُشَارِ ظُهُ، فَبَعَثَ الْيَهُودَ بِصَفٍ مِنْهُمْ.

2210- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو طَيْبَةَ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ، وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُقْفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ

2211- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: قَالَتْ هَذَا أُمُّ مُعَاوِيَةَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ أَخَذَ مِنْ مَالِهِ بَرًّا؟ قَالَ: خُذِي أُنْتِ وَبَنُوكِ مَا يَكْفِيكِ بِالْمَعْرُوفِ

2212- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا ابْنُ مُثَنَّى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ فَرْقِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، تَقُولُ: (وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا، فَلْيَسْتَغْفِرْ وَمَنْ

2210- راجع الحديث: 2102

2211- النظر الحديث: 7180, 7161, 6641, 5370, 5364, 5359, 3825, 2460

2212- النظر الحديث: 4575, 2765، صحيح مسلم: 7451

نگرانی کرتا اور اس کے مال کا بھلا چاہتا ہے کہ اگر وہ تنگ دست ہے تو اس میں سے دستور کے موافق کھالے۔

ایک شریک کا دوسرے شریک سے سودا کرنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر مال میں شفعہ کا حق مقرر فرمایا جب تک وہ تقسیم نہ ہو۔ جب حدیں قائم ہو گئیں اور طریقے بدل گئے تو شفعہ نہ رہا۔

كَانَ فَعِيدًا، فَلْيَاكُلْ بِالْمَعْرُوفِ (النساء : 6)،
أَتُوْتُكَ فِي وَابِي الْيَتِيمِ الَّذِي يَكْفِيهِ عَلَيْهِ وَيُصْلِحُ
فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ فَعِيدًا أَكَلَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوفِ

96- بَابُ بَيْعِ الشَّرِيكِ مِنْ شَرِيكِهِ
2213- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حُدَّادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقَسِّمْ، فَإِذَا وَقَعَتْ
الْحُدُودُ وَصُرِفَتِ الظُّرُفُ فَلَا شُفْعَةَ

فائدہ: شفعہ شین کے پیش سے ہے شفع سے بنا بمعنی جوڑنا ملانا اسی لیے جفت عدد کو شفع کہتے ہیں اور طاق کو وتر، رب فرماتا ہے: "وَالشُّفْعُ وَالْوُتْرُ" سفارش کو شفاعت اور سفارشی کو شفع کہتے ہیں کہ یہ شخص اپنے کو ملزم کے ساتھ ملا دیتا ہے، حق قرب کو شفعہ اس لیے کہتے ہیں کہ شفع دوسری زمین خرید کر اپنی زمین سے ملاتا ہے دیگر اماموں کے ہاں صرف شرکت والے کو حق شفعہ پہنچتا ہے مگر ہمارے امام اعظم کے ہاں پڑوسی کو بھی پہنچتا ہے جسے حق جوار کہتے ہیں، اس پر حدیث صحیحہ وارد ہیں۔ ایک روایت میں امام احمد ابن حنبل بھی امام اعظم کے ساتھ ہیں فریقین کے دلائل کتب فقہ میں دیکھئے، ہم بھی ان شاء اللہ موقعہ پر عرض کریں گے۔ (از اشعہ) (مرآۃ المناجیح ج ۳ ص ۵۵۹)

غیر منقسم زمین، گھر

اور سامان کا سودا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہر مال میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا ہے جب تک وہ تقسیم نہ کیا گیا ہو۔ جب حد قائم ہو جائیں اور طریقے بدل دیے جائیں تو شفعہ نہ رہا۔

عبدالواحد نے ہم سے حدیث بیان کرتے ہوئے

97- بَابُ بَيْعِ الْأَرْضِ وَالْأُورِ

وَالْعُرُوضِ مُشَاعًا غَيْرَ مَقْسُومٍ

2214- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ
الْوَّاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا، قَالَ: قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقَسِّمْ، فَإِذَا وَقَعَتْ
الْحُدُودُ وَصُرِفَتِ الظُّرُفُ فَلَا شُفْعَةَ

2214م- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ

2213- سنن ابوداؤد: 3513، سنن ترمذی: 1370، سنن نسائی: 4716، سنن ابن ماجہ: 2213

2214- راجع الحدیث: 2213

فرمایا کہ ہر مال میں جو تقسیم نہ کیا گیا ہو۔ متابعت کی اس کی ہشام، معمر، عبدالرزاق نے فرمایا کہ ہر مال میں اور مروی کیا اسے عبدالرحمن بن اسحاق نے زہری سے۔

جب کسی کی چیز اس کی اجازت کے بغیر خرید لی جائے اور پھر وہ راضی ہو جائے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تین شخص نکل کر جا رہے تھے کہ انہیں بارش نے آلیا تو وہ ایک پہاڑ کے غار میں داخل ہو گئے اور ایک پتھر نے ان کا راستہ بند کر دیا۔ وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اپنے افضل ترین عمل کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے جو آپ نے کیا ہو۔ اُن میں سے ایک نے کہا کہ اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور میں جانوروں کو چرایا کرتا تھا۔ جب میں واپس آتا تو اُن کو دوہتا اور دودھ لے کر والدین کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ وہ پی لیتے تو پھر اپنے بیوی بچوں کو پلاتا۔ ایک رات مجھے دیر ہو گئی اور جب میں آیا تو وہ دونوں سو چکے تھے۔ میں نے انہیں جگانا پسند نہ کیا اور بچے میرے پیروں کے پاس رو رہے تھے۔ میں اور والدین اسی حال میں تھے حتیٰ کہ فجر طلوع ہو گئی! اے اللہ! اگر یہ کام تیرے نزدیک میں نے صرف تیری رضا کے لیے کیا تو پھر کو اتنا ہٹا دے کہ ہم آسمان کو دیکھ سکیں۔ پس وہ ہٹا دیا گیا۔ دوسرے نے کہا کہ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں اپنے چچا کی بیٹی سے اس قدر محبت کرتا تھا جتنی کسلی مرد کو عورت سے ہو سکتی ہے۔ اُس نے کہا کہ آپ کی خواہش پوری نہیں ہو سکتی جب تک سو دینار نہ دیں۔ میں

بِهَذَا، وَقَالَ: فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقَسَّمْ، تَابِعَهُ هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: فِي كُلِّ مَالٍ، رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

98- بَابُ إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا لِغَيْرِهِ

بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَرَضِي

2215- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي حَسَنٍ، حَدَّثَنَا

أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "خَرَجَ ثَلَاثَةٌ تَفْرِي يَمْشُونَ فَأَصَابَهُمُ الْمَطَرُ، فَدَخَلُوا فِي غَارٍ فِي جَبَلٍ فَأَحْطَلَتْ عَلَيْهِمْ صَفْرَةٌ، قَالَ: فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: ادْعُوا اللَّهَ بِأَفْضَلِ عَمَلٍ عَمِلْتُمُوهُ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ: اللَّهُمَّ إِنِّي كَانَتْ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَرْعَى، ثُمَّ أَجِئُ فَأَحْلُبُ فَأَجِئُ بِالْحِلَابِ، فَأَتِي بِهِ أَبَوَيَّ فَيَشْرَبَانِ، ثُمَّ أَشْقِي الصَّبِيَّةَ وَأَهْلِي وَأَمْرَأَتِي، فَأَحْتَبَسْتُ لَيْلَةً، فَجِئْتُ فَإِذَا هُمَا تَلَامِيحَانِ، قَالَ: فَكَرِهْتُ أَنْ أَوْقِظَهُمَا، وَالصَّبِيَّةَ يَتَضَاغُونَ عِنْدَ رِجْلِي، فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَائِي وَكَأْبَهُمَا، حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ، اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَيُّيَّ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَأَفْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً تَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ، قَالَ: فَفَرَّجَ عَنْهُمْ، وَقَالَ الْآخَرُ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَيُّيَّ كُنْتُ أَحِبُّ امْرَأَةً مِنْ بَنَاتِ عَمِّي كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرَّجُلُ النِّسَاءَ، فَقَالَتْ: لَا تَقَالَ ذَلِكَ مِنْهَا حَتَّى تُعْطِيَهَا مِائَةَ دِينَارٍ، فَسَعَيْتُ فِيهَا حَتَّى جَمَعْتُهَا، فَلَمَّا

فَعَدْتُ بَيْنَ رَجُلَيْهَا قَالَتْ: اَللّٰهُ وَلَا تَفْهَمُ
الْحَاثِمَ اِلَّا بِحَقِّهِ، فَعَمْتُ وَتَرَكْتُهَا، فَاِنْ كُنْتُ
تَعْلَمُ اِلَيَّ فَعَلْتُ ذَلِكَ اِبْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَاَفْرُجْ عَنَّا
فُرْجَةً، قَالَ: فَفَرَجَ عَنْهُمْ الثُّلُثَيْنِ، وَقَالَ الْاُخَرُ:
اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ اِلَيَّ اسْتَأْجَزْتُ اَجِدًا بِفَرْقِ
مِنْ كُرَّةٍ فَاَعْطَيْتُهُ وَاَبَى ذَاكَ اَنْ يَأْخُذَ، فَعَمَدْتُ اِلَى
ذَلِكَ الْفَرْقِ فَزَرَعْتُهُ حَتَّى اسْتَوَيْتُ مِنْهُ بَقْرًا
وَرَاعِيَهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَعْطِنِي حَقِّي،
فَقُلْتُ: اَنْطَلِقْ اِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيَهَا فَاِتَّهَالَكَ،
فَقَالَ: اَلَسْتَ عَزِيزٌ بِي؟ قَالَ: فَقُلْتُ: مَا اسْتَعَزُّ بِكَ
وَلَكِنَّهَا لَكَ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ اِلَيَّ فَعَلْتُ ذَلِكَ
اِبْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَاَفْرُجْ عَنَّا فَكَشَفَ عَنْهُمْ "

نے کوشش کر کے وہ جمع کر لیے اور جب اُس کی دونوں
ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو اس نے کہا: اللہ سے ڈریے
اور مہر کو بغیر حق کے نہ توڑیے۔ میں کھڑا ہو گیا اور اسے
چھوڑ دیا۔ اگر تیرے علم کے مطابق میں نے یہ عمل صرف
تیری رضا کے لیے کیا تو اسے ہمارے سامنے سے ہٹا
دے۔ پس وہ ان سے دو تہائی ہٹا دیا گیا۔ تیسرے نے
کہا اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے ایک فرق جو ار کے
بدلے ایک آدمی کو کام پر لگایا تھا جب میں اُسے دینے لگا
تو اس نے لینے سے انکار کیا۔ میں نے وہ فرق جو ار بو
دی، جس سے گائیں اور چرواہا خرید لیا۔ پھر اس شخص نے
آکر کہا کہ اے اللہ کے بندے! میرا حق مجھے دیدو۔ میں
نے کہا کہ اُن گایوں اور چرواہے کی طرف جاؤ، وہ سب
کچھ تمہارا ہے۔ اس نے کہا کہ کیا آپ مجھ سے مذاق
کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: میں تم سے مذاق نہیں کرتا بلکہ
وہ سب کچھ تمہارا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم کے
مطابق یہ محض تیری رضا کے لیے کیا تو ہمیں اس سے نکال
دے۔ تو وہ (پتھر) اُن (کے سامنے) سے ہٹ گیا۔

مشرکوں اور حربیوں سے

خرید و فروخت

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
مروی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ پھر ایک
مشرک بکریوں کو ہانکتا ہوا آیا جو بال بکھرائے ہوئے اور
لبے قد کا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سودا یا عطیہ؟ یا
ہبہ فرمایا۔ اس نے کہا: نہیں بلکہ سودا۔ آپ نے اُس سے
ایک بکری خرید لی فرمائی۔

99- بَابُ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ مَعَ

الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلَ الْحَرْبِ

2216- حَدَّثَنَا أَبُو الثُّغَيْنَانِ حَدَّثَنَا مُعْتَبِرُ

بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ
مُشَعَانٌ طَوِيلٌ يَغْتَمِرُ يَسُوقُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً؟" أَوْ قَالَ: "أَمْ
هَبَةً؟" قَالَ: لَا بَيْعَ، فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً

100- بَابُ شِرَاءِ الْمَمْلُوكِ مِنَ

الْحَرِيِّ وَهَبْتَهُ وَعَتَقَهُ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَلْمَانَ: كَاتِبٌ، وَكَانَ حُرًّا، فَظَلَمُوهُ وَبَاعُوهُ وَسُيِّ عَمَّارٌ وَصُهِيبٌ وَبِلَالٌ "وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (وَاللَّهُ فَضَّلَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ، فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا بِرِزْقِهِمْ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ أَفَبِعِزَّةِ اللَّهِ يَتَحَدُّونَ) (النحل: 71)

کافر حربی سے غلام خرید کر

اُسے ہبہ یا آزاد کرنا

نبی کریم ﷺ نے حضرت سلمان سے فرمایا کہ مکاتبت کرلو۔ یہ آزاد تھے کہ لوگوں نے ظلم کر کے انہیں فروخت کر دیا اور حضرت عمار، حضرت صہیب اور حضرت بلال کو قید کیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ نے تم میں ایک کو دوسرے پر رزق میں بڑائی دی تو جنہیں بڑائی دی ہے وہ اپنا رزق اپنے باندی غلاموں کو نہ پھیر دیں گے کہ وہ سب اس میں برابر ہو جائیں تو کیا اللہ کی نعمت سے منکر تے ہیں (پارہ ۱۳، النحل: ۷۱)

2217- حَدَّثَنَا أَبُو الِیْمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ،

حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَارَةٍ فَدَخَلَ بِهَا قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ مِنَ الْمُلُوكِ أَوْ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَّارَةِ فَقِيلَ: دَخَلَ إِبْرَاهِيمُ بِامْرَأَةٍ هِيَ مِنْ أَحْسَنِ النَّسَامِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ: أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ مَنْ هَذِهِ الَّتِي مَعَكَ؟ قَالَ: أُخْتِي، ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهَا فَقَالَ: لَا تُكَلِّبِي حَدِيثِي، فَإِنِّي أَخْبَرْتُهُمْ أَنَّكَ أُخْتِي، وَاللَّهِ إِنْ عَلَى الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرُكَ، فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَامَ إِلَيْهَا، فَقَامَتْ تَوَضُّأً وَتُضَلِّي، فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ أَمْنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ، وَأَخْصَنْتُ قَرْبَى، إِلَّا عَلَى رَوْحِي فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ الْكَافِرَ، فَغَطَّ حَتَّى رَكَضَ بِرَجْلِهِ، قَالَ الْأَعْرَجُ: قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: "قَالَتْ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت سارہ کے ساتھ ہجرت فرمائی وہ ان کے ساتھ ایک ایسی بستی میں داخل ہوئے جس کا بادشاہ جابروں میں سے ایک جابر تھا۔ اس سے کہا گیا کہ ابراہیم ایک ایسی عورت کے ساتھ آئے ہیں جو بہت ہی خوبصورت ہے۔ اس نے آپ کی طرف پیغام بھیجا کہ اے ابراہیم! یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ فرمایا کہ میری بہن ہے۔ پھر آپ ان کی طرف لوٹے اور کہا کہ میری بات کو جھوٹی نہ کر دینا کیونکہ میں نے انہیں بتایا ہے کہ تم میری بہن ہو اور خدا کی قسم، زمین پر میرے اور تمہارے سوا کوئی مومن نہیں ہے۔ اس نے انہیں بلا بھیجا تو انہوں نے اٹھ کر وضو کیا اور نماز پڑھی اور کہا: اے اللہ! اگر میں تجھ پر تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں اور اپنی شرمگاہ کو سوائے اپنے خاوند کے اوروں سے محفوظ رکھا ہے تو اس کافر کو مجھ پر

2217- انظر الحديث: 6950, 5084, 3358, 2635

اللَّهُمَّ إِنْ يَمُتْ يُقَالُ هِيَ قَتَلَتْهُ، فَأُرْسِلَ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهَا، فَقَامَتْ تَوَضُّعًا تُصَلِّي، وَتَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ أَمْنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ وَأَخَصَصْتُ فَرْجِي إِلَّا عَلَى رَوْحِي، فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ هَذَا الْكَافِرَ، فَغَطَّ حَتَّى رَكَضَ بِرُجُلِهِ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: "فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ إِنْ يَمُتْ يُقَالُ هِيَ قَتَلَتْهُ، فَأُرْسِلَ فِي الثَّانِيَةِ، أَوْ فِي الثَّالِثَةِ، فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا أُرْسِلْتُمْ إِلَيَّ إِلَّا شَيْطَانًا، ارْجِعُوهَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ، وَأَعْطُوهُمَا أَجْرَ فَرْجَعَتِ إِلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَتْ: أَشَعَرْتُ أَنَّ اللَّهَ كَبِتَ الْكَافِرَ وَأَخَذَهُ وَلِيدَةً"

مسلط نہ ہونے دینا۔ وہ گر پڑا اور ایڑیاں رگڑنے لگا۔ اعرج، ابوسلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: اے اللہ! اگر یہ مر گیا تو کہا جائیگا کہ یہی اسکی قاتلہ ہے۔ پس اسے چھوڑ دیا گیا تو پھر وہ ان کی جانب بڑھا۔ انہوں نے کھڑی ہو کر وضو کیا، نماز پڑھی اور کہا: اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں اور اپنی شرمگاہ کو سوائے اپنے خاوند کے اوروں سے بچائے رکھا ہے تو اس کافر کو مجھ پر مسلط نہ ہونے دینا۔ وہ گر پڑا اور ایڑیاں رگڑنے لگا۔ عبد الرحمن، ابوسلمہ، حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: اے اللہ! اگر یہ مر گیا تو کہا جائے گا کہ یہی اسکی قاتلہ ہے۔ وہ دوسری مرتبہ یا تیسری مرتبہ چھوڑ دیا گیا تو کہا کہ خدا کی قسم، تم نے میرے پاس نہیں بھیجا مگر شیطان کو اسے ابراہیم کے پاس واپس لے جاؤ اور انہیں انعام بھی دیا۔ پس حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس لوٹی اور کہا: کیا آپ کو علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کو ذلیل کیا اور خدمت کے لیے لڑکی دی۔

2218 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ، فَقَالَ سَعْدُ: هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي عُثْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَهْدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ انْظُرْ إِلَى شَبَّهِهِ، وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: هَذَا أَخِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَلِدَ عَلَيَّ فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَبَّهِهِ، فَرَأَى شَبَّاهُ بَيْنَهُمَا يُعْتَبَةُ، فَقَالَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبد بن زمعہ کا ایک لڑکے کے متعلق میں تنازعہ ہوا۔ حضرت سعد نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھتیجا ہے۔ عتبہ بن ابوقاص نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ یہ ان کا بیٹا ہے، اس کی صورت تو دیکھیے اور حضرت عبد بن زمعہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے۔ میرے باپ کے بستر پر ان کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی صورت دیکھی تو عتبہ سے بالکل واضح مشابہت تھی۔ فرمایا کہ اے

عبد! یہ تمہارا ہے۔ لڑکا بستر والے کا اور زانی کے لیے
پتھر۔ اے سودہ بنت زمہ! اس سے پردہ کرنا۔ پس
حضرت سودہ نے اُسے ہرگز نہ دیکھا۔

سعد نے اپنے والد ماجد سے مروی کی ہے کہ
حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت
صہیب سے کہا کہ اللہ سے ڈرو اور اپنے باپ کے سوا
دوسرے کی جانب اپنے آپ کو منسوب نہ کرو۔ حضرت
صہیب نے کہا کہ یہ بات مجھے پسند نہیں ہے کہ ایسا کہوں
لیکن بچپن میں مجھے جرایا گیا تھا۔

غزوہ بن زبیر سے مروی ہے کہ حضرت حکیم بن
حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ!
زمانہ جاہلیت میں نے صلہ رحمی کر کے غلام آزاد کر کے
اور صدقہ دے کر جو نیکیاں کی تھیں کیا مجھے اُن کا ثواب
ملے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنی پچھلی نیکیوں
کے سبب کی ہی مسلمان ہوئے ہو۔

مردار جانوروں کی کھالوں کا حکم دباغت سے قبل

زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم ان کے والد
ماجد، صالح، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت
عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ
رسول اللہ ﷺ کا ایک مردہ بکری کے پاس سے گزر ہوا
تو فرمایا: اس کی کھال سے نفع کیوں نہ اٹھایا؟ لوگوں نے
عرض کی کہ یہ تو مردار ہے۔ فرمایا کہ اس کا صرف کھانا ہی
حرام ہے۔

الْوَلَدُ لِلْفَرَّاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، وَاجْتَبَى مِنْهُ يَأ
سُودَةُ بِنْتُ رَمْعَةَ فَلَمْ تَرَ كُودَةَ قَطُّ

2219- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيهِ، قَالَ قَالَ عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِيُصْهَبِ: أَتَى اللَّهَ
وَلَا تَدْعُ إِلَى غَيْرِ أَبِيكَ، فَقَالَ صُهْبُ مَا يَسْرُنِي
أَنْ لِي كَذَا وَكَذَا، وَأَتَى قُلْتُ ذَلِكَ وَلَكِنِّي سِرْتُ
وَأَنَا صُهْبُ

2220- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَزْرَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ حَكِيمَ
بْنَ حِزَامٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ
أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّنُ أَوْ أَتَحَنَّنُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ
صِلَةٍ وَعَقَاقَةٍ وَصَدَقَةٍ، هَلْ لِي فِيهَا أَجْرٌ؟ قَالَ
حَكِيمٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَسَلَنْتَ عَلَى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ

101- بَابُ جُلُودِ الْمَيْتَةِ

قَبْلَ أَنْ تُدْبَغَ

2221 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، قَالَ:
حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،
أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ
بِشَاةٍ مَيْتَةٍ، فَقَالَ: هَلَا اسْتَنْتَعْتُمْ بِهَا هَاهُنَا؟
قَالُوا: إِنَّمَا مَيْتَةٌ، قَالَ: إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا

2220- راجع الحديث: 1436

2221- راجع الحديث: 1492

102- بَابُ قَتْلِ الْخَزِيرِ

وَقَالَ جَابِرٌ: حَزَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَ الْخَزِيرِ

2222 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزَلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخَزِيرَ، وَيَضَعَ الْحِزْيَةَ، وَيَفِيضَ الْمَالَ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ

103- بَابُ: لَا يُذَابُ شَحْمُ الْمَيْتَةِ

وَلَا يُبَاعُ وَدَكُهُ

رَوَاهُ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2223 - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي طَاوُشٌ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: بَلَغَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّ فُلَاكَ بَاعَ خَمْرًا، فَقَالَ: قَاتِلَ اللَّهُ فُلَاكَ، أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَاتِلَ اللَّهُ الْيَهُودَ حَرَمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ، فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا

2224 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ

خزیر کو قتل کرنا

حضرت جابر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خنزیر کی تجارت کو حرام فرمایا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم نے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، قریب ہے کہ تم میں حضرت ابن مریم نازل ہوں گے جو انصاف پسند ہوں گے۔ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے اور مال اتنا زیادہ ہو جائے گا کہ کوئی لینے والا نہ ہوگا۔

مردار کی چربی نہ پگھلائی جائے

اور نہ فرضت کی جائے

اسے حضرت جابر نے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

طاووس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے کہ حضرت عمر کو یہ علم ہوا کہ فلاں نے شراب فروخت کی ہے تو فرمایا: اللہ تعالیٰ فلاں کو ہلاک کرے، کیا اُسے علم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہود کو غارت کرے کہ اُن پر چربی حرام کی گئی تھی لیکن وہ اُسے پگھلا کر فروخت کر دیتے۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ

2222 - النظر الحديث: 3449, 3448, 2476 'صحيح مسلم: 387' سنن ترمذی: 387

2223 - النظر الحديث: 3460 'صحيح مسلم: 4026, 4027' سنن ابن ماجه: 3383

2224 - صحيح مسلم: 4029

تعالیٰ یہود کو غارت کرے کہ اُن پر چربی حرام کی گئی تھی تو وہ اسے فروخت کر کے اس کی قیمت کھالیا کرتے تھے۔

المُسَيَّب، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَاتَلَ اللَّهُ يَهُودَ حَزَمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ، فَبَاعُوهَا وَآكَلُوا أَلْمَاءَهَا، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: (قَاتَلَهُمُ اللَّهُ) (التوبة: 30): لَعَنَهُمْ، (قَاتَلَ) (الداريات: 10): لَعِنَ، (الْحَزَامُونَ) (الداريات: 10): الْكَذَّابُونَ

بے جان چیزوں کی
تصویریں فروخت کرنا
اور اس کا مکروہ ہونا

104- بَابُ بَيْعِ التَّصَاوِيرِ
الَّتِي لَيْسَ فِيهَا رُوحٌ
وَمَا يُكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ

سعید بن ابوالحسن سے مروی ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا جبکہ ایک شخص آکر عرض گزار ہوا: اے ابوالعباس! میں ایسا شخص ہوں جس کا ذریعہ معاش دستکاری ہے اور میں یہ تصویریں بناتا ہوں۔ پس حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں تمہیں نہیں بتاؤں گا مگر وہی جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو تصویر بنائے گا اُسے اللہ تعالیٰ عذاب دے گا۔ حتیٰ کہ وہ اس میں روح پھونک دے اور وہ کبھی بھی اُس میں جان نہ ڈال سکے گا۔ چنانچہ اس شخص نے سرد آہ بھری اور اُس کا چہرہ زرد ہو گیا۔ فرمایا تم پر افسوس ہے اگر بنانا ہی ہے تو اس درخت جیسی کسی بھی بے جان چیز کی تصویر بنالیا کرو۔ امام ابو عبد اللہ بخاری، سعید بن ابوعروبہ، نصر بن انس سے ایک مرتبہ سنا۔

2225- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، أَخْبَرَنَا عَوْفٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ، إِنِّي إِنْسَانٌ إِنَّمَا مَعَيشَتِي مِنْ صَنْعَةِ يَدَيَّ، وَإِنِّي أَصْنَعُ هَذِهِ التَّصَاوِيرَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ صَوَّرَ صُورَةً، فَإِنَّ اللَّهَ مُعَذِّبُهُ حَتَّى يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ، وَلَيْسَ يَنْفُخُ فِيهَا أَبَدًا، فَرَبَّاهُ الرَّجُلُ رُبَّةً شَدِيدَةً، وَاضْفَرَّ وَجْهَهُ، فَقَالَ: وَنَحَكَ، إِنَّ أَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ، فَعَلَيْكَ بِهَذَا الشَّجَرِ، كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: سَمِعَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، مِنَ النَّظَرِيِّ بْنِ أَنَسٍ، هَذَا الْوَاحِدَ

شراب کی تجارت کا حرام ہونا

حضرت جابر سے مروی ہے کہ نبی کریم نے شراب

105- بَابُ تَحْرِيمِ التَّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ
وَقَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: حَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى

کی بیع کو حرام قرار دیا ہے۔

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ جب سورۃ البقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں تو نبی کریم ﷺ باہر تشریف لے گئے اور فرمایا: شراب کی بیع حرام فرمادی گئی ہے۔

آزاد آدمی کو فروخت کرنے کا گناہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قیامت کے دن میں تین آدمیوں کا دشمن ہوں گا۔ ایک وہ شخص جو میرے نام پر عہد کرے اور مکر اس سے پھر جائے۔ دوسرا وہ شخص جو کسی آزاد شخص کو بیچ کر اس کی قیمت کھائے اور تیسرا شخص وہ جو کسی کو مزدوری پر لگائے اور جب وہ کام مکمل کر دے تو اسے مزدوری نہ دے۔

جب آقا ﷺ نے یہود کو جلا وطن فرمایا تو انہیں انکی زمینیں بیع کرنے کا حکم فرمایا جن میں انکی قبریں تھیں

اسے مقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

غلام کی بیع اور حیوان کی حیوان کے

بدلے ادھار بیع کا بیان

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹنی کے عوض چار اونٹیاں خریدیں اور ان کے مالک سے ضمانت لی کہ

اللہ علیہ وسلم بیع الخمر

2226- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الطُّغَيْ، عَنْ مَشْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: لَمَّا تَرَكْتَ آيَاتِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ عَنْ آخِرِهَا، خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِي الْخَمْرِ

106- بَابُ الْإِمِّ مِنْ بَاعِ حُرًّا

2227- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَرْحُومٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " قَالَ اللَّهُ: فَلَا تَبِعُوا أَنْفُسَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ، وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِ أَجْرَهُ "

000- بَابُ أَمْرِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَهُودَ بِبَيْعِ

أَرْضِهِمْ حِينَ أَجْلَاهُمْ

فِيهِ الْمُقْبِرَتِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

107- بَابُ بَيْعِ الْعَبِيدِ وَالْحَيَوَانِ

بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً

وَأَشْتَرَى ابْنُ عُمَرَ رَاحِلَةً بِأَرْبَعَةِ أَبْعَرَةٍ مَضْمُونَةٍ عَلَيْهِ، يُوفِيهَا صَاحِبَهَا بِالرَّيْبَةِ وَقَالَ ابْنُ

عَبَّاسٍ قَدْ يَكُونُ الْبَعِيدُ خَيْرًا مِنَ الْبَعِيدَيْنِ
وَأَشْرَى رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ بَعِيدًا بِبَعِيدَيْنِ فَأَعْطَاهُ
أَحَدَهُمَا، وَقَالَ: آتِيكَ بِالْأَخْرِ غَدًا رَهْوَ إِنْ شَاءَ
اللَّهُ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيْبِ: "لَا رِبَا فِي الْحَيَوَانِ:
الْبَعِيدُ بِالْبَعِيدَيْنِ، وَالشَّاةُ بِالشَّاتَيْنِ إِلَى أَجَلٍ"
وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: لَا بَأْسَ بِبَعِيدٍ بِبَعِيدَيْنِ نَسِيئَةً

وہ زبدہ میں انہیں سپرد کر دیگا۔ حضرت ابن عباس نے
فرمایا کہ ایک اونٹ دو اونٹوں سے بہتر ہوتا ہے حضرت
رافع بن خدیج نے دو اونٹنیوں کے عوض ایک اونٹ
خریدا۔ ایک تو اسے دے دیا اور دوسرے کے لیے کہا کہ
کل انشاء اللہ تعالیٰ لے کر ضرور حاضر ہو جاؤں گا۔ ابن
مسیب نے فرمایا کہ حیوانوں میں ایک اونٹ کے عوض دو
اور ایک بکری کے عوض دو بکریوں میں سود نہیں ہے خواہ
ادھار ہوں۔ ابن سیرین نے فرمایا کہ دو اونٹنیوں کے عوض
ادھار ایک۔

ثابت سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ
عنه نے فرمایا: حضرت صفیہ قیدیوں میں تھیں۔ پس
حضرت دحیہ کلبی کو ملیں اور پھر نبی کریم ﷺ کو ملیں۔

2228 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: كَانَ فِي السُّبْحِيِّ صَفِيَّةٌ فَصَارَتْ إِلَى دَحْيَةَ
الْكَلْبِيِّ، ثُمَّ صَارَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

108- بَابُ بَيْعِ الرَّقِيقِ

2229 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ
الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ مُحَنَّرٍ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ
الْمُخْدَرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَا رَسُولَ
اللَّهِ، إِنْ لُصِيبَ سَنِيًّا، فَتُحِبُّ الْإِثْمَانَ، فَكَيْفَ
تَرَى فِي الْعَزْلِ؟ فَقَالَ أَوَأَنْتُمْ تَفْعَلُونَ ذَلِكَ؟ لَا
عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذَلِكَ، فَإِنَّهَا لَيْسَتْ نَسِيئَةً
كَتَبَ اللَّهُ أَنْ تَخْرُجَ إِلَّا مِنْ خَارِجَةٍ

لوندی غلام کی بیع

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی
ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے تو عرض
کی کہ یا رسول اللہ! ہم قیدی عورتوں سے صحبت کرتے
ہیں اور ان کی ہم قیمتیں بھی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ لہذا
عزل کے بارے میں آپ کا ارشاد کیا ہے؟ فرمایا کہ اگر تم
ایسا کرو تو اس کا کرنا یا نہ کرنا تمہارے لیے ضروری نہیں
ہے کیونکہ خدا نے جس جان کا آنا لکھا ہے وہ آکر رہے
گی۔

مدبر غلام کا سودا

109- بَابُ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

2228 - انظر الحديث: 371

2229 - انظر الحديث: 7409, 6603, 5210, 4138, 2542، صحيح مسلم: 3529, 3530، سنن

ابوداؤد: 2172

2230 - حَدَّثَنَا ابْنُ مُكَيْمٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَاَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَذَكِرَ،

عطاء سے مروی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ایک مدد غلام کو فروخت فرمایا۔

2231 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: بَاَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عمر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ نے اُسے (مدد غلام کو) فروخت فرمایا۔

2232 و 2233 - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَحْقُوبُ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَ ابْنُ شِهَابٍ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَاهُ: أَنََّّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُسْأَلُ عَنِ الْأَمَةِ تَزْنِي وَلَمْ تُحْصَنَ، قَالَ: اجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ، فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ يَبْعُوهَا بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ سے غیر شادی شدہ لونڈی کے زنا کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: اُسے کوڑے مارو۔ پھر زنا کرے تو کوڑے مارو اور تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا کہ پھر زنا کرے تو اُسے بیچ دو۔

2234 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: إِذَا زَنَتْ أَمَةٌ أَحَدِكُمْ، فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا، فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُتْرَبَ عَلَيْهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُتْرَبَ، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ الثَّالِثَةَ، فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِمَحْجَلٍ مِنْ شَعِيرٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے اور اُس کا زنا ظاہر ہو جائے تو اس پر حد جاری کرو اور اُسے ملامت نہ کرو۔ پھر زنا کرے تو اُس پر حد جاری کرو اور ملامت نہ کرو۔ پھر تیسری مرتبہ بھی زنا کرے اور اس کا زنا ظاہر ہو جائے تو اُسے فروخت کر دو خواہ بالوں کی رسی کے عوض فروخت ہو۔

ہو۔

110- بَابُ: هَلْ يُسَافِرُ بِالْجَارِيَةِ قَبْلَ كَيْفِ اسْتِبْرَاءِ سَيِّدِهَا مِنْ لَوْنْدِي كَيْفِ

2230 - راجع الحديث: 2141، سنن ابوداؤد: 3955، سنن نسائي: 5433، 4668، سنن ابن ماجه: 2512

2231 - صحيح مسلم: 4315، سنن ترمذی: 1219، سنن ابن ماجه: 2513

2232، 2233 - راجع الحديث: 2152، 2153، 2154

2234 - راجع الحديث: 2152

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

أَنْ يَسْتَبْرَأَ بِهَا

وَلَمْ يَرَ الْحَسَنَ بَأْسًا أَنْ يُقْتَلَ أَوْ يُبَاهَرَ هَا
وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: إِذَا وَهَبْتَ
الْوَلِيدَةَ الْيَتَى تَوْطًا، أَوْ بَيْعَتْ، أَوْ عَتَقْتَ فَلْيُسْتَبْرَأْ
رَجُلُهَا بِحَيْضَةٍ، وَلَا تُسْتَبْرَأَ الْعَدَاءُ وَقَالَ عَطَاءُ:
لَا بَأْسَ أَنْ يُصِيبَ مِنْ جَارِيَتِهِ الْحَامِلُ مَا دُونَ
الْفَرْجِ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (لَا عَلَى آرَؤِهِمْ أَوْ مَا
مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ) (البؤمون: 6)

ساتھ سفر کر سکتا ہے

اور حسن بصری کے نزدیک اس سے بوس و کنار اور
مباشرت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت ابن عمر نے
فرمایا کہ جب لونڈی کو ہبہ کرے یا اسے فروخت یا آزاد
کرے تو وہ ایک حیض تک استبراء کرے اور کنواری
استبراء نہ کرے۔ عطاء نے فرمایا کہ حاملہ لونڈی کی شرمگاہ
کے سوا اور چیزوں سے فائدہ اٹھانے میں کوئی حرج نہیں
اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ماسوائے اپنی بیویوں اور
لونڈیوں کے۔

2235- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَقَّارِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو،
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ، فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ
عَلَيْهِ الْحِصْنَ دُكِرَ لَهُ بِجَنَاحِ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُجَيْبِ بْنِ
أَخْطَبٍ، وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا، وَكَانَتْ عَرُوسًا،
فَاصْطَفَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِنَفْسِهِ، فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا سَدَّ الرُّوحَاءِ حَلَّتْ
فَبَنَى بِهَا، ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي يَطْعٍ صَغِيرٍ، ثُمَّ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْنِ مَنْ حَوْلَكَ،
فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةً رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى صَفِيَّةَ، ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ:
فَرَأَيْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَوِّي لَهَا
وَزَامَةً بِعَبَاءَةٍ، ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرِهِ، فَيَضَعُ
رُكْبَتَهُ فَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلَى رُكْبَتِهِ حَتَّى
تَرْكَبَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ خیر تشریف لے گئے تو اللہ
تعالیٰ نے قلعہ کو آپ کے دست مبارک پر فتح کروادیا تو
آپ کے خدمت میں صفیہ بنت حُجی بن اخطب کی
خوبصورتی کا ذکر ہوا جن کا شوہر قتل کر دیا گیا تھا اور وہ
حالت عروسی میں تھیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے انہیں
اپنے لیے معجب فرمایا اور اُن کے ساتھ نکلے حتیٰ کہ
سد الروحاء کے مقام پر پہنچے تو اُن سے زفاف فرمایا۔ پھر
ایک چھوٹے سے دسترخوان پر حیس رکھوایا۔ پھر رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے اطراف کے لوگوں کو بلاؤ۔
یہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہ کا ولیمہ کیا۔ پھر ہم
مدینہ منورہ کی طرف نکلے۔ پس میں نے رسول
اللہ ﷺ کو دیکھا کہ انہیں چادر میں لپیٹے ہوئے تھے۔
پھر اونٹ کے پاس بیٹھ گئے اور اپنا گھٹا رکھ دیا۔ حضرت
صفیہ اپنا بھراؤ آپ کے مبارک گھٹے پر رکھ کر سوار ہو گئیں۔

111- بَابُ بَيْعِ الْمَيْتَةِ وَالْأَصْغَامِ

2236- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ

يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَئَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ: إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ، وَالْمَيْتَةِ وَالْخُزِيرِ وَالْأَصْغَامِ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ، فَإِنَّهَا يُطْلَى بِهَا الشُّفْنُ، وَيُدْنَهُنَّ بِهَا الْجُلُودُ، وَيَسْتَضْبِجُ بِهَا النَّاسُ، فَقَالَ: لَا، هُوَ حَرَامٌ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ: قَاتِلِ اللَّهَ الْيَهُودَ إِنَّ اللَّهَ لَنَا حَرَمٌ هُمُومَهَا يَحْتَلُونَ، ثُمَّ بَاعُوهُ، فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ، قَالَ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ، كَتَبَ إِلَى عَطَاءٍ سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

112- بَابُ ثَمَنِ الْكَلْبِ

2237- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَيْتِ، وَخُلُوانِ الْكَاهِنِ

2238- حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِثْلَانَ، حَدَّثَنَا

مردار اور بتوں کی خرید و فروخت

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ مکہ مکرمہ میں تھے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی خرید و فروخت کو حرام قرار دے دیا ہے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! مردار کی چربی کو کشتیوں میں ملتے، کھالوں پر لگاتے اور لوگ اس سے چراغ روشن کرتے ہیں؟ فرمایا: نہیں وہ حرام ہے۔ پھر اس کے ساتھ ہی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود کو برباد کرے، جب اللہ نے ان پر چربی کو حرام کیا تو وہ اُسے پگھلا کر بیچ کر دیتے اور اس کی قیمت کھا جاتے ابو عاصم نے کہا: نبی کریم ﷺ بیان کیا عبد الحمید نے ان سے یزید نے عطائے لکھا جابر سے سنا انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی۔

کتنے کی قیمت

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، ابو بکر بن ابو عبد الرحمن نے حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت، زانیہ کی خرچی اور کاہن کے معاوضے سے ممانعت فرمائی ہے۔

عون بن ابو حنیفہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے

2236- النظر الحديث: 4633, 4296، صحيح مسلم: 4024، سنن ابو داود: 3486، سنن ترمذی: 1297، سنن

لسانی: 4683, 4267، سنن ابن ماجه: 2167

2237- النظر الحديث: 5761, 5346, 2282، صحيح مسلم: 3986, 3985، سنن ابو داود: 3481, 3428، سنن

ترمذی: 4303, 1276, 1133، سنن ابن ماجه: 2159

2238- راجع الحديث: 2086

شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي مُخَيْفَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبِي اشْتَرَى عَقَامًا، فَأَمَرَ بِتَحَاجُّجِهِ، فَكُسِرَتْ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مَمْنِ الدِّمِ، وَمَمْنِ الْكَلْبِ، وَكَسْبِ الْأَمَةِ، وَلَعَنَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ، وَآكِلَ الرِّبَا، وَمُوكِلَهُ، وَلَعَنَ الْمَصْورَ

والد ماجد کو دیکھا کہ انہوں نے ایک حجام خریدا۔ اُن سے اس بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے خون اور کتے کی قیمت نیز لونڈی کی کمائی سے منع فرمایا اور لعنت کی گودنے والی، گدوانے والی، سود کھانے والے اور اُس کے موکل پر اور تصویر بنانے والے پر لعنت کی۔



اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بیع سلم کے بیان میں

معتین ناپ تول میں سلم کرنا

عمرو بن زرارہ، اسماعیل بن علیہ، ابن ابی نجیح، عبد اللہ بن کثیر، ابو المنہال، ابن المنہال سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ کھجوروں میں سال دو سال کے لیے سلم کیا کرتے تھے یا دو اور تین سال فرمایا۔ اس میں اسماعیل کو شک ہے۔ فرمایا کہ جو کھجوروں میں سلم کرے تو معتین تول اور معتین وزن میں سلم کرے۔

محمد، اسماعیل، ابن نجیح سے یہ معتین تول اور معتین وزن روایت کیا گیا ہے۔

معتین وزن میں سلم کرنا

صدقہ، ابن عیینہ، ابن ابی نجیح، عبد اللہ بن کثیر، ابو المنہال سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہ لوگ کھجوروں میں دو یا تین سال کے لیے سلم کیا کرتے تھے۔ فرمایا کہ جو تم میں سے کسی چیز میں حکم کرے تو معتین تول اور معتین وزن میں معتین مدت تک کرے۔

35- کِتَابُ السَّلَامِ

1- بَابُ السَّلَامِ فِي كَيْلِ مَعْلُومٍ

2239 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ، أَخْبَرَنَا

إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، وَالنَّاسُ يُسَلِفُونَ فِي الثَّمَرِ الْعَامَ وَالْعَامِلِينَ أَوْ قَالَ: عَامِلِينَ أَوْ ثَلَاثَةَ شُكٍّ إِسْمَاعِيلُ، فَقَالَ: مَنْ سَلَفَ فِي ثَمَرٍ، فَلْيُسَلِفْ فِي كَيْلِ مَعْلُومٍ، وَوَزْنِ مَعْلُومٍ.

2239 م- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ

ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، بِهَذَا: فِي كَيْلِ مَعْلُومٍ، وَوَزْنِ مَعْلُومٍ

2- بَابُ السَّلَامِ فِي وَزْنِ مَعْلُومٍ

2240 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ،

أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسَلِفُونَ بِالثَّمَرِ السَّنَتَيْنِ وَالْفَلَاحَ، فَقَالَ: مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ، فَفِي كَيْلِ مَعْلُومٍ، وَوَزْنِ مَعْلُومٍ، إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ.

2239- صحیح مسلم: 4094, 4095, 4096, 4097 سنن ابو داؤد: 3463 سنن ترمذی: 1311 سنن

نسائی: 4630 سنن ابن ماجہ: 2280

2239 م- النظر الحديث: 2253, 2241, 2240

2240- راجع الحديث: 2239

علی، سفیان، ابن ابی نعیم نے فرمایا کہ سلم معین تول میں معین مدت تک کرنی چاہیے۔

ابو المنہال سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ (مدینہ منورہ میں) تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: سلم میں معین تول معین وزن اور معین مدت ہونی چاہیے۔

ابو الولید، شعبہ، ابن المجالد۔ یحییٰ، وکیع، شعبہ، محمد بن ابوالجالد، حفص بن عمر، شعبہ، محمد اور عبد اللہ بن ابوالجالد سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن شداد بن الہاد اور ابو بردہ میں سلم کے بارے میں اختلاف ہو گیا تو انہوں نے مجھے حضرت ابن ابی اوفیٰ کی جانب بھیجا۔ تو میں نے ان سے دریافت کیا۔ فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے زمانہ مبارک میں سلم کیا کرتے تھے، گندم، جو، کشمش اور کھجوروں میں۔ اور میں نے حضرت ابن ابی اوفیٰ سے دریافت کیا تو انہوں نے بھی یہ ہی فرمایا۔

2240م۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، وَقَالَ: فَلْيُسَلِّمْ فِي كَيْلٍ مَغْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَغْلُومٍ.

2241۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ ابْنِ الْمُنْهَالِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: فِي كَيْلٍ مَغْلُومٍ، وَوَزْنٍ مَغْلُومٍ، إِلَى أَجَلٍ مَغْلُومٍ.

2242 و 2243۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ ابْنِ أَبِي الْمَجَالِدِ، وَحَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمَجَالِدِ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ أَوْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْمَجَالِدِ قَالَ: اخْتَلَفَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَادِ بْنِ الْهَادِ، وَأَبُو بَرْدَةَ فِي السَّلْمِ، فَبَعَثُونِي إِلَى ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: إِنَّا كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ فِي الْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيرِ، وَالزُّبَيْبِ، وَالشُّبْرِ، وَسَأَلْتُ ابْنَ أَبَرْزَى، فَقَالَ: مِثْلُ ذَلِكَ.

اس سے سلم کرنا جس کے

پاس اس المال نہ ہو

محمد بن ابوالجالد سے مروی ہے کہ مجھے عبد اللہ بن

3- بَابُ السَّلَامِ إِلَى مَنْ

لَيْسَ عِنْدَهُ أَصْلٌ

2244 و 2245۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ،

2241۔ راجع الحديث: 2239

2242, 2243۔ النظر الحديث: 3255, 2254, 2245, 3244 سنن ابو داؤد: 3464 سنن نسائي: 4628, 4629

سنن ابن ماجه: 2282

2244, 2245۔ النظر الحديث: 2242

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْمَجَالِيدِ، قَالَ: بَعَثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَادٍ وَأَبُو بَرْدَةَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَا: سَلُهُ هَلْ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْلِفُونَ فِي الْحَنْظَلَةِ؟ قَالَ: عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا نُسْلِفُ نَبِيَّ أَهْلِ الشَّامِ فِي الْحَنْظَلَةِ وَالشَّعِيرِ، وَالزَّيْتِ فِي كَيْلِ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلِ مَعْلُومٍ، قُلْتُ: إِلَى مَنْ كَانَ أَصْلُهُ عِنْدَهُ؟ قَالَ: مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ عَنْ ذَلِكَ، ثُمَّ بَعَثَانِي إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْرَى فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْلِفُونَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ نَسْأَلَهُمْ: أَلَهُمْ حَرْثٌ أَمْ لَا؟

2245 م - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمَجَالِيدِ، هَذَا، وَقَالَ: فَتُسْلِفُهُمْ فِي الْحَنْظَلَةِ وَالشَّعِيرِ، وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، وَقَالَ: وَالزَّيْتِ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، وَقَالَ: فِي الْحَنْظَلَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّيْبِ

2246 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنَا عَمْرُو، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْبَخْتَرِيِّ الطَّائِيَّ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يُؤْرَنَ مِنْهُ، وَحَتَّى يُؤْرَنَ فَقَالَ الرَّجُلُ: وَأَتَى شَيْعُ يُؤْرَنُ؟ قَالَ رَجُلٌ إِلَى جَانِبِهِ: حَتَّى يُجَرَّرَ، وَقَالَ مُعَاذُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرُو،

شداد اور ابو بردہ نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی کے پاس یہ معلوم کرنے کے لیے بھیجا کہ کیا نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں گندم کے اندر سلم کیا کرتے تھے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم شام کے کاشتکاروں سے گندم، جو اور زیتون میں معین تول اور معین مدت پر سلم کیا کرتے تھے۔ میں نے عرض کی کہ جس کے پاس رس المال ہوتا؟ فرمایا کہ ہم اُن سے اس کے بارے میں نہیں پوچھتے تھے۔ پھر مجھے حضرت عبدالرحمن بن ابزئی کی طرف بھیجا تو میں نے اُن سے دریافت کیا فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں سلم کیا کرتے اور ہم اُن سے یہ نہیں پوچھتے کہ اُن کے پاس کھیتی ہے یا نہیں؟

اسحاق، خالد بن عبداللہ، شیبانی، محمد بن ابوجالد نے اُسے مروی کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم گندم اور جو میں سلم کیا کرتے تھے۔ عبداللہ بن ولید، سفیان، شیبانی، نے فرمایا کہ روغن زیتون میں۔ قتیبہ، جریر، شیبانی سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: گندم، جو اور کشش میں سلم کیا کرتے تھے۔

ابوالخثری طائی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کھجور کے درخت کی سلم سے کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے کھجور کے درختوں کی ممانعت فرمائی ہے جب تک کھجوریں کھانے اور وزن کرنے کے قابل نہ ہو جائیں۔ ایک شخص نے کہا کہ وزن کون سی چیز کا کیا جاتا ہے۔ اُن کے برابر والے ایک آدمی نے کہا: جبکہ تخمینہ لگانے کے

قابل ہو جائیں۔ معاذ، شعبہ، عمرو، ابو النجری، حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایسا کرنے سے ممانعت فرمائی ہے۔

کھجوروں میں سلم کرنا

ابو النجری سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کھجور کے درختوں کی سلم کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ کھجور کے درختوں کے بیج سے ممانعت فرمائی گئی ہے۔ حتیٰ کہ وہ پک جائیں اور نقد چاندی کو ادھار کے بدلے بیچنے سے۔

میں نے کھجور کے درخت کی فروخت کے بارے میں حضرت ابن عباس سے دریافت کیا تو فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے کھجور کی فروخت سے ممانعت فرمائی ہے حتیٰ کھانے یا وزن کرنے کے لائق ہو جائیں۔

ابو النجری سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کھجور کی سلم کے بارے میں پوچھا کیا تو فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے پھلوں کی فروخت سے منع فرمایا ہے جب تک وہ پک نہ جائیں اور نقد چاندی ادھار سونے کے بدلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا تو فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے پھلوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے جب تک کھانے یا وزن کرنے کے لائق نہ ہو جائیں۔ میں نے عرض کی کہ وزن کس طرح ہوگا؟ ان کے پاس والے ایک شخص نے کہا کہ تخمینہ کر کے۔

قَالَ أَبُو الْبَغْتَرِي: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

4- بَابُ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ

2248 و 2247 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الْبَغْتَرِي قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ، فَقَالَ: نُهِيَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَصْلُحَ، وَعَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ نِسَاءً بِتَاجِيزٍ

وَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ، فَقَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يُؤْكَلَ مِنْهُ، أَوْ يَأْكُلَ مِنْهُ وَحَتَّى يُوزَنَ

2250 و 2249 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الْبَغْتَرِي قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ، فَقَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَصْلُحَ، وَنَهَى عَنِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ نِسَاءً بِتَاجِيزٍ

وَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَأْكُلَ، أَوْ يُؤْكَلَ، وَحَتَّى يُوزَنَ قُلْتُ: وَمَا يُوزَنُ؟ قَالَ رَجُلٌ عِنْدَهُ حَتَّى يُحْزَرَ

5- بَابُ الْكَفِيلِ فِي السَّلمِ

2251- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُلُ،

حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ بِنَسِيئَةٍ، وَرَهْنَهُ دِرْعَالَهُ مِنْ حَدِيدٍ

6- بَابُ الرَّهْنِ فِي السَّلمِ

2252- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: تَذَاكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ، الرَّهْنُ فِي السَّلمِ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ، وَارْتَهَنَ مِنْهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيدٍ

7- بَابُ السَّلمِ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ

وَبِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَأَبُو سَعِيدٍ، وَالْأَسْوَدُ، وَالْحَسَنُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَا بَأْسَ فِي الطَّعَامِ الْمَوْصُوفِ بِسَعْرِ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ، مَا لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ فِي زَرْعٍ لَمْ يَبْدَأْ صَلاَحُهُ

2253- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَوْفِرٍ، عَنْ أَبِي الْبُنَّاهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ

سَلَمٌ فِي ضَمَانَتِ دِينَا

اسود سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے غلہ ادھار خرید فرمایا اور اپنی لوہے کی زرہ اُس کے پاس رہن رکھی۔

سَلَمٌ فِي رَهْنِ رَهْنَا

اعش سے مروی ہے کہ ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس سَلَم میں رہن رکھنے کا ذکر کیا تو فرمایا کہ حدیث بیان کی مجھ سے اسود نے بواسطہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک معین مدت کے وعدے پر کسی یہودی سے غلہ خریدا اور اس کے بدلے لوہے کی زرہ اُس کے پاس رہن رکھی۔

معین مدت تک سَلَم کرنا

اور ایسا ہی کہا ہے حضرت ابن عباس، حضرت ابوسعید، اسود اور حسن بصری نے۔ حضرت ابن عمر کا قول ہے کہ غلے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ اس کی جنس یا نرخ اور مدت معین کر لی جائے اور وہ چیز کھیت میں نہیں ہونی چاہیے جس کی صلاحیت ظاہر نہ ہوئی ہو۔

ابونعیم، سفیان، ابن ابونجیح، عبد اللہ بن کثیر، ابوالمنہال سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہ لوگ پھلوں میں دو سال اور تین سال کا سَلَم کیا

2251- راجع الحديث: 2068

2252- راجع الحديث: 2068

2253- انظر الحديث: 2239

يُسَلِّفُونَ فِي الْإِيمَانِ السَّكِينِ وَالْفَلَاحِ فَقَالَ:
أَسْلَفُوا فِي الْإِيمَانِ فِي كَيْلٍ مَغْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَغْلُومٍ،
وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ وَقَالَ: فِي كَيْلٍ مَغْلُومٍ، وَوَزَنَ
مَغْلُومٍ

کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ پھلوں کی تول اور مدت
معیّن کر کے سلم کیا کرو۔ عبد اللہ بن ولید، سفیان، ابن نجیح
نے فرمایا کہ تول معین ہو اور وزن معین ہو۔

2254, 2255 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ،
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ
الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُجَالِدٍ قَالَ: أَرْسَلَنِي أَبُو
بُرْدَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَادٍ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
أَبْرَى، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى، فَسَأَلَهُمَا عَنِ
السَّلَامِ فَقَالَا: كُنَّا نَصِيبُ الْمَغَايِمَ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ يَأْتِينَا أَنْبَاطٌ مِنْ
أَنْبَاطِ الشَّامِ، فَتُسَلِّفُهُمْ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ،
وَالزَّبِيبِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى قَالَ: قُلْتُ أَكَانَ لَهُمْ
زَرْعٌ أَوْ لَهُمْ يَكُنْ لَهُمْ زَرْعٌ قَالَا: مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ
عَنْ ذَلِكَ

محمد بن ابو مجالد سے مروی ہے کہ ابو بردہ اور عبد اللہ
بن شداد نے مجھے حضرت عبد الرحمن بن ابزئی اور حضرت
عبد اللہ بن ابی اوفی کے پاس سلم کے بارے میں پوچھنے
کے لیے بھیجا تو دونوں حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے
فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہمیں مال غنیمت ملا
تھا تو شام کے کاشتکار ہمارے پاس آتے جن سے ہم
مدت معین کر کے گندم، جو اور کشمش کی سلم کیا کرتے۔
میں نے پوچھا کہ وہ کاشتکاری کرتے تھے یا نہیں؟ فرمایا
کہ اس کے بارے میں ہم اُن سے نہیں پوچھتے تھے۔

8- بَابُ السَّلَامِ إِلَى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ

2256 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، أَخْبَرَنَا
جُوَيْرِيَّةُ، عَنْ كَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،
قَالَ: كَانُوا يَتَّبِعُونَ الْجُزُورَ إِلَى حَبْلِ الْحَبَلَةِ،
فَتَهَيَّئُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ، فَتَرْكُافُ:
أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ مَا فِي بَطْنِهَا

اُونٹنی کے بچہ جننے تک سلم کرنا
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی
ہے کہ لوگ جبل الحبلہ کے طور پر اونٹنی فروخت کیا کرتے
لیکن نبی کریم ﷺ نے اس کی ممانعت فرمادی۔ نافع
نے اس کی وضاحت کی کہ اونٹنی بچہ جن لے جو اس کے
پیٹ میں ہے۔



اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

شفعة کے بیان میں

غیر منقسم میں شفعة ہے، جب حد بندی ہو گئی تو شفعة کا حق نہ رہا

ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ نے ہر چیز میں شفعة کا فیصلہ فرمایا ہے جب تک وہ تقسیم نہ ہو جائے۔ جب حدیں مقرر ہو گئیں اور راستے بدل گئے تو شفعة کا حق نہ رہا۔

بیع سے پہلے شفیع پر
شفعة کو پیش کرنا

حکم کا قول ہے کہ جب بیع سے پہلے شفیع سے اجازت لی تو اسے شفعة کا حق نہ رہا۔ شعبہ کا قول ہے کہ جب شفیع کی موجودگی میں چیز فروخت کی گئی اور اس نے کوئی اعتراض نہ کیا تو اسے شفعة کا حق نہ رہا۔

عمر بن شریک سے مروی ہے کہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص کے پاس کھڑا تھا کہ حضرت مسور بن مخزوم آگئے اور انہوں نے اپنا ہاتھ میرے ایک شانے پر رکھ لیا اس وقت نبی کریم ﷺ کے غلام حضرت ابو رافع آگئے اور کہا: اے سعد! اپنے محلے والے میرے دونوں مکان آپ خرید لیجیے۔ حضرت سعد نے کہا: بخدا میں تو نہیں

بسم الله الرحمن الرحيم 36- کتاب الشفعة

1- بَابُ: الشُّفْعَةُ فِيمَا لَمْ يُقَسِّمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ فَلَا شُفْعَةَ

2257- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقَسِّمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ، وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ

2- بَابُ عَرْضِ الشُّفْعَةِ عَلَى صَاحِبِهَا قَبْلَ الْبَيْعِ

وَقَالَ الْحَكَمُ: إِذَا أُذِنَ لَهُ قَبْلَ الْبَيْعِ فَلَا شُفْعَةَ لَهُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: مَنْ بَيَعَتْ شُفْعَتُهُ وَهُوَ شَاهِدٌ لَا يُغَيِّرُهَا، فَلَا شُفْعَةَ لَهُ

2258- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي إِسْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، قَالَ: وَقَفْتُ عَلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ، فَجَاءَ الْبُسُورُ بْنُ عَمْرَةَ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى إِحْدَى مَنَكِبِي، إِذْ جَاءَ أَبُو رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا سَعْدُ ابْتَغِ مِنِّي بَيْعَتِي فِي دَارِكَ؟

2257- راجع الحديث: 2213

2258- انظر الحديث: 6981, 6980, 6978, 6977، سنن ابو داود: 3516، سنن نسائي: 4716، سنن ابن

ماجه: 2498, 2495

فَقَالَ سَعْدُ وَاللَّهِ مَا أَتَيْنَاهُمَا، فَقَالَ الْيَسُورُ: وَاللَّهِ
لَتَبْتِنَاهُمَا، فَقَالَ سَعْدُ: وَاللَّهِ لَا أَرِيدُكَ عَلَى
أَرْبَعَةِ آلَافٍ مُتَعَجَّةً، أَوْ مُقَطَّعَةً، قَالَ أَبُو رَافِعٍ: لَقَدْ
أُعْطِيَتْ بِهَا خَمْسَ مِائَةِ دِينَارٍ، وَلَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْجَارُ أَحَقُّ
بِسَقْبِهِ، مَا أُعْطِيْتُكُمَا بِأَرْبَعَةِ آلَافٍ، وَأَنَا أُعْطِيَ بِهَا
خَمْسَ مِائَةِ دِينَارٍ، فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ

خریدوں گا۔ حضرت مسور نے کہا: بخدا آپ کو خرید لینے
چاہئیں۔ حضرت سعد نے کہا کہ خدا کی قسم میں آپ کو چار
ہزار دینار سے زیادہ ہرگز نہیں دوں گا اور وہ بھی قسطوں
میں۔ حضرت ابو رافع نے فرمایا کہ مجھے ان کے پانچ ہزار
دینار مل رہے تھے اور اگر میں نے نبی کریم ﷺ کو
فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ ہمسائے کو شفعہ کا زیادہ حق
ہے تو آپ کو چار ہزار میں ہرگز نہ دیتا بلکہ جب کہ مجھے ان
کے پانچ ہزار دینار مل رہے تھے۔ پس وہ دونوں انہیں
دے دیئے۔

3- بَابُ: أُمِّي الْجَوَارِ أَقْرَبُ؟

2259 - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، ح
وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا شَيْبَانَةُ، حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ
عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قُلْتُ: يَا
رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لِي جَارَتَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي، قَالَ:
إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكَ بَابًا

کون سا ہمسایہ زیادہ حق دار ہے؟
حجاج، شعبہ۔ علی بن عبد اللہ، شبانہ، شعبہ، ابو عمران،
حضرت طلحہ بن عبد اللہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول
اللہ! میرے دو ہمسائے ہیں تو میں کس کے لیے تحفہ
بھیجوں؟ فرمایا کہ جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب
ہے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

37- کتاب الإجارة

1- بَابُ اسْتِئْجَارِ الرَّجُلِ الصَّالِحِ

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: (لَنْ يَخْذَرَ مَنْ اسْتَأْجَرَ الْقَوِيَّ الْأَمِينُ) (القصص: 26)، وَالْخَازِنُ الْأَمِينُ وَمَنْ لَمْ يَسْتَغْبِمْ مَنْ أَرَادَهُ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

مزدوری کا بیان

مزدوری کا بیان اور نیک آدمی کو مزدوری پر لگانا ارشاد باری تعالیٰ ہے: بے شک بہتر مزدور جس کو تم کام پر لگاؤ وہ ہے جو طاقت ور اور امانت دار ہو۔ اور خازن امانت دار ہو اور جس کا ارادہ ہو لیکن اُسے کام نہ ملے۔

محمد بن یوسف، سفیان، ابو بردہ، ان کے دادا جان ابو بردہ، ان کے والد ماجد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: امانت دار خزانہ وہ ہے جو مالک کے حکم کے موافق دل کی سچائی سے رقم ادا کرے۔ وہ خیرات کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

ابو بردہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ دو اشعری شخص تھے۔ میں نے عرض کی کہ مجھے یہ علم نہیں تھا کہ یہ عامل بننا چاہتے ہیں۔ فرمایا کہ جو عامل بننا چاہے ہم اُسے عامل نہیں بنایا کرتے۔

2260 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَدِّي أَبُو بَرْزَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْخَازِنُ الْأَمِينُ الَّذِي يُؤَدِّي مَا أَمَرَ بِهِ طَبِيعَةً نَفْسُهُ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ

2261 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ قُرَّةَ

بْنِ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَرْزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَقُلْتُ: مَا عَمَلُكُمَا أَتَاهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَقَالَ: لَنْ - أَوَّلًا - نَسْتَغْبِمْ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ

چند قیراط پر بکریاں چرانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

2- بَابُ رَغْيِ الْغَنَمِ عَلَى قَرَارِيطٍ

2262 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّبَخِيُّ حَدَّثَنَا

2260 - راجع الحديث: 1438

2261 - النظر الحديث: 7172, 7157, 7156, 7149, 6923, 6124, 4344, 4343, 4341, 3038

صحیح مسلم: 4695، سنن ابو داؤد: 4354, 3579، سنن نسائی: 4

2262 - سنن ابن ماجہ: 2149

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی مبعوث نہیں فرمایا مگر اُس نے بکریاں چرائی ہیں۔ آپ کے صحابہ نے کہا: کیا آپ نے بھی؟ فرمایا ہاں میں نے بھی چند قرآن پر اہل مکہ کی چرائیں۔

عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا رَعَى الْغَنَمَ، فَقَالَ أَصْحَابُهُ: وَأَنْتَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، كُنْتُ أَرْعَاهَا عَلَى قَرَارِيطَ لِأَهْلِ مَكَّةَ

جب کسی مشرک کو بوقت ضرورت مزدوری پر رکھا جائے اور کوئی مسلمان میسر نہ ہو اور نبی کریم ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کو مزدوری پر رکھا۔

3- بَابُ اسْتِئْجَارِ الْمُشْرِكِينَ عِنْدَ

الطَّرُورَةِ، أَوْ: إِذَا لَمْ يَوْجَدْ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَعَامَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودَ خَيْبَرَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر نے بنی دیل کے ایک شخص کو اجیر پر رکھا اور پھر بنی عید بن عدی سے جو راستہ بتانے میں بڑی مہارت رکھتی تھیں اُس کا عاص بن وائل کے خاندان سے معاہدہ تھا اور وہ کفار قریش کے دین پر تھا۔ دونوں نے اُس پر اعتبار کر کے اُسے اپنی سواریاں دے دیں اور اُس سے وعدہ لیا کہ تین روز کے بعد غار ثور پر لے آئے۔ وہ تین روز کے بعد وعدے کے مطابق لے آیا اور اُن کے ساتھ عامر بن فہرہ اور راستہ بتانے والا دلی چلا جو انہیں ساحل کے راستے لے گیا۔

2263 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: "وَأَسْتَأْجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدَّيْلِ، ثُمَّ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ عَبْدِ حَاجِيٍّ خَزِيرَةً - الْحَزِيرَةَ: الْمَاهِرُ بِالْهَدَايَةِ - قَدْ خَمَسَ يَمِينُ جَلْفٍ فِي آلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ، وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارٍ قُرَيْشٍ، فَأَمْنَاهُ فَنَدَعَا إِلَيْهِ رَاجِلَتَيْهِمَا، وَوَعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، فَأَتَاهُمَا بِرَاجِلَتَيْهِمَا صَبِيحَةَ لَيَالٍ ثَلَاثٍ، فَأَزْتَحَلَا وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ، وَالدَّلِيلُ الدَّيْلِيُّ، فَأَخَذَ بِهِمْ أَشْفَلَ مَكَّةَ وَهُوَ ظَرِيقُ السَّاحِلِ"

جب کوئی کسی کو مزدوری پر رکھے کہ تین روز یا ایک مہینہ یا ایک سال کے بعد اُس کا کام کرے گا تو جائز ہے اور جب معینہ مدت

4- بَابُ إِذَا اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا لِيَعْمَلَ لَهُ بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، أَوْ بَعْدَ شَهْرٍ، أَوْ بَعْدَ سَنَةٍ جَازَ، وَهُمَا عَلَى شَرْطِهِمَا

الَّذِي اشْتَرَطَا إِذَا جَاءَ الْأَجَلَ

2264- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ،

عَنْ عُقَيْلٍ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: وَاسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدَّيْلِ هَادِيًا خَرِيشًا، وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارٍ قُرَيْشِيٍّ، فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا، وَوَاعَدَا غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَرَا حِلَّتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلَاثٍ

5- بَابُ الْأَجِيرِ فِي الْغَزْوِ

2265- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ، فَكَانَ مِنْ أَوْثَى أَعْمَالِي فِي نَفْسِي، فَكَانَ لِي أَجِيرٌ، فَقَاتَلَ إِنْسَانًا، فَغَضَّ أَحَدُهُمَا إِضْبَعَ صَاحِبِهِ، فَأَنْتَزَعَ إِضْبَعَهُ، فَأَنْتَزَعَ لِيَيْتَهُ، فَسَقَطَتْ، فَأَنْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ لِيَيْتَهُ، وَقَالَ: "أَفِيدُغُ إِضْبَعَهُ فِي فَيْكِ تَقْضِيهَا- قَالَ: أَحْسِبُهُ قَالَ- كَمَا يَقْضِي الْفَحْلُ"

2266- قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ جَدِّهِ، بِمِثْلِ هَذِهِ الصَّفَةِ: أَنَّ رَجُلًا

آجائے تو دونوں اپنی شرطوں پر قائم رہیں

عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر نے بنی دیل کے ایک شخص کو راستہ بتانے کے لیے اجرت پر رکھا جو کفار قریش کے دین پر تھا اور اسے اپنی سواریاں دے دیں اور تین روز بعد صبح کے وقت غار ثور پر سواریاں لے کر پہنچ جانے کا اُس سے وعدہ لیا۔

غزوہ میں اجیر رکھنا

حضرت یعلیٰ بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی معیت میں جیش العسرت والا جہاد کیا اور میرے نزدیک وہ میری سب سے قابل اعتماد نیکی ہے۔ میرے ساتھ ایک اجیر بھی تھا وہ ایک شخص کے مقابل آیا تو اُن دونوں نے ایک دوسرے کی انگلیاں منہ میں دبائیں۔ میں نے کھینچیں تو اُس کا سامنے کا دانت گر گیا وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا تو آپ نے دانت کا قصاس نہ دلایا اور فرمایا کہ کیا وہ تمہارے منہ میں رہنے دیتا۔ غالباً فرمایا: تاکہ تم اونٹ کی طرح چبا ڈالتے۔

ابن جریج، عبد اللہ بن ابی ملیک، اُن کے دادا جان

نے اسی طرح کا واقعہ بیان کیا کہ ایک شخص نے دوسرے

2265- راجع الحديث: 1848، صحيح مسلم: 4343، 4344، 4345، سنن ابو داود: 4584، سنن

لسانی: 4780، 4786

2266- راجع الحديث: 2265

کا ہاتھ کاٹا جس سے اُس کا اگلا دانت گر گیا تو حضرت ابو بکر نے اُس کا قصاص نہ دلایا۔

جب کسی کو اجرت پر رکھے اور اُسے مدت بتادے لیکن کام نہ بتائے

جیسا قرآن مجید میں ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: میں چاہتا ہوں کہ اپنی دونوں بیٹیوں میں سے ایک تمہیں بیاہ دوں اس مہر پر کہ تم آٹھ برس میری ملازمت کرو پھر اگر پورے دس برس کر لو تو تمہاری طرف سے ہے اور میں تمہیں مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا قریب ہے انشاء اللہ تم مجھے نیکوں میں پاؤ گے موسیٰ نے کہا یہ میرے اور آپ کے درمیان اقرار ہو چکا میں ان دونوں میں جو میعاد پوری کر دوں تو مجھ پر کوئی مطالبہ نہیں اور ہمارے اس کہے پر اللہ کا ذمہ ہے (پارہ ۲۰، القصص: ۲۸-۲۷) تک۔ یا جُزُّ فُلَانًا کا مطلب ہے اُسے مزدوری دیتا ہے اور اسی سے ہے جو تعزیت کے موقع پر أَجْرَكَ اللہ کہا جاتا ہے۔

کسی کو یوں اجرت پر رکھے کہ جب یہ دیوار گرنے لگے تو سیدھی کھڑی کر دے، یہ جائز ہے

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جریج، یعلیٰ بن مسلم اور عمرو بن دینار، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دونوں چلے حتیٰ کہ ایک دیوار ٹٹی جو گرنے والی تھی۔ سعید نے ہاتھ کے اشارے سے کہا کہ اس طرح سیدھی

عَصَ يَدَ رَجُلٍ، فَأَلْتَدَّ ثِيَابَهُ، فَأَهْدَاهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

6- بَابُ مَنْ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَبَيَّنَ لَهُ الْأَجَلَ وَلَمْ يُبَيِّنِ الْعَمَلَ

لِقَوْلِهِ: (إِلَى أَرِيدُ أَنْ أَتُكَلِّمَكَ إِحْدَى ابْنَتَيْ هَاتَيْنِ) (القصص: 27) إِلَى قَوْلِهِ: (وَاللَّهُ عَلَى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ) (القصص: 28) "يَأْجُزُ فُلَانًا: يُعْطِيهِ أَجْرًا، وَمِنْهُ فِي التَّعْزِيَةِ: أَجْرَكَ اللَّهُ"

7- بَابُ إِذَا اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا،

عَلَى أَنْ يُقِيمَ حَائِطًا،

يُرِيدُ أَنْ يَنْقُضَ جَاَزَ

2267- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا

هَشَامُ بْنُ يَوْسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ:

أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ - يَزِيدُ أَخَذَهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ،

وَعَبْرَهُمَا قَالَ: قَدْ سَمِعْتُهُ يُخَدِّثُهُ عَنْ سَعِيدٍ - قَالَ:

قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: حَدَّثَنِي أَبِي بَنُو

کردی۔ یعلیٰ کا بیان ہے کہ میرے خیال میں سعید نے کہا کہ اس پر ہاتھ پھیرا تو وہ سیدھی ہو گئی۔ کہا کہ اگر آپ چاہتے تو اس پر اجرت لے لیتے۔ سعید نے کہا: تاکہ اس اجرت سے کھاتے۔ (یہ حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کی ملاقات کا واقعہ ہے جو قرآن مجید میں مذکور ہے)

دوپہر تک اجرت پر رکھنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہاری اور اہل کتاب کی مثال اس طرح ہے جیسے کسی شخص نے اجرت پر اجیر رکھے اور کہا: کون ہے جو صبح سے دوپہر تک ایک قیراط پر سر کام کرے۔ پس یہود نے کام کیا۔ پھر کہا کہ کون ہے جو دوپہر سے نماز عصر تک ایک قیراط پر میرا کام کرے۔ پس نصاریٰ نے کام کیا۔ کہا کہ کون ہے جو عصر سے غروب آفتاب تک دو قیراط پر کام کرے۔ پس وہ تم ہو۔ پس یہود و نصاریٰ ناراض ہوئے اور کہا کہ ہم سے کام تو زیادہ لیا اور ہمیں اجرت کم دی۔ فرمایا کہ کیا میں نے تمہارے حق میں سے کچھ کم دیا؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا کہ یہ میرا فضل ہے جس کو چاہوں دوں۔

نماز عصر تک کام پر رکھنا

حضرت عبد اللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے کام پر آدمی لگائے اور کہا کہ کون ہے جو نصف النہار تک ایک

گنپ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَانْطَلَقَا، فَوَجَدَا جَدًّا أَيْدِيَهُمَا أَنْ يَنْقُضَ - قَالَ سَعِيدٌ: بِمِثْلِهِ هَكَذَا، وَرَفَعَ يَدَيْهِ - فَاسْتَقَامَ - قَالَ يَعْلَى: حَسِبْتُ أَنْ سَعِيدًا، قَالَ: "فَمَسَحَهُ بِمِثْلِهِ، فَاسْتَقَامَ، (لَوْ شِئْتُ لَأَتَّخَذْتُ عَلَيْهِ أَجْرًا) (الكهف: 77) " قَالَ سَعِيدٌ: أَجْرًا أَكْمَلُهُ

8- بَابُ الْإِجَارَةِ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ

2268 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا

حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَقْلُكُمْ وَمَقْلُ أَهْلِ الْكِتَابِ كَمَقْلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ أَجْرًا فَقَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ غَدْوَةٍ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ، فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ، فَعَمِلَتِ النَّصَارَى، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنَ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ عَلَى قِيرَاطٍ، فَأَنْتُمْ هُمْ"، فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالُوا: مَا لَنَا أَكْثَرَ عَمَلًا وَأَقْلَ عَطَاءً؟ قَالَ: هَلْ تَقْضُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَلَيْتَكَ، فَضِلِّي أَوْتِيهِ مِنْ أَشَاءَ

9- بَابُ الْإِجَارَةِ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ

2269 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ:

حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ: "إِنَّمَا مَعْلُكُمْ وَالْيَهُودُ وَالنَّصَارَى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عَمَلًا، فَقَالَ: مَنْ يَغْتَبِلُ بِي إِلَى يَصِفِ النَّهَارَ عَلَى قِيَرَاطٍ قِيَرَاطٍ؛ فَعَمِلَتْ الْيَهُودُ عَلَى قِيَرَاطٍ قِيَرَاطٍ، ثُمَّ عَمِلَتْ النَّصَارَى عَلَى قِيَرَاطٍ قِيَرَاطٍ، ثُمَّ أَنْتُمْ الَّذِينَ تَعْمَلُونَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيَرَاطَيْنِ قِيَرَاطَيْنِ،" فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى، وَقَالُوا: لَنْ نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقَلَّ عَطَاءً قَالَ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا؟ قَالُوا: لَا، فَقَالَ: فَذَلِكَ فَضْلِي أَوْدِيهِ مَنْ أَشَاءَ

قیراط پر میرا کام کرے۔ پس ایک ایک قیراط پر یہود نے کام کیا۔ پھر تم وہ لوگ جو جنہوں نے نماز عصر سے غروب آفتاب تک دو دو قیراط پر کام کیا۔ پس یہود و نصاریٰ ناراض ہوئے اور انہوں نے کہا کہ ہم نے کام زیادہ کیا اور اجرت کم ملی۔ فرمایا کہ کیا میں نے تم پر ظلم کیا کہ تمہارے حق سے کچھ کم دیا؟ عرض گزار ہوئے، نہیں۔ فرمایا تو یہ میرا فضل ہے، جس کو چاہوں دوں۔

10- بَابُ إِثْمٍ مَنْ مَنَعَ أَجْرَ الْأَجِيرِ

2270 - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: فَلَا تَكْفُرُوا بِي لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ، وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهِ أَجْرَهُ"

مزدور کی مزدوری نہ دینے کا گناہ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بروز قیامت میں تین آدمیوں کا دشمن ہوں گا۔ ایک وہ شخص جس نے میرے نام پر عہد کیا اور عہد شکنی کی۔ دوسرا وہ جس نے آزاد آدمی کو فروخت کر کے اُس کی قیمت کھائی اور تیسرا وہ جس نے کسی کو مزدور رکھا اور پورا کام لے کر اُسے اجرت نہ دی۔

11- بَابُ الْإِجَارَةِ مِنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ

2271 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَقْلُ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَمَقْلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ قَوْمًا يَعْمَلُونَ لَهُ عَمَلًا يَوْمًا إِلَى

عصر سے شام تک کے لیے اجیر رکھنا
حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں اور یہود و نصاریٰ کی مثال اس طرح ہے جیسے کسی نے کام پر آدمی رکھے جو اُس کے لیے شام تک کام کریں معین اجرت پر۔ پس بعض نے نصف النہار تک اُس کا کام کیا

2270- راجع الحديث: 2227

2271- راجع الحديث: 558

الَّيْلِ عَلَى أَجْرٍ مَعْلُومٍ، فَعَمِلُوا لَهُ إِلَى يَصِفِ
 الْتَّهَارَ فَقَالُوا: لَا حَاجَةَ لَنَا إِلَى أَجْرِكَ الَّذِي
 شَرَّطْتَ لَنَا وَمَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ فَقَالَ لَهُمْ: لَا
 تَفْعَلُوا، أَكْبَلُوا بِقِيَّةِ عَمَلِكُمْ، وَخُذُوا أَجْرَكُمْ
 كَامِلًا، فَأَبَوْا، وَتَرَكُوا، وَاسْتَأْجَرَ أُجَيْرٌ بَعْدَهُمْ،
 فَقَالَ لَهُمَا: أَكْبَلَا بِقِيَّةِ يَوْمِكُمَا هَذَا وَلَكُمَا الَّذِي
 شَرَّطْتُ لَهُمْ مِنَ الْأَجْرِ، فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا كَانَ حِينُ
 صَلَاةِ الْعَصْرِ، قَالَا: لَكَ مَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ، وَلَكَ
 الْأَجْرُ الَّذِي جَعَلْتَ لَنَا فِيهِ، فَقَالَ لَهُمَا: أَكْبَلَا
 بِقِيَّةِ عَمَلِكُمَا مَا بَقِيَ مِنَ التَّهَارِ شَيْءٌ يَسِيرٌ، فَأَبَيَا،
 وَاسْتَأْجَرَ قَوْمًا أَنْ يَعْمَلُوا لَهُ بِقِيَّةِ يَوْمِهِمْ،
 فَعَمِلُوا بِقِيَّةِ يَوْمِهِمْ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ،
 وَاسْتَكْمَلُوا أَجْرَ الْفَرِيقَيْنِ كُلِّهِمَا، فَذَلِكَ
 مَقْلَهُمْ، وَمَقْلٌ مَا قَبِلُوا مِنْ هَذَا الثَّوَرِ"

اور کہا کہ ہمیں اجرت کی ضرورت نہیں جو شرط کی تھی اور جو
 ہم نے کام کیا وہ چھوڑا۔ اُس نے اُن سے کہا کہ اس طرح
 نہ کرو بلکہ باقی دن بھی کام کرو اور اپنی پوری اجرت لو۔
 انہوں نے انکار کیا اور چھوڑ کر چلے گئے۔ اُس نے اُن
 کے بعد دوسرے آدمی کام پر رکھے اور اُن سے کہا کہ تم
 باقی دن کام کرو اور تمہیں وہی دوں گا جو اُن سے ملے کیا
 تھا۔ انہوں نے کام کیا لیکن جب نماز عصر کا وقت ہوا تو کہا
 ہم نے اپنا کام اور اس کی معین اجرت دونوں چیزیں
 آپ کے لیے چھوڑیں۔ اُن دونوں جماعتوں سے کہا گیا
 کہ اپنا کام مکمل کر لو کیونکہ تھوڑا سا دن باقی رہ گیا ہے مگر
 انہوں نے انکار کر دیا۔ لہذا باقی ماندہ دن کے لیے
 دوسرے آدمیوں کو کام پر رکھا تو انہوں نے کام کیا حتیٰ کہ
 سورج غروب ہو گیا۔ پس انہیں دوسرے دونوں
 جماعتوں کی اجرت بھی ملی۔ پس یہ اُن کی مثال ہے
 جنہوں نے اس نور کو قبول کیا۔

جوا حیر رکھے اور پھر وہ اپنی

اجرت چھوڑ کر چلا جائے

متاجر اُس پر محنت کر کے

اُسے بڑھائے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی
 ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم
 سے پہلے کے لوگوں میں سے تین آدمی جا رہے تھے کہ
 ایک غار میں پناہ لینے کے لیے داخل ہوئے۔ پہاڑ سے
 ایک پتھر نے گر کر غار سے اُن کے نکلنے کا راستہ بند
 کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ آپ اس پتھر سے بچ نہیں سکتے

12- بَابُ مَنْ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَتَرَكَ

الْأَجِيرُ أَجْرَهُ، فَعَمِلَ فِيهِ الْمُسْتَأْجِرُ

فَزَادَهُ أَوْ مِنْ عَمَلٍ

فِي مَالٍ غَيْرِهِ، فَاسْتَفْضَلَ

2272- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ

الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
 عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "انْطَلِقْ ثَلَاثَةَ رَهْطٍ مَعَن
 كَانَ قَبْلَكُمْ حَتَّى آوُوا الْمَسِيكَ إِلَى غَارٍ، فَدَعَلُوهُ
 فَأَخَذَتْ صَفْرَةً مِنَ الْجَبَلِ، فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ،

فَقَالُوا: إِنَّهُ لَا يُنْجِيكُمْ مِنْ هَذِهِ الصَّغْرَةِ إِلَّا أَنْ تَدْعُوا اللَّهَ بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: اللَّهُمَّ كَانَ لِي أَبُوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، وَكُنْتُ لَا أَغْنِي قَبْلَهُمَا أَهْلًا، وَلَا مَالًا فَتَنَّى فِي ظَلَبِ شَيْبِي يَوْمًا، فَلَمْ أُرَخْ عَلَيْهِمَا حَتَّى تَامَا، فَحَلَبْتُ لَهُمَا غُبُوقَهُمَا، فَوَجَدْتُهُمَا ذَلَمَيْنِ وَكَرِهْتُ أَنْ أَغْنِي قَبْلَهُمَا أَهْلًا أَوْ مَالًا، فَلَبِثْتُ وَالْقَدْحُ عَلَى يَدَيَّ، أَنْتَظِرُ اسْتِيقَاطَهُمَا حَتَّى يَبْرُقَ الْفَجْرُ، فَاسْتَيْقَظَا، فَشَرِبَا غُبُوقَهُمَا، اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ مِنْ هَذِهِ الصَّغْرَةِ، فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ، " قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قَالَ الْآخَرُ: اللَّهُمَّ كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ، كَانَتْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ، فَأَرَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا، فَأَمْتَنَعَتْ مِنِّي حَتَّى أَلَبْتُ بِهَا سَنَةً مِنَ السِّنِينَ، فَجَاءَ رَتْبِي، فَأَعْطَيْتُهَا عَشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ عَلَى أَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِهَا، فَفَعَلْتُ حَتَّى إِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا، قَالَتْ: لَا أَجِلُ لَكَ أَنْ تَقْضِيَ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ، فَتَحَرَّجْتُ مِنَ الْوُقُوعِ عَلَيْهَا، فَأَنْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِي أَعْطَيْتُهَا، اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرِجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ، فَانْفَرَجَتْ الصَّغْرَةُ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ مِنْهَا، " قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " وَقَالَ الثَّالِثُ: اللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أُجْرَاءَ، فَأَعْطَيْتُهُمْ أَجْرَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ تَرَكَ الَّذِي لَهُ وَذَهَبَ، فَفَتَّرْتُ أَجْرَهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ، فَجَاءَنِي بَعْدَ حِينٍ فَقَالَ: يَا

مگر اس طرح کہ اپنے کسی نیکی کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ اُن میں سے ایک شخص نے کہا کہ اے اللہ میرے ماں باپ بہت بوڑھے ہو گئے تھے اور میں اُن سے پہلے اپنے گھر کے کسی فرد کو دودھ نہیں پلاتا تھا ایک روز مجھے کسی کام کے سبب زیادہ دیر ہو گئی اور وہ سو گئے۔ میں نے اُن کے لیے دودھ دوہا تو وہ سوئے ہوئے تھے جب کہ میں نے اُن سے پہلے گھر کے کسی فرد کو دودھ پلانا پسند نہ کیا۔ میں اُسی جگہ کھڑا رہا اور پیالہ میرے ہاتھ میں تھا کہ وہ جاگ کر دودھ پییں، حتیٰ فجر ہو گئی۔ اے اللہ! اگر یہ کام میں نے تیری رضا کے لیے کیا تو اس پتھر کو ہمارے راستے سے ہٹا دے۔ پس وہ کسی قدر سرک گیا لیکن وہ نکل نہیں سکتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دوسرا یوں بھلا، اے اللہ! میرے چچا کی بیٹی جس کو میں سب سے زیادہ محبوب رکھتا تھا، میرا دل اُس پر مائل تھا لیکن وہ مجھ سے کتراتے رہتی تھی۔ ایک سال اُسے حاجت کے تحت میرے پاس آنا پڑا۔ میں نے اُسے ایک سو بیس دینار دے دیے کہ وہ میرے اور اپنے درمیان رکاوٹ نہ ڈالے۔ جب میں اُس پر قدرت پائی تو اُس نے کہا: میں آپ کے لیے حلال نہیں ہوں لہذا بند مہر کر نہ توڑیے مگر حق کے ساتھ میں نے اس بات کو گناہ جانا اور اُس سے ہٹ گیا۔ حالانکہ وہ مجھے سب سے محبوب تھی اور جو سونا اُسے دیا تھا وہ بھی چھوڑ دیا۔ اے اللہ! اگر یہ میں نے صرف تیری رضا کے لیے کیا تو جس مصیبت میں ہم ہیں اس سے ہمارے لیے راستہ نکال۔ چنانچہ پتھر کچھ ہٹ گیا مگر وہ نکل نہیں سکتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تیسرے شخص نے عرض کی: اے اللہ! میں نے کچھ آدمی اجرت پر لگائے تو جب انہیں مزدوری دی تو ایک نے نہ لی اور چھوڑ

عَبَدَ اللّٰهَ اَدْرَا اِلَىٰ اَجْرِي، فَقُلْتُ لَهُ: كُلُّ مَا تَرَىٰ مِنْ
اَجْرِكَ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيبِ،
فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَسْهَوْهُ بِي، فَقُلْتُ: اِلٰى لَا
اَسْهَوُ بِكَ، فَاَخَذَهُ كُلَّهُ، فَاَسْتَأْذَنَهُ، فَلَمْ يَتْرُكْ
مِنْهُ شَيْئًا، اللّٰهُمَّ اِنَّا كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ اِتِّغَاءً
وَجَهْلًا، فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ، فَانْفَرَجَتْ
الصُّغْرَةُ فَخَرَجُوا يَمْشُونَ"

کر چلا گیا۔ میں نے اُس کی اجرت کو کام میں لگایا جس
سے بہت مال بڑھ گیا۔ ایک مدت کے بعد وہ میرے
پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے بندے! میرے اجرت ادا
کرو۔ میں نے اُس سے کہا کہ جو تم اُونٹ گائے، بکریاں
اور غلام دیکھ رہے ہو یہ سب تمہارے ہیں۔ اُس نے کہا
کہ اے اللہ کے بندے! میرے ساتھ مذاق نہ کرو۔
میں نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کرتا۔ پس وہ
لے گیا اور اُن میں سے کوئی چیز نہ چھوڑی۔ اے اللہ! اگر
میں نے یہ صرف تیری رضا کے لیے کیا تو ہم جس مصیبت
میں ہیں اس سے ہمیں راستہ دے۔ چنانچہ پتھر ہٹ گیا
اور وہ باہر نکل آئے۔

13- بَابُ مَنْ اَجَرَ نَفْسَهُ لِيَحْمِلَ عَلَى ظَهْرِهِ ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ وَأَجْرَةَ الْحِمَالِ

2273 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَىٰ بْنُ سَعِيدٍ
الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيبِ
عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ:
كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَكَ
بِالْصَّدَقَةِ، انْطَلَقَ أَحَدُنَا إِلَى السُّوقِ، فَيُعَامِلُ
فَيُصِيبُ الْمُدَّ، وَإِنْ لَبِغْتُمْ لِبَايَةَ أَلِفٍ قَالَ: مَا
تَرَاكَ إِلَّا نَفْسَهُ

جس نے اپنی پیٹھ پر بوجھ اٹھانے کے لیے
مزدوری کی، پھر اُسے خیرات کر دیا اور بوجھ
اٹھانے والے کی اجرت

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب ہمیں صدقہ کا حکم
فرماتے تو ہم میں سے کوئی بازار کی جانب جاتا، بوجھ
اٹھاتا اور ایک مد حاصل کرتا جب کہ آج ہم میں سے کسی
کو ہزار روپے حاصل ہیں۔ شفیق کے نزدیک اس سے
حضرت ابو مسعود کی ذات مراد ہے۔

14- بَابُ اَجْرِ السَّمْسَرَةِ

وَلَمْ يَرَ ابْنَ سِيرِينَ، وَعِظَامَهُ، وَابْرَاهِيمَ،
وَالْحَسَنَ بِاَجْرِ السَّمْسَارِ بَأْسًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "
لَا بَأْسَ أَنْ يَقُولَ: بَعْ هَذَا الْقُوتِ، فَمَا زَادَ عَلَى كَذَا

دلالت کی اجرت

ابن سیرین، عطاء، ابن ابراہیم اور حسن بصری
دلالت کی اجرت میں حرج نہیں جانتے تھے۔ حضرت ابن
عباس نے فرمایا کہ ایسا کہتے ہیں کوئی خوف نہیں کہ یہ کپڑا

وَكُنَّا، فَهُوَ لَكَ" وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: "إِذَا قَالَ: بِعُهُ بِكَذَا، فَمَا كَانَ مِنْ رَجْعٍ فَهُوَ لَكَ، أَوْ بَيْعِي وَبَيْعُكَ، فَلَا تَأْتِسُ بِهِ" وَقَالَ الثَّوْبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ

اتنے میں فروخت کر دو اور جو زائد ملیں وہ تمہارے، ابن سیرین نے کہا کہ جب کوئی کہے یہ چیز اتنے میں بیچ اور جو زائد ملے وہ میرے اور تمہارے دو میان آدھا آدھا تو کوئی حرج نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان اپنی شرطوں کی پابندی کریں۔

2274- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: تَقَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَلَكَّى الزُّكَّانُ وَلَا يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ، قُلْتُ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ: مَا قَوْلُهُ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ؟ قَالَ: لَا يَكُونُ لَهُ مَخْسَرًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ممانعت فرمائی ہے کہ قافلے والوں سے آگے جا کر بلا جائے اور کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے سودا نہ کرے۔ میں نے عرض کی کہ اے ابن عباس! لا یبیع حاضر لباد کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا کہ اُس کے لیے دلالی نہ کرے۔

15- بَابُ: هَلْ يُؤَاجِرُ الرَّجُلُ نَفْسَهُ

مِنْ مُشْرِكٍ فِي أَرْضِ الْحَرَبِ

در الحرب میں اجرت پر کسی مشرک کا کام کرنا

2275- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، حَدَّثَنَا خُبَابٌ، قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا قَيْنًا، فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ، فَاجْتَمَعَ لِي عِنْدَهُ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاهَا ثُمَّ فَقَالَ: لَا وَاللَّهِ لَا أَقْضِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ: أَمَا وَاللَّهِ حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تَبْعَفَ فَلَا، قَالَ: فَإِنِّي لَمَتِّكَ ثُمَّ مَبْعُوثٌ، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّهُ سَيَكُونُ لِي ثُمَّ مَالٌ وَوَلَدٌ فَأَقْضِيكَ، فَأَلْزَمَ اللَّهُ تَعَالَى: (أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا، وَقَالَ لَأُوتِيَنَّكَ مَالًا وَوَلَدًا) (مريم: 77)

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں لوہار کا کام کرتا تھا۔ میں نے عاص بن وائل کا کام کیا اور میری کتنی ہی اجرت جمع ہو گئی تو میں تقاضا کرنے اُس کے پاس گیا۔ اُس نے کہا بخدا میں نہیں دوں گا جب تک تم محمد کا انکار نہ کر دو۔ میں نے کہا کہ خدا کی قسم، یہ نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ تم مرجاؤ اور پھر اٹھائے جاؤ۔ کہا: کیا مرنے کے بعد میں اٹھایا جاؤں گا؟ میں نے کہا، ہاں کہا تو اُس وقت مجھے مال دیا جائے گا لہذا تمہارا قرض ادا کر دوں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال و اولاد ملیں گے (پارہ ۱۶، مريم: ۷۷)۔

16- بَابُ مَا يُعْطَى فِي الرُّقِيَّةِ عَلَى

أَحْيَاءِ الْعَرَبِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحَقُّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللَّهِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: لَا يَشْتَرِطُ الْمُعَلِّمُ، إِلَّا أَنْ يُعْطَى شَيْئًا فَلْيُقْبَلْهُ وَقَالَ الْحَكَمُ: لَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا كَرِهَ أَجْرَ الْمُعَلِّمِ وَأَعْطَى الْحَسَنُ ذَرَاهِمَ عَشْرَةً وَلَمْ يَزِدْ ابْنُ سِيرِينَ بِأَجْرِ الْقَسَامِ بَأْسًا وَقَالَ: "كَانَ يُقَالُ، السُّحُتُ: الرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ، وَكَانُوا يُعْطَوْنَ عَلَى الْخَرْصِ"

سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرنے پر عرب کے کسی

قبیلے کی طرف سے کچھ بدلہ دیا جاتا

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی کتاب زیادہ حق رکھتی ہے کہ اُس پر کچھ لیا جائے۔ شعبی نے فرمایا کہ معلم کوئی شرط عائد نہ کرے مگر جو دیا جائے اُسے قبول کرے۔ حکم کا قول ہے کہ میں نے کسی کو نہیں سنا جس نے معلم کی اجرت کو ناپسند کیا ہو۔ حسن بصری نے دس درہم دیئے اور ابن سیرین نے تقسیم کرنے والے کی اجرت میں کوئی حرج شمار نہیں جانا اور کہا جاتا تھا السُّحُتُ حکم میں رشوت دینے کو کہتے ہیں اور لوگ تخمینہ لگانے کی اجرت دیا کرتے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کی ایک جماعت سفر میں نکلی تو انہوں نے عرب کے ایک قبیلے کے پاس قیام کیا۔ اُن سے مہمانی کے لیے کہا تو انہوں نے مہمان نوازی سے انکار کر دیا۔ اُس قبیلے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا تو انہوں نے دوڑ دھوپ کی کر مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ کچھ نے کہا کہ ان لوگوں کے پاس جاؤ۔ جوڑاؤ ڈالے ہوئے ہیں، شاید ان کے پاس کوئی چیز ہو۔ پس وہ اُن کے پاس آئے اور کہا کہ اے پڑاؤ والوں! ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے اور ہم نے سب کچھ کر کے دیکھ لیا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ کیا آپ میں سے کسی کے پاس کچھ ہے۔ ایک نے کہا، ہاں بخدا، میں دم کر لیتا ہوں لیکن ہم نے آپ سے میزبانی کے لیے کہا تو آپ نے مہمان

2276 - حَدَّثَنَا أَبُو الثُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا أَبُو

عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بَرْيَرٍ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: انْطَلَقَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرَةٍ سَافَرُوها، حَتَّى تَزَلُّوا عَلَى سَحْيٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ، فَاسْتَضَافُوهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ، فَلَدِغَ سَيِّدُ ذَلِكَ الْحَيِّ، فَسَعَوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَوْ آتَيْنَاهُمْ هَؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ تَزَلُّوا، لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ فَأَتَوْهُمْ، فَقَالُوا: يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ إِنَّ سَيِّدَنَا لَدِغَ وَسَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ، فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: نَعَمْ، وَاللَّهِ إِنْ لَأَزُقِي، وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَقَدْ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُوا، فَمَا آتَا

2276 - انظر الحديث: 5749, 5736, 5007 'صحيح مسلم: 5698, 5697' مسنن ترمذی: 2064, 2063 'مسنن

ابن ماجه: 2157, 2156

بِرَأْيِ لَكُمْ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا، فَصَالِحُوهُمْ عَلَى قَطِيعٍ مِنَ الْغَنَمِ، فَأَنْطَلَقَ يَثِيلٌ عَلَيْهِ، وَيَقْرَأُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَكُلَّمَا لُحِيطَ مِنْ عِقَالٍ، فَأَنْطَلَقَ يَمْشِي وَمَا بِهِ قَلْبَةٌ، قَالَ: فَأَوْفُوهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالِحُوهُمْ عَلَيْهِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اقْسُمُوا، فَقَالَ الَّذِي رَفَى: لَا تَفْعَلُوا حَتَّى تَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَدُّ كُرْلَهُ الَّذِي كَانَ، فَتَنْظُرَ مَا يَأْمُرُنَا، فَقَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ، فَقَالَ: وَمَا يُنْذِرُكُمْ أَنَّهَا رُقِيَةٌ، ثُمَّ قَالَ: قَدْ أَصَبْتُمْ، اقْسُمُوا، وَاضْرِبُوا إِلَى مَعَكُمْ سَهْبًا فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ، سَمِعْتُ أَبَا الْمُتَوَكِّلِ، بِهَذَا

نوازی سے انکار کر دیا۔ لہذا میں اُس وقت تک دم نہیں کروں گا جب تک ہمارے لیے اجرت معین نہ کرو۔ چنانچہ کچھ بکریاں دینے پر متفق ہو گیا۔ پس وہ گئے، اُس پر تھکارا اور سورہ فاتحہ پڑھی تو ایسے ہو گیا جیسے کسی نے رسیاں کھول دی ہوں۔ وہ چلتے پھرنے لگا اور کوئی تکلیف نہ رہی۔ پس انہوں نے معین بکریاں ادا کر دیں۔ کسی نے کہا کہ انہیں بانٹ لیجئے۔ دم کرنے والے نے کہا کہ ایسا نہ کیجئے، حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچیں، آپ سے ذکر کریں اور دیکھیں کہ آپ کیا حکم فرماتے ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ سے ذکر کیا تو فرمایا: تمہیں کیسے علم ہوا کہ اس کے ساتھ دم کیا جاتا ہے؟ پھر فرمایا کہ تم نے درست کیا، تقسیم کر لو اور اپنے ساتھ ایک حصہ میرا بھی رکھنا اور رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے۔ شعبہ، ابو بشر نے ابو المتوکل سے یہ حدیث سنی۔

غلام اور لونڈی کو اُس کی

معین اجرت دینا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابو طیبہ نے نبی کریم ﷺ کو پھینے لگائے تو آپ نے اُسے ایک صاع یا دو صاع غلہ دینے کا حکم فرمایا اور اس کے مالکوں سے بات چیت کی تو اس کا خراج کم کر دیا گیا۔

پھینے لگانے کی اجرت

طاؤس سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی

17- بَابُ ضَرِيْبَةِ الْعَبْدِ

وَتَعَاهُدِ ضَرَائِبِ الْإِمَاءِ

2277 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَجَّمَ أَبُو طَيْبَةَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ - أَوْ صَاعَيْنِ - مِنْ طَعَامٍ، وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فَخَفَّفَ عَنْ غُلَّتِهِ أَوْ ضَرِيْبَتِهِ

18- بَابُ خَرَاَجِ الْحَجَّامِ

2278 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

2277- النظر الحديث: 2102

2278- راجع الحديث: 1835، صحيح مسلم: 4017، سنن ابن ماجه: 2162

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَعْطَى الْحَجَّامَ

2279- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ، وَلَوْ عَلِمَ كَرَاهِيَةً لَمْ يُعْطِهِ

2280- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ وَلَمْ يَكُنْ يَظْلِمُ أَحَدًا أَجْرَهُ

19- بَابُ مَنْ كَلَّمَ مَوَالِيَ الْعَبْدِ:

أَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاஜِهِ

2281- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا حَجَّامًا، فَحَبَسَهُ، وَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ - أَوْ صَاعَيْنِ، أَوْ مِذًى أَوْ مِثْلَيْنِ - وَكَلَّمَ فِيهِ فَنَقِفَ مِنْ ظَرْبِ بَيْتِهِ

20- بَابُ كَسْبِ الْبَغِيِّ وَالْإِمَاءِ

وَكِرَّةِ الْإِبْرَاهِيمِ أَجْرَ النَّاحِيَةِ، وَالْبَغِيَّةِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ نَحْصًا، لِيَتَنَفَّسُوا عَزْ ضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا، وَمَنْ يُكْرِهُهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ كُرَاهِهِنَّ

اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے پچھنے لگوائے اور حجام کو اس کی اجرت دی۔

عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے پچھنے لگوائے اور حجام کو اجرت عطا فرمائی۔ اگر آپ اسے پسند نہ کرتے تو کبھی عطا نہ فرماتے۔

عکرمہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے پچھنے لگوائے اور اجرت کے معاملے میں آپ کسی پر ظلم نہیں کرتے تھے۔

جو غلام کے آقاؤں سے بات کرے کہ

اُس کی اجرت کم دیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک لڑکے کو بلوا کر اُس سے پچھنے لگوائے اور اُسے ایک یا دو صاع یا ایک دو مہ دینے کا حکم فرمایا اور بات چیت کر کے اُس کے خراج میں کمی کروائی۔

بدکار عورت اور لونڈی کی کمائی

ابراہیم نخعی نے رونے والی اور گانے والی کی اجرت کو مکروہ سمجھا ہے اور ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور مجبور نہ کرو اپنی کنیزوں کو بدکاری پر جب کہ وہ چننا چاہیں تاکہ تم دنیوی زندگی کا کچھ مال چاہو اور جو

2279- راجع الحديث: 1835

2280- راجع الحديث: 2102، صحيح مسلم: 5714

2281- راجع الحديث: 2102، صحيح مسلم: 4018

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

عَفُورٌ رَجِيمٌ (النور: 33) وَقَالَ مُجَاهِدٌ:
فَقْتِيَا تِكُمْ إِمَاءُكُمْ

انہیں مجبور کرے گا تو بیشک اللہ بعد اس کے کہ وہ مجبوری
ہی کی حالت پر رہیں بخشنے والا مہربان ہے (پارہ ۱۸، النور:
۳۳)۔ فَقْتِيَا تِكُمْ یعنی تمہاری لونڈیاں۔

2282- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ،
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ، وَحُلْوَانِ
الْكَاهِنِ

قتیبہ بن سعید، امام مالک، ابن شہاب، ابو بکر بن
عبدالرحمن بن حارث بن ہشام، حضرت ابو مسعود انصاری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
کتے کی قیمت نیز زانیہ اور کابھن کی اجرت سے ممانعت
فرمائی ہے۔

2283- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدَةَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ

مسلم بن ابراہیم، شعبہ، محمد بن جہادہ، ابو حازم سے
مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
فرمایا: نبی کریم ﷺ نے لونڈیوں کی حرام کاری کھانگائی
سے ممانعت فرمائی ہے۔

21- بَابُ عَسْبِ الْفَحْلِ

2284- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ،
وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ
تَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ

نر سے جفتی کروانے کی اجرت
نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما نے فرمایا ہے: نبی کریم ﷺ نے نر جفتی کرانے کی
اجرت سے ممانعت فرمائی ہے۔

22- بَابُ إِذَا اسْتَأْجَرَ أَرْضًا،

فَمَاتَ أَحَدُهُمَا

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: لَيْسَ لِأَهْلِهِ أَنْ يُخْرِجُوهُ
إِلَى تَمَامِ الْأَجَلِ وَقَالَ الْحَكَمُ، وَالْحَسَنُ، وَإِيَّاسُ بْنُ
مُعَاوِيَةَ: تُمْنَضَى الْإِجَارَةُ إِلَى أَجْلِهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ:

جو ٹھیکے پر زمین لے لیکن دونوں میں سے
کوئی ایک فوت ہو جائے

ابن سیرین نے کہا کہ اُس کے گھر والوں کی مدت
پوری ہونے سے پہلے بے دخل کرنے کا حق نہیں ہے۔
حکم، حسن بھری اور ایاس بن معاویہ کے نزدیک اُس کی

2282- راجع الحديث: 2233، 2237

2283- النظر الحديث: 5348، سنن ابو داؤد: 3425

2284- سنن ابو داؤد: 3429، سنن ترمذی: 1273، سنن نسائی: 4686

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

أَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِالشَّطْرِ
فَكَانَ ذَلِكَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَبِي بَكْرٍ، وَصَلَدًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ وَلَمْ يُدْكَرْ أَنَّ أَبَا
بَكْرٍ، وَعُمَرَ جَدَّاهُ الْإِجَارَةُ بَعْدَ مَا قَبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

معین مدت تک جاری رہے گا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا
کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کی زمین ٹھیکے پر دی اور یہ نبی
کریم ﷺ، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کے شروع عہد
خلافت میں رہی اور اس بات کا کسی نے ذکر نہیں کیا کہ
نبی کریم ﷺ کے ظاہری وصال کے بعد حضرت ابو بکر
اور حضرت عمر نے اس اجارے کی تجدید کی ہو۔

2285- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا
جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ، عَنْ تَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ: "أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُودَ: أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا،
وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا"، وَأَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ:
أَنَّ الْمَزَارِعَ كَانَتْ تُكْرَى عَلَى شَيْءٍ، سَمَاهُ تَافِعٌ لَا
أَحْفَظُهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی
ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی زمین انہیں
(یہودیوں کو) دی کہ وہ کام اور زراعت کریں اور
پیداوار کا نصف اُن کے لیے ہوگا۔ حضرت ابن عمر نے
انہیں بتایا کہ زمین کرائے پر دی جاتی تھی جس کا نافع نے
نام لیا لیکن مجھے یاد نہ رہا۔

2286- وَأَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ حَدَّثَ: أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ ،
وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: عَنْ تَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: حَتَّى
أَجْلَاهُمْ عُمَرُ

اور حضرت رافع بن خدیج نے نبی کریم ﷺ
سے مروی کی ہے کہ آپ نے ٹھیکے پر مزارع کو زمین
دینے سے ممانعت فرمائی ہے۔ عبید اللہ، نافع، حضرت
ابن عمر سے مروی ہے کہ حضرت عمر نے انہیں جلاوطن
کر دیا تھا۔



اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حوالہ کے مسائل کا بیان

قرض سپرد کرنے کا بیان اور کیا سپرد کرنے میں رجوع ہو سکتا ہے؟

حسن اور ثادہ نے کہا کہ اگر سپردگی کے دن خوشحال تھا تو جائز ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ شریک اور میراث پانے والے میں پانے والے میں سے ایک نقد مال اور دوسرا قرضہ لے۔ ایک دیوالیہ ہو گیا تو دوسرے سے مطالبہ نہیں کر سکتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مال دار کا مال مٹول سے کام لینا ظلم ہے اور جب کسی کا قرض تم میں سے کسی مال دار کے حوالے کیا جائے تو اسے قبول کرنا چاہیے۔

جب قرض کسی مال دار کے حوالے کیا جائے تو رد کرنا اس کے لیے مناسب نہیں ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مال دار کا مال مٹول سے کام لینا کرنا ظلم ہے اور قرض مال دار کے حوالے کیا جائے تو قبول کرے۔

جب میت کا قرض کسی کی طرف منتقل کر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

38- کتاب الحوالات

1- بَابُ الْحَوَالَةِ وَهَلْ

يَرْجِعُ فِي الْحَوَالَةِ؟

وَقَالَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ: إِذَا كَانَ يَوْمَ أَحَالٍ عَلَيْهِ مَلِيًّا جَارٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَتَخَارَجُ الْكُفْرَانُ وَأَهْلُ الْبَيْتِ فَيَأْخُذُ هَذَا عَيْنًا وَهَذَا دَيْنًا، فَإِنْ تَوَجَّاهُ لَمْ يَرْجِعْ عَلَى صَاحِبِهِ

2287 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَظْلُ الْغَنِيِّ ظَلَمٌ، فَإِذَا أَتَيْتَ أَحَدَكُمْ عَلَى مَلٍّ فَلْيَتَّبِعْ

2- بَابُ إِذَا أَحَالَ عَلَى مَلٍّ فَلَيْسَ لَهُ رَدُّ

2288 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَظْلُ الْغَنِيِّ ظَلَمٌ، وَمَنْ أَتَيْتَ عَلَى مَلٍّ فَلْيَتَّبِعْ

3- بَابُ إِنْ أَحَالَ دَيْنَ الْمَيِّتِ

2287 - انظر الحديث: 2400، 2288، صحيح مسلم: 3978، سنن ابوداؤد: 3345، سنن نسائي: 4705

2288 - راجع الحديث: 2287، سنن ترمذی: 1308

عَلَى رَجُلٍ جَارٍ

2289 - حَدَّثَنَا السَّيِّدُ بْنُ الْإِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا

يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَى بِجَنَازَةٍ فَقَالُوا: صَلِّ عَلَيْهَا، فَقَالَ: هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟ قَالُوا: لَا، فَصَلَّى عَلَيْهِ، ثُمَّ أَتَى بِجَنَازَةٍ أُخْرَى، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلِّ عَلَيْهَا، قَالَ: هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟ قِيلَ: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟ قَالُوا: ثَلَاثَةُ كَنَابِيرَ، فَصَلَّى عَلَيْهَا، ثُمَّ أَتَى بِالْغَالِغَةِ، فَقَالُوا: صَلِّ عَلَيْهَا، قَالَ: هَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَهَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟ قَالُوا: ثَلَاثَةُ كَنَابِيرَ، قَالَ: صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ، قَالَ أَبُو قَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى دَيْنِهِ، فَصَلَّى عَلَيْهِ

دیا جائے تو جائز ہے

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا اور عرض کی گئی کہ اس پر نماز پڑھیے۔ فرمایا: کیا اس پر قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کی، نہیں فرمایا کیا اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ عرض کی، نہیں۔ پس اُس پر نماز پڑھی۔ پھر دوسرا جنازہ آیا اور لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! اس پر نماز پڑھیے۔ فرمایا کہ کیا اس پر قرض ہے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ کیا اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ تین دینار۔ پس اُس پر نماز پڑھی۔ پھر تیسرا لایا گیا اور عرض کی گئی کہ اس پر نماز پڑھیے۔ فرمایا کہ اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے عرض کی، نہیں، فرمایا کہ کیا اس پر قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ تین دینار۔ فرمایا کہ تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو۔ حضرت ابو قتادہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اس پر نماز پڑھیے اور اس کا قرض میں ادا کروں گا۔ پس آپ نے اُس پر نماز پڑھی۔



اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

کفالت کا بیان

قرض اور دین میں

کفالت کا بیان

ابوالزناد، محمد بن حمزہ بن عمرو اسلمی کے والد ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عمر نے انہیں مُصدق بنا کر بھیجا تو وہاں ایک شخص اپنی بیوی کی لونڈی سے صحبت کر بیٹھا۔ حمزہ نے کسی شخص کو اس کا ضامن بنا لیا اور حضرت عمر کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جب کہ حضرت عمر اُسے سو کوڑے مار چکے تھے۔ آپ نے اُن سے تصدیق کروائی اور بے خبری کا عذر پیش کیا۔ جریر اور اشعث نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے مرتدوں کے متعلق کہا کہ اُن سے توبہ کرائیے اور اُن پر ضامن لیجیے پس انہوں نے توبہ کی اور اُن کے قبیلے والے ضامن بنے۔ حماد کا قول ہے کہ اگر کوئی ضامن بنے اور فوت ہو جائے تو اُس پر کچھ بھی نہیں ہے اور حکم کے نزدیک اُس کی طرف سے ضمانت ادا کی جائے گی۔

امام ابو عبد اللہ بخاری، لیث، جعفر بن ربیعہ، عبد الرحمن بن ہرمز، حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذکر فرمایا کہ نبی اسرائیل کے ایک شخص نے دوسرے سے ایک ہزار دینار ادھار مانگے۔ اُس نے کہا کہ گواہ لاؤ جن سے میں گواہی لوں۔ اُس نے کہا کہ اللہ گواہی دینے کے لیے کافی ہے، اُس نے کہا کہ ضامن لاؤ۔ دوسرے نے کہا کہ ضمانت کے لیے اللہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ 39- كِتَابُ الْكَفَالَةِ

1- بَابُ الْكَفَالَةِ فِي الْقَرْضِ وَالذُّيُونِ

بِالْأَكْبَادَانِ وَغَيْرِهَا

2290- وَقَالَ أَبُو الزِّنَادِ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرِو الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بَعَثَهُ مُصَدِّقًا، فَوَقَعَ رَجُلٌ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ، فَأَخَذَ حَمْزَةُ مِنَ الرَّجُلِ كَفِيلًا حَتَّى قَدِمَ عَلَى عُمَرَ، وَكَانَ عُمَرُ قَدْ جَلَدَهُ مِائَةَ جَلْدَةٍ، فَصَدَّقَهُمْ وَعَنْدَهُ بِالْجَهَالَةِ وَقَالَ جَرِيرٌ، وَالْأَشْعَفُ، لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ: فِي الْمُرْتَدِّينَ اسْتَبْتَبَهُمْ وَكَفَّلَهُمْ، فَتَابُوا، وَكَفَّلَهُمْ عَشَائِرُهُمْ وَقَالَ حَمَّادٌ: إِذَا تَكَفَّلَ بِنَفْسٍ فَمَاتَ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ، وَقَالَ الْحَكَمُ: يَضْمَنُ

2291- قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ اللَّيْثُ:

خَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَلَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسَلِّفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ، فَقَالَ: أَتَيْتَنِي بِالشُّهَدَاءِ أَشْهَدُهُمْ، فَقَالَ: كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا، قَالَ: فَأَتَيْتَنِي بِالْكَفِيلِ،

قَالَ: كَفَى بِاللّٰهِ كَفِيلًا، قَالَ: صَدَقْتَ، فَدَفَعَهَا
إِلَيْهِ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى، فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَطَعَ
حَاجَتَهُ، ثُمَّ التَّمَسَّ مَرْكَبًا يَزْكِيهَا يَفْقَدُهُ عَلَيْهِ
لِلْأَجَلِ الَّذِي أَجَلُهُ، فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا، فَاتَّخَذَ خَشَبَةً
فَتَقَرَّرَهَا، فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ وَصُحُفَةً مِنْهُ إِلَى
صَاحِبِهِ، ثُمَّ رَجَعَ مَوْضِعَهَا، ثُمَّ أَتَى بِهَا إِلَى الْبَحْرِ،
فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي كُنْتُ تَسْلُفْتُ فَلَاكَا
أَلْفَ دِينَارٍ، فَسَأَلَنِي كَفِيلًا، فَقُلْتُ: كَفَى بِاللّٰهِ
كَفِيلًا، فَرَضِي بِكَ، وَسَأَلَنِي شَهِيدًا، فَقُلْتُ: كَفَى
بِاللّٰهِ شَهِيدًا، فَرَضِي بِكَ، وَأَنِّي جَهَدْتُ أَنْ أَجِدَ
مَرْكَبًا أَبْعَثَ إِلَيْهِ الَّذِي لَهُ فَلَمْ أَقِدْ، وَأَنِّي
أَسْتَوْدِعُكُمَا، فَرَمَى بِهَا فِي الْبَحْرِ حَتَّى وَلَجَتْ فِيهِ،
ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُوَ فِي ذَلِكَ يَلْتَمِسُ مَرْكَبًا يَخْرُجُ إِلَى
بَلَدِهِ، فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ يَنْظُرُ لَعَلَّ
مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ، فَإِذَا بِالْخَشَبَةِ الَّتِي فِيهَا
الْمَالُ، فَاتَّخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطْبًا، فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ
الْمَالَ وَالصُّحُفَةَ، ثُمَّ قَدِمَ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ،
فَأَتَى بِالْأَلْفِ دِينَارٍ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا زِلْتُ جَاهِدًا فِي
طَلَبِ مَرْكَبٍ لِأَتِيكَ بِمَالِكَ، فَمَا وَجَدْتُ مَرْكَبًا
قَبْلَ الَّذِي أَتَيْتُ فِيهِ، قَالَ: هَلْ كُنْتُ بَعَثْتُ إِلَيْكَ
بَشِيْرًا؟ قَالَ: أَخْبَرْتُكَ أَنِّي لَمْ أَجِدْ مَرْكَبًا قَبْلَ
الَّذِي جِئْتُ فِيهِ، قَالَ: فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ آدَى عَنْكَ
الَّذِي بَعَثْتَ فِي الْخَشَبَةِ، فَانْصَرَفَ بِالْأَلْفِ الدِّينَارِ
رَاضِيًا

کافی ہے۔ کہا آپ سچ کہتے ہیں اور ایک مدت تک کے
لیے اُسے رقم دے دی۔ وہ بحری سفر پر نکلا اور اپنی
حاجت پوری کر لی۔ پھر سواری تلاش کرنے لگا کہ اُس پر
سوار ہو کر معین مدت تک پہنچ جائے لیکن کوئی سواری نہ ملی
تو اُس نے ایک لکڑی لی اور وہ اندر سے کھوکھلی کی۔ اُس
میں ہزار دینار رکھے اور اپنے ساتھی کے لیے رقعہ لکھا۔ پھر
اُس کا منہ بند کر کے دریا تک آیا اور کہا: اے اللہ! تجھے علم
ہے کہ میں نے فلاں سے ایک ہزار دینار اُدھار لیے تو
اُس نے مجھے سے ضامن مانگا تھا۔ میں نے کہا کہ اللہ
کافی ضامن ہے تو وہ تجھ پر راضی ہو گیا۔ پھر اُس نے گواہ
مانگا تو میں نے کہا کہ اللہ کافی گواہ ہے تو وہ تجھ پر راضی
ہو گیا۔ میں نے سواری تلاش کرنے کی کوشش کی کہ یہ رقم
اُس تک پہنچاؤں لیکن کچھ نہ کر پایا۔ میں انہیں تیرے
حوالے کرتا ہوں اور سمندر میں پھینک دی حتیٰ کہ وہ بہہ
گئی۔ پھر وہ واپس لوٹ آیا اور سواری تلاش کرتا رہا کہ
اپنے شہر کو جائے ایک روز قرض خواہ باہر نکلا کہ شاید کوئی
جہاز اُس کا مال لے کر آیا ہو تو رقم والی لکڑی ملی جو اُس نے
لے لی کہ گھر والی اس کا ایندھن بنا لے گی۔ جب اُسے
چیرا تو نقدی اور خط برآمد ہوا۔ پھر قرض لینے والا آیا اور
ہزار دینار لایا اور کہا کہ خدا کی قسم ہیں برابر سواری کی
کوشش کرتا رہا کہ تمہارے پاس مال پہنچاؤں لیکن
سواری نہ ملی جس سے میں پہلے آجاتا۔ قرض خواہ نے کہا:
کیا آپ نے کوئی چیز میری طرف بھیجی تھی؟ کہا کہ جس
سواری سے میں آیا ہوں اس سے پہلے مجھے کوئی سواری نہ
ملی۔ کہا کہ جو کچھ تم نے لکڑی کے ذریعے بھیجا وہ اللہ تعالیٰ
نے مجھ تک پہنچا دیا۔ پس وہ اپنے ہزار دینار بخوشی واپس
لے گیا۔

2- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَالَّذِينَ

عَاقَدْتَ أَيْمَانُكُمْ فَأَوْهَهُمْ

نَصَبَهُمْ)

2292- حَدَّثَنَا الصُّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو

أَسَامَةَ، عَنْ إِدْرِيسَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: (وَلِكُلِّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ) (النساء: 33)، قَالَ: وَرَفَّةُ:

(وَالَّذِينَ عَاقَدْتَ أَيْمَانُكُمْ) قَالَ: "كَانَ الْمُهَاجِرُونَ لَنَا قَدِيمُوا الْمَدِينَةِ، يَرِثُ الْمُهَاجِرُ الْأَنْصَارِيَّ كُونَ كَوَيْ رَحِمَهُ، لِلْأُخُوَّةِ الَّتِي أَخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ، فَلَمَّا تَرَلْتُ: (وَلِكُلِّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ) (النساء: 33) نَسَخْتُ"، ثُمَّ قَالَ: (وَالَّذِينَ عَاقَدْتَ أَيْمَانُكُمْ) إِلَّا النَّصْرَ وَالرِّفَادَةَ، وَالنَّصِيحَةَ، وَقَدْ ذَهَبَ الْبِدَاثُ، وَيُوصِي لَهُ

2293- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِيمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَأَخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ

الرَّبِيعِ

2294- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّاهُ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَبْلَغَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ: قَدْ حَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ

ارشادِ ربّانی: ترجمہ کنز الایمان: "اور وہ

جن سے تمہارا حلف بندھ چکا انہیں

اُن کا حصّہ دو"

سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وَلِكُلِّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ اور وَالَّذِينَ عَاقَدْتَ أَيْمَانُكُمْ کے بارے میں فرمایا کہ مہاجر جب مدینہ منورہ میں آئے تو مہاجر انصاری کا وارث ہوتا۔ ذی رحم حضرات کے علاوہ اُس بھائی چارے کے سبب جو نبی کریم ﷺ نے اُن کے درمیان قائم فرمائی تھی۔ جب آیت وَلِكُلِّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ نازل ہوئی تو وہ بات منسوخ ہو گئی۔ پھر فرمایا الَّذِينَ عَاقَدْتَ أَيْمَانُكُمْ تو مدد، تعاون اور خیر خواہی کرنا رہ گیا لیکن میراث کی بات گئی، ہاں اُس کے لیے وصیت کر دی جاتی۔

حمید سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب عبدالرحمن بن عوف آئے تو رسول اللہ ﷺ نے اُن کے اور سعد بن ربیع کے درمیان رشتہ مواخات قائم فرمایا۔

عاصم سے مروی ہے کہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں نے کی ہوا کہ مجھے آپ سے کے بارے میں یہ بات پہنچی ہے کہ اسلام میں کوئی حلف نہیں ہے۔ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے جو قریش اور انصار کے درمیان حلف کروایا وہ میرے غریب خانے میں ہوا

2292- انظر الحديث: 6747, 4580 سنن ابوداؤد: 2922

2294- انظر الحديث: 7340, 6083 صحيح مسلم: 6410 سنن ابوداؤد: 2926

قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِي

3- بَابُ مَنْ تَكْفَّلَ عَنْ مَيِّتٍ دَيْنًا،

فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ

وَبِهِ قَالَ الْحَسَنُ

2295- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي

عُمَيْرٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنِيَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلَّى عَلَيْهَا، فَقَالَ: هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ؟ قَالُوا: لَا، فَصَلَّى عَلَيْهِ، ثُمَّ أُنِيَ بِجَنَازَةٍ أُخْرَى، فَقَالَ: هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ، قَالَ: أَبُو قَتَادَةَ عَلَى دَيْنِهِ يَارَسُولَ اللَّهِ، فَصَلَّى عَلَيْهِ

2296- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو، سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ أُعْطِيَكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا، فَلَمْ يَجِئْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَمَرَ أَبُو بَكْرٍ فَنَادَى: مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةٌ أَوْ دَيْنٌ، فَلْيَأْتِنَا، فَأَتَيْنَاهُ فَقُلْتُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي: كَذَا وَكَذَا، فَخُفِيَ لِي حَقِّيَّةٌ، فَعَدَدْتُهَا، فَإِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ، وَقَالَ: خُذْ مِنْهَا

4- بَابُ جَوَارِ أَبِي بَكْرٍ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ

تھا۔

جو کسی میت کے قرض کی ذمہ داری لے تو

اُسے پھرنے کا حق نہیں ہے

حسن بصری کا یہی قول ہے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا تاکہ اُس پر نماز پڑھی جائے۔ فرمایا کیا اس پر کوئی قرض ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے۔ نہیں تو اُس پر نماز پڑھی۔ پھر دوسرا جنازہ لایا گیا تو فرمایا: کیا اس پر قرض ہے لوگوں نے عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ اپنے ساتھی پر نماز پڑھو۔ حضرت ابو قتادہ نے عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ اس کا قرض مجھ پر۔ پس اُس پر نماز پڑھی۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر بحرین کا مال آگیا تو اُس میں سے میں تمہیں اتنا دوں گا۔ ابھی بحرین کا مال آیا نہیں تھا کہ نبی کریم ﷺ کا وصال ہو گیا۔ جب بحرین کا مال آیا تو حضرت ابو بکر نے منادی کرنے کا حکم دیا کہ جس سے نبی کریم ﷺ نے کوئی وعدہ فرمایا ہو یا جس کا قرض ہو تو ہمارے پاس آئے چنانچہ میں نے حاضر ہو کر عرض کی کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے یوں فرمایا تھا۔ آپ نے مجھے مٹھی بھر کر دی۔ میں نے گئے تو پانچ سو تھے۔ فرمایا کہ اتنے ہی اور لے لو۔

نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں

2295- راجع الحديث: 2289

2296- انظر الحديث: 4383, 3164, 3137, 2683, 2598، صحيح مسلم: 5978, 5977

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقْدِيهِ

2297- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي عَزْرَةُ ابْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، رَوَّجَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: لَمْ أَغْقِلْ أَبُوتَي قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ، وَقَالَ أَبُو صَالِحٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَزْرَةُ ابْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمْ أَغْقِلْ أَبُوتَي قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ، وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفِي الثَّهَارِ، بُكْرَةً وَعَشِيَّةً، فَلَمَّا ابْتُلِحَ الْمُسْلِمُونَ، خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا قَبْلَ الْحَبَشَةِ، حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَرَكِ الْغَمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغْنَةِ، وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ، فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَبَا بَكْرٍ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَخْرَجَنِي قَوْمِي، فَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسِيحَ فِي الْأَرْضِ، فَأَعْبَدَ رَبِّي، قَالَ ابْنُ الدَّغْنَةِ: إِنَّ مِثْلَكَ لَا يُخْرَجُ وَلَا يُخْرَجُ فَإِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَغْلُومَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى تَوَائِبِ الْحَقِّ، وَأَنَا لَكَ جَارٌ، فَارْجِعْ فَأَعْبُدْ رَبَّكَ بِبِلَادِكَ، فَارْتَحِلْ ابْنُ الدَّغْنَةِ، فَارْجَعَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ، فَطَافَ فِي أَشْرَافِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ، فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَا يُخْرَجُ مِنْهُ وَلَا يُخْرَجُ أَنْتُمْ جُونَ رَجُلًا يُكْسِبُ الْمَغْلُومَ، وَيَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَيَقْرِي الضَّيْفَ، وَيُعِينُ عَلَى تَوَائِبِ الْحَقِّ، فَأَنْفَذَتْ قُرَيْشٌ جَوَارِ ابْنِ الدَّغْنَةِ، وَأَمْنُوا أَبَا بَكْرٍ، وَقَالُوا لِابْنِ الدَّغْنَةِ: مَرُّ أَبَا بَكْرٍ، فَلْيَعْبُدْ

حضرت ابو بکر کا پناہ دینا اور عہد کرنا

غزوہ بن زبیر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب سے میں نے شعور کو پہنچی تو اپنے والدین کو دین حق پر عمل پیرا پایا۔ اور کوئی دن ہم پر ایسا نہیں گزرا مگر اُس کے دونوں کناروں میں سے صبح یا شام کو رسول ﷺ ہمارے پاس تشریف لاتے تھے۔ جب مسلمان زیادہ اذیت میں مبتلا ہوئے ہوئے تو حضرت ابو بکر ہجرت کے قصد سے حبشہ کی جانب نکلے، حتیٰ کہ جب برک النعماد کے مقام پر پہنچے تو ابن الدغنه ملا جو قارہ کا سردار تھا۔ اُس نے کہا کہ اے ابو بکر! کہاں کا ارادہ ہے؟ حضرت ابو بکر نے کہا کہ میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے اسلئے زمین میں پھر کر اپنے رب کی عبادت کرنا چاہتا ہوں ابن الدغنه نے کہا کہ آپ جیسا نہ نکلتا ہے نہ اُسے نکالا جاتا ہے کیونکہ آپ محروموں کے لیے کھاتے، صلہ رحمی کرتے عاجز کا بوجھ اٹھاتے، مہمان نوازی کرتے اور مصیبت میں دستگیری کرتے ہیں لہذا میں آپ کو پناہ دیتا ہوں آپ لوٹ چلیں اور اپنے شہر میں اپنے رب کی عبادت کریں۔ پس ابن الدغنه اپنے ساتھ حضرت ابو بکر کو لے آیا اور قریش کے سرداروں کے پاس گیا اور کہا کہ ابو بکر جیسا آدمی نہ نکلتا ہے اور نہ نکالا جاتا ہے۔ کیا آپ ایسے آدمی کو نکالتے ہیں جو ناداروں کے لیے کھاتا، صلہ رحمی کرتا، کمزوروں کا بوجھ اٹھاتا، مہمان نوازی کرتا اور حقداروں زدہ کی مدد کرتا ہے۔ پس قریش نے ابن الدغنه کی امان کو برقرار رکھتے ہوئے حضرت ابو بکر کو امان دے دی اور ابن الدغنه سے کہا کہ ابو بکر سے کہہ دیجیے کہ

رَبُّهُ فِي دَارِهِ، فَلْيُصَلِّ، وَلْيَقْرَأْ مَا شَاءَ، وَلَا يُؤْذِينَا
بِذَلِكَ، وَلَا يَسْتَعْلِنَ بِهِ، فَإِنَّا قَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ
أَبْنَاءَنَا وَنِسَاءَنَا، قَالَ ذَلِكَ ابْنُ الدَّغْنَةِ لِأَبِي بَكْرٍ،
فَطَفِقَ أَبُو بَكْرٍ يَعْبُدُ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، وَلَا يَسْتَعْلِنُ
بِالصَّلَاةِ، وَلَا الْقِرَاءَةِ فِي غَيْرِ دَارِهِ، ثُمَّ بَدَأَ لِأَبِي بَكْرٍ،
فَأَبْتَنَى مَسْجِدًا بِفَنَاءِ دَارِهِ وَبَرَزَ، فَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ،
وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ، فَيَتَقَشَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ
وَأَبْنَاؤُهُمْ، يَعْجَبُونَ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ
رَجُلًا بَكَّامًا لَا يَمْلِكُ دَمْعُهُ حِينَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ،
فَأَفْرَغَ ذَلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ،
فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدَّغْنَةِ، فَقَالُوا عَلَيْهِمْ فَقَالُوا
لَهُ: إِنَّا كُنَّا أَجْرُنَا أَبَا بَكْرٍ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ،
وَأَنَّهُ جَاوَزَ ذَلِكَ، فَأَبْتَنَى مَسْجِدًا بِفَنَاءِ دَارِهِ،
وَأَعْلَنَ الصَّلَاةَ وَالْقِرَاءَةَ، وَقَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ
أَبْنَاءَنَا وَنِسَاءَنَا، فَأَتَاهُ، فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَفْتَصِرَ عَلَى
أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَعَلَّ، وَإِنْ أَبَى إِلَّا أَنْ يُعْلِنَ
ذَلِكَ، فَسَلُّهُ أَنْ يَزِدَّ إِلَيْكَ ذِمَّتَكَ، فَإِنَّا كَرِهْنَا أَنْ
نُخْفِرَكَ، وَلَسْنَا مُقَرِّبِينَ لِأَبِي بَكْرٍ إِلَّا اسْتِعْلَانًا،
قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَتَى ابْنُ الدَّغْنَةِ أَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ: قَدْ
عَلِمْتُ الَّذِي عَقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ، فَإِنَّمَا أَنْ تَفْتَصِرَ
عَلَى ذَلِكَ، وَإِنَّمَا أَنْ تَزِدَّ إِلَيَّ ذِمَّتِي، فَإِنِّي لَا أَحِبُّ أَنْ
تَسْبَحَ الْعَرَبُ، إِنِّي أُخْضِرْتُ فِي رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ، قَالَ
أَبُو بَكْرٍ: إِنِّي أَرَدْتُ إِلَيْكَ جَوَارِكَ، وَأَرْضِي بِجَوَارِ اللَّهِ
وَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَيْدِ يَمَكَةَ،
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ أَرَيْتُ
دَارَ هَجْرَتِكُمْ، رَأَيْتُ سَبْعَةَ ذَاتِ نَحْلٍ بَلْبِينَ
لَا بَلْبِينَ، وَهُمَا الْحَرْثَانِ، فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قَبْلَ

وہ گھر کے اندر اپنے رب کی عبادت کیا کریں، وہاں جتنی
چاہیں نماز پڑھیں اور قرأت کریں اور ان کے ذریعے
ہمیں ازیت نہ پہنچائیں اور یہ کام علانیہ نہ کریں کیونکہ
ہمیں اندیشہ ہے کہ ہمارے بیٹے اور عورتیں فتنے میں
پڑ جائیں گے۔ ابن الدغنه نے ساری بات حضرت ابو بکر
سے کہہ دی کہ گھر میں اپنے رب کی عبادت کریں اور
علانیہ نماز اور قرأت نہ پڑھیں اور نہ دوسرے گھر میں۔
پھر حضرت ابو بکر نے اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنالی
اور باہر نکل کر اُس میں نماز پڑھنے اور قرآن مجید کی
تلاوت کرنے لگے۔ چنانچہ مشرکوں کی عورتیں اور اُن کے
بیٹے تعجب سے اُن کے پاس آکھڑے ہوتے اور حضرت
ابو بکر بہت رونے والے تھے جو قرأت کے وقت اپنے
آنسوؤں کو قابو میں نہیں رکھ سکتے تھے۔ سردارانِ قریش کو
اندیشہ لاحق ہوا اور انہوں نے ابن الدغنه کو بلایا۔ وہ ان
کے پاس آیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے ابو بکر کو امان دی
تھی کہ وہ اپنے گھر میں انے رب کی عبادت کریں لیکن
انہوں نے تجاوز کر کے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی
ہے اور علانیہ نماز اور قرأت کرنے لگے ہیں جب کہ
اندیشہ ہے کہ کہیں ہمارے بیٹے اور ہماری عورتیں فتنے
میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ پس اگر وہ چاہیں تو اپنے گھر میں
اپنے رب کی عبادت کرنے پر اکتفا کریں اور اگر انکار
کریں تو اس کا اعلان کر دیا جائے کہ وہ آپ کا ذمہ واپس
کر دیں کیونکہ ہم آپ کا ذمہ توڑنا بھی ناپسند کرتے ہیں
اور ابو بکر کو علانیہ عبادت کرنے کی اجازت بھی نہیں دے
سکتے۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ ابن الدغنه نے حضرت
ابو بکر کے پاس آکر کہا کہ آپ جانتے ہیں کہ میں نے اس
شرط پر آپ سے عہد کیا تھا ورنہ آپ میرا ذمہ واپس

الْمَدِينَةِ حِينَ ذَكَرَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ بَعْضُ مَنْ كَانَ هَاجِرًا إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ، وَتَهَيَّأَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ بِرَسُولِكَ قَوْلِي أَرْجُو أَنْ يُؤْتَنِي، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَلْ تَرْجُو ذَلِكَ بِأَبِي أَدْنَى؟ قَالَ: نَعَمْ، فَتَحَسَّسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصْحَبَهُ، وَعَلَفَ رَاجِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَى السَّيْرَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ

کر دیں کیونکہ میں یہ نہیں چاہتا کہ اہل عرب یہ نہیں کہ میں نے ایک آدمی کا ذمہ لیا اور وہ توڑ دیا گیا۔ حضرت ابو بکر نے کہا کہ میں تمہارا ذمہ واپس دیتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری پر خوش ہوں اور رسول اللہ ﷺ ان دنوں مکہ مکرمہ میں تھے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے تمہاری ہجرت کی جگہ دکھائی گئی ہے جو کھجوروں والی شور زمین ہے دو پہاڑیوں کے درمیان۔ پس جو رسول اللہ ﷺ کے مدینہ منورہ کا ذکر کرنے سے پہلے ہجرت کر گئے تھے وہ بھی مدینہ منورہ کو لوٹ آئے، اس کے بعد کہ وہ حبشہ کی جانب ہجرت کر گئے تھے۔ حضرت ابو بکر نے بھی ہجرت کی تیاری کر لی تھی لیکن رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ ٹھہرے رہو کیونکہ مجھے بھی اجازت ملنے کی امید ہے۔ حضرت ابو بکر نے عرض کی کہ میرے ابا جان آپ پر قربان، کیا آپ کو بھی اس کی امید ہے؟ فرمایا: ہاں پس رسول اللہ ﷺ کا ساتھ دینے کے لیے حضرت ابو بکر ٹھہرے رہے اور دو اونٹ جو ان کے لیے پاس تھے انہیں چار ماہ تک سر کے پتے کھلاتے رہے۔

قرض کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں جب کوئی جنازہ لایا جاتا تو آپ پوچھتے کیا اس کے پاس قرض ادا کرنے کے لیے کچھ ہے؟ لوگ ہاں کرتے تو رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ دیتے ورنہ مسلمانوں سے فرماتے کہ اپنے بھائی پر نماز پڑھو۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو کثرت سے مال

5- بَابُ الدِّينِ

2298- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يُؤْتِي بِالرَّجُلِ الْمُتَوَكِّلِ عَلَيْهِ الدِّينَ فَيَسْأَلُ، هَلْ تَرَكَ لِدِينِهِ فَضْلًا، فَإِنْ حَدَّثَ أَنَّهُ تَرَكَ لِدِينِهِ وَفَاءً صَلَّى، وَإِلَّا، قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ:

2298- انظر الحديث: 6763, 6745, 6731, 5371, 4781, 2399, 2398، صحيح مسلم: 4134، سنن

صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ، فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ، قَالَ: أَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَّاهُ قَضَاؤُهُ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلَوَزَّتْهُ".

دے دیا تو فرمایا کہ میں مسلمانوں کا اُن کی جانوں سے بھی زیادہ مالک ہوں۔ پس جو مسلمانوں میں سے فوت ہو جائے اور قرض چھوڑے تو یہ مجھ پر ہے اور جو مال چھوڑے تو وہ اُس کے وارثوں کے لیے ہے۔



اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وکالت کا بیان

تقسیم وغیرہ میں

شریک کی وکالت

نبی کریم ﷺ نے اپنی ہدی میں حضرت علی کو شریک کیا اور پھر انہیں تقسیم کرنے کا حکم دیا۔

عبدالرحمن بن ابولیلی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے قربانی کے اونٹ کی جھول خیرات کرنے کا حکم دیا اور اس کی کھال بھی۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ میں تقسیم کرنے کے لیے انہیں کچھ بکریاں عطا فرمائیں تو بکری کا ایک بچہ باقی رہ گیا۔ اس کا نبی کریم ﷺ سے ذکر ہوا تو فرمایا: اُسے ذبح کرلو۔

جب مسلمان کسی حربی کو دارالحرب یا

دارالاسلام میں وکیل بنالے تو جائز ہے

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اُمیہ بن خلف کے لیے خط لکھا کہ

بسم الله الرحمن الرحيم

40- کتاب الوکالة

1- بَابُ وَكَالَةِ الشَّرِيكِ الشَّرِيكِ فِي

الْقِسْمَةِ وَغَيْرَهَا

وَقَدْ أَشْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فِي هَدِيَّةٍ، ثُمَّ أَمَرَهُ بِقِسْمَتِهَا

2299- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ

ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِحِلَالِ الْبُنْدِ الَّتِي لِحِزْبِ، وَبِحُلُودِهَا

2300 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَالِدٍ، حَدَّثَنَا

الْأَلَيْفُ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الْحَكِيمِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَفْقِسُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ، فَبَقِيَ عَتُودٌ، فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ضَعْ بِهِ أُنْتَ

2- بَابُ إِذَا وَكَّلَ الْمُسْلِمُ حَرْبِيًّا فِي

دَارِ الْحَرْبِ، أَوْ فِي دَارِ الْإِسْلَامِ جَازَ

2301- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ الْمَاجَشُونِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ

2299- راجع الحديث: 1707

2300- انظر الحديث: 5555, 5547, 2500، صحيح مسلم: 5057، سنن ترمذی: 1500، سنن نسائی: 4391، سنن

ابن ماجه: 3138

2301- انظر الحديث: 3971

إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ
 جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:
 كَاتَبْتُ أُمِّيَّةَ بْنَ خَلْفٍ كِتَابًا، بِأَنْ يَحْفَظَنِي فِي
 صَاحِبَتِي بِمَكَّةَ، وَأَحْفَظُهُ فِي صَاحِبَتِهِ بِالْمَدِينَةِ،
 فَلَمَّا ذَكَرْتُ الرَّحْمَنَ قَالَ: لَا أَعْرِفُ الرَّحْمَنَ،
 كَاتِبَنِي بِاسْمِكَ الَّذِي كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَكَاتَبْتُهُ:
 عَبْدَ عَمْرٍو، فَلَمَّا كَانَ فِي يَوْمٍ بَدِيءٍ، خَرَجْتُ إِلَى جَبَلٍ
 لِأُحَرِّزَهُ حِينَ نَامَ النَّاسُ، فَأَبْصَرُهُ بِلَالٍ، فَخَرَجَ
 حَتَّى وَقَفَ عَلَى مَجْلِسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ أُمِّيَّةُ بْنُ
 خَلْفٍ: لَا تَجُوزُ إِنَّ نَحْنَا أُمِّيَّةَ، فَخَرَجَ مَعَهُ فَرِيقٌ مِنَ
 الْأَنْصَارِ فِي أَقَارِئَا، فَلَمَّا خَشِيتُ أَنْ يَلْحَقُونَا،
 خَلَفْتُ لَهُمُ ابْنَةً لِأَشْغَلَهُمْ فَقَتَلُوهُ، ثُمَّ أَبَوَا حَتَّى
 يَتَّبِعُونَا، وَكَانَ رَجُلًا نَهِيلاً، فَلَمَّا أَذْرَكُونَا، قُلْتُ لَهُ:
 ابْرُكْ فَبَرَكَ، فَأَلْقَيْتُ عَلَيْهِ نَفْسِي لِأَمْتَعَهُ
 فَتَعَلَّلُوهُ بِالشُّبُوفِ مِنْ تَحْتِي حَتَّى قَتَلُوهُ، وَأَصَابَ
 أَحَدُهُمْ رَجُلِي بِسَيْفِهِ، وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
 عَوْفٍ يُرِينَا ذَلِكَ الْأَثَرُ فِي ظَهْرِ قَدَمِهِ، قَالَ أَبُو عَبْدِ
 اللَّهِ: سَمِعَ يُوسُفُ صَالِحًا، وَإِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ

مکہ مکرمہ میں میرے سامان کی حفاظت کرے اور میں
 مدینہ منورہ میں اُس کے سامان کی حفاظت کروں۔ جب
 میں نے لفظ الرحمن کا ذکر کیا تو اُس نے کہا کہ میں رحمن کو
 نہیں جانتا، آپ اپنا وہی نام لکھیں جو زمانہ جاہلیت میں
 تھا۔ پس میں نے عبد عمرو لکھا جب غزوہ بد کا روز آیا تو
 میں اسکو بچانے کے لیے ایسے پہاڑ کی جانب لے گیا
 جب کہ لوگ سوئے ہوئے تھے۔ پس حضرت بلال نے
 اُسے دیکھ لیا۔ پس وہ نکلے اور انصار کی ایک مجلس میں جا
 کھڑے ہوئے۔ کہا کہ یہ اُمیہ بن خلف ہے۔ اگر یہ بچ
 گیا تو میں نہیں بچ سکوں گا۔ تو اُن کے ساتھ کچھ انصاری
 ہمارے نشانات دیکھتے ہوئے نکل کھڑے ہوئے۔ جب
 مجھے خوف ہوا کہ ہم سے وہ آلیں گے تو میں نے اُس کے
 بیٹے کو پیچھے چھوڑ دیا تاکہ اُس کے ساتھ مشغول رہیں مگر
 اُسے قتل کر دیا گیا اور ہمیں تلاش کرنے لگے اور وہ بھاری
 بھرم آدمی تھا۔ جب وہ ہم تک پہنچ گئے تو میں نے اُس
 سے بیٹھنے کے لیے کہا تو وہ بیٹھ گیا۔ اُسے بچانے کے لیے
 میں اُس کے اوپر گر گیا۔ انہوں نے میرے نیچے سے
 اُسے تلواریں ماریں اور قتل کر دیا اور تلوار کا ایک زخم
 میرے پیر میں بھی لگا اور حضرت عبدالرحمن بن عوف اپنے
 پیر کی پشت پر وہ نشان ہمیں دکھایا کرتے تھے۔

صرافی اور تول میں کسی کو

وکیل بنانا

حضرت عمر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم نے
 صرافی میں وکیل بنایا تھا۔

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی

3- بَابُ الْوَكَالَةِ فِي

الضَّرْفِ وَالْبِزَانِ

وَقَدْ وَكَّلَ عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ فِي الضَّرْفِ

2303 و 2302 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ،

اللہ تعالیٰ انہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو خیبر کا عامل بنایا تو وہ عمدہ کھجوریں لے کر آیا۔ فرمایا کہ کیا خیبر کی سب کھجوریں ایسی ہوتی ہیں؟ عرض کی کہ ہم یہ ایک صاع کھجوریں دو صاع کے بدلے اور دو صاع کھجوریں تین صاع کے بدلے لیتے ہیں۔ فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو بلکہ سب کو درہموں کے عوض فروخت کر دیا کرو اور پھر عمدہ کھجوریں درہموں سے خرید لیا کرو اور فرمایا کہ وزن کے بارے میں بھی یہی حکم ہے۔ ابو عبد اللہ نے فرمایا یوسف نے صالح سے حنا اور ابراہیم نے اپنے والد سے۔

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ، فَجَاءَهُمْ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ: أَكُلْ تَمْرَ خَيْبَرَ هَكَذَا، فَقَالَ: إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَتَيْنِ وَالصَّاعَتَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ: لَا تَفْعَلْ، يَجِئُ الْجَنَعُ بِالدَّاهِمِ، ثُمَّ ابْتَغِ بِالدَّاهِمِ جَنِيْبًا، وَقَالَ فِي الْبَيْزَانِ مِثْلَ ذَلِكَ

جب چرواہا یا وکیل کسی بکری کو مرتی ہوئی یا کسی چیز کو خراب ہوتی دیکھے تو بگڑنے کے خوف سے ذبح یا درست کر دے

4- بَابُ إِذَا أَبْصَرَ الرَّاعِيَ أَوْ الْوَكِيلُ شَاةً تَمُوتُ، أَوْ شَيْئًا يَفْسُدُ ذَبْحٌ وَأَصْلَحَ مَا يَخَافُ عَلَيْهِ الْفَسَادَ

ابن کعب بن مالک نے اپنے والد ماجد سے مروی کی ہے کہ ہماری بکریاں سلع کے مقام پر چر رہی تھیں۔ ہماری بکریوں میں سے ہماری لونڈی نے ایک بکری کو دیکھا جو قریب المرگ تھی تو ایک پتھر توڑ کر اس کے ساتھ ذبح کر ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ اسے نہ کھاؤ حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ سے دریافت نہ کر لوں۔ پس انہوں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کرنے کے لیے کسی کو بھیجا اور اس نے نبی کریم ﷺ سے اُس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے اُسے کھا لینے کا حکم فرمایا۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ مجھے لونڈی کے ذبح کرنے پر تعجب ہے۔ عبید اللہ نے عبید اللہ سے اس کی متابعت کی ہے۔

2304 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، سَمِعَ الْمُعْتَمِرَ، أَتَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ تَافِعٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ كَانَتْ لَهُمْ غَنَمٌ تَرْعَى بِسَلْعٍ، فَأَبْصَرَتْ جَارِيَةً لَنَا بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا، فَكَسَرَتْ حَجْرًا فَلَمَحَتْهَا بِهِ، فَقَالَ لَهُمْ: لَا تَأْكُلُوا حَتَّى أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ أُرْسَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَسْأَلُهُ، وَأَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، أَوْ أُرْسَلَ، فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَيُعْجِبُنِي أَكْلُهَا أَمَةً، وَأَكْلُهَا ذَبْحٌ تَابَعَهُ عَبْدُهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

حاضر یا غائب کی

5- بَابُ: وَكَأَلَةُ الشَّاهِدِ

وَالْغَائِبِ جَائِزَةً

وَكَتَبَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ إِلَى قَهْرَمَانِيَّةٍ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهُ: أَنْ يُرَى عَنْ أَهْلِهِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ

وکالت جائز ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو نے اپنے وکیل کے لیے لکھا جو موجود نہیں تھا کہ ان کے گھر کے چھوٹے بڑوں کی طرف سے صدقہ فطر ادا کر دے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کا نبی کریم ﷺ کے ذمے ایک خاص عمر کا اونٹ تھا۔ وہ تقاضا کرنے آیا تو آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ اسے دے دو۔ لوگوں نے تلاش کیا تو اتنی عمر کا نہ ملا، ہاں اُس سے زائد عمر کا ملا۔ فرمایا کہ یہی دے دو۔ اُس نے کہا کہ آپ نے مجھے پورا حق دیا اللہ تعالیٰ آپ کو پورا دے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو ادا کرنے میں اچھا۔

قرض کی ادائیگی میں وکیل بنانا

ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ سے تقاضا کرنے آیا تو اُس نے سختی کی۔ آپ کے صحابہ نے اُسے مارنا پٹینا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے جانے دو کیونکہ قرض خواہ کو کہنے کا حق ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ اسے اتنی ہی عمر کا اونٹ دے دو۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اُس سے زیادہ عمر کا تو ہے۔ فرمایا۔ وہی دے دو کیونکہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرے۔

جب کسی قوم کے وکیل یا شفیع کے لیے کوئی چیز

6- بَابُ الْوَكَالَةِ فِي قَضَاءِ الدُّيُونِ

2305 - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرٌ مِنَ الْإِبِلِ، فَجَاءَهُ يَتَقَاضَاةٌ، فَقَالَ: أَعْطُوهُ، فَطَلَبُوا سِتْرَهُ، فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ إِلَّا سِتْرًا فَوْقَهَا، فَقَالَ: أَعْطُوهُ، فَقَالَ: أَوْفَيْتَنِي أَوْفَى اللَّهِ بِكَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً

7- بَابُ إِذَا وَهَبَ شَيْئًا لَوَكِيلٍ

2305- انظر الحديث: 2306, 2392, 2393, 2401, 2606, 2609، صحيح مسلم: 2305، سنن

ترمذی: 1316, 1317، سنن نسائی: 4632, 4707، سنن ابن ماجہ: 2423

2306- راجع الحديث: 2305

أَوْ شَفِيعَ قَوْمٍ جَازَ

لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْفِدُ
هَوَازِنَ حِينَ سَأَلُوهُ الْمَغَائِمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَصِيبِي لَكُمْ

ہبہ کی جائے تو جائز ہے

جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ہوازن کے وفد سے
فرمایا جب انہوں نے غنیمتوں کا سوال کیا تو نبی
کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں اپنا حصہ دے سکتا
ہوں۔

2307, 2308 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ:

حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ، قَالَ: وَرَعَمَ عُرْوَةُ، أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ
وَالْبُسُورَ بْنَ مَخْرَمَةَ، أَخْبَرَاهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ
مُسْلِمِينَ، فَسَأَلُوهُ أَنْ يُزِدَ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ
وَسَبَبَهُمْ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: "أَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ، فَأَخْتَارُوا
إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ: إِمَّا السَّبِيَّ، وَإِمَّا الْبَالَ، وَقَدْ
كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ"، وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَضَرَهُمْ بِضَعْعِ عَشْرَةِ لَيْلَةٍ حِينَ
قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ، فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ رَأْيَ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى
الطَّائِفَتَيْنِ، قَالُوا: فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبِيَّتَنَا، فَقَامَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْلِمِينَ،
فَأَتَى عَلَى اللَّهِ وَمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِ
إِخْوَانُكُمْ هَؤُلَاءِ قَدْ جَاءُواكَ تَائِبِينَ، وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ
أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبَبَهُمْ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ
يُطْلَبَ بِذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ
يَكُونَ عَلَى حِفْظِهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيعُ

عروہ نے حضرت مروان بن حکم اور حضرت مسور بن
مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول
اللہ ﷺ کھڑے ہوئے جب کہ ہوازن کا وفد مسلمان
ہو کر آیا ہوا تھا تو انہوں نے اپنا مال اور اپنے قیدی واپس
کرنے کا سوال کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا
کہ مجھے وہ بات زیادہ پسند ہے جو زیادہ سچی ہو، تم دونوں
میں سے ایک چیز لے سکتے ہو، قیدی یا مال۔ میں تو ان کا
انتظار کرتا رہا تھا کیونکہ رسول اللہ ﷺ ان کا طائف
سے واپس لوٹنے وقت دس دنوں سے زیادہ انتظار کرتے
رہے تھے۔ جب ان پر واضح ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ
انہیں ایک ہی چیز واپس دیں گے تو انہوں نے کہا کہ ہمیں
ہمارے قیدی دے دیجیے۔ پس رسول اللہ ﷺ
مسلمانوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی
جو اس کی شان کے لائق ہے۔ پھر فرمایا کہ تمہارے یہ
بھائی تمہارے پاس توبہ کر کے آئے ہیں۔ میں چاہتا ہوں
کہ ان کے قیدی انہیں دے دوں۔ پس جو تم میں سے
اپنی خوشی سے دینا چاہے وہ یوں کر لے ورنہ جو چاہے اس
کو اس کا حصہ فی مال سے دے دیا جائے گا جو اللہ
تعالیٰ ہمیں پہلی دفعہ عطا فرمائے۔ لوگوں نے کہا کہ ہم
رسول اللہ ﷺ کی خاطر دل کی خوشی سے دیتے ہیں۔

2307, 2308 - النظر الحديث: 7177, 7176, 4319, 4318, 3132, 3131, 2608, 2607, 2584,

سنن ابوداؤد: 2583, 2540, 2539

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہمیں نہیں جانتے کہ کون خوشی سے کہہ رہا ہے اور کون دیکھا دیکھی۔ تم چلے جاؤ، حتیٰ کہ تمہارے سردار آکر ہمیں بتائیں۔ پس لوگ واپس لوٹ گئے اور اپنے سرداروں سے بات کی۔ چنانچہ وہ واپس آئے اور انہوں نے بتایا کہ لوگ خوشی سے اجازت دے رہے ہیں۔

اللَّهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ: قَدْ طَيَّبْنَا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ لَا تَنْدِرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذَلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْكُنْ، فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعُوا إِلَيْنَا عُرْفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرْفَاؤُهُمْ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ: أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا

جب کسی کو کچھ دینے کے لیے وکیل بنایا جائے اور بتایا نہ جائے کہ کتنا دے تو لوگوں کے عرف کے مطابق دے

8- بَابُ إِذَا وَكَّلَ رَجُلٌ رَجُلًا أَنْ يُعْطِيَ شَيْئًا، وَلَمْ يُبَيِّنْ كَمْ يُعْطَى، فَأَعْطَى عَلَى مَا يَتَعَارَفُهُ النَّاسُ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک سفر کے دوران میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا اور میں سست رفتار اونٹ پر سوار تھا جو لوگوں سے پیچھے رہ گیا تھا۔ پس نبی کریم ﷺ میرے پاس سے گزرے اور فرمایا: کون ہو؟ عرض کی کہ میں جابر بن عبد اللہ ہوں۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہو؟ عرض کی کہ میں سست رفتار اونٹ پر سوار ہوں فرمایا کہ کیا تمہارے پاس چھڑی ہے؟ میں نے کہا، ہاں۔ فرمایا تو مجھے دو۔ میں نے پیش کر دی۔ آپ نے اُسے مارا اور ڈانٹا۔ پس وہ اُس وقت سب لوگوں سے آگے نکل گیا۔ فرمایا کہ یہ میرے ہاتھوں فروخت دو؟ میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ یہ آپ ہی کا ہے۔ فرمایا کہ میرے ہاتھوں فروخت دو اور میں نے اسے چار سو دینار میں خرید لیا اور تم مدینہ منورہ تک اس پر سوار رہو۔ جب ہم مدینہ

2309 - حَدَّثَنَا الْمَيْمُونُ بْنُ أَبِي عِيسَى، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَغَيْرِهِ، يُزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُ كُلُّهُمْ رَجُلٌ وَاحِدٌ مِنْهُمْ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَكُنْتُ عَلَى جَمَلٍ ثَقِيلٍ إِنَّمَا هُوَ فِي آخِرِ الْقَوْمِ، فَمَرَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ قُلْتُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: مَا لَكَ؟ قُلْتُ: إِنِّي عَلَى جَمَلٍ ثَقِيلٍ، قَالَ: أَمَعَكَ قَضِيبٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: أَعْطِيهِ، فَأَعْطَيْتُهُ، فَطَرَبَهُ، فَزَجَرَهُ، فَكَانَ مِنْ ذَلِكَ الْمَكَانِ مِنْ أَوَّلِ الْقَوْمِ، قَالَ: بِعْنِيهِ، فَقُلْتُ: بَلْ، هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: بَلْ بِعْنِيهِ، قَدْ أَخَذْتُهُ بِأَرْبَعَةِ دَنَائِيرَ، وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ أَخَذْتُ أَرْتَجِلُ، قَالَ: أَيْنَ

منورہ کے قریب پہنچے تو میں اپنے مکان کی جانب جانے لگا۔ فرمایا کہاں کا ارادہ ہے؟ عرض کی کہ ایک عورت سے شادی کی ہے جو بیوہ تھی۔ فرمایا کہ کنواری لڑکی سے کیوں نہ کی کہ تم سے کھیتی اور تم اُس سے کھیتے۔ عرض کی کہ میرے والد محترم فوت ہو گئے اور کئی بیٹیاں چھوڑی ہیں، لہذا میں نے چاہا کہ کسی تجربہ کار اور بیوہ عورت سے شادی کروں۔ فرمایا: یہ بات ہے جب ہم مدینہ پہنچ گئے تو فرمایا اے بلال! کچھ زیادہ دینا۔ پس انہوں نے مجھے چار سو دینار اور کچھ قیراط زیادہ دیئے۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جو زیادہ عطا فرمایا تھا وہ مجھ سے کبھی جدا نہیں ہوتا اور وہ قیراط جابر بن عبد اللہ کی تھیلی سے جدا نہیں ہوتے۔

نکاح میں عورت کا حاکم کو وکیل بنانا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ میں نے اپنی جان آپ کے لیے ہبہ کر دی۔ ایک شخص نے عرض کی کہ اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجیے۔ فرمایا کہ تمہارے قرآن جاننے کے عوض میں نے اسے تمہارے نکاح میں دیا۔

جب کسی کو وکیل بنایا جائے اور وکیل

کوئی چیز چھوڑ دے لیکن موکل

اُسے اجازت دے

تو جائز ہے

ثُرَيْدٌ، قُلْتُ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً قَدْ خَلَا مِنْهَا، قَالَ: فَهَلَا جَارِيَةٌ تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ، قُلْتُ: إِنَّ أَبِي تَوَلَّى وَتَرَكَ بَنَاتٍ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَكِيحَ امْرَأَةً قَدْ جَزَّيْتُ خَلَا مِنْهَا، قَالَ: فَذَلِكَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، قَالَ: يَا بِلَالُ، اقْضِ وَرْدَهُ، فَأَعْطَاهُ أَرْبَعَةَ دَنَابِيرَ، وَزَادَهُ قِيرَاطًا، قَالَ جَابِرٌ: لَا تُفَارِقُنِي زِيَادَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَكُنِ الْقِيرَاطُ يُفَارِقُنِي جَرَّابَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

9- بَابُ وَكَالَةِ الْمَرْأَةِ الْإِمَامَةِ فِي النِّكَاحِ

2310- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ لَكَ مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ رَجُلٌ: زَوَّجْنَاهَا، قَالَ: قَدْ زَوَّجْنَا كَهَاجِمًا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ

10- بَابُ إِذَا وَكَّلَ رَجُلًا، فَتَرَكَ

الْوَكِيلَ شَيْئًا فَأَجَارَهُ الْمُوَكَّلُ

فَهُوَ جَائِزٌ، وَإِنْ أَقْرَضَهُ

إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى جَازَ

عثمان بن ہشیم ابو عمرو عوف، محمد بن سیرین، حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے زکوٰۃ رمضان کی حفاظت پر مقرر فرمایا۔ پس ایک آنے والا آیا اور اناج میں سے لینے لگا۔ میں نے اُسے پکڑ لیا اور کہا خدا کی قسم میں ضرور تمہیں رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کروں گا۔ اُس نے کہا کہ میں نادار ہوں اور میرے بچے ہیں اور مجھے شدید حاجت ہے۔ پس میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے ابو ہریرہ! رات تم نے اپنی قیدی کا کیا کیا؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ اُس نے شدید ضرورت اور بچوں کی شکایت کی تو مجھے ترس آ گیا۔ لہذا میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ فرمایا کہ اُس نے تم سے جھوٹ بولا ہے اور وہ پھر آئے گا۔ پس میں نے جان لیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے فرمانے کے مطابق ضرور آئے گا۔ چنانچہ وہ پھر آیا اور اناج میں سے لے جانے لگا تو میں نے اُسے پکڑ لیا۔ کہا کہ میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ضرور پیش کروں گا۔ کہا کہ مجھے چھوڑ دو، میں نادار اور بال بچے دار ہوں۔ پھر نہیں آؤں گا۔ پس مجھے ترس آ گیا اور میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ صبح کو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ ابو ہریرہ! اپنے قیدی کا کیا کیا؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ! اُس نے شدید ضرورت اور بال بچوں کی شکایت کی تو مجھے ترس آ گیا اور اُسے چھوڑ دیا۔ فرمایا کہ اُس نے تم سے غلط کہا ہے اور وہ پھر آئے گا۔ پس میں تیسری رات اس کا منتظر رہا تو وہ آکر اناج لینے لگا۔ پس میں نے اُسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے جاؤں گا کیونکہ آج آخری اور تیسری رات ہے۔ تم ہر

2311 - وَقَالَ عُمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَبُو عُمَرُو حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَكَلَّنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِي آتٍ لِحَاجَةٍ يَخْشَوْنَ مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ وَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَا زَفَعْتُكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ لِي مُحْتَاجٌ وَعَلَى عِيَالٍ وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ قَالَ: فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَجَمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ سَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ يَخْشَوْنَ مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لَا زَفَعْتُكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَى عِيَالٍ لَا أَعُودُ فَرَجَمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَجَمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ الْغَالِيَةَ فَجَاءَ يَخْشَوْنَ مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لَا زَفَعْتُكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ وَهَذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ أَتَكَ تَزْعُمُ لَا تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ قَالَ: دَعْنِي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهَا قُلْتُ: مَا هُوَ قَالَ: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَأَقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ (اللَّهُ لَا إِلَهَ

إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ (البقرة: 255)، حَتَّى تَخْتِمَ
الْآيَةَ، فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ، وَلَا
يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ، فَخَلِّيتُ سَبِيلَهُ،
فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ، قُلْتُ: يَا
رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللَّهُ
بِهَا، فَخَلِّيتُ سَبِيلَهُ، قَالَ: مَا هِيَ، قُلْتُ: قَالَ لِي:
إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا
حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ: (اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ)
(البقرة: 255)، وَقَالَ لِي: لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ
حَافِظٌ، وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ - وَكَانُوا
أَحْرَضَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ - فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: أَمَّا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ، تَعْلَمُ
مَنْ يُخَاطَبُ مُنْذُ فَلَانٍ لَيْلٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَا،
قَالَ: ذَلِكَ شَيْطَانٌ

مرتبہ کہتے رہے کہ اب نہیں آؤں گا مگر آتے رہے۔ کہا
کہ مجھے چھوڑ دو، میں آپ کو ایسے الفاظ سکھا دیتا ہوں جو
آپ کو نفع دیں گے میں نے کہا وہ کیا ہیں؟ کہا کہ جب تم
اپنے بستر پر جاؤ تو آیہ الکرسی آخر تک پڑھ لیا کرو تو ساری
رات تم اللہ کی حفاظت میں رہو گے اور صبح تک شیطان
تمہارے نزدیک نہیں آسکے گا۔ پس میں نے اُسے چھوڑ
دیا۔ صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم
نے اپنے رات کے چور کا کیا بنایا؟ عرض کی ہوا کہ یا
رسول اللہ! اُس نے مجھے ایسے کلمے سکھانے کا دعویٰ کیا جو
مجھے اللہ کے پاس فائدہ دیں تو میں نے اُسے چھوڑ دیا۔
فرمایا کہ وہ کیا ہیں؟ عرض کی: اُس نے کہا کہ جب تم بستر
پر جاؤ تو اوّل سے آخر تک آیہ الکرسی پڑھ لیا کرو تو تم برابر
اللہ کی حفاظت میں رہو گے اور صبح تک شیطان تمہارے
دیکھ نہیں آئے گا اور وہ حضرات نیکیوں کے بڑے
حریص تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بات اُس
نے سچی کہی ہے جب کہ آپ وہ جھوٹا ہے۔ اے
ابو ہریرہ! جانتے ہو یہ تین راتوں تک کون تم سے مخاطب
ہوتا۔ رہا؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا کہ وہ شیطان تھا۔

جب وکیل کوئی فاسد چیز فروخت کرے تو
اُس کی بیع مردود ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی
ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حضرت بلال برنی
کھجوریں لے کر حاضر ہوئے۔ نبی کریم ﷺ نے اُن
سے فرمایا کہ یہ کہاں سے آئی ہیں؟ حضرت بلال نے
عرض کی کہ میرے پاس رومی کھجوریں تھیں تو میں نے وہ

11- بَابُ: إِذَا بَاعَ الْوَكِيلُ شَيْئًا
فَاسِدًا، فَبَيْعُهُ مَرْدُودٌ

2312- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ،
حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ، عَنْ يَحْيَى، قَالَ:
سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ
الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ بِلَالٌ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَمَرٍ بَرْنِيٍّ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ

دو صاع کے عوض ایک صاع کے حساب سے بیچ دیں تاکہ یہ آپ کو کھلاؤں۔ اُس وقت نبی کریم ﷺ نے فرمایا: توبہ توبہ، یہ تو بالکل سود ہے، یہ تو عین سود ہے۔ جب تم خریدنے کا قصد کرو تو اپنی فروخت دو اور پھر دوسری خرید لو۔

وقف میں وکالت اور نفقہ میں اور یہ کہ کوئی اپنی دوست کو کھلائے تو عرف کے مطابق کھائے

عمرو سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مالِ زکوٰۃ کے بارے میں فرمایا کہ متولی کے لیے گناہ نہیں ہے جب کہ وہ کھائے اور اپنے دوست کو کھلائے جب کہ لوٹنے والا نہ ہو۔ حضرت عمر کی جانب سے حضرت ابن عمر صدقات کے متولی تھے تو وہ جہاں اترتے اہل مکہ کے لیے تحائف بھیجا کرتے تھے۔

حدود میں وکالت کرنا

حضرت زید بن خالد اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اے انیس! صبح کو اُس عورت کے پاس جانا۔ اگر وہ اعتراف کرے تو اُسے سنگسار کر دینا۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ آيِنَ هَذَا، قَالَ يَلَالُ: كَانَ عِنْدَنَا ثَمَرٌ رِدْئِي، فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِنُطْعِمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ: آوَةُ آوَةُ، عَنِ الزَّيْبَاءِ عَنِ الزَّيْبَاءِ، لَا تَفْعَلْ، وَلَكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ فَبِيعِ الثَّمَرِ بِبَيْعٍ آخَرَ، ثُمَّ اشْتَرِهِ

12- بَابُ الْوَكَالَةِ فِي الْوَقْفِ وَنَفَقَتِهِ،

وَأَنْ يُطْعِمَ صَدِيقًا لَهُ

وَيَأْكُلَ بِالْمَعْرُوفِ

2313 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو، قَالَ فِي صَدَقَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَيْسَ عَلَى الْوَلِيِّ جُنَاحٌ أَنْ يَأْكُلَ وَيُؤْكَلَ صَدِيقًا لَهُ غَيْرَ مُتَأَقِّلٍ مَالًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ هُوَ يَبِي صَدَقَةَ عُمَرَ، يُهْدِي لِنَاسٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ كَانَ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ

13- بَابُ الْوَكَالَةِ فِي الْحُدُودِ

2314 و 2315 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، أَخْبَرَنَا

الَلَيْثُ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالْغَدَا أُنَيْسُ إِلَى أَمْرٍ هَذَا، فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَارْجِعْهَا

2313- انظر الحديث: 2777, 2773, 2772, 2764, 2737

2314, 2315 - انظر الحديث: 7278, 7260, 7258, 7193, 6859, 6842, 6835, 6833

6827, 6633, 2724, 2695 صحيح مسلم: 4410 سنن ابو داود: 4445 سنن ترمذی: 1433 سنن

نسائی: 5426, 5425 سنن ابن ماجه: 2549

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نعمان یا ابن نعمان کو شراب کی حالت میں لایا گیا تو جتنے بھی لوگ گھر میں تھے انہیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ اُسے ملیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں بھی مارنے والوں میں تھا۔ ہم نے اُسے جوتوں اور تھپڑوں سے پیٹا۔

قربانی کے جانوروں کی وکالت
اور اُن کی نگرانی کرنا

عمرہ بنت عبد الرحمن رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُن سے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی ہدی کے لیے قلاوے اپنے ہاتھ سے بٹے۔ پھر انہیں اپنے والد محترم کے ساتھ بھیجا تو رسول اللہ ﷺ پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں کسی چیز کے قلاوے پہنائے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو قربانی ذبح ہونے تک حلال رکھا۔

جب آدمی اپنے وکیل سے کہے کہ جہاں سمجھو اسے خرچ کرو اور وکیل کہے کہ میں نے آپ کی بات سن لی ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مدینہ منورہ کے اندر حضرت ابو طلحہ سب سے مال دار شخص تھے اور اپنے سارے مال میں انہیں بیرحاء

2316 - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا عَنْهُ الْوَهَّابُ الْقُفَيْيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: جِئْتُ بِالنَّعِمَانِ، أَوْ ابْنِ النَّعِمَانِ، شَارِبًا فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَطْرِبُوا قَالَ: فَكُنْتُ أَتَأْفِئِمَنَ صَرَبَهُ، فَطَرَبْتُهُ بِاللَّيَالِ، وَالْحَجْرِيْدِ

14- بَابُ الْوَكَالَةِ فِي الْبُدْنِ وَتَعَاهِدِهَا

2317 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرِوَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَتَا فَتَلْتُ فَلَايِدَ هَذِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ، ثُمَّ قَلَدَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي، فَلَمْ يَخْزُمْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللَّهُ لَهُ، حَتَّى يُحْزَرَ الْهَدْيُ

15- بَابُ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لَوَكِيلِهِ: ضَعُهُ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ، وَقَالَ الْوَكِيلُ: قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ

2318 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ

2316- النظر الحديث: 6775, 6774

2317- راجع الحديث: 1700, 1696

2318- راجع الحديث: 2312, 1461

أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَالًا، وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْتُ حَاءٍ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبَلَةَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ، فَلَمَّا تَزَلَّتْ: (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ) (سورة: آل عمران، آية رقم: 92) قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ فِي كِتَابِهِ: (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ) (سورة: آل عمران، آية رقم: 92) وَإِنْ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْتُ حَاءٍ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ أَرْجُو بِرَّهَا، وَدُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ، فَضَعُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ خَيْفَ شِدَّتٍ، فَقَالَ: تَخَّ ذَلِكَ مَالٌ رَاحَ ذَلِكَ مَالٌ رَاحَ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيهَا، وَأَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ، قَالَ: أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ، تَابِعَهُ إِسْمَاعِيلُ، عَنْ مَالِكٍ، وَقَالَ رَوْحٌ عَنْ مَالِكٍ: رَاحَ

باغ سب سے پسند تھا جو مسجد نبوی کے سامنے تھا اور رسول اللہ ﷺ اُس میں تشریف لے جاتے اور اس کا عمدہ پانی پیا کرتے تھے جب آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ نازل ہوئی تو حضرت ابو طلحہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی ہوئے: بے شک اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ تم ہرگز بھائی کو نہیں پاسکتے جب تک تم اپنی پیاری چیز میں سے خرچ نہ کرو جب کہ مجھے اپنے تمام مالوں میں بیرحاء سب سے زیادہ محبوب ہے۔ یہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے۔ میں اللہ کے پاس اس کی بھلائی اور زائد راہ چاہتا ہوں۔ پس یا رسول اللہ! جہاں مرضی ہو اسے خرچ فرمائیے۔ فرمایا کہ بہت خوب، یہ مال نفع بخش ہے، یہ مال نفع بخش ہے۔ میں نے سُن لیا جو تم نے کہا۔ میرے خیال میں تم اسے اپنے قرابت داروں کو دے دو۔ عرض کی یا رسول اللہ! میں نے یہی کر دیا۔ پس حضرت ابو طلحہ نے اُسے اپنے اقارب اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔ اسماعیل نے امام مالک سے اس کی متابعت کی ہے اور روح نے امام مالک سے لفظ راح مروی کیا ہے۔

خزانے وغیرہ کی امانت کا

کسی کو وکیل بنانا

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خزانچی خرچ کرنے میں امانت دار ہوتا ہے۔ کبھی فرمایا کہ وہی دیتا ہے جو اُسے حکم دیا جاتا ہے، پورا، بھرپور اور دل کی خوشی سے، جس کو دینے کا اُسے حکم دیا جاتا ہے اور وہ بھی صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہوتا ہے۔

16- بَابُ وَكَالَةِ الْأَمِينِ

فِي الْخِزَانَةِ وَنَحْوِهَا

2319- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ، عَنْ بَرْزَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " الْخَازِنُ الْأَمِينُ، الَّذِي يُنْفِقُ - وَرُفْعًا قَالَ: الَّذِي يُعْطَى - مَا أُمِرَ بِهِ كَامِلًا مُؤَفَّرًا، طَيِّبًا نَفْسُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ "

بسم الله الرحمن الرحيم

41- کتاب المزارعة

1- بَابُ فَضْلِ الزَّرْعِ وَالْغَرَسِ

إِذَا أَكَلَ مِنْهُ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْرُثُونَ،
أَأَنْتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ، لَوْ نَشَاءُ
لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا) (الواقعة: 64)

2320- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو
عَوَانَةَ، ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ،
حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا، أَوْ يَزْرَعُ
زَرْعًا، فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَيْهيمَةٌ، إِلَّا كَانَ
لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ، وَقَالَ لَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا أَبَانُ،
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2- بَابُ مَا يُحَدِّدُ مِنْ عَوَاقِبِ

الْإِسْتِغَالِ بِآلَةِ الزَّرْعِ، أَوْ مُجَاوِزَةِ

الْحَدِّ الَّذِي أَمَرَهُ

2321- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ الْجَنْصِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ
الْأَلْهَانِيُّ، عَنْ أَبِي أَمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، قَالَ: وَرَأَى سِكَّةً
وَشَيْئًا مِنْ آلَةِ الْحَرْثِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

مزارعت کا بیان

کاشتکاری کرنا اور پھل دار درخت لگانے کی

فضیلت جب کہ اُس سے لوگ کھائیں

ارشادِ ربانی ہے: کیا تم نے دیکھے جو تم کھیتی کرتے
ہو۔ کیا اُسے تم اُگاتے ہو یا ہم اُگاتے ہیں؟ اگر ہم
چاہیں تو اُسے بیکار کر دیں۔ (الواقعة: ۶۴-۶۶)

قتیبہ بن سعد، ابوعوانہ۔ عبدالرحمن بن مبارک،
ابوعوانہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی
ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو پھل دار درخت
لگاتا یا کاشتکاری کرتا ہے اور اس میں سے پرندے،
انسان اور مویشی کھاتے ہیں تو وہ اُس کی طرف سے
صدقہ لکھا جاتا ہے۔ مسلم، ابان، قتادہ، حضرت انس رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا
ہے۔

آلاتِ زراعت اور کاشتکاری میں

حد سے زیادہ مشغول ہو

جانا بُرا ہے

محمد بن زیاد الہانی سے مروی ہے کہ حضرت ابوامامہ
باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب کہ بل اور زراعت کے
دوسرے آلات دیکھے تو فرمایا کہ میں نے نبی کریم کو
فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ کسی گھر میں داخل نہیں ہوتے

2320- انظر الحديث: 6012، صحيح مسلم: 3950، سنن ترمذی: 1382

2321- انظر الحديث: 2141

مگر اُس میں ذلت داخل ہو جاتی ہے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ هَذَا بَيْتَ قَوْمٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَاسْمُ أَبِي أَمَامَةَ صَدِّيقِ بْنِ جَلَّانَ

کھیت کی نگرانی کے لیے کُتتا رکھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جس نے کُتتا رکھا اُس کے اعمال میں سے ایک قیراط نیکیاں روزانہ کم ہوتی رہیں گی مگر جب کہ کُتتا زراعت یا مویشیوں کی نگرانی کے لیے رکھا ہو۔ ابن سیرین اور ابوصالح نے حضرت ابو ہریرہ سے مروی کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب کہ کُتتا بکریوں کاشت اور شکار کے لیے رکھا ہو۔ ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو کُتتا شکار یا مویشیوں کے لیے ہو۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، یزید بن خصیفہ، سائب بن یزید نے حضرت سفیان بن ابو زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جو قبیلہ ازدشنوہ کے ایک فرد اور نبی کریم ﷺ کے صحابہ سے ایک تھے کہ جس نے کُتتا پالا اور وہ کاشتکاری یا مویشیوں کی حفاظت کے لیے نہ ہو تو اُس کے اعمال سے روزانہ ایک قیراط نیکیاں کم ہوتی رہیں گی۔ میں نے (سائب) عرض گزار ہوا کہ کیا یہ بات آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ فرمایا، ہاں اس مسجد کے رب کی قسم۔

نبیل کو کاشتکاری میں استعمال کرنا

3- بَابُ اقْتِنَاءِ الْكَلْبِ لِلْحَرْثِ

2322 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا

هَشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا، فَإِنَّهُ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطًا، إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ، قَالَ ابْنُ سِيرِينَ، وَأَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَّا كَلْبَ غَنَمٍ أَوْ حَرْثٍ أَوْ صَيْدٍ، وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلْبُ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ

2323 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ، رَجُلًا مِنْ أَرْدِ شَلُوءَةٍ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ اقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا، وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطًا، قُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: إِي وَرَبِّ هَذَا الْمَسْجِدِ

4- بَابُ اسْتِعْمَالِ الْبَقَرِ لِلْجِرَاءَةِ

2322 - انظر الحديث: 3324، صحيح مسلم: 4008

2323 - انظر الحديث: 3325، صحيح مسلم: 4012، 4013، سنن نسائي: 4296، سنن ابن ماجه: 3206

2324- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَى بَقَرَةٍ التَّفَقَّطَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ: لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا، خُلِقْتُ لِلْحِرَاثَةِ"، قَالَ: "أَمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَأَخَذَ الذِّئْبُ شَاةً فَتَبِعَهَا الرَّاعِي فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبْعِ، يَوْمَ لَا رَاحِي لَهَا غَدِي"، قَالَ: "أَمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: وَمَا هُمَا يَوْمَئِذٍ فِي الْقَوْمِ

5- بَابُ إِذَا قَالَ: أَكْفَيْنِي

مَثُونَةَ النَّخْلِ وَغَيْرِهِ

وَتُشْرِكُنِي فِي الثَّمَرِ

2325 - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، أَخْبَرَنَا

شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَتِ الْأَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا النَّخِيلِ، قَالَ: لَا فَقَالُوا: تَكْفُونَا الْمَثُونَةَ وَتُشْرِكُنَا فِي الثَّمَرَةِ قَالُوا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا

6- بَابُ قَطْعِ الشَّجَرِ وَالنَّخْلِ

وَقَالَ أَنَسٌ: أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِالنَّخْلِ فَقُطِعَ

2324- صحيح مسلم: 6136، سنن ترمذی: 3677

2325- انظر الحديث: 3782، 2719

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص بتل پر سوار تھا کہ بتل نے اُس کی جانب دیکھ کر کہا: مجھے اس لیے پیدا نہیں کیا بلکہ کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ فرمایا کہ میں اس پر یقین رکھتا ہوں اور ابو بکر و عمر بھی اور ایک بھیڑیے نے بکری پکڑ لی۔ چرواہے نے اُس کا تعاقب کیا تو بھیڑیے نے کہا: اُن دنوں انہیں کون چھوٹائے گا جب میرے سوان کا کوئی چرواہا نہیں ہوگا۔ فرمایا کہ میں اس پر یقین رکھتا ہوں اور ابو بکر و عمر بھی۔ ابو سلمہ کا بیان ہے کہ وہ دونوں اُس وقت لوگوں میں موجود نہیں تھے۔

جب کوئی کہے کہ تم میرے کھجور کے

درختوں میں محنت کرو اور پھلوں میں

تم میرے شریک ہو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں انصار نے عرض کی: ہمارے اور ہمارے مہاجر بھائیوں کے درمیان کھجور کے درخت تقسیم فرما دیجئے۔ فرمایا نہیں بلکہ یہ کہو کہ محنت آپ کریں اور پھلوں میں آپ ہمارے ساتھ شریک رہیں۔ عرض کی کہ ہمیں یہ حکم منظور ہے۔

درختوں اور کھجوروں کو کاٹنا

حضرت انس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کھجوروں کو کاٹنے کا حکم فرمایا تو وہ کاٹ دیئے گئے۔

2326- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ حَرَّقَ نَحْلَ بَنِي النَّضِيرِ، وَقَطَعَ، وَهِيَ الْبُؤْيُورَةُ، وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانُ: (البحر الوافر)

وَهَانَ عَلَى سَرَاةٍ بَنَى لَوْحِي ... حَرِيقُ الْبُؤْيُورَةِ مُسْتَطِيرٌ

7- باب:

2327- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ، سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ، قَالَ: كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مُزَكَّرًا، كُنَّا نُكْرَى الْأَرْضَ بِالنَّاحِيَةِ مِنْهَا مُسْتَمْنً لِسَيِّدِ الْأَرْضِ، قَالَ: فَبِمَا يُصَابُ ذَلِكَ وَتَسْلَمُ الْأَرْضُ، وَمِمَّا يُصَابُ الْأَرْضُ وَيَسْلَمُ ذَلِكَ، فَهَبْنَا، وَأَمَّا الذَّهَبُ وَالْوَرِقُ فَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ

8- باب المزارعة بالشطير ونحوه

وَقَالَ قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ: عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: مَا بِالْمَدِينَةِ أَهْلُ بَيْتِ هَجْرَةٍ إِلَّا يَزْرَعُونَ عَلَى الْقُلُبِ وَالرُّبُعِ وَزَارِعَ عَلِيٍّ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَالْقَاسِمُ، وَعُزْوَةُ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَأَلِ عُمَرَ، وَأَلِ عَلِيٍّ، وَأَبْنِ سِيرِينَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ: كُنْتُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بنی نضیر کے کھجور جلائے اور کاٹے اور یہ بویرہ باغ تھا جس کے بارے میں حضرت حسان نے کہا تھا: بنی لوی کے سرداروں کا غالب آنا بویرہ کی آگ نے سہل کر دیا جو بھڑک رہی ہے۔

ٹھیکے پر زمین دینا

حفظہ بن قیس انصاری نے سنا کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اہل مدینہ میں ہماری زرعی زمین سب سے زیادہ تھی اور ہم اُسے بٹائی پر دیا کرتے تھے، یوں کہ پیداوار کا ایک حصہ مالک زمین کا ہوگا اور ایک محنت کرنے والے کا کبھی اس حصے پر مصیبت آجاتی اور وہ پچھتا تا اور کبھی اُس زمین پر مصیبت آتی اور یہ سلامت رہتی، لہذا اس سے ہمیں منع کر دیا گیا اور اُن دنوں سونے چاندی سے ٹھیکے پر نہیں دی جاتی تھی۔

نصف یا کم و بیش بٹائی پر کاشتکاری کرنا

اور قیس بن مسلم سے مروی ہے کہ ابو جعفر نے فرمایا: مدینہ منورہ میں مہاجرین کا کوئی گھرا یا نہیں تھا جو تہائی یا چوتھائی پر کاشتکاری نہ کرتا ہو مثلاً حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن مالک حضرت عبداللہ بن مسعود، عمر بن عبدالعزیز، قاسم، عروہ، خاندان ابوبکر، خاندان عمر، خاندان علی اور ابن سیرین کاشتکاری کرتے۔ عبدالرحمن

2326- النظر الحديث: 4884, 4032, 4031, 3021

2327- النظر الحديث: 2286، صحيح مسلم: 3930, 3929, 3928، سنن ابوداؤد: 3393, 3392، سنن

نسائی: 3911, 3910, 3909, 3908، سنن ابن ماجه: 2458

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

أَشَارَكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ فِي الزَّرْعِ وَعَامَلَ
عُمَرُ النَّاسَ عَلَى أَنْ جَاءَ عُمَرُ بِالْبَنْدِ مِنْ عِنْدِهِ فَلَهُ
الشَّظْرُ، وَإِنْ جَاءَ مَوْا بِالْبَنْدِ فَلَهُمْ كَذَا وَقَالَ
الحَسَنُ: لَا بَأْسَ أَنْ تَكُونَ الْأَرْضُ لِأَحَدِهِمَا،
فَيُتَّفَقَانِ جَمِيعًا، فَمَا خَرَجَ فَهُوَ بَيْنَهُمَا وَرَأَى ذَلِكَ
الزُّهْرِيُّ وَقَالَ الحَسَنُ: لَا بَأْسَ أَنْ يُجْتَنَى الْقَطْنُ
عَلَى النِّصْفِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ، وَابْنُ سِيرِينَ، وَعَطَاءٌ
وَالْحَكَمُ، وَالزُّهْرِيُّ، وَقَتَادَةُ: لَا بَأْسَ أَنْ يُعْطَى
النَّوْبُ بِالثَّلْثِ أَوْ الرَّبْعِ وَنَحْوِهِ وَقَالَ مَعْمَرٌ: لَا
بَأْسَ أَنْ تَكُونَ الْمَاشِيَةُ عَلَى الثَّلْثِ وَالرَّبْعِ إِلَى
أَجَلٍ مُسَمًّى

بن اسود نے کہا کہ میں کاشتکاری میں عبدالرحمن بن یزید کا
شریک تھا۔ حضرت عمر نے لوگوں سے اس شرط پر معاملہ
کیا کہ اگر وہ بیج دیں گے تو نصف پیداوار اُن کی ہوگی اور
یہ بیج دیں گے تو نصف اُن کا ہوگا۔ حسن کا قول ہے کہ
زمین اگر ایک کی ہو اور دونوں اُس پر خرچ کریں اور جو
اُس سے پیداوار حاصل ہو اُسے دونوں تقسیم کر لیں تو کوئی
حرج نہیں اور یہی رائے زہری کی ہے۔ حسن کے نزدیک
کوئی حرج نہیں ہے کہ رُوئی آدمی لینے کی شرط پر چنی
جائے۔ ابراہیم، ابن سیرین، عطاء حکم، زہری اور قتادہ کا
قول ہے کہ تہائی یا چوتھائی وغیرہ حصے پر کپڑا دینے میں
کوئی حرج نہیں ہے۔ معمر کا قول ہے کہ مدت معین کر کے
تہائی چوتھائی حصے پر مولیٰ دینے میں کوئی حرج نہیں
ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی
ہے خیبر کا نصف پر معاملہ طے کیا جو بھی پھل اور کاشتکاری
سے حاصل ہو۔ آپ سو وسق اپنی ازواج مطہرات کو دیا
کرتے یعنی اسی وسق کھجوریں اور بیس وسق جو۔ جب
حضرت عمر نے خیبر کو تقسیم کیا تو نبی کریم ﷺ کی ازواج
مطہرات کو اختیار دیا کہ انہیں پانی اور زمین کا حصہ دے
دیا جائے یا وہی حصہ برقرار رکھا جائے چنانچہ اُن میں
سے بعض نے زمین پسند کی اور بعض نے سابقہ حصہ جب
کہ حضرت عائشہ نے زمین کا حصہ پسند کیا۔

جب مزارعت میں
سالوں کی شرط نہ ہو

2328- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا
أَنَسُ بْنُ عِيَّاضٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ
اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا
مِنْ تَمْرٍ أَوْ زَرْعٍ، فَكَانَ يُعْطَى أَرْوَاحَهُ مِائَةً وَسَقٍ،
فَمَا تَوْنَ وَسَقٍ تَمْرٍ، وَعِشْرُونَ وَسَقٍ شَعِيرٍ، فَقَسَمَ
عُمَرُ خَيْبَرَ فَخَيَّرَ أَرْوَاحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
أَنْ يُقْطَعَ لَهُنَّ مِنَ الْمَاءِ وَالْأَرْضِ، أَوْ يُعْطَى لَهُنَّ،
فَرُئِنَّ مِنْ اخْتَارَ الْأَرْضَ، وَمِنْهُنَّ مَنْ اخْتَارَ
الْوَسْقَ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ اخْتَارَتْ الْأَرْضَ

9- بَابُ إِذَا لَمْ يَشْطَرِطْ

السَّيِّدِينَ فِي الْمَزَارَعَةِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کا نصف پر معاملہ کیا جو بھی اُس میں پھلوں اور کاشتکاری سے حاصل ہو۔

2329 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي كَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: عَامَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ قَمَرٍ أَوْ زُرْعٍ

بٹائی پر زمین دینا

عمرو کا بیان ہے کہ میں نے طاؤس سے کہا کہ کاش! آپ بٹائی پر زمین دینا چھوڑ دیتے، کیونکہ لوگوں کا خیال ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے ممانعت فرمائی ہے۔ فرمایا کہ اے عمرو! میں انہیں دیتا ہوں اور انہیں بے نیاز کر دیتا ہوں جب کہ اُن میں سب سے بڑے عالم یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے بتایا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے ممانعت نہیں فرمائی بلکہ فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو مفت دے یہ اُس کے محض کچھ مقرر کر کے لینے سے بہتر ہے۔

یہود کے ساتھ مزارعت

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی زمین یہودیوں کو دی کہ وہ اُس میں محنت اور کھیتی باڑی کریں اور پیداوار سے نصف اُن کے لیے ہوگا۔

مزارعت میں جو

10- بَابُ

2330 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرُو: قُلْتُ لِطَاوُسٍ: لَوْ تَرَكْتَ الْمُعَايَرَةَ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ، قَالَ: أَيْ عَمْرُو إِيَّيْ أُعْطِيهِمْ وَأُغْنِيهِمْ وَإِنْ أَعْلَمْتُهُمْ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلَكِنْ، قَالَ: أَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْزَلَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَعْلُومًا

11- بَابُ الْمَزَارَعَةِ مَعَ الْيَهُودِ

2331 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ كَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى خَيْبَرَ الْيَهُودَ عَلَى أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا، وَلَهُمْ شَطْرُ مَا خَرَجَ مِنْهَا

12- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ

2329- صحيح مسلم: 3939، سنن ابوداؤد: 3408، سنن ترمذی: 1383، سنن ابن ماجہ: 2467

2330- النظر الحديث: 2634، 2342، صحيح مسلم: 3934، 3935، 3936، سنن ابوداؤد: 3389، سنن

ترمذی: 1385، سنن نسائی: 3882، سنن ابن ماجہ: 2464، 2456

2331- النظر الحديث: 4248، 2285

الشُّرُوطُ فِي الْمَزَارَعَةِ

2332- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ

عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى، سَمِعَ حَنْظَلَةَ الزُّرَّارِيَّ، عَنْ رَافِعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ حَقْلًا، وَكَانَ أَحَدُنَا يُكْرِي أَرْضَهُ، فَيَقُولُ: هَذِهِ الْقِطْعَةُ لِي وَهَذِهِ لَكَ، فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ ذِيهِ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِيهِ، فَتَهَاهُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

13- بَابُ إِذَا زَرَعَ عِمَالٌ قَوْمٌ

بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ، وَكَانَ فِي

ذَلِكَ صُلَاحٌ لَهُمْ

2333- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا

أَبُو هُرَيْرَةَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ تَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَيْنَمَا ثَلَاثَةٌ تَفَرِّجُ شُؤْنَ، أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ، فَأَوَّوْا إِلَى غَارٍ فِي جَبَلٍ، فَأَتَمَّحَطَتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَفْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ، فَأُتْبِقَتْ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: انْظُرُوا أَحْمَالًا عَمِلَتْ مُوَاهَا صَالِحَةً لِلَّهِ، فَادْعُوا اللَّهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا عَنْكُمْ، قَالَ أَحَدُهُمْ: اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، وَلِي صَبِيَّةٌ صِغَارٌ، كُنْتُ أَرْعَى عَلَيْهِمْ، فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ، فَبَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيهِمَا قَبْلَ بَنِي، وَإِنِّي اسْتَأْخَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ، فَلَمْ آتِ حَتَّى أَمْسَيْتُ، فَوَجَدْتُهُمَا تَامًا، فَحَلَبْتُ، كُنَّا كُنْتُ أَحْلَبُ، فَقُلْتُ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ

شرطیں مکروہ ہیں

حضرت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اہل مدینہ میں ہماری زراعت سب سے زیادہ تھی۔ ہم میں سے کوئی اپنی زمین دوسرے کو کرائے پر دیتا تو کہتا کہ یہ ٹکڑا میرا ہوگا اور یہ تمہارا۔ بعض اوقات اس میں پیداوار ہوتی اور اُس میں نہ ہوتی پس نبی کریم ﷺ نے انہیں منع ممانعت فرمادی۔

لوگوں کی اجازت کے بغیر اُن کی زمین میں

کاشت کرنا اور اس سے اُن کے

ساتھ بھلائی مقصود ہو

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تین آدمی سفر میں جا رہے تھے کہ انہیں بارش نے آلیا انہوں نے ایک غار میں پناہ لی تو پہاڑ سے ایک بڑا سا پتھر اُس غار کے منہ پر آگیا اور اُن کا راستہ بند ہو گیا تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اپنی ایسی نیکی کو دیکھئے جو آپ نے کی ہو اور اُس کے وسیلے اللہ سے دعا کیجئے کہ شاید اسے آپ کے سامنے سے ہٹا دے۔ اُن میں سے ایک نے کہا کہ اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور میرے بچے بہت چھوٹے تھے۔ میں اُن کے لیے بکریاں چراتا اور جب انہیں دودھتا تو بچوں سے پہلے والدین کو پلاتا۔ ایک دن مجھے دیر ہو گئی اور رات گئے گھر پہنچا تو وہ دونوں سو چکے تھے۔ میں نے دودھ دوہا اور اُن کے سروں کے پاس کھڑا رہا۔ میں نے انہیں جگانا پسند کیا اور اُن سے پہلے

2332- راجع الحديث: 2327, 2286

2333- راجع الحديث: 2215

أَوْ قِظْهُمَا، وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْقَى الصَّبِيَّةَ، وَالصَّبِيَّةُ
يَتَضَاغُونَ عِنْدَ قَدْحِي حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ، فَإِنْ كُنْتَ
تَعْلَمُ إِلَيَّ فَعَلْتَهُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَأَفْرُجْ لَنَا فَرْجَةً
تَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ، فَفَرَجَ اللَّهُ، فَرَأَوْا السَّمَاءَ، وَقَالَ
الْآخَرُ: اللَّهُمَّ إِنَّهَا كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ أَحَبُّ إِلَيَّ
كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ، فَطَلَبْتُ مِنْهَا،
فَأَبَتْ عَلَيَّ حَتَّى آتَيْتُهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ، فَبَغَيْتُ حَتَّى
يَجْعَلُهَا، فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا، قَالَتْ: يَا عَبْدَ
اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ، وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ، فَقُمْتُ،
فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ إِلَيَّ فَعَلْتَهُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَأَفْرُجْ
عَنَّا فَرْجَةً، فَفَرَجَ، وَقَالَ الثَّالِثُ: اللَّهُمَّ إِنِّي
اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرْزٍ، فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ،
قَالَ: أَعْطِنِي حَقِّي، فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ، فَرَغِبَ عَنْهُ،
فَلَمْ أَرَلْ أَرْزَعُهُ حَتَّى يَجْعَلَ مِنْهُ بَقْرًا وَرَاعِيَةً،
فَجَاءَنِي فَقَالَ: اتَّقِ اللَّهَ، فَقُلْتُ: اخْضَبْ إِلَى ذَلِكَ
الْبَقَرِ وَرَاعِيَتِهَا، فَقَالَ: اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَسْتَهْزِئْ بِي،
فَقُلْتُ: إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ، فَقَدْ أَخَذَهُ، فَإِنْ كُنْتَ
تَعْلَمُ إِلَيَّ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَأَفْرُجْ مَا
بَقِيَ، فَفَرَجَ اللَّهُ، " قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ
إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ:
فَسَعَيْتُ

بچوں کو پلانا بھی بُرا لگا جو میرے پیروں کے پاس گڑ گڑا
رہے تھے۔ حتیٰ کہ فجر طلوع ہو گئی۔ اگر تیرے علم کے
مطابق میں نے یہ صرف تیری رضا کے لیے کیا تو اسے اتنا
ہٹا دے کہ ہم آسمان کو دیکھ لیں۔ پس اللہ نے اُسے ہٹا
دیا اور وہ آسمان دیکھنے لگے۔ دوسرے نے کہا کہ اے
اللہ! میرے چچا کی بیٹی تھی جس سے میں بہت محبت کرتا
تھا جتنی کوئی مرد کسی عورت سے کر سکتا ہے۔ میں نے اُس
سے کچھ غرض طلب کی لیکن اُس نے انکار کر دیا جب تک
میں اُسے سو دینار نہ دوں میں نے کوشش کر کے وہ جمع
کیے اور جب اُس کی نانگوں کے درمیان بیٹھا تو اُس نے
کہا: اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور مہر کو نہ کھول مگر
حق کے ساتھ پس میں کھڑا ہو گیا۔ اگر تیرے علم کے
مطابق یہ میں نے صرف تیری رضا کے لیے کیا ہے تو ہمیں
راستہ عطا فرما۔ پس کچھ راستہ کھل گیا۔ تیسرے نے کہا
کہ اے اللہ میں نے ایک فرق چاولوں کے عوض ایک
شخص کو مزدوری پر رکھا۔ جب اُس نے کام مکمل کر لیا تو
مجھ سے کہا کہ مجھے میرا حق دیجیے۔ میں اُسے دینے لگا تو وہ
منہ موڑ کر چلا گیا۔ میں اُس سے برابر کاشت کرتا رہا حتیٰ
کہ گائیں جمع کر لیں اور چرواہے۔ وہ میرے پاس آیا
اور کہا: اللہ سے ڈریے۔ میں نے کہا کہ اُن گایوں اور
چرواہوں کی طرف جاؤ اور انہیں لے لو۔ کہا اللہ سے
ڈریے اور مجھ سے مذاق نہ کیجیے۔ میں نے کہا کہ میں تم
سے مذاق نہیں کرتا بلکہ انہیں لے لو۔ پس اُس نے لے
لیے۔ اگر تیرے علم کے مطابق یہ میں نے صرف تیری
رضا کے لیے کیا تو اسے پوری طرح ہٹا دے۔ چنانچہ اللہ
نے اُسے ہٹا دیا۔ امام ابو عبد اللہ بخاری ابن عقبہ، تابع کی
مروئی میں لفظ فَسَعَيْتُ ہے۔

14- بَابُ أَوْقَافِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَرْضِ الْخَرَاجِ

وَمُزَارَعَتِهِمْ، وَمُعَامَلَتِهِمْ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ: تَصَدَّقْ بِأَصْلِهِ لَا يَبَاعُ، وَلَكِنْ يُتْفَقُ ثَمْرُهُ فَتَصَدَّقْ

بِهِ

2334- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ، أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،

عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ

عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَوْلَا أَخِيْرُ الْمُسْلِمِينَ، مَا فَتَحْتُ

قَرْيَةً إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ أَهْلِهَا، كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ

15- بَابُ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَوَاتًا

وَرَأَى ذَلِكَ عَلَى فِي أَرْضِ الْخَرَابِ بِالْكُوفَةِ

مَوَاتٍ وَقَالَ عُمَرُ: مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ

وَيُزَوَّى عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: فِي غَيْرِ حَقِّ مُسْلِمٍ، وَلَيْسَ

لِعِزِّ بْنِ قَالِبٍ فِيهِ حَقٌّ وَيُزَوَّى فِيهِ عَنْ جَابِرٍ: عَنْ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2335- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ،

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَحْمَرَ أَرْضًا

لَيْسَتْ لِأَحَدٍ فَهِيَ أَحَقُّ، قَالَ عُرْوَةُ: قَطَعَ بِهِ عُمَرُ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي خِلَافَتِهِ

نبی کریم ﷺ کے صحابہ کے

اوقاف، خراجی زمین اور

مزارعت وغیرہ

نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر سے فرمایا کہ اصل زمین وقف کر دو تا کہ بک نہ سکے اور اُس کے پھل کھاتے رہو۔ چنانچہ انہوں نے وہ وقف کر دی۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اگر مجھے بعد میں آنے والے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو ہم جس شہر کو بھی فتح کرتے اُس کی زمین اُس کے باشندوں میں یوں تقسیم کر دیتے جیسے نبی کریم ﷺ نے خیبر کو تقسیم فرمایا تھا۔

جس نے بنجر زمین کو آباد کیا

حضرت علی نے کوفہ کی خراب زمین کے بارے میں یہی حکم دیا تھا۔ حضرت عمر نے حکم دیا تھا کہ جو بنجر زمین کو آباد کرے گا وہ اُس کی ہوگی۔ حضرت عمرو بن عوف سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو کسی مسلمان کا حق نہ ہو اور نہ اُس میں کسی ظالمانہ رویہ کا دخل ہو اور اس بارے میں حضرت جابر نے بھی نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے ایسی زمین آباد کی جو کسی کی ملکیت نہ ہو تو وہ اُس کی ہے۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے اپنے زمانہ خلافت میں یہی فیصلہ فرمایا۔

16- بَابُ

ذوالحلیفہ میں مبارک ترین جگہ

سالم بن عبد اللہ بن عمر نے اپنے والد ماجد سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خواب دیکھا جب کہ آپ ذوالحلیفہ کی وادی کے درمیان میں نشیمن جگہ پر تھے تو آپ سے کہا گیا کہ آپ مبارک وادی میں ہیں۔ موسیٰ راوی کا بیان ہے کہ سالم نے ہمارے ساتھ اسی جگہ اُٹھنی بٹھائی جہاں حضرت عبد اللہ بٹھایا کرتے اور وہ رسول اللہ ﷺ کے بٹھانے کی جگہ کو خاص طور پر تلاش کیا کرتے جو وادی کے درمیان والی مسجد کے نیچے کی جانب ہے یعنی اُس کے اور راستے کے درمیان میں۔

حضرت ابن عباس نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رات عقیق کے مقام پر میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا اور کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھیے اور فرما دیجیے کہ حج میں عمرہ داخل ہو گیا۔

جب زمین والا کہے کہ ہم تمہیں اُس وقت تک برقرار رکھیں گے جب تک اللہ چاہے گا اور کوئی مدت معین نہ کی تو وہ دونوں کی مرضی تک ہے

احمد بن مقدم، فضیل بن سلیمان، موسیٰ، نافع، حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

2336- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَىٰ وَهُوَ فِي مُعَرَّسِهِ مِنْ ذِي الْحَلِيفَةِ فِي بَطْنِ الْوَادِي، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّكَ بِمَطْعَاءِ مُبَارَكَةٍ، فَقَالَ مُوسَى: وَقَدْ أَكَاخَ بِنَا سَالِمٌ بِالنَّمَاخِ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُدْخِلُ بِهِ، يَتَحَرَّى مُعَرَّسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي يَبْطِنُ الْوَادِي، بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ وَسَطٌ مِنْ ذَلِكَ

2337- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الْبَيْتَةُ أَكَاخِي مِنْ رَبِّي، وَهُوَ بِالْعَقِيقِ، أَنْ صَلَّى فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ، وَقُل: عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ"

17- بَابُ إِذَا قَالَ رَبُّ الْأَرْضِ: أَقْرَكَ مَا أَقْرَكَ اللَّهُ، وَلَمْ يَدْكُرْ أَجَلًا مَعْلُومًا، فَهِيَ عَلَى تَرَاضِيهِمَا

2338- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْيَقْدَامِ، حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنِ

2336- راجع الحديث: 1535, 483

2337- راجع الحديث: 1534

2338- انظر الحديث: 2285، صحيح مسلم: 3944

ابن عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

2338 م - وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ كَافٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَجْلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الْحِجَارِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا ظَهَرَ عَلَى خَيْبَرَ أَرَادَ اخْرَاجَ الْيَهُودَ مِنْهَا، وَكَانَتِ الْأَرْضُ حِينَ ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِلْمُسْلِمِينَ، وَأَرَادَ اخْرَاجَ الْيَهُودَ مِنْهَا، فَسَأَلَتِ الْيَهُودُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَقْرَهُمْ بِهَا، أَنْ يَكْفُوا عَمَلَهَا، وَلَهُمْ يَصْفُ الثَّيْبُ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نُقِرُّكُمْ بِهَا عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا، فَقَرُّوا بِهَا حَتَّى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ إِلَى كَيْبَاءَ وَأَرِيحَاءَ.

18- بَابُ مَا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَاسِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الزَّرَاعَةِ وَالشَّمْرِ

2339 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ أَبِي النَّجَّاشِيِّ مَوْلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ بْنَ رَافِعٍ، عَنْ عَمْرِو ظَهْرِيِّ بْنِ رَافِعٍ، قَالَ ظَهْرِيُّ: لَقَدْ تَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرِ كَانَ بَيْنَا رَافِعًا، قُلْتُ: مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَهُوَ حَقٌّ، قَالَ: دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

عبدالرزاق، ابن جریج موسی بن عقبہ، کاف، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر نے سرزمین حجاز سے یہود و نصاریٰ کو جلا وطن کر دیا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے جب خیبر کو فتح کر لیا تو یہود کو اُس سے نکالنے کا ارادہ فرمایا کیونکہ جب اُس پر اللہ، اُس کے رسول اور مسلمانوں کا غلبہ ہو گیا تو یہود کو اُس سے نکالنا چاہا۔ یہود نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ انہیں زمینوں پر برقرار رکھا جائے کہ وہ اُن میں محنت کریں اور پیداوار کا نصف حصہ پائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہم تمہیں جب تک چاہیں برقرار رکھیں گے۔ پس انہیں برقرار رکھا حتیٰ کہ حضرت عمر نے انہیں تیار اور اریحاء کی طرف جلا وطن کر دیا تھا۔

نبی کریم ﷺ کے صحابہ ایک دوسرے کی کاشتکاری اور پھلوں میں مدد کیا کرتے تھے

رافع بن خدیج بن رافع نے اپنے چچا زہیر بن رافع سے مروی کی ہے کہ حضرت ظہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس کام سے منع فرمایا ہے جو ہمارے لیے فائدہ مند تھا۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے جو فرمایا وہ درست ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلا کر فرمایا کہ تم اپنے کھیتوں کا کیا کرتے ہو؟ میں نے عرض کی کہ ہم انہیں

چوتھائی بٹائی پر دیتے ہیں چند کھجوروں یا جو کے چند وزن پر۔ فرمایا کہ یوں نہ کرو بلکہ خود کاشت کرو یا کاشت کراؤ یا پڑی رہنے دو۔ رابع نے عرض کی کہ میں نے عنا اور مانا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ لوگ تہائی چوتھائی اور نصف حصے پر کھیتی باڑی کیا کرتے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس زمین ہو وہ خود کھیتی باڑی کرے یا دوسرے کو مفت دے۔ اگر ایسا نہ کر سکے تو اپنی زمین کو پڑی رہنے دے۔

ربیع بن نافع نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس زمین ہو وہ خود کھیتی باڑی کرے یا اپنے بھائی کو کرنے دے اور اگر وہ انکار کرے تو پڑی رہنے دے۔

طاؤس سے مروی ہے کہ وہ کھیتی باڑی کرے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع نہیں کیا بلکہ فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو مفت دے یہ کچھ معین چیز لینے سے بہتر ہے۔

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی زمین کرائے پر دیا کرتے نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت

وَسَلَّمَ. قَالَ: مَا تَصْنَعُونَ بِمَعَالِكُمْ؟ قُلْتُ: نَوَاجِرُهَا عَلَى الرَّبْعِ، وَعَلَى الْأَوْسَى مِنَ الثَّنِيرِ وَالشَّعِيرِ. قَالَ: لَا تَفْعَلُوا، الرِّعْوَا، أَوْ الرِّعْوَا، أَوْ أَمْسِكُوهَا قَالَ رَافِعٌ: قُلْتُ: سَمِعْنَا وَطَاعَةً

2340 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانُوا يَزْرَعُونَهَا بِالْقُلُوبِ وَالرَّبْعِ وَالنِّصْفِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَعَهَا، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلْيَمْسِكْ أَرْضَهُ.

2341 - وَقَالَ الرَّبِيعُ بْنُ كَافٍ أَبُو تَوْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَعَهَا أَحَاهُ، فَإِنْ آتَى، فَلْيَمْسِكْ أَرْضَهُ

2342 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو، قَالَ: ذَكَرْتُهُ لِمَطَاوِسَ، فَقَالَ: يُزْرَعُ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلَكِنْ قَالَ: أَنْ يَمْنَعَ أَحَدُكُمْ أَحَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ شَيْئًا مَعْلُومًا

2343 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ كَافٍ، أَنَّ ابْنَ حُمْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: كَانَ يُكْرِي مَزَارِعَهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى

2340 - النظر الحديث: 2632، صحيح مسلم: 3895، سنن لسانى: 3855، سنن ابن ماجه: 2451

2341 - صحيح مسلم: 3908، سنن ابن ماجه: 2452

2342 - راجع الحديث: 2330

2343 - راجع الحديث: 2345، 2285

عثمان اور حضرت معاویہ کے ابتدائی زمانہ تک۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَصَدْرًا
مِنْ أَمَارَةٍ مُعَاوِيَةَ

2344- ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ: أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ
فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى رَافِعٍ، فَذَهَبَتْ مَعَهُ، فَسَأَلَهُ
فَقَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ
الْمَزَارِعِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَدْ عَلِمْتُ أَكَاكُثًا تُكْرَى
مَزَارِعًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِمَاعِلَى الْأَرْبَعَاءِ، وَبَشَيْعٍ مِنَ الثَّنِينِ

پھر اُن سے حضرت رافع بن خدیج کی حدیث بیان
کی گئی کہ نبی کریم ﷺ نے کرائے پر زمین دینے سے
ممانعت فرمائی ہے۔ پس حضرت ابن عمر حضرت رافع کے
پاس گئے اور میں اُن کے ساتھ گیا تو اُن سے پوچھا۔
انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے کرائے پر زمین
دینے سے ممانعت فرمائی ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا:
آپ کو علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں
ہم اپنی زمین کرائے پر دیا کرتے یعنی چوتھا حصہ اور کچھ
گھاس کے عوض۔

2345- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ،
عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، أَنَّ عَبْدَ
اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ أَعْلَمُ فِي
عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَرْضَ
تُكْرَى، ثُمَّ خَوَّفَنِي عَبْدُ اللَّهِ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَخَذَ فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ
يَعْلَمُهُ، فَتَرَكْتُ كِرَاءَ الْأَرْضِ

سالم سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا مجھے اچھی طرح علم ہے کہ رسول
اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں زمین کرائے پر دی جاتی
تھی پھر حضرت عبد اللہ خوف زدہ ہوئے کہ ممکن ہے بعد
میں نبی کریم ﷺ نے کوئی ایسا حکم دیا ہو جو انھیں معلوم
نہ ہو لہذا کرائے پر زمین دینی ترک کر دی۔

زمین کو سونے چاندی کے

عوض ٹھیکے پر دینا

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جو تم کرتے ہو اس
میں بہتر یہ ہے کہ اپنی خالی زمین کو ایک ایک سال کے
لیے دے دیا کرو۔

حفظہ بن قیس نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ

19- بَابُ كِرَاءِ الْأَرْضِ

بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " إِنْ أَمْعَلَ مَا أَنْتُمْ
صَائِعُونَ: أَنْ تَسْتَأْجِرُوا الْأَرْضَ الْبَيْضَاءَ، مِنْ
السَّنَةِ إِلَى السَّنَةِ

2346 و 2347- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ حَالِدٍ،

2344- انظر الحديث: 2285، راجع الحديث: 2285

2345- راجع الحديث: 2285، 2343

2346، 2347- انظر الحديث: 4013، صحيح مسلم: 3917، 3918، سنن ابوداؤد: 3395، 3396

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِ عَنْ
حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي
عَمَّا بِي أَنَّهُمْ كَانُوا يُكْرُونَ الْأَرْضَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُنْبِتُ عَلَى الْأَرْبَعَاءِ أَوْ
شَيْءٍ يَسْتَفْنِيهِ صَاحِبُ الْأَرْضِ فَتَهَى النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقُلْتُ لِرَافِعٍ: فَكَيْفَ
هِيَ بِالذِّينَارِ وَالذِّهْمِ؟ فَقَالَ رَافِعٌ: لَيْسَ بِهَا
بَأْسٌ بِالذِّينَارِ وَالذِّهْمِ، وَقَالَ اللَّيْثُ: وَكَانَ
الَّذِي نُهِيَ عَنْ ذَلِكَ مَا لَوْ نَظَرَ فِيهِ ذُوو الْفَهْمِ
بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ لَمْ يُجِذُوا لَنَا فِيهِ مِنَ الْمُخَاطَرَةِ

20- بَابُ

2348- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ
حَدَّثَنَا هَلَالٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ
حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هَلَالِ بْنِ عَلِيٍّ
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ
وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ: "أَنَّ رَجُلًا مِنْ
أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزُّرْعِ فَقَالَ لَهُ:
الَسْتُ فِيهَا شَيْئًا؟ قَالَ: بَلَى وَلَكِنِّي أُحِبُّ أَنْ
أَزْرَعَ قَالَ: فَبَدَّرَ فَبَادَرَ الظَّرْفَ نَبَاتُهُ
وَأَسْبَوَاؤُهُ وَاسْتِخْصَادُهُ فَكَانَ أَمَقَالَ الْجَهْلِ
فَيَقُولُ اللَّهُ: كُونْ يَا ابْنِ آدَمَ فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ
هَيْءٌ" فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: وَاللَّهِ لَا تَجِدُهُ إِلَّا قَرِيبًا أَوْ
أَنْصَارِيًّا فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ زُرْعٍ وَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا
بِأَصْحَابِ زُرْعٍ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ
مبارک میں زمین کرائے پر دی جاتی تھی کہ زمین کا مالک
چوتھائی حصہ یا زمین کا کچھ ٹکڑا مستثنیٰ کر لیتا۔ پس نبی
کریم ﷺ نے اس سے ممانعت فرمادی۔ حضرت
رافع سے کہا گیا کہ یہ دینار و درہم کے عوض کیسا ہے؟ پس
حضرت رافع نے فرمایا کہ دینار و درہم کے عوض تو کوئی
خرج نہیں ہے۔ لیٹ نے فرمایا کہ جس چیز سے منع کیا گیا
ہے اگر کوئی حلال و حرام کی سمجھ رکھنے والا غور کرے تو
اُسے جائز قرار نہیں دے گا کیونکہ اُس میں دھوکا ہے۔

ایک جنتی کی خواہش کہ وہ کاشتکاری کرے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
کہ رسول اللہ ﷺ بیان فرما رہے تھے اور آپ کے
پاس ایک اعرابی تھا کہ اہل جنت میں سے ایک شخص اپنے
رب سے کاشتکاری کی اجازت چاہے گا۔ فرمائے گا کہ کیا
تو اپنی اس حالت میں خوش نہیں؟ عرض گزار ہوگا کہ
کیوں نہیں لیکن چاہتا ہوں کہ کاشتکاری کروں۔ راوی کا
بیان ہے کہ وہ بیج ڈالے گا، فصل اُگے گی، بڑی ہوگی اور
کاٹنے کے لائق ہو جائے گی اور پہاڑ کے برابر اناج
ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے ابن آدم تجھے کوئی
چیز سیر نہیں کر سکتی۔ اعرابی نے کہا کہ خدا کی قسم، وہ کوئی
قرشی یا انصاری ہوگا کیونکہ یہی کھیتی باڑی کرتے ہیں
جب کہ ہم تو کھیتی باڑی کرتے ہی نہیں۔ پس نبی
کریم ﷺ ہنس پڑے۔

21- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغُرُوسِ

2349 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ
 بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ؛ أَنَّهُ قَالَ "إِنَّا كُنَّا نَفْرَحُ
 بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ، كَأَنَّهُ لَنَا عَجُوزٌ تَأْخُذُ مِنْ أَصُولِ
 سِلْقٍ لَنَا كُنَّا نَغْرِسُهُ فِي أَرْبَعَيْنَا، فَتَجْعَلُهُ فِي قِنْدَرٍ
 لَهَا، فَتَجْعَلُ فِيهِ عِشَابًا مِنْ شَعِيرٍ - لَا أَعْلَمُ إِلَّا
 أَنَّهُ قَالَ: - لَيْسَ فِيهِ شَعْمٌ، وَلَا وَدَكٌ، فَإِذَا صَلَّيْنَا
 الْجُمُعَةَ زُرْنَاَهَا فَفَرَّزْنَاهُ إِلَيْنَا، فَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ
 الْجُمُعَةِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ، وَمَا كُنَّا نَتَغَدَّى وَلَا نَهِيلُ
 إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ"

2350 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: يَقُولُونَ إِنَّ أَبَا
 هُرَيْرَةَ يُكَبِّرُ الْحَدِيثَ، وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ، وَيَقُولُونَ: مَا
 لِمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ لَا يُحَدِّثُونَ مِثْلَ أَحَادِيثِهِ؟
 وَإِنَّ الْخَوَافِ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفَقُ
 بِالْأَسْوَابِ، وَإِنَّ الْخَوَافِ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمُ
 عَمَلُ أَمْوَالِهِمْ، وَكُنْتُ أَمْرًا مُسْكِينًا، أَلَزَمَ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلِّي بَطْنِي،
 فَأَخْطَرُ جِدْنَ يَغِيهُونَ، وَأَعْيَ جِدْنَ يَلْسُونُ، وَقَالَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا: لَنْ يَبْسُطَ أَحَدٌ
 مِنْكُمْ ثَوْبَهُ حَتَّى أَقْبِضَ مَقَالِي هَذِهِ، ثُمَّ يَجْمَعَهُ إِلَى
 صَدْرِهِ فَيَلْسَنِي مِنْ مَقَالِي شَيْئًا أَبَدًا، فَتَبَسَّطْتُ
 ثِمْرَةً لَيْسَ عَلَيْكَ ثَوْبٌ غَيْرُهَا، حَتَّى قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى

درخت لگانے کا بیان

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی
 ہے کہ ہم جمعہ کے دن خوش ہوتے کیونکہ ایک بوڑھی اماں
 چقدر کی جڑیں لیا کرتیں جو ہم کپاریوں میں لگایا کرتے
 تھے۔ پس انہیں ہانڈی میں ڈالتیں اور اُس میں جو کے
 چند دانے ڈال دیتیں۔ مجھے علم نہیں لیکن انہوں نے فرمایا
 کہ اُس میں چربی یا چکناہٹ نہ ہوتی۔ جب ہم نماز جمعہ
 پڑھ لیتے تو اُس کی زیارت کرتے۔ وہ ہمیں عنایت
 فرماتیں۔ پس اُس کے سبب ہم جمعہ کے دن خوش ہوتے
 اور ہم اس کے بعد دوپہر کا کھانا کھاتے اور قیلولہ کیا
 کرتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
 کہ لوگوں کا کہنا ہے کہ ابو ہریرہ کثرت سے حدیثیں
 مروی کرتا ہے حالانکہ وہ بھی خدا کے حضور جائے گا جب
 کہ مہاجرین و انصار اُس کے برابر مروی نہیں کرتے
 حالانکہ ہمارے مہاجر بھائی بازار میں مصروف رہتے اور
 میرے انصاری بھائی اپنی کاشت کاری میں مشغول
 رہتے جب کہ میں مسکین شخص تھا اور پیٹ بھر جانے پر
 رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر رہتا۔ پس وہ غیر
 حاضر ہوتے تو میں حاضر رہتا اور وہ بھول جاتے تو میں یاد
 رکھتا۔ نبی کریم ﷺ نے ایک دن فرمایا کہ تم میں سے
 جو آج اپنا کپڑا پھیلائے رکھے حتیٰ کہ میں اپنی بات مکمل
 کروں پھر اُسے اکٹھا کر کے اپنے سینے سے لگا لے تو کبھی
 میری کوئی بات نہیں بھولے گا۔ میں نے اپنی چادر پھیلا
 دی اور اُس کے سوا میرے اوپر کوئی اور کپڑا نہ تھا۔ حتیٰ کہ

2349- راجع الحديث: 938

2350- راجع الحديث: 118

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتُهُ ثُمَّ يَجْعَلُهَا إِلَى صَدْرِي
فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيتُ مِنْ مَقَالَتِهِ تِلْكَ
إِلَى يَوْمِي هَذَا، وَاللَّهُ لَوْلَا آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا
حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا أَبَدًا: (إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا
أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى) (البقرة: 159) إِلَى
قَوْلِهِ (الرَّحِيمُ) (البقرة: 160)

نبی کریم ﷺ نے اپنا ارشاد گرامی مکمل فرمالیا۔ پھر میں
نے اُسے اکٹھا کر کے اپنے سینے سے لگا لیا۔ پس قسم اُس
ذات کی جس نے حضور ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث
فرمایا میں آپ کے ارشادات میں سے اُس دن سے آج
تک کوئی بات نہیں بھولا۔ خدا کی قسم اگر اللہ کی کتاب میں
دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں آپ سے کبھی کوئی حدیث بیان
نہ کرتا یعنی: بے شک جو لوگ اُسے چھپاتے ہیں جو ہم نے
نازل کیا ہے نشانوں..... تا الرَّحِيمِ۔



42- کتاب المساقاة

بسم الله الرحمن الرحيم

000- باب في الشرب

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ) (الانبیاء: 30)، وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: (أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ أَأَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ) (الواقعة: 69) "الأجاج: المرء، المزون: السحاب"

1- باب في الشرب، وَمَنْ رَأَى صَدَقَةَ الْمَاءِ وَهَبَتْهُ وَوَصِيَّتُهُ جَائِزَةٌ مَقْسُومًا كَانَ أَوْ غَيْرَ مَقْسُومٍ

وَقَالَ عُمَانُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَشْرَبْ بِمَرْزُومَةٍ، فَيَكُونَ دَلُوكُهُ فِيهَا كَيْلَاءَ الْمُسْلِمِينَ فَاشْتَرَاهَا عُمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

2351- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا

أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَارِثٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَاحٍ، فَشَرِبَ مِنْهُ، وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ أَصْغَرُ الْقَوْمِ، وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ، فَقَالَ: يَا غُلَامُ أَتَأْكُنُّ لِي أَنْ أُعْطِيَهُ الْأَشْيَاخُ، قَالَ: مَا كُنْتُ لِأَوْثَرٍ بِفَضْلٍ مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُولَ اللَّهِ.

پانی پلانے کا بیان

پانی پلانے کا بیان

ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے ہر جاندار چیز پانی سے بنائی تو کیا وہ ایمان لائیں گے (پارہ ۱۷، الانبیاء: ۳۰) اور ارشادِ باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: تو بھلا بتاؤ تو وہ پانی جو پیتے ہو کیا تم نے اسے بادل سے اتارا یا ہم ہیں اتارنے والے ہم چاہیں تو اسے کھاری کر دیں پھر کیوں نہیں شکر کرتے (پارہ ۱۸، الواقعة: ۶۸-۷۰)۔ الأجاج کڑوا اور المزون بادل۔

پانی پلانا اور جس کے نزدیک پانی کا صدقہ، ہبہ اور وصیت جائز ہے خواہ وہ تقسیم شدہ ہو یا غیر تقسیم شدہ

حضرت عثمان سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو بئر رومہ کو خریدے اور اس کا ڈول بھی اس میں مسلمانوں کے ڈول کی طرح ہو۔ پس حضرت عثمان نے اسے خرید لیا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا تو آپ نے اس میں سے نوش فرمایا اور آپ کے داہنی طرف ایک نو عمر لڑکا تھا اور عمر رسیدہ حضرات بائیں جانب تھے۔ فرمایا کہ اے لڑکے! کیا تم اجازت دیتے ہو کہ میں یہ عمر رسیدہ لوگوں کو دے دوں؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ میں آپ سے بچی ہوئی چیز میں کسی کو ترجیح نہیں

فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ

دیتا۔ پس آپ نے اُسی کو دے دیا۔

2352- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ: أَنَّهَا حِلْيَتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ شَاةٌ دَاجِرٌ، وَهِيَ فِي دَارِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
وَشِيبٌ لَبَنُهَا بِمَاءٍ مِنَ الْبَيْتِ الْيَمِينِ فِي دَارِ أَنَسِ
فَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ
فَشَرِبَ مِنْهُ حَتَّى إِذَا تَرَعَ الْقَدَحَ مِنْ فِيهِ، وَعَلَى
يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ، وَعَنْ يَمِينِهِ أَغْرَابِيٌّ، فَقَالَ عُمَرُ:
وَحَافٍ أَنْ يُعْطِيَهُ الْأَغْرَابِيُّ أَعْطَى أَبَا بَكْرٍ يَا رَسُولَ
اللَّهِ عِنْدَكَ، فَأَعْطَاهُ الْأَغْرَابِيُّ الَّذِي عَلَى يَمِينِهِ، ثُمَّ
قَالَ: الْأَمْنُ فَلَا أَمْنُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک بکری ذوہی
گئی جو حضرت انس کے گھر میں بندھی رہتی تھی اور اُس
میں اس کنوئیں کا پانی ملایا گیا جو حضرت انس کے گھر میں
تھا۔ رسول اللہ ﷺ کو پیالہ دیا گیا تو آپ نے اُس میں
سے نوش فرمایا اور جب پیالہ منہ سے ہٹایا تو بائیں جانب
حضرت ابو بکر اور دائیں طرف ایک اعرابی تھا۔ حضرت عمر
نے اس اندیشے سے عرض کی کہ مبادا اعرابی کو عطا نہ
فرمادیں کہ یا رسول اللہ! حضرت ابو بکر کو دے دیجیے جو
آپ کے پاس ہیں آپ نے وہ اعرابی کو دے دیا جو
دائیں جانب تھا اور فرمایا کہ دائیں جانب والا زیادہ حق
دار ہے۔

2- بَابُ مَنْ قَالَ: إِنَّ صَاحِبَ الْمَاءِ
أَحَقُّ بِالْمَاءِ حَتَّى يَزُولَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُمْتَنَعُ
فَضْلُ الْمَاءِ

جس نے کہا کہ پانی والے کا اُس پر زیادہ
حق ہے حتیٰ کہ وہ سیراب کر لے کیونکہ نبی
کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اضافی پانی کو
نہ روکا جائے

2353- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْزَجِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُمْتَنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْتَنَعَ بِهِ الْكَلَاءُ
2354- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی اضافی پانی سے نہ
روکے تاکہ اس کے سبب آئندہ گھاس پھوس سے روکنے
لگے۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابن مسیب
اور ابوسلمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

2352- انظر الحديث: 5619, 5612, 2571

2353- انظر الحديث: 6962, 2354، صحيح مسلم: 3982، سنن ترمذی: 1272

2354- راجع الحديث: 2353

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اضافی پانی سے نہ روکوتا کہ اضافی گھاس سے نہ روکنے لگ جاؤ۔

جو اپنی زمین میں کنواں کھودے تو وہ کسی کے گرنے کا ذمہ دار نہیں ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کان میں گرنے والے کا تاوان نہیں، کنوئیں میں گرنے والے کا تاوان نہیں جانور کے مارے ہوئے کا تاوان نہیں اور رکاز میں پانچواں حصہ ہے۔

کنوئیں کے بارے میں
تنازعہ اور اس کا فیصلہ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو قسم کھائے جس کے ذریعے کسی کا مال کھا جائے اور اس میں جھوٹا ہو تو اللہ سے اسی حالت میں ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائی: ”ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں (پارہ ۳، آل عمران: ۷۷)۔“ پس اشعت آئے اور کہا کہ آپ سے ابو عبد الرحمن نے اس آیت کے بارے میں کیا فرمایا جو میرے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میرے چچا زاد بھائی کی زمین میں میرا کنواں تھا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: گواہ لاؤ میں نے عرض کی کہ میرے پاس گواہ نہیں ہے۔ فرمایا تو وہ قسم

وَأَبَى سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَمْتَنِعُوا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوا بِهِ فَضْلَ الْكَلْبِ

3- بَابُ مَنْ حَفَرَ بئرًا فِي مِلْكِهِ لَمْ يَضْمَنْ

2355- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ وَكَأَعْبِيدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْعَجْمَاءُ جُبَارٌ، وَفِي الزَّكَاةِ الْخُمْسُ

4- بَابُ الْخُصُومَةِ فِي الْبِئْرِ وَالْقَضَاءِ فِيهَا

2356 و 2357- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَزْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ الثَّعْلَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَفْتَقِطُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، هُوَ عَلَيْهَا فَاجِرٌ، لَيْسَ اللَّهُ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) (آل عمران: 77) الْآيَةَ، فَجَاءَ الْأَشْعَفُ، فَقَالَ: مَا حَدَّثَكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي أَنْزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ، كَانَتْ لِي بئرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ قُلْتُ: قَالَ لِي: شُهُودُكَ، قُلْتُ: مَا لِي شُهُودٌ، قَالَ: فَيَسِينُهُ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِذَا يُخْلَفُ، فَذَكَرَ الثَّعْلَبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ ذَلِكَ

تَضِدُّ يَقَالَهُ

کھائے گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! وہ تو قسم کھا جائے گا۔ نبی کریم ﷺ نے اس کا ذکر کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی تصدیق میں یہ حکم نازل فرمایا۔

مسافروں کو پانی سے

روکنے کا گناہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ روز قیامت جن کی جانب اللہ تعالیٰ نگاہ رحمت نہیں فرمائے گا، نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ایک وہ جس کے پاس اضافی پانی ہو اور وہ مسافروں کو نہ پینے دے دوسرا وہ جو حاکم سے دنیا کی خاطر بیعت کرے۔ اگر وہ دے تو اُس سے راضی رہے اور اگر نہ دے تو ناراض ہو جائے۔ تیسرا وہ جو اپنے سامان کو عصر کے بعد فروخت کرے اور قسم کھا کر کہے کہ اُس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں مجھے اس چیز کی اتنی قیمت دی جا رہی تھی اور دوسرا شخص اُسے سچا جان لے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ بے شک جو اللہ کے اور اپنی قسموں کو حقیر پونجی کے بدلے بیچتے ہیں۔

نہر کا پانی روکنا

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک انصاری کا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حضرت زبیر سے تنازعہ ہوا، نہری پانی کے بارے میں جس سے کھجور کے درختوں کو پانی دیا کرتے تھے۔ انصاری کا مطالبہ تھا کہ پانی کو حسبِ مشا آنے دیا

5- بَابُ اِثْمٍ مِّنْ مَّنْعِ ابْنِ

السَّبِيلِ مِنَ الْمَاءِ

2358- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " فَلَا تَقْتُلُوا لَمْ يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ، رَجُلٌ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مَاءٍ بِالطَّرِيقِ، فَمَتَّعَهُ مِنَ ابْنِ السَّبِيلِ، وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يَبَايِعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا، فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا رَضِيَ، وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا سَخَطَ، وَرَجُلٌ أَقَامَ سِلْعَتَهُ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَقَالَ: وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ لَقَدْ أَعْطَيْتُ بِهَا كَذًا وَكَذَا، فَصَدَّقَهُ رَجُلٌ " ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ: (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) (آل عمران: 77)

6- بَابُ سَكْرِ الْأَنْهَارِ

2360 و 2359- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ،

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحِزَّةِ، أَلْبِي

2359, 2360- النظر الحديث: 2361, 2362, 2708, 4585, صحيح مسلم: 6065, سنن ابوداؤد: 3637, سنن

ترمذی: 1363, 3027, سنن نسائی: 5431, سنن ابن ماجہ: 15

جائے۔ معاملہ نبی کریم کی صلوات علیہم خدمت پیش ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر سے فرمایا: اے زبیر! تم سیراب کر کے اپنے مسائے کی طرف پانی چھوڑ دینا۔ انصاری کو حوش آیا اور کہا کہ وہ آپ کے پھوپھی زاد جو ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہو گیا۔ پھر فرمایا کہ اے زبیر! خوب سیراب کرنا حتیٰ کہ پانی منڈیروں تک پہنچ جائے۔ حضرت زبیر کا بیان ہے کہ خدا کی قسم، میرے خیال میں آیت فَلَا وَرَثَكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ۔ اسی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

يَسْفُونَ بِهَا اللَّغْلَ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: سِيرَجُ الْمَاءِ يَبْرُ، فَأَبَى عَلَيْهِ، فَأَخْطَبْنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ: أَسْبِ يَا زُبَيْرُ، ثُمَّ أَرْسَلَ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ، فَخَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ: أَنْ كَانَ ابْنُ عَمْرٍكَ، فَقَالُوا وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: أَسْبِ يَا زُبَيْرُ، ثُمَّ أَحْبَسَ الْمَاءَ حَتَّىٰ يَزُجَّ إِلَى الْجَنْدِ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ: "وَاللَّهِ إِنْ لَا أَحْسِبُ هَذِهِ الْآيَةَ تَرَكْتُ فِي ذَلِكَ: (فَلَا وَرَثَكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ) (النساء: 65)"

بلند زمین کو نشیب سے پہلے سیراب کرنا عروہ سے مروی ہے کہ حضرت زبیر اور ایک انصاری کا تنازعہ ہو گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے زبیر! سیراب کر کے چھوڑ دینا انصاری نے کہا: چونکہ وہ آپ کے پھوپھی زاد ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے زبیر! سیراب کر کے روکے رکھنا حتیٰ کہ پانی منڈیروں تک پہنچ جائے، حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آیت فَلَا وَرَثَكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ میرے خیال میں اسی بارے میں نازل ہوئی تھی۔

7- بَابُ شَرْبِ الْأَعْلَى قَبْلَ الْأَسْفَلِ

2361 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنَ عَمْرٍو، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ الْأَنْصَارِيَّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا زُبَيْرُ أَسْبِ، ثُمَّ أَرْسَلَ الْأَنْصَارِيُّ: إِنَّهُ ابْنُ عَمْرٍكَ، فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَسْبِ يَا زُبَيْرُ، ثُمَّ يَبْلُغُ الْمَاءُ الْجَنْدَ، ثُمَّ أَمْسَكَ فَقَالَ الزُّبَيْرُ: "فَأَحْسِبُ هَذِهِ الْآيَةَ تَرَكْتُ فِي ذَلِكَ: (فَلَا وَرَثَكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ) (النساء: 65)"

بلند زمین والے کا شبنوں تک سیراب کرنا عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ انصار کا ایک شخص حضرت زبیر سے نہری پانی پر جھگڑا جس سے کجھور کے

8- بَابُ شَرْبِ الْأَعْلَى إِلَى الْكَعْبَيْنِ

2362 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ الْحَرَّانِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جَوْجٍ،

درختوں کو سیراب کیا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے زبیر! تم عرف کے مطابق سیراب کر کے پھر اپنے ہمسائے کے لیے چھوڑ دو۔ انصاری نے کہا: کیونکہ یہ آپ کے پھوپھی زاد ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا اور فرمایا کہ سیراب کر کے روک لو حتیٰ کہ پانی منڈیروں کے برابر ہو جائے اور اپنا پورا حق لو۔ حضرت زبیر نے فرمایا کہ خدا کی قسم، یہ آیت: فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ اسی بارے میں نازل فرمائی گئی تھی۔ ابن شہاب نے کہا کہ انصار اور دوسرے لوگوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کے ارشاد: ”سیراب کرو اور پھر روک لو حتیٰ کہ منڈیروں تک ہو جائے۔“ سے مراد ہے کہ ٹخنوں تک ہو جائے۔

پانی پلانے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص جارہا تھا کہ اُسے سخت پیاس لگی۔ وہ ایک کنوئیں میں اُترا اور اُس سے پانی پیا۔ جب باہر نکلا تو ایک مٹے کو ہانپتے دیکھا جو پیاس سے مٹی چاٹ رہا تھا۔ دل میں کہا کہ اسے بھی اُسی طرح لگی ہوگی جیسے مجھے پیاس لگی تھی۔ اُس نے اپنا موزہ بھرا اور منہ میں لے کر نکلا اور مٹے کو پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کی نیکی قبول کی اور اسکی مغفرت فرمادی۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا جانوروں میں بھی ہمیں ثواب ملتا ہے؟ فرمایا کہ ہر جان دار پر ثواب ملتا ہے۔ متابعت کی اس کی حماد بن سلمہ اور ربیع بن مسلم نے محمد بن

قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِي شِرَاجٍ مِنَ الْحَرَّةِ يَسْقِي بِهَا النَّخْلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْقِ يَا زُبَيْرُ، فَأَمَرَهُ بِالْمَعْرُوفِ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى جَارِكَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: أَنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ، فَتَلَوْنَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: اسْقِ، ثُمَّ أَحْبَسَ، يَرْجِعُ الْمَاءَ إِلَى الْجَنْدِ، وَاسْتَوْعَى لَهُ حَقَّهُ فَقَالَ الزُّبَيْرُ: "وَاللَّهِ إِنْ هَذِهِ الْآيَةُ أَنْزَلَتْ فِي ذَلِكَ: (فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ) (النساء: 65)" قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: فَقُلِدَتْ الْأَنْصَارُ وَالنَّاسُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْقِ، ثُمَّ أَحْبَسَ حَتَّىٰ يَرْجِعَ إِلَى الْجَنْدِ وَكَانَ ذَلِكَ إِلَى الْكَعْبَتَيْنِ

9- بَابُ فَضْلِ سَقْيِ الْمَاءِ

2363- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سَمْعٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَيْنَا رَجُلٌ يَمْشِي، فَاسْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ، فَلَكَلَ بِمُزٍ، فَشَرِبَ مِنْهَا، ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا هُوَ بِكَلْبٍ يَلْهَفُ يَأْكُلُ التُّرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا مِثْلَ الَّذِي بَلَغَ بِي، فَلَا حُفَّةَ، ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ، ثُمَّ رَفَعَهُ، فَسَقَى الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ"، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَإِنْ لَقَا فِي التَّهَائِمِ أَجْرًا؟ قَالَ: فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٌ أَجْرٌ تَابِعَهُ حِمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَالرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ

زیاد سے۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز کسوف پڑھی تو فرمایا: دوزخ میرے قریب کی گئی تو میں نے عرض کی: یا رب! کیا میں اُن کے ساتھ ہوں؟ اسی دوران ایک عورت دیکھی جس کو بلی نوح رہی تھی۔ میں نے کہا کہ یہ کیوں؟ لوگوں نے کہا کہ اس نے باندھ رکھی تھی حتیٰ کہ بھو کی مرگئی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عورت عذاب دی گئی کہ اُس نے بلی باندھی ہوئی تھی کہ وہ بھو کی مرگئی تو یہ جہنم میں داخل کی گئی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اسے کھلاتی پلاتی نہ تھی بلکہ باندھ رکھتی اور نہ چھوڑتی کہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھالیا کرتی۔

جس کے نزدیک حوض اور مشک والا اپنے پانی کا زیادہ حقدار ہے

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ایک بیالہ پیش کیا گیا۔ آپ نے نوش فرمایا کہ داہنی طرف کم عمر لڑکا اور بزرگ بائیں جانب تھے۔ فرمایا: اے لڑکے! اگر تم اجازت دو تو میں یہ بڑوں کو دے دوں؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ سے جو نصیب ہو اُس سے بارے میں کسی کو اپنے اوپر ترجیح نہیں دیتا تو آپ نے اُسی کو دے

2364- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا كَاتِبُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الْكُسُوفِ فَقَالَ: "ذَنُوبٌ مَعِيَ النَّارِ، حَتَّى قُلْتُ: أَيُّ رَبِّ وَأَنَا مَعَهُمْ، فَإِذَا أَمَرَ أَكْتُ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: تَحْدِثُهَا هِرَّةٌ قَالَ: مَا شَأْنُ هَذِهِ؟ قَالُوا: حَسِبْنَاهَا حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا"

2365- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ كَاتِبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَلَيَّتْ أَمْرًا فِي هِرَّةٍ حَسِبْنَاهَا حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا، فَتَحَلَّتْ فِيهَا النَّارُ قَالَ: فَقَالَ: وَاللَّهِ أَعْلَمُ: لَا أَتِي أَطْعَمْتُهَا وَلَا سَقَيْتُهَا حِينَ حَسِبْتِيهَا، وَلَا أَتِي أَرْسَلْتُهَا، فَأَكَلَتْ مِنْ حَشَائِشِ الْأَرْضِ

10- بَابُ مَنْ رَأَى أَنَّ صَاحِبَ الْحَوْضِ وَالْقَرْبَةِ أَحَقُّ بِمَائِهِ

2366- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي حَارِثٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَاحٍ فَحَرَبَهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ هُوَ أَحَدُ الْقَوْمِ وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ قَالَ: يَا غُلَامُ أَتَأْكُلُنِي أَنْ أُعْطِيَ الْأَشْيَاخَ، فَقَالَ: مَا كُنْتُ لِأَوْثَرِ بَنِي صَوِي مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ

2364- راجع الحديث: 745

2365- النظر الحديث: 3482, 3318

2366- النظر الحديث: 2351، صحيح مسلم: 5261

دیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں اپنے حوض سے کچھ لوگوں کو ایسے روکوں گا جیسے اجنبی اذنوں کو حوض سے روکا جاتا ہے۔ تَلُوذَانِ روکے جاتے ہیں۔

عبداللہ بن محمد، عبدالرزاق، معمر، ایوب اور کثیر بن کثیر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیل کی والدہ ماجدہ پر رحم فرمائے اگر وہ زمزم کو چھوڑ نہ دیتیں یا پانی میں سے چلن نہ بھرتے تو وہ ایک بہتا ہوا چشمہ ہوتا۔ جُرْہَم آئے اور کہا: کیا آپ ہمیں اجازت دیتی ہیں کہ اس کے پاس آباد ہو جائیں۔ فرمایا، ہاں لیکن آپ لوگوں کا پانی پر حق نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا، اچھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن سے بروز قیامت اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرمائے گا اور نہ اُن کی جانب نگاہِ رحمت شخص گا۔ ایک وہ آدمی جو اپنی چیز کے بارے میں قسم کھائے کہ مجھے اس سے زیادہ قیمت مل رہی تھی اور وہ جھوٹ بول رہا ہو۔ دوسرا وہ شخص جو عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائے تاکہ اپنے مسلمان بھائی کا مال کھا جائے۔ تیسرا وہ شخص جو اضافی پانی کو روکے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جیسے تو اضافی پانی کو روکتا تھا آج میں تجھ

2367- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَكُونَنَّ رَجُلًا عَنْ حَوْضٍ، كَمَا تَأْذَاذُ الْغَرِيبَةِ مِنَ الْإِبِلِ عَنِ الْحَوْضِ 2368- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، وَكَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ،

زَيْدٌ أَخْبَرَنَا عَلَى الْأَخْبَرِ - عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَرْحَمُ اللَّهُ أُمَّ اسْمَاعِيلَ، لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ - أَوْ قَالَ: لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَاءِ - لَكَانَتْ عَيْنًا مَعِينًا"، وَأَقْبَلَ جُرْهُمُ فَقَالُوا: أَتَأْذِينِ أَنْ نَلْزِمَ عِنْدَكَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، وَلَا حَقَّ لَكُمْ فِي الْمَاءِ، قَالُوا: نَعَمْ

2369- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّنَانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "فَلَا تَكُنْ لَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ: رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى بَيْعَةٍ لَقَدْ آعَظِي بِهَا أَكْثَرُ مَا آعَظِي وَهُوَ كَاذِبٌ، وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ، لِيَقْتَطَعَ بِهَا مَالٌ رَجُلٌ مُسْلِمٍ، وَرَجُلٌ مَتَعَ فَضْلَ مَاءٍ فَيَقُولُ اللَّهُ: الْيَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتُ فَضْلَ مَالِهِ

2367- صحیح مسلم: 5949

2368- انظر الحديث: 3362, 3363, 3364, 3365

2369- راجع الحديث: 2358، صحیح مسلم: 295

سے اپنا فضل روکتا ہوں حالانکہ وہ تو نے پیدا نہیں کیا تھا۔
علی، سفیان، عمرو ابوصالح نے اسے مرفوعاً مروی کیا ہے۔

تَعْمَلُ يَدَاكَ"، قَالَ عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، غَيْرَ مَرَّةٍ.
عَنْ عَمْرِو، سَمِعَ أَبَا صَالِحٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

11- بَابُ: لَا حِمَى إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2370- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ،
عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ
الضُّعْبَ بْنَ جَعْفَمَةَ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا حِمَى إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَقَالَ:
بَلَّغْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَى النَّفِيعِ،
وَأَنَّ عَمْرَ حَمَى الشَّرَفِ وَالرَّبَّةَ

12- بَابُ شُرْبِ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ مِنَ الْأَنْهَارِ

2371- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ
السَّنَانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " الْحَيْلُ لِرَجُلٍ
أَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَعَلَى رَجُلٍ وَزْرٌ، فَأَمَّا الْيَدَى لَهُ
أَجْرٌ: فَرَجُلٌ رَتَبَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَأَطَالَ يَهَا فِي
مَرْجٍ أَوْ رَوْطَةٍ، فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيلِهَا ذَلِكَ مِنَ
الْمَرْجِ أَوْ الرَّوْطَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ، وَلَوْ أَنَّهُ
انْقَطَعَ طِيلُهَا، فَاسْتَنْتَ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ
أَنْكَارَهَا، وَأَزْوَالُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ، وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهْرٍ،

نہیں ہے کوئی چراگاہ مگر اللہ اور اُس کے رسول کی

یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن
عبد اللہ بن عتبہ حضرت ابن عباس، حضرت صعب بن
جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں ہے چراگاہ مگر اللہ اور اُس کے
رسول کے لیے۔ راوی کا بیان ہے کہ ہمیں معلوم ہوا ہے
کہ نبی کریم ﷺ نے بقیع کو چراگاہ بنایا اور حضرت عمر
نے شرف اور ربذہ کو۔

آدمیوں اور جانوروں کا نہروں سے پانی پینا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑا ایک شخص کے لیے
اجر ہے، دوسرے کے لیے پردہ اور تیسرے کے لیے
بوجھ ہے۔ اجر اُس شخص کے لیے ہے جس نے راہِ خدا
میں گھوڑا باندھا۔ پس وہ باغ یا چراگاہ میں اُس کی رتی
دراز کر دیتا ہے تو رتی کے مطابق جہاں تک وہ چرے گا
اُتنا ہی مالک کو اجر ملے گا اور اگر وہ رسی توڑ کر ایک دو
بلندیاں ملے کر جائے تو ہر قدم کے مطابق مالک کو اجر
ملے گا اور اگر وہ نہر کے پاس سے گزرے اور پانی پی لے
اگرچہ اُس کا ارادہ پلانے کا نہ تھا، تب بھی مالک کو ثواب

2370- النظر الحديث: 3013، سنن ابوداؤد: 3083

2371- النظر الحديث: 2860، 3646، 4962، 4963، 7356، صحيح مسلم: 2287، 2288

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ملے گا۔ دوسرا شخص خود کو مال دار ظاہر کرنے اور سوال سے بچنے کے لیے گھوڑا رکھتا ہے اور اُس کی گردن اور پیٹھ پر اللہ تعالیٰ کے حق کو نہیں بھولتا تو یہ اُس کے لیے پردہ ہے اور جو شخص فخریہ یا شیخی مارنے کے لیے یا مسلمانوں کی دشمنی میں گھوڑا رکھے تو یہ اُس پر بوجھ ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ سے گدھے یکے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اس کے بارے میں مجھ پر کوئی چیز نازل نہیں کی گئی مگر اس جامع اور بے مثل آیت کے کہ: **مَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ**۔

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے گری پڑی چیز کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا کہ اُس کی تھیلی اور مہر کو پہچان لو، پھر ایک سال تک اُس کی تشہیر کرو۔ اگر اس کا مالک آجائے تو ٹھیک ورنہ جو چاہو کرو۔ گم شدہ بکری کے بارے میں عرض کی تو فرمایا: وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے۔ گم شدہ اونٹ کے بارے میں عرض کی گئی تو فرمایا: تمہیں اُس سے کیا مطلب۔ اُس کا مشکیزہ اور پناہ گاہ اُس کے ساتھ ہے، وہ پانی پر جائے گا اور درختوں کے پتے کھائے گا حتیٰ کہ اُس کا مالک اُسے پالے گا۔

ایندھن اور سوکھی گھاس کی خرید و فروخت

حضرت زبیر العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مگر تم میں سے کوئی رسی

فَقَرَّبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يَرِدْ أَنْ يَسْئَلْكَ كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ، فَهِيَ لَكَ أَجْرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغْيِيًا وَتَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا، فَهِيَ لَكَ سِتْرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنَوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ، فَهِيَ عَلَيْكَ وَزْرٌ"۔

وَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمْرِ، فَقَالَ: "مَا أُنْزِلَ عَلَيْهَا شَيْءٌ إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَادَةُ: (مَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ) (الزلزلة: 8)"۔

2372- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُتَّبِعِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ عَنِ اللَّقْظَةِ، فَقَالَ: اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوَكَاةَهَا، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَلَا فَسَأَلَكَ بِهَا قَالَ: فَضَالَةٌ الْغَنَمِ؛ قَالَ: هِيَ لَكَ أَوْ لَا خِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ، قَالَ: فَضَالَةٌ الْإِبِلِ؛ قَالَ: مَا لَكَ وَلَهَا، مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَجِدَاؤُهَا، تَرُدُّ النَّاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا

13- بَابُ بَيْعِ الْحَطَبِ وَالْكَلَا

2373- حَدَّثَنَا مُعَلِّ بْنُ أَاسِدٍ، حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ،

عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ

2372- النظر الحديث: 91

2373- راجع الحديث: 2373, 1471

لے کر کڑیوں کا گٹھالائے اور اُسے فروخت کرے کہ اللہ اُس کی عزت کو بچائے تو یہ لوگوں سے سوال کرنے کی نسبت بہتر ہے کہ کوئی دے یا نہ دے۔

ابو عبیدہ مولیٰ عبدالرحمن ابن عوف نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی کڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لا کر لائے تو یہ اُس کے لیے بہتر ہے کہ کسی سے بھیک مانگے کہ چاہے وہ دے یا نہ دے۔

حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت علی نے فرمایا مجھے بدر کے مال غنیمت سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک اونٹنی ملی اور ایک اونٹنی مجھے رسول اللہ ﷺ نے عطا فرمائی۔ ایک دن میں نے انہیں ایک انصاری کے دروازے کے پاس بٹھا دیا۔ میرا ارادہ تھا کہ بیچنے کے لیے اُن پر اذخر لاؤں اور میرے ساتھ بنی قبیضاع کا ایک سار تھا تاکہ اُس سے حضرت فاطمہ کے ولیمہ میں مددوں جب کہ حضرت حمزہ اُسی گھر میں شراب پی رہے تھے اور اُن کے پاس ایک گانے والی تھی۔ اُس نے کہا: اے حمزہ! فرہ اونٹیاں لے لو۔ حضرت حمزہ تلوار لے کر اُن پر چبھے اور اُن کے کوہان اور کولھے کاٹ دیے، پھر اُن کے کیچے نکال لیے۔ میں نے ابن شہاب سے کہا کہ کوہانوں کا کیا کیا؟ فرمایا کہ وہ کاٹ دیئے گئے۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت علی نے فرمایا: میں نے یہ بہت ہی ہبتاک منظر دیکھا۔ میں نبی

اللہ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَحْبَلًا، فَيَأْخُذَ حُرْمَةً مِنْ حَطَبٍ، فَيَبِيعَ، فَيَكْفِيَ اللَّهُ بِهِ وَجْهَهُ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ، أُعْطِيَ أَمْ مَنَعَ

2374- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ رِزْقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأَنْ يَخْتَطِبَ أَحَدُكُمْ حُرْمَةً عَلَى ظَهْرِهِ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ أَحَدًا فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَمْنَعَهُ

2375- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ حُسَيْنٍ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، أَنَّهُ قَالَ: أَصَبْتُ شَارِقًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَغْنَمٍ يَوْمَ بَدْرٍ، قَالَ: وَأَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَارِقًا أُخْرَى، فَأَتَيْتُهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَآكَأَرِيدُ أَنْ أَجْمَلَ عَلَيْهِمَا إِذْ خَرَّ الْأَبِيعَةُ وَمَعِيَ صَائِغٌ مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعٍ، فَاسْتَعِينَ بِهِ عَلَى وَلِيمَةِ فَاطِمَةَ، وَحَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَهْرَبُ فِي ذَلِكَ الْبَيْتِ مَعَهُ قَيْنَةُ، فَقَالَتْ:

(البحر الوافر)

أَلَا يَا حَمْزُ لِلْمُحْرِفِ التَّوَامِ
فَقَارَ إِلَيْهِمَا حَمْزَةً بِالسَّيْفِ فَجَبَّ أَسْلَمَتُهُمَا

کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے پاس حضرت زید بن حارثہ تھے۔ میں نے آپ کو قصہ بتایا تو آپ لکے اور آپ کے ساتھ حضرت زید تھے۔ آپ حمزہ کے پاس گئے اور بہت ناراض ہوئے۔ پس حضرت حمزہ نے نکاہیں اٹھا کر کہا: شاید تم میرے باپ دادا کے غلام ہو۔ پس رسول اللہ ﷺ واپس لوٹ آئے اور یہ شراب کی حرمت نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔

جاگیریں لکھنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بحرین میں جاگیریں لکھنے کا قصد فرمایا۔ انصار نے عرض کی کہ جب تک ہمارے مہاجر بھائیوں کو نہ دی جائیں جیسے ہمیں عطا فرمائی ہیں۔ فرمایا کہ میرے بعد تم ترجیح دیکھو گے تو مجھ سے ملنے تک صبر کرنا۔

جاگیریں لکھ کر دینا

حضرت انس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بحرین میں جاگیریں دینے کے لیے انصار کو بلایا۔ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اگر آپ نے یہی کرنا ہے تو ہمارے قریشی بھائیوں کے لیے لکھ دیجیے حالانکہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس نہ تھے، فرمایا کہ عنقریب تم

وَبَقَرٌ خَوَاصِرُهُمَا، ثُمَّ أَخَذَ مِنْ أَكْثَادِهِمَا، قُلْتُ لَا بَنِي شَهَابٍ وَمِنْ السَّكَامِ، قَالَ: قَدْ جَبَّ أَسْلَمَتُهُمَا، فَذَهَبَ بِهَا، قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: - قَالَ عَلَى رَحِيٍّ اللَّهُ عَنْهُ: فَتَنَظَرْتُ إِلَى مَنْظَرٍ أَفْطَعِي، فَأَكْتُبْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدَكَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبْرَ، فَخَرَجَ وَمَعَهُ زَيْدٌ، فَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ، فَدَخَلَ عَلَى حَزْرَةَ، فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ، فَزَفَعَ حَزْرَةَ بَصْرَةَ، وَقَالَ: هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدُ لِبَنِي، فَزَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَهِّقِرُ حَتَّى خَرَجَ عَنْهُمْ، وَذَلِكَ قَبْلَ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ

14- بَابُ الْقَطَائِعِ

2376 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَكَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْطَعَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ، فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: حَتَّى تُقْطَعَ لِأَخَوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، مِثْلَ الَّذِي تُقْطَعُ لَنَا، قَالَ: سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَهُ، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي

15- بَابُ كِتَابَةِ الْقَطَائِعِ

2377 - وَقَالَ اللَّيْثُ: عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ لِيُقْطَعَ لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ فَعَلْتَ فَأَكْتُبْ لِأَخَوَانِنَا مِنَ قُرَيْشٍ بِمِثْلِهَا، فَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ سَتَكُونُ بَعْدِي أَكْثَرُ قَاصِدِي وَأَخْفَى تَلْقَوِي

اوتثنیوں کو پانی کے قریب دونا
ابراہیم بن منذر، محمد بن قیس، ان کے والد ماجد،
ہلال بن علی، عبدالرحمن بن ابوعمرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
اوتثنیوں کا حق ہے کہ انہیں پانی کے پاس دونا جائے۔

وہ آدمی جس کے باغ میں سے گزرگاہ
یا پانی پینے کی چیز ہو

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو بیوند کاری کے بعد
درخت فروخت کرے تو پھل فروخت کرنے والے کے
ہیں اور گزرگاہ اور چشمہ بھی فروخت کرنے والے کا ہے۔
جب تک وہ ختم نہ ہو اور یہی حکم عریہ میں ہے۔

سالم بن عبد اللہ کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں
نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے
بیوند لگا ہوا کھجور کا درخت بیچا تو پھل فروخت کرنے والے
کا ہے مگر جب کہ خریدار شرط کرے اور جس نے غلام
خریدا جس کے پاس مال ہے تو وہ مال فروخت کرنے
والے کا ہے مگر جب خریدار شرط کر لے۔ امام مالک،
نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عمر
سے غلام کے بارے میں اسی طرح مروی کی ہے۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ

16 بَابُ حَلْبِ الْإِبِلِ عَلَى الْمَاءِ

2378- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ،
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ
حَقَّ الْإِبِلُ أَنْ تُحْلَبَ عَلَى الْمَاءِ

17- بَابُ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ مَمْرٌ أَوْ

شَرْبٌ فِي حَائِطٍ أَوْ فِي مَخْلٍ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَاعَ
مَخْلًا بَعْدَ أَنْ تَوَجَّرَ فَغَمَرَهَا لِلْبَائِعِ، فَلِلْبَائِعِ الْمَمْرُ
وَالسَّقْيُ حَتَّى يَوْفَعَ وَكَذَلِكَ رَبُّ الْعَرِيَّةِ

2379- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا

الْأَيْمَنُ، حَدَّثَنِي ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ ابْتِاعَ مَخْلًا
بَعْدَ أَنْ تَوَجَّرَ، فَغَمَرَهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ
الْمُبْتَاعُ، وَمَنْ ابْتِاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ، فَمَالُهُ لِلْيَدَى
بَاعَهُ، إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ، وَعَنْ مَالِكٍ، عَنْ
كَافٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ فِي الْعَبْدِ

2380- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا

2378- انظر الحديث: 1402

2379- راجع الحديث: 2203، صحيح مسلم: 3882، سنن ترمذی: 1244، سنن ابن ماجہ: 2211

2380- راجع الحديث: 2173

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے عرایا میں تخمینہ لگا کر کھجوریں فروخت کرنے کی اجازت عطا فرمائی ہے۔

سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ تَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُبَاعَ الْعَرَائِي بِمِثْرَ صَهَاءٍ مِثْرًا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مخابره، محاقلة، مزابنه اور صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے کھجوروں کی فروخت سے منع فرمایا ہے اور یہ کہ درخت پر لگا ہوا پھل دینار و درہم کے عوض فروخت نہ کیا بیچا جائے ماسوائے عرایا کے۔

2381- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ، وَالْمُحَاقَلَةِ، وَعَنِ الْمِزَابَنَةِ، وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صِلَاحُهَا، وَأَنْ لَا تُبَاعَ إِلَّا بِالدِّينَارِ وَالْدِّرْهِمِ، إِلَّا الْعَرَائِي

ابوسفیان مولیٰ ابو احمد سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے بیع عرایا میں کھجوروں کو تخمینہ لگا کر فروخت کرنے کی اجازت دی ہے جب کہ وہ پانچ وسق سے کم یا پانچ وسق ہوں۔ اسمیں داؤد درادی کو شک ہے۔

2382- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِ الْعَرَائِي بِمِثْرَ صَهَاءٍ مِنَ الثَّمَرِ، فِيمَا كُونَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ، أَوْ فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ شَاكٌ دَاوُدُ فِي ذَلِكَ

بشیر بن یسار مولیٰ بنی حارثہ نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سہل بن ابو حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنه میں درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کو ٹوٹی ہوئی کھجوروں کے عوض فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے، ماسوائے عرایا کی صورت کے کہ اُن کو اجازت دی ہے۔ ابن اسحاق نے کہا کہ مجھ سے بشیر نے اسی طرح حدیث بیان کی۔

2383 و 2384- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْوَلِيدُ بْنُ كَعْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ، أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ وَسَهْلَ بْنَ أَبِي حَفْصَةَ، حَدَّثَاهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمِزَابَنَةِ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالثَّمَرِ، إِلَّا أَصْحَابَ الْعَرَائِي، فَإِنَّهُ أَخَذَ لَهُمْ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي بُشَيْرٌ مِثْلَهُ

2381- راجع الحديث: 2487, 2183

2382- انظر الحديث: 2191, 2190

2383, 2384- راجع الحديث: 2191

بسم الله الرحمن الرحيم

43- کتاب فی

الاستقراض واداء

الدیون والحجر

والتفليس

1- بَابُ مَنْ اشْتَرَى بِالذَّيْنِ وَلَيْسَ

عِنْدَهُ ثَمَنُهُ، أَوْ لَيْسَ بِحَضْرَتِهِ

2385 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

جَرِيرٌ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ

اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ

أَتَبِيعُهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ فَلَمَّا قَدِمَ

الْمَدِينَةَ، غَدَوْتُ إِلَيْهِ بِالْبَعِيرِ، فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ

2386 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: تَدَاكَرْنَا عِنْدَ

إِبْرَاهِيمَ، الرَّهْنِ فِي السَّلَامِ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي

الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ إِلَى

أَجَلٍ، وَرَهْنَهُ دِرْعَامًا مِنْ حَدِيدٍ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قرض لینے، قرض ادا

کرنے، اختیار روکنے

اور مفلس ہو جانے

کا بیان

جو کوئی چیز ادھار خریدے خواہ اُس کے پاس

قیمت ہو یا اُس وقت موجود نہ ہو

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی معیت میں ایک

غزوہ میں شریک ہوا تو فرمایا: کیا تم یہ مناسب سمجھتے ہو کہ

اپنا اونٹ میرے ہاتھوں فروخت کر دو۔ میں نے اقرار

کیا اور وہ فروخت کر دیا۔ جب مدینہ منورہ پہنچا تو صبح کو

اونٹ لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے اُس کی قیمت عطا

فرمائی۔

اعمش سے مروی ہے کہ ہم نے ابراہیم کے پاس سلم

میں رہن کا ذکر کیا تو فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی اسود

نے بواسطہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کہ

نبی کریم ﷺ نے کسی یہودی سے مدت معین کر کے غلہ

اور اپنی لوہے کی زرہ اُس کے پاس رہن رکھی۔

2385- راجع الحديث: 443، صحيح مسلم: 4074، 4075، 4076، سنن ابو داؤد: 3505، سنن ترمذی: 1253، سنن

نسائی: 4651، 4652

2386- راجع الحديث: 2068

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

2- بَابُ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ

أَدَاءَهَا أَوْ اِتِّلَافَهَا

2387 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْسِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا آذَى اللَّهُ عَنْهُ، وَمَنْ أَخَذَ يُرِيدُ اِتِّلَافَهَا أَتْلَفَهُ اللَّهُ

3- بَابُ آدَاءِ الدَّيْنِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا، وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ، إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ، إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا) (النساء: 58)

2388 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ، عَنْ أَبِي خَزْرَجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أَبْصَرَ - يَعْنِي أَحَدًا - قَالَ: مَا أَحَبُّ إِلَيَّ تَحَوُّلِي فِي دَهْبًا، يَمْكُفُ عِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ فَوْقَ ثَلَاثٍ، إِلَّا دِينَارًا أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمُ الْأَقْلَوْنَ، إِلَّا مَنْ قَالَ بِالنَّالِ هَكَذَا وَهَكَذَا، - وَأَشَارَ أَبُو شَهَابٍ بِلَيْنِ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ - وَقَلِيلٌ مَا هُمْ، وَقَالَ: مَكَانَكَ، وَتَقَدَّمَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَسَبَّحْتُ صَوْتًا، فَأَرَدْتُ أَنْ آتِيَهُ،

جولوگوں کا مال لے لے اور نیت

ادا کرنا یا ہڑپ کرنا ہو

عبدالعزیز بن عبد اللہ اوسی، سلیمان بن بلال، ثور بن زید، ابو الغیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جولوگوں کا مال ادا کرنے کے ارادے سے لیتا ہے اللہ اُس سے ادا کرواتا ہے اور جو ضائع کرنے کے ارادے سے لے تو اللہ اُس سے ضائع کر دیتا ہے۔

قرض ادا کرنا

ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں سپرد کرو اور یہ کہ جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو بے شک اللہ تمہیں کیا ہی خوب نصیحت فرماتا ہے بے شک اللہ سنا دیکھتا ہے (پارہ ۵، النساء: ۵۸)۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا۔ جب آپ نے اُحد پہاڑ کو دیکھا تو فرمایا: میں نہیں چاہتا کہ یہ میرے لیے سونے میں تبدیل ہو جائے۔ اس میں سے ایک دینار میرے پاس تین دن سے زیادہ رہے مگر وہ دینار جو میں قرض ادا کرنے کے لیے رکھ چھوڑوں۔ بے شک مالدار زیادہ غریب ہوں گے سوائے اُن کے جو مال کو اس طرح خرچ کرتے رہیں اور ابو شہاب نے اپنے آگے اور دائیں بائیں اشارہ کیا جبکہ ایسے کم ہیں اور فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہنا پھر آگے بڑھے۔ کچھ دیر کے بعد ایک آواز سنی۔

2387- سنن ابن ماجہ: 2411

2388- راجع الحديث: 1237، صحيح مسلم: 2301، 2302، سنن ترمذی: 2644

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

میں نے حاضر ہونے کا ارادہ کیا لیکن آپ کا ارشاد کہ اپنی جگہ رہنا یاد آ گیا۔ جب وہاں تشریف لائے تو عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے ایک آواز سنی تھی۔ فرمایا: ہاں میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے تھے اور کہا کہ جو آپ کی امت سے فوت ہو اور خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو تو جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا: خواہ وہ ایسے کام بھی کرتا ہو؟ کہا: ہاں۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میرے پاس احد پہاڑ جتنا بھی سونا ہو تو مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ میرے پاس اس پر تین دن گزر جائیں مگر جو کچھ میں قرض ادا کرنے کے لیے رکھ لوں۔ اسے صالح اور عقیل نے زہری سے مروی کیا ہے۔

اُونٹ قرض لینا

ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک آدمی نے مطالبہ کیا اور آپ سے سختی برتی اور آپ کے صحابہ اس پر ٹوٹ پڑے۔ فرمایا کہ اسے چھوڑو کیونکہ حق والے کو بولنے کا حق ہے۔ اسے اسی طرح کا اُونٹ خرید کر دے دو۔ عرض کی کہ وہ نہیں بلکہ اس سے زیادہ عمر کا ملتا ہے۔ فرمایا کہ وہی خرید کر دے دو کیونکہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرے۔

اچھے طریقے سے مطالبہ کرنا

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی

ﷺ دُکُزْتُ قَوْلَهُ: مَكَانَكَ حَتَّى آتِيَكَ. فَلَمَّا جَاءَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ الَّذِي سَمِعْتُ - أَوْ قَالَ: الصَّوْتُ الَّذِي سَمِعْتُ؟ - قَالَ: وَهَلْ سَمِعْتُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: " أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَقَالَ: مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُكْرِمُكَ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ "، قُلْتُ: وَإِنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا. قَالَ: نَعَمْ

2389 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَيْبٍ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ، قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانَ لِي مِغْلُ أَحَدٍ ذَهَبًا مَا يَسُرُّنِي أَنْ لَا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ وَعِشْرِينَ مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا شِئْتُ أَرْصِدَهُ لِلدِّينِ رَوَاهُ صَالِحٌ وَعُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

4- بَابُ اسْتِقْرَاضِ الْإِبِلِ

2390 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ كَهَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ مَرْزُوقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا تَقَاضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَغْلَقَ لَهُ فَهْمًا بِوَأَصْحَابِهِ، فَقَالَ: دَعُوهُ فَإِنْ لَصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا، وَاشْتَرَوْا لَهُ تَبَعِيًّا فَأَعْطَوْهُ إِيَّاهُ وَقَالُوا: لَا نُجِدُ إِلَّا أَفْضَلَ مِنْ سَيْتِهِ، قَالَ: اشْتَرَوْهُ فَأَعْطَوْهُ إِيَّاهُ فَإِنْ خَيْرُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً

5- بَابُ حُسْنِ التَّقَاضِي

2391 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ

کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک شخص مر گیا تو اُس سے کہا گیا: تو کیا کہا کرتا تھا؟ عرض کی کہ میں لوگوں سے تجارت کرتا تو مال دار سے درگزر کرتا اور تنگ دست کو مہلت دیتا۔ پس اُسے بخش دیا گیا۔ حضرت ابو مسعود نے اسے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے۔

عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ رَبِيعٍ، عَنْ حَدِثَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَاتَ رَجُلٌ، فَفَعِيلٌ لَهُ، قَالَ: كُنْتُ أَبَايُغِ النَّاسِ، فَأَتَجَوَّزُ عَنِ الْمُوَسِّرِ، وَأُخَفِّفُ عَنِ الْمُعْسِرِ، فَغُفِرَ لَهُ" قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

6- بَابُ هَلْ يُعْطَى أَكْبَرُ مِنْ سَيِّئِهِ

2392- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كَهَيْلٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ بَعِيدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعْطُوهُ، فَقَالُوا: مَا نَجِدُ إِلَّا سَيِّئًا أَفْضَلَ مِنْ سَيِّئِهِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: أَوْفَيْتَنِي أَوْفَاكَ اللَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعْطُوهُ فَإِنَّ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ أَحْسَنَهُمْ قَضَاءً

کیا بدلے میں زیادہ عمر کا جانور دیا جاسکتا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے دے دو۔ لوگوں نے عرض کی کہ ہمیں نہیں ملا مگر اُس سے بہتر عمر کا۔ اُس شخص نے کہا کہ آپ مجھے پورا دیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کو پورا دے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دے دو کیونکہ بہتر وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرتا ہے۔

7- بَابُ حُسْنِ الْقَضَاءِ

2393- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ الْإِبِلِ نَجَامَةٌ يَتَقَاضَاهُ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعْطُوهُ، فَطَلَبُوا سَيِّئًا، فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ إِلَّا سَيِّئًا فَوْقَهَا، فَقَالَ: أَعْطُوهُ، فَقَالَ: أَوْفَيْتَنِي وَفَى اللَّهُ بِكَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

احسن طریقے سے قرض ادا کرنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کا نبی کریم ﷺ کی طرف ایک خاص عمر کا اونٹ تھا۔ وہ تقاضا کرنے آیا تو نبی کریم نے فرمایا: اسے دے دو۔ لوگوں نے اسی عمر کا تلاش کیا لیکن نہ ملا مگر اُس سے زیادہ عمر کا فرمایا: وہی دے دو اُس آدمی نے کہا: آپ مجھے پورا دیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کو پورا حق دے گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو

وَسَلَّمَ: إِنْ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً

2394- حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ،

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِنَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ - قَالَ مِسْعَرٌ: أَرَاهُ قَالَ: هُنَّ - فَقَالَ: صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ لِي عَلَيْهِ دَيْنٌ، فَقَضَانِي وَزَادَنِي

8- بَابُ: إِذَا قَضَى دُونَ حَقِّهِ

أَوْ حَلَّلَهُ فَهُوَ جَائِزٌ

2395 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ،

أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبٍ بَنِي مَالِكٍ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَاهُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا، وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَاشْتَدَّ الْغُرْمَاءُ فِي حُقُوقِهِمْ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلْتُهُمْ أَنْ يَقْبَلُوا تَمْرًا حَائِطِي وَيُحْلِلُوا أَبِي، فَأَبَوْا، فَلَمْ يُعْطِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَائِطِي، وَقَالَ: سَنَعْلُو عَلَيْكَ، فَعَدَا عَلَيْنَا حِينَ أَصْبَحَ، فَطَافَ فِي النَّعْلِ وَدَعَا فِي تَمْرِهِا بِالْبَزَكَةِ، فَجَدَّعْنَاهَا، فَقَضَيْنَاهُمْ، وَبَقِيَ لَنَا مِنْ تَمْرِهِا

9- بَابُ إِذَا قَاصَّ أَوْ جَازَفَهُ

فِي الدَّيْنِ تَمْرًا يَتَمَرُّ أَوْ غَيْرِهِ

اچھی طرح ادا کرے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا جب کہ آپ مسجد میں تھے مسعر نے کہا کہ بوقت چاشت فرمایا کہ دو رکعتیں پڑھ لو اور میرا آپ پر قرض تھا۔ آپ نے ادا فرمایا اور زیادہ دیا۔

جو اُس کے حق سے کم ادا کرے یا

قرض خواہ معاف کر دے تو جائز ہے

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میرے والد محترم غزوہ اُحد کے دن شہید کر دیئے گئے تھے اور اُن کے اوپر قرض تھا تو قرض خواہوں نے اپنے حقوق میں سختی کی۔ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ وہ میرے باغ کی کھجوریں لے لیں اور باقی معاف کر دیں۔ انہوں نے انکار کیا تو نبی کریم ﷺ نے انہیں میرا باغ نہ دیا اور فرمایا کہ صبح ہم تمہارے پاس آئیں گے۔ صبح کو آپ ہمارے پاس تشریف لائے، باغ میں پھرے، اور اُس کے پھلوں میں برکت کی دعا فرمائی۔ پس میں نے پھل کاٹے تو میں نے اُن کا قرض ادا کر دیا اور ہمارے لیے کھجوریں بچ رہیں۔

جب بات کرے اور قرض کی کھجوروں کے عوض

کھجوریں وغیرہ اُسے دے

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اُن کے والد ماجد نے وفات پائی اور ان پر ایک یہودی کا تیس وسق قرض باقی تھا۔ حضرت جابر نے مہلت مانگی تو اس نے مہلت دینے سے انکار کر دیا۔ حضرت جابر بن عبد اللہ نے سفارش کرنے کی عرض کی۔ رسول اللہ تشریف لے گئے اور یہودی سے بات کی کہ اپنے قرض کے عوض میں باغ کا پھل لے لو تو اُس نے انکار کر دیا۔ پس رسول اللہ ﷺ باغ میں داخل ہوئے اور چہل قدمی فرمائی۔ حضرت جابر سے فرمایا کہ کھجوریں اُتار لو۔ پس انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے واپس لوٹنے کے بعد کھجوریں توڑیں۔ اُسے پوری تیس وسق ادا کر دیں اور سترہ وسق بچ رہیں۔ رسول اللہ ﷺ کو بتانے کے لیے حضرت جابر حاضر خدمت ہوئے تو آپ سے نماز عصر پڑھتا ہوا پایا۔ جب فارغ ہوئے تو آپ سے باقی بچ کا ذکر کیا۔ فرمایا کہ یہ ابن خطاب کو بھی بتا دو۔ حضرت جابر حضرت عمر کے پاس گئے اور انہیں بتایا تو حضرت عمر نے اُن سے کہا: میں تو اُسی وقت جان گیا تھا جب رسول اللہ ﷺ اُس میں چہل قدمی فرما رہے تھے کہ اُس میں برکت ہوگی۔

جو قرض سے پناہ مانگے

ابو الیمان، شعیب، زہری۔ اسماعیل، اُن کے بھائی، سلیمان محمد بن ابوعتیق، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں دعا مانگتے ہوئے کہا کرتے: اے اللہ! میں گناہوں اور قرض میں پھنسنے سے تیری پناہ چاہتا

2396- حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَاهُ تَوَلَّى وَتَرَكَ عَلَيْهِ ثَلَاثِينَ وَسْقًا لِرَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ، فَاسْتَنْظَرَهُ جَابِرٌ، فَأَبَى أَنْ يُنْظَرَهُ، فَكَلَّمَ جَابِرٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشَفِّعَ لَهُ إِلَيْهِ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ لِيَأْخُذَ مِمَّا تَحِلُّهُ بِالَّذِي لَهُ فَأَبَى، فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ، فَمَشَى فِيهَا، ثُمَّ قَالَ لِحَابِرٍ: جُدْ لَهُ فَأَوْفِ لَهُ الَّذِي لَهُ فَجَدَّهُ بَعْدَ مَا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَوْفَاهُ ثَلَاثِينَ وَسْقًا، وَفَضَلَتْ لَهُ سَبْعَةَ عَشَرَ وَسْقًا، فَجَاءَ جَابِرٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَهُ بِالَّذِي كَانَ، فَوَجَدَهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخْبَرَهُ بِالْفَضْلِ، فَقَالَ: أَخْبِرْ ذَلِكَ ابْنَ الْخَطَّابِ، فَذَهَبَ جَابِرٌ إِلَى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: لَقَدْ عَلِمْتُ حِينَ مَشَى فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبَارِكَ فِيهَا

10- بَابُ مَنْ اسْتَعَاذَ مِنَ الدَّيْنِ

2397- حَدَّثَنَا أَبُو الِیْمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيْقٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

ہوں۔ ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ قرض سے اکثر پناہ مانگتے ہیں۔ فرمایا کہ مقرض شخص بات کرے تو جھوٹ بولتا اور وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرتا ہے۔

مقرض کی نماز جنازہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے مال چھوڑا وہ اُس کے وارثوں کے لیے ہے اور جس نے قرض چھوڑا وہ ہمارے اوپر ہے۔

عبدالرحمن بن ابوعمرہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی مومن نہیں مگر میں دنیا اور آخرت میں اس کا سب سے قریبی ہوں۔ اگر تم چاہو تو یہ پڑھ لو: یہ نبی ایمان والوں سے اُن کی جانوں کی نسبت زیادہ قریب ہے (۶:۳۳) پس جو مسلمان مرجائے اور مال چھوڑے تو وہ اُس کے عصبہ کا ہے اور جو قرض یا بال بچے چھوڑے تو وہ میرے پاس آئیں کہ اُن کا مددگار میں ہوں۔

مال دار کا ٹال مٹول سے کام لینا ظلم ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مال دار آدمی کا ٹال مٹول سے کام لینا ظلم ہے۔

يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ التَّائِبِ وَالْمَغْرَمِ. فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: مَا أَكْثَرُ مَا تَسْتَعِيدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنَ الْمَغْرَمِ؟ قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ، وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ

11- بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى مَنْ تَرَكَ دِينًا

2398- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عِدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي حَارِثٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلْيُورَثْهُ، وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَلْيُنَا

2399- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَكَانَ أَوَّلَى بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اقْرَعُوا إِنْ شِئْتُمْ: (النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ) (الاحزاب: 6) فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانُوا، وَمَنْ تَرَكَ دِينًا أَوْ هَيَاغًا، فَلْيَأْتِيَنِي فَأَنَا مَوْلَاهُ"

12- بَابُ: مَظْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ

2400- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، أَخْبَى وَهَبُ بْنُ مُنَبِّهٍ، أَنَّ سَمْعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَظْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ

2398- صحیح مسلم: 4136, 4137 سنن ابوداؤد: 2955

2399- راجع الحديث: 2298

2400- راجع الحديث: 2287

13- بَابُ: لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالَ

وَيَذْكُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ
الْوَاحِدَ يُجَلُّ عُقُوبَتُهُ وَعِزُّهُ قَالَ سُفْيَانُ: "
عِزُّهُ يَقُولُ: مَطْلَكِي وَعُقُوبَتُهُ الْحَبْسُ "

صاحب حق کو تقاضا کرنے کا حق ہے
منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مال دار کا
لیت و لعل کرنا اُس کی سزا اور بے عزتی کو قریب لے آتا
ہے۔ سفیان کا قول ہے کہ بے عزتی یہ کہنا ہے کہ تم دیر
کر رہے ہو اور سزا قید بھی ہو سکتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ سے تقاضا کرنے آیا اور
آپ پر سختی کی تو آپ کے صحابہ اُس پر ٹوٹ پڑے۔
فرمایا کہ اسے جانے دو کیونکہ صاحب حق کو بولنے کا حق
ہے۔

اگر کوئی کسی مفلس کے پاس اپنا مال بیع، قرض
یا امانت کی صورت میں پائے تو وہ اُس کا
زیادہ حقدار ہے

حسن نے فرمایا: جب دیوالیہ ہو جائے اور مشہور
ہو جائے تو اُس کے لیے آزاد کرنا، خرید و فروخت جائز
نہیں۔ سعید بن مسیب کا قول ہے کہ حضرت عثمان نے
فیصلہ فرمایا کہ جس نے مفلس ہونے سے پہلے اپنے حق
سے لے لیا تو وہ اُسی کا ہے اور جو اپنے سامان کو اُسی شکل
میں پہچان لے تو وہی اُس کا زیادہ حقدار ہے۔

احمد بن یونس، زبیر، یحییٰ بن سعید، ابوبکر بن محمد بن
عمرو بن حزم، عمر بن عبدالعزیز، ابوبکر عبدالرحمن بن
حارث بن ہشام، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یا میں نے

2401 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ
شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَجُلٌ يَتَقَاضَاكَ فَأَغْلَظَ لَهُ، فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ، فَقَالَ:
دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالَ

14- بَابُ: إِذَا وَجَدَ مَالَهُ عِنْدَ

مُفْلِسٍ فِي الْبَيْعِ، وَالْقَرْضِ
وَالْوَدِيعَةِ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ

وَقَالَ الْحَسَنُ: إِذَا أَفْلَسَ وَتَبَيَّنَ، لَمْ يَجْزِ
عِثْقُهُ وَلَا بَيْعُهُ وَلَا شِرَاؤُهُ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ
الْمُسَيَّبِ: قَطَعَ عُثْمَانُ مَنِ اقْتَضَى مِنْ حَقِّهِ قَبْلَ
أَنْ يُفْلِسَ فَهُوَ لَهُ، وَمَنْ عَرَفَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ
أَحَقُّ بِهِ

2402 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ،
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ
مُحَمَّدٍ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ،
أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ

2401- راجع الحديث: 2401, 2305

2402- صحيح مسلم: 3963, 3965 سنن ابوداؤد: 3519, 3520, 3521, 3522 سنن ترمذی: 1262 سنن

لسانی: 4690, 4691 سنن ابن ماجه: 2350, 2358

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو اپنے مال کو کسی شخص یا انسان کے پاس پائے جب کہ وہ دیوالیہ ہو گیا ہو تو دوسرے کی نسبت وہی اُس مال کا زیادہ حقدار ہے۔

جو قرض خواہوں سے کل پرسوں کی مہلت لے اور اُس کا مقصد ٹال مٹول نہ ہو

حضرت جابر سے مروی ہے کہ قرض خواہوں نے اپنا حق لینے میں سختی کی جو ان کا میرے والد ماجد پر قرض تھا۔ پس نبی کریم ﷺ نے اُن سے کہا کہ میرے باغ کا پھل قبول کر لیں تو انہوں نے انکار کر دیا۔ آپ نے انہیں باغ نہ دیا اور نہ ان کے لیے پھل تڑوائے۔ اگلے روز دوسرے دن آپ صبح کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے اور اُس کے پھلوں میں برکت کی دعا کی تو میں نے اُن کا سارا قرض ادا کر دیا۔

جو مفلس یا دیوالیہ لیے کا مال فروخت کر کے قرض چواہوں میں تقسیم کر دے یا اُسی کو عطا کر دے کہ اپنے اوپر خرچ کر لے

عطاء بن ابورباح سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک شخص نے اپنے غلام کو آزاد کر دیا جس کو مدبر کیا ہوا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسے مجھ سے کون خریدتا ہے؟ حضرت نعیم بن عبد اللہ نے اُسے خرید لیا تو آپ نے قیمت لے کر اُس شخص کو دے دی۔

مِشَامُ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوْ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ: مَنْ أَخَذَكَ مَالَهُ بِعَمْدَةٍ عِنْدَ رَجُلٍ - أَوْ إِنْسَانٍ - قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ

15- بَابُ مَنْ أَخَذَ الْغَرِيمَ إِلَى الْغَدِ أَوْ نَحْوِهِ وَلَمْ يَزِدْ ذَلِكَ مَطْلًا

وَقَالَ جَابِرُ: اشْتَدَّ الْغُرَمَاءُ فِي حُقُوقِهِمْ فِي ذَيْنِ أَبِي فَسَأَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْبَلُوا ثَمَرَ حَائِطِي، فَأَبَوْا، فَلَمْ يُعْطِهِمُ الْحَائِطُ وَلَمْ يَكْسِرْهُ لَهُمْ، وَقَالَ: سَأَغْدُو عَلَيْكَ غَدًا، فَعَدَا عَلَيْنَا حِينَ أَصْبَحَ، فَدَعَا فِي ثَمَرِهَا بِالْبَرَكَةِ، فَقَضَيْتُهُمْ

16- بَابُ مَنْ بَاعَ مَالَ الْفُلَيْسِ - أَوْ الْمُعْدِمِ - فَقَسَبَهُ بَيْنَ الْغُرَمَاءِ - أَوْ أَعْطَاهُ - حَتَّى يَنْفِقَ عَلَى نَفْسِهِ

2403- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا جُسَيْنُ الْمُعْلَمِ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَجَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَعْتَقَ رَجُلٌ غُلَامًا عَنْ دُبُرٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي؟ فَاشْتَرَاهُ نَعِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، فَأَخَذَ ثَمَنَهُ، فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ

17- بَابُ إِذَا اقْرَضَ إِلَى أَجَلٍ

مُسْتَمًّى، أَوْ أَجَلَهُ فِي الْبَيْعِ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْقَرْضِ إِلَى أَجَلٍ: لَا تَأْسَ بِهِ، وَإِنْ أُعْطِيَ أَفْضَلَ مِنْ كَدَّاهُمَا، مَا لَمْ يَشْتَرِطْ وَقَالَ عَطَاءٌ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: هُوَ إِلَى أَجَلِهِ فِي الْقَرْضِ

2404 - وَقَالَ اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسَلِّفَهُ، فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلَى أَجَلٍ مُسْتَمًّى، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

18- بَابُ الشَّفَاعَةِ فِي وَضْعِ الدِّينِ

2405 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أُصِيبَ عَبْدُ اللَّهِ، وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا، فَطَلَبْتُ إِلَى أَصْحَابِ الدِّينِ أَنْ يَضَعُوا بَعْضًا مِنْ دَيْنِهِ فَأَبَوْا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَشْفَعْتُ بِهِ عَلَيْهِمْ، فَأَبَوْا، فَقَالَ: صَيِّفْ تَمْرَكَ كُلَّ شَيْءٍ مِنْهُ عَلَى جَدِّهِ، عَلِيُّ ابْنِ زَيْدٍ عَلَى جَدِّهِ، وَاللَّيْنِ عَلَى جَدِّهِ، وَالْعَجْوَةَ عَلَى جَدِّهِ، ثُمَّ أَحْضِرْهُمْ حَتَّى آتِيكَ، فَفَعَلْتُ، ثُمَّ جَاءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ عَلَيْهِ، وَكَأَلَ لِكُلِّ رَجُلٍ حَتَّى اسْتَوَى، وَبَلَغَ الثَّمَرُ كَمَا هُوَ، كَأَنَّهُ لَمْ يَمَسْ

مقررہ مدت کے وعدے پر

قرض دینا یا بیع کرنا

حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ مدت معین کر کے قرض لینے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ زیادہ درہم دیئے جائیں مگر شرط نہ کی ہو۔ عطاء اور عمرو بن دینار نے فرمایا کہ قرض میں مدت کی پابندی کی جائے۔

لیث، جعفر بن ربیعہ، عبد الرحمن بن ہرمز، حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا جس نے بنی اسرائیل کے کسی شخص سے قرض مانگا تو اُس نے معین مدت کے وعدے پر دے دیا۔

قرض میں کمی کرنے کی سفارش کرنا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضرت عبد اللہ شہید کر دیئے گئے جنہوں نے بال بچے اور قرض چھوڑا۔ میں نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ سے سفارش کروائی لیکن قرض خواہ نہ مانے۔ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا لیکن وہ پھر بھی نہ مانے۔ آپ نے فرمایا کہ ہر قسم کی کھجوروں کا الگ ڈھیر لگانا یعنی عذق بن زید کا الگ ڈھیر، لین کا الگ اور عجوہ کا الگ۔ پھر انہیں بلالینا حتیٰ کہ میں آجاؤں۔ میں نے یہی کیا پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور اُن پر تشریف فرما ہو گئے۔ پس ہر ایک کو ناپ کر دیں حتیٰ کہ سارا قرض ادا ہو گیا اور جتنی تھیں سب کھجوریں باقی بچ

رہیں گویا انہیں ہاتھ ہی نہیں لگایا۔

اور میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ پانی بھرنے والے اُونٹ پر سوار ہو کر ایک غزوہ میں شریک ہوا۔ اُونٹ تھک گیا اور میں پیچھے رہ گیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے اُسے پیچھے سے چھڑی ماری۔ فرمایا کہ اُسے میرے ہاتھوں فروخت کر دو اور مدینہ منورہ تک اس پر سوار رہتا۔ جب قریب پہنچ گئے تو میں نے اجازت مانگی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میری ابھی شادی ہوئی ہے۔ فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے؟ عرض کی کہ میرے والد ماجد حضرت عبداللہ شہید ہو گئے اور چھوٹی بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ میں نے بیوہ سے شادی کی تاکہ وہ انہیں علم و ادب سکھائے۔ پھر فرمایا کہ اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ۔ میں نے اپنے ماموں جان کو اُونٹ بیچنے کے بارے بتایا تو انہوں نے مجھے ملامت کی۔ میں نے انہیں اُونٹ کے تھک جانے کے بارے میں بتایا اور جو نبی کریم ﷺ نے کیا تھا اُونٹ اُسے چھڑی ماری تھی۔ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ پہنچ گئے تو دوسری صبح کو میں اُونٹ لے کر حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے مجھے اُونٹ کی قیمت اور اُونٹ بھی عطا کر دیا اور دیگر مسلمانوں کے ساتھ مجھے حصہ دیا۔

مال ضائع کرنے کی ممانعت

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ فساد سے راضی نہیں (پارہ ۲، بقرہ: ۲۰۵) ترجمہ کنز الایمان: اب اللہ اسے باطل کر دے گا اللہ مفسدوں کا کام نہیں بناتا (پارہ ۱۱، یونس: ۸۱) اور فرمایا ترجمہ کنز الایمان: کیا تمہاری نماز تمہیں یہ حکم دیتی ہے کہ ہم اپنے باپ دادا کے خداؤں کو چھوڑ دیں یا اپنے مال میں جو

2406- وَغَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى تَاصِيعَ لَنَا، فَأَرْحَفَ الْجَمَلُ، فَتَغَلَّفَ عَلَيَّ، فَوَكَّوهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَلْفِهِ، قَالَ: بِعْ بِيهِ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَلَمَّا ذَكَّوْنَا اسْتَأْذَنْتُهُ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِلَى حَبِيبٍ عَهْدٍ بِعُزَيْسٍ، قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَمَا تَزَوَّجْتُ: بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا"، قُلْتُ: ثَيِّبًا، أُصِيبَ عَبْدُ اللَّهِ وَتَرَكَ جَوَارِحِي صِغَارًا، فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا تُعَلِّمُهُنَّ وَتُؤَدِّبُهُنَّ، ثُمَّ قَالَ: أَنْتِ أَهْلَكَ، فَقَدِمْتُ، فَأَخْبَرْتُ خَالِي بِبَيْعِ الْجَمَلِ، فَلَامَنِي، فَأَخْبَرْتُهُ بِأَعْيَاءِ الْجَمَلِ، وَبِالَّذِي كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَكَّرَهُ إِلَآهُ، فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَوْتُ إِلَيْهِ بِالْجَمَلِ، فَأَعْطَانِي ثَمَنَ الْجَمَلِ وَالْجَمَلِ، وَسَهَبِي مَعَ الْقَوْمِ

19- بَابُ مَا يُنْهَى عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفُسَادَ) (البقرة: 205) وَ (لَا يُضْلِحْ عَمَلُ الْمُفْسِدِينَ) (يونس: 81) وَقَالَ فِي قَوْلِهِ: (أَصْلَوْا أَنْتَ تَأْمُرُكَ أَنْ تَكُونَ مَا يَعْْبُدُ آبَاؤُكَ أَوْ أَنْ تَفْعَلَ فِي أَمْوَإِلْنَا مَا لَكُمْ) (النساء: 5) وَالْحَجْرُ فِي ذَلِكَ، وَمَا يُنْهَى عَنِ الْخِدَاجِ

چاہیں نہ کریں (پارہ ۱۲، صود: ۸۷) اور فرمایا ترجمہ کنز الایمان: اور بے عقلوں کو ان کے مال نہ دو (پارہ ۴، النساء: ۵) اور اس سلسلے میں دھوکا دینے کی ممانعت۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: مجھے تجارت میں دھوکا دیا جاتا ہے آپ نے فرمایا کہ جب تجارت کرو تو کہہ دیا کرو کہ دھوکا نہ دینا۔ وہ آدمی یہی کہہ دیا کرتا۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے تمہارے اوپر ماؤں کی نافرمانی بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا اور استعمال کی چیزیں نہ دینا اور ناپسند فرمایا ہے تمہارے لیے اگر مکرز زیادہ سوال اور مال کو تلف کرنا۔

غلام اپنے آقا کے مال کا
نگران ہے اور تصرف نہ کرے
مگر اُس کی اجازت سے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اور اپنے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ امام حاکم ہے اور اس سے اپنے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا شوہر اپنے گھر والوں کا حاکم ہے اس سے اس

2407- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي أَخْذَعُ فِي الْبُيُوعِ، فَقَالَ: "إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ" فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُولُهُ

2408- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ وَرَادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ: عُقُوقَ الْأُمَهَاتِ، وَوَادَ الْبَنَاتِ، وَمَنْعَ وَهَاتٍ، وَكَرِهَ لَكُمْ قَيْلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ"

20- بَابُ: الْعَبْدُ رَايَ فِي مَالِ سَيِّدِهِ، وَلَا يَعْمَلُ إِلَّا بِإِذْنِهِ

2409- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُلُّكُمْ رَايَ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، قَالَ إِمَامُ رَايَ وَهُوَ مَسْئُولٌ

2407- راجع الحديث: 2117، صحيح مسلم: 3839

2408- راجع الحديث: 1477، 844

2409- راجع الحديث: 893

بارے میں پوچھا جائیگا اور عورت اپنے خاوند کے گھر میں حاکم ہے اور اس سے اپنے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ نوکر اپنے آقا کے مال میں حاکم ہے اور وہ ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اُن کا بیان ہے کہ یہ باتیں تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں اور میرے خیال میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنے باپ کے مال میں حاکم ہے اور اپنے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا پس ہر ایک حاکم ہے اور ہر ایک سے اُس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ رَاجٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ رَوْحَتِهَا رَاعِيَةٌ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالْحَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاجٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، قَالَ: فَسَمِعْتُ هَؤُلَاءِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَحْسِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالرَّجُلُ فِي مَالِ أَبِيهِ رَاجٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَكُلُّكُمْ رَاجٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ



اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

جھگڑوں کا بیان

مقروض کو گرفتار کر کے لے جانے کا بیان اور

مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان دشمنی
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
مروی ہے کہ ایک شخص نے کوئی آیت تلاوت کی جب کہ
میں نے نبی کریم ﷺ سے اُس کے خلاف سنی تھی۔
پس میں نے اُس کا ہاتھ پکڑا اور رسول اللہ ﷺ کی
خدمت میں لے آیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم دونوں خوب
ہو۔ شعبہ کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ نے فرمایا
کہ اختلاف نہ کرو تم سے پہلے اختلاف کے سبب ہلاک
ہو گئے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
کہ دو آدمیوں میں تو تکار ہوئی جن میں سے ایک مسلمان
اور دوسرا یہودی تھا۔ مسلمان نے کہا کہ اُس ذات کی قسم،
جس نے حضرت محمد کو تمام اہل جہان سے ممتاز کیا۔
یہودی نے کہا کہ اُس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ
کو تمام اہل جہان سے ممتاز کیا۔ اس پر مسلمان نے ہاتھ
اٹھایا اور یہودی کے منہ پر طمانچہ مارا۔ پس یہودی نبی
کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو واقعہ اُس
کے اور مسلمان کے درمیان ہوا تھا وہ عرض کیا۔ پس نبی
کریم ﷺ نے مسلمان کو بلایا اور اُس سے یہ بات
دریافت فرمائی۔ اُس نے عرض کر دی۔ نبی کریم ﷺ
نے فرمایا کہ مجھے حضرت موسیٰ پر ترجیح نہ دو کیونکہ بروز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

44- کتاب الخُصومات

1- بَاب مَا يُدْكَرُ فِي الْإِشْطَاصِ

وَالْخُصُومَةُ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُودِ

2410 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ: أَخْبَرَنِي قَالَ: سَمِعْتُ

الْزَّالَّ بْنَ سَرْقَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ:

سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ آيَةً، سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهَا، فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ، فَأَتَيْتُ بِهِ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَلَاكُمَا

فُحْشَيْنِ، قَالَ شُعْبَةُ: أَظُنُّهُ قَالَ: لَا تَخْتَلِفُوا، فَإِنْ

مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا

2411 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ،

وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ قَالَ الْمُسْلِمُ: وَالَّذِي اضْطَلَى

مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ، فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: وَالَّذِي

اضْطَلَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ، فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ

عِنْدَ ذَلِكَ، فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ، فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ

إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ

مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ، فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ، فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَخْطِئُونِي عَلَى

2411- انظر الحديث: 7477, 7428, 6518, 6517, 5063, 4813, 3478, 3414, 3408 صحيح

مسلم: 6103 سنن ابوداؤد: 4671

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

قیامت جب لوگ بے ہوش ہوں گے تو میں بھی اُن کے ساتھ بے ہوش ہو جاؤں گا۔ سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا تو حضرت موسیٰ عرش کا پایہ پکڑے ہوں گے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ بے ہوش ہونے والوں میں مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا اُن میں تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ رکھا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ ایک یہودی نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی: اے ابو القاسم! آپ کے ایک صحابی نے مجھے تھپڑ مارا ہے۔ فرمایا: کس نے عرض کی کہ ایک انصاری نے۔ فرمایا کہ اُسے بلاؤ۔ فرمایا کہ تم نے اسے مارا؟ عرض کی کہ میں نے اسے بازار میں قسم کھاتے سنا کہ اُس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ کو نوع بشر میں ممتاز کیا۔ میں نے کہا اے خبیث! کیا محمد مصطفیٰ پر بھی؟ پس مجھے غصہ آیا اور میں نے اس کے منہ پر تھپڑ مارا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انبیاء کے درمیان امتیاز پیدا نہ کرو کیونکہ لوگ بروز قیامت بے ہوش ہوں گے۔ پس سب سے پہلے میرے لیے زمین شق ہوگی تو حضرت موسیٰ عرش کا پایہ پکڑے ہوئے ہوں گے۔ مجھے علم نہیں کہ وہ بے ہوش ہوئے یا ان کا (طور پر) پہلا بے ہوش ہونا ہی شمار ہوگا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ کسی یہودی نے ایک لونڈی کا سردو پتھروں کے درمیان

مُوسَى، فَإِنَّ النَّاسَ يَضَعُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَامِعَهُمْ مَعَهُمْ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُعْمَى، فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ جَانِبَ الْعَرْشِ، فَلَا أُخْرِى أَكَانَ فِيمَنْ صَوَّقَ، فَأَقَاتَ قَبْلِي أَوْ كَانَ مَعِي اسْتَفْتَى اللَّهَ

2412 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وَهْبُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ جَاءَ يَهُودِيٌّ، فَقَالَ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ ضَرَبَ وَجْهِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِكَ، فَقَالَ: مَنْ؟، قَالَ: رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: ادْعُوهُ، فَقَالَ: أَطَرَبْتُهُ؟، قَالَ: سَمِعْتُهُ بِالشُّوقِ يَخْلِفُ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ، قُلْتُ: أَتَى خَبِيثٌ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخَذَتْنِي غَضَبُهُ ضَرَبْتُ وَجْهَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُخْجَرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَإِنَّ النَّاسَ يَضَعُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ، فَإِذَا آكَأَ مُوسَى أَحَدُ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ، فَلَا أُخْرِى أَكَانَ فِيمَنْ صَوَّقَ، أَمْ حُوسِبَ بِضَعْقَةِ الْأُولَى

2413 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ

2412- انظر الحديث: 7427, 6917, 6916, 4638, 3398، صحيح مسلم: 6105, 6106، سنن

ابوداؤد: 4668

2413- انظر الحديث: 6885, 6884, 6879, 6877, 6876, 5295, 2746، صحيح مسلم: 4341، سنن

ابوداؤد: 4527، سنن ترمذی: 4756، سنن ابن ماجه: 2665

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کچل دیا۔ اُس سے کہا گیا کہ تیرے ساتھ یہ کس نے کہا؟
کیا فلاں نے یا فلاں نے! جب یہودی کا نام لیا گیا تو
اُس نے سر سے اشارہ کیا۔ یہودی پکڑا گیا اور اُس نے
اعتراف کر لیا تو نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا تو اُس کا سر
دو پتھروں کے درمیان کچلا گیا۔

جس نے پاگل اور کم عقل کے معاملے کو
رد کیا ہوا اگرچہ حاکم نے
اُسے منع نہ کیا ہو

جابر سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے
زکوٰۃ وصول کرنے والے کو مال واپس دے دیا اور پھر
اُسے منع کر دیا۔ امام مالک نے فرمایا کہ ایک شخص کا
دوسرے پر قرض ہو اور مقروض ہو اور مقروض کے پاس
ایک غلام کے سوا کچھ نہ ہو تو اُس کو بیچنا جائز نہیں ہے۔

جو کمزور وغیرہ کی کوئی چیز فروخت کر کے
قیمت ادا کر دے اور اُسے سنبھالنے اور
حفاظت کرنے کا حکم دے، اگر وہ منع کرنے
کے بعد بھی خراب کر دے جب کہ نبی کریم
ﷺ نے مال کو تلف کرنے سے منع فرمایا
ہے اور اُس شخص سے فرمایا جس کو تجارت
میں دھوکا دیا جاتا تھا کہ کہہ دیا کرنا: دھوکا نہ دینا
اور نبی کریم ﷺ نے اُس کا مال نہیں لیا

عبداللہ بن دینار نے سنا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک شخص کو تجارت میں دھوکا دے

رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجْرَيْنِ، قِيلَ مَنْ فَعَلَ هَذَا بِكَ،
أَفَلَانَ أَفَلَانَ؟ حَتَّى سَلَّيْتُ الْيَهُودِيَّ، فَأَوْمَأْتُ
بِرَأْسِهَا، فَأَخَذَ الْيَهُودِيَّ، فَأَعْتَرَفَ، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُطَّ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجْرَيْنِ

2- بَابُ مَنْ رَدَّ أَمْرَ الشَّفِيهِ
وَالضَّعِيفِ الْعَقْلِ، وَإِنْ لَمْ
يَكُنْ حَجَرَ عَلَيْهِ الْإِمَامُ

وَيُذَكَّرُ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ عَلَى الْمُتَصَدِّقِ قَبْلَ
النَّبِيِّ، ثُمَّ تَهَاةً وَقَالَ مَالِكٌ: إِذَا كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى
رَجُلٍ مَالٌ، وَلَهُ عَبْدٌ لَا شَيْءَ لَهُ غَيْرُهُ فَأَعْتَقَهُ، لَمْ
يُحْزَرْ عَتَقُهُ

3- بَابُ وَمَنْ بَاعَ عَلَى الضَّعِيفِ
وَمُخْوَةٍ، فَدَفَعَ ثَمَنَهُ إِلَيْهِ، وَأَمَرَهُ
بِالِإِصْلَاحِ وَالْقِيَامِ بِشَأْنِهِ، فَإِنْ
أَفْسَدَ بَعْدَ مَنَعِهِ "لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ
وَقَالَ لِلَّذِي يُخَدِّعُ فِي الْبَيْعِ: إِذَا
بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَافَةَ وَلَمْ يَأْخُذِ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَهُ

2414- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ،

دیا جاتا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اُس سے فرمایا: جب سودا کرو تو کہہ دیا کرنا کہ دھوکا نہ دینا چنانچہ وہ یہی کہہ دیا کرتا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے غلام آزاد کیا جس کے سوا اس کے پاس مال نہ تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اُسے واپس لوٹا لیا جس کو عسیم بن نعام نے خرید لیا۔

فریقین کا ایک دوسرے کے بارے میں گفتگو کرنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو قسم کھائے اور اُس میں جھوٹا ہوتا کہ ایسا کر کے کسی مسلمان کا مال کھا جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا اور وہ ناراض ہوگا حضرت اشعث کا بیان ہے کہ خدا کی قسم، یہ میرے بارے میں ہے کیونکہ میری اور ایک یہودی کی زمین تھی اُس نے میرے حق سے انکار کیا۔ میں اُسے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس گواہ ہیں عرض کی نہیں۔ چنانچہ یہودی سے فرمایا کہ قسم کھاؤ؟ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ تو قسم کھا کر میرا مال ہڑپ کر جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں (پارہ ۳، آل عمران: ۷۷)۔

قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يُقَدِّعُ فِي السُّبُحِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا تَابَعْتَ فَقُلْ لَا حِلَّابَةَ فَكَانَ يَقُولُهُ 2415. حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ حُلَيْبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُؤَيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ، لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَزَادَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّبَاعَهُ مِنْهُ نَعِيمُ بْنُ النَّخَّاسِ

4- بَابُ كَلَامِ الْخُصُومِ

بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ

2417 و 2418. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ، وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ، لِيَقْطَعَ بِهَا مَالَ امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ، لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ قَالَ: فَقَالَ الْأَشْعَثُ: فِيَّ وَاللَّهِ كَانَ ذَلِكَ، كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَجَعَلَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَاكَ بَيْتَةٌ، قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ: اخْلُفْ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِذَا يَخْلُفُ وَيَذْهَبُ بِمَالِي، فَأَكْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (لَا الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ قِيمًا قَلِيلًا) (آل عمران: 77) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

2418- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

عُمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ: أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنُ أَبِي حَذَرٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ
فِي الْمَسْجِدِ، فَارْتَفَعَتْ أَصْوَانُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ،
فَخَرَجَ إِلَيْهَا حَتَّى كَشَفَ بَعْضَ حُجْرَتِهِ، فَنَادَى: يَا
كَعْبُ، قَالَ: لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: طَعَّ مِنْ
دَيْنِكَ هَذَا، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ - أَيْ الشَّطْرَ - قَالَ: لَقَدْ
فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: ثُمَّ فَاقِضْهُ

2419- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ، أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ
هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ بْنَ جَزَامٍ، يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ
عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأُهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَ بِهَا، وَكَذَلِكَ أَنْ أَجْلَ عَلَيْهِ، ثُمَّ
أَمَلَتْهُ حَتَّى انْصَرَفَ، ثُمَّ لَكِبَتْهُ بِرِدَائِهِ، فَمُتَّ بِهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: إِي
سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأَ بِهَا، فَقَالَ لِي:
أَرْسِلْهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: اقْرَأْ، فَقَرَأَ، قَالَ: هَكَذَا
أَلْوَيْتُ، ثُمَّ قَالَ لِي: اقْرَأْ، فَقَرَأْتُ، فَقَالَ: هَكَذَا
أَلْوَيْتُ إِنَّ الْقُرْآنَ أَلْوَلُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ، فَاقْرَأْ
هُوَ مِنْهُ مَا تَشَاءُ

عبداللہ بن کعب بن مالک سے مروی ہے کہ
حضرت کعب نے مسجد میں حضرت ابن ابی حذر سے اپنے
قرض کا مطالبہ کیا جو اُن پر تھا تو دونوں کی آوازیں بلند
ہو گئیں، حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے در دولت سے بنا۔
آپ نکلنے لگے اور حجرے کا پردہ ہٹا کر آواز دی کہ اے
کعب! عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا
کہ اپنے قرض میں سے آدھا چھوڑ دو۔ یہ اشارے سے
بتایا عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! میں نے یہی کر دیا۔
فرمایا کہ اٹھو اور باقی قرض ادا کر دو۔

عبدالرحمن بن عبدالقاری سے مروی ہے کہ میں نے
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں
نے ہشام بن حکیم بن حزام سے سورۃ الفرقان اُس کے
خلاف سنی جیسے مجھے رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی تھی۔
قریب تھا کہ میں اُن پر جھپٹ پڑتا لیکن میں نے انہیں
مہلت دی۔ جب وہ نماز پڑھ چکے تو میں اُن کے گلے
میں چادر ڈال کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے
گیا اور عرض کی کہ میں نے انہیں اُس کے خلاف پڑھتے
ہوئے سنا جیسے آپ نے مجھے پڑھائی۔ فرمایا کہ انہیں
چھوڑ دو۔ پھر فرمایا کہ پڑھو۔ انہوں نے پڑھی فرمایا کہ
اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر مجھ سے فرمایا کہ پڑھو۔
پھر میں نے پڑھی تو فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔
بے شک قرآن مجید سات قرأتوں میں نازل ہوا ہے لہذا
اسی طریقے پر پڑھو جو تمہارے لیے آسان ہو۔

2418- راجع الحديث: 457

2419- انظر الحديث: 7550, 6936, 5041, 4992، صحيح مسلم: 1896, 1897, 1898، سنن

ابو داؤد: 1475، سنن ترمذی: 2943، سنن نسائی: 937, 936, 935

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

5- بَابُ اخْرَاجِ أَهْلِ الْبَعَاثِ

وَالْخُصُومِ مِنَ الْبُيُوتِ بَعْدَ الْمَغْرِبَةِ

وَقَدْ أَخْرَجَ عُمَرُ أَهْلَ أَبِي بَكْرٍ حِينَ كَانَتْ

مجرموں اور جھگڑنے والوں کو

گھروں سے نکال دینا

حضرت عمر نے حضرت ابو بکر کی بہن کو ماتم کرنے

پر نکال دیا تھا۔

حمید بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے قصد کیا کہ کسی کو نم ز پڑھانے کے لیے کھڑا ہونے کا حکم دوں۔ پھر اُن لوگوں کے گھروں کی طرف جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور انہیں اُن کے گھر جلاؤں۔

2420- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ الْإِبْرَاهِيمِ،

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ

أَمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى مَنَازِلِ قَوْمٍ

لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَأَحْرِقَ عَلَيْهِمْ

6- بَابُ دَعْوَى الْوَصِيِّ لِلْمَيِّتِ

2421- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ، وَسَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ،

اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ابْنِ

أُمِّ زَمْعَةَ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصَانِي أَخِي

إِذَا قَدِمْتُ أَنْ أَنْظُرَ ابْنُ أُمِّ زَمْعَةَ، فَأَقْبِضْهُ، فَإِنَّهُ

ابْنِي، وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: أَخِي وَابْنُ أُمِّ أَبِي وَلَدٌ

عَلَى فِرَاشِ أَبِي، فَرَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شَبَّاهُ بَيْنًا بَعْثَةً، فَقَالَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ،

الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَاحْتَجَّيْ مِنْهُ بِأَسْوَدَةَ

میت کے وصی کا دعویٰ کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت عبد بن زمعہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص کا زمعہ کی لونڈی کے بیٹے سے بارے میں تنازعہ ہوا۔ حضرت سعد نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے بھائی نے مجھے وصیت کی تھی کہ جب تم مکہ مکرمہ پہنچو اور زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو دیکھو تو اُسے اپنے قبضے میں لے لینا کیونکہ وہ میرا بیٹا ہے۔ حضرت عبد بن زمعہ نے عرض کی کہ میرا بھائی ہے، میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اُس کی واضح مشابہت دیکھی تو فرمایا کہ اے عبد بن زمعہ! یہ تمہارا ہے کیونکہ بیٹا بستر والے کا ہے اور اے سودہ! اس سے پردہ کرنا۔

جس سے نقصان کا اندیشہ ہو اُسے باندھ کر رکھنا

حضرت ابن عباس نے قرآن کی تعلیم اور سنن و

7- بَابُ التَّوَلَّى مَنْ تَخَشَّى مَعْرَتَهُ

وَقَيَّدَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِكْرَمَةَ عَلَى تَعْلِيمِ

الْقُرْآنِ وَالشَّانِ وَالْفَرَائِضِ

2422- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قَبْلَ تَحِيَّةِ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أَثَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ، فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ، قَالَ: عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ، قَدْ كَرَّ الْحَدِيثُ، قَالَ: أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ

8- بَابُ الرِّبْطِ وَالْحَبْسِ فِي الْحَرَمِ

وَاشْتَرَى تَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْحَارِثِ دَارًا لِلْمَسْجِدِ بِمَكَّةَ مِنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ عَلَى أَنَّ عُمَرَ بْنَ رَضِيَ قَالَ بَنِعُ بَيْعُهُ وَإِنْ لَمْ يَرْضَ عُمَرُ فَلِصَفْوَانَ أَرْبَعُ مِائَةِ دِينَارٍ وَسَتَجَنُّ ابْنُ الرَّبِيعِ بِمَكَّةَ

2423- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا

اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قَبْلَ تَحِيَّةِ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ: ثُمَامَةُ بْنُ أَثَالٍ، فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ"

9- بَابُ فِي الْمَلَا زِمَةِ

2424- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ،

فَرَائِضِ کے لیے عکرمہ کو مقید رکھنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ سوار مجد کی طرف روانہ فرمائے۔ وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص کو پکڑ کر لائے، جس کو ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا اور جو یمامہ والوں کا سردار تھا۔ چنانچہ اُسے مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ رسول اللہ اُس کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے ثمامہ! تمہارے پاس کیا ہے؟ عرض کی کہ اے محمد! مال ہے۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔ فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔

حرم میں کسی کو باندھنا یا قید کرنا

نافع بن عبد الحارث نے مکہ مکرمہ میں ایک گھر جیل خانہ بنانے کے لیے صفوان بن امیہ سے ایک گھر خریدا کہ اگر حضرت عمر راضی ہوئے تو سودا رہے گا اور حضرت عمر راضی نہ ہوئے تو چار سو دینار صفوان کے۔ حضرت ابن زبیر نے مکہ معظمہ میں لوگوں کو قید کیا۔

سعید بن ابوسعید نے سنا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے کچھ سوار یمن کی جانب بھیجے۔ پس وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص کو لے کر آئے جس کو ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا پس اُسے مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا گیا۔

مقروض کا پیچھا کرتے رہنا

یحییٰ بن بکیر، لیث، جعفر بن ربیعہ، عبد الرحمن بن

2422- راجع الحديث: 462

2423- راجع الحديث: 462

2424- راجع الحديث: 457

ہرمز، عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری سے مروی ہے کہ حضرت کعب بن مالک کا حضرت عبداللہ بن ابوحداد اسلمی پر قرض تھا۔ اُن سے ملاقات ہوئی تھی پیچھے لگ گئے، دونوں کی بات چیت ہوئی حتیٰ کہ آوازیں بلند ہو گئیں۔ نبی کریم ﷺ اُن کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اے کعب! اور ہاتھ سے اشارے کیا گویا نصف کے لیے فرماتے ہیں۔ پس انہوں نے نصف قرضہ لے لیا اور نصف چھوڑ دیا۔

حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ - وَقَالَ غَيْزُهُ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ - قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ لَهُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَذَرٍ الْأَسْلَمِيِّ دَيْنٌ، فَلَمَّيْهِ، فَلَزِمَهُ فَتَكَلَّمَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاهُمَا، فَمَرَّ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا كَعْبُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ، كَأَنَّهُ يَقُولُ: النِّصْفَ، فَاتَّخَذَ نِصْفَ مَا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا

قرض کا مطالبہ کرنا

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ زمانہ جاہلیت کے میں میں لوہار کا کام کیا کرتا تھا۔ میرے عاص بن وائل پر کچھ درہم تھے۔ میں اُس کے پاس مطالبہ کرنے گیا تو اُس نے کہا: نہیں دوں گا جب تک محمد کا انکار نہ کر دو۔ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے موت دے کر دوبارہ زندہ کر دے میں تب بھی محمد مصطفیٰ ﷺ کا انکار نہیں کروں گا۔ کہا جانے دو حتیٰ کہ مجھے موت دے کر دوبارہ اٹھایا جائے تو میں مال اور اولاد دیا جاؤں گا، اُس وقت تمہارا قرض ادا کر دوں گا۔ اُس وقت یہ آیت نازل کی گئی: ترجمہ کنز الایمان: کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال و اولاد ملیں گے (پارہ ۱۶، مریم: ۷۷)۔

10- بَابُ التَّقَاضِي

2425 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ بْنُ حَارِثٍ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ خَبَّابٍ، قَالَ: كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَرَاهِمٌ، فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاةً، فَقَالَ: لَا أَقْضِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ، فَقُلْتُ: لَا، وَاللَّهِ لَا أَكْفُرُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى يُمِيتَكَ اللَّهُ، ثُمَّ يَبْعَثَكَ، قَالَ: فَدَعْنِي حَتَّى أَمُوتَ، ثُمَّ أَبْعَثْ فَأَوْتَى مَالًا وَوَلَدًا، ثُمَّ أَقْضِيكَ فَكَرَلْتُ: (أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَوَلَدًا) (مریم: 77) الآية



بسم الله الرحمن الرحيم

45- کتاب فی اللقطة

1- بَابُ إِذَا أَخْبَرَهُ رَبُّ اللُّقْطَةِ

بِالْعَلَامَةِ دَفَعَ إِلَيْهِ

2426- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ، سَمِعْتُ سُؤَيْدَ بْنَ غَفْلَةَ، قَالَ: لَقِيتُ أَبِي بَنٍ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: أَخَذْتُ ضَرْقَةً مِائَةً دِينَارٍ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: عَرِّفْهَا حَوْلًا، فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا، فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا، ثُمَّ أَتَيْتُهُ، فَقَالَ: عَرِّفْهَا حَوْلًا، فَعَرَّفْتُهَا، فَلَمْ أَجِدْ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ ثَلَاثًا، فَقَالَ: احْفَظْ وَعَايَهَا وَعَدَّهَا وَوَكَّأَهَا، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا، وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا، فَاسْتَمْتَعْتُ، فَلَقِيتُهُ بَعْدَ بَمَكَّةَ، فَقَالَ: لَا أُدْرِي فَلَاقَةَ أَحْوَالٍ، أَوْ حَوْلًا وَاحِدًا

2- بَابُ ضَالَّةِ الْإِبِلِ

2427- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ رَبِيعَةَ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ مَوْلَى النَّبِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ أَعرَابِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ كَمَا يَلْقَظُ، فَقَالَ: عَرِّفْهَا سَنَةً، ثُمَّ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

گری پڑی چیز کا بیان

جب مالک صحیح نشانیاں بتا دے

تو مال اُسے دے دیا جائے

محمد بن بشار نے سوید بن غفلہ سے مروی کی ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے سودیناروں کی تھیلی لی اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ فرمایا کہ ایک سال تشہیر کرو۔ میں نے سال بھر تشہیر کی لیکن اُسے پہچاننے والا نہ ملا۔ اسی طرح تیسری بار جب حاضر ہوا تو فرمایا کہ ان کے برتن، گنتی اور مہر کو یاد رکھنا۔ اگر ان کا مالک آجائے تو ٹھیک ورنہ نفع اٹھاؤ۔ میں نے نفع اٹھایا۔ اس کے بعد میں اُن سے مکہ مکرمہ میں ملا تو فرمایا: مجھے علم نہیں کہ تین کہ تین سال یا ایک سال۔

گم شدہ اونٹ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے گری پڑی چیز کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا کہ سال بھر اُس کی تشہیر کرو۔ پھر اُس کی تھیلی اور مہر کو یاد رکھو۔ اگر کوئی آکر نشانیاں بتائے تو ٹھیک ورنہ

2426- النظر الحديث: 2437، صحيح مسلم: 4483، 4482، 4481، سنن ابو داؤد: 1702، 1703، سنن

ترمذی: 1374، سنن ابن ماجہ: 2506

2427- راجع الحديث: 91، صحيح مسلم: 4474، 4473، سنن ابو داؤد: 1704، 1705، 1707، 1708، سنن

ترمذی: 1372، سنن ابن ماجہ: 2504

اُسے خرچ کرلو۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! تم شدہ بکری؟ فرمایا کہ وہ تمہارے لیے ہے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے۔ عرض کی کہ تم شدہ اونٹ؟ نبی کریم ﷺ کے چہرہ انور کا رنگ متغیر ہو گیا اور فرمایا: تمہیں اُس سے کیا تعلق! اُس کا توشہ دان اور مشکیزہ اُس کے ساتھ ہے۔ پانی پئے گا اور درخت کھائے گا۔

گم شدہ بکری

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے گری پڑی چیز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اُس کی تھیلی اور اُس کی مہر کو پہچان لو، پھر سال بھر اُس کی تشہیر کرو۔ یزید کہتے کہ اگر کوئی نہ پہچانے تو پانے والا خرچ کر لے اور وہ اُس کے پاس امانت ہوگی۔ یحییٰ کا بیان ہے کہ مجھے علم نہیں کہ یہ بات رسول اللہ ﷺ کی حدیث میں ہے یا کچھ اپنے پاس سے کہا ہے۔ پھر اس نے عرض کی کہ گم شدہ بکری کا کیا حکم ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے۔ یزید نے کہا کہ اُس کی بھی تشہیر کرے۔ پھر عرض کی کہ گم شدہ اونٹ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: اُسے چھوڑ دو کیونکہ اُس کا توشہ دان اور مشکیزہ اُس کے ساتھ ہے۔ پانی کے پاس جائے گا اور درخت کھائے گا حتیٰ کہ اُس کا مالک اُسے پالے گا۔

جب گرے ہوئے مال والا سال تک نہ ملے تو یہ پانے والے کا ہے

احفظ عِفَاصَهَا وَوَكَاَمَهَا، فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُخْبِرُكَ بِهَا، وَلَا فَاسْتَنْفِقْهَا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَضَالَةُ الْغَنَمِ؟ قَالَ: لَكَ أَوْلَا حِيَتِكَ أَوْ لِلذَّبِّ، قَالَ: ضَالَّةُ الْإِبِلِ؟ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا لَكَ وَلَهَا، مَعَهَا جِدَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا تَرْدُ الْمَاءِ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ

3- بَابُ ضَالَّةِ الْغَنَمِ

2428- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُتَّبِعِ، أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّقْطَةِ، فَرَعَمَ أَنَّهُ قَالَ: اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوَكَاَمَهَا، ثُمَّ عَرَفْهَا سَنَةً - يَقُولُ يَزِيدٌ: "إِنْ لَمْ تُعْرِفْ اسْتَنْفَقْ بِهَا صَاحِبُهَا، وَكَانَتْ وَدِيعَةً عِنْدَهُ، قَالَ يَحْيَى: فَهَذَا الَّذِي لَا آخِرَ فِي حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ، أَمْرٌ شَيْنٌ مِنْ عِنْدِهِ؟ ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ تَرَى فِي ضَالَّةِ الْغَنَمِ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَحِيَتِكَ أَوْ لِلذَّبِّ - قَالَ يَزِيدٌ: وَهِيَ تُعْرِفُ أَيْضًا - ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ تَرَى فِي ضَالَّةِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: فَقَالَ: دَعَهَا فَإِنْ مَعَهَا جِدَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا، تَرْدُ الْمَاءِ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَمُوتَ رَجُلُهَا

4- بَابُ إِذَا لَمْ يُوجَدْ صَاحِبُ اللَّقْطَةِ

بَعْدَ سَنَةٍ فَهِيَ لِمَنْ وَجَدَهَا

2429 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُتَّبِعِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ حَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ عَنِ اللَّقْطَةِ، فَقَالَ: اغْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَامَهَا، ثُمَّ عَرَفْهَا سَنَةً، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَلَا فَشَأْنُكَ بِهَا، قَالَ: فَضَالَةُ الْغَنَمِ؛ قَالَ: هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ، قَالَ: فَضَالَةُ الْإِبِلِ؛ قَالَ: مَا لَكَ وَلَهَا، مَعَهَا سِقَاؤُهَا، وَجِدَاؤُهَا تَرُدُّ الْمَاءَ، وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا

5- بَابُ إِذَا وَجَدَ خَشَبَةً فِي الْبَحْرِ أَوْ سَوْطًا أَوْ نَحْوَهُ

2430 - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَسَاقِ الْحَدِيثِ: فَخَرَجَ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ، فَإِذَا هُوَ بِالْخَشَبَةِ، فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطْبًا، فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ

6- بَابُ إِذَا وَجَدَ تَمْرَةً فِي الطَّرِيقِ

2431 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے گری پڑی چیز کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا کہ اُس کی تھیلی اور مہر کو پہچان لو، ہر اُس کی سال بھر تشہیر کرو۔ اگر اُس کا مالک آجائے تو ٹھہراور نہ تمہیں اختیار ہے۔ عرض کی کہ گم شدہ بکری؟ فرمایا کہ وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے۔ عرض کی کہ گم شدہ اونٹ؟ فرمایا کہ تمہیں اُس سے کیا جب کہ اُس کا توشہ دان اور مشکیزہ اُس کے پاس ہے۔ پانی پر گزرے گا، درختوں کے پتے کھائے گا، حتیٰ کہ اُس کا مالک اُسے پالے گا۔

جب دریا میں لکڑی یا کوڑا یا اسکی مثل پایا جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر فرمایا۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔ وہ باہر نکلا تا کہ دیکھے کہ کوئی جہاز اُس کا مال لے کر آیا ہو۔ اُس نے ایک لکڑی دیکھی تو گھر کے ایندھن کے لیے لے لی۔ جب اُسے پھاڑا تو اپنا مال اور رقعہ پایا۔

جب کوئی راستے میں کھجور پائے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ راستے میں پڑی ہوئی کھجور کے پاس

2429- راجع الحديث: 2427,91

2430- راجع الحديث: 1498

2431- راجع الحديث: 2055

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَمَرَةٍ فِي الطَّرِيقِ، قَالَ: لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَا كُلُّهَا

2432- وَقَالَ يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، وَقَالَ زَائِدَةُ: عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ طَلْحَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنِّي لَا أَثْقِلُ إِلَى أَهْلِي، فَأَجِدُ الثَّمَرَةَ سَائِطَةً عَلَى فِرَاشِي، فَأَرْفَعُهَا لِأَكُلَهَا، ثُمَّ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً، فَأَلْقِيهَا

7- بَابُ كَيْفَ تُعَرَّفُ لُقْطَةُ أَهْلِ مَكَّةَ

وَقَالَ طَاوُسٌ: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَلْتَقِطُ لُقْطَتَهَا إِلَّا مَنْ عَرَفَهَا، وَقَالَ خَالِدٌ: عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَلْتَقِطْ لُقْطَتَهَا إِلَّا لِمُعَرَّفٍ

2433- وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُعْضَدُ عِضَاهُهَا، وَلَا يُنْفَرُ صَبْدُهَا، وَلَا تَحِيلُ لُقْطَتُهَا، إِلَّا لِمُعَرَّفٍ، وَلَا يُجْتَلَى خَلَاهَا فَقَالَ عَبَّاسٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِلَّا إِذَا دُخِرَ، فَقَالَ: إِلَّا إِذَا دُخِرَ

سے گزرے تو فرمایا: اگر مجھے خدشہ نہ ہوتا کہ مبادا یہ صدقے کی ہو تو میں اسے کھا لیتا۔

یحییٰ، سفیان، منصور، زائد، منصور، طلحہ، حضرت انس۔ محمد بن مقاتل، عبد اللہ، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں اپنے گھروالوں کی طرف لوٹتا ہوں تو اپنے بستر پر کھجور پڑی ہوئی پاتا ہوں۔ پس اُسے کھانے کے لیے اٹھا لیتا ہوں۔ پھر اندیشہ کرتے ہوئے کہ مبادا صدقہ کی ہو ڈال دیتا ہوں۔

اہل مکہ کی گری پڑی چیز کی کس طرح تشہیر کیا جائے؟

طاووس نے حضرت ابن عباس سے مروی کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اُس کی گری پڑی چیز اٹھائی نہ جائے مگر تشہیر کے لیے۔

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اُس کی گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے مگر تشہیر کرنے کے لیے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُس کا درخت نہ کاٹا جائے اور نہ اُس کا شکار بھڑکایا جائے اور نہ اُس کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے اور نہ اُس کی گھاس کاٹی جائے۔ حضرت

عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اذخر کے
سوا۔ فرمایا کہ اچھا اذخر کے سوا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو مکہ مکرمہ پر لے
دی تو آپ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور فرمایا: بے شک
اللہ تعالیٰ نے مکہ معظمہ سے ہاتھیوں کو روکا اور اپنے رسول
کو اُس پر غالب کیا اور اہل ایمان کو۔ پس مجھ سے پہلے یہ
کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور میرے لیے بھی دن کی
ایک گھڑی کے لیے حلال ہوا اور میرے بعد کسی کے لیے
بھی حلال نہیں ہوگا۔ پس اس کا شکار نہ بھڑکایا جائے اور
نہ اس کا کانا توڑا جائے اور نہ اس کی گری پڑی چیز
حلال ہے مگر ہشیر کرنے کے لیے جس کا کوئی آدمی قتل
کر دیا جائے تو اُسے دو میں سے ایک کا اختیار ہے۔ ندیہ
لے یا بدلہ۔ حضرت عباس نے عرض کی کہ اذخر کے سوا
کیونکہ اسے ہم اپنی قبروں اور گھروں میں استعمال کرتے
ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اذخر کے سوا۔ اہل
یمن سے ابوشاہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے
لیے لکھوا دیجیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے
ابوشاہ کے لیے لکھ دو۔ میں نے اوزاعی سے کہا کہ یا
رسول اللہ میرے لیے لکھوا دیجیے کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا
کہ وہ خطبہ جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا۔

کسی کا مولیٰ بغیر اجازت کے
نہ دوہا جائے

2434- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ
بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ
أَبِي كَوْثَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،
قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا
فَتَحَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ
قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ
اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ، وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ
وَالْمُؤْمِنِينَ، فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي، وَإِنَّهَا
أَحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ
بَعْدِي، فَلَا يَنْتَفِرُ صَيْدُهَا، وَلَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا، وَلَا
تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِلْمُسْتَشِدِّ، وَمَنْ قَتَلَ لَهُ قَتِيلًا فَهُوَ
يَخْتَارُ النَّظَرَيْنِ، إِمَّا أَنْ يُفْدَى وَإِمَّا أَنْ يُقَيَّدَ، فَقَالَ
الْعَبَّاسُ: إِلَّا الْإِذْخِرَ، فَإِنَّا نَجْعَلُهُ لِقُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا،
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَّا
الْإِذْخِرَ فَقَامَ أَبُو شَاهٍ - رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ -
فَقَالَ: اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ، قُلْتُ
لِلْأَوْزَاعِيِّ: مَا قَوْلُهُ اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ:
هَذِهِ الْخُطْبَةُ الَّتِي سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

8- بَابُ لَا تَحْتَلِبُ مَا شِئْتَ
أَحَدٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ

2434- راجع الحديث: 112 'صحیح مسلم: 3292' سنن ابوداؤد: 3650, 3649, 2017 'سنن

ترمذی: 2667, 1405 'سنن نسائی: 4801, 4800, 4799' سنن ابن ماجہ: 2624

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی کسی کے مویشی کو اُس کی اجازت کے بغیر نہ دو ہے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ کوئی تمہارے گودام میں آکر کوٹھے کو توڑ ڈالے اور اناج لے جائے۔ مویشیوں کے تھن اناج کے خزانے ہیں۔ لہذا کسی کے مویشی کو اُس کی اجازت کے بغیر نہ دو ہا جائے۔

جب سال کے بعد گرے پڑے مال کا مالک آئے تو اُسے واپس لوٹائے کیونکہ یہ اُس کے پاس امانت ہے

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے گری پڑی چیز کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ سال بھر تک اُس کی تشہیر کرو اور اُس کی تھیلی اور مہر کو پہچان لو۔ پھر اُسے خرچ کر لو۔ اگر اُس کا مالک آجائے تو اُسے ادا کر دو۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! گم شدہ بکری؟ فرمایا کہ اُسے پکڑ لو کیونکہ وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! گم شدہ اونٹ؟ پس رسول اللہ ﷺ خفگی فرمائی حتیٰ کہ رخسار مبارک سرخ ہو گئے یا چہرہ انور سرخ ہو گیا اور فرمایا: تمہیں اُس سے کیا؟ اُس کا توشہ دان اور مشکیزہ اُس کے ساتھ ہے، حتیٰ کہ اُس کا مالک اُسے پالے گا۔

2435 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ تَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لَكَ أَحَدٌ مَّا شِئْتَ أَمْرًا بِغَيْرِ إِذْنِهِ، أَلَيْسَ أَحَدُكُمْ أَنْ تَوُتِيَ مَهْرَ بَنَتِهِ، فَتُكْسَرَ حِزَانَتُهُ، فَيَنْتَقِلَ طَعَامُهُ، فَإِنَّمَا تَخْزَنُ لَهُمْ هُرُوعَ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَانِهِمْ، فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَحَدٌ مَّا شِئْتَ أَحَدًا إِلَّا بِإِذْنِهِ

9- بَابُ إِذَا جَاءَ صَاحِبُ اللَّقْطَةِ بَعْدَ سَنَةٍ رَدَّهَا عَلَيْهِ، لَا تَهَا وَدِيعَةً عِنْدَهُ

2436 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُتَّبِعِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّقْطَةِ، قَالَ: عَرَفْتُهَا سَنَةً، ثُمَّ اعْرِفْ وَكَامَهَا وَعَقَاصَهَا، ثُمَّ اسْتَنْفِضِي بِهَا، فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا، فَأَدِّهَا إِلَيْهِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَضَالَةٌ الْغَنَمِ، قَالَ: خُذْهَا، فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلْيَتِيمِ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَضَالَةُ الْإِبِلِ، قَالَ: فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ - أَوْ احْمَرَّتْ وَجْهَةٌ - ثُمَّ قَالَ: مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا جِدَاؤُهَا، وَسِقَاؤُهَا، حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا

10- بَابُ: هَلْ يَأْخُذُ اللَّقْطَةُ وَلَا

يَدْعُهَا تَضِيعُ حَتَّى لَا

يَأْخُذَهَا مَنْ لَا يَسْتَحِقُّ

2437- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سُؤَيْدَ
 بْنَ غَفَلَةَ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ سَلَمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ وَزَيْدِ
 بْنِ صُوحَانَ فِي غَزَاةٍ، فَوَجَدْتُ سَوْطًا، فَقَالَ لِي:
 أَلْقِهِ، قُلْتُ: لَا، وَلَكِنْ إِنْ وَجَدْتُ صَاحِبَهُ، وَلَا
 اسْتَمْتَعْتُ بِهِ، فَلَمَّا رَجَعْنَا فَحَجَّجْنَا، فَمَرَرْتُ
 بِالْمَدِينَةِ، فَسَأَلْتُ أَبَا بَنٍ كَعْبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،
 فَقَالَ: وَجَدْتُ صَوْفَةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فِيهَا مِائَةٌ دِينَارٍ، فَأَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: عَرَفَهَا حَوْلًا فَعَرَفْتُهَا
 حَوْلًا، ثُمَّ أَتَيْتُهُ، فَقَالَ: عَرَفَهَا حَوْلًا فَعَرَفْتُهَا
 حَوْلًا، ثُمَّ أَتَيْتُهُ، فَقَالَ: عَرَفَهَا حَوْلًا فَعَرَفْتُهَا
 حَوْلًا، ثُمَّ أَتَيْتُهُ الرَّابِعَةَ، فَقَالَ: اعْرِفْ عِدَّتَهَا،
 وَوَكَّامَهَا وَوَعَامَهَا، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا، وَلَا
 اسْتَمْتَعْتُ بِهَا

2437م- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي،

عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ، بِهَذَا قَالَ: فَلَقِيْتُهُ بَعْدَ
 بَعْدٍ، فَقَالَ: لَا أُدْرِي أَكَلَاثَةً أَمْ حَوْلًا وَاجِدًا

11- بَابُ مَنْ عَرَفَ اللَّقْطَةَ وَلَمْ

يُدْفَعَهَا إِلَى السُّلْطَانِ

کیا گری پڑی چیز اس لئے اٹھائی

جائے کہ تلف نہ ہو اور کسی نا اہل کے

ہاتھ نہ آجائے

سؤید بن غفلہ سے مروی ہے کہ میں ایک غزوہ میں
 سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے ساتھ تھا تو مجھے
 ایک کوڑا ملا۔ مجھ سے کہا کہ اسے ڈال دو۔ میں نے کہا
 نہیں بلکہ اس کے مالک کو تلاش کروں گا ورنہ خود نفع
 حاصل کروں گا۔ لوٹتے وقت ہم نے حج کیا اور میں مدینہ
 منورہ سے گزرا تو میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ سے پوچھا فرمایا: مجھے نبی کریم ﷺ کے زمانہ
 مبارک میں ایک ٹھیلی ملی جس میں دینار تھے۔ میں انہیں
 لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ
 نے فرمایا: سال بھر تشہیر کرو۔ میں نے سال بھر تشہیر کی۔
 تیسری بار حاضر ہوا تو فرمایا کہ سال بھر تشہیر کرو۔ چنانچہ
 سال بھر تشہیر کی پھر چوتھی مرتبہ حاضر ہوا تو فرمایا کہ تعداد
 گن لو اور ان کا برتن اور مہر بھی پہچان لو۔ اگر ان کا مالک
 آجائے تو ٹھیک ورنہ فائدہ حاصل کرو۔

شعبہ نے اسے سلمہ سے مروی کرتے ہوئے کہا کہ
 اس کے بعد وہ مجھے مکہ مکرمہ میں ملا۔ چنانچہ فرمایا مجھے علم
 نہیں کہ تین سال یا صرف ایک سال۔

جس نے گری پڑی چیز کی خوب تشہیر کی

اور وہ حاکم کے سپرد نہ کی

2438 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ رَبِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُتَّبِعِ عَنْ
زَيْدِ بْنِ حَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اللَّقْطَةِ، قَالَ:
عَرَفْتُهَا سَنَةً، فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُخْبِرُكَ بِعِفَاصِهَا،
وَوَكَائِهَا، وَلَا فَاسْتَنْفَقَ بِهَا، وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ
الْإِبِلِ، فَتَمَعَّرَ وَجْهَهُ، وَقَالَ: مَا لَكَ وَلَهَا، مَعَهَا
سِقَاؤُهَا وَجِدَاؤُهَا تَرُدُّ النَّامَ، وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ، دَعُوهَا
حَتَّى يَجِدَهَا رَبُّهَا وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ، فَقَالَ:
هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی
ہے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ سے گری پڑی چیز
کے بارے میں پوچھا فرمایا کہ سال بھر اُس کی تشہیر کرو۔
اگر کوئی آکر اُس کے برتن اور مہر کی پہچان بتائے تو ٹھیک
ورنہ اُسے خرچ کرلو۔ گم شدہ اونٹ کے بارے میں پوچھا
تو چہرہ انور کا رنگ بدل گیا اور فرمایا: تمہیں اُس سے کہا؟
اُس کا توشہ دان اور مشکیزہ اُس کے پاس ہے۔ پانی پر
جائے گا اور درختوں کے پتے کھائے گا۔ چھوڑے رکھو حتیٰ
کہ اس کا مالک اُسے پالے۔ گم شدہ بکری کے بارے
میں پوچھا تو فرمایا: وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے
لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے۔

چرواہے سے دودھ مانگنا

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دو سندوں کے
ساتھ مروی ہے۔ میں چلا حتیٰ کہ ایک چرواہا اپنی بکریوں
کو بانک رہا تھا۔ میں نے کہا کہ تم کون ہو؟ اُس نے
قریش کے ایک شخص کا نام لیا جس کو میں جانتا تھا کہ اس
کا۔ میں نے کہا: کیا تمہاری کوئی بکری دودھ دیتی ہے؟ کہا
ہاں۔ میں نے کہا: کیا تم ہمارے لیے دودھ نکال دو گے!
کہا، ہاں میں نے اُسے تھنوں کو دھونے اور ہاتھوں کو غبار
سے صاف کرنے کا حکم دیا اُس نے ایک ہاتھ دوسرے پر
مارا اور ایک پیالہ دودھ نکالا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ
کے لیے ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی جس کا منہ باندھ رکھا
تھا۔ میں نے دودھ پر پانی ڈالا۔ حتیٰ کہ نیچے تک ٹھنڈا
ہو گیا۔ میں نے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر
ہو گیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! نوش فرمائیے۔ آپ نے

12- باب

2439 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا

النَّظَرُ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ:
أَخْبَرَنِي الْبَزَامُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، ح
وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَزَامِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا، قَالَ: انْطَلَقْتُ فَإِذَا آكَا يَرَاعِي غَنَمِي يَسُوقُ
غَنَمَهُ، فَقُلْتُ: لِمَنْ آتَى؟ قَالَ: لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ
فَسَأَلَهُ فَعَرَفْتُهُ، فَقُلْتُ: هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ؟
فَقَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: هَلْ أَنْتَ حَالِبٌ لِي؟ قَالَ:
نَعَمْ، فَأَمَرْتُهُ، فَأَعْتَقَلَ شَاةً مِنْ غَنَمِهِ، ثُمَّ أَمَرْتُهُ
أَنْ يَنْقُضَ طَرْعَهَا مِنَ الْغُبَارِ، ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ
يَنْقُضَ كَفِّيهِ، فَقَالَ: هَكَذَا طَرَبَ إِحْدَى كَفِّيهِ
بِالْأُخْرَى، فَحَلَبَ كُفْبَةً مِنْ لَبَنٍ، وَقَدْ جَعَلْتُ

2438- راجع الحديث: 2427, 91

2439- انظر الحديث: 5607, 3917, 3908, 3852, 3615، صحيح مسلم: 7438, 5207, 5206

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَفَّ عَلَى قَوْمِهَا
 حِزْقُهُ، فَصَبَّحْتُ عَلَى اللَّيْلِ حَتَّى يَرُدَّ أَسْفَلُهُ،
 فَأَتَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ:
 اهُرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَهَرَبَ حَتَّى رَضِيتُ



46- كِتَابُ الْمَظَالِمِ

وَالْغَضَبِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ) (ابراهيم: 43)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: (مُهْطِعِينَ) (ابراهيم: 43) مِدْبَعِي النَّظَرِ، وَيُقَالُ مُسْرِعِينَ، (لَا يَزِيدُ النَّهْمَ ظَرْفُهُمْ وَأَقْبَضَهُمْ هَوَاهُ) (ابراهيم: 43) يَغْنَى جُوفًا لَا عَقُولَ لَهُمْ (وَأَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ، فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا: رَبَّنَا أَخْرِجْنَا إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ نُحِبِّ دَعْوَتَكَ وَتَتَّبِعِ الرُّسُلَ، أَوَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُمْ مِنْ قَبْلِ مَا لَكُم مِّنْ زَوَالٍ، وَسَكَنْتُمْ فِي مَسَاكِينِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ، وَتَبَيَّنَ لَكُم كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ، وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ، وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِيَتَزُولَ مِنْهُ الْجَبَالُ) (ابراهيم: 45) (فَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ مُخْلِفًا وَعْدِهِ رُسُلُهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ)

ظلم اور لوٹ مار کا

بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور اللہ کو اُس سے غافل نہ سمجھنا جو ظالم کرتے ہیں۔ بے شک وہ انہیں اُس روز کے لیے مہلت دے رہا ہے جس روز آنکھیں پتھرا جائیں گی۔ سروں کو جھکائے ہوئے دوڑ رہے ہوں گے اَلْمُقْنِعُ اور الْقُنْحُ ایک ہیں۔

مجاہد کا قول ہے کہ مُهْطِعِينَ سے ٹکلی باندھنا مراد ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ تیز دوڑنے والے۔ وہ آنکھیں نہیں جھکیں گے۔ ضَوَاءُ وہ جوف جو عقل سے خالی ہوں۔ اور لوگوں کو اُس دن سے ڈراؤ جس روز اُن کے پاس عذاب آئے گا تو ظالم کہیں گے اے ہمارے رب! ہمیں تھوڑی سی دیر کی مہلت دے۔ ہم تیری دعوت کو قبول کریں گے اور رسول کی پیروی کریں گے۔ کیا اس سے پہلے تم نے قسم کھالی تھی کہ تمہیں زوال نہیں ہوگا اور تم اُن کے گھروں میں رہے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اور تم پر واضح ہو گیا جو ہم نے اُن کے ساتھ کیا کیا اور تمہارے لیے مثالیں بیان کیں اور انہوں نے اپنے مکر کیے جب کہ سب تدبیریں اللہ کے پاس ہیں اور اگرچہ اُن کے فریبوں سے پہاڑ ٹل جائیں اور یہ گمان نہ کرنا کہ اللہ اُس کے خلاف کرنے والا ہے جو اُس نے اپنے رسولوں سے وعدے کیے۔ بے شک اللہ غالب اور انتقام لینے والا ہے۔

مظالم کا بدلہ

1- باب قصاص المظالم

2440- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِي، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ حَبَسُوا بِقَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَيَتَقَاصُونَ مَظَالِمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا نَقُّوا وَهَبُوا، أُذِنَ لَهُمْ بِدُخُولِ الْجَنَّةِ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا أَحَدُهُمْ بِمَسْكِيهِ فِي الْجَنَّةِ أَكَلَ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا، وَقَالَ يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بعض مومن دوزخ سے چھٹکارا پائیں گے تو جنت اور دوزخ کے درمیان ایک پل پر روک لیے جائیں گے اور دنیا میں جو ایک دوسرے پر ظلم و ستم کیے ہوں گے اُن کا بدلہ لیا جائے گا جب کہ وہ پاک ہو گئے ہوں گے اور جنت میں داخل ہونے کی اجازت مل گئی ہوگی۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، جنت میں ہر ایک کا گھراس کے دنیا والے گھر سے بہتر ہوگا۔ یونس بن محمد، شیبان، قتادہ نے اسے ابوالمتوکل سے مروی کیا۔

ارشادِ خداوندی ہے کہ ترجمہ کنز الایمان:
”ارے ظالموں پر خدا کی لعنت“

صفوان بن محرز مازنی سے مروی ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ اُن کا ہاتھ تھامے چل رہا تھا تو ایک شخص نے اُن کی بارگاہ میں عرض کی۔ آپ نے سرگوشی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کیا سنا ہے؟ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ مومن کو قریب کرے گا اور پردہ ڈال کر چھپائے گا۔ فرمائے گا: کیا تو نے فلاں گناہ کیا؟ عرض کرے گا: ہاں حتیٰ کہ سارے گناہوں کا اعتراف کرے گا اور سوچے گا کہ ہلاک ہو گیا۔ فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیری پردہ پوشی کی اور آج تجھے بخش دیا اور اُسے نیکیوں کی کتاب دے دی جائے گی لیکن جو کافر اور منافق ہیں اُن کے بارے میں گواہ کہیں گے: ترجمہ کنز

2- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (الْأَلْعَنَةُ اللَّهُ عَلَى الظَّالِمِينَ) (هود: 18)

2441- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَارِئِيِّ، قَالَ: بَيْنَمَا أَكَا أَمْشِي، مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخِذَ بِيَدِهِ إِذْ عَرَضَ رَجُلٌ، فَقَالَ: كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النَّجْوَى، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ اللَّهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ، فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتَرْوُهُ، فَيَقُولُ: أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا، أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا، فَيَقُولُ: نَعَمْ أَعْرِفُ رَبِّهِ حَتَّى إِذَا قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ، وَرَأَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ هَلَكَ، قَالَ: سَتَرْتُمَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ، فَيُعْطَى كِتَابُ حَسَنَاتِهِ، وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُونَ

2440- انظر الحديث: 6535

2441- انظر الحديث: 6535، 6070، 7514، 6946، سنن ابن ماجه: 183

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

الایمان: یہ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا
ارے ظالموں پر خدا کی لعنت (پارہ ۱۲، ہود: ۱۸)۔

کوئی مسلمان نہ کسی پر ظلم کرے اور نہ اُسے
ظالم کے حوالے کرے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی
ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان دوسرے
مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اُس پر ظلم کرے اور نہ اُسے ظالم
کے سپرد کرے۔ جو اپنے بھائی کی حاجت روائی میں لگا
رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی حاجت روائی میں رہتا ہے۔
جو کسی مسلمان سے مصیبت کو دُور کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ
قیامت کے مصیبتوں میں سے اُس کی ایک مصیبت دُور
کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو اللہ
تعالیٰ قیامت کے روز اُس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو

خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم

عبید اللہ بن ابوبکر بن انس اور حمید الطویل نے
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مسلمان بھائی کی مدد
کرو خواہ ظالم ہو یا مظلوم۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مسلمان بھائی کی مدد
کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ لوگ عرض کی کہ ہم مظلوم کی

فَيَقُولُ الْأَشْهَادُ: (هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ
أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ) (ہود: ۱۸) "

3- بَابُ: لَا يَظْلِمُ الْمُسْلِمُ

الْمُسْلِمَ وَلَا يُسْلِمُهُ

2442- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ،
عَنْ عُقَيْلٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ أَنَّ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ: أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُسْلِمُ
أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِي
حَاجَةٍ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ
مُسْلِمٍ كُرْبَةً، فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبَاتٍ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

4- بَابُ: أَعِنِ أَخَاكَ

ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا

2443- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا
هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ بْنُ أَنَسٍ،
وَمُحَمَّدُ بْنُ الطَّوِيلِ، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا

2444- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ
حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ

2442- صحیح مسلم: 6521، سنن ابوداؤد: 4893، سنن ترمذی: 2426

2443- انظر الحديث: 6952، 2444

2444- راجع الحديث: 2443

مَظْلُومًا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا نَضْرُكُ مَظْلُومًا، فَكَيْفَ نَضْرُكُ ظَالِمًا؟ قَالَ: تَأْخُذُ فَوْقَ يَدَيْهِ

مرد کس طرح لیکن ظالم کی مدد کیسے کریں فرمایا کہ اس کے ہاتھ پکڑ لو۔

5- بَابُ نَضْرُكِ الْمَظْلُومِ

مظلوم کی مدد

2445 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُؤَيْدٍ، سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَارِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "أَمَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْحِ، وَتَهَاكَا عَنْ سَبْحِ قَدْ كَر: عِيَادَةُ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعَ الْجَنَائِزِ، وَتَشْيِيتِ الْعَاطِسِ، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَنَضْرُكِ الْمَظْلُومِ، وَاجَابَةُ الدَّاعِي وَالْإِزَارِ الْمُقْسِمِ"

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا: پس انہوں نے مریض کی عیادت کرنے، جنازے کے پیچھے جانے، چھینکنے والے کو جواب دینے، سلام کا جواب دینے، مظلوم کی مدد کرنے، دعوت کو قبول کرنے اور قسم کو سچی کر دکھانے کا ذکر کیا۔

2446 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بَرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْبُؤْسُ مِنَ الْيَمُونِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سارے مسلمان ایک دیوار کی طرح ہیں جس کا ایک حصہ دوسرے کو قوت دیتا ہے اور آپ نے اپنی انگلیوں میں انگلیاں ڈالیں۔

6- بَابُ الْإِئْتِصَارِ مِنَ الظَّالِمِ

ظالم سے بدلہ لینا

لِقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: (لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالشُّوْءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظَلَمَ، وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا) (النساء: 148) (وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُونَ) (الشورى: 39) قَالَ إِبْرَاهِيمُ: كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُسْتَنْزَلُوا، فَإِذَا قُتِلُوا عَفَوْا

جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اللہ پسند نہیں کرتا بڑی بات کا اعلان کرنا مگر مظلوم سے اور اللہ سنا جانتا ہے (پارہ ۶، النساء: ۱۳۸) ترجمہ کنز الایمان: اور وہ کہ جب انہیں بغاوت پہنچے بدلہ لیتے ہیں (پارہ ۲۵، الشوری: ۳۹)۔ ابراہیم نے کہا کہ اسلاف ذلت کو ناپسند کرتے اور جب قابو پاتے تو معاف کر دیتے۔

7- بَابُ عَفْوِ الْمَظْلُومِ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: (إِنْ تَحِبُّوا حَيَاتًا أَوْ تَحْفَوُوهَ أَوْ تَغْفُوا عَنْ سُوءِ قَوْمٍ كَانَ عَفْوًا قَبِيحًا) (النساء: 149) (وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا، فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ) وَلَمَنْ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْتَغُونَ فِي الْأَرْضِ بَغْيَ الْحَقِّ، أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ، وَلَمَنْ صَدَرَ وَغْفَرَ إِنَّ ذَلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ) (الشورى: 41)، (وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَنَا رَاوًا الْعَذَابَ يَقُولُونَ هَلْ إِلَى مَرَدٍّ مِنْ سَبِيلٍ) (الشورى: 44)

مظلوم کا معاف کر دینا

جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اگر تم کوئی بھلائی اعلانیہ کرو یا چھپ کر یا کسی کی برائی سے درگزر کرو تو بے شک اللہ معاف کرنے والا قدرت والا ہے (پارہ ۶، النساء: ۱۳۹) ترجمہ کنز الایمان: اور برائی کا بدلہ اسی کی برابر برائی ہے تو جس نے معاف کیا اور کام سنوارا تو اس کا اجر اللہ پر ہے بیشک وہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو اور بے شک جس نے اپنی مظلومی پر بدلہ لیا ان پر کچھ مواخذہ کی راہ نہیں مواخذہ تو انہیں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق سرکشی پھیلاتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے اور بیشک جس نے صبر کیا اور بخش دیا تو یہ ضرور ہمت کے کام ہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے اس کا کوئی رفیق نہیں اللہ کے مقابل اور تم ظالموں کو دیکھو گے کہ جب عذاب دیکھیں گے کہیں گے کیا واپس جانے کا کوئی راستہ ہے (پارہ ۲۵، الشوری: ۴۰-۴۳)

ظلم قیامت میں تاریکیوں کی

شکل میں ہوگا

احمد بن یونس، عبدالعزیز ماحشون، عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی صورت میں ہوگا۔

مظلوم کی بددعا سے

8- بَابُ الظُّلْمِ ظُلُمَاتٍ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ

2447- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاحِشُونُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

9- بَابُ الْإِتِّقَاءِ وَالْحَذَرِ

مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ

2448- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ التَّيْمِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ: أَتَيْتُ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَأَوَّاهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ

10- بَابُ مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ

عِنْدَ الرَّجُلِ فَحَلَّلَهَا لَهُ

هَلْ يُبَيِّنُ مَظْلَمَتَهُ

2449- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عَرَضِهِ أَوْ شَيْءٍ، فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ، قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ، إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهِ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتٍ صَاحِبِهِ فَحِيلَ عَلَيْهِ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: "قَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ: إِذَا سَأَلْتَهُ الْمَقْبُرِيُّ لِأَنَّهُ كَانَ تَرَكَلْ فَاحْيَةِ الْمَقَابِرِ، " قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: " وَسَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ: هُوَ مَوْلَى بَنِي لَيْثٍ، وَهُوَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ وَاسْمُ أَبِي سَعِيدٍ كَيْسَانُ "

11- بَابُ إِذَا حَلَّلَهُ مِنْ ظُلْمِهِ

ڈرنا اور بچنا

یحییٰ بن موسیٰ، وکیع، زکریا بن اسحاق طی، یحییٰ بن عبد اللہ بن صیفی ابو معبد مولیٰ ابن عباس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی جانب بھیجتے ہوئے فرمایا: مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اُس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔

جس نے کسی پر ظلم کیا اور مظلوم نے اُسے

معاف کر دیا تو کیا

اُس ظلم کو بیان کرے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی کی عزت یا کسی اور چیز پر زیادتی کی ہو تو چاہیے کہ آج ہی معافی حاصل کر لے اُس دن سے پہلے جس دن دینار و درہم پاس نہیں ہوں گے۔ اگر اُس کے پاس نیک اعمال ہوئے تو ظلم کے برابر اُن میں سے لے لیے جائیں گے اور اگر نیکیاں نہ ہوئیں تو ظلم کے برابر مظلوم کے گناہ اُس پر ڈال دیئے جائیں گے۔ امام ابو عبد اللہ بخاری کا بیان ہے کہ اسماعیل بن ابی اویس نے فرمایا کہ مقبری کا یہ نام اس لیے پڑا کہ وہ قبروں کے پاس رہتے تھے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ سعید مقبری دراصل بنی لیث کے آزاد کردہ تھے۔ یہ سعید بن ابی سعید میں اور ان کے والد ماجد کا نام سعید کیسان ہے۔

جب کوئی کسی کے ظلم کو معاف کر دے

فَلَا رُجُوعَ فِيهِ

2450- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَحْمَدَ قَالَ
هِيَ امْرَأَةٌ بَنَتْ عَمْرُوَةً عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا: فِي هَذِهِ الْآيَةِ: (وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا
ظَهْرًا أَوْ إِعْرَاضًا) (النساء: 128) قَالَتْ: "الرَّجُلُ
يَكُونُ عِنْدَ الْمَرْأَةِ لَيْسَ بِمُسْتَكْبِرٍ مِنْهَا، يُرِيدُ أَنْ
يُفَارِقَهَا، فَتَقُولُ: أَجْعَلْكَ مِنْ شَأْنِي فِي حِلٍّ، فَكَوَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ فِي ذَلِكَ"

12- بَابُ إِذَا أَخِنَ لَهُ أَوْ أَحَلَّهُ

وَلَمْ يُبَيِّنْ كَمَ هُوَ

2451- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ وَبْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِشَرَّابٍ، فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ
غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاخُ، فَقَالَ لِلْغُلَامِ:
أَتَأْكُلُنِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ؟ فَقَالَ الْغُلَامُ: لَا وَاللَّهِ
يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أُوِثِرُ بِنَصِيْبِي مِنْكَ أَحَدًا، قَالَ:
فَتَلَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ

13- بَابُ إِثْمٍ مَنْ ظَلَمَ

شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ

2452- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ
الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ

تو اب رجوع نہیں کر سکتا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُن
امْرَأَةً خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا ظَهْرًا أَوْ إِعْرَاضًا کے
بارے میں فرمایا کہ جس شخص کے نکاح میں کوئی عورت ہو
اور وہ اُس کے پاس زیادہ نہ جائے بلکہ اُسے چھوڑنا چاہتا
ہو تو عورت اُس سے کہہ دے کہ میں اپنا حق معاف کرتی
ہوں یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

جب کوئی کسی کو اجازت یا معافی دے اور
واضح نہ کرے کہ وہ کتنی؟

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی
ہے کہ حضور ﷺ کی خدمت میں پینے کی کوئی چیز پیش
کی گئی تو آپ نے اس میں سے نوش فرمائی۔ آپ کے
دائیں جانب ایک لڑکا اور بائیں طرف بزرگ تھے۔ آپ
نے لڑکے سے فرمایا کہ کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں
انہیں دے دوں؟ لڑکے نے عرض کی کہ یا رسول اللہ خدا
کی قسم، نہیں میں آپ سے ملنے والے اپنے حصے میں کسی
کو بھی اپنے اوپر ترجیح نہیں دوں گا۔ پس رسول اللہ
ﷺ نے وہ (پیالہ) اُس کے ہاتھ میں دے دیا۔

ظلم از میں دبا

لینے کا گناہ

ابو الیمان، شعیب، زہری، طلحہ بن عبد اللہ،
عبد الرحمن بن عمرو بن سہل، حضرت سعید بن زید رضی اللہ

2450- النظر الحديث: 5206, 4601, 2694

2451- النظر الحديث: 2351، صحيح مسلم: 5260

2452- النظر الحديث: 3198

الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَهْلٍ، أَخْبَرَنَا أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا طَوَّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ

تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جس نے ظلم سے کچھ زمین دہائی تو اُتنی کا ساتویں زمین تک اُسے طوق پہنایا جائے گا۔

2453 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَتْ بَيْتُهُ وَبَيْنَ أَكْلِسِ حُصُومَةٍ فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقَالَتْ: يَا أَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الْأَرْضَ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ مِنَ الْأَرْضِ طَوَّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ

ابو معمر، عبد الوارث، حسین، یحییٰ بن ابی کثیر، محمد بن ابراہیم، محمد بن ابراہیم، ابوسلمہ سے مروی ہے کہ اُن کے اور بعض لوگوں کے درمیان جھگڑا تھا۔ پس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ذکر ہوا تو فرمایا: جس نے ظلماً ایک باشت زمین دہائی تو وہ ساتویں زمین تک اُس کے گلے میں طوق پہنائی جائے گی۔

2454 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا يَغْيِرُ حَقَّهُ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ

ابو معمر، عبد الوارث، عبد اللہ بن مبارک، موسیٰ بن عقبہ، سالم نے اپنے والد ماجد سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے زمین کا کوئی حصہ بغیر حق کے دیا یا تو قیامت کے دن اُسے ساتویں زمین تک دھنسیا جائے گا۔

14- بَابُ إِذَا أَخَذَ الْإِنْسَانُ

لَا خَرَ شَيْئًا جَازَ

2455 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ جَبَلَةَ، كُنَّا بِالتَّيْمِيَّةِ فِي بَعْضِ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَأَصَابَنَا سَنَةٌ، فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَزُورُنَا الْكُثْرَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَمُرُّ بِنَا فَيَقُولُ: إِنَّ

جب کوئی شخص دوسرے کو کسی بات کی

اجازت دے تو جائز ہے

جبلہ سے مروی ہے کہ ہم بعض اہل عراق کے ساتھ مدینہ منورہ میں تھے تو ہم قحط میں پھنس گئے۔ حضرت ابن زبیر ہمیں کھانے کو مجبوریں دیا کرتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہمارے پاس سے گزرتے تو فرماتے۔

2453- صحیح مسلم: 4113، 4114

2454- انظر الحديث: 3196

2455- انظر الحديث: 2489، 2490، 5446، 3501، 3502، 3503، سنن ابو داؤد: 3834، سنن

ترمذی: 1814، سنن ابن ماجہ: 3331

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

رسول اللہ ﷺ نے دو کمجوریں ملانے سے منع فرمایا مگر جب کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو اجازت دے۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابو شعیب نامی ایک انصاری کا غلام گوشت فروش تھا۔ ابو شعیب نے اُس سے کہا کہ پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کر دوتا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ پانچ حضرات کی دعوت کر دوں انہوں نے نبی کریم ﷺ کے چہرے پر بھوک کے آثار دیکھ کر دعوت کی۔ اُن کے پیچھے ایک بن بلایا شخص آنے لگا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ ہمارے پیچھے آ رہا ہے، کیا تم اسے اجازت دیتے ہو؟ عرض کی، ہاں۔

ارشاد خداوندی ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: اور وہ سب سے بڑا جھگڑالو ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب سے ناپسند وہ ہے جو بہت جھگڑالو ہو۔

جانتے بوجھتے کرنا جائز
بات پر جھگڑنے کا گناہ

زینب بنت اُم سلمہ سے مروی ہے کہ انہیں اُن کی والدہ ماجدہ یعنی نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ نے اُن

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَيَّ عَنْ الْإِفْرَاقِ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَخَاهُ

2456 - حَدَّثَنَا أَبُو الثُّعْبَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ كَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَامٌ فَقَالَ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ: اصْنَعْ لِي طَعَامَ تَحْمَسَةٍ لَعَلَّ أَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ تَحْمَسَةٍ وَأَبْصُرَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ لَهُمُ يُدْعَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ هَذَا قَدْ اتَّبَعَنَا أَتَأْذِنُ لَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ

15- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَهُوَ الَّذِي

الْخِصَامِ) (البقرة: 204)

2457 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ الْأَكْثَرَ الْخِصَمُ

16- بَابُ إِثْمٍ مِنْ خَاصَمٍ فِي بَاطِلٍ، وَهُوَ يَعْلَمُهُ

2458 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي هَرِمَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ

2456- راجع الحديث: 2081

2457- النظر الحديث: 7188, 4523، صحيح مسلم: 6722، سنن ترمذی: 2976، سنن نسائی: 5438

2458- النظر الحديث: 7185, 7181, 7169, 6967, 2680، صحيح مسلم: 4448, 4450, 4451، سنن

ابوداؤد: 3583، سنن ترمذی: 1339، سنن نسائی: 5437، سنن ابن ماجہ: 1317

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بُنْتُ أَوْ سَلَمَةُ، أَخْبَرْتُهُ أَنَّ أُمَّهَا أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا، رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَخْبَرْتَهَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ
سَمِعَ خُصُومَةً بِنَابٍ مُخَرِّجٍ إِلَيْهِمْ فَقَالَ:
إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ، فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ
أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ، فَأَحْسِبُ أَنَّ صَدَقَ
فَأَقْبَحِي لَهُ بِذَلِكَ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ، فَإِنَّمَا
هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ، فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ فَلْيَتْرُكْهَا

17- بَابُ: إِذَا خَاصَمَ فُجْرٌ

2459- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مُرَّةَ، عَنْ مَشْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "
أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا - أَوْ كَانَتْ فِيهِ
خِصْلَةٌ مِنْ أَرْبَعَةٍ كَانَتْ فِيهِ خِصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ -
حَتَّى يَدْعَهَا: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ،
وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ"

18- بَابُ قِصَاصِ الْمَظْلُومِ

إِذَا وَجَدَ مَالَ ظَالِمٍ

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: " يُقَاسُ، وَقَرَأَ: (وَإِنْ
عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ) (العنقل:
(126)

2460- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ
الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا،

کے حجرے کے دروازے پر جھگڑا مٹا تو ان کے پاس
تشریف لے گئے اور فرمایا: میں بھی ایک بشر ہوں اور تم
اپنے جھگڑے میرے پاس لاتے ہو اور ہو سکتا ہے کہ
ایک تم میں سے دوسرے سے اچھا بیان کرنے والا ہو اور
میں اُسے سچا جان کر اُس کے حق میں فیصلہ کر دوں۔ تو جس
کے لیے میں کسی کے حق کو دینے کا فیصلہ کروں وہ آگ کا
ایک ٹکڑا ہے۔ پس چاہے اُسے لے یا چھوڑ دے۔

جب جھگڑے تو بدکلامی کرے

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس میں
چار باتیں ہوں وہ منافق ہے یا جس میں چاروں میں
سے کوئی ایک خصلت ہو تو اُس میں نفاق کا اتنا ہی حصہ
ہے، حتیٰ کہ اُسے چھوڑ دے یعنی جب بات کرے تو
جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے، معاہدہ
کرے تو توڑ ڈالے اور جھگڑے تو بدکلامی کرے۔

مظلوم جب ظالم کا مال پائے تو کیا قصاص

کے طور پر لے سکتا ہے؟

ابن سیرین نے فرمایا کہ حق کے مطابق لے اور
آیت پڑھی۔ ترجمہ کنز الایمان: اور اگر تم سزا دو تو ویسی
ہی سزا دو جیسی تمہیں تکلیف پہنچائی تھی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی
ہے کہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ نے حاضر خدمت ہو کر عرض

کی کہ یا رسول اللہ! ابوسفیان کنجوس آدمی ہیں، اُن کے مال میں سے اگر اپنے بچوں کو کھلاؤں تو کوئی حرج تو نہیں؟ فرمایا کہ عرف کے مطابق کھلاؤ تو کوئی حرج نہیں۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی کہ آپ ہمیں روانہ فرماتے ہیں تو ہم ایسی قوم کے پاس بھی جا اترتے ہیں جو ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے۔ اس کے بارے میں کیا حکم ہے۔ پس ہم سے فرمایا کہ اگر تم کسی قوم کے پاس اُتر دو تو اُن سے مہمان کے حق کے لیے کہو کہ وہ قبول کریں اور اگر ایسا نہ کریں تو اُن سے مہمان کا حق وصول کرو۔

سائبانوں کا بیان

نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ سقیفہ بنی ساعدہ میں تشریف فرما ہوئے۔

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، امام مالک، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو وفات دی تو انصار بنی ساعدہ کے سائبان میں جمع ہو گئے۔ میں نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ ہمارے ساتھ چلیے۔ پس ہم اُس کے ساتھ سقیفہ بنی ساعدہ میں گئے۔

ایک پڑوسی دوسرے کو اپنی دیوار میں

قَالَ: جَاءَتْ هُنْدُ بِنْتُ عُثْبَةَ بْنِ مَسْعُودَةَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مَيْسِرٌ، فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أَطْلِعَهُ مِنَ الْبَيْتِ لِيُفَارِقَ عِيَالَنَا؟ فَقَالَ: لَا حَرَجَ عَلَيْكَ أَنْ تُطْلِعِيهِمْ بِالْمَعْرُوفِ 2461- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

الْأَمْسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي الْحَكِيمِ عَنْ عُثْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قُلْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكَ تَبْعُنَا، فَتَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَقْرُونَا، فَمَا تَرَى فِيهِ؟ فَقَالَ لَنَا: إِنْ تَرَلُّهُمْ بِقَوْمٍ فَأَمِّرْ لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا، فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ

19- بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّقَائِفِ

وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ

2462- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، وَأَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ جِئْنَا تَوَفَّى اللَّهَ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الْأَنْصَارَ اجْتَمَعُوا فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ، فَقُلْتُ لَا بِيْ بَكْرٍ: انْطَلِقْ بِنَا فَمُتْنَاهُمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ"

20- بَابُ: لَا يَمْنَعُ جَارُ جَارَةٍ

2461- انظر الحديث: 6137، صحيح مسلم: 4488، سنن ابو داؤد: 3752، سنن ترمذی: 1589، سنن ابن ماجه: 3676

2462- صحيح مسلم: 4394، 4395، سنن ابو داؤد: 4418، سنن ترمذی: 1432، سنن ابن ماجه: 2553

أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ

2463 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ

مَالِكٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَمْتَنِعُ جَارُ جَارَةٍ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ، ثُمَّ يَقُولَ أَبُو هُرَيْرَةَ: مَا لِي أَرَاكُمْ عَلَيْهَا مُعْرِضِينَ، وَاللَّهِ لَأَكْرِمَتَيْنِ بَهَا بَيْنَ أَكْتَابِكُمْ

21- بَابُ صَبِّ الْخَمْرِ فِي الطَّرِيقِ

2464 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو

يَحْيَى، أَخْبَرَنَا عَفَّانٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ، وَكَانَ تَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيخَ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُنَادِي: أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ قَالَ: فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ: أَخْرِجْ فَأَخْرَجْتُهَا، فَخَرَجْتُ فَهَرَقْتُهَا، فَجَرْتُ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: قَدْ قُتِلَ قَوْمٌ وَهِيَ فِي بَطُونِهِمْ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: (لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِنُوا) (المائدة: 93) الْآيَةَ

22- بَابُ أَفْنِيَةِ الدُّورِ وَالْجُلُوسِ فِيهَا، وَالْجُلُوسِ عَلَى الصُّعَدَاتِ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَابَتْنِي أَبُو بَكْرٍ مَسْجِدًا بِفَتْاءِ دَارِهِ يُصَلِّي فِيهِ، وَيَلْقَأُ الْقُرْآنَ، فَيَهْتَفُصِفُ

کھوٹی گاڑنے سے منع نہ کرے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی پڑوسی اپنے پڑوسی کو اپنے دیوار میں کھوٹی گاڑنے سے منع نہ کرے۔ پھر حضرت ابو ہریرہ فرمایا کرتے: میں آپ کو اس سے روگردانی کرتے ہوئے دیکھتا ہوں، لہذا خدا کی قسم، یہ حکم ضرور بتاتا رہوں گا۔

راستے میں شراب بہانا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت ابوطالبہ کے گھر پر لوگوں کو شراب پلا رہا تھا اور ان دنوں وہ کھجور کی پیتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ندا کرنے والے کو یہ منادی کرنے کا حکم دیا: خبردار ہو جائے کہ شراب حرام قرار دے دی گئی ہے۔ حضرت ابوطالبہ نے مجھ سے فرمایا کہ باہر جا کر اسے بہا دو۔ پس میں نے وہ بہادی۔ وہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں بہتی تھی۔ بعض تو یوں کہتے تھے جیسے کوئی قوم قتل کر دی ہو اور یہ ان کی بیٹیوں میں تھی۔ پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: جو ایمان لائے اور نیک کام کئے ان پر کچھ گناہ نہیں جو کچھ انہوں نے چکھا (پارہ ۷، المائدہ: ۹۳)۔

گھروں کے صحنوں

اور راستوں میں بیٹھنا

حضرت عائشہ نے فرمایا: حضرت ابو بکر نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنائی جس میں وہ نماز پڑھتے اور

2463 - صحیح مسلم: 4106، سنن ابوداؤد: 3634، سنن ترمذی: 1353، سنن ابن ماجہ: 2335

2464 - انظر الحديث: 7253, 5622, 5600, 5584, 5583, 5582, 5580, 4620, 4617، صحيح

مسلم: 5103، سنن ابوداؤد: 3673

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے۔ مشرکوں کی عورتیں اور بیٹے اُن کے پاس جمع ہو کر متعجب ہوئے اُن دنوں نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ میں تھے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: راستوں میں بیٹھنے سے اجتناب کرو۔ لوگوں نے عرض کی کہ اس کے بغیر تو چارہ نہیں کیونکہ ہم اپنی مجلسوں میں باتیں کرتے اور اُن میں رات گزارتے ہیں۔ فرمایا تو راستے کو اُس کا حق دیا کرو۔ عرض کی کہ راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا کہ نگاہ نیچی رکھنا، اذیت دینے سے رُکنا، سلام کا جواب دینا اچھائی کا حکم دینا اور بُرے کاموں سے روکنا۔

راستے میں کنواں کھودنا جب کہ کسی کو اُس سے تکلیف نہ ہو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص کسی راستے میں جارہا تھا کہ اُسے سخت پیاس لگی اُسے کنواں ملا، اُس میں اُترا، پانی پیا اور باہر نکل آیا۔ دیکھا تو ایک کتا ہانپ رہا ہے جو پیاس کے مارے کچھڑ چاٹ رہا تھا۔ اُس آدمی نے سوچا کہ اس کتے کو بھی پیاس اُسی طرح ستا کر رہی ہوگی جیسے مجھے ستا کر رہی تھی۔ پس وہ کنوئیں میں اُترا موزے میں پانی بھرا اور کتے کو پلا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے قبول کیا اور اُسے بخش دیا۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا جانوروں کے ساتھ سلوک پر ہمارے لیے اجر ہے؟

عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلَؤُهُمْ يَعْتَبِرُونَ مِنْهُ،
وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَدْيَنَ

2465 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ عَلَى الطَّرِيقَاتِ، فَقَالُوا: مَا لَنَا بِذَلِكَ إِنَّمَا هِيَ تَحَالُفٌ نَتَحَدَّثُ فِيهَا، قَالَ: فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجَالِسَ، فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهَا، قَالُوا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ؟ قَالَ: غَضُّ الْبَصَرِ، وَكُفُّ الْأَذَى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَأَمْرٌ بِالْعُرُوفِ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ

23- بَابُ الْأَبَارِ عَلَى الطَّرِيقِ
إِذَا لَمْ يُتَأَذَّ بِهَا

2466 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَيْنَنَا رَجُلٌ بِطَرِيقٍ، اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ، فَوَجَدَ بِئْرًا، فَتَوَلَّى فِيهَا، فَهَرَبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ، يَأْكُلُ التُّرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلَ الَّذِي كَانَ بَلَغَ مِنِّي، فَتَوَلَّى الْبِئْرَ فَلَا خُفَّةَ مَاءٍ فَسَقَى الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ"، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَإِنْ لَتْنَا فِي الْبَهَائِمِ لَا جَزَاءَ

فرمایا کہ ہر جائدار کے ساتھ سلوک کرنے کا اجر ہے۔

تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانا

ہام نے حضرت ابو ہریرہ سے مروی کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانا صدقہ ہے۔

بالا خانوں میں اونچے اور نیچے جھروکے

اور روشن دان وغیرہ رکھنا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے پر چڑھے پھر فرمایا: کیا تم دیکھتے ہو جو میں فتنوں کو تمہارے گھروں میں گرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں جیسے بارش برتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے یہ جستجو تھی کہ حضرت عمرؓ سے نبی کریم ﷺ کی اُن دو ازواج مطہرات کے بارے میں پوچھوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: نبی کی دونوں بیویاں! اگر اللہ کی طرف تم رجوع کرو (پارہ ۲۸، التحريم: ۳)۔ میں نے اُن کے ساتھ حج کیا۔ وہ راستے سے ہٹے تو میں بھی چھاگل لے کر اُن کے ساتھ ہٹ گیا۔ وہ حاجت سے فارغ ہو کر آئے تو میں نے اُن کے ہاتھوں پر چھاگل سے پانی ڈالا۔ میں نے عرض کی کہ اے امیر المؤمنین! نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے وہ دو کون سی تھیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے

فَقَالَ: فِي كُلِّ ذَاتِ كِبِيرٍ ظَهْرُهُ أَجْرٌ

24- بَابُ إِمَاطَةِ الْأَذَى

وَقَالَ هَمَامٌ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الظَّرِيقِ صَدَقَةٌ

25- بَابُ الْغُرْفَةِ وَالْعُلْيَةِ الْمُسْرِفَةِ

وَعَلَى الْمُسْرِفَةِ فِي السُّطُوحِ وَغَيْرِهَا

2467- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَطَامِ الْمَدِينَةِ، ثُمَّ قَالَ: هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى؟ إِنْ أَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ

2468- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قُورٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا عَلَى أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللَّهُ لَهُمَا: (إِنْ تَشَاوَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا) (التحریم: 4) فَتَجَبَّحْتُ مَعَهُ، فَعَدَلْتُ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِالْإِدَاوَةِ، فَتَبَدَّلَ حَتَّى جَاءَ، فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَنَوَّمَا، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مَنِ الْمَرْأَتَانِ مِنَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ

قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهَا: (إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا) (التحریم: 4) فَقَالَ: وَاعْتَبِرِي لَكَ يَا ابْنِ عَبَّاسٍ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرَ الْخَدِيفَ يَسُوقُهُ فَقَالَ: إِي كُنْتُ وَجَارِي مِنْ الْأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَهِيَ مِنْ عَوَالِي الْمَدِينَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ الْكُزُولَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَلُزُّ يَوْمًا وَالْأُزْلُ يَوْمًا فَإِذَا تَوَلَّى جَعَلَهُ مِنْ جَهَنَّمَ ذَلِكَ الْيَوْمَ مِنَ الْأَمْرِ وَغَيْرِهِ وَإِذَا تَوَلَّى فَعَلَ مِثْلَهُ وَكُنَّا مَعَهُمْ قُرَيْشٌ نَغْلِبُ الْبَسَامَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْأَنْصَارِ إِذَا هُمْ قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا بِأُخْلَدٍ مِنْ أَدَبِ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ فَصَحْتُ عَلَى امْرَأَتِي فَرَأَجَعْتَنِي فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي فَقَالَتْ: وَلِمَ تُنْكِرِينَ أَنْ أُرَاجِعَكَ فَوَاللَّهِ إِنْ أَرَوَّاجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُرَاجِعْتَهُ وَإِنْ أَحْدَاهُمْ لَتَهْجُرَهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ فَأَفْرَعَنِي فَقُلْتُ: خَابَتْ مَنْ فَعَلَ مِنْهُنَّ بِعَظِيمٍ ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَى بَنَاتِي فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ: أَيْ حَفْصَةُ أَتَغَاضِبُ إِحْدَاكُنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ فَقَالَتْ: نَعَمْ فَقُلْتُ: خَابَتْ وَخَسِرَتْ أَفَتَأْمَنُ أَنْ يَغْضَبَ اللَّهُ لِيَغْضَبَ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهْلِكِينَ لَا تَسْتَكْثِرِينَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُرَاجِعِيهِ فِي شَيْءٍ وَلَا تَهْجُرِيهِ وَاسْأَلِيْنِي مَا بَدَا لَكَ وَلَا يَغُرُّكَ أَنْ كَانَتْ جَارَتِكَ هِيَ أَوْضَأَ مِنْكَ وَأَحَبُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يُرِيدُ عَائِشَةَ - وَكُنَّا نَحْكُمُنَا أَنَّ غَشَانَ تَنْعُولِ الْعَالِ لِيُغَرِّقَنَا فَكُزِّلَ

إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فرمایا ہے؟ فرمایا کہ اے ابن عباس! تم پر تعجب ہے وہ عائشہ اور حفصہ تھیں۔ پھر حضرت عمر متوجہ ہوئے اور حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: میں اور میرا انصاری ہمسایہ بنی اُمیہ بن زید میں رہتے تھے جو مدینہ منورہ کی اضافی بستی ہے اور ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں باری باری حاضر ہوا کرتے۔ ایک دن وہ جاتے اور ایک دن میں۔ جب میں جاتا تو اُس دن کے تمام حالات اُسے بتاتا۔ ہم قریشی لوگ عورتوں پر غالب رہتے تھے۔ جب ہم انصار کے پاس آئے تو وہ ایسے ہیں کہ اُن کی عورتیں اُن پر غالب ہیں ہماری عورتوں نے بھی انصار کی عورتوں کا رنگ پکڑنا شروع کر دیا ہے۔ میں نے اپنی بیوی کو ڈانٹا تو اُس نے، جواب دیتے ہوئے اُس نے کہا کہ میرا جواب دینا آپ کو ناگوار گزرتا ہے حالانکہ خدا کی قسم، نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات آپ کو جواب دیتی ہیں اور اُن میں سے ایک تو شام تک پورا دن آپ کو چھوڑے رہی۔ میں گھبرا گیا اور کہا کہ جس نے ایسا کیا وہ تو بڑے خسارے میں ہے۔ پھر میں نے کپڑے پہنے اور حفصہ کے پاس گیا کہا اے حفصہ! کیا تم میں سے کوئی رسول اللہ ﷺ کو شام تک پورا دن ناراض رکھتی ہے؟ اُس نے کہا: ہاں۔ میں نے کہا، وہ تو خسارے میں پڑ گئی۔ کیا تم اس بات سے نڈر ہو کہ جس سے رسول اللہ ﷺ ناراض ہوں۔ یوں تم ہلاک ہو جاؤ گی۔ رسول اللہ ﷺ کے سامنے زیادہ بولتے، آپ کو جواب دینے اور آپ کو ناراض چھوڑنے سے بچو اور جو ضرورت ہو مجھ سے مانگ لیا کرو اور اپنی ہمسائی کا مقابلہ نہ کرنا کیونکہ وہ تم سے خوبصورت اور رسول اللہ ﷺ کو زیادہ محبوب ہے، میری مراد عائشہ تھیں اور ہم باتیں کیا کرتے تھے کہ

صَاحِبِي يَوْمَ تَوْبَتِهِ فَرَجَعَ عِشَاءً فَضَرَبَ نَابِي ضَرْبًا شَدِيدًا، وَقَالَ: أَكَاثِمُ هُوَ، فَقَرَعْتُ، فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ، وَقَالَ: حَدَّثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ، قُلْتُ: مَا هُوَ؟ أَجَامَثُ غَسَّانُ؟ قَالَ: لَا، بَلْ أَعْظَمُ مِنْهُ وَأَطْوَلُ طَلْقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَامَةَ، قَالَ: قَدْ تَحَابَّتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ، كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ هَذَا يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ، فَجَمَعْتُ عَلَى نِيَابِي، فَصَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلَ مَشْرُبَةً لَهُ، فَأَعْتَزَلَ فِيهَا، فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ، فَإِذَا هِيَ تَبْكِي، قُلْتُ: مَا يُبْكِيكِ؟ أَوَلَمْ أَكُنْ حَذَرْتُكَ، أَطْلَقَكُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: لَا أُخْرِى هُوَذَا فِي الْمَشْرُبَةِ، فَخَرَجْتُ، فَجُمْتُ الْبَيْتَرَ، فَإِذَا حَوْلَهُ رَهْطُ بَيْنِي بَعْضُهُمْ، فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيلًا، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ، فَجُمْتُ الْمَشْرُبَةَ الَّتِي هُوَ فِيهَا، فَقُلْتُ لِغَلَامٍ لَهُ أَسْوَدٌ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ، فَدَخَلَ، فَكَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ: ذَكَرْتُكَ لَهُ، فَصَمَتَ، فَانْصَرَفْتُ، حَتَّى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْبَيْتَرِ، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ، فَجُمْتُ، فَذَكَرْتُ مِثْلَهُ، فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْبَيْتَرِ، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ، فَجُمْتُ الْغَلَامَ فَقُلْتُ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ، فَذَكَرْتُ مِثْلَهُ، فَلَمَّا وَلَّيْتُ مُنْصَرِفًا، فَإِذَا الْغَلَامُ يَدْعُونِي قَالَ: آذِنَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمَالٍ حَصِيدٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ، قَدْ أَكَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ مُتَّكِئٌ عَلَى وَسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشَوَهَا لَيْفٌ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ: طَلَّقْتُ

ہم سے لڑنے کے لیے غسانی اپنے گھوڑوں کو نعلیں لگوا رہے ہیں۔ اپنی باری کے روز میرا ساتھی عشاء کے وقت واپس لوٹا اور دن سے میرا دروازہ پٹا اور کہا کیا وہ سو رہے ہیں؟ میں گھبرایا ہوا اس کی طرف چلا۔ کہا بہت بڑی بات ہو گئی ہے۔ میں نے کہا: کیا ہوا، کیا غسانی آگئے؟ کہا، نہیں بلکہ اس سے بھی بڑی کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کو طلا دے دی ہے۔ میں نے کہا کہ حفصہ تو بڑے نقصان میں رہی اور مجھے اندیشہ تھا کہ یہی ہو کر رہے گا۔ میں نے کپڑے پہنے اور فجر کی نماز نبی کریم ﷺ کے ساتھ پڑھی۔ آپ اپنے بالا خانے میں داخل ہو گئے جس میں اکیلے رہتے۔ میں حفصہ کے پاس گیا تو وہ رو رہی تھی۔ میں نے کہا: کیوں روتی ہو، کیا میں نے ان باتوں سے بچنے کے لیے نہیں کہا تھا؟ کیا رسول اللہ ﷺ نے طلاق دے دی ہے؟ اُس نے کہا: مجھے تو معلوم نہیں، حضور ﷺ اس وقت بالا خانے میں ہیں۔ میں نکلا اور منبر کے پاس آیا جس کے گرد کچھ لوگ تھے اور بعض رو رہے تھے۔ میں تھوڑی دیر ان کے پاس بیٹھا اور پھر مجھ پر غم نے غلبہ کیا تو میں بالا خانے کے پاس آیا جس میں آپ تھے۔ میں نے ایک حبشی غلام سے کہا کہ عمرے کے لیے اجازت مانگو۔ وہ گیا اور نبی کریم ﷺ سے عرض کر کے واپس آیا اور کہا: میں نے آپ کا ذکر کیا مگر خاموش رہے۔ میں واپس آ گیا اور منبر کے پاس والے حضرات کے پاس بیٹھ گئے۔ دوبارہ رنج و الم نے غلبہ کیا تو گیا اور وہی کچھ ہوا۔ پس میں اُسی جماعت کے پاس بیٹھ گیا جو منبر کے پاس تھا پھر افسوس نے مجھ پر غلبہ کیا تو میں تیسری بار غلام کے پاس گیا اور کہا کہ عمرے کے لیے اجازت مانگو۔ اس نے اُسی طرح کہا۔ میں واپس لوٹا تو

نِسَامَكَ، فَرَفَعَ بَصَرَهُ إِلَى فَقَالَ: لَا، ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ: أَسْتَأْنِسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ رَأَيْتَنِي وَكُنَّا مَعَهُ قُرَيْشٌ تَغْلِبُ النِّسَامَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى قَوْمٍ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ، فَذَكَرَهُ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قُلْتُ: لَوْ رَأَيْتَنِي، وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ، فَقُلْتُ: لَا يَغُرُّكَ أَنْ كَانَتْ جَارَتِكَ هِيَ أَوْضَأَ مِنْكَ، وَأَحَبَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يُرِيدُ عَائِشَةَ - فَتَبَسَّمَ أُخْرَى، فَجَلَسْتُ حِينَ رَأَيْتُهُ تَبَسَّمَ، ثُمَّ رَفَعْتُ بَصَرِي فِي بَيْتِهِ، فَوَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ فِيهِ شَيْئًا يُرِيدُ الْبَصَرَ غَيْرَ أَهْبَةٍ فَلَأْتِيهِ، فَقُلْتُ: ادْعُ اللَّهَ فَلْيُوسِّعْ عَلَى أُمَّتِكَ، فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ وَسَّعَ عَلَيْهِمْ، وَأَعْطَا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللَّهَ، وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ: أَوْفَى شَيْءٍ أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَابِ أُولَئِكَ قَوْمٌ مَجَلَّتْ لَهُمْ طَبِيبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اسْتَغْفِرْ لِي، فَأَعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ الْحَدِيثِ حِينَ أَفْشَتْهُ حَفْصَةُ إِلَى عَائِشَةَ، وَكَانَ قَدْ قَالَ: مَا أَكَا بَدَا خِلَ عَلَيْهِمْ شَهْرًا مِنْ شِدَّةِ مَوْجَدَتِهِ عَلَيْهِمْ، حِينَ عَاتَبَهُ اللَّهُ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ، دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ، فَبَدَأَ بِهَا، فَقَالَتْ لَهُ: عَائِشَةُ إِنَّكَ أَفْسَنْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا، وَإِنَّا أَصْبَحْنَا لِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَغْلَهَا عَدَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ، وَكَانَ ذَلِكَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَنُورِلُ: آيَةُ التَّخْيِيرِ فَبَدَأَ بِأَوَّلِ امْرَأَةٍ، فَقَالَ: إِلَيَّ ذَاكَ لَكَ أَمْرًا، وَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكَ، قَالَتْ:

غلام مجھے بلارہا تھا۔ کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو اجازت دے دی ہے۔ میں حاضر خدمت ہوا تو آپ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ آپ کے اور چٹائی کے درمیان کوئی چیز نہ تھی۔ چٹائی کے نشانات آپ کے جسم اطہر پر تھے۔ چڑے کے ٹکے سے ٹیک لگائی ہوئی تھی جس میں کھجور کی چھال تھی۔ میں نے سلام عرض کیا اور پھر کھڑے کھڑے کہا: آپ نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ فرمایا، نہیں۔ میں نے مانوس کرنے کے لیے کھڑے کھڑے کہا: یا رسول اللہ! آپ دیکھتے ہیں کہ ہم قریشی لوگ عورتوں پر غالب رہتے جب ہم ایسے لوگوں کے پاس آگئے جن پر ان کی عورتیں غالب ہیں۔ پھر باقی بات عرض کی تو نبی کریم ﷺ مسکرائے۔ پھر میں نے عرض کی، کاش! آپ ملاحظہ فرماتے کہ میں حفصہ کے پاس گیا اور اُس سے کہا: تم ناراض نہ ہونا کیونکہ تمہاری ہمسائی تم سے خوب صورت اور نبی کریم ﷺ کو زیادہ محبوب ہے میری مراد عائشہ تھیں آپ دوبارہ مسکرائے۔ جب میں نے آپ کو تبسم ریز دیکھا تو بیٹھ گیا۔ میں نے کاشانہ اقدس میں دیکھا تو خدا کی قسم، مجھے تین کھالوں کے ہوا کچھ نظر نہ آیا۔ عرض گزار ہوا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے آپ کی امت پر وسعت فرمائے کیونکہ ایران اور روم کے لیے کشادگی کر کے انہیں دنیا دی ہے حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔ آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ فرمایا کہ اے ابن خطاب! کیا تمہیں اس میں شک ہے کہ ان کی بظاہر نیکیوں کا صلہ دنیا میں مل رہا ہے۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے لیے دعائے مغفرت کیجیے۔ نبی کریم ﷺ نے ایک راز کی وجہ سے علحدگی فرمائی ہوئی تھے جو حفصہ

قَدْ أَعْلَمَ أَنَّ أَبَوَيْكَ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِكَ، ثُمَّ قَالَ: "إِنَّ اللَّهَ قَالَ: (هَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ قُلْ لَا تَزَوَّجُكِ) (الاحزاب: 28) إِلَى قَوْلِهِ (عَظِيمًا) (النساء: 27)"، قُلْتُ: أَفِي هَذَا اسْتَأْمَرُ أَبَوَيْ فَالْيَ أُرِيدُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالنَّارُ الْآخِرَةُ ثُمَّ خَوَّوْا نِسَامَهُ فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ

نے عائشہ کو بتا دیا تھا۔ مدت غم کے سبب آپ نے کہا تھا کہ میں ایک ماہ ان کے پاس نہ جاؤں گا جب کہ اللہ تعالیٰ نے عتاب فرمایا۔ جب ۲۹ دن گزرے تو آپ عائشہ کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے آغاز فرمایا۔ حضرت عائشہ نے عرض کی کہ آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ایک ماہ ہمارے پاس تشریف نہیں لائیں گے حالانکہ میں گنتی رہی ہوں کہ ابھی ۲۹ دن ہوئے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مہینہ ۲۹ دن کا بھی ہوتا ہے اور یہ مہینہ ۲۹ کا ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اختیار دینے کی آیت نازل ہوئی تو آپ نے مجھ سے آغاز فرماتے ہوئے فرمایا: میں تم سے ایک بات کہنے لگا ہوں اور جلدی کی حاجت نہیں بلکہ اپنے والدین سے مشورہ کر لیتا۔ وہ فرماتی ہیں: میں جانتی تھی کہ میرے والدین مجھے جدائی کے لیے نہیں کہیں گے۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اے غیب بتانے والے (نبی) اپنی بیبیوں سے فرمادے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بیشک اللہ نے تمہاری نیکی والیوں کے لئے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے (پارہ ۲۱، الاحزاب: ۲۸-۲۹) عرض کی کہ اس بارے میں اپنے والدین سے کیا مشورہ کروں جب کہ میں تو اللہ، اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو اختیار کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں پھر آپ نے باقی ازواج مطہرات کو بھی اختیار دیا اور انہوں نے حضرت عائشہ کی طرح ہی کہا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک ماہ

2469- حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا الْفَزَارِيُّ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

أَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ
شَهْرًا، وَكَانَتْ أَنْفَكْتُ قَدَمَهُ، فَجَلَسَ فِي عُلْيَةِ لَهُ
فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ: أَطْلَعْتَ نِسَامَكَ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنِّي
أَتَيْتُ مِنْهُمْ شَهْرًا، فَمَكَتْ تِسْعًا وَعِشْرِينَ، ثُمَّ
كَرَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى نِسَائِهِ

کا ایلا فرمایا اور آپ کے ہر مبارک میں موج آگئی تھی،
لہذا اپنے بالا خانے میں تشریف فرما ہوئے۔ حضرت عمر
نے حاضر ہو کر عرض کی کہ کیا ازواج مطہرات کو طلاق
دے دی ہے؟ فرمایا نہیں بلکہ ایک ماہ کا اُن سے ایلا کیا
ہے۔ پس انیس دن رہ کر نیچے تشریف لائے اور اپنی
ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے۔

جو اپنے اونٹ کو بلاط یا مسجد کے

دروازے پر باندھ دے

حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ نبی
کریم ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور میں آپ کی
بارگاہ میں حاضر ہوا اور اونٹ کو بلاط کے کونے میں باندھ
کر عرض کی کہ یہ آپ کا اونٹ ہے اور اونٹ کے پاس
تشریف لائے اور فرمایا: قیمت اور اونٹ دونوں تمہارے
لیے ہیں۔

کسی قوم کی کوڑی کے پاس

ٹھہرنا اور پیشاب کرنا

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ
میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا یا فرمایا کہ نبی
کریم ﷺ ایک قوم کی کوڑی پر آئے اور کھڑے ہو کر
پیشاب کیا۔

جو لوگوں کو ازیت دینے والی

شاخ کو لے کر راستے سے

26- بَابُ مَنْ عَقَلَ بَعِيرَهُ عَلَى

الْبَلَاطِ أَوْ بَابِ الْمَسْجِدِ

2470 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ،
حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ، قَالَ: أَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ
عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ، فَدَخَلْتُ إِلَيْهِ، وَعَقَلْتُ
الْجَمَلُ فِي تَاجِيَةِ الْبَلَاطِ، فَقُلْتُ: هَذَا بِجَمَلِكَ، فَخَرَجَ
فَجَعَلَ يُطِيفُ بِالْجَمَلِ، قَالَ: الثَّنَنُ وَالْجَمَلُ لَكَ

27- بَابُ الْوُقُوفِ وَالْبَوْلِ

عِنْدَ سُبَاطَةِ قَوْمٍ

2471 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ شُعْبَةَ،
عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ: لَقَدْ آتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ، فَبَالَ قَائِمًا

28- بَابُ مَنْ أَخَذَ الْغُصْنَ،

وَمَا يُؤْذِي النَّاسَ فِي

الطَّرِيقُ، فَرَحَى بِهِ

2472- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ
عَلَى الطَّرِيقِ، فَآخَذَهُ، فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ

29- بَابُ إِذَا اخْتَلَفُوا فِي الطَّرِيقِ

الْبَيْتَاءِ: وَهِيَ الرَّحْبَةُ تَكُونُ بَيْنَ
الطَّرِيقِ، ثُمَّ يُرِيدُ أَهْلُهَا الْبُنْيَانَ،
فَتُرِكَ مِنْهَا الطَّرِيقُ سَبْعَةَ أَذْرُعَ

2473- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خَرِيتٍ، عَنْ
عِكْرِمَةَ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:
قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَشَاجَرُوا فِي
الطَّرِيقِ بِسَبْعَةِ أَذْرُعَ

30- بَابُ التُّهْبَى بِغَيْرِ إِذْنِ صَاحِبِهِ

وَقَالَ عُبَادَةُ: بَايَعَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَنْتَهَبَ

2474- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عِدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّ، - وَهُوَ جَدُّ أَبُو أُمِّهِ - قَالَ: نَهَى
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التُّهْبَى وَالْمُفْلَةِ

دُور پھینک دے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص کسی راستے پر
جا رہا تھا کہ ایک کانٹے دار ٹہنی دیکھی تو اُسے لے لیا۔ اللہ
تعالیٰ نے اسے قبول فرمایا اور اُسے بخش دیا۔جب راستہ عام میں اختلاف رائے پیدا
ہو جائے اور وہ جگہ راستے میں پڑتی ہو، مالک
وہاں عمارت بنانا چاہیں تو سات گز زمین
اُس میں سے راستے کے لیے چھوڑ دیں
موسیٰ بن اسماعیل، جریر بن حازم، زبیر بن خریث،
عکرمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
کہ نبی کریم ﷺ نے فیصلہ فرمایا: جب راستے کے
بارے میں تنازعہ ہو تو اس کے لیے سات گز زمین چھوڑ
دی جائے۔

مالک کی اجازت کے بغیر لوٹنا

حضرت عبادہ سے مروی ہے کہ ہم نے نبی
کریم ﷺ سے بیعت کی کہ ہم لوٹ مار نہ کریں گے۔
حضرت عبداللہ بن یزید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے مروی ہے جو ان (عدی بن ثابت) کے نانا جان تھے
کہ نبی کریم ﷺ نے غارت گری اور ملکہ کرنے سے
ممانعت فرمائی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی زانی زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا اور کوئی شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں ہوتا اور کوئی چور چوری کرتے وقت مومن نہیں ہوتا اور نہ کوئی ڈاکہ ڈالنے والا ایسا ہے کہ لوگ اُس کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھیں اور وہ مومن ہو۔ سعید اور ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ سے مروی کی کہ نبی کریم ﷺ نے یونہی فرمایا سوائے ڈاکہ زنی کے۔

صليب کو توڑنا اور خنزیر کو قتل کرنا

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تم میں عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے جو انصاف پسند حاکم ہوں گے۔ صلیب کو توڑیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔ مال اتنا زیادہ ہو جائے گا کہ کوئی اُسے قبول نہیں کرے گا۔

کیا شراب کے گھڑے توڑ دیئے جائیں اور مشک پھاڑ دی جائے؟ اگر کوئی بت صلیب یا طنبور کو توڑ دے یا غیر مفید مال کو لکڑی سے

2475- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَنْتَهَبُ نَهْبَةً، يَزْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ حِينَ يَنْتَهَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَعَنْ سَعِيدٍ، وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا النَّهْبَةَ

31- بَابُ كَسْرِ الصَّلِيبِ وَقَتْلِ الْخَنْزِيرِ

2476 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخَنْزِيرَ، وَيَضَعَ الْحِزْيَةَ، وَيَفِيضَ الْمَالُ، حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ

32- بَابُ: هَلْ تُكْسَرُ الدِّتَانُ الَّتِي فِيهَا الْخَمْرُ، أَوْ تُخَرَّقُ الزِّقَاقُ، فَإِنْ كَسَرَ صَمًا، أَوْ صَلِيبًا، أَوْ طَنْبُورًا، أَوْ مَا لَا يُنْتَفَعُ بِخَشَبِهِ

وَأَبَى شَرِيحٌ فِي طَنْبُورٍ كُسِرَ، فَلَمْ يَقْضِ فِيهِ
بَشِيْرٌ

2477- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الطَّحَاكِيُّ بْنُ عَمِلِيهِ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى
بَيْرَاقًا ثَوَقْدَ يَوْمَ حَيْبَرَ، قَالَ: عَلَى مَا ثَوَقْدَ هَذِهِ
الْبَيْرَاقُ، قَالُوا عَلَى الْحُمْرِ الْإِنْسِيَّةِ، قَالَ:
اكْسِرُوهَا، وَأَهْرِقُوهَا، قَالُوا: أَلَا نَهْدِيْقُهَا،
وَنَغْسِلُهَا، قَالَ: اغْسِلُوهَا، قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: "كَانَ
ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ يَقُولُ: الْحُمْرُ الْإِنْسِيَّةُ بِتَضْبِ
الْأَلِفِ وَالْثَوْنِ"

2478- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي
مَعْبُورٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:
دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ، وَحَوْلَ
الْكَعْبَةِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّونَ نَضْبًا، فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا
بِعُودٍ فِي يَدِهِ، وَجَعَلَ يَقُولُ: " (جَاءَ الْحَقُّ، وَزَهَقَ
(الاسراء: 81) الْبَاطِلُ " الْآيَةُ

2479- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُثَنِّدِ، حَدَّثَنَا
أَنَسُ بْنُ عِيَّاضٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا كَانَتْ اتَّخَذَتْ عَلَى سَهْوَةٍ لَهَا
سِتْرًا فِيهِ تَمَائِيلٌ، فَهَكَكَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

قاضی شریح کے پاس طنبورے کا ایک مقدمہ لایا
گیا تو انہوں نے کوئی فیصلہ نہ کیا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی
ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کے روز آگ جلتی ہوئی
دکھی۔ فرمایا کہ یہ کیوں جلائی ہوئی ہے؟ لوگوں نے عرض
کی کہ پالتو گدھوں کے گوشت کے لیے فرمایا کہ ہانڈیاں
توڑ دو اور اُسے بہا دو۔ ابو عبد اللہ نے فرمایا: ابن ابی
اویس فرماتے تھے الانسیۃ الف اور نون کے نصب
کے ساتھ ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو
خانہ کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت تھے۔ آپ کے ہاتھوں
میں ایک لکڑی تھی جس سے انہیں مارتے اور فرماتے
جاتے۔ ترجمہ کنز الایمان: حق آیا اور باطل مٹ گیا (پارہ
۱۵، بنی اسرائیل: ۸۱)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی
ہے کہ انہوں نے اپنے حجرے کے سامنے ایک پردہ لٹکا
لیا تھا جس پر تصویریں تھیں۔ تو نبی کریم ﷺ نے
اُسے پھاڑ دیا۔ پس انہوں نے اُس کے دو گدے بنا لیے
جو گھر میں رہتے اور آپ اُن پر بیٹھتے۔

2477- انظر الحديث: 4994, 4993, 4644, 6891, 6331, 6148, 5497, 4196, 3195, 3138

ماجه: 3195

2478- انظر الحديث: 4720, 4287, 4602, 4601, 3138

2479- انظر الحديث: 6109, 5955, 5954

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

وَسَلَّمَ، فَأَتَخَذَتْ مِنْهُ تَمْرَ قَتْلَيْنِ، فَكَانَتْ فِي الْبَيْتِ
يَجْلِسُ عَلَيْهَا

33- بَابُ مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ

2480 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا

سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ،
عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ: مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ

34- بَابُ إِذَا كَسَرَ قِصْعَةً

أَوْ شَيْئًا الْغَيْرِ

2481 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ بَعْضِ
نِسَائِهِ، فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ مَعَ
خَادِمٍ بِقِصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ، فَضَرَبَتْ بِبِدْهَا،
فَكَسَرَتِ الْقِصْعَةَ، فَضَرَبَتْهَا وَجَعَلَ فِيهَا الطَّعَامُ،
وَقَالَ: كُلُوا وَحَبَسَ الرَّسُولُ وَالْقِصْعَةَ حَتَّى
فَرَّغُوا، فَدَفَعَ الْقِصْعَةَ الصَّحِيحَةَ، وَحَبَسَ
الْمَكْسُورَةَ، وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْزِيمٍ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ
أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

35- بَابُ إِذَا هَدَمَ حَائِطًا

فَلْيَبْنِ مِثْلَهُ

جو اپنے مال کی حفاظت میں لڑے

عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ میں نے نبی
کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو اپنے مال کی
حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے۔

جب کوئی کسی کا پیالہ

یا اور چیز توڑ دے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ
نبی کریم ﷺ اپنی کسی زوجہ مطہرہ کے پاس تھے کہ
امہات المؤمنین میں سے دوسری نے خادم کے ہاتھوں
پیالہ بھیجا جس میں کھانا تھا۔ پہلی نے ہاتھ مار کر پیالے
کو توڑ دیا۔ آپ نے ملا کر اس میں کھانا رکھا اور فرمایا
لانے والے اور پیالے کو روک لو۔ جب وہ فارغ ہو گئے
تو درست پیالہ لوٹا یا اور ٹوٹا ہوا رکھ لیا۔ ابن ابومریم، یحییٰ
بن ایوب، محمد، حضرت انس نے اسے نبی کریم
ﷺ سے مروی کیا ہے۔

جب کوئی دیوار گرا دے تو

اُسی جیسی بنا کر دے

2482- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَارِثٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْدِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَانَ رَجُلٌ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ يُقَالُ لَهُ جُرَيْجٌ يُصَلِّي، فَجَاءَتْهُ أُمُّهُ، فَدَعَتْهُ، فَأَبَى أَنْ يُجِيبَهَا، فَقَالَ: أُجِيبُهَا أَوْ أَصَلِّ، ثُمَّ أَتَتْهُ فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ لَا تُؤْمِتْهُ حَتَّى تُرِيَهُ وَجُوهَ الْيَوْمِ مَسَاتٍ، وَكَانَ جُرَيْجٌ فِي صَوْمَعَتِهِ، فَقَالَتْ امْرَأَةٌ: لَا فِتْنَتَنِي جُرَيْجُهَا، فَتَعَرَّضَتْ لَهُ، فَكَلِمَتُهُ فَأَبَى، فَأَتَتْ رَاعِيًا، فَأَمَكَّنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا، فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ: هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ، فَأَتَتْهُ، وَكَسَرُوا صَوْمَعَتَهُ، فَأَتَرُوهُ وَسَبُّوهُ، فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى ثُمَّ أَتَى الْغُلَامَ، فَقَالَ: مَنْ أَبُوكَ يَا غُلَامُ؟ قَالَ: الرَّاعِي، قَالُوا: تَبْنِي صَوْمَعَتَكَ مِنْ خُصْبٍ، قَالَ: لَا أَلَا مِنْ طِينٍ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس کو جرجج کہا جاتا تھا وہ نماز پڑھ رہا تھا کہ اُس کی والدہ آئی اور اُسے بلانے لگی اس نے جواب نہ دیا اور دل میں سوچا کہ جواب دوں یا نماز پڑھوں۔ وہ پھر آئی اور کہا: اے اللہ! اسے موت نہ دینا حتیٰ کہ فاحشہ عورت کو دیکھ لے۔ جرجج نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک عورت نے کہا: جرجج کو میں پھنساؤں گی۔ وہ سامنے گئی اور غرض بیان کی لیکن اُس نے انکار کر دیا۔ وہ ایک چرواہے کے پاس گئی اور اپنے آپ کو اُس کے حوالے کر دیا۔ پس لڑکا جنا اور کہا کہ وہ جرجج کا ہے۔ لوگ آئے تو اس کے عبادت خانے کو سہار کر دیا اور اُسے نکال کر گالی گلوچ کی۔ اُس نے وضو کیا اور نماز پڑھی۔ پھر لڑکے کے پاس آیا اور کہا اے لڑکے تیرا باپ کون ہے؟ اُس نے کہا: چرواہا۔ لوگوں نے کہا کہ ہم آپ کا عبادت خانہ سونے سے بنا دیتے ہیں۔ اُس نے کہا: نہیں صرف مٹی سے۔



بسم الله الرحمن الرحيم 47- کتاب الشرکۃ

1- بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الطَّعَامِ

وَالنَّهْدِ وَالْعُرُوضِ

وَكَتَيْفٍ قِسْمَةً مَّا يَكُلُ وَيُوزَنُ مُجَازَفَةً أَوْ قَبْضَةً قَبْضَةً. لَنَا لَمْ يَرِ الْمُسْلِمُونَ فِي النَّهْدِ بَأْسًا أَنْ يَأْكُلَ هَذَا بَعْضًا وَهَذَا بَعْضًا، وَكَذَلِكَ مُجَازَفَةُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْقِرَانِ فِي الشَّرِكِ

2483- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قَبْلَ الشَّاحِلِ فَأَمَرَ عَلَيْهِمُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَأَكَا فِيهِمْ، فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فَبَيَّ الزَّادُ فَأَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِأَزْوَادِ ذَلِكَ الْجَيْشِ، فَجَمَعَ ذَلِكَ كُلَّهُ فَكَانَ مِزْوَدِي تَمْرٍ، فَكَانَ يَقْوُتُنَا كُلَّ يَوْمٍ قَلِيلًا قَلِيلًا حَتَّى فَبَيَّ، فَلَمْ يَكُنْ يُصِيبُنَا إِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ، فَقُلْتُ: وَمَا تُغْنِي تَمْرَةٌ، فَقَالَ: لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَبَيْتَ، قَالَ: ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلَى الْبَحْرِ، فَإِذَا حَوْثٌ وَمِثْلُ الطَّرِبِ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ ذَلِكَ الْجَيْشُ ثَمَانِي عَشْرَةَ لَيْلَةً، ثُمَّ أَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِضَلْعَيْنِ مِنْ أَضْلَاعِهِ، فَنَصَبْنَا ثُمَّ أَمَرَ بِزَاجِلَةٍ، فَرَجَلْتُ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا فَلَمْ تُصِيبْهُمَا

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

کھانے میں شرکت کا بیان

کھانے، نوشہ اور

سامان میں شرکت

جو چیزیں ناپی یا تولی جاتی ہیں انہیں کس طرح تقسیم کیا جائے۔ تخمینے سے یا منٹھی بھر بھر کے جبکہ مسلمان نوشہ میں کوئی حرج نہ جانتے ہوں کہ کوئی ایک چیز کو کھالے اور دوسرا دوسری چیز کو۔ اسی طرح سونے اور چاندی کے تخمینے کا حکم ہے اور کھجوروں کو ملانے کا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے ساحل کی جانب ایک لشکر روانہ فرمایا اور حضرت ابو عبیدہ ابن الجراح کو اُن پر مقرر فرمایا۔ وہ تین سو کی تعداد میں تھے اور میں بھی اُن میں شامل تھا۔ ہم نکلے حتیٰ کہ راستے ہی میں تھے کہ ہمارا زاد راہ ختم ہو گیا۔ حضرت ابو عبیدہ نے حکم دیا کہ سب اپنا نوشہ جمع کروادیں۔ پس سارا نوشہ مل کر دو تھیلے ہوا ہمیں روزانہ تھوڑا سا کھانے کو ملتا یعنی ہمیں نہ ملتی مگر ایک ایک کھجور۔ میں نے عرض کی کہ ایک کھجور سے کیا بنتا ہوگا؟ فرمایا کہ اُس کی اہمیت کی ہمیں تب قدر ہوئی جب وہ بھی ختم ہو گئیں۔ پھر ہم سمندر تک پہنچ گئے تو چھوٹی پہاڑی جتنی ایک مچھلی ملی۔ لشکر نے اُس میں اٹھارہ دن تک کھایا پھر حضرت ابو عبیدہ نے اُس کی دو پسلیاں کھڑی کرنے کا حکم دیا۔ پھر ایک اونٹ کو نیچے سے گزارنے نے حکم دیا تو وہ اُن سے مس ہوئے بغیر گزر گیا۔

2483- انظر الحديث: 2483, 2983, 4360, 4361, 4362, 5493, 5494, صحيح مسلم: 4977, 4978, 4979

سنن ترمذی: 2475، سنن نسائی: 4362، سنن ابن ماجہ: 4159

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

2484 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَرْحُومٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَفَّتْ أَرْوَادُ الْقَوْمِ، وَأَمَلَقُوا، فَأَكْتَوَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَحْرِيرِهِمْ، فَأَذِنَ لَهُمْ، فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ، فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ: مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ إِبْلَاكُمْ، فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ إِبْلَاهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَأْدِي فِي النَّاسِ، فَيَأْتُونَ بِفَضْلِ أَرْوَادِهِمْ، فَبَسِطَ لِدَيْكَ نِطْعًا، وَجَعَلُوهُ عَلَى النِّطْعِ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَا وَبَرَكَ عَلَيْهِ، ثُمَّ دَعَاهُمْ بِأَوْعِيهِمْ، فَاخْتَلَى النَّاسُ حَتَّى فَرَّغُوا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ

حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں کے توشے ختم ہو گئے اور وہ خالی ہاتھ ہو گئے تو لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ اپنے اونٹ ذبح کریں تو آپ نے انہیں اجازت دے دی۔ انہیں حضرت عمرؓ نے اور انہیں بتایا تو کہنے لگے کہ اونٹوں کے بغیر کیسے گزارہ کرو گے؟ پس انہوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اپنے اونٹوں کے بعد لوگ کیسے گزر کریں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں میں منادی کروادو کہ اپنا بچا ہوا توشہ لے آئیں چنانچہ ایک دسترخوان بچھا دیا اور اُس پر وہ سارا جمع کر دیا۔ پس رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور اُس پر دعائے برکت فرمائی۔ پھر لوگوں کو بلایا تو وہ اپنے برتن بھر کر لے گئے اور سب فارغ ہو گئے آپ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور میں اُس کا رسول ہوں۔

2485 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو النَّجَّاشِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نَصِلُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ، فَتَنَحَّرُ جَزُورًا، فَتُقَسِّمُ عَشْرَ قِسْمٍ، فَبَاكُلُ كُلُّنَا نَصِيجًا قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ

ابو النجاشی سے مروی ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز عصر پڑھتے۔ پھر اونٹ ذبح کیا جاتا اور اُس کا گوشت دس جگہ تقسیم کیا جاتا۔ ہم سورج غروب ہونے سے پہلے اُسے پکا کر کھالیا کرتے تھے۔

2486 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا حَزَّادُ بْنُ أَسَامَةَ، عَنْ بَرْثِذَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى،

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اشعریوں کا جب

2484- انظر الحديث: 2982

2485- صحيح مسلم: 1415، 1414

2486- صحيح مسلم: 6358

جہاد میں توشہ ختم ہونے لگتا یا مدینہ منورہ میں اُن کا سامان
غذا تھوڑا رہ جائے تو وہ سارے بچے ہوئے کو ایک
کپڑے میں جمع کرتے ہیں اور پھر ایک برتن کے ساتھ
آپس میں بانٹ کر لیتے ہیں۔ پس وہ مجھ سے ہیں اور میں
اُن سے ہوں۔

جو مال دو حصے داروں کا ہو
تو دونوں زکوٰۃ میں برابر
برابر شمار کر لیں

ثمامہ بن عبد اللہ بن انس نے حضرت انس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ حضرت ابوبکر نے اُن کے
لیے فرض زکوٰۃ لکھ کر بھیجی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر
فرمائی ہے۔ فرمایا کہ جس مال میں دو حصے دار ہوں تو
دونوں شریک اپنے اپنے حصوں کے مطابق اپنی اپنی
زکوٰۃ شمار کر لیں۔

بکریاں تقسیم کرنا

عبادہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج نے اپنے دادا
جان سے مروی کی ہے کہ ہم ذوالحلیفہ میں نبی کریم کے
ساتھ تھے۔ لوگ بھوک میں مبتلا ہو گئے تو انہوں نے
اُونٹ اور بکریاں ذبح کر لیں جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
پیچھے والے لوگوں کے ساتھ تھے۔ انہوں نے جلدی سے
ذبح کر کے ہانڈیاں چڑھا دیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم
فرمایا تو ہانڈیاں اُلٹ دی گئی۔ پھر مال تقسیم کیا تو دس
بکریوں کو ایک اُونٹ کے برابر شمار کیا۔ اُن میں سے ایک

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ
الْأَشْعَرِيَيْنِ إِذَا أَرْمَلُوا فِي الْغَزْوِ، أَوْ قُلْ طَعَامُ
عِيَالِهِمْ بِالْمَدِينَةِ يَجْعَلُوا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِي تَوْبٍ
وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوا بَيْنَهُمْ فِي إِقَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ
فَهُمْ مِثْلِي وَأَكَامُهُمْ

2- بَابُ: مَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ، فَإِنَّهُمَا
يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ
فِي الصَّدَقَةِ

2487- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى،
قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ أَنَسٍ، أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:
كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةَ الصَّدَقَةِ، الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَمَا كَانَ مِنْ
خَلِيطَيْنِ، فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ

3- بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَمِ

2488- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيُّ،
حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ
عَبَّادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنْ جَدِّهِ،
قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي
الْحُلَيْفَةِ، فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ، فَأَصَابُوا إِبِلًا
وَعُثْمًا، قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
أُخْرِيَاتِ الْقَوْمِ، فَعَجَلُوا، وَكَبَحُوا، وَنَصَبُوا الْقُدُورَ،
فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقُدُورِ،

2487- راجع الحديث: 1650

2488- صحيح مسلم: 5065, 5066, 5067, 5069 'سنن ابوداؤد: 2821 'سنن

ترمذی: 1491, 1492, 1600 'سنن ابن ماجہ: 3183, 3137, 3178 'راجع الحديث: 2455

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اُونٹ بھاگ نکلا۔ لوگوں نے وہ پکڑنا چاہا لیکن عاجز رہے اور ان دونوں کے گھوڑے تھے۔ پس ایک شخص نے اُسے تیر مارا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے ٹھہرا دیا۔ فرمایا کہ ان جانوروں میں کو جنگلی جانوروں کی طرح ہوتے ہیں جب تم انہیں قابو نہ کر سکو تو ایسا ہی کیا کرو۔ دادا جان نے فرمایا کہ آنے والے دن دشمن سے ٹکراؤ ہونے کی توقع اور اندیشہ تھا جب کہ ہمارے پاس ٹھہری نہیں تھی۔ ہم نے عرض کی کہ کیا ہم بانس کی لکڑی سے ذبح کر سکتے ہیں؟ فرمایا کہ جو چیز خون بہا دے اور اللہ کا نام لیا گیا ہو اُسے کھا لو جب کہ وہ دانت اور ناخن نہ ہو اور میں تمہیں ان کے بارے میں بتاتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

مشرکہ کھجوروں میں سے دو ملا کر نہ کھائے

جب تک اُس کا ساتھی اجازت نہ دے

جلہ بن حکیم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی ہے کہ کوئی شخص دو کھجوریں ملا کر کھائے جب تک اپنے ساتھی سے اجازت حاصل نہ کر لے۔

جلہ سے مروی ہے کہ ہم مدینہ منورہ میں تھے اور قحط میں مبتلا ہو گئے تو حضرت ابن زبیر ہمیں کھانے کے لیے کھجوریں دیا کرتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہمارے پاس سے گزرتے تو فرماتے: ملانا نہیں کیونکہ نبی کریم نے دو کھجوریں ملا کر کھانے سے ممانعت فرمائی

فَأُكْفِيتُ ثُمَّ قَسَمَ، فَعَدَلَ عَشْرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ فَتَدَّ مِنْهَا بَعِيرًا، فَطَلَبُوهُ، فَأَعْيَاهُمْ وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرَةٌ، فَأَهْوَى رَجُلٌ مِنْهُمْ بِسَهْمٍ، فَحَبَسَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَائِدَ كَأَوَائِدِ الْوَحِشِ، فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ مَكَدًا، فَقَالَ جَدِّي: إِنْ تَرَجُّوْا - أَوْ تَخَافُ - الْعَدُوَّ غَدًا، وَلَيْسَتْ مَعَنَا مَدَى، أَفَتَذُبُّ بِالْقَصَبِ؟ قَالَ: "مَا أَنْهَرَ الدَّمَ، وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلُوهُ لَيْسَ السِّنُّ وَالظُّفْرُ، وَسَأَحَدِيكُمْ عَنْ ذَلِكَ: أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفْرُ فَمَدَى الْحَبَشَةِ"

4- بَابُ الْقِرَانِ فِي التَّمْرِ بَيْنَ الشَّرَكَاءِ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابُهُ

2489 - حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْرُنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ جَمِيعًا، حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابُهُ

2490 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ جَبَلَةَ، قَالَ: كُنَّا بِالْمَدِينَةِ، فَأَصَابَتْنا سَنَةٌ، فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَزُرُّنَا التَّمْرَ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا، فَيَقُولُ: لَا تَقْرُؤَا، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْإِقْرَانِ، إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ

مِنْكُمْ أَحَاة

5- بَابُ تَقْوِيمِ الْأَشْيَاءِ بَيْنَ الشَّرَكَاءِ

بِقِيَمَةِ عَدْلٍ

2491- حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ مِنْ عَبْدٍ، أَوْ شِرْكَاءٍ، أَوْ قَالَ: نَصِيبًا، وَكَانَ لَهُ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيَمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتَقَ، وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ"، قَالَ: لَا آخِرَ قَوْلُهُ: عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ، قَوْلٌ مِنْ نَافِعٍ أَوْ فِي الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2492- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ،

أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الطَّعْنِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيَكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا مِنْ مَمْلُوكِهِ، فَعَلَيْهِ خَلَاصَةٌ فِي مَالِهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ، قُدِّرَ الْمَمْلُوكُ قِيَمَةً عَدْلٍ، ثُمَّ اسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ

6- بَابُ: هَلْ يُقْرَعُ فِي الْقِسْمَةِ

وَالِاسْتِهَامِ فِيهِ

ہے مگر یہ کہ آدمی اپنے بھائی سے اجازت حاصل کر لے۔
چیزوں کو ساجھیوں میں مناسب قیمت کے
ساتھ تقسیم کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مشترک غلام سے
اپنے ساجھے کا آزاد کیا یا اپنا حصہ آزاد کیا اور اس (شخص)
کے پاس اتنی رقم ہو جو اس کی انصاف سے معین کردہ
قیمت کے برابر ہو تو آزاد ہے ورنہ وہ اتنا ہی آزاد ہوگا جتنا
اس شخص نے آزاد کیا۔ کہا (ایوب راوی نے) کہ مجھے یہ
نہیں معلوم کہ ”اتنا ہی حصہ آزاد ہوگا جتنا اس شخص نے
آزاد کیا۔“ یہ نافع کا قول ہے یا نبی کریم ﷺ کی
حدیث کا حصہ ہے۔

بشیر بن نہیک نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس
نے مشترک غلام کو اپنے حصے کا آزاد کر دیا تو اس کے لیے
ضروری ہے کہ اس کے مال میں سے غلام کو پوری آزادی
دلانے۔ اگر غلام کے پاس مال نہ ہو تو غلام کی انصاف
کے ساتھ قیمت لگائی جائے گی اور مزدوری کرواتے
ہوئے اسے مشقت میں نہیں ڈالا جائے گا۔

کیا تقسیم کرنے اور حصہ لینے میں قرعہ

اندازی کی جائے

2491- انظر الحديث: 2503, 2521, 2522, 2524, 2525، صحيح مسلم: 3750, 4304، سنن

ابوداؤد: 3941, 3942

2492- انظر الحديث: 2504, 2526, 2527، صحيح مسلم: 3751, 3752, 3753, 3754، سنن

ابوداؤد: 3934, 3939، سنن ترمذی: 1348، سنن ابن ماجه: 2527

2493 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا،

قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرًا، يَقُولُ: سَمِعْتُ الثُّعْبَانَ بْنَ
بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: " مَثَلُ الْقَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللَّهِ
وَالْوَاقِعِ فِيهَا، كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَى سَفِينَةٍ،
فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلُهَا، فَكَانَ
الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلَى
مَنْ فَوْقَهُمْ، فَقَالُوا: لَوْ أَكَاخَرَقْنَا فِي تَصْيِبِنَا خَرْقًا
وَلَمْ نُوذِ مَنْ فَوْقَنَا، فَإِنْ يَتْرُكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا
هَلَكُوا بَجَمِيعًا، وَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا، وَنَجَّوْا
بَجَمِيعًا "

عامر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم رکھنے والوں اور توڑنے والوں
کی مثال ایسی ہے جیسے کشتی کے سواروں نے اپنا حصہ تقسیم
کر لیا۔ بعض کے حصے میں اوپر والا حصہ آیا اور بعض کے
حصے میں نیچے والا۔ پس جو لوگ نیچے تھے انہیں پانی لینے
کے لیے اوپر والوں کے پاس جانا پڑتا تھا انہوں نے کہا
کہ کیوں نہ ہم اپنے حصے میں سوراخ کر لیں اور اوپر
والوں کے پاس جانے کی تکلیف سے بچیں پس اگر وہ
انہیں ان کے ارادے پر چھوڑے رہیں تو سب ہلاک
ہو جائیں اور اگر ان کے ہاتھ پکڑ لیں تو بچ جائیں یا سب
بچ جائیں۔

یتیم اور اہل میراث کی شرکت

عبد العزیز بن عبد اللہ عامری اویسی، ابراہیم بن
سعد، صالح ابن شہاب، عروہ نے حضرت عائشہ سے
پوچھا۔ لیث، یونس، ابن شہاب عروہ بن زبیر نے حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد خداوندی ترجمہ
کنز الایمان: اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں
انصاف نہ کرو گے تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش
آئیں دو ۲ دو ۲ اور تین ۳ تین ۳ اور چار ۴ چار ۴ (پارہ
۴، النساء: ۳) کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اے
بھانجے! یہ اس یتیم لڑکی کے بارے میں ہیں جو اپنے ولی
کی حفاظت میں ہو اور وہ اس کے مال میں شریک ہو۔

7- بَابُ شِرْكَهَ الْيَتِيمِ وَأَهْلِ الْيَرَاثِ

2494 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

الْعَامِرِيُّ الْأَوْسِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ
صَالِحِ بْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، أَنَّهُ سَأَلَ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي
يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ
الرُّبَيْعِ، أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنْ قَوْلِ
اللَّهِ تَعَالَى: (وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا) (النساء: 3)
إِلَى (وَرُبَاعٍ) (النساء: 3)، فَقَالَتْ: يَا ابْنَ أَخِي هِيَ
الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجَرٍ وَلِهَا نُشَارِكُ فِي مَالِهِ،
فَيُحْجِبُهُ مَالُهَا وَبِمَالِهَا، فَيُرِيدُ وَلِيَّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا،

2493. النظر الحديث: 2686 سنن ترمذی: 2173

2494. صحيح مسلم: 7444 سنن ابوداؤد: 2068 سنن نسائي: 3346

يَغْيُرَ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا، فَيُعْطِيَهَا مِنْ مِثْلِ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُكَ، فَهِيَ أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ، وَيَمْلِكُوا فِيهِنَّ أَهْلُ سُلُطَةٍ مِنَ الصَّدَاقِ، وَأَمْرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: " (وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ ۝) (النساء: 127) إِلَى قَوْلِهِ (وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ) (النساء: 127) "وَالَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ أَنَّهُ يُثَلَّى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ الْآيَةُ الْأُولَى، الَّتِي قَالَ فِيهَا: (وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي النِّسَاءِ، فَأَنْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ) (النساء: 3)، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَقَوْلُ اللَّهِ فِي الْآيَةِ الْآخَرَى: (وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ) (النساء: 127) يَغْنَى عَنْ رَغْبَةِ أَحَدِكُمْ لِيَتَيْمَّتَ الَّتِي تَكُونُ فِي شَجَرَةٍ، حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ، فَهِيَ أَنْ يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ، مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ

پس اس کے مال اور جمال کے باعث ولی اس سے نکاح کرنا چاہے لیکن انصاف کے ساتھ پورا مہر نہ دینا چاہے جتنا کہ اسے دوسرے لوگ دیتے ہوں۔ پس ان کے ساتھ نکاح کرنے سے ممانعت فرمادی گئی، ماسوائے اس کے کہ ان کے ساتھ انصاف کیا جائے اور ان کی حیثیت کے مطابق انہیں پورا مہر دیا جائے اور ایسے لوگوں کو حکم دیا گیا کہ ان کے سوا جن عورتوں سے چاہیں نکاح کر لیں۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ اس آیت کے بعد لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا اور تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ اللہ تمہیں ان کا فتویٰ دیتا ہے اور وہ جو تم پر قرآن میں پڑھا جاتا ہے اُن یتیم لڑکیوں کے بارے میں کہ تم انہیں نہیں دیتے جو ان کا مقرر ہے اور انہیں نکاح میں بھی لانے سے منہ پھیرتے ہو (بارہ ۵، النساء: ۱۲۷) اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے یثلیٰ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فرمایا ہے تو یہ اسی پہلی آیت کے بارے میں ہے کہ ”اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں (بارہ ۴، النساء: ۳)۔“ اور دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ”اور انہیں نکاح میں بھی لانے سے منہ پھیرتے ہو۔“ یعنی تمہاری رغبت تو یہ ہے کہ اگر کسی کی نگرانی میں یتیم لڑکی ہو جو مال اور جمال میں کم ہو تو اس کے ساتھ نکاح نہیں کرتے (لہذا ایسی یتیم لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے بھی منع فرمادیا گیا جو مال اور جمال والی ہوں، ماسوائے اس کے کہ انہیں انصاف کے ساتھ پورا مہر دیا جائے۔

زمین وغیرہ میں شرکت

8- بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الْأَرْضَيْنِ وَغَيْرِهَا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہر زمین میں حق شفعہ مقرر فرمایا ہے جب تک تقسیم نہ کی جائے، حدیں قائم نہ کی جائیں اور طریقے تبدیل نہ کر دیئے جائیں۔ ورنہ پھر شفعہ نہیں ہوتا۔

جب شرکاء گھر کو تقسیم کر لیں
تو واپس لوٹانے اور شفعہ
کرنے کا حق نہیں

ابو سلمہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہر چیز میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا جب تک تقسیم نہ کی جائے، حد بندی نہ کی جائے اور طریقے تبدیل نہ کر دیئے جائیں ورنہ شفعہ نہیں ہے۔

سونے چاندی میں شرکت
اور جو چیز مصرف میں آئے

سلیمان بن ابومسلم کا بیان ہے کہ میں نے ابو المنہال سے نقد تجارت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اور میرے ایک ساتھی نے ایک چیز نقد خریدی اور ایک ادھار تو ہمارے پاس حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے پس ہم نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اور میرے

2495 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِذَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِفَتِ الطَّرِيقُ، فَلَا شُفْعَةَ

9- بَابُ إِذَا اقْتَسَمَ الشُّرَكَاءُ الدُّورَ وَغَيْرَهَا، فَلَيْسَ لَهُمْ رُجُوعٌ وَلَا شُفْعَةٌ

2496 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِفَتِ الطَّرِيقُ، فَلَا شُفْعَةَ

10- بَابُ الْإِشْتِرَاكِ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَا يَكُونُ فِيهِ الصَّرْفُ

2497 و 2498 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عُمَانَ بْنِ يَعْنَى ابْنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْيَنْهَالِ، عَنِ الصَّرْفِ، يَدًا بِيَدٍ، فَقَالَ: اشْتَرَيْتُ أَكَاوِشَ رِيَاكٍ لِي شَيْئًا يَدًا بِيَدٍ وَنَسِيفَةً، فَجَاءَكَ الْبَرَاءُ بْنُ عَارِبٍ، فَسَأَلَنَاهُ، فَقَالَ: فَعَلْتُ أَكَاوِشَ رِيَاكٍ زَيْدٌ

2495- راجع الحديث: 2213

2496- راجع الحديث: 2213

2497, 2498- راجع الحديث: 2061, 2060

ساجھی حضرت زید بن ارقم نے اس کے متعلق نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو نقد ہوا سے لے لو اور جو ادھار ہوا سے چھوڑ دو۔

زراعت میں ذمیوں
اور مشرکوں کی مشارکت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں کو خیبر کی زمین عطا فرمائی کہ وہ اس میں کام کریں اور کاشتکاری کرتے رہیں جس کے بدلے پیداوار کا نصف ان کے لیے ہوگا۔

بکریوں کو تقسیم کرنا
اور ان میں انصاف

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بکریاں عطا فرمائیں کہ انہیں ذبح کر کے صحابہ کرام میں ان کا گوشت تقسیم کر دیا جائے، چنانچہ ایک بچہ باقی بچ رہا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا پس آپ نے فرمایا کہ اسے تم اپنے لیے ذبح کرلو۔

کھانے وغیرہ میں شرکت

منقول ہے کہ ایک شخص نے سودا کیا تو دوسرے نے اُسے آنکھ کا اشارہ کیا۔ حضرت عمر اُسے دیکھ کر سمجھ گئے کہ یہ اس کا شریک ہے۔

زہرہ بن معبد نے اپنے جد امجد حضرت عبداللہ بن

بْنِ أَرْقَمٍ وَسَأَلَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: " مَا كَانَ يَدًا بَيْنَهُ فَكُلُوهُ وَمَا كَانَ نَيْسَبَةً فَكُلُوهُ "

11- بَابُ مُشَارَكَةِ الذِّمِّيِّ

وَالْمُشْرِكِينَ فِي الْمُزَارَعَةِ

2499- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيُزْرِعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا

12- بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَمِ

وَالْعَدْلُ فِيهَا

2500- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

الْلَيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: " أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَفْسِسُهَا عَلَى صَاحِبِهِ كَهَاتَا، فَبَقِيَ عَتُودٌ، فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: طَهِّجْ بِهِ أَنْتَ

13- بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الطَّعَامِ وَغَيْرِهِ

وَيُذَكَّرُ أَنَّ رَجُلًا سَاوَمَ شَيْئًا فَعَمَزَهُ آخَرٌ، فَرَأَى عَمَزَ أَنْ لَهُ شَرِكَةً

2501 و 2502- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ

2499- راجع الحديث: 2285

2500- راجع الحديث: 2500

2501، 2502- انظر الحديث: 7210

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے جنہوں نے نبی کریم ﷺ کا مبارک زمانہ پایا اور ان کی والدہ ماجدہ حضرت زینب بنت حمید انہیں لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ! اسے بیعت کر لیجیے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کم عمر ہے پھر ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے دعا کی۔ چنانچہ زہرہ بن معبد کا بیان ہے کہ ان کے جد امجد حضرت عبد اللہ ہشام جب انہیں لے کر بازار جاتے اور غلہ خریدتے تو انہیں حضرت ابن عمر اور حضرت ابن زبیر مل جاتے تو وہ حضرات کہتے کہ ہمیں بھی شریک کر لو کیونکہ ان کے لیے نبی کریم ﷺ نے برکت کی دعا کی تھی پس یہ انہیں شریک کر لیتے تو اکثر اوقات وہ اونٹ بھر غلہ نفع کھاتے اور پھر اسے گھر بھیج دیتے۔

لونڈی غلام میں شرکت

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو کسی غلام کو اپنے حصے کا آزاد کرے تو اس کے لیے لازم ہے کہ اگر اس کے پاس مال ہو تو سارا ہی آزاد کرے یعنی جو اس کی قیمت انصاف کے ساتھ معین کی گئی ہو اور شریلوں کو ان کے حصے دے کر اس کی غلامی کا راستہ صاف کر دیا جائے۔

بشیر بن نہیک نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو کسی غلام کو اپنے حصے کا آزاد کرے تو اگر اس کے پاس مال ہے تو پورا ہی آزاد کر دے ورنہ اسے مزدوری کے وقت مشقت میں مبتلا نہ کیا جائے۔

قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبُدٍ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ، وَكَانَ قَدْ أَخَذَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعْهُ فَقَالَ: هُوَ صَغِيرٌ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ وَعَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبُدٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ إِلَى السُّوقِ، فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ، فَيُلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ، وَابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَيَقُولَانِ لَهُ: أَشْرِكْنَا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالتَّوْبَةِ، فَيُشْرِكُهُمَا، فَرُمْنَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ، فَيَبْعُثُ بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ

14- بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الرَّقِيقِ

2503- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ كَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَعْتَقَ شَرِكًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ، وَجَبَ عَلَيْهِ أَنْ يُعْتِقَ كُلَّهُ، إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ قَدَرُ ثَمَنِهِ، يَقَامُ قِيمَتَهُ عَدْلٍ، وَيُعْطَى شُرَكَاءُؤُهُ حِصَصَتَهُمْ، وَيُخْلَى سَبِيلُ الْمُعْتَقِ

2504- حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْبَانِ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَارِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الطَّحْفِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَعْتَقَ شَرِكًا فِي عَبْدٍ، أَعْتَقَ كُلَّهُ، إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ، وَإِلَّا يُسْتَسْعَفْ عَبْدٌ

مَشْفُوقٍ عَلَيْهِ

15- بَابُ الْإِشْرَاقِ فِي الْهَدْيِ

وَالْبُدْنِ، وَإِذَا أَشْرَكَ الرَّجُلُ

الرَّجُلُ فِي هَدْيِهِ بَعْدَ مَا أَهْدَى

2505، 2506- حَدَّثَنَا أَبُو الثُّعْبَانِ، حَدَّثَنَا

عَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ
عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، وَعَنْ طَاوُسٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَا: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صُبْحَ رَابِعَةٍ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ مُهَلِّينَ
بِالْحَجِّ، لَا يَخْلُطُهُمْ شَيْءٌ، فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَنَا
فَجَعَلَنَاهَا عَمْرَةً وَأَنْ نَحِلَّ إِلَى نِسَائِنَا، فَفَشَتْ فِي
ذَلِكَ الْقَالَةِ قَالَ عَطَاءٌ: فَقَالَ جَابِرٌ: فَيُزَوَّجُ
أَحَدُنَا إِلَى مَتَى، وَذَكَرَهُ يَقْطُرُ مَنِيًّا، فَقَالَ جَابِرٌ
يَكْفِيهِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
فَقَامَ حَاطِبًا، فَقَالَ: بَلَّغْنِي أَنَّ أَقْوَامًا يَقُولُونَ
كَذًا وَكَذًا، وَاللَّهِ لَا كَا أَبَرُّ وَأَتَقَى لِلَّهِ مِنْهُمْ، وَلَوْ آتَى
اسْتَفْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ،
وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيُ لَأَخْلَلْتُ فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ
مَالِكٍ بْنُ جُعْشَمٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هِيَ لَنَا أَوْ
لِلْأَكْبَدِ، فَقَالَ: لَا، بَلْ لِلْأَكْبَدِ قَالَ: وَجَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي
طَالِبٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: يَقُولُ لَبَّيْكَ يَمَّا أَهْلُ بِهِ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: وَقَالَ
الْآخَرُ: لَبَّيْكَ بِحِجَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
يُقِيمَ عَلَى إِحْرَامِهِ، وَأَشْرَكَ فِي الْهَدْيِ

قربانی کے جانوروں اور اونٹوں میں شریک
ہونا اور جب ایک شخص دوسرے کا اس وقت
شریک ہو جبکہ قربانی کا جانور روانہ کر دیا ہو
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں
کہ نبی کریم ﷺ ۴ رذی الحجہ کی صبح کو (مکہ مکرمہ
میں) وارد ہوئے اور حج کا احرام باندھا ہوا تھا جبکہ اس
کے ساتھ دوسری چیز (عمرہ) کو شامل نہیں کیا تھا جب ہم
پہنچ گئے تو ہمیں حکم فرمایا کہ اسے عمرہ بنالیں اور اپنی
عورتوں سے صحبت کر لیں تو صحابہ کرام میں اس بات پر
چرچا ہونے لگا۔ عطاء کا بیان ہے کہ حضرت جابر نے بتایا
کہ ہم میں سے بعض تو اس حالت میں مٹی جاکیں گے کہ
ان کی شرمگاہوں سے مٹی ٹپک رہی ہوگی۔ حضرت جابر
نے اپنی تھیلی کے ساتھ اشارہ کیا جب یہ بات نبی
کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ خطبہ دینے کھڑے ہوئے
اور فرمایا۔ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ کچھ لوگ ایسا اور ایسا
کہتے ہیں حالانکہ خدا کی قسم میں اُن سے زیادہ نیک اور
خدا سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔ اگر مجھے اپنے معاملے کا
پہلے علم ہوتا جواب ہوتا تو میں قربانی کا جانور نہ بھیجتا اور اگر
میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول دیتا
پس حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم نے کھڑے ہو کر
عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ رعایت صرف ہمارے لیے
ہے؟ فرمایا کہ ہمیشہ کے لیے ہے۔ حضرت جابر نے کہا
کہ حضرت علی بن ابوطالب آگئے ان میں سے ایک نے
کہا کہ وہ کہتے ہیں کہ میں اسی کو لبیک کہتا ہوں جس کا

رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا ہے۔ دوسرے نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی طرح حج کے لیے لبیک کہتا ہوں پس نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا کہ وہ اپنے احرام پر قائم رہیں اور انہیں قربانی میں شریک کر لیا۔ جس نے تقسیم کے وقت دس بکریوں کو ایک

اونٹ کے برابر قرار دیا

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تہامہ کے مقام ذی الحلیفہ میں تھے تو ہمیں غنیمت میں بکریاں ملیں اور اونٹ لوگوں نے عجلت سے کام لیتے ہوئے ہانڈیوں میں ان کا گوشت (پکنے کے لیے) چڑھا دیا جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ کے حکم سے انہیں انڈیل دیا گیا پھر آپ نے دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر شمار فرمایا۔ چنانچہ ایک اونٹ بھاگ کھڑا ہوا اور لوگوں میں گھڑسوار کم ہوتے تھے پس ایک شخص نے اسے تیر مارا اور تیر کے ساتھ اسے روک لیا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ موسیٰ بھی جنگلی جانوروں کی طرح وحشی ہو جاتے ہیں لہذا جس پر تم قابو نہ پاسکو تو اس کے ساتھ ایسا ہی کیا کرو۔ عبایہ بن رفاع کا بیان ہے کہ میرے جد امجد نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمیں امید اور اندیشہ ہے کہ کل ہمارا دشمن سے ٹکراؤ ہوگا لیکن ہمارے پاس چھری نہیں ہے تو کیا ہم بانس کی لکڑی سے ذبح کر سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ جلدی کرو یاد رکھو جو چیز خون بہادے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو کھالو ماسوائے دانت اور ناخن کے اور میں تمہیں اس کا سبب بتاتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

16- بَابُ مَنْ عَدَلَ عَشْرًا مِنْ

الْغَنَمِ يَجْزُو فِي الْقَسَمِ

2507 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ

سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحَلِيفَةِ مِنْ تِهَامَةَ، فَأَصْبَحْنَا غَنَمًا وَابِلًا، فَعَجَلَ الْقَوْمُ، فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَ بِهَا، فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ عَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ يَجْزُو، ثُمَّ إِنَّ بَعِيدًا نَدَا وَلَيْسَ فِي الْقَوْمِ إِلَّا خَيْلٌ يَسِيرَةٌ، فَرَمَاهُ رَجُلٌ، فَحَبَسَهُ بِسَهْمٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِهَذِهِ السَّهْمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ، فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا، فَأَصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا قَالَ: قَالَ جَدِّي: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ تَزَجُّوْا- أَوْ نَخَافُ- أَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مَدَى، فَتَذْبَحُ بِالْقَصَبِ؟ فَقَالَ: "اعْجَلْ- أَوْ أَرْنِي- مَا أَنْهَرَ اللَّهُ، وَذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ، فَكُلُوا لَيْسَ السِّنُّ وَالظُّفْرُ، وَسَاحِدُكُمْ عَنْ ذَلِكَ، أَمَّا السِّنُّ: فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفْرُ: فَمَدَى الْحَبَشَةِ"

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

رهن کا بیان

حالتِ اقامت میں رهن رکھنا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: اور اگر تم سفر میں ہو اور لکھنے والا نہ پاؤ تو کرو ہو قبضہ دیا ہوا (پارہ ۳، بقرہ: ۲۸۳)۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی زرہ جو کے عوض گروی رکھی اور میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں جو کی روٹیاں اور متغیر چربی لے کر حاضر ہوا تو میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آج کل آل محمد ﷺ کے پاس اناج نہیں ہے ماسوائے ایک صاع کے حالانکہ گھرنو ہیں۔

جس نے اپنی زرہ گروی رکھی

اعمش کا بیان ہے کہ ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس ذکر کیا کہ اسلاف کا رهن کے بارے میں کیا معمول تھا تو ابراہیم نخعی نے بتایا کہ اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کسی یہودی سے اناج خریدا اور معین مدت تک اپنی زرہ اس کے پاس گروی رکھی۔

ہتھیار گروی رکھنا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

48- کتاب الرهن

1- بَابُ الرُّهْنِ فِي الْحَضَرِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: (وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَى سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَقْبُوضَةٌ) (البقرة: 283)

2508- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا

هِيَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِرْعَهُ بِشَعِيرٍ، وَمَشَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُذِّ شَعِيرٍ وَاهَالَةَ سِنْعَةٍ، وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَا أَصْبَحَ إِلَّا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَّا صَاعٌ وَلَا أَمْسَى وَإِنَّهُمْ لَيَسْعَةُ أَبْيَاتٍ

2- بَابُ مَنْ رَهَنَ ذِرْعَهُ

2509- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ،

حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: تَدَا كَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ الرُّهْنُ وَالْقَبِيلُ فِي السَّلَفِ، فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ، حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ، وَرَهَنَهُ ذِرْعَهُ

3- بَابُ رَهْنِ السِّلَاحِ

2510- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

2508- راجع الحديث: 2069، سنن نسائي: 2624، سنن ابن ماجه: 1215

2509- راجع الحديث: 2068

2510- انظر الحديث: 3031، 3032، 4037، صحيح مسلم: 4640، سنن ابو داود: 2768

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کعب بن اشرف کے متعلق فرمایا کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچائی تھی پس حضرت محمد بن مسلمہ نے عرض کی کہ یہ خدمت میں انجام دوں گا اور اس کے پاس جا کر ایک دو وسق اناج لینے کا ارادہ ظاہر کروں گا پس انہوں نے اس سے ایک دو وسق اناج ادھار لینے کا ارادہ ظاہر کیا اس نے کہا کہ اپنی عورتوں کو گروی رکھ دو۔ کہا کہ ہم اپنی عورتوں کو کس وجہ سے گروی رکھیں جبکہ عرب کے حسین ترین لوگ آپ ہیں۔ اس نے کہا تو اپنے بیٹوں کو گروی رکھ دو۔ کہا کہ ہم بیٹوں کو کس طرح گروی رکھیں کہ ہر کوئی گالی دے گا کہ ایک دو وسق اناج کے عوض گروی رکھے گئے ہیں تو ہمارے لیے ندامت کا سبب ہوگا ہاں ہم اپنے ہتھیار گروی رکھ دیں گے۔ پس یہ واپس آنے کا وعدہ کر کے چلے آئے اور پھر اسے قتل کر دیا پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کر دیا۔

سواری کا جانور اور دودھ کا

جانور گروی رکھنا

مغیرہ نے ابراہیم نخعی سے نقل کیا کہ کھوئے ہوئے جانور پر چارے کے حساب سے سواری کی جائے اور چارے کے مطابق دودھ نکالا جائے اور رہن میں بھی یہی حکم ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مرہونہ جانور پر خرچ کے مطابق سواری کی جائے گی اور دودھ دینے والے جانور کا دودھ پیا جائے گا جبکہ وہ گروی رکھا ہوا ہو۔

سُفْيَانُ قَالَ: عَمْرُو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ، فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ: أَكَا، فَأَتَاهُ، فَقَالَ: أَرَدْنَا أَنْ نُسَلِّقَ، وَسَقَا أَوْ وَسَقَيْنَ، فَقَالَ: ارْهَنُونِي نِسَاءَ كُمْ، قَالُوا: كَيْفَ تَرَاهُنَّكَ نِسَاءً وَأَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ؟ قَالَ: فَارْهَنُونِي أَبْنَاءَ كُمْ، قَالُوا: كَيْفَ تَرَاهُنَّ أَبْنَاءَنَا، فَيُسَبُّ أَحَدُهُمْ، فَيُقَالُ: رُهِنَ يَوْسَى، أَوْ وَسَقَيْنَ، هَذَا عَارٌ عَلَيْنَا، وَلَكِنَّا تَرَاهُنَّكَ اللَّامَةَ - قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي السِّلَاحَ - فَوَعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ، فَقَتَلُوهُ ثُمَّ أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ

4- بَابُ: الرَّهْنُ

مَرْكُوبٌ وَمَحْلُوبٌ

وَقَالَ مُغِيرَةُ: عَنْ إِبْرَاهِيمَ: تَرْكَبُ الظَّالِمُ بِقَدْرِ عَافِيَتِهِ، وَتُحْلَبُ بِقَدْرِ عَافِيَتِهَا، وَالرَّهْنُ مِثْلُهُ

2511- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا، عَنْ

عَامِرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: الرَّهْنُ يُرْكَبُ بِتَقْوَاهُ، وَيُحْلَبُ لَبَنَ النَّيِّ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جانور پر خرچ کے مطابق سواری کی جائے گی جبکہ اسے گروی رکھا ہوا ہو اور خرچ کے مطابق جانور کا دودھ پیا جائے گا جبکہ وہ گروی رکھا ہوا ہو لیکن خرچ سواری کرنے اور دودھ پینے والے پر ہے۔

یہود وغیرہ کے پاس رہن رکھنا اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے غلہ خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس رہن رکھی۔

جب راہن اور
مرہن میں اختلاف
ہو تو مدعی علیہ کی
پوزیشن

نافع بن عمر کا بیان ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لیے لکھا تو انہوں نے جواباً تحریر فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ قسم مدعی علیہ پر ہے۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو قسم کھا جائے وہ اپنے مال کا

2512۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا زَكْرِيَّا، عَنْ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرَّهْنُ يُزَكَّبُ بِتَفَقُّهِهِ، إِذَا كَانَ مَرْهُوًّا، وَلَكِنَّ الدَّيْرَ يُمَرَّبُ بِتَفَقُّهِهِ، إِذَا كَانَ مَرْهُوًّا، وَعَلَى الَّذِي يُزَكَّبُ وَيُمَرَّبُ التَّفَقُّهُ

5- بَابُ الرَّهْنِ عِنْدَ الْيَهُودِ وَغَيْرِهِمْ
2513 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا، وَرَهْنَهُ دِرْعَةً

6- بَابُ إِذَا اخْتَلَفَ الرَّاهِنُ وَالْمُرْتَهِنُ وَنَحْوُهُ، فَالْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعَى، وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ

2514۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا كَافِعُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ

2515 و 2516۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ:

2512- راجع الحديث: 2511

2513- راجع الحديث: 2512

2514- النظر الحديث: 4552, 2668، صحيح مسلم: 4446, 4445، سنن ابو داؤد: 3619، سنن ترمذی: 1342،

سنن نسائی: 5440، سنن ابن ماجہ: 2321

2515, 2516- راجع الحديث: 2357, 2358

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ، لَيْعَى اللَّهُ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ، فَأَكْزَلَ اللَّهُ تَصْديقَ ذَلِكَ: (إِنَّ الدِّينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) (آل عمران: 77) فَقَرَأَ إِلَى (عَذَابِ أَلِيمٍ) (آل عمران: 77)، ثُمَّ إِنَّ الْأَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ خَرَجَ إِلَيْنَا، فَقَالَ: مَا يُحْدِثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ قَالَ: لَمَّا دُعَاؤُهُ، قَالَ: فَقَالَ: صَدَقَ لَيْعَى وَاللَّهُ أَتْرُكْتُ، كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ حُصُومَةٌ فِي بَلَدٍ، فَأَخْتَصَمْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ، قُلْتُ: إِنَّهُ إِذَا يَخْلِفُ وَلَا يَبِيحِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا، وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ، لَيْعَى اللَّهُ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ، فَأَكْزَلَ اللَّهُ تَصْديقَ ذَلِكَ، ثُمَّ اقْتَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ: (إِنَّ الدِّينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) (آل عمران: 77) إِلَى (وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ) (آل عمران: 77)

تقدار ہو جاتا ہے اور اگر وہ قسم میں جھوٹا ہو تو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا پس اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی۔ ”ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں (پارہ ۳، آل عمران: ۷۷)۔“ سورہ آل عمران، آیت ۷۷ پھر اشعث بن قیس ہمارے پاس تشریف لائے اور دریافت کیا کہ ابو عبد الرحمن تم سے کیا فرما رہے تھے؟ ابو داؤد کا بیان ہے کہ جو انہوں نے فرمایا تھا وہ ہم نے ان سے بیان کر دیا فرمایا کہ حقیقت تو یہ ہے کہ یہ آیت میرے متعلق نازل ہوئی کیونکہ خدا کی قسم ایک شخص کے ساتھ میرا کنوئیں کے بارے میں تنازعہ تھا ہم نے اپنا جھگڑا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گواہ پیش کر دو یا وہ قسم دے گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ وہ تو قسم کھانے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرے گا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو قسم کھا جائے وہ مال کا مستحق ہو جاتا ہے اور وہ قسم میں اگر جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا وہ اس پر ناراض ہوگا پس اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق فرمائی اور پھر یہ آیت تلاوت کی۔ وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں۔ (سورہ آل عمران، آیت ۷۷)



بسم الله الرحمن الرحيم

49- کتاب العتق

1- باب في العتق وفضله

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: (فَكَ رَقَبَةً، أَوْ إِطْعَامَ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ، يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ) (البلد: 14)

آزاد کرنے کا بیان

غلام آزاد کرنے کی فضیلت

ارشادِ ربانی ہے ترجمہ کنز الایمان: کسی بندے کی گردن چھڑانا یا بھوک کے دن کھانا دینا رشتہ دار یتیم کو (پارہ ۳۰، البلد: ۱۳-۱۵)

امام زین العابدین کے مصاحب سعید بن مرجانہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو دوزخ سے بچائے گا۔ سعید بن مرجانہ کا بیان ہے کہ پھر میں حضرت علی بن حسین کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو انہوں نے اپنے ایک غلام کو آزاد کرنے کا ارادہ فرمایا جس کے عبد اللہ بن جعفر انہیں دس ہزار درہم یا ایک ہزار دینار دیتے تھے لیکن انہوں نے اسے آزاد کر دیا۔

کس غلام کا آزاد کرنا افضل ہے

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانا اور راہِ خدا میں جہاد کرنا۔ میں نے عرض کی کہ کون سے غلام کا آزاد کرنا افضل ہے؟ فرمایا کہ جو قیمت میں زیادہ اور مالکوں کا پسندیدہ ہو۔ میں عرض گزار ہوا کہ اگر ایسا نہ کر سکوں؟

2517- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مَرْجَانَةَ - صَاحِبُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ - قَالَ: قَالَ لِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا، اسْتَنْقَذَ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهُ عَضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ، قَالَ سَعِيدُ بْنُ مَرْجَانَةَ: فَأَنْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، فَعَمَدَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِلَى عَبْدٍ لَهُ قَدْ أَعْطَاهُ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَشْرَةَ أَلْفٍ دِرْهَمٍ أَوْ أَلْفَ دِينَارٍ، فَأَعْتَقَهُ

2- باب: أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ

2518- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مُرَاجٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ، قَالَ: إِيْمَانٌ بِاللَّهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ، قُلْتُ: فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ، قَالَ: أَعْلَاهَا ثَمَنًا، وَأَنْفُسَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا، قُلْتُ:

2517- انظر الحديث: 6715، صحيح مسلم: 3774، 3775، سنن ترمذی: 1541

2518- صحيح مسلم: 247، 246، سنن نسائی: 3129، سنن ابن ماجه: 2523

فرمایا کہ کسی کارگیر کی مدد کرو یا کسی بے ہنر کا کام دوست کر دو۔ عرض کی کہ اگر یہ بھی نہ کر سکوں؟ فرمایا کہ لوگوں کو اپنے شر سے بچائے رکھو کیونکہ یہ بھی ایک صدقہ ہے جو تم اپنی جان کے لیے دو گے۔

غلام آزاد کرنا سورج گرہن اور دوسری

علامتوں کے وقت مستحب ہے

فاطمہ بنت منذر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ اسی طرح علی، دراورزی نے ہشام سے مروی کی ہے۔

فاطمہ بنت منذر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ چاند گرہن کے وقت ہمیں غلام آزاد کرنے کا حکم دیا جاتا۔

جب دو آدمیوں کے مشترک غلام یا مشترک لونڈی کو آزاد کیا جائے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو ایسے غلام کو آزاد کرے جو دو آدمیوں میں مشترک ہو تو اگر وہ گنجائش والا ہے تو انصاف سے قیمت ادا کر کے غلام کو آزاد کر دے۔

فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ، قَالَ: تُعِينُ طَبَايِعًا، أَوْ تَضَعُ لِأَخْرَقٍ. قَالَ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ، قَالَ: تَدْعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تُصَلِّي بِهَا عَلَى نَفْسِكَ

3- بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْعَتَاةِ

فِي الْكُصُوفِ أَوِ الْآيَاتِ

2519 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُثَنَّى، عَنْ أَشْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاةِ فِي كُصُوفِ الشَّمْسِ، تَابِعَهُ عَلِيٌّ، عَنِ الدَّارِزِيِّ، عَنْ هِشَامِ

2520 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا عَقَامٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُثَنَّى، عَنْ أَشْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: كُنَّا نَوْمُرُ عِنْدَ الْكُصُوفِ بِالْعَتَاةِ

4- بَابُ إِذَا أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَ

اَثْنَيْنِ، أَوْ أَمَةٍ بَيْنَ الشَّرْكَاءِ

2521 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَ اَثْنَيْنِ، فَإِنْ كَانَ مُوسِرًا قَوْمَ عَلَيْهِ ثُمَّ يُعْتَقَ

2519- راجع الحديث: 1054,86

2520- راجع الحديث: 1054,86

2521- انظر الحديث: 2491، صحيح مسلم: 4305، سنن ابوداؤد: 3947

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

2522- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَعْتَقَ بِرِّكَالِهِ فِي عَبْدٍ، فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قَوْمَ الْعَبْدِ عَلَيْهِ قِيَمَةُ عَدْلٍ، فَأَعْطَى شُرَكَاءَ مَا حَصَصَهُمْ، وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدَ، وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی غلام میں اپنا حصہ آزاد کیا تو اگر اس کے پاس اتنا مال ہو کہ انصاف کے ساتھ غلام کی قیمت معین کی جائے تو یہ ادا کر سکے۔ اس صورت میں وہ دوسرے شرکاء کو ان کے حصے ادا کر کے اسے آزاد کر دے ورنہ غلام اتنا ہی آزاد ہوگا جتنا اس نے کیا ہے۔

2523- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي أَسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَعْتَقَ بِرِّكَالِهِ فِي مَمْلُوكٍ، فَعَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلُّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَهُ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ يَقْوَمُ عَلَيْهِ قِيَمَةُ عَدْلٍ، فَأَعْتَقَ مِنْهُ مَا أَعْتَقَ،

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی غلام میں سے اتنا آزاد کیا جتنا کہ اس کا حصہ ہے تو اس کے لیے لازم ہے کہ اس سارے کو آزاد کرے جبکہ اس کے پاس اتنا مال ہو کہ اس کی واقعی قیمت ادا کر سکے اگر اس کے پاس اتنا مال نہ ہو جس کے ساتھ اس کی منصفانہ قیمت ادا کی جاسکے تو پھر اتنا ہی آزاد کر دے جتنا کہ اس نے آزاد کیا۔

2523 م- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ اخْتَصَرَهُ

مسدد، بشر نے عبید اللہ سے اس حدیث کو مختصراً مروی کیا ہے۔

2524- حَدَّثَنَا أَبُو الثُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ أَوْ بِرِّكَالِهِ فِي عَبْدٍ، وَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ قِيَمَتَهُ بِقِيَمَةِ الْعَدْلِ، فَهُوَ عَتِيقٌ قَالَ نَافِعٌ: وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ، قَالَ أَيُّوبُ: لَا أُحَرِّى أَشْيَعِي قَالَهُ نَافِعٌ، أَوْ شَيْعِي فِي الْحَدِيثِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے کسی مملوک میں اپنا حصہ آزاد کیا یا کسی غلام میں اپنا حصہ اور اس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کی منصفانہ قیمت کو پہنچ جائے تو اسے آزاد کروا دے۔ نافع کا قول ہے کہ ورنہ اسی کا حصہ آزاد ہوگا۔ ایوب راوی کا بیان ہے کہ مجھے علم نہیں کہ یہ بات نافع نے کہی ہے یا حدیث میں ہے۔

2522- راجع الحديث: 2491، صحيح مسلم: 4301، سنن ابن ماجه: 2528

2523 م- راجع الحديث: 2491

2524- راجع الحديث: 2491

2525 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُقْدَامٍ، حَدَّثَنَا
الْقُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ،
أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا "أَنَّ
كَانَ يُفِي فِي الْعَبْدِ أَوْ الْأَمَةِ يَكُونُ بَيْنَ شَرِّكَاهُ
فَيَعْتَقُ أَحَدَهُمْ نَصِيبَهُ مِنْهُ يَقُولُ: قَدْ وَجَبَ
عَلَيْهِ عَشْقُهُ كُلُّهُ إِذَا كَانَ لِلَّذِي أَعْتَقَ مِنَ الْمَالِ مَا
يَبْلُغُ يَقَوْمَ مِنْ مَالِهِ قِيَمَةَ الْعَدْلِ، وَيُدْفَعُ إِلَى
الشَّرِّكَاءِ أَنْصِبًا وَهُمْ، وَيُحْلَى سَبِيلُ الْمُعْتَقِ" يُخْبِرُ
ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
وَرَوَاهُ اللَّيْثُ، وَابْنُ أَبِي ذَيْبٍ، وَابْنُ إِسْحَاقَ،
وَجُوَيْرِيَّةُ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَاسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ،
عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَصَرًا

5- بَابُ إِذَا أَعْتَقَ نَصِيبًا فِي عَبْدٍ
وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ، اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ
غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ،
عَلَى نَحْوِ الْكِتَابَةِ

2526 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَارِمٍ، سَمِعْتُ
قَتَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي النَّظَرُ بْنُ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ
بَشِيرِ بْنِ نَهْيَكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَعْتَقَ
شَقِيقًا مِنْ عَبْدٍ،

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس غلام یا لونڈی
کے بارے میں فتویٰ دیا کرتے جو مشترکہ ہو پھر ایک ان
میں سے اپنے حصے کا آزاد کرنا چاہے۔ وہ فرمایا کرتے کہ
اس شخص پر واجب ہے کہ اسے مکمل آزاد کروائے جبکہ اس
کے پاس اتنا مال ہو کہ اس کی منصفانہ قیمت ادا کی جاسکے
اور وہ اپنے مال سے دوسرے شرکاء کو ان کے حصے ادا
کر سکے اور غلام کو آزاد کر کے اس کا راستہ صاف
کردے۔ حضرت ابن عمر اس کو نبی کریم ﷺ
سے مروی کیا کرتے۔ لیث، ابن ذہب اور ابن اسحاق اور
جویریہ اور یحییٰ بن سعید اور اسماعیل بن نافع۔ حضرت ابن
عمر نے اسے مختصر انبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

جب کسی نے غلام کو اپنے حصے کا آزاد کیا اور
اس کے پاس مال نہ ہو تو غلام سے کام لیتے
وقت مشقت میں نہ ڈالا جائے بلکہ
مکاتبت کی طرح ہو

احمد بن ابورجاء، یحییٰ بن آدم، جریر بن حازم،
قたادہ، نصر بن انس بن مالک، بشیر بن نہیک، حضرت
ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ
جس نے غلام میں سے اپنے حصے کا آزاد کیا۔

یزید بن زریع، سعید، قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن
ہبیک، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے کسی غلام کو اپنے
حصے کا آزاد کیا تو اس کے لیے لازم ہے کہ اُسے اپنے مال
کے ذریعے آزاد کروادے جبکہ اس کے پاس مال ہو ورنہ
اس کی قیمت لگائی جائے گی اور اس سے مزدوری کروائی
جائے گی لیکن مشقت کے ساتھ نہیں۔ اسی طرح حجاج
بن حجاج اور ابان اور موسیٰ بن خلف نے قتادہ سے مروی
کی اور شعبہ نے اسے اختصار کے ساتھ مروی کیا ہے۔

آزاد کرنے اور طلاق دینے میں غلطی

اور بھول آزاد کرنا صرف

رضا الہی کے لیے ہے

اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہر ایک کو اس کی نیت
کا پھل ملے گا جبکہ بھولنے اور غلطی کرنے والے کی کوئی
نیت نہیں ہوتی۔

زرارہ بن ابو اوفیٰ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا
اللہ تعالیٰ نے میری امت سے درگزر فرمائی جو ان کے
دلوں میں وسوسے آتے ہیں جب تک وہ ان کے مطابق
عمل یا کلام نہ کریں۔

علقمہ بن وقاص لیش نے حضرت عمر بن خطاب رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے

2527- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ،
حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّظَرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ
بُشَيْرِ بْنِ هَبِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَعْتَقَ
نَصِيْبًا - أَوْ شَقِيصًا - فِي مَمْلُوكِهِ، فَخَلَّاهُ عَلَيْهِ فِي
مَالِهِ، إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ، وَالْأَقْوَمَ عَلَيْهِ، فَاسْتُسْعِيَ
بِهِ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ تَابِعَهُ حَجَّاجُ بْنُ حَجَّاجٍ وَأَبَانُ
وَمُوسَى بْنُ خَلْفٍ، عَنْ قَتَادَةَ اخْتَصَرَ شُعْبَةُ

6- بَابُ الْخَطَا وَالنِّسْيَانِ فِي الْعَتَاةِ
وَالطَّلَاقِ وَنَحْوِهِ، وَلَا عَتَاةَ
إِلَّا لِرِجَالِهِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ
أَمْرٍ مَا تَوَى وَلَا يَكُنْ لِلنَّاسِ وَالْمُخْطِئِ

2528- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،
حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ اللَّهُ تَجَاوَزَ لِي عَنْ أَمْرِي مَا
وَسَّوَسْتُ بِهِ صُدُورَهَا، مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمْ

2529- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُوَيْلٍ، عَنْ سُفْيَانَ،
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

2527- راجع الحديث: 2504، 2492

2528- انظر الحديث: 6664، 5269، صحيح مسلم: 327، 328، 329، سنن ابوداؤد: 2209، سنن ترمذی: 1183

سنن نسائی: 3415، 3434، سنن ابن ماجه: 2044، 2040

2529- راجع الحديث: 1

فرمایا: اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے اور ہر آدمی کو نیت کا پھل ملے گا۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور رسول کے لیے ہے تو وہ ہجرت اللہ اور رسول کی طرف شمار ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کی غرض سے ہے تو وہ اسی چیز کی طرف ہجرت شمار ہوگی جس کی طرف ہجرت کی۔

جب کوئی اپنے غلام سے کہے کہ وہ اللہ کے لیے ہے اور آزاد کرنے میں نیت اور گواہوں کا ہونا

قیس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب وہ دارالاسلام (مدینہ منورہ) کی جانب روانہ ہوئے تو ان کا غلام ان کے ساتھ تھاراستے میں دونوں ایک دوسرے سے بچھڑ گئے جب اس کے بعد وہ پہنچ گئے تو حضرت ابو ہریرہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اے ابو ہریرہ! تمہارا غلام تمہارے پاس آگیا۔ عرض کی کہ میں حضور ﷺ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ یہ آزاد ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ ان دنوں وہ کہا کرتے تھے۔

غم کی رات طویل تھی، ہر جانب مشکلات تھیں
سینکڑوں بارشکر، کہ کفر کے گھر سے ہمیں نجات ملی

قیس کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے (ہجرت کرتے ہوئے) راستے میں

التَّيْمِي، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْمِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْأَحْمَالُ بِالْيَدِيَّةِ، وَلَا مِرَّةَ مَا تَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَرَوُّهَا، فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ

7- بَابُ إِذَا قَالَ رَجُلٌ لِعَبْدِهِ:

هُوَ لِلَّهِ وَتَوَى الْعِتْقَ،

وَالْإِشْهَادُ فِي الْعِتْقِ

2530- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُمَيَّرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ لَمَّا أَقْبَلَ يُرِيدُ الْإِسْلَامَ، وَمَعَهُ غُلَامُهُ ضَلَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ، فَأَقْبَلَ بَعْدَ ذَلِكَ وَابْنُ هُرَيْرَةَ جَالِسٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا غُلَامُكَ قَدْ أَتَاكَ، فَقَالَ: أَمَا إِلَيَّ أَشْهَدُكَ أَنَّهُ حُرٌّ، قَالَ: فَهُوَ حِلٌّ يَقُولُ:

(البحر الطويل)

يَا لَيْلَةً مِنْ طُولِهَا وَعَنَائِمَهَا ... عَلَى أَهْلِهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتْ

2531- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فِي الظَّرِيبِ:

(البحر الطويل)

يَا لَيْلَةً مِنْ طَوْلِهَا وَعَنَائِمِهَا ... عَلَى أَلْفَا مِنْ
دَارَةِ الْكُفْرِ تَجِبُ

قَالَ: وَأَبَى مَعِيَ غُلَامٌ لِي فِي الظَّرِيبِ. قَالَ:
فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَايَعْتُهُ فَبَيَّعَنَا أَكَا عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ الْغُلَامُ. فَقَالَ لِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا
غُلَامُكَ فَقُلْتُ: هُوَ حُرٌّ لَوْ جَوَّاهُ اللَّهُ فَأَعْتَقْتُهُ. قَالَ
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: لَمْ يَقُلْ أَبُو كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ
حُرٌّ

2532 - حَدَّثَنَا شَهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا

إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْنِ
قَالَ: لَمَّا أَقْبَلَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَمَعَهُ
غُلَامُهُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْإِسْلَامَ فَضَلَّ أَحَدُهُمَا
صَاحِبَهُ بِهَذَا. وَقَالَ: أَمَا لِي أَشْهَدُكَ اللَّهَ

8- بَابُ أُمِّ الْوَلَدِ

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: مَنْ أَهْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تَلِدَ الْأُمَّةُ رَجُلًا

2533 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ

الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنْ عُثْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ
عَهْدًا إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنْ يَقْبِضَ إِلَيْهِ

2532 - راجع الحديث: 2530

2533 - راجع الحديث: 2053

کہا۔

غم کی رات طویل تھی، ہر جانب مشکلات تھیں
سینکڑوں بارشگر، کہ کفر کے گھر سے ہمیں نجات ملی
فرمایا کہ راستے میں میرا غلام مجھ سے بچھڑ گیا۔ ان
کا بیان ہے کہ جب میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں
حاضر ہوا اور آپ سے بیعت کی تو میں آپ کے پاس ہی
تھا کہ غلام نمودار ہوا۔ چنانچہ رسول اللہ نے مجھ سے
فرمایا۔ اے ابو ہریرہ! یہ تمہارا غلام میں نے عرض کی کہ
یہ رضائے الہی کے لیے آزاد ہے پس میں نے اسے آزاد
کر دیا۔ ابو گریب نے ابو اسامہ سے آزاد ہے کا لفظ
مروی نہیں کیا۔

قیس بن ابوحازم کا بیان ہے کہ جب حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہجرت کی اور وہ
دارالاسلام پہنچنا چاہتے تھے تو ان کا غلام ساتھ تھا۔ راستے
میں دونوں ایک دوسرے سے بچھڑ گئے انہوں نے کہا کہ
میں حضور ﷺ کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ اللہ کے لیے
(آزاد) ہے۔

اُمِّ وَلَدِ کا بیان

حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی
کی ہے کہ قیامت کی علامات میں سے ہے کہ لونڈی اپنے
آقا کو جنے گی۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت عتبہ بن ابوقاص
نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابوقاص سے عہد لیا کہ
زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو اپنی قبصہ میں لے لینا۔ حضرت

ابن ولیدہ زَمْعَةَ، قَالَ عُثْبَةُ: إِنَّهُ ابْنِي، فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْفَتْحِ، أَخَذَ سَعْدُ ابْنُ وَلَيْدَةَ زَمْعَةَ، فَأَقْبَلَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَقْبَلَ مَعَهُ بِعَبْدِ بْنِ زَمْعَةَ، فَقَالَ سَعْدُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا ابْنُ أَبِي عَهْدٍ إِلَى اللَّهِ ابْنُهُ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا ابْنِي وَلَيْدَةَ زَمْعَةَ، وَلَدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَتَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ابْنِ وَلَيْدَةَ زَمْعَةَ، فَإِذَا هُوَ أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ، مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وَلَدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِيهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْتَجِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ بِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُثْبَةَ، وَكَأَنَّكَ سَوْدَةُ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عتبہ نے کہا کہ وہ میرا بیٹا ہے۔ جب زمانہ فتح میں رسول اللہ ﷺ (مکہ مکرمہ) رونق افروز ہوئے تو حضرت سعد نے ذمہ کی لونڈی کے بیٹے کو اپنے قبضے میں لے لیا اور اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور ان کے ساتھ حضرت عبد بن زمعہ بھی حاضر ہوئے۔ چنانچہ حضرت سعد نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھتیجا ہے جس کے بارے میں مجھ سے عہد لیا گیا تھا۔ عبد بن زمعہ نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے کیونکہ میرے والد زمعہ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور ان کے بستر پر ہی اس کی ولادت ہوئی ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو دیکھا تو وہ تمام لوگوں سے اس (حضرت عتبہ) کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا تھا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اے عبد بن زمعہ یہ تمہارا ہے کیونکہ تمہارے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اسے سودہ بنت زمعہ! تم اس سے پردہ کرنا کیونکہ آپ نے اسے عتبہ کے مشابہ دیکھا تھا اور حضرت سودہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ تھیں۔

مدبر کی بیع

عمر بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم میں سے ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر (مرنے کے بعد آزاد) کیا۔ نبی کریم ﷺ نے اسے بلا کر بیچ دیا وہ غلام پہلے سال ہی مر گیا۔

ولاء کی فروخت اور اس کا بہہ کرنا

9- بَابُ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

2534 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَعْتَقَ رَجُلٌ مِمَّا عَبَدُوا لَهُ عَنْ دُبُرٍ، فَدَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ، فَبَاعَهُ قَالَ جَابِرُ: مَاتَ الْغُلَامُ عَامَ أَوَّلِ

10- بَابُ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهَبَتِهِ

عمر بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے پہلے ولاء کی بیع اور اسے ہبہ کرنے سے ممانعت فرمائی۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے بریرہ کو خریدتا تو اس کے مالکوں نے ولاء کی شرط رکھی پس میں نے اس بات کا نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اس کے لیے ہے جس نے قیمت دی۔ چنانچہ میں نے اسے آزاد کر دیا تو نبی کریم ﷺ نے اسے بلایا اور اس کے شوہر کے بارے میں اسے اختیار دیا اس نے عرض کی کہ اگر وہ مجھے اتنا مال بھی دے تب بھی اس کے پاس نہ رہوں اور اس نے بغیر خاوند رہنا پسند کیا۔

جب کسی کا بھائی یا چچا قید ہو جائے، اگر وہ مشرک ہو تو کیا اس کا فدیہ دیا جاسکتا ہے؟

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت عباس نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی کہ میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ دیا اور حضرت علی کا اس میں حصہ تھا جو انہیں اپنے بھائی عقیل اور اپنے چچا حضرت عباس سے ملا تھا۔

ابن شہاب نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ اگر آپ

2535 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: مَنَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ، وَعَنْ هَبِّهِ

2536 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ، فَأَشْرَطَ أَهْلُهَا وَلَا مَخَافَةَ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَعْتَقِيهَا، فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرَقَ، فَأَعْتَقْتُهَا، فَدَعَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَذَّهَا مِنْ رَوْحِهَا، فَقَالَتْ: لَوْ أَعْطَانِي كَذَا وَكَذَا مَا ثَبَتُ عِنْدَهُ، فَأَخْتَارَتْ نَفْسَهَا

11- بَابُ إِذَا أُسِرَ أَخُو الرَّجُلِ، أَوْ عَمُّهُ، هَلْ يُفَادَى إِذَا كَانَ مُشْرِكًا

وَقَالَ أَنَسُ: قَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَادَيْتُ نَفْسِي، وَفَادَيْتُ عَقِيلًا وَكَانَ عَلَيْهِ لَهُ نَصِيبٌ فِي تِلْكَ الْغَنِيمَةِ الَّتِي أَصَابَ مِنْ أُخْيِهِ عَقِيلٌ وَعَكَوْهُ عَبَّاسٌ

2537 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُقْبَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ رَضِيَ

2535- النظر الحديث: 6756، صحيح مسلم: 3768، سنن ابوداؤد: 2919، سنن ترمذی: 1236، سنن نسائی: 4673

سنن ابن ماجہ: 2747

2536- سنن ترمذی: 1256، سنن نسائی: 4656، 3449

2537- النظر الحديث: 4018، 3048

اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: ائْذَنْ لَنَا، فَلَنُتْرِكَ لَابْنِ أُحَيْقَةَ عَبَايَسَ فِدَامَهُ، فَقَالَ: لَا تَدْعُونَ مِنْهُ جِزْمًا

اجازت عطا فرمائیں تو ہم اپنے بھانجے عباس کا فدیہ معاف کر دیں؟ آپ نے فرمایا کہ ان کی طرف ایک درہم بھی نہ چھوڑو۔

12- بَابُ عِتْقِ الْمُشْرِكِ

2538- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ، أَخْبَرَنِي أَبِي، أَنَّ حَكِيمَ بْنَ جَزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَعْتَقَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِائَةَ رَقَبَةٍ، وَحَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ، فَلَمَّا أَسْلَمَ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ، وَأَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ، قَالَ: فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ أَشْيَاءَ كُنْتُ أَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنْتُ أَتَحَنَّنُ بِهَا - يَعْنِي أَتَبَرَّرُ بِهَا -؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ

مشرک غلام کو آزاد کرنا

ہشام کا بیان ہے کہ مجھے میرے والد ماجد عروہ بن زبیر نے بتایا کہ حضرت حکیم بن جزام نے دور جاہلیت میں سو غلام آزاد کیے اور سو اونٹ سواری کے لیے دیے تھے۔ جب یہ دائرہ اسلام میں آئے ہوئے تو سو اونٹ خدا کے لیے دیے اور سو غلام آزاد کیے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ سے پوچھا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! ان کے متعلق ارشاد فرمائیے کہ میں حالت کفر میں جو نیک کام کیا کرتا تھا اور ان سے میرا مقصود ثواب حاصل کرنا ہوتا تھا؟ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم نے اسلام قبول کر لیا تو گزشتہ نیکیوں کا ثواب بھی ملے گا۔

13- بَابُ مَنْ مَلَكَ مِنْ

الْعَرَبِ رَقِيقًا، فَوَهَبَ

وَبَاعَ وَجَامَعَ وَفَدَى

وَسَبَى الدِّيَّةَ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: (صَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا عَبْدًا مَمْلُوكًا لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ، وَمَنْ رَزَقْنَاهُ مِنَّْا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا، هَلْ يَسْتَوُونَ الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ) (النحل: 75)

جو کسی عربی کا مالک ہو جائے تو اس کو ہبہ

کرنے، فروخت کرنے، جماع کرنے،

فدیہ دینے اور اس کے بچوں کو

قید کرنے کا بیان

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اللہ نے ایک کہادت بیان فرمائی ایک بندہ ہے دوسرے کی ملک آپ کچھ مقدور نہیں رکھتا اور ایک وہ جسے ہم نے اپنی طرف سے اچھی روزی عطا فرمائی تو وہ اس میں سے خرچ کرتا

ہے چھپے اور ظاہر کیا وہ برابر ہو جائیں گے سب خوبیاں
اللہ کو ہیں بلکہ ان میں اکثر کو خبر نہیں (پارہ ۱۳، النحل: ۷۵)

عروہ بن زبیر کو مردان اور حضرت مسور بن مخزومہ
نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے جب آپ کی
بارگاہ میں ہوازن کا وفد حاضر ہوا اور انہوں نے اپنے مال
اور قیدیوں کو واپس لوٹانے کا تقاضہ کیا تو آپ نے فرمایا
کہ میرے ساتھیوں کو تم دیکھتے ہو اور مجھے سب سے
درست بات بہت ہی پسند ہے لہذا تم مال یا قیدیوں میں
سے ایک چیز اختیار کر لو اور میں نے اسی لیے تقسیم میں دیر
کی ہے اور نبی کریم ﷺ نے ان کا دس سے بھی زیادہ
دنوں تک انتظار کیا جبکہ آپ طائف سے بھی لوٹ آئے
جب ان لوگوں پر واضح ہو گیا کہ نبی کریم ﷺ انہیں
ایک ہی چیز واپس دیں گے تو انہوں نے عرض کی کہ
ہمارے قیدی چھوڑ دیجیے۔ پس نبی کریم ﷺ لوگوں
کے درمیان قیام فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی شان حمد و ثناء
بیان کر کے فرمایا۔ ابا بعد، تمہارے یہ بھائی تائب ہو کر
میرے پاس آئے ہیں۔ میں ان کے قیدی واپس لوٹانے
چاہتا ہوں۔ پس جو تم میں سے خوشالی سے آزاد کرنا چاہے
تو اسے چاہیے کہ ایسا کر دے اور جو اپنا حصہ رکھنا چاہے
حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ جو ہمیں فتنے کا مال سب پہلے عطا فرمائے
تو ہم اس کی قیمت ادا کر دیں لہذا ایسا کرے۔ چنانچہ
لوگوں نے خوشالی سے آزاد کرنے کے لیے کہہ دیا۔ فرمایا
کہ ہمیں اجازت دینے والوں اور نہ دینے والا کا کوئی علم
نہیں ہوا لہذا تم واپس جاؤ اور بتا کر ہمارے پاس اپنے
معروف لوگوں کو بھیجو۔ پس لوگ واپس چلے گئے اپنے
معروف لوگوں سے بات چیت کی اور وہ نبی کریم ﷺ

2540 و 2539 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ:
أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، ذَكَرَ
عُرْوَةُ أَنَّ مَرْوَانَ، وَالْبِسْوَ بْنَ مَخْرَمَةَ، أَخْبَرَاهُ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدٌ
هُوَازِنَ، فَسَأَلُوهُ أَنْ يُؤَدِّيَهُمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ،
فَقَالَ: "إِنَّ مَعِيَ مَنْ تَرَوْنَ، وَأَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ
أَصْدَقُهُ فَأَخْتَارُوا إِحْدَى الظَّائِفَتَيْنِ: إِمَّا الْمَالَ
وَإِمَّا السَّبْيَ، وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ"، وَكَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضَعِّ عَشْرَةِ
لَيْلَةٍ حِينَ قَفَلَ مِنَ الظَّائِفِ، فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ رَأْيَهُ إِلَيْهِمْ إِلَّا
إِحْدَى الظَّائِفَتَيْنِ، قَالُوا: فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا،
فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّانِي،
فَأَتَيْنِي عَلَى الْوَيْحَاءِ هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِ
إِخْوَانُكُمْ قَدْ جَاءُوا تَائِبِينَ، وَإِلَيَّ رَأْيْتُ أَنْ أَرُدَّ
إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيَّبَ ذَلِكَ
فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى
نُعْطِيَهُ إِثْيَاءً مِنْ أَوَّلِ مَا يُفْعِلُ اللَّهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ،
فَقَالَ النَّاسُ: طَيَّبْنَا لَكَ ذَلِكَ، قَالَ: إِنَّا لَا نَدْرِي
مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ بِمَنْ لَمْ يَأْذُنْ، فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ
إِلَيْنَا عُرْفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ، فَكَلَّمَهُمْ
عُرْفَاؤُهُمْ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرُوهُ: أَنَّهُمْ طَيَّبُوا وَأَذْنُوا، فَهَذَا الَّذِي
بَلَّغْنَا عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ، وَقَالَ أَنَسٌ: قَالَ عَبَّاسٌ

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَدَيْتُ نَفْسِي،
وَأَدَيْتُ عَقِيلًا

کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ کو بتایا کہ وہ خوشحالی سے اجازت دے رہے ہیں۔ یہ خبر ہے جو ہوازن کے قیدیوں کے متعلق ہم تک پہنچی اور حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت عباس نے نبی کریم کی خدمت میں گزارش کی کہ میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ دیا۔

نافع نے ابن عوم کے لیے لکھا کہ نبی کریم ﷺ نے بنی مصطلق پر چڑھائی کی جبکہ وہ غافل تھے اور ان کے جانوروں کو پانی پلایا جا رہا تھا۔ پس ان میں جوڑنے کے قابل تھے انہیں قتل کر دیا گیا نیز عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا گیا اور حضرت جویریہ اسی دن حاصل ہوئی تھیں۔ یہ حدیث مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کی اور وہ اس لشکر میں شامل تھے۔

ابن حیریز کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ کر ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوہ بنی مصطلق کے لیے نکلے تو عرب کے چند قیدی ہمارے ہاتھ لگے اور ہمیں عورتوں کی خواہش تھی کیونکہ بغیر شادی شدہ زندگی نے ہمیں تنگ کر رکھا تھا لہذا ہم نے عزل کرنے کا ارادہ کیا اور رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا فرمایا کہ اگر ایسا نہ کرو تو کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ جو جان قیامت تک پیدا ہونے والی ہے وہ ضرور پیدا ہو کر رہے گی۔

زہیر بن حرب، حریر، عمارہ بن قحطاع، ابو زرہ، حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ میں ہمیشہ بنی تمیم سے

2541 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيبٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ، فَكَتَبَ إِلَيَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغَارَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُونَ، وَأَنَعَامُهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ، فَفَقَتَلُ مُقَاتِلَهُمْ، وَسَبَى فَرَارِيَهُمْ، وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوزِيرِيَّةً، حَدَّثَنِي بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، وَكَانَ فِي ذَلِكَ الْحَدِيثِ

2542 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَدَّرٍ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ، فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبَى الْعَرَبِ، فَأَشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ، فَأَشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ، وَأَحْبَبْنَا الْعِزْلَ، فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا مِنْ نَسَبَةٍ كَانَتْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَانَتْ

2543 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي

2541- صحیح مسلم: 4494

2542- راجع الحديث: 2229

2543- النظر الحديث: 4366، صحیح مسلم: 6398

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

محبت کرتا رہوں گا ابن اسلام، جریر بن عبد الحمید، مغیرہ، حارث، ابو زرہ، حضرت ابو ہریرہ، عمارہ، ابو زرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں بنی تمیم سے تین باتوں کی وجہ سے ہمیشہ محبت کرتا رہوں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ وہ میری امت میں دجال پر سب سے سخت ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک دفعہ ان کے صدقات کا مال آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ہماری قوم کے صدقات ہیں اور ان میں سے ایک آدمی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا غلام تھا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کو آزاد کر دو کیونکہ یہ اولاد اسمعیل ہے۔

اپنی لونڈی کو ادب سکھانے
اور تعلیم دینے کی فضیلت

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس لونڈی ہو اور وہ اس کی عمدہ انداز سے تربیت کرے پھر اسے آزاد کر کے اس سے شادی کر لے تو اس کے لیے دو گنا اجر ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ
غلام تمہارے بھائی ہیں
انہیں وہی کھلاؤ جو تم
خود کھاتے ہو

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ

هُزِرَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَا آوَالُ أَحَبُّ بَنِي
ثَمِيمٍ، وَحَدَّثَنِي ابْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ
الْحَمِيدِ، عَنِ الْمُهِذَبِ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ،
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي
هُزَيْرَةَ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَبَّ بَنِي ثَمِيمٍ مُنْذُ ثَلَاثِ
سَمْعَةٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
فِيهِمْ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي، عَلَى الدُّجَالِ،
قَالَ: وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا، وَكَانَتْ
سَبِيئَةً مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ، فَقَالَ: أَعْتَقِيهَا فَإِنَّهَا
مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ

14- بَابُ فَضْلِ مَنْ آدَبَ

جَارِيَتَهُ وَعَلَّيَهَا

2544 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، سَمِعَ
مُحَمَّدَ بْنَ فَضِيلٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي
بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ
جَارِيَةٌ فَعَالَهَا، فَأَحْسَنَ إِلَيْهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا
وَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهُ أَجْرَانِ

15- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: الْعَبِيدُ إِخْوَانُكُمْ
فَاطْعِبُوهُمْ
مِمَّا تَأْكُلُونَ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: (وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ

کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے اور کروٹ کے ساتھی اور راہ گیر اور اپنی باندی غلام سے بے شک اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی اترانے والا بڑائی مارنے والا (پارہ ۵، النساء: ۳۶) ذی القربی نسبی قرب۔ الجنب القریب قریبی ہمسایہ۔ الجنب رفیق سفر۔

معرور بن سوید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے جو جوڑا پہنا ہوا تھا ان کے غلام نے بھی اسی طرح کا جوڑا پہن رکھا تھا۔ ان سے اس کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ میں نے ایک آدمی کو گالی دی تو اس نے نبی کریم ﷺ سے میری شکایت کی۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم نے اسے ماں کی گالی دی ہے پھر فرمایا کہ یہ تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہاری تحویل میں دیا ہے۔ جس کا کوئی بھائی اس کی تحویل میں ہو تو اسے بھی وہی کھلائے جو خود کھاتا ہو اور اسے بھی وہی پہنائے جو خود پہنتا ہو اور ان سے ایسا دشوار کام نہ لو جو وہ کرنے سکیں۔ اگر انہیں کسی دشوار کام پر لگاؤ تو خود بھی ان کی مدد کرو۔

شَيْئًا، وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا، وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ، وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ، إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ كَفَالًا فُجُورًا) (النساء: 36) قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: (ذِي الْقُرْبَى) (النساء: 36): " الْقَرِيبُ، وَالْجُنُبُ: الْغَرِيبُ، الْجَارُ الْجُنُبُ: يَعْنِي الصَّاحِبَ فِي الشَّفَرِ " 2545 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا وَاصِلُ الْأَخْطَبِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمَعْرُورَ بْنَ سُوَيْدٍ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ الْغِفَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ، وَعَلَى غُلَامِهِ حُلَّةٌ، فَسَأَلْتَاهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: إِنِّي سَأَلْتُ رَجُلًا، فَشَكَانِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعَزَّتْهُ بِأُمِّهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ إِخْوَانَكُمْ حَوْلَكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيَلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَأَعِينُوهُمْ

16- بَابُ الْعَبْدِ إِذَا

أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ

وَنَصَحَ سَيِّدَهُ

2546 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ، عَنْ

جو غلام اپنے رب کی عمدہ

عبادت کرے اور اپنے

آقا کی بھلائی چاہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو غلام اپنے آقا کی بھلائی کا خواہاں رہے اور اپنے رب کی عمدہ انداز سے عبادت کرتا رہے تو اس کے لیے دگنا اجر ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جس کے پاس لونڈی ہو پھر وہ اسے عمدہ طریقے سے ادب سکھائے اور آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کر لے تو اس کے لیے دگنا اجر ہے اور جو غلام اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرے اور اپنے آقاؤں کا حق بھی، تو اس کے لیے بھی دگنا اجر ہے۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ نیک غلام کے لیے دگنا اجر ہے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، حج کرنا اور ماں کے ساتھ بھلائی نیکی کرنا نہ ہوتی تو ایسی حالت میں مرنا پسند کرتا کہ میں غلام ہوتا۔

ابوصالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس شخص کی کیا ہی بات ہے جو اپنے رب کی عمدہ انداز میں عبادت کرے اور اپنے آقا کی بھلائی چاہے۔

غلام پر ہاتھ اٹھانا ناپسندیدہ ہے، نیز عبدی یا امتی

مَالِك، عَنْ كَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْعَبْدُ إِذَا تَصَحَّ سَيِّدُهُ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ، كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ

2547 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُوَيْبٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ، فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا، وَاعْتَقَهَا، وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ، وَأَيُّمَا عَبْدٍ أَدَّى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ فَلَهُ أَجْرَانِ

2548 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الصَّالِحِ أَجْرَانِ، وَالَّذِي تَفْسَى بِيَدِهِ لَوْلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْحَجُّ وَبُرْأَتِي، لَا أَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ

2549 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعَمَ مَا لَا أَحَدَهُمْ يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَيَتَصَحَّ لِسَيِّدِهِ

17- بَابُ كَرَاهِيَةِ التَّطَاوُلِ عَلَى

الرَّقِيقِ، وَقَوْلُهُ:

2547- راجع الحديث: 97

2548- صحيح مسلم: 4296، 4297

عَبْدِي أَوْ أَمَتِي

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ
وَأَمَائِكُمْ) (العنبر: 32)، وَقَالَ: (عَبْدًا مَمْلُوكًا)
(النحل: 75)، (وَأَلْفِيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ)
(يوسف: 25)، وَقَالَ: (مَنْ فَتَيَاتِكُمْ الْمُؤْمِنَاتِ)
(النساء: 25) وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ وَ (أَذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ)
(يوسف: 42) عِنْدَ سَيِّدِكَ وَمَنْ سَيِّدُكُمْ

کہنے کا بیان

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ترجمہ کنز الایمان: اور اپنے
لائق بندوں اور کنیزوں کا (پارہ ۱۸، النور: ۳۲) ترجمہ کنز
الایمان: ایک بندہ ہے دوسرے کی ملک (پارہ ۱۳، النحل: ۷۵)
ترجمہ کنز الایمان: دونوں کو عورت کا
میاں دروازے کے پاس ملا (پارہ ۱۲، یوسف: ۲۵) ترجمہ
کنز الایمان: تمہارے ہاتھ کی ملک میں ایمان والی
کنیزیں (پارہ ۵، النساء: ۲۵) اور نبی کریم ﷺ نے
فرمایا کہ اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ ترجمہ کنز
الایمان: اپنے رب (بادشاہ) کے پاس میرا ذکر کرنا (پارہ
۱۲، یوسف: ۴۲) اور تمہارا بادشاہ یا سردار کون ہے؟

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب غلام
اپنے سردار کی خیر خواہی چاہے اور اپنے رب کی عمدہ
طریقے سے عبادت کرے تو اس کے لیے دگنا اجر ہے۔

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ
غلام جو اپنے رب کی عمدہ طریقے سے عبادت کرتا ہے اور
اس کے آقا کا جو حق ہے اسے عمدہ انداز میں ادا کرتا ہے
اور خیر خواہی و فرمانبرداری کرتا ہے تو اس کے لیے دگنا اجر
ہے۔

ہمام بن منبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ تم

2550 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا نَصَحَ
الْعَبْدُ سَيِّدَهُ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ
مَرَّتَيْنِ

2551 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو
أَسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
الْمَمْلُوكُ الَّذِي يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ، وَيُؤَدِّي إِلَى
سَيِّدِهِ الَّذِي لَهُ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ، وَالنَّصِيحَةِ
وَالطَّاعَةِ لَهُ أَجْرَانِ

2552 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا

2550 - راجع الحديث: 2546، صحيح مسلم: 4295

2551 - راجع الحديث: 97

2552 - صحيح مسلم: 5838

میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ اپنے رب کو کھانا کھلا، اپنے رب کو وضو کروا، اپنے رب کو پلا، بلکہ میرا سردار اور میرا آقا کہنا چاہیے اور تم میں سے کوئی عہدی یا امتی نہ کہے بلکہ میرا خادم۔ میری خادمہ اور میرا غلام کہنا چاہیے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو کسی غلام سے اپنا حصہ آزاد کرے اور اس کے پاس اتنا مال ہو جو اس کی منصفانہ قیمت کو پہنچ جائے تو وہ اس کے مال سے آزاد کیا جائے گا ورنہ صرف اتنا حصہ ہی آزاد ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اس سے اس کے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا پس حکم لوگوں کا نگران ہے اور اس سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی۔ آدمی اپنے گھر والوں کا نگران ہے اور اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا عورت اپنے خاوند کے گھر اور اولاد کی نگران ہے اور اس سے ان کے متعلق پوچھا جائے گا اور غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ خیردار ہو جاؤ کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ایک سے اس کے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

هَرِيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "لَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ: أَطَعْتُ رَبَّكَ وَطَعْتُ رَبَّكَ، اسْعَى رَبَّكَ، وَلْيَقُلْ: سَيِّدِي مَوْلَايَ، وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ: عَبْدِي أَمِي، وَلْيَقُلْ: فَتَايَ وَفَتَايَ وَغُلَامِي"

2553- حَدَّثَنَا أَبُو الثُّعْبَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَارِثٍ، عَنْ تَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ مِنَ الْعَبْدِ فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ قِيَمَتَهُ يَقْوُمُ عَلَيْهِ قِيَمَةُ عَدْلٍ، وَأُعْتِقَ مِنْ مَالِهِ وَلَا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ

2554 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي تَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّكُمْ رَاعٍ فَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ، وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ، أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

2555 و 2556- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ

2553- صحیح مسلم: 4303

2554- راجع الحديث: 893، صحیح مسلم: 2554

2555، 2556- راجع الحديث: 2154، 2153

جب لونڈی زنا کرائے تو اسے کوڑے مارو، پھر اگر زنا کرائے تو اسے کوڑے مارو پھر زنا کرائے تو اسے کوڑے مارو اور تیسری یا چوتھی مرتبہ اسے بچ کر دو خواہ ایک رتی کے بدل فروخت ہو۔

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَزَيْدُ بْنُ حَبَالٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا زَنَى الْأَمَةُ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِذَا زَنَى فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِذَا زَنَى فَاجْلِدُوهَا، فِي الثَّلَاثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ - يَبِغُوهَا وَلَوْ بِظُهُورِ

جب کسی کا خادم کھانا لے کر آئے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا خادم اس کے پاس کھانا لے کر آئے تو اگر کسی سبب سے اسے نہ روک سکے تو اسے ایک دو لقمے دے دینے چاہئیں کیونکہ اس نے مشقت اٹھائی ہے۔

18- بَابُ إِذَا أَتَاكَ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ

2557 - حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رِثَاءٍ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا آتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ، فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ، فَلْيَتَاوَلْهُ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ أَوْ أَكْلَةً أَوْ أَكْلَتَيْنِ، فَإِنَّهُ وَلِيٌّ عِلَاجَةٍ

غلام اپنے آقا کے مال کا

نگران ہے

اور حضور ﷺ نے مال کی نسبت آقا کی جانب کی ہے۔

19- بَابُ الْعَبْدِ رَاجِعٍ

فِي مَالِ سَيِّدِهِ

وَنَسَبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّالِ إِلَى السَّيِّدِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اس سے زیر نگرانی چیزوں کے متعلق سوال ہوگا۔ پس امام نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا اور آدمی اپنے اہل و عیال کا نگران ہے اور اس سے اپنے ماتحت افراد کے متعلق سوال کیا جائے گا اور خادم اپنے سردار کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی زیر نگرانی چیزوں کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

2558 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُلُّكُمْ رَاجِعٌ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَإِلَّا مَآءُ رَاجِعٌ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ رَاجِعٌ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا رَاجِعَةٌ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالْخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاجِعٌ

وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ ، قَالَ : فَمَنْ مَسَّكَ هَؤُلَاءِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَحْسِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : وَالرَّجُلُ فِي مَالِ أَبِيهِ رَاجِعٌ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ ، فَكُلُّكُمْ رَاجِعٌ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے یہ ساری بات نبی کریم ﷺ سے سنی ہے اور میرے خیال میں نبی کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا اور آدمی اپنے باپ کے مال کا نگران ہے اور اس سے زیر نگرانی چیزوں کے متعلق سوال کیا جائے گا پس تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی تحویل کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

جب غلام کو مارے تو چہرے پر مارنے سے بچے

20- بَابُ إِذَا ضَرَبَ الْعَبْدَ

فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ

2559 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، قَالَ : وَأَخْبَرَنِي ابْنُ فُلَانٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ

محمد بن عبید اللہ، ابن وہب، مالک بن انس، ابن فلاں، سعیدی مقبری، ان کے والد حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے۔ عبد اللہ بن محمد، عبد الرزاق، معمر، ہمام، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے غلام کے ساتھ لڑے تو اس کے چہرے پر مارنے سے بچنا چاہیے۔



اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

مکاتبت کا بیان

اپنے مکاتب غلام پر تہمت لگانے کا گناہ

مکاتب کی قسطوں کا بیان اور سالانہ ایک قسط ہے

ارشاد ربانی ہے ترجمہ کنز الایمان: اور تمہارے

ہاتھ کی ہلک باندی غلاموں میں سے جو یہ چاہیں کہ کچھ

مال کمانے کی شرط پر انہیں آزادی لکھ دو تو لکھ دو اگر ان

میں کچھ بھلائی جانو اور اس پر ان کی مدد کرو اللہ کے مال

سے جو تم کو دیا (پارہ ۱۸، النور: ۳۳) روح، ابن جریج نے

عطاء سے کہا کہ کیا یہ میرے اوپر واجب ہے کہ غلام کے

پاس مال دیکھ کر اسے مکاتب کر دوں؟ فرمایا کہ میں

واجب ہی سمجھتا ہوں۔ عمرو بن دینار نے عطاء سے کہا کہ

کیا آپ اسے کسی سے مروی کرتے ہیں؟ جواب دیا کہ

نہیں۔ پھر مجھے بتایا کہ موسیٰ بن انس نے انہیں خبر دی کہ

سیرین نے حضرت انس سے مکاتبت کا سوال کیا اور وہ

مالدار تھے مگر مکاتبت سے انکار کر دیا تو یہ حضرت عمر کے

پاس چلے گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ مکاتبت کر لو تو انہوں

نے انکار کر دیا پس انہوں نے درے سے مارا اور یہ

آیت تلاوت کی۔ ”ترجمہ کنز الایمان: مال کمانے کی شرط

پر انہیں آزادی لکھ دو تو لکھ دو اگر ان میں کچھ بھلائی

جانو (پارہ ۱۸، النور: ۳۳) پس انہوں نے مکاتبت کر لی۔

لیث، یونس، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بریرہ ان کے

پاس آئی جو اپنی مکاتبت میں ان سے معاونت کی طلب

گار تھی کیونکہ اس پر پانچ اوقیہ چاندی پانچ قسطوں میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

50- کتاب المکاتب

1- بَابُ الْمُكَاتِبِ وَنُجُومِهِ

فِي كُلِّ سَنَةٍ نَجْمٌ

وَقَوْلُهُ: (وَالَّذِينَ يَبْتِغُونَ الْكِتَابَ بِكَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ، فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا، وَأَوْثَوْهُمْ مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي آتَاكُمْ) (النور: 33) وَقَالَ رَوْحُ: عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَوَاجِبٌ عَلَى إِذَا عَلِمْتُ لَهُ مَالًا، أَنْ أَكَاتِبَهُ؟ قَالَ: مَا أَرَاهُ إِلَّا وَاجِبًا وَقَالَ عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ: تَأْتِرُهُ عَنْ أَحَدٍ، قَالَ: لَا لَمْ أَخْبِرَنِي أَنَّ مُوسَى بْنَ أَنَسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سِيرِينَ سَأَلَ أَنَسًا، الْمُكَاتِبَةَ - وَكَانَ كُفَيْرَ الْمَالِ - فَأَبَى، فَانْطَلَقَ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: كَاتِبُهُ فَأَبَى، فَضَرَبَهُ بِالذِّقَّةِ " وَيَتْلُو عُمَرُ: (فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا) (النور: 33) فَكَاتِبُهُ "

2560 - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنْ

ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهَا: إِنَّ بَرِيرَةَ دَخَلَتْ عَلَيْهَا تَسْتَعِينُهَا فِي

كِتَابَتِهَا، وَعَلَيْهَا خَمْسَةُ أَوَاقٍ تُجْمَعُ عَلَيْهَا فِي ثَمَنٍ

مقرر کی گئی تھی۔ حضرت عائشہ نے اس سے فرمایا کہ اگر میں یک مٹت ادا کر دوں تو کیا تمہارے مالک تمہیں فروخت کر دیں گے؟ تاکہ میں تمہیں آزاد کر دوں اور تمہاری ولاء میرے لیے ہو۔ پس بریرہ اپنے مالکوں کے پاس گئی اور انہیں یہ بات بتائی۔ انہوں نے کہا کہ ولاء ہمارے لیے ہوگی۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور میں نے اس بات کا آپ سے ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ لوگوں کا کیا حال ہے جبکہ وہ ایسی شرطیں رکھتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں حالانکہ جو شرط اللہ کی کتاب میں نہ ہو وہ باطل ہے اور اللہ کی شرط زیادہ سچی اور زیادہ مضبوط ہے۔

مکاتب سے کیا شرط کرنا جائز ہے اور جو ایسی شرط رکھے کہ اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو وہ باطل ہے

اس بارے میں حضرت ابن عمر نے رسول خدا سے مروی کی ہے۔

عروہ کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ ان کے پاس بریرہ آئی تاکہ اپنی مکاتبت میں ان سے تعاون حاصل کرے اور اس نے اپنی کتاب کی رقم سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ نے اس سے کہا کہ اپنے مالکوں کے پاس جاؤ اگر وہ پسند کریں تو کتابت میں

سیدین، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ وَتَيْسَتْ فِيهَا: أَرَأَيْتَ إِنْ عَدَدْتُ لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً أَتَبِيعُكَ أَهْلُكَ، فَأَعْتَقَكَ، فَيَكُونُ وَلَاؤُكَ لِي، فَلَهَبَتْ بَرِيرَةَ إِلَى أَهْلِهَا، فَعَرَضْتُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوا: لَا، إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَنَا الْوَلَاءُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَرِيهَا، فَأَعْتِقِهَا، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَى، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ، مَنْ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ، فَهُوَ بَاطِلٌ شَرْطُ اللَّهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ

2- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنْ شُرُوطٍ

الْمُكَاتِبِ، وَمَنْ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ

فِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2561- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ

ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابِهَا، وَلَمْ تَكُنْ قَطَعَتْ مِنْ كِتَابِهَا شَيْئًا، قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكَ، فَإِنْ أَحْبَبُوا أَنْ أَقْبِضَ

عَنْكَ كِتَابَتِكَ وَيَكُونُ وَلَاؤُكَ لِي، فَعَلْتُ،
فَدَكَّرْتُ ذَلِكَ بَرِيَّةً لِأَهْلِهَا، فَأَبَوَا، وَقَالُوا: إِنْ
شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكَ، فَلَتَفْعَلْ وَيَكُونُ
وَلَاؤُكَ لَنَا، فَدَكَّرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: ابْتَاعِي، فَأَعْتَبِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ
قَالَ: ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
فَقَالَ: مَا بَالُ أَتَانِسُ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي
كِتَابِ اللَّهِ، مَنْ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ
فَلَيْسَ لَهُ، وَإِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرْطَ اللَّهِ أَحَقُّ
وَأَوْثَقُ

ادا کر دیتی ہوں اور ولاء میرے لیے ہوگی جبکہ میں ایسا
کردوں پس بریرہ نے اپنے مالکوں سے اس کا ذکر کیا تو
انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ اگر وہ ثواب کی نیت سے
ایسا کرنا چاہتی ہیں تو کر دیں لیکن ولاء ہمارے لیے ہوگی
پس انہوں نے اس بات کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا
تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اسے خرید کر
آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔
راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے
اور فرمایا کہ لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں عائد
کرتے ہیں کہ اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں اگر ایسی شرط سو
مرتبہ بھی رکھی جائے تو اس کے لیے لا حاصل ہے کیونکہ
اس کی شرط زیادہ سچی اور زیادہ مضبوط ہے۔

2562 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا، قَالَ: أَرَادَتْ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ
تَشْتَرِيَ جَارِيَةً لِتُعْتِقَهَا، فَقَالَ أَهْلُهَا: عَلَى أَنْ وَلَاءُ
هَذَا لَنَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا
يَمْنَعُكَ ذَلِكَ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان
ہے کہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ نے آزاد کرنے کے لیے
ایک لونڈی خریدنے کا قصد کیا اس کے مالکوں نے کہا کہ
اس شرط پر کہ ولاء ہمارے لیے ہوگی رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا کہ اس شرط سے تمہارے لیے کوئی
رکاوٹ نہیں کیونکہ ولاء اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

3- بَابُ اسْتِعَانَةِ الْمَكَاتِبِ

وَسُؤَالِهِ النَّاسِ

2563 - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا
أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَتْ بَرِيَّةٌ،
فَقَالَتْ: إِنِّي كَاتِبَتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ
عَامٍ وَفِيَّةٍ، فَأَعْيَيْتَنِي، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: إِنْ أَحْبَبْتَ

مکاتیب کا تعاون چاہنا اور لوگوں سے
سوال کرنا
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا
کہ بریرہ میرے پاس آئی اور کہا کہ میں نے نو اوقیہ
چاندی کے بدلے مکاتیب کر لی ہے کہ سالانہ ایک اوقیہ
چاندی ادا کی جائے گی۔ پس میری مدد کیجیے۔ حضرت
عائشہ نے فرمایا کہ اگر تمہارے مالک پسند کریں تو میں

أَهْلِكَ أَنْ أَعْلَمَهَا لَهُمْ عِلَّةً وَاجِدَةً وَأَعِيقَكَ،
فَعَلْتُ، وَيَكُونُ وَلَاؤُكَ لِي، فَلَذَهَبْتُ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبْوَا
ذَلِكَ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ عَرَضْتُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ
فَأَبْوَا، إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ، فَسَمِعَ بِذَلِكَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَنِي
فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: خُلِيَهَا، فَأَعِيقِيهَا، وَاشْتَرِطِي
لَهُمُ الْوَلَاءَ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَغْتَقَى، قَالَتْ
عَائِشَةُ: فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: "أَمَّا بَعْدُ،
فَمَا بَالُ رِجَالٍ مِنْكُمْ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي
كِتَابِ اللَّهِ، فَإِنَّمَا شَرُطَ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ، فَهُوَ
بَاطِلٌ، وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرُطٍ، فَقَضَاءُ اللَّهِ أَحَقُّ
وَشَرُطُ اللَّهِ أَوْفَى، مَا بَالُ رِجَالٍ مِنْكُمْ يَقُولُ
أَحَدُهُمْ: أَعِيقِي يَا فُلَانُ وَلِي الْوَلَاءَ، إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ
أَغْتَقَى"

ایک محنت ادا ہوئی کر کے تمہیں آزاد کر دیتی ہوں اور ایسا
کرنے پر تمہاری ولاء میرے لیے ہوگی پس وہ اپنے
مالکوں کے پاس گئی تو انہوں نے اس بات سے انکار کیا۔
بریرہ نے کہا کہ میں نے یہ بات ان کے سامنے رکھی تو
انہوں نے انکار کیا ماسوائے اس شرط کے کہ ولاء اس کے
لیے ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ سنا تو مجھ سے دریافت
فرمایا میں نے ساری بات عرض کر دی فرمایا کہ اسے لے
کر آزاد کر دو اور ان کی شرط منظور کر لو کیونکہ ولاء تو اس
کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ
پھر رسول اللہ ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ
تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کر کے فرمایا۔ لوگوں کا کیا حال ہے جو
ایسی شرطیں عائد کرتے ہیں کہ وہ اللہ کی کتاب میں نہیں
ہیں اور جو شرط اللہ کی کتاب میں نہ ہو وہ باطل ہے خواہ وہ
سو شرطیں ہوں کیونکہ اللہ کا فیصلہ زیادہ سچا اور اللہ کی شرط
زیادہ مضبوط ہے لوگوں کا کیا حال ہے جبکہ تم میں سے کوئی
یہ کہتا ہے کہ اے فلاں! تُو آزاد کر دے اور ولاء میرے
لیے ہوگی حالانکہ ولاء اس کے لیے جو آزاد کرے۔

مکاتب کی بیع جبکہ وہ راضی ہو

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ غلام کے ذمہ جب تک
کچھ بھی باقی رہے وہ غلام ہے۔ حضرت زید بن ثابت
نے فرمایا کہ جب تک ایک درہم بھی باقی رہے۔ حضرت
ابن عمر نے فرمایا کہ وہ زندہ ہو یا مردہ، غلام ہے جب تک
اس کی طرف کچھ بھی باقی رہے۔

عمرہ بنت عبد الرحمن کا بیان ہے کہ اُمّ المؤمنین عائشہ
صدیقہ سے مدد حاصل کرنے کی نیت سے بریرہ ان کی
خدمت میں حاضر ہوئی۔ انہوں نے اس سے فرمایا کہ اگر

4- بَابُ بَيْعِ الْمَكَاتِبِ إِذَا رَضِيَ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: هُوَ عَبْدٌ مَا بَيْعِي عَلَيْهِ شَيْءٌ
وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: مَا بَيْعِي عَلَيْهِ ذَرَّهُمْ وَقَالَ ابْنُ
عُمَرَ: هُوَ عَبْدٌ إِنْ عَاشَ وَإِنْ مَاتَ وَإِنْ جَعَلِي مَا بَيْعِي
عَلَيْهِ شَيْءٌ

2564 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ، أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينُ عَائِشَةَ أُمَّ

تمہارے مالک چاہیں تو میں قیمت یک مٹت ادا کر دوں اور ایسا کر کے تمہیں آزاد کر دوں بریرہ نے اس بات کا اپنے مالکوں سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ ولاء ہمارے لیے ہوگی۔ عمرہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے اس بات کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

جب مکاتب کسی سے کہے کہ مجھے خرید کر آزاد کر دو اور وہ اسی لیے خریدے

ایمن نے کہا کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا کہ میں عتبہ بن ابی لہب کے پاس تھا۔ وہ مر گیا تو میں اس کے بیٹوں کو وراثت میں ملا۔ انہوں نے مجھے ابن ابی عمرو کے ہاتھوں فروخت کر دیا تو ابن ابی عمرو نے مجھے آزاد کر دیا اور بنو عتبہ نے ولاء کی شرط رکھی تھی۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ بریرہ میرے پاس آئی تھی اور اس نے مکاتبیت کی ہوئی تھی تو اس نے کہا کہ مجھے خرید کر آزاد کر دو۔ انہوں نے ہاں کر لی اس نے کہا کہ وہ اس وقت تک نہیں بیچیں گے جب تک ولاء کی شرط اپنے لیے نہ رکھیں۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے تو اس بات کی ضرورت نہیں ہے پس یہ بات نبی کریم ﷺ نے سن لی یا آپ تک پہنچی تو آپ نے حضرت عائشہ سے فرمایا یا حضرت عائشہ نے ذکر کیا جو بریرہ نے بتایا تھا آپ نے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دو اور اس کے مالکوں کو شرط رکھنے دو اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے اور اس کے خلاف خواہ کوئی سو شرطیں رکھتا پھرے۔

المؤمنین رضى الله عنها: فقالت لها: إن أحب أهلك أن أصب لهم ثمنك صبة واحدة فأعتقك، فعلت، فذكرت بريدك لأهلها، فقأوا: لا إلا أن يكون ولاؤك لنا، قال مالك: قال يحيى: فزعمت عمره أن عائشة ذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: اشتريها وأعتقها، فإلما الولاء لمن أعتق

5- باب إذا قال المكاتب: اشتريني

وأعتقني، فاشتراه لذلك

2565 - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَمِّمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي أَمِّمٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقُلْتُ: كُنْتُ غُلَامًا لِعُتْبَةَ بْنِ أَبِي لَهَبٍ وَمَاتَ وَوَرَّثَنِي بَنُوهُ، وَانْتَهَمَ بَاغُونِي مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو بْنِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَزُومِي، فَأَعْتَقَنِي ابْنُ أَبِي عَمْرٍو، وَاشْتَرَطَ بَنُو عُتْبَةَ الْوَلَاءَ، فَقَالَتْ: دَخَلْتُ بِرَيْدَةَ وَهِيَ مُكَاتِبَةٌ، فَقَالَتْ: اشْتَرِينِي وَأَعْتِقْنِي، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَتْ: لَا يَبِيعُونِي حَتَّى يَشْتَرِطُوا وَلَاكِي، فَقَالَتْ: لَا حَاجَةَ لِي بِذَلِكَ، فَسَمِعَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوْ بَلَغَهُ - فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ مَا قَالَتْ لَهَا: فَقَالَ: اشْتَرِيهَا، وَأَعْتِقِيهَا، وَدَعِيهِمْ يَشْتَرِطُونَ مَا شَاءُوا، فَاشْتَرَاهَا عَائِشَةُ، فَأَعْتَقَهَا وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا الْوَلَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ، وَإِنْ اشْتَرَطُوا مِائَةَ شَرْطٍ

بسم الله الرحمن الرحيم

51- کتاب الہبة وفضلہا والتخريض علیہا

1- بَابُ الْهَبَةِ وَفَضْلِهَا والتَّخْرِيسِ عَلَيْهَا

ہبہ کرنے کی فضیلت اور اس کی
رغبت دلانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے مسلمان عورتو! کوئی
پڑوسن اپنی پڑوسن کو حقیر نہ جانے (اور اس کے لیے کچھ
بھیجے) خواہ وہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو۔

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے مروی کی ہے کہ انہوں نے عروہ سے فرمایا۔ اے
بھانجے! ہم ایک چاند کا انتظار، پھر دوسرے چاند کا،
پھر تیسرے چاند کا اور یوں متواتر دو مہینے گزر جاتے۔
رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں آگ نہ جلائی جاتی میں
نے عرض کی کہ خالہ جان! پھر آپ زندہ کس طرح رہتی
تھیں؟ فرمایا دو کالی چیزیں یعنی کھجور اور پانی سے،
ماسوائے اس کے کہ رسول ﷺ کے انصاری پڑوسی
تھے۔ ان کے پاس چند دودھ والی بکریاں تھیں، چنانچہ وہ
رسول اللہ ﷺ کے لیے اپنی بکریوں کے دودھ سے بھج
دیتے تو آپ ہمیں پلا دیتے۔

2566- حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
ذُئْبٍ، عَنِ الْمُقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا
نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةً لِحَارِهَا، وَلَوْ
فِرْسَنَ شَاةٍ

2567- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
الْأَوْسِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَارِثٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ
يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ: ابْنُ أُخْتِي إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ
إِلَى الْهَلَالِ، ثُمَّ الْهَلَالِ، ثَلَاثَةَ أَهْلَةٍ فِي شَهْرَيْنِ،
وَمَا أَوْقَدَتْ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَارًا، فَقُلْتُ يَا خَالَه: مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ؟
قَالَتْ: "الْأَسْوَدَانِ: التَّمْرُ وَالنَّاءُ، إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِدْرَانِ مِنَ
الْأَنْصَارِ، كَانَتْ لَهُمْ مَتَلَخٌ وَكَانُوا يَمْتَنَحُونَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَائِسِينَ،

2566- انظر الحديث: 6017

2567- انظر الحديث: 6458، 6459، صحيح مسلم: 7378

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

فَيَسْقِينَا

2- بَابُ الْقَلِيلِ مِنَ الْهَبَةِ

2568- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ دُعِيتُ إِلَى خِزَاجٍ أَوْ كُرَاعٍ
لَاجَبْتُ، وَلَوْ أُهْدِيَتْ لِي خِزَاجٌ أَوْ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ

3- بَابُ مَنْ اسْتَوْهَبَ

مِنْ أَصْحَابِهِ شَيْئًا

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: اضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ سَهْمًا

2569- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو

غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى
امْرَأَةٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَكَانَ لَهَا غُلَامٌ تَجَارٌ، قَالَ
لَهَا: مَرِي عَيْنُكَ فَلْيَعْمَلْ لَنَا آغَوَادَ الْيَنْدَرِ،
فَأَمَرْتُ عَبْدَهَا، فَذَهَبَ فَقَطَعَ مِنَ الظَّرْفَاءِ، فَصَنَعَ
لَهُ مِئْذَرًا، فَلَمَّا قَضَاهُ أَرْسَلَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ قَضَاهُ، قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: أَرْسِلِي بِهِ إِلَيَّ، فَجَاءُوا بِهِ، فَاحْتَمَلَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَضَعَهُ حَيْثُ تَرَوْنَ

تھوڑی چیز ہبہ کرنا

ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے
ایک دتی یا کھر کے لیے دعوت دی جاتی تو میں پسند کروں
گا۔ اگر بطور ہدیہ میرے لیے دتی یا کھر ہی بھیجا جائے تو
میں ضرور قبول کر لوں گا۔

جو اپنے دوستوں سے

کوئی چیز مانگے

حضرت ابوسعید سے مروی ہے کہ رسول خدا نے
فرمایا اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھنا۔حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی
ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت سہل کے ذریعے ایک
مہاجر عورت کے لیے کہلا بھیجا، جس کا غلام بڑھئی کا کام
کرتا تھا کہ اپنے غلام سے کہو کہ وہ ہمارے لیے منبر
تیار کر دے۔ چنانچہ اس نے اپنے غلام کو حکم دیا تو وہ
جنگ کی طرف گیا اور جھاؤ کی لکڑی کاٹ کر آپ کے لیے
منبر تیار کر دیا۔ جب وہ بنا چکا تو عورت نے نبی
کریم ﷺ کے لیے پیغام بھیجا کہ منبر تیار ہو گیا ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے میرے پاس بھیج دو۔
پس لوگ اسے اٹھا کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں
لے آئے اور اسے وہاں رکھ دیا گیا جس جگہ آپ حضرات
دیکھ رہے ہیں۔

2568- النظر الحديث: 5178

2569- راجع الحديث: 377

2570- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي حَارِثٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ يَوْمًا جَالِسًا مَعَ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلٌ أَمَامَنَا وَالْقَوْمُ مُحَرَّمُونَ، وَأَنَا غَيْرُ مُحَرَّمٍ، فَأَبْصَرُوا وَجَارًا وَحَشِييًّا، وَأَنَا مَشْغُولٌ أَخْصِفُ نَعْلِي، فَلَمْ يُؤْذِنُونِي بِهِ، وَأَحْبَبُوا لَوْ آتَى أَبْصَرْتُهُ، وَالتَفَتُّ، فَأَبْصَرْتُهُ فَقُمْتُ إِلَى الْفَرَسِ، فَأَسْرَجْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُهُ، وَنَسِيتُ السَّوْطَ وَالرُّمْحَ، فَقُلْتُ لَهُمْ: تَأْوِلُونِي السَّوْطَ وَالرُّمْحَ، فَقَالُوا: لَا وَاللَّهِ لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ، فَعَضِبْتُ، فَذَلْتُ، فَأَخَذْتُهَا، ثُمَّ رَكِبْتُ فَشَدَدْتُ عَلَى الْحِمَارِ فَعَقَرْتُهُ، ثُمَّ جِئْتُ بِهِ وَقَدْ مَاتَ، فَوَقَعُوا فِيهِ يَأْكُلُونَهُ، ثُمَّ إِنَّهُمْ شَكُّوا فِي أَكْلِهِمْ إِيَّاهُ وَهُمْ حُرُمٌ، فَرُحْنَا وَخَبَأْتُ الْعَضْدَ مَعِي، فَأَخَذَ كُنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَنَاهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَنَازَلْنَاهُ الْعَضْدَ، فَأَكَلَهَا حَتَّى تَفِدَهَا وَهُوَ مُحَرَّمٌ، فَحَدَّثَنِي بِهِ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن نبی کریم ﷺ کے کچھ صحابہ کے ساتھ مکہ مکرمہ کے راستے میں ایک منزل پر بیٹھا ہوا تھا اور رسول اللہ ﷺ ہم سے آگے قیام فرما تھے اور لوگوں نے احرام باندھا ہوا تھا جبکہ میں غیر محرم تھا۔ پس ہم نے ایک جنگلی گدھا (گورخر) دیکھا اور میں اپنی جوتی گانٹھنے میں مصروف تھا۔ لوگوں نے مجھے اس کے بارے میں کچھ نہ بتایا حالانکہ وہ دل سے چاہتے تھے کہ کہیں میں اسے دیکھ لوں پس میں نے ادھر توجہ کی تو اسے دیکھ لیا میں اپنے گھوڑے کی طرف کھڑا ہوا، اس پر زین کسی پھر سوار ہو گیا لیکن اپنا کوڑا اور نیزہ بھول گیا پس میں نے ان سے کوڑا اور نیزہ پکڑانے کے لیے کہا انہوں نے جواب دیا کہ خدا کی قسم ہم آپ کی کسی چیز سے مدد نہیں کریں گے چنانچہ مجھے غصہ آیا پس میں اُترا اور دونوں چیزیں لے کر سوار ہو گیا۔ پس میں نے گورخر پر حملہ کر کے اسے پچھاڑ لیا۔ پھر ذبح کر کے اسے لے آیا پھر وہ لوگوں کے سامنے رکھ دیا تو وہ کھانے لگے۔ پھر انہیں اس کے کھانے کے متعلق شک ہوا کیونکہ انہوں نے احرام باندھا ہوا تھا۔ ہم روانہ ہو گئے اور اس کا ایک بازو میں نے اپنے پاس چھپا رکھا تھا جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گئے تو ہم نے اس بارے میں عرخ کی۔ فرمایا کہ کیا تمہارے پاس اس میں سے کچھ ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا اور وہ بازو حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ پس آپ نے وہ تناول فرمایا حتیٰ کہ وہ ختم ہو گیا اور آپ نے احرام باندھا ہوا تھا۔ اس کی زید بن اسلم، عطاء بن یسار نے حضرت ابو قتادہ سے۔

4- بَابُ مَنْ اسْتَسْقَى

وَقَالَ سَهْلٌ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْقِي

2571- حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ عَمَلِدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو طَوَّالَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَارِ هَذِهِ فَاسْتَسْقَى، فَحَلَبْنَا لَهُ شَاةً لَنَا، ثُمَّ شَبَّهَهُ مِنْ مَاءِ بئرِ هَذِهِ، فَأَعْطَيْنَاهُ، وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَسَارِهِ وَعُمَرُ مُجَاهِدُهُ، وَأَعْرَابِيٌّ عَنْ يَمِينِهِ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ عُمَرُ: هَذَا أَبُو بَكْرٍ، فَأَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ فَضْلَهُ، ثُمَّ قَالَ: الْآمِنُونَ الْآمِنُونَ، أَلَا فَيَتَنَوُّوا قَالَ أَنَسٌ: فِيهِ سُنَّةٌ، فِيهِ سُنَّةٌ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

جس نے پانی مانگا

حضرت سہل کا بیان ہے کہ حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا: پانی لاؤ۔

عبداللہ بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے اسی غریب خانے میں رونق افروز ہوئے اور پانی مانگا ہم نے آپ کے لیے ایک بکری کو دوہا پھر اس میں اپنے اس کنویں کا پانی ملایا اور آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضرت ابو بکر آپ کے بائیں طرف حضرت عمر سامنے اور ایک اعرابی داہنی طرف تھا۔ جب آپ فارغ ہوئے تو حضرت عمر نے عرض کی کہ یہ حضرت ابو بکر ہیں چنانچہ آپ نے اعرابی کو دیا اور فرمایا کہداہنی جانب والے، داہنی طرف والے والوں کو یاد رکھو اس وقت سے یہی دستور ہے یہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔

5- بَابُ قَبُولِ هَدِيَّةِ الصَّيْدِ

وَقَبِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبِي قَتَادَةَ عَضْدَ الصَّيْدِ

2572- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " أَتَفَجَّنَا أَرْبَابُ يَمْرِ الظُّهْرَانِ، فَسَعَى الْقَوْمُ، فَلَعَبُوا، فَأَخَذَ كُنْهًا، فَأَخَذَهَا، فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ، فَذَمَّهَا وَبَعَثَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْرِكَهَا أَوْ

شکار کا ہدیہ قبول کرنا

نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوقتادہ سے شکار کی ہدیہ قبول فرمائی۔

ہشام بن زید بن انس بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے ایک خرگوش کو مزار الظہر ان کے مقام پر دوڑایا لوگ اس کے پیچھے بھاگتے بھاگتے تھک گئے تو میں نے اسے پکڑ لیا اور لے کر حضرت ابوطحہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کی سرین یا دونوں رانیں رسول

2571- راجع الحديث: 2352، صحيح مسلم: 5259

2572- النظر الحديث: 5489، 5535، صحيح مسلم: 5022، سنن ابوداؤد: 3791، سنن ترمذی: 1789، سنن

نسائی: 4322، سنن ابن ماجه: 3243

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیج دیں ان کا بیان ہے کہ کوئی شک نہیں کہ آپ نے انہیں قبول فرمایا۔ میں نے عرض کی کہ اس میں سے تناول فرمایا؟ فرمایا کہ اس میں سے کھایا اور پھر فرمایا کہ اسے قبول فرمایا تھا۔

ہدیہ قبول کرنا

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ حضرت صعب بن جثامہ نے رسول اللہ کی خدمت میں بطور ہدیہ گورخر بھیجا جبکہ آپ ابواء یا ودان کے مقام پر تھے۔ چنانچہ آپ نے اسے واپس لوٹا دیا جب آپ نے ان کے چہروں کو ملاحظہ فرمایا تو فرمایا میں اسے تمہاری طرف کبھی نہ واپس لوٹاتا لیکن میں حالت احرام میں ہوں۔

ہدیہ قبول کرنا

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ لوگ اپنے ہدیے بھیجنے کے لیے حضرت عائشہ کی باری کا انتظار کیا کرتے تھے اور اس عمل سے ان کا مقصد رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی کا حصول ہوتا تھا۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس کی خالہ حضرت اُمّ حنفیدہ نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں پنیر، گھی اور گوہ کا ہدیہ بھیجا۔ پس نبی کریم ﷺ نے پنیر اور

قُوْدِيَّتَهَا - قَالَ: قُوْدِيَّتَهَا لَا شَكَّ فِيهِ - فَقَبِلَهُ - قُلْتُ: وَأَكَلَ مِنْهُ؟ قَالَ: وَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ: قَبِلَهُ

6- بَابُ قَبُولِ الْهَدِيَّةِ

2573 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي

مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصُّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ: أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَارًا وَحَشِيئًا وَهُوَ بِالْأَكْوَامِ، أَوْ يَوْذَانَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ، قَالَ: أَمَا إِنَّا لَنَرُدُّكَ عَلَيْكَ إِلَّا أَكَا حُرْمٍ

7- بَابُ قَبُولِ الْهَدِيَّةِ

2574 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا

عُبَيْدَةُ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَذَا يَأْتِيهِمْ يَوْمَ عَائِشَةَ، يَبْتَغُونَ بِهَا - أَوْ يَبْتَغُونَ بِذَلِكَ - مَرْضَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2575 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا

جَعْفَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَهْدَتْ أُمُّ حُنَيْدٍ خَالَتَهُ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

2573- راجع الحديث: 1825

2574- النظر الحديث: 2580، 2581، 3775، صحيح مسلم: 6239

2575- النظر الحديث: 5389، 5402، 7358، صحيح مسلم: 5022، سنن ابوداؤد: 3791، سنن ترمذی: 1789

سنن لمسانی: 4323، سنن ابن ماجه: 3243

وَسَلَّمَ أَقْطَا وَبَسْمًا وَأَطْبًا، فَأَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَقِطِ وَالشَّنَنِ، وَتَرَكَ الطَّبَّ تَقْلِدًا، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَأَكَلَ عَلَى مَا بَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أَكَلَ عَلَى مَا بَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

2576- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ: أَهْدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ؟ فَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ، قَالَ لِأَصْحَابِهِ: كُلُوا، وَلَمْ يَأْكُلْ، وَإِنْ قِيلَ هَدِيَّةٌ، فَحَرَبَ بِيَدِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَكَلَ مَعَهُمْ.

2577- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ، فَقِيلَ: تُصَدِّقُ عَلَى بَرِيرَةَ، قَالَ: هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ.

2578- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْهُ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ، وَأَتَتْهُمْ اشْتَرَطُوا وَلَا مَخَافَةَ، فَذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَرِيهَا، فَأَعْتَقِيهَا، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَى، وَأَهْدِي لَهَا لَحْمًا، فَقِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا تُصَدِّقُ عَلَى بَرِيرَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

کھی میں سے کھایا اور کراہت کے سبب گوہ کو چھوڑ دیا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اسے (گوہ کو) رسول اللہ ﷺ کے دسترخوان پر کھایا گیا اور اگر وہ حرام ہوتی تو رسول اللہ ﷺ کے دستر پر نہ کھائی جاتی۔

محمد بن زیاد کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں جب کھانا پیش کیا جاتا تو آپ دریافت فرمالتے کہ یہ ہدیہ ہے یا صدقہ۔ اگر یہ کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو اپنے صحابہ سے فرماتے کہ کھالو اور خود تناول نہ فرماتے اور اگر کہا جاتا کہ ہدیہ ہے تو رسول اللہ ﷺ بھی ہاتھ بڑھا دیتے اور لوگوں کے ساتھ تناول فرماتے۔

قنادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا اور کہا گیا کہ یہ بریرہ کو صدقہ کے طور پر دیا گیا تھا۔ فرمایا کہ یہ اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ انہوں نے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا تو مالکوں نے ولاء کی شرط رکھی پس نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر ہوا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے اور اس (بریرہ) کے لیے گوشت بھیجا گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ بریرہ کو بطور صدقہ دیا گیا ہے لہذا اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے اور عبدالرحمن کا بیان ہے کہ اسے اس کے شوہر کی

بارے میں اختیار دیا گیا جو آزاد تھا یا غلام۔ شعبہ کا بیان ہے کہ میں نے عبدالرحمن سے اس کے خاوند کے بارے میں پوچھا فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ وہ آزاد تھا یا غلام۔

حفصہ بنت سیرین کا بیان ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت عائشہ کے پاس نبی کریم ﷺ جلوہ فرما ہوئے اور فرمایا کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ عرض کی نہیں ماسوائے اس گوشت کے جو ام عطیہ نے اس (بریرہ) کے لیے بطور صدقہ بھیجا ہے۔ فرمایا کہ صدقہ تو اپنی جگہ پر جا پہنچا۔

جو اپنے صاحب کے لیے تحفہ بھیجے
اور تحفہ بھیجتے وقت اس کی خاص بیوی کی
باری کا لحاظ رکھے

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ لوگ میری باری کے دن اپنے ہدیے بھیجا کرتے۔ حضرت ام سلمہ نے بتایا کہ میری سونکیں جمع ہوئیں اور انہوں نے حضور ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا لیکن آپ نے جواب سے اعراض فرمایا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات کے دو گروہ تھے۔ ایک گروہ حضرت

اللہ علیہ وسلم: هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ، وَلَكَا هَدِيَّةٌ وَخَيْرٌ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: رَوْجُهَا حُرٌّ أَوْ عَبْدٌ، قَالَ شُعْبَةُ: سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ عَنْ رَوْجِهَا، قَالَ: لَا أَكْذِبُ أَحَدًا عَنْ عَبْدِ

2579- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ، أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ، قَالَتْ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقَالَ: عِنْدَكُمْ شَيْءٌ، قَالَتْ: لَا، إِلَّا شَيْءٌ بَعَثْتُ بِهِ أُمَّ عَطِيَّةٍ، مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثْتُ إِلَيْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ، قَالَ: إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَوْلَهَا

8- بَابٌ مِّنْ أَهْدَى إِلَى صَاحِبِهِ وَتَحَرَّى بَعْضُ نِسَائِهِ كَوْنَ بَعْضٍ

2580- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَكَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَذَا يَأْتَاهُمْ يَوْمِي وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: إِنْ صَوَّاحِي اجْتَمَعْنَ، فَقَدْ كَرِهْتُ لَهُ، فَأَعْرَضَ عَنْهَا

2581- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ نِسَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

2579- راجع الحديث: 1446

2580- راجع الحديث: 2574، سنن ترمذی: 3879

2581- راجع الحديث: 2574، صحيح مسلم: 6240، 6241، سنن ترمذی: 3879، تعليقاً: سنن

نسائی: 3954، 3955

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ حِزْبَيْنِ، فُحِزِبَ فِيهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةُ، وَالْحِزْبُ الْآخَرُ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ قَدْ عَلِمُوا حُبَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ، فَإِذَا كَانَتْ عِنْدَ أَحَدِهِمْ هَدِيَّةً يُرِيدُ أَنْ يُهْدِيَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخْرَجَهَا حَتَّى إِذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ، بَعَثَ صَاحِبَ الْهَدِيَّةِ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ، فَكَلَّمَ حِزْبُ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا: كَلِّمِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ، فَيَقُولُ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً، فَلْيُهْدِ إِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ مِنْ بُيُوتِ نِسَائِهِ، فَكَلَّمَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ بِمَا قُلْنَ، فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا، فَسَأَلَتْهَا، فَقَالَتْ: مَا قَالَ لِي شَيْئًا، فَقُلْنَ لَهَا: كَلِّمِيهِ قَالَتْ: فَكَلَّمَتْهُ حِينَ دَارَ إِلَيْهَا أَيْضًا، فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا، فَسَأَلَتْهَا، فَقَالَتْ: مَا قَالَ لِي شَيْئًا، فَقُلْنَ لَهَا: كَلِّمِيهِ حَتَّى يُكَلِّمَكَ، فَدَارَ إِلَيْهَا فَكَلَّمَتْهُ، فَقَالَ لَهَا: لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ، فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِي وَأَنَا فِي ثَوْبِ امْرَأَةٍ إِلَّا عَائِشَةَ، قَالَتْ: فَقَالَتْ: أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مِنْ أَذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، ثُمَّ إِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ: إِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدُكَ اللَّهُ الْعَدْلَ فِي بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ: يَا بَنِيَّةُ لَا تُجِيبِينَ مَا أُحِبُّ، قَالَتْ: بَلَى، فَزَجَعَتْ إِلَيْهِنَّ، فَأَخْبَرَهُنَّ، فَقُلْنَ: ارْجِعِي إِلَيْهِ، فَأَبَتْ أَنْ تَرْجِعَ،

عائشہ، حضرت حفصہ، حضرت صفیہ اور حضرت سودہ پر مشتمل تھا اور دوسرے میں حضرت ام سلمہ اور رسول اللہ ﷺ کی باقی ازواج مطہرات تھیں جبکہ مسلمانوں کو حضرت عائشہ سے رسول اللہ ﷺ کی محبت کا علم تھا۔ جب ان میں سے کسی کے پاس ہدیہ ہوتا اور وہ اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجنا چاہتا تو اسے رکھ چھوڑتا۔ حتیٰ کہ جب رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ کے گھر میں جلوہ فرما ہوتے تو ہدیہ بھیجنے والا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حضرت عائشہ کے گھر اپنا ہدیہ بھیجتا۔ پس حضرت ام سلمہ کے گروہ نے آپس میں گفتگو کی اور حضرت ام سلمہ سے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کریں کہ حضور ﷺ لوگوں سے یہ فرما دیں کہ جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہدیہ پیش کرنا چاہے وہ بھیج دیا کرے اگرچہ آپ اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی کے گھر رونق افروز کیوں نہ ہوں۔ پس حضرت ام سلمہ نے اسی طرح عرض کر دیا جیسا کہ ان سے کہا گیا تھا تو آپ نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ چنانچہ انہوں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے بتا دیا کہ حضور ﷺ نے مجھ سے کچھ بھی نہیں فرمایا چنانچہ انہوں نے کہا کہ پھر عرض کرنا۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ اپنی باری کے دن انہوں نے پھر بات کی لیکن آپ نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ انہوں نے ان سے پوچھا تو کہا کہ مجھ سے کچھ بھی نہیں کہا انہوں نے کہا کہ پھر عرض کرنا حتیٰ کہ کچھ ارشاد فرمائیں پس جب ان کی باری آئی تو یہ پھر عرض گزار ہوئیں۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ مجھے عائشہ کے بارے میں ازیت نہ دو کیونکہ میرے پاس وحی نہیں آتی جب میں اپنی کسی بیوی کے کپڑوں میں ہوں

فَازْسَلْنِ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ، فَأَتَتْهُ، فَأَغْلَطَتْ،
وَقَالَتْ: إِنَّ نِسَاءَكَ يَنْفُسُكَ اللَّهُ الْعَدْلُ فِي بِنْتِ
ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ، فَرَفَعَتْ صَوْعَهَا حَتَّى تَنَالَتْ عَائِشَةَ
وَهِيَ قَاعِدَةٌ فَسَبَّتْهَا، حَتَّى إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْظُرُ إِلَى عَائِشَةَ، هَلْ تَكَلَّمُ، قَالَ:
فَتَكَلَّمَتْ عَائِشَةُ تَرُدُّ عَلَى زَيْنَبَ حَتَّى أَسْكَنَتْهَا،
قَالَتْ: فَتَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
عَائِشَةَ، وَقَالَ: إِنَّهَا بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ الْبُخَارِيُّ:
الْكَلَامُ الْأَخِيرُ قِصَّةُ فَاطِمَةَ، يُذَكِّرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ
عُرْوَةَ عَنْ رَجُلٍ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ، وَقَالَ أَبُو مَرْوَانَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ:
كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ هَذَا يَأْهَمُ يَوْمَ عَائِشَةَ، وَعَنْ
هِشَامٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، وَرَجُلٍ مِنَ الْمَوَالِ،
عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ
بْنِ هِشَامٍ، قَالَتْ عَائِشَةُ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَأْذَنْتُ فَاطِمَةَ

سوائے عائشہ کے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ انہوں
نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں آپ کو تکلیف دینے
سے توبہ کرتی ہوں پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی
صاحبزادی حضرت فاطمہ کو بلایا اور انہیں رسول
اللہ ﷺ کی خدمت میں یہ کہنے کے لیے بھیجا کہ آپ
کی ازواج مطہرات خدا کا واسطہ دیتی ہیں کہ ابو بکر کی بیٹی
کے بارے میں انصاف فرمائیے چنانچہ انہوں نے عرض
کی تو آپ نے فرمایا: اے بیٹی! کیا جس سے میں محبت
کرتا ہوں تمہیں اس سے محبت نہیں؟ عرض کی کہ کیوں
نہیں۔ پس یہ ان کے پاس واپس گئیں اور انہیں جواب
بتا دیا۔ انہوں نے پھر واپس جانے کے لیے کہا تو یہ انکار
کر گئیں پھر انہوں نے حضرت زینب بنت جحش کو بھیجا وہ
حاضر خدمت ہوئیں اور قدرے گرم لہجے میں عرض گزار
ہوئیں کہ آپ کی بیویاں اللہ کا واسطہ دے کر عرض کرتی
ہیں کہ ابن ابوقحافہ کی بیٹی کے بارے میں انصاف
فرمائیے اور ان کی آواز اونچی ہو گئی حتیٰ کہ حضرت عائشہ
پر برس پڑیں جو وہاں بیٹھی ہوئی تھیں اور انہیں برا بھلا کہا
تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ کی جانب دیکھا
کہ یہ کیا کہتی ہیں۔ حضرت عائشہ نے بھی کہا اور حضرت
زینب کو جواب دیا، حتیٰ کہ انہیں خاموش کر دیا گیا اور نبی
کریم ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ کی جانب دیکھتے
ہوئے فرمایا کہ یہ ابو بکر کی بیٹی ہے۔ امام بخاری فرماتے
ہیں کہ حضرت فاطمہ کے واقعے میں آخری بات مقول
ہے ہشام بن عروہ ایک شخص، زہری، محمد بن عبد الرحمن
سے اور ابو مردان، ہشام، عروہ سے مروی ہے کہ لوگ
اپنے ہدیے بھیجنے کے لیے حضرت عائشہ کی باری کا انتظار
کیا کرتے تھے اور ہشام ایک قرشی، ایک موالی سے

زہری، محمد بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھی کہ حضرت فاطمہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔

جو ہدیہ واپس نہ کیا جائے

عزہ بن ثابت انصاری کا بیان ہے کہ میں ثمامہ بن عبد اللہ کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے خوشبودی اور فرمایا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوشبو لوٹا یا نہیں کیا کرتے اور حضرت انس کا کہنا ہے کہ نبی کریم ﷺ خوشبو لوٹا یا نہیں فرمایا کرتے تھے۔

جو غائب چیز کے ہبہ کرنے کو جائز سمجھے

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت مسور بن مخزوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مروان نے انہیں بتایا کہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں جب ہوازن کا وفد حاضر ہوا تو آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے پھر اللہ تعالیٰ کی شایان کی جو اس کے لائق ہے پھر فرمایا۔ اما بعد، تمہارے یہ بھائی ہمارے پاس تائب ہو کر آئے ہیں اور میں یہ مناسب جاننا ہوں کہ ان کے قیدی انہیں واپس دے دوں۔ پس جو تم میں سے خوش دلی سے ایسا کرنا چاہتا ہے تو وہ کر دے اور جو اپنا حصہ باقی رکھنا چاہتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سب سے پہلے جوئے کا مال عطا فرمائے اس میں سے ہم اسے دے دیں۔ لوگوں نے عرض کی کہ ہم خوشی سے آپ کو اجازت دیتے ہیں۔

9- بَابُ مَا لَا يُرَدُّ مِنَ الْهَبِيَّةِ

2582 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ قَابِطٍ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقَاوَلَنِي طَيْبًا، قَالَ: كَانَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يُرَدُّ الطَّيِّبَ قَالَ: وَرَعَمَ أَنَسُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُرَدُّ الطَّيِّبَ

10- بَابُ مَنْ رَأَى الْهَبَةَ الْغَائِبَةَ جَائِزَةً

2583 و 2584 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: ذَكَرَ عَزْرَةُ أَنَّ الْيَسُوزَ بْنَ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَمَرْوَانَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدَّ جَاءَهُ وَقَدْ هَوَّارَنَ، قَامَ فِي النَّاسِ، فَأَتَنِي عَلَى اللَّهِ عَمَّا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ أَحْوَاكُمُ جَاءَهُ وَكَاتِبِينَ، وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبِيَّهُمْ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيَّبَ ذَلِكَ، فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفْعِلُ اللَّهُ عَلَيْنَا، فَقَالَ النَّاسُ: طَيَّبْنَاكَ

11- بَابُ الْكَفَاةِ فِي الْهَبَةِ

2585 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ

يُونُسَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُعِيبُ عَلَيْهَا، لَمْ يَذْكُرْ وَكِيعٌ، وَمُحَاضِرٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ

12- بَابُ الْهَبَةِ لِلْوَلَدِ، وَإِذَا أُعْطِيَ

بَعْضَ وَلَدِهِ شَيْئًا لَمْ يَجُزْ، حَتَّى يَعْطِلَ بَيْنَهُمْ وَيُعْطِيَ الْآخَرِينَ مِنْهُ، وَلَا يُشْهَدُ عَلَيْهِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اغْلُوا بَنِينَ أَوْلَادِكُمْ فِي الْعَطِيَّةِ وَهَلْ لِلْوَالِدِ أَنْ يَزِجَ فِي عَطِيَّتِهِ وَمَا يَأْكُلُ مِنْ مَالٍ وَلَدِهِ بِالْمَعْرُوفِ، وَلَا يَتَعَدَّى " وَاشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُمَرَ بَعِيرًا ثُمَّ أَعْطَاهُ ابْنَ عُمَرَ، وَقَالَ: اصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ

2586 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ، أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَمُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، أَنَّهُمَا حَدَّثَا عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا، فَقَالَ: أَكَلْتَ وَلَدَكَ نَحَلْتُ مِنْهُ، قَالَ: لَا، قَالَ فَارْجِعْهُ

ہبہ کا بدلہ لینا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ ہدیہ کو قبول فرماتے اور اس کا بدلہ دیا کرتے تھے وکج اور محض اسے ہشام، عروہ اور حضرت عائشہ کی سند سے مروی نہیں کرتے۔

بیٹے کے لیے ہبہ کرنا جب کوئی اپنے بیٹے کو کوئی چیز دے تو جائز نہیں حتیٰ کہ بیٹوں میں انصاف کرے اور دوسروں کو بھی اتنا ہی دے اور اس پر کوئی گواہی نہ دے

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنی اولاد کے درمیان عطیات میں انصاف کرو اور کیا والدین عطا کر کے واپس لے سکتے ہیں؟ اور اپنی اولاد کے مال سے رواج کے مطابق کھا سکتے ہیں لیکن حد سے نہ بڑھا جائے نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر سے ایک اونٹ خریدا پھر وہ حضرت ابن عمر کو دے کر فرمایا کہ اس کا جو چاہو کرو۔

حمید بن عبد الرحمن اور محمد بن نعمان بن بشیر نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ ان کے والد ماجد انہیں لے کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو غلام دے دیا ہے۔ فرمایا کہ کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو ایسا ہی دیا ہے؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا تو اسے واپس کرو۔

2585- سنن ابوداؤد: 3536، سنن ترمذی: 1953

2586- انظر الحديث: 2650، 2587، صحيح مسلم: 4153، 4154، 4155، سنن ترمذی: 1367، سنن

نسائی: 3674، 3675، 3676، 3677، سنن ابن ماجہ: 2376

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

13- بَابُ الْإِشْہَادِ فِي الْهَبَةِ

2587- حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا أَبُو

عَوَّانَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ
 الثَّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ
 يَقُولُ: أَعْطَانِي أَبِي عَطِيَّةً، فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ
 رَوَاحَةَ: لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْہِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي أُعْطِيتُ ابْنِي مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ
 رَوَاحَةَ عَطِيَّةً، فَأَمَرْتَنِي أَنْ أَشْہِدَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ،
 قَالَ: أَعْطِيتُ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هَذَا، قَالَ: لَا،
 قَالَ: فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْمِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ، قَالَ:
 فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهُ

14- بَابُ هَبَةِ الرَّجُلِ لِمَرْأَتِهِ

وَالْمَرْأَةِ لِرَجُلِهَا

قَالَ إِبْرَاهِيمُ: جَائِزَةٌ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ
 الْعَزِيزِ: لَا يَزُوجَانِ وَاسْتَأْذَنَ الثَّيْبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً فِي أَنْ يَمْرُضَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ
 وَقَالَ الثَّيْبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَائِدُ فِي
 هَبَّتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْمِهِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ:
 فِيمَنْ قَالَ لِمَرْأَتِهِ: هَبِي لِي بَعْضَ صَدَاقِكَ أَوْ كُلَّهُ،
 ثُمَّ لَمْ يَمْنُكْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى طَلَّقَهَا فَرَجَعَتْ فِيهِ،
 قَالَ: يَزْدُ إِلَيْهَا إِنْ كَانَ خَلَبَهَا، وَإِنْ كَانَتْ أَعْطَتْهُ
 عَنْ طِيبِ نَفْسٍ لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِهَا خَدِيعَةٌ،
 جَازَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (فَإِنْ طَلَّقَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ

ہبہ میں گواہ بنانا

عامر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ منبر پر فرماتے تھے کہ
 میرے والد ماجد نے مجھے ایک عطیہ دیا۔ پس حضرت عمرہ
 بنت رواحہ نے کہا کہ میں اس وقت راضی نہیں جب تک
 رسول اللہ ﷺ کو گواہ نہ انہوں نے عرض کی کہ میں نے
 اپنے بیٹے کو جو عمرہ بنت رواحہ سے ہے ایک عطیہ دیا ہے یا
 رسول اللہ! وہ مجھ سے کہتی ہیں کہ آپ کو گواہ بناؤ۔ فرمایا
 کہ کیا تم نے اپنے تمام بیٹوں کو ایسا ہی دیا ہے؟ عرض کی
 کہ نہیں۔ فرمایا تو اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان
 انصاف کرو پس وہ واپس لوٹ آئے اور اپنا عطیہ واپس
 لے لیا۔

خاوند کا بیوی کو اور بیوی کا

خاوند کو ہبہ کرنا

ابراہیم نے کہا: جائز ہے اور عمر بن عبد العزیز نے
 کہا کہ وہ دونوں واپس نہیں لوٹائیں گے اور نبی
 کریم ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات سے اجازت
 طلب فرمائی کہ مرض کی حالت میں حضرت عائشہ کے گھر
 میں قیام فرمائیں اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہبہ کی
 ہوئی چیز کو واپس لوٹانے والا ہے کو چاٹنے والے کی طرح
 ہے۔ زہری نے اس شخص کے بارے میں کہا جس نے
 اپنی بیوی سے کہا کہ اپنے مہر کا کچھ حصہ یا سارا مجھے ہبہ
 کر دو۔ پھر تھوڑے عرصے بعد وہ اسے طلاق دے دیتا
 ہے تو عورت ہبہ سے پھر جاتی ہے انہوں نے فرمایا کہ

نَفْسًا فَكَلُوْهُ (النساء: 4)

اسے پورا مہر دیا جائے گا جبکہ اس نے دھوکا دیا ہو اور اگر اس نے خوشی سے معاف کیا ہو اور خاوند کے دل میں بھی کوئی چالاکی نہ تھی تو جائز ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: پھر اگر وہ اپنے دل کی خوشی سے مہر میں سے تمہیں کچھ دے دیں (پارہ ۴، النساء: ۴)۔

عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ پر نڈھالی تشریف لائی اور آپ کے مرض میں شدت ہوئی تو آپ نے اس حالت میں میرے گھر میں قیام فرمانے کی اجازت طلب کی تو انہوں نے اجازت دے دی۔ پس آپ دو آدمیوں کے درمیان (سہارا لے کر) تشریف لائے اور آپ کے پاؤں زمین کے ساتھ لگ رہے تھے اور آپ حضرت عباس اور ایک دوسرے شخص کے درمیان تھے۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس سے اس کا ذکر کیا جو حضرت عائشہ نے فرمایا تھا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تمہیں اس شخص کا نام معلوم ہے جس کا حضرت عائشہ نے نام نہیں لیا۔ میں نے کہا کہ نہیں۔ فرمایا کہ وہ حضرت علی بن ابوطالب تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنی ہبہ کی چیز کو واپس لینے والا کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر اسے کھا لیتا ہے۔

عورت کا شوہر کے ہوتے ہوئے دوسرے کو ہبہ کرنا اور آزاد کرنا یہ جائز ہے جبکہ عورت

2588- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَنْ يُوَاجِهَ أَنْ يَمْرُؤَ فِي بَيْتِي، فَأَذِنَ لَهُ، فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخَطَّى رِجْلَاهُ الْأَرْضَ، وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَدْ كَرِهْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ، فَقَالَ لِي: وَهَلْ تَدْرِي مِنَ الرَّجُلِ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ، قُلْتُ: لَا، قَالَ: هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ

2589- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا وَهْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَائِدُ فِي هَبَّتِهِ كَالْكَلْبِ يَفْقِي ثُمَّ يَعُودُ فِي قَتْبِهِ

15- بَابُ هِبَةِ الْمَرْأَةِ لِغَيْرِ زَوْجِهَا وَعَتَقِهَا، إِذَا كَانَ لَهَا زَوْجٌ فَهُوَ جَائِزٌ،

2588- راجع الحديث: 198

2589- النظر الحديث: 2621، 2622، 6975، صحيح مسلم: 4152، سنن نسائي: 3703، 3693

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

إِذَا لَمْ تَكُنْ سَفِيهَةً، فَإِذَا كَانَتْ
سَفِيهَةً لَمْ يَجْزُ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ
أَمْوَالَكُمُ) (النساء: 5)

2590- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ
ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَسْمَاءَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي
بِمَالٍ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الرَّبِيُّ، فَأَتَصَدَّقُ؟ قَالَ:
تَصَدَّقْ، وَلَا تُوعِ فَيُوعِيَ عَلَيْكَ

2591- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ
فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: أَلْفَقِي، وَلَا تُحْصِي، فَيُحْصِيَ اللَّهُ عَلَيْكَ،
وَلَا تُوعِ، فَيُوعِيَ اللَّهُ عَلَيْكَ

2592- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ اللَّيْثِ،
عَنْ يَزِيدَ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ،
أَنَّ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ،
أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً وَلَمْ تَسْتَأْذِنْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُهَا الَّذِي يَدُورُ عَلَيْهَا
فِيهِ، قَالَتْ: أَشَعَرْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِي أَعْتَقْتُ
وَلَيْدَتِي، قَالَ: أَوْفَعَلْتِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: أَمَا
إِنَّكَ لَوْ أَعْطَيْتَهَا أَخْوَالَكَ كَانَ أَعْظَمَ لَأَجْرِكَ،
وَقَالَ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ: عَنْ عَمْرِو، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ

احمق نہ ہوا اگر عورت احمق ہو تو
جائز نہیں ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ”ترجمہ کنز الایمان: اور
بے عقلوں کو ان کے مال نہ دو (پارہ ۴، النساء: ۵)“

عباد بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ!
میرے پاس مال نہیں ہے مگر وہی جو مجھے حضرت زبیر نے
دیا ہے تو کیا میں اس میں سے خیرات کیا کروں؟ فرمایا کہ
خیرات کرو اور روک کر نہ رکھو ورنہ تمہیں دنیا بھی روک لیا
جائے گا۔

فاطمہ نے حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ خرچ کرو
اور شمار کر کے نہ دو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں شمار کر کے دے
گا اور ہاتھ نہ روکو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے اپنا ہاتھ روک
لے گا۔

غریب مولیٰ ابن عباس کو حضرت ميمونہ بنت
حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ انہوں نے ایک
لونڈی آزاد کی اور نبی کریم ﷺ سے اجازت نہ لی۔
جب ان کی باری کا روز آیا تو عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا
آپ کو علم ہے کہ میں نے اپنی لونڈی کو آزاد کر دیا ہے؟
فرمایا کیا تم یہ کام کر چکی ہو؟ عرض کی کہ ہاں۔ فرمایا کہ اگر
تم اسے اپنے ماموں کو دیتیں تو تمہیں بہت زیادہ اجر ملتا۔
بکر بن مضر عمرو، بکیر نے غریب سے مروی کی ہے کہ
حضرت ميمونہ نے اسے آزاد کر دیا تھا۔

2590- راجع الحديث: 1434

2591- راجع الحديث: 1433

2592- النظر الحديث: 2594، صحيح مسلم: 2314

كَرِيبٌ إِنْ مَيِّمُوْنَةٌ اَعْتَقَتْ

2593- حَدَّثَنَا جَبَّانُ بْنُ مُوسَى، أَحْمَرُ تَابِعًا عَبْدُ اللَّهِ، أَحْمَرُ تَابِعًا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَفْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيُّكُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ، وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا، غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَبْتَغِي بِذَلِكَ رِضًا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا قصد فرماتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ اندازی فرماتے کہ آپ کے ساتھ جانے کے لیے کس کا نام نکلتا ہے اور آپ نے ان کے درمیان ایک رات دن کی باری مقرر فرمائی ہوئی تھی، ماسوائے اس کے کہ حضرت سودہ بنت زمعہ نے اپنی باری حضرت عائشہ زوجہ نبی کریم کو دی ہوئی تھی اور اس سے ان کا مقصود رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی حاصل کرنا تھا۔

16- بَابُ يَمْنَنُ يُبْدَأُ بِالْهَدِيَّةِ

2594- وَقَالَ بَكْرٌ: عَنْ عَمْرِو، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ كَرِيبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، إِنْ مَيِّمُوْنَةٌ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَتْ وَلَيْدَةً لَهَا، فَقَالَ لَهَا: وَلَوْ وَصَلْتَ بَعْضَ أَخْوَالِكَ كَانَ أَعْظَمَ لَأَجْرِكَ

کس سے ہدیہ کا آغاز کیا جائے؟
بکر، عمرو، بکیر، کریب مولیٰ ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت میمونہ زوجہ نبی کریم ﷺ نے اپنی لونڈی آزاد کر دی تو آپ نے ان سے فرمایا کہ اگر تم اپنے کسی ماموں کو دیتیں تو تمہیں بہت زیادہ اجر ملے گا۔

2595- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي عَمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ- رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَيْمٍ بِنِ مَرْثَةَ- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ لِي جَارَتَيْنِ قَالِي أُهْبِئَا أُهْدِي، قَالَ: إِلَى أَقْرَبِيهِمَا مِنْكَ تَابَا

بنی تیم بن مرہ کے فرد طلحہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! میری دو پڑوس ہیں تو میں ان میں سے کس کے لیے ہدیہ بھیجوں؟ فرمایا کہ ان میں سے جس کا دروازہ تمہارے زیادہ نزدیک ہو۔

17- بَابُ مَنْ لَمْ يَقْبَلْ

جو کسی وجہ سے ہدیہ

2593- النظر الحديث: 7545,7500,7370,7369,6679,6662,5212,4757,4750,4749,

2318: سنن ابو داؤد: 4680,4141,4025,2879,2688,2661,2637

2594- راجع الحديث: 2592

2595- راجع الحديث: 2259

الْهَدِيَّةُ لِعَلَّةٍ

قبول نہ کرے

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: كَانَتْ الْهَدِيَّةُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً وَالْيَوْمَ رِشْوَةٌ

عمر بن عبدالعزیز کا بیان ہے کہ ہدیہ تو رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ہدیہ ہوتا تھا اور آج تو رشوت ہے۔

2596- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ الصَّعْبَ بْنَ جَثَامَةَ اللَّيْمِيَّ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يُخْبِرُ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَخَيْسَ وَهُوَ بِالْأَنْوَاعِ - أَوْ يَوْذَانَ - وَهُوَ مُحْرَمٌ، فَرَدَّهُ، قَالَ صَعْبٌ: فَلَمَّا عَرَفَ فِي وَجْهِهِ رَدَّهُ هَدِيَّتِي قَالَ: لَيْسَ بِنَارٍ دُعَاؤُكَ وَلَكِنَّا حَرَمٌ

حضرت عبداللہ بن عباس نے حضرت صعب بن جثامہ لیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جو نبی کریم ﷺ کے صحابہ سے تھے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں وحشی گدھے کے گوشت کا ہدیہ پیش کیا جبکہ آپ ابواء یا وذان کے مقام پر حالت احرام میں تھے تو حضور ﷺ نے اسے واپس کر دیا حضرت صعب کا بیان ہے کہ ہدیہ واپس ہونے کے سبب جب حضور ﷺ نے میرے چہرے کی حالت ملاحظہ فرمائی تو فرمایا میں تمہارے تحفے کو کبھی منع نہ کرتا لیکن میں احرام کی حالت میں ہوں۔

2597- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ النَّسَائِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْأَثْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ: هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أَهْدَيْتُ لِي، قَالَ: فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ بَيْتِ أُمِّهِ، فَيَنْظُرَ يَهْدِي لَهُ أَمَ لَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا جَاءَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ، إِنْ كَانَ بَعِيدًا لَهُ رُغَامٌ أَوْ بَقَرَةٌ لَهَا خَوَارٌ، أَوْ شَاةٌ تَبْعُرُ ثُمَّ رَفَعَ بِيَدِهِ حَتَّى رَأَيْنَا عُفْرَةَ ابْنِ أَبِيهِ: اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتَ، اللَّهُمَّ هَلْ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے قبیلہ ازد کے ایک آدمی کو جسے ابن اثنبہ کہا جاتا ہے صدقہ وصول کرنے کے لیے عامل بنا کر بھیجا۔ جب وہ واپس لوٹا تو کہا کہ یہ مال آپ کا ہے اور یہ مجھے ہدیے ملے ہیں۔ فرمایا اچھا تم اپنے باپ کے گھر میں بیٹھ رہتے یا اپنی ماں کے گھر میں، پھر دیکھتے کہ کوئی تمہیں لایئے دیتا ہے یا نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم میں سے کوئی شخص اس میں سے نہیں لے گا مگر بروز قیامت اسے اپنی گردن پر اٹھا کر حاضر ہوگا۔ اگر وہ اونٹ ہوا تو بلبلاتا ہوگا۔ گائے ہوئی تو ڈکراتی ہوگی اور

بَلَّغْتُ فَلَاکَ

بکری ہوئی تو میاں تو ہوگی۔ پھر اپنا ہاتھ بلند فرمایا حتیٰ کہ ہم نے بغلوں کی سفیدی دیکھ لی اور تین دفعہ فرمایا کہ اے اللہ! کیا میں نے تیرا حکم پہنچا دیا؟

جب کوئی ہبہ یا وعدہ کرے

اور چیز دینے سے پہلے

فوت ہو جائے

عبیدہ کا قول ہے کہ اگر ہبہ کرنے والا فوت ہو جائے تو ہدیہ علیحدہ کر دیا جائے گا اور موہوب لے زندہ ہو تو اس کے وارثوں کے لیے ہے اور اگر علیحدہ نہ کیا ہو تو ہبہ کرنے والے کے وارثوں کے لیے ہوگا حسن بصری کا قول ہے کہ دونوں میں سے خواہ کوئی پہلے فوت ہو جائے وہ موہوب لے کے وارثوں کا ہوگا جبکہ قاصد نے اس پر قبضہ کر لیا ہو۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اگر بحرین کا مال آگیا تو میں تمہیں اتنا دوں گا تین دفعہ فرمایا: وہ مال نبی کریم ﷺ کے وصال تک نہ آیا۔ پس حضرت ابوبکر نے ایک منادی کو حکم دیا تو اس نے منادی کی کہ جس سے نبی کریم ﷺ نے وعدہ فرمایا یا قرض دینا ہو تو وہ ہمارے پاس آجائے پس میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا پس مجھے تین لپ بھر کر دیں۔

غلام اور سامان پر کس طرح

قبضہ کیا جائے

18- بَابُ إِذَا وَهَبَ هِبَةً أَوْ

وَعَدَ عِدَّةً ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ

أَنْ تَصِلَ إِلَيْهِ

وَقَالَ عَمِيرَةُ: إِنْ مَاتَ وَكَانَتْ فُصِّلَتْ الْهَدِيَّةُ وَالْمُهْدَى لَهُ حَتَّىٰ يَوْرَثَہُ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ فُصِّلَتْ فِيهِ يَوْرَثُہُ الَّذِي أَهْدَىٰ وَقَالَ الْحَسَنُ: أَيُّهُمَا مَاتَ قَبْلَ فِيهِ يَوْرَثُہُ الْمُهْدَىٰ لَهُ، إِذَا قَبَضَهَا الرَّسُولُ

2598 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أُعْطِيْتُكَ هَكَذَا - فَلَاکَ، فَلَمْ يَقْدَمْ حَتَّىٰ تُؤْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَ أَبُو بَكْرٍ مُتَاجِعًا فَنَادَىٰ مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةٌ أَوْ ذَيْنَ، فَلْيَأْتِنَا، فَأَتَيْنَاهُ، فَقُلْتُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَدَنِي فَحَتَّىٰ لِي فَلَاکَ

19- بَابُ: كَيْفَ يُقْبَضُ

الْعَبْدُ وَالْمَتَاعُ

حضرت ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ میں ایک سرکش اونٹ پر سوار تھا تو اس کو نبی کریم ﷺ نے خرید لیا اور فرمایا کہ اسے عبد اللہ! یہ تمہارا ہے۔

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت مسور بن مخزوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے قبائیں تقسیم فرمائیں اور ان میں سے حضرت مخزوم کو کچھ نہ دیا۔ پس حضرت مخزوم نے فرمایا کہ اے بیٹے! رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں میرے ساتھ چلو پس میں ان کے ساتھ گیا۔ فرمایا کہ اندر جا کر حضور ﷺ کو میرے پاس بلا لاؤ ان کا بیان ہے کہ میں حضور ﷺ کو بلانے گیا آپ ان کے پاس تشریف لائے اور آپ کے اوپر ان میں سے ایک قبائیں فرمایا کہ یہ ہم نے تمہارے لیے رکھ چھوڑی تھی راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے اس کی طرف دیکھا تو حضور ﷺ نے فرمایا مخزوم راضی ہو گیا۔

کسی نے کوئی چیز ہبہ کی، دوسرے نے قبضہ کر لیا اور یہ نہ کہا کہ میں نے قبول کی

حمید بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں ہلاک ہو گیا فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ عرض کی کہ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا۔ فرمایا کہ کیا غلام آزاد کر دو گے؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم اتنی طاقت رکھتے ہو کہ مسلسل دو ماہ کے روزے رکھو؟

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: كُنْتُ عَلَى بَكْرٍ صَغِيرٍ فَأَشْتَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ

2599 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْيَسَّورِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَّةً، وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ مِنْهَا شَيْئًا، فَقَالَ مَخْرَمَةُ: يَا بَنِي، انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ، فَقَالَ: ادْخُلْ، فَادْعُهُ لِي، قَالَ: فَدَعَوْتُهُ لَهُ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا، فَقَالَ: خَبَأْنَا هَذَا لَكَ، قَالَ: فَتَنَظَّرَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: رَضِيَ مَخْرَمَةُ

20- بَابُ إِذَا وَهَبَ هَبَةً فَقَبَضَهَا الْآخَرُ وَلَمْ يَقُلْ قَبِلْتُ

2600 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هَلَكْتُ، فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: وَقَعْتُ بِأَهْلِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: تَجِدُ رَقَبَةً؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟

2599- انظر الحديث: 6132, 5862, 5800, 3127, 2657، صحيح مسلم: 2428, 2429، سنن

ابوداؤد: 4028، سنن ترمذی: 2818، سنن نسائی: 5339

2600- راجع الحديث: 1936

قَالَ: لَا، قَالَ: فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ
مُسْكِينًا، قَالَ: لَا، قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
بَعَرِي، وَالْعَرَقُ الْيَكْتَلُ فِيهِ ثَمَرٌ، فَقَالَ: أَذْهَبَ
بِهَذَا فَتَصَلِّيَ بِهِ، قَالَ: عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُولَ
اللَّهِ، وَالَّذِي بَعَرْتُكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ
أَحْوَجُ مِنَّا، قَالَ: أَذْهَبَ فَأَطْعِمَهُ أَهْلَكَ

عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تمہاری استطاعت ہے کہ
ساتھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو؟ عرض کی کہ نہیں پس ایک
انصاری عرق میں کھجوریں لے کر حاضر خدمت ہو گیا۔
عرق کھجوریں نانپنے کا ایک پیمانہ ہوتا تھا فرمایا کہ انہیں
لے جاؤ اور خیرات کر آؤ۔ عرض کی کیا یا رسول اللہ! کیا
اپنے سے زیادہ حاجت مندوں کو دوں؟ قسم ہے اس
ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ان
دونوں پتھر پلے زمینوں کے درمیان ہم سے زیادہ
ضرورت مند اور کوئی نہیں فرمایا تو لے جاؤ اور اپنے گھر
والوں کو کھلا دو۔

21- بَابُ إِذَا وَهَبَ دَيْنًا عَلَى رَجُلٍ

قَالَ شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ: هُوَ جَائِزٌ وَوَهَبَ
الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لِرَجُلٍ دَيْنَهُ وَقَالَ
التَّيْبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ لَهُ عَلَيْهِ حَقٌّ
فَلْيُعْطِهِ أَوْ لِيَتَحَلَّلَهُ مِنْهُ فَقَالَ جَابِرٌ: قُتِلَ أَبِي
وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَسَأَلَ التَّيْبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
غُرْمَاءَهُ أَنْ يَقْبَلُوا ثَمَرَ حَائِطِي وَيَحْلُلُوا أَبِي

جب کوئی اپنا قرضہ کسی کو ہبہ کرے
شعبہ نے حکم سے نقل کیا کہ یہ جائز ہے اور حضرت
حسن بن علی علیہما السلام نے اپنا قرضہ ہبہ کیا۔ نبی
کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس پر کسی کا قرضہ ہو تو ادا
کردے یا معاف کروالے۔ حضرت جابر کا بیان ہے کہ
میرے والد ماجد کو شہید کر دیا گیا اور ان پر قرض تھا تو نبی
کریم ﷺ نے قرض خواہوں سے دریافت فرمایا کہ وہ
میرے باغ کی کھجوریں قبول کر لیں یا میرے باپ کا
قرض معاف کر دیں۔

2601 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ،

أَخْبَرَنَا يُونُسُ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ
ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَاهُ
قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا، فَاشْتَدَّ الْغُرْمَاءُ فِي
حُقُوقِهِمْ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَكَلَّمْتُهُ، فَسَأَلْتُهُمْ أَنْ يَقْبَلُوا ثَمَرَ حَائِطِي،

ابن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن
عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ ان کے والد کو
غزوہ احد میں شہید کر دیا گیا تھا پس قرض خواہوں نے
اپنے حقوق کے تقاضے میں شدت دکھائی تو میں رسول
اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ ان سے
پوچھیے کہ میرے باغ کا پھل (کھجوریں) لے کر میرے
والد کا بوجھ ہلکا کر دیں۔ انہوں نے انکار کر دیا تو رسول

اللہ ﷺ نے انہیں میرا باغ نہ دیا اور نہ ان کے لیے پھل بٹوایا بلکہ فرمایا کہ میں کل تمہاری پاس آؤں گا دوسرے روز علی الصبح آپ تشریف لے آئے ایک درخت کے گرد چکر لگائے اور اس کے پھلوں کے لیے دعائے برکت کی پس میں نے انہیں توڑا تو میں نے ان کے حقوق انہیں ادا کر دیئے اور ہمارے لیے بھی کافی کمجوریں باقی بچ رہیں پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ تشریف فرما ہوئے تھے تو میں نے یہ بات آپ کو بتا دی۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر سے فرمایا جو وہاں بیٹھے ہوئے تھے کہ اے عمر! سنو انہوں نے کی ہوئے کہ ایسا کیوں نہ ہوتا اور ہمیں معلوم ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں بخدا آپ ضرور اللہ کے رسول ہیں۔

ایک چیز چند آدمیوں کو ہبہ کرنا

حضرت اسماء نے قاسم بن محمد اور ابن ابی عتیق سے کہا کہ مجھے اپنی بہن حضرت عائشہ سے غابہ میں جو ترکہ ملا اور حضرت معاویہ جس کے مجھے ایک لاکھ درہم دیتے تھے وہ تم دونوں کے لیے ہے۔

ابو حازم نے حضرت اہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں مشر و ب پیش کیا گیا تو آپ نے نوش فرمایا جبکہ آپ کے داہنی طرف ایک لڑکا اور بائیں جانب عمر رسیدہ حضرات تھے۔ آپ نے لڑکے سے فرمایا کہ اگر تم مجھے اجازت دو تو انہیں دے دوں۔ اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں آپ کی عطا کے بارے میں کسی کو اپنی ذات پر ترجیح نہیں دوں گا پس وہ اس کے ہاتھ میں دے دیا گیا۔

وَيُحْلِلُوا آبِي، فَأَبُوا، فَلَمْ يُعْطِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَائِطِي وَلَمْ يَكْسِرْهُ لَهُمْ، وَلَكِنْ قَالَ: سَاعِدُوا عَلَيْكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَقَعَا عَلَيْنَا حِينَ أَصْبَحَ، فَطَافَ فِي النَّخْلِ وَدَعَا فِي ثَمَرِهِ بِالْبَرَكَةِ، فَجَدَدْنَاهَا فَقَضَيْنَهُمْ حُقُوقَهُمْ، وَبَقِيَ لَنَا مِنْ ثَمَرِهَا بَقِيَّةٌ، ثُمَّ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ، فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ: اسْمَعْ، وَهُوَ جَالِسٌ، يَا عُمَرُ، فَقَالَ: أَلَا يَكُونُ؟ قَدْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَاللَّهُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ

22- بَابُ هِبَةِ الْوَاحِدِ لِلْجَمَاعَةِ

وَقَالَتْ أَسْمَاءُ لِقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَابْنِ أَبِي عَتِيْقٍ: "وَرِثْتُ عَنْ أُخْتِي عَائِشَةَ مَا لَا بِالْغَابَةِ، وَقَدْ أُعْطَانِي بِهِ مُعَاوِيَةُ مِائَةَ أَلْفٍ، فَهُوَ لَكُمَا

2602- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ،

عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ: إِنْ أَذِنْتُ لِي أُعْطَيْتُ هَؤُلَاءِ، فَقَالَ: مَا كُنْتُ لِأَوْثَرِ بَنِي سَيْبٍ مِنْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدًا، فَتَلَّاهُ فِي يَدِهِ

23- بَابُ الْهَبَةِ الْمَقْبُوضَةِ وَغَيْرِ

الْمَقْبُوضَةِ، وَالْمَقْسُومَةِ

وَغَيْرِ الْمَقْسُومَةِ

وَقَدْ وَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَصْحَابُهُ لِهَوَازِنَ مَا غَنَبُوا مِنْهُمْ وَهُوَ غَيْرُ
مَقْسُومٍ

2603 - حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ

مُحَارِبٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّكَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَضَانِي وَزَادَنِي

2604 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ،

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَارِبٍ، سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ
اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: بَعَثَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيدًا فِي سَفَرٍ، فَلَمَّا أَتَيْنَا
الْمَدِينَةَ قَالَ: أَتَيْتَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّ رُكْعَتَيْنِ
فَوَزَنَ - قَالَ شُعْبَةُ: أَرَأَاهُ فَوَزَنَ لِي - فَأَرْجَحُ، فَمَا زَالَ
مَعِيَ مِنْهَا شَيْءٌ حَتَّى أَصَابَهَا أَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ

2605 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي

حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِشَرَابٍ، وَعَنْ
يَحْيَى بْنِ غُلَامٍ، وَعَنْ يَسَارَةَ أَشْيَاخٍ فَقَالَ لِلْغُلَامِ:
أَتَأْكُلُنِي إِنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ، فَقَالَ الْغُلَامُ: لَا وَاللَّهِ لَا
أُوْثِرُ بِنَصِيْبِي مِنْكَ أَحَدًا، فَتَلَّاهُ فِي يَدِهِ

مقبوضہ غیر مقبوضہ، تقسیم شدہ

اور غیر تقسیم شدہ چیز کا

ہبہ کرنا

نبی کریم نے اپنے اصحاب کو ہوازن کی غنیمت دی
اور وہ تقسیم نہیں فرمائی تھی۔

ثابت، مسعر، محارب، حضرت جابر فرماتے ہیں کہ
میں مسجد میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو
آپ نے میرا قرضہ چکا کر مزید عطا فرمایا۔

محارب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن
عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ دوران
سفر نے نبی کریم ﷺ سے ایک اونٹ کا سودا کیا جب
ہم مدینہ منورہ میں آگئے تو فرمایا کہ مسجد میں آنا، پھر دو
رکعتیں پڑھیں اور قیمت تول دی شعبہ کا بیان ہے کہ
میرے خیال میں قیمت تول دی اور مزید عطا فرمایا اس
میں سے کچھ حصہ میرے پاس ہمیشہ رہا حتیٰ کہ یوم الحرہ
میں اسے اہل شام نے چھین لیا۔

ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے مروی کے ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ
یہاں مشروب پیش کیا گیا آپ کے داہنی طرف ایک
طرف اور بائیں طرف عمر رنیدہ حضرات تھے پس آپ
نے لڑکے سے فرمایا کہ کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ
مشروب انہیں دے دوں؟ لڑکے نے عرض کی کہ خدا کی

2603 - راجع الحديث: 443

2604 - راجع الحديث: 443

2605 - راجع الحديث: 2451, 2351

قسم آپ سے عطا والے اپنے حصے کے بارے میں کسی کو اپنے اوپر ترجیح نہیں دوں گا پس وہ اس کے ہاتھ میں دے دیا گیا۔

ابوسلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کسی آدمی کا رسول اللہ پر قرض تھا۔ حضور ﷺ کے صحابہ اس پر جھپٹنے کو تھے تو آپ نے فرمایا کہ جانے دو کیونکہ حقدار کو بولنے کا حق ہے اور فرمایا کہ اتنی ہی عمر کا اسے اونٹ دے دو انہوں نے عرض کی کہ اتنی عمر کا اونٹ تو نہیں ملتا مگر زیادہ عمر کا ملتا ہے فرمایا کہ وہی خرید کر اسے دے دو کیونکہ تم میں بہتر شخص وہ ہے جو خوبی کے ساتھ ادا کرتا ہے۔

2606- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ، فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ، فَقَالَ: دَعُوهُ، فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا، وَقَالَ: اشْتَرُوا لَهُ سِنًا، فَأَعْطَوْهَا إِيَّاهُ فَقَالُوا: إِنَّا لَا نَجِدُ سِنًا إِلَّا سِنًا هِيَ أَفْضَلُ مِنْ سِنِيهِ، قَالَ: فَاشْتَرَوْهَا، فَأَعْطَوْهَا إِيَّاهُ، فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً

24- بَابُ إِذَا وَهَبَ جَمَاعَةٌ لِقَوْمٍ

2606 و 2607- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ، وَالْبِسْوَ بْنَ عَفْرَةَ، أَخْبَرَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدٌ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ، فَسَأَلُوهُ أَنْ يُرَدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالُهُمْ وَسَبْيُهُمْ، فَقَالَ لَهُمْ: "مَعِيَ مَنْ تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ، فَاخْتَارُوا أَحَدَى الظَّالِفَتَيْنِ: إِمَّا الشَّيْبَى وَإِمَّا الْمَالَ، وَقَدْ كُنْتُ أَسْأَلُكَ"، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَبَظَهُمْ بِطُغْ عَشْرَةِ لَيْلَةٍ حِينَ قَفَلَ مِنَ الظَّالِفِ، فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا أَحَدَى الظَّالِفَتَيْنِ،

جب چند آدمی کوئی چیز کسی قوم کو ہبہ کریں عروہ کا بیان ہے کہ مروان اور حضرت مسور بن مخزومہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں مسلمان ہو کر جب ہوازن کا وفد حاضر ہوا اور انہوں نے اپنا مال اور اپنے قیدی واپس لوٹانے کا مطالبہ کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے ساتھیوں کو تم دیکھ رہے ہو اور مجھے سب سے پسند وہ بات ہے جو زیادہ سچی ہو لہذا ایک چیز اختیار کرلو، مال یا قیدی اور اسی لیے میں تمہارا منتظر تھا اور نبی کریم ﷺ نے ان کا دس روز سے زیادہ انتظار فرمایا حتیٰ کہ طائف سے واپس لوٹ آئے جب ان پر اچھی طرح واضح ہو گیا کہ نبی کریم ﷺ دونوں میں سے ایک ہی چیز واپس لوٹائیں

2606- راجع الحديث: 2305

2607, 2608- راجع الحديث: 2308, 2307

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

قَالُوا: فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبِيئَنَا، فَقَامَ فِي الْمُسْلِمِينَ
فَأَتَى عَلَى اللَّهِ مَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَا بَعْدُ، فَإِنِ
إِخْوَانُكُمْ هَؤُلَاءِ جَاءُوا تَائِبِينَ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ
إِلَيْهِمْ سَبِيئَهُمْ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيبَ ذَلِكَ،
فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى
نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيئُ اللَّهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ،
فَقَالَ النَّاسُ: طَيِّبْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ، فَقَالَ
لَهُمْ: إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِيهِ عَنْ لَمْ
يَأْذَنَ، فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرْفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ
، فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرْفَاؤُهُمْ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ
طَيَّبُوا، وَأَذِنُوا وَهَذَا الَّذِي بَلَّغْنَا مِنْ سَبِي هَوَازِنَ
هَذَا آخِرُ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ يَعْْنِي فَهَذَا الَّذِي بَلَّغْنَا

گے تو عرض کی کہ ہمارے قیدی لوٹا دیجیے پس آپ
مسلمانوں میں کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی شایان کی جو
اس کی شان کے لائق ہے پھر فرمایا۔ اما بعد، تمہارے یہ
بھائی ہمارے تائب ہو کر آئے ہیں اور میرا ارادہ ہے کہ
ان کے قیدی انہیں واپس دے دوں پس جو تم میں سے
پسند کرے وہ خوشی سے ایسا کر دے اور جو اپنا حصہ رکھنا
چاہے تو ہم اسے معاوضہ دے دیں گے جو بھی سب سے
پہلے اللہ تعالیٰ نے ہمیں فئے کا مال عطا فرمایا اور وہ ایسا
کرے لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم انہیں
آزاد کرنے پر راضی ہیں آپ نے ان سے فرمایا کہ ہمیں
نہیں جانتے کہ کس نے اجازت دی اور کس نے نہ دی
لہذا تم چلے جاؤ اور اس بارے میں بتا کر اپنے معروف
لوگوں سے بات چیت کی۔ پھر وہ نبی کریم ﷺ کی
بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ کو بتایا کہ وہ بخوشی اجازت
دے رہے ہیں۔ یہ ہے خبر جو ہوازن کے قیدیوں کے
بارے میں ہم تک پہنچی یہ آخری قول زہری کا ہے یعنی
فَهَذَا الَّذِي بَلَّغْنَا۔

جس کو ہدیہ دیا جائے اور اس کے پاس لوگ

بیٹھے ہوں تو حقدار وہی ہے

بیان کیا گیا ہے کہ ابن عباس سے روایت
کیا گیا کہ ان کی مجلس میں بیٹھنے والے شریک تھے اور یہ
صحیح نہیں۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کسی سے ایک اونٹ
قرض لیا قرض خواہ آیا اور اس نے شدت سے تقاضا کیا۔

25- بَابُ مَنْ أُهْدِيَ لَهُ هَدِيَّةٌ وَعِنْدَهُ

جُلَسَاؤُهُ، فَهُوَ أَحَقُّ

وَيُذَكَّرُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ جُلَسَاءَهُ شُرَكَاءُ

وَلَمْ يَصِحَّ

2609- حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

آپ نے فرمایا کہ حقدار کو بات کرنے کا حق ہے پھر اسے بہتر اونٹ دے کر فرمایا کہ تم میں سے افضل وہ ہے جو اچھے طریقے سے ادا کرتا ہے۔

عمر و بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ ایک سفر میں وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور وہ حضرت عمر کے ایک سرکش اونٹ پر سوار تھے اور وہ نبی کریم ﷺ سے آگے بڑھ جاتا تھا۔ پس میرے والد محترم نے فرمایا کہ اے عبداللہ! نبی کریم ﷺ سے تو کوئی آگے نہیں بڑھتا۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ یہ مجھے فروخت کر دو۔ حضرت عمر نے عرض کی کہ یہ آپ ہی کا ہے پس آپ نے اسے خرید لیا پھر فرمایا۔ اے عبداللہ! یہ تمہارا ہے۔ پس اس کا جو چاہو کرو۔

جب کسی آدمی کو اونٹ ہبہ کیا اور

وہ اس پر سوار ہو، تو جائز ہے

حمیدی، سفیان، عمرو، حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور میں ایک سرکش اونٹ پر سوار تھا تو نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر سے فرمایا کہ اسے میرے ہاتھوں بیچ دو۔ چنانچہ آپ نے اسے خرید لیا پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اے عبداللہ! یہ تمہارے لیے ہے۔

وہ ہدیہ جس کا پہننا پسند نہ ہو

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَخَذَ سِدًّا، فَجَاءَ صَاحِبُهُ يَتَقَاهَا، فَقَالُوا لَهُ: فَقَالَ: إِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا، ثُمَّ قَضَاهُ أَفْضَلَ مِنْ سِدِّهِ، وَقَالَ: أَفْضَلُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً

2610- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ

عَبِيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَكَانَ عَلَى بَكْرِ لِعُمَرَ صَعْبٌ، فَكَانَ يَتَقَدَّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ أَبُوهُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، لَا يَتَقَدَّمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِغَنِيهِ، فَقَالَ عُمَرُ: هُوَ لَكَ، فَاشْتَرَاهُ، ثُمَّ قَالَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ، فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ

26- بَابُ إِذَا وَهَبَ بَعِيرًا لِلرَّجُلِ

وَهُوَ رَاكِبُهُ فَهُوَ جَائِزٌ

2611- وَقَالَ الْحَمِيدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

حَدَّثَنَا عَمْرُو، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، وَكُنْتُ عَلَى بَكْرِ صَعْبٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ: بِغَنِيهِ، فَابْتَاعَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ

27- بَابُ هَدِيَّةٍ مَا يُكْرَهُ لِبَسْهَآ

2612- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ

مَالِك، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةَ سَيِّدَاءٍ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ اشْتَرَيْتُهَا، فَلَبِسْتُهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ، قَالَ: إِنَّمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لَا خِلَافَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ، ثُمَّ جَاءَتْ حُلَّةٌ، فَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً، وَقَالَ: أَكْسُوْتُنِيهَا، وَقُلْتُ فِي حُلَّةِ عَطَارِدٍ مَا قُلْتُ، فَقَالَ: إِنِّي لَمْ أَكْسُكْهَا لِتَلْبَسُهَا، فَكَسَاهَا عُمَرُ أَحَالَه بِمَكَّةَ مُشْرِكًَا

عنہما نے فرمایا حضرت عمر نے ایک ریشمی حُلہ مسجد کے دروازے پر فروخت ہوتا ہوا دیکھا تو عرض کی کہ یا رسول! کاش آپ اسے خرید لیں تاکہ جمعہ اور وفد کے موقع پر پہنا کریں۔ فرمایا کہ انہیں وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو پھر حُلے آئے تو رسول اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو ان میں سے ایک حُلہ دیا۔ عرض کی کہ آپ مجھے پہناتے ہیں جبکہ آپ نے حُلہ عطارد کے بارے میں ایسا فرمایا تھا۔ فرمایا کہ میں نے تمہیں یہ پہننے کے لیے نہیں دیا ہے پس حضرت عمر نے وہ اپنے اس مشرک بھائی کو پہنا دیا جو مکہ مکرمہ میں تھا۔

2613 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ، فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهَا، وَجَاءَ عَلَى، فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ، فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ عَلَى بَابِهَا سِتْرًا مَوْشِيًّا، فَقَالَ: مَا لِي وَلِلدُّنْيَا فَأَتَاهَا عَلَى، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهَا، فَقَالَتْ: لِيَأْمُرَنِي فِيهِ بِمَا شَاءَ، قَالَ: تُرْسِلُ بِهِ إِلَى فُلَانٍ أَهْلِ بَيْتٍ بِهِمْ حَاجَةٌ

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ کے گھر تشریف لے گئے لیکن اندر داخل نہ ہوئے۔ جب حضرت علی آئے تو حضرت فاطمہ نے ان سے ذکر کیا۔ پس انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو فرمایا کہ میں نے اس کے دروازے پر دھاری دار پردہ دیکھا ہے۔ بھلا مجھے دنیا سے کیا رغبت۔ پس حضرت علی آئے اور ان سے اس کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس بارے میں جو چاہیں فرما سکتے ہیں۔ حضرت علی نے کہا کہ اسے اہل بیت کے فلاں فرد کے لیے بھیج دیجیے اس کی انہیں زیادہ ضرورت ہے۔

2614 - حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةَ سَيِّدَاءٍ،

زید بن وہب کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم نے میری جانب ایک ریشمی حُلہ ہدیئے کے طور پر بھیجا تو میں نے اسے پہن لیا۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر خفگی کے آثار

فَلَيْسَتْهَا، فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَشَقَّقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي

دیکھے تو اسے پھاڑ کر اپنی قریبی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

28- بَابُ قَبُولِ الْهَدِيَّةِ

مِنَ الْمُسْرِكِينَ

مشرکوں کا ہدیہ

قبول کرنا

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَارَةٍ، فَدَخَلَ قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ أَوْ جَبَّارٌ، فَقَالَ: أَعْطَوْهَا أَجَرَ" وَأَهْدَيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً فِيهَا سَمٌّ وَقَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: أَهْدَى مَلِكٌ أَيْلَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاةً بُرْدًا، وَكَتَبَ لَهُ بِبَعْرِهِمْ

حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت سارا کے ساتھ ہجرت کی تو ایسے گاؤں میں داخل ہوئے جہاں کا بادشاہ ظالم جابر تھا۔ اس نے کہا کہ انہیں ہاجرہ دے دو اور حضرت کی بارگاہ میں بکری کا زہر آلود گوشت پیش کیا گیا۔ ابو حمید کا بیان ہے کہ ایلہ کے بادشاہ نے حضور ﷺ کے لیے سفید خچر کا ہدیہ پیش کیا تو آپ نے اسے چادر عطا فرمائی اور ان کے دریا کا کچھ حصہ اس کے لیے لکھ دیا۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں سندس کا جبہ پیش کیا گیا اور آپ ریشم سے مانعت فرمایا کرتے تھے لوگ اس پر بڑے متعجب تھے تو آپ نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے جنت میں سعد بن معاذ کے زوال اس سے زیادہ خوبصورت ہیں۔

سعید، قتادہ نے حضرت انس سے مروی کی ہے کہ دومہ کے اکیدر نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں ہدیہ بھیجا تھا۔

ہشام بن زید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ

2615 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَهْدَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةً سُندُسٍ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ، فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَمَتَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجُبَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا

2616 - وَقَالَ سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ: إِنَّ أَكْبَدَ دُومَةٍ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2617 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ،

2615 - انظر الحديث: 3248, 2616، صحيح مسلم: 6301

2616 - راجع الحديث: 2615

2617 - صحيح مسلم: 5670, 5669، سنن ابوداؤد: 4508

تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ ایک یہودی عورت نے نبی کریم کی بارگاہ میں بکری کا زہر آلود گوشت پیش کیا تو آپ نے اس میں سے تناول فرمایا پھر اسے لایا گیا اور کہا گیا کہ اس کو قتل کر دیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے تالو میں ہمیشہ اس کا اثر دیکھتا رہا۔

ابو عثمان کا بیان ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم ایک سو تیس افراد نبی ﷺ کے ساتھ تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی کے پاس کھانا ہے؟ ایک شخص کے پاس صاع کے لگ بھگ آٹا تھا تو وہ گوندھا گیا۔ پھر ایک مشرک، بکھرے ہوئے بالوں والا، طویل قاست شخص ریوز کو ہانکتا ہوا آگیا۔ نبی کریم ﷺ نے اس سے بکری فروخت کرنے یا عطیہ دینے کے لیے پوچھا فرمایا کہ ہبہ۔ اس نے کہا نہیں بلکہ فروخت کرتا ہوں تو اس سے ایک بکری خرید لی۔ پھر اسے بنایا گیا اور نبی کریم ﷺ نے کلیجی بھوننے کا حکم فرمایا۔ خدا کی قسم ایک سو تیس افراد میں سے ایک بھی باقی نہ بچا جس کو نبی کریم ﷺ نے کلیجی میں سے حصہ نہ دیا ہو۔ اگر کوئی حاضر تھا تو اسے حصہ دے دیا گیا اور جو حاضر نہ تھا اس کے لیے حصہ رکھ دیا گیا پھر اسے دو برتنوں میں ڈال لیا۔ پس تمام لوگوں نے پیت بھر ہو کر کھالیا اور دو برتنوں میں گوشت بچ رہا جو ہم نے اونٹ پر لا دلیا جو کچھ فرمایا۔

مشرکوں کے لیے ہدیہ

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: پھر اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑے اور تمہیں

حَدَّثَنَا هَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ يَهُودِيَّةً أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ، فَأَكَلَ مِنْهَا، فَجِئَ بِهَا فِهَيْلٌ: أَلَا تَقْتُلُهَا، قَالَ: لَا، فَمَا رِلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2618- حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ؟ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوَهُ، فَعَجِنَ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ، مُشْعَانٌ طَوِيلٌ، يَغْتَمِيسُوقُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً، أَوْ قَالَ: أَمْ هِبَةً؟"، قَالَ: لَا بَلْ بَيْعٌ، فَأَشْتَرِي مِنْهُ شَاةً، فَصَنِعَتْ، وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبُظْنِ أَنْ يُشْوَى، وَأَيْمُ اللَّهِ مَا فِي الثَّلَاثِينَ وَالْمِائَةِ إِلَّا قَدْ حَزَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ حُرَّةٌ مِنْ سَوَادِ بُظْنِهَا، إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ، وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَ لَهُ، فَجَعَلَ مِنْهَا قِصْعَتَيْنِ، فَأَكَلُوا أَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا، فَفَضَلَتْ الْقِصْعَتَانِ، فَحَمَلْنَاهَا عَلَى الْبَعِيرِ، أَوْ كَمَا قَالَ

29- بَابُ الْهَدِيَّةِ لِلْمُشْرِكِينَ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ، وَلَمْ يُخْرِجُواكُمْ مِنْ

تمہارے گھروں سے نہ نکالا کہ ان کے ساتھ احسان کرو اور ان سے انصاف کا برتاؤ برتو بیشک انصاف والے اللہ کو محبوب ہیں۔ (پارہ ۲۸، الممتحنہ: ۸)

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عمر نے ایک آدمی کو ریشمی حلہ فروخت کرتے ہوئے دیکھا تو نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی کہ اس حلے کو خرید کر جمعہ کے دن پہنا کیجیے اور جب وفد آیا کریں۔ فرمایا کہ اسے وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں کچھ حلے لائے گئے تو آپ نے ان میں سے ایک حلہ حضرت عمر کے لیے بھیج دیا۔ حضرت عمر نے عرض کی کہ میں اسے کیسے پہنوں جبکہ ان کے بارے میں آپ نے ایسا فرمایا ہے فرمایا کہ میں نے یہ تمہارے پہننے کے لیے نہیں دیا بلکہ اسے بیچ دو یا کسی کو پہنا دو۔ پس حضرت عمر نے وہ مکہ مکرمہ میں اپنے اس بھائی کے لیے بھیج دیا جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے۔

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں میری والدہ میرے پاس آئی جبکہ وہ مشرک تھی۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ پوچھا اور عرض کر دیا کہ وہ اسلام کی طرف راغب ہیں تو کیا میں اپنی والدہ سے صلہ رحمی کروں؟ فرمایا کہ ہاں اپنی والدہ سے صلہ رحمی کرو۔

کسی کے لیے جائز نہیں کہ اپنی ہبہ کی ہوئی چیز اور صدقہ کو واپس لے

دینار کُمَ اَنْ تَبْرُوهُمْ وَتَقْسُطُوا اِلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ (الممتحنہ: 8)

2619- حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ قُلَيْدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَى عُمَرُ حُلَّةً عَلَى رَجُلٍ تَبَاعُ، فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَبْتَغِ هَذِهِ الْحُلَّةَ تَلْبَسُهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَإِذَا جَاءَكَ الْوَفْدُ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذَا مَنْ لَا خُلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ، فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا بِحُلٍّ، فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ مِنْهَا بِحُلَّةٍ، فَقَالَ عُمَرُ: كَيْفَ أَلْبَسُهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ؟ قَالَ: إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسُهَا تَبِيعُهَا، أَوْ تَكْسُوهَا، فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ إِلَى أَخِي لَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسَلَّمَ

2620- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: قَدِمْتُ عَلَى أُخْتِي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: وَهِيَ رَاغِبَةٌ، أَفَأَصِلُ أُخْتِي؟ قَالَ: نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ

30- بَابُ: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَرْجِعَ فِي هِبَتِهِ وَصَدَقَتِهِ

2621- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ، وَشُعْبَةُ، قَالَا: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَائِدُ فِي هَبْتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَتِيمِهِ

سعید بن مسیب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والا اپنی تے چاٹنے والے کی طرح ہے۔

2622- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ لَنَا مَقْلُ السَّوْمِ، الَّذِي يَعُودُ فِي هَبْتِهِ كَالْكَلْبِ يَرْجِعُ فِي قَتِيمِهِ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ بُری مثال ہمارے لیے نہیں ہے کہ جو اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لوٹائے وہ کتے کی طرح ہے جو اپنی تے چاٹ لیتا ہے۔

2623- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ مِنْهُ وَطَلَعْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ، فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَا تَشْتَرِهِ وَإِنْ أَعْطَاكَ بِدَرَاهِمٍ وَاحِدٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَتِيمِهِ

زید بن اسلم کے والد ماجد نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ایک شخص کو راہِ خدا میں جہاد کرنے کے لیے گھوڑا دیا تو جس کے وہ پاس تھا اس نے اسے خراب کر دیا پس میں نے ارادہ کیا کہ اس سے خرید لوں اور مجھے خیال تھا کہ وہ سستا فروخت کرنے والا ہے۔ پس میں نے اس کے متعلق نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا تو فرمایا کہ اسے نہ خرید و خواہ وہ تمہیں ایک ہی درہم میں دے کیونکہ اپنے صدقے کو واپس لوٹانے والا کتے کی طرح ہے جو اپنی تے چاٹ لیتا ہے۔

31- بَابُ

ہبہ کی گواہی ایک بھی کافی ہے

2624- حَدَّثَنَا ابِرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَهُمْ قَالَ:

ابن جریج نے عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ سے مروی کی ہے کہ بنی صہیب مولیٰ ابن جدعان نے دو

2621- راجع الحديث: 2589، صحيح مسلم: 4146، 4147، 4148، 4149، 4150، 4151، سنن

ابوداؤد: 3538، سنن نسائي: 3695، 3696، 3697، 3698، 3699، سنن ابن ماجه: 2385، 2391

2622- انظر الحديث: 2589، سنن نسائي: 3700

2623- راجع الحديث: 1490

گھروں اور ایک حجرے کا دعویٰ کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ صہیب کو عطا فرمائے تھے پس مردان نے کہا کہ تمہارے اس دعوے کی گواہی کون دیتا ہے انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ پس انہیں بلایا گیا تو انہوں نے شہادت دی کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے صہیب کو دو مکان اور ایک حجرہ عطا فرمایا تھا پس مردان نے ان کی شہادت پر ان لوگوں کے حق میں فیصلہ کر دیا۔

عمری اور رقبی کے بارے میں اقوال

میں نے تم کو گھر میں عمر بھر کے لیے بسا دیا۔ یہ عمری ہے کہ میں نے اسے اس کے لیے کر دیا اور اسْتَعْمَرْتُکُمْ فِیْہَا یعنی تمہیں زمین میں بسایا۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے عمری کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ یہ اسی کا ہے جس کو ہبہ کیا گیا ہے۔

بشیر بن نہیک نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ عمری جائز ہے۔ عطاء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح مروی کی ہے۔

أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ نَبِيَّ صُهَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ جُدْعَانَ، أَدْعَوَا بَيْنَتَيْنِ وَحَجْرَةً، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْطَى ذَلِكَ صُهَيْبًا، فَقَالَ مَرْوَانُ: مَنْ يَشْهَدُ لَكُمَا عَلَى ذَلِكَ، قَالُوا ابْنُ عُمَرَ: فَدَعَا: فَشَهِدَ لَاغْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُهَيْبًا بَيْنَتَيْنِ وَحَجْرَةً، فَقَضَى مَرْوَانُ بِشَهَادَتِهِ لَهُمَا

32- بَابُ مَا قِيلَ فِي الْعُمَرَى وَالرُّقْبَى

أَخْبَرَنِي الدَّارِ قِيٌّ عُمَرَى، جَعَلَهَا لَهُ، (اسْتَعْمَرْتُكُمْ فِيهَا) (هود: 61): جَعَلَكُمْ عَمَارًا

2625 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمَرَى أَكْثَرًا لِمَنْ وَهَبَتْ لَهُ

2626 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا هَمَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي النَّظَرُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْعُمَرَى جَائِزَةٌ وَقَالَ عَطَاءُ: حَدَّثَنِي جَابِرٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْوَةٌ

2625- صحیح مسلم: 4164, 4165, 4166, 4167, 4168, 4169, 4170، سنن ابوداؤد: 3554،

3550, 3552, 3553، سنن ترمذی: 3148، سنن نسائی: 3749, 3750, 3751،

3744, 3745, 3747, 3748، سنن ابن ماجہ: 2380،

2626- صحیح مسلم: 2470, 2626, 4178, 4179، سنن ابوداؤد: 3548، سنن

نسائی: 3732, 3757, 3759, 3762،

33- بَابُ مَنْ اسْتَعَارَ مِنَ النَّاسِ

الْفَرَسَ وَالْذَّابَّةَ وَغَيْرَهَا

2627 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا، يَقُولُ: كَانَ فَزَعُ بِالنَّبِيِّ، فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا مِنْ أَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ الْمُنْدُوبُ، فَرَكِبَهُ، فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ: مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ، وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا

34- بَابُ الْإِسْتِعَارَةِ

لِلْعُرُوسِ عِنْدَ الْبِنَاءِ

2628 - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَعَلَيْهَا دِرْعُ قَطْرِ، ثُمَّ نَحَسَتْ دَرَاهِمَ، فَقَالَتْ: ارْفَعْ بَصْرَكَ إِلَى جَارِيَتِي انْظُرْ إِلَيْهَا، فَإِنَّهَا تَزْهَى أَنْ تَلْبَسَهُ فِي الْبَيْتِ، وَقَدْ كَانَ لِي مِنْهُمْ دِرْعٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا كَانَتْ امْرَأَةٌ تُقَلِّنُ بِالْمَدِينَةِ إِلَّا أَرْسَلْتُ إِلَى تَسْتَعِيرُهَا

35- بَابُ فَضْلِ التَّبِيحَةِ

2629 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نِعَمَ التَّبِيحَةُ اللَّفْقَةُ الصُّفْيُ مِنْحَةً، وَالشَّاءُ الصُّفْيُ تَغْدُو بِأَكَامٍ، وَتَرْوُحُ بِأَكَامٍ

جس نے لوگوں سے عاریتاً

گھوڑا لیا

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس کو فرماتے ہوئے سنا کہ مدینہ منورہ میں حملے کا خطرہ محسوس ہوا تو نبی کریم ﷺ نے حضرت ابو طلحہ سے عاریتاً گھوڑا لیا جس کو مندوب کہتے تھے اور سوار ہو گئے جب آپ واپس لوٹے تو فرمایا کہ ہم نے تو کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی اور ہم نے تو اسے (گھوڑے کو) دریا کی طرح پایا ہے۔

دلہن کے لیے زفاف کے موقع پر

کوئی چیز عاریتاً لینا

عبدالواحد ابن ایمن نے اپنے والد ماجد سے مروی کی ہے کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ انہوں نے قطر کا گرتہ پہنا ہوا تھا جس کی قیمت پانچ درہم تھی انہوں نے فرمایا کہ میری اس لونڈی کو دیکھو کہ یہ مجھے گھر میں ایسا گرتہ پہننے سے منع کرتی ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں میرے پاس ان میں سے کرتا ہوتا تھا۔ جب مدینہ منورہ میں کسی عورت کو آراستہ کرنے کی ضرورت ہوتی تو وہ مجھ سے ادھار منگوا لیا جاتا تھا۔

دودھ دینے والے جانور کی فضیلت

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیسا اچھا عطیہ ہے دودھ دینے والی صاف اونٹنی اور دودھ دینے والی صاف بکری جو صبح کو برتن بھر دیں اور شام کو بھی برتن بھر دیں۔

عبداللہ بن یوسف، اسماعیل، مالک کی مروی میں
نعم الصدقة ہے۔

ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب مہاجرین مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ میں آئے تو ان کے پاس کوئی چیز نہ تھی اور انصار صاحب زمین و جائیداد تھے۔ انصار نے اپنی زمین انہیں دے دی کہ سالانہ پھل لیا کریں اور اس میں محنت کیا کریں اور حضرت انس کی والدہ ماجدہ ام سلیم جو عبداللہ بن ابوطالب کی والدہ بھی ہیں، پس حضرت انس کی والدہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کھجور کے چند درخت پیش کر رکھے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے وہ ام ایمن کو عطا فرمادئے تھے جو حضرت اسامہ بن زید کی مولانا تھیں ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ جب جنگ خیبر سے فارغ ہوئے اور مدینہ منورہ پہنچے تو مہاجرین نے انصار کو ان کی جائیدادیں واپس کر دیں جو انہیں کھیتی باڑی کے لیے انہوں نے دی تھیں۔ چنانچہ حضرت انس کی والدہ کو بھی نبی کریم ﷺ نے ان کے درخت واپس کر دیئے اور ام ایمن کو اپنے پاس سے نبی کریم ﷺ نے اپنے باغ سے چند درخت عطا فرمادئے۔ احمد بن حنبل، ان کے والد، یونس نے اسی طرح مروی کی ہے لیکن اس میں مگائٹھن من خالصہ ہے۔

کبشہ سلولی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ

2629 م - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ وَإِسْمَاعِيلُ عَنْ مَالِكٍ، قَالَ: نِعْمَ الصَّدَقَةُ

2630 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَنَا قَدِيمَ الْبُهَاجِرُونَ الْمَدِينَةَ مِنْ مَكَّةَ، وَلَيْسَ بِأَيِّدِيهِمْ - يَعْنِي شَيْئًا - وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ أَهْلُ الْأَرْضِ وَالْعَقَارِ، فَفَاسَمَهُمُ الْأَنْصَارُ عَلَى أَنْ يُعْطَوْهُمْ بِمَارَ أَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ، وَيَكْفُوهُمْ الْعَمَلُ وَالْمَثْوَى، وَكَانَتْ أُمُّهُ أُمُّ أَنَسٍ أُمُّ سُلَيْمٍ كَانَتْ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، فَكَانَتْ أَعْطَتْ أُمُّ أَنَسٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَا قَا فَا عَظَاهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمُّ أَيْمَنَ مَوْلَاتُهُ أُمُّ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ - قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ - أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِ أَهْلِ خَيْبَرَ، فَانْصَرَفَ إِلَى الْمَدِينَةِ رَدَّ الْبُهَاجِرُونَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَتَاعَهُمْ الَّتِي كَانُوا مَتَعُوهُمْ مِنْ بُمَارِهِمْ، فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُمِّهِ عِدَا قَهَا، وَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمُّ أَيْمَنَ مَكَاتِئَهُنَّ مِنْ حَائِطِهِ، وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: أَخْبَرَنَا أَبِي، عَنْ يُونُسَ بِهَذَا، وَقَالَ: مَكَاتِئُهُنَّ مِنْ خَالِصِهِ

2631 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ

يُونُسَ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ،

2629 م- النظر الحديث: 5608

2630 - النظر الحديث: 4120, 4030, 3128، صحيح مسلم: 4578

2631 - سنن ابوداؤد: 1683

نے فرمایا: چالیس اچھی عادتوں میں سے سب سے عمدہ عادت کسی کو دودھ کی بکری دینا ہے اور جوان عادتوں کے مطابق عمل کرے، ثواب کی نیت سے اور وعدہ کرنے والے کو سچا سمجھتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ حضرت حسان کا بیان ہے کہ ہم دودھ والی بکری کو دینے کے علاوہ جن عادتوں کو شمار کر سکے وہ یہ ہیں۔ سلام کا جواب دینا، چھینکنے والے کو جواب دینا، راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا وغیرہ اور ہم پندرہ سے زیادہ عادات کو شمار نہیں کر سکے۔

عطاء کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم میں سے کچھ حضرات کے پاس اضافی زمینیں تھیں تو انہوں نے کہا کہ ہم انہیں تہائی، چوتھائی اور نصف اجرت پر دیتے ہیں۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس زمین ہے تو اس کو چاہیے کہ خود زراعت کرے یا اپنے بھائی کو دے دے۔ اگر وہ لینے سے انکار کرے تو اپنی زمین کو روک رکھے۔

محمد بن یوسف، اوزعی، زہری، عطار بن یزید، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر ہجرت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: تیری خرابی ہو، ہجرت کا مرحلہ بڑا مشکل ہے۔ کیا تمہارے پاس کوئی اونٹ ہے؟ کہا کہ ہاں۔ فرمایا: کیا تو اسے خیرات کرتا ہے؟ کہا، ہاں۔ فرمایا کہ کیا اونٹنی کچھ دودھ دیتی ہے؟ عرض کی کہ ہاں۔ فرمایا کہ اسے پانی پلانے کے وقت دوہتے ہو؟ عرض کی کہ ہاں۔ فرمایا تو دریا کے

عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْبَعُونَ خَصْلَةً أَغْلَاهُنَّ مَبِيعَةُ الْعَلْرِ، مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءً ثَوَابَهَا، وَتَصْديقَ مَوْعُودِهَا، إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهَا الْجَنَّةَ قَالَ حَسَّانُ: فَعَدَدْنَا مَا كُنَّ مَبِيعَةُ الْعَلْرِ مِنْ رِذَى السَّلَامِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَإِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَنَحْوِهِ فَمَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نَبْلُغَ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً

2632 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ لِرَجَالٍ مِنَّا فُضُولٌ أَرْضِينَ، فَقَالُوا: نَوَاجِرُهَا بِالْفُلْكِ وَالرُّبُعِ وَالنِّصْفِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ

2633 - وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ قَالَ: جَاءَ أَعرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ عَنِ الْهَجْرَةِ فَقَالَ: وَيْحَكَ إِنْ الْهَجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيدٌ، فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتُغْطَى صَدَقَتُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ تَمْتَنَحُ مِنْهَا شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وَرْدِهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَاغْمَلُ مِنْ وَرَاءِ الْبَحَارِ، فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَزِيلَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا

اس بار اپنا کام کرتے رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال میں سے ذرا بھی ضائع نہیں کرے گا۔

طاؤس کا بیان ہے کہ مجھے سب سے بڑے عالم یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ ایسی زمین کی جانب تشریف لے گئے جس میں فصلیں لہلہا رہی تھیں۔ فرمایا کہ یہ کس کی ہے لوگوں نے عرض کی کہ فلاں نے کرائے پر لی ہے۔ فرمایا کہ اگر وہ کسی کو خیرات کر دیتا تو اس کے لیے معین کرایہ لینے سے زیادہ بہتر ہوتا۔

اگر کوئی کہے کہ میں نے رواج کے مطابق خدمت کرنے کیلئے تجھے یہ لونڈی دی تو جائز ہے

کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ عاریت ہے اور اگر کہے کہ میں نے تجھے یہ کپڑا پہنایا تو یہ ہبہ کرنا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ کے ساتھ ہجرت کی تو اس نے انہیں حضرت ہاجرہ دیں۔ کہا کہ کیا آپ کو علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کو ذلیل کیا اور خدمت کے لئے لونڈی دی۔ ابن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ ان کی خدمت کے لیے حضرت ہاجرہ دیں۔

جب کوئی سواری کے لئے گھوڑا دے تو وہ عمری اور صدقہ کی طرح ہے

2634- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي - أَعْلَمُهُمْ بِذَلِكَ يَغْنِي - ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى أَرْضٍ يَهْتَرُ زُرْعًا، فَقَالَ: لِمَنْ هَذِهِ؟ فَقَالُوا: اكْتَرَاهَا فُلَانٌ، فَقَالَ: أَمَا إِنَّهُ لَوْ مَنَعَهَا إِيَّاهُ كَانَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا أَجْرًا مَعْلُومًا 36- بَابُ إِذَا قَالَ: أَخَذْتُكَ هَذِهِ الْجَارِيَّةَ، عَلَى مَا يَتَعَارَفُ النَّاسُ، فَهُوَ جَائِزٌ

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: هَذِهِ عَارِيَّةٌ وَإِنْ قَالَ: كَسَوْتُكَ هَذَا الثَّوْبَ، فَهُوَ هِبَةٌ

2635- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ بِسَارَةَ، فَأَعْطَوْهَا أَجْرًا، فَرَجَعَتْ، فَقَالَتْ: أَشَعَرْتُ أَنَّ اللَّهَ كَبَتَ الْكَافِرَ وَأَخَذَهُ وَلِيدَةً "، وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَخَذَهَا هَاجَرٌ

37- بَابُ إِذَا حَمَلَ رَجُلًا عَلَى فَرَسٍ، فَهُوَ كَالْعُمَرَى وَالصَّدَقَةِ

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: لَهُ أَنْ يَزْجَعَ فِيهَا

بعض لوگوں کا قول ہے کہ اس میں رجوع کا اختیار

ہے۔

2636 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ

قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكًا، يَسْأَلُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ، قَالَ:

سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: حَمَلْتُ

عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَرَأَيْتُهُ يُبَاعُ، فَسَأَلْتُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَا تَشْتَرِهِ

وَلَا تَعُدُّ فِي صَدَقَتِكَ

زید بن اسلم نے اپنے والد ماجد کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے راہ خدا میں کسی کو سواری کے لئے گھوڑا دیا۔ پس میں نے دیکھا کہ وہ بک رہا ہے۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو فرمایا کہ اسے نہ خریدو اور اپنے صدقے کو واپس نہ لوٹائے۔



ہماری نئی کتب پروکسٹوبکس

مراۃ شرح مشکوٰۃ شریف

شارح: حکیم الامت مفتی احمد خان نعیمی (مکمل سیٹ 8 جلدیں)

المعجم الکبیر (مکمل 7 جلدیں)
امام الحافظ ابی القاسم بن احمد بن ابی یوسف الطبرانی
ترجمہ: علامہ سید ابوالحسن علی ہمدانی

المعجم الصغیر (مکمل 4 جلدیں) از علی بن
ابی نعیم حماد بن عیسیٰ بن ابی نعیم
ترجمہ: علامہ سید ابوالحسن علی ہمدانی

مسند شہاب
علامہ محمد شفیق احمد (فاضل بحیرہ شریف)

المعجم الصغیر (مکمل 4 جلدیں) از علی بن
ابی نعیم حماد بن عیسیٰ بن ابی نعیم
ترجمہ: علامہ سید ابوالحسن علی ہمدانی

مستند ابی یوسف (مکمل سیٹ 7 جلدیں)
امام ابی یوسف محمد بن یحییٰ بن یوسف
ترجمہ: علامہ سید ابوالحسن علی ہمدانی

مستند ابی یوسف (مکمل سیٹ 7 جلدیں)
امام ابی یوسف محمد بن یحییٰ بن یوسف
ترجمہ: علامہ سید ابوالحسن علی ہمدانی

مسند حمیدی (مکمل سیٹ 3 جلدیں)
امام ابو حمزہ محمد بن عیسیٰ بن حماد
ترجمہ: علامہ سید ابوالحسن علی ہمدانی

مسند حمیدی (مکمل سیٹ 3 جلدیں)
امام ابو حمزہ محمد بن عیسیٰ بن حماد
ترجمہ: علامہ سید ابوالحسن علی ہمدانی

مستند ابی یوسف (مکمل سیٹ 7 جلدیں)
امام ابی یوسف محمد بن یحییٰ بن یوسف
ترجمہ: علامہ سید ابوالحسن علی ہمدانی

مستند ابی یوسف (مکمل سیٹ 7 جلدیں)
امام ابی یوسف محمد بن یحییٰ بن یوسف
ترجمہ: علامہ سید ابوالحسن علی ہمدانی

فون 042-37124354 فکس 042-37352795
لاہور

پروکسٹوبکس

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>